الجمعیۃ

Al-Jamiat

14 May 1926
To
29 Dec 1926

عرضِ مرتّب

راقم مشہود مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے جو راقم کے دادا تھے اور شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور جمعیت علمائے ہند کے سابق نائب صدر رہے۔ راقم کو اپنے دادا مرحوم سے متعلق تاریخی ریکارڈ درکار تھا، اسی سلسلہ میں "الجمعیۃ" کے پرانے شمارے تلاش کیے لیکن ہندوستان میں وہ شمارے نہ مل سکے۔ اسی اثنا میں کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کی لائبریری کے شعبہ Centre of South Asian Studies کے Archivist جناب پروفیسر ڈاکٹر Kevin Greenbank سے رابطہ ہوا جو Wolfson یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ "الجمعیۃ" کے کچھ سالوں کا ریکارڈ یہاں دستیاب ہے جو نہرو یونیورسٹی انڈیا سے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ ریکارڈ پرانی Reels میں موجود تھا جس سے لائبریری میں موجود خصوصی ڈیوائس کے ذریعے ہی استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ میں اپنی علالت کے باعث لائبریری جانے سے قاصر تھا اس لیے میں نے ان سے ان فائلوں کا عکس فراہم کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کرلی اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری لگائی کہ وہ ان Reels کی فائلوں کو یکجا کرکے مرتب کریں۔ چنانچہ ان کے تعاون سے مئی ۱۹۲۶ء سے اپریل ۱۹۵۰ء تک کا ڈیٹا حاصل ہوسکا جن میں چند درمیانی سالوں/مہینوں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ یہ مکمل ریکارڈ نہیں ہے لیکن نہایت مفید اور مستند تاریخی ریکارڈ ہے۔

مجھے اس میں سے جو تاریخی معلومات درکار تھیں وہ تو میں اپنی کتاب "مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی اور اکابرین جمعیت علمائے ہند" میں جمع کرچکا ہوں لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے بہت سی چیزوں کے متعلق درست ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ سال کی ترتیب سے ان Reels کو مرتب کرکے شائع کردیا جائے تاکہ ہر شخص ان سے استفادہ کرسکے۔ اس کی ترتیب میں محترم جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے تمام عزیز و اقارب بالخصوص راقم کے والد سید احمد نعیم، والدہ مرحومہ اور دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

بن سید احمد نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

☜ مئی 1926

☜ جون 1926

☜ جولائی 1926

☜ اگست 1926

☜ ستمبر 1926

☜ اکتوبر 1926

☜ نومبر 1926

☜ دسمبر 1926

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ؟ یوم جمعہ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری۔ مطابق ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی — نمبر ۳۱

مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب نے خطبۂ استقبالیہ

آپ نے خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی میں ارشاد فرمایا

برادران اسلام! مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی صحت کی خرابی کے باعث کوئی طویل تقریر نہیں کر سکتا اور اپنے خیالات کو تفصیل کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے سے معذور ہوں مگر چونکہ آپ کا یہ اجتماع ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور نہایت ضروری مسائل کا حل کرنے کے لیے آپ لوگ جمع ہوئے ہیں اس لیے میرا فرض ہے کہ میں آپ کے مقاصد کے متعلق اپنے خیالات کا مختصراً اظہار کروں۔ سب سے پہلے مجھے ان تمام ڈیلیگیٹ حضرات کا خیر مقدم کرنا ہے جو دور دراز کا سفر کر کے اس شہر میں اپنی ملی و قومی ضروریات کے متعلق غور و خوض کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور کر کے اپنے راستہ کا فیصلہ کیجیے۔ اور واقعات کی روشنی میں موجودہ صورت حال کے متعلق رائے قائم کیجیے۔

۱۹۱۹ء میں جب خلافت کانفرنس کا وجود عمل میں آیا تھا اور یورپین اقوام اسے مٹانا چاہتی تھیں تو اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عام بیداری پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے خلافت کو برقرار رکھنے کے لیے ترکی کی حمایت میں پر جوش حصہ لیا۔ جب ناگپور کے اجلاس میں کانگریس کے اصولوں میں انقلاب ہوا تو مسلمانوں نے بھی کانگریس میں شامل ہو کر حصول آزادی کے لیے دوسری قوم کے ساتھ حصہ لینا شروع کیا گویا مسلم نیشنل پارٹی نے خلافت کمیٹی کے ماتحت آزادی کی جد و جہد میں وہ قربانیاں کیں جو کسی طرح بھی کانگریس کے کارکنوں سے کم نہ تھیں انہوں نے ترک موالات کیا وہ جیلوں میں ساتھ ساتھ گئے انہوں نے اپنا پروگرام وہی رکھا جو کانگریس کا تھا غرض انہوں نے ہندوستان کو آزاد کرانے کی کوشش میں حتی الامکان زبردست حصہ لیا۔ خلافت کمیٹی کا نقطۂ خیال ہمیشہ وہی رہا جو کانگریس کا تھا۔ اور اس نے برابر کانگریس کا ساتھ دیا۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے۔ یہ نہایت سخت بے انصافی ہوگی کہ خلافت کو ہندو مہاسبھا کی طرح ایک فرقہ وارانہ جماعت بتایا جائے۔ واقعات کو غلط سانچے میں ڈھال کر پیش کرنا بہت بڑی غلطی ہے اور جو کوئی ایسا کرتا ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ ایک گناہ کرتا ہے۔ میں چیلنج دیتا ہوں کہ کوئی شخص خلافت کمیٹی کی حیثیت میرے اس بیان کے خلاف ثابت کرے۔ خلافت کمیٹی نے کبھی بھی اپنے آپ کو فرقہ وارانہ جذبات سے متاثر نہیں ہونے دیا۔ یہ صحیح ہے کہ خلافت ورکرز میں سے چند اصحاب نے موجودہ حالات سے متاثر ہو کر وہ کام کیے جو خلافت کمیٹی کی پالیسی سے ہٹے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی ذمہ داری خلافت کمیٹی پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ کیا اس قسم کے تمام کانگریس ورکر نے نہیں کیے۔ خلافت کانفرنس کے لیے اس کی بندش قطعی غیر ممکن تھی۔

بدقسمتی سے ملک کی فضا آج کل بہت بگڑی ہوئی ہے ہندو مسلم نااتفاقی کا خطرہ نہایت زبردست خطرہ ہے یہ خطرہ صرف ہندوستان کی دو قوموں کے مفاد ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ حصول آزادی کی راہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے۔ اس وقت ہندوستان اس اصل مقصد کو بھول گیا ہے جس کو لیکر وہ اٹھا تھا اور جس کے لیے اس نے قربانیاں کی تھیں۔ میں ہندو مسلم اتحاد کا آج بھی ویسا ہی حامی ہوں جیسا کہ ہمیشہ تھا۔ اگر ہم اتحاد کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ایک ایسا گناہ کرتے ہیں جس کا کفارہ ہم کبھی ادا نہیں کر سکیں گے۔ کیا ہم آج اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ ترک موالات کے ریزولیوشن کو مٹا دیں؟ اگر ترک موالات خلافت کمیٹی کے اصولوں میں کوئی اساسی چیز ہے تو ہم ہندوؤں کو کوئی اعلان جنگ نہیں دے سکتے۔ اگر ترک موالات کے ریزولیوشن کو ہٹا دیا جائے تو بے شک ہم یہاں جمع ہو کر یہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے ہوتے ہوئے ہم کچھ نہیں کر سکتے

میں ہندو مسلم اتحاد کی تاریخ آپ لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مالابار اور ملتان کی وجہ سے ہندوؤں میں ایک اشتعال پیدا ہوا جس سے ہندو مہاسبھا مضبوط ہوگئی اور شدھی اور سنگھٹن کی تحریکات میں اضافہ کیا گیا یہ ایک ایسا قدم تھا جو ہندوؤں کی طرف سے اٹھا اور اس کی بڑی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جو مالابار اور ملتان کے واقعات سے متاثر ہوئے۔ ہندوؤں کے اس اقدام کو میں کسی طرح بہتر نہیں سمجھ سکتا۔ کیا ہندو بھائی یہ بتائیں گے کہ کیا اس قسم کے واقعات آرہ اور کٹار پور میں نہیں ہوئے تھے؟ اور کیا مسلمانو کی پوزیشن اس وقت بالکل ایسی ہی نہیں تھی؟ مسلمانوں نے اسے اس وقت کیوں محسوس نہیں کیا کہ کہیں ہندوؤں کی طاقت ان کی ہستی کو خطرہ میں نہ ڈال دے۔ اگر اس وقت مسلمانوں نے کچھ نہیں کیا تو پھر ملتان اور مالابار کے بعد ہندوؤں کا طرز عمل کس طرح جائز ہو سکتا ہے ان واقعات کے بعد بھی جو کچھ ہوا اس کے متعلق ہندو مہاسبھا کی سرگرمیوں کو اسی صورت میں برحق کہا جا سکتا تھا کہ مسلمانوں میں بھی کوئی جوابی نظام موجود ہوتا۔ ان فسادات کے بعد خود مسلمانوں کی جانب سے مالابار اور ملتان کے مسلمانوں کو جو ملامت کی جا چکی تھی اس کے بعد بھی ہندو قوم کی مدافعت ۔۔۔ یہ رجحان سمجھ میں نہیں آتے۔ انکو یہ طرز عمل اختیار کرنے سے قبل دو چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ ایک تو یہ کہ آیا یہ وقت مناسب ہے یا نہیں۔ اشتعال کی حالت میں اگر کوئی بنیاد رکھی جائے تو وہ کسی خاص حد تک محدود نہیں رہ سکتی اور دوسرے یہ کہ اگر ہم صرف مدافعانہ کاموں کو پیش نظر رکھ کر کرتے ہوئے تو ایسی عام تحریک کا کیا نتیجہ ہوگا۔ کیا ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں کو ہندوؤں کی اس ذہنیت میں کوئی بھی فال نیک نظر آتی ہے اس کے نتائج خطرناک ہونگے جنہیں کوئی بھی نہ روک سکے گا۔ اگر ہندو بھائی چاہتے ہیں کہ سوراج حاصل کریں ملک میں امن و امان قائم ہو اور ہندوستان کے اندر ہندو بہادر ہیں تو انہیں غور کرنا چاہیے کہ ان کے طرز عمل کے نتائج کس قدر ان کے مزعومہ مقصد کے خلاف ہیں۔ اگر وہ غور نہیں کرتے اور اپنی تمام جد و جہد پورے ساز و سامان کے ساتھ جاری رکھتے ہیں تو نہیں معلوم کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔ خدا جانتا ہے کہ ہندوستان برسوں تک سوراج یا اپنے معمولی حقوق مانگنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔

اس وقت مسلمانوں کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہے کہ وہ اس عام ذہنیت کو جو ہندو بھائیوں میں پائی جاتی ہے خاموشی کے ساتھ برداشت کریں یا اس کا جواب دیں اور ان کے قومی حملہ کو جاری رکھیں یا اس پر غور کریں کہ کوئی مدافعت کرنی چاہیے یا نہیں۔ اور اسی مقصد کے لئے یہ اجلاس منعقد ہوا ہے۔ ہر ایک نیشنلسٹ کا یہ فرض ہے کہ جب دو قوموں میں جنگ ہو تو کمزور کا ساتھ دے۔ کوئی مسلمان بھی اس سے الگ نہیں رہ سکتا۔ جب وہ دوسری قوم کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے تو کیا جا سکتا ہے؟ اپنی قوم کا ساتھ دینے میں وہ انصاف سے گریز کر رہا ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی چیز ہندوؤں کی طرف سے آئے اور میں اس پر اعتراض کروں تو میں نیشنلسٹ نہیں ہوں اور جب اپنے ہم مذہب پر اعتراض کروں تو نیشنلسٹ ہوں۔ ہر مذہب میں سچ بولنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر مسلمان مسلمان اور ہندو ہندو ہیں تو انہیں اس کا خیال کرنا چاہیے میں کم سے کم ان بھائیوں سے جو اس وقت موجود ہیں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کے پاس کوئی نظام نہ ہو اور اس صورت میں کوئی نظام ان پر حملہ کرے تو وہ بھائی اس قوم کے متعلق کیا مشورہ دینگے۔ اس حالت کو بدستور جاری رکھا جائے یا مدافعت کی جائے نتیجہ یہ ہے کہ اگر مسلمان مدافعت کے لئے کھڑے ہونگے تو مدافعت سے گذر کر تصادم بھی ہوگا اور ہمارا اعلیٰ مقصد چھوٹ جائے گا۔ مجھے تو برسوں تک آزادی کی خواہش پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی ہندوؤں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو اس گڑھے میں نہ دھکیلیں۔

میں نے اپنے خیالات مختصر طور پر پیش کر دیے ہیں میری دعا ہے کہ خدا اس کانفرنس کو توفیق دے کہ وہ صحیح قدم اٹھا سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی

خلافت کانفرنس کا اجلاس خصوصی

خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی میں جیسی معتدل، صلح پسندانہ اور تعمیری اسپرٹ کا اظہار کیا گیا ہے وہ ہندوستان کے تمام انصاف پسند حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی حقیقت یہ ہے کہ اس نے اسلامی اخلاق کا ایک صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان کب مقابلہ پر آتا ہے اور کس طرح شدید رنج و اشتعال کی حالت میں بھی حق و انصاف کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ خلافت کمیٹی نے جن حالات میں اپنے مسلک کو تبدیل کیا تھا، اور جن حالات سے مجبور ہو کر خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس خصوصی منعقد کیا گیا تھا، وہ ایسے افسوسناک رنجدہ اور صبر شکن تھے کہ اکثر لوگوں نے یہ رائے قائم کر لی تھی کہ اس جلسہ میں ہندوؤں کو اعلان جنگ دیا جائے گا۔ لیکن کانفرنس کی تمام کارروائی آپ کے سامنے ہے۔ اس کے خطبے اس کی تقریریں اس کے ریزولیوشن سب پبلک میں آ چکے ہیں۔ آپ کو اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں مل سکتا جسے جنگ کی دعوت کہا جا سکتا ہو یا جنگ پسندی پر محمول کیا جا سکتا ہو۔ صدر استقبالیہ نے اپنے خطبہ میں اور صدر اجلاس نے اپنے خطبہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کا اعلان کیا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے دل سے خواہاں ہیں، ملک کے اصلی دشمن سے غافل ہو کر اپنی قوت کو آپس کی جنگ میں خرچ کرنے کو بربادی کا باعث سمجھتے ہیں، اور ان کی دلی تمنا ہے کہ دونوں قوموں کے درمیان نزاع و اختلاف کا دروازہ بند ہو جائے لیکن ہندوؤں نے جو روش اختیار کی ہے وہ ایسی ہے کہ صلح و صفائی کی کوئی امید باقی نہیں رہی اور اب ہمارے لئے مسلمانوں کی تباہی کو خاموشی کے ساتھ دیکھتے رہنا ناممکن ہو گیا ہے۔

اسی طرح ریزولیوشنوں میں بھی مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کرنے اور ان کے نقائص کو دور کرنے اور حملہ آوروں کے مقابلہ میں ان کے دفاع و تحفظ کا سامان کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان میں نہ ہندو لیڈروں کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا تھا، نہ مسلمان عورتوں اور بچوں کے اغوا کا نوحہ کیا گیا تھا، نہ ہندو غنڈوں کے مقابلہ میں اکھاڑے قائم کرنے یا چھری کٹاری رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی، نہ باجا روکنے کے حق پر اصرار کیا گیا تھا، اور نہ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ ہندوؤں کو اپنا دشمن سمجھیں۔ حالانکہ ہندو مہاسبھا کی تقلید میں یہ بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ کیا جا سکتا تھا۔

ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں کی طرف سے اس کانفرنس پر جو نکتہ چینی کی جا رہی ہے اس پر ہمیں کچھ تعجب نہیں ان لوگوں کا اطمینان تو اسوقت ہوتا جب خلافت کمیٹی بھی ہندو مہاسبھا کی طرح جنگجو جماعت کی صورت میں نمودار ہوتی۔ لیکن ہمیں حیرت ہے کہ بعض مسلمانوں کی طرف سے بھی اس پر اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خلافت کمیٹی جب ہندو مہاسبھا کی کارروائیوں کو برا کہتی ہے تو اب وہ خود کس منہ سے انہی کارروائیوں کو اختیار کر رہی ہے اس کا فرض تو یہ تھا کہ صلح و اتحاد کے مسلک پر بدستور قائم رہتی اور اگر اسے دارکشاں میں مسلمانوں کی حفاظت کا کچھ ایسا ہی جذبہ تھا تو وہ نظام خلافت کو جو مسلمانوں میں ایک ہی صلح پسندانہ نظام تھا، اس جد و جہد سے ملوث کرنے کے بجائے کوئی اور جماعت قائم کر کے یہ خدمت انجام دیتے۔ اس خیال کو پیش کرنے والے ایک دو نہیں بلکہ متعدد حضرات ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ایسی رائے قائم کرنے میں شدید غلطی کی ہے۔ اول تو خلافت کمیٹی نے ہندو مہاسبھا کا طرز عمل اختیار ہی نہیں کیا ہے بلکہ اس کی تمام کارروائیاں مسلمانوں کی اصلاح اور اندرونی قوتوں کو منظم کرنے تک محدود ہیں۔ لیکن اگر بفرض محال وہ ہندو مہاسبھا ہی جیسی ہے تو یہ مشورہ کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ بحیثیت ایک ...

علامہ سید سلیمان ندوی کا خطبہ صدارت

ہندو مسلم کشیدگی کے اسباب و علل

مسلمانوں کی آئندہ راہ عمل

خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی میں علامہ سید سلیمان ندوی نے حسب ذیل خطبہ فی البدیہ ارشاد فرمایا۔

برادران اسلام! مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس خاص اجلاس کی صدارت کا بار مجھے اٹھانا پڑے گا اور اس لیے میں اس کے لیے بالکل تیار نہ تھا۔ اس اجلاس خصوصی کے انعقاد کے محرک داعی حیثیت سے شاید مفادات کلکتہ ہوں لیکن ذاتی حیثیت ...

مسلمانوں اور ہندوؤں کی ذہنیت

ترکوں کی سیاسی کامیابی

موتمر اسلامی میں ترکی کی شرکت

اجلاس خاص کی ضرورت کیوں پیش آئی

ہندوؤں کی فرضی شکایات

ہندو مہاسبھا

ہندو مہا سبھا کی دعوت جنگ

مسجدوں کے آگے باجا بجانے پر اصرار

آل انڈیا مہا سبھا کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس دہلی میں حسب ذیل تجویزیں پاس کی ہیں:۔

مجلس عاملہ اظہار افسوس کرتی ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں بعض مسلمانوں کو اس امر پر اصرار رہا ہے کہ ہندوؤں کے مذہبی اور دوسرے جلوس جب مساجد کے قریب سے گذریں تو باجہ بند کردیں۔ اور انھوں نے باجہ بند کرنے کے لئے خلاف قانون اور اشتدادی ذرائع سے کام لیا ہے یا کام لینے کی دھمکی دی ہے۔ کمیٹی حکومت اور پبلک کی توجہ مبذول کرانی ہے جس میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں کہ تمام ملک میں بے شمار مساجد ہیں اور ان میں سے اکثر عام راستوں اور بازاروں میں واقع ہیں۔ اور یہ امر ناقابل بحث ہے کہ سوائے حال کے مذہبی اور دوسرے جلوس مساجد کے قریب سے ہر وقت گذرتے رہے ہیں۔ جن پر مسلمانوں کی طرف سے کبھی اعتراض نہیں کیا گیا۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ہندو جس طرح اب تک عام راستوں کو ہمیشہ استعمال کرتے رہے ہیں ان کے اس حق میں مسلمانوں کے تشدد سے مجبور ہو کر مداخلت کرنا ناجائز اور نامناسب ہوگا۔ اگر مساجد کے سامنے اوقات نماز میں بھی باجہ بند کرنے جانے کا حکم دیا گیا ...

...

متعلق توحش کا اظہار نہیں کیا ورنہ وہ جاپان اور نیپال کو افغانستان ہونے کے جواب میں پیش کر سکتے تھے۔ مولانا نے اعداد و شمار سے واضح کیا کہ مسلمان ہر حیثیت سے کمزور ہیں اسلئے خلافت کمیٹی کو ان کی تعلیمی اقتصادی اور سیاسی رہنمائی کی سخت ضرورت ہے۔

اس کے بعد صادق حسین قادیانی نے تجویز کی تائید کی۔ تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی۔

دوسری تجویز

مولانا ظفر الملک نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی:۔

"خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اُس تمام صورت حال پر غور کرنے کے بعد جو ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی روز افزوں ابتری اور آئے دن کے جھگڑوں نے ملک میں پیدا کر دی ہے اور جس کے سدباب کے لئے اب تک کوئی ایسی کارروائی عمل میں نہیں آسکی ہے جو کافی طور پر موثر اور حالات کو پوری طرح قابو میں لانے والی ہو ضروری سمجھتا ہے کہ ہر مقام پر مسلمانوں کے تحفظ حقوق و حفاظت جان و مال کے لئے وہ تمام ضروری تدابیر اختیار کرے۔ جو مقامی حالات کے لحاظ سے مناسب تصور کی جائیں اور تمام خلافت کمیٹیوں کو ہدایت کرتی ہے کہ

(۱) جہاں کہیں ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا کسی متنازعہ فیہ مسئلہ کے باعث کوئی اختلاف یا فساد ہو جائے تو حتی الامکان مقامی ہندو مسلمان سر برآوردہ لوگوں یا صوبے کے باثر رہنماؤں کے ذریعہ سے اُس اختلاف و جھگڑے کا تصفیہ کرے، ...

مولانا مظہر الدین صاحب کی تقریر

خواجہ حسن نظامی صاحب کی تقریر

جناب صدر کی تصریح

مسلمانان کلکتہ پر اظہار نفرت اور ہندو بدمعاشوں کی ہمت افزائی

فقیر محمد صاحب اور غلام السبطین صاحب کی ترمیم

مولانا عبد الحلیم صاحب کی تقریر

مسٹر سراج الدین صاحب پراچہ کی مخالفت

مولانا محمد علی صاحب کی تقریر

مسلمان لیڈروں پر اظہار نفرت

مولانا ظفر الملک کی تقریر

بحر قیات

عالم اسلامی

سایف

مجاہدین ریف نے شرائط صلح کو ٹھکرا دیا

جنگ شروع ہوگئی

جدہ، مئی۔ ریف اور فرانس و ہسپانیہ کے درمیان صلح کے لئے گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ناکام ثابت ہوئی۔ اور جنگ پھر شروع ہو رہی ہے۔ اطلاع دی گئی ہے کہ مجاہدین ریف ہسپانی علاقہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں یعنی نمائندے غازی عبد الکریم کے پاس بغیر ان قیدیوں کو ساتھ لئے پہنچے ہیں جن کی واپسی کی امید کی جاتی تھی۔

فرانس و ہسپانیہ صلح کے لئے بیتاب ہیں

پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہے ہیں

ہسپانیہ کی جھوٹی دھمکیاں

فرانسیسی ہوائی جہازوں کی گولہ باری

ہندو فرقوں کو اتحاد کی دعوت

سخت گولہ باری کی۔

ایران

ایران اور ٹرکی کے درمیان معاہدہ

اتحاد اسلامی کا مظاہرہ

طہران، مئی۔ ایران اور ٹرکی کے درمیان پانچ سال کے لئے ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی باضابطہ منظوری ہر دو ممالک کی پارلیمنٹ میں دیجائے گی۔ یہ معاہدہ گیارہ دفعات پر مشتمل ہے اور اس کا مقصد دوستانہ تعلقات کا قیام اور کسی بڑی طاقت سے جنگ کے موقع پر بالکل غیر جانبدار رہنا ہے اس معاہدہ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر تجارت ڈاک تار اور محصولات کے متعلق بھی معاہدے پر دستخط ہوں گے۔

ٹرکی

موتمر اسلامی میں ٹرکی کی شرکت

ہندوستان

سکھوں پر ہندوؤں کے اشتعال کا اثر

امرتسر کے قریب ایک مسجد منہدم کردی گئی

۱۹ سکھوں کی گرفتاری

سے ملزمان سکا پولیس کو ریمانڈ دیدیا۔ اور مقدمہ کو ۱۳ ماہ حال پر ملتوی کر دیا۔

فسادات کلکتہ کے متعلق ڈاکٹر کچلو کے خیالات

کلکتہ، مئی۔ خلافت کمیٹی اور جمعیۃ علماء کی دعوت پر ڈاکٹر کچلو کل یہاں تشریف لائے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں انھوں نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں مکمل رواداری کا خواہشمند ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ سب اپنے مذہبی اور سیاسی اختلافات کے باوجود متحد ہو کر کام کریں۔ میرے نزدیک مسلمان تعلیمی اقتصادی اور اجتماعی حیثیت سے بہت زیادہ پستی میں ہیں جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ ان کی اخلاقی حالت بھی بہتر نہیں۔ تمام قوم کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کو ترقی دیجائے اس لئے ان کا مشن یہ ہے کہ وہ ملک کے اس حصہ میں مسلمانوں کو صوبہ وار اور ضلع وار تنظیم قائم کرنے کا مشورہ دیں۔

گذشتہ فسادات کے متعلق ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ میں ہر خیال کے لیڈروں سے ملاقات اور صورت حال کا مطالعہ کرنے کے بعد ...

ہندو مسلم فسادات کی ذمہ داری

ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ چلایا جائے

ارتداد کی روایات کے متعلق غیر ملکی باشندوں کی ریس کرنا اور ہندوؤں کے مقدر مذہب مسلم کرنا چھوڑ دیں گے۔ اس دن ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کے دلوں پر اتحاد کی مہر لگ جائیگی جب تک یہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہندوؤں کو اپنی مدافعت کے لئے تیاری کرنا چاہیئے۔ اور مسلمان غنڈے کو یہ محسوس کرا دینا چاہیئے کہ حملہ آور اور فساد کی حمایت کرنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

تمام ملک کے اندر نہایت نازک اور قابل افسوس فرقہ وارانہ منافرت اور آئے دن کے ہندو مسلم فسادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس وبا کو روکنے کے لئے سخت کارروائی کی جائے۔ اس لئے میں نہایت عاجزی کے ساتھ تجویز کرتا ہوں کہ ڈاکٹر مونجے پر امن عامہ کے مفاد کی خاطر دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مجلس ترک موالات کی تجویز کا التوا

وفد حجاز میں مولانا احمد سعید صاحب کا انتخاب

جمعیۃ عاملہ کا اجلاس بروز شنبہ بوقت ۸ بجے شام بمکان حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا عبد الحلیم صاحب اور مولانا ابو المعاصر محمد عرفان صاحب شریک جلسہ تھے۔

مولانا احمد سعید صاحب نے ترک موالات پر غور کرنے والی سب کمیٹی کی تجویز پر ارکان مرکزی کی رائیں پڑھکر سنائیں۔ بحث و تمحیص کے بعد حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

تجویز نمبر ۱ فتوی ترک موالات کی سب کمیٹی کی رپورٹ و تجویز ممبران مرکزی کے پاس بھیجی گئی تھی ۲۶۲ ارکان مرکزی کے پاس سے ۹ مئی ۱۹۲۶ء تک صرف ۲۲ آرا موصول ہوئی ہیں جن میں بجز چند کے تمام رائیں سب کمیٹی کی تجویز کے موافق ہیں۔ جمعیۃ عاملہ کی رائے میں ارکان مرکزی کو چاہیئے کہ مسئلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت جلد اپنی رائے سے مطلع کریں۔ تاکہ آخری فیصلہ کا اعلان کیا جاسکے۔ نیز جمعیۃ عاملہ دفتر کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ باقی ممبروں کے نام تاکیدی خطوط روانہ کریں۔ جمعیۃ عاملہ مزید آرا وصول ہونے کے بعد اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گی۔

تجویز نمبر ۲ جمعیۃ عاملہ کا یہ اجلاس عہدہ داران جمعیۃ علماء ہند کے سفر حجاز کے سلسلہ میں مولانا محمد سجاد صاحب کو ناظم جمعیۃ علماء کے عہدہ کے لئے عارضی تقرر منظور کرتا ہے۔ مولانا جمعیۃ علماء اور شعبہ تبلیغ دونوں کے متعلقہ اختیارات عمل میں لائیں گے۔

تجویز نمبر ۳ جمعیۃ عاملہ کا یہ جلسہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی جگہ جو بغرض ضروریات کارخانگی و اتفاقی مجبوریوں کی وجہ سے شریک وفد نہیں ہو سکتے۔ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا انتخاب کرتا ہے نیز بامر موجب اطمینان و مسرت ہے کہ مولانا احمد سعید صاحب اپنے مصارف خود برداشت کریں گے۔

تجویز نمبر ۴ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس کلکتہ کے ہولناک فسادات پر جن کا سلسلہ تقریباً ایک مہینہ تک ممتد رہا اپنے عمیق رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ یہ فسادات جذبات منافرت کا لازمی نتیجہ ہے جو ایک عرصہ سے اپنائے وطن کے ذمہ دار افراد منظم طریقہ سے پیدا کر رہے اور پھیلا رہے ہیں۔ اس فساد کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ امن قائم کرنے کی ذمہ دار جماعت نے فرقہ وارانہ روح کے مناظر پیش کئے۔ اور اس کی وجہ سے اس فساد کی ہولناک حالت گذشتہ تمام فسادات سے بڑھ گئی۔

جمعیۃ عاملہ کا یہ اجلاس تمام مصیبت زدہ بے گناہوں اور ان کے مظلوم اہل و عیال کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانان ہندوستان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی اس غیر معمولی مصیبت کے دفعیہ میں پوری امداد کریں گے۔ اور اس کے نتائج بد سے بچانے میں تمام ممکن مساعی کام میں لائیں گے۔

خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی روانگی

مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی کے پیغامات

مندرجہ ذیل پیغام مولانا شوکت علی صاحب نے حج کو روانہ ہوتے وقت قوم کے نام ارسال فرمایا ہے۔

میری حیثیت ادنیٰ کی سی ہے۔ میں ہندوؤں کو متنبہ کرتا ہوں اور امید بھی ہے کہ وہ تنبیہ قبول کریں گے۔ اور از سر نو اتحاد قائم کریں گے۔ کعبہ میں مقدس سیاہ غلاف کو بوسہ دیتے وقت میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے خدا سے دعا کروں گا۔

خدا کے گھر جانے کے وقت میں اپنے دل میں کسی قسم کا کینہ یا غصہ نہیں رکھوں گا۔ میں اپنے بھائیوں پر کلمات صداقت لئے جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں ہندو دوستوں سے کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا دوستی کا ہاتھ پھیلا ہوا ہے۔ ان کی خوشی ہے کہ اسے قبول کریں یا مسترد کریں۔ پھر کانگریس سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ اور حصول سوراج کے لئے کام کرتا رہوں گا۔ خواہ ہندو مسلمانوں سے اتحاد کریں یا نہ کریں۔

گاندھی جی کے لئے میرے دل میں وہی عزت و احترام موجود ہے۔ لیکن ایسے نازک موقعہ پر متمنی ہوں کہ وہ دلیرانہ اظہار خیال فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی روانگی

اسٹیشن پر جوش و عقیدت کا مظاہرہ

دہلی ۱۰ مئی۔ گذشتہ شب جمعیۃ العلماء ہند اور خلافت کمیٹی کے وفود دہلی سے روانہ ہوگئے۔ جمعیۃ کے وفد میں حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب (رئیس وفد) مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا احمد سعید صاحب ارکان وفد مولانا عبد الحلیم صاحب (سکریٹری رئیس وفد) اور مولانا ابو المعاصر محمد عرفان صاحب (سکریٹری وفد) شریک تھے۔ حضرات علماء کرام جو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے اور دنیائے اسلام کو ایک مرکز پر متفق کرنے کے لئے ہندوستان سے حجاز روانہ ہوئے ہیں ان کو رخصت کرنے کے لئے دہلی کے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ اور اللہ اکبر کے پر جوش نعروں کے ساتھ اپنے خلوص و محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ قریب پونے دس بجے کے گاڑی روانہ ہوئی تو مسلمانوں نے اپنے محترم رہنماؤں کو اللہ اکبر کے غلغلہ انداز اور فلک بوس نعروں کے ساتھ رخصت کیا۔

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زمانہ بستہ پڑھئے تو بیوی بال بچے سب خوش ہونگے ... بعد میں گھر داری سکھاتی ہے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بالترجمہ ... سفید چکنا کاغذ ... صرف دو روپیہ

زنانہ بستہ کیا ہے

(۱) پہلی کتاب (۲) دوسری کتاب (۳) ... (۱۰) دلہن کا ...

دعائے گنج العرش مترجم مجلد

شباب زندگی

آفتاب زندگی

پتہ: ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

زراعتی اعلان

بیند عباس علی شاہ سان اینڈ کمپنی سوداگران لدھیانہ (پنجاب)

زندگی اور دولت مفت

عروس زندگی ... بالکل مفت طلب کرو۔
منیجر کارخانہ فدائے وطن حکیم لاج نرائن صاحب ...

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ...
حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

دس روپیہ کی گھڑی بالکل مفت مفصل شرائط پتہ ذیل سے طلب کریں
سورج ٹریڈنگ کمپنی لدھیانہ (انڈیا)

جوگا بانی

ہفتہ وار بنگلہ اخبار۔ جملہ مسلمانان سلہٹ۔ کچار اور آسام کا خاص ترجمان ... منیجر جوگا بانی سلہٹ

بیکار ثابت کرنے والے کو

ڈھائی سو ۲۵۰ روپیہ کا نقد انعام

سستی و نامردی کی لاثانی دوا

نوایجاد کا مشہور مرہم

اطلاع عام — سچائی کا آوازہ

عزیز نوجوانو ہم آپکے تھوڑے سے دام لیکر کوئی مالدار نہ بنجائیں گے یہ نوایجاد کا مشہور مرہم صرف ایک رات میں عارضی سستی و نامردی کا خواہ کسی وجہ سے ہو دور کرکے قوت مردی کو اسقدر ہیجان و جوش میں لاتا ہے کہ مایوس البال انسان بیقرار ہوجاتا ہے۔ پورے ۸ روز مالش کرنے سے مستقل قوت مردی پیدا ہوجانے کے علاوہ عضو مخصوص کے تمام نقائص کو ... قیمت فی شیشی صرف ... (نوٹ) اگر ہمارا یہ نفیس مرہم حسب تحریر فائدہ نہ کرے تو اپنے ایمان و دھرم سے فوراً ایک کارڈ ڈالکر اپنی پوری قیمت واپس کرلو ...

منیجر ایس۔ ایم کمال اینڈ کو نمبر ۴۰۸ ڈوری بازار متھرا

خضاب

یہ ادنی چاند تارے کی دیں افغال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ اکولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟

القائم حکیم عبد اللطیف لکھنوی کرم بخش ...

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

منیجر ... پوسٹ ... ضلع دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بے نظیر الاہی۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چشت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ ... جلد اول ... جلد دوم ...

ملنے کا پتہ: ... منیجر رحمۃ للعالمین ... پٹیالہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہے

زنانہ سنگھار بکس

پیرس پوڈر

طلا لطف زندگی

حب کمرکس

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دہلی

انسان نظروں سے پوشیدہ

ایم۔ بی۔ آر اینڈ کو پوسٹ ننوتہ ضلع سہارنپور

ضرورت

... مولوی کبیر احمد خاں جرادہ بھاگلپور سٹی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد زخصوصی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۱۸ مئی ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۲

اقتباسات

سلطان اطرش پاشا کا خط

مجاہدین شام کے قائد اعظم سلطان اطرش پاشا نے اپنے ایک مصری دوست کے نام خط بھیجا ہے جس کے چند فقرے یہ ہیں۔

میں کوئی خونخوار آدمی نہیں ہوں اور نہ جنگ و جدال کو پسند کرتا ہوں مگر کیفیت یہ ہے کہ ہماری آزادی کو پامال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ ایسا ظلم ہے جس کو ہمارے دل کسی حال میں بھی گوارا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ہم مظلوم ہیں غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور خدا ہمیشہ مظلوموں کا ساتھی، مجاہدوں کا مددگار اور جفاکاروں کا دشمن ہوتا ہے مجھے پوری امید ہے کہ آخر میں فتح و کامرانی ہم ہی کو نصیب ہوگی جس سرزمین کو یعرب اور قحطان کی نسل نے اپنے خون سے سینچا ہے۔ ہم آسانی کے ساتھ ایسے دشمن کے حوالہ نہیں کر سکتے جو شفقت و رحمت اور احسان سے خالی ہے پس تم یقین رکھو کہ جب تک دشمن باطل کی قوت کے گھمنڈ میں رہیگا ہم ہرگز اس کے رعب میں نہ آئیں گے لیکن جب وہ شام کی فلاح و بہبود اور آزادی کے اصول پر مفاہمت کے لیے آمادہ ہوگا تو ہم فوراً ہتھیار رکھ دیں گے (الہلال)

جہاد شام کے چشم دید حالات

نواح دمشق میں مجاہدین کی جنگی کاروائیاں

جبل الدروز کے دارالحکومت "سویدا" سے جریدہ "الاتحاد العربی" کے نامہ نگار خصوصی نے جو سفر حضر میں قیادت عامہ کے ساتھ رہتا ہے جہاد شام کے نہایت معتبر حالات بھیجے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مجلس وطنی کی طلبی پر میں جمعرات کے دن غوطہ سے ہجانہ کی طرف (جو مرج عیون کا ایک گاؤں ہے) روانہ ہوا حلیفۃ التركمان نامی ایک گاؤں کے قریب سے جب میں گذر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ چند فرانسیسی ہوائی جہاز دمشق سے وہاں کے راستہ پر اڑتے ہوئے آئے اور انہوں نے بے پناہ بستیوں پر مسلسل گولے برسانے شروع کرنے۔ تھوڑی دیر بعد دبابوں اور توپوں نے بھی ہوائی جہازوں کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ اور یہ سلسلہ قریباً بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد میں سویدا کی جانب روانہ ہوا اور ہفتہ کی صبح کو شہر میں داخل ہو گیا۔ بدقسمتی سے عین اسی دن جب میں سویدا پہنچا۔ فرانسیسیوں کے بہت سے طیارے اڑتے ہوئے شہر پر آئے اور انہوں نے بڑے بڑے بم گرائے۔ اس پر گرنے والا ایک وہاں بیگناہ عورتوں، بچوں، اور بوڑھوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ قابل جنگ مرد جن سے فرانسیسیوں کی اصلی دشمنی ہے جنگ کے میدان میں تھے۔ مگر ان بزدل مغربیوں نے اپنے مقابل کی تلوار سے عاجز ہو کر بیگناہ آبادی سے بدلہ لینے کی ٹھان لی اور بہت سے گھر برباد کر گئے۔

سویدا میں امیر عادل ارسلان اور ڈاکٹر شہبندر سے ملنے کے بعد میں ان دونوں حضرات کی معیت میں الجاہ کی طرف روانہ ہوا جہاں آج کل سلطان پاشا مقیم ہیں اور تمام زعمائے جہاد کی کانفرنس ہو رہی ہے وہاں تفتیات الکبیر اور غوطہ دمشق سے فتح و ظفر کی متعدد خبریں وصول ہوتی تھیں جن کا خلاصہ یہ ہے ۱۸ ؍ مارچ ۱۹۲۶ء کی صبح کو ۴ ہزار پیدل اور ۴ سو سواروں کی ایک فوج ۲۷ دبابوں اور ۷ طیاروں کے ساتھ دمشق سے نکلی اور قریہ جوبر پر قبضہ کرنے کے بعد عین ترما کی طرف روانہ ہوئی۔ مجاہدین کو پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ اس لیے وہ اپنی کمینگاہوں میں چھپ کر اس کے منتظر ہو بیٹھے۔ اور جب وہ پوری طرح زد میں آگئی تو چاروں طرف سے دفعۃً اس پر ٹوٹ پڑے۔ ۵ گھنٹہ تک سخت جنگ ہوتی۔ اور آخر ۶۱۳ مقتول چھوڑ کر فرانسیسی فوج دمشق کی طرف بھاگ گئی۔

۱۹ ؍ کو پھر اسی راستہ پر فرانسیسی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ نکلے اور قریہ حرملہ میں گھس کر لوٹ مار کا سلسلہ جاری کر دیا۔ یہاں مجاہدین نے پھر موقع تاک کر ان پر حملہ کر دیا اور ۳ طرف سے ایسا شدید حملہ کیا کہ انہیں اپنے ۵۰ مقتول اور بہت سے مجروح چھوڑ کر بھاگ جانا پڑا۔

حمص کی جانب سے ترنیک پر جو چڑھائی کی گئی تھی اس کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ دشمن کی قوت ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ اور اس کے مقابلہ پر ترنیک میں جو مجاہد جمع ہوئے ہیں ان کی قوت ۳ ہزار ۶ سو کے قریب پہنچتی ہے دشمن نے جب حملہ کیا تو مجاہدین نے پہلے اسے راستہ میں روکا پھر میدان میں بڑھنے کا موقع دیا۔ وہاں پہنچکر ایک رات اور دن مسلسل اس پر آگ برساتے رہے اور دوسرے دن صبح کو پھر پسپا ہونا شروع کیا یہاں تک کہ تہات النصیری کی پہاڑیوں میں لے گھیر کر بندوقوں اور مشین گنوں کی باڑھ پر رکھ لیا۔ اس ناگہانی مقابلہ سے دشمن کے پاؤں اکھڑے اور وہ ترنیک کی طرف بھاگا مگر ترنیک میں داخلہ کی قسمت

اس سے بیگناہ آبادی پر جو ظلم و ستم ڈھائے تھے ان کے باعث ہزارہا آدمی مجاہدین کے ساتھ مل گئے۔ اور انہوں نے اسے شہر میں نہ گھسنے دیا۔

یہ وہ اطلاعات تھیں جو مجھے مجلس وطنی کے دفتر سے ملیں اس کے علاوہ دوسرے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ علاقہ جیدور میں مجاہدین کی سرگرمیوں کا بدلہ لینے کے لیے فرانسیسی حکومت نے بہت سے ہوائی جہاز بھیجے جنہوں نے طفس، الشیخ، الطیبہ، نوی، جاسم، انخل، داہل، ابطع، بیخ، مسکین، اور بعض نامی قریوں پر شدید گولہ باری کی۔ اس وحشیانہ حرکت سے تمام علاقہ حوران میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور فرانسیسی لشکر کے مقابلہ میں قبائل کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔

ایک مبینی شاہد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجدل عنجر سے ایک فرانسیسی دستہ جس میں ۱۴۵ سپاہی تھے نکلکر مینا الفخار کی جانب روانہ ہوا۔ مجاہدین کو جب اس کی خبر ہوئی تو وہ نبع القالوع میں جمع ہو کر زمین کی ٹکڑیوں کی صورت میں چھپ بیٹھے۔ اور جب یہ دستہ ان کی زد میں آگیا تو تینوں جانب سے نکلکر یکبارگی حملہ کر دیا ۳ گھنٹہ تک متواتر جنگ جاری رہی جس میں دشمن کے ۱۰۲ آدمی قتل ہوئے۔ اور تین افسر مع کمانڈنگ آفیسر کے گرفتار کئے گئے یہ نمایاں فتح حاصل کر کے مجاہدین ۱۰ بندوقیں ۲ مشین گن اور بہت سامان جنگ لیکر واپس ہوئے۔

۲۳ ؍ مارچ کو قریہ الجاہ میں قیادت عامہ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام زعمائے جہاد شریک تھے۔ اس جلسہ میں منجملہ اور تجاویز کے دو تجویزیں حسب ذیل پاس کی گئیں۔

۱۔ جہاد وطن کا شعار دین اللہ کے لیے اور وطن سب کے لئے ہوگا۔ اس لیے ہم ان اموال کو واپس کرتے ہیں جو عیسائی آبادیوں سے قبائل سلوط کے بدویوں نے لوٹے تھے۔

۲۔ موسیو جوینل کے مکتوب کے جواب میں زعمائے قوم نے جو مطالبات پیش کئے ہیں ان سے ہم ایک انچ نہیں ہٹ سکتے۔

قیادت عامہ کے مرکز میں جو اطلاعات پہنچی ہیں ان کی بنا پر میں امید کرتا ہوں کہ بہت عنقریب آپ کو فتح دمشق کی خبر سنانے کا شرف حاصل ہوگا۔

اگر آپ

جمعیۃ علماء اور اس کے احیاء سے ہمدردی رکھتے ہیں اور اسکے وفد کے بھیجے ہوئے حالات حجاز سے باخبر رہنا چاہتے ہیں تو اخبار الجمعیۃ کے خود خریدار بنئے اور اپنے احباب کو اسکا خریدار بنا لیجئے

(مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

مفت!! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے حسیم کا ایک ہی سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنہ (۴ ر) بھیجکر نمونہ کی دوا منگا سکتے ہیں چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (للعہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)

یہ مرض سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر کے دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ ر) چار روپیہ بھیجنے سے ۱۲ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

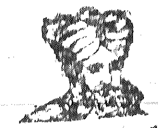

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب ہے چار آنہ (۴ ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ ر)

بچے عورتوں اور مرگی وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں۔

المشتہر

راج وید سری یامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی

تجار الکتب - بھنڈی بازار بمبئی

چار قسم کی ٹائپ

ساخت مصر و استنبول، بیروت مضبوط

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ: نمبر (۱) مشتہرین کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا (۳) ایک ماہ سے ... فیصدی کمیشن ہوگا (۴) ۶ ماہ سے ... فیصدی کمیشن دیا جائیگا (۵) ریڈنگ میٹر ... اشتہارات کی اجرت ... فیصدی زائد لیجائیگی (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہیے (۷) اجرت فی سطر ریڈنگ میٹر ... (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس میں تصویر ہوگی۔

(مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

حجاز

... ہنیا ... ہضم صحیح ...

حمدیا ...

کیلان (بہار) ڈاکخانہ برگھا ضلع مونگیر

آنکھ ایک نازک عضو اور ہزار نعمت ہے

آنکھ کی ذرا سی خرابی میں ...

جناب ایس سی ... صاحب ...

جناب حکیم محمد احمد صاحب خلف الرشید حاذق الملک ...

سرمہ اصلی ممیرہ نمبر ۱ تاج مارکہ (رجسٹرڈ) دیکھئے

سرمہ ... کا نمبر ۲ ... رجسٹرڈ ...

ایس محمد ابراہیم محمد شفیع سوداگران سرمہ ...

... بالاخانہ کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی صلعم

خلافت کانفرنس کا اجلاس خصوصی

(۳)

گذشتہ صحبت میں ہم نے خلافت کمیٹی کے مسلک کی جو تشریح کی ہے، خلافت کانفرنس کے ریزولیوشنوں سے ان کی حرف حرف تائید ہوتی ہے۔ ان میں جنگ وفساد سے نفرت، نفاق وشقاق سے بیزاری، اور سچی حریت پسندی کی جو اسپرٹ بھری ہوئی ہے اور جس طرح تخریب کو چھوڑ کر محض تعمیر اور حملہ کے بجائے محض دفاع کی پالیسی اختیار کی گئی ہے وہ اتنی ظاہر ہے کہ کوئی منصف مزاج انسان اسے نظر انداز نہیں کرسکتا۔ جو لوگ مسلمانوں کی بیداری اور انکی قومی اصلاح وتنظیم کو اپنی اغراض کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں وہ تو البتہ معذور ہیں کہ ان کی نگاہوں میں تعمیر کا کام تخریب سے بھی زیادہ کھٹکتا ہے، لیکن جو لوگ ایمانداری کے ساتھ اس حقیقت کو محسوس کرتے ہیں کہ امن وصلح کی بہترین ضمانت ہمسایہ اقوام کی اس تعمیر سے ہے جو انتقام کے جذبہ سے پاک ہو انہیں خلافت کانفرنس کی عملی تجاویز کو دیکھ کر تسلیم کرنا پڑے گا کہ باعتبار اصول وہ بہترین تجویزیں ہیں۔ ان کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دو قومیں صرف اسی وقت باہم صلح وصفائی کے ساتھ رہ سکتی ہیں جب وہ حملہ کی خواہش اور انتقام کے جذبہ سے خالی ہوں مگر اس کے ساتھ ہی اتنی مضبوط اور قوی بھی ہوں کہ ایک کو دوسری کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی حرص دامنگیر نہ ہوسکے۔ چنانچہ اسی اصول کی بنا پر انہیں ہندو مہا سبھا کے جواب میں ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو مشتعل کرنے یا انہیں جنگ کے لئے تیار کرنے کے بجائے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی جہالت، بیکاری، مفلسی، بدنظمی، باہمی پھوٹ اور دینی واخلاقی خرابیوں کو دور کیا جائے، جو اصلی امراض ان کی قومی طاقت کو کمزور کررہے ہیں ان کا علاج کیا جائے، جن کمزوریوں کے باعث دوسروں کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت ہوتی ہے انہیں رفع کیا جائے اور انہیں اتنا مضبوط بنادیا جائے کہ ہمسایہ قوم کو ان پر حملہ آور ہونے کے بجائے ان کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی تمنا کرنی پڑے۔

خلافت کمیٹی کا یہ مسلک سب سے زیادہ جس تجویز میں روشن نظر آتا ہے وہ مولوی محمد شفیع صاحب کی پیش کردہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے نہایت صفائی کے ساتھ اس حقیقت کا اعلان کیا گیا ہے کہ ہندو مہاسبھا نے فرقہ وارانہ جذبات کے نشر واشاعت کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ملک کی نجات وترقی کے لئے سخت مضر اور چونکہ وہ ملک کے تمدنی حالات ومقتضیات کے بھی بالکل خلاف ہے اسلئے اسے خواہ کتنا ہی فروغ حاصل ہوجائے مگر اس کو بقائے دوام کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ فرقہ وارانہ منافرت سے اس صریح برأت کے بعد اس تجویز میں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اس نازک موقع پر مشتعل جذبات سے بے تاب ہوکر کوئی ایسا طریق کار اختیار نہ کریں جس سے ملک کی فلاح ونجات کی امیدوں کا خاتمہ ہی ہوجائے بلکہ سنگھٹنیوں کی تقلید کے بجائے اپنی تمام تر قوتیں ایسی تدبیروں میں صرف کریں جن سے ان کی جماعتی زندگی کی اصلاح ہو مثلاً اپنے فرقوں میں اتحاد پیدا کریں، عامۃ الناس میں تعلیم کی اشاعت کریں، اور اپنے روز افزوں افلاس کا تجارت کی ترقی اور بیکاری کے انسداد سے علاج کریں۔

اس تجویز کا تتمہ مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی وہ تجویز تھی جس میں مسلمانوں کو اپنی قوتِ جارحہ کے علاج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مسلمانوں کی اصلی کمزوری یہ نہیں ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں سے کمزور ہیں یا چھری چاقو چلانا نہیں جانتے۔ اسی طرح ان کی اصلی کمزوری یہ بھی نہیں ہے کہ ان کی تعداد کم ہے۔ اگر تعداد کی …

مسلمانانِ بہار کی تنظیم

مولانا شوکت علی کا بیان

مسلمانوں کو بے غیرتی کا طعنہ

لاہور کے روزنامہ ہندو ملاپ نے مسلمانوں کی غیرت پر ایک طعن کیا ہے۔ اور اس طعن کا الزام ہندوؤں پر نہیں بلکہ خود مسلمانوں کی بے حسی وجمود پر ہے وہ لکھتا ہے کہ:-

علی برادران خاص خاص دوستوں سے قرض لیکر حج کو گئے ہیں۔ اور جمعیۃ العلماء کے وفد کو بھی کافی چندہ نہ مل سکا۔ مولانا کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء لکھتے ہیں کہ باوجود پیہم اپیلوں کے وفد کے مصارف سفر کے لیے سرمایہ فراہم نہ ہوسکا۔ ارباب خیر نے …

بنگال سوراج پارٹی کی بدعہدی

مسلمانوں کی تنظیم وحفاظت

سر علی امام کے گرانقدر خیالات

۲۵ اپریل کو پٹنہ کے عمائد اسلام کا جو جلسہ صوبہ بہار میں امن قائم کرنے اور مسلمانوں کی تنظیم وحفاظت کے طریقوں پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوا تھا اس میں نواب موید الملک سر علی امام نے حسب …

بمبئی سے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مکتوب گرامی

وفد حجاز کے حالات سفر

جمعیۃ علماء کا وفد دہلی سے ٹھیک ۹ بجے ناگ ایکسپرس سے روانہ ہوا۔ ہمارے رفقاء میں سے مولانا عبد الحلیم صاحب خلافت کمیٹی کے وفد کے ہمراہ جی آئی پی سے روانہ ہوئے۔

تمام راستے گاڑی میں نہایت آرام سے سفر کیا۔ البتہ اجین رتلام۔ بڑودہ وغیرہ پر مسافروں کی کثرت کے باعث تھوڑی سی تکلیف ہوئی۔ اجین کے جو مسافر ہماری گاڑی میں سفر کر رہے تھے انہوں نے اجین کی ہولناک آتشزدگی کا ذکر کیا۔ ان میں بعض تعلیم یافتہ حضرات بھی تھے جن کا بیان ہے کہ تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا اگر اللہ رحم سے آگ بجھانے کا سامان نہ آجاتا تو یقیناً دو ثلث شہر بلکہ خاکستر ہو جاتا۔ انہی حضرات نے ایک مسجد کا ذکر بھی کیا۔ جو بالکل خام تھی۔ اور اس پر ایک پھوس کا چھپر پڑا ہوا تھا۔ آگ کے شعلوں نے اس مسجد کا محاصرہ نہایت زور شور کے ساتھ کر رکھا تھا مسجد کے آس پاس کے تمام بڑے بڑے مکانات جل گئے لیکن یہ پھوس کی مسجد بالکل محفوظ رہی۔ آگ کے شعلے مسجد تک پہنچے

گرانٹ روڈ اسٹیشن

خلافت کانفرنس کا اجلاس خصوصی

تیسرے اور چوتھے اجلاس کی کارروائی

تیسری تجویز

یہ خلافت کانفرنس تمام مسلمانان ہند کو توجہ دلاتی ہے کہ ہندو مہاسبھا اور ہندو سنگھٹن کی تحریک کے ذمہ دار ارکان نے فرقہ دارانہ جذبات کی تبلیغ و اشاعت و اشتعال کا جو مسلک اختیار کیا ہے وہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ فی الحقیقت ملک کی نجات و ترقی کے لئے ہر طرح ایک غلط اور ناعاقبت اندیشانہ طریقہ ہے اور گو بدقسمت حالات کی مساعدت سے یہ مضر اور غلط مسلک کتنا ہی دسیع اور ترقی پذیر نظر آ رہا ہو تاہم چونکہ وہ ملک کے قدرتی حالات و مقتضا کے خلاف ہے کبھی کامیابی کے ساتھ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتا۔

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر اس نازک موقعہ پر وہ اپنے جذبات کی پوری ہوشیاری سے

وہ ایسا قدم اٹھائیں گے جو ہندوؤں کے لئے بھی سبق آموز ہو اور حکومت بھی جان جائے کہ ہماری چالوں کو سمجھتے ہیں۔ حکومت تو اس وقت تک لڑنے کی اجازت دے گی جب تک کہ نفرت اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں طاقت بڑھانے کا سوال ہے۔ کیا ہندو کہہ سکتے ہیں کہ ہندو مہاسبھا کا فیصلہ ان کے لئے مفید ثابت ہوا۔ حکیم صاحب نے نہایت سلیس الفاظ میں مختصراً تمام مسئلہ کو تھوڑے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ کیا آپ ان کی تقلید کرنے کے لئے تیار ہیں جنہوں نے حماقتیں کی ہیں جنگ۔ اور اعلان جنگ تو نہایت لغو الفاظ ہیں۔ انگریزوں کے ہوتے ہوئے آپ کس چیز سے جنگ کر سکتے ہیں کسی فریق نے بھی ان اوچھے ہتھیاروں سے توفیت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے ہندوستان کو رسوا کیا بدنام کیا اور تمام دنیا میں ان کی جگ ہنسائی ہوئی۔ آپ کی طرف آزاد ممالک کی نگاہیں لگی

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

چوتھی تجویز

مولانا شوکت علی کا بیان

سودی قرضوں کے ذریعہ سے تباہ نہ کریں اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات خود فراہم کرنے کو اپنے ذمہ لازم سمجھیں۔ اور تجارت و صنعت و حرفت کے ہر شعبہ میں اس انہماک کے ساتھ داخل ہوں کہ کوئی شخص بیکار نہ رہے۔ جملہ خلافت کمیٹیوں کو چاہیئے کہ ان تمام امور و اصلاحات کے نفاذ میں ضروری سعی و تدبیر کریں۔"

مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی تقریر

برادران اسلام۔ میں اس وقت جو تجویز پیش کر رہا ہوں وہ حقیقت میں کانپور کے تعمیری پروگرام کا ایک حصہ ہے یہ تجویز نہایت صاف مفید اور اہم ہے۔ مسلمانوں پر اس وقت اندرونی اور بیرونی مصیبتیں نازل ہیں۔ اگر یہ دونوں مصیبتیں نہ ہوتیں تو ان میں کسی طرح کا احساس بھی پیدا نہ ہوتا۔ دونوں مصیبتوں کا باعث افلاس اور مسرفانہ زندگی ہے۔ آپ فلسطین اور اماکن مقدسہ کو جا کر دیکھئے کہ مفلس مسلمانوں نے ہندوستان سے گیارہ گیارہ روپیہ پر بھرتی ہو کر وہاں کیا کیا۔ جب میں عبد المجید سے ملا اور اسے ملامت کی تو اس نے کہا کہ ہاں ہم اپنے گھر بیان میں منہ ڈالو گیلی لوٹی میں مسلمانوں کا مسلمانوں ہی سے مقابلہ تھا۔ یہ مسلمانوں کا افلاس ہی تھا جو انہیں لے گیا۔ اسی طرح جب سوامی شردھانند نے شدھی کا علم بلند کیا اور میں حلقہ ارتداد میں گیا تو سب نے کہا کہ کیا کریں غریب ہیں مفلس ہیں

پانچویں تجویز

مولانا ابوبکر صاحب جونپوری کی تجویز

خواجہ حسن نظامی صاحب کی تقریر

تجویز پڑھ کر سنا دی گئی۔

چھٹی تجویز

مولانا معین الدین صاحب نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کی باہمی تنظیم و اجتماع کے سلسلہ میں تمام اسلامی فرقوں اور مختلف الخیال جماعتوں سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ مشترک مذہبی مفاد اور مسلمانوں کی اصلاحی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے باہمی رواداری کا برتاؤ کریں اور معمولی فروعی مسائل کے اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کی تکفیر سے قطعاً احتراز کریں۔

مولانا معین الدین صاحب اجمیری کی تقریر

حضرات میری تقریر اتفاق کی ہے آپ بتائیے کہ آپ کو اتفاق سے اتفاق ہے یا اختلاف۔ آپ کا خدا ایک قرآن ایک کعبہ ایک پھر اختلاف کے کیا معنی ہیں۔

مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر

چوتھے جلسہ کی کارروائی

کو مذہب میں صریح مداخلت قرار دیا گیا۔

کنور عبد الوہاب صاحب نے ایک تجویز پیش کی کہ مسلمانوں کے مطالبات کو قلمبند کر کے مختلف جماعتوں کے مشورہ کے ساتھ ایک میثاق ملی تیار کیا جائے جسے پیش نظر رکھ کر مسلمان جدوجہد کر سکیں اور جس سے دیگر اقوام کو بھی معلوم ہو سکے کہ مسلمانوں کے مطالبات کیا ہیں، نیز تاکہ مسلمان اطمینان کے ساتھ جدوجہد آزادی میں حصہ لے سکیں۔

کنور عبد الوہاب صاحب کی تقریر

کنور صاحب نے اپنی تجویز کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ جب تک مسلمانوں کے سامنے ایک واضح مطمح نظر نہ ہوگا۔ یہ نہ معلوم ہو کہ ہمیں کس چیز کے لئے جدوجہد کرنی ہے اس وقت ہمارا انتشار دور نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کہ اس کی ضرورت تھی ہے کہ دوسری اقوام بھی ہمارے میثاق کو منظور کریں بلکہ جس طرح ترکی نے ایک میثاق مرتب کر لیا اور پھر اس کے لئے اپنے جان و مال کو قربان کیا اسی طرح ضرورت ہے کہ ہمارے سامنے بھی ایک واضح طریق عمل موجود ہو جس کے لئے ہم اپنا سب کچھ قربان کر سکیں۔

تصدق احمد خان صاحب شروانی کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کی اپیل

ہمدرد و کامریڈ کے متعلق اعلان

جناب صدر کی اختتامی تقریر

شرقیات

عالم اسلامی

مصر

زغلول پاشا کے خلاف ایک امریکن بیوہ کا دعوے

۵۵ ہزار ڈالر کی ڈگری

قاہرہ ۱۱ مئی مخلوط عدالت نے مسز فال ایک امریکن کی بیوہ کے مقدمہ میں فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ بیوہ مذکورہ نے حال ہی میں زغلول پاشا اور محمد محمود پاشا پر ۲ لاکھ ڈالر کا دعویٰ کیا اور وجہ یہ بتائی تھی کہ اس کے شوہر نے مصری آزادی و استقلال کے متعلق خدمات انجام دی تھیں۔

معربیت کا جنون

ترکی سفیر کا ہیٹ پوشی پر اصرار

جمعۃ الوداع ذاتحری جمعہ کے روز آپ کو ضیافت افطار صوم کی شرکت کے لیے سرکاری طور پر مدعو کیا گیا۔ تو سفیر صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا مجھ کو ہیٹ پہنکر مسجد میں داخلہ کی اجازت دیجائے گی میں مسجد میں داخل ہوتے وقت ہیٹ اتار لوں گا۔ مفتی اعظم مصر نے گذشتہ ہفتہ ہیٹ کے خلاف فتوے شائع کیا تھا۔ اس لیے مصری حکام کو سخت پریشانی لاحق ہوئی مجبوراً سفیر صاحب کو لکھا گیا کہ اس تقریب پر ترکی ٹوپی پہنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں جلالۃ الملک فواد اور وزراے دولت سب شامل ہوں گے۔ محی الدین پاشا نے اس کے جواب میں اظہار افسوس کیا اور لکھ بھیجا کہ افسوس ہے میں اس ضیافت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ (ڈیلی ایکسپرس کا خاص تار)

بلاد عرب

بغداد میں دجلہ کی طغیانی

حجاج کیلئے بندگاہ عقبہ بند کر دیا گیا

ریف

ریف میں دشمنوں کی پیشقدمی

تجارت اور ثواب

پہ ارمانہ کے شمال مشرقی جانب بنا رکھے تھے۔ یہ حملہ بہت وسیع محاذ پر کیا گیا۔ حلیفوں کے تمام مقاصد حاصل ہو گئے جنمیں قبیلہ بنی مصطارہ کا علاقہ بھی داخل ہے۔

مجاہدین ریف نے بھی ایک کمزور جوابی حملہ کیا لیکن ان کی تازہ دم فوجیں محاذ علاقہ زرواں پر آرہی ہیں اور گمان غالب ہے کہ وہ زبردست جوابی حملہ کریں گے۔

فرانسیسی و ہسپانوی سپاہ کی کل پیشقدمی چھ میل ہوئی اگر اس کے بعد اور پیشقدمیاں اسی طرح ہوتی رہیں تو غالباً ریفیوں کا ہمہمہ ٹوٹ جائے گا۔ (ٹائمز آف انڈیا کا خاص تار)

ترکی

قضیۂ موصل کے فیصلہ میں تعویق کی وجہ

سالونیکا ۸ مئی۔ آج سر رانلڈ لنڈسے قسطنطنیہ سے انگورہ تشریف لیجا رہے ہیں۔ اخباری نمایندوں سے جو آپ سے ملکر بات چیت کی تو فرمایا کہ میرے انگورہ جانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ مسئلہ ولایت موصل کے حل میں کوئی مشکل حائل ہوگئی ہے بلکہ میرا فرض ہے کہ میں بذریعہ خط و کتابت لندن و بغداد سے گفت و شنید کروں۔ اور یہی وجہ اب تک تاخیر ہونے کی ہے (ٹائمز کا خاص تار)

ممالک غیر

جرمنی میں ایک حیرت انگیز انکشاف

قیصر کی حکومت دوبارہ قائم کرنے کی خفیہ سازش

برلن ۱۲ مئی۔ پولیس نے ایک نہایت زبردست سازش کا انکشاف کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی میں انقلاب

پولینڈ میں انقلاب کی تیاری

حکومت پولینڈ کی دفاعی تدبیریں

پھر ہے۔ آج دوپہر کو سٹرکوں پر نہایت سخت جنگ ہوئی۔ جو فوج حکومت کے خلاف جنگ کر رہی ہے اس نے محل وزیر اعظم کے مکان اور دفتر تار وغیرہ پر قبضہ کر لیا ہے حکومت نے استعفے دیدئیے ہیں اور صدر کا استعفے بھی آنے والا ہے بعد کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امن قائم ہوگیا۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کا جابرانہ فیصلہ

مسودہ امتیاز رنگ منظور کر لیا گیا

کیپ ٹاؤن ۱۲ مئی۔ سینیٹ اور اسمبلی کے مشترکہ اجلاس نے ۷۱ کے بالمقابل ۸۳ راؤں سے قانون امتیاز رنگ پاس کر دیا۔ جس سے حبشیوں اور دیگر سیاہ فام آبادی کا دائرۂ عمل بعض حرفتوں پیشوں اور تجارتوں کے متعلق محدود ہو جائے گا۔ مسودہ پر مباحثہ بہت تند و تیز ہوا تھا۔

انگلستان کی ہڑتال ختم ہوگئی

لندن ۱۲ مئی۔ عام ہڑتال ختم ہوگئی۔

بادشاہ اور وزیر اعظم کے اعلانات

رگبی ۱۳ مئی۔ ملک معظم نے ہڑتال کے خاتمہ پر اپنی رعایا کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں تمام جماعتوں سے ملک کی فلاح و بہبود کی خاطر اتحاد و اتفاق کی درخواست کی ہے۔

دار العوام میں جس وقت وزیر اعظم نے ہڑتال کے ختم ہونے پر اعلان کیا ہے تو ہر طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا آپ نے اپنے اعلان میں کانکنوں کے معاملات پر کانکنوں کی انجمن سے گفت و شنید فوراً شروع کرنے کا وعدہ کیا۔

اعلان کے وقت دار العوام میں شہزادہ ویلس بھی تشریف فرما تھے۔

ہندوستان

مساجد کے سامنے باجا بجانے کے متعلق حکومت کی اجازت

جمعیۃ علماء بنگال کا احتجاج

فسادات کلکتہ کے مقدمات

آگرہ میں اولوں کی بارش

آگرہ ۱۱ مئی۔ آج یہاں بہت دیر تک اولے پڑتے رہے کئی گھنٹہ تک تمام سڑکیں اولوں سے بھری رہیں جن کے باعث سلسلہ آمد و رفت بند ہوگیا۔ بہت سخت نقصان ہوا ہے اور خصوصاً ان مکانات کو سب سے زیادہ ضرر پہنچا ہے جن کی چھت کھپریلوں کی تھی۔

مولانا شوکت علی کے نام ڈاکٹر کچلو کا تار

کلکتہ ۱۲ مئی۔ ڈاکٹر کچلو نے مولانا شوکت علی کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔

کلکتہ کی حالت گہری سازش پر مبنی ہے اور یہ بہت دور رس اثر رکھنے والی ہے مسلمانوں کی اس سے آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ میرا مشورہ ہے کہ ذاتی جماعتی اختلافات کے ختم کرنے کے لیے بہت جلد ایک آل مسلم پارٹی کانفرنس منعقد کی جائے مسلمانوں کی حالت بہت نازک ہے۔ متحدہ کارروائی نہایت ضروری ہے۔

فرقہ وار انجمنوں کے عہدے اور سرکاری ملازم

گورنر بمبئی کا امتناعی حکم

بمبئی ۱۲ مئی۔ گورنر بمبئی نے ہدایت کی ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی ایسی انجمن کی صدارت یا اس کا کوئی انتظامی عہدہ قبول نہ کرے جو کسی خاص فرقہ کے مفاد سے تعلق رکھتی ہو۔

بمبئی کی مجالس وضع قوانین کا انتخاب

فسادات کلکتہ کا حقیقی سبب

جمعیۃ العلماء اور خلافت کے وفود کی بمبئی سے روانگی

ساحل پر مسلمانوں کا اجتماع

دار الحکومت

دہلی کا صدر ڈاکخانہ نئے سیکرٹریٹ میں منتقل ہوگیا

مسافران حجاز کا الوداعی پیغام

باشندگان دہلی کے نام

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائے گا جو اس کے لیے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دیں گے انکو اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن بھی دیا جائے گا۔ اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھایئے۔

منیجر

مراسلات

(ایڈیٹر کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

عیدگاہ فرید آباد کی موروثی امامت کا قضیہ

ایک نااہل امام کی مفسدانہ کوشش

عیدگاہ فرید آباد کا مدت سے کوئی منتخب پیش امام اور منتظم نہ تھا جس کے باعث ہمیشہ اس کے انتظامات میں خرابی رہتی تھی اس بنا پر مسلمانان فرید آباد نے ایک مستقل انتظام کی ضرورت کو محسوس کیا اور بعض احباب نے نماز عید الفطر سے قبل اس معاملے میں گفتگو کرنی چاہی تاکہ نماز عید سے قبل مشورہ ہو جائے چنانچہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جمع ہوئی۔ ایک شخص سید عبد المجید صاحب جو عرصہ تمام میں امام چلے آتے ہیں اور جنہوں نے آج تک اپنی شرعی اور قدرتی نااہلیوں کی وجہ سے امامت نہیں کی فرمانے لگے کہ یہ ہمارا موروثی حق ہے اور مسلمانوں کو اپنا امام اپنی مرضی سے منتخب کرنے کا حق حاصل نہیں۔ بہت کچھ گفتگو ہوتی رہی اور مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی رکن دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی نے انفرادی طور پر کوشش کی کہ سید عبد المجید صاحب عامۃ المسلمین سے اتفاق کریں اور یہاں تک کہا کہ اگر وہ یہ تسلیم کر لیں کہ مسلمانوں کو اپنا امام منتخب کرنے کا حق حاصل ہے تو ہم سید بشیر علی پسر سید عبد المجید صاحب کو ہی اپنا امام منتخب کر لیں گے۔ مگر سید عبد المجید صاحب اور ان کے ساتھی حافظ سید محمد صاحب اور ان کے پسران سید بشیر علی و سید صغیر علی صاحبان نے نہیں مانا آخرکار مسلمانوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ ضرور اپنا امام منتخب کریں گے۔ اس پر ان تینوں صاحبان نے جو عرفی امام سید عبد المجید صاحب ...

[illegible]

... نماز بھی چھوڑ دیں گے۔ لہذا مہتمم صاحب نے حافظ سید محمد صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ آج نماز جمعہ پڑھانے کے ارادے سے تشریف نہ لائیں۔ حافظ صاحب نے جواب دیا کہ تم کو کوئی حق روکنے کا نہیں ہے۔ میں ضرور پڑھاؤں گا۔ بلکہ پولیس میں رپورٹ کر دی کہ امامت مسجد میرا حق ہے۔ میں آج نماز جمعہ پڑھاؤں گا۔ مجھے روکتے ہیں۔ اس سے فساد کا خطرہ ہے۔ اور مسجد میں آ گئے۔ ان کے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد موجودہ افسر انچارج پولیس کا ایک دستہ لیکر آ گئے اور حافظ صاحب سے کہا کہ آپ کے نماز پڑھانے پر لوگوں کو اعتراض ہے۔ اس لئے میں بحیثیت انچارج حکم دیتا ہوں کہ آج نہ آپ نماز پڑھائیں اور نہ سید شریف احمد صاحب مقرر کردہ امام پڑھائیں۔ بلکہ ایک تیسرا آدمی جس کو آپ سب صاحبان منظور کریں نماز پڑھائے۔ اس پر حافظ صاحب اور ان کے ساتھی سید صغیر علی و سید بشیر علی صاحبان اصرار کرنے لگے۔ اتنے میں نائب تحصیلدار صاحب اور تھانیدار صاحب تشریف لے آئے۔ اور دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جو شخص ایک حرف بھی واقعہ کے خلاف کہتا تھا۔ حافظ صاحب اور ان کے ساتھی اس سے بگڑتے تھے۔ تحصیلدار صاحب نے کہا مسجد کسی کی ملکیت نہیں ہے تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اور دونوں فریق نے سید حسن صاحب عرف ... کو اس وقت کی نماز جمعہ اور نا ... امامت نماز پڑھانے کے لئے عارضی طور پر مقرر کر دیا۔ سید حسن صاحب خطبہ پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ اور سید مطلبی صاحب رئیس فرید آباد نے اذان شروع کر دی لیکن باوجود اس فیصلہ منظور شدہ کے امامت کے شیدائی حافظ سید محمد صاحب نے بآواز بلند کہا کہ میرے ساتھی سب چلے آئیں میں اس مسجد کو مسجد نہیں کہتا اور اس پر لعنت کرتا ہوں۔ سید شریف احمد صاحب مہتمم یا ان کی طرف سے کوئی نہیں بولا۔ نائب تحصیلدار صاحب اور تھانیدار صاحب بھی یہ نظارہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کی اس حالت پر بہت افسوس کیا اور حافظ صاحب کو ان حرکات سے روکا کہ اگر آپ نماز پڑھنا نہیں چاہتے تو چلے جائیے۔ ایسی باتیں نہ کہو کہ جس سے خواہ مخواہ فساد ہو۔ حافظ صاحب خود اور ان کے پیچھے ان کے عزیز و اقارب تقریباً سات آٹھ آدمی چلے گئے۔ باقی تقریباً اسی آدمیوں نے بخیر و عافیت نماز جمعہ ادا کی۔ بعد ...

[illegible]

سکریٹری انجمن اسلامیہ فرید آباد متصل دہلی

عارف صاحب ہسوی سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر ہمدرد (۷) مسٹر رضاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ انجنیئر (۸) حافظ عزیز حسن صاحب بقائی نقشبندی ایڈیٹر رسالہ پیشوا (۸) حکیم نسیم بیگ صاحب (۹) حافظ ضیاء الدین صاحب (۱۰) نظام الدین صاحب (۱۱) امتیاز الحق صاحب (۱۲) حاجی محمد اسحاق صاحب ٹھیکیدار۔

بیان استغاثہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا حضرات نے کھیر میں زہر خورانی کے واقعہ کے بعد مستغیث سے یہ کہا کہ وہ کسی ہندو سوڈے والے کا نام پولیس میں بتا دے چونکہ مستغیث نے ایسا کرنے سے انکار کیا اس لئے ملزمان اس کی جان کے دشمن ہو گئے۔ لہذا مستغیث درخواست کرتا ہے کہ زیر دفعہ ۵۰۶ تعزیرات ہند کارروائی کی جاوے۔

اس استغاثہ نے شہر میں ہلچل مچا دی ہے اور تمام امن پسند اور سنجیدہ مسلمان اپنی عزتوں کو غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں اس استغاثہ سے بیحد جوش پیدا ہو گیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ کھیر میں زہر خورانی کی خبر جن الفاظ میں سوامی شردھانند کے اخبار تیج میں شائع ہوئی ہے۔ وہ اور استغاثہ کا بیان ایک ہے اس لئے ممکن ہے کہ عدالت میں بعض اہم انکشافات ہوں بعض کا گمان ہے کہ چونکہ مستغیث کا پولیس کے ایک بڑے افسر سے تعلق ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ اس کارروائی میں سرکاری ہاتھ ہو۔ بہرحال جتنے منہ اتنی باتیں۔ مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نہایت صبر و سکون کے ساتھ عدالت کی کارروائی کو دیکھے۔ اور اس سازش کا پتہ چلانے میں عدالت اور ملزمان کو مدد دے تاکہ دنیا دیکھ سکے کہ اس روپ میں کون بہروپیا ہے۔

(ایک امن پسند مخلص)

"میرے پاس ایک انگریزی دوا ہے"

یونانی علاج سے تھک جاتے ہو۔ اے مریضو! اسکا بھی امتحان کر دیکھو جن مریضوں کا بیش قیمتی خون ضائع ہو چکا ہو۔ انہیں درحقیقت ایسی ہی دوا کی ضرورت ہے جو کہ میرے پاس ہے۔ جریان اور احتلام کے مرض کو یہ دوا صرف ایک ہفتہ میں آرام کر دیگی اسکے بعد گئی ہوئی طاقت کو واپس لانا اسکا نہایت ہی معمولی کام ہے۔ اگر تندرستی پیاری ہے اور اشتہار و دواؤں سے ابھی تک پورے طور پر بدگمان نہیں ہوئے ہو تو تندرستی حاصل کرنے کی سب سے آخری کوشش اور کر دو اسکے بعد ہم نہایت زور کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو کسی دوسرے علاج کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ ایک شیشی کی قیمت جو ایک ماہ سے بھی زیادہ کیلئے کافی ہوگی تین روپیہ (سے) علاوہ محصول ڈاک۔ ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ روانہ ہوگا۔ ہمارا پتہ:-

ایس۔ ایم جمیل اینڈ کو محلہ ٹھٹھیر مراد آباد

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور قیمت ارزاں ہے بمحصول ڈاک بھیجکر نمونہ منگا سکتے ہیں مبلغ دس روپیہ فیس کے ساتھ فرمائش آنے پر نسخہ لکھدیا جاویگا۔ زندگی بھر خضاب خریدنے کی ضرورت نہوگی صرف ایک مہینہ کے لئے یہ رعایت ہے۔

مولوی حکیم۔ ڈاکٹر کے۔ ایس ہدیٰ

۲۵/۱ منشی صدر الدین لین۔ بڑا بازار کلکتہ

دشمنوں کے اوچھے ہتھیار

دہلی کے بارہ معزز مسلمانوں پر فوجداری مقدمہ

مولوی محمد عارف صاحب فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت میں مسمی عبد الصمد ساکن چھتہ لال میاں نے مفصلہ ذیل حضرات کے نام سے ایک استغاثہ دائر کیا ہے:

(۱) حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب (۲) حضرت مولانا احمد سعید صاحب (۳) ملا واحدی صاحب ایڈیٹر درویش و نظام المشائخ (۴) مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر (۵) مولانا ...

[illegible]

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

... منیجر ... پوسٹ ... سمری ضلع دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین جیت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلام و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک سو مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ ملک بین مذہبیہ کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

خضاب

یہ ادنےٰ چانتارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

خضاب رومی

یہ خضاب خاص استنبول سے بنوا کر منگوایا گیا ہے ...

اینار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی

تجار الکتب۔ بھنڈی بازار رنڈی ...

بمبئی نمبر ۹

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

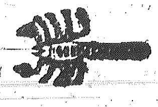

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

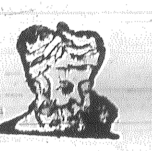

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱۲ر) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

چار نکاح کیجیے

... لطف شباب کیا ہے ...

الناشر حکیم ... لکھنؤ ...

بیکار ثابت کرنے والے کو

ڈھائی سو روپیہ کا نقد انعام

نوایجاد کا مشہور مرہم

... منیجر ایس۔ ایم کمال اینڈ کو ... ڈوری بازار متھرا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
يد الله على الجماعة

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳	دہلی یوم شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۲ مئی ۱۹۲۶ عیسوی	نمبر ۳۳

دروزیوں کا مذہب

(از مولوی ابو الجلال صاحب ندوی)

دمشق کے واقعات نے دروزیوں کو دنیائے اسلام میں اچھی طرح روشناس کر دیا ہے۔ آج ہم کچھ ان کے مذہب کے متعلق عرض کرنا چاہتے ہیں۔

۱۹۱۲ء میں المقتبس (دمشق) نے ان کے مذہبی صحائف دیدالسجل معلق البلاغ والنہایت اور التبیرہ کے اقتباسات شائع کئے تھے۔ اور ان اقتباسات کے ساتھ استاد سلیم آفندی کی غیر مطبوع کتاب حل الرموز فی عقائد الدروزیہ بھی شائع ہوا تھا انہیں کی مدد سے ذیل کا مضمون تیار کیا گیا ہے۔ دروزی اپنے صحیفوں کو عیب کی طرح چھپاتے ہیں۔ اس لئے یہ صحیفے غیر دروزیوں کے لئے نہایت نادر ہیں۔

بانی فرقہ

دروزی فرقہ باطنیوں کی ایک شاخ ہے اس فرقہ کا بانی مصر کے فاطمی یا عبیدی خلفاء کا چھٹا تاجدار الحاکم بامر اللہ ہے جس نے نبوت کے اتباع میں اپنے آپ کو حاکم بامرہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ اس کو غیب دانی کا بھی دعوی تھا۔

اس سے پہلے کہ آپ آگے بڑھیں۔ ان فرقوں کے باہمی تعلق کو سمجھ لیں یہ تمام فرقے شیعیت کی متفرق شاخیں ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک ایک امام کے بعد دوسرا امام بطور نص و وصیت کے قائم ہوا۔ چھٹے اماموں تک یہ امامت بلا اختلاف سب میں متفق رہی چھٹے امام جعفر صادق کی دو اولادیں ہوئیں موسی رضا اور اسماعیل، تعداد کثیر نے پہلے امام کو مانا۔ اور ۱۲ کی تعداد پر جا کر امامت کو ختم کر دیا۔ یہ اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔

دوسرا فرقہ جس نے اسماعیل کو امام مانا اسماعیلیہ کہلاتا ہے اسی فرقہ نے بعد کو باطنیہ اور ملاحدہ کا لقب بھی پایا ہے عبید اللہ نے جنکو مہدی ہونے کا دعوی تھا، مغرب میں کامیابی حاصل کی، اور پھر اس فرقہ نے مصر پر قبضہ کیا اور فاطمی سادات ہونے کا دعوے کیا۔ اس لئے اس خاندان کو عبیدیہ اور فاطمیہ بھی کہتے ہیں۔

سلاطین فاطمیہ نے اپنے مذہب کی اشاعت کیلئے تمام دنیائے اسلام میں داعی مقرر کئے تھے جو چھپ چھپ کر عجیب عجیب طریقوں سے لوگوں کو اپنے مذہب میں لاتے تھے اس خاندان کی چوتھی پشت میں نزار کے بعد اس کی دو اولادوں میں سے پہلے بڑا لڑکا ولیعہد ہوا۔ پھر دوسرا ہوا۔ پہلا مر گیا تھا یا غائب ہو گیا تھا۔

دوسرا مصر کی فاطمی سلطنت کا فرمانروا ہوا پہلے کی نسبت دعوی ہے کہ حسن بن صباح اس کو اپنے ساتھ جبال میں لے آیا اور یہاں سے حسن بن صباح اور اس کے جانشینوں کی زیر نگرانی اسماعیلیہ مذہب یا باطنیہ مذہب کی دوسری شاخ قائم ہوئی۔

مصر میں نزار کے بعد منصور تخت نشین ہوا جس کا شاہی لقب الحاکم بامر اللہ ہے۔ یہ ہندوستان کے محمد تغلق کی طرح عجیب و شخصیت اور متضاد اخلاق و عادات کا آدمی تھا۔ اس کے احکام گھڑی میں کچھ اور گھڑی میں کچھ ہوا کرتے تھے۔ رعایا اس سے عاجز تھی۔ آخر خود اسی کی بہن ست الملک نے جب وہ تنہا پہاڑیوں میں پھر رہا تھا چپکے سے اس کو قتل کرا دیا۔

الحاکم نے جہاں اور بدعتیں اختراع کی تھیں وہاں ایک نئے مذہب کا بھی وہ بانی تھا۔ اس کا وزیر اس کے اس نئے مذہب کا جبریل بنا اور چند کتابیں اس مذہب پر لکھ کر ان کو صحف دینی کا درجہ دیا۔ اس نئی شریعت کے داعیوں میں سے محمد بن اسماعیل نشتکین ایک درزی (خیاط) تھا جس کی نسبت سے یہ فرقہ درزی اور جمع کی حالت میں دروز کہلاتا ہے۔ اور اس جمع سے واحد کبھی دروزی بنا کر بولتے ہیں۔

۴۰۸ھ میں نشتکین نے حاکم کی الوہیت پر ایک کتاب لکھی جو جامع ازہر میں سنائی گئی۔ عوام میں سخت ہیجان پیدا ہوا اور لوگوں نے اس کے گھر کو لوٹ لیا۔ اس نے خفیہ طور پر حاکم نے اسے شام میں بھیج دیا۔ جہاں یہ حاکم کی الوہیت کا مسئلہ پھیلانے لگا۔

شام میں عراق سے آئے ہوئے کچھ امراء نے جو باطنی فرقہ کے پیرو تھے اس کی دعوت قبول کر لی۔ اور اسی کے انتساب سے یہ دروزی کہلانے لگے۔

۴۱۰ھ میں تاتاریوں کے حملہ میں محمد بن اسمٰعیل مارا گیا اس کے بعد حاکم نے اس کی جگہ پر دوسرے داعی حمزہ بن علی کو مقرر کر کے بھیجا اور وہ وہی اعتقاد پھیلانے لگا جو محمد بن اسماعیل پھیلاتا تھا لیکن اس کو محمد بن اسمٰعیل سے عداوت تھی اس لئے اس نے محمد بن اسمٰعیل کے متعلق ایسے خیالات پیدا کر دئے کہ دروزی اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کو گالیاں دیتے ہیں۔ اپنے وقت کا شیطان قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اس نے حمزہ وقت کی مخالفت کی۔ اور اس کے حق کو غصب کر لینا چاہا تھا حمزہ بن علی کا لقب دروزیوں کی اصطلاح (حجۃ القائم) اور ہادی المستجیبین ہے۔ اور لفظ حمزہ خود ایک ربانی درجہ ان کے ہاں قرار پایا ہے۔

دروزی اپنے مذہب کو بہت چھپاتے ہیں اپنے فرقہ کے لوگوں کو دو طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ عقال (علماء) اور جہال (عوام) جہال کو صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ دروزی ہیں۔ ان کو اپنے مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کا حق نہیں بڑی مشکلوں سے جہال کو عقال کے طبقہ میں داخل ہونے کی اجازت ملتی ہے۔

معاشرت

دروزی عام طور پر رہتے سہتے عام مسلمانوں کی طرح ہیں وہ اپنے عقیدہ کو چونکہ بجز خاص خاص لوگوں کے ظاہر نہیں کرتے لہذا بظاہر وہ عام مسلمانوں سے بہت کم ممتاز نظر آتے ہیں۔

فقہی معاملات میں زیادہ تر وہ شریعت اسلامیہ کے پابند ہیں مگر ایک سے زیادہ نکاح کرنا ان کے یہاں قطعی حرام ہے۔ اسی طرح اپنی مطلقہ بی بی سے دوبارہ نکاح کرنا بھی حرام ہے ان کی اس رسم نے ان کے پڑوس میں رہنے والے دیگر فرقوں پر بھی اپنا کافی اثر ڈالا ہے۔

میراث کے قواعد بھی مسلمانوں ہی کے سے ہیں۔ البتہ باپ کے گھر سے لڑکی قطعاً محروم ہے۔ جائداد اگر اپنی کمائی ہوئی ہے تو صاحب جائداد کو حق ہے کہ کل جائداد کو کسی ایک وارث کے حق میں وصیت کر جائے۔ اگر خاندانی جائداد ہے تو اس کو یہ حق حاصل نہیں۔ ورثہ میں حسب تخریج جائداد تقسیم ہوگی۔

یہی چند باتیں ہیں جو ان کے طبقہ جہال (عوام) کے لوگوں کو دیگر مسلمانوں سے ممتاز کرتی ہیں ورنہ اپنے عقائد کو وہ اپنے جہال سے بھی اسی طرح راز رکھتے ہیں جس طرح دیگر فرقوں کے لوگوں سے مخفی رکھتے ہیں۔

خدا کے متعلق خیال

خدا کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ واحد ہے قابل تشبیہ اور معطل نہیں اس کی ہویت برابر ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خدا کے ۱۲ مقامات ہیں العلی۔ الباری۔ ابو ذکریا۔ العلی۔ المعلی۔ القائم۔ المنصور۔ المعز۔ العزیز۔ الحاکم یہ سب ملکر خدائے واحد ہیں۔ خدا کا ظہور اسم نطق، نفس، ہیولیٰ چار مظاہر سے ہوتا ہے یعنی صاحب امر کا نام اس کی شکل و صورت۔ اس کے فرامین اور اس کے معجزوں کے ذریعہ سے خدا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دور علی کے آخری ناطق یعنی حاکم بامر اللہ کے نام منصور۔ اس کی صورت اس کے سجلات و مجالس اور اس کے معجزانہ افعال کے ذریعہ خدا کا ظہور ہوا۔

(باقی آئندہ)

آپ کا قرض

اخبار الجمیعۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک خریدار بہم پہنچا دیں۔ منیجر

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں، بیوی، ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھائیے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بڑے بڑے حروف بہت بہتر چھپا۔ بیحد پسند کیا گیا کاغذ سفید چھپائی صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی رعایتی ہدیہ صرف دو روپیہ (۲)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ ہمتیل دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد ... مجلد معہ بستہ کپڑا ...

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی عربی اردو ترجمہ فی جلد سات آنے (۷)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ موثر کتاب حسن و عشق میں عجیب طرز سے گھرداری میں عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے یہ فائدے ہیں فی جلد ۸

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پاکر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد نو آنہ (۹) مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتابیں بھی ملتی ہیں۔

پتہ
ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

تو ذیل کے تحفے آزمائیے سب سے پہلے چہرے کو جا بجوں، مہاسوں سے پاک و صاف کر کے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھ لو

پرجمال صابن

جو اپنی پیاری رنگت اور دست کرنے والی خوشبو سے چہرے و بدن کو نکھار کر خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ دھبے نہاسے فوراً کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کر کے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ صابندانی ایک روپیہ

زنانہ سنگھار بکس

اس ذیل کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پرجمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار کل شیشی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ۔ ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ۔

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبہ معہ پھاہا ۱۲

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت لذیذ ہے قوت باہ بیحد پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۳ ماشہ

حب نرگس

ہماری عجیب و غریب ایجاد جو بسانے والی گولیاں واقعی نرگس ثابت ہوئی ہیں لذت ورکاوٹ پیدا کرتی ہیں جنسوں لطف اٹھائیے بارہ عدد ۱۲

المشتہر
حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے۔ سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) محصول ڈاک چھ آنے (۶)۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر یودھ ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کہ مرض تمام ... میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنے ... علاوہ محصول ڈاک۔
حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

زندگی اور دولت مفت

عروس زندگی نامی کتاب جو اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے اور پڑھنے والے کو تندرستی۔ دولت۔ خوشحالی اور مسرت سے مالامال کر دیتی ہے بالکل مفت طلب کر دو۔
منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ:۔ (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ سے ۶ ماہ تک ... فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایک سال کیلئے ... فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ (۵) بیلاک میں طبع ہونیوالے اشتہارات کی اجرت موجودہ نرخنامہ سے ... فیصدی زائد لیجائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہئے۔ (۷) اجرت فی سطر ریڈنگ میٹر ... آخری صفحہ پر ... (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس میں تصویر ہوگی۔
(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں تاریخ

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے
ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے فی پرچہ ...

(مطبوعہ المطبع برقی پریس دہلی) باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۹ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی

مالوی جی کے جدید خیالات

گزشتہ ہفتہ پنڈت مالوی جی نے ہندو کالج دہلی میں جو تقریر کی ہے وہ ان کی پہلی سی تمام تقریروں کے مقابلہ میں نہایت معاندانہ جوش سے آلودہ ہے۔ انہوں نے اشتعال انگیزی سے اجتناب کرنے کے بجائے ایسی روش اختیار کی ہے جس سے کم از کم صلح پسند طبقہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے اگر وہ اپنی غلطی کو تو اب بھی محسوس نہیں کرتے اور اپنے قدیم طرز پر برابر اڑے ہوئے ہیں لیکن ان کی تبلیغات کا زہر بڑی حد تک کم ہو گیا ہے جس کی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ آل انڈیا خلافت کانفرنس ...

بیگم صاحبہ بھوپال کی عزلت نشینی

اقتباسات

اہل ہند اور حجاز

سلطان ابن سعود کے لسان حال جریدہ "ام القریٰ" نے مسئلہ حجاز کے متعلق آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس، آل انڈیا خلافت کانفرنس اور جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس کلکتہ کی تجویزیں نقل کرنے کے بعد ان پر حسب ذیل اظہار رائے کیا ہے۔

جس میں آپ کا فیضان کرم شامل حال نہ ہو اعلم کی سرپرستی۔ شرفا کی پرورش، غربا کی دستگیری، حاجتمندوں کی حاجت روائی آپ کی امتیازی خصوصیات ہیں جن کے باعث آپ بھوپال اور جملہ اقطار ہند میں خاص عزت و عقیدت کی نظروں سے دیکھی جاتی ہیں۔ اپنے طویل عہد حکومت میں آپ نے ریاست بھوپال کو جس قدر ترقی دی ہے اور صحیح اسلامی نقطۂ نظر سے فرمانروائی کے مقصد کو جس طرح پورا کیا ہے۔ اس کی نظیر ہندوستان کے والیان ریاست میں کم ملتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ اور اسلامی ممالک میں بھی خاص شہرت حاصل ہے۔ اس لحاظ سے ہر شخص کی یہی تمنا تھی کہ ابھی چند سال آپ خدمت خلق کے فرض سے سبکدوش نہ ہوں جیسے آپ بہترین طریق پر انجام دے رہی تھیں لیکن علیاحضرت کی ...

کلکتہ کا بحران

سلطان ابن سعود کا فرمان

تعزیرات حجاز کی بعض دفعات

اسی پر مرتے ہیں۔ آپ جو چاہے اس پر یقین کرے۔ اور جو چاہے نہ کرے۔ اللہ ہم سب کو اتباع حق و صواب کی ہدایت کرے۔

نائب جلالۃ الملک کے دفتر سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ حسب ذیل امور کے متعلق فرمان شاہی صادر ہوا ہے۔

چونکہ ہم کو ولایت عام حاصل ہے۔ اور ہم مفسدوں کے لیے تعزیرات وضع کرنے اور حرمات الٰہی کی حفاظت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس لیے ہم زیادہ کاروں کی حرکات اور مفسدوں ...

(ام القریٰ)

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائیگا جو اس کے لیے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دینگے انہیں اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن بھی دیا جائیگا۔

اس رعایت سے جلد ہی فائدہ اٹھایئے۔ منیجر

برقیات

عالم اسلامی

بلادِ عرب

جبل الدروز میں فرانس کی پیش قدمی

پیرس ۱۱ مئی - فرانس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فرانس کا لشکر شام میں مقام السر تک پہنچ گیا ہے - متحرک پلٹن اور زرہ پوش موٹریں دمشق کو خالی کرا رہی ہیں، پچاس دروزی شہید ہو گئے - اور بہت سے گرفتار کر لئے گئے - تیرہ فرانسیسی فی النار اور آٹھ مجروح ہوئے - سویدا کے جنوب میں ہم سرداران دروز نے اطاعت اختیار کر لی +

مصر

حکومت مصر نے ابن سعود کی شرائط قبول کر لیں

قاہرہ ۱۴ مئی - حکومت نے حج کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور روضۂ اقدس پر انفرادی حیثیت سے حاضری کے لئے ابن سعود نے جو تین شرائط پیش کی تھیں انہیں منظور کر لیا - محمل شریف کی یکم ۱۵ مئی کو روانگی ہو جائے گی اور اس موقع پر شاہ فواد موجود ہونگے +

ممالک غیر

لارڈ ریڈنگ کا نیا عہدہ

لندن ۱۳ مئی - کان کنی کی تنظیم جدید کے لئے جو مجلس مقرر ہونیوالی ہے - سیاسی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اسکے صدر سابق وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ ہونگے - کابینہ وزارت کے اجلاس امروزہ کے انعقاد سے پیشتر لارڈ ریڈنگ نے وزیر اعظم - وزیر ہند اور دیگر وزرا سے گفت و شنید کی - یہ امر قابل ملاحظہ ہے کہ کوئلہ کے مسئلہ کے متعلق دار العوام کی بحثوں کا لارڈ ریڈنگ بڑے غور سے مطالعہ کرتے رہے ہیں

پرنس آف ویلز سے بیگم صاحبہ بھوپال کی ملاقات

لندن ۱۴ مئی - پرنس آف ویلز نے بیگم صاحبہ بھوپال سے ملاقات کی +

پولینڈ میں انقلاب کی کامیابی

وارسا ۱۳ مئی - کل تمام رات پلسڈکی کے سپاہیوں اور سرکاری فوج میں جنگ ہوتی رہی - اول الذکر کو فتح حاصل ہو رہی ہے جس نے تقریباً تمام دار السلطنت پر قبضہ کر لیا ہے صرف قصر بیلویڈیر پر حکومت کا قبضہ باقی ہے - جو رسالے مختلف صوبوں سے آ رہے ہیں

ان میں سے اکثر پلسڈکی کی فوج میں شرکت کر رہے ہیں بہت سے رضا کار بھی خود بھرتی ہو رہے ہیں - پلسڈکی کے مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے اشتراکیین نے ایک عام ہڑتال کا اعلان کیا ہے +

انقلاب مکمل ہو گیا

برلن ۱۴ مئی - پولینڈ کی سرحد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پلسڈکی نے قصر بیلویڈیر پر بھی قبضہ کر لیا اور دیٹوس کی حکومت کے ارکان جو بھاگ رہے تھے گرفتار کر لئے گئے ہیں +

پولینڈ کی سابق حکومت کا خاتمہ

برلن ۱۵ مئی - وارسا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ کل تمام رات مشورہ کرنے کے بعد صدر ووجیچوسکی اور وزیر اعظم موسیو دیٹوس نے استعفے دیدئے -

وارسا کی ایک دوسری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ کی بغاوت مارشل پلسڈکی کی فتح پر ختم ہو گئی جس نے صدارت کا عہدہ لیکر نئی وزارت کی ترتیب شروع کر دی ہے - جو فوجیں وارسا میں جمع ہوئی تھیں انہیں مختلف اضلاع کو واپس جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے +

جمعیۃ اقوام کو ہسپانیہ کی دھمکی

جنیوا ۱۵ مئی - جمعیۃ اقوام کی کونسل کو ترتیب دینے کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس کے سامنے ہسپانیہ کے نمایندوں نے کہدیا کہ اگر کونسل میں ہسپانیہ کو ایک مستقل جگہ نہیں دی گئی تو جمعیۃ اقوام کے ساتھ اتحاد عمل کرنا اس کے لئے بالکل بیکار ہوگا +

سلطان وحید الدین محمد سادس کا انتقال

سان ریمو ۱۶ مئی - سابق سلطان ترکی وحید الدین محمد سادس گذشتہ شب مرض سرطان کے باعث دنیا کو خیر باد کہہ گئے +

ہندوستان

اعلیٰحضرت نظام کے خلاف شملہ میں سرگوشیاں

کیا کوئی نیا فتنہ کھڑا کیا جائے گا؟

حیدرآباد (دکن) گذشتہ مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو مسٹر بی رائے بارٹن اچانک طور پر اوٹاکمنڈ سے بولارم روانہ ہو گئے اور آج بولارم سے شملہ روانہ ہونگے - ریزیڈنٹ کے اچانک شملہ روانہ ہونے کے متعلق مختلف افواہیں گرم ہیں ایک افواہ یہ ہے کہ اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ بدید وائسرائے سے مسئلہ برار کے متعلق دوبارہ گفتگو کی جائے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام صاحب نے لارڈ ریڈنگ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا تھا -

دوسری افواہ یہ ہے کہ مملکت حیدرآباد کے بعض خاص اندرونی امور پر حکومت ہند غور کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں شعبہ سیاسیات کو ریزیڈنٹ کے خیالات معلوم کرنے اور اس سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے یہ خاص امور یہ بحث حسب ذیل ہیں -

(۱) حیدرآباد کے شہری اور فوجی عہدوں میں برطانی عہدہ داروں کی تعداد کا اضافہ (۲) نظام کے فیصلوں کے خلاف بہت سے سربرآوردہ درباریوں کی شکایات (۳) قاضی پیٹ بلارشاہ ریلوے کی تکمیل کا مسئلہ - یہ معلوم نہیں ہے کہ ریزیڈنٹ شملہ میں کب تک رہے گا - یہ امر یقینی ہے کہ موسم گرما میں ریزیڈنٹ کا اپنے صدر مقام کو چھوڑ کر شملہ جانا خالی از علت نہیں ہے +

(آئی - ڈی - سی)

ساڑھے پانچ لاکھ راجپوتوں کا قبول اسلام

ایک غیر مصدقہ خبر

اخبار سلطان جو کہ کلکتہ سے روزانہ بنگلہ زبان میں شائع ہوتا ہے رقمطراز ہے کہ گجرات میں ایک مہاراجہ راجپوت ہندو جن کا نام نرد سنگھ جی تھا مسلمان ہو گئے انکا اسلامی نام نصر اللہ خان رکھا گیا ہے - انکی فدائے ملت نصر اللہ خان نے اپنی ہندو قوم کے ۵½ لاکھ افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش کیا اور اپنی ساری جایداد جو کئی لاکھ روپیہ کی قیمت کی تھی - تبلیغ اور اشاعت اسلام کیلئے وقف کر دی ہے اسوقت گجرات میں نومسلموں کی اسلامی تعلیم دینے کے دو لاکھ روپیہ چندہ فراہم کیا گیا ہے جزاک اللہ - ہم اگذشتہ مارچ میں انکا ایک جلسہ مہاراجہ موصوف کی صدارت میں ہوا جس میں اسلامی جوش دکھلایا گیا +

موتمر اسلامی میں کیا ہوگا؟

مولانا شوکت علی کی تصریحات

بمبئی ۱۲ مئی - خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی روانگی سے قبل فری پریس آف انڈیا کے ایک نمائندہ نے مولانا شوکت علی صاحب سے ملاقات کی - مولانا روانگی کی تیاریاں کر رہے تھے اور حسابات کی جانچ پڑتال - اپنے ہمراہیوں کو ہدایات دینے اور اسی قسم کے دوسرے کاموں میں مشغول تھے -

مولانا نے موتمر اسلامی کے مقاصد کے متعلق فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مکہ کی موتمر اسلامی حجاز کی آیندہ حکومت کے متعلق فیصلہ کر دے اسلام جزیرۃ العرب پر (جس میں حجاز، یمن، نجد، عراق، شام اور فلسطین شامل ہیں) غیر مسلم اقتدار کو برداشت نہیں کر سکتا - جزیرۃ العرب میں حجاز کو ایک مقدس حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ واقع ہیں عرب اپنے اوپر کسی کی حکومت پسند نہیں کرتے اور قبائل کی مسلسل جنگ ان کے لئے ایک مصیبت ہے - مرکزی خلافت کمیٹی کا یہ خیال ہے اور دنیا کے تمام مسلمان اس میں متفق ہیں کہ حجاز مقدس میں کسی بادشاہ کی گنجائش نہیں ہے ہم اسلامی جمہوریت کا قیام چاہتے ہیں جیسی خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھی - یہی وجہ ہے کہ ہم نے آج سے دو سال قبل یہ فیصلہ کیا تھا کہ حجاز پر موتمر اسلامی کے ماتحت حجازی جمہوریت کی حکومت ہونا چاہئے - ہم اب بھی اس رائے پر قائم ہیں کہ حجاز مقدس دنیا کے تمام مسلمانوں کی ملکیت ہے جن کا یہ فرض ہے کہ اسے غیر مسلم اقتدار سے پاک و صاف رکھیں - سلطان ابن سعود نے باوجود اپنے وعدوں کے اعلان ملوکیت کر دیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کے سامنے ان کی اس پوزیشن کے نقصانات ظاہر کر دیں - ایک بادشاہ کی موجودگی میں جو کہ بادشاہت کے تمام ساز و سامان کے ساتھ تخت پر جلوہ افروز ہو یہ ممکن نہیں ہے کہ بغیر اس کی خواہش کے قومی اصلاح مفاد کا کوئی کام کیا جا سکے - اور سب کو معلوم ہے کہ بادشاہ کیسے ہوتے ہیں - باوجود اس کے کہ باپ ایک اچھا آدمی ہو اس کے بیٹے پوتے خود غرض - لالچی - بدکار و خود مختار ہو سکتے ہیں -

فی الحال اس موتمر اسلامی میں جو ۲ جون کو مکہ میں منعقد ہوگی ہم حجاز کی آیندہ حکومت کے متعلق بحث نہیں کرینگے - بلکہ صرف ان معاملات کے بارہ میں گفتگو ہوگی جن کا تعلق حجاج - حج کے مختلف راستوں - اور دیگر آسانیوں سے ہوگا - سلطان ابن سعود سے بھی گفتگو کے دوران میں مقصد اعلیٰ کے متعلق بھی بحث ہوگی اور اس کے انتظامات کئے جائیں گے کہ ایک موتمر اسلامی زیادہ وسیع پیمانہ پر آیندہ سال منعقد کی جا سکے - اس وقت ہم اسلامی ممالک میں سے اکثر کے نمایندوں سے ملاقات کرینگے اور ان کے ساتھ آزادی سے تبادلہ خیالات کا موقع ملے گا - آج ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں +

پیر غلام مجدد صاحب کا مقدمہ

کراچی ۱۳ مئی - پیر غلام مجدد صاحب کے مقدمہ کی تاریخ ۱۷ مئی مقرر کی گئی تھی - عدالت کے احاطہ کے اندر اور اس کے باہر کثیر مجمع موجود تھا - پیر صاحب کے وکیل نے ایک عرضی پیش کی جس میں عدالت سے التواء کی درخواست کی گئی تھی تاکہ جوڈیشل کمشنر سے مقدمہ کو دوسرے ضلع میں منتقل کئے جانے کی درخواست کی جائے - اس لئے مقدمہ ۲۹ مئی کے لئے ملتوی ہو گیا -

مفاہمت کے لئے مسز نائیڈو کی کوششیں

کلکتہ ۱۴ مئی - مسز سروجنی نائیڈو نے جو آج مشرقی بنگال کے ضلع کانفرنس میں شرکت کی غرض سے تشریف لے جا رہی ہیں جے ایم سین گپتا، ڈاکٹر بدھان اور دوسرے کانگریسی و خلافتی لیڈروں سے ملاقات کی - کہا جاتا ہے کہ فسادات کے متعلق آزادی کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا گیا - مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا -

پبلک سروس کمیشن کے ارکان

لندن ۱۳ مئی - سرکاری ملازمتوں کے متعلق جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے - اس میں مسٹر بیکر کے علاوہ سر رایس براک مسٹر لے - ایچ لے - سر ٹی وجے راگھو اچاریہ اور سید رضا علی ہیں

رواداری کیلئے مسٹر غزنوی کی اپیل

تمام قوتوں کو ایکدوسرے کے احساسات کا پاس کرنا چاہئے

کلکتہ ۱۴ مئی - مسلمانوں کے اس مطالبہ پر کہ انہیں مساجد میں باجہ کی خلل اندازی سے محفوظ رہکر عبادت کرنے کا حق حاصل ہونا چاہئے جو بحث آج کل چھڑی ہوئی ہے اس کے متعلق مسٹر اے - کے - غزنوی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے - اس بیان میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ تمام جلوسوں کو خواہ وہ ہندوؤں کے ہوں یا مسلمانوں یا جینیوں اور عیسائیوں کے اپنا باجہ تمام عبادت خانوں مثلاً مسجد، مندر، گرجا اور پگوڈا اور شفاخانوں کے قریب بند کر دینا چاہئے - سب کو چاہئے کہ دوسروں کے مذہبی احساسات کو ملحوظ رکھنا سیکھیں باہمی رواداری کا یہ تقاضا ہے کہ ان امور سے جو کسی قوم کی دل آزاری کا باعث ہوں احتراز کیا جائے -

اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ہندو شارع عام پر جہاں مساجد بھی ہوتی ہیں باجہ بجانا اپنا قانونی حق سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ پبلک سڑکوں پر گایوں کی قربانی کرنا ان کے آئینی حقوق میں داخل ہے تو بھی دوستانہ تعلقات کا یہی مشورہ ہوگا کہ مساجد کے سامنے باجہ کو بند کر دینا چاہئے - اور گایوں کو ہندوؤں کے عبادتخانوں کے سامنے پبلک سڑکوں یا ایسے مقامات پر جو شارع عام سے نظر آئیں ذبح نہ کیا جائے -

آخر میں موصوف نے دونوں قوموں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان معاملات میں رواداری سے کام لیں +

کلکتہ کے اخبار "متوالا" کی تلاشی

کلکتہ ۱۵ مئی - کلکتہ کے ہندی اخبار "متوالا" کے دفاتر کی تلاشی آج رات کو لی گئی اس تلاشی کا باعث بعض وہ مضامین ہیں جو گذشتہ فسادات کے متعلق اخبار مذکور نے شائع کئے تھے - اخبار کے تین نمبروں پر قبضہ کر لیا گیا - معلوم ہوا ہے کہ ایڈیٹر کو گرفتار کر لیا گیا تھا مگر ضمانت پر رہا کر دیا گیا -

بنگال کے سوراجی کونسلوں میں جانا چاہتے ہیں

کلکتہ ۱۵ مئی - مسٹر جے - ایم سین گپتا پریزیڈنٹ بنگال سماج پارٹی کی درخواست کے جواب میں جو انہوں نے کانپور کانگریس کے مقررکردہ مضمون کمیٹی کے ممبروں سے کی تھی کہ وہ پیر کے روز بنگال کی مجلس مقننہ کے اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے - ہدایت سے مقامات سے اس تجویز کی منظوری آ گئی ہے - بنگال کی مجلس مقننہ کے سوراجی ممبروں کا ایک جلسہ پیر کی صبح کو ہوگا جس میں اس بات کا آخری فیصلہ ہوگا کہ آیا وہ مجلس مقننہ میں جائینگے - اور اگر گئے تو فوری ضرورت کے قانون کی مخالفت کرینگے یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرینگے +

حکومت پنجاب کو مسلمانان پانی پت کی تنبیہ

قربانی کے حق میں کوئی مداخلت گوارا نہیں کیجا سکتی

پانی پت ۱۵ مئی - بعد نماز جمعہ مسلمانان پانی پت کے ایک جلسہ میں یہ قرار داد منظور ہوئی -

مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ حکومت پنجاب کو پھر ایکدفعہ اس صورت متوجہ کرتا ہے کہ امسال ان کے مذہبی فریضۂ قربانی میں کسی قسم کی مداخلت کو بھی جائز نہ رکھا جائے - جبکہ دفعہ ۴۳ پنجاب لاز ایکٹ ۱۸۷۲ء کے ہوتے ہوئے بھی ان کو اپنی مذہبی آزادی برقرار رکھنے کا پورا پورا حق حاصل ہے -

(نوٹ) یہ قربانی صرف مذہبی ذبیحوں کو جائز بتاتی ہے بلکہ ہر وہ ذبیحہ جو فروختگی کی نیت سے نہ کیا جائے اس کی زد سے محفوظ ہے -

اخبار سیاست پر توہین کی نالش

ڈاکٹر محمد عالم صاحب پر بیجا اتہامات

اخبار سیاست نے چوتھی ٹوپ اور لیڈر مسلمانین کے زیر عنوان ایک مضمون ڈاکٹر محمد عالم صاحب بیرسٹر ایٹ لا کے خلاف لکھا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ موصوف نے اپنی صاحبزادی کی منگنی کے موقع پر مہمانوں کے سامنے شراب پیش کی تھی اور خوب جی بھر کے پی - اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے سیاست کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا نوٹس دیدیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر دس دن کے اندر اخبار مذکور کے ایڈیٹر نے معافی نہ مانگی اور بارہ ہزار روپیہ بطور تاوان ادا نہ کر دیا تو ان کے خلاف قانونی (دیوانی اور فوجداری) چارہ جوئی کی جائے گی -

کلکتہ میں ایک مسلمان ڈپٹی کمشنر پولیس کا تقرر

کلکتہ ۱۵ مئی - یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عزیز الحق جو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ۲۴ پرگنہ تھے ڈپٹی کمشنر پولیس کے عہدہ پر مامور کرنے کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی مسلمان اس عہدہ پر مامور ہوا ہے -

مسٹر داس آنجہانی کیخلاف ہندوؤں کی بغاوت

میثاق بنگال کو منسوخ کرنیکی تجویز

کلکتہ ۱۵ مئی - کہا جاتا ہے کہ کرشنا نگر میں ۲۲ مئی کو جو پراونشل بنگال کانفرنس ہو رہی ہے اس میں مسٹر سی آر داس کے میثاق ملی کی تنسیخ کی تجویز پیش کی جائے گی - جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے یہ میثاق آج سے دو سال قبل سراج گنج میں منظور ہوا تھا - کلکتہ کے گذشتہ واقعات نے ان ہندوؤں کے جذبات میں تلخی پیدا کر دی ہے جنہوں نے سی آر داس کا ساتھ دیکر اس میثاق کو منظور کرا دیا تھا - اور جسے اس وقت ایک بہت بڑی کامیابی سے تعبیر کیا جاتا تھا

حکومت بنگال پر ہندوؤں کا دباؤ

پولیس لائسنس میں ترمیم کی تجویز

کلکتہ ۱۵ مئی - مسٹر جے - ایم سین گپتا نے چیف سکریٹری حکومت بنگال کو مندرجہ ذیل خط لکھا ہے

جیسے آپ کے خط مورخہ ۱۵ مئی سے یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ کسی مسئلہ کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کیلئے مختلف اقوام کے لیڈروں سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں - میں بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی اور سوراج پارٹی کے صدر کی حیثیت سے کسی ایک قوم کا نمایندہ نہیں ہوں - اور چونکہ آپ کے دوسرے مکتوب مؤرخہ ۱۴ مئی سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کانفرنس میں جس خاص مسئلہ پر بحث ہوگی وہ پولیس کے لائسنس میں اس منشا پر ترمیم کے متعلق ہوگی جس کا مفاد یہ ہے کہ مثلاً خانون، گرجوں، معبدوں، مندروں یا دیگر عبادت گاہوں کے سامنے عبادت کے وقت ہر قسم کا باجہ بند کر دیا جائے - میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس اور سوراج پارٹی کی یہ مسلمہ پالیسی ہے کہ اس قسم کے مسائل کا تصفیہ بغیر حکومت کی مداخلت کے خود مختلف اقوام کی باہمی رضامندی سے ہونا چاہئے

مسٹر سہروردی کیخلاف کانگریسی ہندوؤں کا سنگھٹن

کلکتہ ۱۵ مئی - معلوم ہوا ہے کہ نائب میئر کلکتہ (ڈپٹی میئر) مسٹر ایچ - ایس سہروردی نے کل کارپوریشن کے کانگریسی ارکان سے ملاقات کی اور اس مطالبہ کے متعلق اظہار خیال کیا جو ۲۴ ارکان نے ان کے مستعفی ہو جانے کے بارے میں کیا ہے - دو گھنٹے سے زائد تک مباحثہ ہوتا رہا جس میں اسٹیٹسمین کے بیان کے مطابق مسٹر سہروردی سے ان سرگرمیوں کے متعلق سخت باز پرس کی گئی جو انہوں نے گذشتہ فسادات کے موقع پر ظاہر کی تھیں - کہا جاتا ہے کہ موصوف نے کہا کہ انہوں نے کوئی ایسی بات سوراج پارٹی کے مفاد کے خلاف نہیں کی -

اگرچہ کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا ہے مگر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ان کے جواب سے ہندو ارکان مطمئن نہیں ہو سکے ہیں - بلکہ اس کے برعکس نائب میئر برابر اپنی بات پر جمے رہے - مباحثہ ملتوی ہو گیا مگر اسکا قوی امکان موجود ہے کہ کھلے اجلاس میں نائب میئر کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش کیا جائے +

بیگم صاحبہ بھوپال کی تخت سے دستبرداری

پرنس حمید اللہ خان کی جانشینی

شملہ ۱۷ مئی - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے ہز اکسلنسی وائسرائے کو ان سے بذریعہ تحریری تار اطلاع دی تھی کہ وہ اپنے صاحبزادہ نواب حمید اللہ خان کے حق میں تخت سے دستبردار ہونا چاہتی ہیں جن کو حکومت ہند ولیعہد تسلیم کر چکی ہے - ہز اکسلنسی کو یہ اطلاع دیتے ہوئے ہز ہائینس نے وضاحت کر دی تھی کہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں انتظام حکومت کی ذمہ داریوں اور افکار سے سبکدوش ہونا چاہتی ہوں -

ہز اکسلنسی نے بیگم صاحبہ کو جواب دیا تھا کہ آپ نے تخت سے دستبردار ہونے کی جو تجویز پیش کی ہے اس پر میں اظہار افسوس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے ایک عرصہ تک اپنی ذمہ داریوں کو کمال توجہ کے ساتھ انجام دیا ہے اور آپ برابر ملک معظم کی وفادار رہی ہیں لیکن جو کہ آپ کی اسقدر محنت کے بعد آرام کی خواہش انسانی فطرت کے مطابق ہے میں اسے بنظر استحسان دیکھتا ہوں اور آپ کی تخت سے دستبرداری کو تسلیم کرتا ہوں اور خلوص کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ آپ سالہا سال تک آرام اور سکون کے ساتھ رہیں -

۱۶ مئی کو ہز ہائینس کے ولیعہد کی جانب سے ایک تار موصول ہوا تھا جس میں اس کا اعلان کیا گیا تھا کہ انہوں نے ۱۵ مئی کو حکومت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا - ہز اکسلنسی وائسرائے نے جواب دیا ہے کہ ملک معظم نے نہایت خوشی کے ساتھ ہز ہائینس حمید اللہ خان کو فرمانروائے بھوپال تسلیم کر لیا ہے +

کینیا میں نسلی امتیاز کی ایک مثال

ہندوستانی مکان بنا سکتے ہیں مگر انہیں رہ نہیں سکتے

ٹربرج ۱۸ مئی - کینیا کے مسٹر ڈی - بی - ڈیسائی ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دیتے ہیں کہ ممباسہ کے ایک روزانہ اخبار "ڈیلی سماچار" کے بیان کے مطابق ممباسا میونسپل کمیٹی (جس میں خالص سرکاری ارکان شامل ہیں اور مختلف اقوام کے نمایندے محض مشیروں کی حیثیت سے ہیں) نے بغیر کسی ذات، مذہب یا رنگ کی پابندی کے قطعات زمین کے نیلام کا اعلان کیا ہے مگر یہ شرط مقرر کر دی ہے کہ اگرچہ ہندوستانی بھی ان قطعات کو خرید کر سکتے ہیں اور ان پر مکان بھی بنا سکتے ہیں -

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جلسہ افتتاحی کتبخانہ نذیریہ اسلامیہ دہلی

بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۴۴ھ دس بجے شب کے جلسہ افتتاحی کتب خانہ نذیریہ اسلامیہ دہلی نہایت شاندار بصدارت مخدومی مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب نبیرہ شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم مغفور محدث دہلوی مسجد محتسب پھاٹک حبش خان منعقد ہوا مسلمانان دہلی اس کثرت سے شریک تھے کہ باوجود وسعت مسجد، صحن و دالان وکوٹھا مسجد پر جگہ نہ تھی لوگ سڑک اور قرب کے مکان کی چھتوں پر جگہ نہ پاتے تھے یہ برکت اسی فخر ہندوستان کے علمی و اسلامی برکات کی تھی جنہے ایک صدی تک کلام اللہ وکلام رسول اللہ کی خدمت کرکے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلا دیا اور شرک و بدعات کی بیخ کنی کرکے وحدانیت و رسالت کی روشنی سے عالم کو منور کردیا اور مجالس علمیہ حضرت شیخ عبد الحق و شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز و شاہ عبد القادر و شاہ رفیع الدین و شاہ محمد اسحق صاحب اوستاد رحمہم اللہ تعالے کو دوبارہ زندہ کیا ...

جمعیۃ علماء ضلع بھاگلپور کا تیسرا سالانہ اجلاس

۷ مئی کو جمعیۃ علماء ضلع بھاگلپور کا تیسرا سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا شائق احمد صاحب عثمانی منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز باتفاق آرا پاس ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ علماء بھاگلپور کا یہ اجلاس تمام مسلمانوں سے عموماً اور علماء ضلع بھاگلپور سے خصوصاً پر زور طریقہ پر درخواست کرتا ہے کہ مسلمانوں کو افلاس اور ذلت کی مصیبت سے نجات دلانے کیلئے اپنی روزمرہ کی زندگی سے اون چیزوں کو کم یا ترک کردیں جو بلا ضرورت داخل زندگی ہوگئی ہیں اور مراسم تقریبات میں تکلفات اور فضول خرچیوں کو یکدم بند کردیں جس سے نہ صرف دنیا میں نقصان و خسران ہے بلکہ آخرت میں بھی مبتلائے مصائب و آلام ہونیکا اندیشہ ہے۔ و نیز یہ اجلاس یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ اس مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے علماء بھاگلپور خود قدم آگے بڑھائیں۔ اور جمعیۃ علماء بھاگلپور کی طرف سے اس مقصد کے لئے پیہم و مسلسل اشتہارات شایع کئے جائیں۔ اور علماء اپنے وعظ و پند ہر جلسہ میں اس مسئلہ پر زور دیکر مسلمانوں کو مخاطب کردیں۔

(۲) چونکہ یہ امر مسلم ہے کہ جس قوم کی ضروریات زندگی اوس کے ہاتھ میں نہ ہو بلکہ وہ اپنی ضروریات میں برابر دوسروں کی دست نگر ہو ...

قصبہ بلسیہ میں سنگھٹنیوں کی گاؤ دزدی

شرفاء رئیس ایسی رئیس ہیں اور بہت ہی خلیق نیک چلن مقام مقام ہو رہے کہ جب ایسی بستی میں برادران وطن نے مداخلت کی تو پھر اور مقام کا تذکرہ کیا۔

سید شاہ محمد بشیر ابو العلائی۔ سکریٹری خلافت کمیٹی ملیہ

خلافت کمیٹی کی سرگرمیاں
مختلف انجمنوں کا اتحاد عمل

سکریٹری خلافت کمیٹی دہلی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

دہلی ۷ مئی۔ خلافت کانفرنس کی کامیابی نے مسلمانان دہلی میں نئی روح پھونکدی ہے وہ اصحاب جو خلافت کمیٹی کے مسلک سے متحد نہ تھے شریک ہوکر کام کرنے کیلئے تیار ہیں چنانچہ مولانا ابو الکلام صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی کی موجودگی میں کارکنان خلافت اور ممبران انجمن اسلامیہ دہلی کا مشترک جلسہ ہوا، اور جب تک فضا پر آشوب ہے یہ قرار پایا کہ قیام امن و حفاظت مسلمین کا کام خلافت کمیٹی و انجمن اسلامیہ کے نمائندوں کے ایک مشترک بورڈ کے ذریعہ سے کیا جائے جس کے سکریٹری خان بہادر ڈپٹی بہاؤ الدین اور مولوی مظہر الدین منتخب ہوئے۔ خلافت کمیٹی دہلی نے ہر طبقہ کے مسلمانوں کو متحد کرکے کام کرنے کی یہ پہلی مثال قائم کی ہے۔ ۷ مئی کی شب کو دفتر الامان میں رضاکاران خلافت کا ...

خضاب رومی

اپنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تجار الکتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰ بمبئی نمبر ۳

انسان نظروں سے پوشیدہ

ایم۔ بی۔ آرانبڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہی عبارت شستہ زبان پاکیزہ ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خاص ولایتی فوٹو ہینڈ کیمرہ

منیجر صدیقی برادرس ۲۰ بجنور یوپی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش۔ دہلی

خضاب

یہ ادنی چاند تارے کے ہیں افعال
جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

منیجر بیر بہار آرٹس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

زندگی اور دولت مفت

منیجر کارخانہ طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

ضرورت

اگر کسی اور ریشمی معافی یا عمان کی ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرمائیے۔

مولوی کبیر احمد خان برادرز بھاگلپور سٹی

جوگا ہانی

ہفتہ وار بنگالہ اخبار جملہ مسلمانان سلہٹ، کچھاڑ اور آسام کے واحد ترجمان اشتہارات کیلئے نہایت موزوں ہے۔ اجرت نہایت مناسب نرخ کیلئے جلد از جلد خط لکھئے۔ منیجر جوگا ہانی۔ سلہٹ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ:- (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہیئے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ سے ۶ ماہ تک ... فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایک سال کیلئے ... فیصدی کمیشن دیا جائیگا (۵) ... (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہیئے۔

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

قیمت اخبار الجمعیۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۳ دہلی یوم چہارشنبہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۴

درزیوں کا مذہب

(گزشتہ سے پیوستہ)

انبیاء اور اولیاء

درزیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا متعدد ادوار سے ہو کر گزری ہے۔ موجودہ دور کا نام دورِ علی یا دورِ حاکم ہے۔ کیونکہ اس دور کا پہلا وصی علی اور آخری مقام ربانی حاکم تھا۔ اس قسم کے ۷۰ دور حاکم سے پہلے تک گزر چکے ہیں۔ ہر دور ۵۰ لاکھ برس کا ہوتا ہے اور ہر دور میں ۷ ناطق، ۷ وصی، ۷ امام گزر چکے ہیں۔ اس بار حاکم کے وقت تک ۷ ناطق، ۷ وصی اور ۷ امام گزر چکے ہیں۔ اس دور کے ناطق سادس محمد بن عبداللہ صلعم تھے۔ اور ناطق سابع حاکم بامر اللہ۔

ہر دور میں ۵ اولوالعزم گزرتے ہیں۔ اس دور کے اولوالعزم یہ ہیں۔

(۱) مقامات ربانیہ میں حاکم (۲) نطقاء میں محمد
(۳) اوصیاء میں علی (۴) ائمہ میں محمد بن عبداللہ القداح
(۵) ذومعہ لوگوں میں حمزہ بن علی

قرآن مجید

قرآن مجید کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ براہ راست حضرت رسول خدا پر نازل نہیں ہوا۔ بلکہ ہر دور کے ناطق کے ساتھ ایک ذومعہ ہوتا ہے۔ اور یہی ذومعہ اس عہد کا صاحب الہام ہوتا ہے۔ اور وہی ناطق کو سکھاتا ہے۔ حاکم کے وقت ذومعہ حمزہ بن علی تھا اس کی روح مختلف اوقات میں حکیم فیثاغورث حضرت شعیب، حضرت سلیمان اور حضرت سلمان فارسی کے قالب میں آ چکی ہے۔ ناطق سادس کے عہد کے ذومعہ یہی سلمان فارسی تھے۔ سلمان فارسی کو یہ لوگ حمزہ وقت بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں تصریح لقمان کا ذکر ہے وہاں لقمان سے مراد یہی ذومعہ یعنی سلمان فارسی ہیں اور انہوں نے جس کو دیانتی (؟) کا مخاطب کیا تھا وہ جناب محمد تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) جناب محمد صاحب (ناطق) تھے۔ مقامات ربانیہ پر پہنچے ہوئے نہ تھے صرف رسول تھے۔ رسول کا درجہ اپنے وقت کے امام اعظم یا ذومعہ سے کم ہوتا ہے۔ مگر حاکم اپنے عہد کے ذومعہ سے برتر تھا۔ کیونکہ وہ ایک مقام ربانی تھا۔

شریعت اسلامیہ

درزیوں کے معتقد اعظم یعنی آخری ذومعہ حمزہ نے اپنے رسالہ ویدہ میں لکھا ہے کہ ہر ناطق جب آتا ہے تو ایک جدید شریعت لاتا ہے۔ چنانچہ محمد بن عبداللہ نے (صلی اللہ علیہ وسلم) پرانی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اسی طرح مولانا الحاکم الباد العلام نے بھی شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ مستجیبین سے صدقات عشور۔ اخماس۔ اور ہر طرح کے صدقات ساقط کر دیے گئے مگر باہم ایک دوسرے کی محافظت ساقط نہیں کی گئی۔

مجل مطلق میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے وقت سے لیکر تمام خلفاء نے برابر یہود و نصاریٰ کو مذہبی آزادی دے رکھی تھی مگر حاکم بامر اللہ کو ہر طرح کے تشدد کا حق حاصل تھا اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ یہود اور نصاریٰ حاکم بامر اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا کہ آپ کے صاحب شریعت نے آج تک ہم آزاد تھے۔ اب کیا وجہ ہے کہ ہماری عبادت گاہیں مسمار کر دی گئیں ہماری کتابیں جلا کر دی گئیں۔ اور اب توریت اور انجیل کے اوراق میں صابون بکتا ہے۔ حاکم نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ایک مرتبہ کچھ یہود اور کچھ نصاریٰ آنحضرت کے پاس اسی غرض سے آئے تھے۔ اور انہوں نے بھی آپ سے یہی درخواست کی تھی۔ جو تم نے کی۔ آنحضرت نے دریافت کیا کہ کیا تم میرا انتظار کرتے تھے۔ انہوں نے کہا جس کا انتظار ہم کرتے تھے وہ آپ نہیں۔ کیونکہ (۱) اس کا نام احمد ہے۔ آپ محمد ہیں (۲) اسے ایکی جبارہ سو برس باقی ہیں (۳) اور وہ ہمپرے بند ہنوں کو دور کرے گا آپ کا نام۔ علامت اور عمل سب ان علامتوں کے خلاف ہے اس پر آنحضرت نے یہود و نصاریٰ سے ۴۰۰ برس تک کے لئے معاہدہ کر لیا کہ اچھا ۴۰۰ برس تک انتظار کرو۔ اگر وہ موعود ۴۰۰ برس کے بعد بھی ظاہر نہ ہو تو اس وقت کے قائم کو حق ہے کہ تمام یہود و نصاریٰ پر جبر کر کے اپنی ملت میں داخل کر لے۔ اس لئے اب یہود و نصاریٰ کے ساتھ نرمی اور سہولت برتنے کا حکم باقی نہ رہا۔

فرشتے اور شیطان

درزیوں کے خیال فرشتوں۔ ابلیسوں اور جنات کا وجود تسلیم نہیں کرتے۔ حمزہ بن علی نے رسالہ ویدہ میں (ملائکہ مقربین) کو مستجیبین کا نام دیا ہے۔ ابلیس کوئی چیز نہیں ہے ہر وہ شخص جو مولیٰ کا نخیر بنا چاہے ابلیس ہے۔ چنانچہ حاکم بامر اللہ کا بڑا مخالف ابلیس تھا۔ امام اعظم یا ذومعہ کا مخالف عظیم ہے۔ عہد حاکم کا عنقریب محمد بن اسمٰعیل درزی تھا جس کا لقب تشکین بھی تھا (جن کی) تمام داعیوں کا نام ہے۔ ان سب سے بڑا درجہ نادنو تون ہے جسکو

(جن) کہا جاتا ہے (دانش) خاصکر مستجیبین کا نام ہے۔ حمزہ بن علی کا مد مقابل ایک اور شخص تھا جس کا نام بردعی ہے۔ بردعی اپنے وقت کا فرعون تھا۔ درزیوں کے نزدیک فرعون کوئی بہت برا آدمی نہیں تھا۔ بلکہ وہ اپنے عہد کا داعی وقت تھا جسے قدرت نے اصلاح خلق کے لئے مبعوث کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ناطق وقت کے آنے میں دیر لگ گئی۔ اور اس نے غلط فہمی کی بنا پر دعویٰ کر دیا کہ "انا ربکم الاعلیٰ" میں تمہارا بڑا رب ہوں یعنی امام اعظم ہوں بردعی کا دوست و باد و کوئی شخص علی بن الجبال تھا اس کے متعلق درزیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے وقت کا ہامان تھا۔

عقاید معاد

جنت و دوزخ کے تصور کے ساتھ ساتھ درزی تناسخ کے قائل ہیں۔ تناسخ کا نام ان کی زبان میں تقمص ہے۔

ان کا خیال ہے کہ انسان کی روح جب جولا دے گی۔ تو انسانی ہی ہوگی کچھ اور نہیں ہو سکتی۔ عقال (طبقہ علما) میں سے جب کوئی مرتا ہے تو ان کا گمان ہے کہ اس کی روح چین میں چلی جاتی ہے۔ دیوار چین کے اس پار اولیا کی روحیں رہا کرتی ہیں۔

علامت قیامت

حاکم جب قتل کر دیا گیا تو حمزہ بن علی نے ایک رسالہ تصنیف کیا اور اس کو جامع ازہر کے دروازوں پر لٹکوا دیا تھا۔ اس رسالہ میں اس نے بتایا تھا۔ اور یہی اعتقاد درزیوں کا اب تک ہے کہ حاکم مرا نہیں ایک رات برکہ زرقا میں اور وہاں سے زندہ آسمان پر چڑھ گیا اور اب تک زندہ ہے۔

درزیوں کو انتظار ہے کہ عنقریب جب قیامت شروع ہونے والی ہوگی یاجوج ماجوج جو بہت اچھے۔ شریف اور نیک لوگ ہیں ۲۵ لاکھ کی تعداد میں مکہ معظمہ میں آئیں گے۔ اور حاکم بامر اللہ رکن یمانی کے پاس ان کے اوپر اپنی تجلی کو ظاہر کریگا اور حاکم کے ظہور ثانی کے ساتھ ساتھ حمزہ بن علی کا بھی ظہور ہوگا۔ حاکم کی تلوار حمزہ کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور وہ تمام بے دینوں کو ہلاک کر کے سب سے جزیہ لے گا۔ یہود و امت محمد سے بھی جزیہ لے گا۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس قلیل مدت میں ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کر کے اسکو ہر قسم کی مشکلات سے بے نیاز کر دیں۔ الجمعیۃ اپنا فرض انجام دے رہا ہے آپ بھی اپنا فرض انجام دیجئے۔ اور ایک ایک جدید خریدار بہت جلد ہم پہنچا دیجئے۔ (منیجر)

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ
لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ مرغوب ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸)

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر نکلنا یا اس کے ساتھ پیپ نکلنا اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر آتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کی جان پر نوبت آ جاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) محصول ڈاک چھ آنے (۶)

ڈاکٹر ایس کے برمن جمیعہ نمبر ۱ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ - ڈاکٹر ... سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

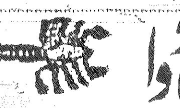

بچھو کی دوا

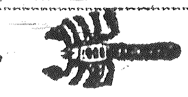

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصول تین آنہ (۳) ۲ روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)

بچھو۔ رتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

المشتہر

راج وید پنڈت جی کیسراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

دونوں جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھایئے۔

قرآن مجید معریٰ مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ برکت بڑے بڑے حروف جہان پہنچا بیحد پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط گھر کے ... قیمت ...

زنانہ بستہ کہاں ہے

یہ بستہ دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس میں ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دولہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد ... مجلد معہ بستہ کپڑا ...

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی عربی اور اردو ترجمہ فی جلد سات آنے (۷)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کورس کتاب جس میں عجیب طرز سے گھرداری میں عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد ... فی جلد ...

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پاکر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد نو آنے (۹) مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب ...

المشتہر

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

تو ذیل کے تحفے آزمایئے سب سے پہلے چہرے کو چھائیوں مہاسوں سے پاک و صاف کر کے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھو

پرمیجمال صابن

جو اپنی پیاری رنگت اور دست کو دینے والی خوشبو سے چہرے و بدن کو نکھار کر خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ دھبے نہایت جلد کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کر کے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ صابندانی ایک روپیہ

زنانہ سنگھار بکس

اس ڈبہ کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پرمیجمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار کی شیشی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبو دار مسی شیشی ایک تولہ۔ ... فی بکس ایک روپیہ

پیرس پوڈر

جو تھیئٹروں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبہ ...

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت لذیذ ہے ... فی شیشی ...

حب ...

ہماری عجیب و غریب ... گولیاں واقعی اکسیر ثابت ہوئی ہیں لذت دوبالا پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھایئے بارہ عدد ...

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شایع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی

حضور نظام اور حکومت ہند

کچھ عرصہ سے خبر گرم ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام دکن اور حکومت ہند کے تعلقات بہت زیادہ کشیدہ ہو گئے ہیں۔ خلوت خانہائے راز کی سرگوشیوں پر تو ہمیں عبور حاصل نہیں کہ اس کشیدگی کی تفصیلات سے باخبر ہو سکیں لیکن لارڈ ریڈنگ کے توہین آمیز خط پر حضور نظام کے خود دارانہ جواب اور اس پر آنریبل مسٹر بارٹن کی مضطربانہ نقل و حرکت نے کم از کم اتنا ضرور ظاہر کر دیا ہے کہ ریزیڈنسی کا سازشی خانہ جو ہمیشہ حیدرآباد کے حسن انتظام اور ترقی و خوشحالی کے استیصال کا فرض نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیتا رہا ہے، اب کوئی نہ کوئی ...

...

اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھائیے۔

(باقی)

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائیگا جو اس کیلئے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دیں گے انہیں اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن بھی دیا جائے گا۔

اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھائیے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مسٹر بپن چندر پال کا مغالطہ

مسٹر بپن چندر پال نے کلکتہ میں باجہ کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس طرح ہندوؤں کو مسلمانوں سے یہ کہنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ گائے کی قربانی بند کر دیں، اسی طرح مسلمانوں کو بھی ہندوؤں سے یہ مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسجدوں کے سامنے باجہ نہ بجایا کریں۔ یہ بات بظاہر نہایت معقول معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت سخت مغالطہ انگیز ہے۔ گائے کی قربانی اور مسجد کے سامنے باجہ نہ بجانا، یہ دو مقابل کی چیزیں نہیں ہیں جیسا کہ مسٹر پال سمجھتے ہیں بلکہ ان دونوں میں ایک بڑا اصولی فرق ہے۔ قربانی گاؤ پر ہندوؤں کا ...

...

قاہرہ کی موتمر اسلامی

قاہرہ کی موتمر اسلامی ...

...

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند کی بقا و استحفاظ کیلئے فوری امداد کی ضرورت

مسلمانان ہند اس خبر سے نہایت خوش ہوں گے کہ موتمر حجاز میں شرکت کیلئے جمعیۃ علماء ہند کا معزز وفد روانہ ہو گیا جس میں نہایت ہی قابل و ذمہ دار اصحاب شریک ہیں جو یقیناً اسلامی اصول کے ماتحت مسلمانان ہند کی کامل نمائندگی کریں گے۔

لیکن اسی کے ساتھ ...

...

ابو المحاسن محمد سجاد

بقیہ صفحہ اول

فرائض مواجب

دروزیوں کے مذہبی فرائض ... ہیں ... فرائض ذات باری کی معرفت سے تعلق رکھتے ہیں ...

...

قبول مذہب کا طریقہ

...

ترجمہ میثاق

...

خبر و قیات

عالم اسلامی

مصر

روضۂ نبوی کی زیارت کے متعلق

سلطان ابن سعود کی تین شرائط

قاہرہ ۱۴ مئی (ہند و مدراس کا خاص تار) جو اشخاص انفرادی حیثیت میں روضہ نبوی کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے مدینہ منورہ جانا چاہیں گے ان کے لیے سلطان ابن سعود نے حسب ذیل تین شرائط کی پابندی لازم قرار دی ہے۔

(۱) زیارت نہایت سادگی سے کی جائے گی۔ اور کوئی زائر اس نیت سے کہ عالم بالا سے خیر و برکت کا نزول ہوگا مرقد رسول کو چھو نہیں سکیگا۔

(۲) اگرچہ زمانہ نبوی صلعم میں تمبا کو بطور دوائی استعمال ہوتا ہوگا۔ لیکن فی زمانہ اس کو مضر صحت خیال کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کا استعمال ممنوع ہے۔

(۳) علمائے اسلام نے ہمیشہ لہو ولعب اور بیزامیر۔ مثلاً رقص و سرود یا سماع و غنا طنبورہ و چنگ نوازی وغیرہ کو ممنوع قرار دیا ہے۔ لہذا مقامات مقدسہ یعنی حرمین الشریفین میں رقص و سرود یا گانے بجانے کی ممانعت ہے۔

مصر کی موتمر اسلامی کا اجلاس

قاہرہ ۱۸ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ موتمر خلافت کے روبرو مولوی عنایت اللہ خاں نے جو ہندوستان کی طرف سے موتمر میں شریک ہوئے ہیں ایک طویل رپورٹ پیش کی ہے جس میں مندرجہ ذیل پانچ باتیں پیش کی ہیں۔

۱۔ ایک مستقل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام اسلامی ممالک کے نمائندے شامل ہوں۔

۲۔ مقامی کمیٹیاں بنائی جائیں جو اس قسم کے اصول سے کرائیں کہ آئندہ موتمر کے انعقاد کے وقت وہ پیاد کا کام دیں۔

۳۔ جب تک تمام مسلمان متفق نہ ہو جائیں خلافت کا مسئلہ زیر بحث نہ لایا جائے۔

۴۔ ایک فنڈ اس غرض کے لیے قائم کیا جائے جس سے مستقل کمیٹی کے ارکان کے اخراجات پورے ہو سکیں۔

۵۔ بدعات کا انسداد کیا جائے۔

خلافت کی ضرورت اور اس کی شرائط پر غور کرنے کے لیے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے طویل مباحثہ کے بعد خلافت کے لیے شرائط طے کرلی ہیں۔

ایک کمیٹی بدیں غرض بھی بنائی گئی ہے کہ وہ اس مسئلہ پر غور کرے کہ آیا اس وقت اس قسم کی خلافت کا امکان ہے یا نہیں کہ جسے مذہبی اور سیاسی دونوں اختیارات حاصل ہوں۔ موتمر اسلامی کے انعقاد کے متعلق بھی یہی کمیٹی غور کرے گی۔

خلافت سب کمیٹی کی رپورٹ

خلافت کی تعریف اور تقرر خلیفہ کی شرائط

قاہرہ ۱۵ مئی۔ موتمر خلافت نے خلافت کی تعریف اور اس کی ضرورت کے متعلق سب کمیٹی۔ ہر بحث کی اس رپورٹ میں

خلافت کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کے دینی اور دنیوی پیشوا کا منصب ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ خلیفہ میں دینی اور دنیاوی دونوں طاقتیں موجود ہونی چاہئیں جو اس میں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ خلیفہ کا خود مختار اور آزاد ہونا ضروری ہے۔ اور اس میں اس قدر طاقت ہونی لازمی ہے کہ وہ اسلام کی حفاظت کر سکے اور احکام شریعت کے اجراء پر قادر ہو۔ مسلمانوں کا خلیفہ ہمیشہ ہونا چاہیے۔ مگر ایک سے زیادہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی خلیفہ اپنی زندگی میں کسی دوسرے کو خلافت کے لیے نامزد کر دے یا اسلام کے اہل نمایندے مثلاً شہزادے، علما یا دوسرے اعیان ملت اس کا انتخاب کرلیں۔ یا پھر ان تمام شرائط سے آزاد ہو کر کوئی مسلمان اپنی فتح یا طاقت سے غلبہ حاصل کرلے۔

سیاسی مسائل میں دخل اندازی کا مسئلہ

قاہرہ۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ موتمر خلافت کے دوسرے اجلاس میں جس وقت فلسطینی نمایندہ کمال سید حسینی نے گذشتہ موقع پر دمشق کی گولہ باری کے متعلق تار پڑھ کر سنایا تو نہایت سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس اختلاف کی بنا اس مسئلہ پر تھی کہ آیا اس موتمر کو سیاسی معاملات میں دخل انداز ہونے کا حق بھی حاصل ہے یا نہیں پرجوش مباحثہ کے بعد یہ معاملہ ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

پریس کے نمایندوں کو اجازت دینے کے متعلق ایک تجویز پیش ہوئی۔ جو باوجود سخت مخالفت کے ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دی گئی۔

موتمر نے دو کمیٹیوں کا اور تقرر کیا جن کے سپرد مسائل زیر بحث میں سے خاص طور پر احیائے خلافت کا مسئلہ کیا گیا ہے۔

ریف

مجاہدین ریف کے جوابی حملے

اعدائے اسلام کا خوف و اضطراب

طنجہ ۱۷ مئی۔ کل ریفیوں نے ہسپانیوں سے انتقام لے لینے کے لیے زبردست حملے کئے۔ انہوں نے رقبہ طنجہ کے متصل رنابہ کے نزدیک حامیان ہسپانیہ کے چار دیہات کے علاوہ قابد علی کے گاؤں کو بھی جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اس وقت وہ سرحد طنجہ تک تمام علاقے پر قابض و متصرف ہو گئے ہیں۔ گذشتہ رات ہسپانیہ والوں نے بڑی سخت گولہ باری کی ریفیوں نے بدلہ لینے کے لیے سرحد طنجہ کو عبور کر کے۔ دو گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اعصیمہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہسپانیہ نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ان جارحانہ حملوں میں اگرچہ ریفیوں کی طرف سے مزاحمت تو بہت کم کی گئی لیکن ہسپانیوں کو بڑے ہی نقصانات اٹھانے پڑے غیر ملکی لشکر کا ایک دستہ جو ۳۵۰ نفوس پر مشتمل تھا لاپتہ ہو گیا ہے۔ یہ دستہ یا تو قتل کر دیا گیا۔ یا گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اعصیمہ کے تاجر غازی عبدالکریم کے حملوں سے مرعوب ہو کر اپنا سامان ملیلہ میں بھیج رہے ہیں۔

غازی عبدالکریم پر اعداء کا ہجوم

شیر اسلام کا مردانہ وار مقابلہ

لندن ۱۹ مئی۔ اخبار پاریس کا بیان ہے کہ مراکش میں فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں نے جو حملے کئے ہیں ان کی مدافعت میں غازی عبدالکریم اس طرح جان توڑ کوشش کر رہے ہیں جیسے کہ شیر چاروں طرف سے گھرنے کے بعد آخر وقت تک اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔ گذشتہ سال تو تمام دباؤ جنوب یا شمال کی جانب اور یہی حملہ کے دوران میں شمال سے جنوب کی جانب تھا مگر

اب ہسپانی اور فرانسیسی حملہ ایک بہت بڑے متوازی الاضلاع کی چاروں جانبوں سے ہو رہا ہے۔ اس متوازی الاضلاع کے دو بڑے اضلاع تو بحر روم کا ساحل اور فرانسیسی سرحد ہیں۔ اور دو چھوٹے اضلاع وہ خطوط ہیں جو تطوان سے القصر الکبیر اور ملیلہ سے جنوب کی جانب دفری (؟) کے متوازی کھینچے جا سکتے ہیں اس متوازی الاضلاع کے اندرونی حصہ میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ان پہاڑوں کا سلسلہ ہے جہاں سے گذشتہ سال غازی عبدالکریم اپنی حملہ آور فوجیں روانہ کیا کرتے تھے۔ فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں نے پہلا کام یہ کیا کہ متوازی الاضلاع کے باہر آنے کے مشرقی راستوں کو بند کر دیا۔ اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ چاروں طرف سے فوجوں کو بڑھا کر درمیان میں مل جائیں تاکہ قبائل دو حصوں میں منقسم ہو جائیں۔

مجاہدین ریف کی کامیاب پیشقدمی

طنجہ ۱۹ مئی۔ ریفی جنگی کارروائیوں کی وجہ سے بنی موران کے علاقہ میں اسپینی چوکیاں اسپینی جنگی سلسلہ سے منقطع ہو گئی ہیں القصر الکبیر کے قریب ایک چھوٹی سی اسپینی چوکی پر بھی جو دزان کی طرف واقع ہے قبضہ ہو گیا اور اسپینی فوج کو بالکل صاف کر دیا۔ اسپینی رپورٹ میں مظہر ہیں کہ اسپینیوں نے مشرقی محاذ جنگ کے اس حصہ پر قبضہ کر لیا ہے جو سنہ ۱۹۲۱ء میں ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

بلاد عرب

مجاہدین شام کی نقل و حرکت

بعلبک پر حملہ

قاہرہ ۱۹ مئی۔ مجاہدین نے بعلبک پر حملہ کر دیا اور ان ہوٹلوں میں آگ لگا دی جہاں سیاح قیام کرتے ہیں۔ اس حملہ میں تین سپاہی جان سے مارے گئے۔ اور قبل اس کے کہ فرانسیسی فوجیں موقعہ پر پہنچیں حملہ آور بھاگ گئے۔

(ٹائمس آف انڈیا برٹش یونائیٹڈ پریس)

دمشق پر مزید گولہ باری

تازہ حادثہ کے ہولناک نقصانات

نیویارک۔ ۱۹ مئی مقامی اخبارات میں دمشق کی ۷ مئی کی گولہ باری کی ہیبتناک خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اور لکھا جا رہا ہے کہ گولہ باری کے وقت جو کچھ بیان کیا گیا تھا۔ اصل واقعہ اس سے کہیں زیادہ سنگین تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گولہ باری کی طرح چھ سو سے کم جانوں کا نقصان نہیں ہوا لیکن اب تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

جرائم پر پردہ ڈالنے کی کوشش

پیرس ۲۰ مئی۔ دفتر خارجہ کا ایک تردیدی اعلان مظہر ہے کہ ۷ مئی کے بعد دمشق پر کوئی گولہ باری نہیں ہوئی۔ اور اس گولہ باری سے ۱۷ آدمیوں کی جانیں تلف ہوئی تھیں۔

ٹرکی

برطانیہ اور ٹرکی

مسئلہ موصل پر سمجھوتہ ہونے والا ہے

جنوا ۲۲ مئی۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ انگلستان اور ٹرکی کے درمیان ایک سمجھوتہ پر عنقریب دستخط ہونے والے ہیں جس کے بنیادی اصول یہ ہوں گے کہ اول ٹرکی کے حق میں سرحد کی حد بندی تعیین ہوگی جس کے مطابق شہر موصل ٹرکی کو نہ ملیگا مگر

بہت سے جنگی نوائد سے حاصل ہو جائیں گے۔ ثانیاً۔ برطانیہ، ٹرکی اور عراق ایک غیر ہجومی میثاق پر دستخط کریں گے جس میں ایران بھی حصہ لیگا۔ ثالثاً ایک اقتصادی معاہدہ کی رو سے ٹرکی کو ضلع موصل کی قدرتی ثروت سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہو جائیگا۔ اور انتہائے ٹرکی مجلس اقوام میں شریک ہو جائیگا۔

ایران

ایران اور حجاز کے تعلقات

رستخیز (ایران) لکھتا ہے کہ جس طرح حبیب اللہ خاں قونصل ایران نے شام و فلسطین وغیرہ میں مختلف مدبروں سے کہا کہ ایران کو مسئلہ خلافت سے کوئی سروکار نہیں ہے شاہ اور عہدیدار بوجہ شیعہ مذہب ہونے کے اس سے کوئی دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ تمام اہل ایران اس مسئلہ میں خاموش ہیں۔

البتہ حجاز کے معاملہ میں جب سے سلطان ابن سعود کا حجاز پر قبضہ ہوا ہے ایران نے ارادہ کیا ہے کہ حجاز کے مستقبل کے متعلق خیال کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے اپنا ایک نمائندہ بھی بھیجا ہے۔ لیکن جب سے ابن سعود شاہ حجاز بن گئے ہیں۔ ایران کی یہ توقع بھی جاتی رہی کہ۔ چونکہ ایران کا دینی و مذہبی تعلق حجاز سے وابستہ ہے۔ اس لیے وہ اسے نظر انداز بھی نہیں کر سکتا چنانچہ حبیب اللہ خاں کو دوسری مرتبہ دوبارہ حجاز بھیجا گیا ہے۔ تاکہ وہاں کے حالات کی مفصل رپورٹ پیش کریں۔

دولت ایران نے اب تک سلطان ابن سعود کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ اور پچھلے تمام رعایا کو مکہ جانے سے منع کر دیا۔

افغانستان

افغانستان کی جدید اصلاحات

سکوں اور وزنوں میں تبدیلی

شملہ ۲۰ مئی۔ آج کل افغانستان میں اصلاحات کا دور دورہ ہے حال ہی میں سکوں وزنوں اور تولوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے پہلے سکے کا نام کابلی تھا۔ لیکن اس نئے انتظام کے ماتحت اس سکے کا نام افغانیہ رکھا گیا ہے۔ افغانیہ کی قیمت کسیقدر بڑھا دی گئی ہے۔ مثلاً گیارہ کابلی سکوں کی قیمت دس افغانیہ کے برابر ہے۔ ایک افغانی سکہ کی قیمت سو غلاس ہے بیس افغانی ایک امانی کے برابر ہیں۔ امانی ایک سونے کا سکہ حال ہی میں نکالا گیا ہے۔

ہندوستان

کھڑگپور میں ہندو مسلم فساد

حکومت بنگال کا سرکاری بیان

کلکتہ ۱۹ مئی۔ حکومت بنگال نے آج مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:-

کھڑگپور میں ۷ مئی کو ایک افواہ کی بنا پر دفعتہً فساد برپا ہو گیا۔ پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی اور مغرب کے وقت فسادات ختم ہو گئے۔ اس تاریخ میں کل تین آدمی جان سے مارے گئے اور چھ زخمی ہوئے۔

دوسرے روز تمام آدمی اپنے اپنے کاموں پر حسب معمول چلے گئے مگر ایک جھوٹی افواہ کی بنا پر گیارہ بجے واپس ہوئے اور پھر فساد شروع ہو گیا چونکہ پولیس کے آدمی ناکافی تھے اس لیے ضلع کے صدر مقام سے تمام امکانی کمک طلب کی گئی مگر باوجود اس کے ہر مقام پر بلوہ نہیں روکا جا سکا۔ دونوں قوموں کے لیڈروں کو طلب کیا گیا جنہوں نے شہر میں گشت لگا کر ۳ بجے شام تک لوگوں

کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس روز دو آدمی جان سے مارے گئے اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

آج صبح کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے امدادی فوج طلب کی اور فوجی پولیس کے ایک سو سپاہی آج ہی کھڑگپور روانہ کر دئے گئے۔

فسادات کلکتہ کے مقدمات

کلکتہ ۱۹ مئی۔ گذشتہ فسادات کے متعلق چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں آج متعدد دیسی اخبارات پر مقدمات چلائے گئے۔ مسٹر ہیمندر پرشاد گھوش اور مسٹر پرتو چندر مکرجی ایڈیٹر و پرنٹر بسومتی (روزانہ بنگالی اخبار) کے خلاف دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت فرد قرارداد جرم لگا دی گئی۔ ملزمان نے اقبال جرم نہیں کیا مقدمہ ۲۵ مئی کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

دوسرا مقدمہ مسٹر گلاب لال گھوش اور مسٹر ٹی۔ کے بسواس ایڈیٹر و پرنٹر "امرت بازار پتریکا" کے خلاف تھا۔ جن پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی تھی کہ ان سے کیوں نہ ضمانت طلب کی جائے۔

سرکاری وکیل نے کہا کہ سرکار کی طرف سے جو کارروائی کی جا رہی ہے اس کی بنیاد اس مضمون پر ہے جس کا عنوان "دو ایک ہندو کے سر کی قیمت پچاس روپیہ" تھا۔ اور جو پتریکا کی اشاعت مورخہ ۲۷ اپریل میں شایع ہوا تھا۔

مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد مولوی فضل الحق ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر "محمدی" کو پیش کیا گیا جن پر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت نوٹس کی تعمیل کرائی گئی تھی۔ جس مضمون پر کارروائی کی گئی تھی اس کا عنوان "ایک مسلمان کے سر کی قیمت پچاس روپیہ" تھا۔

سرکاری وکیل نے عدالت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ملزم کی عمر بظاہر بہت کم معلوم ہوتی ہے اور اس لئے اسے اپنی عمر کے متعلق گواہ پیش کرنے چاہئیں۔

۲۶ تاریخ کے لیے ملتوی کیا گیا۔

بنگال پراونشل کانفرنس کا اجلاس

کلکتہ ۲۲ مئی۔ آج کرشنا گڑھ میں بنگال پراونشل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا مسٹر بی۔ این ساسمل صدر منتخب کا شہر میں باجہ کے ساتھ جلوس نکالا گیا اور مسلمانوں کی خاطر مسجدوں کے سامنے باجہ نہیں بجایا گیا اس کانفرنس کو زیادہ اہمیت اس لیے دیجاتی ہے کہ اس میں مسٹر داس کے مرتب کردہ میثاق بنگال کی ترمیم کا ریزولیوشن پیش ہونیوالا ہے۔ صدر نے اپنی طویل تقریر میں جدید حوادث کلکتہ کے متعلق بیان کیا کہ اگر مسلمان مبالغہ آمیز خبریں نہ اڑاتے تو یہ فساد چند گھنٹوں میں ختم ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ چند لوگ جو اپنی ذاتی اغراض حاصل کرنا چاہتے ہیں ہندو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ قصداً ان کو اس کا موقع دے رہی ہے ان جھگڑوں کے ختم کرنے کی صورت اپنی پہلے یہ تجویز کی ہے کہ آج سے ایک دوسرے کو بھائی اور کافر کہنا چھوڑ دو۔ اس قسم کے خیالات کو دور کرنے کے لیے مختلف زبانوں میں کتابیں لکھی جائیں اور انہیں مفت تقسیم کیا جائے۔ اور اختلافی مسائل کے متعلق آپس میں سمجھوتہ کی کوشش کی جائے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کی انگلستان سے مراجعت

لندن ۱۹ مئی۔ علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال آج صبح کے وقت وکٹوریہ اسٹیشن سے روانہ ہو گئیں۔ علیا حضرت نے رائل ویٹنگ روم میں اپنے الوداع کنندگان سے گفتگو فرمائی۔ پلیٹ فارم پر چہل قدمی کے وقت آپ نے انبوہ خلائق کا سلام قبول کیا۔ فرزند ارجمند بھوپال صاحبزادہ اور تین پوتیاں بھی آپکے ہمراہ ہیں۔ ہائی کمشنر آف انڈیا۔ لارڈ ہارڈنگ لارڈ کرومر اور لیڈی ہارڈنگ کے علاوہ کئی اور معتقد ہستیاں آپکو اسٹیشن پر الوداع کہنے کیلئے موجود تھیں۔

اجدیر سے ورغہ تک جنگ کی آگ پھیل گئی

پیرس ۲۰ مئی۔ فاس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی اسپینی محاذ اجدیر سے ورغہ تک پھیل گیا ہے۔

ایک ہندو کا قبول اسلام

ناظم صاحب انجمن اسلامیہ بداپوں اطلاع دیتے ہیں کہ آج بتاریخ ۲۰ مئی ایک صاحب مسمی چندن قوم برہمن ہندی خواندہ ساکن اٹیہ بخوشی و رغبت بدست حضرت مولانا حاجی عبدالقدیر صاحب مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام چاند خاں رکھا گیا۔ اللہ تبارک و تعالی استقامت فرمائے۔ آمین۔

دار الحکومت

مفسدوں کا فساد انگیز پروپیگنڈا

حکومت دہلی کا اعلان

۱۸ مئی کو بازار سیتا رام کا ایک لڑکا جس کا نام مہاراج کشور ہے مڈل اسکول کو جا رہا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ کوئی بارہ سال کا ایک ہندو لڑکا اسے راستہ میں ملا اور ایک ٹکیہ اس کی جیب میں رکھ دی۔ جب مہاراج کشور نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ ٹکیہ میں ایک نیا علاج ہے جس سے زکام اچھا ہو جاتا ہے۔ مہاراج کشور نے ٹکیہ لے لی اور اسکو لیجا ٹکیہ وہ عطا ایک اور لڑکے کے چہرہ پر ذرا سا لگا دیا۔ اس کے بعد ٹکیہ کا کارک کھل گیا اور وہ اس کی جیب میں گر گئی۔ اس پر سے دھوئیں کی شکل کے بخارات اٹھے اور لڑکوں کو باہر برآمدے میں نکال دیا گیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد لڑکوں کو سر میں چکر معلوم ہوا اور انہیں ہسپتال بھیجا گیا جہاں وہ فوراً اچھے ہو گئے۔

پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ افواہ کہ کسی مسلمان نے ایسا کیا تھا بالکل جھوٹ ہے۔

دہلی میں نقص امن کا خطرہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم

مسٹر ٹامکنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مندرجہ ذیل حکم جاری کیا ہے۔

چونکہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مختلف اشتہارات و رسالہ جات دہلی میں چھپ رہے ہیں اور شایع ہو رہے ہیں جو قیام امن عامہ کے منافی ہیں اور جن کا متواتر چھپنا اور شایع ہونا موجب نقص امن ہے لہذا ہم حکم دیتے ہیں کہ آج کی تاریخ سے آیندہ دو ماہ تک کوئی اشتہار یا رسالہ ماسوائے تجارتی اشتہارات کے اندرون حدود ضلع دہلی تاوقتیکہ وہ ہمارے روبرو پیش نہ ہو اور ہم انہیں منظور نہ کرلیں کوئی اشتہار یا رسالہ شایع اور طبع نہ کیا جائیگا۔

جو شخص اس حکم کی عدول حکمی کرے گا وہ زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند موجب سزا ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۹ ماہ مئی ۱۹۲۶ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

اسمبلی میں دہلی کی نمایندگی

ایک نشست کے کئی امیدوار

دہلی ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی طرف سے جمعیت مقننہ کے لیے کئی امیدوار کھڑے ہونے والے ہیں مسٹر آصف علی، اور لالہ پیارے لال (سابق رکن) کانگریس کمیٹی کی اعانت کریں گے۔

لیکن کہا جاتا ہے کہ اس دفعہ کانگریس کمیٹی کسی مسلمان رکن کو نامزد کرنا چاہتی ہے۔ اگر ڈاکٹر انصاری نے امیدواری قبول کرلی تو بہت ممکن ہے کہ وہی نامزد کر دئے جائیں۔ لالہ شو نرائن اٹھلے ہی پنڈت جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بھی اسمبلی کی نشست کے لیے امیدوار ہیں۔ اور اس مقصد کے لیے ہندو مہاسبھا اور پنڈت مالویہ کی اعانت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چوتھے امیدوار لالہ شری رام مالک دہلی کلاتھ ملز ہیں ان کا خیال ہے کہ اسمبلی میں تجارت پارچہ کے متعلق، دہلی کی کافی نمایندگی نہیں۔ لہذا مجھے منتخب ہونا چاہیے۔

اصلی آملہ ہیئر آئل

بال اُڑنے کا بیفتر عرق

شربت دوا دام خاص

المشتہر سید ادریس ... کوچہ کلاں محل دہلی

سفید داغ

مفت!! مفت!!

[illegible]

بچھو کی دوا

[illegible]

خضاب

راج وید خضاب

[illegible]

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

خضاب

یہ ادنےٰ جاندار کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

[illegible]

منیجر ... پوسٹ ... سمری ضلع دربھنگہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہے

پیریچال صابن

ستانہ سنگھار بکس

پیرس پوڈر

طلاء لطف زندگی

حب اکسیر

المشتہر سید حسن امیس منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان دہلی

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دہلی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی نگینوی ... دہلی

زندگی اور دولت مفت

منیجر کارخانہ ... حکیم ... نرائن صاحب دہلی

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

شذرات

(ایڈیٹر کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

نرورہ کی جھال سے ایک سبق

(نوشتہ سید طفیل احمد ولایت منزل علیگڑھ)

نرورہ علی گڑھ سے تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے ... نگاکی دوسری بڑی نہر اسی مقام سے نکلتی ہے۔ تمام دریا کو روک کر ... ہی کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ جتنا پانی نہر میں پہنچ کر دریا میں گرنے ... یہ بڑا پر لطف مقام ہے۔ گرد و نواح کے لوگ زندگی کی کشمکش سے تھک تھکا کر تفریح کیلئے یہاں آتے ہیں اور ایک دو دن کے قیام سے تازہ دم ہو کر یہاں سے جاتے ہیں۔ اسی مئی کے مہینہ میں ... نرورہ جانے کا اتفاق ہوا۔ گرد ہاں کا لطف پانی کی افراط سے ... ہوتا ہے۔ جو جھال کے طور پر اونچے سے گرتا ہے جس کی پھوار ... دور ہوا میں خنکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی خنکی کیلئے لوگ لو دن کی ... تمام تمام دن جھال پر گذار دیتے ہیں۔ گھروں سے کھانا پکا کر ... کھاتے ہیں اور دوپہر کو وہیں پڑ کر سو رہتے ہیں۔ مگر ہم جب نرورہ ... تو دریا میں پانی کم تھا۔ اسلئے کسی قدر بے لطفی تھی۔ البتہ دوسرا ... یہ تھا کہ پانی کی کمی کی وجہ سے ہزاروں مچھلیاں دھار پر چڑھتی ... جھلتی کودتی دکھائی دیتی تھیں جنہیں بیسیوں آدمی جال ڈالکر ... پکڑ رہے تھے اور ذرا سی دیر میں مچھلیوں کے ... ڈھیر لگا دیئے تھے۔

دوسرا سماں جس نے یہ دیکھا کہ چھوٹے بڑے پرند طرح طرح کی ... اڑیں نکالتے ہوئے کبھی اوپر کبھی نیچے اڑتے ہیں۔ کبھی غول کے غول ... پانی میں اتر کر چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اٹھاتے اور ... جاتے ہیں ... اسی طرح ... تسلسل جاری ہے ... غرض تمام ... ایک دسترخوان کے پھیلا ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ... ایک عام دعوت ہے جس میں ادنیٰ پرندوں سے ... تک کا ایک ایسا جشن ہے جو ہماری آنکھوں نے ... یہ دیکھا تھا۔ مگر اس جشن کے دوسرے پہلو کی طرف خود ہمارا ... ہماری آنکھوں کے سامنے ایک بجلی سی کوندگئی جس نے ... حواس معطل کر دیئے۔ اسوقت ہمارے سامنے مسلمانوں ... بربادی کا سماں تھا صرف اسلئے کہ مسلمانوں کے دولت کے چشموں ... سوت خشک ہو گئے ہیں۔ اور اب سرمایہ کی کمی سے ان کی ... بعینہ یہی حالت ہے جو نرورہ کی جھال کی مچھلیوں کی تھی ... پانی کی کمی سے دیگر حیوانات کا شکار بن رہی تھیں ... اس وقت مسلمانوں کو ہضم کر رہی ہیں۔ انہیں سلمان ظالم اور بے رحم ... کو خوب کوستے ہیں ... اسمان ان پر ٹوٹ پڑے گا ... مگر واقعات بتا رہے ہیں کہ جس طرح مچھلیوں ... کوسنے سے مچھلیوں کے شکاری بجائے ... ہلاک ہونے کے ... زیادہ تندرست اور تر و تازہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح ... مسلمانوں کے کوسنے کے باوجود دنیا کی چیرہ دست قومیں روز ... قوی تر ہوتی جاتی ہیں ... [illegible]

بندیل کھنڈ میں ایک اسلامی مدرسہ کی مشکلات

ضلع جالون علاقہ بندیل کھنڈ میں قصبہ کونچ ایک بڑا قصبہ ہے یہاں کے مسلمان مراسم ہنود آنہ کی پابندی میں بہت حصہ لیتے تھے اور بعض گروہ اب تک اسلامی طریق اور مذہبی اصول سے کورے مجہول ... ہیں۔ کچھ عرصہ کے واسطے حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی حسن اتفاق سے یہاں تشریف لائے اور حالت کو ملاحظہ فرما کر کچھ مسلم بچوں کو اپنے زیر تعلیم رکھا مگر ڈپٹی کریم بخش صاحب کے تبادلہ کے بعد انہیں مجبوراً دہلی جانا پڑا جہاں شاہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے انہیں لکھا کہ کونچ کو آپ نے محض معیشت کے باعث ترک کر دیا وہاں رہنا آپ کے لئے مکہ معظمہ رہنے سے بہتر تھا اس کے بعد مولانا کونچ کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں سے واپسی پر کونچ میں پھر آگئے یہاں تک کہ جامع مسجد کونچ کے متعلق مدرسہ اسلامیہ اور کنواں تعمیر کرایا۔ بحمد اللہ چند حفاظ اور دو ایک عالم آپکا فیض صحبت سے تکمیل کو پہونچے۔ لوگوں نے مدرسہ کی جانب سے توجہ کم کر دی یہاں تک نوبت پہونچی کہ مدرسہ بند ہو گیا۔ افسوس کہ ارذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو بانی مدرسہ مولانا فتح محمد صاحب علیہ الرحمۃ کا وصال ہو گیا اب لوگوں کی رہی سہی آس بھی ٹوٹ گئی مگر خدا نے اپنے فضل و کرم سے ۱۳۲۵ھ میں ریاست باؤنی کدورہ سے جناب مولانا قاری احمد حسن صاحب مدظلہ کو یہاں پہونچایا جنہوں نے دو اقوات ... مدرسہ کا پھر افتتاح فرمایا ایک انجمن قائم کی جس کا نام انجمن امداد حقانی رکھا۔ بفضلہ تعالےٰ قرآن مجید کی تعلیم جاری ہو گئی جو ۱۳۲۷ھ سے اب تک برابر جاری ہے اور قریب ... طلبہ حافظ قرآن ہو چکے ہیں ان کے علاوہ درجہ ابتدائی اردو ... سے بہت سے بچے نکل کر مدارس مڈل اور ہائی اسکول میں ...

... مدرسہ دال الف۔ اے مدرج ہو چکے ہیں مدرسہ میں تین مدرس اور ایک چپراسی کام کر رہے ہیں۔ سالانہ خرچ چھ سو روپے سے باوجود کمال کفایت شعاری کے کم نہیں ہوتا۔ بیرونجات سے ہنوز کوئی چندہ مقرر نہیں ہے نہ مستقل آمدنی کی کوئی صورت صرف قصبہ کے لوگ جو اکثر زراعت پیشہ زمیندار ہیں اس کے مصارف کو برداشت کرتے رہتے ہیں ان کی مالی حالت ایسی نہیں کہ مدرسہ کو اوپر ترقی دیئے مختلف مدات سے جو سرمایہ جمع کیا گیا تھا وہ اب ختم ہے اختتم ہے ایسی حالت میں مدرسہ کے وہ اراکین جن کو مدرسہ سے گہرا تعلق ہے سخت تشویش اور پریشانی میں ہیں کیونکہ ضلع جالون تقریباً ہر طرف ریاستہائے ہنود سے گھرا ہوا ہے اگر ایسے کورده مقام سے مدرسہ کو خدانخواستہ نقصان پہنچا تو تمام مسلمانوں کیلئے سخت خطرناک ثابت ہوگا۔ آریوں کے حملے کی روک تھام کیلئے ایک عالم ربانی کی ضرورت ہے۔ یہ مدرسہ اس انتظام کو تہیدستی اور ناداری کے سبب انجام نہ دے سکا کیونکہ عالم ربانی کی خدمت بغیر للغہ روپے ماہوار کے حاصل نہیں ہو سکتی اور ضرورت وقت مجبور کر رہی ہے کہ مدرسہ ایسے عالم کا جلد انتظام کرے لہٰذا عام اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ برائے خدا اس طرف توجہ فرمائیں۔ جناب مدرسہ کو جاری رکھنے میں مدد دیں حسبۃً للہ کوئی اہل کرم اس نادر مدرسہ کو تازہ زندگی اور سرسبزی بخشنے کر مخالفین اسلام کو تضحیک کا موقع نہ ملے۔ اگر کوئی شخص اس مدرسہ کے لئے کہیں چندہ وصول کرتا پایا جاوے تو سب سے پہلے اس کے پاس مدرسہ کی مطبوعہ رسید چک معہ سند مہری اراکین مدرسہ ضرور دیکھ لی جاوے ورنہ چندہ اس کو نہ دیا جاوے۔ وما علینا الا البلاغ۔

ارکان مدرسہ اسلامی انجمن امداد حقانی کونچ ضلع جالون

پانچ پیسے مہینہ میں

[illegible]

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

[illegible]

مولوی حکیم ڈاکٹر کے۔ ایس بہادی

حیرت انگیز چوہے دان

[illegible]

السید علی حسین سوداگر ...

انسان نظروں سے پوشیدہ

[illegible]

ایم۔ بی۔ آر اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

قیمت اخبار الجمعیۃ

[illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

[illegible]

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی" — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۵

ایامِ حج

تقریب وانگی وفد خلافت

(از مولانا ابو الجلال صاحب ندوی)

حج کا زمانہ آگیا، حاجیوں کے قافلے کچھ جا چکے کچھ جا رہے ہیں، مدتوں کے بعد اجتماعِ حج کے موقع پر آج ہم وہ کام لے رہے ہیں جس کے لیے یہ چیز قائم کی گئی۔ ہماری طرح جو حجاز کی طرف نہ جا سکے، مناسب ہے کہ حج کے ذکر ہی سے کچھ برکت حاصل کی جائے۔

تعلیقات بخاری میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ دو جہاد ہیں ان میں سے ایک حج ہے شدوا الرحال فی الحج فانہ احد الجہادین۔ بخاری ہی میں حضور صلعم سے مروی ہے کہ بہترین جہاد حج ہے جو مقبول ہو افضل الجہاد حج مبرور۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں حج کا ذکر آیا ہے وہاں صراحۃً یا اشارۃً جہاد کا بھی ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حج اور جہاد دونوں کے مقصد متحد ہیں۔

قرآن کریم میں حج کا ذکر چند مقامات پر ہے۔ سب سے پہلے سورہ بقرہ میں حج کا ذکر آیا ہے۔ یہود نے تحویل قبلہ پر اعتراض کیا تھا۔ خدا نے تحویل قبلہ کے اسباب بتلاتے ہوئے حج کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ (وجہۃ) یعنی قبلہ ہونے کا شرف صرف بیت المقدس کو حاصل ہے خدا نے فرمایا

للہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم (بقرہ ۱۴)	پورب پچھم (تمام سمتیں) خدا کی ہیں جدھر منہ کرو ادھر ہی خدا کا رخ ہے کیونکہ وہ گھیرنے والا اور جاننے والا ہے۔

اس کے بعد کعبہ کو قبلہ بنانے کی وجہ بتائی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا۔

واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین	بنی اسرائیل وہ زمانہ یاد کرو جب ابراہیم کا اس کے رب نے کچھ باتوں میں امتحان لیا۔ تو انھوں نے ان کو کر دکھایا اس کامیابی کیوجہ سے خدا نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانا ہوں۔ تو انھوں نے درخواست کی تھی

کہ خدایا میری اولاد کو بھی! فرمایا کہ (سب کو نہیں کیونکہ) میرا عہد ظالموں کے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو عہدہ امامت ملا تھا اس سے مراد رسالت نہیں ہے

کاین سعادت بزور بازو نیست

مراد صرف مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی معاملات میں سعادت ہے جو ہر شخص کو بھی خدا کے امتحان میں پورے اترنے کے بعد مل سکتی ہے

الا یہدیہ اجعلنا ائمۃ یہدون بنا

حضرت ابراہیم کو خدا نے جب امام بنایا تو ضرور تھا کہ مرکز امامت کی طرف لوگوں کی توجہ ہو۔ اس بنا پر کعبہ مکرمہ کو خدا نے لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ بنا دیا۔

واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی	اور یاد کرو جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے اجتماع کی جگہ اور جائے امن قرار دیا (اور حکم دیا کہ) ابراہیم کے مقام کو عبادت گاہ بنالو۔

خداوند عالم نے حضرت ابراہیم کے مقام یا قیام گاہ کو مسلمانوں کا مجمع، جائے پناہ اور عبادت گاہ قرار دیا۔ تو حضرت ابراہیم اور ان کے جانشین اماموں سے یہ بھی وعدہ لیا تھا کہ یہ مقام صرف نیکو کاروں اور سچے مسلمانوں کے لیے ہے اسے غیروں سے پاک رہنا چاہیے۔

وعہدنا الی ابراہیم واسمعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود	ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے وعدہ لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنیوالوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنیوالوں کیلئے (غیروں سے) پاک رکھو۔

یعنی کسی دوسری قوم کو اس گھر کے قریب نہ آنے دینا کیونکہ مشرکین کی نجاست سے اس گھر کو ہمیشہ پاک رہنا چاہیے۔ یہ سنکر حضرت ابراہیم نے سوچا کہ جب تک خدا کی مدد شامل نہ ہو ہم غیروں سے اسے کیسے محفوظ رکھ سکیں گے۔ اور دنیا والوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے سے خطرہ ہے کہ یہاں کے لوگ اوروں سے بیوپار نہ کر سکیں گے۔ اور بھوکوں مریں گے۔ اس لیے حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا کی۔

واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا بلدا آمنا وارزق اہلہ من الثمرات من آمن منہم باللہ والیوم الآخر	یا خدا یا اسکو امن و محفوظ شہر بنا اور اس شہر کے لوگوں کو۔ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان کو پھلوں سے روزی پہونچا۔

یہ دعا ملائے ابراہیم صرف مسلمانوں کے لیے مخصوص تھی مگر خدا سب کا رزاق ہے۔ اس نے فرمایا کہ

قال ومن کفر فامتعہ قلیلا ثم اضطرہ الی عذاب النار وبئس المصیر	اور جو کفر کرے گا تو کچھ دنوں اسکو بھی فائدہ پہنچاؤنگا پھر اسکو آگ کی طرف بے بس کر دوں گا۔ اور یہ بدترین ٹھکانہ ہے۔

اس کے بعد خدا۔ حضرت رسول خدا کے متعلق دعائے ابراہیم اور دوسری ضروری باتوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ اصلی نیکی پورب یا پچھم رخ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ خدا۔ آخرت۔ فرشتوں۔ کتاب انبیاء پر ایمان لانا ہے۔ اس کے بعد تحویل قبلہ کے دوسرے اسباب مذکور ہیں۔

مندرجہ بالا آیتوں میں جو حقائق ہیں ان میں سے ہم کو اس موقع پر صرف ایک نکتہ کی طرف توجہ دلانی ہے وہ یہ کہ ان آیات میں بتایا گیا ہے کعبہ مکرمہ کو مرکزی عبادت گاہ مسلمانوں کے اجتماع کی جگہ اور جائے امن بنانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ملت ابراہیم کا پہلا مرکز امامت ہے اور اس کے مرکز امامت ہونے کی وجہ ہی سے اس کو مشرکوں اور کفار سے محفوظ رکھنے کا حکم ہے سورہ حج میں بتایا گیا ہے کہ حج کی فرضیت کے کیا اغراض ہیں۔ خدا نے فرمایا۔

واذ بوانا لابراہیم مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا وطہر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق	یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ کا اس شرط پر حاکم بنایا کہ میرے ساتھ شرک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنیوالوں۔ قیام کرنیوالوں رکوع و سجدہ کرنیوالوں کے لیے پاک رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دینا لوگ تمہارے پاس پاپیادہ اور ہر دبلی اونٹنیوں پر ہر دور دراز راستہ سے آئیں۔

اس آیت میں دیا لوگ کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ حج کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ لوگ امام وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام یا امام وقت کے پاس لوگوں کو بلانے کی غرض کیا ہے؟ اس کا جواب خود خدا فرماتا ہے۔

لیشہدوا منافع لہم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام فکلوا منہا واطعموا البائس الفقیر ثم لیقضوا تفثہم ولیوفوا نذورہم ولیطوفوا بالبیت العتیق	تاکہ وہ اپنے دینی اور دنیاوی ہر طرح کے منافع کے لیے حاضر ہوں اور خدا نے ان کو جو مویشی عطا کیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں۔ پس ان میں سے کچھ خود کھاؤ اور بھوکے فقیر کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور پرانے گھر کا طواف کریں۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے کلیجہ کی کمزوری۔ کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجیے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸)

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) محصول ڈاک چھ آنے (۶)

ڈاکٹر ایس کے برمن جمیعہ نمبر ۸ اپوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- ... دہلی

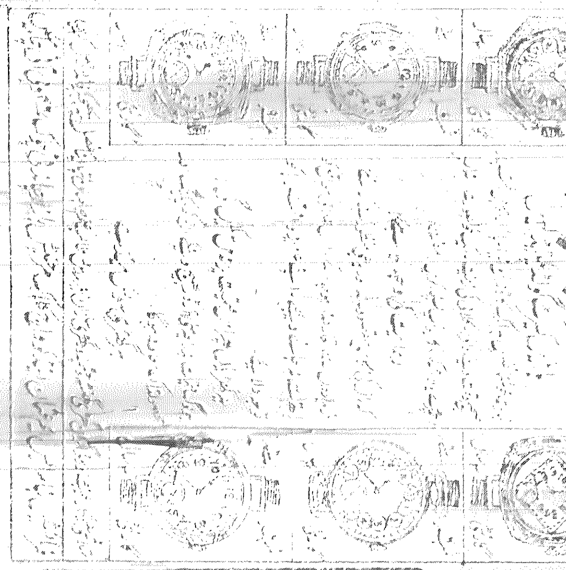

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عملت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں، بیوی، ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھائیے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بڑے بڑے حروف جہاں پہنچا بیحد پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی سنہری ہدیہ صرف دو روپیہ (عہ)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ بتیل دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پڑھنے کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز ...

دعا گنج العرش مترجم مجلد

... (۴)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب حسن و عشق میں عجیب طرز سے ... قیمت فی جلد ۸

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلی گھر پا کر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال وجواب ... قیمت فی جلد نو آنے (۹) مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب ...

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

عربی قاعدہ جدید

... محمد سکندر علی ... عربی قاعدہ ...

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ...

(۳) رحمۃ للعالمین

...

خضاب ...

... انبار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی ... تجار الکتب بمبئی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۲)

گذشتہ بحث سے ناظرین کرام کو اس حد تک معلوم ہو چکا کہ تاجدار دکن اور حکومت ہند کے اختلافات کی نوعیت کیا ہے۔ اب ہم انہیں بتلانا چاہتے ہیں کہ جن مسائل پر گذشتہ تین سال سے دونوں سلطنتوں کے درمیان نزاع برپا ہے۔ ان میں دونوں کی پوزیشن کس قسم کی ہے؟

ان مسائل میں پہلا اور اہم مسئلہ استرداد برار کا ہے۔ دولت آصفیہ کا یہ زرخیز صوبہ جو اس کے پورے مقبوضات کا ایک نصف حصہ تھا اور جس کی آمدنی اس کے تمام ممالک محروسہ سے زیادہ تھی۔ آج ۷۳ سال سے انگریزی حکومت کے قبضہ میں ہے۔ لیکن صرف اسی بات سے اس کے متعلق فرمانروایان دکن کے جذبات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انھوں نے ہر عہد میں اس کی واپسی کے لیے کوشش کی ہے اور ہمیشہ اس کی علیحدگی ان کی نظروں میں کھٹکتی رہی ہے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر نے اس کی حوالگی معاہدہ پر اسوقت دستخط کئے جب انہیں پوری سلطنت کے چھن جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا اور خود اپنی بھی جان خطرہ میں نظر آئی لیکن اس کا نہیں اتنا رنج ہوا کہ آخر جان ہی لیکر گیا پھر نواب افضل الدولہ نے اس مسئلہ کو چھیڑا اور حکومت ہند سے گفت و شنید کر کے اس امر کا اطمینان حاصل کر لیا کہ صوبہ برار کو مستقل طور پر برٹش انڈیا سے ملحق نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جب اعلیٰحضرت میر محبوب علی خاں مرحوم کی نابالغی کے زمانہ میں نواب سر سالار جنگ ولی بنائے گئے تو انھوں نے ریاست کا انتظام درست کر کے سب پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ جس رقم کے عوض برار دیا گیا تھا اسے پیش کر کے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ پھر جب اعلیٰ حضرت مرحوم تخت نشین ہوئے تو حکومت ہند نے برار کے دوامی قبضہ کے لیے مناسب موقع دیکھ کر خود اس مسئلہ کو چھیڑا مگر حضرت غفران مکان نے اسے ہرگز پسند نہ کیا اور شدید ناراضی کے ساتھ ۱۹۰۲ء کے عہد نامہ پر اسوقت دستخط کئے جب لارڈ کرزن نے ان کو صاف طور پر بتلا دیا کہ برار کسی حال میں واپس نہیں کیا جائے گا خواہ آپ منظور کریں یا نہ کریں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فرمانروایان دکن برار کو ہمیشہ سے اپنی سلطنت کا ایک جزو لاینفک سمجھتے رہے ہیں اور انہوں نے کبھی اس کے انتزاع کو ٹھنڈے دل سے برداشت نہیں کیا ہے۔

موجودہ حضور نظام جن کے احساسات اس معاملہ میں سب سے زیادہ قوی ہیں عنان سلطنت سنبھالتے ہی اپنے اس حق کو واپس لینے کی کوشش کرتے۔ لیکن جیسا کہ خود انھوں نے اپنے ۲۳ اکتوبر کے والے خط میں تصریح کر دی ہے، ان کی خاموشی کی وجہ صرف یہ تھی کہ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم چھڑ گئی اور پھر ۱۹۱۹ء میں خود برطانی ہند کا سیاسی مطلع اسقدر تاریک ہو گیا کہ ان کی وفاداری نے ایسے نازک موقع پر حق کا سوال چھیڑنا پسند نہ کیا۔ مگر اس وفاداری اور جنگ عظیم کی گرانقدر امداد کا جو بدلہ انہیں دیا گیا وہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۶ء کے جواب صاف اور ۲۶ مارچ کے توہین آمیز خط کی صورت میں تھا جس سے برطانی اخلاق و شرافت پر بہت کافی روشنی پڑتی ہے۔

…

اقتباسات

سویدا پر فرانسیسی قبضہ کی حقیقت

تخلیہ سویداء کے بعد کی کیفیت

حجازی وزارت تعلیم کا اعلان

حجازی موتمر اسلامی میں مسلمانان روس کی شرکت

مکہ معظمہ میں مسلمانان جاوا کا اجتماع

سود کی لعنت سے بچنے کی ایک تدبیر

مالوی جی کا نیا رنگ

برقیات

عالم اسلامی

ریف

امیر عبد الکریم کے اہل و عیال کی اسیری

طنجہ ۲۴ مئی۔ فرانسیسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے امیر محمد بن عبد الکریم کے اہل و عیال کو اسیر کر لیا ہے۔

قبائل ریف کی وطن فروشی

پیرس ۲۳ مئی۔ فاس سے ایک پیغام مظہر ہے کہ ... فرانسیسیوں سے دوستی ... قبائل کے مقام تارغوت ... اور گرد کے مورچوں کو فتح کر لیا ہے۔

غازی عبد الکریم کا آخری اعلان

قائدین ریف کو دعوت سرفروشی

لندن ۲۲ مئی۔ اگرچہ ابھی تک اس افواہ کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ امیر غازی محمد بن عبد الکریم اسیر ہو گئے ہیں لیکن طنجہ کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف نے ایک اعلان ... شیوخ و قائدین کے نام جاری کیا ہے ... اس اعلان میں ... اسلئے جس صاحب کا جی چاہے ... ہر شخص آزاد ہے۔ اگر شوق جہاد ہے تو اپنے امیر کے دوش بدوش ... خواہ ہسپانویوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر ... فرانسیسیوں کا طوق غلامی گردن میں ڈالو۔

فرانسیسی فوج پر مجاہدین ریف کے جوابی حملے

فاس ۲۳ مئی۔ فرانسیسی فوج نے گذشتہ شب تل ... پر قبضہ کر لیا مگر مجاہدین ریف کے جوابی حملہ کے باعث اسے سخت نقصان برداشت کرنا پڑا اور وہ بمشکل اپنے مقبوضات پر قائم رہ سکی۔

اب اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ غازی عبد الکریم کو شکست ہو گئی ہے۔ ... جبل طارق ... برطانوی جھنڈے کے نیچے پناہ لینے کی کوشش کریں گے۔

غازی عبد الکریم کا پر اسرار انجام

فاس ۲۳ مئی۔ غازی عبد الکریم کے انجام کا حال ابھی تک ایک راز سربستہ ہے۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ طنجہ چلے گئے ہیں اور چونکہ طنجہ غیر جانبدار علاقہ میں واقع ہے اس لئے وہ وہاں پر محفوظ ہیں۔ ایک اطلاع سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں فرانسیسیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ دوسری اطلاعات مظہر ہیں کہ انہوں نے بعض ایسے قبائل کی حفاظت میں پناہ لی ہے جن ... ان کے تعلقات دوستانہ ہیں۔

ہسپانوی وزیر اعظم کا فاتحانہ فتح

... ۲۵ مئی۔ جنرل ڈی ریویرا نے اخبارات کے نمائندوں ...

ء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مراکش کی بغاوت ہماری امیدوں سے قبل فرو ہو گئی۔

موسیو اسٹیگ کے نام غازی عبد الکریم کا خط

مدافعت کا آخری مورچہ

پیرس ۲۵ مئی۔ فرانس کے دفتر خارجہ نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ غازی عبد الکریم نے ریزیڈنٹ جنرل موسیو اسٹیگ کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو فرانسیسی حکومت کے ... چھوڑ رہے ہیں۔ ... میں جو صلح کی گفت و شنید ہو رہی تھی۔ ... فرانسیسی اور ہسپانوی ... غازی عبد الکریم کے سابق صدر مقام تارغوت ... پر قبضہ کرنے کے بعد ختم ہو گیا ... بہت سے قبائل نے ہتھیار ڈال دئے اور ریفی مجاہدین تین جگہ رہ گئے ... فرانسیسی مراکشی سرحد سے گذر کر بحر روم کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ فرانسیسی ہسپانوی افواج کے ... ۔۔۔ غازی عبد الکریم جبل ... میں مدافعت کریں ... اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے ... اسلحے اور سامان جنگ ... مدافعت کی جا سکے گی۔

فرانسیسی حملہ بدستور جاری رہیگا

پیرس ۲۵ مئی۔ وزارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ غازی عبد الکریم نے موسیو اسٹیگ کو جو خط بھیجا ہے اس سے حملہ کو ملتوی کر دینے کا وجوب لازم نہیں آتا۔

مصر

مصر میں انتخاب کا جدید طریقہ

لندن ۲۱ مئی (پا ئیر کا خاص تار) ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ کل کا دن مصری آئینی تاریخ میں جدید انقلاب کا دن ہے یعنی کل انتخابات براہ راست ووٹ دینے سے شروع ہوئے ... جماعت وفد کی اکثریت یقینی ہے۔ ... اپنے جدید اختیارات سے کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ... حکام حفاظتی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

مصری پارلیمنٹ کے انتخابات

جماعت زغلول کی فتح عظیم

قاہرہ ۲۲ مئی۔ اتحادیوں کی جماعت کو انتخابات عامہ میں نہایت ہی ذلیل شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ ... جماعت زغلول کے امیدوار منتخب ہوئے۔ ... جماعت زغلول کیلئے ... ہزار ووٹ آئے۔ ... جماعت اتحاد کے ممتاز رکن ... پاشا کھڑے ہوئے جو وزیر جنگ تھے۔ ... زغلول امیدوار کو ... ووٹ ملے اور وزیر صاحب کو صرف ... ۔

قاہرہ ۲۴ مئی۔ انتخابات عامہ کے جسقدر نتائج اب تک معلوم ہو چکے ہیں ... امیدوار داخل ہیں ... کامیاب ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) جماعت زغلول ۱۸۸ (۲) لبرل ۱۹ (۳) نیشنلسٹ ۲۷

---

(۴) انڈیپنڈنٹ ۵ (۵) اتحادی ... پہلی تین جماعتیں مخلوط ہو کر مشترکہ ... قوت قائم کریں گی اور ایک جماعت بن جائیں گی، کل نشستیں ۲۱۴ ہیں۔

ٹرکی

ٹرکی میں مصطفیٰ کمال پاشا کی ہر دلعزیزی

ایک انگریز نامہ نگار کے حاسدانہ خیالات

لندن ۱۱ مئی (پا ئیر کا خاص تار) ولایتی اخبار "ڈیلی نیوز" کا ایک نامہ نگار جو حال ہی میں انگورہ کی سیر کر کے آیا ہے بیان کرتا ہے کہ آج کل تمام ملک ترکیہ میں ... زبان زد خاص و عام ہے۔ مصطفیٰ کمال پاشا کو لوگ ... کہتے ہیں ... کمال پاشا یقیناً بڑا ظالم شخص ہے ... ذاتی خوبیوں کو طاق میں رکھ دیا ہے ... غازی موصوف کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

ٹرکی و برطانیہ

ٹرکی ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ موصل کے متعلق انگریزی ٹرکی گفت و شنید ابھی ... جا رہی ہے۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی حکومت ... معاہدہ ... نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا برآمد ہوگا۔

بلاد عرب

جبل دروز میں سکون

پیرس ۱۹ مئی۔ بیروت سے ... معلوم ہوتا ہے کہ اب سب ملک شام میں عام طور پر امن ہوتا جاتا ہے۔ جبل دروز کے شمالی علاقہ میں باغیوں کی سرکوبی ہو چکی ہے۔ ... جبل لبنان میں کاروبار حسب معمول ہے۔

شام میں فرانس کا دام فریب

پیرس ۲۳ مئی۔ بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ موسیو دی ژوونیل نے جبل لبنان میں ایک جدید جمہوریت کے وجود کا اعلان کیا ہے ...

افغانستان

اعلیٰ حضرت امیر افغانستان کی سرگرمیاں

امیر صاحب کے قتل کی غلط افواہ

ہمصرا سٹیٹسمین کا نامہ نگار ... لکھتا ہے ...

کا آج کل امیر افغانستان جلال آباد میں ہیں جہاں اعلیٰ حضرت نے ۵ اپریل کو نزول اجلال فرمایا تھا۔ امیر غازی لوگوں سے ملاقاتیں کرنے مقامی سرکاری کام کی جانچ کرنے اور علاقہ کے عام مسائل کے مطالعہ میں بیحد مصروف ہیں۔

کابل میں اس بات کی بہت سی جھوٹی افواہیں اڑائی گئی تھیں کہ کسی مردود نے امیر غازی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا لیکن ان افواہوں کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی۔ کابل کے شمال میں چند مفسدہ پردازوں نے گڑبڑ مچائی تھی لیکن وہاں کے گورنر نے ان باغیوں کی فولادی ڈنڈے سے کمر توڑ ڈالی۔ بہت سے آدمی گرفتار ہوئے اور ... کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

چند روز خوب بارش ہوئی اور ٹھنڈ رہی لیکن اب گرمی اپنا ہلکا جمانے لگی ہے۔

ہندوستان

پٹنہ میں انجمن محافظت اسلام کا جلسہ

پنڈت مالوی کی تقریر

پٹنہ ۲۵ مئی۔ ۲۳ مئی کو سر علی امام کی اسکیم کے مطابق جمعیۃ محافظت اسلام قائم کرنے کیلئے مسلمانان بہار کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر پنڈت مدن موہن مالویہ نے سر علی امام اور مسٹر حسن امام کی درخواست پر دو ہزار مسلمانوں کے مجمع میں ... سنگٹھن اور شدھی کے متعلق تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

پنڈت جی نے فرمایا کہ ایک قوم دوسری قوم کے خیال کو اپنے دماغ سے نہیں نکال سکتی ہے۔ فرقہ وار فسادات سب کے لئے باعث ... ایک دوسرے کے قصور ... جائیں۔ گذشتہ زمانہ میں دونوں قوموں کے درمیان نہایت بہتر تعلقات تھے اس کے بعد گاندھی جی کی مساعی نے انہیں اور بھی استوار کر دیا مگر مالابار اور ملتان کے واقعات نے حالات بدل دئے۔ میں نے ملتان میں محسوس کیا کہ ہندو اپنی مدافعت کے لئے کس قدر کمزور ہیں۔ اس کے بعد اجمیر، سہارنپور اور آگرہ کے واقعات رونما ہوئے۔ اجمیر میں ساری مصیبت کا باعث ... فتویٰ تھا جو شائع کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ہندوؤں میں خودداری کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے اپنی مدافعت کے لئے سنگٹھن اور مہابیر دل قائم کئے۔

پنڈت جی نے گائے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جو گائے کو ماں کہتے ہیں تو اس کا مقصد کسی کے جذبات کو صدمہ پہنچانا نہیں بلکہ اس کے مفید ہونے کا اظہار کرنا ہے۔ گائے ہمیں سب کو دودھ دیتی ہے اسلئے ہمارے واسطے مثل ماں کے ہے۔ اگرچہ ہندوؤں کے لئے شاستروں میں گائے کی حفاظت کرنے کی ہدایت ہے۔ مگر اس کی خاطر کسی آدمی کو مار ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی حماقت، غلطی اور سخت خطرناک بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندو اور مسلمان دونوں طاقتور اور مضبوط بنجائیں۔ مساجد کے سامنے باجہ کے متعلق آپنے کہا کہ یہ جھگڑا پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ ... مسلمانوں کو چاہئے کہ مساجد کے باہر باجہ یا کسی دوسری چیز کا خیال نہ کریں اور اپنے ہندو بھائیوں کو باجہ بجانے کی اجازت دیدیں جو ان کی عبادت کا ایک حصہ ہے۔ اگر مسلمانوں نے یہ کیا تو ہندو مسلم اتحاد قائم ہو جائے گا۔ قصابی اور کنجڑے دونوں قوموں کی نیچ ذاتیں ہیں یہ کبھی آپس میں نہیں لڑتے تھے مگر تعلیم یافتہ لوگوں نے ان کے دماغوں میں شورش پیدا کر کے انہیں لڑا دیا۔ اب دونوں قوموں کے تعلیم یافتہ آدمیوں ہی کا یہ فرض ہے کہ جب انہوں نے لڑایا تھا تو اب اس لڑائی کو ختم کرائیں۔

شدھی کے متعلق پنڈت جی نے فرمایا کہ جیسے عیسائی اور مسلمان سب تبلیغ کو اپنا فرض سمجھتے ہیں تو ہندو کو کیوں روکا جاتا ہے۔ شدھی کی تحریک ملکانوں کو شدھ کرنے کے لئے جاری کی گئی تھی جو بالکل ہندوؤں کی طرح رہتے تھے۔ اور یہ ہندوؤں کا حق تھا۔

تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ مسٹر عزیز نے بھی عمارت میں جلسہ ہوا تھا پنڈت جی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ... میں ایک بے بنیاد واقعہ ہوا ہے۔ مسلمانوں نے شدھی اور سنگٹھن کو بجا اور درست تسلیم کر لیا ہے اور مالوی جی نے ہندوؤں کی طرف سے خود مسلمانوں سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اپنا علیحدہ ایک نظام بنائیں جیسا کہ ہم آج کل بنا رہے ہیں۔

مسلمانان کلکتہ کا ایک جلسہ

مسٹر شہید سہروردی پر اظہار اعتماد

کلکتہ ۲۴ مئی۔ ۲۳ مئی کو مسٹر ذکریا اسٹریٹ میں ایک جلسہ منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

(۱) کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان محصول گذاروں کی مرکزی جمعیۃ کا یہ جلسہ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی نائب میئر بلدیہ کی ان خدمات کو نظر استحسان سے دیکھتا ہے اور ممنونیت کا اظہار کرتا ہے جو موصوف نے کلکتہ کے گذشتہ ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں انجام دی ہیں۔

(۲) کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان محصول گذاروں کی مرکزی جمعیۃ کا یہ جلسہ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی نائب میئر بلدیہ کلکتہ کارپوریشن پر کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور کارپوریشن کے ان ہندو ارکان کے طرز عمل کو قابل ملامت سمجھتا ہے جو انہوں نے نائب میئر سے استعفیٰ طلب کرنے کے متعلق اختیار کیا ہے۔

(۳) اس جلسہ کی رائے میں مذکورہ بالا مطالبہ کی محرک مسلمانوں کے خلاف ہندو ارکان کی عداوت ہے جس کے معنی اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتے کہ ہندو ارکان مسلمانوں کی اقلیت کے خلاف اپنی اکثریت کو استعمال کر کے ایک مسلمان کو کارپوریشن سے علیحدہ کرنا چاہتا ہوں جو نہایت خوبی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دیتا رہا ہے۔ (الجمعیۃ کے نام خاص تار)

بنگال کانفرنس میں اضطراب

صدر اور رہنمایان بنگال میں شدید اختلاف رونما ہو گیا

کلکتہ ۲۴ مئی۔ گذشتہ ہفتہ پراونشل کانفرنس کے اجلاس ... جلسہ میں جب جناب صدر مسٹر جے۔ این سین گپتا ... اپنا خطبہ ... کہ تخویف اور فرقہ پرستی سے ہندوستان کو آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسوقت ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا ... باوجود اس کے کہ انہوں نے بار بار یہ شرط پیش کی کہ اگر ... لوگوں نے چاروں طرف سے ... کی کہ وہ کرسی صدارت ... چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے۔ اگرچہ آخر میں مسٹر سین گپتا ... جب ایک رکن نے خطبہ صدارت کے ایک دوسرے حصہ پر اعتراض کیا ... صدر منتخب کر لیں اور اپنے کام کو جاری رکھیں۔

وچتر جیون کے خلاف مسلمانان جالندھر کی آواز

حکومت سے ضبطی کا پر زور مطالبہ

۲۴ مئی۔ یوسف علی صاحب سکرٹری انجمن اتحاد اسلام جالندھر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مسلمانان جالندھر کے ایک عظیم الشان جلسہ میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) مسلمانان جالندھر کا یہ جلسہ ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ متحدہ سے ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ وہ کالی چرن ایڈیٹر اخبار آریہ مسافر آگرہ کی نہایت ناپاک اور بے انتہا دل آزار کتاب وچتر جیون کے ضبط کئے جانے کا حکم فوراً صادر فرمائیں۔ اور ان سے انتظار کرتا ہے کہ ... ایسی مناسب سزا تجویز ...

کریں جس کا کہ وہ مستحق ہے۔ ورنہ تمام مسلمان پبلک اپنے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملوں کو دیکھ کر مشتعل ہو جائے گی اور بے قاعدہ طور پر خود انتقام لینے کے جذبہ سے متاثر ہوگی۔

(۲) مندرجہ بالا تجویز کی نقول وائسرائے ہند، گورنر پنجاب، کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جالندھر کی خدمت میں روانہ کر دی جائیں۔

(۳) یہ نقول الجمعیۃ، ہمدم، مسلم آؤٹ لک، سیاست اور زمیندار کو بھی بھیجدی جائیں۔

ہندو مسلمانوں سے مسٹر غزنوی کا اپیل

باجے اور گائے کے متعلق تفاہم کی صورت

کلکتہ ۵ مئی۔ مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق ایک بیان کے دوران میں مسٹر اے کے غزنوی نے لکھا ہے کہ ... اس حقیقت کو پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ ہندوستان کی ترقی کے راستے میں ہندو مسلم اتحاد کا فقدان سب سے بڑی رکاوٹ ہے اسی وجہ سے انہوں نے اپنی توم سے میثاق بنگال کی منظوری حاصل کی تھی اس میثاق میں وہ شرط جس پر سب سے کم مباحثہ کیا گیا تھا یہ تھی کہ مساجد کے سامنے گذرتے ہوئے باجہ نہ بجایا جائے یہ کوئی رعایت نہ تھی بلکہ یہ ایک شرط تھی جس کی رو سے حالات کو بدستور قائم رکھنے اور ایک پرانے رواج کو بدلنے کا معاہدہ کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہندو ہمیشہ مسجد کو خدا کا گھر سمجھتے رہے تھے۔ اور اس کی عزت کرتے رہے تھے۔ اس میثاق میں بھی ابھی تبدیلی کی گئی ہے۔ اس لئے میں پھر اپنے ابنائے وطن سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ عید الضحیٰ قریب آ رہی ہے اس لئے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے اپنی عبادت گاہوں کے سامنے گایوں کی قربانی نہ کریں۔ اور ہندوؤں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی مساجد کے سامنے باجہ بجانے کا سوال اٹھا کر جھگڑا نہ پیدا کریں۔ کیونکہ نہ صرف بنگال میں بلکہ تمام ہندوستان میں مساجد کے سامنے باجہ بجانا کبھی بھی رواج کے مطابق نہیں رہا ہے۔

جدہ سے مسٹر شعیب قریشی کا تار

وفود حجاز خیریت سے پہنچ گئے

بمبئی ۲۴ مئی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے۔ مسٹر شعیب قریشی سکرٹری وفد خلافت کا جدہ سے تار موصول ہوا ہے کہ ۲۵ مئی کو ہم لوگ خیریت سے جدہ پہنچ گئے۔ راستہ میں صرف دو کباریوں کا انتقال ہوا۔ باقی سب بخیریت ہیں۔ ہم لوگ کل موٹر کے ذریعہ مکہ روانہ ہونگے۔

دار الحکومت

دہلی میں قیام امن کی کوشش

حکام کی انتظامی سرگرمیاں

دہلی ۲۴ مئی۔ مسٹر اے۔ ایچ لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر "مبلغ"، حافظ سید عزیز حسن صاحب نقشبندی بقائی ایڈیٹر "پیشوا"، مولوی مشتاق احمد صاحب، پنڈت پربھودت مصنف "اسلام مت کا پول"، دیش بندھو گپتا ایڈیٹر "تیج" کے خلاف دفعہ ... کے مطابق نوٹس جاری کر دیا ہے کہ ان سے ایک ایک ہزار روپیہ کے مچلکے اور پانچ پانچ سو کی دو ضمانتیں کیوں نہ طلب کی جائیں۔

ایڈیٹر "تیج" کے لئے جن مضامین کی اشاعت قابل اعتراض قرار دی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں:—

"کلکتہ کا خونی فساد" "ہندوؤں کے بائیکاٹ کی تحریک رنگ"

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اہل دہلی کا شکریہ اور میری درخواست

جمعیۃ خلافت کے اجلاس مخصوص منعقدہ دہلی کی شرکت سے واپسی کے بعد ارادہ تھا کہ اپنے مشاہدات کو لفظی لباس میں برادران ملت کے سامنے پیش کرکے اپنے دلی جذبات کا اظہار فی الفور کروں لیکن بعض دنیاوی مکارہوں نے توقف کے ساتھ اس مدعا کو حاصل کرنے پر مجبور کیا۔

بہر حال اگر یہ واقعہ ہے کہ توقف اور تعویق سے خلوص اور حقیقت میں کسی قسم کی کدورت نہیں پیدا ہو سکتی تو مجکو افسوس نہ ہونا چاہیے۔ جس چیز نے مقناطیسی اثر کے ساتھ اپنی طرف میری توجہ کو جذب کیا وہ مولوی نقاء اللہ صاحب کی جد وجہد اور خدا اور اس کے رسول کے لیے ایثار کی ہمہ وقت آمادگی تھی اس عام ذہن اور سرد جوشی کے زمانہ میں ان کی سرفروشانہ مساعی اور نحن انصار اللہ کا نمونہ بننے کی کامیاب اور پرخلوص کوشش نے ہر اہل نظر کے دل میں جوش اور امید کی لہر دوڑا دی اور قرون اولی کے حقیقی مسلمانوں اور ایمان داروں کی یاد کو تازہ کر دیا۔ اہل دہلی اس مقدس ہستی پر جتنا بھی ناز کریں بجا ہے ... میں مقیم تھا میری ... کی میزبانی جن خدا کے ... تنظیم المسلمین ... خاص بندوں نے اپنے ذمہ لی تھی ان کی تعریف اگر ان کے استحقاق کے موافق کیجائے تو ایک ترجیحی اسلام کی خصوصیات میں ایک تواضع بھی ہے جس پر اگر غائر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اخلاقی اور دینی حیثیت سے ایک عجیب عظمت کا گہوارہ ہے۔ میرے میزبانوں نے اس خاص وصف میں ...

[illegible]

ہاں یہ بھی کہوں ... قدم کس درجہ ثبات اور استقلال کیساتھ اٹھتا ہے اور کون لوگ ہیں السابقون الاولون کا مصداق بنتا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ دہلی مرکز بنے اس کام کو کامیابی کے ساتھ انجام دے۔ میں جان چکا ہوں کہ اہل دہلی میں اس کی قابلیت ہے بس میں ان کو مخاطب کرکے عرض کرتا ہوں کہ "اے اہل دہلی" اسے تم میں رہبری اور پیش قدمی کی قابلیت دی ہے۔ اور تم نے اس کا ثبوت گذشتہ اجلاس خلافت میں منتظمانہ حیثیت سے دیا ہے۔ پس تم خدا کے واسطے میدان عمل میں اول گامزن ہو۔ اور مسلمانوں کی امامت کرو۔ جو کام خلافت نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس کی گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ ابتدا کرو اور ایسی ابتدا جو تدریجی ترقی کے ساتھ انتہا تک پہنچے۔

میں تمہارے انتظامات، تمہاری جد وجہد، تمہاری قربانی کی داد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدمت قومی میں تم صف اولین میں رہو۔ اور یہ صرف دار مجھ جیسے ناچیز سے حاصل کرو بلکہ بارگاہ الٰہی سے اجر کا حامل کرو۔

اس عریضہ کو میں ختم نہ کرتا اگر اپنا ناکارہ میری والدہ مکرمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ ایمان کے ہمراہ اول رکھتی تھیں۔

خادم قوم

عبد اللطیف میر مرکزی خلافت کمیٹی

صدر خلافت و کانگرس کمیٹی بجنور

وچیتر جیون کے خلاف مسلمانان للت پور کا اظہار نفرت

کالی چرن اڈیٹر مسافر آگرہ کی تصنیف وچیتر جیون کے اقتباسات مختلف اخبارات میں نکلنے اور للت پور مسلم پبلک کی نظر اور کانوں سے گذرنے سے جن مسلمانوں کے دل سخت مجروح ہوئے ... بعد نماز جمعہ ایک بڑا بھاری جلسہ جامع مسجد ... میں ہوا جس میں ہر ایک فرقہ کے مسلمان شامل ہوئے۔ مولوی محمد یونس صاحب ... نہایت پر تاثیر تقریر ... گورنمنٹ کی حفاظت کرنے کی تلقین کی اور اتفاق بڑھانے سے قرار پایا کہ۔

مسلمانان للت پور کا یہ عام جلسہ کالی چرن اڈیٹر آریہ مسافر آگرہ کی اس حرکت کو کہ اس نے اپنی تصنیف وچیتر جیون میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت ہتک آمیز، بالکل بے بنیاد اور شرمناک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور جس سے ہر ایک مسلم فرد کے مذہبی جذبات کو سخت ترین زخم پہنچایا ہے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

مزید برآں قرار پایا کہ چونکہ کتاب مذکور کی وجہ سے مذہبی منافرت اور کشیدگی بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اس لیے جلسہ ہذا گورنمنٹ عالیہ سے پر زور الفاظ میں استدعا کرتا ہے کہ کتاب مذکور فوراً ضبط کر لی جاوے اور اسکے مصنف کے خلاف قانونی کارروائی کی جاوے۔

اس کارروائی کی ایک ایک نقل بزبان انگریزی بخدمت ...

دس اُمیدواروں کی ضرورت ہے

گورنمنٹ محکمہ جات ریلوے و ٹیلیگراف کے متعلق حیرت انگیز تیاری مفت خوراک و رہائش کا انتظام تعلیم، کتابیں و اسٹیشنری مفت ملیگی۔ کرایہ ریل بھی دیا جاویگا۔ قواعد داخلہ چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ڈائرکٹر انڈیا سروس بورڈ دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

تو ذیل کے تحفے آزمایئے سب سے پہلے چہرے کو چھائیوں مہاسوں سے پاک و صاف کرکے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھ لو

پریمجال صابن

برائی بہاری رنگت اور درست کرنے والی خوشبو سے چہرے و بدن کو نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ و چھائیاں نہاسے فوراً کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کرکے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ ساہندانی ایک ...

زنانہ سنگھار بکس

اس دہلی کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لیے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پریکال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار اگر کی شیشی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار سستی شیشی ایک تولہ۔ ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ۔

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبیہ معہ پھا ۱۲ آنہ

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت مجرب قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۳ ماشہ ...

حب کمرکس

ہماری عجیب و غریب کسبل بڑھانے والی گولیاں واقعی کمرکس ثابت ہوئی ہیں لذت در کروٹ پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھائیے بارہ عدد ۱۲ آنہ

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

بندق کی متوالی آنکھ
مادہ پرستوں اور مرتدوں کے دل پر نشانے

آریہ سماج کی خوفناک سازش۔ مادہ پرستوں کا الحاد، پیشواؤں کی خود پرستی اور خدا فراموشی سے مسلمان عاجز اور پریشان ہیں۔ جو لوگ حقیقی پیشوا، سچے رہنما اور دردمند کی تلاش میں ہیں ان کو خبر کر دو کہ دہلی کا رسالہ پیشوا ایڈیشن ہر مہینہ ایمان و عرفان کی آندھیاں لیکر آتا ہے اور نئی تہذیب کے عقائد اور تمدن اور خود پرستی اور الحاد و ارتداد کو گھاس کے تنکوں کی طرح اڑا کر لے جاتا ہے۔ اسکی دلیرانہ نکتہ چینی سے پیشواؤں کے کیمپ میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اسکے دندان شکن جوابات سے آریہ سماجی قلعہ میں زلزلہ آگیا ہے۔ وہ ہر مہینہ حقیقی رہنمایان ملت (علماء و مشائخ اور سیاسی لیڈر) کی عزت کے تحفظ اور جھوٹے بے ایمان خود غرض، خدا فراموش، خود پرست پیشوایان قوم کے مکر و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہے۔ اس میں تبلیغی، تنظیمی، اصلاحی مضامین کا مکمل ذخیرہ ہوتا ہے۔ اچھی لکھائی، اچھی چھپائی، سفید کاغذ بڑی تقطیع کے ... صفحے اور قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ۔

نمونہ مفت منگا کر دیکھئے۔ چندہ بسند کیجئے۔ ...

المشتہر

سید حسن انیس منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان۔ دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ بھی سفید بال چھٹے لگے ہے اگر دو مہینہ تک ... نکلے تو دونے دام واپس ...

منیجر پیر برنا آفس ہسپٹ پوسٹ ... ضلع دربھنگہ

خضاب

یہ اُڑنے چاند تارے کے ہیں افعال

جو ان عورت جوان مرد جوان سال

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کہ ... تمام ... میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

زندگی اور دولت مفت

عروس زندگی نامی کتاب جو اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے اور پڑھنے والے کو تندرستی، دولت، خوشحالی اور مسرت سے مالا مال کر دیتی ہے بالکل مفت طلب کریں۔

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	⅓ کالم	¼ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش و خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ... کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ... فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ... فیصدی کمیشن دیا جائیگا (۵) ... (۶) اجرت اشتہارات کی ... (۷) ... (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس پر ... تصویر ہوگی (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

دونو جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلیے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھایئے۔

قرآن مجید مترجم مجلد

یہ قرآن مجید با ترجمہ بہت بڑے حروف سے ... بہت پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی ... ہدیہ صرف ... روپیہ (۶)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ مثل دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوتی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ ... مجلد ... بستہ ...

دعا گنج العرش مترجم مجلد

... دعا کبیر و اسما ... مع ترجمہ ... (۴ / ۲)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب حسن و عشق میں عجیب طرز سے گھرداری میں عجیب طریق سے یہ لکھا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے ... فی جلد ...

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پاکر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد ... مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتابیں بھی ملتی ہیں۔

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

خضاب رومی

یہ خضاب خاص استنبول سے منگوایا گیا ہے ... چینی کے ڈبہ ہیں۔ وقت استعمال گرم یا سرد پانی میں گھول کر بالوں پر لگا دیں پھر ... خشک ہونے کے بعد گرم یا سرد پانی سے دھو لیں بفضلہ تعالیٰ بال نرم اور قدرتی رنگ پر سیاہ ہو جائیں گے ... بدبو سے پاک ہے۔ ایک ڈبہ ۳ ماہ کافی ہوگا۔ قیمت مع مصارف تین روپے آٹھ آنے (عـہ)

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی

تجار الکتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰

بمبئی نمبر ۹

عربی قاعدہ جدید

یا احسن القواعد ۲ پانچ عدد ۸ تاجروں کے لیے خاص رعایت

پتہ۔ محمد سکندر علی عفی عنہ مقام ترا ... ڈاکخانہ کاکور ضلع سلہٹ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارھویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے۔ ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ ...

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
یداللّٰہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی
ملی مودودی
جلد ۳ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲ جون ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۶

ایام حج

اپنے رب سے مطابق ... اپنے امام کے احکام کو سنیں اور سالانہ اس کی شریعت کے احکام ان کے سامنے پیش ہوں۔ اور وہ ان پر عمل کریں۔ ... احکام اور عبادتیں ... انجام دینی ہوتی ہیں ... وہ ذریعہ ہیں ... تمام دنیائے اسلام ...

کرنے کے لیے تیار ہو۔ خدائے ملت کا یہ اجتماع عظیم ہے اس کے گھر کے سایہ کے تلے ہونے والا ہے دنیائے اسلام کی یکجہتی بھی پوری کیجا سکے ممکن ہے کہ کچھ لوگ مکہ معظمہ کو مسلمانوں کا ایک سیاسی مرکز قرار دینا پسند نہ کریں کیونکہ ان کے خیال میں تو عبادتخانہ محض عبادت ... علیہ السلام نے بیت المقدس کے سامنے ... وہ اپنے باپ کے گھر کو دنیا کا بازار بنانا نہیں چاہتے تھے لیکن ... ابن عباس فرماتے ہیں کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہ کرتے تھے تو ... آیت نازل ہوئی۔

... علیکم جناح ان تبتغوا ... اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو یہ ... من ربکم (بقرہ) کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں لوگ عرفات سے لوٹ کر تجارت ... (ابوداؤد) (لیس علیکم جناح) کے لفظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف جواز اور تخییر کی دلیل ہے کیونکہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کا حکم بھی انہی لفظوں میں ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ صرف جواز مقصود ہوتا تو فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما (طواف نہ کرنا کوئی گناہ کی بات نہیں) کی بجائے یہ فقرہ ہوتا کہ
فلا جناح علیہ ان یطوف بہما طواف نہ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے۔

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حج کی غرض صرف طواف کعبہ، مروہ و صفا کے درمیان دوڑنا اور قربانی ہی کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کی اصلی غرض امام وقت کے پاس جانا اور اپنے دنیاوی و دینی مصالح پر غور کرنا مسلمانان عالم کے ساتھ مذہبی، سیاسی، معاشری، اقتصادی، ہر قسم کے تعلقات کو مضبوط کرنا اور باہمی تعاون و دستگیری ... محتاج مسلمان کی امداد ہے۔ اسی لیے خدا نے حکم دیا ہے۔

فان احصرتم فما استیسر من الہدی (بقرہ) اگر کسی وجہ سے تم رک جاؤ تو جو قربانی ممکن ہو کعبہ شریف کو بھیجو۔

(حج)

معاہدہ وہی معاہدہ ہے جس کا اعلان حج کے روز ... کیف یکون للمشرکین عہد عند اللہ و عند رسولہ الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام (توبہ) اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے عہد ہو سکتا ہے بجز ان لوگوں کے جن سے مسجد حرام کے پاس تم نے معاہدہ کیا۔

آنحضرت کے بعد مدتوں تک خلفائے حج کی اہمیت سمجھی تھی، مگر مدتوں سے ہم اس کی اصلی غرض کو بھلا چکے تھے۔ مگر دنیا نے اپنا بھولا ہوا سبق خدا کا شکر ہے کہ اب یاد کر لیا۔ اور الحمد للہ کہ اس مقصد کو سب سے پہلے ہندوستان ہی نے پیش کیا اور دنیا نے قبول کیا چنانچہ مدتوں کے بعد امسال حج کے موقع پر خدا کے اس حکم پر عمل ہوگا کہ
ولیشہدوا منافع لہم لوگوں کو چاہیے کہ اپنے منافع کے لیے حاضر ہوں۔

صدیوں کے بعد ۲۰ ذیقعدہ کو مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پڑوس میں تمام دنیائے اسلام کے نمایندے جن کو خالص ہم آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی زبان میں (عریف قوم) کہنا چاہیے جمع ہوں گے۔ تاکہ اخوت اسلامیہ کی تقویت، حج اور زیارت کے لیے سہولت بہم پہنچائی جائے اور خانہ کعبہ کو حقیقی عالمگیر (مقیم دیسی اور پادری پردیسی اور غیر ملکیوں) کے لیے یکساں بنانے کی تدبیریں سوچیں۔ افسوس اس وقت دنیائے اسلام میں کوئی امام نہیں جس کے سامنے تمام دنیائے اسلام ...

... کامیاب اترے۔ اس لیے ... ان کے مرکز کو مثابۃ للناس لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ قرار ... تاکہ وہ اعلان کر دیں ... مرکز امامت میں آکر اپنے امام سے ملیں۔ اور اپنی منفعت کی باتوں پر غور کریں لیشہدوا منافع لہم اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خدا کی عبادت بھی کریں۔
خداوند عالم نے حج کے ذکر کے ساتھ مسجد حرام کے لیے یہ بھی فرمایا ہے
جعلناہ للناس سواء العاکف فیہ والباد ہم نے اسے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے وہاں کا مقیم اور باہر سے آنیوالے سب برابر ہیں۔

کیونکہ کعبہ مکرمہ صرف عرب کا یا کسی ایک نسل کا مرکز امامت نہیں بلکہ تمام دنیا کے امام کا مرکز ہے۔ البتہ جو لوگ طواف، اعتکاف، رکوع سجود، وغیرہ ضروریات اسلام سے منکر ہیں ان سے اس گھر کو پاک رکھنا چاہیے۔

حج اور جہاد دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی بدی اور گناہ کا استیصال اور نیکی اور ثواب کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ مگر جہاد ایک تخریبی عمل ہے اور حج تعمیری کام ہے۔
حج کی حقیقت اور اصلی غرض صرف یہ ہے کہ سال میں ایک مرتبہ تمام دنیا کے نیکوکار بندے خدا کے گھر میں آئیں اور ...

تجارت اور ثواب

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر میں ایسے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو کمیشن پر اس کی توسیع اشاعت کے لیے کوشش کریں بیکاروں کے لیے یہ ایک مفید مشغلہ ہے اور تجارتی کاروبار کرنے والوں یا کمپنیوں اور انجمنوں کے سفیروں کے لیے یہ ایک مزید فائدہ کی صورت ہے۔ اسمیں مالی فائدہ الگ ہے اور پیغام حق کی اشاعت کا ثواب الگ، گویا ہم خرما و ہم ثواب۔
اگر آپ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آج ہی دفتر الجمعیۃ کو خط لکھکر باقاعدہ ایجنٹ بن جائیے کمیشن معقول دیا جائیگا۔ (مینیجر)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان لاجواب عبارت سلیس زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست، مدلل و صحیح، حوالجات درست نہ فضول گوئی نہ طولانی کہ عبارت ... بلکہ ہر ایک کتاب ... ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

... سفر کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول کا ہے ... تورات زبور و انجیل میں انکی بابت جو پیشگوئیاں ہیں ... تاریخ وغیرہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت مع محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اور تطبیق احادیث کا ... واقعات یوسفی کی تنقید ... اسرائیلی روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت مع محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت عامہ ہے ... کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے کثیر اسلامی ... کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول ... جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ
منیجر فیض الحق ... رحمۃ للعالمین ... دروازہ ریاست پٹیالہ

مجاز نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہو گی لیکن صرف ایک ... آپکا ... بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ... (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) امید ہے کہ اس آیۂ قرآنی کو درمیان میں لانے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط ... عام جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح ... تصور نہ کریں گے ... حیرت انگیز ... کو لطف شباب ... حرف بحرف صحیح ...

لطف شباب کیا ہے؟
سفوف و طلا

لطف شباب کے فوائد ... لاغری دور ہو کر ... پیدا ہوتی ہے اور ... قوت عود کر آتی ہے ... خون صالح پیدا ہو کر ... کثرت جماع ... طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آجاتی ہے۔ وہ تمام عوارض ... حرکات سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ... اعضا میں ... پیدا ہوتی ہے ... کثرت ہوتی ہے ... برداشت ... اسلئے اس کیس کو ... زیادہ ... قیمت ... محصول ... کیلئے ایک ... بھیجئے۔ المشتہر
حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

حیرت انگیز چوہے دان

یہ عجیب و غریب چوہے دان امریکہ کی ایجاد ہے۔ چوہے مارنے کا اس سے بہتر آلہ آج تک ایجاد نہیں ہوا۔ اسکا وزن شکل سے دو چوہوں کی برابر ہوگا لیکن تعریف کی بات یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا اور طاقتور سے طاقتور چوہا نہایت آسانی سے اسکا شکار ہو جاتا ہے۔ آپ چوہے دان لگا کر رکھ دیجئے۔ چوہا جب آکر روٹی کے ٹکڑے کو پکڑے گا تو چوہے دان فوراً الٹ کر اسکی گردن دبوچ لیگا جس وقت چوہا پھنستا ہے تو عجیب تماشہ دیکھنے میں آتا ہے بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی شکاری نے شکار پکڑا ہو چوہے اس چوہے دان سے اس قدر جلد جلد پھنستے ہیں کہ دو تین ہی روز میں گھر چوہوں سے خالی ہو جاتا ہے۔ فی الحال اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ جب یہ چوہے دان فروخت ہو جائیں گے تو قیمت بڑھا دی جائے گی۔ ایک چوہے دان کی قیمت ... محصول ڈاک ... ہمارا پتہ:
الیس علی حسین سوداگر گھڑی و گھنٹہ بازار مرغ ہریگیٹ مرادآباد

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸/)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا گل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) محصول ڈاک چھ آنے (۶/)۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- ڈاکٹر بودھ ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

مفت!! مفت!

سفید داغ

ہمارے دوا خانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ)
برص سفید داغ سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کیے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

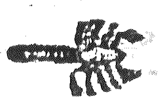

بچھو کی دوا

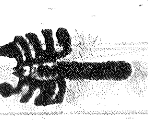

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

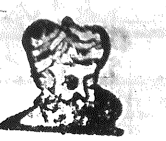

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰/)۔
بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔
المشتہر
راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۵۲ اہیرین روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ:- راج وید کلکتہ)

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

ملی مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ ہجری - مطابق ۲ جون ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۶

ایام حج

تقریب وانگی فد خلافت

(از مولانا ابو الجلال صاحب ندوی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس آیت میں سب سے پہلی غرض فرضیت حج کی یہی بتائی گئی ہے کہ لیشھدوا منافع لھم (لوگ اپنے اپنے منافع حاصل کریں) -

آنحضرت صلعم نے جب حج فرمایا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی چاہی تو پہلے آیت تلاوت کی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ پھر فرمایا کہ جس جگہ کا خدا نے ذکر پہلے کیا ہے وہیں سے ابتدا کرو - اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں کسی چیز کے ذکر کا مقدم ہونا کیا معنی رکھتا ہے -

ان آیات کو باہم ملا کر غور کرو - دنیا میں سب سے پہلے حج کی حقیقت یہ تھی کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا - وہ امتحان میں کامیاب اترے - اس لیے خدا نے ان کو امامت سپرد کی - اور ان کے مرکز کو مثابۃ للناس لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دیں کہ دنیا بھر کے نیکوکار بندے مرکز امامت میں آ کر اپنے امام سے ملیں - اور اپنی منفعت کی باتوں پر غور کریں لیشھدوا منافع لھم - اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خدا کی عبادت بھی کریں -

خداوند عالم نے حج کے ذکر کے ساتھ مسجد حرام کے لیے یہ بھی فرمایا ہے

جعلناہ للناس سواء العاکف فیہ والباد — ہم نے اسے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے وہاں کا مقیم اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں -

کیونکہ کعبہ مکرمہ صرف عرب کا یا کسی ایک نسل کا مرکز امامت نہیں بلکہ تمام دنیا کے امام کا مرکز ہے - البتہ جو لوگ طواف - اعتکاف - رکوع سجود - وغیرہ ضروریات اسلام سے منکر ہیں ان سے اس گھر کو پاک رکھنا چاہیے -

حج اور جہاد دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی بدی اور گناہ کا استیصال اور نیکی اور ثواب کو دنیا میں رائج کرنا ہے - مگر جہاد ایک تخریبی عمل ہے اور حج تعمیری کام ہے -

حج کی حقیقت اور اصلی غرض صرف یہ ہے کہ سال میں ایک مرتبہ تمام دنیا کے نیکوکار بندے خدا کے گھر میں آئیں اور اپنے برے بھلے پر غور کریں اپنے امام کے احکام کو سنیں اور سالانہ اس کی شریعت کے احکام ان کے سامنے پیش ہوں - اور وہ ان پر عمل کریں -

حج میں جو کام اور عبادتیں انجام دی جاتی ہیں وہ بذات خود خدا کی مہربانیوں کے حصول کا ذریعہ ہیں لیکن حج کا اصلی مقصد تمام دنیا کے مسلمانوں کا یکجا ہو کر اپنے یکجائی منافع کی دیکھ بھال کرنا ہے - حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے بعد حج نام رہ گیا تھا صرف طواف کا - صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے اور اونٹوں کی قربانیوں کا - لیکن جب خدا نے وعدۂ ابراہیم کے مطابق دنیا کے رسول اعظم کو جو امام اعظم بھی تھا مبعوث کیا تو ہم کو بتایا گیا کہ خدا کو اصل میں ... گوشت اور خون کی حاجت نہیں وہ قلب کا تقویٰ چاہتا ہے - آنحضرت صلعم نے حج سے وہی کام لینا شروع کیا جس کے لیے حج ضروری قرار دیا گیا تھا - مسلمانوں کو یاد ہے کہ حج کے موقع پر آنحضرت صلعم ہر قسم کے مسائل بیان کرتے تھے - حج کو قبول اور فسخ کرنے کا اعلان بھی اسی حج کے دن ہوتا تھا - سورۂ براءۃ اور پھر ہو کفار کو اعلان جنگ کہاں اور کس دن دیا گیا -

واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین — اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے روز لوگوں کو اعلان ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے -

کیا تم اس آیت سے کچھ نتیجہ نکال سکے - اس وقت مدینہ میں تھا لیکن فسخ معاہدہ کا اعلان مکہ میں حج اکبر کے دن کیا گیا - کیونکہ یہ اعلان نہ صرف خدا و رسول کا تھا بلکہ سارے مسلمانوں کا تھا - آج بھی مسلمانوں کا معاہدہ وہی معاہدہ ہے جس کا اعلان حج کے روز مجمع عام میں کیا جائے -

کیف یکون للمشرکین عھد عند اللہ وعند رسولہ الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام (توبہ) — اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے عہد ہو سکتا ہے بجز ان لوگوں کے جن سے مسجد حرام کے پاس تم نے معاہدہ کیا -

آنحضرت کے بعد مدتوں تک خلفاء نے حج کی اہمیت سمجھی تھی - مگر مدتوں سے ہم اس کی اصلی غرض کو بھلا چکے تھے - گو دنیا نے ہم بھولا ہوا سبق خدا کا شکر ہے کہ اب یاد کر لیا - اور الحمد للہ کہ اس مقصد کو سب سے پہلے ہندوستان ہی نے پیش کیا اور دنیا نے قبول کیا چنانچہ مدتوں کے بعد امسال حج کے موقع پر خدا کے اس حکم پر عمل ہو گا کہ

ولیشھدوا منافع لھم — لوگوں کو چاہیے کہ اپنے منافع کے لیے حاضر ہوں -

معلوم ہوں کے بعد ۲۰ ذیقعدہ کو مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پڑوس میں تمام دنیائے اسلام کے نمایندے جن کو خالص آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی زبان میں (بتعریف قوم) کہنا چاہیے جمع ہوں گے - تاکہ اخوت اسلامیہ کی تقویت - حج اور زیارت کے لیے سہولت بہم پہنچائی جائے اور عامۂ کعبہ کو حقیقی عاکف (مقیم دیسی) اور بادی (پردیسی اور غیر ملکیوں) کے لیے یکساں بنانے کی تدبیریں سوچیں - افسوس اسوقت دنیائے اسلام میں کوئی امام نہیں جس کے سامنے تمام دنیائے اسلام ... امام ...

کرنے کے لیے تیار ہو - خدا نے وعدہ کیا کہ اجتماع عظیم اس کے گھر کے سایہ کے تلے ہونے والا ہے دنیائے اسلام کی بیکسی بھی پوری کیجا سکے - ممکن ہے کہ کچھ لوگ مکہ معظمہ کو مسلمانوں کا ایک سیاسی مرکز قرار دینا پسند نہ کریں کیونکہ ان کے خیال میں تو عبادت خانہ مخصوص عبادت خانہ ہے ... بیت المقدس کے سامنے ... دی تھیں وہ اپنے باپ کے گھر کو دنیا کا بازار بنانا نہیں چاہتے تھے لیکن حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہ کرتے تھے تو خدا کی آیت نازل ہوئی -

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم (بقرہ) — اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو یہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے -

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں لوگوں کو عرفات سے لوٹ کر تجارت کا حکم دیا گیا (الوداد) - لیس علیکم جناح کے لفظ سے یہ دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ یہ صرف جواز اور تخییر کی دلیل ہے کیونکہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کا حکم بھی انہی لفظوں میں ہے - حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر صرف جواز مقصود ہوتا تو فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما طواف کرنا کوئی گناہ کی بات نہیں کی بجائے یہ فقرہ ہوتا کہ فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما طواف نہ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے -

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حج کی غرض صرف طواف کعبہ مروہ و صفا کے درمیان دوڑنا اور قربانی ہی کرنا نہیں ہے - بلکہ اصلی غرض امام وقت کے پاس جانا اور اپنے دنیاوی و دینی مصالح پر غور کرنا مسلمانان عالم کے ساتھ مذہبی سیاسی - معاشری - اقتصادی ہر قسم کے تعلقات کو مضبوط کرنا اور باہمی تفرقہ دست اور (خارج) مسلمان کی امداد ہے - اسی لیے خدا نے حکم دیا ہے -

فان احصرتم فما استیسر من الھدی (بقرہ) — اگر کسی وجہ سے تم رک جاؤ تو جو قربانی ممکن ہو کعبہ شریف کو بھیجو -

(ج)

تجارت اور ثواب

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر میں ایسے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو کمیشن پر اس کی توسیع اشاعت کے لیے کوشش کریں - بیکاروں کے لیے یہ ایک مفید مشغلہ ہے اور تجارتی کاروبار کرنے والوں یا کمپنیوں اور ایجنٹوں کے سفیروں کے لیے یہ ایک مزید فائدہ کی صورت ہے - اسمیں مالی فائدہ الگ ہے اور پیغام حق کی اشاعت کا ثواب الگ - گویا ہم خرما و ہم ثواب -

اگر آپ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آج ہی دفتر الجمعیۃ کو خط لکھکر باقاعدہ ایجنٹ بنئے کمیشن معقول دیا جائیگا - (مینیجر)

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے - کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے - پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے - پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے پیتے ہیں - آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) - محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸)

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ پیپ ہونا کا کر کانگ اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کی جان پر نوبت آ جاتی ہے - اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں - قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) محصول ڈاک چھ آنے (۶)

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: ڈاکٹر بودھ ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی

مفت!! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجکر نمونہ کی دوا منگا لیجئے - چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں - مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں -

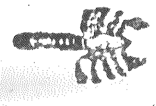

بچھو کی دوا

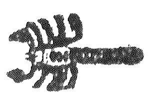

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے - روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے - قیمت ایک پیکٹ ... محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا -

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے - بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں -

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بے نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ - دلائل قوی - براہین جچیت - مدعا صحیح - حوالجات درست - مندرجہ ذیل کتابیں ... بلکہ ہر ایک مسلمان کے لیے ضروری ہیں

(۱) سفر الرشادیہ یعنی سفرنامہ حجاز

... حرمین شریفین کے حالات کا بیان ... احکام الٰہی اور فرمان رسول کا ... توراۃ و زبور و انجیل میں ... پیشگوئیاں ... تاریخ ... حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں - قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر ... لغت اور ... احادیث ... واقعات ... اسرائیلی روایات ... قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ... اس کتاب کی مقبولیت ... کتاب ... جامعہ ملیہ ... جامعہ عثمانیہ دکن ... ہندوستان ... اسلامی ... جلد اول ... جلد دوم ... ملنے کا پتہ ... رحمۃ للعالمین ...

جائز نکاح سیکھیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ... صرف ایک بات ... بدکاریوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی ... بیان کو ... لطف ...

لطف شباب کیا ہے؟

... لطف شباب کے فوائد ... طاقت ... المشتہر

حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ نمبر ... دہلی

حیرت انگیز چوہے دان

یہ عجیب و غریب چوہے دان امریکہ کی ایجاد ہے - چوہے مارنے کا اس سے بہتر آلہ آج تک ایجاد نہیں ہوا ... لیکن تعریف کی بات یہ ہے کہ ... آسانی سے اسکا شکار ہو جاتا ہے - آپ چوہے دان لگا کر رکھدیجئے - چوہا جب آکر روٹی کے ٹکڑے کو کھینچے گا تو چوہے دان فوراً الٹ کر اسکی گردن دبوچ لیگا جسوقت چوہا پھنستا ہے تو عجیب تماشہ دیکھنے میں آتا ہے ... چوہے دان ... قیمت ... محصول ... ہے -

الیس علی حسین سوداگر گھڑی و گنبد بازار ... مرادآباد

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار ... دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی
۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۳)

انتقال برار کا معاہدہ کرنے کے بعد حکومت ہند کچھ عرصہ تک نظام کو یہ کہہ کر بہلانے کی کوشش کرتی رہی کہ یہ انتقال دوامی نہیں ہے بلکہ محض عارضی طور پر ان انتظام انگریزی انتظام میں لے لیا گیا ہے۔ نواب ناصر الدولہ مرحوم کے بعد نواب افضل الدولہ مرحوم کے ...

... کے ساتھ ایک دفعہ اس قسم کی ہی ہے کہ تمام پچھلے معاہدات کو منسوخ کر دیتی ہے اور اس طرح صوبہ برار مستقل طور پر انگریزوں کے ہاتھ آ جاتا ہے۔"

آگے چل کر مصنف موصوف لکھتا ہے کہ:۔

"سید حسین (بلگرامی) یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ مجوزہ جدید معاہدہ کا مسودہ ... تیار رکھا ہے۔ ان کو اس کی ایک نقل یا خلاصہ دکھایا گیا ہے اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ جب نظام ... عمر کو پہنچینگے تو یا تو اس معاہدہ کو ان کی تخت نشینی کے لئے لازمی شرط کے طور پر ان کے سر چپک دیا جائے گا یا اس سے پہلے ہی اس پر ... کے دستخط لے لئے جائینگے۔ انکا خیال ہے کہ یہ کارروائی قانون کے مطابق کی جا سکتی ہے کیونکہ کونسل آف ریجنسی کو شاہانہ اختیارات حاصل ہیں۔ کونسل جن لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان میں ایک تو بڈھا اور غیر مستقل پنشنکار ہے، دوسرے تخت کے امیدوار خورشید جاہ ہیں اور یہ دونوں ریذیڈنسی کے اثر میں ہیں۔ تیسرے بشیر الدولہ ہیں جنکا کوئی خاص رنگ یا مضبوط کیرکٹر نہیں ہے۔ رہے نوجوان سالار جنگ سو وہ کونسل ...

...

پچھلے معاہدات کے متعلق بالکل غلط یقین دلایا اور دھوکہ دیکر اُنسے ۱۹۰۲ء کے معاہدہ پر دستخط حاصل کر لئے۔ (باقی)

موتمر اسلامی

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ۲۲ رمضان کے "الجمعیۃ" میں ہم نے "موتمر اسلامی" کے متعلق سلطان ابن سعود کی دعوت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"اس پیغام میں دعوت موتمر کی جو اغراض بیان کی گئی ہیں ان میں اس چیز کی تصریح نہیں ہے جو انعقاد موتمر کی بنیادی غرض ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حرمین کی خدمت ان کے راستوں کی حفاظت ان کے زائرین و وافدین کی راحت و آسائش اور ان کے مستقبل کی تامین تمام مسلمانوں کی مشترک اغراض ضرور ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ان تمام امور کا مدار حکومت حجاز کی صحیح تشکیل پر ہے۔ تا وقتیکہ موتمر اسلامی اہل حجاز کو اپنے مشورہ سے حکومت حجاز کی تشکیل میں مدد نہ دے اس کا وجود چنداں مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر خود حکومت کی تشکیل میں کوئی بنیادی ...

...

اقتباسات

جریدہ ام القریٰ اور الجمعیۃ

موتمر اسلامی کے متعلق بعض تصریحات

جریدہ ام القریٰ نے ۲۲ رمضان المبارک کے "الجمعیۃ" سے نوٹ کو نقل کرنے کے بعد جو ہم نے "موتمر اسلامی" کے عنوان سے لکھا تھا حسب ذیل اظہار رائے کیا ہے:۔

ہم نے یہ اقوال اپنے ہندوستانی دوستوں کے اخبار سے نقل کئے ہیں ہم ہر وقت ان کے افکار و آراء پر اطلاع حاصل کرتے رہنے کی انتہائی تمنا رکھتے ہیں جیسی خود ان تک اپنے افکار و آراء کو پہنچانے کی تمنا ہمارے دل میں ہے تاکہ ہم میں سے ہر ایک اپنے دوسرے بھائی کے خیالات ...

...

ہمارے نجدی بھائیوں کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا کے مسلمان حجاز یا حجازیوں کے بدخواہ نہیں ہیں۔ حجازی جس آزادی کے خواہشمند ہیں اس سے انہیں کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ان کا مقصد تو حقیقی معنوں میں حجاز کو دنیائے اسلام کا مرکز اور قلب بنانا ہے جس سے حجاز کی سیادت قومی ہی نہیں بلکہ سیادت دینی بھی قائم ہو جائے گی۔ اس سے کسی کو چونکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اہل نجد خلوص قلب کے ساتھ اسلام کی کوئی خدمت کرنی چاہتے ہیں تو انہیں اس خدمت کے لئے تمام مسلمانوں کا اشتراک عمل حاصل کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اجنبی قرار دیکر ان میں اپنے اور پرائے کا امتیاز قائم کرنا۔

ٹرکی اور اٹلی

ٹرکی اور اٹلی کے درمیان جنگ چھڑنے کا امکان روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک طرف ٹرکی سے خبر آئی ہے کہ ترکوں کی جنگی مشینیں مدافعت کے لئے حرکت میں آ گئی ہے اور سمرنا پر ۳ لاکھ فوج ہر اچانک حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اسکیل کانٹے سے درست جمع کر دی گئی ہے۔ دوسری طرف اٹلی سے خبر آئی ہے کہ سینور مسولینی سواحل کی روم طلبی میں اٹلی کے لئے جگہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور سینیٹ میں کھلے بندوں کہہ رہا ہے کہ اٹلی کو عقلی و اقتصادی توسیع کی ضرورت ...

...

مسلمانوں کا احساس ملی

...

موتمر اسلامی میں دول اسلامی کی شرکت

...

معین پر پہنچ جائیں گے۔

فلسطین و شام کے ملک

فلسطین کی مجلس اسلامی اعلیٰ کے رئیس نے جلالۃ الملک کو اطلاع دی ہے کہ وہ دعوت موتمر کو قبول کرتے ہیں۔ اور شرکت کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح شام سے بھی اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے بعض لوگ شامی مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے آئیں گے۔

(ام القریٰ)

شام میں قتل و غارت کا دور دورہ

دمشق و اطراف دمشق میں فرانس کے ہولناک مظالم

ہمارا نامہ نگار خصوصی دمشق سے یکم مئی کو اطلاع دیتا ہے کہ:۔ حکومت نے محلہ میدان کے باشندوں سے اس جرمانہ کا مطالبہ کیا جو ۱۵ مارچ کو ایک فرانسیسی سپاہی کی جان کے عوض ان پر مقرر کیا گیا تھا اس نے انہیں دھمکی دی کہ اگر تم نے جرمانہ ادا نہ کیا تو گولہ باری کی جائے گی۔ اور پانی بند کر دیا جائیگا۔ چونکہ محلہ میدان کے اکثر باشندے شہر چھوڑ چکے ہیں اور اب سوائے فقراء اور معذورین کے اور کوئی باقی نہیں رہا ...

...

دمشق پر بربادیوں کا ہجوم

...

جدہ میں پانی صاف کرنے کی مشین

...

(ام القریٰ)

خبر قیاسات

عالم اسلامی

ریف

زوال ریف کے خفیہ اسباب

جہاد ریف کے پس پردہ حقائق

لندن ۲۶ مئی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار طنجہ سے لکھتا ہے کہ اہل مراکش بیان کرتے ہیں کہ صرف ایک ہفتہ گذرا کہ علاقہ ریف میں امیر محمد بن عبدالکریم کا کامل اقتدار تھا اور اسکو وہ اس طرح برقرار رکھے ہوئے تھے کہ جس پر بھی بزدلی اور نامردی کا الزام ہوتا تھا اس کا سر تن سے جدا کر دیا جاتا تھا۔

اسی دہشت ظلم اور انتقام سے تنگ آکر قبائل نے ہسپانوی اطاعت قبول کرنا شروع کر دیا۔ ممکن ہے کہ قبائل متفقہ فرانسیسی و ہسپانوی حملہ سے ڈر گئے ہوں۔

اب امیر محمد کے پاس مال نہیں ہے سپاہ مراکش کا ایک ٹکڑا ...... ان کی فوج ...... صرف ایک مختصر سی جمعیت رہ گئی ہے اور اب ان کا نظام ...... کو موصوف کے اس دعویٰ ...... مذہبی پیشوا ہیں ان کی طرف بہت سے مسلمانوں کو مائل کر دیا تھا۔ امیر غازی کی اطاعت ...... جہاد ریف کی بہت ......

کو پردہ ...... نامہ نگار کا خیال ہے کہ جو خط و کتابت امیر موصوف نے ...... کی تھی ...... ان کا فقدان ...... حیرت انگیز ...... جائیں گی جو اس قدر ...... خرابیہ اور بربادی کی ...... ان تحریروں سے ان معاون کا بھی پتہ چل جائیگا جو علاقہ ریف میں ...... جاتی ہیں اور جنکا ٹھیکہ لینے کی خواہش کرکے غیر ملکی لوگ ریف میں جاتے تھے۔ اور اس طرح اہل ریف کا لالچ بڑھتا گیا۔

نامہ نگار کہتا ہے کہ اطاعت کرنے سے ایک دو روز قبل امیر موصوف نے ایک معتبر قاصد کے ذریعہ پیغام رسانی کرکے یہ چاہا تھا کہ دیگر دول درمیان میں پڑ کر ان کو بچا لیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سے پہلے دو دو مرتبہ امن وامان کی بحالی کے لئے دولت برطانیہ سے بھی مداخلت کی درخواست کر چکے تھے۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ بہت جلد وہ ذرائع معلوم ہو جائیں گے جہاں سے شہ پاکر امیر غازی فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ یہ لوگ ریفیوں کو بہکایا کرتے تھے کہ دیکھو فرانس و ہسپانیہ کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ لڑتے لڑتے جنگ کرکے اہل ریف کو اپنے جال میں پھنسالیں۔

(ٹائمز کا خاص تار)

غازی ریف کی عجیب وغریب شخصیت

حیرت انگیز واقعات کے انکشاف کی امید

لندن ۲۷ مئی۔ امیر محمد بن عبدالکریم کی اطاعت پذیری سے صرف دنیا کی ایک عجیب ترین شخصیت کے کارناموں کا ہی خاتمہ نہیں ہو گیا ہے بلکہ اب اہل مراکش اور ہسپانیوں کے درمیان آئندہ کوئی جنگ بھی نہ ہوگی۔ یہ وہ شخص تھا جس نے ۱۹۲۱ء میں بمقام انوال ہسپانیوں کو ذلیل ترین شکست دی اور پانچ سال کامل دنیا کی دو زبردست طاقتوں یعنی فرانس و ہسپانیہ کے خلاف زور و جرأت کی جنگ کرتا رہا۔

امیر محمد بن عبدالکریم کوئی معمولی جاہل اور اناڑی پہاڑی نہیں ہیں بلکہ یہ وہ شخص ہیں کہ آغاز جنگ سے دو سال پہلے انکو حکومت ہسپانیہ نے اپنا ہاں مہمان رکھا تھا۔ میڈرڈ کی تعلیم کا یہ نتیجہ ہوا کہ انہوں نے غیر ملکی ماہرین کو ملازم رکھا تاکہ وہ قبائل کو جدید فنون حرب کی تعلیم دیں۔ ...... تمام فوجی نظام کا بندوبست ایک وسیع سلسلہ ٹیلیفون سے رکھتے تھے۔

جہاد ریف کے سیاسی نتائج میں ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ ہسپانیہ اور فرانس میں ...... قائم ہو گئی تھی اور دولت فرانس کو بھی یہ محسوس ہو گیا تھا کہ ...... ہسپانیہ نے بلکہ ......

اخبار ٹائمز نے ایک مقالہ افتتاحیہ میں اظہار امید کیا ہے کہ امیر غازی کی خط و کتابت شائع کر دی جائے گی جس سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ جو جماعتیں معدنیات کے ٹھیکے لینا چاہتی تھیں انہوں نے کیا کیا سازشیں کی تھیں اور انہوں نے کس طرح مجاہدین ریف کو جوش دلایا تھا۔ (ٹائمز کا خاص تار)

ریف کے فرانسیسی قیدی رہا کر دئیے گئے

فاس ۲۶ مئی۔ غازی عبدالکریم نے تمام فرانسیسی قیدیوں کو رہا کر دیا جنہیں سرحد کی دوسری جانب ...... کیا۔ جہاں فوج نے ان کا خیر مقدم کیا اور سلامی دی۔
(برٹش یونائیٹڈ پریس)

غازی عبدالکریم کو تازہ بھیجا جائیگا

پیرس ۲۸ مئی۔ غازی عبدالکریم کو تازہ لے جایا جائے گا۔ انہوں نے پہلے آپ کو اور اپنے خاندان کو فرانس کی حفاظت میں ...... غازی موصوف نے سرحد کو عبور کرنے سے قبل فرانسیسی ہسپانی اور دیسی قیدیوں کو واپس کر دیا تھا۔

غازی عبدالکریم کے ہتھیار ڈالنے کی وجہ

...... ۲۸ مئی۔ غازی عبدالکریم کا ہتھیار ڈالنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ معلوم تھا کہ وہ ...... ہوئے نہیں ہیں بلکہ اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں ...... کے خوف سے فرار ہو گئے ہیں۔ ...... جو غازی موصوف کا آخری مامن تھا ...... اور تقریباً تمام ریف فرانسیسیوں اور ہسپانیوں کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ ...... کہ عبدالکریم کو شکست ...... ہے۔

ریف کی لوٹ میں ہسپانیہ و فرانس کا اشتراک

غازی ریف سے فرانس کی دشمنی

پیرس ۲۷ مئی۔ غازی عبدالکریم کے ہتھیار ڈال دینے پر فرانس میں جس اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے اس کا حال اخبارات کے مقالوں سے معلوم ہوتا ہے جو ریفیوں کی شکست کی خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ شائع کر رہے ہیں اور اس پر زور دے رہے ہیں کہ اب اس کا اعادہ نہ کیا جائے۔ ان کا بیان ہے کہ آئندہ ریف پر باقاعدہ حکومت کرنی چاہئے اور مراکش کی دولت کو لوٹنے کے لئے ہسپانیہ اور فرانس کا اتحاد عمل جاری رہنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ غازی عبدالکریم کو کسی اسلامی ملک میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائیگی اور فرانس نے کہا ہے کہ انہیں اس امر پر مجبور کیا جائے کہ وہ سلطان مراکش سے معافی کی درخواست کریں۔

لاماتان نے لکھا ہے کہ جرمنی اور بالشویک ریف میں فرانس کی تباہی کا جو خواب دیکھ رہے تھے وہ غازی عبدالکریم کی شکست ......

افغانستان

اعلیٰحضرت امیر افغانستان پر ایک بے جا اتہام

قونصل جنرل افغانستان کی تردید

جناب مولانا ظفر علی خاں کو دولت علیہ افغانستان کی جنرل قونسلگری کی طرف سے ایک فارسی مکتوب موصول ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جناب مستطاب مدیر شہیر جریدۂ زمیندار دام مجدکم۔ ہندوستان کے بعض جرائد میں کابل میں عید فطر کی تقریب کے حالات کے ضمن میں غلط بیانات شائع ہوئے ہیں اور لکھا ہے کہ اعلیٰحضرت امیر افغانستان عید فطر کے روز انگریزی لباس میں ملبوس ہوکر اور انگریزی ٹوپی پہن کر عیدگاہ کابل میں نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

جناب عالی! مجھے یقین ہے کہ یہ غلط بیانات آپ کے ملاحظہ گرامی میں آئے ہوں گے اور آپ کی خدمت میں جو افغانستان کے داخلی حالات سے اور اعلیٰحضرت امیر غازی کے اخلاق وعادات سے خاص طور پر مطلع ہیں اس مقالہ کی تردید میں تشریح ارسال کرنے کی چنداں ضرورت بھی نہ تھی۔ لیکن چونکہ آپ کے جریدۂ موقر یعنی زمیندار میں جسے بالفاظ دیگر متحدالاسلام کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ ان غلط بیانات کی تردید نظر سے نہیں گذری اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا کہ تشریح ذیل کے ذریعہ آپ کو یاد دلا دیا جائے۔

(۱) اعلیٰحضرت غازی پادشاہ افغانستان اوامر شرعیہ کے اسقدر سختی کے ساتھ پابند ہیں کہ وہ ایک لحظہ کے لئے احکام شرعیہ سے سرموتجاوز کرنا پسند نہیں فرماتے۔ علاوہ بریں ان کے دل میں ہر وقت یہ خواہش موجزن رہتی ہے کہ ملت افغانیہ کی مراسم و عادات کو بھی احکام شرعیہ کا پابند بنائیں۔ چنانچہ آپ ہر وقت وطنی ساخت کے پارچات پہنتے ہیں۔ اور اس امر کی طرف توجہ رکھتے ہیں کہ افغانستان ہی پیداوار سے تکمیل معاش کی جائے۔

(۲) چند سال سے افغانستان میں یہ قاعدہ مروج ہے کہ حضور دولت و منصبداران عسکری اپنے اپنے رسمی لباس پہنکر اور رسمی ٹوپیاں پہن کر عیدوں کے ساتھ مخصوص یعنی مسجد عیدگاہ میں آتے ہیں حضور شاہانہ بھی گذشتہ قواعد کی پیروی میں عیدین کی تقریبات پر ملی لباس میں ملبوس ہوکر خدام دولت کے ہمراہ عیدگاہ میں تشریف لاتے ہیں اور خدام دولت و ملت کے ہمراہ نماز ادا کرتے ہیں گذشتہ طریق سے حضور شاہانہ نے صرف اسقدر تجاوز کیا کہ اول تو وعظ کی امامت اور خطبہ کی قرأت بنفس نفیس ادا فرماتے ہیں۔ دوم حضور نے حکم دے رکھا ہے کہ تمام خدام دولت اپنے اپنے لباس وطنی پارچات سے بنایا کریں۔ اور کوئی غیر ملکی کپڑا پہنکر ایسی تقریبات میں شامل نہ ہو یہ دو قواعد گذشتہ شاہان افغان کے عہد میں نافذ نہ تھے۔ ان کے نفاذ و ترویج کا سہرا حضور شاہانہ ہی کے سر ہے۔

اب آپ ہی غور فرما سکتے ہیں کہ ان اخبارات کے بیانات کس قدر معرا از حقیقت و مبرا از صداقت ہیں جس صورت میں کہ شہریار تاجدار افغانستان نے اپنے جلوس ہمیشہ مانوس کے وقت سے غیر ملکی پارچہ کا استعمال منع قرار دیا ہے اور ملکی مصنوعات کے استعمال کی تاکید کر رکھی ہے اور خود اس حکم پر نہایت سختی سے عامل ہیں اور بعض رسمی تقریبات کے سوا وطنی لباس پہنتے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن تھا کہ عین عید کے دن جو مذہب اسلام کا ایک یوم تقریب ہے۔ اور جس روز کسی کو اتنی مجال نہیں کہ اپنے ایک کلمہ کو قاعدہ کے خلاف تبدیل کر سکے۔ حضور ملوکانہ فرنگی ٹوپی پہنکر مسجد میں تشریف لاتے اور ملت کی امامت کرتے حالانکہ ہر صاحب فہم جانتا ہے کہ انگریزی ٹوپی کے ساتھ نماز ادا نہیں ہو سکتی کیونکہ انگریزی کلاہ سجدہ میں حائل ہوتی ہے۔

اعلیٰحضرت دولت علیہ افغانستان کی ترقی کے بے انتہائی دور جہد صرف کر رہے ہیں اور یہ ترقی مذہب کے زیر سایہ۔ اور ...... ختم ہو گیا ہے۔ فرانس نے اپنے سترہ ہزار آدمیوں کا خون بہا کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ غازی عبدالکریم ہمارے رحم پر بھروسہ کر سکتے ہیں مگر معافی کے مفہوم میں بھول جانا شامل نہیں ہے۔ ہمیں یہ یاد رہیگا کہ انہوں نے بالشویکوں اور جرمنی کے اتحادیوں سے تعلقات قائم کئے تھے۔

شریعت غرا کی پابندی میں عمل میں آ رہی ہے۔ میں نے یہاں افغانستان کے تمام قواعد و مراسم توضیحاً بیان کر دیئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ دوستی سے جو دولت علیہ افغانستان کے ساتھ خاص محبت رکھتے ہیں امید ہے کہ ان تشریحات کا ترجمہ اخبارات میں شائع کرا دیا جائے گا تاکہ دوست ممنون ہوں اور دشمن مخذول۔

محمد اکبر

جنرل قونسلگری دولت علیہ افغانستان

در ہندوستان شملہ ۱۹ جوزا ۱۳۰۵ ہجری شمسی

ٹرکی

معاہدۂ موصل ابھی مکمل نہیں ہوا

تیل پر جھگڑا باقی ہے

قسطنطنیہ ۲۵ مئی۔ معاہدہ موصل کے متعلق جس پر عنقریب دستخط کئے جانے والے ہیں سرحد پر دو مسئلہ مستقل طے ہو جانے کی ٹرکی موصل عراق کو دینے کے لئے رضامند ہو گئے ہیں نیز ترکوں کو تیل میں حصہ لینے کے لئے ...... سر ریڈ لنڈ سے نے اس کے معاوضہ میں نقد روپیہ پیش کیا اور کہا کہ تیل تو پہلے ہی سے مختلف قوموں میں تقسیم ہو چکا ہے ...... گا۔ اس معاہدہ میں غیر جانبداری کے متعلق بھی اس قسم کی شرائط شامل ہوں گی جیسی کہ ترکی ایرانی معاہدہ میں ہیں۔
(برٹش یونائیٹڈ پریس)

سمرنا میں اطالوی حملہ کا خطرہ

ٹرکی کی عظیم الشان جنگی تیاریاں

لندن ۲۵ مئی۔ ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے غازی کمال پاشا کی ترقیوں پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ باوجود ان کے تمام قصوروں کے اس میں شک نہیں کہ وہ ٹرکی کو ایک مستقل آزاد قوم بنانے کے لئے نہایت ایمانداری کے ساتھ سرگرم کار ہیں تمام قوم میں اپنے اوپر ایک خاص اعتماد پیدا ہو گیا ہے۔ اور سب ان کی حمایت کرتے ہیں۔

غازی موصوف نے نہایت سخت مشکلات کا سامنا کیا ہے ٹرکی کی مالی حالت نہایت کمزور ہے اور اسے اناطولیہ میں ایک زبردست اطالوی فوج کے حملہ کا خوف لاحق ہے سمرنا کے چاروں طرف جو پہاڑیاں ہیں ان میں تین لاکھ ترک جمع ہو چکے ہیں یہاں بکثرت سامان جنگ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اور مدافعت کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ یہ کوئی نمائش نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد ایک سنجیدہ دھمکی کا مقابلہ کرنا ہے۔

انگریزی ترکی تعلقات میں جو ترقی ہو رہی ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ٹرکی اٹلی کے حملہ کے خلاف انگریزوں کی امداد حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔ اگر سینور مسولینی نے اپنی نوجوانوں کو ترکی ساحل پر اتارنے کی حماقت کی تو اس کو نہایت سخت نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ یا ایک ایسی ہی شرمناک شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا جیسی کہ حبش میں ہو چکی ہے۔ جنگ کے باعث ٹرکی کی آبادی میں ...... لاکھ کی تخفیف ہو چکی ہے۔ اور آج کل ایک وبائی مرض بھی ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے اسوقت ٹرکی کو جس قدر امن کی ضرورت ہے۔ اس قدر کسی دوسرے ملک کو نہیں ہے۔ اگر ٹرکی کو اعلان جنگ دیا تو وہ لڑتے لڑتے فنا ہو جائے گا۔ مگر وہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لیکر ڈوبے گا۔

مصر

قاہرہ سے محمل شریف کی روانگی

قاہرہ ۲۷ مئی۔ شاہ فواد کی موجودگی میں غلاف کعبہ کی روانگی کے متعلق نہایت شاندار مراسم ادا کی گئیں۔

ایران

دربار تاجپوشی میں شاہ ایران کی تقریر

ایران میں اصلاحات کا دور جدید

شملہ ۵ مئی۔ اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی نے اپنی تاجپوشی کے موقع پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

میں اس امر کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ اساسی اصلاحات کے متعلق اپنے ارادوں کو ظاہر کر دوں۔ سب سے پہلے جس موضوع کی طرف میری توجہ مبذول ہوگی وہ مذہب کا تحفظ اور اس کی بنیاد کو تقویت پہنچانا ہوگا کیونکہ میں اسے قومی اتحاد اور ایران کے اجتماعی اخلاقیات کے لئے مفید خیال کرتا ہوں۔ دوسری ضروری چیز عمل ہے کیونکہ میری ساری زندگی سراپا عمل بن گئی ہے۔

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمام سرکاری حکام بھی اس اصول کو اپنے لئے نصب العین بنائیں۔ اور بنیادی اصلاحات عمل جامہ پہنانے میں انتہائی سرگرمی سے کام لیں۔ مثلاً وہ ملکی تحفظ کے ذرائع کی ترقی۔ تعلیم اور اقتصادی حالات کی ترقی۔ مواصلات کی ترقی زراعت اور تجارت کے فروغ اور عدالتوں کے انتظامات میں اصلاح کرنے کی فوری تدابیر کو اختیار کریں گے۔

میں نے موجودہ حکومت کو خاص طور پر حکم دیدیا ہے کہ وہ مذکورہ بالا اصلاحات کے لئے ابتدائی تدابیر کام میں لائیں۔ سرکاری حکام کو ایمانداری اخلاقی جرأت اور استقلال کی مثالیں قائم کرنی چاہئیں اور انہیں چاہئے کہ رعایا کو تندرست۔ طاقتور۔ تعلیم یافتہ اور دولتمند بنائیں تاکہ قوم خوشحال اور فارغ البال رہ سکے۔ ایران سے یہی مطالبہ ہے۔

ہندوستان

کلکتہ میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر

کلکتہ ۵ مئی۔ ذکریا اسٹریٹ کی مسجد جسکو گذشتہ فسادات میں خاص شہرت حاصل ہوگئی ہے توڑی جا رہی ہے اور اسے پھر دوبارہ تعمیر کیا جائے گا جس وقت یہ مسجد جدید تجویز کے مطابق تکمیل کو پہنچ جائیگی تو وہ ایک نہایت شاندار چہار منزلہ عمارت ہوگی جس میں دو مینار تقریباً ۱۸۰ فیٹ بلند ہوں گے یہ مینار دریا کے اندر اسٹیمروں میں سے نظر آسکیں گے۔ میناروں کے اوپر ہلال لگائے جائیں گے جو رات کو بجلی کی روشنی سے روشن کئے جائیں گے۔ اس کا انتظام بھی کیا گیا ہے کہ رمضان کے تمام مہینہ میں پوری عمارت کو بجلی کی روشنی سے منور کیا جایا کریگا۔ نماز کے پانچ وقت موذن میناروں پر سے اذان دیا کریگا۔ اس مسجد کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً سات لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

حضور نظام کی فیاضی

بمبئی ۲۶ مئی۔ ایوننگ نیوز نے سکندرآباد کا ایک پیغام شائع کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نظام نے اس کا فیصلہ کر لیا ہے کہ وہابیوں نے مکہ کی جن مساجد کو منہدم کر دیا ہے انکی مرمت وہ اپنے ذاتی مصارف سے کرائیں گے۔

حجاج کا آخری قافلہ

بمبئی ۲۸ مئی۔ ایس ایس ارمنستان ۷۰۰ حجاج کو لیکر جمعرات کے دن روانہ ہو گیا۔ دراصل اس کی روانگی کے ساتھ اس سال حج کا موسم بھی ختم ہو گیا۔ آخری ٹولی کو ملانے کے بعد کل حجاج کی تعداد ۹۴۴ ہوتی ہے۔ تقریباً ۲۰۰ آدمی جنہیں اسقدر مقدرت حاصل نہیں تھی حج کیلئے نہیں جا سکے۔ اور مسافرخانہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

لاہور میں امتحانات کے پرچوں کا سرقہ

لاہور ۲۹ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے کمرہ سے ایم۔ اے، بی۔ اے، ڈاکٹری اور بی۔ ٹی کے ...... پرچے چرائے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

گاندھی جی کا سفر یورپ

احمدآباد ۲۹ مئی۔ ایک مقامی ہفتہ وار اخبار پرچاربند ہو کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے بین الاقوامی طلبا کانفرنس میں جو اگست میں منعقد ہوگی شرکت کرنے کے لئے فن لینڈ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے وہ جون کے اوائل میں مسٹر مہادیو ڈیسائی اور مسٹر دیوداس کے ہمراہ روانہ ہو جائیں گے۔ کانفرنس کے ختم ہو جانے کے بعد چار ماہ تک گاندھی جی سویڈن، ناروے، جرمنی، اٹلی اور دوسرے ممالک کا سفر کریں گے۔

قانون امتیاز رنگ پر مسٹر رضا کی پردہ پوشی

شملہ ۲۹ مئی۔ آنریبل مسٹر رضا علی نے اپنے ایک بیان میں مسٹر اینڈریوز کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ افریقہ کے قانون امتیاز رنگ کا کوئی اثر ہندوستانیوں پر نہیں پڑتا ہے۔

دارالحکومت

حکومت سے ہندوؤں کی التجا

پہاڑی دھیرج کے راستے سے گائے نہ نکالی جائے

دہلی ۲۷ مئی۔ دہلی کے ہندوؤں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس گیا اور یہ معروضہ پیش کیا کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات کی کشیدگی کے باعث ...... انہیں اس بات کی اجازت نہ دی جانی چاہئے کہ پہاڑی دھیرج کے راستہ سے قربانی کی گائیں ذبح کو لیجائی جائیں مجسٹریٹ نے وعدہ کیا کہ وہ اس معروضہ کو اپنے خیال میں رکھیں گے اور کہا کہ ابھی یہ ...... بتانا ناممکن ہے کہ اب سے تین ہفتے کے بعد میں کیا کر سکوں گا۔

ایک مسلمان لڑکا غائب ہے

مسمی عزیز بخش جمیل ساز راجپوت مکان ۵۹۵ کوچہ نٹواں چاندنی چوک جن کی دوکان زیر مسجد پایا باغ چاندنی چوک دہلی میں ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ان کا لڑکا جس کا رنگ گورا ہے ناک کے پاس ابرو پر چوٹ کا نشان ہے۔ کان میں سونے کی بالیاں ہیں عمر ۱۰-۱۱ سال ہے۔ جو ٹھیٹ پنجابی ہے اصطلاح میں پوٹھوہاری ہے کہتے ہیں پہنے ہوئے ہے نام دلدار محمد خاں ہے سفید شلوار اور ...... کرتا پہنے ہوئے ہے۔ ۱۷ مئی کو گم ہو گیا ہے۔ پولیس میں رپورٹ کردی گئی ہے۔ جو شخص اسے پہنچا دیگا اسے ۲۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

عدالت ضلع میں ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۳۱ مئی۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ٹلکن کی عدالت میں حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر مبلغ دہلی کا مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ ضابطہ فوجداری پیش ہونے والا تھا۔ جس وقت عدالت کی کارروائی شروع ہوئی تو معلوم ہوا کہ پولیس کی غلطی سے حکیم صاحب کے سمن پر بجائے یکم جون ۱۹۲۶ء کے ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء اور سید عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر پیشوا کے سمن پر بجائے ۳۱ مئی کے یکم جون لکھدیا گیا تھا۔ اس لئے پولیس ایڈیٹر صاحب پیشوا کے مقدمہ کی تیاری کرکے پہنچی تھی۔ بہرحال بجبوری حکیم صاحب کا مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے التوا کی درخواست دی۔ یکم جون ۱۹۲۶ء تک کیلئے مقدمہ ملتوی کر دیا گیا۔
(نامہ نگار خصوصی)

فہرست زراعانہ وفد حجاز

شکریہ اور شکوہ

چونکہ جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کیلئے جو اپیل کی گئی تھی اسپر وفد کی روانگی کے وقت تک کافی سرمایہ جمع نہ ہوسکا اسلئے وفد کو مجبوراً ڈھائی ہزار روپیہ قرض لیکر جانا پڑا۔ جمعیۃ علماء ہند نے موتمر حجاز میں مسلمانوں کی مذہبی نیابت کی جو ذمہ داری سرانجام دی ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ سرد مہری باعث افسوس ہے۔ امید ہے کہ مسلمان جلد سے جلد اس قرضہ کے بار سے جمعیۃ کو سبکدوش کردینگے۔ جن حضرات نے اب تک اس سلسلہ میں جمعیۃ کی امداد فرمائی ہے انکے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) ۹ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب ایم۔ اے بھائی بادا صاحب رنگون ۵۰۰ء
(۲) ۱۵ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کراچی ۱۰۰ء
(۳) ۱۶ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب محمد عثمان صاحب۔ سانگلاہل ۵۰ء
(۴) ۱۹ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب واجد علی نورالہدیٰ صاحبان۔ مالدہ ۵۰ء
(۵) ۲۰ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب ناظم صاحب انجمن امداد المسلمین۔ رانچی ۱۰۰ء
(۶) ۲۲ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب حاجی مرزا غلام عیسیٰ صاحب۔ ہری پور ۵۰ء
(۷) جناب مستری افضل محمد صاحب۔ راؤ در ۲۵ء
(۸) جناب نواب ابراہیم خان صاحب رئیس حسن پور ۵۰ء
(۹) ۵ رشوال ۱۳۴۴ھ جناب نواب محمد عاشق حسین خانصاحب رئیس اعظم سنبھل ۱۰۰ء
(۱۰) عالیجناب نواب سرفقار الملک صاحب سکندر آباد ۵۰ء
(۱۱) جناب سید شمس الدین صاحب حافظ عبدالمجید صاحب
بوٹ مرچنٹ لودھیانہ ۲۰ء
(۱۲) ۲۹ رشوال ۱۳۴۴ھ غلام محی الدین صاحب۔ ننکانہ صاحب ۵۰ء
(۱۳) ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ جناب بی محمد صاحب ناظم انجمن تبلیغ الاسلام منگری ۲۵ء
(۱۴) جناب ناظم صاحب انجمن امداد المسلمین رانچی ۲۰ء
(۱۵) جناب محمد نور حسین صاحب رامپور ۵۰ء
(۱۶) جناب محمد داد اصاحب رنگون ۱۰۰ء
(۱۷) جناب گبھیا برادرس صاحبان رنگون ۱۰۰ء
میزان کل ۱۵۹۰ء

مراسلت

شکریہ

اخبارات میں یہ خبر شایع ہوتے ہی کہ "پیشوا" کے مضامین مقامی حکومت کے نزدیک قابل اعتراض ہیں جن کی وجہ سے مجھ پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ اور وہ قابل اعتراض مضامین یکم جون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں پیش ہونگے۔ متعدد خطوط میرے پاس اظہار ہمدردی کے آچکے ہیں۔ اور مقامی مسلمان وکلا مولانا شیخ ذاکر الرحمن صاحب وکیل۔ مولوی ارشاد مرزا صاحب وکیل۔ مولوی محمد صدیق صاحب وکیل مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل حافظ عبدالعزیز صاحب وغیرہ احباب نے اپنی خدمات بلامعاوضہ ازراہ محبت و ہمدردی اسلام پیش کی ہیں میں ان تمام مسلمان وکلا کے جذبہ اسلامی اور احساس فرض سے متاثر ہوکر انکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور نیز ان بھائیوں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے مجھے ہمدردی کے پیغامات بھیجے۔ چونکہ میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں فرداً فرداً تمام خطوط کا جواب دوں۔ اسلئے یہ

سچ کا ساتھی کون ہے؟

خدا

اسلئے خدائے بزرگ و برتر سچائی سے کامیابی عطا فرماتا ہے۔ سچ کے راستہ پر پہونچکر کوئی بھی آج تک ناکام نہ پھرا آخر اسکا کیا مطلب!

میرے بھائیو علم نجوم وجفر آسمانی علم ہے اسکے ذریعہ آپکے قسمت کی بات معلوم ہوجاتی ہے مثلاً اگر آپکو دہلی سے اجمیر کا سیدھا راستہ قبل سفر معلوم ہوجاوے تو آپ ضرور خوش وکامیاب پہنچے آپکو اپنی قسمت کا حال معلوم نہیں ہے اپنی غلط تدبیر سے ناکام ہوکر تھک جاتے ہیں اور عیب الزام خدا کے برتر ادر اسکا بھیجا ہوا تحفہ تعویذ و عمل بھی دھرتے ہیں۔ خدا کیلئے آپ پہلے ہمارے علم کی آزمائش صرف ۸ کے ٹکٹ بھیجکر کوئی بھی سوال پوچھا یا آگلا کر دیکھئے اگر وہ سچ ہوا تو ہم سچے اور ہمارا یہی سارٹیفکٹ اگر غلط ہو تو آپ حلفنامہ روانہ کرکے مرسلہ ٹکٹ بھی واپس منگوالو۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہوسکتی ہے۔ اگر اسپر بھی ہم کو صرف اشتہار باز سمجھیں تو آپکی قسمت۔ بصورت تسلی آپ ہم سے اپنے معاملات اولاد۔ نامردی۔ نامردی۔ جریان۔ مطلب تابعدار ہوجائے۔ لاعلاج مرض دور ہوجائے۔ ملازمت۔ تجارت۔ مقدمہ میں کامیابی مطلوبہ مقام پر شادی گھر بیٹھے ہوجائے۔ عمر بھر کے حالات۔ دولت کمانے کا طریقہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔ تعویذ محبت ۲۱۲۔ تعویذ ملازمت عہ۔ شادی عہ ایک سال کا حال ۱۲۔ پانچ سال کا عہ۔ دس سال عہ۔ عمر بھر ۵ روپیہ۔ ہر سوال کا محصول ۸ رجلہ

خط وکتابت بغیر جوابی ٹکٹ ایک آنہ

مہتمم دارالسعادۃ کھوتی احاطہ امرتسر پنجاب

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ چینی یا ماشی قیمت لاسوتی قسم دل ۲ گز ۵ گز سے ۸ گز مخلط
قسم دوم ۵ گز ۱۲ قسم سوم ۵ گز ۸ گز ستے ریشمی
لنگی سلکی مشہدی نمونہ عہ تداری ۵ گز ۲ گز ۲۲ خالص ریشمی مشہدی
لنگی آفیسری ۷ گز للعہ ۸ گز ۱۱ نقلی مشہدی
کلاہ پشاوری نمونہ سجاز رین مخملی یا ساٹن آفیسری عنہ دلچسپ عام جھوٹی زری
علاوہ مہنے جنٹلمین سلکی رومال۔ فیعدد عہ وعہ ۲ ر ۱۲ ر

ملنے کا پتہ۔ **بابو غلام احمد قادری سوداگر لودھیانہ پنجاب**

اصلی

سبز بلون کلکتہ آملہ ہیر آئیل

صرف ایک روپیہ (عہ) جانی روغن مزدہ جوانی

شربت بادام

چار اونس

بال آرائیکا عرق — دلکش مفرح — کیف شباب — دولہا دولہن — علامہ محمد صالح — دیکھ کتب — میاں بیوی

ملنے کا پتہ سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

مولوی حکیم ڈاکٹر کے۔ ایس۔ بیدی

دونو جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھایئے۔

قرآن مجید معریٰ مجلد

یہ قرآن مجید باترجمہ بڑے بڑے حروف نہایت عمدہ چھپا ہوا بیحد پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط ہے قیمت صرف ۵ روپیہ (عہ)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ مجمل دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) پہاڑوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پڑھنے کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ ۸ آنہ محصول وغیرہ

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب جس میں عجیب عجیب طرز سے عمدہ طریقہ سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کے پہ نقص اور ... فی جلد ۸

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور کیلا گھر پاکر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال وجواب قابل دید ہیں فی جلد نو آنہ (۹)

مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی لائق ہے کبھی نہیں

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ ہم اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے ہم دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب ... سے بالکل پاک ہے۔ ایکبار ... آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ... تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں ... رعایت کی گئی ہے۔ ... ایجنسی طلب فرمایئے

المشتہر

ایس اے عزیز گلی نمبر ۳۶ مکان نمبر ۳ رنگون

عورتوں کی ...

خضاب

پیارے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بار آپ آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کردینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) امید ہے کہ اس آیۂ قرآنی کو درمیان میں لانے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے عام جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح لغو تصور نہ کرینگے میں اپنی حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو عرض کرونگا حرف بحرف صحیح تصور کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟

سفوف وطلاء

لطف شباب کے فوائد اس طلاء سے رگوں کی لاغری دور ہوکر ہمواری اور یکسانگی پیدا ہوجاتی ہے اصلی قوت عود کر آتی ہے جوبے بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے خون صالح پیدا ہوکر رنگ نکھر آتا ہے۔ غلط کاریوں یا کثرت جماع کیوجہ سے جو طاقت زائل ہوچکی ہے وہ از سر نو واپس آجاتی ہے وہ تمام عوارض جو شرمناک حرکات سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہوجاتے ہیں۔ دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضاء میں نئی لہر پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسی لئے ... لوگ ... مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت ... محصول ... طلب ... فرمایئے

نیکش ... لودھیانہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں تاریخ

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ ششماہی ... ہندوستان سے سالانہ چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ ...

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

... منیجر میرزا ... نمبر ۲۶ پوسٹ گنج سمری ضلع دربھنگہ

... بیدی

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

ابوالاعلیٰ مودودی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

جلد ۳ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ ہجری۔ مطابق ۶ جون ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۷

مصطفیٰ کمال پاشا کی خود نوشت

سوانح عمری کا ایک ورق

آج کل مصطفیٰ کمال پاشا انگورہ کے اخبار "ملت" میں اپنی سوانح عمری لکھ رہے ہیں اس میں انہوں نے جنگ عظیم کے زمانہ کا حال لکھتے ہوئے جرمنی اور ترکی کے تعلقات پر نہایت دلچسپ بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتداء سے انجمن اتحاد و ترقی کی پالیسی کے مخالف تھے۔ اور ان کے نزدیک جنگ میں ترکی کی شرکت مصائب کا پیش خیمہ تھی۔ جب جمال پاشا مرحوم نہر سویز پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے تو مصطفیٰ کمال پاشا اس کے سخت مخالف تھے۔ اور اس منصوبہ کا مذاق اڑاتے تھے۔ اور اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں اس تجویز کے مجوزین پر سختی کے ساتھ نکتہ چینی کرتے تھے۔

وزارت جنگ نے مصطفیٰ کمال پاشا کو شام کی ساتویں فیلق کا کمانڈر مقرر کیا تھا۔ یہ فیلق الصاعقہ کے نام سے مشہور تھی اور اس کا مرکز حلب تھا۔ اس زمانہ کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔

جس وقت میں کشانہ سے حلب پہنچا۔ . . . . تو ایک نوجوان جرمن افسر ایک ترکی افسر کے ساتھ جو ارکان حرب میں تھا میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہا کہ مارشل فالکنہین نے ہدیہ کے طور پر یہ چیزیں آپ کو بھیجی ہیں۔ یہ ہدیہ چند بہت خوبصورت صندوقوں میں رکھا تھا۔ میں نے کہا کہ ان چیزوں کو باہر کے کمرہ میں رکھ دو۔ چنانچہ وہ اس کے دروازے سے لگا کر رکھ دئے گئے میں نے اس افسر سے پوچھا کہ ان صندوقوں میں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ آپ آستانہ (قسطنطنیہ) سے سفر کر کے آ رہے ہیں اسلئے مارشل صاحب نے کچھ سونا آپ کو بھیجا ہے۔

میں نے اس سے پہلے کبھی کسی سے تنگدستی کی شکایت نہیں کی تھی۔ اس لئے یہ جواب سنکر مجھے تھوڑا سا تعجب ہوا لیکن فوراً ہی میرا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا۔ کہ مارشل نے میری ذات کے خریدنے کے لئے یہ سونا بھیجا ہے۔ چنانچہ میں نے اس ترکی افسر سے جو ہمارے درمیان ترجمانی کر رہا تھا کہا کہ "یہ صندوق میرے پاس غلطی سے آ گئے ہیں انہیں غالباً رئیس المیرہ کے پاس بھیجا گیا ہوگا۔ کیونکہ میرے لئے تو یہ ایک غیر ضروری مشقت ہے"۔ ترکی افسر نے میرے اس جواب کا اس جرمن افسر کو ترجمہ کر دیا اس پر وہ بولا "یہ تو بالکل ایک دوسری بات ہے"۔

اس کے بعد میں نے اپنے ماتحت افسر سے کہا کہ ان صندوقوں میں جتنی اشرفیاں ہیں انہیں گن ڈالو۔ اور رسید لکھ دو کہ ہم نے اتنی رقم فلاں افسر کی موجودگی میں وصول کی۔ میں اس پر دستخط کر دوں گا۔ میرے ماتحت نے اس حکم کی فوراً تعمیل کی۔ مگر جرمن افسر نے رسید لینے سے انکار کیا۔ میں نے اس کے ساتھ والے ترکی افسر سے کہا کہ "یہ صاحب تو قاعدے سے واقف نہیں تم یہ رسید لیجا کر مارشل صاحب کو دیدو اور اس کے بعد رئیس المیرہ سے جا کر کہو کہ یہاں آ کر یہ رقم لیجائیں"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ رقم رئیس المیرہ کے پاس ایک عرصہ تک پڑی رہی

بعد میں جب میں نے فیلق ہفتم کی قیادت سے استعفا دیدیا اور علی رضا پاشا کو اس کا چارج دینے لگا تو وہ اشرفیوں کے صندوق بھی ان کے سپرد کر کے ان سے رسید لے لی۔ پھر میں نے اپنے ایڈیکانگ جواد عباس بے اور صالح بے کو وہ رسید دیکر کہا کہ تم جنرل فالکنہین کے پاس جاؤ۔ اور خود ان سے ملکر کہو کہ میری رسید واپس دیکر یہ رسید لے لیں۔ اول تو ان دونوں کو جنرل صاحب سے ملنے کا موقع ہی بڑی مشکل سے ملا۔ مگر جب بمشکل تمام وہ ملے اور میرا پیغام پہنچایا تو انہوں نے علی رضا پاشا کی رسید لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے یاد نہیں میں نے انہیں کوئی رقم بھیجی تھی اور اس کی کوئی رسید مجھے لا کر دی گئی تھی۔

میرے دونوں مصاحبوں نے یہی جواب مجھے آکر سنا دیا میں نے انہیں کہا کہ تم ابھی فالکنہین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ نے جو سونا بھیجا تھا وہ اسی طرح محفوظ رکھا ہے جس طرح آپ نے بھیجا تھا۔ اور اس کے عوض آپ کو باقاعدہ رسید دی جا چکی ہے اب اگر وہ رسید آپ کے پاس موجود نہیں ہے تو یہ اس رقم کے عدم وجود کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آپ نے اسے ضائع کر دیا ہو۔ لہذا میں وہ رقم آپ کو واپس کرتا ہوں آپ اسے لیکر مجھے رسید عنایت کر دیجئے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جس شخص کو آپ نے وہ رقم بھیجی تھی وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو اپنے مصالح وطن کو سونے کے عوض بیچ دیتے ہیں۔ پس اگر آپ کا تردد اب بھی باقی ہے تو آپ یہ روپیہ واپس لے لیجئے۔ وہ اپنے دامن پر کوئی داغ باقی رکھنا نہیں چاہتا

یہ پیغام لیکر دونوں گئے اور تھوڑی دیر میں میری رسید لیکر واپس آ گئے۔

آخر میں مصطفیٰ کمال پاشا لکھتے ہیں کہ اس سے آسانی کے ساتھ حکم لگایا جا سکتا ہے کہ فالکنہین نے بہت سے قائدوں کے پاس اس قسم کے صندوق بھیجے ہوں گے۔ (النجاح)

علمائے مدینہ کا فتوے

ہمارے نامہ نگار مدینہ نے اطلاع دی ہے کہ شیخ عبداللہ بن بلیہد رئیس القضاۃ حجاز نے مدینہ پہنچکر وہاں کے علماء سے متعدد مسائل پر گفتگو کی اور اس کے بعد ایک استفتا لکھکر انہیں بھیجا جس کا بالاتفاق انہوں نے جواب دیدیا۔ ذیل میں اس استفتا اور فتوی کی نقل دیجاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا قول ہے علماء مدینہ منورہ زادہم اللہ علماً و فہماً کا اس بارے میں کہ قبروں پر عمارتیں بنانا اور انہیں مساجد کے کام میں لانا جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر جائز نہیں بلکہ ممنوع ہے اور اس کے خلاف سخت ممانعت کی گئی ہے تو کیا انہیں توڑ دینا اور ان میں نماز پڑھنے سے روکنا واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر عمارت کسی قبرستان میں ہو جیسے کہ بقیع ہے اور وہ جگہ گھیر کر عام انتفاع کو روکتی ہو تو کیا اس غصب کا رفع کرنا واجب ہے کیونکہ اس سے مستحقین پر ظلم ہوتا ہے اور ان کا استحقاق مارا جاتا ہے؟ اور یہ جو جہلا ان قبروں پر حرکات کرتے ہیں۔ مثلاً انہیں مسح کرنا اور اللہ کے ساتھ انہیں دعا میں شریک کرنا اور ان پر نذریں اور قربانیاں چڑھا کر تقرب حاصل کرنا۔ اور ان پر چادریں وغیرہ چڑھانا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ جو حجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے دعا مانگی جاتی ہے اور اس کے گرد طواف کیا جاتا ہے اور اسکو چوما اور مسح کیا جاتا ہے یہ درست ہے یا نہیں؟ اسی طرح مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو اذان اور اقامت کے درمیان اور فجر سے پہلے اور جمعہ کے دن ترحیم و تذکیر کی جاتی ہے یہ شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق فتوی دیجئے۔ اللہ آپ کو اجر دے گا اور اس پر مستند دلائل بیان کیجئے۔ اللہ آپ کا استفادہ و حاصل کرنیوالوں کا ملجا بنائے رکھے۔

(جواب) توفیق الٰہی کے بھروسہ پر ہم کہتے ہیں کہ:–

قبروں پر عمارتیں بنانا ممنوع ہے بالاجماع کیونکہ اسکی ممانعت میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں اور اکثر علماء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استناد کر کے ان کے وجوب ہدم کا فتوی دیا ہے کہ آپ نے ابو الہیاج سے فرمایا "دیکھو میں تمہیں اسی کام پر بھیجتا ہوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا یعنی کوئی مورت ایسی نہ ہو جسے تم مٹا نہ دو اور کوئی اونچی قبر ایسی نہ ہو جسے تم برابر نہ کر دو"۔ (رواہ مسلم)

قبروں کو مسجد بنانا اور اس میں نماز پڑھنا بھی مطلقاً ممنوع ہے۔ اور اس پر چراغ چڑھانا بھی ممنوع ہے کیونکہ حضرت ابن عباس کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چادریں چڑھانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (رواہ اہل السنن)

اور قبروں پر جاہل لوگ جو حرکتیں کرتے ہیں مثلاً ان کو مسح کرنا اور قربانی اور چڑھاوے سے حصول تقرب کرنا اور اللہ کے ساتھ اہل قبور کو دعا میں شریک کرنا یہ بھی شرعاً ممنوع ہیں۔ اور ان کا ارتکاب قطعاً ناجائز ہے۔ (باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ کیجئے)

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے میٹھے ہیں خوشبو اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸؍)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آ جاتی ہے اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) محصول ڈاک [illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:– ڈاکٹر بلود ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی

مفت!!! مفت!

سفید داغ

[illegible]

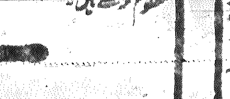

بچھو کی دوا

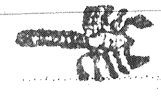

[illegible]

خضاب

راج وید خضاب

[illegible]

المشتہر

راج وید سری بامن داس جی کبیراج نمبر ۵۷ اہیرن سٹریٹ بڑا بازار کلکتہ

(تار کا پتہ "راج وید" کلکتہ)

سفید بالوں کا دشمن

[illegible]

حال ہی میں دنیا کے مشہور و معروف جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے جو حقیقتاً دنیا کے لئے عجیب ہے۔ [illegible] بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی تحقیقات کا نتیجہ ہے۔

دی رائل جرمن اسپیشل ہیئر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے [illegible]

[illegible]

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

[illegible]

بہترین جمال صابن

[illegible]

زنانہ سنگھار بکس

[illegible]

پیرس پوڈر

[illegible]

طلاء لطف زندگی

[illegible]

حب [illegible]

[illegible]

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور [illegible]

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۴)

معاہدہ ۱۸۰۰ء کے ایک فقرہ یعنی اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں مرحوم کا بیان آپ دیکھ چکے۔ اب خود لارڈ کرزن مقتدائے کا بیان دیکھئے جو اس معاہدے کے اصلی مصنف اور موید اعلیٰ تھے [illegible]

[illegible]

کے درمیان برار سے بھی زیادہ اہم اختلاف ہے یہ دولت آصفیہ اور دولت انگلشیہ کے تعلقات کی سیاسی نوعیت کا سوال ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے اپنے ۲۷ مارچ ۱۹۲۶ء کے خط میں حضور نظام کے دعوائے واپسی برار کو مسترد کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:-

"اس وقت جس فیصلہ کو آپ تک پہنچانے کا میں شرف حاصل کر رہا ہوں وہ ہز مجسٹی کی حکومت کا فیصلہ ہے"

اس استرداد کو فیصلہ قرار دینے سے یہ سوال پیدا ہو گیا کہ آیا ایک ایسے مسئلہ میں جو دولت آصفیہ اور دولت انگلشیہ کے درمیان مابہ النزاع ہو، دولت انگلشیہ کو فیصلہ صادر کرنے کا حق بھی ہے یا نہیں، اور پھر اس سے قدرتی طور پر یہ آئینی سوال پیدا ہوا کہ دولت برطانیہ کے ساتھ حکومت دکن کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ حضور نظام نے اپنے ستمبر ۱۹۲۵ء کے خط میں قدیم معاہدات کے حوالہ سے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ:-

"برٹش گورنمنٹ کے ساتھ میرے تعلقات "نظام" اور اپنے ممالک محروسہ کا فرمانروا ہونے کی حیثیت سے اس ہجومی و دفاعی اتحاد کے تابع ہیں جو میرے بزرگوں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا تھا اور جو احترام، دوستی اور مفاد کے باہمی تبادلہ پر قائم تھا۔ ...... ان معاملات کو الگ اور مستثنیٰ کر کے جو غیر ملکی طاقتوں اور پالیسیوں سے تعلق رکھتے ہیں، حیدرآباد کے نظام اپنی ریاست کے اندرونی معاملات میں اتنے ہی خود مختار رہے ہیں جتنی برطانی حکومت ہند برطانی ہند میں ہے۔ میرے ذکر کردہ استثنا کے ساتھ، دونوں فریقوں نے ہر موقع پر تمام بین الحکومتی مسائل میں جو قدرتی طور پر وقتاً فوقتاً ہمسایوں کے درمیان پیدا ہوتے رہتے ہیں، پوری آزادی اور خود مختاری کے ساتھ عمل کیا ہے۔ ..... برطانی حکومت کا حلیف ہونے کی حیثیت سے میں خارجی مسائل کے علاوہ، (دوسرے مسائل میں) اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھنے میں پوری طرح حق بجانب ہوں کہ ہز مجسٹی کی حکومت کے انکار کو "فیصلہ" کی حیثیت سے نہیں بلکہ محض "رد" کی حیثیت سے دیکھوں"

لیکن لارڈ ریڈنگ نے اپنے ۲۷ مارچ ۱۹۲۶ء کے تاریخی خط میں اس مسئلہ کا یہ حل پیش کیا ہے:-

"برطانی تاج کی سیادت ہندوستان میں سب سے برتر ہے اور اسلئے ایک ہندوستانی ریاست کا کوئی فرمانروا برطانی حکومت سے مساویانہ اصول پر گفت و شنید کرنے کا جائز طور پر دعویٰ نہیں کر سکتا"

یہ دو بالکل متضاد تعبیرات ہیں۔ وائسرائے کے نزدیک برطانیہ اور حیدرآباد کے درمیان تابع و متبوع کا تعلق ہے اور فرمانروائے دکن کے نزدیک وہ برطانیہ کے تابع نہیں بلکہ حلیف ہیں۔ یہ ایسا بنیادی اختلاف ہے کہ جب تک برطانیہ اپنی متبوعانہ حیثیت سے اتر نا قبول نہ کرے یا حضور نظام اپنے لئے تابعانہ حیثیت کو منظور نہ کر لیں، اس کا رفع ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور نظام نے اس آئینی مسئلہ کو چھیڑ کر اس خادعانہ سیاست کے نقاب کو تار تار کر دیا ہے جو مدتوں سے برطانی حکومت نے دیسی ریاستوں کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ اب تک اس کی پالیسی یہ رہی ہے کہ اس نے کبھی ریاستوں سے اپنے تعلقات کی نوعیت کو واضح نہیں کیا، کیونکہ ان کے مبہم رہنے کی صورت میں اس کے لئے پوری آزادی عمل باقی رہتی ہے کہ جب کوئی رئیس انگریزی حکومت کے اشاروں پر کٹھ پتلی کی طرح ناچتا ہے، اور اس کی بد اخلاقی، فضول خرچی اور ظلم و ستم سے اہل ریاست چیخ اٹھتے ہیں تو وہ ریاستوں کی آزادی اور خود مختاری اور قدیم معاہدات کے احترام کا اصول پیش کر کے اس کی پوری ہمت افزائی کرتی ہے۔ مگر جب کوئی رئیس اپنی خود داری اور اعلیٰ قابلیت کا ثبوت دیکر دفتر خارجیہ ہند کے اشاروں پر ناچنے سے انکار کر دیتا ہے اور قدیم معاہدات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے تو اسے کان پکڑ کر بتا دیا جاتا ہے کہ وہ انگریزی حکومت کا غلام ہے اور اس سے بالاتر قوت [illegible]

کے آگے دعوائے مساوات پیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس ابہام سے فائدہ اٹھا کر حکومت نے ہمیشہ والیان ریاست کو دھوکہ دیا ہے اور کبھی انہیں یہ معلوم کرنے کا موقع نہیں دیا کہ ہندوستان میں انکی اصلی پوزیشن کیا ہے؟ مگر اب ہندوستان کے سب سے بڑے ملکی حکمراں نے لارڈ ریڈنگ جیسے چالاک وائسرائے کے ہاتھ سے اس فریب کے طلسم کو تڑوا دیا ہے۔ اور صرف نظام ہی نہیں بلکہ تمام والیان ریاست کو معلوم ہو گیا ہے کہ انگریزی حکومت میں ان کی پوزیشن کیا ہے اور ان کے اسلاف سے جو معاہدات کئے گئے تھے وہ انگریزی مدبرین کی نظروں میں کیا وقعت رکھتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ باعتبار عمل انگریزی سلطنت کی پالیسی ہمیشہ سے یہی رہی ہے کہ اس نے دیسی رئیسوں کو کبھی آزاد و خود مختار فرمانرواؤں کے سے حقوق نہیں دیئے ہیں اور نہ ان کے ساتھ مساوات کا برتاؤ کیا ہے۔ لیکن جہاں تک لفظی اظہار کا تعلق ہے، شاید اس سے پہلے کبھی دیسی ریاستوں کو ان کی تابعانہ پوزیشن سے آگاہ کرنے میں اتنی صفائی نہیں برتی گئی تھی۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس اس قسم کی تحریری تصریحات موجود ہیں جن سے والیان ریاست کی حلیفانہ و مساویانہ پوزیشن صاف عیاں ہوتی ہے۔ ۱۸۳۳ء کے پارلیمنٹری ایکٹ میں دیسی رئیسوں کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:-

"رؤسا اور ریاستیں جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ حلیفانہ اتحاد رکھتے ہیں"

اسی طرح ۱۸۵۸ء کے ایکٹ میں لکھا ہے کہ:-

"رئیسوں کی مملکتیں اور ریاستیں جو ہز مجسٹی کے ساتھ حلیفانہ اتحاد رکھتی ہیں"

اس کے بعد ۱۸۷۶ء میں جو ایکٹ شائع ہوا اس میں یہ ترمیم کر دی گئی کہ:-

"رئیسوں کی مملکتیں اور ریاستیں جو ہز مجسٹی کی سیادت میں ہیں"

[illegible]

پہاڑی دھیرج کا راستہ

[illegible]

ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ [illegible] کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی [illegible] ہندوؤں نے [illegible] اس قسم کی درخواست کرنے کے لئے کیا وجوہ پیش کئے ہیں اور وہ کہاں تک حق بجانب ہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے ان کے وجوہ صرف یہ ہیں:

۱- قربانی کی گائے اس راستہ سے لیجانا ہندوؤں کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔

۲- یہ راستہ گائے لیجانے کے لئے اس سے پہلے کبھی استعمال نہیں ہوا ہے۔

۳- مسلمان بجائے اس راستہ کے دوسرا راستہ اختیار کر سکتے ہیں جو زیادہ قریب بھی ہے۔

ہندوؤں کے تمام دعوے کی بنیاد یہی تین وجوہ ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ ان میں سے ایک بھی اتنی وقیع نہیں ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔ پہلی وجہ کا جواب باجہ کے مسئلہ میں خود ہندو اپنی زبان سے دے چکے ہیں جس طرح ہندو شارع عام پر باجہ بجانے کو آزاد ہیں اور مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ کرنا اس آزادی کے لئے کوئی شرط نہیں ہے اسی طرح پہاڑی دھیرج کا راستہ بلکہ تمام شاہراہیں مسلمانوں کے لئے بھی آزاد ہیں اور وہ آزادی کے ساتھ ان کے استعمال کا حق رکھتے ہیں۔ خواہ اس سے ہندوؤں کو کتنا ہی صدمہ پہونچے۔ یہ آخر کیا ہیکڑی ہے کہ تم خود تو دوسروں کے سامنے باجہ بجا کر تماشا بنا دو اور مسلمانوں سے کہو کہ تمہاری خاطر کے لئے ہم دو منٹ بھی باجہ نہیں روک سکتے مگر جب مسلمان راستہ سے قربانی کی گائے لیجانے لگیں تو تم کہو کہ اس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے کہ یہ گائے کاٹی جائے گی۔ اس لئے اس راستہ سے نہ گذرو۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ رعایت صرف وہی چاہ سکتا ہے جو دوسرے کے ساتھ رعایت کرتا ہو مگر تم خود تو دوسروں کے جذبات کا لحاظ نہیں کرتے اور دوسروں سے چاہتے ہو کہ وہ تمہارے جذبات کی رعایت کریں یہ ایسی ہٹ دھرمی ہے جسے کوئی انصاف قبول نہیں کر سکتا۔

دوسری وجہ اس لحاظ سے قانوناً درست ہو سکتی ہے کہ ۱۹۲۳ء کی پنچایتی کانفرنس میں قدیم و مستند کا اصول تسلیم کر لیا گیا تھا (اگرچہ وہ بالکل غلط اصول تھا) لیکن اس لحاظ سے وہ بالکل بے بنیاد ہے کہ ہندوؤں کے پاس اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے وہ دعوے کرتے ہیں کہ پرانے سے پرانے بڈھے کو بھی یاد نہیں کہ کبھی یہ راستہ گائے لیجانے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ مگر یہ ایسا دعویٰ ہے جس کے لئے ہندو کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں کہ یہ راستہ اکثر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

تیسری وجہ بالکل لغو ہے مسلمانوں کے لئے کوئی سیدھا راستہ قریب ہو یا دور وہ جدھر سے چاہیں جائیں مگر سوال یہ ہے کہ وہ اس راستہ کو استعمال کرنے کے حق سے کیوں دست بردار ہو جائیں جب یہ راستہ استعمال ہوتا رہا ہے اور کبھی ممنوعہ راستوں میں شامل نہیں کیا گیا [illegible] بجز اس کے کہ بعض ہندوؤں کے [illegible] کیا جائے۔

ہمیں نہیں معلوم [illegible] اس معاملہ [illegible] کیا رائے قائم کی ہے۔ ہم انہیں مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس قضیہ کو حل کرنے کے لئے مقامی ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیڈروں سے استشارہ کریں اور دونوں جماعتوں کا ٹھیک ٹھیک نقطہ نظر معلوم کریں۔ مسلمانوں کی پوزیشن اس معاملہ میں بالکل صاف ہے۔ وہ کسی خاص سڑک کے استعمال کو اپنا جزو مذہب نہیں سمجھتے مگر اپنے اس حق کو بلا وجہ چھوڑنے کے لئے کسی حال میں تیار نہیں ہیں اگر ہندو لوگ دوسروں کے اصول مساوات کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرنا چاہیں تو وہ پوری [illegible] رعایت کرنا ان کا قومی شعار ہے [illegible] پہاڑی دھیرج کے راستے گائے لیجانے [illegible] مسلمانوں سے درخواست کریں کہ وہ اپنی خوشی سے اس راستہ کو چھوڑ دیں اور مراعات باہمی کے اصول پر [illegible] انصاف کے مطابق [illegible]

اقتباسات

حجاز کی موتمر اسلامی میں کیا ہوگا

ہمارے نامہ نگار نے جو حالات سے خوب واقف ہے اطلاع دی ہے کہ موتمر اسلامی میں زیادہ تر بحث بعض مسائل دینیہ کی تحقیق پر منحصر رہے گی جس کا مرجع کتاب اللہ وسنت رسول اور سلف صالح و ائمہ کا اسوہ حسنہ ہوگا۔ اس کے علاوہ حدود حجاز کی تعیین بھی موتمر کے دائرہ اختصاص میں شامل ہوگی۔ خصوصاً معان اور عقبہ و معان کا مسئلہ ضرور پیش ہوگا جنہیں جنگ حجاز کے زمانہ میں شرق اردن سے ملحق کر لیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ اراضی حجاز میں سے تھے۔ ممالک غیر میں حجاز کے جو اوقاف ہیں انہیں دوبارہ حاصل کرنے کی تدابیر پر بھی غور کیا جائے گا۔ اور ایک اہم مسئلہ حجاز ریلوے اور اس کی تنظیم کا بھی ہوگا۔ اور کوشش کی جائے گی کہ اس کے لئے ایک خاص نظام وضع کیا جائے۔ (اللواء)

ترکی زبان میں نماز

شیخ جمال الدین آفندی نے جو قسطنطنیہ کے علماء میں سے ہیں ایک مسجد میں جمعہ کی نماز ترکی زبان میں پڑھائی۔ اس پر سخت ہیجان برپا ہوا۔ اور وکالت امور دینیہ کو مجبوراً اس کی ممانعت کا حکم صادر کرنا پڑا۔

ان جدت پسند بزرگ نے رمضان شریف کے پہلے جمعہ کو اپنی اس بدعت کا آغاز کیا۔ خطبہ پڑھنے کے بعد جب وہ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے۔ تو اللہ اکبر کے بجائے "اللہ بیوک" کی آواز بلند کی۔ اور سورۂ فاتحہ کے بجائے۔ کچھ ترکی کلمات پڑھے جو فاتحہ کا ترجمہ تھے پھر کچھ اور کلمات پڑھے جو گویا سورۂ اخلاص کا ترجمہ تھے۔ یہ امیں جب اس پر ناراضی کا اظہار کیا گیا تو بعضوں نے ترکی اخبارات میں جو ان کے حامی ہیں، اپنے دلائل پیش کئے۔ منجملہ ان کے ایک دلیل یہ تھی کہ امام ابو حنیفہ نے ایسے لوگوں کے لئے غیر عربی زبان میں نماز پڑھنے کو جائز فرمایا ہے۔ جو عربی کو پسند نہ کرتے ہوں (کذا فی الاصل) لیکن انھوں نے سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا وہ یہ تھی کہ ترک صدیوں سے دو قسم کے اجنبی امتیازات میں مبتلا ہیں ایک دینی اور دوسرے دنیوی۔ سو دنیوی امتیازات سے تو وہ چھٹکارا حاصل کر چکے۔ اب دینی امتیازات سے خلاصی حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جدت پسند ترک اسلام کو اجنبی سمجھتے ہیں۔ اور امتیازات کی طرح اس سے بھی خلاصی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ جب وہ اسلام کو اس نظر سے دیکھتے ہیں تو اس سے علیحدگی کا باقاعدہ اعلان کیوں نہیں کر دیتے تاکہ اسلام اس قسم کی عبث اور قبیح حرکات سے پاک ہو جائے۔ اور اس کا تعلق ایسی قوم سے منقطع ہو جائے۔ جو اسکے سینہ میں خنجر بھونکتی ہے۔ اور اسکے بلند اصول و احکام میں غور کرنیکی قوت نہیں رکھتی۔ اسکے مروق و الحاد کو دیکھکر تو ہم یہ بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں سے اپنے تعلقات کو یک قلم منقطع کر لیں۔ (ام القریٰ)

بحر متوسط میں اٹلی کی مطامع استعماریہ

فرانس میں اٹلی کی کوششوں اور مسولینی کی حرکات کو جس نظر سے دیکھا جا رہا ہے اس کا اندازہ پیرس کے مشہور اخبار "لاماتن" کے اس مضمون سے ہوتا ہے جو اس نے مسولینی کے سفر طرابلس پر لکھا ہے۔ فرانس کو یقین ہو گیا ہے کہ اٹلی ایک زبردست استعماری سلطنت بننا چاہتا ہے اور مسولینی اس جوڑ توڑ میں لگا ہوا ہے کہ یونانی ڈکٹیٹر جنرل پانگالوس کو ملا کر لیبیا اور طرابلس میں اپنی اغراض حاصل کرے۔ ان پوشیدہ سیاسی حقیقتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے [illegible] لکھتا ہے:-

بحر متوسط کے پانی پر تاریک بادل چھائے ہوئے ہیں اور مشرق سے مغرب تک نہایت [illegible] حالت پیدا ہو گئی ہے مغرب اقصیٰ میں فرانسیسی اور ہسپانوی سلطنتوں کی جدید اور طرفین کی سیاسی حالت [illegible]

[illegible] کا مسئلہ خاص طور پر بحر متوسط کی نگاہوں میں نہایت نازک ہے سینیور مسولینی نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ بحر متوسط کے پانی میں اپنا پورا حصہ حاصل کر کے رہیگا۔ وہ طنجہ اور افریقہ میں ہسپانیہ و فرانس کے برابر حصہ لئے بغیر کسی حال میں بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ فرانس کا یہ دعویٰ بھی کسی طرح منقول نہیں ہے کہ طنجہ میں اسی کو بالادستی حاصل ہونی چاہیئے۔ دوسری طرف اٹلی اور یونان کی بڑھتی ہوئی دوستی اور اٹلی کے کارخانوں سے سامان جنگ اور [illegible] ہوائی جہاز [illegible] ایک دوسرے عظیم جنگ کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس پر مزید یہ کہ [illegible] ترکی کے ساتھ جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

شام کی موجودہ حالت

فرانس اور بیروت کے معرکے

[illegible] شام کی خبریں پہونچنی بند ہو گئی ہیں کیونکہ فرانسیسی حکومت نے دمشق کے ساتھ ڈاک اور تار کا سلسلہ بند کر دیا ہے لیکن ان انتہائی کوششوں کے باوجود ہم بیروت کے بعض اخبارات سے جن کے اکثر کالم فرانسیسی سنسر کی عنایت کی بدولت سفید نکلتے ہیں، خبریں حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

لبنان میں فرانسیسی حکومت نے عیحا اور بادک نامی دو گاؤں پر زبردست تاوان عائد کیا ہے اور اس کے کھیاؤں کو پرتگال کے طلوع [illegible] لیا ہے۔

جریدہ عہد جدید کا بیان ہے کہ بیروت دمشق ریلوے پر آمد و رفت بند ہے اور اسی طرح دمشق میں حالات بھی بند کر دی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین آج کل دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ اور فلسطین کے مسافروں کا بھی یہی بیان ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انطاکیہ، بیروت، حاصبیا، بعلبک، دمشق، قنیطرہ، القنیطرہ، الشیخ جسر الشغور، ادلب اور قطنا کے ڈاکخانے اور تارگھر بند ہو گئے ہیں اور ان کے خطوط اور تار نہیں لئے جاتے۔

سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵ مئی کو اطراف دمشق میں مجاہدین اور فرانسیسی فوج کے درمیان سخت معرکہ ہوا جس کے نتائج ابھی تک غیر معلوم ہیں۔ فرانسیسی حکومت نے اہل شام ولبنان پر ازراہ عنایت یہ کی ہے کہ ڈاک کی اجرت بڑھا دی ہے۔

جریدہ لاسیری کا بیان ہے کہ قیادت عامہ نے ۳ فرانسیسی افسروں کو گرفتار کر لیا ہے جن پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ وجہ یہ ہے کہ انہوں نے مجاہدین کے ہاتھ بہت سے ذخائر فروخت کئے تھے۔ اسی طرح المقتبس لکھتا ہے کہ لبنان میں فریہ شوف کے دس آدمیوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے حالانکہ لبنان کے امن واطمینان کے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔

شرق اردن کے ایک مسافر نے ہمیں خبر دی ہے کہ فرانسیسیوں نے سویدا میں ٹڈی دل ہجوم نظام کے ساتھ اپنے ۵۰ مقتولوں کی لاشیں دفن کی ہیں۔ اور طیاروں میں رکھکر اپنے زخمیوں کو بیروت لے گئے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ جس وقت مقتولوں کی محفل ماتم برپا ہو رہی تھی عین اسی وقت مجاہدین نے گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ یہ گویا اس موقع کے لئے مناسب حزین موسیقی تھی۔ (الشوریٰ)

بقیہ صفحہ اول

ہاں اگر کسی وقت حجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کرنا تو اس سے باز رہنا بہتر ہے جیسا کہ معتبر مذہبی کتابوں میں معروف ہے کیونکہ قبلہ کی جہت تمام جہات سے بہتر ہے اسی طرح اس کے گرد طواف کرنا اور مسح کرنا اور اسے بوسہ دینا بھی مطلقاً ممنوع ہے نیز اوقات مذکورہ میں تذکیر و ترجیع اور تسلیم کرنا بدعت ہے۔

ہماری ناقص رائے میں جو کچھ ہے وہ یہی ہے۔ اور ہر ذی علم سے اعلم زیادہ علیم ہے۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

محمد بن صادق۔ محمد بن محمود الازہری۔ محمد زکی محمد شیبان۔ محمد بن علی الترکی۔ محمد الطیب۔ صدیق سعید۔ محمد الہاشمی۔ حافظ ابراہیم بدوی۔ عمر الکردی۔ بشیر الدین احمد الغوثی۔ خلیل بن محمد۔ محمد بن الطیب [illegible] محمد بن [illegible]

(ام القریٰ)

برقیات

عالم اسلامی

ریف

ہسپانیہ کے کمینہ ارادے
غازی عبدالکریم سے بدلہ لینے کی کوشش

طنجہ ۹ رمئی - غازی عبدالکریم کل تاز اپہنچ گئے ہیں۔ ہسپانیوں نے غازی الموصوف کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ اول تو ۱۸ ہسپانی عہدہ داروں کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں گئے اور دوسرے یہ کہ امیر عبدالکریم نے فرانسیسیوں سے جنگ کرنے سے قبل ہسپانیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔

[illegible]

غازی عبدالکریم کے کاغذات کی تلاش

[illegible]

کے بعض کاغذات کے فوٹو موجود ہیں جو انہوں نے اپنی لندن، برلن، ماسکو، روم، قاہرہ، میڈرڈ اور پیرس کی شاخوں کو بھیجے تھے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اگر فرانس اور ہسپانیہ کی حکومتوں نے بہت جلد اس کا سد باب نہ کیا تو بالکل اور صورت پیدا ہو جائیگی۔

جنگ ریف میں فرانس کے مجموعی نقصانات

پیرس ۳۰ رمئی - اپریل ۱۹۲۵ء سے آج تک ... صف افسر جنگ مراکش میں کام آ چکے ہیں۔ [illegible] ۲۱۴۲ - فاس سے یہ اطلاع وصول ہوئی ہے کہ صرف ۱۵۲ ہسپانی قیدی چھوڑے گئے ہیں اور ریفیوں نے کسی ہسپانی افسر کو رہا نہیں کیا ہے۔ [illegible]

مصر

لارڈ لائیڈ اور زغلول پاشا کی ملاقات
زغلول پاشا خود وزارت مرتب کرینگے

قاہرہ ۳ رمئی - آج شام کو ریذیڈنسی میں زغلول پاشا کی [illegible]

کر دیا ہے کہ وہ خود جدید وزارت کو مرتب کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور اس پر رضامند نہیں ہیں کہ عدلی پاشا اس فرض کو انجام دیں۔

سیاسیات مصر
زغلول پاشا کی کامیابی پر برطانیہ کا اضطراب

کیجی یکم جون - مصر کی سیاسی حالات سے یہاں بڑی دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے۔ حال میں جو انتخابات وہاں ہوئے ہیں اس میں سعد پاشا زغلول کی جماعت کثیر اکثریت کے ساتھ منتخب ہوئی ہے اور اب یہ دیکھنا ہے کہ انکی جماعت کا آئندہ قدم کس طرف اٹھتا ہے۔ مصر میں اب جو کچھ ہوگا ان سب کا انحصار اسی جماعت کے آئندہ طرز عمل پر ہے۔

اخبار "ڈیلی میل" کا بیان ہے کہ تاوقتیکہ زیور پاشا وزیر اعظم مستعفی نہ ہو جائیں اور شاہ فواد سعد پاشا زغلول کا ترتیب وزارت کیلئے صحیح خیال نہ معلوم کرلیں۔ صورت حالات بدستور رہیگی۔

[illegible]

گفتگو ہوتی رہی لیکن مندرجہ بالا چاروں مسائل کے متعلق سعد پاشا کا کیا طرز عمل ہوگا اب تک نہیں معلوم۔

یہ امر بھی اس موقعہ پر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ مرتبہ زغلولی وزارت کا سرلی اسٹیک کے قتل کی وجہ سے خاتمہ ہوا تھا۔

بلاد عرب

امیر شکیب ارسلان کا بہادرانہ اعلان
ریف کی شکست سے دروزیوں کو کوئی خوف نہیں ہے

برلن ۳۰ رمئی - آج امیر شکیب ارسلان نے برٹش یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے فرمایا کہ غازی عبدالکریم کی شکست سے دروزیوں پر کسی قسم کا خوف و ہراس طاری نہیں ہوا ہے۔ دروزی فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس وقت تک صلح نہیں کریں گے جب تک کہ ہم اپنے پورے پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنا لیں۔

دہلی میں اشتراکی جماعت کا مرکز

[illegible]

ہندوستان

الا ان حزب اللہ هم الغالبون

بہار میں "حزب اللہ" کا قیام

پھلواری شریف یکم جون - مولانا عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف سے مطلع فرماتے ہیں کہ:-

قائم مقام امیر شریعت کے حکم سے امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ۲۶ رمئی کو منعقد ہوا۔ صوبہ کے تمام اضلاع کے نقیبان امارت، اور ہر خیال کے سربرآوردہ حضرات شریک جلسہ تھے۔ چونکہ موجودہ کشیدگی کے باعث دو یا تین مہینوں سے ملک کی فضا بہت نازک اور اندیشہ ناک ہو گئی ہے اور ہندو ہر جگہ فسادات اور خوف پیدا کر رہے ہیں اس لئے امارت شرعیہ نے صوبہ کے تمام کام کرنے والوں کی دعوت دی تھی کہ وہ اس مسئلہ پر غور کر کے مدافعت کیلئے کوئی لائحہ عمل ترتیب دیں۔ چنانچہ جلسہ کے سامنے ایک پروگرام پیش کیا گیا جس میں یہ تجویز کی گئی تھی کہ رضاکاروں کی ایک جماعت حزب اللہ کے نام سے قائم کی جائے۔ تبادلہ خیالات اور باہمی مشاورت کے بعد یہ تجویز منظور کی گئی کہ ہر مقام پر حزب اللہ کے قیام کا حکم دیا [illegible]

حضرت امیر شریعت صوبہ بہار پر "سیاست" کے اتہامات

پھلواری شریف ۲ رجون - مولوی عثمان غنی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

۲۵ رمئی کے روزنامہ سیاست میں حضرت امیر شریعت (صوبہ بہار) کے اس خط کے اقتباسات شائع کئے گئے ہیں جو ۱۸ رمئی کے جریدہ امارت میں شائع ہوا تھا۔ سیاست نے حضرت امیر شریعت کی جانب اس قسم کی غلط باتوں کو منسوب کیا ہے جو ان پر سراسر اتہام ہیں۔ سیاست نے ان کو "وہابی" لکھا ہے۔ اسکو معلوم ہو جانا چاہئے کہ امیر شریعت عقیدہ اور عمل دونوں کے اعتبار سے حنفی المذہب ہیں۔ وہ عالی دماغ، وسیع القلب اور روشن خیال حنفی ہیں جن کے دل میں ہر مسلمان کیلئے جگہ موجود ہے اس کا ثبوت خود انکے خط میں موجود ہے۔ اگر انکو وہابی کہنا صحیح ہے تو پھر آج دنیا میں کوئی ایک حنفی بھی موجود نہیں ہے۔ ایڈیٹر سیاست کو خبردار ہونا چاہئے کہ حضرت امیر شریعت ایسے حنفی ہیں کہ بعض وہ حنفی جن کے ساتھ ایڈیٹر مذکور کام کرتے ہیں اور جن پر ان کو فخر ہے حضرت امیر موصوف کے قدم چھونا اپنے لئے باعث سعادت و نجات خیال کرتے ہیں۔ سیاست لکھتا ہے کہ حضرت امیر شریعت حجاز کو ابن سعود کی حمایت اور امداد کرنے کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ یہ بھی صریح جھوٹ ہے بلکہ ان کا سفر حجاز بالکل ایک شخصی سفر ہے جس کا مقصد فریضہ حج کی ادائیگی اور زیارت مقامات مقدسہ کے علاوہ اور کچھ نہیں جیسا کہ ممدوح نے روانگی کے وقت اخبارات کے نامہ نگاروں سے خود کہہ دیا تھا۔ وہ نہ ابن سعود کے ساتھ ہیں نہ شریف کے لیکن یہ امر الٰہی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اس باہمی جنگ اور جماعتی تصادم دور کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو شریفی اور سعودی جنگ [illegible]

[illegible]

ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حجاز میں امن و امان قائم ہو اور احکام اسلام کا نفاذ مناسب طریقہ پر صرف مسلمانوں ہی کے ذریعہ عمل میں لایا جائے کیونکہ اسلام کے اصولوں کے مطابق کوئی غیر مسلم کسی طرح بھی حجاز کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ کیا اچھا ہوتا کہ ایڈیٹر "سیاست" اپنی حد کے اندر رہ کر ایک ایماندار و سچے مسلمان کی طرح جھوٹ بولنے اور غلط بیانات شائع کرنے سے باز رہتے۔ (الجمعیۃ کا خاص تار)

ہندوستان سے ۷ ہزار حاجیوں کی روانگی
۲۵ سال سے اتنے حاجی کبھی نہیں گئے

کراچی ۳۱ رمئی - سکرٹری خلافت کمیٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:-

ہفتہ کے روز ۲۹ رمئی کو اسٹیمر "سلطانیہ" بمبئی سے ۵۶۶ اور کراچی سے ۹۵۲ کل ۱۵۱۸ حاجیوں کو لیکر روانہ ہو گیا۔ اکبرستان اور خسرو اتوار کے دن روانہ ہوئے۔ اول الذکر میں ۱۱۸۹ اور موخر الذکر میں ۱۵۰۵ مسافر تھے۔ اب تک ... ۹ حاجی کراچی سے ۱۵۰۰۰ بمبئی سے اور ۳۰۰۰ کلکتہ سے کل ۲۷۰۰۰ حاجی روانہ ہو چکے ہیں۔ اس سال کی تعداد حاجیوں کے ریکارڈ میں سب سے زیادہ ہے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۲۵ء تک سب سے بڑی تعداد ۲۲۰۰۰ کی ہے۔

مسٹر سہروردی کے خلاف ہندوؤں کی سازشیں

کلکتہ ۳۱ رمئی - کانگریس میونسپل ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ آج رات کو منعقد ہوا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کلکتہ کارپوریشن کا ایک خاص خفیہ اجلاس جمعہ کے دن منعقد کیا جائے گا جس میں نائب میئر کے طرز عمل کے متعلق تحقیقات کی جائے گی اور اگر [illegible]

ہوگی۔ پہلے یہ معاملہ کارپوریشن کے اس اجلاس میں پیش ہوگا جو بدھ کے دن منعقد ہونے والا ہے اور جس میں کانگریسی ارکان جمعہ تک التواء کی تجویز پیش کرینگے۔

ہندو "قوم پرستی" کی بے نقاب تصویر
مسٹر سہروردی کیساتھ سوراجیوں کا سلوک

کلکتہ یکم جون - محمد محسن خان صاحب سکرٹری کلکتہ خلافت کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

مسلمانان کلکتہ کا ایک جلسہ ۳۰ رمئی کو خلافت کمیٹی اور کارپوریشن کے مسلمان محصول گذاروں کی جمعیۃ کے ماتحت منعقد ہوا جس میں شہید سہروردی نائب میئر (ڈپٹی میئر) کلکتہ کارپوریشن کے استعفے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ پورا ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ ہر خیال کے مسلمان شریک ہوئے تھے اور انتہائی جوش کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر اخبار "مسلمان" نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ ڈاکٹر سہروردی کو سوراجیوں کی کونسل تین مرتبہ کلکتہ کارپوریشن کا نائب میئر منتخب کر چکی ہے لیکن ہی کے دو ہفتوں کے اندر سوراجیوں نے بغیر قطعی اور واضح الزامات قائم کرنے کے ڈاکٹر صاحب موصوف سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ ان پر اعتماد نہیں رہا ہے اس لئے وہ مستعفی ہو جائیں۔ ہندوؤں نے اس کی بھی کوشش کی تھی کہ مسلمان فقیروں کی تدفین کے مسئلہ کے متعلق یوروپین ارکان کی حمایت حاصل کریں۔ ایک کارپوریشن کے ہندو ارکان جو سی آر داس آنجہانی کے پیرو ہیں اور جن کی رہنمائی آج کل مسٹر سین گپتا کر رہے ہیں اس پر تلے ہوئے ہیں کہ انصاف، عزت، اور اقتدار کو بالائے طاق رکھ کر سوراجی حکومت یعنی کارپوریشن سے نائب میئر مسٹر سہروردی صدر خلافت کمیٹی کو علیحدہ کر دیں۔ کیونکہ وہ مسلمان [illegible]

[illegible]

جمع ہو گئے تھے اور مساجد کے سامنے سکھوں کے باجوں کی باجہ بجانے کے ساتھ ہی ہندو پانی کی سلیم پور لیشن کے غیر مسلم ارکان کے طرز عمل کے خلاف اظہار ملامت اور مسٹر سہروردی پر اظہار اعتماد کی تجاویز منظور کی گئیں۔

(الجمعیۃ کا خاص نامہ نگار)

ہمدردان جمعیۃ العلماء سے استدعا

چونکہ ۱۱ رمئی ۱۹۲۵ء سے مولوی محمد حسن الدین صاحب انصاری ساکن کرتپور ضلع بجنور سفیر جمعیۃ علماء ہند اپنی خدمات متعلقہ سے سبکدوش کر دئے گئے ہیں اور اب جمعیۃ کی جانب سے کوئی سفیر ملک میں دورہ نہیں کرتا ہے اس لئے تمام ہمدردان جمعیۃ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ کسی یاد دہانی کے منتظر نہ رہیں اور شعبہ تبلیغ اور جمعیۃ علماء ہند کے چندہ کی رقوم براہ راست مرکزی دفتر کو روانہ فرما دیا کریں۔ بعد میں اگر کوئی سفیر مقرر کیا گیا تو اعلان کر دیا جائیگا۔

دار الحکومت

فسادات کلکتہ اور ہندو پولیس کی لوٹ
مشترکہ مسلم بورڈ دہلی کی تجویز

خلافت کمیٹی دہلی انجمن اسلامیہ کے مشترک مسلم بورڈ کا یہ جلسہ ہندو پولیس کلکتہ کے بعض فرقہ وار سیاہیوں کے اس طرز عمل پر کہ انہوں نے بلوائیوں کی حوصلہ افزائی کی یا لوٹ و مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں حصہ لیا اظہار ملامت کرتا ہے اور اس زد پر کی تحریک [illegible]

[illegible]

دہلی کی سینسر نے روک دیا لہٰذا اب بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے۔ مشترک مسلم بورڈ دہلی نے تحریر فرمایا ہے کہ اس امر کا ثبوت کہ کلکتہ کی ہندو پولیس نے لوٹ میں حصہ لیا گورنر بنگال کلکتہ کی ۱۲ رمئی کی تقریر میں موجود ہے۔

مدیر "پیشوا" اور مدیر "مبلغ" کا مقدمہ
ہائی کورٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست

آج یکم جون ۱۹۲۶ء کو مسٹر لنکن ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں حافظ عزیز حسن صاحب ایڈیٹر رسالہ "پیشوا" اور حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر اخبار "مبلغ" کا مقدمہ پیش ہوا۔

[illegible]

بہرحال دونوں کی جانب سے غلطی کی جاتی ہے کہ ہائی کورٹ سے انتقال مقدمہ کی اجازت حاصل کر سکیں۔ مگر اس عرصہ کے لئے زیر دفعہ ۵۲۶ ہر دو صاحب پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت داخل کریں۔ چنانچہ حکیم صاحب اور حافظ صاحب کی طرف سے فوراً داخل کر دی گئی اور مقدمہ ۱۵ رجون سنہ مذکور تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔ تاکہ اس عرصہ میں ہائی کورٹ سے انتقال مقدمہ کے متعلق فیصلہ کرا لیں۔

ایڈیٹر "تیج" کا مقدمہ

آج ۳ رجون ۱۹۲۵ء کو ۱۲ بجے مسٹر لنکن ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں دیش بندھو گپتا ایڈیٹر "تیج" کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ شروع ہوا۔ سرکار کی طرف سے مسٹر سولیج نوازش پیروی کر رہے تھے اور "تیج" کی طرف سے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ بیرسٹر لاہور اور دیگر متعدد ہندو وکلا [illegible]

[illegible]

جہاں تک اسلام

(ایڈیٹر کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

عمائد مدینہ طیبہ کا مکتوب گرامی

اہل مدینہ کی حالت زار

محترم بندہ جناب مدیر صاحب اخبار الجمعیۃ زاد مجدہم

سلام مسنون کے بعد عرض پرداز ہوں کہ سید زین العابدین صاحب مدنی مدیر حرم شریف، شیخ ذیاب ناصر رئیس بلدیہ مدینہ طیبہ، شیخ حسین جماد امام مالکیہ، مولوی عبدالباقی صاحب فرنگی محلی مہاجر اور سید محمود احمد صاحب فیض آبادی (ممبران مجلس تقسیم اعانت و امداد برائے اہالی مدینہ منورہ) کی جانب سے ۱۸ رمضان المبارک کا چلا ہوا مکتوب گرامی میرے نام موصول ہوا ہے جس کا ضروری اقتباس بغرض آگاہی جمیع مسلمانان ارسال خدمت کرتا ہوں۔ وہو ہذا۔

"ہم خاکساران آستانہ لیتان حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے سلام مسنون الاسلام آپ حضرات عالی ہمم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو آپ صاحبوں نے ہماری ناگفتہ بہ حالت کو ملاحظہ فرما کر ہماری راحت و آسایش کے خیال سے امداد و دستگیری پر کمر ہمت باندھی ہے اور بارگاہ ایزد کریم جل و علا شانہ میں دست بدعا ہیں کہ آپ حضرات کو تمام مقاصد دینی و دنیاوی میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو۔ آمین۔

اب سے چودہ پندرہ برس پہلے جبکہ ترکی حکومت کا دور دورہ تھا یہاں کی آبادی ستر اسی ہزار سے بھی زیادہ تھی مگر اس تمام آبادی کا بہت بڑا حصہ حکومت ہی کے خوان یغما کا نمک پروردہ تھا بقیہ دوسرا حصہ حجاج و زوار کرام کی خدمت گزاری ان کے صدقہ و خیرات اور دوسرے ممالک مصر و ٹیونس وغیرہ کے اوقاف سے پرورش پاتا تھا۔ نیز سو دو سو ایسے بھی آدمی تھے جو نکل سکتے تھے کہ جن کا ذریعہ معاش اپنا ذاتی تمول یا کوئی تجارت [illegible] اہل صنعت و حرفت کی صنعت بھی موسم حج ہی میں کارآمد ہوتی تھی۔ خالی موسم میں بالکل بیکار رہا کرتے تھے۔ تقدیرات الٰہیہ نے ہمارے اعمال کی پاداش میں یا ہمارے صبر و استقلال کی آزمائش کیلئے جو پلٹا کھایا ہے اور عرصہ دس بارہ سال سے حوادث و مصائب کے جو پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں جس کی وجہ سے آج یہ حالت ہے کہ جن صاحب ثروت گھرانوں کا پیر بھی زمین پر نہ پڑتا تھا آج ان کے گھر میں چٹائی بھی بیٹھنے کیلئے نہیں ہے۔ انہیں مصائب کا اثر ہے کہ آج مدینہ کی آبادی دس بارہ ہزار سے زیادہ نظر نہیں آتی ہے جس میں سے ایک ہزار بھی وہ لوگ نہیں قرار دئے جا سکتے جن کو صاحب ثروت یا غیر محتاج کہا جا سکتا ہو۔

آپ حضرات کی مرسلہ ایک سو اکیس بوری چاول کی اور اکتالیس بوری آٹے کی اسوقت تک یہاں پہنچی ہیں جو کہ حسین جماد صاحب اور مولوی عبدالباقی صاحب کی نگرانی میں ایک محفوظ مکان میں اس انتظار میں رکھی ہوئی ہے کہ بقیہ بوریاں بھی سب پہنچ جائیں اسوقت اس کی تقسیم شروع کی جاوے اور چونکہ ایسے کام بغیر اجازت حکومت کے نہیں ہو سکتے لہذا ایک درخواست اس مضمون کی جس کی نقل ارسال خدمت ہے حکومت کے پاس بھیجی گئی ہے حکومت کے پاس سے کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ انشاء اللہ جواب آنے اور کام شروع کرنے پر پھر آپ صاحبوں کو اطلاع دی جاوے گی۔ اگر اسی طرح سے دو تین برس تک آپ حضرات غربا و مساکین کی دستگیری فرماتے رہیں تو امید ہے بہت کچھ بہبودی کی صورتیں پیدا ہونگی۔ اگر دو چار شخص بہ اہد نکتہ سنج زمانہ حال کے ہمارے اور ہمدردی کے لئے افضیت رکھنے والے کچھ عرصہ یہاں پر اقامت فرمائیں اور اہل مدینہ کی ہر طرح کی احتیاجات سے آپ صاحبوں کو اطلاع دیں اور حسب ضرورت حکومت سے اعانت و سہولت حاصل کر سکیں تو غالباً بہت کچھ بہبود و فلاح کی توقع کی جا سکتی ہے۔

وفد کی بھی بہت زیادہ نسبت [illegible] مطالب موجود اور جدہ بھیجکر ملا زاد مدینہ بھیجے ہوئے [illegible] اور [illegible] ہیں تا دو فیصلہ قوی

مقصد یہ رقم فراہم ہو جائے رقم کس طرح تقسیم ہو گی ہے اس کا ذکر میں نے تو جہاں تک ممکن ہوگا کوئی بات فرو گذاشت نہ کی جاوے گی۔

یہ ہے مکتوب کا ملخص۔ ۹ اپریل کو مولوی عبدالکریم صاحب چشتی اور مسٹر تاج محمد علیگ یہاں سے علوی جہاز میں روانہ ہو کر ۲۵ اپریل تک جدہ پہنچ گئے ہونگے۔ اور وہاں سے فوراً مدینہ طیبہ روانہ ہوگئے ہونگے۔ میں ان ہر دو نمائندگان کے خطوط کا منتظر ہوں جس سے تمام احوال بخوبی طور پر معلوم ہوگا۔ اس خط کا جواب میں نے گرجستان میں بھیجدیا ہے۔ نیز مولانا شوکت علی صاحب کو بھی لکھا ہے کہ وہ جیران رسول اللہ صلعم کی مشکلات کے سدباب کی طرف حکومت حجاز کو مزید توجہ دلائیں اور بہ اس مرسلہ غلہ کی تقسیم کا ٹھیک ٹھیک بندوبست کر دیں۔ فقط

نیاز مند۔ حاجی عبداللہ ہارون

سرمایہ اعانت جیران رسول اللہ

محترمی مدیر صاحب! السلام علیکم۔ ۷ اپریل کے بعد حسب ذیل رقوم مساکین مدینہ طیبہ کیلئے سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کو موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

رقم سابقہ اعلان شدہ۔ ملاحظہ ہو اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء — ۱۱-۱۳-۶۰۹۶ اور ۵ بوری چاول

شیخ محمد خاں نظامی معرفت شیخ عبدالمجید صاحب	۵-۰-۰
میر محمد صاحب نظامی 〃 〃	۴-۸-۰
پیر بخش صاحب گوشنالی 〃 〃	۱-۰-۰
عبداللہ صاحب 〃 〃	۰-۴-۰
نعل بخش صاحب 〃 〃	۰-۴-۰
چراغ الدین صاحب، بولٹن (انگلینڈ)	۱۵۹-۱۰-۶
جیون خاں صاحب جہر گری ڈنیگر	۳۹-۸-۰
حاجی مشتاق احمد صاحب اٹاوہ	۱۲۵-۰-۰
محمد خاں صاحب، ٹنڈا محمد خاں	۵-۱۴-۰
جبار حسین صاحب ریڈر جج عدالت بلند شہر	۵-۹-۰
حاجی پیر محمد صاحب، مالہ	۱۲-۰-۰
ایک افرشری از مدراس	۱۰-۰-۰
عبداللہ خاں صاحب، پاک پٹن	۲-۰-۰
لطیف احمد صاحب۔ اندور	۴-۰-۰
نجم الدین انصاری صاحب، ریٹائرڈ خیرپور	۱۴-۰-۰
منیر اللہ خاں صاحب، راہو	۵-۰-۰
حافظ حبیب الرحمن صاحب قادری	۱-۰-۰
حاجی عطاء اللہ خاں صاحب۔ رائے سینہ	۲-۰-۰
حاجی محمد علی اینڈ سنز صاحب۔ امپال	۱۵-۰-۰
سلطان علی خاں صاحب رسالدار میجر چک نمبر ۸	۱۰۰-۰-۰
سید افتخار حسین صاحب۔ لدھیانہ	۴-۰-۰
سید ابو نثار صاحب۔ پٹنہ	۵۰-۰-۰
محمد شیر افضل خاں صاحب رائے پور	۹-۱۴-۰
اللہ بخش خاں صاحب امرتسر	۱-۵-۰
کل میزان	۶۷۰۹-۸-۵

اور ۵ بوری چاول۔

خرچ سابقہ اعلان شدہ ملاحظہ ہو تفصیل "الجمعیۃ" مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء میں — ۱۱-۱-۶۰۳۶ اور ۵ بوری چاول

تیسری قسط میں مبلغ دو ہزار روپیہ کی ہنڈی مولوی عبدالکریم چشتی کی معرفت بمبئی کی جو ۹ اپریل کو علوی جہاز میں عازم حجاز ہوئے تھے۔ اسٹامپ سے رکھے تحریر کئے گئے۔ رجسٹر کا خرید کیا گیا۔

کل خرچ: ۵ بوری چاول اور ۱۱-۹-۳۹-۶۰

زیر تحویل = ۶-۱۴-۶۶۹

نوٹ:۔ ہر قسم کی امداد و اعانت خواہ وہ بصورت غلہ ہو یا نقد مجلس تقسیم اعانات و امداد مدینہ طیبہ کی نگرانی میں تقسیم ہوگی جس کے ارکان حسب ذیل عمائد بن ہیں:۔

۱۔ سید زین العابدین صاحب مدیر الحرم شریف مدینہ طیبہ۔
۲۔ شیخ ذیاب۔ ناصر رئیس بلدیہ مدینہ طیبہ۔
۳۔ شیخ حسین جماد امام مالکیہ۔
۴۔ مولوی عبدالباقی صاحب مہاجر فرنگی محلی۔
۵۔ سید محمود احمد صاحب فیض آبادی مہاجر۔

ان حضرات کو وفد نے بجانب جلالۃ الملک ہی مقرر فرمایا تھا۔

راقم خاکسار محمد عثمان

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنے والے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے۔ دن بدن آپکی حالت کمزور ہو رہی ہے۔ جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اس کا اصلی سبب آپ کو بتلا دیں وہ یہ کہ آپ اپنے قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو فائدہ کس چیز میں ہے۔ اگر آپ اسکے موافق کوشش کریں تو کامیابی فی الفور ہوتی ہے۔ آپ غلط تدابیر سے ناکام ہو کر خدا پر الزام اور اس کی مہربانیوں پر توجہ نہیں کرتے۔

خدا کیلئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو۔ بیکار نہ سمجھو۔ ہم خدائے قدوس کے روانہ کردہ علم نجوم و جفر سے آپ کو سچا راستہ بتلا کر آپکو کامیاب کرائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کے لئے کہ ہم کس حد تک علم سے واقف ہیں آپ ہم سے کوئی بھی سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۸ کے ٹکٹ روانہ کر کے دریافت کریں اگر وہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہم سچے اور ہمارا اشتہار سچا ورنہ مرسلہ پیسے بھی آپ حلفنامہ روانہ کر کے واپس لے لیں۔ کیا اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہئے۔ افسوس۔ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت۔

بصورت تسلی معاملات اولاد۔ نامردی جریان کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی۔ محبوب گھر بیٹھے آجاوے۔ زوجین میں محبت رہے۔ مقدمات میں کامیابی۔ تجارت۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔

ایک اور رعایت

اگر کوئی صاحب ۱۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کر دیں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش۔ روز۔ سنہ۔ وقت لکھکر روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ریلوے ٹائم مع گھڑی پل روانہ کریں تو ہم ان کا نام درج رجسٹر کر کے عمر بھر کا اگلا اور پچھلا حال (جنرل فیوچر) روانہ کرینگے اور پانچ سال تک باقاعدہ ڈاک ماہوار بھی اور بری کیفیتوں سے مطلع کیا کرینگے اس لحاظ سے آپ کا پانچسال کے لئے صرف دس روپیہ میں ایک منجم و جفار ملازم ہو جائیگا۔ اس نادر موقع کو غنیمت جانیں اور یہ آخری رعایتی اعلان سمجھیں ورنہ ہم اس تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ عہ مرف جنرل فیوچر پر ہی کا لینگے۔ ہر قسم کے تجربہ شدہ تعویذ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

باقی خط و کتابت مع ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ چینی یا ماشی قیمت ۱۲/ سوتی قسم اول ۷ گز عہ ۸ گز ۸۰ عہ ... ۸ گز عہ قسم دوم ... قسم سوم ... ۸ گز ... لنگی سلکی مشہدی نمونہ عید باری ... ۸ گز ... خالص ریشمی مشہدی لنگی آفیسری ... ۸ گز ... ۹ گز ... نقلی مشہدی ... کلاہ پشاوری نمونہ ... زرین گلی یا ساٹن آفیسری ... جیلین سلکی رومال ... ۱۲

ملنے کا پتہ۔ ابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

پانچ پیسے مہینہ میں

آپ ہر ماہ ۸ صفحہ کا رسالہ پیشوا صرف پانچ پیسے ماہوار میں حاصل کر سکتے ہیں جس کے بلند پایہ مضامین کی تمام ہندوستان میں دھوم مچ گئی ہے اور جسکے اجراء سے نقلی سیاسی اور مذہبی پیشواؤں میں کھلبلی مچ گئی ہے اور جسکے حضرت ... حسن نظامی، حضرت مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا محمد علی ایڈیٹر ہمدرد، حضرت مولانا عبدالماجد بدایونی، مولانا احمد سعید، مولانا مظہر الدین، مولانا حسرت موہانی جیسے بلند پایہ سیاسی و مذہبی پیشوا حضرات قلمی معاون ہیں۔ اور اسکے شایع ہوتے ہی آریہ کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

اگر آپ مسلمان ہیں اور آپکے دل میں سچا تبلیغی احساس ہے تو اس رسالہ کو ضرور منگائیے ۲۰×۳۰ کی بڑی تقطیع کے ۸ صفحوں پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی کے ساتھ ہر انگریزی مہینہ کی ۸ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شایع ہوتا ہے۔

باوجود ان خوبیوں کے قیمت ایک روپیہ سالانہ یعنی پانچ پیسے ماہوار ہے۔ نمونہ مفت منگائیے۔ اگر پسند نہ آئے تو ہمارا ذمہ۔

المشتہر

سید حسن انیس منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نمک سعیدی ایک تولہ منگا کر استعمال کیجئے ... قیمت فی تولہ چار آنہ ... محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

دونو جہان میں مزے اڑائیے

... قرآن مجید مترجم مجلد ... کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط ... قیمت صرف ...

زنانہ بہشتی کتاب

یہ کتاب دس کتابوں کا مجموعہ ہے ... (۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) ... قیمت ...

دعا گنج العرش مترجم مجلد

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ ہے ... عجیب طرز سے گھرداری میں عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے ... قیمت فی جلد ۸/

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پا کر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں قیمت فی جلد ... مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب ہے ...

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیاوی حالات کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گزارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... ہماری تمام بدکاریوں کو دور کر دیا جاتا ہے ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

... طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ سفوف سے بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے ... جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے ... قیمت ... المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک چھپی مہلک بیماری مستورات میں عام ہے ... جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے ... قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ ...

منیجر دار الشفا دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات ... تاریخ ... قیمت ... علاوہ محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر ... قیمت ... علاوہ محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ... اس کتاب کی قبولیت ... علاوہ محصول ...

ملنے کا پتہ ... منیجر رحمۃ للعالمین ... پٹیالہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے ... اگر وہ ... کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے ... قیمت ...

مینیجر ... بکس نمبر ... دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۱۰ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۸

موتمر اسلامی قاہرہ کے حالات

مسئلہ خلافت کے حل کی ایک ناکام کوشش

(از نامہ نگار خصوصی)

موتمر قاہرہ کی تیاریاں کا جو اہتمام سرکاری علماء میں ہو رہا تھا اس کی تو پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ آج کل موتمر قاہرہ کے اجلاس منعقد ہو رہے ہیں ابھی اجلاس ختم نہیں ہوئے ہیں لیکن جو کچھ اب تک کارروائی ہوئی ہے اس کی مختصر اطلاع بھی آپ کے ناظرین کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

عالم اسلام کے ایک بیشتر حصہ نے اس موتمر کی شرکت گوارا کی اور نہ عدم ارسال نمائندہ پر معذوری اور موتمر کے ساتھ اپنا اتفاق ظاہر کیا۔ بلکہ بعض ملکوں نے تو کھلے طریقہ پر اس کی مخالفت کی۔

ترکی اور ایران کو تو اس سے اصولی اختلاف تھا۔ روس نے بھی شرکت گوارا نہ کی۔ افغانستان نے اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھیجا ...

[illegible]

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین ... جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے ... ذیل کا اشتہار معمولی اشتہار نہیں ہے ... بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائیل جرمن اسپیشل ہیر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے۔ یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے آج ہی منگا کر تمام عمر کیلئے خضابوں سے نجات حاصل کر لیجئے۔ چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے ...

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہے

جاری قیمتی تحفے

حسب مراد — عروس جمال

خضاب

یہ اڑنے چاند ملک کے ہیں افعال

جوان خوبرو جوان ہیں جوان سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

قیمت اخبار الجمعیۃ

... مطبع ... دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی ... چھپ کر دفتر اخبار الجمعیۃ ... دہلی سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۵)

لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ فرمانروایان دکن کی حیثیت ابتدا سے عام والیان ریاست کے مقابلہ میں زیادہ اعلیٰ واشرف رہی ہے۔ ہندوستان کی سب سے بڑی دیسی سلطنت اور اس ملک میں دولت برطانیہ کے سب سے قدیم حلیف کی حیثیت سے دولت آصفیہ کے ساتھ ہمیشہ امتیازی برتاؤ کیا جاتا رہا ہے اور

[illegible]

ایک نیا فتنہ

[illegible]

اقتباسات

حجاز میں کونسلوں کا قیام

انتخاب نمایندگان کیلئے سلطان ابن سعود کا اعلان

حکومت حجاز کے دیوان ملکی سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے
اہل الرائے اور باخبر لوگوں سے مشورہ لینے اور قومی حقوق کی نگہبانی وغیرہ امور مہمہ میں ان کی آراء سے رجوع کرنے کے لئے جنکا بار ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے اعلان کرتے ہیں کہ
۱۔ مکہ۔ مدینہ۔ جدہ۔ ینبع۔ اور طائف میں ایک ایک مجلس استشاری (کونسل) قائم کی جائے جو اہم مقامی مسائل پر نظر رکھے اور یہ مجالس انتخاب کے ذریعہ مرتب ہوں۔

[illegible]

سوراجیت کا بے نقاب چہرہ

[illegible]

دمشق کے تازہ حادثہ کی تفصیلات

عاصمۂ عرب میں مہذب فرانس کے ہولناک مظالم

[illegible]

ملکانہ چاندنی چوک کی بدانتظامی

[illegible]

ترکی کے محکمۂ امور دینی کا فیصلہ

نماز عربی میں ہوگی

[illegible]

(الشوریٰ)

اطلاع

[illegible]

شرقیات

عالم اسلامی

مصر

آزادیٔ مصر کی حقیقت

مصر کے سیاسی حقوق پر برطانیہ کی دست درازی

لندن یکم جون - جب سے گورنمنٹ برطانیہ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ زغلول پاشا خود وزارت مرتب کرنے پر مصر ہیں تو وہ سخت پریشان ہو رہی ہے - سیاسیات خارجیہ کے افق پر مصر کی موجودہ صورت حال تاریک نظر آتی ہے، اگر زغلول پاشا خود وزیر اعظم ہو گئے تو اُن کی مخالف برطانیہ پالیسی خصوصاً انگریزوں کے اس اصرار کی مخالفت کہ نہر سویز کی آزادی قائم رہنی چاہیئے، زیادہ سخت ہو جائیگی فی الحال گورنمنٹ برطانیہ اس بات پر توجہ کر رہی ہے کہ کسی طرح زغلول پاشا کو اُن کے ارادہ سے باز رکھا جائے یعنی کہہ سنکر اون کا ارادہ بدلوا دیا جائے - اور وہ عدلی پاشا کو جو لبرل لیڈر ہیں اور جن سے زغلول پاشا نیم راضی بھی ہیں ترتیب وزارت کی اجازت دیں -

یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگرچہ عدلی پاشا کم و بیش زغلول پاشا کے نامزد کردہ ہیں لیکن وہ کٹھ پتلی ہیں - بہر حال یہ ممکن ہے کہ اگر زغلول پاشا حکومت کی سیاسیات میں حصہ نہ کریں تو وہ کسی انتہا پسندانہ پالیسی پر زور نہ دینگے -

سیاسی حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ سعد پاشا زغلول کی شخصیت مصر بھر میں سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے حامیوں پر حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں - مصریوں میں یہ عادت ہے کہ وہ زیادہ طاقتور جماعت کی اندھا دھند تقلید کرنے لگتے ہیں اسلئے اگر فی الحال زغلول پاشا کو پردۂ سیاسیات کے پیچھے کر دیا گیا تو ممکن ہے کہ اون کے حامی لوگ اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کرنے پر مائل ہو جائیں -

مصر پر جنگی جہازوں کا دباؤ

مالٹا ۲ جون - انگریزی جنگی جہاز "ریزولیوشن" کو زیر کمان ایڈمرل عقبی اسٹیولے حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً مصر کو روانہ کر دیا جائے - اگرچہ ابھی تک سوائے ایک جنگی جہاز کے اور کوئی جہاز مصر کو نہیں جا رہا ہے لیکن کئی دیگر جہازوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے [illegible]

لندن ۳ جون (جدید خبر) لندن کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ مصر کی صورت حال نہایت تاریک ہو گئی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس کا حشر کیا ہوگا - [illegible]

زغلول پاشا نے وزارت چھوڑ دی

قاہرہ ۳ جون - بموجب کی درخواست پر زغلول پاشا نے منظور کر لیا ہے کہ وہ وزارت عظمیٰ سے متعلق ہو کر وہ منصب [illegible]

عدلی پاشا کو دیدینگے -

زغلول پاشا کے استعفے پر برطانیہ کا اطمینان

لندن ۳ جون - آج سہ پہر کو جب یہ خبر لندن پہونچی کہ زغلول پاشا نے مصری وزارت مرتب کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور یہ کام عدلی پاشا کے سپرد ہوگا تو مصر کے متعلق صورت حالات کسی قدر بہتر ہو گئی ہے - ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ عدلی پاشا وزارت مرتب کر بھی سکیں گے یا نہیں لیکن اگر وہ کامیاب ہو گئے تو گمان غالب یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کے لئے مصری حکومت کے ساتھ اشتراک عمل ممکن ہو جائے گا جیساکہ پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے - برطانیہ دستور کے کاموں میں مداخلت کرنا نہیں چاہتا بشرطیکہ ان چار باتوں کے متعلق جو ۱۹۲۲ء کے اعلان میں آیندہ گفت و شنید کے لئے محفوظ رکھی گئی ہیں قطعی طور پر چیلنج نہ دیا گیا، بالخصوص اس دفعہ کے متعلق جس کی رو سے غیر ملکیوں کے مفاد کی حفاظت برطانیہ پر عائد ہوتی ہے +

ریف

ایک اخباری نمائندہ سے غازی عبدالکریم کی ملاقات

غازی اعظم کی تمنائے شہادت

تازہ یکم جون غازی ریف محمد بن عبدالکریم نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ فرانس کے جنگ کرنے کا میں کبھی خواہشمند نہ تھا کیونکہ ریفی قبائل فرانسیسیوں کو بہت پسند کرتے ہیں، مگر قبائل کو بعض مقبوضہ پسند ان سے لڑنے پر ابھار دیا - غازی عبدالکریم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ معاہدہ کی شرائط صلح منظور کرنے کو تیار تھے مگر ان کی فوجوں نے ہسپانیہ کے ساتھ جذبۂ نفرت سے مغلوب ہو کر بجز کامل آزادی کے اور کچھ منظور کرنے سے انکار کر دیا - فرانس نے جب انحسیمہ پر ہسپانیوں کو جہاز سے اتر نے میں مدد دی تو ہماری فوجوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا -

میری تمنا تھی کہ ہسپانیوں سے آخری جنگ ہوتی اس میں لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا جس کے لئے میرے دل میں بجز نفرت کے اور کوئی جذبہ نہیں ہے ہسپانیہ کے خلاف ہم ضرور اسوقت تک لڑتے جب تک کہ آخری آدمی بھی قتل نہ ہو جاتا - مگر فرانس کا معاملہ جدا گانہ ہے - مجھے پورا وثوق ہے کہ فرانس آسٹریلیوں کی وہی حیثیت قائم کرے گا جس کے وہ مستحق ہیں -

جنگ ریف کے پوشیدہ اسرار

[illegible]

ایک انگریز افسر نے میڈ ڈو پہنچائے ہیں جو پہلے ہندوستان کی سپاہ ٹرانسپورٹ افسر تھا -

بلاد عرب

موسیو ژووینل کے دعاوی

مجاہدین شام کی قوت گھٹ رہی ہے

پیرس ۲ جون - موسیو ژووینل فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام پیرس پہنچ گئے - تاکہ شام کی صورت حال پر گورنمنٹ سے بات چیت کریں - نمائندگان جرائد نے ملکر بات چیت کی تو آپ نے فرمایا کہ شام کا فرانسیسی انتدابی تعلقات اور جمعیۃ الاقوام سے کہا اگا کرنے لگے کہ جب شہر سویدا کو سر کیا گیا تو انہوں نے وہاں کی حکومت دانستہ اس امیر کے حوالہ کر دی - جس کے طرفدار تمام عرب ہیں -

فرانس کی خواہش ہے کہ وہ ایشیا اور یورپ میں مصالحت کرادے - جب وہ شام پہونچے تھے - اسوقت سے وہاں بہت کچھ تغیر ہو گیا ہے - اسوقت صورت حال بہت خطرناک تھی - لیکن جب سے جمہوریہ لبنان کا قیام کر دیا گیا ہے اسوقت سے کامیابی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے - دروزیوں کو سویدا سے نکال دیا گیا ہے اور وہ رفتہ رفتہ اطاعت کرتے جاتے ہیں - [illegible]

شام میں فرانس کی پیشقدمی

[illegible]

مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار

جنت البقیع کا انہدام

[illegible]

ترکی

شامی ترکی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

[illegible]

معاہدہ موصل کی تکمیل

مسودہ عنقریب دستخط ہو جائیں گے

[illegible]

افغانستان

موتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے

[illegible]

ہندوستان

کلکتہ کارپوریشن میں ہندو اکثریت کا زور

مسٹر سہروردی کیلئے تحقیقاتی کمیشن کا تقرر

[illegible]

کلکتہ کارپوریشن سے مسلمان ممبر مستعفی ہو گئے

[illegible]

کلکتہ میں اخبارات کے ایڈیٹروں کو سزائیں

[illegible]

حکومت پنجاب پر ہندو ذہنیت کا غلبہ

میونسپل حدود میں قربانی گاؤ کی ممانعت

[illegible]

گاندھی جی فن لینڈ نہیں جائیں گے

[illegible]

دار الحکومت

ایڈیٹر تیج کا مقدمہ

مسٹر ارگن کی بقیہ شہادت

[illegible]

دہلی میں دفعہ ۱۴۴

لاٹھیوں اور اسلحہ کی ممانعت

[illegible]

مسلمانان صدر بازار کی صلح پسندی

[illegible]

دونو جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زندگی لطف سے بسر ہو۔ میاں، بیوی، ماں باپ، بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز، قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سیکھایئے۔

قرآن مجید مترجم مجلد

یہ قرآن مجید باترجمہ نہایت بڑے حروف جہاں بھر میں پسند کیا گیا۔ کاغذ سفید، چھاپہ صاف، خط جلی اور جلد نہایت مضبوط … ہدیہ صرف … روپیہ (…)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ بستہ دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) … کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) … کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد … مجلد … معہ بستہ …

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

معہ درود اکبر و اسماء الٰہی … اردو ترجمہ … آنے (…)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب … میں عجیب طرز سے گھرداری عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس سے یہ نقص ادا … فی جلد …

آفتاب زندگی

کی تصنیف … کتاب میں ایک مسلمان عورت … گھر پا کر ایک عیسائی عورت گھر میں داخل ہوتا … پھر … عورت کے سوال و جواب … مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب … ہی نہیں۔

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت کمپنی دہلی

عروس زندگی

پتہ ذیل سے طلب فرمایئے

فدائے طب حکیم راج نراین دہلی

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس قلیل مدت میں ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کر کے اسکو ہر قسم کی مشکلات سے بے نیاز کریں۔ الجمعیۃ اپنا فرض انجام دے رہا ہے آپ بھی اپنا فرض انجام دیجئے۔ اور ایک ایک جدید خریدار بہت جلد بہم پہنچا دیجئے۔

(منیجر)

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

سوئس میڈ۔ نہایت خوشنما نفیس ہر ایک کا ڈیزائن نیا۔ پائیدار قابل اعتبار صحیح وقت دینے والی کلائی کی زینت ایک خوبصورت اسٹراپ (چمڑے یا لاسٹک کا جو آپ پسند کریں) **مفت**

رعایت کی وجہ یہ ہے

کہ مال کی نکاسی مقصود ہے اور یہی منظور ہے کہ نئے خریداروں سے تعارف ہو جائے اس تلافی … جانے دیجئے اپنے عزیزوں اور دوستوں کیلئے …

یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی

جو لوگ قیمت بذریعہ منی آرڈر کے بھیجدینگے انکو پیکنگ اور محصول ڈاک معاف ہوگا

نوٹ تلاش روزگار۔ ایجنٹ اور سوداگران گھڑی کی تجارت۔ گھڑی سازان نیز طالب علم و مدرس صاحبان اپنا اپنا مفصل پتہ بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۳۲۶ دہلی آنی چاہئیں

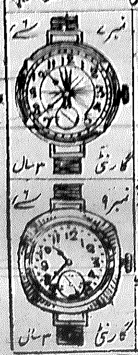

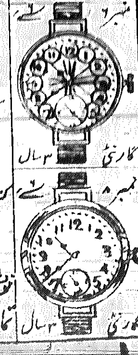

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر دہلی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ہے۔

پتہ **منیجر بیرنا آفس نمبر ۲ پوسٹ گنٹی سمری ضلع دربھنگہ**

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں۔ نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین معالج یعنی جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے۔ جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے۔ ذیل کا اشتہار معمولی ہندوستانی ایجاد نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائیل جرمن اسپشل ہیر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے۔ یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے، آج ہی منگا کر تمام عمر کے لئے جملہ خضابوں سے نجات حاصل کر لیجئے چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے۔ اسلئے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نزلہ کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کیلئے بھی بیش بہا تحفہ ہے جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہو گئے ہوں۔ بلاشک و شبہ چند دن کے استعمال سے سفید بال جڑ سے سیاہ نکلتا ہے جو عمر بھر سفید نہیں ہوتے۔ ساری عمر کا اقرار نامہ پارسل کے ہمراہ ہوگا قیمت فی شیشی بیس یوم چھ روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار۔

نوٹ اس حیرت انگیز خضاب کی شاخیں لندن کراچی مدراس پنجاب میں موجود ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بیشمار سرٹیفکیٹ دئے۔ بڑے بڑے افیسروں نوابوں رئیسوں نے سنہری تمغے عنایت فرمائے۔

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

… اس خدمت کو بہت خوبی اور ایمانداری … (خلافت بمبئی)

… الجمعیۃ مفت

… ہر اس شخص کو مفت دیا جائے گا … خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ … خریدار دیں گے انہیں اخبار … کے علاوہ کمیشن دیا جائے گا۔ اس … جلدی فائدہ اٹھایئے۔

(منیجر)

… کا سہل الحصول اور بے ضرر

… خضاب کا نسخہ

… کی دوا ہر جگہ میسر اور … نسخہ لکھ دیا جاوے گا … کی ضرورت نہوگی صرف ایک ہفتہ …

… ڈاکٹر کے۔ ایس ہدی

… بڑا بازار کلکتہ

… زندگی کی بہار لوٹئے

… صابن …

… پوڈر …

… لطف زندگی …

… مالک دواخانہ نورتن دہلی

مشرقیات

عالم اسلامی

مصر

آزادی مصر کی حقیقت

مصر کے سیاسی حقوق پر برطانیہ کی دست درازی

لندن یکم جون - جب سے گورنمنٹ برطانیہ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ زغلول پاشا خود وزارت مرتب کرنے پر مصر ہیں تو وہ سخت پریشان ہو رہی ہے۔ سیاسیات خارجیہ کے اُفق پر مصر کی موجودہ صورت حال تاریک نظر آتی ہے، اگر زغلول پاشا خود وزیر اعظم ہو گئے تو اُن کی مخالف برطانیہ پالیسی خصوصاً انگریزوں کے اس اصرار کی مخالفت کہ نہر سویز کی آزادی قائم رہنی چاہیئے، زیادہ سخت ہو جائیگی فی الحال گورنمنٹ برطانیہ اس بات پر توجہ کر رہی ہے کہ کسی طرح زغلول پاشا کو اُن کے ارادہ سے باز رکھا جائے یعنی کچھ ہیکر اُن کا ارادہ بدلوا دیا جائے - اور وہ عدلی پاشا کو جو لبرل لیڈر ہیں اور جن سے زغلول پاشا نیم راضی بھی ہیں ترتیب وزارت کی اجازت دیں۔

یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگرچہ عدلی پاشا کم وبیش زغلول پاشا کے نامزد کردہ ہیں، لیکن وہ کٹھ پتلی ہیں۔ بہرحال یہ ممکن ہے کہ اگر زغلول پاشا حکومت کی سیاسیات سے علیحدہ رہیں تو وہ کسی انتہا پسندانہ پالیسی پر زور نہ دینگے۔

سیاسی حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ ... پاشا زغلول کی شخصیت مصر بھر میں سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے حامیوں پر حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں۔ مصریوں میں یہ عادت ہے کہ وہ زیادہ طاقتور جماعت کی اندھا دھند تقلید کرنے لگتے ہیں۔ اسلئے اگر فی الحال زغلول پاشا کو پردہ سیاسیات کے پیچھے کر دیا گیا تو ممکن ہے کہ اُن کے حامی لوگ اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کرنے پر مائل ہو جائیں۔

مصر پر جنگی جہازوں کا دباؤ

مالٹا ۲ جون - انگریزی جنگی جہاز "ریزولیوشن" کو زیر کمان ایڈمرل عقبی اسٹیو لے حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً مصر کو روانہ کر دیا جائے۔ اگرچہ ابھی تک سوائے ایک جنگی جہاز کے اور کوئی جہاز مصر کو نہیں جا رہا ہے لیکن کئی دیگر جہازوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو حکم آتے ہی فوراً ہی روانہ ہو جائیں گے۔

لندن ۳ جون - (بعد کی خبر) لندن کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ مصر کی صورت حال نہایت نازک ہو گئی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کیا حشر ہوگا۔

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ رفتار واقعات کا غور سے مطالعہ کر رہی ہے اور اپنے خیالات سے مصری حکومت کو آگاہ کرتی رہتی ہے، حکومت برطانیہ اس بات کو بار بار ظاہر کر چکی ہے کہ وہ زغلول کا با اختیار ہونا پسند نہیں کرتی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک زغلول پاشا نے استعفا نہیں دیا لیکن جب وہ مستعفی ہو جائیں گے تو شاہ مصر یقیناً زغلول پاشا کو طلب کریں گے - اب تمام انگریزی طرز عمل پاشائے موصوف کے فیصلہ پر منحصر ہے۔

زغلول پاشا نے وزارت چھوڑ دی

قاہرہ ۲ جون - معتمدین کی درخواست پر زغلول پاشا نے منظور کر لیا ہے کہ وہ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو کر وہ منصب عدلی پاشا کو دیدینگے۔

زغلول پاشا کے استعفے پر برطانیہ کا اطمینان

رگبی ۴ جون - آج سہ پہر کو جب یہ خبر لندن پہونچی کہ زغلول پاشا نے مصری وزارت مرتب کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور یہ کام عدلی پاشا کے سپرد ہوگا تو مصر کے متعلق صورت حالات کسی قدر بہتر ہو گئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ عدلی پاشا وزارت مرتب کر بھی سکیں گے یا نہیں لیکن اگر وہ کامیاب ہو گئے تو گمان غالب یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کے لئے مصری حکومت کے ساتھ اشتراک عمل ممکن ہو جائے گا جیسا کہ پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ دستور کے کاموں میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی، بشرطیکہ ان چار باتوں کے متعلق جو ۱۹۲۲ء کے اعلان میں آئندہ گفت و شنید کے لئے محفوظ رکھی گئی ہیں قطعی طور پر چیلنج نہ دیا گیا، بالخصوص اس دفعہ کے متعلق جس کی رو سے غیر ملکیوں کے مفاد کی حفاظت برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔

ریف

ایک اخباری نمائندے سے غازی عبدالکریم کی ملاقات

غازی اعظم کی تمنائے شہادت

تازہ یکم جون - غازی ریف محمد بن عبدالکریم نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ فرانس کے جنگ کرنے کا میں کبھی خواہشمند نہ تھا کیونکہ ریفی قبائل فرانسیسیوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر قبائل کو بعض شورش پسندوں نے لڑنے پر ابھار دیا۔ غازی عبدالکریم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ عجدہ کی شرائط صلح منظور کر لینے کو تیار تھے مگر ان کی فوجوں نے ہسپانیہ کے ساتھ جذبہ نفرت سے مغلوب ہو کر بجز کامل آزادی کے اور کچھ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ فرانس نے جب الحسیمہ پر ہسپانیوں کو جہاز سے اتارنے میں مدد دی تو ہماری فوجوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا۔

میری تمنا تھی کہ ہسپانیوں سے جو آخری جنگ ہوئی اس میں لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا جس کے لئے میرے دل میں بجز نفرت کے اور کوئی جذبہ نہیں ہے ہسپانیہ کے خلاف ہم ضرور اسوقت تک لڑتے جب تک کہ آخری آدمی بھی قتل نہ ہو جاتا۔ مگر فرانس کا معاملہ جداگانہ ہے۔ مجھے پورا وثوق ہے کہ فرانس آئندہ ریفیوں کی وہی حیثیت قائم کرے گا جس کے وہ مستحق ہیں۔

جنگ ریف کے پوشیدہ اسرار

لندن ۲ جون۔ اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اوہار نوبہ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس کے قبضہ میں ایسے کاغذات موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ریف کا پروپیگنڈا یوروپین ممالک میں کسقدر وسیع تھا۔ خاص طور پر روس۔ اطالیہ اور جرمنی امیر محمد بن عبدالکریم کی کسقدر مدد کرتے تھے۔ ادھر حکومت ہسپانیہ کو اس سے زیادہ حیرت انگیز کاغذات ملے ہیں جو امیر محمد کے برادر عزیز سیدی محمد صغیر نے ہسپانیہ کے پاس اطاعت پذیری سے قبل بھیجے تھے۔ ان کاغذات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جنگ میں شریک ہونے سے چند ماہ قبل مارشل لیوتی نے مجاہدین ریف سے اس قسم کی گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا تھا جو مفاد ہسپانیہ کے منافی تھا۔ مارشل لیوتی نے یہاں تک کیا تھا کہ فرانسیسی کارخانجات سامان حرب سازی کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ امیر محمد کو سامان حرب ضرب بہم پہنچاتے رہیں۔

جب گفت و شنید کا سقوط ہوا اور کوئی نتیجہ نہ نکلا تو مارشل لیوتی سمجھے کہ امیر محمد دولت فرانس کو ہو قوت بنا رہے تھے۔ اسیلئے انھوں نے کہا ندھو ندھا اعلان جنگ کر دیا۔ مذکورہ کاغذات...

ایک انگریز افسر نے میڈرڈ پہنچائے ہیں جو پہلے ہندوستان کی سپاہ میں ٹرانسپورٹ افسر تھا۔

بلاد عرب

موسیو ژوونیل کے دعاوی

مجاہدین شام کی قوت گھٹ رہی ہے

پیرس ۲ جون - موسیو ژوونیل فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام پیرس پہنچ گئے ہیں تاکہ شامی صورت حال پر گورنمنٹ سے بات چیت کریں۔ نمائندگان جرائد نے ملکر بات چیت کی تو آپ نے فرمایا کہ شام کا فرانسیسی اطالوی تعلقات اور جمعیۃ الاقوام سے گہرا لگاؤ ہے کہنے لگے کہ جب شہر سویدا کا محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے وہاں کی حکومت ۲۵ دفعہ اس امیر کے حوالہ کردی - جس کے طرفدار تمام عرب ہیں۔

فرانس کی خواہش یہ ہے کہ وہ ایشیا اور یورپ میں مصالحت کرا دے - جب وہ شام پہونچے تھے - اسوقت سے وہاں بہت کچھ تغیر ہو گیا ہے - اسوقت صورت حال بہت خطرناک تھی - لیکن جب سے جمہوریہ لبنان کا قیام کر دیا گیا ہے اسوقت سے کامیابی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے - دروزیوں کو سویدا سے نکال دیا گیا ہے اور وہ رفتہ رفتہ اطاعت کرتے جاتے ہیں - جبکہ جبل دروز سے فرانسیسی فوجیں واپس آگئیں تو دروز اکیلے رہ گئے - اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ دمشق میں کامل امن و امان قائم رکھا جائے۔

شام میں فرانس کی پیشقدمی

لندن ۴ جون - پیرس سے ہاواس ایجنسی کی اطلاع ہے کہ بیروت کی خبروں کے مطابق فرانسیسی دستے جبل الدروز کے جنوب میں برابر پیشقدمی کر رہے ہیں اور دروزیوں کو شکست ہو رہی ہے جنہیں شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے اور میدان میں ۱۲۲ مقتول چھوڑ کر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔

مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار

جنت البقیع کا انہدام

مکہ ۲۹ مئی - ہمیں جدہ میں یہ دردناک خبر سنکر بیحد صدمہ ہوا کہ جنت البقیع اور سیدنا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے مزارات زمین برابر کر دیئے گئے - مکہ میں آکر اس خبر کی تصدیق ہوئی - ہم موتمر میں یہ مسئلہ بھی پیش کرنے والے ہیں کہ اس میں مداخلت کرے نیز سلطان کو بھی متنبہ کیا جائے گا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز نہ کریں۔ (خلافت)

ٹرکی

شامی ترکی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

قسطنطنیہ ۲ جون - موسیو سارو اور توفیق رشدی بک نے ترکی شامی دوستی کے معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں، جس کی ابتدار چند ماہ گذرے موسیو ژوونیل نے کی تھی۔

معاہدہ موصل کی تکمیل

مسودہ پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے

قسطنطنیہ ۴ جون - انگورہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ موصل کے متعلق ترکی اور انگلستان کی جو گفتگو ایک عرصہ سے جاری تھی اس کا نتیجہ ایک عام معاہدہ اور چند ضمیموں کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے جو دستخطوں کے لئے تیار ہیں۔ ان میں ایک میثاق ضمانت ایک اتفاق نامہ سرحدات اور چند بھونہ جنگی نقل و حرکت...

آمد و رفت اور تبادلہ مجرمین کے متعلق شامل ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان معاہدات پر ہفتہ کے روز دستخط ہو جائیں گے۔

افغانستان

موتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے

بمبئی ۴ جون۔ روزنامہ خلافت کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ موتمر اسلامی کے لئے جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے نمائندے نور عطا محمد خاں ہراتی اور عبدالصمد خاں بھی روانہ ہو چکے ہیں جو امید ہے کہ وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائیں گے۔ ایک با اثر افغانی ملا بھی جو ملائے چاکنور کے نام سے مشہور ہے اپنے متبعین کے ساتھ مکہ جا رہا ہے۔

ہندوستان

کلکتہ کارپوریشن میں ہندو اکثریت کا زور

مسٹر سہروردی کیلئے تحقیقاتی کمیشن کا تقرر

کلکتہ ۲ جون۔ آج کلکتہ کارپوریشن کے جلسہ میں مسٹر حسین شہید سہروردی ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن کا مسئلہ پیش ہوا۔ بابو ناگیندر ناتھ بنرجی نے تحریک کی ڈپٹی میئر کے اعمال و افعال کی تحقیقات کے لئے دس ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کیجائے جو اس امر کی رپورٹ کرے کہ آیا کلکتہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۴۲ کے ماتحت ان کی علیحدگی کے متعلق کوئی کارروائی کیجا سکتی ہے مسٹر انس الدین نے تحریک کو خلاف قرار دیا لیکن میئر نے فیصلہ کیا کہ تحریک قاعدہ کے اندر ہے مسٹر وحید حسن نے ترمیم پیش کی کہ ڈپٹی میئر کے خلاف جو خاص الزامات ہیں وہ بیان کر دئے جائیں اور کمیٹی انہیں الزامات کی تحقیقات کرے مسٹر ضیاء الحق نے اس ترمیم کی تائید کی لیکن مسٹر رزاق بخش نے تحریک اور ترمیم دونوں سے اختلاف کیا لیکن آخر کار ڈپٹی میئر کا طویل بیان سننے کے بعد ہندو ممبروں کی کثرت نے رزولیوشن پاس کرا دیا اس پر تمام مسلمان ممبران جلسہ سے اٹھکر چلے گئے۔

کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان ممبر مستعفی ہو جائیں

کلکتہ ۴ جون۔ کلکتہ خلافت کمیٹی اور شہر کے مسلمان ٹیکس دینے والوں کی جماعت نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے - کلکتہ خلافت کمیٹی اور مسلمانان کلکتہ کی مرکزی انجمن ٹیکس دہندگان کا یہ متحدہ جلسہ یہ رائے رکھتا ہے کہ مسلمان ممبران کارپوریشن کی عزت اور خودداری کا یہ عین اقتضا ہے کہ وہ غیر مسلم ممبروں کے غیر منصفانہ اور دراز دستانہ طرز عمل پر احتجاج کرتے ہوئے کلکتہ کارپوریشن کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ جنھوں نے جماعتی تعصب سے مغلوب ہو کر بغیر کوئی الزام قائم کئے - اور بغیر کسی قسم کی جائز وجہ کے نائب میئر کے رویہ کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ صرف اس لیے کہ کلکتہ میں مسلمانوں کو ذلیل کریں۔ اور اپنی کثرت تعداد کی قوت کا مظاہرہ کریں۔

کلکتہ میں اخبارات کے ایڈیٹروں کو سزائیں

کلکتہ ۴ جون - مسٹر ہمیبا - رہر پرشاد گھوش کو جو بسومتی نامی بنگالی ایک اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ ان کو عدالت کی طرف سے تنبیہ کر کے رہا کر دیا گیا۔ لیکن اخبار کے پرنٹر بی - سی - مکرجی کو فرد جرم لگا کر بری کیا گیا مسٹر ولا وجیہن ایڈیٹر حقیقی کو ایک ماہ قید محض اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی - اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۲ ماہ قید کی سزا اور بھگتنی پڑے گی - مہادیو پرشاد دیتھ ایڈیٹر و پرنٹر متوالا کو چار ماہ قید کی سزا ہوئی۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے آج صبح ان تین مقدموں کا فیصلہ سنا دیا جن میں دیسی زبان کے اخبارات کے ایڈیٹر و پرنٹر پر فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کے جرم میں مقدمہ چل رہا تھا علی احمد ولی کو جو سلطان نامی ایک روزنامہ کے ایڈیٹر و پرنٹر ہے تین ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔ مسٹر ایس کے گھوش کو جو ایک ہفتہ وار بنگالی اخبار کے ایڈیٹر تھے ایک ماہ قید اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جس کی عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں دو ماہ قید کی سزا اور بھگتنی پڑے گی۔ محمد ادریس پر جو اسلام جگت نامی ایک اخبار کے ایڈیٹر تھے ۲۰۰ سو روپیہ جرمانہ کئے گئے۔ اور بصورت عدم ادائیگی - انہیں دو ماہ قید محض کی سزا کاٹنی پڑے گی۔ ممتاز الدین ایک پرنٹر سے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت لی گئی امرت بازار پتریکا کے ایڈیٹر جی - ایل - گھوش - اور پرنٹر ٹی کے بسواس کو رہا کر دیا گیا۔ فضل الحق ایڈیٹر محمدی سے پانسو روپے کا ذاتی مچلکہ اور پانسو روپے کی ضمانت ایک سال کیلئے لی گئی۔ نند لال ایڈیٹر بھارت متر کو دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت سزا دی گئی۔ اور ان سے ۲۵۰ روپے کی ضمانت لی گئی مزید براں ان سے اسی قدر رقم کا ایک ذاتی مچلکہ بھی طلب کیا گیا کہ وہ ایک سال تک امن قائم رکھیں گے۔ کلیپاد گھوش پرنٹر سے ایک سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ مسٹر بی - کے - چکر ورتی ایڈیٹر فارورڈ سے پانسو روپے کا ذاتی مچلکہ ۶ ماہ کے لئے طلب کیا۔ جس کی عدم ادائیگی صورت میں انہیں ۲ ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ مسٹر پی - بی دہار پرنٹر کو رہا کر دیا گیا۔

حکومت پنجاب پر ہندویت کا غلبہ

میونسپل حدود میں قربانی گاؤ کی ممانعت

لاہور ۲ جون - حکومت پنجاب نے عام معلومات کی غرض سے اپنے گزٹ کی تازہ اشاعت میں اعلان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۹ء کو پھر دوبارہ شائع کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شہر میں میونسپل حدود کے اندر گائے کی قربانی نہیں ہو سکتی الا یہ کہ جن جگہوں کے لئے ڈپٹی کمشنر کا تحریری لیسنس موجود ہو۔

اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ فسادات پانی پت کے تازہ مقدمہ میں جو لاہور ہائیکورٹ میں چل رہا تھا اس قانون نے بہت نمایاں حیثیت حاصل کر لی تھی۔ سر محمد شفیع نے جو ہندوؤں کی طرف سے پیروی کر رہے تھے اپنے دوران بحث میں فرمایا کہ وقتاً فوقتاً اس قانون کا شائع ہونا ہی اس کے بیکار و مہمل ہونے کی دلیل ہے۔

گاندھی جی فن لینڈ نہیں جائیں گے

دہلی ۵ جون - گاندھی جی احمد آباد سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے فن لینڈ جانے کا ارادہ تقریباً بالکل ترک کر دیا ہے۔

دار الحکومت

ایڈیٹر تیج کا مقدمہ

مسٹر مارگن کی بقیہ شہادت

۱۱ اپریل ۲۶ء والے آرٹیکل کے متعلق ڈاکٹر نارنگ وکیل ملزم اور مسٹر مارگن سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی کے درمیان حسب ذیل سوال و جواب ہوئے:-

سوال - مسٹر مارگن آپ فرض کیجئے کہ زید کی عادت عمر کو پیٹنے کی پڑ گئی ہے لیکن عمر انتقام نہیں لیتا اور اس کو برداشت کر لیتا ہے اگر عمر زید کو اچھی طرح پیٹے تو اس کا زید کی دماغی حالت پر کیا اثر ہوگا؟

جواب - زید عمر کو پھر مار یگا۔

سوال - اور اگر زید کو پھر موقع ضرب پہونچائی گئی یعنی زید کو اسقدر پیٹا گیا کہ وہ ناقابل ہو گیا؟

عدالت - یا عمر ملکہا چور ہو گیا - (قہقہہ)

جواب - اس طرح دونوں کے جسموں سے ہوا نکل جائے گی۔

سوال - کیا اس سے امن و امان قائم ہوگا؟

جواب - نہیں
سوال ...
جواب - ...
...
ہندوستانیوں کی ...
خواہش ...
مذہبی ...
...
جاتا ہے ...
اپنے ...
...
وقت ...
یا تو ہندو ...
اسپرٹ ...
...
دہلی ۵ جون ...
مسلمانان صدر بازار

نقاش ...
...
تعلقات کا ...
موقوف ...
دفتر کر دیا ...

نا خوشگوار ...
کے ماتحت ...
اسلحہ یا اور ...
زائد تعداد ...

مراسلات

(ایڈیٹر کو نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جامع مسجد کمیٹی توجہ کرے

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں ایک معاملہ کی طرف کمیٹی جامع مسجد کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یوم جمعہ کو عموماً جامع مسجد دہلی میں بیرونجات سے آئے ہوئے لوگوں کی اور مقامی حضرات کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ مسجد مبارک حوض تک بھر جاتی ہے۔ اور چاروں طرف نمازی دروازوں کے اوپر تک ہوتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ شاہجہانہ صرف حوض تک ہوتا ہے اور فرش بھی صرف حوض ہی تک بچھایا جاتا ہے۔ جو لوگ رہ جاتے ہیں۔ یا کچھ دیر سے پہنچتے ہیں ان کو خاص کر موسم گرما میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور بجائے اسکے کہ نماز خشوع و خضوع سے ادا کیجائے پیروں کے تلوے اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی فکر پڑ جاتی ہے۔ نہ کھڑا ہی ہوا جاتا ہے۔ اور نہ سجدہ ہی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں نمازیوں کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی صحن مسجد کے اندر اور شامیانے کے نیچے تک فرش ہوتا ہے۔ اگر صحن کے تمام حصے پر شامیانہ نہیں لگایا جا سکتا تو کم از کم فرش تو ضرور بچھایا جا سکتا ہے تاکہ غریب نمازی بیچاروں کی جلسا دینے والی تپش سے تو محفوظ ہو جائیں۔ مسجد کے اندر کے فرش سے شامیانہ کے باہر کا فرش زیادہ ضروری ہے اسلئے گزارش ہے کہ کمیٹی یا ذمہ دار اصحاب اس طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ اور مسلمانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں۔ والسلام۔

خادم الیس۔ ایم۔ اے جبار مجیبوالان دہلی

دہلی کے سقہ بھائیوں کی سخاوت

(پچھلی تعطیلات ...)

خواجہ حسن نظامی صاحب نے دہلی کے سقہ بھائی کے عنوان سے پیش کیا تھا۔ اس کے جواب میں دہلی کے سقہ بھائیوں نے فوراً اپنی تمام برادری سے چندہ جمع کر کے اپنے بھائیوں کی مہمان نوازی کا ثبوت دیا۔ چندہ کی رقم سے ۳۰ سبیلیں پنجابیوں نے اندر اور ایک پنڈال کے دروازہ پر نصب کی جن میں پانی برف کا کافی انتظام تھا دو روز تک ۱۰۰ سبیلیاں برف کی روزانہ خرچ ہوئیں اور ۴۰ سقوں نے سبیلوں میں بلا اجرت پانی بھرا اور چھڑکاؤ دو دن دو رات تک نہایت گرمجوشی کے ساتھ کیا اور جس قدر ضرورت ہوتی تھی دیگر بھی پانی بھر دیا۔ موسم گرما کی اس شدت میں اگر سقہ بھائی پانی اور چھڑکاؤ اور برف کا انتظام نہ کرتے تو بہت زر کثیر صرف ہوتا اور جب بھی ایسا انتظام ہوتا مشکل تھا جیسا کہ دہلی کے سقہ بھائیوں نے خود کیا۔ مبلغ ایک سو پانچ روپیہ خلافت کے خرچ کے واسطے دئے۔ ہم دہلی کے سقہ بھائیوں کی مہمان نوازی اور دریا دلی و قومی ہمدردی کے دل سے معترف ہیں۔ ان کی ترقی کیلئے دست بدعا ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی دہلی کے سقہ بھائی خلافت کے کاموں میں امداد کرتے اور حصہ لیتے رہینگے کیونکہ خلافت کمیٹی ایک ایسی جماعت ہے اور اس کا حق سب مسلمانوں پر برابر ہے۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کے اشتہار کے جواب میں سقہ بھائیوں نے ... دیا۔ ورنہ دہلی کے سقہ بھائیوں کی برادری کی طرف سے چودھری عبدالکریم اور محمد صدیق زردوز ...

خلیفہ صدر کانگریس دہلی نے اس خدمت کو بہت خوبی اور ایمانداری کے ساتھ انجام دیا۔ (خلافت کمیٹی)

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائے گا جو اس کے لئے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دیں گے انہیں اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن دیا جائے گا۔ اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھائیے۔

(مینیجر)

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر

خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور قیمت ارزاں ... منگا سکتے ہیں۔ مبلغ ... کے ساتھ فرمائش آنے پر نسخہ لکھ دیا جاوے گا۔ زندگی بھر بازاری خضاب خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی صرف ایک مہینہ کے لئے یہ رعایت ہے۔

مولوی حکیم۔ ڈاکٹر کے۔ ایس بدی

۲۵/۱ منشی صدرالدین لین۔ بڑا بازار کلکتہ

اعلان

ایک ماسٹر ... کی ضرورت ہے ... خط و کتابت کریں۔

محمد عبدالسلام مدرسہ حسین بخش دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹ لو

... ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھو

بہجہ جمال صابن

... بیماری رنگت ... خوشبو ... چہرے و بدن کو ...

زنانہ سنگھار بکس

... مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ ... (۱) بہجہ جمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پسی بہار ... (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبو ... ایک تولہ ... سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ

پیرس پوڈر

... پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ ... چہرہ ماہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبہ ...

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء ... لذت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے ... قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ...

حب مسرت

... گولیاں ... گھنٹوں لطف اٹھاتے ہیں ...

مشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنیوالے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے۔ دن بدن آپ کی مالی حالت کمزور ہو رہی ہے جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اس کا اصلی سبب آپکو بتلا دیں وہ یہ کہ آپ اپنے قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو قادر کس چیز میں ہے۔ اگر آپ اسکے مطابق کوشش کریں تو کامیابی لازمی ہوتی ہے۔ آپ غلط تدبیر سے ناکام ہو کر خدا پر الزام دھرتے ہیں ... توجہ نہیں کرتے۔

خدا کے لئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو ... ہم خدا کے فضل سے ... آپ کو کامیاب کرا دیں گے۔ انشاء اللہ ... آئندہ صرف ... رہے کے ٹکٹ روانہ کر کے ... اگر وہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہو تو ... اشتہار ... اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہئے۔ افسوس۔ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت۔

بصورت نسلی معاملات اولاد۔ نامردی۔ جریان۔ کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی محبوب گھر بیٹھے آجاوے۔ زوجین میں محبت رہے مقدمات میں کامیابی۔ تجارت۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔

ایک اور رعایت

اگر کوئی صاحب ۳۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (للعہ) ہم کو روانہ کردیں اور زندگی کے وقت تاریخ پیدائش۔ روز۔ سنہ۔ وقت ... روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹامپ ... اور ... سال ... پانچ سال کیلئے صرف دس روپیہ ... تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ ... کئے جاتے ہیں۔

باقی خط و کتابت لمعہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب۔ ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

دونو جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو انشاءاللہ دونوں جہان خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں۔ بیوی۔ ماں۔ باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے تلاوت قرآن مجید اور بعد میں گھر داری سیکھئے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بڑے بڑے حروف جہاں بھی چاہیں پسند کریں ... کاغذ سفید چکنا صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط ... قیمت صرف ...

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ مجلی دس کتابوں کا مجموعہ ہے ... (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) ... (۳) ... (۴) ... کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) ... (۱۰) دلہن کا جہیز کل جلد مجموعہ ایک روپیہ ...

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

... (۲ر)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ ... عجیب طرز سے ... سمجھایا گیا ہے ...

آفتاب زندگی

... مسلمان عورت کا بیوہ ہونا ... عیسائی عورت ... مسلمان عورتوں کے پڑھنے کا ... قیمت ...

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

عروس زندگی

پتہ ذیل سے طلب فرمایئے

فدائے طب حکیم راج نراین دہلی

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس قلیل مدت میں ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کر کے اسکو ہر قسم کی مشکلات سے بے نیاز کریں۔ الجمعیۃ اپنا فرض انجام دے رہا ہے آپ بھی اپنا فرض انجام دیجئے۔ اور ایک ایک جدید خریدار بہت جلد بہم پہنچا دیجئے۔

(مینیجر)

چند روزہ رعایت

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

سوئس میڈ۔ نہایت خوشنما نفیس ہر ایک کا ڈیزائن نیا۔ پائیدار قابل اعتبار صحیح وقت دینے والی کلائی کی زینت ایک خوبصورت اسٹراپ (چمڑے یا لاسٹک کا جو آپ پسند کریں) مفت

رعایت کی وجہ یہ ہے

کہ مال کی نکاسی مقصود ہے ... یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی۔

جو لوگ قیمت بذریعہ منی آرڈر کے بھیجدینگے انکو پیکنگ اور محصول ڈاک معاف ہوگا

... ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۲۶ دہلی

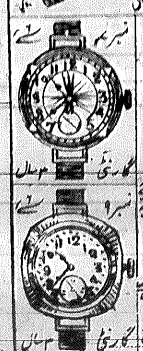

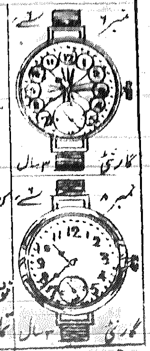

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ کا بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر دولی بیر نائل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتقاد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام فی بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

مشتہر

منیجر بیر ناافس نمبر ۷۶ پوسٹ گنتی سمری ضلع دربھنگہ

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں۔ نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین معالج یعنی جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے۔ جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے۔ ذیل کا اشتہار معمولی ہندوستانی ایجاد نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائیل جرمن اسپیشل ہیر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے۔ یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے، آج ہی منگا کر تمام عمر کے لئے جملہ خضابوں سے نجات حاصل کر لیجئے چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے۔ اسلئے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نزلہ کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کیلئے بھی بیش بہا تحفہ ہے جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہو گئے ہوں۔ بلاشک و شبہ بیس دن کے استعمال سے سفید بال جڑ سے سیاہ نکلتا ہے جو عمر بھر سفید نہیں ہوتے۔ ساری عمر کا اقرار نامہ پارسل کے ہمراہ ہوگا قیمت فی شیشی بیس یوم چھ روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

نوٹ: اس حیرت انگیز خضاب کی شاخیں لندن کراچی مدراس پنجاب میں موجود ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بیشمار سرٹیفکیٹ دئے۔ بڑے بڑے افسروں نوابوں رئیسوں نے سنہری تمغے عنایت فرمائے۔

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی
...علیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم دوشنبہ ۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری ۔ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۹

Mehdi Hasan ... Rander Surat
S. M. ... Parsi

پہاڑی دھیرج کے راستہ کا مسئلہ

چیف کمشنر دہلی کی خدمت میں مسلمانوں کا محضر

اس سے پہلے ہم اس محضر کا تذکرہ کر چکے ہیں جو پہاڑی دھیرج کے ہندوؤں نے ایک ہزار دستخطوں سے آنریبل مسٹر اسٹو چیف کمشنر دہلی کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اب خلافت و انجمن اسلامیہ کے مشترکہ مسلم بورڈ نے اس کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے حسب ذیل عرضداشت پیش کی ہے:۔

جناب والا!

آپ حال ہی میں یہاں تشریف لائے ہیں ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایک ایسے معاملہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائیں جو گزشتہ دو سال میں مقامی حکام کی فکر اور ہندو مسلمانوں کی تشویش کا موجب رہا ہے لیکن اگر ہندوؤں نے اپنا رعب و اقتدار جمانے کے لئے اس معاملہ کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تو ضرورت ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے آپ کے حضور میں پیش کریں کہ:۔

(۱) پہاڑی دھیرج دہلی شہر میں وہ مقام ہے جہاں سنہ ۲۴ء میں ایک خوفناک فساد ہو چکا ہے ہم اس فساد کی یاد کو بالخصوص اس آتشیں فضا میں زندہ کرنا نہیں چاہتے لیکن یہ معلوم کر کے ہمیں سخت افسوس و ملال ہوا کہ پہلے ہندوؤں کا ایک وفد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں گیا اور پھر ہزارہا ہندوؤں کے دستخطوں سے ایک میموریل جناب کی خدمت میں پیش کر دیا گیا جس میں غلط واقعات کی بناء پر جناب کو مشورہ دیا گیا ہے کہ گزشتہ روایات کے خلاف پہاڑی دھیرج کا راستہ قربانی کے جانوروں کے لئے ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے۔

(۲) جناب والا اگر ہم چاہتے تو ہندوؤں ہی کے ارکان کی طرح گلی گلی اور گھر گھر پھر کر پروپیگنڈا کر سکتے تھے اور ایک میموریل کا آرٹیکل ہزارہا قلوب کے اندر اس نازک زمانہ میں بے چینی پیدا کر سکتے تھے لیکن ہم نے وقت اور امن کے فرائض کو پیش نظر رکھ کر یہی مناسب سمجھا کہ ہزارہا عوام کے دستخط لینے کی بجائے خلافت کمیٹی و انجمن اسلامیہ کے مسلم بورڈ کی جانب سے یہ عرضداشت پیش کر دی جائے کیونکہ ہمارا مقصد عوام میں پروپیگنڈا نہیں بلکہ جناب والا پر اصلی واقعات کا انکشاف ہے۔ لہٰذا ہمیں امید ہے کہ ہزارہا دستخطوں کے میموریل کے مقابلہ میں مسلمانان دہلی کی ایک ذمہ دار و تعلیم یافتہ نمائندہ جماعت کی متفقہ عرضداشت کو جو اہمیت دی جانی چاہئے وہ ہی دی جائے گی۔

(۳) پہاڑی دھیرج کے دونوں طرف اکثر مسلمانوں کی آبادی ہے اور بیچ کے بہت ہی مختصر حصہ میں ہندوؤں کی آبادی ہے۔ اس راستہ سے قربانی کے ہر قسم کے جانور ہمیشہ ذبح جاتے رہے ہیں اور کبھی یہ راستہ بند نہیں کیا گیا حتیٰ کہ سال فساد یعنی سنہ ۲۴ء میں ممنوعہ راستوں کی فہرست تقریباً پندرہ روز پیشتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شائع کی تو اس میں بھی اس راستہ کی ممانعت کا ذکر نہ تھا یہاں تک کہ ۱۰ ذی الحجہ کو بھی یہ راستہ کھلا رہا اور ۱۱ ذی الحجہ کو یعنی قربانی کے دوسرے دن صبح سے پہاڑی دھیرج کے جاٹ اور باہر کے جاٹ جو پہلے سے بلائے گئے تھے لاٹھیوں گنڈاسوں وغیرہ سے مسلح ہو کر راستہ میں جمع ہو گئے۔ دوسری طرف ہندوؤں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس پہونچا اور غلط واقعات کی بناء پر ان کو یقین دلایا کہ امن صرف اسی طرح قائم رہ سکتا ہے کہ راستہ بند کر دیا جائے۔ چنانچہ جبکہ مسلح جاٹ اور دیگر ہندو گائے روکنے کے لئے اور ان کے برخلاف مسلمان گائے لے جانے کے لئے جمع تھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے راستہ ممنوع قرار دیدیا اس کے بعد فساد ہوا۔ جو نہایت اندوہناک تھا اور واقعات نے بتا دیا کہ فساد راستہ کھلنے کی وجہ سے نہیں بلکہ بند ہونے کی وجہ سے ہوا حالانکہ ہمارے خیال میں بندش کی وجہ اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ شوریدہ سر جاٹوں کی لاٹھیاں اور گنڈاسے مسلمانوں کو علانیہ اور بالواسطہ حکومت کی فوج و پولیس کو دھمکیاں دے رہے تھے۔

(۴) فساد کے بعد تقریباً ایک سال تک مقدمات کا سلسلہ رہا اس اثنا میں تمام واقعات کی تحقیقات کی گئی۔ اور آخر کار فساد کے ایک سال بعد سنہ ۲۵ء میں عید الضحیٰ آئی تو مقامی حکام کو ثابت ہو گیا کہ اس راستہ کو بند کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی چنانچہ راستہ کھلا رہا جیسا کہ سنہ ۲۴ء کے صرف دو دن یعنی ۱۱ و ۱۲ عید الضحیٰ کے علاوہ ہمیشہ کھلا رہا تھا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ دہلی پایہ تخت ہے اور ایسے اہم و نازک معاملہ کا فیصلہ مقامی حکام اپنی رائے سے نہیں کر سکتے بلکہ حکومت ہند کا فیصلہ ہی فیصلہ ہے۔ ان حالات کے بعد ہم یہ عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے میموریل میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور ایسا ہی گمراہ کن مشورہ ہے جیسا کہ سنہ ۲۴ء میں نووارد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہندوؤں نے دیا تھا اور جس پر عمل کرنے کی وجہ سے شہر دہلی ایک تباہ کن فساد کا شکار ہوا۔

(۵) ان واقعات سے جو ناقابل تردید ہیں جناب کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ سنہ ۲۴ء میں بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے راستہ کی بندش کا حکم اسوقت تک نہیں دیا جب تک ان سے یہ معلوم نہ ہوا کہ مسلح جاٹ قربانی کے جانوروں کو [illegible] جمع ہیں۔ اس راستہ کی عارضی بندش سنہ ۲۴ء میں [illegible] محض جاٹوں کے اجتماع و ہجوم کی وجہ سے تھی۔ راستہ کے قدیم دستور کی وجہ سے نہ تھی۔ ورنہ بندش کا حکم ۱۱ ذی الحجہ کی صبح کو جو قربانی کا دوسرا دن ہے نہ دیا جاتا۔

لہٰذا اگر پولیس کا کافی انتظام رکھا جائے اور جاٹوں یا دیگر مفسد ہندوؤں کو جمع ہونے ہی نہ دیا جائے تو وہ حالت پیدا ہی نہیں ہو سکتی کہ راستہ کو بند کرنے کی ضرورت محسوس ہو چنانچہ گزشتہ سنہ ۲۵ء میں آپ کے پیشرو کی گورنمنٹ نے اسی اصول پر عمل کیا اور کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

(۶) میموریل میں کہا گیا ہے کہ ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچتا ہے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ راستہ کی بندش سے ان مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہونچتا ہے جو پہاڑی دھیرج کے ہندوؤں سے تعداد میں کہیں زیادہ ہیں۔ پھر جب سال ۳۶۲ دنوں میں برابر گائیں اس راستہ سے گزرتی رہتی ہیں تو سمجھ میں نہیں آ سکتا کہ صرف تین دن میں ہی ان کے مذہبی جذبات کیوں مشتعل ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں جو قوم عین خدا کی عبادت کے وقت مساجد کے سامنے باجہ بجا کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کچل رہی ہے وہ کس بنیاد پر اپنے مذہبی جذبات کو کسی نئے حکم کا سبب قرار دے سکتی ہے۔

(۷) اس پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ ایک دوسرے قریب راستہ سے مسلمان مذبح کو قربانی کے جانور لے جاتے رہے ہیں۔ اس واقعہ کو بطور بنیادی دلیل کے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ واقعہ یکسر غلط ہے اور تعجب ہے کہ ایک گروہ کس طرح اس صریح بہتان کے لئے آمادہ ہو گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ دوسرا راستہ پہاڑ کاٹ کر تقریباً تین چار سال ہوئے کہ بالکل نیا نکالا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ راستہ بالکل نہ تھا۔ میونسپلٹی کے کاغذات بھی اس کی تصدیق کر سکتے ہیں پس تعجب ہے کہ جب یہ راستہ ہی نہ تھا تو مسلمان اس راستہ سے کیونکر قربانی کے جانور لے جاتے رہے ہیں غرض موجودہ اور قدیم مذبح کا قدیم راستہ صرف وہی ایک رہا ہے جسے اب ہندو بند کرانے کے درپے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ مسلمان اس راستہ کو اب ترک کر دیں اور دوسرے راستہ سے قربانی کے جانور لے جائیں تو اس سے مسلمانوں کی ایک معقول تعداد کو بہت تکلیف ہوگی۔ مسلمان اپنے حق کو کیوں چھوڑ دیں جبکہ یہ ایک عام شاہراہ ہے تو ہندو اسے خاص کیوں بناتے ہیں اور رواج و دستور کے خلاف اپنے مذہبی جذبات کا سکہ ایک عام شاہراہ پر کیوں جماتے ہیں۔

پھر اگر اس راستہ کے لئے ہندو یہی کثرت آبادی کا بیجا عذر پیش کرتے ہیں تو کل راستوں پر بھی کثرت آبادی ممکن ہے یا اس کے برعکس جہاں آج ہندو زیادہ ہیں وہاں آئندہ مسلمانوں کی کثرت بھی ممکن ہے تو کیا اس کثرت و قلت کی بناء پر حقوق ہمیشہ بدلتے رہیں گے اور رواج کے برخلاف ایک ایسا خطرناک اصول رائج کر دیا جائے گا جس کی بناء پر بیسیوں راستوں پر جھگڑا شروع ہو سکتا ہے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

عزیزیہ خضاب
دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین، نہایت عام پسند، بالکل بے ضرر...
ایس اے عزیز کمپنی مکان نمبر ۱۳ رنگون

کل کی فیشن ایبل کی رسٹ واچ

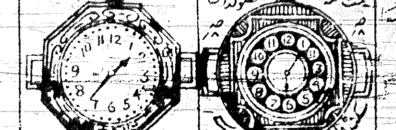

ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرلین

خضاب
بینظیر خضاب ہمارے ہیں انمول
جوان عورت جوان ہے پیر جوان سال
المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ایک سچے دل کی پکار
ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک بھیانک بیماری مستورات میں عام ہے ان کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتا ہے اسکے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہئے۔ مایوس العلاج کے لئے ...
منیجر دار الشفاء دربھنگہ

عید کے تحفے
ملنے کا پتہ بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

چہار نکاح کیجئے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری
(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز
(۲) ...
(۳) رحمۃ للعالمین

نمک سلیمانی

ماہوار رسالہ افغان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۲)

[illegible]

[illegible]

جنھوں نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ تابعانہ اتحاد عمل Subordinate co-operation قبول کیا ہے اور اس کی برتری کو صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے (دیکھو معاہدات اودے پور۔ جے پور۔ جودہ پور۔ بیکانیر و بھوپال وغیرہ) لیکن یہ صرف دوسرے درجہ کی ریاستوں ہی تک موقوف ہے۔ اول درجہ کی کسی ریاست نے ایسا کوئی اعتراف نہیں کیا اور ان کے مقابلہ میں حکومت برطانیہ کا دعوائے برتری پیش کرنا درحقیقت ایک کھلی بدعہدی ہے جسے کمزور حلفا کی بے بسی سے فائدہ اٹھانے کی ناجائز خواہش اور بالا دستی کا استحقاق قائم کرنے کی جابرانہ کوشش کے سوا اور کسی چیز پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

اس تمام بحث سے یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ اس وقت حضور نظام اور حکومت ہند کے درمیان جن دو امور پر نزاع و اختلاف برپا ہے ان دونوں میں حضور نظام کی پوزیشن ہر حیثیت سے حق بجانب ہے اور گو ان کے پاس وہ قوت موجود نہیں ہے۔ جو یورپین سیاست میں استحقاق کی پہلی شرط ہے۔ لیکن حق اور انصاف کی قوتیں بہر حال ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے مطالبات اور دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حکومت ہند اپنی انتہائی باطل پرستانہ جسارتوں کے باوجود ان کی حق طلبی اور ان کے دعوائے استقلال پر کوئی کارروائی کرنے کی جرأت نہیں کر سکی۔ حالانکہ اگر ان دعووں میں ذرہ برابر بھی کوئی قانونی سقم ہوتا تو وہ سلطنت حضور نظام سے سختی کے ساتھ باز پرس کرنے میں کبھی تامل نہ کرتی جو ان دونوں چیزوں کا کھوج مٹا دینا اپنے بقا و استحکام کے لیے سب سے زیادہ ضروری سمجھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اب اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان پر دباؤ ڈالنے کے لیے دوسرے حیلے بہانے تلاش کئے جا رہے ہیں۔ آنریبل مسٹر پارٹن کی مضطربانہ نقل و حرکت اور دفتر خارجہ ہند کی سرگوشیاں اپنے اندر جو راز پوشیدہ رکھتی ہیں ان کی غمازی کچھ عرصہ ہوا کہ ایک انگریزی ہمعصر کے نامہ نگار نے کی تھی۔ اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ حیدرآباد کے رئیسوں اور جاگیرداروں کو اعلیٰ حضرت کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نمک حراموں کی ایک ایسی جماعت تیار کی گئی ہے جو اپنے بیدار مغز آقا کے خلاف اس بات کی شکایت لیکر کھڑی ہوگی کہ وہ کیوں انہیں رعایا کو لوٹ کر بدمستی و عیاشی کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ اسی طرح ریاست کی اندرونی بدانتظامی کا ایک فرضی حیلہ تراش کر یہ تجویز بھی کی جا رہی ہے کہ انہیں ایگزیکٹو کونسل اور ہائیکورٹ کی وضع کے انگریز افسروں کو اعلیٰ مناصب پر فائز کیا جائے۔ تاکہ اعلیٰ حضرت نے ۱۵ سال کی مدت میں ہندوستان کے بہترین دماغوں کو جمع کر کے ریاست کو حسن انتظام کے جن اعلیٰ مدارج پر پہنچایا ہے ان سے گر کر پھر وہ پہلی سی بدنظمی میں مبتلا ہو جائے۔ اور اسے اپنے اندرونی خلفشار سے اتنی مہلت ہی نہ مل سکے کہ وہ برار کی واپسی کا مطالبہ لیکر کھڑی ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان اطلاعات کی حقیقت کیا ہے۔ مگر آثار ان کی صحت کے مؤید ہیں اور انگریزی مدبرین جس قسم کی خفیہ چالیں چلنے کے عادی رہے ہیں ان کا علم بتلاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت پر دباؤ ڈالنے کے لیے یقیناً ایسے ہی ذرائع استعمال کئے جا رہے ہیں۔

مسند بھوپال کا قضیہ

ولیعہدی بھوپال کے مسئلہ پر ڈیڑھ سال تک حکومت ہند اور حکومت بھوپال کے درمیان نزاع برپا رہی اور طویل بحث و مباحثہ کے بعد جب علیا حضرت بیگم صاحبہ نے ناقابل تردید دلائل سے ثابت کر دیا کہ جانشینی کے جائز حقدار نواب حمید اللہ خاں بہادر ہیں تو آخر کار حکومت نے (جس کا محکمہ سیاسیات نواب حمید اللہ خاں جیسے بیدار مغز اور مضبوط حکمراں کا مخالف تھا) حق کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جس کو ہندوستان کے ہر معقول آدمی نے پسند کیا۔ لیکن ہمیں تعجب ہے کہ اب بھی بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو تحقیق کئے بغیر نواب زادہ حبیب اللہ خاں کے حق کی حمایت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک ہمعصر ریاست ہے جو اپنی ایک قریبی اشاعت میں مسٹر ابھیانکر کے حوالے سے لکھتا ہے کہ :-

> "پرنس حبیب اللہ کے نابالغ ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کا صرف بیگم صاحبہ کی خواہش کے مطابق پرنس حمید اللہ کو ولیعہد قرار دینا اور پرنس حبیب اللہ کے حقوق کی پرواہ نہ کرنا انتہائی بے انصافی ہے۔ اور گو اب بیگم صاحبہ کی کوششوں سے ناجائز طور پر حمید اللہ صاحب والی ریاست مقرر ہوئے مگر بیگم صاحبہ کے بعد اس جھگڑے کا دوبارہ کھڑا ہونا قانوناً جائز ہوگا۔"

یہ ایک ایسا بیان ہے جسے پڑھ کر ہر واقف کار انسان بے اختیار ہنس دیگا۔ ہم عصر "ریاست" اور مسٹر ابھیانکر اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ بھوپال میں جانشینی کے لیے انگریزی قانون توریث رائج ہے اور اسی بنا پر وہ سمجھتے ہیں کہ ولیعہدی کا حق ولیعہد کے بیٹے کو پہنچتا ہے اور حکمراں کی چھوٹی اولاد کسی حال میں بھی وارث تاج و تخت نہیں ہو سکتی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ معاملہ انگریزی قانون توریث سے نہیں۔ بلکہ کاملۃً شریعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہے غدر ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی حکومت تمام مسلمان والیان ریاست سے عہد کر چکی ہے کہ وہ جانشینی کے معاملہ میں شریعت اسلامی کے فیصلہ کو تسلیم کرے گی۔ اور صرف وہی شخص حکمران وقت کا جانشین ہو سکیگا جو شریعت کے مطابق جائز حقدار ہوگا پس اس وعدہ یا سند کے مطابق بھوپال کی مسند نشینی کے مسئلہ کو انگریزی قانون توریث کے نقطۂ نظر سے دیکھنا ایک اصولی غلطی ہے۔ وہاں جو کچھ کیا گیا ہے شریعت اسلامی کے مطابق کیا گیا ہے اور وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلامی شریعت میں استخلاف کے لیے بڑے بیٹے سے بڑے بیٹے کو منتقل ہونے کا کوئی قانون نہیں ہے۔ اس میں عمر کی بھی کوئی قید نہیں ہے اس میں پہلی شرط اصلحیت کی ہے اور دوسری اقربیت کی اگر بادشاہ یا خلیفۂ وقت کا چھوٹا بیٹا صلاحیت کے اعتبار سے سب پر فوقیت رکھتا ہو تو اس کا حق اپنے بڑے بھائیوں کے مقابلہ میں ارجح ہوگا اور شریعت محض ان کی بڑی عمر کی بنا پر ان کے دعوے کو کبھی قبول نہیں کرے گی لیکن اگر اصلحیت میں سب برابر ہوں تو بلحاظ اقرب و اقدم کا دعویٰ ارجح ہوگا اور سب سے بڑے بیٹے کو جانشینی کا حق پہنچیگا۔ اب رہا یہ فیصلہ کہ اصلحیت کو جانچنے کا معیار کیا ہے؟ سو اس کو خود بادشاہ یا خلیفۂ وقت اور ارباب حل و عقد پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ انکو پورا حق حاصل ہے کہ جس کو زیادہ قابل دیکھیں اسی کو تاج و تخت کا وارث مقرر کریں خواہ وہ عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا۔

یہ اسلام کا قانون ہے جس پر ہمیشہ اسلامی سلطنتوں میں عمل ہوتا رہا ہے۔ اور خود بھوپال میں بھی اس سے پہلے نواب نظر محمد خاں اور نواب جہانگیر محمد خاں کی جانشینی اسی کے مطابق عمل میں آچکی ہے۔ پس اگر اس قانون کے مطابق علیا حضرت بیگم صاحبہ نے اپنے صاحبزادے کو جو رشتہ کے لحاظ سے اقرب۔ عمر کے لحاظ سے اقدم اور قابلیت کے لحاظ سے اصلح تھے۔ اور پرنس حبیب اللہ خاں کے مقابلہ میں جن کی اصلحیت آفتاب کی طرح روشن تھی، اپنی جانشینی کے لیے منتخب کیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ ان کا یہ فعل شریعت کے خلاف اور محض بیٹے کی محبت پر مبنی تھا۔ جو لوگ اس کو محض محبت پر مبنی قرار دیتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ان کو معلوم نہیں ہے کہ اگر شریعت کی رو سے پرنس حبیب اللہ خاں تخت کے جائز حقدار ہوتے تو علیا حضرت جیسی دیندار خاتون ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی محبت کو اپنے دین کے مقابلہ میں ترجیح دینے کے لیے تیار نہ ہوتیں۔ ان کے سامنے محبت کا سوال نہیں تھا۔ انہیں اپنی ریاست میں شریعت کے حقوق کو برقرار رکھنا تھا۔ اور اپنی رعایا کی قسمت کا ایسا فیصلہ کرنا تھا جس سے اس کے مفاد و مصالح محفوظ رہیں۔

ایڈیٹر ریاست نے فیصلۂ ولیعہدی کے بعد ہی علیا حضرت کے تخت سے دست بردار ہو جانے کو خاص وجوہ پر مبنی قرار دیا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے خاص مزعومات کی روشنی میں اس کو نہ دیکھتے تو انہیں خود محسوس ہوتا کہ اس دست برداری سے علیا حضرت نے اپنے انتہائی جذبۂ ایثار اور اپنی رعایا کی سچی فلاح خواہی کا روشن ثبوت پیش کیا ہے۔ حکومت کی خواہش اور جاہ و اقتدار کی محبت ایک فطری جذبہ ہے اور کوئی انسان آسانی کے ساتھ اس جذبہ کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتا۔ لیکن علیا حضرت نے محض اس خیال سے کہ وہ اس عالم پیری میں رعایا کی کماحقہ خدمت نہیں کر سکتیں۔ اور ان کے جوان ہمت و جواں سال صاحبزادے (جو دس بارہ سال تک ریاست کے منتظم اعلیٰ رہنے کی حیثیت سے حکومت کا پورا تجربہ حاصل کر چکے ہیں) اس فرض کو زیادہ مستعدی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں۔ تخت و تاج ان کے سپرد کر دیا۔ یا دوسرے الفاظ میں اپنے شاہانہ اقتدار کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود پر قربان کر دیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بے نظیر جذبۂ ایثار و قربانی کو ہر شخص انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ مگر معلوم ہوا کہ اس دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہیں انسانی شرافت کے ایسے مافوق الفطرت مظاہر میں بھی "مصلحت پرستی" کی دنائتیں پوشیدہ نظر آتی ہیں۔

رہا یہ بیان کہ پرنس حبیب اللہ خاں اپنی جان کو خطرہ میں سمجھ کر ریاست چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور انہوں نے اندرون میں پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنی حالت نہایت دردناک پیرایہ میں سنائی ہے تو ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو۔ مگر اس کی ذمہ داری ان کی دادی یا ان کے چچا پر عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ خود ان کی اپنی ذات اور ان کے مطلب پرست مصلاح کاروں پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے بعض بنگالی غرض کے فریب میں آکر اپنے محترم چچا کے ساتھ جو گستاخیاں کیں اور نزاع ولیعہدی کے دوران میں جس قسم کی سازشوں کا مرکز بنے رہے وہ اب خود ان کے ضمیر کے سامنے خطرات کی صورت میں نمودار ہو رہے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان خطرات کا وجود ان کے تصور کے سوا اور کہیں نہیں ہے۔ علیا حضرت اور نواب صاحب کے دل میں ان کی محبت بدستور موجود ہے۔ اگر وہ ایک اطاعت شعار پوتے اور بھتیجے کی طرح اپنی دادی اور چچا سے معافی مانگ لیں تو رحمت و شفقت کی آغوش ان کے لیے ہر وقت کھلی ہوئی ہے۔

بین الاقوامی "غنڈا"

ولایت موصل کی قسمت کا جو کچھ فیصلہ ہوا ہے وہ عام توقعات کے بالکل خلاف ہے۔ لوزان کانفرنس سے لیکر جنیوا کے فیصلہ تک ترکوں کا رویہ جس قدر غیر متزلزل تھا اور اس کے بعد انہوں نے جس سرگرمی کے ساتھ سیاسی و فوجی قوتوں کی تنظیم شروع کی تھی اس سے عام طور پر یہ یقین کیا جاتا تھا کہ وہ موصل کو حاصل کئے بغیر ہرگز چین نہ لینگے۔ لیکن یہ دیکھ کر دنیا حیران رہ گئی کہ دفعتاً ترکیہ جو موصل کے سوال کو اپنی زندگی و موت کا سوال سمجھتا تھا، دفعتاً کسی جادو کے اثر سے اپنا حق چھوڑنے پر راضی ہو گئے اور نہایت آسانی کے ساتھ انہیں "امن پسندی" "صلح جوئی" کا سبق پڑھا دیا گیا۔ یہ جادو کیا تھا؟ اس کا جواب ظن و تخمین کے بجائے ہم ایک مشہور فرانسیسی اخبار "ایکو دہ پاریز" کی زبان سے دیتے ہیں جو بین الاقوامی سیاست کا بڑا راز داں ہے۔ وہ لکھتا ہے :-

> "ترکی و برطانیہ کی مفاہمت دراصل ایک خالص برطانوی فتح ہے مگر تمام آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگریزی و اطالوی حکومتوں نے ایک مشترکہ نقشہ کے مطابق عمل کیا ہے۔"

یہ ایک بہت بڑی سازش کی طرف بلیغ اشارہ ہے۔ جمعیۃ اقوام کے فیصلہ کے بعد جب ترکوں کے اعلانات اور طرز عمل سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ موصل کے متعلق کسی جمعیت کے فیصلہ کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں اور صرف قاضی شمشیر کے عدل پر بھروسہ رکھتے ہیں تو دولت برطانیہ نے جو ہمیشہ خفیہ چالوں سے اپنا کام نکالنے کی عادی رہی ہے، کسی ایسے حلیف کی تلاش شروع کی جو جنگ کی دھمکی دیکر ترکی کو موصل سے دست بردار ہونے پر مجبور کر دے۔ اس کام کے لیے اٹلی سب سے زیادہ موزوں تھا۔ کیونکہ آج کل اس کے ڈکٹیٹر پر استعماری توسیع کا جنون سوار ہے۔ چنانچہ سر آسٹن چیمبرلین اپنی صحت ٹھیک کرنے کے لیے اٹلی تشریف لے گئے۔ مسولینی کو سمرنا و اداالیہ کے زرخیز علاقوں کا خواب دکھایا اور اٹلی کے ذمہ برطانیہ کے جنگی قرضہ کو جس کی مقدار کئی ارب روپے تک پہنچتی تھی، معاف کر کے اسے جنگ کے لیے آمادہ کر دیا۔ اس سازش کا نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا۔

ترکوں کے سامنے اپنے موصل سے زیادہ اہم اور زرخیز علاقوں کی حفاظت کا سوال پیدا ہو گیا۔ ان کو تمام دوسرے مسائل سے اپنی توجہ ہٹا کر دفاع کی طرف منعطف کرنی پڑی اور وہ بادل ناخواستہ اس ملک سے دست برداری کے پروانہ پر دستخط کرنے کیلئے راضی ہو گئے جسے وہ کسی حال میں بھی چھوڑنے پر تیار نہ تھے۔

یہ کارروائی یورپ کے سیاسی اخلاق کی ایک زندہ تصویر ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو "غنڈا" اور "بدمعاش" کہا کرتے ہیں جو چند روپے لیکر ہر شریف آدمی کی گردن پر چھری پھیر دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ مگر یورپ میں صرف بازاری لوگ ہی نہیں بلکہ بڑی بڑی سلطنتیں یہ پیشہ کرتی ہیں اور کوئی ان پر حرف گیری نہیں کرتا۔ گویا ہمارے نقطۂ نظر سے وہاں صرف "بازاری غنڈے" ہی نہیں بلکہ "بین الاقوامی غنڈے" بھی موجود ہیں۔

حکومت بنگال کا فیصلہ

گورنر بنگال نے ہندو مسلمان لیڈروں سے مشورہ کر کے ابتداءً یہ کوشش کی تھی کہ دونوں قومیں باہم خود ہی باجہ کے مسئلہ کو طے کر لیں۔ لیکن طویل گفت و شنید کے باوجود جب کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ اب گورنمنٹ خود اپنا فیصلہ صادر کرے گی چنانچہ چند روز کے غور و خوض کے بعد اس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں طے کیا گیا ہے کہ شہر کلکتہ کی تمام مسجدوں کے سامنے اوقات نماز میں باجہ بند کر دیا جائے اور مسجد ناخدا کے سامنے کسی وقت باجہ نہ بجایا جائے۔

جہاں تک نفس معاملہ کا تعلق ہے ہم اس فیصلہ کو حق و انصاف کے عین مطابق سمجھتے ہیں اور ہماری رائے میں گورنر بنگال نے اس سے نہ صرف اپنی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے بلکہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کی حکومتوں کے لیے بھی ایک صحیح مثال قائم کر دی ہے جن کے سامنے باجہ کا مسئلہ یکساں نزاکت کے ساتھ درپیش ہے۔ لیکن جب ہم اسکے دوسرے پہلو پر نگاہ ڈالتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں تو سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے بہترین دماغ مل کر اپنے معمولی مسئلہ کا آپس میں تصفیہ نہ کر سکے اور ایک غیر ملکی حکومت کو اس میں فیصلہ صادر کرنا پڑا اس ناکامی سے ہندو مسلمانوں نے دراصل اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ ہندوستان میں ہمیشہ ایک تیسری قوت کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہمارے درمیان نظام عدل کو قائم رکھے۔ خواہ اپنی آزادی کی قابلیت کا خواہ کتنا ہی دعویٰ کریں مگر جب خود ہمارا اپنا عمل ہماری ناقابلیت کے ایسے بین ثبوت پیش کریگا تو دنیا کا کوئی صاحب عقل و خرد انسان ہمارے زبانی دعووں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا۔

نواب عماد الملک کا انتقال

نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی کا انتقال ایک ایسا سانحہ ہے جس پر نہ صرف دکن بلکہ تمام اسلامی ہند کو سوگوار ہونا چاہیے۔ مرحوم ہمارے ہی نہیں بلکہ قومی خزینہ کے ایک تابناک جوہر تھے۔ جو سر سید۔ محسن الملک، حالی، شبلی اور وقار الملک جیسے جواہر سے خالی ہونے کے بعد اب صرف انہی کی ذات سے سرمایۂ ناز و افتخار تھا۔ ان کی بے نظیر علمی قابلیت، علوم مشرقی و مغربی پر ان کی وسیع نظر، عملی سیاسیات میں انکا زبردست تجربہ اور علم و فن کی خدمت کے لیے انکا خاموش عملی ذوق، یہ ایسی خوبیاں تھیں جنکا حامل آج ہمیں برّ اعظم ہندوستان میں (کم از کم مسلمانوں میں) کوئی نظر نہیں آتا۔ انکی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ شور و شغب کے آدمی نہیں تھے بلکہ خالص علمی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ حیدرآباد میں دائرۃ المعارف، کتب خانہ آصفیہ، دارالعلوم اور نظام کالج کا قیام انہی کے ذوق عمل کا رہین منت ہے اور گو آج وہ ہم میں نہیں ہیں مگر جبتک یہ علمی مرکز باقی ہیں اور انکا فیض جاری ہے اسوقت تک مرحوم کے کارنامے فنا نہیں ہو سکتے۔

بقیہ صفحہ اول

اور ریاستوں کی مانعت و عدم مانعت کا کوئی ایک اصول بھی برقرار نہیں رہ سکتا۔

(۸) گزشتہ سال ۱۹۲۵ء کے واقعات کے سلسلہ میں ہندؤں نے مسلمانوں کے جس وعدہ یا مصالحت کا ذکر کیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور محض ایک بے بنیاد پروپیگنڈا ہے جس کی تصدیق باسانی کر سکتے ہیں۔

(۹) جناب والا آخر میں یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ غالباً ہندو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ پہاڑی دھیرج کا راستہ بند نہ ہوگا مگر اس بارہ میں وہ اپنی جد و جہد جاری رکھکر فساد کی یاد کو تازہ رکھنا چاہتے ہیں جو گزشتہ عرصہ میں ہو چکا ہے تاکہ وہ عوام میں اس ذریعہ سے ہمیشہ بے چینی پیدا کرتے رہیں اور مسلمانوں کے برخلاف یہاں کی آبادی کو اشتعال دلاتے رہیں۔ لہٰذا یہ طریقہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ جناب والا ہمیشہ کے لیے اس قسم کی کوششوں کا انسداد نہ فرما دیں۔

یہ آخری الفاظ اس لیے تحریر کئے گئے ہیں کہ اس قسم کی سعی کا جس سے ۱۹۲۴ء کے فساد کی یاد ہر سال دہلی میں تازہ کر دی جاتی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انسداد کر دینا چاہیے اس شکل میں امن اور اہل شہر کی جناب والا وہ خدمات انجام دیںگے جن کے لیے ہم سب بلاتفریق ملت ممنون ہونا چاہیے۔

مشرقیات

عالم اسلامی

ٹرکی

ٹرکی و برطانیہ کی صلح

معاہدہ موصل پر دستخط ہو گئے

قسطنطنیہ ۵ جون ۔ موصل کے متعلق برطانوی ترکی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

رگبی ۶ جون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانیہ ترکی معاہدہ جو انگورہ میں برطانوی سفیر ۔۔۔ کیا تھا اس پر ۔۔۔ دستخط ہو گئے ۔۔۔ لندن موصول نہیں ہوا ہے ۔ اس کی نمایاں امتیازی ۔۔۔ کے شریک جنگ ہونے کے وقت سے جو ناخوشگوار ۔۔۔ کشیدگی تعلقات چلا آ رہا تھا ۔ اور سرحد موصل کے متعلق جو قضیہ طول پکڑ گیا تھا ۔ انجام کو پہنچ جاتا ہے ۔۔۔

مجلس عالیہ میں ترکی وزیر خارجہ کی تقریر

ترکوں کی امن پسندی

قسطنطنیہ ۸ جون ۔ ایوان مجلس عالیہ ملیہ میں معاہدہ موصل کی تصدیق و تسلیم کی حمایت کرتے ہوئے ترکی وزیر خارجہ نے فرمایا کہ اس معاہدہ کی رو سے ہم کو ایک ہزار کیلو میٹر علاقہ (یعنی ۶۲۵ مربع میل) ملتا ہے لیکن یہ معاملہ ہزار دو ہزار کیلو میٹر زمین کا نہیں ہے اسلئے ہم نے علاقہ کے مطالبہ کو ہی چھوڑ دیا اور یہی مناسب سمجھا کہ ۔۔۔ جائے تو پوری دلایت جائے ۔

دولت ترکیہ مشرق ادنیٰ میں سب سے بڑی طاقت ہے اور اسکا مقصد یہ ہے کہ ۔۔۔ ترقی و امن کا ایک خاص ذریعہ ہے ۔۔۔ دولت ترکیہ نے مشرق ادنیٰ میں ۔۔۔

معاہدہ موصل

وزیر خارجہ برطانیہ کی تصریحات

معاہدہ موصل کے متعلق عصمت پاشا کا بیان

مصر

مصر میں برطانیہ کی فتح

لندن ۸ جون ۔ ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ اب وفد کے حلقوں میں برطانوی حکمت عملی کی کامل فتح تسلیم کی جاتی ہے ۔ زغلول پاشا کی وزارت کھلی ہوئی ۔۔۔ جس کا نتیجہ ظلم و ستم کی صورت میں نمودار ہوتا لیکن حکومت برطانیہ نے اس ۔۔۔ کو قبول کیا اور وہ مظاہرہ ۔۔۔ زغلول پاشا کو میدان سے ہٹنا پڑا نامہ نگار لکھتا ہے ۔ یہ لارڈ لائڈ کی ذاتی فتح ہے لیکن ابھی مشکلات رفع نہیں ہوئیں ۔ اگرچہ عہد ۔۔۔ سے زیادہ ۔۔۔ اس وقت مصر میں ہے ۔

مصر کی جدید وزارت

قاہرہ ۶ جون ۔ عدلی پاشا نے جو وزارت مرتب کی ہے وہ حسب ذیل ہے ۔ لیکن اس میں زغلول پاشا داخل نہیں ہیں ۔

(۱) عدلی پاشا وزیر اعظم (اور وزیر امور داخلہ)
(۲) عبد الخالق ثروت پاشا وزیر خارجہ
(۳) مرقس پاشا حنا وزیر مالیات
(۴) ۔۔۔ وزیر معدلت
(۵) ۔۔۔ وزیر معارف
(۶) ۔۔۔ وزیر جنگ
(۷) ۔۔۔ وزیر مواصلات
(۸) ۔۔۔ وزیر اوقاف
(۹) ۔۔۔ وزیر زراعت
(۱۰) ۔۔۔ وزیر تعمیرات عامہ

زغلول پاشا مصری پارلیمنٹ کے صدر ہو گئے

بلاد عرب

سلطان ابن سعود سے وفود ہند کی ملاقات

نمایندگان جمعیت العلماء و مجلس خلافت کا اعلان حق

عہد نامہ کی مزید دفعات

فرانس و ہسپانیہ میں گفت و شنید

افغانستان

افغانستان میں اصلاحات کا دور جدید

مجلس مملکت کا قیام

ایران

ایرانی وزارت کا استعفا

موتمر اسلامی کا افتتاح

مولانا سید سلیمان ندوی نائب صدر منتخب کیے گئے

جبل الدروز میں فرانسیسی پیشقدمی

سلخد کی تسخیر

ریف

غازی عبد الکریم فاس بھیجے گئے

مجاہدین ریف کی پراسرار قوتوں کا انکشاف

عبد الکریم کی فوج میں کوئی یورپین نہ تھا

اخبار الغیر

عدالت عالیہ فرانس میں گاندھی جی کا مقدمہ

انگریزی انصاف پر ایک بیرسٹر خاتون کی تنقید

مشرق کے جدید انقلابات

یورپین سیاست پر عالم مشرقی کی شکستوں کا اثر

روس کی زبردست جنگی تیاریاں

جرمنی سے بیشمار بندوقوں کی خریداری

ہندوستان

حکومت بنگال کا دانشمندانہ فیصلہ

اوقات نماز میں مسجدوں کے سامنے باجا بجانے کی ممانعت

کلکتہ ۸ جون ۔ حکومت بنگال نے ۔۔۔

باجماعت نماز ادا کی جائے۔ باجماعت نماز کے اوقات کے علاوہ باجا بجانے کی ممانعت نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کمشنر پولیس یا دوسرے پولیس افسر کلکتہ کے قانون پولیس کی دفعہ ۶۲۔ الف کے ماتحت اپنے اختیارات سے کام لیکر حفاظت اور آسائش عامہ کے خیال سے امتناعی احکام دیں ان اختیارات کے استعمال میں کمشنر پولیس کا فیصلہ تمام پابندیوں سے آزاد ہوگا۔

چیت پور روڈ کی ناخدا مسجد اس حکم سے مستثنی ہے جہاں ہر وقت باجہ بند کردیا جائے گا۔

بنگال میں متحدہ قومیت کا آخری جنازہ

میثاق قومی کی تنسیخ کے لئے فیصلہ کن جد و جہد

کلکتہ ۵ رجون۔ کانگریس کے باخبر حلقوں میں عام طور پر محسوس کیا جارہا ہے کہ صوبہ بنگال کی کانگریس کمیٹی کے آئندہ جلسہ کا نتیجہ بنگال میں سوراج پارٹی کی موجودہ حیثیت پر بہت اثر ڈالے گا۔ غیر سوراجی بھی محض خاموش تماشائی نہیں ہیں وہ مخالفین میثاق کی سرگرم حمایت کررہے ہیں متنازعہ میثاق کے ہر دو فریقین نے مفصلات میں قاصد بھیجے ہیں کہ وہ اپنے اپنے حامیوں کو لائیں۔ جو ۱۳ رجون کے جلسہ میں شریک ہوں۔ بنگال میں کانگریس کے معاملات اس درجہ تک ترقی کرگئے ہیں کہ ان سے بہت جلد عجیب و غریب واقعات رونما ہونے کی توقع ہے فسادات کلکتہ کی ابتدا میں جو کرشنا گر کانفرنس منعقد ہوئی تھی وہ مسٹر ساسمل کے عہدۂ صدارت سے مستعفی ہوجانے اور مسٹر سین گپتا صدر بنگال کانگریس کمیٹی کے کانفرنس کو برخاست کردینے کی وجہ سے دفعتہ ختم ہوگئی تھی۔ لیکن اس بنا پر دوسرا جلسہ مسٹر جے چودھری کی صدارت میں منعقد کیے اور میثاق کو منسوخ کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ کیونکہ ممبروں کا ایک گروہ ہندو مسلم میثاق کو قائم رکھنے کا مخالف تھا

کلکتہ کارپوریشن میں اسلامی حرمت کا سوال

مسلمان ممبروں کی غیر مستقیم روش

کلکتہ ۸ رجون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے پاس یہ یقین کرنے کے وجوہ ہیں کہ کلکتہ کے بعض مسلمان میونسپل کونسلروں کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ ڈپٹی میئر کے اعمال کی تحقیقات کی غرض سے جو اسپیشل کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس کے تقرر پر اظہار ناراضگی کرنے کے لئے وہ کارپوریشن میں اپنی جگہوں سے استعفیٰ دیدیں۔

کلکتہ ۸ رجون۔ آج صبح تک کارپوریشن کے مسلمان ممبران میں ان کے استعفوں کے متعلق کوئی بات طے نہیں ہوئی ہے حالانکہ ان کے جلسے متواتر ہورہے ہیں۔ ٹاؤن ہال میں مسٹر سہروردی کے متعلق جو ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔ اس کی نقل مسلمان ارکان کے پاس کل شب میں بھیجی گئی ہے۔

پیر کی قبر کا معاملہ

پیر کی قبر کا قضیہ اب تک طے نہیں ہوا۔ کارپوریشن کے آئندہ اجلاس میں۔ مسٹر بسواس کونسلر یہ تجویز پیش کریں گے کہ اگزیکٹیو آفیسر صاحب جواب دیں کہ باوجود کارپوریشن کے فیصلے کے پیر کی قبر سر اسٹوارٹ ہاگ مارکٹ سے اب تک کیوں منتقل نہیں کی گئی۔

کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان ممبروں کا فیصلہ

کلکتہ ۱۱ رجون۔ مسلمان میونسپل کونسلروں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اپنی کارپوریشن کی نشستوں سے استعفا دیدینگے۔

کلکتہ کارپوریشن سے ایک غیور مسلمان کا استعفا

کلکتہ ۹ رجون۔ مولوی وحید حسین سوراجی کونسلر اور کلکتہ کارپوریشن کے رکن نے استعفا دیدیا ہے۔ انہوں نے اس تجویز کا اتباع کیا ہے

جو مسلمانوں نے یکشنبہ کے روز ٹاؤن ہال کے جلسے میں کارپوریشن کی طرف سے ڈپٹی میئر مسٹر حسن شہید سہروردی کے معاملے کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کے خلاف منظور کی تھی۔

مقدمہ ریواڑی کا اپیل

شیخ عبدالقادر صاحب مفت پیروی کرینگے

مقدمہ بلوہ ریواڑی میں اسپیشل مجسٹریٹ صاحب نے جو فیصلہ صادر کیا ہے اور مسلمان ملزمان کو حیرت انگیز سخت سزائیں دی ہیں ان کا حال پہلے سے اخبارات میں شائع ہوچکا ہے۔ تمام صوبہ پنجاب کی مسلم پبلک کو اس فیصلے سے سخت صدمہ ہوا ہے ان بیکس اور بے یار و مددگار مسلمانوں کی حالت کو دیکھکر جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ ایم۔ ایل۔ سی نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ عدالت ہائی کورٹ میں ان ملزمان کی اپیل میں منجانب ملزمان مفت پیروی کرینگے۔ حال میں شیخ صاحب موصوف نے مقدمہ قربانی گاؤکشی پانی پت میں بھی منجانب مسلمانان پانی پت ہائیکورٹ میں مفت پیروی کی تھی۔ اس زمانے میں جبکہ مسلمانوں کو عدالت کے ذریعے سے تباہ و برباد کرنے کا کام نہایت منظم پیمانے پر جاری ہے۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر جیسے حضرات کا وجود غنیمت ہے۔ ان کی مثال اس قابل ہے کہ دیگر مسلمان ایڈوکیٹ و وکلا بھی اس کی تقلید کریں۔ والسلام
سید غلام بھیک نیرنگ۔ ایڈوکیٹ انبالہ شہر۔ ۵ رجون ۲۶ء

فیصلہ ریواڑی کے خلاف احتجاج

ایک گونگے اور ایک اندھے قیدی کیلئے انصاف کا مطالبہ

دہلی ۸ رجون۔ منشی محمد صدیق حسن صاحب صدیق دہلوی نے گورنر پنجاب کو حسب ذیل تار دیا ہے:۔

ہنگامہ ریواڑی کے مقدمات میں ایف۔ بی۔ پول اسپیشل مجسٹریٹ نے جن بیس مظلوم مسلمانوں کو پانچ سال سے لیکر بارہ سال تک کی سخت سزائیں دی ہیں ان میں ایک گونگا بہرہ ہے اور دوسرا اعمایت ہے جس کی بصارت رات کو بالکل کام نہیں دیتی حالانکہ ہنگامہ رات ہی کو ظہور پذیر ہوا تھا اس نے اپنی بے بصری کے حق میں ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھی شامل مثل کیا تھا مگر مجسٹریٹ مذکور نے سارٹیفکیٹ کی بھی پرواہ نہ کی اور اس معذور چشم کو بھی دس سال کی سخت سزا دیدی جس سے مسلمانان ہند میں سخت ہیجان اور اضطراب پھیل رہا ہے۔ گو کہ سب مظلوم قابل رہائی ہیں مگر ان ہر دو کیلئے احکامات رہائی جلد صادر فرمایئے اور براہ کرم ریواڑی کے معاملات کو ہاتھ میں لیکر مسلمانوں کو ہندوؤں اور انکے دوست مقامی حکام کی متفقہ دست برد سے بچایئے +
محمد صدیق حسن صدیق۔ دہلوی

کالی کٹ میں موپلوں اور ہندوؤں کا فساد

مدراس ۷ رجون۔ اخبار مدراس میل کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ کالی کٹ کے مقام کوزیری میں ایک ہلکا سا ہندو مسلم فساد ہوگیا شمالی ملابار کی زیارت گاہ کو بہر کو کچھ تھیا جاتری جارہے تھے ان میں اور بعض موپلوں میں یہ فساد گذشتہ ہفتہ کو ہوا

یہ جاتری گلکتے ہوئے ایک مسجد کے قریب جارہے تھے۔ پھر موپلوں نے اعتراض کیا تکرار شروع ہوگئی جاتری تعداد میں زیادہ تھے اور وہ موپلوں پر غالب آگئے۔ اور موپلوں نے ایک مسجد میں پناہ لی موپلا عورتوں نے بھی جاتریوں پر اینٹیں پھینکنے میں حصہ لیا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ جاتری مسجد میں گھس گئے۔ تھیالیڈر موقعہ واردات پر بھاگے ہوئے گئے اور جاتریوں کا غصہ فرو کیا رات میں پولیس اس مقام پر گشت لگاتی رہی اور اب پھر وقت امن و سکون ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بعض موپلے گرفتار کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ میں گرفتاریوں کا زور

لکھنؤ ۷ رجون اس وقت تک زیر دفعہ ۱۰۷ ۲ نفر بیا ایک سو گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کے نام نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے۔ لال باغ میں ہندوؤں کا میلہ ملتوی کردیا گیا ہے۔

مسٹر یعقوب حسن پر حکومت مدراس کی بیجا پابندی

مدراس ۵ رجون۔ گذشتہ ستمبر میں مجلس وضع قوانین ہند میں سرالیگزنڈر مڈیمن نے جو اعلان کیا تھا اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حکومت مدراس نے اپنے اختیار خاص سے کام لینے اور مسٹر یعقوب حسن قدوائی۔ عبدالحمید خاں رکن بلدیہ مدراس و سینٹ مدراس یونیورسٹی پر سے یہ پابندی اٹھا دینے سے انکار کردیا کہ وہ سزا یافتہ ہونے کے باعث مجلس وضع قوانین مدراس کے لئے نہ کھڑے ہوسکیں ممکن ہے کہ دوسری مقامی حکومتوں کے دبر دیہی اس قسم کے امیدواروں کی درخواستیں موجود ہوں۔ لہذا یہ امر ضروری ہے کہ حکومت ہند حکومت مدراس کی اس کارروائی کے خلاف سخت احتجاج کریں۔ مسٹر یعقوب حسن مجلس وضع قوانین ہند کے لئے بھی کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ اور ان کی درخواست امیدواری حکومت ہند کے زیر غور ہے۔ دیکھیں وہ کیا فیصلہ صادر کرتی ہے بہتر ہو کہ وہ اپنے دعادی پر قائم رہے۔ اور مسٹر یعقوب حسن کے متعلق بھی وہ طرز عمل اختیار کرے جو اس نے لالہ لاجپت رائے کے متعلق اختیار کیا تھا۔

مسلمانان سندھ کا بہترین نمائندہ

اسمبلی کیلئے سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی امیدواری

کراچی۔ یکم جون۔ فخر قوم سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب ایم ایل۔ سی۔ سندھ کے عام مسلمانوں کی طرف سے انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کی امیدواری کیلئے کھڑے ہوئے ہیں جس پر عام طور پر ہر حلقہ میں اظہار مسرت کیا جارہا ہے۔

روزنامہ الوحید کراچی میں کوئی دن ناغہ جاتا ہوگا کہ سندھ کے بڑے بڑے جاگیرداروں۔ زمینداروں پیروں اور قومی کارکنوں کے تائیدی مکاتیب کا تحفہ نہ شائع ہوتا ہو۔ اور سیٹھ صاحب ممدوح کی قومی و ملی خدمات کو نہ سراہا جاتا ہو۔

سیٹھ صاحب کسی خاص جماعت یا کمیٹی کی طرف سے نہیں کھڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ان کے پیش نظر بلا امتیاز مسلمانوں کا عام قومی مفاد ہے جیسا کہ انھوں نے اعلان فرمایا ہے۔

امید غالب ہے کہ سیٹھ صاحب ممدوح بلا مقابلہ کامیاب ہوجائیں گے۔ (نامہ نگار)

انتقال پرملال

ہمیں یہ معلوم کرکے سخت رنج ہوا کہ کراچی کے مشہور محب اسلام سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ سیٹھ صاحب نے ملک و ملت کی خدمت میں جس ایثار اور تندہی سے کام کیا ہے اس کے لحاظ سے ان کے اس صدمہ عظیم میں ہر مسلمان کی دلی ہمدردی شامل ہے۔ ہم حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور سیٹھ صاحب اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے +

دارالحکومت

دہلی میں ایک دردناک قتل

دہلی ۷ رجون۔ کل گیارہ بجے دن کے قریب محلہ چوڑی والان دہلی میں حوض والی مسجد کے سامنے کی متصل اونچی دوکان میں ایک لاش بارہ تیرہ سال کے مسلمان لڑکے کی پائی گئی۔ یہ لاش سڑ چکی تھی اور اس کی بدبو ایک بہتر کو جو اس وقت جھاڑو دے رہا تھا محسوس ہوئی۔ اس نے محلہ والوں کو مطلع کیا۔ محلہ والوں نے روشندان سے جھانکا اور لاش دیکھکر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے قفل توڑ کر لاش برآمد کی۔ اور

دارالاسلام

مسلمانان پانی پت کا ایک اہم اجتماع

ریاست امب کے مفروضہ مظالم

نومسلم لائبریری آگرہ کا عظیم الشان جلسہ

ڈخترجیون کی ضبطی کا مطالبہ

خدا کے فضل و کرم سے نومسلم لائبریری کی جانب سے ایک عظیم الشان جلسہ تین یوم تک متواتر منعقد ہوا جس میں مولانا ضیاء الاسلام صاحب امام جامع مسجد آگرہ و حضرت شیخ التبلیغ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اور ڈاکٹر حاجی وزیر محمد صاحب آنریری سکرٹری یتیم خانہ آگرہ نے بہ ترتیب فرائض صدارت انجام دیے۔ مولانا نظام الدین صاحب واعظ و مناظر اسلام بنگالی۔ مولانا محمد اختر بیگ صاحب دہلوی۔ مولانا علی محمد صاحب اکبرآبادی۔ مولانا شہاب پانی پتی۔ حضرت شیخ التبلیغ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی۔ مولانا محمد مبارک حسین صاحب مناظر شیر اسلام میرٹھی نے حاضرین کو مواعظ حسنہ سے بہرہ اندوز کیا اور مہاشہ عبدالکریم خاں نظامی سابق ... پالی ... نومسلم عبدالرحمن ... سابق ... نومسلم عبدالجبار صاحب سابق ... نومسلم بابو عبدالرشید صاحب ... سابق ... عیسائی۔ نومسلم مسٹر عبدالمجید صاحب سابق ایڈورڈ عیسائی ... محبوب علی صاحب سابق موہن لال۔ نومسلم عبدالصمد صاحب سابق بھگونی پرشاد کایستھ نے اسلام کی خوبیوں پر تقریریں کیں جلسہ کے اختتام پر حسب ذیل ریزولیوشن منظور کیا گیا:۔

دونوں جہان میں مزے اڑائیے

ایم محمد یوسف خاں مہتمم شہرت ایجنسی دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

تو ذیل کے تحفے آزمایئے سب سے پہلے چہرے کو جاذب اور مہاسوں سے پاک و صاف کر کے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھ لو

پرِ جمال صابن

جو اپنا پیاری رنگت اور دلکشی کر دینے والی خوشبو سے چہرے و بدن کو نکھار کر خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ و چھائیاں فوراً کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کر کے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ صابن دانی اکیر ۱ روپیہ

زنانہ سنگھار بکس

اس ڈبل کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پرِ جمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار ایک شیشی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار مسی ایک تولہ۔ ۲ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبہ مع کنگھا ۱۲ آنہ

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت لذت بخش قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۲ ماشہ ۱ روپیہ

حب نرگس

ہماری عجیب و غریب کرامات دکھانے والی گولیاں واقعی نرگس ثابت ہوئی ہیں لذت دو چند پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف رہتا ہے بارہ عدد ۱۲ آنہ — المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

اگر حسب اعلان مفید ثابت ہو تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیں

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ جھینی یا ماتھی قیمت سوتی قسم اول ۴ گز ... لنگی ریشمی ... خالص ریشمی شہدی لنگی آفیسری ... کلاہ پشاوری نمونہ ... زرین کلی یا ساٹن آفیسری ... جنٹلمین سلکی رومال ...

ملنے کا پتہ:۔ بابو غلام احمد قادری سوداگر۔ لدھیانہ پنجاب

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر
خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور رنگین کے مانند ملائم کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور قیمت ارزاں ہے محصول وغیرہ ۹ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مبلغ ... روپیہ فیس کے ساتھ فرمائش آنے پر نسخہ لکھ دیا جاتا ہے۔ زندگی بھر اور خضاب خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی صرف ایک مہینہ کے لئے یہ رعایت ہے

مولوی حکیم۔ ڈاکٹر کے۔ ایس ہدی

نمبر ۲۵/۱ منشی صدر الدین لین۔ بڑا بازار کلکتہ

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین معالج یعنی جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے۔ ذیل کا اشتہار معمولی ہندوستانی ایجاد نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائیل جرمن اسپیشل ہیر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے۔ آج ہی منگا کر تمام عمر کیلئے جملہ خضابوں سے نجات حاصل کیجئے چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے اسلئے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نزلہ کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کیلئے بھی بیش بہا تحفہ ہے۔ جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہو گئے ہوں بلاشک و شبہ بیس دن کے استعمال سے سفید بال جڑ سے سیاہ نکلتا ہے۔ جو عمر بھر سفید نہیں ہوتے۔ ساری عمر کا اقرارنامہ پارسل کے ہمراہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی بیس یوم چھ روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ اس حیرت انگیز خضاب کی شاخیں لندن کراچی مدراس پنجاب میں موجود ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بیشمار سرٹیفکٹ دیئے۔ بڑے بڑے افیسروں نوابوں رئیسوں نے سنہری تمغے عنایت فرمائے۔

المشتہر

مینیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرلین ۳۳

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنے والے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے۔ دن بدن آپ کی مالی حالت کمزور ہو رہی ہے جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اس کا اصلی سبب آپ کو بتلا دیں وہ یہ کہ آپ اپنے قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو فائدہ کس چیز میں ہے۔ اگر آپ دشمن کے موافق کوشش کریں تو کامیابی فی الفور ہوتی ہے۔ آپ غلط تدابیر سے ناکام ہو کر خدا پر الزام اور دشمن کی مہربانیوں پر توجہ نہیں کرتے

خدا کے لئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو۔ بیکار نہ سمجھو۔ ہم نعمائے قدوس کے روانہ کردہ علم نجوم و حقیقت سے آپ کو سچا راستہ بتلا کر آپکو کامیاب کرائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کے لئے کہ ہم کس حد تک عالم ہے۔ واقف ہیں آپ ہم سے کوئی بھی سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۸ آنے کے ٹکٹ روانہ کر کے دریافت کریں اگر دو جواب نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہم سچے اور ہمارا اشتہار بنا سچا ورنہ مرسلہ پیسے بھی آپ حلفنامہ روانہ کر کے واپس لے لیں۔ کیا اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہئے؟ افسوس۔ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت۔

بصورت نسلی معاملات اولاد۔ نامردی۔ جریان۔ کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی محبوب گھر بیٹھے آجائے۔ زوجین میں محبت رہے۔ مقدمات میں کامیابی تجارت۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔

ایک اور رعایت

اگر کوئی صاحب ۳۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کر دیں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش۔ روز۔ سنہ۔ وقت لکھ کر روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ریلوے ٹائم معہ گھڑی پل روانہ کریں تو ہم انکا نام درج رجسٹر کر کے عمر بھر کا اگلا اور پچھلا حال (جنرل فیوچر) روانہ کرینگے اور پانچ سال تک بلاخرچ ڈاک ماہوار اچھی اور بری کیفیتوں سے مطلع کیا کرینگے اس لحاظ سے آپ کا پانچ سال کے لئے صرف دس روپیہ میں ایک منجم و جفار ملازم ہو جائیگا۔ اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور یہ آخری رعایتی اعلان سمجھیں ورنہ ہم اس تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ صرف جنرل فیوچر کا لینگے۔ ہر قسم کے تیر بہدف تعویذ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

باقی خط و کتابت معہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب۔ ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائے گی درخواستیں بنام مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی آنی چاہئیں

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطر پر مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ۹-۸-۰۔ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ اعلیٰ چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ... مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۶ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب

بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴۲ بمبئی نمبر ۹

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک چھپی مہلک بیماری مستورات میں عام ہے ان کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے۔ اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہئے۔ مایوس العلاج کے لئے ہمارا حب مسیحا نہایت درجہ کا اکسیر ثابت ہو چکا ہے بطور آزمائش ایک بار منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے۔ اور قدرت کا تماشہ دیکھئے قیمت پوری خوراک ۱ روپیہ

جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے۔ پیشاب اور زخم کی تکلیف پیپ کا آنا تمام تکالیف یکلخت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ دو روپیہ۔ پتہ:۔

مینیجر دار الشفاء دربھنگہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن فقط ایک بات کہکر آپ کی تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) امید کہ اس آیۂ قرآنی کو درمیان میں لانے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور بے علم جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح لغو تصور نہ کرینگے اور میری حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے حرف بحرف صحیح تصور کرینگے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

طلاء سے بھی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جب بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھر آتا ہے۔ غلط کاریوں یا کثرت جماع کیوجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے۔ وہ تمام عوارض جو شرمناک حرکات سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے دفع ہو جاتے ہیں کل بی بی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضا میں ... درجہ پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے اس کیس کو صرف وہی اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت رعایتی للعہ محصول ۸ جواب طلب امور کیلئے ۱ کا ٹکٹ بھیجئے۔ المشتہر

حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا بھی بال پکنے لگا ہے۔ اگر وہ میری یہ دوا یعنی تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتقاد نہ ہو تو خط لکھائیں۔ دام فی بکس سات روپیہ چھوٹا بکس ۴ روپیہ

مینیجر ہیر ناشن عنبر ہاؤس ڈاکخانہ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم جمعہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۴۰

ہندوستان ایک ٹیونسی لیڈر کی نظر میں

علامہ عبد العزیز ثعالبی کے تاثرات سیاحت ہند

ہم بیرونی ممالک اسلامیہ کے حالات سے بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ معلوم کرنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ باہر کے مسلمان ہمیں کس نظر سے دیکھتے ہیں اس کمی کو ٹیونس کے مشہور لیڈر علامہ عبد العزیز الثعالبی نے بڑی خوبی سے پورا کیا ہے۔ جو دنیائے اسلام کے بہترین خطیب اور عالم اسلامی کے بہت بڑے سیاح ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں انھوں نے ہندوستان کا سفر کیا تھا اور وسط ایشیا و عراق کا سفر کرنے کے بعد اب مصر پہنچے ہیں۔ مصری ہمعصر الشوریٰ میں ان کی سیاحت عالم اسلامی کے نہایت دلچسپ حالات شائع ہوئے ہیں جن کا وہ حصہ خصوصیت کے ساتھ مسلمانان ہند کے لیے بہت دلچسپ ہے جس میں انھوں نے سیاحت ہند کے تاثرات پیش کیے ہیں:۔

یمن کے ذکر کے بعد ہندوستان کا ذکر چھیڑا تو علامہ ثعالبی نے فرمایا کہ اس مختصر صحبت میں اس وسیع و عظیم مملکت کا پورا حال بیان کرنا انسان کے لیے مشکل ہے جو عنقریب مشرق کی از سر نو زندگی کی جلائے نشو و نما والی ہے۔ ہندوستان زندگی کے راستہ میں بغیر کسی ہراس و تردد کے برابر سعی کر رہا ہے۔ اس کی تمام جماعتیں اور تمام عملی آدمی مثل گاندھی و موتی لال نہرو نہایت بیغرضی اور اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میں ان لوگوں کا جب ذکر کرتا ہوں تو ہندوستان کی جدید بیداری کے ایک بڑے ہیرو سی آر داس کو یاد کر کے میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر باہم مخاصمت رکھتے ہیں۔ مگر ہندوستان کی یہ کیفیت ہے کہ وہاں ہندو اور مسلمان لیڈروں کے درمیان کامل اور مضبوط اتفاق ہے۔ اور وہ مصلحت وطن کے سوا اور کسی چیز کا دم نہیں بھرتے۔ (اس وقت تک ملک کے بڑے لیڈر نفاق کی وبا سے متاثر نہیں ہونے پائے۔ الجمعیۃ) اس میں شک نہیں وہاں ہندوؤں کی ایک چھوٹی سی جماعت آریا سماج (آریہ سماج) ہے جس کا سرگروہ مالویہ ہے اور وہ ہندوستان میں شر و انقسام کی آگ بھڑکا رہا ہے کیونکہ اس کے نزدیک صرف ہندو عنصر ہی ہندوستان کا وطنی عنصر ہے اور مسلمان غیر ملکی دخیل ہیں لیکن ہندوؤں میں جو عقلمند ہیں وہ اس رائے کو لغو سمجھتے ہیں اور ان کا پختہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی اور اس کی شان کی برتری مسلمانوں کے بغیر محال ہے۔

مسلمانوں کا غلبہ اور اسلام کی ترقی

میں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا کہ ہندو زندگی کے اکثر شعبوں پر حاوی ہیں۔ مثال کے طور پر بمبئی اور احمد آباد کے ۹۰ فیصدی سوتی کارخانے ان کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر ان میں جس چیز کی کمی ہے وہ شجاعت ہے۔ فریقین کے جذبات تعصب کو بھڑکا کر مذہب یا قومیت کے نام سے جو معرکے برپا کیے جاتے ہیں ان میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فتح و ظفر ہمیشہ مسلمانوں ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ تم دیکھو گے کہ بعض مقامات پر جہاں مسلمان دہائیوں کی تعداد میں ہیں اور ہندو ہزاروں سے متجاوز وہاں بھی مسلمانوں ہی کا اثر غالب ہے۔ اسی بنا پر گاندھی وغیرہ جیسے بڑے لیڈر یہ رائے رکھتے ہیں کہ ہندوستان کی عظمت و شان کی تکوین اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اسلامی عنصر اس کے مایۂ خمیر میں شامل نہ ہو کیونکہ وہی ایک معنوی اہمیت عنصر ہے۔

جو شخص ہندوستان کی ادبی، اجتماعی اور سیاسی بیداری کو قریب سے مطالعہ کرتا ہے وہ اس پر انتہا پسندیدگی اور مبارکباد دئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ بیداری نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔

جس بات کے ذکر سے خاص مسرت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام خود اپنی ذاتی خوبیوں کے باعث سیاسی و عنصری مزاحمتوں اور مسلمانوں کی غفلت و بے توجہی کے باوجود ہندوستان میں خوب پھیل رہا ہے اس کا ظہر زیادہ تر ارباب طریقت کو حاصل ہے اور اکثر دیکھا ہے کہ جن ملکوں میں اسلام اور بت پرستی ایک جگہ ہوتے ہیں وہاں ارباب طریقت کی ہدایت کے بغیر اسلام کی اشاعت نہیں ہوتی ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی ریاستیں ہیں وہاں اسلام کی رفتار ترقی کمزور ہے کیونکہ حکومت کے سیاسی مصالح اشاعت اسلام میں حارج ہوتے ہیں۔

اردو زبان کی حیرت انگیز ترقی

اردو جو مسلمانان ہند کی قومی زبان ہے دراصل شورسینی (بھاشا) کی ایک بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اور بھاشا سنسکرت سے نکلی ہوئی ایک پراکرت ہے۔ جس وقت مغل اور ابراہیم وغیرہ مسلمان فاتحین ہندوستان میں داخل ہو کر متوطن ہوگئے تو ان کی اصلی زبان بگڑتے بگڑتے اس نئی زبان کی صورت میں ڈھل گئی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ بتدریج اور بیعت ہوئی دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں داخل ہو جائے گی؟ میں آپ سے بتحقیق کہہ سکتا ہوں کہ یہ زبان اس وقت زندہ زبانوں کی اولین صف میں ہے اور ترقی کی دوڑ میں عربی سے بڑھ گئی ہے اس میں ہر قسم کے علوم و فنون کے ترجمے ہیں۔ ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ تینوں مدارج کی تعلیم اسی زبان میں ہوتی ہے اور اس حرکت عقلیہ نے جس کی ہندوستان کے علماء و ادبا رہنمائی کر رہے ہیں اسے مشرق کی سب سے زیادہ ونشمند زبان بنا دیا ہے۔ اس کا شرف ان کثیر التعداد علمی مجامع کو حاصل ہے جو گزشتہ نصف صدی کے اندر دہلی، کلکتہ اور اورنگ آباد میں قائم ہوئے ہیں۔ خصوصاً جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کا دار التالیف و ترجمہ۔ اور دار المصنفین اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔

ہندوستان کی اس مبارک و عظیم کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کا خیال ابھی تک مشرق ادنیٰ اور خصوصاً ٹرکی کے عصر میں موضوع بحث ... بنا ہوا ہے مگر ہندوستان کے کتب خانوں میں اس وقت قرآن مجید کے ۲۰۰ اردو نسخے موجود ہیں اس کے علاوہ آپ یورپ کے علوم و فنون میں سے ایک بھی ایسا نہ پائیں گے خواہ وہ کتنا ہی جدید ترین کیوں نہ ہو جس کی متعدد کتابیں اردو میں موجود نہ ہوں۔ چنانچہ علم الاخلاق میں ۳۲۰ کتابیں اور طبیعیات میں جو ایک جدید ترین فن ہے ۲۰ کتابیں موجود ہیں۔ کیمیائے طبیعیہ میں بھی تقریباً اتنی ہی ہیں۔ فلسفہ شعر میں ۳۷ کتابیں ہیں جن میں سے بعض کی کئی کئی جلدیں ہیں۔ حالانکہ عربی میں اس فن کی ایک کتاب بھی نہیں ہے۔ اسی طرح قوانین اقوام کی ۱۵ سائیکالوجی و نفسیات کی ۲۰ اور اقتصادیات و سیاسیات کی ۹۰ کتابیں ہیں۔ بیع علوم جدیدہ کی ان کتابوں کا شمار کیا جو ۵۰ سال کے اندر اردو زبان میں ترجمہ یا تالیف ہوئی ہیں تو ان کی تعداد ۵۰۳۰ تھی اور یہ ان کے علاوہ ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کی سیاسی و اجتماعی تاریخ پر عربی زبان میں کوئی مستند کتاب نہیں ہے۔ مگر اردو زبان میں اس پر ۲۴ کتابیں موجود ہیں جن میں سے بعض آٹھ دس جلدوں میں ہیں۔

یہ ہندوستان کی عقلی و ادبی حرکت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے جس سے قارئین کرام مسلمانان ہند کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور مشرق ادنیٰ کے باشندوں کو اس سے ہندوستان کی جدید عقلی بیداری کا مبلغ معلوم ہو سکتا ہے یہاں صرف اتنا کہنا کفایت کرتا ہے کہ حیدر آباد کی جامعہ عثمانیہ اپنے تمام شعبوں میں صرف اردو زبان ہی کے ذریعہ فنون کی تعلیم دیتی ہے اور اردو زبان میں ایسی ایسی کتابیں موجود ہیں جن کی نظیر یورپ میں بھی کم ملتی ہے۔ مثلاً فیلسوف مولانا عبد الماجد دریابادی کی کتاب فلسفۂ عبد الماجد ...

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھیے)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نہایت نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

(۲) الجمال و الکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک ہر آل نمک سعدی ... استعمال کیجئے ...

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

اتحاد

ہفتہ میں دو بار

صوبہ بہار کا واحد ... ادبیات کا گنجینہ ... اردو و فارسی کا بہترین ...

اس کی تحقیق پر ... اس کا اصول مرنج و مرنجان ... ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ ...

المشتہر

منیجر اخبار اتحاد بہار شریف (ضلع پٹنہ)

مفت!! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک حصہ کا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ ... برص سفید ... مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

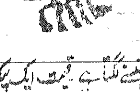

بچھو کی دوا

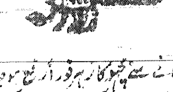

اگر دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) ... بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

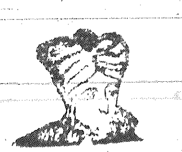

خضاب

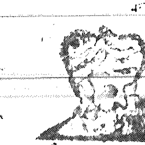

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱؎۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

... ہماری مصور بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۵۲ اہرلین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

خضاب

یہ اوڑنے چاند تلے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم جمعہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۸۰

ہندوستان ایک ٹیونسی لیڈر کی نظر میں

علامہ عبدالعزیز ثعالبی کے تاثرات سیاحت ہند

ہم بیرونی ممالک اسلامیہ کے حالات سے بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ معلوم کرنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ باہر کے مسلمان ہمیں کس نظر سے دیکھتے ہیں اس کمی کو ٹیونس کے مشہور لیڈر علامہ عبدالعزیز الثعالبی نے بڑی خوبی سے پورا کیا ہے۔ جو دنیائے اسلام کے بہترین خطیب اور عالم اسلامی کے بہت بڑے سیاح ہیں۔ ۱۹۲۵ء میں انھوں نے ہندوستان کا سفر کیا تھا اور وسط ایشیا و عراق کا سفر کرنے کے بعد اب مصر پہنچے ہیں۔ مصری ہمعصر "الشوریٰ" میں ان کی سیاحت عالم اسلامی کے نہایت دلچسپ حالات شائع ہوئے ہیں جن کا وہ حصہ خصوصیت کے ساتھ مسلمانان ہند کے لئے بہت دلچسپ ہے جس میں انھوں نے سیاحت ہند کے تاثرات پیش کئے ہیں:۔

یمن کے ذکر کے بعد ہندوستان کا ذکر چھیڑا تو علامہ ثعالبی نے فرمایا کہ اس مختصر صحبت میں اس وسیع و عظیم مملکت کا پورا حال بیان کرنا انسان کے لئے مشکل ہے جو عنقریب مشرق کی از سر نو زندگی کی جلنے کی شعلہ فشاں ہونے والی ہے۔ ہندوستان زندگی کے راستہ میں بغیر کسی ہچکچاہٹ اور تردد کے برابر سعی کر رہا ہے۔ اس کی تمام جماعتیں اور تمام عملی آدمی مثل گاندھی و موتی لال نہرو نہایت بیغرضی اور اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میں ان لوگوں کا جب ذکر کرتا ہوں تو ہندوستان کی جدید بیداری کے ایک بڑے ہیرو سی آر داس کو یاد کر کے میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر باہم مخاصمت رکھتے ہیں۔ مگر ہندوستان کی یہ کیفیت ہے کہ وہاں ہندو اور مسلمان لیڈروں کے درمیان کامل اور مضبوط اتفاق ہے۔ اور وہ مصلحت وطن کے سوا اور کسی چیز کا دم نہیں بھرتے۔ (اس وقت تک ملک کے بڑے لیڈر نفاق کی وبا سے متاثر نہیں ہوسکے۔ الجمعیۃ) اس میں شک نہیں وہاں ہندوؤں کی ایک چھوٹی سی جماعت آریا سماج (آریہ سماج) جس کا سرگروہ مالویہ ہے اور وہ ہندوستان میں شرو انتقام کی آگ بھڑکا رہا ہے کیونکہ اس کے نزدیک صرف ہندو عنصر ہی ہندوستان کا وطنی عنصر ہے اور مسلمان غیر ملکی دخیل ہیں لیکن ہندوؤں میں جو عقلمند ہیں وہ اس رائے کو لغو سمجھتے ہیں اور ان کا پختہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی اور اس کی شان کی برتری مسلمانوں کے بغیر محال ہے۔

مسلمانوں کا غلبہ اور اسلام کی ترقی

میں اس سے ہرگز انکار نہیں کرسکتا کہ ہندو زندگی کے اکثر شعبوں پر حاوی ہیں۔ مثال کے طور پر بمبئی اور احمد آباد کے ۹۰ فیصدی سوتی کارخانے ان کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر ان میں جس چیز کی کمی ہے وہ شجاعت ہے۔ فریقین کے جذبات تعصب کو بھڑکا کر مذہب یا قومیت کے نام سے جو معرکے برپا کئے جاتے ہیں ان میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فتح و ظفر ہمیشہ مسلمانوں ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ تم دیکھو گے کہ بعض مقامات پر جہاں مسلمان دہائیوں کی تعداد میں ہیں اور ہندو ہزاروں سے متجاوز وہاں بھی مسلمانوں ہی کا اثر غالب ہے۔ اسی بنا پر گاندھی وغیرہ جیسے بڑے لیڈر یہ رائے رکھتے ہیں کہ ہندوستان کی عظمت و شان کی تکوین اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک اسلامی عنصر اس کے مایہ خمیر میں شامل نہ ہو کیونکہ وہی ایک معنوی اہمیت عنصر ہے۔

جو شخص ہندوستان کی ادبی اجتماعی اور سیاسی بیداری کو قریب سے مطالعہ کرتا ہے وہ اس پر انتہائے ہند کی عہد بیداری کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ بیداری نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔

جس بات کے ذکر سے خاص مسرت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام خود اپنی ذاتی خوبیوں کے باعث سیاسی بے خبری مزاحمتوں اور مسلمانوں کی غفلت و بے توجہی کے باوجود ہندوستان میں خوب پھیل رہا ہے اس کا اثر زیادہ تر ارباب طریقت کو حاصل ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ جن ملکوں میں اسلام اور بت پرستی ایک جگہ ہوتے ہیں وہاں ارباب طریقت کی ہدایت کے بغیر اسلام کی اشاعت نہیں ہوتی ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی ریاستیں ہیں وہاں اسلام کی رفتار ترقی کمزور ہے کیونکہ حکومت کے سیاسی مصالح اشاعت اسلام میں حارج ہوتے ہیں۔

اردو زبان کی حیرت انگیز ترقی

اردو جو مسلمانان ہند کی قومی زبان ہے دراصل سنسکرت (بھاشا) کی ایک بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اور بھاشا سنسکرت سے نکلی ہوئی ایک پراکرت ہے جس وقت مغل اور ایرانی وغیرہ مسلمان فاتحین ہندوستان میں داخل ہو کر متوطن ہوگئے تو ان کی اصلی زبان بگڑتے بگڑتے اس نئی زبان کی صورت میں ڈھل گئی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ بیتال اور بھونڈی بولی دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں داخل ہو جائے گی؟ میں آپ سے بتحقیق کہہ سکتا ہوں کہ یہ زبان اس وقت زندہ زبانوں کی اولین صف میں ہے اور ترقی کی دوڑ میں عربی سے بڑھ گئی ہے اس میں ہر قسم کے علوم و فنون کے ترجمے ہیں۔ ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ تینوں مدارج کی تعلیم اسی زبان میں ہوتی ہے اور اس حرکت عقلیہ نے جس کی ہندوستان کے علماء و ادبا رہنمائی کر رہے ہیں اسے مشرق کی سب سے بڑی ادبی و علمی زبان بنا دیا ہے۔ اس کا شرف ان کثیر التعداد علمی مجامع کو حاصل ہے جو گذشتہ نصف صدی کے اندر دہلی، کلکتہ اور اورنگ آباد میں قائم ہوئے ہیں۔ خصوصاً جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کا دارالتالیف و ترجمہ۔ اور دارالمصنفین اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔

ہندوستان کی اس مبارک و عظیم کوشش کا ذکر کرتے ہوئے میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کا خیال ابھی تک مشرق ادنیٰ اور خصوصاً ٹرکی و مصر میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ مگر ہندوستان کے کتبخانوں میں اس وقت قرآن مجید کے ۲۰۔ اردو ترجمے موجود ہیں اس کے علاوہ آپ یورپ کے علوم و فنون میں سے ایک بھی ایسا نہ پائیں گے خواہ وہ کتنا ہی جدید ترین کیوں نہ ہو جس کی متعدد کتابیں اردو میں موجود نہ ہوں۔ چنانچہ علم الاخلاق میں ۲۰۔ ۳۳ کتابیں اور طبیعیات شمسیہ میں جو ایک جدید ترین فن ہے ۲۰ کتابیں موجود ہیں۔ کیمیائے طبیعیہ میں بھی تقریباً اتنی ہی ہیں۔ فلسفہ میں ۴۳ کتابیں ہیں جن میں سے بعض کی کئی کئی جلدیں ہیں، حالانکہ عربی میں اس فن کی ایک کتاب بھی نہیں ہے۔ اسی طرح قوانین اجرام کی ۱۵، سائیکالوجی و نفسیات کی ۲۔ اور اقتصاد و سیاسی کی ۲۲ کتابیں ہیں۔ یہ علوم جدیدہ کی ان کتابوں کا شمار کیا جو گذشتہ سال کے اندر اردو زبان میں ترجمہ یا تالیف ہوئی ہیں تو ان کی تعداد ۵۰۰ ہوتی اور یہ ان کے علاوہ ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کی سیاسی و اجتماعی تاریخ پر عربی زبان میں کوئی مستند کتاب نہیں ہے۔ مگر اردو زبان میں اس پر ۷۹ کتابیں موجود ہیں جن میں سے بعض آٹھ دس جلدوں میں ہیں۔

یہ ہندوستان کی عقلی و ادبی حرکت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے جس سے قارئین کرام مسلمانان ہند کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور مشرق ادنیٰ کے باشندوں کو اس سے ہندوستان کی جدید عقلی بیداری کا بلوغ معلوم ہو سکتا ہے یہاں صرف اتنا کہنا کفایت کرتا ہے کہ حیدر آباد کی جامعہ عثمانیہ اپنے تمام شعبوں میں صرف اردو زبان ہی کے ذریعہ فنون کی تعلیم دیتی ہے اور اردو زبان میں ایسی ایسی کتابیں موجود ہیں جن کی نظیر یورپ میں بھی کم ملتی ہے۔ مثلاً فیلسوف مصر عبدالماجد بھایونی و مولانا عبدالماجد دریابادی کی کتاب فلسفہ جذبات

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ کیجئے)

مفت!! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام سے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اگر دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

پیچیدہ عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

خضاب

یہ ادنیٰ جادو تمہارے کے ہیں افعال

جوان صورت جوان سیرت جوان افعال

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۴۳ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، صحت روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مذکورہ کتابیں ہر ایک مسلمان کے لئے مفید بلکہ ہر ایک کے لئے لازمی ہیں

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال و الکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

ملنے کا پتہ: شیخ ہدایت اللہ مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین

نمک سلیمانی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بار نمک سلیمانی کو استعمال کیجئے۔ حضرات تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

اتحاد ہفتہ وار

صوبہ بہار کا واحد سیاسی رہنما، معاشرتی مسائل، علمی مضامین کا مخزن، ادبیات کا گنجینہ۔ اتحاد کا اکثر حصہ اردو و فارسی کا بہترین مجموعہ۔

المشتہر

منیجر اخبار اتحاد، بہار شریف ضلع پٹنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

نشتر و مرہم کا اجتماع

ہندوں اور مسلمانوں کے موجودہ نفاق اور باہمی جنگ و جدل کا سب سے زیادہ عبرت آموز پہلو یہ ہے کہ جو لوگ ان کے اتحاد و یکجہتی کے سب سے بڑے دشمن ہیں اور جنہوں نے ہی ان کو آپس میں لڑانے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا، وہ آج ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے بڑا اہتمام کر رہے ہیں [illegible]

[illegible]

بہت سی باتیں ہیں جن کے سمجھنے سے بیچارہ مشرقی عاجز ہے۔ مگر خود یہ بھی سیاسی عیاری کا یہ ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ان کی تمام کارروائیوں کا فلسفہ یہ ہے کہ وہ زخم کو ہمیشہ ہرا رکھنا چاہتے ہیں تاکہ انکے مرہم کی ضرورت ہمیشہ باقی رہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں یہ ثابت کرنے کے لئے اس کا بجھانے والا انکے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ وہ بیمار ڈالتے ہیں اسلئے کہ مریض انکی تدبیر علاج سے کبھی بے نیاز نہ ہونے پائے۔ وہ نہ یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کا مریض بیمار مرجائے کیونکہ اس کی موت خود ان کی اغراض کی موت ہے۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ پوری طرح تندرست ہو جائے، کیونکہ اس کی تندرستی انکے مفاد کی بیماری ہے اسلئے ان کی مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بیمار ہوتا رہے۔ اور وہ دوا دیتے رہیں۔ انکی مثال اس حریص جراح کی سی ہے جو مریض کو اپنی موروثی جاگیر سمجھتا ہو اور اسکو ہمیشہ پھنسے رہنے کیلئے ایک دن نشتر لگا کر گھاؤ پیدا کرتا ہو اور دوسرے دن اسپر مرہم رکھ دیتا ہو۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ عقل و خرد کی دنیا ایسے جراح کی عیاری پر جتنی داد دیگی اس سے کہیں زیادہ ان لوگوں کی عقل پر ماتم کریگی جو اسکے دام میں پھنس جاتے ہیں۔

”ہندو بھائی“

ہمارے عزیز دوست جناب عزیز حسن صاحب نقشبندی اپنے رسالہ ”پیشوا“ میں خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”دوسرا دردناک اور عبرت انگیز مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی کی تقریر کا وہ حصہ تھا جس میں ممدوح قرآن و حدیث سے ہندوؤں سے بھائی چارہ کا رشتہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ قرآن حکیم کی تعلیمات اور ارشادات رسول اللہ کی غلط تاویلات جیسی آج کل علماء سوء نے بطور پیشہ کے اختیار کر لی ہے شاید ہی کسی زمانہ میں اسلامی تعلیمات سے ایسا مذاق غیر مسلموں نے بھی کیا ہو۔ خدا ہدایت دے ان لوگوں کو جنھوں نے اسلام کو اسلام کے نام پر محض ذاتی اغراض کیلئے بیان کرنا اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ بہتر ہوتا کہ یہ لوگ اپنی شدھی کرلیتے اور اس کے بعد قرآن کے احکام مسخ کرتے۔“

اس جواہر پارہ میں ہمارے دوست نے مولانا عبدالحلیم جیسے صحیح الخیال اور ایثار پیشہ عالم کو جس طرح اغراض پرست اور عالم سوء ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے تو ہم انسے کوئی شکایت نہ کریں گے کیونکہ جن لوگوں کو ان کی خدمت میں نیاز حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کے نزدیک اختلاف لئے۔ تمام شخصی احترامات کو زائل کر دیتا ہے۔ اور استدلال کا بہترین طریقہ ”دشنام“ ہے۔ مگر نفس مسئلہ کے متعلق ہم یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن و حدیث کا محض تقلید و منکے تہیم علم کو متلازم نہیں ہے۔ آپ صرف انہی چیزوں کو قرآن و حدیث کی تعلیمات سمجھتے ہیں جو آپ کے مزعومہ عقائد کے مطابق ہیں اور جو چیز آپ کے جوشیلے جذبات کو مطمئن نہیں کر سکتی اسکے متعلق بلا تحقیق فیصلہ کر دیتے ہیں کہ وہ غلط تاویل اور چھوٹی تعبیر ہے۔ لیکن قرآن و حدیث کسی غالی کے غلو اور کسی جوشیلے کے جوش کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک حکیمانہ ہدایت ہے۔ جس کی ہر بات حقائق کے صحیح ادراک پر مبنی ہے۔ آپ کے جذبات اس وقت ہندوؤں کے خلاف مشتعل ہیں اس لئے آپ کو ان کے حق میں بھائی کا لفظ سننا بھی سخت ناگوار ہوتا ہے حالانکہ کل آپ ہی لوگ تھے جنہوں نے اسلام کے ایک مشہور دشمن کو محبت کے جوش میں جامع مسجد کے منبر پر ایڈریس دینے کیلئے کھڑا کر دیا تھا۔ آج آپ اس نفرت کو عین اسلامی تعلیم سمجھتے ہیں۔ اور کل آپ اُس محبت کو بھی عین اسلامی تعلیم سمجھتے تھے مگر آپ ہی بتلایئے کہ کیا قرآن حکیم اور ارشاد رسول اسی تلون کا نام ہے؟

ہم اپنے دوست کو بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں اس عقیدہ کی کوئی اصلیت نہیں ہے کہ مشرکین سے اگر دشمنی ہو تو انہیں بھائی نہیں کہنا چاہئے۔ محبت یا ہم عقیدگی بھائی کے مفہوم کا کوئی لازمی جزو نہیں ہے۔ بلکہ ہر قسم کے اشتراک خواہ وہ پیشہ کا اشتراک ہو یا قوم۔ یا وطن۔ یا مذہب کا۔ بھائی چارہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ان قوموں تک کے لئے بھائی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو صرف مشترک بلکہ اسلام کی سخت دشمن تھیں۔ مثلاً قوم ثمود کے متعلق لکھا ہے ولقد ارسلنا الی ثمود اخاھم صالحا حالانکہ عقیدہ و محبت کے لحاظ سے سیدنا صالح علیہ السلام کسی طرح بھی ثمود کے بھائی نہیں ہو سکتے تھے۔ اور اسی طرح عاد کے متعلق لکھا ہے۔ والی عاد اخاھم ھودا حالانکہ سیدنا ہود علیہ السلام سے عاد کی عداوت مخفی نہیں ہے۔ قرآن حکیم سے تو یہاں تک ثابت ہوتا ہے کہ اخوت کے لئے اشتراک جنسیت بھی ضروری نہیں۔ بلکہ محض کسی خاص صفت کے اشتراک پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ حالانکہ انسان خاکی ہے اور شیطان ناری۔

ہمارے بھائی کو سخت شکایت ہے کہ آجکل کے علمائے سوء قرآن حکیم کی تعلیمات سے مذاق کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ برا نہ مانیں تو ہم عرض کریں کہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ اس سے زیادہ مذاق وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنے واقفیت حاصل کئے بغیر ان کی نمایندگی شروع کر دیتے ہیں۔

پانی پت کی افسوسناک حالت

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے ناروا فیصلہ سے پانی پت کے مسلمانوں میں سخت ناراضی پیدا ہو گئی ہے۔ پنجاب لاز ایکٹ نمبر ۴ کی دفعہ ۴۳ جس کے مطابق قربانی کے لئے لائسنس کی شرط لگائی گئی ہے سالہا سال سے کبھی نافذ نہیں کی گئی تھی اور نہ اس کی کبھی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ پانی پت کے مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ دستور تھا کہ وہ ہر محلہ کے کسی ایسے مکان کو قربانی کے لئے انتخاب کرتے تھے جہاں کسی ہندو کے گھر کا لگاؤ نہ ہو اور پھر قربانی کر کے گوشت کو اس طرح منتقل کیا کرتے تھے کہ ہندوؤں کو محسوس تک نہ ہوتا تھا۔ مگر بعض مفسد ہندوؤں نے جو محض تو ہم کے سفلی جذبات کو بھڑکا کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں خواہ مخواہ اس کو ایک شکایت بنا کر پیش کر دیا ہے اور حکومت ایک سال کا فرسودہ قانون نکال کر انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس قانون کا نفاذ مزید مشکلات کا باعث ہوگا۔ پانی پت میں ہندو مسلمانوں کی آبادی نہایت مخلوط ہے۔ کوئی راستہ ایسا نہیں ہے جس پر ہندوؤں کے مکانات نہ ہوں۔ جس وقت کسی مقررہ مقام پر مسلمان قربانی لیکر جائیں گے تو ہر جگہ کی طرح راستہ کا جھگڑا پیدا کیا جائے گا۔ حکام کو فساد کے خطرات سے دوچار ہونا پڑے گا اور ان کے لئے اب سے کئی گنا زیادہ انتظام کرنا ضروری ہو گا۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ فریضہ قربانی پر اس ناروا پابندی سے پانی پت کے مسلمانوں میں سخت جوش پیدا ہو گیا ہے۔ ان کے لیڈر انہیں ٹھنڈا کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے لئے چونکہ سب سے زیادہ ناقابل برداشت ہوتی ہے وہ مذہبی مداخلت ہے ان کے لیڈروں کو کوئی توقع نہیں ہے کہ وہ انہیں ٹھنڈا کرنے میں کامیاب ہو جائینگے اور کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ عین وقت پر کیا صورت نمودار ہو۔ ہم حکام پانی پت کو صاف طور پر خبر کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر عید قرباں پر پانی پت میں کوئی ناگوار واقعہ پیش آگیا تو اس کی ذمہ داری کلیۃً خود انہی کی ناعاقبت اندیشی اور کم فہمی پر عائد ہوگی۔

ریاست جیند میں قربانی

ریاست جیند میں قربانی پر جو بیجا پابندی عائد کی گئی ہے اسکا مفصل حال سال گذشتہ میں ہم شائع کر چکے ہیں۔ اس مرتبہ پھر ہولی کا دن اور بقر عید ایک تاریخ میں واقع ہو رہی ہیں اور ریاست نے حکم دیدیا ہے کہ اس تاریخ کو کسی جانور کی قربانی نہیں کی جا سکتی جیند سے ایک صاحب نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ جن مسلمانوں نے مہاراجہ صاحب کے اس جابرانہ حکم کے خلاف ناراضی کا اظہار کیا ہے ان پر متعصب حکام مورتیاں توڑنے کے الزام لگا کر مقدمے قائم کر رہے ہیں اور اب تک ۲۲ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اس کام کو جیسے شدید جابرانہ طریقوں سے انجام دیا جا رہا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہمارا نامہ نگار بار بار ہمیں اپنے نام کے اخفا کی تاکید کرتا ہے اور نہایت خوف زدہ لہجہ میں لکھتا ہے کہ کوئی تار وغیرہ نہ بھیجئے ورنہ ہم پر اور زیادہ ظلم و ستم ہوگا!

ہم مہاراجہ جیند سے باادب سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ کا دہرم آپ کو اپنی رعایا کے ساتھ ایسا ہی انصاف کرنا سکھاتا ہے؟

جدہ سے حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی کا نامۂ گرامی

تازہ ڈاک سے حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی کا نامۂ گرامی وصول ہوا ہے چونکہ مولانا کی بلا اجازت محض اس وجہ سے شائع کرتے ہیں کہ انہوں نے جس احتیاط کو ملحوظ رکھکر اشاعت سے منع فرمایا ہے۔ اس کی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور مولانا شوکت علی صاحب کے تار نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔

مکرمی جناب مولوی صاحب ایڈیٹر کرم۔ سلام مسنون۔

[illegible]

[illegible] ہمکو تحقیق کا موقع نہیں ملا ہے۔ مقصود واقعات پر پردہ ڈالنا نہیں بلکہ ذمہ داری کا احساس ہے یقین ہے کہ آئندہ ڈاک میں الجمعیۃ کی اشاعت کے لیئے موثق ذرائع سے بہترین مواد فراہم کر سکوں گا۔ والسلام

مسافر حجاز۔ عبدالحلیم الصدیقی

چرم قربانی کا بہترین مصرف

جمعیۃ علماء ہند کے شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام نے تحفظ و تبلیغ اسلام اور اشاعت دین میں جو اہم خدمات انجام دی ہیں وہ عام مسلمانوں پر اچھی طرح روشن ہیں۔ [illegible] کا جس کامیابی کے ساتھ جمعیت علماء ہند نے مقابلہ کیا ہے وہ کسی واقف کار آدمی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ [illegible] آگرہ، مظفر نگر، علیگڈھ اور گوڑگانوہ کے اضلاع میں شعبہ تبلیغ کی جانب سے مدارس جاری ہیں جن میں جاہل نو مسلموں کے بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ اب جمعیت علماء ہند کی مالی حالت [illegible] نازک ہو گئی ہے کہ اگر چندے اس کی اعانت سے اسی طرح غفلت برتی گئی تو وہ شعبہ تبلیغ کی اہم اور مفید دینی خدمات کا سلسلہ بند کر دینے پر مجبور ہو جائے گی ہمکو یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ان مدارس کا جاری رکھنا اور حلقۂ ارتداد کے جاہل مسلمانوں کو احکام دین کی تعلیم دیتے رہنا کیوں ضروری ہے کیونکہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہ ہوگا جو اس کام کے فائدہ اور ضرورت کا منکر ہو۔ اسلئے ہم مسلمانوں کو صرف شعبہ تبلیغ کی موجودہ حالت سے مطلع کر دینا کافی سمجھتے ہیں [illegible] کے بعد ہمیں یقین ہے کہ ان کی حمیت ملی خود ہی انہیں جمعیت کی اعانت پر مجبور کر دیگی۔ اس موقعہ پر جبکہ لاکھوں مسلمان فریضۂ قربانی ادا کرینگے ہم تمام بہی خواہان ملت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر چرم قربانی جمع کر کے ان کی قیمت جمعیۃ العلماء کے دفتر میں بھیجدیں اور اگر اجتماعی حیثیت سے اس کا انتظام نہ ہو سکے تو ہر شخص خود اپنے فرض کو محسوس کرکے اپنے احباب و اعزا سے چرم قربانی کا جتنا روپیہ فراہم کر سکے بھیجدے۔ یہ روپیہ ایسے مقدس کام میں صرف کیا جائے گا جو دین کی بہترین خدمت اور صدقہ و زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہے۔

احکام عیدالاضحیٰ!

عیدالاضحیٰ کے روز غسل کرنا نئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مستحب ہے عیدگاہ کی طرف پیدل جانا اور تیز چلنا اور اسی طرح پاپیادہ واپس آنا مسنون طریقہ ہے۔ راستہ میں باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھتے ہوئے جانا چاہیئے۔ نماز عید صرف انہی مقامات کے لوگوں پر واجب ہے جہاں نماز جمعہ واجب ہے۔ اس نماز سے پہلے اذان اور تکبیر نہیں ہوتی۔ اور جمعہ کی طرح نماز سے پہلے خطبہ نہیں پڑھا جاتا۔ طریق نماز یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں پہلے اللہ اکبر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ پھر تھوڑے سکوت کے بعد دوبارہ اللہ اکبر کیساتھ کانوں تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اس طرح تین تکبیریں کہکر چوتھی تکبیر پر ہاتھ باندھ لیئے جاتے ہیں۔ اور تعوذ و تسمیہ کے بعد حسب معمول قرأت شروع کی جاتی ہے۔ پھر دوسری رکعت میں قرأت ختم کر کے رکوع میں جانے سے پہلے اسی طرح تین تکبیریں کہی جاتی ہیں جنمیں اللہ اکبر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع میں چلے جاتے ہیں۔ نماز ختم ہوتے ہی کھڑے ہو جانا اور مصافحہ و معانقہ شروع کر دینا جیسا کہ عام طور پر معمول ہے۔ سخت ناجائز ہے۔ لوگوں کو نماز کے بعد خاموش بیٹھ کر خطبہ سننا چاہیئے۔

نماز عید کا وقت آفتاب کے بمقدار ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے قبیل زوال تک رہتا ہے۔

ایام تشریق یعنی نویں تاریخ کی صبح سے لیکر تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد باواز بلند پڑھنا چاہیئے

ہر بالغ شخص خواہ وہ عورت ہو یا مرد اگر دسویں ذی الحجہ کو اس کے پاس ۵۲ روپئے یا زیادہ کی ملکیت ضروریات اصلیہ سے فاضل ہو تو اس پر قربانی واجب ہے۔ قربانی کے احکام یہ ہیں

۱۔ قربانی کا جانور فربہ۔ تندرست اور صحیح الجسم ہونا چاہیئے۔ ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہوتی جو اندھا یا لنگڑا ہو یا جس کا کوئی عضو ایک تہائی کٹا ہوا ہو۔

۲۔ قربانی کے جانوروں کی عمر کم از کم یہ ہونی چاہیئے۔ اونٹ کی ۵ سال۔ گائے بھینس کی کامل ۲ سال۔ بھیڑ بکری اور دنبہ کی کامل ایک سال۔

۳۔ بھیڑ بکری۔ اور دنبے کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے ہوتی ہے۔ مگر اونٹ گائے اور بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

۴۔ قربانی نماز عید کے بعد سے ۱۲ تاریخ کی شام تک کی جا سکتی ہے۔ جس وقت جانور کو ذبح کرنے کے لیئے گرایا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ پھر ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهِ الْاُضْحِیَةَ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَمِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اگر کسی دوسرے کی طرف سے کرنا ہو تو مِنِّیْ کے بجائے من فلان بن فلان کہے اور اگر کئی آدمی ہوں تو ہر ایک کا نام اسی طرح لے۔

۵۔ قربانی کی کھالوں کو بیچکر اپنے خرچ میں لانا یا مسجد وغیرہ میں لگانا درست نہیں ہے۔ بلکہ صدقہ کر دینا چاہیئے۔ البتہ کھال کی صورت میں رکھ کر خود استعمال کر سکتا ہے۔

۶۔ عیدالاضحیٰ کے دن صبح سے نماز تک کچھ نہ کھانا چاہیئے اور بعد نماز سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا مستحب ہے۔

۷۔ قصاب کو کھال یا گوشت اجرت میں دینا ناجائز ہے۔

بقیہ صفحہ اول

(فلسفۂ جذبات)

جب ہم اس ادبی بیداری پر دوسری بیداریوں کو قیاس کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں ہندوستان کے مستقبل کا تصور اچھی طرح قائم ہو سکتا ہے۔ سب سے زیادہ جس چیز سے انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہے وہ ہندوستان کے علمائے دین کا اتحاد اور جمعیت العلماء کا قیام ہے جس میں ہندوستان کی تمام دینی و علمی جماعتیں شریک ہیں اور وہ سب کی سب سیاسی زندگی کے معرکہ کارزار میں مصروف سعی ہیں۔ ان تمام مفید کاموں پر ہندوستانی مسلمان نہایت دریا دلی کے ساتھ صرف کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے موسسات علمی کو اوقاف سے کچھ نہیں ملتا۔ اور سب کا دار و مدار پبلک چندوں پر ہے۔

جنگ کے بعد ملک بہت شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہو گیا ہے جس سے تقریباً ۵ ہزار تجارتی کوٹھیوں اور کمپنیوں کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ ان مالی نقصانات کے باعث سیاسی و علمی تحریکات کی رفتار پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ مگر اب حالت درست ہوتی جاتی ہے۔

حضور نظام کا ذکر خیر

اس کے بعد ہم نے علامہ سے حیدرآباد اور نظام حیدرآباد کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ:

مسلمان بادشاہوں میں اسوقت پادشاہ حیدرآباد سے زیادہ کوئی اصلاحات کا گرویدہ نہیں ہے۔ ان کو اپنے ملک میں بیشمار امور نافعہ کی ایجاد و ابداع کا فخر حاصل ہے۔ مثلاً تالاب شفاخانے، مدارس۔ اور محاکم عدل وغیرہ جن کے باعث انکا پایہ تخت اسوقت نہ صرف مشرق بلکہ یورپ تک کے نہایت ترقی یافتہ دار السلطنتوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہو گیا ہے انھوں نے مردوں اور عورتوں کے لیئے کثیر التعداد مدارس قائم کئے ہیں جن کی عمارتیں لاکھوں کے صرف سے نہایت شاندار تعمیر کی گئی ہیں۔ اس قسم کا آخری مدرسہ جو جامعہ عثمانیہ کے بعد تعمیر کیا گیا ہے مدرسہ امراء (نوابزادہ کالج) ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ امراء کو عزلت خانوں سے نکال کر تعلیم کے ذریعہ کارگاہ حیات میں داخل کریں۔ اور ان کو ملکی خدمات پر متعین کریں۔ تاکہ وہ ملک پر بیکار بار بننے کے بجائے کارآمد آدمی بنیں اور اپنی قوت بازو سے زندگی بسر کرنا سیکھیں۔

ان کے اسلوب عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجنبی اعانت سے مستغنی کر کے ملک کو صحیح معنوں میں مستقل بنانا چاہتے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے۔ جب ہندوستان اپنے عظیم الشان مدارس کی بدولت یورپین مدارس سے بالکل بے نیاز ہو جائیگا۔

پادشاہ حیدرآباد تمام اطراف ہند سے علماء کو جمع کر کے انہیں بڑی بڑی تنخواہوں پر ملازم رکھ رہے ہیں۔ اور جامعہ عثمانیہ کے ساتھ جو دار الترجمہ و تالیف ہے اس میں ان سے خدمت لیتے ہیں۔

علیگڈھ اور سر سید

رہا مدرسہ علیگڈھ سو اس کے حق میں میرا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہ ہندوستان کا ”مدینۃ العلم“ ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان میں سب سے پہلی جامعہ اسلامیہ ہے۔ اور تمام ہندوستانی یونیورسٹیوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہے جس میں ہندو یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ میں نے بنارس میں ہندو یونیورسٹی کو دیکھا ہے۔ مگر باوجودیکہ اس پر ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ وہ علیگڈھ کی یونیورسٹی کے مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ جو مسلمانان ہند کی علمی و اجتماعی حرکت کی بنیاد ہے۔

اس مناسبت سے مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں نقید کبیر سید احمد خاں مرحوم کی روح کو تحیۃ و سلام کا ہدیہ پہنچاؤں۔ کیونکہ وہ اس قابل تھے کہ انہیں حیات مشرق کے مجدد عظیم کا لقب دیا جائے۔

ترکی اور ایران کا معاہدہ

بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار خصوصی قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ

ترکی و ایران کے معاہدہ غیر جانبداری کی تکمیل سے جو ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو بمقام طہران دستخط ہوئے اتحاد ایشیا کے سلسلہ کی دوسری کڑی تیار ہوگئی پہلی کڑی گذشتہ مارچ میں ترکی و روس کے معاہدہ غیر جانبداری سے تیار ہوئی تھی ان معاہدوں سے مشرق کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوتا ہے اور جنیوا کے معاہدوں اور لوکارنو کے میثاق سے زیادہ امن و امان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جو ایک دوسرے کی بے اعتمادی غلبہ و اقتدار کے خواہاں رقیبوں کی جدوجہد سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جوع الارض ان معاہدوں کے محرک نہیں ہیں۔ دنیا کے سرمایہ داروں کی تہدید آمیز روش حفاظت کی خواہش اور عالمگیر امپیریلزم کے ہزار پیکر دیو کے بڑھتے ہوئے پنجوں سے اپنی آزادی کو محفوظ رکھنے کی فکر نے ان ہمسایوں کو مواثیق حفاظت میں مربوط ہونے پر مجبور کیا۔ جرمنی نے یہ کہا ہے کہ مسلح پڑوسیوں کے ہجوم میں بے دست و پا جرمنی کا ساتھ نہ پاؤں اس کی طرح ایک مشترک دشمن سے ڈر رہے تھے۔

ترکی و ایران کے معاہدہ غیر جانبداری کا جو مضمون ترکی گورنمنٹ نے انگورہ سے شائع کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

مقدمہ: ترکی اپنی جانب سے اور ایران اپنی جانب سے یہ طے کرتے ہیں کہ ایک معاہدہ موافقت۔ اور ایک میثاق حفاظت موجودہ زمانہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کریں تاکہ ان دو پڑوسیوں میں جو دوستی پہلے سے قائم ہے وہ اور مستحکم ہو جائے۔ اس معاہدہ کی گفت و شنید کا مقام طہران ہے اور محمود شوکت بے سفیر فوق العادہ اور وکیل مختار ترکی اور آغا مرزا داؤد خاں وزیر خارجہ ایران اعلیٰ حضرت رضا شاہ اور وزیر اعظم آغا مرزا محمد علی خاں کی جانب سے پورے اختیارات کے ساتھ ان ۱۴ دفعات کے معاہدہ پر ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو دستخط کرنے کے مقرر کئے جاتے ہیں۔

دفعہ اول جمہوریہ ترکیہ اور حکومت ایران کے مابین مستحکم صلح اور موافقت رہے گی۔

دفعہ دوم۔ اگر کوئی تیسری قوت یا قوتیں فریقین معاہدہ میں سے کسی پر حملہ آور ہوں تو دوسرا فریق قطعی طور پر غیر جانبدار رہے گا۔

دفعہ سوم۔ فریقین معاہدہ میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ روش نہ اختیار کرے گا۔ اور نہ کسی تیسری قوت یا قوتوں سے ایک فریق ایسا سیاسی یا اقتصادی معاہدہ کرے گا جو دوسرے فریق کے لیے بحری یا فوجی نقطہ نظر سے باعث ضرر ہو۔

دفعہ چہارم۔ اگر کوئی تیسری قوت یا قوتیں فریقین معاہدہ میں سے کسی ایک کے خلاف کارروائی کرکے دوسرے فریق معاہدہ کی غیر جانبداری کو توڑنا چاہیگا۔ تو موخر الذکر اپنی غیر جانبداری کی حفاظت تلوار کے زور سے کریگا۔

دفعہ پنجم۔ فریقین متعاہد میں سے کوئی بھی ایسی جماعتوں یا اداروں یا پروپیگنڈا کی ایجنسیوں کو اپنے ملک میں سرسبز ہونے دیگا جو دوسرے فریق کے خلاف کارروائیوں کی رہنمائی کرتی ہوں۔

دفعہ ششم۔ فریقین متعاہد مشترکہ سرحدوں پر قبائل کی جارحانہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے تمام ضروری تدابیر اختیار کریں گے۔ تاکہ آئندہ دونوں ممالک کے اندر دقت امن میں خلل نہ پڑے اور اگر ضرورت ہوئی تو فریقین متعاہد مذکورہ بالا تدابیر متحدہ طور پر عمل میں لائیں گے۔

دفعہ ہفتم۔ اس معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے بعد ۴ ماہ کے اندر ہی تجارت۔ سفارت۔ کسٹم۔ ڈاک و تار۔ ایک ملک کے آدمی کا دوسرے ملک میں رہنا اور مجرموں کی حوالگی کے معاہدوں کے لیے طہران میں گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

دفعہ ہشتم۔ فریقین متعاہد ایک ایسا اصول طے کریں گے جس کے بموجب وہ قضیے جو معمولی سفارتی ذریعے سے انجام نہ پاسکیں گے طے کئے جائیں گے۔

دفعہ نہم۔ مذکورہ بالا پابندیوں کی حد سے باہر فریقین دیگر دول کے ساتھ معاہدے اور میثاق کرنے میں آزاد ہیں۔ ×

× **دفعہ دہم۔** اگر اس معاہدہ کی کسی دفعہ کے مفہوم کے متعلق کوئی جھگڑا ہوگا۔ تو اس کی فرانسیسی زبان والی اصل مستند سمجھی جائے گی۔

دفعہ یازدہم۔ یہ معاہدہ دونوں ممالک کی مجالس شوریٰ میں جلد سے جلد تصدیق کے لیے پیش کیا جائے۔ اور مصدقہ عہد نامہ کا مبادلہ طہران میں ہوگا۔

دفعہ دوازدہم۔ یہ معاہدہ پانچ سال کے لیے ہوا ہے۔

دفعہ سیزدہم و چہاردہم۔ اگر اس کی قانونی میعاد کے خاتمہ سے پیشتر کوئی فریق اس معاہدہ کے ختم کرنے کا نوٹس نہ دیگا تو یہ ایک سال تک اور نافذ العمل رہیگا۔ ختم کرنے کا نوٹس سے ۶ ماہ بعد موثر ہوگا

مسجدوں کے آگے باجا بجنے کا مسئلہ

گورنمنٹ کے اعلان پر خلافت کمیٹی کی رائے

گورنمنٹ بنگال نے جو اعلان کلکتہ میں مساجد کے آگے باجا بجانے کے متعلق شائع کیا ہے اس پر کلکتہ خلافت کمیٹی کی مجلس انتظامیہ نے غور و فکر کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

(۱) کلکتہ خلافت کمیٹی کی رائے میں گورنمنٹ بنگال کے احاطہ اختیار میں یہ نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی نماز باجماعت کے متعلق اوقات نماز معین کرے۔ اور اس طرح ان کے شرعی احکامات میں مداخلت کرے۔

(۲) کمیٹی کی رائے میں چھوٹی یا بڑی مسجد کے احترام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگرچہ یہ کمیٹی گورنمنٹ کی اس خواہش کی قدر کرتی ہے کہ وہ مسجد ناخدا کا احترام باقی رکھنا چاہتی ہے لیکن کمیٹی کی رائے میں دوسری مساجد کے متعلق بھی وہی احترام ضروری ہے

(۳) کلکتہ خلافت کمیٹی یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ ایک وقت کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا وقت آنے تک کسی نہ کسی مسجد میں نماز باجماعت ہوتی رہتی ہے اس لیے اس حقیقت پر کمیٹی زور دیتی ہے کہ مساجد ایسے عبادت خانے ہیں کہ جہاں مسلمان ۲۴ گھنٹہ کے اندر کسی نہ کسی وقت نماز ادا کرتے رہتے ہیں

(۴) اس کمیٹی کی رائے میں ہندوؤں کا یہ دعویٰ کہ ان کے مذہبی جلوس کے لیے مسلسل باجا بجانا ضروری ہے بالکل ایک نیا دعویٰ ہے جو پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ کو اس پر کوئی توجہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ مختلف کانفرنسوں میں ہندوؤں اور ان کے نمائندوں نے تسلیم کرلیا ہے کہ اگر باجا چند محلوں کے لیے بند کر دیا جائے تو ان کے مذہبی رسوم کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔

(۵) یہ کمیٹی اپنے اس بیان پر زور دیتی ہے کہ لائسنس میں یہ لکھنے کے باوجود کہ نماز کے اوقات میں باجا نہیں بجے گا۔ کلکتہ میں ہمیشہ یہی رسم و رواج رہا ہے کہ مساجد کے سامنے کبھی ہی باجا نہیں بجایا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو رسم و رواج کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے محض لائسنس کی شرط پر توجہ نہ کرنی چاہیے۔ کمیٹی یہ بھی ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ لائسنس کے جو شرائط ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئے اس پر مسلمانوں کو توجہ کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ہمیشہ مساجد کے سامنے باجا بند کیا جاتا تھا بغیر اس لحاظ کے کہ لائسنس میں کیا شرائط ہیں۔ نیز لائسنس کی شرائط سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ کسی وقت مساجد کے سامنے باجا بجانے کو مسلمانوں نے منظور کیا ہو۔

(۶) کمیٹی یہ بیان کرنے پر مجبور ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ ہندوؤں کا مساجد کے سامنے باجا بجانے کا ایک نیا دعویٰ ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی ہو جیسا کہ گذشتہ قربانی کو سکھوں کے جلوس کی اجازت کو ہندوؤں نے بیجا استعمال کرکے ثابت کیا ہے اور اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ راج راجیشوری جلوس کو بھی ایک بڑی تعداد اور بڑی تیاری کے ساتھ ایسے راستہ سے لیجانا چاہا جس پر کئی مساجد واقع ہیں۔ اس لیے اس کمیٹی کی رائے میں کسی جلوس کو باجا بجاکر مساجد کے آگے جانے کی اجازت نہ دیجائے تاکہ مساجد کی حرمت محفوظ رہے۔

(۷) یہ کمیٹی اس پر زور دیتی ہے کہ اس رسم و رواج کو کہ باجا کبھی مساجد کے سامنے نہیں بجتا ہے باشندگان بنگال نے تسلیم کرلیا ہے اور اسی لیے ہندو مسلم پیکٹ (میثاق بنگال) میں اس رسم و رواج کو شامل کرلیا گیا تھا۔ لہٰذا اس رسم و رواج کے خلاف نہ ہونا چاہیے۔

(۸) اس کمیٹی کی رائے میں یہ حکم ہونا چاہیے کہ کسی جلوس کا باجا ان سڑکوں کے ان حصوں پر نہ بجایا جائے جہاں مساجد واقع ہیں۔ جیسا کہ شہر کے یورپین محلوں میں جلوس کے باجوں کے متعلق ... پولیس کی ممانعت موجود ہے۔

محمد محسن خاں، سکرٹری۔ کلکتہ خلافت کمیٹی۔

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کا دوسرا سالانہ اجلاس

عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خان صاحب کا خطبہ صدارت

۲۳ مئی کو طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کا دوسرا سالانہ اجلاس جناب حکیم ناصر الدین احمد خان صاحب رئیس دہلی و بدایوں کی صدارت میں بمقام پیلی بھیت منعقد ہوا اس میں تمہیدی کارروائی کے بعد صدر محترم نے حسب ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا:-

محترم برادران فن و معزز حاضرین قبل از ین کہ میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں ضروری سمجھتا ہوں کہ پہلے آپ حضرات کو اس امر سے آگاہ کر دوں کہ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ سے میرا خاص تعلق ایسا ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میری یہ گذارش ناموزوں نہ ہوگی کہ آپ ہی کا ایک تاریخی ضلع جو بدایوں کے نام سے موسوم ہے میرے بزرگوں کا مولد و مسکن رہا ہے۔ آج اس وسیع صوبہ کے خوشگوار طبی اجتماع میں میری حاضری آپ حضرات کی عنایات اور مہربانیوں پر مبنی ہے مجھے یہ عرض کرنے دیجئے کہ جناب محترم شفاء الملک صاحب کی ذات گرامی نے آج اوس بعد و دوری کو جو میرے اور آپ حضرات کے درمیان تھی بکمال مہربانی دور کر دیا۔ اس کو ممدوح کی کشادہ دلی اور وسیع خیال پر محمول کرتا ہوں۔ حضرات آپ نے اس وقیع و اہم طبی جلسہ کی صدارت کا جو اعزاز و افتخار مجھے عطا فرمایا ہے میں رسماً عرض نہیں کرتا بلکہ حقیقتاً محسوس کرتا ہوں کہ اس خدمت کی انجام دہی کے لیے ایسے لائق اور تجربہ کار طبیب کا انتخاب ہونا چاہیے تھا جو مسائل طبیہ پر مجتہدانہ نظر ڈالتا اور اپنے وسیع معلومات کے ساتھ معہ دلائل و براہین بحث کرنے کے قابل ہوتا تو اچھا ہوتا۔ بحیثیت طب یونانی کے ادنیٰ خادم ہونے کے آپ کی تعمیل ارشاد کے لیے تیار ہوں اس علمی و طبی جلسہ کے واسطے جس قسم کے عالمانہ خطبہ صدارت کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ بباعث کمی وقت ویسا خطبہ تیار نہ ہو سکا اکیس ماہ حال کو جناب شفاء الملک کا حکمنامہ مجھے موصول ہوا اور اوسی روز شب میں دہلی سے روانہ ہو گیا۔ حکیم صاحب کا ارشاد ایک ایسا امر تھا کہ جس کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہ تھا میں نے خوشی کے ساتھ یہ امتثال امر اپنے آپ کو تیار کیا دقت کی کمی آپ حضرات پر بخوبی منکشف ہوگی لیکن جو کچھ بھی ناچیز خیالات میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ان میں اگر غلطی یا فروگذاشت ہو تو امید ہے کہ آپ حضرات اپنی عالی حوصلگی اور فراخدلی سے مجھے معاف فرمائیں گے۔

سب سے اول میں انجمن طبیہ صوبہ متحدہ کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہوں اس کے دستور العمل سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہمارے فن شریف کی بقا اور وسیع صوبہ میں اوس کے متکلم اصولوں کی نگہداشت کے لیے ایسے وقت وجود میں لائی گئی ہے کہ جبکہ اس صوبہ کے لیے اشد ترین ضرورت تھی کہ حضرات اطباء اپنے فن و حقوق کی کافی و وافی حفاظت کریں۔ آپ حضرات نے موقع کی نزاکت اور اہمیت کو دیکھتے ہوئے حکومت کے خیالات کی اچھی طرح نبض شناسی کی۔ اور میں خلوص دل کے ساتھ اس باضابطہ انجمن کے قیام پر آپ حضرات کی خدمت میں تہنیت پیش کرتا ہوں آپ یقین رکھیں کہ میری تمام ہمدردیاں اور ناچیز خدمات اس انجمن کے لیے ہر وقت حاضر ہیں۔ اور اس کے اغراض و مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے آپ حضرات کے ساتھ میدان عمل میں دوش بدوش رہوں گا اور میری بہترین کوشش ہوگی کہ صوبہ کے طبی حقوق کی حفاظت کے

(۶ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

خبر و تبصرہ قیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

موتمر اسلامی میں سلطان ابن سعود کی افتتاحی تقریر

بین الاقوامی مسائل کا ذکر ممنوع

قاہرہ ۱۰ جون۔ موتمر اسلامی جس کا اجلاس مکہ معظمہ میں ہو رہا ہے اور جس میں ہندوستانی مندوبین بھی شریک ہیں۔ سلطان ابن سعود نے اپنی افتتاحی تقریر میں شرکاء کانفرنس سے درخواست کی کہ وہ بین الاقوامی سیاسیات پر بحث کرنے سے احتراز کریں۔ نیز ایسے مسائل بھی پیش نہ کریں جن سے اسلامی ممالک میں اختلاف پیدا ہو۔

ریف

غازی عبدالکریم کیلئے ایک محل مخصوص کر دیا گیا

پیرس ۱۰ جون۔ رباط کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رباط کے حکام نے اٹھارہویں صدی کا مشہور و معروف محل غازی عبدالکریم کے قیام کے لیے دیدیا ہے جو خلیج کے سامنے واقع ہے (ٹائمز آف انڈیا کا خاص تار)

ریف کا مستقبل

پیرس ۱۲ جون۔ ایوان عام (چیمبر) کے اجلاس میں آج مسائل مراکش کے مباحثہ کے دوران میں موسیو بریاں نے کہا ہے کہ ریف کے معاملہ اور اسکے سیاسی حیثیت کو طے کرنے کے لیے کسی بین الاقوامی کانفرنس کی ضرورت نہ ہوگی۔ موسیو بریاں نے یہ بھی کہا کہ بہت ممکن ہے کہ ریف اسپین اور فرانس کے زیر حفاظت رہیگا۔ فرانس اور اسپین نے ریف میں تہذیب و تمدن کے کام کے تحفظ کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ ان حکومتوں کو اب وہاں امن نصیب ہوگیا ہے۔ اس لیے بین الاقوامی کانفرنس کی کوئی ضرورت نہیں۔

دشمنان ریف کا ایک اور لاطائل دعویٰ

مجاہدین کی پشت پر ایک امریکن عورت تھی

پیرس ۱۱ جون۔ طان نے اس فسانہ کا انکشاف کیا ہے کہ ایک نہایت دولتمند امریکن عورت جو ایک بینکر کی بیٹی ہے۔ عبدالکریم کی جنگی کارروائیوں میں مالی مدد دیتی رہی ہے۔ اس نے امیر کو ایک جھنڈا پیش کیا تھا۔ اور انہیں ریفی بینک قائم کرنے میں مدد دی تھی۔ طان مطالبہ کرتا ہے کہ دوسری طاقتوں سے عبدالکریم کے مالی تعلقات کے متعلق تمام کاغذات شائع کرائے جائیں۔

ایران

ایران کی جدید وزارت

طہران ۱۳ جون۔ آج شاہ کی خدمت میں جو مجلس الوزراء پیش کی جائے گی وہ حسب ذیل حضرات سے مرکب ہے:

مستوفی الممالک۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ

فروغی (جو سابق وزارت میں وزیر اعظم تھے) وزیر جنگ

نصیر الدولہ۔ وزیر معارف

مشیر اعظم اتابکی۔ وزیر پوسٹ و ٹیلیگراف

وثوق الدولہ۔ وزیر مال

مخبر السلطنت۔ وزیر نافعہ

معتمد السلطنت۔ وزیر عدلیہ (منصرم)

وزارت خارجہ کا منصب تار کے ذریعہ تقی زادہ کو پیش کیا گیا ہے جو فلیڈلفیا کی نمائش میں ایران کی نمائندگی کے لیے امریکہ جا رہے ہیں۔

مصر

مصری پارلیمنٹ میں عدلی پاشا کی افتتاحی تقریر

جمعیت اقوام میں شرکت کی خواہش

قاہرہ ۱۰ جون۔ آج مصری پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر عدلی پاشا کی تقریر سے ایسا عندیہ معلوم ہوتا تھا کہ مصر لیگ اقوام میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا وزیر اعظم نے ہر شخص سے درخواست کی کہ نظام دستوری کی عزت کریں۔ اور اعلان کیا کہ حکومت خاص طور سے اپنے آپ کو اس کام کے لیے وقف کر دیگی کہ برطانیہ و مصر کے اچھے تعلقات کو اس طرز پر قائم کرے کہ آزادی بھی حاصل رہے۔

ممالک غیر

برطانیہ اور روس کی نزاع

برطانیہ کی عام ہڑتال میں روسی اعانت کا جھگڑا

رگبی ۱۱ جون۔ دار العوام کے اجلاس میں وزیر داخلہ سر ولیم جوائنسن ہکس سے دریافت کیا گیا کہ سوویٹ کی طرف سے برطانوی کان کنوں کو جو امداد دی گئی ہے۔ حکومت کا اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ وزیر مذکور نے جواب دیا کہ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں حکومت سوویٹ کے ایک رکن نے متعدد اعلانات میں اس امر کی متواتر خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ برطانیہ کے اقتصادی معاملات میں مداخلت کرنی چاہتے ہیں۔ روسی حکومت کی طرف سے اس خواہش کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ وہ عام ہڑتال۔ اور کوئلہ کی کانوں کے بند ہو جانے کی صورت میں مداخلت کرنی چاہتی ہے۔ روس سے عام ہڑتال اور کان کنوں کی فیڈریشن کی امداد کے لیے جو مالی امداد ملی ہے حکومت اس سے بھی واقف ہے بلاشبہ یہ تمام معاملات نہایت اہم ہیں۔ اور حکومت کے زیر غور ہیں۔

مسٹر میکڈانلڈ اور وزیر داخلہ کے سوال و جواب

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے دریافت کیا کہ آیا حکومت کے پاس اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ حکومت روس کان کنوں کی فیڈریشن کو موجودہ قضیہ کے سلسلہ میں مالی امداد دے رہی ہے۔ وزیر داخلہ نے جواب دیا کہ انہیں دفتر خارجہ سے یہ بتلایا گیا ہے کہ روس نے عام ہڑتال کے لیے مالی امداد دی ہے۔ اور اب بھی روس کی مختلف انجمنوں کی طرف سے مالی امداد آ رہی ہے کہ کوئلہ کا کام بند ہو جائے۔ مسٹر میکڈانلڈ اچھی طرح اس سے واقف ہیں کہ روس کی مختلف انجمنوں اور تھرڈ انٹرنیشنل میں کس قدر تعلق ہے۔ بہرحال ابھی مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی ہے کہ کانکنوں کو حکومت روس نے براہ راست مدد دی ہے۔

حکومت کیا کرے گی

حکومت نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ عام ہڑتال کے لیے جو مالی امداد ملی ہے اس کے متعلق کیا کارروائی اختیار کی جائے۔ اور عام ہڑتال کے بعد کانکنوں کے پاس اب بھی جو رقوم آ رہی ہیں اس کے متعلق حکومت کو کیا کرنا چاہیے۔

حکومت روس کو برطانیہ کی تنبیہ

رگبی ۱۱ جون گذشتہ عام ہڑتال کے زمانہ میں روس سے جو مالی امداد برطانوی کانکنوں کو دی گئی تھی اس کے متعلق حکومت کی طرف سے ماسکو ایک تنبیہی خط بھیجا گیا ہے تاکہ حکومت سوویٹ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ برطانوی وزارت اس مسئلہ پر بھی غور کر رہی ہے کہ کوئلہ کی موجودہ کشمکش میں روس کی مختلف جماعتوں کی طرف سے برطانوی کان کنوں کی فیڈریشن کو جو مالی امداد مل رہی ہے۔ اس کے متعلق کیا کیا جائے۔

برطانیہ کے احتجاج پر روسی سفیر کا جواب

لندن ۱۱ جون۔ سفارتخانہ سوویٹ کے قائم مقام سفیر نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وزیر داخلہ حکومت برطانیہ کے اس بیان کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت سوویٹ نے برطانوی ہڑتال میں مالی مدد دی ہے۔

ہندوستان

فسادات کلکتہ کے متعلق پولیس کمشنر کی رپورٹ

ہندو پولیس کیخلاف الزامات کی تردید

کلکتہ ۱۰ جون۔ مسٹر جے۔ ای۔ آر مسٹر ہنگ کمشنر پولیس نے فسادات کلکتہ کے متعلق جو اپنی رپورٹ حکومت بنگال کو دی ہے اس میں اپریل کے نصف اول کے واقعات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:-

یہ رپورٹ نامکمل رہ جائے گی۔ اگر اس مخالفانہ رائے زنی کا کچھ ذکر نہ کیا گیا جو ہر فرقہ کی جانب سے آزادانہ پولیس کے خلاف کی گئی ہے۔ بہرکیف اس بات کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ پولیس افسروں یا کانسٹیبل۔ ہندو عنصر کی اکثریت مسلمانوں کے اس اندیشہ کا باعث ہو سکتی ہے کہ اس قسم کے فرقہ وارانہ فسادات کے موقعہ پر پولیس کی کارروائیاں جانبدارانہ پہلو لیے ہوئے ہوں گی۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے کہ حال کے فسادات میں اس قسم کی جانبداری کا پولیس کے طریقہ عمل پر کوئی قابل خیال اثر پڑا تھا۔ نکتہ چینی کچھ اس قدر عمومیت لیے ہوئے ہے کہ کسی قسم کی تفتیش اکثر الزامات میں تو ممکن ہی نہیں۔ جو پولیس پر لگائے گئے ہیں۔ خواہ وہ انفرادی ہوں یا جماعتی۔ اس ایک خاص مقدمہ کا ذکر کیا جا چکا ہے جس میں یہ معلوم ہوا تھا کہ کانسٹیبل ان دکانوں سے جو لوٹی گئی تھیں چیزیں اٹھا لیجانے کے

مجرم تھے ان بیچاروں کو برخاست کر دیا گیا ہے کیونکہ ان کے خلاف کوئی شہادت موجود نہ تھی کہ ان پر فوجداری کا مقدمہ چلایا جا سکے۔

اس ایک پچھلے الزام کے بالمقابل ذیل کی مثال پیش کی جا سکتی ہے جس میں الزامات بے بنیاد تھے اور آزادانہ ممتاز اشخاص کی جانب سے پولیس پر لگائے گئے تھے۔ چوتھی اپریل کو مسٹر حسین شہید سہروردی ڈپٹی میئر کلکتہ نے خود جا کر کمشنر سے شکایت کی کہ اس روز پولیس اور فوج والوں نے ایک مکان لوٹ لی تھی۔ چنانچہ سراغ رسانی کے اسسٹنٹ کمشنر اور دوسرے لوگ فوراً مسٹر سہروردی کے ہمراہ موقعہ پر بھیجے گئے۔ فوراً ہی تحقیقات کی گئی اور یہ معلوم ہوا کہ الزام بالکل بے بنیاد تھا۔

کلکتہ کارپوریشن میں اسلامی حمیت کا مظاہرہ

مسلمان ارکان نے بالاتفاق استعفا دیدیا

کلکتہ ۱۲ رجون۔ جیسا کہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے پہلے ہی سے اندازہ کر لیا تھا۔ کلکتہ کارپوریشن کے پندرہ مسلمان ممبروں نے استعفا دیدیا ہے۔ ایک خط میں جو مشترکہ دستخطوں سے میئر کی خدمت میں بھیجا گیا ہے انہوں نے اپنے اقدام عمل کی تشریح کی ہے کہ انہوں نے اظہار احتجاج کی غرض سے ایسا کیا ہے کیونکہ جو طرز عمل غیر مسلم ممبروں نے اختیار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی اکثریت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمان ڈپٹی میئر کے طرز عمل کی تحقیقات کرنے کے لیے ان پر بعض الزامات قائم کیے ہیں اور ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ دستخط کنندگان نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ہمارا کارپوریشن میں ایسی مایوس کن اقلیت ہے کہ کارپوریشن میں ہمارا عدم وجود برابر ہے۔

بہار میں حزب اللہ کی روز افزوں ترقی

پھلواری ۱۳ رجون۔ عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم کو بہار کے ہر حصے سے اطلاعات پہنچ رہی ہیں کہ حزب اللہ کے نام سے رضا کاروں کی جماعتیں امارت شرعیہ کی ہدایات کے مطابق قائم ہو رہی ہیں۔ دانا پور، کوسرا، آرہ، چھپرہ، بتیا، اور بھاگلپور وغیرہ مقامات پر حزب اللہ قائم ہو گئی ہے۔ جہاں جہاں یہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں کے ہندو امن و صلح کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حزب اللہ کا قیام بد امنی کو دور کرنے میں کامیاب ہوگا۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو جلدی سے حزب اللہ قائم کر لینی چاہیے۔ اور مقررہ قواعد کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ جو لوگ اس کا دستور العمل معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ دفتر امارت شرعیہ سے طلب کریں۔

نواب حمید اللہ خاں بہادر کا جشن تخت نشینی

بھوپال میں مسرت و شادمانی کے نہایت پر مناظر

بھوپال ۱۰ رجون۔ جب سے حکمران بیگم صاحبہ نے نواب حمید اللہ خاں بہادر کو تخت نشین فرمایا ہے۔ شہر میں تزئین و آرائش اور مسرت و شادمانی کے ایسے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں جو گذشتہ نصف صدی میں کبھی نہیں دیکھے گئے تھے۔ نئی تاجپوشی کا بار اپنی اور مذہبی رسموں کے اعتبار سے بے مثل تھا۔ حسن اتفاق سے اس عہد کی تاریخ ٹھیک وہی تھی جو حضور سرکار عالیہ ام اقبالہا کی ستر ویں سالگرہ کی تھی۔ اعلیٰ حضرت نے گدی پر بیٹھتے وقت سرکار عالیہ نے اردو زبان میں ایک نہایت موثر تقریر کی۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ آپ کے فرزند ارجمند اپنی پیشرو نواب سکندر بیگم کی روایات پر عمل کریں گے۔ جنھوں نے غدر ہند کے ہنگامہ نازک زمانہ میں ریاست کے انتظام کو بڑی خوبی کے ساتھ چلایا تھا۔ اعلیٰ حضرت نے ملک معظم، ملکہ معظمہ، پرنس آف ویلز اور حکام گورنمنٹ کے ارکان کی دوستی و مدارات کا شکریہ ادا کیا جو انہوں نے آپ کے قیام انگلستان کے دوران میں ظاہر کی تھی۔

آپ کے بعد اعلیٰ حضرت نواب صاحب نے نہایت

موثر انداز میں اس بھروسہ اور اعتماد کے لیے اعلیٰ حضرت کا شکریہ ادا کیا جو آپ نے ان کی ذات پر کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ دیرینہ دوستانہ و صمیمانہ تعلقات جو عہد گذشتہ میں بھوپال اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان قائم رہے ہیں۔ ان کے عہد حکومت میں نہ صرف قائم رہیں گے۔ بلکہ اور زیادہ مضبوط اور وسیع ہو جائیں گے۔ انہوں نے لارڈ ریڈنگ اور ہز ایکسیلنسی لارڈ ارون کی دوستی و مہربانی کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

سرکار عالیہ اور نواب صاحب دونوں نے متعدد سپاسناموں کو قبول کیا جن میں سے ایک میونسپل بورڈ کا بھی تھا۔

دربھنگہ میں حزب اللہ کا قیام

لہریا سرائے ۱۳ رجون۔ محمد احمد صاحب انصاری اطلاع دیتے ہیں۔

امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کی ہدایات کے مطابق دربھنگہ میں حزب اللہ قائم کر دی گئی ہے۔ اور مسلمان اس میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں جس کے باعث علماء وکلاء اور طلبا اور عام مسلمان اس میں داخل ہو رہے ہیں۔ ابھی تک دو سو رضا کار قائم ہو چکے ہیں جن کے رئیس الرہط محمد (؟) ہیں۔ خوشی کے ساتھ ظاہر کرتا ہوں کہ یہاں کے مسلمان حزب اللہ کے قیام سے بہت خوش ہیں اور ہندو خاموش اور پرسکون ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ حزب اللہ ہر اس جگہ جہاں اس کی بنیادیں مضبوط ہو جائیں گی امن قائم کر دے گی۔ اور مسلمانوں کی اندرونی خرابیوں کی اصلاح کرے گی۔

سکندر آباد میں موٹر کا حادثہ

نواب نذیر جنگ کے صاحبزادے پر مقدمہ

مدراس ۱۱ رجون۔ اخبار مدراس میل کے نامہ نگار نے سکندر آباد سے مراسلہ بھیجا ہے کہ مرزا بشیر بیگ صاحب پر جو نواب نذیر جنگ صاحب کے فرزند ہیں اور جن کی ہمشیرہ حضور نظام کی زوجیت میں ہیں۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے غفلت شعاری اور تیزی سے موٹر چلائی۔ اور ایک شخص کی موت کے باعث ہوئے یہ حادثہ سکندر آباد میں گذشتہ مئی کی ۱۷ تاریخ کو ہوا تھا جس میں ایک ڈاکخانہ کا محرر موٹر سے ٹکرا کر گرا اور مر گیا۔ مقدمہ حیدر آباد کے مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں ۱۸ رجون کو پیش ہوگا۔

دیوان ریاست میسور کی اسلامی حمیت

میسور ۱۰ رجون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر مرزا اسمٰعیل صاحب نے دیوان ریاست میسور نے بنگلور کی کلب کی صدارت سے اس وقت تک کے لیے انکار کر دیا ہے جب تک کہ کلب کے احاطہ سے شراب خانہ علیحدہ نہ کر دیا جائے جس کی بنیاد سر موکشا گنڈم یا نے اپنے دیوان ہونے کے زمانے میں ڈالی تھی۔

لکھنؤ میں ہندو مسلمانوں کی مفاہمت

لکھنؤ ۱۰ رجون۔ محلہ جنگلی گنج امین آباد کے ہندوؤں اور مسلمانوں نے دوستانہ تعلقات اور امن و امان قائم رکھنے کی غرض سے آپس میں معاہدہ کر لیا ہے۔ اس معاہدہ کا اصلی مقصد ضرورتمندوں کی امداد کرنا اور تمام جھگڑوں کو خواہ وہ کسی نوعیت کے ہوں ایک پنچایت کے حوالہ کرنا ہے پنچایت محلہ کے چار اشخاص پر مشتمل ہوگی۔ نیز اس معاہدہ کا یہ بھی مقصد ہے کہ محلہ کے لوگوں کو شہر کے فرقہ وارانہ فسادات میں حصہ لینے سے روکا جائے۔ گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات کے موقعہ پر یہ معاہدہ نہایت ہی کامیاب ثابت ہوا تھا۔ پنچایت کے ممبران کے نام حسب ذیل ہیں۔

مسٹر کیول کشور وکیل۔ نواب ننھے مرزا صاحب ماسٹر حق اور پنڈت رام گوپال تیواری۔

راولپنڈی میں فساد ہو گیا

شملہ ۱۵ رجون۔ کل درمیانی شب میں راولپنڈی میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ مال کا نقصان بہت ہوا ہے اور چند جانیں بھی تلف ہوئی ہیں لیکن صحیح تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہیں۔ پولیس اور فوج بھیجی گئی ہیں۔ اب حالات پر قابو حاصل کر لیا ہے۔ مجسٹریٹ ضلع نے جلسے کرنے، لاٹھی لیکر نکلنے اور چار سے زیادہ آدمیوں کے جمع ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کا ذاتی اعزاز

ملک معظم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے ذاتی اعزاز کے طور پر ریاست کے اندر ۲۱ توپوں کی اور ریاست کے باہر ۱۹ توپوں کی سلامی بدستور قائم رکھی ہے۔

راولپنڈی میں فساد

مسجد کے قریب سینما بنانے پر ہنگامہ

دہلی ۱۷ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ اب راولپنڈی میں امن ہی ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ لاٹھیاں لیکر نکلنا جرم ہے اور مجالس کا انعقاد بھی زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اب تک ۸ مسلمان شہید اور ۱۴ مجروح ہوئے ہیں۔

شملہ کی اطلاع

شملہ ۱۵ رجون۔ تفصیلات مظہر ہیں کہ جھگڑے کی بنا یہ تھی کہ مسجد کے نواح میں سینما بنایا جا رہا تھا۔ کل رات ۸ بجے تک آٹھ مسلمان شہید ہوئے۔ ۹ سکھ اور ۱۴ مسلمان مجروح ہوئے۔ غلہ کی منڈی کا ایک حصہ بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اور اور بھی دو ہی کے بازار میں بھی خوب لوٹ مار ہوئی۔ قصبہ میں پولیس پہرہ متعین ہے۔ حالت بہتر ہے۔

راولپنڈی کے واقعات

پنجاب کانگریس کمیٹی کا وفد

لاہور ۱۶ رجون۔ راولپنڈی کے حالات معلوم کرنے اور باشندگان شہر کو صبر و تحمل کی دعوت دینے کے لیے پنجاب کانگریس کمیٹی کا ایک وفد راولپنڈی گیا ہے جو لالہ دونی چند صدر سردار سردول سنگھ کویشر، ڈاکٹر محمد عالم، ڈاکٹر ستیہ پال، اور میاں سراج الدین پر مشتمل ہے۔ مولانا عبد القادر قصوری بھی اس وفد کے شریک وفد ہوں گے۔

مسلمانان پانی پت کو صبر کی تلقین

مجلس خلافت کا پیغام

لاہور ۱۵ رجون۔ مولانا ظفر علی خان صدر مجلس خلافت پنجاب نے معتمد مجلس خلافت پانی پت کے نام حسب ذیل پیغام برقی ارسال کیا ہے۔

۹ رجون کو مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں قرار دیا گیا کہ مسلمانان پانی پت ذبیحہ گاؤ کے متعلق عدالت عالیہ کی عائد کردہ قیود کو صبر و تحمل سے برداشت کریں۔ اور خلاف ورزی سے احتراز کریں۔ موجودہ المناک حالات میں مسلمانان پانی اور تمام مسلمانان پنجاب جلسے منعقد کریں۔ اور احتجاج کریں کونسل میں زبردست جد و جہد کی جائے۔ کہ گائے کا جلوس ہرگز نہ نکالا جائے۔

بلدیہ کلکتہ کے مسلمان ممبروں کا استعفا

کلکتہ ۱۳ رجون۔ جناب محمد سلیمان، جناب سید نسیم علی، جناب عبد الحلیم، جناب غلام جیلانی خان، جناب ایس۔ ایم یعقوب، جناب

ایس احمد، جناب ایس محمد ہاشم، جناب شیخ کریم بخش، جناب اسد احمد، جناب ڈاکٹر عبد الرزاق، جناب محمد حسین، بلدیہ کلکتہ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ افواہ ہے کہ مجلس ان کے استعفے منظور نہیں کرے گی بلکہ ان سے مزید غور کرنے کی درخواست کرے گی۔ آج رات کو ان ارکان کا جلسہ منعقد ہوگا جس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اب اور کیا کیا جائے۔

کلکتہ اور مدراس میں شدت گرما

کلکتہ میں غضب کی گرمی پڑ رہی ہے۔ دو اشخاص شدت گرما کی نذر ہوئے ہیں۔ گھوڑے چلتے چلتے گر کر مر گئے۔ مدراس میں بھی گرمی کی شدت کا یہ حال ہے کہ ایک آدمی اور مر گیا ہے۔

دار الحکومت

حفظ ما تقدم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کا اعلان

دہلی ۱۶ رجون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حسب ذیل اعلان فرمایا ہے۔

ہرگاہ کہ کچھ مدت سے دہلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ ہیں اور یہ امر ضروری ہے کہ عید الاضحیٰ کی تقریب پر نقض امن کا احتمال نہ ہو اور بلدیہ دہلی۔ بلدیہ نئی دہلی۔ رقبہ مشتہرہ دہلی، قلعہ کے رقبہ مشتہرہ کے حدود میں بھیڑ بکری کے علاوہ سینگ دار جانوروں کی فروخت اور انھیں ذبح کرنے کے لیے انتظامات کرنے چاہئیں۔ لہذا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت حسب ذیل حکم نافذ کیا جاتا ہے۔

جو شخص اس حکم کے کسی جزو کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند چھ ماہ قید۔ یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

حکم

(۱) مذبح کے سوائے کسی اور مقام پر کسی سینگ دار جانور کو ذبح کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ مذبح عید کے دن ۴ بجے شام تک اور عید کے بعد دو دن تک دو بجے دوپہر تک کھلا رہا کریگا۔

(۲) متذکرہ صدر حدود میں بھیڑ بکریوں کے سوا کسی اور سینگ دار جانور کو بیچنے کے لیے دکھانے پھرنا یا یونہی لے پھرنا ممنوع ہے۔ البتہ مذبح میں اس امر کی اجازت ہے کہ سینگ دار جانور فروخت کئے جائیں۔

(۳) بھیڑ بکریوں کے سوائے کسی اور سینگ دار جانور کو ذبح کرنے کے لیے بیچنا یا خریدنا ممنوع ہے۔ البتہ ان حالات اور شرائط کے ماتحت جو اس حکم میں پیش کی گئی ہیں خرید و فروخت کی اجازت ہے۔

(۴) کسی سینگ دار جانور یا جانوروں کے گلہ کے ساتھ جو مذبح کی طرف جا رہا ہو یا یونہی پھر رہا ہو سات اشخاص سے زیادہ آدمی نہیں ہونے چاہئیں۔ کسی جانور پر نقش و نگار کرنا یا اسے زیورات وغیرہ سے سجانا۔ یا کسی اور طرح سے عوام کی توجہ منعطف کرانے کے لیے اسے تیار کرنا ممنوع ہے۔

(۵) کوئی شخص کسی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے جس سے کسی دوسرے کے جذبات مجروح ہوں۔ مثلاً گوشت کو دکھاتا پھرے۔ یا نا جائز اشارے کرے یا پھبتیاں اڑائے یا باتیں بنائے۔

(۶) جانوروں کو شہر پناہ کے اندر صرف ترکمان دروازہ۔ کھڑکی فراشخانہ اور کابلی دروازہ سے لانا چاہیے اور ان تمام شرائط کو پیش نظر رکھنا چاہیے جو فقرات نمبرہ ہفتم تا دہم میں درج ہیں۔ ذبح کرنے کے لیے ان جانوروں کو ان ہی دروازوں سے ان ہی شرائط کی پابندی کے ساتھ لے جانا چاہیے۔

(۷) جو لوگ فصیل شہر، فیض بازار، پیلنبھٹر روڈ، گلی امام سے چوڑی والان کے بازار کے اتصال تک اور یہاں سے کٹرہ حاجی خان تک جس کا سیدھا خط میں اور وہاں سے ترکمان دروازہ تک جو سیدھا راستہ ہے کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ اپنے اور اپنے احباب کے لیے جانور کو ترکمان دروازہ سے لائیں۔ اور جب تک ذبح کرنے کے لیے نہ لے جائیں انھیں اسی علاقہ میں رکھیں۔

(۸) فصیل شہر، اجمیری بازار، لال کنواں بازار گلی قاسم جان کوچہ رحمان، چاندنی چوک، کٹرہ بڑیاں اور کٹرہ ہیرو کے علاقہ کے لیے تمام جانور کھڑکی فراشخانہ سے لیجائے جائیں۔ اور انہی علاقوں میں رکھے جائیں۔

(۹) پل موقن کے اس پار ریلوے لائن کے شمال طرف کے علاقے میں اور اس علاقے میں جسے پھاٹک حبش خاں کہا جاتا ہے تمام جانور کابلی دروازہ سے لے جائے جائیں۔

(۱۰) اس قسم کے تمام جانور دروازہ سے سیدھے راستے سے اس شخص کے مکان پر جانا چاہیے۔ حسب ذیل بازاروں میں سے جانوروں کا لے جانا قطعاً ممنوع ہے۔

فیض بازار، چاندنی چوک، کٹرہ بڑیاں، اجمیری بازار، لال کنواں بازار، قاضی کا حوض اور گلی قاسم جان کے درمیان کھاری باؤلی، اور فرن میسٹن روڈ۔

(۱۱) ان دروازوں پر جن کا ذکر نقرہ ششم میں کیا گیا ہے رجسٹر رکھے جائیں گے جن میں ان لوگوں کے نام درج کئے جائیں گے جو جانور لے جائیں گے۔

(۱۲) ذبیحہ کا گوشت شہر کے اندر متذکرہ صدر دروازوں میں سے جانا چاہیے۔ گوشت شہر کے ہر حصہ میں لے جایا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ نہایت اچھی طرح کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔ اور بڑے بڑے بازاروں میں سے نہ گذارا جائے۔ اگر کسی ایسے مکان میں جو بازار کے اس طرف واقع ہے۔ گوشت لیجانا ہو تو بازار کے اس طرف جا سکتے ہیں۔

اسپیشل پولیس افسروں کی بھرتی

دہلی ۱۵ رجون۔ پولیس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ چند خاص با اثر لوگوں کو اسپیشل پولیس افسر بھرتی کیا گیا ہے جنکے اختیارات باقاعدہ پولیس افسروں کے برابر ہونگے۔ جو لوگ انکے احکام کی خلاف ورزی کرینگے انکو وہی سزا دی جائے گی جو باقاعدہ پولیس افسروں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دی جائے گی۔

خاص پولیس افسروں کی فہرست

دہلی ۱۵ رجون۔ حکومت دہلی نے جن لوگوں کو خاص پولیس افسر بھرتی کیا ہے۔ انکے نام حسب ذیل ہیں:۔

لالہ گوپال داس ٹھیکہ دار	نہر سعادت خاں
لالہ کشمیری لال	کوچہ سیٹھ
سردار صاحب کرم سنگھ ٹھیکہ دار	رنگ محل
لالہ ہر نام داس ڈسٹرکٹ ناظر	گندی گلی
شیخ محمد صدیق	مسجد تہور خاں
لالہ نرائن داس	پھاٹک حبش خاں
سید عبد الستار	پھاٹک حبش خاں
شیخ ضمیر الحق	فتحپوری
لالہ سورج بھان آنریری پولیس	
پنڈت بھگوان سنگھ بی۔ اے	
کیپٹن ہول سنگھ	
لفٹننٹ ایس بھلی سنگھ ایم۔ اے	ایجرٹن روڈ
لالہ بلاقی داس	راجپور روڈ
لالہ نند لال	تیلواڑہ
حکیم امیر چند	چھیپی واڑہ
حکیم عبد الرزاق	کناری بازار
شیخ احمد بخش جنرل مچنٹ	بلیماران
عطاء الرحمٰن	بلیماران
	کٹرہ بڑیاں
لالہ جگن ناتھ سنگھ	مسجد کھجور
لالہ الوبی پرشاد	مسجد کھجور
پنڈت رام کشن جیوتشی	کٹرہ نیل
لالہ ست نرائن میونسپل کمشنر	
شیخ امین الدین میونسپل کمشنر	
الحاج عبد اللہ میونسپل کمشنر	پھاٹک حبش خاں
حافظ عبد العزیز میونسپل کمشنر	
مسٹر عبد الرحمٰن میونسپل کمشنر	
قاضی حبیب الدین	فتحپوری
لالہ گوپی ناتھ جوہری	چھیپی واڑہ
رشید الدین بی۔ اے وکیل	کوچہ نواب
شیخ ممتاز الدین	کوچہ استاد حامد
لالہ رادھے موہن	چھیپی واڑہ
لالہ گنپت رام	ایجرٹن روڈ
ڈاکٹر رحمت اللہ	مسجد تہور خاں
لالہ رام پرشاد میونسپل کمشنر	محلہ دساں
لالہ ہری چند	کوچہ سربلند خاں
قاضی محمد مبین	سودگراں
نواب عبد الرشید	گلی شاہ تارا
ڈاکٹر شمبھو ناتھ	چاوڑی بازار
گردھاری لال سپرنٹنڈنٹ	روشن پورہ
پنڈت منوہر لال میونسپل کمشنر	فراشخانہ
حکیم سراج الدین	فراشخانہ
حکیم محمود علی خاں	فراشخانہ
لالہ جگت رام	کوچہ مائی داس
ڈاکٹر رحیم الدین	لال کنواں
مسٹر محمد حامد الدین	لال کنواں
لالہ سری رام سپرنٹنڈنٹ	بازار سیتا رام
ناصر علی	کلاں محل
حکیم شمس الدین	کوچہ چیلاں
سکھ لال	گنج میر خاں
رام سروپ	کلاں محل
مولوی تمیز الدین	کوچہ تارا چند
بالکشن سنگھ میونسپل کمشنر	کٹرہ خوشحال رائے
حاجی محمد اسحاق	منڈی پھول
شیخ محمد یعقوب	چتلی قبر
کے۔ ایس محمد عمر خاں	سوئی والان
چودھری پت رام	کوچہ لال میاں
حکیم مرزا نعیم بیگ	کوچہ چیلاں
مرزا داؤد بیگ	بھوجلہ پہاڑی
سید افتخار حسین	دریا گنج
ہر گوپال	ترکمان دروازہ
لالہ کنہیا لال	گلی بتاشاں
سید بدر الاسلام بی۔ اے	پھاٹک میر شمس الدین
میر محمد حسین میونسپل کمشنر	کشمیری دروازہ
نیکول گپتا	
آر۔ ایس۔ ڈاکٹر ہری رام میونسپل کمشنر	
محمد ابراہیم مستری	کشمیری دروازہ
پنڈت ماتا دت سوالی	نکلسن روڈ
پنڈت رام ناتھ گومتی فوٹو گرافر	
آر بی چودھری درگا پرشاد	پہاڑی دھیرج
چودھری صدر الدین	قصاب پورہ
چودھری فخر الدین	
چودھری بھگوان داس	سبزی منڈی
ملک محمد یعقوب	
منشی زریف خاں	
لالہ سری رام داس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی	
شیخ امداد حسین	صدر بازار
مسٹر دیپ چند جین	گلی مہر سنگھ پہاڑی دھیرج
ڈاکٹر رام پرشاد	رانی کی منڈی
مسٹر رام چندر ناتھ گپتا	گلی بتاشاں
مسٹر عبد الرشید	تیلی واڑہ
ڈاکٹر پی۔ اس جین ایم۔ اے	پہاڑی دھیرج

دہلی کی حالت

دہلی ۱۶ر جون - ابھی تک شہر کی حالت پر سکون ہے کسی قسم کا اشتعال نہیں پایا جاتا - قیام امن کے لئے حکام نہایت مستعدی کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں - بازاروں میں جگہ جگہ پہرے لگائے گئے ہیں ۱۴۴ کے تقاضے سے لاٹھیوں کا لیکر نکلنا بند ہو گیا ہے اور شہر کے مختلف حصوں میں مجسٹریٹوں کی ڈیوٹیاں لگادی گئی ہیں - اس کے علاوہ حکومت نے آنریری مجسٹریٹوں کو حکم دیدیا ہے کہ بارات کے ساتھ دو مجسٹریٹ (ایک ہندو اور ایک مسلمان) جایا کریں -

دہلی میں پولیس کے پہرے

دہلی ۱۶ر جون - پولیس کے حکام نے حسب ذیل ۱۳ مقامات پر پولیس کے پہرے لگادئے ہیں جن میں ایک سب انسپکٹر اور ۱۲ سپاہی ہیں:-

نیا بانس - فتحپوری - گھنٹہ گھر - بلیماران - برن بسٹن روڈ - قطب روڈ باڑہ ہندو راؤ - جامع مسجد - حویلی اعظم خاں - کٹڑہ نیل - ترکمان دروازہ حوض قاضی -

اس کے علاوہ فوج بھی ہر وقت خطرہ کی اطلاع پر کام کرنے کیلئے مستعد ہے - مگر اس کی خدمات ۲۱ ، ۲۲ ، اور ۲۳ر جون کو خصوصیت کے ساتھ حاصل کی جائیں گی - کل شہر میں گورہ فوج کی ایک لاری گشت لگاتی ہوئی دیکھی گئی -

باشندگان کوچہ پنڈت کا امن پسندانہ فیصلہ

دہلی ۱۶ر جون - کل شب کو ہندو والی مسجد واقعہ کوچہ پنڈت میں شاہ عبد الصمد صاحب چشتی اور ڈپٹی سید بہاؤ الدین صاحب کی رہنمائی میں کوچہ پنڈت، محلہ نیاریان اور محلہ شاہ گنج کے مسلمانوں نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ اگر خدانخواستہ شہر میں کوئی بدامنی پیدا ہوئی تو وہ اپنے محلہ کے قلیل التعداد ہندوؤں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دیں گے - اور نہ اپنے ہاں کے کسی آدمی کو فساد میں حصہ لینے دیں گے - اگر محلہ کا کوئی آدمی فساد میں حصہ لیگا تو اس پر اخلاقی دباؤ ڈالکر باز رکھنے کی کوشش کریں گے اور اس پر بھی وہ نہ مانیگا تو حکام کو اس کی اطلاع کر دیں گے -

کیا ہی اچھا ہو کہ ہر محلہ کے ہندو اور مسلمان اپنے ہاں ایسا ہی فیصلہ کرلیں -

مبلغ اور پیشوا کا مقدمہ

دہلی ۱۶ر جون - آج مدیر مبلغ اور مدیر پیشوا کا مقدمہ پیش ہوا اور بغیر کسی کارروائی کے ۵ر جولائی کو ملتوی ہو گیا -

اخبارات کے ایڈیٹروں کو ہدایات

دہلی ۱۵ر جون - آج سپرنٹنڈنٹ سی - آئی - ڈی کے دفتر میں مقامی اخبارات کے ایڈیٹروں کو بلا کر چیف کمشنر صاحب کی طرف سے متعدد ہدایات دی گئیں ہیں تاکہ شہر میں کوئی اشتعال انگیز تحریر شائع نہ ہونے پائے -

پہاڑی دھیرج کی گفت و شنید کا خاتمہ

دہلی ۱۴ر جون - ہندوؤں اور مسلمانوں میں پہاڑی دھیرج کے راستہ کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ناکام ہو گئی ناکامی کی وجہ یہ ہوئی کہ مسلمانوں نے مساجد کے سامنے باجہ بند کرنے کا مطالبہ پیش کیا تھا جسے ہندوؤں نے تسلیم نہیں کیا ہندو الزام لگاتے ہیں کہ مسلمانوں نے عین وقت پر اپنا ارادہ بدل دیا -

باراتوں کے متعلق پولیس کی ہدایات

دہلی ۱۴ر جون - دہلی پولیس نے احکام جاری کئے ہیں جن کی رو سے باراتوں کے لئے لائسنس حاصل کرنا لازمی کر دیا

ہے - اور گندی گلی سے پل بنگش تک اور لاہوری گیٹ سے قطب روڈ تک تمام مسجدوں اور گرجاؤں کے سامنے پچاس پچاس قدم کے اندر باجہ بجانے کی ممانعت کر دی ہے -

نئی دہلی کی آئندہ ترتیب

کنگس وے کی شان بحال رکھی جائے گی

شملہ ۱۱ر جون - اب یہ طے پاگیا ہے کہ جمعیت مقننہ کے ارکان آئندہ سردی کے موسم میں ان مکانات میں رہیں گے جو ان کے لئے رائے سینا یعنی نئی دہلی میں بنے ہیں اور اس لئے وہ اپنی سول لائنس کے عارضی مکانات چھوڑ دیں گے - وائسرائے اور کمانڈر ان چیف اپنے موجودہ مکانوں میں رہیں گے - اور آرمی ہیڈ کوارٹر کے فوجی افسر بھی انہیں عمارات میں رہیں گے جن میں اتنے برسوں سے دفتروں نے کام کیا ہے اس طرح ان فوجیوں کو شامل کرکے جو کنگس وے میں رہتی ہیں پھر بھی اس محلہ میں جو بارہ سال سے تباہ سکریٹریٹ کا قیام گاہ تھا کافی آبادی رہے گی -

کرنل محمد اسحق صاحب کی رہائی

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ۲۸ر جون مطابق ۱۳ر ذی الحجہ کو ۸ بجے صبح کرنل محمد اسحق صاحب جو پہاڑی دھیرج کے کانے والے مقدمہ میں گرفتار کئے گئے تھے - ڈیڑھ سال کی تکالیف برداشت کرکے دہلی جیل سے رہا ہوں گے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس مخلص خادم ملت کا شاندار استقبال کریں -

تازہ ترین خبریں

ترکی پارلیمنٹ میں وزیر دفاع کا اعلان

ترکی افواج کا بہترین ضبط و نظام

پیرس - لطان - کے نامہ نگار نے جمہوریہ انگورا کے وزیر دفاع کی تقریر کا خلاصہ ارسال کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمہوریہ انگورا کی افواج قاہرہ بہمہ وجوہ چاق و چوبند اور ہر طرح خدمت کے لئے ہر وقت مستعد و کمربستہ ہیں -

وزیر دفاع نے فرمایا کہ جمہوریہ انگورا کی افواج قاہرہ خدا کے فضل و کرم سے اس درجہ مستعد ہیں کہ حالات و واقعات سے بے نیاز ہو کر ہر مصیبت و مشکل میں کود پڑیں - اور ہر خدمت کے انجام دینے کی اہلیت رکھتی ہیں - قابلیت و استعداد - اہلیت اور ضبط و نظام میں اپنی آپ نظیر ہیں - ہماری افواج کے نوجوان بہادر ان مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں جن پر حاوی ہونا قرین قیاس نہیں - ان تمام جہات میں جن کا تصور تک انسان کو لرزا دیتا ہے ہمارے بہادر وہ کارنامے دکھائیں گے جو دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈالدیں گے -

عراق میں برطانی حکومت کے کرتوت

شیخ محمود کے خلاف ہوائی تاخت

بغداد ۱۵ر جون - شیخ محمود شمالی عراق کی سرحد پر کئی دن ہنگامہ بپا کرتے رہے ہیں انہیں ۱۹۱۹ء میں جلا وطن کیا گیا تھا - لیکن پھر وطن بلالئے گئے - اس دفعہ ان کے خلاف ہوائی جہاز بھیجا گیا لیکن جہاز کا انجن بگڑ گیا - اور جہاز کو زمین پر اترنا پڑا - افسر اور ہوا باز گرفتار کر لئے گئے ہیں لیکن ان سے شریفانہ سلوک روا رکھا گیا ہے -

سلطان محمد سادس مرحوم کے قرضخواہ

نقرئی تابوت اڑانے کی کوشش

سان ریمو ۱۱ر جون سلطان محمد سادس مرحوم سابق سلطان ترکی کے قرضخواہ اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح نقرئی تابوت

ہتیالیں جس میں سلطان مرحوم کی نعش رکھی گئی ہے - پولیس نے اس خیال سے کہ وہ بیش بہا جواہرات و زیورات جو ان کی بیوگان کے پاس بتائے جاتے تھے قبضہ میں لے لئے جائیں - مکان کی تلاشی لی - لیکن ان کی بیوگان نے حلفیہ بیان کیا کہ ان کے پاس پھوٹی کوڑی تک نہیں ہے -

بقیہ صفحہ ۴

لئے ہمیشہ مستعد رہوں -

صوبہ یو پی ایک عجیب مردم خیز خطہ ہے جس میں علاوہ علماء عقلاء و حکماء کے ماہرین فن طب کا کافی گروہ موجود ہے - بالخصوص لکھنؤ جو علاوہ اپنی تاریخی اہمیتوں کے ہندوستان کا دوسرا طبی مرکز خیال کیا جاتا ہے - یہ نہایت مبارک و نیک خیال ہے کہ انجمن کا صدر مقام بھی لکھنؤ قرار دیا گیا ہے جس سے انجمن کی روز افزوں ترقی اور کامیابی کی قوی امید نظر آتی ہے - حضرات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ خالی تجاویز مرتب کیجائیں بلکہ دور موجود کا یہ تقاضا ہے کہ اس قسم کی صورتیں اختیار کیجائیں کہ جن پر ہم آسانی سے عمل پیرا ہو سکیں اور مختلف جماعتیں ہر ڈیپوٹیشن کے لئے ایسی بنا دی جاویں کہ وہ ان کو پورا کرنے کے لئے برابر کام کرتی رہیں آپکو ریزولیوشنوں کی کثرت پر قطعی توجہ نہ کرنی چاہئے خواہ وہ کتنے ہی کم ہوں مگر ان کی تیاری کے وقت آپ کا زاویہ نظر یہ ہو کہ ان کو عملی صورت میں لانا آپکے حد امکان سے باہر نہ ہو - آپ کو ان کے لئے ایک سال تک مسلسل سعی کرنا ہے تاکہ سال آئندہ آپ اپنے عملی کام کی روداد انجمن کے اجلاس میں پیش کر سکیں ...

... (باقی آئندہ)

امر بالمعروف (?)

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

ودیچتر جیون کے خلاف مسلمانان احمد آباد کا احتجاج

۵ر جون ۱۹۲۸ء کو ایک جلسہ عام مسلمانان احمد آباد کا بجامع مسجد احمد آباد میں اس غرض سے قرار پایا کہ کالیچرن ایڈیٹر آریہ مسافر آگرہ نے ودیچتر جیون نامی جو کتاب لکھی ہے وہ مخش ناپاک اور رسول مقبول صلعم پر سخت سخت حملوں سے معمور ہے اس کتاب اور مصنف کتاب سے اظہار نفرت کرتے ہوئے یہ جلسہ عام رائے دیتا ہے کہ ایک تار وائسرائے ہند کو اس مضمون کا دیا جاوے کہ یہ کتاب ضبط کرنے کے بعد مصنف کتاب کو جیسا اس نے جرم کیا ہے سزا دی جاوے - تار جوابی ہے اور ہم مسلمانان احمد آباد منتظر جواب ہیں -

دوسرے روز عظیم الشان جلسہ صبح بہنڈل بازار میں ہوا - جس میں ۵ر جون کے ریزولیوشن کی مزید تائید و تاکید کیگئی -

سید غلام محی الدین صدر انجمن تبلیغ اسلام

تبلیغ و تنظیم کمیٹی آگرہ کا ایک اہم جلسہ

ودیچتر جیون پر مسلمانان شملی اکرٹ کا غیظ و غضب

ودیچتر جیون پر مسلمانان شملہ کا اظہار نفرت

ایجنٹ صاحبان کو اطلاع

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے اپنے تازہ مکتوب گرامی میں وعدہ فرمایا ہے کہ آئندہ ڈاک سے وہ حجاز مقدس کے مفصل حالات بھیجیں گے - امید ہے کہ اشاعت آئندہ سے الجمعیۃ میں ان حالات کا سلسلہ شروع ہو جائیگا - چونکہ عام پبلک ان حالات کے لئے بہت مضطرب ہے لہٰذا ایجنٹ صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پہلے سے اس پرچہ کیلئے آرڈر بھیجدیں جس میں مولانا کا خط شائع ہوگا تاکہ عین وقت پر مطلوبہ تعداد مہیا کرنے میں دقت نہ واقع ہو -

(مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

مفت اچھا گفت

سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

فضل برادرس منٹو بازار اسٹریٹ کلکتہ

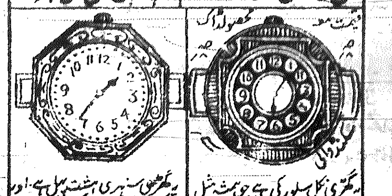

النور

منیجر رسالہ النور شاہ علی بنڈہ حیدر آباد دکن

آپ کا فرض

دنیا میں زندگی کی بہار لونی ہے

طلاء لطف زندگی

حب نگر سن

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور الحق دہلی

بجلی والی جنٹلمین رسٹ واچ

بجلی والی گلفام رسٹ واچ

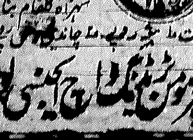

سُندری سُہاگ تیل

مفرح ... دماغ کو قوت ... فوق العادہ

سُندری سُہاگ تیل دماغ کو قوت درد کو سکون، اور دن بھر کی محنت سے تھکے ہوئے دماغ کو ترو تازہ کر دیتا ہے۔ اس لئے مرد اسے اپنا لوشن قرار دیتے ہیں۔
سُندری سُہاگ تیل۔ بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح سے مضبوط کرتا ہے جسکی وجہ سے بال لانبے گھنے چمکدار۔ اور گھونگر والے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عورتیں اس کو بڑی چاہ سے لگاتی ہیں۔
سُندری سُہاگ بالوں کو قبل از وقت گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے اور اسکی پیاری پیاری خوشبو سے قلب کو فرحت اور روح کو مسرت ہوتی ہے۔
اس لئے عام پبلک اس کو نہایت درجہ پسند کرتی ہے۔
سُندری سُہاگ شہر دہلی کے مغل بادشاہوں کے خاص شاہی نسخہ کے مطابق نایاب ادویات نادر جڑی بوٹیوں سے خالص سپید تیل میں تیار ہوتا ہے اسلئے مقرر۔ طالب علم۔ اور دیگر دماغی کام کرنے والوں کی تو جان ہے۔
سُندری سُہاگ تیل میں جب اتنی خوبیاں موجود ہیں تو آپ کو منگانے میں کیا تامل ہے؟ کیا ایک شیشی ارسال خدمت کیجائے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول علاوہ

جناب فیاض حسن صاحب
پیمنیکرون سرٹیفکیٹوں میں سے ایک سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیے پولیس انسپکٹر ضلع سیتاپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے آپ سے تیل منگاتے عرصہ چار سال کا ہو چکا ہے تیل یقینی بہتر اور مفید ہے۔ جسکا شکریہ ... تمام سندری سہاگ تیل کے استعمال نے والوں اور فائدہ اٹھانے والوں کو ادا کرنا چاہیے۔
فی الحال ۸ شیشی اور سندری سہاگ بھیجدیجیے۔ فرمائش کیوقت الجمعیۃ کا حوالہ دیجیے

ملنے کا پتہ: ایس۔ بی بخشی اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۱ کلکتہ

مفت!! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دوا خانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے
چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سےعہ)
برص سفید بہق سفید و سیاہ ۱۵ ۔ جذام کے مرض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) محصول ڈاک تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

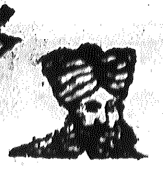

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) کے ٹکٹ سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)۔
بچے عورتوں اور پیگ وغیرہ مہلک بیماریاں ... وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر: راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ۔ راج وید کلکتہ)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ ... دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ... محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر: ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۰ مکان نمبر ۳۰ رنگون

مسلمانانِ ہند کا سچا ترجمان

نئی دُنیا (روزانہ)

پھر پرسش جراحت دل کو چلا ہے عشق
سامان صد ہزار نمکدان کئے ہوئے!

کلکتہ کا مشہور اخبار نئی دُنیا جس نے تھوڑے عرصہ کی زندگی میں بنگال و بہار کی مسلم آبادی میں اپنے مفید مضامین کی اشاعت کرکے خاصی شہرت و مقبولیت حاصل کر لی تھی اور پھر بعض وجوہ کی بنا پر بند ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ عالیجناب صدیق انصاری صاحب کی قابل قدر ادارت میں روزانہ آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ فوراً خریدار ہو جائیے۔ مندرجہ ذیل شرح قیمت ملاحظہ فرما کر روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھیجدیجیے۔ مشتہرین اور ایجنٹوں کو فوراً توجہ کرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... ماہوار ... فی پرچہ تین پیسہ

المشتہر: منیجر نئی دنیا نمبر ۲۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

کیمیائے بدن
قیمت ... محصول ...

جوہر مراد
قیمت ... محصول ...

چشم ...
قیمت ... محصول ...

عروس زندگی مفت
طلب کیجئے

مطب حکیم راج نرائن دہلی۔ ٹیلیفون نمبر 650

چھ آنے میں جوانی

حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ایک بہترین خضاب کا نسخہ طلب فرمائیے جو صرف چار پیسے خرچ کرنے سے نہایت عمدہ خضاب تیار ہو جاتا ہے دیسی ادویات سے تیار ہوتا ہے جو ہر شہر و قصبہ میں دوا فروشوں سے دستیاب ہیں۔ یہ نسخہ بڑی کوشش کے بعد حاصل کیا گیا ہے دنیا بھر کے خضابوں سے عمدہ اور سستا ہے۔ جلد کو کسی قسم کا داغ دھبہ نہیں دیتا سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بالوں کو بالکل سیاہ کر کے ریشم کی مانند ملائم چمکدار رکھتا ہے ہم نے عام فائدہ کی غرض سے ولایتی خضاب کے مضرت رساں اثرات سے محفوظ رکھنے کیلئے فی نسخہ چھ آنہ قیمت رکھی ہے ہر شخص چھ آنے کے ٹکٹ روانہ کر کے طلب کر سکتا ہے طلب فرمائیے اور اس نسخہ کے برقی اثرات ملاحظہ فرمائیے قیمت فی نسخہ ۶ر بذریعہ ٹکٹ فرمائش کی قیمت چار پیسے والا اخبار کا حوالہ ضرور تحریر فرمائیے۔

المشتہر: آر۔ این معرفت سعید برادرس ہینڈ کوکلاں محل دہلی

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو

عربی نصاب جدید کی آسان کتابیں چھپ گئیں
انکو پڑھکر عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سیکھ لو

عربی زبان کا قاعدہ ۱ر علم الصرف حصہ اول و دوم ۵ر علم الصرف حصہ سوم ۶ر روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب ۸ر عربی صفوۃ المصادر مع لغات جدیدہ ۶ر قواعد النحو ۵ر لغات القرآن ۱۲ر
اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں حصہ اول ۹ر حصہ دوم ۱۲ر
خلاصہ سائنس اور اسلام۔ یہ عجیب معرکہ کی کتاب ہے بیشمار عجیب و غریب معلومات سے لبریز ہے صفحہ چار سو سے زائد قیمت صرف دو روپیہ (۲ر)

المشتہر: شفیق احمد ناظم اشاعت الادب مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ ... قیمت ... سوتی قسم اول ... گز ...
... ریشمی مشہدی لنگی نمونہ عید داری ...
خالص ریشمی مشہدی لنگی ... گز ...
... مشہدی ... کلاہ پشاوری نمونہ ...
... زری ... عام چھوٹی زری ...

ملنے کا پتہ:۔ بابو غلام احمد قادری سوداگر۔ لدھیانہ پنجاب

درس عشق

امریکہ کے مشہور فسانہ نویس اور ناولسٹ ایس۔ ایم۔ اور اے۔ این ولیم سنس کے معرکۃ الآرا ناول "ڈی ہند" کا با محاورہ اردو ترجمہ۔
قابل مصنف نے حسن و عشق کے ہنگامے اور رقیبوں کے داؤں پیچ اخلاقی روشنی میں اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ تعریف نہیں ہو سکتی ...
بہشتی ہجوم ...
... قیمت صرف ... علاوہ محصول ڈاک تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت ہوگی ملنے کا پتہ

دار الکتب ابراہیم افضل گنج حیدر آباد دکن

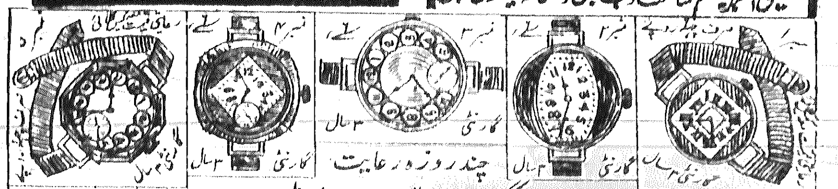

چیندر روزہ رعایت

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹیڈ کیس

سوئس میڈ۔ نہایت خوشنما نفیس ... پائیدار ... ایک خوبصورت اسٹراپ ... مفت

رعایت کی وجہ یہ ہے

... یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی
... محصول ڈاک معاف ہوگا

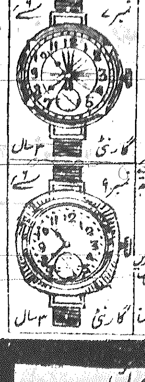

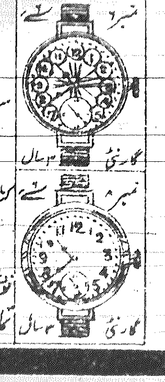

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ... دہلی

غیر شادی شدہ نہ منگائیں

کیونکہ یہ کتاب "میاں بیوی" ان ہی لوگوں کے لئے مفید ہے جو ازدواجی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ درحقیقت یہ کتاب محض ... احباب کے لئے لکھی گئی تھی لیکن ... اس کو پبلک میں لانا نہایت ضروری تھا۔ کتاب یہ

میاں بیوی

... اس میں بتایا ہے کہ ایک شوہر اپنی بیوی کو کس طرح خوش رکھ سکتا ہے۔ اور کس طرح اس سے ... یہ کتاب ان ... کی طرف رہنمائی کرے گی جن سے شادی شدہ تجربہ کار بھی ناواقف ہیں۔ ...

کتاب کے ابواب یہ ہیں

پہلا باب۔ ...	...
دوسرا باب۔ ...	...
آٹھواں باب۔ بیوی محبوبہ کیونکر بن سکتی ہے	سترھواں باب۔ محبت کے پھل پھول
نواں باب۔ میاں بیوی میں شکر رنجی	اٹھارھواں باب۔ عیالداری کی تیاریاں

قیمت ایک روپیہ

یہ ایسی کتاب ہے جس کے متعلق ہم دعویٰ کرنے کے لئے تیار ہیں کہ اردو تو کیا دنیا کی کسی زبان میں اس سے بہتر کتاب نہیں لکھی گئی۔

ملنے کا پتہ: منیجر خواجہ بک ڈپو ۲ دہلی

شب عروسی سے پہلے اور شب عروسی کے بعد

ہر اس نوجوان کے لئے جس کی شب عروسی قریب ہے۔ یا شب عروسی سے لطف اندوز ہو کر اب ازدواجی زندگی کی بہار کا لطف اٹھا رہا ہے آداب مواصلت سے واقف ہونا اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ تندرستی قائم رکھنے کے لئے غذا اور ہوا کا ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے کتاب

دولھا دلہن

اردو زبان میں لاجواب اور بے نظیر کتاب ہے۔ یہ کتاب زوجین کی افسردہ زندگی کو پر کیف بنا دیگی۔ یہ کتاب ان لذتوں کی طرف رہنمائی کرے گی جن سے بڑے بڑے تجربہ کار بھی ناواقف ہیں۔ یہ کتاب مواصلت کی لذت کو دوگنا اور چوگنا کر دیگی۔ یہ کتاب بیوی کی تسخیر کے لئے مجرب عمل ہے ... اس کتاب کے مطالعہ کے بعد باغ حسن کی گلچینی کا سلیقہ آ جاتا ہے اس کتاب کے دیکھنے کے بعد انشاء اللہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے مشورے کی ضرورت نہ رہے گی۔ ...

مختصر فہرست مضامین یہ ہے

... مواصلت کی ضرورت، لذت وصال، مست شباب کی دلداری، شادی کی ناکامیاں، عورت کی تسخیر کا عمل، مواصلت میں آزادی برتنا، نوجوانوں کی خود غرضی، مردوں کی نفس پرستی، عورت کے لئے دام محبت، مواصلت کے بعد کیا کرنا چاہیے، مواصلت کی کمزوری دور کرنا، استقرار حمل کی تدبیر، امساک کی ضرورت، عیاشوں کی مواصلت، مواصلت کے وقت عیاشوں کی حالت، بازاری عورتوں کے جسمانی عیوب، بازاری عورتوں سے نکاح، ہوس پرستی کا خمار ...

یہ وہ کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف ... قیمت ... ملنے کا پتہ خواجہ بک ڈپو ۲ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۰۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوص — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۲ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۱۱

سوڈان میں نفاذِ ہندی کا خیر مقدم

قاہرہ میں اتحادِ مشرقی کا ایک ...

سوڈان میں فرانسیسیوں کی ...

حوران میں بغاوت کی آگ

مغربی افریقہ میں ...

اقتباسات

حجاز میں مجالس شوریٰ کے انتخابات

انتخابات مدینہ، جدہ، ینبع اور طائف کے نتائج

اس سے پہلے ہم سلطان ابن سعود کا وہ اعلان شائع کر چکے ہیں جس میں مجالس شوریٰ کے قیام اور انتخابات کے اجرا کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب جدہ، ینبع، طائف اور مدینہ کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں۔ مدینہ میں جو لوگ منتخب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

عبد الجلیل مدنی۔ سید وشیشہ۔ ابوبکر و غشاق۔ سعود وشیشہ۔ احمد کماخی۔ کمال خوجہ ساں لوگوں میں کہ مکہ معظمہ کی مجلس الشوریٰ العام کے لیے شیخ عبد الجلیل مدنی اور شیخ سعید وشیشہ منتخب کیے گئے ہیں۔

جدہ میں ... علی رضا، علی سلامہ، سلیمان قابل عبد اللہ الترکی، عبد الفضل اور محمد نصیف کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ ان میں سے مجلس عام کے لیے عنقریب انتخاب ہو جائیگا۔ مکہ معظمہ میں بھی انتخابات کے مقدمات جمع ہو گئے ہیں۔

(ام القریٰ)

ترکی سے ۹ ہزار حاجیوں کی روانگی

حکومت ترکیہ نے اپنی رعایا کو سفر حج کی اجازت دیدی ہے اور ان کے سفر کی شرائط بھی معین ہو گئی ہیں ... سے باہر جانے والے مسافروں کے لیے مقرر ہیں جن لوگوں نے ... سفر حج کی اجازت طلب کی ہے ان کی تعداد ۹ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

(ام القریٰ)

مصری حجاج کا گروہ عظیم

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کر لیں

مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ دونے جاندتارے کے ہیں افعال

جوان ہو تو جوان ہیں جوان سال

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

چار نکاح کیجیے

ایک سچے دل کی پکار

نمک ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری۔ مطابق ۲۲ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۴۱

اقتباسات

حجاز میں مجالس شوریٰ کے انتخابات

انتخابات مدینہ، جدہ، ینبع اور طائف کے نتائج

اس سے پہلے ہم سلطان ابن سعود کا وہ اعلان شائع کر چکے ہیں جس میں مجالس شوریٰ کے قیام اور انتخابات کے اجراء کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب جدہ۔ ینبع۔ طائف اور مدینہ کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں۔ مدینہ میں جو لوگ منتخب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

عبد الجلیل مدنی۔ سید وشیشہ۔ ابو بکر داغستانی۔ سعود وشیشہ۔ احمد کماخی۔ کمال خوجہ۔ ان لوگوں میں مکہ معظمہ کی مجلس الشوریٰ العام کے لیے شیخ عبد الجلیل مدنی۔ اور شیخ سید وشیشہ منتخب کیے گئے ہیں۔

جدہ میں حسین علی رضا، علی سلامہ، سلیمان قابل، عبد اللہ الترکی، عبد المتفضل اور محمد نصیف کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ ان میں سے مجلس عام کے لیے عنقریب انتخاب ہو جائیگا۔ مکہ معظمہ میں بھی انتخابات کے متعدد وقت جمع ہو گئے ہیں۔ (ام القریٰ)

ترکی سے ۹ ہزار حاجیوں کی روانگی

حکومت ترکیہ نے اپنی رعایا کو سفر حج کی اجازت دیدی ہے اور ان کے سفر کی شرائط بھی وہی ہوں گی جو وہ سب باہر جانے والے مسافروں کے لیے مقرر ہیں۔ جن لوگوں نے سمرنا اور قسطنطنیہ سے سفر حج کی اجازت طلب کی ہے ان کی تعداد ۹ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ (ام القریٰ)

مصری حجاج کا گروہ عظیم

وزارت داخلیہ مصر کو اطلاع ملی ہے کہ اس سال مصری حاجیوں کی تعداد ۱۳۰۰۰ نفوس تک پہنچی ہوئی ہے۔ ذیقعدہ کی پانچویں تاریخ کو محمل شریف کی روانگی کے لیے محفل منعقد ہوگی

اور اس میں جلالۃ الملک فواد کی طرف سے صاحب الدولت رئیس الوزراء نیابت کریں گے۔ (ام القریٰ)

قاہرہ میں اتحاد شرقی کا ایک روح پرور نظارہ

مصر کی جمعیت رابطہ شرقیہ نے مؤتمر خلافت کے موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک محفل چائے نوشی منعقد کی جس میں مصری۔ شامی۔ حجازی۔ عراقی۔ طرابلسی۔ ہندی جاوی۔ تونسی۔ افریقی۔ حضرموتی یمانی۔ فارسی۔ ترکی۔ مراکشی اور پولینڈی مسلمانوں کا ایک کافی مجمع تھا۔ مصر میں اس سے پہلے مختلف مشرقی قوموں کا ایسا اجتماع آج تک نہیں دیکھا گیا۔ چائے پینے اور دیسی کھانے کے بعد حضرت سید عبد الحمید البکری رئیس جمعیۃ رابطہ شرقیہ کھڑے ہوئے اور ایک نہایت مؤثر تقریر میں انہوں نے حاضرین کو اختلاف جنسیت و وطنیت کے باوجود اس اتحاد و یکرنگی پر مبارکباد دی۔ ان کے اس آخری فقرہ پر تمام حاضرین پھڑک اٹھے کہ:۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ جب آپ اپنے شہروں کو جائیں تو اس لیے نہیں کہتا کہ سارا مشرق ایک جسم کی طرح ایک ملک ہے اور ایک ہی غذا کھاتا ہے اور ایک احساس کو محسوس کرتا ہے تو ہمارے اور اپنے بھائیوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ رابطہ شرقیہ نہایت ہی خلوص سے احساس کرتی ہے اور تمہارے خواص کا ادراک کرتی ہے۔ اور اس چیز سے رنجیدہ ہوتی ہے جس سے تمہیں رنج پہنچتا ہے اور اس چیز سے خوش ہوتی ہے جس سے تم خوش ہوتے ہو۔

پھر ڈاکٹر منصور فہمی کھڑے ہوئے جن کے سحر نگار قلم کی تمام عربی دنیا میں شہرت ہے اور انہوں نے مشرق کی بیداری اور اس کی حیات جدیدہ کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے جناب صدر کے قول پر اتنا اور اضافہ کر دیا کہ:۔

ہمارے آمال بھی مشترک ہیں اور آلام بھی مشترک ہیں اور یہی چیزیں ہمارے اہلین و متالمین کے درمیان ربط و تعلق کی باعث ہیں۔ ہمارے اس رابطہ باہمی کو تعصب سے موسوم کر کے ہم پر بڑی زیادتی کی گئی ہے۔ حالانکہ جو لوگ ہم کو تعصب کا الزام دیتے ہیں وہ خود ہی متعصب اور ظالم ہیں اور ظالم بھی ایسے کہ انسانیت کے دشمن ہیں۔ یہ تعصب کی تہمت اگر ہم پر محض ہمارے جائز مطالبات کی بنا پر ہے تو بیشک ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہم متعصب ہیں اس پر بڑی ورزش کے ساتھ ایمان رکھتے رہیں۔ (الشوریٰ)

سوئز میں وفد ہندی کا خیر مقدم

۲۴ مئی کو ہندوستان کا جہاز جس میں ہندی وفد کے ارکان مؤتمر اسلامی کی شرکت کے لیے حجاز جا رہے ہیں سوئز پہنچا اور جدہ جانے کے لیے ایک دوسرے اسٹیمر میں منتقل ہو گیا۔ کیونکہ ہندوستان کے تمام جہاز بمبئی سے سیدھے سوئز آتے ہیں۔

ان حضرات (قافلہ) کی آمد کی اطلاع پا کر جمعیت رابطہ شرقیہ نے ۱۶ مئی کی شام کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور ان معزز مہمانوں کی تکریم کے لیے اپنے معتمد سوئز محمد بک الدیدی کو حسب ذیل تار دیا:۔

"رابطہ شرقیہ آپ کو تکلیف دیتا ہے کہ جمعیت خلافت ہندیہ کا جو وفد کل رات کو سوئز پہنچا ہے اور جس میں مولانا سید سلیمان ندوی صدر، اور مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی اور سید شعیب قریشی ارکان کی حیثیت سے شامل ہیں اس کا شاندار استقبال کریں۔ اور ان بزرگوں سے درخواست کریں کہ مؤتمر سے واپسی پر قاہرہ کو آپ کی تشریف آوری کا شرف حاصل ہونا چاہیے۔" (الشوریٰ)

سویداء میں فرانسیسیوں کی خستہ حالی

آج کل جبل دروز کی شام نے سویداء کا سخت محاصرہ کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ شہر سے نکل کر کوئی بھی کنوئیں تک نہیں جا سکتیں۔ چند روز ہوئے کہ ایک فوجی جماعت شہر سے نکل کر پانی لانے کے لیے قریب کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ میں مجاہدین دروز کی ایک جماعت نے یکایک اسے آن لیا اور وہ فرانسیسی دستہ اپنے بہت سے سپاہیوں کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آخر کار فرانسیسی دستہ واپس ہوئے جہاز ... پر پانی لانے کے لیے مجبور ہو گئے۔ (الشوریٰ)

حوران میں بغاوت کی آگ

حوران کے بہت سے شیوخ قریہ ذنیبہ میں جمع ہوئے اور زعمائے دروز سے مشورہ ہو کر طے پایا کہ حورانی قبائل بھی فرانس کے خلاف بغاوت کر دیں۔ اور جو حورانی شیوخ فرانس کے دوست بنے ہوئے ہیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ اس کے بعد دروزی مجاہدین میں ایک جماعت ان کے ساتھ حوران گئی اور اس نے فرانس کے خلاف عام بغاوت کا اعلان کر دیا۔ (الشوریٰ)

مغربی فوجوں میں غدر

مغربی فوجوں کے متعلق عنقریب آیا ہے کہ وہ گروہ در گروہ

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کریں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ دونے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر:۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہی جداگانہ ہے

زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چسپت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار و دیگر مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ /۔

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت ... محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول ... جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دار الہ دروازہ ریاست پٹیالہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک ایسی مہلک بیماری مستورات میں عام ہے ...

منیجر دار الشفاء در بھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... علاوہ محصول ڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قیمت اخبار الجمعیۃ

ملک غیر سے سالانہ ... ششماہی پانچ روپیہ۔ ہندوستان سے سالانہ ... ششماہی تین روپیہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں ... بائیسویں۔ چھبیسویں اور تیسویں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیت دہلی

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

عید اضحیٰ
یا
حقیقت اسلامی کا ایک درس

عید اضحیٰ اسلام کا سب سے بڑا تہوار ہے اس تہوار کی سی شان صرف اسلام ہی کے تہواروں میں نہیں بلکہ تمام مذاہب و اقوام عالم کے تہواروں میں بھی نہیں پائی جاتی۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کا سمٹ کر ایک مرکز پر جمع ہونا کہ ہر امیر و غریب اور کبیر و صغیر کا ایک فقیرانہ چادر میں لپٹ کر عقیدت دنیا... ایک چھوٹی سی چار دیواری کے گرد ہر شخص کا دیوانہ وار چکر لگانا اور پھر تین دن کے اندر... کو اپنے معبود کی رضا و خوشنودی پر قربان کر دینا... یہ سب ایسی باتیں ہیں... دنیا کا سب سے بڑا انسانی تہوار بنا دیا ہے۔

یہ تو عید اضحیٰ کا ایک ظاہری پہلو ہے لیکن اسلام ظاہر پرست نہیں ہے اس کے ہر ظاہر میں ایک باطن اور ہر صورت ایک شاہد حقیقت جلوہ آرا ہوتا ہے... پس اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ عید اضحیٰ کے ان اوپری مظاہرات میں کونسی باطنی تعلیم مضمر ہے۔

یہ تہوار ملت حنیفی کے سب سے پہلے داعی حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان کارنامہ کی یادگار ہے...

بھوپال کے اہل خیر کا شکریہ

ماہ مارچ ۱۹۲۵ء میں حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی کی تحریک سے ریاست بھوپال کے بعض حضرات نے جن کے دل میں تبلیغ اسلام کا درد موجود ہے شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علمائے ہند کو مستقل امداد دینے کا وعدہ فرمایا تھا چنانچہ اسوقت سے لیکر اب تک یہ اہل خیر برابر شعبہ کی امداد کرتے رہے ہیں۔

مارچ ۱۹۲۵ء سے آخری قسط تک جناب مظفر حسین خاں صاحب کی معرفت دفتر کو... وصول ہو چکے ہیں۔ ہم آج ان حضرات کی فہرست چندہ کی مجموعی رقوم کے ساتھ شائع کر رہے ہیں اگر دوسرے مقامات پر بھی مسلمان اپنے فرض کو اسی طرح محسوس کریں اور کوئی صاحب ماہوار چندہ جمع کر کے جمعیۃ علماء کے دفتر میں ارسال فرمادیا کریں تو تبلیغ کے راستہ میں جو مالی مشکلات حائل ہیں وہ بڑی حد تک رفع ہو جائیں۔ ہم جناب مظفر حسین خان صاحب کے خصوصاً اور دیگر حضرات بھوپال کے عموماً نہایت مشکور ہیں۔

قاضی فیاض حسین صاحب وکیل
منشی داؤد احمد صاحب وکیل
مولوی عبد الرشید صاحب

...

نافذ کیا جائے۔ ہمارا صحیح نظریہ یہ ہے کہ شریعت کے جن مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں یا ہو سکتے ہیں ان کو تو بالعموم نافذ کیا جائے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں تمام فرقوں کو آزادی دی جائے اس شرط کے ساتھ کہ ان کی آزادی عمل دوسروں کے عقائد سے متصادم نہ ہونے پائے۔

یہی نصب العین ہے جس کے لئے جمعیت العلماء اور جمعیت خلافت متحدہ سعی و جہد کر رہی ہیں۔ اگر عقل سے کام لیا جائے تو کسی مسلمان کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مگر تنگ نظری کا برا ہو کہ پہلے اس پاک اور صحیح مقصد کی راہ میں وہ لوگ حائل تھے جو نجدی "کافروں" سے دشمنی رکھنا عین اسلام سمجھتے ہیں، اور اب اس کے خلاف وہ لوگ اپنا زور صرف کر رہے ہیں جو نجدی "فرشتوں" کو تمام غلطیوں اور بشری خطاؤں سے مبرا سمجھتے ہیں۔

صبر و سکون کی ضرورت

مگر حجاز کے ان حالات پر اظہار افسوس کرنے کے ساتھ ہی ہم مسلمانان ہند کو یہ مشورہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ دامن صبر و شکیب کو ہاتھ سے نہ چھوڑ دیں جمعیت العلماء اور جمعیت خلافت کے وفود اسوقت حجاز میں موجود ہیں ان کے علاوہ جاوا، روس...

جنت البقیع کا انہدام

سندھ کا بہترین مسلمان نمائندہ

آپ کا فرض

شرقیات

عالم اسلامی

ریف

ریف کے ایک غدار قبیلہ کی وطن کشی

قائدین ریف کا قتل عام

لندن ۱۳ جون - تطوان کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جب پچھلے سال ہسپانوی فوجیں فرانسیسی کر سٹیشنوں سے نکل گئی تھیں اس وقت مجاہدین ریف نے قبیلہ اخمیس کے آدمیوں کا خوفناک طریق پر قتل عام کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے انتقام میں اب اس قبیلہ والوں نے یہ سفاکانہ حرکت کی ہے کہ امیر محمد بن عبد الکریم کے مقرر کردہ جس قدر قائدین تھے ان سب کو ذبح کر ڈالا۔ ان کی لاشیں مزبلہ پر پھینک دیں اور ان کے سروں کی بازار میں نمائش کی۔ قبیلہ اخمیس کے سرداروں نے حکم جاری کیا ہے کہ علاقہ جبالہ میں جس قدر ریفی اور غماری ملیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ ہرگز کسی پر رحم نہ کیا جائے۔ اور اس حکم کی فوراً تعمیل کی جائے۔ مقام بوندیر میں امیر محمد بن عبد الکریم کے مقرر کردہ حاکم کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا گیا۔ بیچارہ کچھ رقم لیکر فرار ہونا چاہتا تھا کہ بین الاقوامی منطقہ میں پہنچکر اپنی جان بچائے۔ (انگلشمین کا خاص تار)

جہاد ریف کا دم واپسیں

طنجہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ تازہ کے علاقہ میں متعدد فسادات ہوئے ہیں باغیوں نے مسکدل کے قریب فرانسیسی چوکیوں پر حملہ کیا لیکن ان کا حملہ منتشر کر دیا گیا۔ (انگلشمین کا خاص تار)

غازی عبد الکریم کا مستقبل

پیرس ۱۳ جون - آج فرانسیسی دفتر خارجہ میں مسئلہ ریف کے متعلق فرانس و ہسپانیہ کانفرنس شروع ہو گئی۔ اس میں ریف کی فوجی - سیاسی اور اقتصادی حیثیت پر غور کیا جائے گا اور اس کے ساتھ غازی عبد الکریم کی قسمت کا فیصلہ بھی کیا جائیگا جن کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ مدغا سقر بھیجنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

بلاد عرب

مجاہدین شام کے فاتحانہ حملے

شامی حدود پر بخاری فوج کی تاخت

بیت المقدس ۱۴ جون - عربی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کے وقت فرانسیسی فوجوں کو شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اور مجاہدین نے بعلبک - بیاق - اور طرابلس پر سخت حملے کئے ہیں۔ ستی پر جن دروزی فوجوں نے فرانسیسی افواج کا مقابلہ ...

کیا تھا وہ اب سب کی سب غوطہ میں پہنچ گئی ہیں اور دمشق خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہابی افواج کے کئی دستے غیر رسمی طریق پر شامی حدود میں گھس آئے ہیں اور انھوں نے ضلع حمص کے قبائل کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ عربوں کا خیال ہے کہ بغاوت دروز کے مقابلہ میں فرانسیسی حکام جو جابرانہ طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ اینر شامی حکومت مستعفی ہو جائے گی۔

فرانسیسی حکومت حالات کی نزاکت سے انکار کرتی ہے۔

معاہدۂ موصل پر عراقی مجلس کی مہر تصدیق

بغداد ۱۴ جون - (حکومت عراق کی) مجلس نے معاہدہ موصل کی تصدیق کر دی۔

معاہدۂ موصل کی تصدیق پر عراق میں اظہار مسرت

عراق اور ایران کے تعلقات

بغداد ۱۶ جون - پارلیمنٹ اکتوبر تک کے لئے ملتوی ہو گئی ہے۔ صلحنامہ موصل کی توثیق کے متعلق تمام ملک میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔

امید کیجاتی ہے کہ جون کے ختم پر امیر فیصل اپنے طبی علاج کی تکمیل کے لئے انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ غالباً ان کی جگہ سابق شاہ حجاز امیر علی کام کرینگے۔

شاہ ایران نے عراق کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کے متعلق اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ایک وفد جو ایک وزیر اور مندوبین پر مشتمل ہے ایران روانہ ہو رہا ہے۔ اور ایک وفد یہاں ایران سے آرہا ہے تاکہ دونوں ممالک کے دوستانہ تعلقات مستحکم ہو جائیں۔

ٹرکی و عراق کا اقتصادی سمجھوتہ

بغداد ۱۶ جون - ٹرکی نے عراق کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ ٹرکش پٹرولیم کمپنی خراج شاہی کی شرح فی صدی کے بجائے ۵ لاکھ پونڈ ادا کرے۔

ایران

ایران کا جدید وزیر خارجہ

طہران ۱۵ جون - تقی زادہ نے وزارت خارجہ کا عہدہ قبول کر لیا ہے اس لئے ان سے درخواست کی گئی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے برلن سے واپس آجائیں۔

ولیعہد ایران سخت بیمار ہیں

طہران ۱۳ جون - خبر آئی ہے کہ شاہپور ولیعہد ایران خطرناک طور پر علیل ہو گئے ہیں۔

> **اعلان تعطیل**
>
> بتقریب عید اضحیٰ دفتر "الجمعیۃ" ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک بند رہے گا لہٰذا قارئین کرام ۲۶ جون ۱۹۲۶ء کے پرچہ کے منتظر نہ رہیں۔
>
> (منیجر "الجمعیۃ")

ممالک غیر

لارڈ چیمسفورڈ کا نیا عہدہ

لنڈن ۱۴ جون - ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ نے نیو ساؤتھ ویلز کے ایجنٹ جنرل کا عہدہ عارضی طور پر قبول کر لیا ہے۔

جمعیۃ اقوام سے برازیل کی علیحدگی

جنیوا ۱۴ جون - لیگ اقوام کے سکرٹری کو حکومت برازیل کے وزیر خارجہ کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں برازیل کا یہ فیصلہ مذکور ہے کہ وہ معاہدہ کی دفعہ ۱ کے مطابق لیگ اقوام کی ممبری سے علیحدہ ہو جائے۔ تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ برازیل آئندہ ستمبر میں لیگ کی جمعیۃ کے اجلاس میں شرکت نہ کریگا۔

سلطان محمد سادس کا حسرتناک جنازہ

سان ریمو ۱۴ جون - کل سابق سلطان محمد سادس کی نعش ... کو منتقل کر دی گئی۔ جنازہ کے ہمراہیوں میں نہایت سادگی تھی۔ صرف ایک گاڑی جس پر تابوت رکھا ہوا تھا اور دو دوسری گاڑیاں ساتھ تھیں جن میں ... لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ جنازہ ایسی سڑکوں سے گذر گیا جن پر بہت کم آمد و رفت ہوتی ہے۔

ہندوستان

حیدرآباد میں ایک ہیجان انگیز واقعہ

مسٹر وامن نائک کی جان پر حملہ

پونہ ۱۴ جون - اخبار ٹائمز آف انڈیا نے ایک بہت ہی ہیجان انگیز خبر شائع کی ہے جس کا تعلق حیدرآباد کی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر وامن نائک سے ہے جو ایک مشہور جاگیردار اور حضور نظام کے وفادار رعایا ہیں اور جنھوں نے تحریک خلافت میں ایک نمایاں حصہ لیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ۸ جون کو ان کی جان لینے کی کوشش ان کے بیگم پیٹ والے مکان پر ایک عرب نے کی تھی جس کا نام احمد منصور ہے اور جو خنجر اور تلوار سے مسلح تھا اور تین آدمی اور اس کے ہمراہ تھے جو اس مقام کا پہرہ دے رہے تھے۔ خوش قسمتی سے مسٹر نائک اس موٹر میں نہ تھے جسے اس شخص نے روکا۔ فوراً مسٹر نائک کو اطلاع دی گئی جو شہر میں تھے۔ پولیس سے مدد طلب کی گئی اور ایک پہرہ ان کے مکان پر لگا دیا گیا اور عرب گرفتار کر لیا گیا۔

مسلمانان پانی پت کا تار وائسرائے کے نام

صوفی محمد اقبال صاحب ۱۵ تاریخ کو پانی پت سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حسب ذیل تار وائسرائے کی خدمت میں ارسال کیا گیا:-

"حکومت پنجاب کے موجودہ طریق سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ قوانین پنجاب ایکٹ کی دفعہ نمبر ۱۴۳ کے پردہ میں اسکا مقصد یہ ہے کہ وہ مسلمانان پانی پت کے مسلمہ رسم و رواج میں مداخلت کرے جو عید الاضحیٰ جیسے مقدس موقعہ پر مسلمانوں کی مذہبی آزادی کے حامی و محافظ ہیں اگر امسال لوکل گورنمنٹ نے اس قسم کی کارروائی کی تو وہ نہ صرف خطرناک ہوگی بلکہ ایک قدیم اور مستقل مسلمہ رواج کے خلاف جدید انحراف ہوگا اور مقامی خاص حالات کو مدنظر رکھتے ...

ہوئے اس سے جدید مشکلات پیدا ہو جائیں گی جن میں شاید گورنمنٹ کو بھی تکلیف ہو۔ مثلاً دہلی میں خاص خاص راستوں کا تعین ہر سال کے لئے ایک سالانہ مصیبت ثابت ہوئی ہے۔ اس معاملہ پر ہز اکسلنسی ضرور توجہ فرمائیں۔

مدراس سے لاہور تک آگ کا طوفان

مدراس ۱۵ جون - ناگا پٹم کے محلہ گرین اسٹریٹ میں آج دوپہر کو آگ لگ گئی جس کی وجہ سے بیس مکانات بالکل تباہ ہو گئے آگ کا بہت زور تھا اور پھیلتی معلوم ہوتی تھی لیکن ریلوے کے افسروں اور آدمیوں کی کوشش سے رک گئی اور بجھا دی گئی۔

مدراس ۱۵ جون - کل دوپہر کے وقت رایاپورم میں آگ لگ گئی۔ یہ بہت بڑا علاقہ ہے جس میں ایک ہزار سے اوپر مکانات ہیں آگ نے بہت سوں کو بے گھر کر دیا اور بہت سامان کا نقصان ہوا چھ ہزار روپیہ سے زیادہ نقصان کا تخمینہ ہے۔ جان کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ آتشزدگی کا سبب معلوم نہ ہو سکا مگر پولیس کو کسی جرم کا شبہ نہیں ہے۔

کل ہی کے ایک اور واقعہ کی اطلاع ملی ہے جو موٹے ٹھوٹم واشرمین پیٹ میں ہوا لیکن آگ کچھ نقصان کرنے سے پہلے ہی بجھا دی گئی۔

لاہور ۱۵ جون - مغلپورہ کے ریلوے ورکشاپ کے بجلی کے کام کے حصہ میں سخت آتشزدگی وقوع پذیر ہوئی اور قبل اس کے کہ آگ بجھائی جا سکے کئی لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا تھا۔

فساد راولپنڈی کی اصلی وجہ

شملہ ۱۵ جون - اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ راولپنڈی کا فساد دہانی سنگھ سبھا کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے ۱۳ جون کو سکھ سبھا نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا جس کے متعلق اس نے پہلے کوئی اطلاع نہیں دی تھی جامع مسجد کے پاس سے یہ جلوس گزرا اور باوجود درخواست کے باجہ بجانے سے باز نہ آیا چند سرکردہ آدمیوں کی مداخلت سے فسادات رک گئے لیکن سنگھ سبھا کے اس فعل پر مسلمانوں نے اظہار ناراضگی کیا اور ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کی درمیانی شب کو فسادات شروع ہو گئے۔ پولیس فوراً پہنچ گئی لیکن مشکل یہ تھی کہ مال و املاک پر متفرق طور پر حملے کئے جا رہے تھے۔ کنگز رائل رائفل رجمنٹ بلائی گئی۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے پہلے حالات پر قابو پا لیا گیا۔ فوج اور پولیس نے مجمع پر گولی نہیں چلائی حملے فرداً فرداً ہو رہے تھے۔ دو فرقوں کے درمیان تصادم نہیں ہوا۔ ہندو اور مسلمان مجروحین کی تعداد ۲۳ - اور مسلمان مقتولین کی تعداد ۸ ہے۔ مالی نقصانات بے انتہا ہوا۔ مذہبی عمارتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ راولپنڈی سے بعد میں اطلاع آئی ہے کہ ۱۴ نفوس مقتول اور ۵۰ مجروح ہوئے۔ پولیس یا فوج نے گولی نہیں چلائی۔

فساد راولپنڈی کے مزید حالات

شملہ ۱۶ جون - راولپنڈی سے جو اطلاعات بعد کو موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جائداد کا اور مالی نقصان اس سے کہیں زیادہ پہنچا ہے جتنا کہ ظاہر کیا گیا ہے بنک کی منڈی میں کم سے کم ۱۷۲ دوکانیں جلا دی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ دس گودام۔ ایک مکان۔ دو موٹریں اور ۲۱ آہنی صندوق بھی جلائے گئے ہیں۔ فسادات کے باعث جو نقصانات ہوئے ہیں ان کے متعلق مختلف تخمینے دئے جا رہے ہیں۔ دولت پر آگ بجھانے والے انجن نہیں مل سکے اور ایک انجن آگ لگنے کے دوسرے دن چھاؤنی سے لایا گیا۔

مقتولین و مجروحین کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱ مسلمان ۲ ہندو اور ایک سکھ مارے گئے ہیں ان میں سے ایک گولی کے زخموں سے مارا گیا اور ایک بندوق کے نشانہ کا شکار ہوا۔

کل شام تک شفاخانہ میں ۴۹ مجروحین داخل کئے گئے تھے۔ ان زخمیوں کے زخم بظاہر لاٹھی یا دھار دار آلوں کے معلوم ہوتے ہیں۔ مجروحین میں سے ۲۷ مسلمان ۱۲ ہندو اور ۷ سکھ تھے۔

تقریباً تمام ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ڈپٹی کمشنر بعض ممبروں کی مدد سے اتحاد قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہندو دوکانداروں کو دوکانیں کھولنے کی ترغیب دے رہا ہے۔ مگر اب تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

شہر کے دروازوں پر فوجی پہرہ لگا ہوا ہے۔ اور کوئی شخص باہر سے بلا اجازت شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔

راجہ نریندر ناتھ - ڈاکٹر گوکل چند نارنگ اور سردار اجاہت سنگھ جو لائلپور سے آئے تھے انہیں اجازت حاصل کر لینے کے بعد شہر میں داخل ہونے دیا گیا ہے۔ یہ تینوں اشخاص مفصل تحقیقات کرنے میں مشغول ہیں۔

اب صورت حال پر سکون ہے۔

فساد راولپنڈی کے متعلق حکومت کی ہدایات

لاہور ۱۶ جون - محکمہ معلومات (حکومت پنجاب) کے ڈائرکٹر نے اخبارات کے اڈیٹروں کے نام ایک خط جاری کیا ہے جس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ راولپنڈی کے متعلق اس قسم کی خبروں کو شائع کرنے سے احتراز کریں جن سے فرقہ وارانہ جذبات کے بھڑکنے اور امن عامہ کے نقض کا اندیشہ ہے۔ ڈائرکٹر نے لکھا ہے کہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ بالا درخواست کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی ہے اور اشتعال انگیز خبروں اور مضامین کو سنسنی خیز عنوانات کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ حکومت مجبور ہو جائے گی کہ قانون کے مطابق کارروائی کرے۔

راولپنڈی میں سکون

راولپنڈی ۱۷ جون - شہر میں سکون ہے۔ فوج و پولیس کی تدابیر بطور حفظ ما تقدم جاری ہیں۔ ہندوؤں کی دوکانیں ابھی تک بند ہیں۔ ایک سکھ گذشتہ شب کو زیر دفعہ ۱۴۴ گرفتار کیا گیا اور دو یا چار ہندو جنہیں کل گرفتار کیا گیا تھا شام کو ضمانت پر چھوڑ دئے گئے۔ ان لوگوں پر ایڈیشنل اسسٹنٹ کی عدالت میں زیر دفعات ۱۴۴ (تعزیرات ہند) ۱۹ (قانون اسلحہ) مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

راولپنڈی کے قریب ایک اور فساد

راولپنڈی ۱۷ جون - آج صبح کو راولپنڈی سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر رام کنڈ میں فساد کی خبر سنی گئی ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض شوریدہ سروں نے ہندوؤں کے ۲۲ مکانات کو جن میں ایک گوردوارہ بھی شامل ہے آگ لگا دی۔ اطلاع دی گئی ہے کہ تین آدمی جن میں ایک سربرآوردہ ساہوکار لچھمن اور اس کا بیٹا بھی تھا مارے گئے اور ۱۲ ہندو زخمی ہوئے۔ آج صبح فوج اور پولیس راولپنڈی سے رام کنڈ گئی ہے۔ اس فساد کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع ہنوز موصول نہیں ہوئی ہے۔

نواح راولپنڈی میں فسادات کا سلسلہ

راولپنڈی ۱۷ جون - اب جبکہ راولپنڈی میں امن قائم ہو گیا ہے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد) کے پٹھانوں کے ایک جرگہ نے سعید پور پر حملہ کیا۔ دو کو جان سے مار ڈالا اور چھ کو زخمی کیا۔

ایک ہندو انسپکٹر پولیس کے خلاف استغاثہ

مسجد اور قرآن شریف کی توہین

کلکتہ ۱۶ جون - فسادات کلکتہ کے سلسلہ میں ایک مسجد کے متولی کی درخواست پر ایڈیشنل چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے انسپکٹر آر - ڈی - گھوسال کے خلاف آج سمن جاری کیا تھا۔ مدنی

دار الحکومت

دفتر انکم ٹیکس کے متعلق ایک شکایت

دہلی کے دفتر انکم ٹیکس کے متعلق یہ عام شکایت سنی جاتی ہے کہ جن شرفا کو وہاں جانا پڑتا ہے ان کے بیٹھنے کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے۔ اور سخت گرمیوں میں ان کو ایسی جگہ بیٹھنا پڑتا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ سنا ہے کہ وہاں مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام نہیں ہے۔ چونکہ اس محکمہ سے صرف انہی لوگوں کا تعلق ہے جو دولتمند اور اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم محکمہ انکم ٹیکس کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ حتی الامکان وہاں جانے والوں کی آسائش کا اچھا انتظام کر دیں۔

فراشخانہ میں قیام امن کی کوشش

کل شب کو محلہ فراشخانہ کے ذی اثر ہندو و مسلمان جناب حکیم محمود علی خاں صاحب ناہر کے مطب میں امن غرض سے جمع ہوئے کہ محلہ میں امن و امان قائم رکھنے کی تجاویز پر غور کیا جائے۔

جناب حکیم محمود علی خاں صاحب نے یہ رائے پیش کی کہ اتوار کے روز صبح ۷ بجے تمام ہندو مسلمان با اثر اہل محلہ جمع ہو کر محلہ میں ہر ایک کے مکان پر گشت کر کے ان کی ہر طرح تسلی اور تشفی کریں۔ اور تین دن تک جو قربانی کے مقررہ دن ہیں ان ایام میں ہر ایک گلی کوچہ میں پھر کر معلوم کریں کہ کسی کو کچھ تکلیف یا شکایت تو نہیں تاکہ اسکے دفعیہ کی کوشش کی جائے۔

راقم مولانا حفیظ الدین۔

دہلی میں مزید پہرے

دہلی ۱۷ جون - یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر آصف علی اور لالہ پیارے لال رکن مجلس وضع قوانین ہند نے اسپیشل پولیس آفیسروں میں بھرتی ہونے سے انکار کر دیا ہے مسٹر آصف علی نے ارکان یونٹی کمیٹی کے سوشل ایسوسی ایشن سے بھی استعفیٰ دیدیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انسپکٹر پولیس اور انگریز سارجنٹ پہروں پر گشت لگا رہے ہیں تاکہ پہرہ داروں کو مشغول و مستعد رکھیں۔ آج شہر کے مندرجہ ذیل مقامات پر مسلح پہرے اور لگائے گئے ہیں۔

بارہ ٹوٹی - چوڑی - قطب روڈ - صدر بازار - عید گاہ - عالمگیر روڈ - پل مٹھائی - کشن گنج - سبزی منڈی - روشن آرا روڈ - پل بہار گنج - پہاڑ گنج بازار - بلی ماران - مٹن روڈ - ریلوے اسٹیشن - نہر سعادت خاں - ہاتھی والا کنواں - چھوری - پھاٹک حبش خاں - اسپلنیڈ روڈ - گندا نالا - چھوٹا بازار - نئی سڑک - حوض قاضی - بازار سیتا رام - چاوڑی انگوری - گلی قاسم جان - ایجرٹن روڈ - فراش خانہ - اجمیری دروازہ - بارہ دری شیر افگن خاں - تراہا بیرام خاں - چھوٹا دروازہ - پھٹی دالان - چوڑی والان - کلاں مسجد - گلی کلیان پورہ۔

ہندو مہا سبھا کی پر امن اشتعال انگیزی

ایام بقر عید میں ہندوؤں کو ہڑتال کا مشورہ

دہلی ۱۸ جون - صوبہ کی ہندو سبھا کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۷ جون کو منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے منظور کی گئیں:-

ہندو سبھا کو اس امر سے نہایت صدمہ ہے کہ اس سبھا اور دوسری ہندو انجمنوں کی دو سالہ مسلسل سعی کے باوجود مقامی حکومت اور دہلی کے مسلمانوں کو اس حقیقت کا احساس نہیں ہوا کہ پہاڑی دھیرج کے راستہ سے قربانی کی گائے کو نکالنا وہاں کی ہندو آبادی کے جذبات و احساسات کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے۔ یہ سبھا ایک مرتبہ پھر اس فیصلہ کے خلاف پر زور احتجاج کرتی ہے جس میں مقامی حکومت نے قربانی کی گائے کو پہاڑی دھیرج کے راستہ سے لیجانے کی اجازت دیدی ہے۔ اس رنج و صدمہ کا کافی احساس رکھنے کے باوجود جو ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی مخالفت سے انہیں پہنچے گا یہ سبھا اس پر زور دیتی ہے کہ ہندو ہر قسم کے اشتعال کے مقابلہ میں پر امن رہیں۔ یہ سبھا ہندوؤں کو یہ بھی مشورہ دیتی ہے کہ وہ ان دنوں میں تمام کاروبار بند کر کے امن کے ساتھ اپنے مکان میں رہیں تاکہ ان کے غصہ کا اظہار ہو سکے اور نقض امن کا امکان باقی نہ رہے۔

سبھا کو یہ معلوم کر کے تعجب اور صدمہ ہوا ہے کہ پہاڑی دھیرج کے لالہ رام چند کو شادی کے جلوس کے لئے باجہ کا لائسنس دیا گیا تھا جسے دہلی پولیس نے سالہا سال کے رواج سے قطع نظر کر کے مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق ایسی جدید پابندیاں عاید کیں جن سے ہندوؤں میں سنسنی پیدا کر دی ہے۔ یہ سبھا ان جدید پابندیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ مقامی حکام ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ ہندوؤں کی شکایات رفع کر دینگے۔

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کا دوسرا سالانہ اجلاس

عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خان صاحب کا خطبہ صدارت

(گذشتہ سے پیوستہ)

میرے دوست مسٹر ٹی جی کمبر ایونس سابق فزیشن و سرجن ہز ایکسلنسی وائسرائے جو آج کل لندن میں ایک کامیاب مطب کے مالک ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ انہوں نے دوران ملاقات میں ایک مرتبہ مجھکو حاوی کبیر کا ایک قلمی نسخہ جو ان کے پاس موجود تھا دکھلایا اسکا انگریزی ترجمہ وہ آجکل زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ طب یونانی کے متعلق انہوں نے اپنی خوش نظری و وسیع معلومات سے وقتاً فوقتاً اس امر کا اعتراف کیا کہ میں اس فن کے اصولوں کو نہایت مفید اصولوں پر مشتمل دیکھتا ہوں اسی طرح گورنمنٹ ہند کے سابق سرجن جنرل سر پارڈی لوکس محکمہ تعلیم و حفظان صحت گورنمنٹ ہند کے سابق سکرٹری میرے کرم فرما سر ہنری شارپ جو بہ امتیاز اپنی قابلیت علمی کے ممتاز درجہ رکھتے ہیں اُن ہر دو حضرات کی تقاریر اس امر کی کافی شاہد ہیں کہ ان کے معتقدات طب قدیم کی نسبت کتنے ارفع و اعلیٰ ہیں میں نے ان بزرگ ترہستیوں کا ذکر جس کو آپ بالکل غیر ضروری خیال فرماتے ہونگے محض اس وجہ سے کیا کہ کوئی اہل الرائے تا وقتیکہ اس کو اس فن سے واقفیت نہو کوئی رائے قائم نہیں کرسکتا غیر ذمہ دار ڈاکٹروں کے بیجا اعتراضات کی جانب ہمیں مطلق نہ توجہ کرنی چاہیئے۔

برادران فن یہ مسئلہ مسلم ہے کہ مشاہدے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ آپ ایک طبیب و ڈاکٹر کے ساتھ کسی بیمار کو ایک ایسے جنگل میں بھیجدیں کہ جہاں جڑی اور بوٹیوں کا ذخیرہ ہو تو میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب اس مقام پر معذور و عاجز نظر آئیں گے۔ اسی طرح اگر یورپ سے ادویات کا سلسلہ آمد و رفت کسی وجہ سے بند ہوجائے تو خیال فرمایئے کہ ڈاکٹر صاحبان کی کیا پوزیشن ہوگی۔ نزلہ وبائی کے موقع پر حکومت اور ہندوستانی پبلک نے کافی دوائی طب قدیم کے اصولوں کا موازنہ کرلیا جس کے اظہار کی اس موقع پر چنداں ضرورت نہیں سمجھتا۔ ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی منصف مزاج یہ کہہ سکتا ہے کہ طب قدیم کی بنیاد غیر سائنٹفک اصولوں پر رکھی ہوئی ہے؟

حضرات اب میں اپنا زیادہ وقت صرف نہیں کرونگا صرف دو امور کی جانب آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔

(۱) صوبہ یوپی کی درسگاہوں کے لئے ایک مضبوط یونانی کورس مرتب کرنیکے مسئلہ پر آپ کو غور کرنا چاہئے اور چونکہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اس لئے میرے خیال میں مناسب ہوگا کہ آئندہ کسی موقعہ پر انجمن کا ایک خصوصی اجلاس طلب کیا جاوے اور اس میں صوبہ کے تمام اطبا کو خصوصیت کے ساتھ دعوت شرکت دی جائے تاکہ اچھی طرح تبادلہ خیالات کا موقع ملے۔

(ب) ہمارے صوبہ کی درسگاہوں سے جو فارغ التحصیل طلبا، فن پبلک کی خدمت کے لئے تیار ہوتے ہیں افسوس ہے کہ ان کی کچھ حوصلہ افزائی نہیں ہوئی آپ سال گذشتہ میں اسی قسم کا ایک رزولیوشن پاس کرچکے ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو گورنمنٹ نے جو رقم بالشرط دی ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ دیہاتوں میں ہسپتال قائم کئے جائیں تو ان ہسپتالوں میں بجائے ڈاکٹروں کے یونانی اطبا کا تقرر کیا جاوے۔ اگرچہ اس تحریک پر عرصہ سے توجہ ہورہی ہے اور صوبہ کے بعض ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل بورڈوں نے قلیل تنخواہوں پر اطبا کا تقرر کرلیا ہے لیکن میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اس پر اکتفا نہ فرمادیں حالات بہت کچھ تبدیل ہوچکے ہیں۔ اس مسئلہ میں گورنمنٹ سے استدعا کرنے کے متعلق ضرورت نہیں ہمیں اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا چاہیئے میں مؤدبانہ مگر نہایت زور کے ساتھ آپ کو توجہ دلاؤں گا کہ صوبہ کے لوکل باڈیز میں بکثرت اطبا کو نامزد کرکے بھیجا جاوے میری بحیثیت ممبر اس ناچیز معروض پر اگر توجہ فرمائی گئی اور ہر دو مذکورہ بالا باڈیز میں صوبہ کے حضرات اطبا کو نامزد کرکے بھیجا جاوے تو آپ ایک ہی سال میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس وسیع صوبہ نے ہر قریہ اور ہر شہر میں کتنے یونانی مطب قائم ہوجاتے ہیں اور یہ ایک بہترین صورت ہوگی کہ ہمارے اطبا اپنی اختراعات و ایجادات کو لوکل باڈیز میں پیش کرسکیں اور اُن کو عملی جامہ پہنانے میں دشواریاں باقی نہ رہیں۔ حضرات آخر میں میں نہایت خلوص کے ساتھ تہ دل سے مکرر شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے بہت بڑی عزت بخشی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی استعانت سے انجمن کے باقی کام کو انجام دینے میں کامیاب ہوں گا اور جلسہ کارروائی خوش اعتدالی اور ہمدردی پر مشتمل ہوتے ہوئے اختتام پذیر ہوگی۔

ماناکہ آپ خوبصورت ہیں

مگر چہرے کے داغ دھبے جھائیں آپ کو بدصورت کئے دیتے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے ہمارا مشہور و معروف

پری جمال صابن (رجسٹرڈ)

مفید مانا گیا ہے اس کی پیاری پیاری رنگت اور سست کر دینے والی خوشبو مفید اجزا جن سے چہرے کے جھائیں و سیاہی دور کر کے بدن و چہرہ کو چمکا دیتا ہے اسکے استعمال سے بدن کی رنگت نکھر جاتی ہے چہرے کو خوبصورت اور حسن کو دوبالا کرتا ہے چہرے کی تمام جھائیاں مہاسے دور کر کے مثل گلاب کے نکالتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ ایک صابندانی ایک روپیہ (عہ)

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی [illegible]

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ چینی یا ماشی قیمت سوتی قسم اول ۴ گز [illegible] گز [illegible] قسم دوم [illegible] قسم سوم [illegible] لنگی سلکی شہدی نمونہ حیدری [illegible] ریشمی مشہدی لنگی آفیسری [illegible] نقلی مشہدی [illegible] کلاہ پشاوری نمونہ سچا زرین مخملی یا ساٹن آفیسری [illegible] عام جھوٹی زری [illegible] جنٹلمین سلکی رومال فی عدد [illegible]

ملنے کا پتہ:- بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنیوالے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے۔ دن بدن آپکی مالی حالت کمزور ہورہی ہے جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اُس کا اصلی سبب آپ کو بتلادیں وہ یہ کہ آپ اپنی قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو فائدہ کس چیز میں ہے۔ اگر آپ اس کے موافق کوشش کریں تو کامیابی فی الفور ہوتی ہے۔ آپ غلط تدابیر سے ناکام ہوکر خدا پر الزام اور اُس کی مہربانیوں پر توجہ نہیں کرتے۔

خدا کیلئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو۔ بیکار نہ سمجھو۔ ہم خدائے قدوس کے روانہ کردہ علم نجوم جنتری سے آپ کو سچا راستہ بتلا کر آپکو کامیاب کرائیں گے۔ انشاءاللہ۔ اس سلسلے کہ ہم کس حد تک علم سے واقف ہیں آپ ہم سے کوئی بھی سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۸ آنے کے ٹکٹ روانہ کرکے دریافت کریں۔ اگر وہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہمیں اور ہمارا اشتہار دنیا بھر میں [illegible] آپ حلفنامہ روانہ کرکے واپس لے لیں کیا اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہئے۔ افسوس۔ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت

بصورت تسلی معاملات۔ اولاد۔ نامردی۔ جریان۔ کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی محبوب گھر بیٹھے آجاوے۔ زن و زمین میں محبت رہے۔ مقدمات میں کامیابی۔ تجارت۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔

ایک اور عنایت

اگر کوئی صاحب ۳۰ر جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کریں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش۔ روز۔ سنہ۔ وقت لکھکر روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ریلوے ٹائم معہ گھڑی پل روانہ کریں تو ہم اُنکا نام درج رجسٹر کرکے عمر بھر کا اگلا اور پچھلا حال (جنرل فیوچرس) روانہ کرینگے اور پانچ سال تک بلا خرچ ڈاک ماہوار اچھی اور بری کیفیتوں سے مطلع کیا کرینگے اس لحاظ سے آپ کا پانچ سال کے لئے صرف دس روپیہ میں ایک منجم دھقار ملازم ہوجائیگا۔ اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور یہ آخری رعایتی اعلان سمجھیں ورنہ ہم اس تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ عصہ صرف جنرل فیوچرس کا لینگے۔ ہر قسم کے تیر بہدف تعویذ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

باقی خط و کتابت معہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب۔ ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر بہار آفس نمبر ۷ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

پانچ پیسے مہینہ میں

آپ دہلی کا مشہور رسالہ پیشوا پڑھ سکتے ہیں جسکے تبلیغی، تنظیمی اور اصلاحی مضامین کی تمام ہندوستان میں دھوم مچ گئی ہے اور جسکے اجرا سے نقلی سیاسی اور مذہبی پیشواؤں میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور جس کے حضرت خواجہ حسن نظامی، حضرت مفتی محمد کفایت اللہ، حضرت مولانا محمد علی ایڈیٹر کامریڈ، حضرت مولانا عبد الماجد بدایونی، مولانا احمد سعید، مولانا مظہر الدین، مولانا حسرت موہانی جیسے بلند پایہ سیاسی و مذہبی پیشوا حضرات قلمی معاون ہیں۔ اور اسکے شایع ہوتے ہی آریہ کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

اگر آپ مسلمان ہیں اور آپکے دل میں سچا تبلیغی احساس ہے تو اس رسالہ کو ضرور منگایئے۔ ۲۰×۳۰ کی بڑی تقطیع کے ۲۴ صفحوں پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی کے ساتھ ہر انگریزی مہینہ کی ۸ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

باوجود ان خوبیوں کے قیمت ایک روپیہ سالانہ یعنی پانچ پیسے ماہوار ہے۔ نمونہ مفت منگایئے۔ اگر پسند نہ آئے تو ہمارا ذمہ۔

المشتہر

سید حسن انیس منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان۔ دہلی

پانچسو روپیہ نقد انعام

بال سیاہ کرنیوالا پوڈر خضاب

نسخہ جرمنی خضاب ایک شیشی والا اسفوف فوراً خود تیار کرلو۔ بنا بنایا خریدو۔ یا ایجنسی لے لو۔ کثیر منافع اٹھاؤ۔ دوکانداروں کے لئے روپیہ کمانے کا نادر موقعہ ہے۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کرو

باعزت روزگار کرو

اس وقت مارکیٹ میں روزانہ ہزاروں روپے کا بال سیاہ کرنے والا جرمنی خضاب فروخت ہورہا ہے۔ یہ ایک باعزت تجارت ہے۔ پس آپ بھی نسخہ سیکھ کر چند دو منٹ میں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بنا سکتا ہے۔ مستقل سینکڑوں روپیہ ماہوار کی آمدنی کرلو۔ زندگی فارغ البال سے گزارو۔ قیمت نسخہ جرمنی خضاب ایک شیشی والا اسفوف پچاس روپیہ مقرر ہے۔

(نوٹ) الجمعیۃ کے ایک سو خریداروں سے الجمعیۃ کا حوالہ دیکر طلب کرنے والوں سے فیس نسخہ ایک ماہ کیلئے صرف سات روپیہ چار آنہ معہ محصولڈاک لئے جاویں گے۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ملاحظہ کریں۔

انعام

اگر نسخہ سے خضاب فوراً تیار نہ ہو تو پانچسو روپیہ انعام لیجیے۔ اقرار نامہ انعام ہمراہ نسخہ پارسل روانہ ہوتا ہے۔

المشتہر

منیجر فردوس میڈیکل ہال امرتسر

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے) برص سفید بہق سفید و سیاہ (۶) جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) محصولڈاک تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں، ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

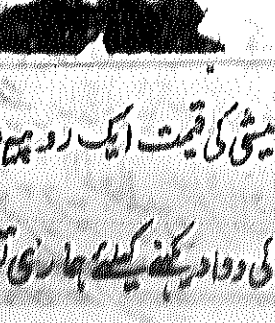

خضاب

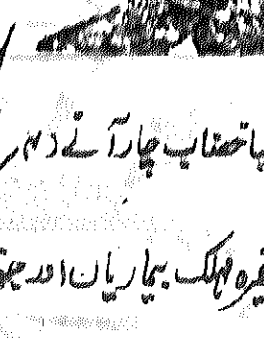

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)۔

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویدار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

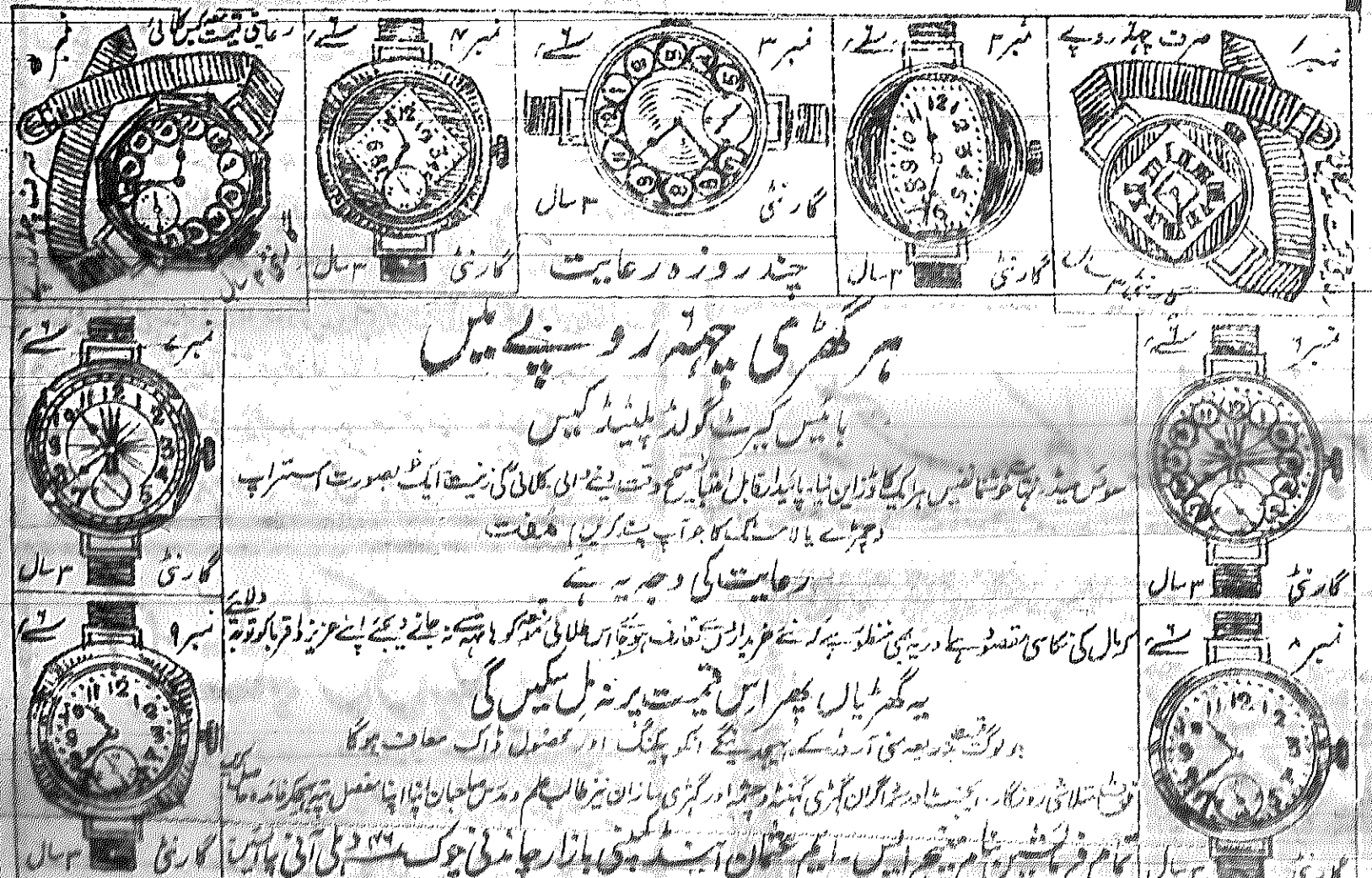

نمبر ۱ صرف چھ روپے گارنٹی ۳ سال

نمبر ۲ ۶ر گارنٹی ۳ سال

نمبر ۳ ۶ر گارنٹی ۳ سال

چند روزہ رعایت

نمبر ۴ ۶ر گارنٹی ۳ سال

نمبر ۵ رعایتی قیمت [illegible]

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

سوئس میڈ [illegible] ہر ایک [illegible] پائیدار قابل اعتبار صحیح وقت دینے والی کلائی کی زینت ایک خوبصورت اسٹراپ (چمڑے یا اسٹیل کا جو آپ پسند کریں) مفت

رعایت کی وجہ یہ ہے

کہ مال کی نکاسی مقصود ہے [illegible] اپنے عزیز و اقربا کو توجہ دلایئے

یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی

[illegible] محصول ڈاک معاف ہوگا

نوٹ [illegible]

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک [illegible] دہلی آنی چاہئیں

نمبر ۶ ۶ر گارنٹی ۳ سال

نمبر ۷ ۶ر گارنٹی ۳ سال

نمبر ۸ ۶ر گارنٹی ۳ سال

نمبر ۹ ۶ر گارنٹی ۳ سال

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو

عربی نصاب جدید کی آسان کتابیں چھپ گئیں انکو پڑھکر عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سیکھ لو

عربی زبان کا قاعدہ ۴ر علم الصرف حصہ اول و دوم ۵ر علم الصرف حصہ سوم ۶ر روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب ۸ر عربی صفوۃ المصادر مع لغات جدیدہ ۶ر عوامل النحو ۵ر لغات القرآن ۱۲ر اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں حصہ اول ۹ر حصہ دوم ۱۲ر خلاصہ سائنس اور اسلام یہ بڑے معرکہ کی کتاب ہے عجیب غریب معلومات سے بھری ہے [illegible] قیمت صرف دو روپیہ [illegible]

المشتہر

شفیق احمد ناظم اشاعت الادب مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پُر نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی [illegible] ضخیم کتاب، لطیفیانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ معہ صد رسالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

[illegible] طب حکیم راج نرائن دہلی

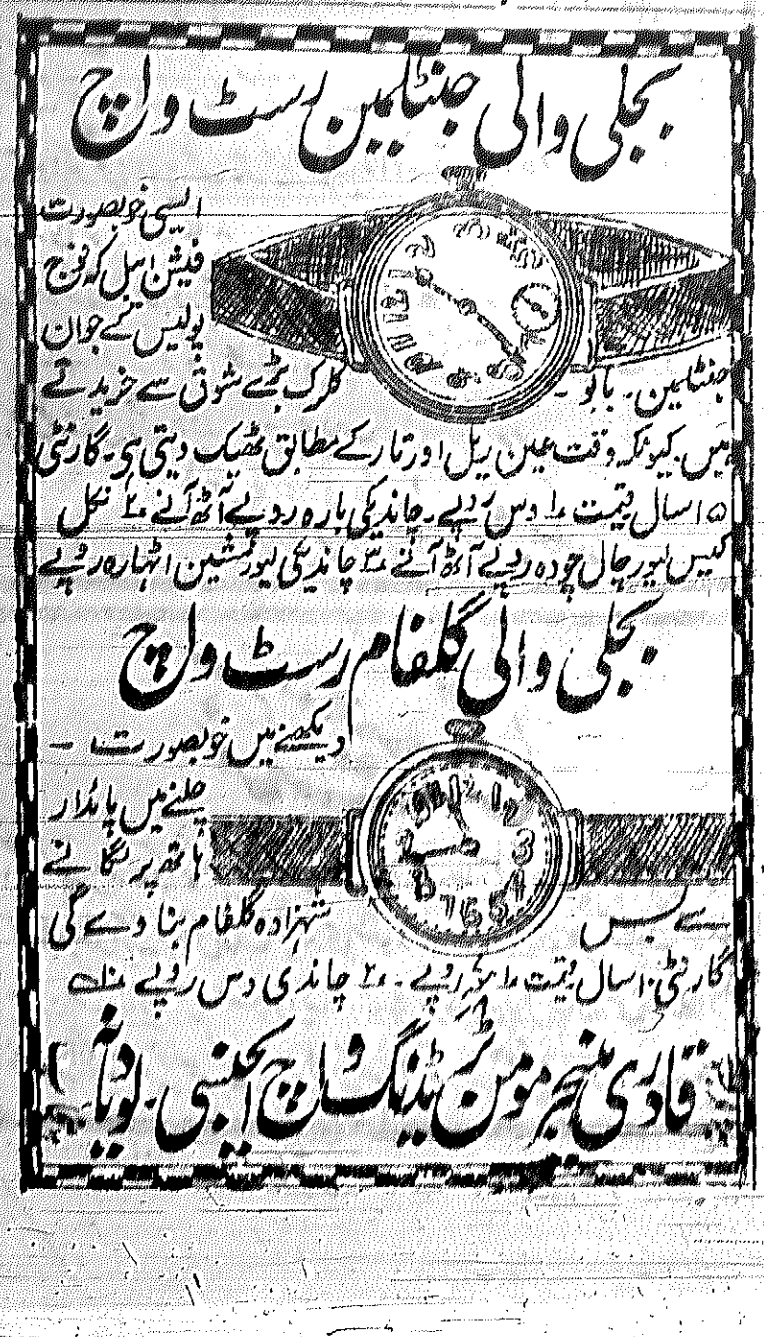

بجلی والی جنٹلمین رسٹ واچ

ایسی خوبصورت فیشن ایبل کہ جج، پولیس، نئے جوان، جنٹلمین، بابو، کلرک بڑے شوق سے خریدتے ہیں۔ کیونکہ وقت عین ریل اور تار کے مطابق ٹھیک دیتی ہے۔ گارنٹی ۵ سال قیمت للعہ دس روپے۔ چاندی کیس بارہ روپے آٹھ آنے للعہ نکل کیس لیور چال چودہ روپے آٹھ آنے للعہ چاندی لیور مشین اٹھارہ روپے

بجلی والی گلفام رسٹ واچ

دیکھنے میں خوبصورت۔ چلنے میں پائدار ہاتھ پر لگانے سے بس شہزادہ گلفام بنا دے گی

گارنٹی ۱۰ سال قیمت [illegible] روپے۔ [illegible] چاندی دس روپے ملنے

قادری منیجر مومن ٹریڈنگ واچ ایجنسی۔ لدھیانہ

نکل کی فینسی ایل کی رسٹ واچ

قیمت معہ محصولڈاک [illegible]

یہ گھڑی نکل سلور کی ہے جو ہمیشہ مثل چاندی کے چمکتی رہے گی۔ گھڑی کا ڈائل خوشنما فینسی بنا ہوا ہے [illegible] دیکھا کریں گے یہ گھڑی [illegible] کی خوبصورت پرزے نہایت مضبوط اور ٹائم کی نہایت صحیح ہے۔ اس گھڑی کے ہمراہ ایک بینڈ چمڑے کا اور ایک بینڈ ریشمی لاسٹک کا ہے۔ ایک گھڑی خرید منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی۔ گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

ہشت پہلو فینسی اعلیٰ سنہری رسٹ واچ

یہ گھڑی سنہری ہشت پہلو ہے اور یہ گھڑیاں کئی وضع کے شیشے کی ہیں انکا ڈائل سنہری فینسی ہے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ گھڑی کے پرزے نہایت مضبوط اور ٹائم کی نہایت صحیح ہے۔ ایک گھڑی خرید کر آپ ملاحظہ کیجئے۔ اس گھڑی کے ہمراہ دو بینڈ ہیں ایک چمڑے کا اور ایک ریشمی لاسٹک کا ہے۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی۔ قیمت معہ محصولڈاک سات روپیہ [illegible] گارنٹی ۲ سال کی ہے۔

ملنے کا پتہ: ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار [illegible] لین ۳۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۹ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۴۲

اسلام کے سیاسی اخلاق کا ایک بہترین نمونہ

"علیا حضرت نواب سلطان جہاں بیگم سابق فرمانروائے بھوپال نے اپنے فرزند ارجمند اعلیٰ حضرت سکندر صولت افتخار الملک الحاج نواب حمید اللہ خاں بہادر کو عنان حکومت سپرد کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی تھی وہ در اصل اسلام کے سیاسی اخلاق کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس سے دنیا کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام کی سیاست کن اخلاقی بنیادوں پر قائم ہے اور ایک مسلمان حکمران اپنی شاہانہ حیثیت کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم اس بے نظیر تقریر کو یہاں درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام ان بلند خیالات سے مستفیض ہوں جو اس میں ظاہر کئے گئے ہیں"

اخوان و ارکان ریاست و رعایائے بھوپال!

آج جس غرض سے یہ دربار منعقد کیا گیا ہے اس کا اظہار میں انگلستان سے بذریعہ تار کر چکی ہوں۔ اور اس کے متعلق گیزٹ سے جریدہ میں اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔

مجھے یہ معلوم ہو کر دلی مسرت و اطمینان ہے کہ ان اعلانات کا [illegible] ہوا ہے۔ اس کا تمام طبقات رعایا اور ارکین دولت نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اور اپنے نئے فرمانروا کے ساتھ ان جذبات عقیدت کو جو رعایائے بھوپال کا طغرائے امتیاز ہے پرجوش طریقہ سے نمایاں کر کے اپنی وفاداری اور عقیدت کیشی کا بہترین ثبوت دیا۔

آج ۲۵ سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا کہ جب مالک حقیقی نے ملک محروسہ بھوپال کی زمام حکومت میرے سپرد کی آپ سب کو اس کا علم ہے کہ میں نے اپنی حیثیت مثل ایک امین کے سمجھ کر اور اس ودیعت کبریٰ کے اہم فرائض کا احساس کر کے فوراً ضروری اصلاحات کی طرف توجہ کی۔ ریاست کے مفاد اور رعایا کے فلاح کو اپنا نصب العین زندگی [illegible] اور مسلسل ۲۵ سال تک اس مقصد اعظم کے حصول میں سعی و محنت کو اپنا اولین فرض تصور کیا۔ اور جو ذرائع و وسائل ممکن ہوئے۔ ان کی بہم رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

میں اپنے احکم الحاکمین کا شکر کرتی ہوں کہ اس نے ہر موقعہ پر اور ہر تدبیر میں میری اعانت کی اس امر کا اندازہ کہ میری کوششیں ریاست بھوپال اور میری رعایا کی بہبودی اور فلاح میں کسقدر کامیاب ہوئیں آپ لوگ خود کر سکتے ہیں۔

حاضرین دربار! میرے عہد حکومت کے ابتدائی سال نہایت محنت اور صبر آزما تھے لیکن ارحم الراحمین نے نواب محمد نصر اللہ خاں اور نواب محمد عبید اللہ خاں کو جوار رحمت میں بلا لیا ان دونوں نے اس محنت اور ترددکو اپنی معاونت و ہمت اور قابلیت سے بڑی حد تک کم کر دیا۔ اور جب تک کہ داعی اجل کو لبیک نہ کہا میرے سرگرم معاون اور مددگار رہے۔ میں رعایا کی بھی شکرگزار ہوں کہ وہ ہمیشہ میرے احکام اور تدابیر پر بخلوص دل اور کامل اطاعت مندی کے ساتھ عمل پیرا رہی اور مختلف اوقات میں میری محنتوں اور ان کے نتائج کا قابل احترام جذبات کے ساتھ اعتراف کر کے مجھے مطمئن کیا تاہم یہ امکان باقی رہتا ہے کہ حکومت کی اہم ذمہ داریوں میں مجھ سے کوئی فروگذاشت ہوئی ہو جس سے کسی کے قلب کو کچھ تکلیف پہونچی ہو اس کے لئے میں آج اس موقعہ پر ان لوگوں سے معافی چاہتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس امکان کی صورت میں وہ مجھے معاف کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

میں ان تمام سابق و حال ارکین دولت کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اپنے فرائض و خدمات کو دیانت اور قابلیت سے انجام دیکر ترقی ملک میں مجھے مدد دی شکریہ ادا کرنا ان کا حق اور اپنا فرض سمجھتی ہوں۔

اس تمام عہد حکومت میں ترقی ملک اور فلاح رعایا کی تدابیر میں مجھے جو مصروفیت رہی وہ خلق اللہ کی ایک خدمت تھی اور اس سے جو اطمینان قلبی مجھکو حاصل ہوتا تھا اس میں اپنی محنت کا اجر سمجھتی تھی لیکن گذشتہ دو سال کے عرصہ میں جو متصل و پیہم صدمات مجھے برداشت کرنے پڑے اگرچہ میں نے انکو امتحان خداوندی اور مشیت الٰہی سمجھکر انتہائی صبر و سکون سے کام لیا مگر آخرکار جیسا کہ ان صدمات اور عمر کا اقتضا تھا میرے قلب پر ایک خاص حالت پیدا ہو گئی جس سے یہ یقین ہو گیا کہ اس کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور مہمات حکومت پر پڑیگا۔ اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حکومت کے بار گراں سے سبکدوشی حاصل کروں اور یہ بار امانت اور عنان حکومت اپنے وارث و جانشین کو تفویض کر کے بقیہ حصہ عمر یاد الٰہی اور بقدر امکان مخلوق خداوندی کے رفاہ اور بالخصوص صنف ضعیف کی خدمت میں بسر کروں۔

حاضرین دربار! اس ودیعت عظمیٰ کا بار امانت اب ہز ہائینس نواب محمد حمید اللہ خاں بہادر سلمہ کے قوی بازوؤں پر ہے جن کو میں نے سکندر صولت کے خطاب سے مخاطب کیا ہے تاکہ میری جدۂ محترمہ نواب سکندر بیگم کے نام کی نسبت سے ان کے اعلیٰ تزین اصول حکمرانی نواب سکندر صولت کے پیش نظر رہیں۔ وہ اس وقت نہ صرف میری بلکہ تمام رعایائے بھوپال کی امیدوں کا مرکز ہیں اور مجھے یہ اطمینان کلی ہے کہ ان کا دل رعایا کے فلاح و بہبود کے جذبات سے معمور ہے کیونکہ مسلسل دس سال تک انہیں جذبات کے ساتھ انھوں نے میرے رفیق کار کی حیثیت میں نہایت بیدار مغزی اور اعلیٰ قابلیت کے ساتھ کام کیا ہے جس کی وجہ سے نظم و نسق ملکی اور حکمرانی و رعایا پروری کا پورا تجربہ حاصل ہو گیا ہے۔

مجھے ان کے تحت فرمان ہر طرح سے آپ کا مستقبل روشن و تاباں نظر آتا ہے۔ اللہ میں پھر بہت مطمئن ہوں کہ انشاء اللہ العزیز ان کے عہد حکومت میں ملک کی حالت روز بروز بہتر و ترقی پذیر ہوگی اور رعایائے بھوپال اس فیصلہ پر مجھکو ہمیشہ دعائے خیر سے یاد کریگی۔

میں اس مالک الملک کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے اس منشا اور فیصلے کے متعلق ہر ایک معاملہ میں میری مدد فرمائی۔ اس موقعہ پر میرا یہ بھی فرض ہے کہ میں لارڈ ریڈنگ۔ ان کی گورنمنٹ کی شکرگزاری کا اظہار کروں کہ انھوں نے سکندر صولت نواب افتخار الملک کے حق وراثت کے متعلق جو کہ شریعت اسلام اور رواج ملک پر مبنی تھا میری رائے سے اتفاق کیا۔ میں ہز ایکسیلنسی لارڈ اروِن وائسرائے ہند کی بھی احسانمند ہوں کہ جب میں نے عنان حکومت نواب سکندر صولت کے ہاتھ میں دینے کا اس فیصلہ کی نسبت ان سے مراسلت کی تو انھوں نے نہایت لطف و کرم کے ساتھ میری دست کشی پر اظہار تاسف کرتے ہوئے نواب ممدوح الشان گورنمنٹ آف انڈیا کی ہمدردی اور امداد کلی کا یقین دلایا۔ مجھے یہ فخر ہے کہ ہمیشہ وائسرایان ہند اور فرمانروایان بھوپال کے تعلقات ایسے شگفتہ رہے ہیں جو ایک مضبوط دوستی اور وداد و ارتباط کے درجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ خصوصاً گذشتہ ۲۵ سال میں اس دوستی و ارتباط و تعلقات میں یوماً فیوماً اضافہ ہی ہوتا رہا ہے۔

حاضرین دربار! میں یاد دلانا چاہتی ہوں کہ فرمانروایان بھوپال اور سلطنت برطانیہ کے اتحاد کی مخلصانہ بنیاد [illegible] میں قائم ہوئی جس نے ۱۸۱۸ء میں ایک قابل احترام معاہدہ کی صورت اختیار کی اور ہمارے اسلاف کرام نے ہمیشہ اس کو بیش از بیش مضبوط اور مستحکم کیا۔ اس ڈیڑھ صدی میں اگرچہ بہت سے نازک دور گذرے لیکن فرمانروایان بھوپال کی تاج برطانیہ کے ساتھ عقیدت اور وفاداری بنیان مرصوص کی طرح ثابت ہوئی ہر فرمانروائے بھوپال کے لئے وفاداری کی یہ روایات ایک بیش قیمت اور گراں قدر ترکہ ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ نواب سکندر صولت اور ان کی اولاد ان روایات کا ہمیشہ احترام کریں گے اور ان کو قائم و دائم رکھیں گے۔ یہ امر مخفی نہیں ہے کہ فرمانروایان بھوپال کی وفاداری کا تاجداران سلطنت برطانیہ اور ذی مرتبت قائم مقامان حکومت نے ہر موقعہ پر عظیم الشان اعتراف کیا ہے۔ اور ہر امپیریل مجیسٹی ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کے عہد رافت مہد سے ابتک مسلسل طور پر فرمانروایان پر نوازش و الطاف خسروانہ مبذول ہوئے ہیں۔ بالخصوص میں ان عنایات و اکرام شہنشاہی کے شکریہ سے کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی جو ہز امپیریل مجیسٹیز ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز نے ابتدا سے مجھ پر مبذول رکھے ہیں۔ اور خصوصاً اس زمانہ قیام انگلستان میں جو الطاف و عنایات مجھ پر اور میرے خاندان پر فرمائے ہیں ناممکن ہے کہ ان کی شکرگزاری الفاظ میں ہو سکے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

ملکی صنعت کی قدر کریں

خلاف تحقیقہ ہندوستانی

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کر لیں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ ادنےٰ چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر:- شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارھویں، بائیسویں، چھبیسویں اور اٹھائیسویں [illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے
ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ [illegible]

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست ہیں۔ ان کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل رشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲ ؍

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ہے اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اور اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲ ؍

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرۃ کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۱ ؍ جلد دوم [illegible] علاوہ جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین علاقہ دروازہ ریاست پٹیالہ

چار نکاح کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ ضعف وطلا

[illegible]

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ فتحپوری دہلی

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا۔ ایک چھپی ہوئی بیماری مستورات میں عام ہے اُن کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہئے۔ مایوس العلاج کیلئے ہمارا حب مسیح علامت دیبیہ کا اکسیر ثابت ہو چکا ہے بطور آزمائش ایک بار منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے اور قدرت کا تماشہ دیکھئے قیمت پوری خوراک ۱ ؍

جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے پیشاب اور [illegible] کی تکلیف پیپ کا آنا تمام شکایتیں فوراً دور ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبہ [illegible] پتہ:-

منیجر دار الشفا دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ چار آنے علاوہ محصولڈاک + حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

دھلی کا فساد

دہلی میں بقر عید سے پہلے تحفظ امن کی جو تدابیر اختیار کی گئی تھیں ان سے امید تھی کہ مفسدوں کا جوش جنوں کچھ رنگ نہ لا سکیگا۔ مگر افسوس ہے کہ بقر عید کے دو دن خیریت سے گذرنے کے بعد تیسرے دن فساد کا مادہ خود بخود پھوٹ نکلا۔ اور حکام شہر نے پولیس، فوج اور امن پسند شہریوں کی مدد سے جو بظاہر ...

مکہ معظمہ سے ایک خط
حجاز میں وفد ہندی کی سرگرمیاں

مکہ معظمہ ۳۰ مئی - آپ کا وفد خلافت آیا محترم علی برادران کو جیسا سنتے تھے ویسا پایا - انہوں نے آتے ہی اپنی جدوجہد شروع کردی جس کے تفصیلی حالات تو آپ کو خود وفد سے معلوم ہوتے ہونگے جہاں تک ہم لوگوں کو معلوم ہوا ہے دو بار یہ لوگ سلطان سے مل چکے ہیں گو ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا - مگر ان کی جدوجہد سے لوگوں کو بڑی ڈھارس سی ہوگئی ہے اور اسکی امید ہوتی ہے کہ سلطان انکے مشورہ پر عمل کر کے دنیائے اسلام سے بگاڑ نہ کرے گا۔ افسوس تو اس کا ہے کہ سلطان کے مشیر اور عمال دور اندیش نہیں۔ کاش وہ اب بھی آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ دنیائے اسلام کی ہمدردی کس درجہ ان سے کم ہوگئی ہے۔ مولانا شوکت علی صاحب سے میں ملا تھا انکی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں ان حرکات سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت صفائی کے ...

(۱۱) رسم انقلابی ہٹادی جائے۔

(۱۲) کوئی مسلم مرد عورت اور بچہ غلام نہ بنایا جائے۔

(۱۳) حجاز کے اوقاف کی نگرانی کے لئے ایک مشترکہ بورڈ بنادیا جائے مگر ہر وقف کے اندرونی انتظامات میں متولیوں کو آزادی ہوگی۔

(۱۴) حجاز میں مفت (بلا فیس) مدرسے کھولے جائیں اور ہر عقیدہ والے کو اپنے ہم عقیدہ جماعت کی تعلیم کے لئے مدارس کھولنے کا حق ہو۔

(۱۵) موتمر کا ایک مستقل دفتر قائم کیا جائے۔

(۱۶) موتمر کا ایک ہفتہ دار اخبار عربی میں ہو جو اس کی مستقل کمیٹی کے انتظام میں نکلتا رہے اور مقاصد موتمر کی اشاعت کرے۔

(۱۷) جدہ کے قناصل دول خارجہ مسلمان ہوں اسی کے ساتھ خود موتمر کے بقا و قیام کے متعلق بھی ایک اسکیم ہے جسے بہ نظر طوالت نظرانداز کرتا ہوں۔ ابھی یہ خبر ملی ہے کہ دولت ایران نے بھی اپنے قونصل متعینہ دمشق کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ موتمر مکہ میں شریک ہو اور وفد فلسطین بھی بصدارت رئیس مجلس اعلیٰ الحاج امین الحسینی شام سے روانہ ہوچکا ہے۔ خدا ان جملہ اسلامی وفود کی مساعی جمیلہ کو کامیاب کرے۔

ہم سب ممنون ہیں کہ آپ لوگوں کی کوششوں سے اتنا تو ہوا کہ دنیائے اسلام جس سے ہم بالکل منقطع ہوچکے تھے اب پھر ہماری حالت کو دیکھنے اور سدھارنے کے لئے ہماری طرف متوجہ ہے۔ خدا آپ لوگوں کو جزائے خیر دے۔ والسلام (خلافت)

بقیہ صفحہ اول

... ہوں گے - لیکن بالخصوص اس آیۃ شریفہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے جو میں آپ کو سناتی ہوں۔ اس پر عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی دونوں جہان میں سرخروئی اور سرفرازی ہوگی۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

فساد راولپنڈی کی تفصیلات
زمیندار کے نامہ نگار خصوصی کا بیان

۲۵ جون کے زمیندار میں بحصر مذکور کے نامہ نگار خصوصی کا ایک بیان شایع ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فساد راولپنڈی کے اسباب فوری اور ہنگامی نہ تھے بلکہ ان کا تعلق پچھلے واقعات سے تھا۔ فساد سے قبل راولپنڈی میں سکھوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات نہایت بہتر رہ چکے تھے اور ہر موقع پر مسلمانوں نے اپنے صلح جویانہ رویہ سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ کسی قسم کے تصادم کو پسند نہیں کرتے۔ مگر ایک خود غرض اور ناعاقبت اندیش سکھ ہمیشہ سردار ...

میسور میں ذبیحہ گاؤ کی ممانعت

والے مائل کرنے لگے تو ملک موہن سنگھ نے بظاہر بھائی سرجن سنگھ کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ وہ باجہ دوبارہ شروع کرا دیں۔ چنانچہ ان کا حکم مان لیا گیا۔ مسلمان سکھوں کے اس اشتعال انگیز رویہ سے بڑے برافروختہ ہوئے لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ البتہ جلوس کے آخری حصے میں بعض سکھوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ "مورچہ فتح ہو گیا"۔ ایک شخص نے اس سے بھی بلند آواز سے کہا کہ کل ہم اس سے بھی بڑا جلوس نکالیں گے۔ جامع مسجد سے گذر کر راستے میں جتنی مسجدیں آئیں ان کے سامنے بھی جلوس بڑے [illegible] طریقے سے باجہ بجاتا ہوا گذرا۔ [illegible] ایک مسلمان نے کہا کہ کل اگر سکھوں نے جلوس نکالا تو ہم [illegible] مسجد کے پاس باجہ بند کرتے ہیں یا نہیں۔ ۸ بجے کے قریب جلوس [illegible] بازار کی پراچیاں والی مسجد کے پاس پہنچا۔ انسپکٹر پولیس نے ملک موہن سنگھ سے کہا کہ نماز کا وقت ہے اور مسجد قریب ہے جلوس کو ہدایت کیجئے کہ دانشمندی اور موقع شناسی سے کام لے [illegible] جب تک وہ ختم نہ ہو جائے بند نہیں کیا جا سکتا [illegible] اس کے بعد ملک غلام حیدر خاں معتمد [illegible] انجمن اسلامیہ نے جو ملک موہن سنگھ صاحب کی سرگرمیوں کو دیکھ رہے تھے [illegible] جلوس کے ساتھ شریک ہو گئے تھے۔ کہا کہ دیکھئے مسجد میں مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں۔ باجہ بند کرائیے [illegible] موہن سنگھ نے کہا کہ مسجد والے یہاں آ کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ [illegible] غلام حیدر صاحب نے کہا کہ وہ [illegible] نماز [illegible] مسلمان آخر چاہتے کیا ہیں۔ اگر [illegible] ملک غلام حیدر خاں ناراض ہو کر چلے گئے۔ اور جلوس اپنا راستہ طے کر کے واپس چلا گیا۔

اس جلوس نے اپنے رویہ سے شہر بھر میں فساد کے خطرے کا بیج بو دیا اور ہر شخص کو یہی خیال دامنگیر تھا کہ کل پھر جلوس نکلے گا۔ اس سے عام مسلمانوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ ۱۸ جون کو دن بھر [illegible] مسلمانوں کی مختلف ٹکڑیاں بازار میں ادھر ادھر پھرتی رہیں اور سنگھ سبھا کے پاس آ کر دریافت کرتی رہیں کہ جلوس نکلے گا یا نہیں۔ سکھوں کی جو جماعت وہاں موجود ہوتی وہ [illegible] کہ جلوس کل نکل چکا ہے۔ آج جلوس نہیں نکلے گا۔ [illegible] جلوس نکلے گا۔

فساد کی ابتداء

رات کو ۹ بجے کے قریب راجہ بازار میں سنگھ سبھا کے متصل ایک پان والے کی دکان کے پاس تیس چالیس کے قریب مسلمان نوجوان کھڑے تھے [illegible] سنگھ سبھا کے دیوان نے نکل کر اس مجمع کی [illegible] اور انہوں نے مسلمانوں کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ [illegible] لیکن چونکہ وہ بظاہر [illegible] کوئی جواب نہ دیا اور وہ [illegible] اس اثناء میں ایک [illegible] پستول کے فائر [illegible] لیکن یہ معلوم نہیں [illegible] مجمع میں سے کوئی مجروح نہیں ہوا [illegible] ست سری اکال کا نعرہ بلند ہوا اور سکھ دیوان سے باہر نکل آئے [illegible] مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ چائے کی دکان پر ایک [illegible] یعقوب [illegible] ایک دو مزدوروں کو [illegible] سامنے سے پڑے تھے [illegible] سکھوں نے [illegible] مسلمانوں کو [illegible] اینٹوں سے [illegible] مسلمانوں [illegible] پولیس [illegible] اور مسلمان منتشر ہو گئے۔ سکھوں کے ہاتھوں میں [illegible] پولیس کا آنا [illegible] مسلمان منتشر ہو کر جس گلی میں بھی جاتے تھے [illegible] ان کی آگ میں بھا ہوتی

غنیمیں۔ ہندوؤں اور سکھوں نے ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ یہ بات موثق شہادتوں سے ثابت ہو چکی ہے کہ قریباً ایک ہی وقت میں شہر کے اکثر محلوں میں اکا دکا مسلمان کرپانوں اور لاٹھیوں کی لکڑیوں سے شکار ہونے لگے۔ اس واقعہ سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ فساد کے لئے منظم تیاری کی جا چکی تھی۔ اس کی توثیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جس وقت خطرے کی گھنٹی بجی اس کے بعد شہر میں آتشزدگی کی وارداتیں شروع ہوئیں اور بندوقوں کی آوازیں پیہم سنائی دینے لگیں۔ راجہ بازار سے بھاگنے والے مسلمان لڑکوں نے جس گلی میں سر چھپانے کے لئے رخ کیا۔ اسی میں لٹھ بند ہندو اور کرپانیں سونتے ہوئے سکھ ان پر ٹوٹ پڑے۔ جب پولیس راجہ بازار میں پہنچی تو سنگھ سبھا کے سامنے ایک عمارت میں جو بیمہ شدہ تھی اور جو پرتھی چند نامی کسی ہندو کی ملکیت ہے آگ لگا دی گئی۔ لیکن مرزا قطب الدین صاحب اور کوتوال صاحب بر وقت پہنچ گئے۔ کوئی معتد بہ نقصان نہ ہوا۔ اور آگ بجھا دی گئی۔ یہ بیان ۱۰ مسلمان مجروحین کے بیانات کا ماحصل ہے جو مولانا ظفر علی خاں صاحب اور خواجہ غلام محمد صاحب معتمد خلافت ضلع لاہور نے مقامی معززین کے ہمراہ محلوں میں پھر کر فرداً فرداً قلمبند کرائے۔ ان مجروحین کے زخموں کی حالت ایسی تھی کہ دیکھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جن لوگوں نے ان بیچارے نہتے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ وہ انسانیت۔ مردانگی اور شجاعت سے سراسر معرا تھے۔

آتشزدگی

یہ خبر غلط مشہور ہو گئی ہے کہ ساری گنج منڈی جل گئی ہے۔ ہندوؤں کی اکثر دکانیں اور خصوصاً شمالی جانب کی قطار بالکل بچ رہی جنوبی قطار کی بہت سی عمارتیں جل چکی تھیں جن میں بعض عمارتیں عالی شان تھیں۔ چنگی خانہ بچ رہا۔ مغربی قطار میں ایک مکان جو جلنے سے بچ گیا اس کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس نے یہ تصریح کی ہے کہ وہ مسلمان کی ملکیت ہونے کے باعث محفوظ رہا۔ میں "زمیندار" کی طرف سے اس امر کی تحقیقات کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ چند ہندو معززین نے ایک مجرے میں انجمن اشاعت کے طور پر اڈا سا جما رکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے بھی یہی کہا جو دیگر مستفسرین سے کہا یعنی ایک مکان جو بچ رہا ہے وہ محض اس لئے بچ رہا ہے کہ اس کا مالک ایک مسلمان ہے۔ میں نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ بلا شبہ وہ مکان ایک مقامی رئیس [illegible] راجہ فضل حق صاحب خلف راجہ خداداد صاحب مرحوم کا ہے۔ لیکن اسی مسلمان رئیس کے سات عالی شان مکانات اسی گنج منڈی میں نذر آتش ہو گئے۔ اور راجہ صاحب موصوف کا مسلمان ہونا ان مکانات کو آتشزدگی سے محفوظ نہ رکھ سکا۔

یہ احتمال بھی موجود ہے کہ آتشزدگی کا الزام ہندوؤں اور سکھوں پر ہی عائد ہوتا ہے۔ بعض نے اس لئے آگ لگائی ہوگی کہ انکی دکانیں بیمہ شدہ تھیں۔ اور وہ روپیہ وصول کرنے کے لئے انکو آگ لگا دینا موجب منفعت سمجھتے تھے۔ چنانچہ فسادات شروع ہونے سے بہت پہلے بھی اسطرح کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ گنج منڈی کے بہت سے دیوالیہ ہندوؤں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ عدالت میں انکے دیوالہ کے کاغذات موجود ہیں۔ اور ہر خاص و عام پر یہ ظاہر ہے برعکس اس کے ایک مکان ایسا بھی دیکھا گیا جس کے اندر سے ایک مسلمان بزاز مسمی غلام قادر کا سارا مال نکال کر جلا دیا گیا۔ لیکن عمارت محض اسلئے نہیں جلائی گئی کہ وہ ایک ہندو کی عمارت تھی۔ نیز اگر اس کو آگ لگا دی جاتی تو اس کے پاس کا سارا سلسلہ مکانات جو ہندوؤں کی ملکیت ہے نذر آتش ہو جاتا۔ یہ واقعہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے بھی نقل کیا ہے۔ گنج منڈی میں ایک اور متوسط درجہ کا مکان بھی ہے جس سے آتش زنوں نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ یہ مکان ملسی بیگم یا بیگماں والا مکان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بیگم صاحبہ مسلمان ہیں لیکن خاوند ہندو رکھتی ہیں اور اسی لئے ملسی بیگم کہلاتی ہیں۔ آگ لگانے والے مسلمان ہوتے تو انہیں اس مکان کے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی تھی۔

گنج منڈی کے آتشزدہ مکانات اور دیگر نقصانات کے متعلق مقامی ہفتہ وار اخبار "سدرشن چکر" کے ایڈیٹر صاحب کا بیان ہے کہ ۱۷۲ دوکانیں اور دس گودام جل گئے ہیں۔ ۷ ریڑھے اور ۲ موٹریں تباہ کر دی گئیں۔ دو ٹال جلا دئے گئے اور ۱۲ آہنی الماریاں گولی ہوائی بلیں۔ جامع مسجد کے عقب میں سینما کی اس عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی جو ایک بڑی حد تک میدان فساد ہے۔ لیکن گنپتی مگن ناتھ صاحب وکیل کے کہنے پر جو پاس ہی اپنے مکان کی چھت پر چڑھے گئے تھے بلوائی

آگ لگانے سے باز رہے۔ بلوائیوں کا یہ مجمع جو قریباً پچاس ساٹھ اشخاص پر مشتمل تھا۔ ہیومیٹ سکول کی عمارت مملوکہ ملک موہن سنگھ کے پاس پہنچا جس کے نیچے ہندوؤں کی دکانیں تھیں۔ جب ان دکانوں کو آگ لگانے کی تیاری کی گئی تو گنپتی مگن ناتھ صاحب یہاں بھی پہنچ گئے اور کہہ دیا کہ بالاخانہ میں عورتیں سو رہی ہیں ۲۰ اور مسافر ہیں وہ جل جائیں گی۔ اسے آگ نہ لگاؤ اسپر بلوائی یہاں سے بھی چلے گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بلوائیوں پر گنپتی مگن ناتھ صاحب کا کوئی خاص اثر تھا۔

نقصانات جان

سرکاری بیان کے مطابق مقتولین کی تعداد ۱۵ ہے جن میں ۱۲ مسلمان ۲ سکھ اور ایک ہندو ہے۔ مجروحین ۴۷ ہیں جن میں سے ۲۸ مسلمان ۱۳ ہندو اور ۶ سکھ ہیں لیکن نقصانات دراصل اس سے بہت زیادہ ہیں۔ اب تک جو تحقیقات ہوئی اس سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ مسلمان شہید ہوئے۔ مسلمان مجروحین کی تعداد ہنوز معین نہیں ہے اب تک ۵۳ مسلمان مجروحین کی اطلاع عوام کو مل چکی ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ مولوی ظفر علی خان صدر مجلس خلافت صوبہ پنجاب اور خواجہ غلام محمد صاحب معتمد مجلس خلافت ضلع لاہور مجروحین کی تحقیقات کے لئے محلوں میں دورہ فرما رہے ہیں۔

مسلمان مقتولین کی تعداد کیوں زیادہ ہے؟

جتنے مسلمان شہید ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جو لڑائی کرتے ہوئے مارا گیا ہو۔ راولپنڈی میں مضافات کے غریب مسلمان مزدور علی الصباح مزدوری کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے ہیں۔ رات کو ہندوؤں کی دوکانوں کے سامنے سو جاتے ہیں ہندو اسلئے اس پر راضی ہوتے ہیں کہ وہ ان کی دوکانوں کی حفاظت کا باعث ہوتے ہیں۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو ہندوؤں اور سکھوں نے جذبہ طیش کی تسکین کے لئے ان نہتے اور محو خواب بےکس مزدوروں کو قتل کر دیا شہر کے چند شہدا رجب کا ہمیں اب تک علم ہوا ہے۔ انکی شہادت کے واقعات قاتلوں کی بزدلی کی المناک شہادت ہیں۔ ایک لڑکا مسمی یعقوب چھاچھی راجہ بازار میں چائے کی دوکان پر بیٹھا ہوا شہید کر دیا گیا۔ ملک عبدالمجید ولد ملک شیر محمد صاحب جو بیس سال کا نوعمر لڑکا تھا اس خیال سے راجہ بازار میں داخل نہ ہوا کہ اس کو فساد کی اطلاع پہنچ چکی تھی۔ اور گھر پہنچنے کے لئے [illegible] بازار کی طرف سے گذر رہا تھا لیکن تقدیر جام شہادت اس کے ساتھ ساتھ لا رہی تھی۔

خطرے کی گھنٹی کا پراسرار کھیل

وقوع فساد کے وقت خطرے کی گھنٹی کا بجنا جن مجیر العقول اسباب و مقدمات کا نتیجہ ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے نقصان جان کی کافی تشریح کرتے ہیں۔ خطرے کی گھنٹی بلدیہ کی طرف سے سناتن دھرم کے ایک بلند مندر پر آویزاں ہے۔ جس کے بجانے کا اختیار تمام تر سناتنیوں کو حاصل ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ راولپنڈی کے مسلمانوں کے قتل عام کے لئے جو خفیہ تنظیم سنگٹھنیوں اور سکھوں نے کر رکھی تھی۔ اس کا بگل یہی خطرے کی گھنٹی (الارم بل) مقرر ہوئی تھی۔ شہر کے تمام ہندو محلوں بازاروں اور کوچوں میں اس آواز کے پہنچتے ہی راستہ سے گذرتے ہوئے مسلمانوں پر لاٹھیوں اور کرپانوں کے ساتھ حملے ہونے شروع ہو گئے۔

دموہ کا فساد

ناگپور ۲۵ جون۔ ۲۲ جون کو دموہ میں گائے کی قربانی پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ پولیس نے مجمع پر فائر کئے جس سے ۹ آدمی زخمی ہو گئے۔ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر تحقیقات کر رہے ہیں۔

سہالی کا فساد

لکھنؤ ۲۵ جون۔ ۲۲ جون کو سہالی تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آنریری مجسٹریٹ نے ابغیر اختیار کے گولی چلا دی۔ اب تک ۱۵ زخمی بارہ بنکی میں پہنچ چکے ہیں۔

سرخیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

محمل شریف پر نجدیوں کا حملہ

مصری سپاہیوں نے ۲۵ نجدیوں کو مار ڈالا

قاہرہ ۲۳ جون۔ المقطم نے عربی سفارتخانہ کا ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مکہ معظمہ کے قریب منا میں نجدیوں اور ان مصری سپاہیوں کے درمیان تصادم ہو گیا جو محمل کے ساتھ گئے تھے۔ نجدیوں نے مصری فوج کے باجہ کو روکنے کی کوشش کی تھی۔ ابن سعود نے اپنے لڑکے کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ روانہ کیا مگر وہ امن قائم کرنے میں ناکام رہی اور مصریوں نے ۲۵ آدمیوں کو جان سے مار ڈالا۔ اس کے بعد ابن سعود خود موقعہ پر گئے اور اس کا اعلان کیا کہ محمل ایک مقدس چیز ہے اور اس پر حملہ کرنا نہیں چاہیئے۔ بالآخر محمل نجدی فوج کی حفاظت میں روانہ ہوا

فریضۂ حج بخیر و عافیت ادا ہو گیا

ایک لاکھ پچیس ہزار حاجیوں کا اجتماع

بمبئی ۲۳ جون۔ روزنامہ خلافت کو مکہ معظمہ کے ایک پیغام مورخہ ۲۱ جون سے معلوم ہوا ہے کہ حج کامل امن و امان کے ساتھ ختم ہو گیا۔ حجاج کا تخمینہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہے جن میں ۹۰ ہزار نجدی بھی شامل تھے۔ حجاج کی صحت قابل اطمینان ہے۔

موتمر اسلامی کا التوا

خلافت کمیٹی کے تار روک لئے گئے

مرکزی خلافت کمیٹی نے وفد ہندی کو تار دیا تھا کہ ایک اس نے کوئی اطلاع کیوں نہیں بھیجی؟ اس کے جواب میں مکہ معظمہ سے حسب ذیل تار وصول ہوا ہے:۔

مکہ معظمہ کا ۱۷ جون کا چلا ہوا تار مظہر ہے کہ پہلے تین تار بھیجے جا چکے ہیں۔ حج کے باعث موتمر کا اجلاس ملتوی ہوا۔ افغانی اور یمنی نمائندے پہنچ گئے ہیں۔ ترکی نمائندے ابھی راہ میں ہیں۔ وفد خلافت (حصول مدعا کے لئے) پوری جد و جہد کر رہا ہے۔

ٹرکی

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے خلاف سازش

دو سو ملزمین کی گرفتاری

قسطنطنیہ ۲۲ جون۔ مصطفیٰ کمال کے خلاف سازش کے جرم میں اب تک ۲۰۰ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں جن میں ۲۶

مخالف جماعت کے موجودہ اور سابق ارکان مجلس اور نوجوان ترکی کمیٹی کے ارکان شامل ہیں۔ اخبارات کا بیان ہے کہ غازی نے بعض سازشیوں سے خود سوالات کئے جن میں ضیا خورشید خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس نے ہر بات سے انکار کر دیا مگر بعد میں اپنے ضمیر کی ملامت سے مجبور ہو کر غازی موصوف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور ان کے سامنے ہر بات کا اقبال کیا مجلس ملیہ عالیہ کے جو ارکان مصطفیٰ کمال پاشا کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے انہیں مجلس مذکور کے حفاظتی قانون سے مستثنےٰ کرنے کے لئے مجلس کا اجلاس طلب کرنے کی رائے تھی۔ مگر صدر مجلس نے آج اعلان کر دیا کہ چونکہ ان ارکان کو علانیہ طور پر ایک نہایت سنگین جرم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس لئے مجلس کا اجلاس طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہندوستان

راولپنڈی کے فسادات کا سلسلہ

راولپنڈی ۲۳ جون۔ عید الضحیٰ کا پہلا اور دوسرا دن بخیریت گذر گیا۔ گذشتہ شب صرف ایک معمولی واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ بابو جے چند اگروال ٹھیکیدار کے مکان کو بعض بدمعاشوں نے آگ لگا دی مگر بظاہر کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اہم مقامات پر فوجی پہرے لگے ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ شہر کے بعض حصوں میں دوکانیں کھل گئی ہیں مگر بازار صرافاں اور کسیرہ میں اب تک ہڑتال جاری ہے۔

ابھی تک ۵۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جن میں سے ۲۹ مقدمون کا چالان کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ آدمیوں پر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کا جرم لگایا گیا ہے۔ ۴ پر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند کا۔ ۳ قانون اسلحہ کے ماتحت ملزم قرار دئے گئے ہیں۔ ایک دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند کا ملزم ہے اور دو دفعات ۳۶۶ اور ۴۸۹ کے ماتحت ہیں۔

زخمیوں کی تعداد اب ۸۳ تک پہنچ گئی ہے جس میں سے ۴۵ مسلمان ۲۶ ہندو اور ۱۲ سکھ ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت منشی محمد حسین صاحب (مری) اور میاں شاہ نواز (جالل) کو شہر یا چھاؤنی میں چھ ہفتہ تک تقریریں کرنے سے روک دیا ہے۔

کل مسٹر غلام حیدر خاں صاحب پنشنر تحصیلدار اور دوسرے ہندو اور سکھ معززین نے ٹاؤن ہال میں ہندو مسلم مناقشات کے دفعیہ اور باہمی اتحاد کی تدابیر سوچنے کے لئے ایک جلسہ طلب کیا تھا تقریباً ۷۰ ہندو اور سکھ آئے مگر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اس لئے جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

قریہ کوری کے سردار کہان سنگھ کی وفات کی خبر کل یہاں پہنچی۔ ان کی نعش راولپنڈی کے سول ہسپتال میں لائی گئی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

علی پور جیل کے مقدمۂ قتل کا فیصلہ

کلکتہ ۲۱ جون۔ علی پور جیل کے مقدمۂ قتل کا فیصلہ سنا دیا گیا ۳ آدمیوں کو پھانسی دی گئی اور باقی سات آدمیوں کو کالا پانی کیا گیا۔

کلکتہ کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے بزدلانہ حملے

دو مسلمانوں کو اینٹوں سے مارا گیا

کلکتہ ۲۳ جون۔ اگرچہ بظاہر فرقہ وارانہ مخالفت کا مظاہرہ نہیں ہوا ہے مگر صورت حال بہتر نہیں معلوم ہوتی۔ آج شام کو ایک دوسرے مسلمان پر حملہ کے بعد ایک کثیر تعداد مختلف ٹولیوں میں زکریا اسٹریٹ۔ تاراچند دت اسٹریٹ۔ چیت پور روڈ اور دوسرے راستوں پر جمع ہو گئی۔ یہ وہی مقامات ہیں جہاں گذشتہ فسادات کے موقعوں پر بہت زیادہ جنگ ہو چکی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان ارمن اسٹریٹ سے گذر رہا تھا کسی شخص نے چھت پر سے اینٹیں مارنی شروع کیں۔ یہ مسلمان جب بہت زیادہ زخمی ہو گیا تو اسے میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ ہندو اور سکھ تو اس مسجد میں گائے کی قربانی پر غصہ کا اظہار کرتے ہیں جو ایک مندر کے مقابل واقع ہے اور مسلمان اس کو پسند نہیں کرتے کہ ان کے ہم مذہبوں کو اس طرح زد و کوب کیا جائے۔

پولیس چوکنی ہے اور ہر طرح قیام امن کی کوشش کر رہی ہے۔

کلکتہ کے متعلق مزید تفصیلات

کلکتہ ۲۴ جون۔ مزید تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک مسلمان پر جو اینٹوں کی بارش کی گئی تھی وہ ارمن اسٹریٹ کے بعض مخصوص مکانات سے ہوئی تھی اسپر مسلمانوں میں غصہ پیدا ہوا اور وہ زکریا اسٹریٹ میں بہ تعداد کثیر جمع ہو گئے تا کہ اس واقعہ پر اپنی ناراضگی کا اظہار کریں۔ لال بازار سے پولیس کی کمک فوراً پہنچ گئی اور مجمع فوراً منتشر ہو گیا۔

سوائے دو مسلمانوں کو زد و کوب کئے جانے کے گذشتہ شب تک کوئی اور واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔

جھوسی میں ہندو مسلم فساد

ایک مسلمان مقتول اور ۱۰ مجروح

الہ آباد ۲۳ جون۔ کل شام تک الہ آباد یا اس کے نواح میں کسی قسم کے فساد کی خبر نہیں تھی۔ اس کے بعد الہ آباد سے چند میل کے فاصلہ پر گنگا پار جھوسی سے فساد کی خبر آئی جو بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واقع ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت چند گایوں کو قربانی کے لئے مذبح لے جا رہے تھے ہندوؤں کی ایک جماعت نے انہیں چھڑانے کی کوشش کی۔ اس کوشش کا نتیجہ مسلمانوں سے جنگ کی صورت میں برآمد ہوا۔ ایک مسلمان جان سے مارا گیا اور دس آدمی اور زخمی ہوئے جو سب مسلمان ہی تھے۔ کلکٹر اور پولیس سارجنٹ بہت جلد موقع پر پہنچ گئے۔ زخمیوں کو الہ آباد لایا گیا اور پولیس ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کر دیا گیا۔ زخمیوں میں سے تین یا چار کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ واقعہ ۱۱ بجے پیش آیا اور بہت جلد سکون طاری ہو گیا۔ جھوسی میں مزید خطرہ نہیں ہے۔ الہ آباد میں پولیس کے انتظامات قابل اطمینان تھے۔ بہت سی دوکانیں شام تک بند رہیں۔

جریدۂ "امارت" پر پولیس کی نظر عنایت

پھلواری شریف ۲۵ جون۔ مولوی عثمان غنی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

آج پولیس نے اخبار "امارت" کے دفاتر کی تلاشی لی۔ اور ۱۸ مئی کے اخبار کی ۱۰۴ نسخے اپنے ساتھ لے گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس اخبار کا کوئی خاص مضمون دفعہ ۱۲۴۔ الف تعزیرات ہند کی زد میں آ گیا ہے۔

فتحپور میں معمولی فساد

نینی تال ۲۴ جون - بارہ بنکی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع فتحپور کے ایک گاؤں (فتحپور) میں عید کے روز معمولی سا فساد ہو گیا تھا۔ کوئی آدمی جان سے نہیں مارا گیا مگر چند آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

دار الحکومت

ایام عید اضحیٰ میں دہلی کی حالت

ہندو مہا سبھا کی فتنہ انگیزی کے افسوسناک نتائج

پہلے دن کی حالت

دہلی ۲۲ جون - آج عید کا دن بخیر و عافیت گذر گیا۔ پولیس کے انتظامات کافی تھے۔ مختلف چوکیوں پر پولیس کے علاوہ ... گورے سارجنٹ بھی کھڑے تھے۔ چار مسلح کاڑیاں اور فوجی رسالے شہر میں گشت لگا رہے تھے۔ مگر تمام راستے کھلے ہوئے تھے۔ صبح سے مسلمانوں نے جوق در جوق عیدگاہ جانا شروع کر دیا۔ جامع مسجد میں نمازیوں کی تعداد گذشتہ سال سے کم تھی۔ مسجد فتحپوری میں بھی حسب معمول نماز ہوئی۔ مگر عیدگاہ میں بہت زیادہ اجتماع تھا جس کا تخمینہ کم سے کم ۲۵ ہزار کیا جاتا ہے۔ عیدگاہ کے پیچھے دو مشین گنیں لگا دی گئی تھیں۔

ہندوستان ٹائمز اور تیج کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ اس سال مسلمان اپنے بچوں کو عیدگاہ نہیں لے گئے۔ اس سال کوئی خاص فرق نہیں تھا۔ سڑکیں اور ٹمیں بدستور مسلمانوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہندوؤں نے صوبہ کی ہندو سبھا کی تجویز کے مطابق ہڑتال کر دی تھی

عیدگاہ میں اعلان کیا گیا کہ قربانی تین روز ہوگی۔ کیونکہ ۲۹ کے چاند کے متعلق جو شہادتیں پہنچی تھیں وہ ناکافی تھیں اور انہیں رد کر دیا گیا تھا۔

چونکہ پہلے روز بکروں کی قربانی زیادہ کی جاتی ہے اس لیے آج صرف ۳۳ گائیں قربان کی گئیں۔

پرتاپ نے یہ خبر بالکل جھوٹ شائع کی ہے کہ بارہ ہندو دوکانیں بجائے پہاڑی دھیرج کے نیلی واڑہ سے نکلی ہیں

دوسرا دن

دہلی ۲۳ جون - چونکہ آج صبح پہلی گائے پہاڑی دھیرج سے نکلنے والی تھی اس لیے عوام میں جوش پھیلا ہوا تھا۔ پہاڑی دھیرج پر پولیس کا پہرہ لگا ہوا تھا۔ انتظام مکمل تھا۔ گلی برنا اور منڈی والی گلی پر شرارت کا زیادہ اندیشہ تھا۔ اس لیے یہاں پولیس نے خاص طور پر انتظامات کیے تھے۔ راستہ ہندو مسلمانوں کے لیے کھلا ہوا تھا۔ اور وقت مقررہ پر مسلمان پہاڑی دھیرج کی طرف جلسہ گئے۔

پرتاپ نے مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلا دی تھی کہ پہاڑی دھیرج سے گائیں صرف ایک ہی روز نکل سکتی ہیں اور وہ بھی مقررہ تعداد میں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے موقعہ پر پہنچ کر اس افواہ کی تردید کی اور کہا کہ مسلمانوں کو تینوں روز گائیں لیجانے کا حق حاصل ہے۔ یہ ان کی مہربانی ہے کہ وہ صرف ایک ہی روز گائیں مذبح لے جانے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

راستہ کے دونوں جانب پٹریوں اور دکانوں پر ہندو اور مسلمان کھڑے ہوئے تھے۔ کسی قسم کی شورش کا اندیشہ نہیں تھا۔ مسٹر لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کوٹھی کے پیچھے ۵ گائیں روانہ ہوئیں۔ گذشتہ سال تین گائیں نکلی تھیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے اپنے تار میں بیان کیا ہے کہ ۵ گایوں کا جلوس نکالا گیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے گایوں کے ساتھ کوئی جلوس نہیں نکالا گیا اور نہ کسی قسم کی آرائش کی گئی۔ گایوں کے ہمراہ صرف وہی لوگ تھے جن کی گائیں تھیں۔ پولیس کے مظاہرہ اور مسٹر لنکن اور

ڈپٹی کمشنر صاحب کے انتظامات کی بدولت [illegible] کے ساتھ ظاہر کر رہا تھا محض خیالی و لیلی ثابت ہوئے۔

ہندوؤں کی شرانگیزی [illegible]

[illegible]

ہندوؤں کی ایک نہایت کمینہ حرکت

آج بہاری دھیرج پر ایک مسلمان [illegible] کی کوشش کی گئی۔ [illegible] ایک مسلمان [illegible] تھی۔

تیسرا دن اور فساد

دہلی ۲۴ جون - [illegible]

منتشر کرنے میں نہایت سخت غلطی کی جس کا نتیجہ ایک معمولی سے بہانہ پر ہنگامہ خیزی کی صورت میں ظاہر ہوا۔

اتفاقاً ایک مسلمان تانگہ والے کا گھوڑا بھڑکا جس کے باعث کسی ہندو کے چپٹ آگئی۔ وہ مفسد جو اس قسم کے بہانوں کی تلاش میں گشت کر رہے تھے فوراً لوٹ پڑے۔ اور راہگیر مسلمانوں پر لاٹھیاں برسائی جانے لگیں۔ حویلی حیدر قلی اور کوچہ گھاسی رام سے ہندو نکل پڑے اور کٹرہ نیل کو پر فساد شروع ہو گیا۔ دو مسلمان بیمار ... کو جو قربانی کے حصے لیے جا رہے تھے بہت زیادہ مجروح کیا گیا جن میں سے کلو کہار شفاخانہ جا کر مر گیا۔

بلیماران اور کٹرہ بڑیاں پر پولیس نے مسلمانوں کی ناکہ بندی کر دی اور ٹریمیں بھی روک دی گئیں۔ کٹرہ نیل کے مکانوں کی چھتوں پر ہندو چھپے ہوئے بیٹھے تھے۔ حاجی عبد الغنی صاحب مجسٹریٹ اور پولیس افسروں نے انہیں دیکھ کر فوراً اتروا دیا۔ چاندنی چوک کے الوجہ یوسف ہاؤس میں ایک ضعیف مسلمان کو زد و کوب کیا گیا۔

نئی سڑک پر دو مسلمان نوجوان سائیکل پر جا رہے تھے ان پر لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا۔ ایک مسلمان زخمی ہو کر وہیں گر پڑا۔ دوسرے کے بھی بہت چوٹ آئی۔ مگر وہ بچ کر نکل گیا۔

۲ بجے کے قریب اسی سڑک پر ایک اور مسلمان کو جو نظامی دواخانہ سوئیوالان میں کام کرتا ہے بہت بری طرح زد و کوب کیا گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی واقعات اسی قسم کے ہوئے نئی سڑک پر پولیس کا انتظام بالکل ناکافی تھا۔

سرکاری بیان

دہلی ۲۴ جون - شرارت پھیلانے والوں نے اس قسم کی غلط افواہیں پھیلائیں کہ نئے بانس میں ایک بڑا مجمع جمع ہو گیا جہاں کہ فساد کا اندیشہ تھا لیکن ہوشیاری سے کام لینے کی وجہ سے وہ رفع ہو گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض خود غرض لوگوں نے کل شب یہ افواہ گرم کی کہ ایک قربانی کی گائے نئے بانس میں ہو کر نکالی جائیگی یہ علاقہ خالصۃً ہندوؤں کا ہے اور کھاری باؤلی سے ملحق ہے اور قربانی کی گائیں نکالنے کے لیے ممنوع ہے۔ ایک مجسٹریٹ اور پولیس کی ایک جماعت ... کو لیکر موقعہ پر پہنچا اور مجمع کو قابو میں رکھا مجمع جو دریافت حال کے لیے پہنچا تھا منتشر ہو گیا اور صورت حال بہت زیادہ خطرناک معلوم ہونے لگی سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر ۹ بجے صبح کو پہونچ گئے اور مجمع کو منتشر ہونے کی ترغیب دلائی اس اثنا میں ایک تانگہ کا گھوڑا بھڑک گیا اور تانگہ ایک آدمی پر سے گذر گیا۔ اس سے شور مچا اور یہ خیال ہوا کہ فساد ہو گیا اور لاٹھیاں اور اینٹیں کھاری باؤلی اور مسجد فتحپوری کے قریب چاندنی چوک میں عام طور پر استعمال ہونے لگیں۔ مسٹر لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مزید پولیس اور فوج کو لیکر موقعہ پر پہونچ گئے اور قبل اسکے کہ زیادہ نقصان ہو بلوائیوں کو منتشر کر دیا۔ صورت حال اب قابو میں ہے اور متعلقہ حصص پر برطانوی پیدل اور پولیس کا پہرہ ہے شہر میں مسلح گاڑیاں ہندوستانی سوار اور پولیس کا برابر گشت ہو رہا ہے۔

چوتھا دن

۲۵ جون - کھاری باؤلی کی ہڑتال آج بھی جاری ہے - دوسری دکانیں جگہ جگہ کھلتی جا رہی ہیں۔ پولیس گذشتہ رات کو بہت زیادہ پریشان رہی مسٹر لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر ... سپرنٹنڈنٹ پولیس رات بھر کوتوالی ہی میں رہے۔ کھاری باؤلی۔ نیا بانس۔ لال کنواں۔ کٹرہ بڑیاں اور چاندنی چوک میں پولیس کے پہرے بڑھا دئیے گئے تھے۔ اس مرتبہ سپاہیوں کے پاس بجائے لاٹھیوں کے رائفلیں تھیں۔

شفاخانے میں تحقیق حالات سے معلوم ہوا ہے کہ کل زخمیوں کی تعداد ۵۵ تک پہنچ گئی ہے ۳۸ مسلمان ۱۶ ہندو اور ایک گورا سارجنٹ ہے ان میں آج صرف ۱۷ شفاخانہ میں موجود ہیں۔ کل ایک مسلمان ۶ بجے شام کو جان بحق تسلیم ہوا۔

شام کے وقت شہر میں یہ خبر گشت لگانے لگی کہ ہندوؤں کی ایک سبھا دید بھگوان کا جلوس نکال رہی ہے ہندوؤں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس گیا مگر انھوں نے جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ ان کے خیال میں جلوس کا نکالنا خطرہ سے خالی نہ تھا۔

ہندو اور مسلمانوں کا مجمع فتحپوری مسجد کے قریب چاندنی چوک کی دونوں پٹریوں پر جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اسوجہ سے تمام دکانیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔ اور کٹرہ نیل میں بھی ہندو جمع تھے۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی دور اندیشی سے خطرہ کا امکان جاتا رہا

مسجد فتحپوری کے قریب چاندنی چوک کی شمالی لائن میں دو ہندوؤں کے ہاں تلاشی لی گئی۔ بہت سی اینٹیں اور لاٹھیاں برآمد ہوئیں۔

پانچواں دن

دہلی ۲۶ جون - تین ہندو زخمی جن کے متعلق بیان کیا گیا تھا کہ ان کے گولیاں لگی ہیں شفاخانہ میں داخل کرائے گئے تھے ان میں سے دو تو کل ہی شفاخانہ سے چلے گئے تھے ایک شخص آج سول ہسپتال میں مر گیا۔ زندگی ہی میں آپریشن کے بعد اس کے گلے سے ایک گولی برآمد کی گئی تھی۔ ہندوؤں کا ارادہ تھا کہ اس کی لاش کو سیدھے راستہ سے جمنا لیجانے کے بجائے بازار چاندنی چوک میں گشت لگاتے ہوئے مسجد فتحپوری کیطرف لائیں۔ چنانچہ وہ وہیں سے گھنٹہ گھر کی طرف مڑ رہے تھے۔ مگر پولیس نے انہیں جمنا کی طرف بھیج دیا۔ اگر پولیس اس وقت دانشمندی سے کام نہ لیتی تو یقینی اندیشہ تھا کہ ارتھی کے اس بے موقع جلوس سے عوام میں سخت اشتعال پیدا ہو جاتا۔

کھاری باؤلی کی ہڑتال بھی کھل گئی ہے۔ کارونیشن ہوٹل پر گورے سپاہی متعین ہیں جو بازار کی نگرانی کر رہے ہیں۔

آج زخمیوں کی تعداد ۵۸ تک پہنچ گئی ہے جس میں ۴۰ مسلمان - ۱۷ ہندو اور ایک گورا سارجنٹ ہے۔

اب تک ۵ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں۔

سب انسپکٹر عبد القادر صاحب کے خلاف ہندو نہایت غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور انہیں بالکل ناجائز طریقہ سے بدنام کرنے کیلئے جلسے کر رہے ہیں۔ حالانکہ خود سرکاری بیان میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ سب انسپکٹر صاحب نے محض حفاظت جان کے لیے گولی چلائی تھی۔

دہلی ۲۷ جون - گذشتہ شب ہندوؤں کے محلوں میں متعدد مسلمانوں کو زد و کوب کیا گیا۔ چنانچہ کوچہ گھاسی رام اور جوگی واڑہ میں دو لڑکوں کے پیٹے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ رات کو تقریباً ۹ بجے الجمعیۃ کے نامہ نگار خصوصی نے کٹرہ گوری شنکر اور گھنٹہ گھر کے درمیان بچشم خود ایک واقعہ دیکھا کہ ایک جاٹ نے ایک دوکان سے نکلکر ایک راہگیر مسلمان کے لاٹھی رسید کی۔ جو اتفاق سے اچھوتی ہو گئی چھڑی پولیس کے سپاہی نے دوڑ کر جاٹ کو گرفتار کر لیا۔ اور کوتوالی لے گیا۔ اس کے بعد اور دوسرے جاٹ بھی چاندنی چوک میں بیٹھے ہوئے دیکھے گئے۔ مسلمانوں کے محلے پرامن ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی پوری حفاظت کی جاتی ہے۔ کاروبار چل رہا ہے۔ پولیس کے انتظامات بدستور جاری ہیں۔

ہمارا ڈاک

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مسلمانان پانی پت کا احتجاج

مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں صریح مداخلت

جناب مدیر صاحب جریدہ الجمعیۃ۔ السلام علیکم

مندرجہ ذیل مضمون کا تار اخبارات کے نام بھیجا گیا تھا۔ جو آج اس اطلاع کے ساتھ واپس وصول ہو گیا کہ یہ تار قابل اعتراض ہونیکی وجہ سے تقسیم نہیں ہو سکتا لہذا بذریعہ خط ارسال کیا جاتا ہے

پانی پت کے دس ہزار سے زائد مسلمانوں کا ایک عام جلسہ جس میں مرد اور عورتیں۔ ہر خیال اور ہر طبقہ کے افراد شامل تھے بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۲۶ء بمقام درگاہ قلندر صاحب میں زیر صدارت جناب مولانا مولوی لقاء اللہ صاحب عثمانی منعقد ہوا۔ تاکہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تازہ احکامات قربانی کے متعلق شہر میں جو نئی حالت رونما ہو گئی ہے اس پر غور کیا جائے مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی مجلس خلافت لاہور۔ اور مولانا ابو الکلام آزاد۔ مولانا حسین احمد صاحب۔ اور دیگر اکابرین قوم کی ہدایت کے بموجب مسلمانان پانی پت نے یہ فیصلہ کیا کہ حکومت پنجاب کے اس انصاف سوز فیصلہ کو جو مقدمہ قربانی پانی پت کے متعلق کیا گیا ہے نہایت رنج و اندوہ کیساتھ برداشت کرتے ہوئے۔ امسال دفعہ ۴۳ جیسے غیر متعلق قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔

ہم اس قانون کو ہرگز تسلیم نہ کرتے۔ اور اپنے مذہبی حق کی ہر صورت سے حفاظت کرتے۔ لیکن حکومت پنجاب کی ہندو نوازی حکمت عملی ابھی اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم غیر آئینی قدم اٹھائیں۔ دوسرے امسال خلاف ورزی قانون کرنے میں یہ امر بھی مانع ہے۔ کہ ابھی ہماری آئینی جد و جہد ختم نہیں ہوئی۔ اور ابھی ہمیں لندن کے ایوان انصاف پر وثوق باقی ہے۔ اگر ہم اس سال ہی غیر آئینی طریقہ اختیار کرتے تو ایک طبقہ ہمارے اس قدم کو قبل از وقت کہتا اسلئے ہم سر دست اس راہ سے مجبوراً پرہیز کرتے ہیں۔ اور حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ہمارے مذہبی جذبات کا احترام کرے جو بروئے عہد تاج برطانیہ حکومت پر فرض ہے۔ آئندہ سال تک کسی اچھے منصفانہ فیصلہ پر پہنچکر ہمارے ایکہزار سال کے شہری حق کو اور مذہبی آزادی کو پھر سے تسلیم کرے۔ ایسے قانون کی ترمیم نہ صرف ضروری ہی بلکہ فرض ہے مسلمانان پانی پت کو پورا یقین ہے کہ دفعہ ۴۳ پنجاب لاز ایکٹ کو جو صریحاً گاؤکشی بلکہ فروخت پر دلالت کرتا ہے۔ بہت جلد اس طریقہ پر ترمیم ... کیا جائیگا کہ وہ قربانی گاؤ پر یوم عید اضحیٰ حاوی نہ رہے۔

اس سال ہمنے انتہائی صبر و تحمل سے کام لیکر یہ جان سوز فیصلہ کیا ہے کہ اگر دفعہ ۴۳ کی ترمیم اس طریقہ سے نہ کی گئی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تو ہمیں یقین کامل ہو جائیگا کہ ہز ایکسلنسی میلکم ہیلی کی ہندو نواز حکمت عملی میں مسلمانان پنجاب کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل تجویز بہ اتفاق آراء نہایت رنج و الم کے ساتھ تسلیم سر ہو کر منظور کی گئی۔

مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ عام ان قیود پر جو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کرنال نے قربانی گاؤ کے متعلق قصبہ پانی پت پر عائد کی ہیں سخت رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ ان قیود کے تحت میں فریضہ قربانی حدود پانی پت میں امن کے ساتھ پورا کرنا ناقابل عمل ہے۔ اور اس سے ہندو مسلم کشیدگی کے اضافہ کا سخت اندیشہ ہے۔ اس لیے امسال یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اگرچہ عید کے دن ہمیں اپنے اہل و عیال سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ سفر و خرچ کی تکلیف برداشت کرنی پڑے گی۔ اپنے اپنے گھروں کو قربانی کی برکت اور اہل و عیال کو گوشت کے ثواب سے محروم کرنا پڑے گا۔ تاہم یہی مناسب ہے کہ امسال بطور احتجاج اپنا فریضہ کسی دوسرے مقام پر جا کر ادا کریں۔

آج ۲۳ جون ۱۹۲۶ء کو مسلمانان پانی پت کی طرف سے صوفی اقبال نے مندرجہ ذیل تار بنام ملک معظم قیصر ہند لندن روانہ کیا ہے جو عیدگاہ میں بیس ہزار سے زائد اشخاص نے بالاتفاق منظور کیا ہے "حکومت پنجاب نے زیر دفعہ ۴۳ پنجاب لاز ایکٹ قربانی جیسے مذہبی شعار میں مداخلت روا رکھی مسلمانان پت نو سو سال سے اس مسئلہ میں آزاد تھے۔ عید اضحیٰ جیسا مقدس تہوار ماتمی طریقہ سے منایا گیا اور فریضہ قربانی کو ہر مسلمان نے دیگر شہروں میں جا کر ادا کیا۔ اس لیے کہ حکومت نے اس عہدنامہ کے خلاف کیا جو ہمارے اور سرتاج برطانیہ کے مابین ہے۔ ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کا اعلان ہمارے دعویٰ کی دلیل ہے"

آج پانی پت میں قربانی بالکل نہیں کی گئی۔ عید کی نماز کے بعد مسلمان آپس میں عید نہیں ملے۔ ماتمی لباس کا عجیب منظر تھا سنا ہے کہ مقامی حکام نمبرداروں وغیرہ پر دصولی لائسنس یا ذبیحہ خانہ میں قربانی کرنے پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔

اقبال احمد صوفی۔

دیوان میسور سے ایک مسلمان کا مطالبہ انصاف

عالی جناب امین الملک مرزا محمد اسماعیل صاحب دیوان ریاست میسور!

دعائے ترقی عمر و جاہ و حشمت کے بعد گذارش ہے کہ آپ کے عہدہ دیوانی پر فائز ہونے کے لیے مسلمانان شہر میسور اور خصوصاً بندہ ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے۔ عرض حال یہ ہے کہ فدائے ملت مولانا مسلم دیلوری تقریباً دو سال سے بنگلور سنٹرل جیل میں ایام قید بسر کر رہے ہیں۔ شاید یہ سزا انصاف پر مبنی ہو تو ہو مگر ہم دیوان صاحب سے عاجزانہ و مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ مولانا مسلم دیلوری کو قید و بند سے آزاد کر کے ہم کو ممنون و مشکور فرمائیں مسلمانان میسور کی بدبختی تھی جو ایک فدائے ملت کے قانونی شکنجہ میں پھنسنے پر خاموش ہو گئے۔ اور باہر کے مسلمانوں میں رہی بے حمیتی کا ثبوت دیا۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ مولانا مسلم دیلوری حکومت کا غدار نہ تھا بلکہ ملت کا ایک دردمند مصلح تھا مولانا مسلم کی جتنی تحریکیں و تقریریں ہوئی ہیں وہ سب امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے تھیں بعض دشمنان ملت و غداران اسلام ... پس پردہ پولیس و حکومت کو چھیڑ کر کے ناجائز وسائل سے مولانا کو جیل روانہ کر کے خوشی منا رہے ہیں اور ریاست کے تمام مسلمانوں کو عالم اسلام میں بدنام کر رہے ہیں۔ آپ ایک انصاف پسند حکمران ہیں اسلئے ہم انصاف کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ پولیس و عدالتی کارروائی کے کاغذات مشاہدہ فرما کر منصف مزاجی سے ایک آخری فیصلہ کریں۔

آپ کا نیازمند

عبد العزیز خان۔ سوار ام پیٹھ میسور

اخبارات کے نمونوں کی ضرورت

دار المطالعہ مسلم کتب خانہ قصبہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ کو ہر قسم کے اردو اور عربی اخبارات کے نمونہ کی ضرورت ہے خواہ روزانہ ہوں یا ہفتہ وار یا پندرہ روزہ ہوں یا ماہوار، مذہبی ہوں یا سیاسی، علمی ہوں یا تاریخی تاکہ بعد آنے پسندا دن کی مستقل خریداری یا اجراء کا آرڈر دیا جاوے۔

خادم حکیم محمد یحییٰ عباسی

دار المطالعہ مسلم کتب خانہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ

الہ آباد کا فساد

الہ آباد ۲۴ جون - فسادات جھوسی کی خبروں سے الہ آباد میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ بہت سی دوکانیں بند ہو گئیں۔ آج صبح ۱۰ بجے جب کہ بعض دوکانداری دوکانیں کھول رہے تھے ایک معمولی فساد ہو گیا جس کا تعلق ... ہیں جن میں سے ایک ہندو کپڑے کا بڑا تاجر ہے۔ پولیس اور مجسٹریٹ بہت جلد موقع پر پہونچ گئے اور مزید خطرہ باقی نہیں رہا۔ یہ بدمعاشوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے مگر اس کے باعث آج عدالتوں میں اجتماع کم تھا۔ اور دوکانیں بند تھیں۔

۲۵ جون - کل اکا دکا آدمیوں کو زد و کوب کیا گیا۔ کچھ گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ مگر ہڑتال جاری ہے۔ کلکٹر نے مندرجہ ذیل احکام جاری کئے ہیں۔

"چونکہ آج الہ آباد شہر میں بلوہ ہو گیا ہے اس لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت امن عامہ کی خاطر الہ آباد کی میونسپل حدود کے اندر پانچ آدمی ایک جگہ جمع نہ ہوں اور کوئی شخص آتشیں اسلحہ لاٹھی یا دوسرے ہتھیار لیکر باہر نہ نکلے۔

چونکہ شہر میں آج بلوہ ہو چکا ہے اور اس کے اعادہ کا دوبارہ امکان موجود ہے اس لئے کوئی شخص آٹھ بجے رات کے بعد بعض خاص حلقوں میں اپنے مکان سے باہر نہ نکلے"

ہر گھڑی چھ روپے میں
بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس
رعایت کی وجہ
یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی
تمام فرمائشیں بنام مینیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۲۶ دہلی آنی چاہئیں

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ۲ جلد میں قیمت ۰-۸-۶ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔
حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری۔

ملنے کا پتہ: مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵ بمبئی ۹

مفت!!! مفت!! مفت!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)۔ برص سفید بھی سفید و سیاہ ۔۔۔ جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

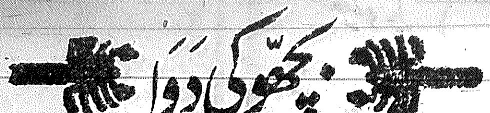

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

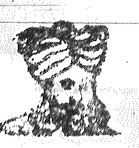

راجوید خضاب

راج وید سری یا مند اس جی کبیراج نمبر ۵۲ اہیرین روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

دور حاضرہ کا سب سے اچھا رسالہ

پیمانہ

مینیجر "پیمانہ" دہلی دروازہ۔ لاہور

عزیزیہ خضاب

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

درس عشق

امریکہ کے مشہور فسانہ نویس اور ناولسٹ "سی۔ ایم۔ اور اے این ویلیم سنس کے معرکتہ الآرا ناول "ڈی ہنڈ" کا با محاورہ اردو ترجمہ۔ قابل مصنفین نے حسن و عشق کے ہنگامے اور رقیبوں کے داؤں پیچ اخلاقی روشنی میں اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ تعریف نہیں ہو سکتی۔ پلاٹ انوکھا سبق آموز اور دلچسپ ہے ترجمہ نہایت صاف و سلیس بلکہ بڑی حد تک ترجمہ ہی نہیں معلوم ہوتا۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ٹائٹل نہایت خوشنما کاغذ اچھا اور حجم ۲۰۹ صفحہ۔ قیمت صرف عہ علاوہ محصول ڈاک۔

بہشتی جھومر

زنانہ ادب کی بہترین تصنیف تعلیم و تربیت کا زبردست دستور العمل نسوانی لغزشوں کی فلسفیانہ رنگ میں تحلیل اور ان کا مجرب علاج۔ لڑکیوں کے لئے آج تک اس خوبی کی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس میں چار سبق ہیں۔ ملک کے نامور اہل قلم اور سربرآوردہ اخبار و رسائل نے اس پر زبردست تنقیدیں کی ہیں۔ عبارت نہایت شستہ اور سلیس کتابت و طباعت نہایت پاکیزہ حجم تقریباً ۵ جز قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت۔

ملنے کا پتہ: دار الکتب ابراہیمیہ افضل گنج حیدرآباد دکن

ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بو بازار فری اسکول

مفت اچھہ گفت
سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

صرف ایک ہی دو دفعہ لگانے سے جوانی کی بہار آتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۹ر محصول ۴ر
فضل برادرس منا مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پس کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار ہم پہنچا دیں۔
(منیجر)

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو

عربی نصاب جلد کی آسان کتابیں چھپ گئیں
انکو پڑھکر عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سیکھ لو

المشتہر: شفیق احمد ناظم اشاعت الادب مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

قرآن مجید جلی قلم بلا ترجمہ پڑھیئے

دعا گنج العرش

فالنامہ آئینہ تقدیر

المشتہر: ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

ہفتہ میں دو بار

اتحاد

المشتہر: منیجر اخبار اتحاد۔ بہار شریف (ضلع پٹنہ)

عید کے تحفے

بابو غلام احمد قادری سوداگر۔ لدھیانہ پنجاب

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑسے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ ہیری ہیرولی بیز تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔
منیجر ہیرا بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

ٹیلیفون نمبر 5650	اگر حسب اعلان مفید ثابت نہ ہو۔ اسی اخبار میں شکایت چھپوائیں	تار کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی

ہماری ادویات متواتر بارہ سال سے ملک کے ہر گوشہ میں استعمال ہو رہی ہیں جن کے پندرہ ہزار سے زائد سارٹیفکٹ آئے ہیں اسکے علاوہ تمام اخبارات بڑے زوردار ریویو کئے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی رجسٹرڈ ہیں

سرمہ اکسیر چشم

شوقینوں کی جان — محبوب مراد

مسک۔ مقوی۔ گولیاں۔ دنیا میں واحد لاثانی زود اثر۔ آپ کی دلی مراد برلانے والی ممسک اور مزیدار دوائی جسکا پہلا تجربہ ہی آپ کو ہمیشہ کیواسطے اپنا بنالے گا۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ ۴۲ گولیاں ڈھائی روپیہ ۔۔۔ گولیاں نو روپیہ محصول ہر حالت میں ۳ر

کیمیائے بدن

عروس زندگی۔ علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ صنعتی۔ طبی باتصویر صد سالہ کیلنڈر کے ایک ضخیم کتاب ہر شخص بالکل مفت طلب کر سکتا ہے۔

ہر ایک چیز ملنے کا کافی پتہ: فخر الاطباء حکیم راج نرائن دہلی

مفت

مفت مفت
رسالہ کلید مراد
منیجر رسالہ کلید مراد
کلاں مسجد روڈ دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محررخصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری ۔ مطابق ۲ جولائی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۱

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشم دید حالات

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں اپنے سفر حج کے مفصل حالات اور موتمر اسلامی کی تفصیلی کیفیت لکھیں گے مگر افسوس ہے کہ مولانا اپنی گوناگون مصروفیتوں کے باعث خود کچھ نہ لکھ سکے اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے معتمد خاص مولوی عمر دراز بیگ صاحب سے لکھوا کر حسب ذیل مکتوب ہمارے پاس بھیجا ہے جس پر جگہ جگہ خود مولانا کے حذف و اضافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہے سب انہی کے خیالات کا پرتو ہے ۔ یہ مکتوب سلسلہ وار کئی نمبروں میں شائع ہوگا ۔

جمعیت علما اور خلافت کمیٹی کے وفود ۱۳ مئی کو جہاز اکبر پر سوار ہوئے ۔ گودی سے باہر وفود کی روانگی کے وقت مسلمانان بمبئی کا عظیم الشان اجتماع تھا ۔ اراکین وفد کو گجرے اور ہار پہنائے گئے ۔ اللہ اکبر کے نعروں میں ہمارے موٹر جہاز کی طرف روانہ ہوئے ۔ انجمن خدام النبی کی طرف سے برف کے پانی کا انتظام تھا ۔

عام حجاج کو ٹکٹ خریدنے ۔ پاسپورٹ حاصل کرنے ۔ ہیضہ اور ٹیکہ لگوانے پھر ڈاکٹری معاینہ کرانے میں جو ناقابل برداشت تکلیفات اٹھانی پڑیں ان کی تفصیل کے لیے الجمعیۃ کے اوراق قطعاً ناکافی ہیں ۱۳ مئی کا دن حاجیوں کے لیے ایک مصیبت کا دن تھا ۔ ایک بڑے ہال میں جو لوہے کے تاروں سے گھرا ہوا تھا تمام حاجیوں کو بھیڑ بکری کی طرح ٹھونس دیا گیا ۔ ڈاکٹر ہر شخص کی نبض اور اسکا پاسپورٹ دیکھتا تھا اور حاجی کے ہاتھ پر مہر لگا دیتا تھا ۔ پولیس حاجیوں کو مار مار کر ایک صف میں بٹھاتی تھی ۔ معاینہ کے وقت اگر کوئی حاجی آگے پیچھے ہوتا تھا تو ڈاکٹر صاحب اس کے فوراً ٹھوکر مارتے تھے ۔ پھر حاجی کا بستر نیز دیگر کپڑے بھاپ میں دیئے جاتے تھے ۔ اور بعد میں ہر حاجی اپنے کپڑے اس انبار میں سے نکالتا تھا بہت سے حاجی کپڑے نہ ملنے سے پریشان پھر رہے تھے ۔

غرض یہ کہ حاجیوں کی اس مصیبت کا کسی طرح الفاظ میں خاکہ نہیں کھینچا جا سکتا جو ہم نے اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھی ۔ ایک مہذب الخلق انسان جانور کے ساتھ بھی ایسی بے رحمی کا برتاؤ نہ کرے گا ۔ جو گورنمنٹ کے بعض حکام حاجیوں کے ساتھ کرتے ہیں ۔

وفود خلافت و جمعیۃ کے ساتھ البتہ اچھا سلوک کیا گیا ہم لوگ ہیضہ اور ٹیکہ سے محفوظ رہے ہم لوگ جب ڈاکٹر کے پاس پہنچے تو ڈاکٹر بہت تپاک سے ملے اور ہمارے ٹکٹوں اور پاسپورٹوں پر فوراً مہر لگا دی ۔ اور ہم کو رخصت کر دیا ۔

اکبر جہاز کی روانگی

اکبر جہاز ۱۴ مئی کی شب کو ۱۰ بجے بمبئی سے روانہ ہوا اس جہاز میں پندرہ سو پانچ مسافر تھے ۔ مسافروں کی کثرت کے باعث جہاز میں مطلق جگہ نہ تھی ۔ دس قدم چلنا آدمی کو مشکل تھا ۔ سمندر میں تلاطم نہ تھا ۔ مگر تین چار روز تک لوگوں کو دوران سر رہا مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی حاجیوں کو متلی کی دوا تقسیم کرتے تھے ۔ اور مولانا عرفان صاحب حاجیوں کی تیمارداری میں مشغول تھے عام حاجیوں کے ساتھ جہاز میں بھی اچھا برتاؤ نہیں کیا جاتا ۔ جہاز کا ادنیٰ ملازم بھی حاجیوں کو بہت حقیر نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ جہاز جب دھویا جاتا ہے تو غسال بہت بے دردی کے ساتھ حاجیوں کا اسباب پھینکتے ہیں ۔ اکثر حاجیوں کے اسباب پر بھی پانی کا فوارہ چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ پانی حاجیوں کو بادقت اور کم مقدار میں ملتا ہے ۔ گرمی کے باعث حاجی بہت پریشان رہتے ہیں ۔ ہوا کا کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا ۔

اکبر جہاز میں علما اور زعما کی کثرت

چونکہ اکبر جہاز میں وفود جمعیۃ اور خلافت کی روانگی کا اعلان ہو چکا تھا ۔ اس وجہ سے جہاز میں ہند و ستان کے ہر گوشے سے علما اور زعما حج کے لیے سوار ہوئے ہند و ستان کے حاجیوں کا یہ پہلا جہاز ہوگا جس میں علما ، مشائخ نیز رہنمایان قوم کا اس قدر اجتماع عظیم ہوا ہو ۔ اس جہاز میں تقریباً چار سو علما اور زعما نے سفر کیا جس میں سے قاضی نور الحسن (قاضی امارت شرعیہ بہار) مولانا سہول صاحب مولانا ابراہیم صاحب سورتی ۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب لودیانوی ۔ مسٹر نسیم صاحب بیرسٹرایٹ لا نشی امتیاز علی صاحب وکیل لکھنؤ ۔ نواب علی صاحب وکیل بارہ بنکی ۔ شیخ عبد العلی صاحب قدوائی رئیس بارہ بنکی ۔ عبد الرحمن صاحب وکیل پٹنہ ۔ حسینی صاحب ملک التجار (افریقہ) و ماہ پیر ۔ ڈاکٹر احمد علی صاحب رئیس صوبہ بہار ۔ قاضی احمد حسین صاحب رئیس گیا ۔ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں ۔ عصر کے بعد زعما و علما چھتری پر جمع ہوتے تھے ۔ عام حاجیوں کے لیے بھی اذن عام تھا عصر سے عشا تک کا وقت مباحث علمی و قومی میں گزرتا تھا اختر صاحب کی نعت بھی حاجیوں کے قلوب میں ایک خاص اثر پیدا کرتی تھی چھتری پر نشست ۔ سمندر کا منظر ۔ سرد ہوا ۔ یہ سب چیزیں عجیب تفریح بخش تھیں اور پھر علما اور لیڈران کا ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہو کر تبادلۂ خیالات کرنا ۔ ہر صوبے کے خدام ملت کی موجودگی یہ تمام حالات خلافت کمیٹی یا جمعیۃ العلماء کے اجلاسوں کا منظر پیدا کرتے تھے ۔

بحری سفر کی کیفیت

چھ روز تک سوائے پانی اور آسمان کے کوئی چیز خدا کی مخلوق میں سے نظر نہ آئی ۔ اگر کوئی جہاز دکھائی دیتا تھا تو وہ بہت پیارا معلوم ہوتا تھا ۔ حاجی اس کا نہایت شوق کے ساتھ نظارہ کرتے تھے ۔ اس جہاز کے مسافر اس جہاز کے مسافروں ، اور اس جہاز کے مسافر اس جہاز کے مسافروں کو دیکھکر مسرور ہوتے تھے ۔ ہمارا جہاز سلامی کے لیے تین سیٹیاں دیتا تھا اس کے جواب میں دوسرا جہاز بھی اسی طرح سیٹیوں سے جواب دیتا تھا ۔ یہ وقت عجیب دل خوش کن ہوتا تھا ۔

۲۰ مئی بروز پنجشنبہ مکلا کی پہاڑیاں نظر پڑیں یہ سماں عجیب فرحت خیز اور قابل دید تھا ۔ سات دن میں خشکی کے ایک کنارہ پر نظر پڑی تھی ۔ (اور وہ بھی ایسی خشکی جس کا بادشاہ ہندوستان کی ریاست میں ایک عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہے) سینکڑوں آدمی چھتری پر پہونچ گئے ۔ اور مکلا کی پہاڑیوں کو دیکھکر مسرور ہونے لگے ۔ اس رات عدن کی روشنی دکھائی دی ۔ آبادی معلوم نہ ہو سکی اسوجہ سے کہ جہاز آبادی سے بہت فاصلہ پر تھی ۔ ہمارے جہاز نے چونکہ کوئلہ اور پانی کافی مقدار میں اپنے ساتھ رکھ لیا تھا ۔ اسوجہ سے اس کو عدن پر ٹھہرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ۔ ۲۱ مئی کی صبح کو باب المندب بھی آگیا ۔ ہر جہاز باب المندب سے گذر کر بحر احمر میں جاتا ہے جزیرہ پیرم جہاز سے بہت ہی قریب رہ جاتا ہے ۔ جہاز پر سے پیرم کی تمام عمارتیں پانی کی ٹنکیاں ، انجن و دیگر مشینیں نظر آتی تھیں ۔ یہ جزیرہ پہلے ترکوں کے پاس تھا ۔ اب برطانیہ کے قبضہ میں ہے (باقی آئندہ)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ۔ ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیئے قیمت سالانہ ۶ ع نمونہ ۲ ۔ منیجر رسالہ آفتاب ۔ شیرانوالہ دروازہ ۔ لاہور (م ۱)

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کرلیں

پتہ — منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہی عبارت شستہ زبان پاکیزہ ۔ دلائل قوی براہین چست ۔ تعلیمات محکم حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں ۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے ۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے ۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں ۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات ۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں درج ہیں ۔ قیمت بلا محصول ۱۲ ۔

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۃ یوسف کی بے مثال تفسیر ۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید ۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب مختلف مسائل ۔ قیمت بلا محصول ۱۲ ۔

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ۔ اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے ۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی معتبر کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے کثیر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۱۲ جلد دوم ... علاوہ حصہ سوم تیار ہے ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ۔ ملنے کا پتہ ۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ ، دفتر رحمۃ للعالمین عطر دالہ دروازہ ریاست پٹیالہ

چار نکاح کیجیے

... طفل شباب کیا ہے سفوف وطلا ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش ۔ دہلی

ایک سچے دل کی پکار

... ہماری مستورات میں عام ہے ... ہمارا ... آزمائش ...

منیجر دار الشفا دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ چار آنے علاوہ محصولڈاک ۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

خضاب

یہ ادنیٰ چاند تارے کے ہیں افعال

جوان صورت جوان سیرت جوان سال

المشتہر ۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری ، چھٹی ، دسویں ، چودھویں ، اٹھارہویں ، بائیسویں ، چھبیسویں اور انتیسویں ۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ، ششماہی پانچ روپے ۔ ہندوستان سے سالانہ ... ششماہی ... فی پرچہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام

اور

مسلمانان ہند کا فرض

جمعیت علمائے ہند نے اپنی ہفت سالہ زندگی میں مسلمانوں کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کا اکثر حصہ محض اس وجہ سے منظر عام پر نہیں آیا کہ اس کے مخلص ارکان دین و ملت کی خدمت شہرت و ناموری کے لئے نہیں بلکہ خالصتاً لوجہ اللہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی اپنی کارگذاریوں کا بلا ضرورت اعلان و اشتہار نہیں کیا۔ اسلئے دنیا ان کے کارناموں سے بے خبر رہی اور جمعیت عام مسلمانوں کی اس توجہ سے محروم ہو گئی جسے موجودہ ہنگامہ پسند فضا میں صرف اعلان و اشتہار ہی سے جلب کیا جا سکتا ہے۔ اگر آج ان خدمات کو پردۂ خفا سے نکالا جائے جو ۱۹۱۹ء کے آخری ایام سے اب تک علمائے ہند کی اس جماعت نے انجام دی ہیں تو مسلمانوں کو معلوم ہو کہ جس جماعت سے وہ اس قدر سرد مہری برت رہے ہیں اس کا وجود اسلام اور پیروان اسلام کی صلاح و فلاح کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوا ہے۔ ان اخلاقی و روحانی فوائد کو جانے دیجئے جو ہندوستان میں پہلی مرتبہ علماء کے مختلف الخیال گروہوں کو ایک اسٹیج پر جمع کر دینے سے حاصل ہوئے۔ اس ذہنی انقلاب سے قطع نظر کیجئے جو آزادی کی جنگ میں علمائے اسلام کے شریک ہو جانے سے اسلامی ہند میں پیدا ہو گیا۔ آپ اس کی خالص عملی کوششوں کو دیکھئے جن کے نتائج محسوسات کی دنیا میں صاف نظر آ سکتے ہیں۔ جس وقت ۱۹۲۱ء کے اواخر میں مسلمانان مالابار پر قیامت صغریٰ نازل ہوئی تھی تو ہندوستان میں سب سے پہلے جمعیت العلماء نے ان کی امداد و اعانت کے لئے ہاتھ بڑھایا اور تقریباً پچاس ہزار روپیہ جمع کر کے مختلف طریقوں سے ان کے مظلوم یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری کی۔ جس وقت ۱۹۲۳ء کے ایام میں حکومت برطانیہ نے سرحد کے آزاد قبائل پر ... [illegible]

کرپان

[illegible]

راولپنڈی میں انصاف کا خون

[illegible]

مسلمانوں کے تحمل کا امتحان

[illegible]

اقتباسات

ٹرکی کی مشرقی سیاست میں خوشگوار تغیر

عالم اسلامی کی طرف دوبارہ میلان

[illegible]

امیر افغانستان کے متعلق انگریزی جرائد کی غلط بیانیاں

[illegible]

بقاع متبرکہ کے انہدام پر ایران میں ناراضی

[illegible]

موتمر اسلامی میں سوڈان کے نمائندے

[illegible]

فہرست معطیان چندہ شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام

جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ	رقم
[illegible]	[illegible]	[illegible]

حجاز میں زیارت قبور کا نظام

[illegible]

برقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام میں ایک مسٹر کی بیوی قتل کر دی گئی

محل شریف کا قضیہ طے ہو گیا

فلسطین سے عراق کا ... مشورہ

مصر

موتمر قاہرہ کی اہم تجویز

ہندوستان

راولپنڈی کے ہندوؤں کی بلند پروازی

مولانا محمد اسحاق مانسہروی پر ڈکیتی کا الزام

مولانا محمد اسحاق کا بیان

راولپنڈی میں امن و سکون

کلکتہ میں منتشر جنگ کا سلسلہ

ایک مسلمان کی دوکان میں سؤر کا گوشت پھینکا گیا

مسلمانوں کی گرفتاریاں

کلکتہ میں دو ایڈیٹروں کی گرفتاری

جھانسی میں تہوار عید خیریت سے گذر گئی

نجیب آباد میں مفسد ہندوؤں کی شرارت

سیتامڑھی کے ایک گاؤں میں فساد

مذہبی آزادی کیلئے مسلمانان پالی کا جہاد

مہاراجہ الور کی رعایا پروری

مسلمانان الور کو عید الفطر اور عید الضحیٰ کی ممانعت کر دی

(ابو عامر اقبال احمد انصاری)

ہندو مسلم تنازعات کس طرح دور ہو سکتے ہیں

ایک ہندو کی ... کی رائے

۲۹ جون کی گرفتاریاں

دار الحکومت

فوجی پہرے اٹھا لئے گئے

فسادیوں کی گرفتاری

نئی سڑک پر ایک ہندو سیٹھ کی سنگینی

لاٹھیاں اور پتھر برآمد ہوئے

۱۵ ہندوؤں کی گرفتاری

دہلی میں مسلم ڈیفنس کمیٹی کا قیام

کٹرہ ... میں تین مسلمانوں کی گرفتاری

خبر قیامت

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام میں ایک کمانڈر کی بیوی قتل کر دی گئی

بغداد ۲۵ جون۔ فرانسیسی کمانڈر تدمر کی بیوی جس کی عمر ۲۵ سال تھی حمص سے سودا سلف خرید کر کے واپس آرہی تھی۔ ایک دیسی سپاہی نے جو بطور محافظ کے ساتھ تھا اسے مار ڈالا۔ واقعہ یہ ہوا کہ موٹرکار پنکچر ہو جانے کی باعث درستگی کے لیے رکی تو اس سپاہی نے ڈرائیور کو گولی سے مار دیا۔ اور میڈم صاحبہ کو لوٹ لیا اطلاع ملی ہے کہ فرانسیسی شتر سواروں نے قاتل کو گرفتار کر لیا ہے۔

محمل شریف کا قضیہ طے ہو گیا

قاہرہ ۲۶ جون۔ امیر الحاج نے حکومت کو تار دیا ہے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کے اور ابن سعود کے درمیان جو مسلئہ الجھا ہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں محمل شریف کے متعلق منی کا واقعہ صاف ہو گیا ہے اب مکمل سکون ہے۔ مصریوں نے ابن سعود سے اجازت حاصل کر لی ہے کہ وہ محمل شریف کو لیکر مدینہ منورہ جانے کے لیے ریگستان کو عبور کرنے کے بجائے جدہ واپس آجائیں اور وہاں سے اس خدیوی اسٹیمر پر سوار ہو کر ینبوع چلے جائیں جو سوئز سے روانہ کیا جائے گا۔

برطانیہ سے عراق کا مالی مشورہ

بغداد ۲۶ جون۔ عراق کے وزیر مالیات بھی نشاط ہے کے روز انگلستان روانہ ہو رہے ہیں تاکہ برطانی حکام سے عراق کے نئے سکہ، ریلوے اور زراعتی بنکوں کے متعلق مشورہ کریں۔

مصر

موتمر قاہرہ کی اہم تجویز

فی زمانا اسلامی خلافت کا وجود شرعی اصول کے مطابق ممکن ہے اسلئے مشرق اور مغرب کے تمام مسلمانوں پر جہاں کہیں وہ ہوں واجب اور لازم ہے کہ اس شرعی خلافت کو حاصل کرنیکے اسباب اور وسائل مہیا کریں اور جہاں تک انکے بس میں ہے لازمات خلافت کے حصول کے درپے ہوں موتمر کی رائے میں یہ امر نہایت لازم ہے کہ خلافت کو عام طور پر تسلیم کرانے کیلئے ایسے وسائل اختیار کئے جائیں کہ انکی وجہ سے اسلامی جماعت میں کوئی تفریق یا اختلاف نہ پیدا ہونے پائے۔ اس بنا پر موتمر تجویز کرتی ہے کہ اس مقصد کے حصول کیلئے اسکے سوا چارہ نہیں کہ عالم اسلام کی تمام مختلف جماعتیں اور فرقے بلا استثناء احد سے اپنے اپنے نمایندے آیندہ موتمر میں جو قاہرہ میں ہوگی بھیجیں تاکہ تمام عالم اسلام کے مندوب ایک جگہ پر بیٹھکر کامل مشورہ کر سکیں کہ ایسی خلافت جو شرعی اصول کے مطابق اور مستجمع الشروط ہو کیونکر حاصل کیجائے۔

موتمر کی رائے ہے کہ اس اجلاس میں عالم اسلام کے ہر فرقے کے نمایندے شامل نہیں ہوسے اور اسلئے یہ موتمر روئے زمین کے تمام مسلمانوں کی طرف جہاں کہیں وہ ہوں اپنی آواز بلند کرتی ہے کہ وہ خلافت کے معاملہ کو غیر اہم سمجھکر پس پشت نہ ڈالیں کیونکہ اسی میں اسلام کی اصلی شان اور حقیقی روح مضمر ہے اور اسی بنا پر تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ متذکرہ صدر طریقے پر خلافت کے وجود کو متحقق کرنے کی کوشش کریں اور اس اہم فرض میں غفلت کو گناہ سمجھ کر اس سے سبکدوش ہوں۔

ہندوستان

راولپنڈی کے ہندوؤں کی بلند پروازی

مولانا محمد اسحاق ناظم ہری پر ڈکیتی کا الزام

۲۱ جون کو انسپکٹر پولیس پیر دل خان صاحب نے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب ناظم ہری کو دوسری مرتبہ طلب کیا ۲۲ جون کو حضرت مولانا کے بیانات قلمبند ہوئے ایک ہندو نے [illegible] ابراہیم وغیرہ [illegible] فرمان علی صاحب [illegible] پر حملہ آور ہوئے [illegible] نے کہا کہ اس کو جلا دو [illegible]

مولانا محمد اسحاق کا بیان

اس کے جواب میں مولانا محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل بیان قلمبند کرایا ہے۔

[illegible]

راولپنڈی میں امن وسکون

راولپنڈی ۲۶ جون۔ راولپنڈی اور اس کے نواح میں مکمل سکون ہے [illegible]

کل ریونیو اسسٹنٹ نے دو ہندوؤں پر دفعہ ۱۹ قانون اسلحہ کے ماتحت فرد قرار داد جرم لگادی۔

[illegible]

کلکتہ میں منتشر جنگ کا سلسلہ

ایک مسلمان کی دوکان میں سور کا گوشت پھینکا گیا

کلکتہ ۲۵ جون۔ آج سہ پہر کو سنٹرل اوینیو پر ایک ہندو کی موٹرکار پر شورے کا تیزاب پھینکا گیا جس کے باعث موٹر کی چھتری کا ایک حصہ جل گیا مگر جو لوگ موٹر پر بیٹھے ہوئے تھے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

تقریباً اسیوقت کچھ ہندو مچھوا بازار اسٹریٹ پر ایک ہندو مدرسہ کے سامنے ناچ رہے تھے جس سے مسلمانوں کو اشتعال ہوا اور انہوں نے مدرسہ کی عمارت میں گھسنے کی کوشش کی مگر پولیس کی آمد پر منتشر ہو گئے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ شب ایک ہندو ناخدا مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا اسکے چھری ماری گئی۔ زخمی کو فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا جہاں اس کا علاج ہو رہا ہے۔

اب صورت حال پر سکون ہے۔ اگرچہ آج شام کو زبردست ہیجان پیدا ہو گیا تھا جبکہ چیت پور روڈ پر ایک مسلمان کی دوکان میں سور کا گوشت پایا گیا۔ دوکانیں بند کر دی گئیں۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور گوشت کو ہٹوا دیا گیا۔

مسلمانوں کی گرفتاریاں

کلکتہ ۲۶ جون۔ ہفتہ کی صبح کو بڑا بازار میں صورت حال پر سکون تھی۔ اکا دکا آدمی کو زدوکوب کئے جانے کے واقعات کی اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔

جمعرات کی شب کو چیت پور روڈ پر ایک ہندو منگل سنگھ کو زدوکوب کرنے کے جرم میں پولیس نے دو مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔

دو دوسرے مسلمان بھی گرفتار کئے گئے ہیں جن کا تعلق اسی محلہ میں ایک ہندو کے چھری مارنے کے مقدمے سے ہے۔ یہ مشتبہ لوگ تحقیقات کے دوران میں زیر حراست رہیں گے۔

کلکتہ میں دو ایڈیٹروں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۶ جون۔ آج ایڈیٹر آنند بازار پتر کا اور ایڈیٹر ہندو دھرما کو دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر جو الزام قائم کیا گیا ہے وہ ۳ اور ۵ جون کے ان مضامین کے متعلق ہے جن کے عنوانات "زندہ یا مردہ" اور "ڈاکٹر کچلو کا دورہ" تھے دونوں ایڈیٹروں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

یہ معلوم ہوا ہے کہ ایڈیٹر جین گزٹ کو بھی گرفتار کیا گیا تھا اور وہ بھی ضمانت پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

جھانسی میں بقر عید خیریت سے گذر گئی

جھانسی۔ یوم عید الضحیٰ سے بہت قبل ہندو اور مسلمانوں کے بعض حلقوں میں غلط فہمیاں ہو گئی تھیں اور یہ اندیشہ تھا کہ عید کے موقع پر کوئی فساد ضرور ہوگا۔ اٹھارہ ہندو اور مسلمان گرفتار بھی کئے گئے تھے۔ سات مسلمانوں کو اس لیے جیل میں رکھا گیا تھا کہ انھوں نے ضمانتیں دینے سے انکار کر دیا تھا۔ باقی اشخاص ضمانتیں دینے سے رہا کر دئے گئے تھے۔

نجیب آباد میں مفسد ہندوؤں کی شرارت

عید الضحیٰ کے دن نماز کے بعد دھوبی حسب معمول محلہ پائیں باغ سرائے دھوبیان میں قربانی کرنا چاہتے تھے کہ ہندوؤں نے آکر مزاحمت کی مسلمانوں نے ہر چند سمجھایا لیکن کوئی اثر نہ ہوا بالآخر حکام موقعہ پر پہونچے تو قربانی ہوئی۔ اگر مسلمان ضبط وتحمل سے کام نہ لیتے تو فساد ہو جاتا۔

سیتامڑھی کے ایک گاؤں میں فساد

مظفرپور ۲۸ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سیتامڑھی سب ڈویژن کے ایک گاؤں میں دو مسلمانوں کو ہندوؤں [illegible]

کے ایک گروہ نے مانند کربری طرح ۲۲ جون کو پٹیا مسلم ٹولہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ پانچ مسلمان زخمی ہوئے۔ تین جھونپڑیاں لوٹ لی گئیں۔ کافی نقصان ہوا ہے اب بالکل امن وامان ہے۔ مزید فساد کا خطرہ نہیں ہے۔

مذہبی آزادی کیلئے مسلمانان پانی پت کا جہاد

آج ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ بوقت شب درگاہ قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمانان پانی پت کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا انعام اللہ صاحب عثمانی منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد مرد وزن دس ہزار سے کم نہ تھی جلسہ میں جوش وخروش یہ ثابت کر رہا تھا کہ مسلمانان پانی پت میں زندگی کی لہر باقی ہے اور وہ اپنا ایک ہزار سالہ حق قربانی کو جو حکومت نے دفعہ ۴۲ کے تحت میں غصب کیا ہے واپس لینے کے لئے نہ صرف بیقرار ہیں بلکہ ہر قسم کی قربانی سے حاصل کرنے کو تیار ہیں۔ انشاء اللہ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں جلسہ ۱۰ بجے شروع ہوا اور ۲ بجے بخیر وخوبی بعد دعا ختم ہوا۔

تجویز ۱۔ یہ جلسہ خدائے برتر وبزرگ کی بارگاہ میں بصد عجز و الحاح اس کی حمد وثنا کرتا ہوا مسلمانان پانی پت کو اسکے صبر واستقلال اور اتفاق وامن پسندی پر مبارکباد دیتا ہے۔ انہوں نے اتفاق و اتحاد کی یہ ایسی جیتی جاگتی تصویر پیش کی ہے جس کی یاد تاریخ ہمیشہ دہراتی رہیگی۔ اگر ہمنے آئندہ بھی ہر امر میں ایسے ہی کامل اتحاد کا ثبوت دیا تو تمام پیچیدہ گتھیاں باسانی سلجھ جائیں گی اور فتح کا سہرا یقیناً ہمارے سر رہیگا۔ انشاء اللہ

تجویز ۲۔ مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ اعتراف کرتا ہے کہ قوم قصابان اس عید قربان پر نہ صرف منافع سے محروم رہے بلکہ ان لوگوں نے کثیر نقصان برداشت کیا یہ جلسہ ان حضرات کے ایثار کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنی رحمت نازل کرے اور نقصان کی تلافی کسی اور طریقہ سے فرمائے۔ آمین

تجویز ۳۔ مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ عام مسئلہ قربانی کو حسب دلخواہ طے کرانے کے لئے تجویز کرتا ہے کہ مسلمانان پانی پت دل کھول کر چندہ عطا فرمادیں جس کی وصولی کی صورت حسب ذیل ہوگی۔

(الف) اس جلسہ کی رائے ہے کہ ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بچی چار آنہ فی کس ادا کرے۔

(ب) یہ چندہ ہر ایک قوم اپنے طریقہ سے وصول کرے اور صاحب ثروت حضرات سے علاوہ اس مقررہ چندہ کے حسب حیثیت بطور عطیہ وصول کرے۔

(ج) یہ چندہ زائد سے زائد یکم محرم الحرام ۱۳۴۵ھ تک گویا اٹھارہ یوم میں وصول کر کے "انجمن اسلامیہ پانی پت" کے خزانہ میں داخل کر دیں۔

تجویز ۴۔ مسلمانان پانی پت یہ عام جلسہ حکومت پنجاب کی اس مداخلت کو جو اس نے دفعہ ۴۲ پنجاب لاز ایکٹ ۱۸۷۲ء کے تحت میں قربانی پر قیود عائد کی ہیں نہایت نفرت وحقارت کا اظہار کرتا ہوا آپکو اسطرف متوجہ کرتا ہے کہ اس ناقابل تحمل قانون کی جلد از جلد ترمیم کرائی جائے جس سے ہمارا نو سو سال کا مذہبی حق برقرار رہے۔ جبکہ خود حکومت دوسری اقوام کے جدید حقوق کو مثلاً مسیحوں کے سامنے باجہ بجانا تسلیم کرتی ہے۔ ہم نے اس سال قربانی جیسے مذہبی فریضہ کو پانی پت میں بطور اظہار ناراضگی قطعاً بند کر دیا۔ یہ تجویز بذریعہ تار ملک معظم۔ وزیر ہند۔ وزیر اعظم۔ سفیر ایران وترکی۔ سفیر کابل ہز ہائینس سر آغا خان۔ مسٹر سید امیر علی۔ خواجہ کمال الدین۔ مفتی محمد کفایت اللہ۔ مولانا شوکت علی ومولانا محمد علی کو روانہ کی جائے۔ فقط

(ابو عامر اقبال احمد انصاری)

مہاراجہ الور کی رعایا پروری

مسلمانان الور کو عید الفطر اور عید الضحیٰ کی مبارکباد

الور اسٹیٹ گزٹ مورخہ ۱۴ اپریل و ۲۲ جون میں ہز ہائینس مہاراجہ الور کے حسب ذیل دو تار شایع ہوئے ہیں جو مہاراجہ صاحب کی بے تعصبی، فراخ دلی اور رعایا پروری کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں:

ترجمہ فرمان شاہی جو بذریعہ تار ریاست پہنچا ہے بموقعہ عید الفطر جملہ مسلمانان الور کو بطور مبارکباد وصول ہوا۔ اور یہ پیام منسٹر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے عیدگاہ میں پہونچکر حاضرین کو پیام مسرت انتظام سے معزز ومسرور فرمایا۔

"اے میری پیاری مسلم رعایا۔ اگرچہ میں جسمانی طور پر تم سے اسوقت دور ہوں لیکن روحانی طریقہ سے تمہارے پاس موجود۔ مجھکو امید تھی کہ میں اس تقریب پر ضرور واپس پہونچ جاتا۔ لیکن دیر ہو گئی اس کے علاوہ رویت ہلال نے اس تقریب سعید کا وقت قریب تر پہونچا دیا مجھکو افسوس ہے کہ کام توسیع عیدگاہ وتیاری شامیانہ شروع ہونے میں دیر ہوئی۔ مگر آپ صاحبان کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ وعدہ معمولی وعدہ نہیں ہے۔ انجینئران ریاست کی متواتر تبدیلیاں اور بحیط دیر میں پاس ہونے کی وجہ سے یہ کام تعویق میں رہا۔

میرے ہم وطن مسلمانان الور کو محبت آمیز دعا اور درود برکات دیتے ہوئے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ یہ عید سعید ہر قسم کی کامیابی وخوش بختی آیندہ نصیب کرے۔"

(الور نیدر)

ترجمہ فرمان شاہی جو بموقعہ عید الضحیٰ مسلم رعایا کے نام آج ۲۲ جون ۱۹۲۶ء کو لندن سے بذریعہ تار صادر ہوا۔

"میں اپنی مسلم رعایا کے لئے اس عید کے موقع پر بھی محبت آمیز دعائیں دیتے ہوئے مبارکباد بھیجتا ہوں۔ جہاں محبت کی وجہ سے دل بندھے ہوتے ہیں وہاں ۵۰۰۰ ہزار میل کا فاصلہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔"

(الور نیدر)

ہندو مسلم مناقشات کسطرح دور ہوسکتے ہیں

ایک ہندو رکن مجلس وضع قوانین کی رائے

ناگپور ۲۶ جون۔ سر ہری سنگھ گوڑ ممبر مجلس وضع قوانین نے ہندو مسلم تعصبات کے متعلق فرمایا ہے کہ مجھے سر سپرو سوامی کے مجوزہ اسباب اور علاجوں سے اتفاق رائے نہیں ہے نہ مجھے ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کی رائے پسند ہے۔ اگر ہندو مسلمانوں کو یہ یقین دلادیں کہ وہ ان کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ نہ پیدا کرینگے تو یہ فسادات کم ہو سکتے ہیں، ان کی بیخکنی نہیں ہوسکتی کسی قسم کے میثاق بنانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے، ان سے صرف تلخی پیدا ہوتی ہے ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ اپنی پالیسی خود بنالیں اور دستوری اصلاحات کے متعلق اپنی تجاویز دیدیں اور مسلمانوں کی نمایندگی کی کوشش نہ کریں مسلمانوں کو اپنے لئے ہی کام کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ ایک غیر جانبدار ثالث کی طرح حکومت کو یہ حق دیدیا جائے کہ وہ آزادانہ ایسے مطالبات کا فیصلہ کرے جو مابہ الاختلاف ہوں۔ اس سے صورت حالات بہت کچھ خوشگوار ہو جائے گی کسی قسم کی رعایتیں نہ دینی چاہئیں، نہ مسترد کرنی چاہئیں مسترد کردہ رعایتوں سے صدمہ پہونچتا ہے جو عرصہ تک باقی رہتا ہے۔

گاؤکشی کے متعلق آپنے فرمایا کہ جب تک گاؤکشی اس طریقہ پر کیجائے کہ مذہبی جذبات کو صدمہ نہ پہونچ سکے۔ اسوقت تک ہندوؤں کو شکایت کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہر دو فریق اپنی آزادی کو اپنے مذہبی تعصبات کی مضبوطی پر صرف کر رہے ہیں۔ جمہوریت کا تو ذکر ہی کیا، یہ سیاست بھی نہیں ہے۔ بدقسمتی سے سیاسی اصلاحات نے ایک از سر نو زندگی کی تحریک پیدا کر دی ہے لیکن حیات تازہ وہ اصلاح نہیں ہے جس کی بنیاد نظام دستوری قائم کرنے پر ہو جسکے متعلق ہمیں اعتراف کرنا چاہئے کہ ہم نئے ہیں، ہمیں مشرقی روشنی کی پیروی کرنی چاہئے۔ جاپان ایسا کر چکا ہے، ہندوستان ایسا کیوں نہ کر سکے گا؟

۲۹ جون کی گرفتاریاں

دہلی ۳۰ جون۔ کل پولیس کی تفتیش میں کل ۱۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جن میں ۵ مسلمان ہیں۔

یہ بھی سنا گیا ہے کہ ۱۲ آدمی چار چار ہزار کی ضمانتوں پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

گرفتار شدگان میں لالہ ہالا لال۔ لالہ بہیری مل آٹے والے چرخی پہلوان جیرنگی پہلوان اور رسال پہلوان داخل ہیں۔

دار الحکومت

فوجی پہرے اٹھالئے گئے

فسادیوں کی گرفتاری

دہلی ۲۸ جون۔ ہفتہ کی شام کو فوجی پہرے اٹھالئے گئے تینوں فوجی رسالے قلعہ کو چلے گئے۔ اور صرف پولیس کے پہرے رہ گئے۔

نئے بانس کے کنارے پر پولیس کے سپاہیوں کا پہرہ معہ رائفلوں کے اب بھی لگا ہوا ہے اور ایک موٹر لاری ضرورت کے لیے موجود ہے۔

گذشتہ دو یوم کے عرصہ میں پولیس نے متعدد تلاشیاں لی ہیں ہفتہ کو جو بارہ گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں ان کے علاوہ کل آٹھ ہندوؤں کو اور گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کی ابھی تک خبر نہیں ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آج اور کل مزید گرفتاریاں عمل میں آئیں گی۔

شفاخانہ میں اب صرف آٹھ مسلمان اور پانچ ہندو رہ گئے ہیں۔

نئی سڑک پر ایک ہندو سیٹھ کی سنگینیت

لاٹھیاں اور پتھر برآمد ہوئے

۱۵ ہندوؤں کی گرفتاری

۲۸ جون۔ کل رات کو نئی سڑک کے ایک ہندو سیٹھ کے ہاں سے دو گٹھے لاٹھیاں اور دو بوریاں پتھر کی برآمد ہوئیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ ایک مسلمان کے ہاں برابر اینٹیں آتی رہیں مگر پولیس کی تحقیقات کے باوجود یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ اینٹیں کس طرف سے آتی ہیں۔ پولیس نے دوسری مرتبہ تحقیقات کے لئے آتی تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اینٹیں ایک قریب کی کوٹھی سے آرہی ہیں۔ کوٹھی کا دروازہ بند تھا جب پولیس کی کوشش سے یہ دروازہ نہ کھل سکا تو گوروں کا دستہ پہنچا اور اندر جاکر لاٹھیاں اور اینٹیں برآمد کیں۔

پندرہ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

دہلی میں مسلم ڈیفنس کمیٹی کا قیام

دہلی ۲۹ جون۔ آج صبح کو انجمن اسلامیہ اور خلافت کمیٹی کے مشترکہ بورڈ کے جلسہ میں یہ تجویز منظور کی گئی کہ ایک مسلم ڈیفنس کمیٹی قائم کی جائے جو مظلوم مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی کرے۔ جلسے میں ایک ہزار روپیہ کا چندہ ہو گیا ہے اور امید ہے کہ مزید چندہ بہت جلد ہو جائے گا۔

کٹرہ بڑیاں میں تین مسلمانوں کی گرفتاری

دہلی ۳۰ جون۔ ۲۴ جون کو جس دن فساد ہوا ہے بازار کٹرہ بڑیاں میں ایک ہندو کہار زخمی ہو کر آیا تھا اور وہاں آکر گر پڑا تھا مسلمانوں نے اسیوقت ڈپٹی کمشنر صاحب اور ملک دیوی دیال صاحب کو بلا کر خون کے نشانات دکھا دئے تھے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کہار کہیں اور سے زخمی ہو کر آیا ہے۔ اس مقام پر جہاں وہ گرا تھا خون موجود نہ تھا، مگر ہندو نے گذشتہ چند یوم سے کٹرہ بڑیاں کے مسلمانوں کے خلاف سخت گمراہ کن پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا اور اسکا مطالبہ کیا تھا کہ تفتیش کیجائے۔ چنانچہ آج تین بے گناہ مسلمانوں کو جنکے نام عبد الرحمن محمد اسحاق اور کلو بائیسکل والا ہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ضمانتیں پیش کی گئیں مگر منظور نہیں ہوئیں۔

کٹرہ بڑیاں وہ بازار ہے جہاں سے فساد کے دن نئے بانس اور کھاری باؤلی کے مجروحین کثرت کے ساتھ گذر رہے تھے کیونکہ فتح پوری سے لاہوری دروازہ تک ناکہ بندی ہونے کے باعث تمام راستے بند تھے اور مجروحین کو عموماً اسی بازار کی طرف رخ کرنا پڑتا تھا۔

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کی تجاویز

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کے دوسرے سالانہ اجلاس میں جو ۲۳ مئی کو عالی جناب حکیم ناصر الدین احمد خاں صاحب رئیس دہلی و بدایوں کے زیر صدارت بمقام میرٹھ منعقد ہوا تھا حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں:۔

تجویز ۱۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ سالانہ ہز اگزالٹڈ ہائینس اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا ترقی طب یونانی کی جانب شاہانہ توجہ منعطف فرمانے پر کمال ادب اظہار شکر و منت کرتا ہے، اور توقع کرتا ہے کہ حضور ممدوح کی سرپرستی میں یہ مشرقی اور اسلامی فن شریف اوس ترقی اور عظمت کو دوبارہ حاصل کر سکے گا جس کو حکومت مغلیہ کے زوال کے ساتھ وہ ہاتھ سے دے چکا ہے۔ اور مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کے اس گراں قدر عطیہ کو جو حال میں حضور والا نے یونانی شفاخانہ قائم کرنے کے لئے مرحمت فرمائے ہیں ترقی طب کے لئے سنگ بنیاد خیال کرتا ہے۔

تجویز ۲۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ سالانہ ہز ہائینس حضور نواب حمید اللہ خاں صاحب بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ادام اللہ اقبالہ والی ریاست بھوپال کی مسند آرائی حکومت پر کمال ادب اور مسرت کے ساتھ حضور ممدوح کی خدمت میں تہنیت اور مبارکباد پیش کرتا ہے ...

آپ کا فرض

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو
عربی نصاب جلیبہ کی آسان کتابیں چھپ گئیں
شفیق احمد ناظم اشاعت الا مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور ہر مرض سے محفوظ رکھنے والا غنچہ
حکیم محمد یعقوب خان مالک دوا خانہ نور تن دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا
منیجر ... بمبئی مہری ضلع دربھنگہ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

صرف اس مہینہ کے لئے نصف قیمت
کنگ اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر ۲۶۶ ویپیری مدراس

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی
دلائل الخیرات سنہری استنبولی
ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰ بمبئی

عید کے تحفے
بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

مفت!! مفت!!
سفید داغ
بچھو کی دوا
خضاب
راجوید خضاب
راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

عزیزیہ خضاب
ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

سرمۂ اکسیر چشم
فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ ہجری ۔ مطابق ۶ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۲

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشمدید حالات

(۲)

دریائے سفر طرح بھی طوفان کا اندیشہ تھا۔ مگر خدا کے فضل سے یہ دریا بہت ٹھنڈا ملا ۔ بحر احمر کی گرمی مشہور تھی مگر قدرت کا تماشا تو دیکھیئے ۔ بحر احمر میں جہاز کا پہنچنا تھا کہ گرمی کا پتہ بھی نہ رہا نہایت ٹھنڈی ہوا آنے لگی اور بحر احمر نے جہاز کی ساری گرمی کی تکلیف کو فراموش کرا دیا ۔ بحر احمر چونکہ ایک خلیج ہے اس وجہ سے دونوں طرف ساحل نظر آتے ہے ۔ ایک طرف افریقہ کا دوسری طرف یمن کا بحر احمر میں بہت زیادہ جہاز آتے جاتے ہے ۔

ڈاکٹر احمد علی صاحب کی دعوت

صوبہ بہار کے مشہور ڈاکٹر سید احمد علی صاحب نے جہاز میں تمام علماء اور زعماء کی دعوت کا انتظام کیا ۔ بحر احمر کی یہ تاریخ بھی ہمیشہ یاد رہے گی ۔ جہاز کا ایک حصہ جھنڈیوں سے سجا یا گیا تھا ۔ پرتکلف فرش بچھائے گئے تھے ۔ برقی روشنی اور برقی پنکھوں کا انتظام کیا گیا تھا ۔ برف کے ٹھنڈے پانی اور پرتکلف کھانوں سے ۔ علماء اور لیڈروں کی تواضع کی گئی ۔ مغرب کے بعد سے دس بجے تک ڈاکٹر صاحب کے دسترخوان پر پہلے بعد دیگرے مہمانوں کا سلسلہ جاری رہا اور کم و بیش پانچسو آدمیوں نے کھانا کھایا ۔

کامران کا حال

۲۲ مئی کی صبح کو ۹ بجے ہمارا جہاز کامران پہونچا یہ ایک چھوٹا جزیرہ ہے یہ جزیرہ پہلے ٹرکی کے قبضہ میں تھا اب حکومت برطانیہ کے قبضہ میں ہے ۔ یہاں قرنطینہ کے لیے حاجی ۲۴ گھنٹے روکے جاتے ہیں حاجیوں کو غسل دیا جاتا ہے ان کے بستروں اور کپڑوں کو بھپارہ دیا جاتا ہے ۔ اور جہاز ایک میل کے فاصلہ پر کھڑے ہوتے ہیں ۔ ہمارے جہاز کے ساتھ بہ رعایت کی گئی کہ نصف میل پر کھڑا کیا گیا ۔ ایک دخانی کشتی معہ دو بادبانی کشتیوں کے مسافروں کو لینے کے لیے آئی ۔ سب سے پہلے ڈاکٹر جہاز پر آیا اسکے بعد مسافر کشتیوں پر اترنے شروع ہوئے ۔ کشتی پر اترنے کے وقت عورتوں اور ضعیف مردوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے مولانا عبد الحلیم اور مولانا عرفان اور مسٹر شعیب نے مسافروں کو اتارنے میں بہت امداد کی ۔ مولانا عبد الحلیم اور مولانا محمد عرفان نے تو بعض ضعیف مرد و عورتوں کو اپنے کاندھوں پر اتارا ۔ خیر جوں توں کر کے سب حاجی بخیریت کامران پہنچ گئے ۔ ایک بخاری حاجی سمندر میں گر پڑا تھا ۔ مگر ملاحوں نے اسکو فوراً نکال لیا ۔ کامران پر جہاز نے لنگر ڈالا ہی تھا کہ کامران کے عربی لڑکے چھوٹے ڈونگے بنا کر جہاز کے گرد آ لگے ۔ دونی چونی سمندر میں پھینکے اور وہ لڑکے زیادہ سے زیادہ گہرائی میں سے اس ریزگاری کو نکال کر لاتے تھے ۔ یہ منظر عجیب قابل دید تھا ۔

غرض یہ کہ کامران میں ایک تار کے اندر بہت سے چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں آس پاس لوہے کا تار ہے اس حصہ کے باہر بھپارہ کی جگہ ہے ہم لوگوں کے ساتھ تو ڈاکٹر نے اچھا سلوک کیا ۔ جناب ڈاکٹر حاجی خاں صاحب قابل تشکر ہیں کہ انھوں نے ارکین وفد کو عمدہ پانی اور صابن سے غسل کرایا اور کپڑے بھی ہم لوگوں کے علیحدہ بھپارہ میں دئے غسل کر کے دل بہت خوش ہوا ۔ اور حاجیوں کے ساتھ البتہ ڈاکٹروں نے سختی کا برتاؤ کیا ۔ ہم لوگوں کے لیے خاص کمرے منتخب کر دیئے گئے تھے کشتی جہاں لگتی ہے اس جگہ پتھروں کا ایک چبوترہ بنا دیا ہے اور اسباب لانے کے لیے چھوٹی لائن ڈالدی گئی ہے ۔ چھوٹے چھوٹے صندوق پٹری پر رکھے ہیں ان میں اسباب لایا جاتا ہے ۔

کامران میں گوشت مرغ ۔ ڈبل روٹی ۔ چا برف ۔ تربوز کھجور وغیرہ اشیا بقیمت ملتی ہیں ۔ پانی اور لکڑی مفت ملتی ہے ۔ ہوا اس جگہ کی بہت سرد ہے رات کو سوتے وقت ہی جہاز کی سب کلفتیں دور ہوگئیں ۔

کامران کے دو تاریخی مناظر

(۱) ہندوستان کے حاجیوں کی طرف سے غیر ہندی بیویوں کو کامران میں دعوت دی گئی ۔ پلاؤ زردہ کھانا تھا ۔ خلافت اور جمعیت کے وفد نے جہاز میں ہی ہندی حاجیوں سے اس دعوت کے لیے چندہ کرلیا تھا ۔ تقریباً پانچسو روپیہ چندہ ہوگیا تھا ۔ چاول ۔ شکر ۔ گھی ۔ گوشت ۔ دیگیں ۔ فرش ۔ ظروف نیز دیگر ضروری سامان ۔ ڈاکٹر غوری صاحب نے مہیا کر دیا تھا مولانا احمد سعید صاحب نے دہلی کے حاجیوں سے اپنے اہتمام میں رات کے بارہ بجے تک نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ کھانا پکوایا اور مولانا محمد علی صاحب نے کھانا کھلوانے کا اہتمام انجام دیا ۔ رات کے ایک بجے تک کھانا کھلانے کا سلسلہ جاری رہا ۔ اس دعوت میں بخاری ۔ پشاوری ۔ روسی کابلی ۔ بکثرت تھے اتحاد اسلامی کا کامران کی تاریخ میں یہ پہلا نظارہ تھا ۔

(۲) کامران میں جمعیۃ علماء اور خلافت کمیٹی کی جانب سے بعد مغرب ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا ۔ مولانا سید سلیمان ندوی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا ۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے اپنے دلپذیر طرز میں ولولہ انگیز اور پر زور تقریر کی ۔ مولانا شوکت علی نے اپنے خاص طرز میں خرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب سے اپنی تقریر کا آغاز کر کے نہایت جوشیلی تقریر کی ۔ دیگر اصحاب نے بھی تقریریں کیں ۔ اس نوعیت کا قومی اور مذہبی جلسہ کامران کی تاریخ میں یہ پہلا جلسہ تھا ۔

کامران میں مذکورہ بالا دونوں شاندار مناظر خلافت اور جمعیت العلماء کی مساعی جمیلہ میں زریں حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں ۔ (باقی دارد)

موتمر اسلامی میں ایران کا نمائندہ

ہندوستان کے بعض جرائد نے یہ غلط فہمی پھیلائی ہے کہ دولت ایران نے موتمر اسلامی میں شرکت سے انکار کر دیا ہے ۔ مگر جریدہ ام القریٰ کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے دعوت منظور کرلی ہے اور اپنے قنصل متعین دمشق (عین الملک) کو ہدایت کی ہے کہ وہ موتمر میں اس کی نمائندگی کریں ۔

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گزرنا چاہیئے قیمت سالانہ عہ ۔ نمونہ ۲ ۔ منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ ۔ لاہور

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

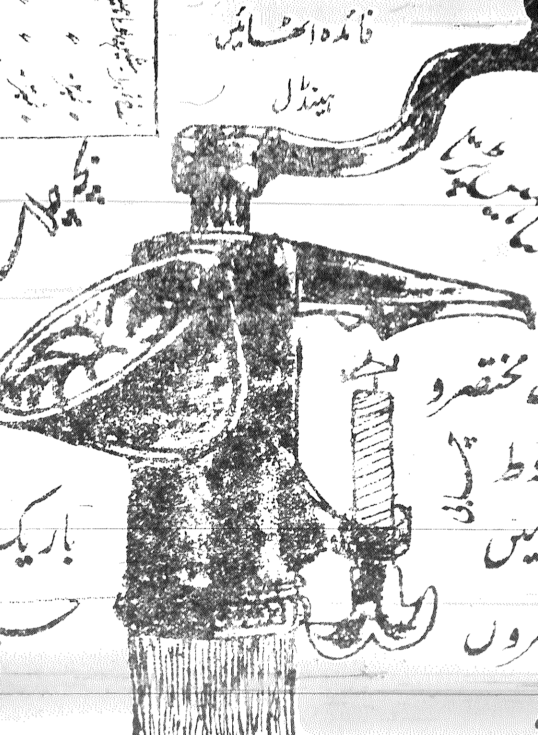

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ ادنے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر ۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا اور عبارت شستہ

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف

(۳) رحمۃ للعالمین

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے ؟ سفوف وطائی

المشتہر حکیم مولوی ... دہلی

ایک سچے دل کی پکار

منیجر دار الشفا در بھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے

حکیم محمد ... سورت

موتمر اسلامی کا افتتاح

سلطان ابن سعود کا افتتاحی خطبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ۔

امابعد۔ اے حاضرین میں آپ کی خدمت میں سلام اور مرحبا کا ہدیہ پیش کرتا ہوں اور اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس موتمر کی دعوت کو قبول فرمایا۔

اے معزز مسلمانو! تمہارا یہ اجتماع اسلام کی تاریخ میں اپنے مقصد اور اپنی وضع کا پہلا اجتماع ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ...

...

میں اللہ عزوجل سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اور آپ سب کو دین حق کی اقامت اور اپنے اور اپنے رسول کے حرم کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ والحمد للہ رب العالمین

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ

موتمر اسلامی کا ایجنڈا

وہ مسائل جن پر موتمر میں بحث کیجائیگی

فصل اول: ملک اور اس کا نظام حکومت

(۱) تمام ملک حجاز کا استقلال کامل

(۲) حجاز کا نظام حکومت جو شریعت اور شوریٰ سے مقید ہو۔

...

(۱۱) ایسی تدابیر سوچنا جن سے اس موتمر کی منظور کردہ دینی و اصلاحی تجاویز عالم اسلامی کے لئے فائدہ مند ہو سکیں۔

(۱۲) موتمر کے لئے ایسا نظام وضع کرنا کہ ہر سال اس کا انعقاد ہوتا رہے۔

مکہ معظمہ میں ہندی نمایندگان علماء حق

معاصر ہمدرد کو مولانا محمد علی صاحب کا ایک خط موصول ہوا ہے جس سے حسب ذیل واقعات معلوم ہوتے ہیں۔

مدینہ منورہ کے مقابر و مآثر کے انہدام پر ہندی وفد نے سلطان ابن سعود سے خوب دل کھول کر گفتگو کی۔ مگر ابھی تک جواب نہیں ملا سلطان ...

...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام

اور

مسلمانان ہند کا فرض

(۲)

ہندو ذہنیت میں اس خلاف توقع تغیر سے مسلمانوں میں کچھ حیرت، کچھ سراسیمگی اور کچھ غیظ و غضب کے جذبات پیدا ہو گئے۔ وہ اس کا مطلب کچھ نہ سمجھ سکے کہ جو قوم ملکی حیثیت سے ان کے دوش بدوش منزل مقصود کی طرف بڑھ رہی تھی وہ دفعۃً رخ پلٹ کر ان کے پہلو میں خنجر بھونکنے پر کیوں مستعد ہو گئی۔ کسی نے خیال کیا کہ ابھی جنون کا یہ وقتی جوش ہے جس سے اتحاد کی خاطر درگذر کرنا چاہئے۔ کسی نے مستقبل کے واقعات پر اپنے فیصلہ کو چھوڑ دیا اور کسی نے غضبناک ہو کر ہندوؤں کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہا۔ مگر تمام ہندوستان میں صرف ایک جمعیۃ علماء ہی ایسی جماعت تھی جس نے اپنے دماغی توازن کو نہ کھویا اور ایک طرف وطنی مصالح اور دوسری طرف حفاظت دین کے فرض کو محسوس کر کے مدافعانہ کارروائی شروع کر دی۔ اس نے بجا رتیہ شدھی سبھا قائم ہونے کے ٹھیک ۱۱ دن بعد ۲۴ فروری ۱۹۲۳ء کو شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام قائم کیا اور ابتدائی انتظامات مکمل کر کے ۴ مارچ سے حفاظت اسلام کی عملی کوشش شروع کر دی۔

...

فرید پور کا ہنگامہ

...

خبر قیاسات

عالم اسلامی

بلاد عرب

ابن سعود پر تحریص و اطماع کا نیا جال

ڈیلی نیوز کا پروپیگنڈا

لندن ۹ جون (روایتی ڈاک سے) ڈیلی نیوز کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یہ سوال زیر بحث ہے کہ آئندہ کس شخص کو خلیفۃ المسلمین منتخب کیا جائے۔ لیکن ابھی ... اس مسئلہ کا بھی فیصلہ کیا جائے اسوقت امیدواران خلافت میں سلطان مراکش، امیر افغانستان، شیخ سنوسی ... شامل ہیں۔ ابن سعود سلطان نجد ملحقات و ملک الحجاز بھی منصب خلافت کے متعلق ... کے انعقاد کا خیال سب سے پہلے آپ ہی کو سوجھا۔ اگرچہ آپ خلیفہ بننے کے خواہشمند نہیں لیکن اگر نمائندگان اسلام نے آپکو بار خلافت اٹھانے کے لئے موزوں خیال کیا تو ممکن ہے آپ قبول کرلیں۔ سلطان موصوف محافظ الحرمین ہونے کے علاوہ جزیرۃ العرب کے اکثر حصہ پر قابض ہیں اور آپ میں وہ تمام شرطیں موجود ہیں جو خلیفہ بننے کے لئے ہونی چاہئیں۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ سلطان ابن سعود ایک کامل خود مختار فرمانروا ہیں اور مفاد و مقاصد اسلام کی حفاظت اور احترام اسلام کے قیام و بقا کے فرائض آپ اچھی طرح ادا فرما سکتے ہیں۔ آپ کی عمر ۴۵ سال ہے اور آپ بڑے فہیم زیرک اور قابل شخص ہیں آپ ضروریات زمانہ سے باخبر ہیں۔ الغرض جدید عرب کی نشو و نما کیلئے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں۔

چار مصلوں کے متعلق ایک ترکی مدبر کی رائے

محمل شریف کی واپسی

قاہرہ یکم جولائی۔ محمل شریف کے متعلق یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ اسے مدینہ منورہ نہ لیجایا جائے اور جدہ ہی سے واپس لایا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ محافظ دستہ کے سپاہیوں میں ایک خاص بیماری ہوگئی ہے جس کی تشخیص ابھی تک نہیں ہو سکی۔

امیر فیصل کی زیارت انگلستان

بغداد ۳۰ جون۔ آج امیر فیصل اپنے عملہ سمیت موٹروں کے ایک ریگستانی قافلے میں انگلستان روانہ ہوگئے۔

عراق پر برطانیہ کے مالی مطالبات

لندن یکم جولائی۔ دار العوام میں کمانڈر کینورڈی نے سوال کیا کہ کیا برطانیہ نے ۹۴ لاکھ پونڈ کی اس رقم سے دستبرداری ... جو عراق کے ذمہ مصارف امور نافعہ کے متعلق واجب الادا ہے ... عراق ریلوے کا مستقبل ابھی تک زیر بحث ہے اور آبپاشی وغیرہ کے حسابات کے متعلق تصفیہ ہونے والا ہے۔

افغانستان

اعلیٰحضرت امیر غازی کی مجاہدانہ تقریر

افغانستان میں رسم سرفروشی کا احیاء

ریف

طنجہ میں یورپین پولیس کے مظالم

جبریہ شہادتیں حاصل کی جارہی ہیں

ہسپانیہ کو فرانس کا جواب

غازی عبد الکریم کو حوالہ نہیں کیا جائے گا

مصر

قاہرہ میں قیامت صغریٰ

زلزلہ سے ہولناک تباہی

ٹرکی

سلطان محمد سادس مرحوم کے مصاحب کی رہائی

سان ریمو ۲۸ جون۔ کرنل ترکی بے جو سلطان محمد سادس مرحوم کے ایڈیکانگ تھے اور جنکو بسلسلۂ قتل طبیب سلطانی متوفیہ ماہ مارچ ۱۹۲۶ء گرفتار کرلیا گیا تھا رہا کردیئے گئے۔ جسٹریٹ محقق نے اعلان کردیا کہ کرنل مذکور کی بیگناہی ثابت ہوگئی ہے۔ سلطانی طبیب کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک دن مارچ ۱۹۲۶ء میں مردہ پائے گئے تھے اور ان کے جسم پر گولی کے نشانات تھے پہلے تو یہ خیال گذرا تھا کہ وجہ مرگ خودکشی ہے لیکن سلطان محمد سادس کی وفات کے بعد انکے خدام اور رفقاء نے ایسی بیانی دی جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ طبیب کے قتل میں کرنل مذکور کا ہاتھ تھا۔ علاوہ ازیں ... اطلاع دی تھی۔

ترکی و روس کا میثاق اتحاد

ماسکو یکم جولائی۔ ۳۰ جون کو قسطنطنیہ میں روسی ترکی معاہدہ پیرس کی جو توثیق ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ بالشویکی سفیر اور ترکی وزیر خارجہ نے بھی ایک میثاق پر دستخط کئے ہیں جس کا ...

ہندوستان

ناخدا مسجد میں دو بنگالیوں کی مداخلت

کلکتہ میں ۴۷ مسلمانوں کی گرفتاری

راولپنڈی کے فساد انگیز ایڈیٹروں کا مقدمہ

راولپنڈی ۳۰ جون۔ گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دو مقدمات کی اور سماعت کی گئی یہ مقدمات آریہ ویر اور سدرشن چکر کے اڈیٹروں پرنٹروں اور پبلشروں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند تھے۔ ایڈیٹران مذکور نے اپنے اخبارات میں بعض قابل اعتراض مضامین اور نظمیں شائع کی تھیں۔ ملزمین نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا اور اس کا وعدہ کیا کہ آئندہ مزید احتیاط سے کام لیں گے۔ دونوں مقدموں کا فیصلہ سنانے کے لئے یکم جولائی مقرر کی گئی ہے۔

راولپنڈی میں گرفتاریوں کا سلسلہ

راولپنڈی ۳۰ جون۔ گذشتہ فسادات کے متعلق گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے جس دن فساد ہوا ہے اس کی رات کو ایک مسلمان کو زدوکوب کرنے کے جرم میں تین ہندوؤں کو کل گرفتار کیا گیا ہے۔ مختلف فرقوں کی باہمی مجلس مصالحت کے اجلاس روزانہ ہورہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر موسم گرما کے صدر مقام مری کو واپس ہوگئے ہیں۔

فساد سعید پور کا انجام

ڈیرہ اسماعیل خاں میں گیارہ مفسدوں کی گرفتاری

جمعیۃ اقوام میں حکومت ہند کے نمائندے

اگر میں ہندوستان کا بادشاہ ہوتا تو کیا کرتا؟

گاندھی جی کے تخیلات

دار الحکومت

ہندوؤں کا ایک جلسہ بند کردیا گیا

ایڈیٹر تیج کے مقدمہ کا التوا

دہلی میں گرفتاریوں کا سلسلہ

ایک مفسد کی آگرہ میں گرفتاری

دہلی میں جبریہ تعلیم کی ابتدا

فہرست معطیان چندہ شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

بابتہ ماہ شعبان المعظم و رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

نمبر	اسمائے گرامی معطیان چندہ	[illegible]	رقم عطیہ آنہ	رقم عطیہ روپیہ
۱	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	۰	۴	۵
۲	جناب بابو امام الدین صاحب پوسٹل کلرک۔ اکال گڈھ	۱۸/۲۱	۰	۱۲
۳	جناب نواب محمد ابراہیم خاں صاحب رئیس قصبہ [illegible]	۱۹/۲۱	۰	۵۰
۴	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	۰	۱	۲
۵	جناب حافظ سید شفقت علی صاحب ناظم خلافت کمیٹی۔ نہٹور	۲۰/۲۱	۰	۲۸
۶	جناب نور الحسن صاحب۔ چوہڑ والہ	۲۱/۲۱	۰	۲
۷	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	۰	۸	
۸	جناب منشی محمد احمد صاحب بٹلہ۔ دہلی	۲۲/۲۱	۰	۵۰
۹	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	۰	۳	۱۱
۱۰	جناب مولوی عبدالستار صاحب۔ کلکتہ	۲۳/۲۱	۰	۸
۱۱	مسلمانان کھرگیو معرفت جناب مولوی صفی اللہ خاں صاحب صدر خلافت۔ کھرگیو	۲۴/۲۱	۰	۱۰۰
۱۲	جناب منشی محمد الدین صاحب۔ ملو	۲۵/۲۱	۰	۲۰
۱۳	جناب عبدالحکیم صاحب۔ گوجرہ	۲۶/۲۱	۰	۱۶
۱۴	جناب داؤد دادا بھائی اینڈ کو۔ رنگون	۲۷/۲۱	۰	۳۰ (زکوۃ)
۱۵	جناب نور الحسن صاحب۔ چوہڑ والہ	۲۸/۲۱	۰	۵
۱۶	جناب تجمل حسین صاحب۔ [illegible] گنج	۲۹/۲۱	۰	۵ (زکوۃ)
۱۷	جناب مولوی مظفر حسین خاں صاحب۔ بھوپال	۳۰/۲۱	۸	۵۳
۱۸	جناب عبداللطیف صاحب سوداگر۔ بمبئی	۳۱/۲۱	۰	۵۰ (زکوۃ)
۱۹	جناب محمد عبداللہ عبداللطیف صاحبان۔ دولت پور	۳۲/۲۱	۱۳	۳۸ (زکوۃ)
۲۰	جناب ای۔ ایچ۔ ملا صاحب۔ رنگون	۳۳/۲۱	۰	۱۵
۲۱	جناب حاجی [illegible] صاحب۔ [illegible]	۳۴/۲۱	۰	۹۹ (زکوۃ)
۲۲	جناب مولوی محمد حسین صاحب۔ جالندھر	۳۵/۲۱	۰	۳ (زکوۃ)
۲۳	جناب مولانا لطف اللہ صاحب رحمانی۔ مونگیر	۳۶/۲۱	۰	۲۱ (زکوۃ)
	میزان کل		۱۲	۴۲۸

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

فریدپور میں سنگھٹن کے شعلے

مسلمانوں پر روح فرسا مظالم

موضع فریدپور تھانہ ... ضلع ... مسلمانوں کو گائے کی قربانی بلا کسی مزاحمت و اعتراض کے ہوتی چلی آتی تھی۔ امسال بھی حسب معمول قربانی کے لئے محمد عبدالحمید خاں عرف مشتاق خاں نے گائے خریدی۔ اہل ہنود نے یہ خبر پا کر قرب و جوار کے ہندوؤں کو خبر کی اور بہ مشورہ لیڈران برادران وطن شب ایک تحریک ... چالیس مواضعات میں پھیلا دی گئی اور اسی رات کو جس کی صبح بقر عید تھی ایک رپورٹ بالکل غلط فریدپور سے تھانہ ... کو اور ایک تار مجسٹریٹ ضلع کو دیا گیا۔ چنانچہ سب انسپکٹر اور ڈپٹی کلکٹر فریدپور پہونچ گئے۔ صبح کو بمنشا گردو قرب و جوار کے ہندوؤں کا جن کی تعداد تقریباً چار پانچ ہزار تھی گاؤں کے چاروں طرف لاٹھیوں ... سے مسلح ہو کر جمع ہو گیا۔ مجمع کا اصرار ... کے بچانے پر تھا۔ حکام ... مجسٹریٹ کی ... (یعنی دفعہ ۱۴۴) اور ...

کو بلند کرتے ہوئے اس مکان پر حملہ کیا جس میں گائے مقفل تھی قفل توڑ کر گائے کو نکال لیگئے۔ مسلمان اس ناجائز حرکت ڈکیتی کو دیکھ کر باتباع احکام مذہب اپنی جانیں قربان کر دینے کو تیار تھے مگر مصلحتاً خاموش رہے۔ مجمع نے جس کا سرگروہ رحمت پور کا ایک برہمن پریمدی سماجی تھا اس نے مجبوری و خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا رہا یعنی گالیاں دیں اور دلوائیں دف وغیرہ بجوایا اور جنگ کے لئے آمادہ کیا لیکن حکام کی دار و گیر سے مسلمان مجبور و خاموش رہے تب مجمع نے دوسری تدبیر اختیار کی سنکھ و گھڑیال وغیرہ بجا کر یہ شور مچایا کہ جلد سور کا سر مسجد میں ڈال دو اور جو کوئی نماز پڑھنے آوے عیدگاہ میں اسے قتل کر دو لیکن اس آخری تدبیر میں ضرور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا۔ اس موقع پر مسلمان انتہائی ضبط و تحمل سے کام لیکر حسب ایماء حکام موجودہ خاموش رہے۔ مجمع مسجد کی طرف گیا اور در حال مسجد میں شراب وغیرہ چھڑک کے ناپاک کیا اور سنکھ و گھڑیال وغیرہ مسجد میں بجاتے رہے حتی کہ جب تک نماز کا وقت (عید الضحیٰ کی نماز) ختم ہو گیا مجتمع رہے اور بالآخر بدرجہ مجبوری چلے گئے۔ مجسٹریٹ ضلع پنڈت شیام سندر لال صاحب و مسٹر کیٹلی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع ... بسواری موٹر کار شام کو جب تشریف لائے تو مسلمانوں کے رویہ کی تعریف کی لیکن باوجود اسکے کہ اسوقت مجمع نمایاں نہ تھا قربانی کئے جانے کا حکم صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع نے صادر نہ فرمایا بلکہ مسلمانوں سے ... دفعہ ۱۰۷ ... تعزیرات ہند مچلکہ و ضمانت فوری طلب فرمائی چنانچہ جملہ مسلمانان بوجہ ناپاکی عیدگاہ و خوف جان و مال نہ نماز پڑھ سکے نہ قربانی کر سکے۔ ۲۲ جون سے تا ایندم ہنود طرح طرح کے شعبدہ کر رہے ہیں مسلمان بیحد خطرہ میں ہیں تفتیش ہو رہی ہے۔ اس موضع کے مسلمان مفلوک الحال ہیں اور کسی طرح سے اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے اور غالباً اسی امر کو مدنظر رکھ کر یہ معاملہ رفع دفع کر دیا جائے گا۔

(ایک مسلمان جو خود ان مظالم کا شکار ہے)

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (منیجر)

ضلع ہوشیارپور میں ایک ہندو تھانیدار کا استبداد

پنام ضلع ہوشیارپور کے مسلمانوں نے اس سال گائے کی قربانی کرنی چاہی مگر وہاں کے تھانیدار نے جو ایک ہندو صاحب ہیں ان کو ایسا پریشان کیا کہ وہ گائے تو ایک طرف رہی بکرہ کی قربانی بھی نہ کر سکے۔ ہم نے پہلے ایک درخواست دی کہ مسلمانوں کو قربانی گاؤ کی اجازت دی جائے۔ یہ درخواست ڈپٹی کمشنر ضلع ہوشیارپور کے ہاں بھیجی گئی چند روز کے بعد وہ درخواست تھانہ میں آگئی اور اسی وقت تھانیدار نے ہم کو اور قصبہ کے ہندوؤں کو بلایا کرسیوں پر ہندو بٹھائے گئے اور مسلمانوں کو زمین پر جگہ دی گئی۔ انہوں نے ہم مسلمانوں کو دھمکانا شروع کیا اور یہاں تک کہا کہ ابھی تم لوگوں کو قربانی سے پہلے حوالات میں بند کرتا ہوں اس پر جو ہام کے مسلمان تھے انہوں نے ڈر کے مارے کہہ دیا کہ ہم جیسے آپ کہینگے ویسے ہی کریں گے۔ اس پر بندہ نے ایک اور درخواست دی مگر وہ بھی منظور نہ ہوئی۔ پھر جب عید کا دن ہوا تو ہمارے گاؤں میں ایک گارد لگا دی جس سے ہم لوگ قربانی ہی نہ کر سکے۔ تھانیدار کہتا تھا کہ اگر تم لوگوں نے اس سال قربانی کی تو میں فوراً گرفتار کر لوں گا۔ پہلے ہمارے گاؤں میں ساٹھ یا ستر کے قریب بکروں کی قربانی ہوتی تھی مگر اس سال صرف چار بکرے ہوئے ہیں۔ یہ ہے خوف تھانیدار کا اور یہ ہے حال مذہبی آزادی کا جس کا موجودہ گورنمنٹ دعویٰ کرتی ہے۔

(ایک مسلمان)

کیا آپ نے ابھی تک نام بھی نہیں سنا؟

زنانہ سنگھار بکس

پتہ حکیم محمد یعقوب خاں مالک دوا خانہ نورتن۔ دہلی

ایک سچے دل کی پکار

امام ہمارا ... دارالشفاء ... بنگلہ

مفت اچھا گفت

سفید بالوں کو سیاہ ... خضاب شباب

ابراہیم ... اسٹریٹ کلکتہ

آپ کا فرض

رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

کنگ واچ ڈپو پوسٹ بکس ۳۶۶ ویپری مدراس

اطلاع

ہر قسم کی تبلیغی مذہبی اور اصلاحی کتب "الجمعیۃ" بک ایجنسی بلیماران دہلی سے طلب فرمائیے

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خطائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں عکمہ سرکاری استمبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ... ۸ ... ۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خطائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ ...

ابن مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۵ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

خضاب

یہ اڈنے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

نمک سعیدی

قیمت اخبار الجمعیۃ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

حبوب مراد

جا قیمتی تحفے

عروس جمال

عزیزیہ خضاب

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۳

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشمدید حالات

(۳)

باشندگان کامران کا اشتیاق ملاقات

اکبر جہاز میں ان وفود کے سوار ہونے کی چونکہ کامران کو پہلے ہی خبر پہنچ چکی تھی اسوجہ سے کامران کی مخلوق اس جہاز کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہی تھی۔ جسوقت جہاز پہونچا اسوقت تمام کامران میں ہندی علماء و لیڈران کی آمد کی خبر ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک پھیل گئی۔ چونکہ قواعد کے بموجب ہم لوگ تار کے بنگلے سے باہر نہ جا سکتے تھے نہ اور لوگ ہمارے پاس آسکتے تھے اسوجہ سے کامران کے باشندگان بنگلے کے گرد اگرد آکر جمع ہونے لگے۔ ان میں کامران کے تاجر بھی تھے مسلمان رئیس بھی تھے۔ عملہ والے بھی تھے۔ ہندوستان۔ عدن۔ اور مصر کے بھی کچھ لوگ تھے۔ مولانا شبیر احمد مولانا سید سلیمان۔ مولانا محمد علی۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا کفایت اللہ مولانا احمد سعید۔ مولانا عرفان۔ مولانا عبد الحلیم۔ نیز دیگر اراکین وفود نے اس جنگلہ یعنی جنگلہ کے اندر ہی سے ان لوگوں سے عربی میں تبادلہ خیالات کیا۔

کامران سے جدہ تک کا راستہ

دوسرے روز صبح کو ڈاکٹر صاحب نے سب کا معائنہ کر کے کشتیوں پر سوار ہونے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ سب حاجی کشتیوں کے ذریعہ جہاز پر سوار ہو گئے۔ سوار ہونے کے وقت عورتوں اور ضعیف مردوں کی مصیبت کا یہ دوسرا منظر تھا۔ ہمارا جہاز کامران سے دو بجے روانہ ہو گیا۔ کامران سے جدہ تک ۴۸ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ جہاز کا روانہ ہونا تھا کہ حاجیوں نے احرام باندھنے شروع کر دیئے۔ لبیک اللھم لبیک کی پیاری پیاری آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔

یلملم اگرچہ جدہ کے پاس ہے مگر احتیاطاً احرام کامران کے بعد ہی باندھ لیتے ہیں۔ عاشقان خدا کے لئے کامران سے جدہ تک کا سفر الانتظار اشد من الموت۔ کے مصداق بہت بے چینی

اور بیتابی کے ساتھ ختم ہوا۔ جدہ جسقدر قریب ہوتا جاتا تھا۔ اسی قدر تڑپ اور بے چینی زیادہ بڑھتی جاتی تھی۔ اس جذبہ صادق کی کیفیت کا صحیح علم تو ایک بے تاب دل ہی کو ہو سکتا ہے۔ شوق وصل کی اصل حقیقت پیش کرنے سے بیچارا قلم عاجز ہے۔

جہاز کا جدہ پہونچنا

خدا خدا کر کے ۲۵ مئی کو جدہ دور سے نظر آیا چھتری پر مجمع ہو گیا۔ چونکہ جدہ کے سمندر میں پہاڑ بہت ہیں اسوجہ سے ۲ میل پہلے جہاز چلانے کے لئے پائلٹ کشتی پر آتا ہے۔ اور وہ جہاز چلاتا ہے۔ چنانچہ جسوقت چھتری پر ہمارا سارا مجمع اس پائلٹ کو دیکھنے کے لئے منتظر تھا۔ ہمکو ایک ڈونگہ نظر آیا اور وہ بہت سرعت کے ساتھ جہاز تک پہنچا۔ ڈونگہ بغیر سٹیم کے ہوئے وہی پائلٹ۔ عربی لباس میں اتر کر چلتے جہاز میں سیڑھی سے سوار ہو گیا۔ اور جہاز کو پہاڑیوں سے بچا کر لے گیا عموماً جہاز ۲ میل کے فاصلہ پر کھڑے کئے جاتے ہیں۔ مگر ہمارا جہاز اس عرب نے جدہ سے صرف دو میل پر لیجا کر کھڑا کر دیا۔ جدہ کے اس ساحل پر ایک اور جہاز مصر سے آیا کھڑا تھا۔ شریف کے وقت کے دو ٹوٹے ہوئے جہاز بھی نظر آئے ہمارے جہاز کا کھڑا ہونا تھا کہ تین دخانی کشتیوں میں ایک مجمع وفود کے استقبال کے لئے جہاز پر آیا جن میں سے عبد العزیز عتیقی ڈپٹیر خاص حکومت حجاز کو مکہ معظمہ سے سلطان ابن سعود نے ان وفود کے استقبال کے لئے جہاز پر بھیجا تھا۔ علی سلامہ رئیس بلدیہ جدہ عبد اللہ علی رضا گورنر جدہ محمد نصیف رئیس جدہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں

عربی معانقہ و مصافحہ کے بعد یہ لوگ دونوں وفود کو اپنے ساتھ دخانی کشتیوں پر سوار کر کے لے چلے۔ اسباب کے لیے چند آدمی چھوڑ دیئے گئے تھے جو بعد میں لے آئے۔ جدہ کے بندرگاہ پر جب ہم لوگ پہنچے تو دیگر معززین شہر و عام مخلوق جدہ استقبال کے لئے موجود تھی۔ سرکاری موٹر کھڑے تھے۔ ہم لوگوں کو مذکورہ بالا اصحاب نے

محمد نصیف صاحب رئیس اعظم جدہ کے یہاں جا کر اتار دیا۔

جدہ کے حالات

جدہ کی آبادی جہاز پر سے نہایت خوشنما اور بھلی معلوم ہوتی ہے اندرون شہر میں خاصی رونق ہے۔ بازار خوب ہے عمارات بہت بلند ہیں۔ بعض مکان چھ منزل اور بعض سات منزل تک کے ہیں۔ اکثر مکان بمبئی کے نقشہ پر بنے ہوئے ہیں۔ بعض دکانوں پر آج مال دیکھا اور ایسی بیش قیمت چیزیں کہ ان کی نظیر معمولی شہر میں ملنا مشکل ہے۔ جدہ میں بجلی کی روشنی و ٹیلیفون موجود ہے۔ موٹریں بھی ہیں پندرہ موٹر لاریاں مسافروں کو مکہ معظمہ لیجانے کے لیے تھیں۔ فی حاجی موٹر لاری پر کرایہ لیا گیا۔ سڑکیں جدہ کی وسیع تو ہیں۔ مگر غیر ہموار ہیں۔ صفائی البتہ اچھی ہے۔ تمدن معاشرت تہذیب اخلاق قابل تعریف ہے۔ البتہ مذہب میں کمزوری ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اس معاملہ میں خدا کے فضل سے کہیں آگے ہیں (والفخر) جدہ کے عرب نہایت خوبصورت ہیں۔ نہایت اچھا کھاتے اور بہت عمدہ پہنتے ہیں۔ خصوصیت یہ ہے کہ نہ معمولی سے معمولی انسان کے یہاں فرنیچر ضرور ہوتا ہے جدہ میں جنگ سے پہلے بہت آبادی تھی۔ اب کم ہے۔ جگہ جگہ مصر وغیرہ کے باشندوں سے ملاقات ہوئی جس مکان میں ہم ٹھہرائے گئے تھے وہ نہایت عظیم الشان مکان تھا۔ ہندوستان کے جو لوگ جدہ کو ایک غریب گاؤں کی مثل سمجھتے ہیں وہ اس کی عمارات کا اس سے اندازہ لگالیں کہ اس مکان میں چھ سات بڑے ہال تھے۔ ہر ہال میں قالینوں کا فرش تھا۔ اور دونوں طرف عربی قاعدہ کے گدے لگے تھے۔ اس رئیس کے یہاں پندرہ بیس خادم تھے۔ سر پر عربی عمامے۔ بچے بچے عربی زبان بولتے ہوئے یہ خادم کیا بچے معلوم ہوتے تھے۔

مکان مذکور میں ہمارے پہنچتے ہی قہوہ کھانا اور چائے پیش کی گئی رات کے کھانے پر شہر کے دیگر معززین بھی مدعو تھے۔ عربی۔ انگریزی ہندوستانی۔ غرض یہ کہ ہر قسم کے کھانے تھے عرب کا کھانا سرزمین عرب میں اسی روز کھانے کو ملا۔ اس مکان میں ٹیلیفون بھی تھا۔ جسوقت ہم اس مکان میں پہنچے تھے اسوقت عبد العزیز صاحب عتیقی (جنکا تعارف اوپر کرا دیا گیا ہے) نے سلطان ابن سعود کو مکہ معظمہ فون کیا کہ وفود قیام گاہ پر آگئے۔ سلطان نے دونوں وفود کے رئیسوں کو فون پر بات کرنے کے لیے بلایا۔ چنانچہ مولانا کفایت اللہ اور مولانا سید سلیمان صاحبان نے سلطان سے عربی میں بات چیت کی۔ سیدنا حمزہ نیز جنت البقیع کے دیگر قبوں کے گرانے کا حال ہم نے جدہ پہنچتے ہی سن لیا۔ سب ارکان کو سخت رنج ہوا۔ اسلیے کہ یہ فعل خلاف امید اور سلطان ابن سعود کے مواعید کے بالکل خلاف سرزد ہوا۔ جدہ کے تمام اعیان و اکابر وفود سے ملنے آتے رہے صبح ہی ہم کو موٹریں تیار ملیں اور ہم لوگ مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ سب سامان معہ ملازموں کے پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا۔

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا ایجاد کردہ

دوا کسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی و متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اسکا رنگ پتی کے رنگ کا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ وریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ ڈاک محصول ۶

کلورڈائن

(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا ہے)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت میں ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے۔ اسہال۔ آنتوں کے دست۔ پیچش۔ مروڑ۔ پیٹ میں درد یا اینٹھن کیلئے کلورڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک عالی دواخانہ سے یہ دوا بنوائی ہے قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر بودھ دیو سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

مفت!! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ)

برص سفید بھی سفید دسہا ۱۵ جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

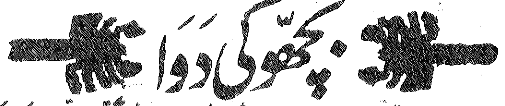

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک تین آنہ (۳) بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

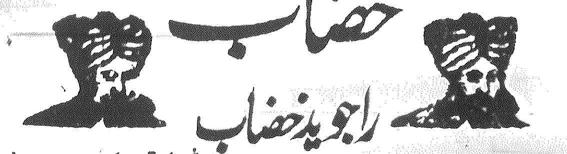

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھ کر خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)

بچے عورتوں اور پیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ اہرسین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا بال پکنے لگا ہے اگر دیری بیرونی بیرا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیم بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

صوبہ سرحد۔ سرحد اور بلوچستان کا واحد اخبار۔ ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

"ترجمان سرحد" ہفتہ وار

جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ "تنظیم" امرتسر نہایت آب و تاب کے ساتھ راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے۔ اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کر کے اسے دیگر صوبجات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ نکتہ چینی کرنا جلہ سرکاری محکموں کی اصلاح قانون جرائم سرحدی و دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ مقامی مجالس خود اختیاری میں طریقہ انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی ماوراے سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پر زور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اسکا خاص نصب العین ہے۔ "ترجمان سرحد" مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے ارتفاع کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اسکے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔

"ترجمان سرحد" کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں خبر اور نامہ نگاروں اور دیانتدار ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام ترجمان سرحد ہونی چاہیے۔ چندہ سالانہ صرف للعہ۔ ششماہی ۔ امرا سے سالانہ للعہ ۵ امراء اور والیان ریاست سے ۲۵ روپیہ۔

منیجر "ترجمان سرحد" راولپنڈی

اصل کی نقشی ازل کی ریسٹ واچ | ستیسہ ریلیف سسٹم اصلی کی مشہور ریسٹ واچ

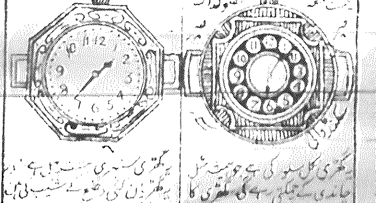

گھڑی کی کل سوئز کی ہے جو مضبوط اور پائیدار ہے۔ گھڑی کا ڈائل خوبصورت ہے۔ ایک ہاتھ میں پہننے والی ایک دستی گھڑی مفت ملیگی۔ گارنٹی ۳ سال کی ہے۔ | گھڑی کی سنہری مضبوط کیس ہے۔ ڈائل خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس گھڑی کے ہمراہ دو بینڈ ہیں ایک چمڑے کا اور ایک ریشمی الاسٹک کا ہے۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی۔ قیمت معہ محصول ڈاک۔ سکنڈ والی گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فری لین ۳۳

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن سنیے کہ میں تمام ان لوگوں کو ذرکر نا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) جو اس آیۃ قرآنی کو زیر بیان لائے بغیر جدید مروجات کو غلط بیان کر کے اشتہار بازی کی مہم لکھا کرتے ہیں۔ آنکھیں ایجاد لطف شباب کا تعلق جن کو صحیح طور پر معلوم ہے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلا

اس سفوف کے کھانے سے دو ہفتہ میں کمزوری دور ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے۔ یہ طلا ایسی دوا ہے کہ جس کی طاقت زائل ہو چکی ہے وہ دوبارہ واپس آجاتی ہے۔ جو اعضا میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو گئی ہو وہ دور ہو جاتی ہے۔ ایک ہی استعمال سے جوانی عود کر آتی ہے۔ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کو صرف ایسے اشخاص منگائیں جن کے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت فی شیشی للعہ محصول ڈاک۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ۵ فتح پوری دہلی

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

مسائل حجاز میں ہمارا مسلک

ہمعصر زمیندار نے اپنی ایک قریبی اشاعت میں "جنت البقیع اور بعض اسلامی جرائد" کے عنوان سے ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے جس میں انہدام جنت البقیع کے متعلق ایک معاصر کے خیالات پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کچھ ہم سے بھی اختلاف رائے کیا ہے اگرچہ ہمارے معزز ہمعصر نے غالباً ازراہ مروت ہمارا نام لینے کے بجائے "ایک اور معاصر جس کا درجہ باعتبار نسبت دوام اخبارات سے زیادہ بلند ہے" کہکر ہمیں مخاطب کیا ہے جس کے لئے ہم اس کے شکرگزار ہیں۔ مگر چونکہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اختلاف رائے کو ذاتی اختلاف سمجھکر خلاف مروت خیال کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا معاصر ہمیں معاف کرے ہم بالاعلان انہی کی آراء سے اختلاف کرنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔

سب سے پہلے ہم ایک غلط فہمی کو رفع کر دینا چاہتے ہیں۔ ہمعصر زمیندار نے جس لہجہ میں ہمارے خیالات پر نکتہ چینی کی ہے ان سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ وہ ہمیں سلطان ابن سعود کا مخالف سمجھتا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ کے بالکل خلاف ہے ہم نے قضیہ نجد و حجاز کی ابتداء سے سلطان کی تائید کی ہے۔ اور ہمیشہ ان کے مخالفوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کرتے رہے ہیں سلطان کے متعلق ہمارا ابتداء سے یہ خیال ہے کہ وہ عرب کے بہترین امیر ہیں جنکی اصلی دماغی و اخلاقی خوبیوں سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے نو مہینے قبل جو ایک فتنہ اٹھا تھا اس کے زمانہ میں ہم نے بلاد اسلام کو نصیحت کی تھی کہ وہ ابن سعود جیسے کارآمد اور مفید آدمی کو اپنی تنگ نظری و تعصب کی بدولت ہاتھ سے نہ کھو دیں اور اس کی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں لیکن یہ تمام تائید و حمایت ابن سعود کی ذات کے لئے نہیں بلکہ ان اسلامی مصالح کے لئے تھی جنہیں ابن سعود سے فائدہ پہنچنے کی ہمیں امید تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابن سعود کے ہر فعل کو سراہنا ہم اپنا فرض منصبی نہیں سمجھتے بلکہ ان کے ایسے اعمال پر معقولیت کے ساتھ نکتہ چینی کرنا ضروری خیال کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک اسلامی مصالح کو نقصان پہنچانے والے ہیں جس طرح ہمارے ہمعصر نے لکھا ہے اسی طرح ہم بھی ابن سعود کے متعلق وہی رائے رکھتے ہیں کہ "وہ عرب میں بہمہ وجوہ اصلح شخص ہے" مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کی صلاحیت کو ناجائز خوشامد اور غلط مشوروں نے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک طرف اسکے گرد حجاز کے خوشامدی جمع ہوگئے ہیں جو مشہور روایت کے مطابق "دیگن کے غلام نہیں بلکہ سرکار کے غلام ہیں" اور اتنی اخلاقی قوت نہیں رکھتے کہ کسی صاحب قوت کو غلطی کرتے دیکھیں اور ٹوک دیں۔ دوسری طرف نجد کے متعصب علماء نے اس کو گھیر رکھا ہے جو ارض حجاز پر "شاہ ابی الصلاح" کا ہمیشہ چلانے کے لئے اس موقع کو ہاتھ سے کھونا معصیت سمجھتے ہیں اور اپنے مفتوحہ ملک میں غیر نجدی مسلمانوں کی رائے کو کوئی وقعت دینا نہیں چاہتے۔ ایسی فضا میں سلطان ابن سعود تو کیا اگر کوئی صاحب نفس فرشتہ بھی ہو تو اس کی اصلیت محفوظ نہیں رہ سکتی کیونکہ غلط مشورہ اور پھر اس کو غلط سمجھتے ہوئے سراہنے والی خوشامد یہ دونوں چیزیں جب جمع ہو جاتی ہیں تو دنیا کا کوئی انسان اپنے دماغی توازن کو درست نہیں رکھ سکتا۔

پس آج جس چیز کے خلاف ہم آواز بلند کر رہے ہیں وہ یہی مصیبت ہے جو عرب کے ایک بہترین آدمی کو خراب کر رہی ہے۔

ہم نے ابن سعود سے بہت بڑی بڑی توقعات قائم کی تھیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ وہ صرف نجد کا لیڈر نہیں بلکہ تمام عرب اور تمام دنیائے اسلام کا لیڈر بن جائیگا۔ ہمیں امید تھی کہ وہ عالم اسلامی کے قلب میں ایسی روح پھونکیگا جس سے تمام جسم میں قوت پیدا ہو جائے گی۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ تحریک احیائے اسلام کا رہنمائے اعظم ثابت ہو مگر افسوس کہ تنگ نظری اور اغراض پرستی کی مسموم فضا نے اس کو گھیر لیا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھا کر اسلام کی کوئی بڑی خدمت انجام دینے کے قابل نہ رکھے گی۔

اس سے کم از کم ہمارے معزز ہمعصر کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم کن جذبات کے ماتحت ابن سعود کے بعض اعمال پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد شاید اسے یہ شکایت کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی کہ ہم "اس کی دوسری عظیم الشان اسلامی خدمات اور پرجوش جذبہ اتباع شریعت" کو نظر انداز کرکے اس کی غلطیوں پر "سخت" پیرائے میں اظہار خیال کرتے ہیں۔ اب ہم ان اعتراضات کو رفع کرنا چاہتے ہیں جو سوال کی صورت میں ہمارے خیالات پر وارد کئے گئے ہیں۔ ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ زمیندار جیسے موقر جریدہ کی جانب سے ایسے سطحی اعتراضات پیش کئے جانے پر ہمیں تعجب ہوا ہے جن کو ہر معقول آدمی کی عقل خود رفع کر سکتی ہے، بشرطیکہ مناظرانہ اسپرٹ اس پر غالب نہ آگئی ہو۔ تاہم ممکن ہے کہ معاصر موصوف نے ہمارے ۲۲ جون والے نوٹ کو زیادہ تعمق سے ملاحظہ نہ کیا ہو، اسلئے ہم اس کی آسانی کے لئے ان تمام سوالات کے مختصر جوابات دینے کی کوشش کرینگے جو عدم تعمق کی بناء پر اس کے دل میں پیدا ہوگئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن سوالات کو ہمارے ہمعصر نے کسی آئندہ موقع کے لئے چھوڑ دیا ہے انہیں ہم بھی مصلحۃً نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ ان کو چھیڑنے سے بعض ایسی تلخ حقیقتیں منظر عام پر آجانے کا اندیشہ ہے جنہیں بلا وجہ سامنے لانا کسی طرح قومی مصالح کیلئے مفید نہیں ہے۔

ہم نے اپنے نوٹ میں لکھا تھا کہ "اجرائے احکام شریعت کا جو نظام کار ہمارے پیش نظر ہے وہ اس نظریہ سے بالکل مختلف ہے کہ ایک خاص جماعت اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتی ہو اسے طاقت کے حق کی بناء پر جاری کر دے۔ ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ شریعت کے جن مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں یا ہو سکتے ہیں انکو تو بالعموم نافذ کیا جائے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں تمام فرقوں کو آزادی دی جائے۔ اس شرط کے ساتھ کہ ان کی آزادی عمل دوسروں کے عقائد سے متصادم نہ ہونے پائے"۔ اس پر ہمارا ہمعصر پوچھتا ہے کہ:

> "اگر اسلام کے قدیم وجدید فرقوں اور پھر مختلف فرقوں کی مختلف شاخوں کے معتقدات کو ایک مقام پر جمع کیا جائے تو ان میں متفق علیہ کتنی باتیں نکلتی ہیں؟ پھر یہ امر توجہ خاص کا محتاج ہے کہ جہاں مختلف عقائد کے فرقوں کا باہمی اختلاف تضاد و تخالف کلی کی حیثیت رکھتا ہو اور ایسا اکثر مسائل میں ہے، وہاں غیر متصادم آزادی عمل سے کیونکر کام لیا جائے؟"

یہ ایسے سوالات ہیں جن کو پڑھکر ہنسی آتی ہے۔ کیا ہمارے ہمعصر نے یہ بھی غور کیا ہے کہ عقائد کو چھوڑ کر جن کا تعلق دماغ سے ہے، عمل کی دنیا میں کتنے ایسے مسائل ہیں جن میں اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان (بشرطیکہ ملل و نحل کو سامنے رکھکر اسلامی فرقوں میں ان تمام فرق ضالہ کو داخل نہ کر لیا جائے جو علماء اسلام کے نزدیک بالاتفاق خارج از اسلام ہیں) تصادم کی حد تک پہنچنے والا اختلاف ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو سارق کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو کوڑے مارنے اور شرابی پر حد جاری کرنے کی مخالفت کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نماز روزہ کی تاکید اور ادائے زکوٰۃ پر سختی کرنے سے منع کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو خیانت، بددیانتی اور ظلم و ستم کو روکنے سے انکار رکھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نظام عدل کو قائم رکھنے اور مظلوموں کی دادرسی کرنے کو برا سمجھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو راستوں کی حفاظت، امن و امان کے قیام اور دیار اسلام کی مدافعت کا مخالف ہے؟ یہ ایک اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض اور اسلامی سیاست کے جلی عنوانات ہیں اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے شاید جناب مدیر زمیندار بھی اس سے انکار نہ کرینگے کہ ان مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں اور حجاز میں انکے متعلق احکام شریعت کا اجراء کسی ایک اسلامی فرقہ کو ناراض کئے بغیر کیا جا سکتا ہے۔

اب رہے فقہ کے جزئیات تو ان کا بھی ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس میں اختلاف کے باوجود تصادم کا اندیشہ نہیں ہے۔ مثلاً ایک شافعی کو حق ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھے اور آمین بالجہر کہے ایک حنفی کو حق ہے کہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھے اور ناف پر ہاتھ باندھے، ایک شیعہ کو حق ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے اور خاک شفا پر سجدہ کرے۔ یہ سب مختلف فرقے بغیر ایک دوسرے کے حقوق پر حملہ کئے اپنے ان حقوق کو استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کی اس آزادی پر کوئی پابندی عائد کی جائے۔ معاملات میں بھی ہر فرقہ اپنی اپنی فقہ کی پیروی کر سکتا ہے۔ حنفیوں کے معاملات میں فقہ حنفی کے مطابق، شافعیوں کے معاملات میں فقہ شافعی کے مطابق اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے فرقوں کے معاملات میں ان کی فقہوں کے مطابق فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور کوئی ضرورت نہیں کہ ان کی یہ آزادی کسی قید سے مقید ہو البتہ اگر یہ آزادی متعدی ہو جائے، مثلاً ایک جماعت کے داخلین مسجد الحرام کے صحن میں کھڑے ہو کر دوسری جماعتوں کے عقائد پر حملے کریں، یا ایک جماعت اپنے عقائد کی غلط طریقوں سے دوسری جماعتوں میں اشاعت کرے، یا ایک جماعت اپنی آزادی عمل سے اسطرح فائدہ اٹھائے کہ دوسری جماعتوں کے حقوق میں مداخلت ہو تو وہ یقیناً اعتراض کے قابل ہے۔

اس طرح اگر تجزیہ کیا جائے تو مشکل سے گنتی کے چند مسائل ایسے ملیں گے جن میں عمل کے اعتبار سے اسلامی فرقوں کے درمیان اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر زیارت قبور اور اس کے طریقے، بناء علی القبور اور سماع وغیرہ۔ لیکن ان میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو حل کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقوں کے درمیان حکم بن کر قوت کے حق کی بناء پر فیصلہ صادر کر دے۔ یہ حل اسلام میں ایک بہت بڑے فتنہ کی بنیاد ہے۔ اگر اس کو بحیثیت ایک اصول کے تسلیم کر لیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر متغلب فرقہ دوسرے فرقوں پر عرصۂ زندگی کو تنگ کر دے گا، اور صرف تلوار ہی مختلف فیہ مسائل کی حکم رہ جائے گی۔ پس اگر اس فتنہ سے بچنے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف یہی کہ تمام فرقوں کے معتقد علماء کتاب و سنت اور سلف صالح کو حکم مان کر صداقت کے ساتھ تحقیق حق کی کوشش کریں اور اس میں ناکامی ہو تو رواداری کے اصول پر ایسے طریقے اختیار کریں جن سے تمام فرقے ایک حد تک مطمئن ہو سکیں۔ مثلاً زیارت قبور کے مسئلہ میں بحث و نظر سے ایک ایسا فیصلہ ہو سکتا ہے جو عقائد میں نہیں تو کم از کم زیارت کے عملی طریقوں میں سب مسلمانوں کو متحد کر دے۔ اسی طرح سماع کے متعلق ایسا فیصلہ ممکن ہے جس سے حضرات صوفیہ مزامیر کو (جن کی حرمت پر سب کو اتفاق ہے) سننا بند کر دیں اور مجالس سماع اسطرح منعقد کی جائیں کہ غیر صوفی لوگوں کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔ علیٰ ہذا القیاس مجالس میلاد کے متعلق بھی ایسا ہی ایک متفق علیہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اب رہا بناء علی القبور کا مسئلہ سو اسمیں البتہ تصادم کا سب سے زیادہ موقع ہے۔ لیکن ہم پھر کہیں گے کہ اس کے حل کی صحیح صورت یہ نہیں ہے کہ حضرات اہل نجد، غیر نجدیوں کے حق میں حکم بن جائیں اور اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتے ہیں اسے جبراً نافذ کر دیں۔ انکو پورا حق ہے کہ قبروں پر جو شرک و بدعت کی باتیں ہوتی ہیں اور جنہیں تمام علمائے اہل سنت بالاتفاق خلاف شریعت تسلیم کرتے ہیں انہیں روک دیں۔ لیکن اس سے آگے بڑھکر ان عمارتوں کو گرا دینا جو قبروں پر تعمیر ہیں، بغیر اسکے صحیح نہیں ہو سکتا کہ تمام مسلمان اس پر راضی ہو جائیں۔ شرک و بدعات کو روک دینے کے بعد محض عمارتوں کا باقی رہ جانا دین میں کوئی رخنہ پیدا نہیں کرتا۔ البتہ انکو گرا دینے سے امت میں ایک عظیم رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے اختلافی مسئلہ میں

[illegible]

مالوی جی کی منافقت

مالوی جی نے خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی کے بعد سے دہلی، پٹنہ اور کلکتہ میں جو تقریریں کی ہیں ان میں اپنے لہجہ کو بالکل بدل دیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو جماعت جو کچھ کر رہی ہے وہ محض اپنی اندرونی اصلاح اور قومی فلاح کے لئے ہے اس کو مسلمانوں کی مخالفت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ان تقریروں کو پڑھنے کے بعد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی اب اس آگ پر پانی ڈالنا چاہتے ہیں جو خود ان کی ہی مشتعل کی ہوئی ہے۔ مگر جس وقت ان کے اقوال کو ان کے اعمال کے ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگرچہ دنیا کو دکھلانے کے لئے نہایت نرم لہجہ اختیار کر لیا گیا ہے مگر سنگھٹن کی فساد انگیز تحریک کو کامیاب بنانے کے واسطے کوئی عملی تدبیر فروگذاشت نہیں کی جاتی۔ مالوی جی کی اس گندم نما جوفروشی کا ایک تازہ نمونہ کلکتہ میں دربانوں کی انجمن کے قیام کی صورت میں رونما ہوا ہے مغربی ہندوستان اور ممالک متحدہ سے جو لڑاکے ہندو بنگال میں گئے ہوئے ہیں انہیں وہاں کے دولتمند مارواڑیوں اور دوسرے ہندو تاجروں نے اپنے ہاں محض اس واسطے ملازم رکھ چھوڑا ہے کہ وہ ان سے مفت کی تنخواہیں حاصل کریں اور زمانہ امن میں ورزشیں کرکے اپنی طاقت کو بڑھاتے رہیں اور جس وقت موقعہ آئے تو مسلمانوں کے خلاف ان مارواڑیوں اور تاجروں کی حمایت میں جنگ کریں۔ اس طبقہ کو کلکتہ کے ہندو "دربانوں" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں مالوی جی نے ان دربانوں کی ایک انجمن کا افتتاح کرتے ہوئے انہیں تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی جسمانی قوت کو بڑھانے کے لئے انتہائی سعی کریں۔ ایسے وقت میں جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ گذشتہ فسادات کلکتہ میں دربانوں نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا اور مظلوم مسلمانوں کو مختلف راستوں پر زدوکوب کرنے میں ان سے بڑھ کر سرگرمی کسی نے نہیں دکھائی تھی اس انجمن کا قیام گویا مزید فسادات کے لئے زمین تیار کرنے کے مرادف ہے۔ کلکتہ کے ہولناک فسادات نے جن کا سلسلہ تین چار ماہ سے برابر جاری ہے پہلے ہی سے ملک میں ایک ہیجان برپا کر رکھا ہے۔ اب مالوی جی کا اس جلتی ہوئی آگ پر تیل چھڑکنا اور وہاں کے مفسد طبقہ میں فساد کی روح کو ترقی دینا خدا جانے اور کیا کیا شگوفے کھلائیگا۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہندوؤں کے مسلم لیڈر امن و صلح کے اس قدر بلند بانگ دعاوی پیش کرنے کے بعد اس قسم کی فساد انگیز تجاویز کو کس طرح عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ مالوی جی کی دہلی اور پٹنہ والی تقریروں کو پڑھنے کے بعد جن لوگوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی کہ مالوی جی اب صلح کی جانب مائل ہو رہے ہیں اور فساد کے تباہ کن نتائج کو دیکھ کر انہیں بھی ہندوستان کی حالت پر رحم آگیا ہے اب اس خیال کو اپنے دماغوں سے بالکل نکال دیں۔ ہاتھی کے یہ دانت صرف دکھانے کے ہی ہیں کھانے کے نہیں ہیں۔

آئندہ کانگریس کا صدر

مسٹر بی پی کے وارچہ نے ایک بیان شایع فرمایا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ آئندہ کانگریس کی صدارت کے لئے جو آسام میں منعقد ہونے والی ہے۔ گاندھی جی اور مولانا مظہر الحق سے بہتر کوئی دوسری شخصیت موجود نہیں ہے۔ اگر گاندھی جی ملک کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر مولانا مظہر الحق سے درخواست کی جائے کہ وہ اس بار کو برداشت کریں۔ ہمیں اس تجویز سے کامل اتفاق ہے چونکہ تمام ملک کے اندر صرف کانگریس ہی کا پلیٹ فارم مشترکہ حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مختلف فرقوں کی رہنمائی کرنے کے لئے کوئی ایسا صدر منتخب کیا جائے جو تعصب اور جانبداری کے الزامات سے بالکل پاک ہو۔ اور جسکے مشوروں پر چل کر ہندو اور مسلمان دونوں برابر فائدہ حاصل کر سکیں۔ ہمیں یہ خوبیاں مولانا مظہر الحق صاحب میں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں اور اس لئے وہ اس کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انہیں آئندہ کانگریس کا صدر منتخب کیا جائے۔

ایک مبارک تجویز

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ جولائی میں فرقہ دارانہ تنازعات کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے اس میں "کانگریس پبلسٹی بیورو" کے قیام کی تجویز خاص طور پر قابل مبارکباد ہے۔ اگر کانگریس کے ارباب حل و عقد اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہوگئے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے کیونکہ ایسوسی ایٹڈ پریس کے علاوہ متعصب اخبارات کے نمایندوں کے ذریعہ جو خبریں فرقہ دارانہ مناقشات کے متعلق شایع ہوتی ہیں ان میں اکثر افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے جس سے ایک قوم کے خلاف دوسری قوم کو اشتعال ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر کانگریس نے اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو جاری رکھا تو ہمیں امید ہے کہ اس کا یہ محکمہ خبر رسانی "ملک کو صحیح اطلاعات بہم پہنچانے اور اس کے اندر قومی روح پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا"۔

اقتباسات

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

اسلامی تاریخ کا بینظیر اجتماع

موتمر مکہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضرت صاحب الجلالۃ ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل السعود جلسہ گاہ پر پہنچے۔ اور اپنے مخصوص حجرہ میں چند منٹ آرام کیا۔ اس کے بعد وہ مجمع میں تشریف لائے اور چند آیات قرآنی کی تلاوت سے موتمر کا افتتاح کیا۔ اس سے فارغ ہوکر آپ نے اپنا افتتاحی خطبہ صاحب الفضیلت شیخ حافظ وہبہ کو دیا تاکہ اسے حاضرین کو پڑھکر سنائیں۔ چنانچہ انہوں باواز بلند اسے پڑھکر سنایا۔ (یہ خطبہ اشاعت گذشتہ میں درج کیا جا چکا ہے الجمعیۃ) اس کے بعد جلالۃ الملک پھر کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ "ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور آپکے اور تمام مسلمانوں کے لئے توفیق کی دعا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ موتمر دوستوں کو خوش کرنے والی اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والی ہو۔ اور اسلام کو اللہ نصرت دے اور اسکے کلمہ کو یوم قیامت تک بلند رکھے۔ آپ سب پر میرا سلام ہو"۔ تمام حاضرین نے جواب دیا "وعلیکم السلام" اور جلالۃ الملک جلسہ گاہ سے رخصت ہوگئے۔

اس کے بعد شرکاء موتمر نے عمر کے لحاظ سے سب سے بڑے رکن کو عارضی صدارت کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ شیخ عبدالواحد غزنوی ہندوستان کے وفد جمعیت اہلحدیث کے رکن جو عمر میں سب سے بڑے تھے کرسی صدارت پر بٹھائے گئے۔ پھر حاج نویہض آفندی کو جو عمر میں سب سے چھوٹے عارضی سکرٹری منتخب کیا گیا۔

اس جلسہ میں حسب ذیل نمایندے شریک تھے۔

جمعیت خلافت ہند:-	سید سلیمان ندوی۔ صدر، محمد علی، شوکت علی، شعیب قریشی ارکان۔
جمعیت علمائے ہند:-	محمد کفایت اللہ صدر، احمد سعید۔ عبدالحلیم صدیقی، شبیر احمد عثمانی ارکان۔
جمعیت اہلحدیث ہند:-	شیخ ثناء اللہ صدر، شیخ محمد اسمعیل شیخ عبدالواحد غزنوی، شیخ اسمٰعیل غزنوی ارکان۔
جمعیت خلافت وادی النیل:-	سید محمد ماضی ابوالعزائم صدر، سید کامل عثمان الفندی رکن۔
علمائے مصر:-	شیخ عبدالسلام ہیکل، شیخ عبدالظاہر ابوالسمح، محمود علی منصور
جاوا:-	محمد سعید شکرامینو صدر، حاج منصور، شیخ محمد باقر، شیخ جنان طیب ارکان۔
جمعیت ارشاد جاوا:-	شیخ عمر ناجی صدر، شیخ محمد بن طالب رکن
فلسطین:-	حاج امین آفندی الحسینی۔ صدر، شیخ اسماعیل آفندی الحافظ، عجاج آفندی نویہض۔ رکن۔
بیروت:-	عبدالغنی آفندی الکعکی، حسن آفندی المکی
شام:-	شیخ بہجت بیطار، شیخ منیح ہارون۔
سوڈان:-	شیخ ابوالقاسم امین، شیخ ابراہیم مدثر
نجد:-	شیخ عبداللہ بن بلیہد صدر، شیخ حافظ وہبہ، ڈاکٹر عبداللہ دملوجی، شیخ محمد الخطیب، یوسف یاسین ارکان۔
حجاز:-	شریف شرف عدنان صدر، شریف ہزاع ابوالبطین، شریف علی بن حسین الحارثی، عبداللہ الشیبی، عبداللہ الفضل، سلیمان قابل، سعود دشیشہ، عارف الاحمدی، اسمٰعیل بن بیریک، محمد نصیف، الجیت بن بنیان، ابراہیم ماہخ، محمد المغیربی ارکان۔
روس و ترکستان:-	کشاف الدین بن قوام الدین۔ صدر، مصلح الدین بن خلیل، عبدالواحدین عبدالروف، مہدی بن مقصود، عبدالرحمن بن اسماعیل، طاہر الیاس ارکان۔
عسیر:-	توفیق شریف، محمد ابوزید، عبدالعزیز العتیقی۔

مقام صدارت پر پہنچنے کے بعد عارضی صدر کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا۔

حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے دین کو ہمارے لئے مکمل کیا۔ ہم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔ حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے ہم میں اپنا رسول بھیجا جو ہمیں اس کی آیات پڑھکر سناتا اور ہمیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا تھا۔ حمد ہے اللہ کی بے نہایت اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اما بعد اے لوگو! بہترین کتاب اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ بدترین کام اس میں نئی باتیں پیدا کرنا ہے۔ اور نئی بات بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ شکر ہے خدائے پاک کا جس نے ہم پر ایک امام عادل کو بھیجکر احسان فرمایا ہے۔

پھر سکرٹری صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا کہ موتمر کے دستور العمل کی پانچویں دفعہ ہم کو صدر و نائب صدر اور ناموس عام کے انتخاب اور سبجکٹ کمیٹی کی تشکیل کا حق دیتی ہے لہٰذا اس کام کو شروع کرنا چاہیے۔

محمد علی (ہند):- میں تحریک کرتا ہوں کہ رئیس وفد ترکی کو اس موتمر کا صدر منتخب کیا جائے۔ یہ عمل ترک و عرب کے درمیان تعلقات کو مضبوط کر دیگا۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ پہلے یہیں سے ان کا اختلاف شروع ہوا تھا۔ اور اب یہیں سے ان کے درمیان اتفاق ہوگا جس سے ہم دنیا میں اعلان کر سکیں گے کہ یہ اتفاق دل سے پیدا ہوا ہے۔

ثناء اللہ (ہند):- میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر کی صدارت شریف شرف عدنان کو دی جائے۔

ابوالعزائم (مصر):- ہم سب چاہتے ہیں کہ موتمر کا صدر حجازی ہو اور شریف شرف عدنان حجازی ہیں اور ترکی بھی۔

محمد الباقر (جاوا):- میں شریف شرف عدنان کے انتخاب کی تائید کرتا ہوں۔

محمد علی:- عام قاعدہ یہ ہے کہ حاضرین کے سامنے متعدد نام پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ ان میں سے کسی کو صدر منتخب کرلیں اسوقت ہمارے سامنے دو نام پیش ہیں، رئیس وفد ترکی اور شریف شرف عدنان، کیا ان کے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟

اسمٰعیل الحافظ (فلسطین):- ہم یہاں موتمر اسلامی میں جمع ہوئے ہیں اور اسلام نے ایک قوم کو دوسری قوم پر ترجیح نہیں دی ہے۔ پس ترکی وفد کو دوسرے وفود پر کوئی ترجیح نہیں ہے البتہ حجازی قوم کو اس اعتبار سے ترجیح حاصل ہے کہ موتمر اسی کے ملک میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور انسان اپنے ملک میں پیاسا نہیں رہتا۔ لہٰذا میری رائے میں مولانا محمد علی کی رائے صحیح نہیں ہے اگرچہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ان کی تحریک پورے اخلاص پر مبنی ہے۔

حاج امین الحسینی (فلسطین):- انسان آزاد ہے کہ جس کو پسند کرے اس کا نام لکھدے۔ کیونکہ ہم یہاں آزاد ہیں اور کسی تحریک کے پابند نہیں ہیں۔

محمد علی:- آپ کی حریت امیدواروں کے انتخاب میں بدستور موجود ہے۔

محمد ابوزید:- صدارت کے مسئلہ پر زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے انتخاب فوراً پوری آزادی کے ساتھ شروع ہو جانا چاہیے۔

اقتباسات

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

اسلامی تاریخ کا بینظیر اجتماع

موتمر مکہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضرت صاحب الجلالۃ ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل السعود جلسہ گاہ میں پہنچے۔ اور اپنے مخصوص حجرہ میں چند منٹ آرام کیا۔ اس کے بعد وہ مجمع میں تشریف لائے اور چند آیات قرآنی کی تلاوت کے بعد موتمر کا افتتاح کیا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ نے اپنا افتتاحی خطبہ صاحب الفضیلۃ الشیخ حافظ وہبہ کو دیا تاکہ آپ حاضرین کو پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔ یہ خطبہ اشاعت گذشتہ میں درج کیا جا چکا ہے (الجمعیۃ)۔ اس کے بعد جلالۃ الملک نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اور تمام مسلمانوں کو نیکی کی توفیق دے اور اسلام کو اللہ نصرت دے۔ آپ سب پر میرا سلام ہو۔ تمام حاضرین نے جواب دیا وعلیکم السلام اور جلالۃ الملک جلسہ گاہ سے رخصت ہو گئے۔

اس کے بعد شرکاء موتمر نے عمر کے لحاظ سے سب سے بڑے رکن کو عارضی صدارت کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ شیخ عبدالواحد غزنوی ہندوستان کے وفد جمعیت اہلحدیث کے رکن جو عمر میں سب سے بڑے تھے کرسی صدارت پر بیٹھائے گئے۔ پھر عجاج نویہض آفندی کو جو عمر میں سب سے چھوٹے تھے عارضی سکرٹری منتخب کیا گیا۔

اس جلسہ میں حسب ذیل نمایندے شریک تھے۔

جمعیت خلافت ہند:۔	سید سلیمان ندوی۔ صدر۔ محمد علی، شوکت علی، شعیب قریشی ارکان۔
جمعیت علمائے ہند:۔	محمد کفایت اللہ صدر۔ احمد سعید۔ عبدالحلیم صدیقی۔ شبیر احمد عثمانی ارکان۔
جمعیت اہلحدیث ہند:۔	شیخ ثناء اللہ صدر۔ شیخ محمد اسد۔ شیخ عبدالواحد غزنوی۔ شیخ اسمٰعیل غزنوی ارکان۔
جمعیت خلافت وادی النیل:۔	سید محمد ماضی ابوالعزائم صدر۔ سید کامل عثمان آفندی رکن۔
علمائے مصر:۔	شیخ عبدالسلام ہیکل، شیخ عبدالظاہر ابوالسمح، محمود علی منصور
جاوا:۔	محمد سعید شکرا امینو صدر۔ حاج منصور۔ شیخ محمد باقر۔ شیخ حنان طیب ارکان۔
جمعیت ارشاد جاوا:۔	شیخ عمر ناجی صدر۔ شیخ محمد بن طالب رکن
فلسطین:۔	حاج امین آفندی الحسینی۔ صدر۔ شیخ اسماعیل آفندی الحافظ۔ عجاج آفندی نویہض۔ رکن۔
بیروت:۔	عبدالغنی آفندی الکلی۔ حسن آفندی الکلی
شام:۔	شیخ بہجت بیطار۔ شیخ منیح ہارون۔
سوڈان:۔	شیخ ابوالقاسم امین۔ شیخ ابراہیم مدثر
نجد:۔	شیخ عبداللہ بن بلیہد صدر۔ شیخ حافظ وہبہ۔ ڈاکٹر عبداللہ دملوجی۔ شیخ محمد الخطیب یوسف یاسین ارکان۔
حجاز:۔	شریف شرف عدنان صدر۔ شریف ہزاع ابوالبطین۔ شریف علی بن حسین الحارثی۔ عبداللہ الشیبی۔ عبداللہ الفضل۔ سلیمان قابل۔ سعود دشیشہ۔ عارف الاحمدی۔ اسمٰعیل بن بیریک۔ محمد نصیف۔ بخیت بن بنیان۔ ابراہیم عمایج۔ محمد المغیربی ارکان۔
روس و ترکستان:۔	کشاف الدین بن قوام الدین۔ صدر۔ مصلح الدین بن خلیل۔ عبدالواحدین عبدالرؤف۔ مہدی بن مقصود۔ عبدالرحمٰن بن اسماعیل۔ طاہر الیاس ارکان۔
عسیر:۔	توفیق شریف۔ محمد ابوزید۔ عبدالعزیز العتیقی۔

مقام صدارت پر پہنچنے کے بعد عارضی صدر کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا۔

حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے دین کو ہمارے لیے مکمل کیا۔ ہم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔ حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے ہم میں اپنا رسول بھیجا جو ہمیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا اور ہمیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا تھا۔ حمد ہے اللہ کی لیے نہایت اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اما بعد اے لوگو! بہترین کتاب اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ بدترین کام اس میں نئی باتیں پیدا کرنا ہے۔ اور نئی بات بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ شکر ہے خدائے پاک کا جس نے ہم پر ایک امام عادل کو بھیجکر احسان فرمایا ہے۔

پھر سکرٹری صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا کہ موتمر کے دستور العمل کی پانچویں دفعہ ہم کو صدر و نائب صدر اور ناموس عام کے انتخاب اور سبجکٹ کمیٹی کی تشکیل کا حق دیتی ہے لہٰذا اس کام کو شروع کرنا چاہیے۔

محمد علی (ہند):۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ رئیس وفد ترکی کو اس موتمر کا صدر منتخب کیا جائے۔ یہ عمل ترک و عرب کے درمیان تعلقات کو مضبوط کر دیگا۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ پہلے جہاں سے ان کا اختلاف شروع ہوا تھا۔ اب یہیں سے ان کے درمیان اتفاق ہوگا جس سے ہم دنیا میں اعلان کر سکیں گے کہ یہ اتفاق دل سے پیدا ہوا ہے۔

ثناء اللہ (ہند):۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر کی صدارت شریف شرف عدنان کو دی جائے۔

ابوالعزائم (مصر):۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ موتمر کا صدر حجازی ہو اور شریف شرف عدنان حجازی ہی ہیں اور ترکی بھی۔

محمد الباقر (جاوا):۔ میں شریف شرف عدنان کے انتخاب کی تائید کرتا ہوں۔

محمد علی:۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ حاضرین کے سامنے متعدد نام پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ ان میں سے کسی کو صدر منتخب کر لیں اسوقت ہمارے سامنے دو نام پیش ہیں، رئیس وفد ترکی، اور شریف شرف عدنان، کیا ان کے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟

اسمٰعیل الحافظ (فلسطین):۔ ہم یہاں موتمر اسلامی میں جمع ہوئے ہیں اور اسلام نے ایک قوم کو دوسری قوم پر ترجیح نہیں دی ہے۔ پس ترکی وفد کو دوسرے وفد پر کوئی ترجیح نہیں ہے۔ البتہ حجازی قوم کو اس اعتبار سے ترجیح حاصل ہے کہ موتمر اسی کے ملک میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور انسان اپنے ملک میں پیاسا نہیں رہتا۔ لہٰذا میری رائے میں مولانا محمد علی کی رائے صحیح نہیں ہے اگرچہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ان کی تحریک پورے اخلاص پر مبنی ہے۔

حاج امین الحسینی (فلسطین):۔ انسان آزاد ہے کہ جس کو پسند کرے اس کا نام لکھدے کیونکہ ہم یہاں آزاد ہیں اور کسی تحریک کے پابند نہیں ہیں۔

محمد علی:۔ آپ کی حریت امیدواروں کے انتخاب میں بدستور موجود ہے۔

محمد ابوزید:۔ صدارت کے مسئلہ پر زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے انتخاب فوراً پوری آزادی کے ساتھ شروع ہو جانا چاہیے۔

ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگرچہ دنیا کو دکھانے کے لیے نہایت نرم لہجہ اختیار کر لیا گیا ہے مگر سنگھٹن کی فساد انگیز تحریک کو کامیاب بنانے کے واسطے کوئی عملی تدبیر فروگذاشت نہیں کی جاتی۔ مالوی جی کی اس گندم نما جو فروشی کا ایک تازہ نمونہ کلکتہ میں دربانوں کی انجمن کے قیام کی صورت میں رونما ہوا ہے مغربی ہندوستان اور ممالک متحدہ سے جو لڑاکے ہندو بنگال میں گئے ہوئے ہیں انہیں وہاں کے دولتمند مارواڑیوں اور دوسرے ہندو تاجروں نے اپنے ہاں محض اس واسطے ملازم رکھ چھوڑا ہے کہ وہ ان سے مفت کی تنخواہیں حاصل کریں اور زمانہ امن میں ورزشیں کر کے اپنی طاقت کو بڑھاتے رہیں اور جس وقت موقعہ آئے تو مسلمانوں کے خلاف ان مارواڑیوں اور تاجروں کی حمایت میں جنگ کریں۔ اس طبقہ کو کلکتہ کے ہندو "دربانوں" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں مالوی جی نے ان دربانوں کی ایک انجمن کا افتتاح کرتے ہوئے انہیں تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی جسمانی قوت کو بڑھانے کے لیے انتہائی سعی کریں۔ ایسے وقت میں جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ گذشتہ فسادات کلکتہ میں دربانوں نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا اور مظلوم مسلمانوں کو مختلف راستوں پر زدو کوب کرتے میں ان سے بڑھ کر سرگرمی کسی نے نہیں دکھائی تھی اس انجمن کا قیام گویا مزید فسادات کے لئے زمین تیار کرنے کے مرادف ہے۔ کلکتہ کے ہولناک فسادات نے جن کا سلسلہ تین چار ماہ سے برابر جاری ہے پہلے ہی سے ملک میں ایک ہیجان برپا کر رکھا ہے۔ مالوی جی کا اس جلتی ہوئی آگ پر تیل چھڑکنا اور وہاں کے مقصد طبقہ میں فساد کی روح کو ترقی دینا نہ جانے اور کیا کیا شگوفے کھلائیگا۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہندوؤں کے مسلمہ لیڈر امن و صلح کے اس قدر بلند بانگ دعاوی پیش کرنے کے بعد اس قسم کی فساد انگیز تجاویز کو کس طرح عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ مالوی جی کی دہلی اور پٹنہ والی تقریروں کو پڑھنے کے بعد جن لوگوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی کہ مالوی جی اب صلح کی جانب مائل ہو رہے ہیں اور فساد کے تباہ کن نتائج کو دیکھ کر انہیں بھی ہندوستان کی حالت پر رحم آ گیا ہو اب اس خیال کو اپنے دماغوں سے بالکل نکال دیں۔ ہاتھی کے یہ دانت صرف دکھانے کے ہیں کھانے کے نہیں ہیں۔

آیندہ کانگریس کا صدر

مسٹر بی ایس مونجے نے ایک بیان شایع فرمایا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ آیندہ کانگریس کی صدارت کے لئے جو آسام میں منعقد ہونے والی ہے۔ گاندھی جی اور مولانا مظہر الحق سے بہتر کوئی دوسری شخصیت موجود نہیں ہے۔ اگر گاندھی جی ملک کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر مولانا مظہر الحق سے درخواست کی جائے کہ وہ اس بار کو برداشت کریں۔ ہمیں اس تجویز سے مکمل اتفاق ہے چونکہ تمام ملک کے اندر صرف کانگریس ہی کا پلیٹ فارم مشترکہ حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے تمام فرقوں کی رہنمائی کرنے کے لئے کوئی ایسا صدر منتخب کیا جائے جو تعصب اور جانبداری کے الزامات سے بالکل پاک ہو۔ اور جس کے مشوروں پر چل کر ہندو اور مسلمان دونوں برابر فائدہ حاصل کر سکیں۔ ہمیں یہ خوبیاں مولانا مظہر الحق صاحب میں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں اور اس لئے وہ اس کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انہیں آیندہ کانگریس کا صدر منتخب کیا جائے۔

ایک مبارک تجویز

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ر جولائی میں فرقہ دارانہ تنازعات کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے اس میں "کانگریس پبلسٹی بیورو" کے قیام کی تجویز خاص طور پر قابل مبارکباد ہے۔ اگر کانگریس کے ارباب حل و عقد اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے کیونکہ ایسوشی ایٹڈ پریس کے علاوہ متعصب اخبارات کے نمایندوں کے ذریعہ جو خبریں فرقہ دارانہ مناقشات کے متعلق شایع ہوتی ہیں ان میں اکثر افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے جس سے ایک قوم کے خلاف دوسری قوم کو اشتعال ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر کانگریس نے اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو جاری رکھا تو ہمیں امید ہے کہ اس کا یہ محکمہ خبر رسانی "ملک کو صحیح اطلاعات بہم پہنچانے اور اس کے اندر قومی روح پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا۔"

کیا جا سکتا ہے۔

اب رہے فقہ کے جزئیات تو ان کا بھی ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس میں اختلاف کے باوجود تصادم کا اندیشہ نہیں ہے مثلاً ایک شافعی کو حق ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھے اور آمین بالجہر کہے ایک حنفی کو حق ہے کہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھے اور ناف پر ہاتھ باندھے، ایک شیعہ کو حق ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے اور خاک شفا پر سجدہ کرے۔ یہ سب مختلف فرقے بغیر ایک دوسرے کے حقوق پر حملہ کئے اپنے ان حقوق کو استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کی اس آزادی پر کوئی پابندی عائد کی جائے۔ معاملات میں بھی ہر فرقہ اپنی اپنی فقہ کی پیروی کر سکتا ہے۔ حنفیوں کے معاملات میں فقہ حنفی کے مطابق، شافعیوں کے معاملات میں فقہ شافعی کے مطابق اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے فرقوں کے معاملات میں ان کی فقہوں کے مطابق فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور کوئی ضرورت نہیں کہ ان کی یہ آزادی کسی قید سے مقید ہو البتہ اگر یہ آزادی متعدی ہو جائے، مثلاً ایک جماعت کے داعظین مسجد الحرام کے صحن میں کھڑے ہو کر دوسری جماعتوں کے عقائد پر حملے کریں، یا ایک جماعت اپنے عقائد کی غلط طریق سے دوسری جماعتوں میں اشاعت کرے، یا ایک جماعت اپنی آزادی عمل سے اسطرح فائدہ اٹھائے کہ دوسری جماعتوں کے حقوق میں مداخلت ہو تو وہ یقیناً اعتراض کے قابل ہے۔

اس طرح اگر تجزیہ کیا جائے تو مشکل سے گنتی کے چند مسائل ایسے ملیں گے جن میں عمل کے اعتبار سے اسلامی فرقوں کے درمیان اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر زیارت قبور اور اس کے طریقے، بنا علی القبور اور سماع وغیرہ لیکن ان میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو حل کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقوں کے درمیان حکم بن کر قوت کے حق کی بنا پر فیصلہ صادر کر دے۔ یہ حل اسلام میں ایک بہت بڑے فتنہ کی بنیاد ہے۔ اگر اس کو بحیثیت ایک اصول کے تسلیم کر لیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر متغلب فرقہ دوسرے فرقوں پر عرصۂ زندگی کو تنگ کر دے گا، اور صرف تلوار ہی مختلف فیہ مسائل کی حکم رہ جائے گی۔ پس اگر اس فتنہ سے بچنے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف یہی کہ تمام فرقوں کے مقتدر علما کتاب و سنت اور سلف صالح کو حکم مان کر صداقت کے ساتھ تحقیق حق کی کوشش کریں اور اس میں ناکامی ہو تو رواداری کے اصول پر ایسے طریقے اختیار کریں جن سے تمام فرقے ایک حد تک مطمئن ہو سکیں۔ مثلاً زیارت قبور کے مسئلہ میں بحث و نظر سے ایک ایسا فیصلہ ہو سکتا ہے جو عقائد میں نہیں تو کم از کم زیارت کے عملی طریقوں میں سب مسلمانوں کو متحد کر دے۔ اسی طرح سماع کے متعلق ایسا فیصلہ ممکن ہے جس سے حضرات صوفیہ مزامیر کو (جن کی حرمت پر سب کو اتفاق ہے) سننا بند کر دیں اور مجالس سماع اسطرح منعقد کی جائیں کہ غیر صوفی لوگوں کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔ علیٰ ہذا القیاس مجالس میلاد کے متعلق بھی ایسا ہی ایک متفق علیہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اب رہا بنا علی القبور کا مسئلہ سو اسمیں البتہ تصادم کا سب سے زیادہ موقع ہے لیکن ہم پھر کہیں گے کہ اس کے حل کی صحیح صورت یہ نہیں ہے کہ حضرات اہل نجد، غیر نجدیوں کے حق میں حکم بن جائیں اور اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتے ہیں اسے جبراً نافذ کر دیں۔ انکو یہ حق ہے کہ قبروں پر جو شرک و بدعت کی باتیں ہوتی ہیں اور جنہیں تمام علمائے اہل سنت بالاتفاق خلاف شریعت تسلیم کرتے ہیں انہیں روک دیں۔ لیکن اس سے آگے بڑھکر ان عمارتوں کو گرا دینا جو قبروں پر تعمیر ہیں، بغیر اسکے صحیح نہیں ہو سکتا کہ تمام مسلمان اسپر راضی ہو جائیں۔ شرک و بدعات کو روک دینے کے بعد محض عمارتوں کا باقی رہ جانا دین میں کوئی رخنہ پیدا نہیں کرتا۔ البتہ انکو گرا دینے سے امت میں ایک عظیم رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے اختلافی مسئلہ میں

مالوی جی کی منافقت

مالوی جی نے خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی کے بعد سے دہلی، پٹنہ اور کلکتہ میں جو تقریریں کی ہیں ان میں اپنے لہجہ کو بالکل بدل دیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو مہاسبھا جو کچھ کر رہی ہے وہ محض اپنی اندرونی اصلاح اور قومی فلاح کے لئے ہے اس کو مسلمانوں کی مخالفت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ان تقریروں کو پڑھنے کے بعد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی اب اس آگ پر پانی ڈالنا چاہتے ہیں جو خود ان کی ہی مشتعل کی ہوئی ہے۔ مگر جس وقت ان کے اقوال کو ان کے اعمال کے

ہم نے ابن سعود سے بہت بڑی بڑی توقعات قائم کی تھیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ وہ صرف نجد کا لیڈر نہیں بلکہ تمام عرب اور تمام دنیائے اسلام کا لیڈر بن جائیگا ہمیں امید تھی کہ وہ عالم اسلامی کے قلب میں ایسی روح پھونکیگا جس سے تمام جسم میں قوت پیدا ہو جائے گی، ہم چاہتے تھے کہ وہ تحریک احیائے اسلام کا رہنمائے اعظم ثابت ہو مگر افسوس کہ تنگ نظری اور اغراض پرستی کی مسموم فضا نے اس کو گھیر لیا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھا کر اسلام کی کوئی بڑی خدمت انجام دینے کے قابل نہ رکھے گی۔

اس سے کم از کم ہمارے معزز ہمعصر کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم کن جذبات کے ماتحت ابن سعود کے بعض اعمال پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد شاید اسے یہ شکایت کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی کہ ہم "اس کی دوسری عظیم الشان اسلامی خدمات اور پرجوش جذبۂ اتباع شریعت" کو نظر انداز کر کے اس کی غلطیوں پر "سخت" پیرائے میں اظہار خیال کرتے ہیں۔ اب ہم ان اعتراضات کو رفع کرنا چاہتے ہیں جو سوال کی صورت میں ہمارے خیالات پر وارد کئے گئے ہیں۔ ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ زمیندار جیسے موقر جریدہ کی جانب سے ایسے سطحی اعتراضات پیش کئے جانے پر ہمیں تعجب ہوا ہے جن کو ہر معقول آدمی کی عقل خود رفع کر سکتی ہے، بشرطیکہ مناظرانہ اسپرٹ اس پر غالب نہ آ گئی ہو تاہم ممکن ہے کہ معاصر موصوف نے ہمارے ۲۲ر جون والے نوٹ کو زیادہ تعمق سے ملاحظہ نہ کیا ہو اسلیے ہم اس کی آسانی کے لئے ان تمام سوالات کے مختصر جوابات دینے کی کوشش کرینگے جو عدم تعمق کی بنا پر اس کے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن سوالات کو ہمارے ہمعصر نے کسی آئندہ موقع کے لیے چھوڑ دیا ہے انہیں ہم بھی مصلحۃً نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ ان کو چھیڑنے سے بعض ایسی تلخ حقیقتیں منظر عام پر آ جانے کا اندیشہ ہے جنہیں بلا وجہ سامنے لانا کسی طرح قومی مصالح کیلئے مفید نہیں ہے۔

ہم نے اپنے نوٹ میں لکھا تھا کہ "اجرائے احکام شریعت کا جو نظام کار ہمارے پیش نظر ہے وہ اس نظریہ سے بالکل مختلف ہے کہ ایک خاص جماعت اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتی ہو اسے طاقت کے حق کی بنا پر جاری کر دے۔ ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ شریعت کے جن مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں یا ہو سکتے ہیں انکو تو بالعموم نافذ کیا جائے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں تمام فرقوں کو آزادی دی جائے۔ اس شرط کے ساتھ کہ ان کی آزادی عمل دوسروں کے عقائد سے متصادم نہ ہونے پائے"۔ اس پر ہمارا ہمعصر پوچھتا ہے کہ:-

"اگر اسلام کے قدیم و جدید فرقوں اور پھر مختلف فرقوں کی مختلف شاخوں کے معتقدات کو ایک مقام پر جمع کیا جائے تو ان میں متفق علیہ کتنی باتیں نکلتی ہیں؟ پھر یہ امر توضیح خاص کا محتاج ہے کہ جہاں مختلف عقائد کے فرقوں کا باہمی اختلاف تضاد و تخالف کلی کی حیثیت رکھتا ہو اور ایسا اکثر مسائل میں ہے وہاں غیر متصادم آزادی عمل سے کیونکر کام لیا جا سکتا ہے؟"

یہ ایسے سوالات ہیں جن کو پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ کیا ہمارے ہمعصر نے یہ بھی غور کیا ہے کہ عقائد کو چھوڑ کر جن کا تعلق وجدانات سے ہے، عمل کی دنیا میں کتنے ایسے مسائل ہیں جن میں اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان (بشرطیکہ مل دانحل کو سامنے رکھکر اسلامی فرقوں میں ان تمام فرق ضالہ کو داخل نہ کر لیا جائے جو علمائے اسلام کے نزدیک بالاتفاق خارج از اسلام ہیں) تصادم کی حد تک پہنچنے والا اختلاف ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو سارق کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو کوڑے مارنے اور شرابی پر حد جاری کرنے کی مخالفت کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نماز روزہ کی تاکید اور ادائے زکوٰۃ پر سختی کرنے سے منع کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو خیانت، بددیانتی اور ظلم و ستم کو روکنے سے اختلاف رکھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نظام عدل کو قائم رکھنے اور مظلوموں کی دادرسی کرنے کو برا سمجھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو راستوں کی حفاظت، امن و امان کے قیام اور دیار اسلام کی مدافعت کا مخالف ہے؟ یہ ایک اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض اور اسلامی سیاست کے جلی عنوانات ہیں اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے شاید جناب مدیر زمیندار بھی اس سے انکار نہ کرینگے کہ ان مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں اور حجاز میں انکے متعلق احکام شریعت کا اجرا کسی ایک اسلامی فرقہ کو ناراض کئے بغیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

…جمعیۃ دہلی

…الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری

…ہمارا مسلک

…اپنی ایک قریبی اشاعت میں "جنت البقیع"… عنوان سے ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے… کے متعلق ایک معاصر کے خیالات پر… اختلاف… اگرچہ… ازراہ مروت ہمارا نام لینے کے بجائے… اخبارات… زیادہ… اس کے شکر گزار… اختلاف… غلط فہمی کو رفع کر دینا چاہتے ہیں… ہمارے خیالات پر نکتہ چینی کی ہے… سلطان ابن سعود کا… بالکل خلاف ہے… سلطان کی نا مہربانی… اور ہمیشہ… ان کی حمایت کرتے ہیں… ابن سعود… فائدہ… سلطان ابن سعود… صحیح… غلط… کی کوشش کریں…

سکرٹری:۔ انتخاب کی پرچیاں تقسیم کی جائیں۔

محمد علی:۔ اس جلسہ میں کتنے ارکان موجود ہیں۔؟

سکرٹری:۔ حاضرین کی تعداد ۵۹ ہے۔ ان کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں جو ابھی نہیں آئے۔

شعیب قریشی:۔ اب تک کتنے وفود آئے ہیں؟

یوسف یاسین:۔ انتخاب صدارت کے بعد سبجکٹ کمیٹی منتخب کی جائے گی۔ اور میں تحریک کرتا ہوں کہ دو یا تین آدمیوں کو اور منتخب کیا جائے جو جمع کریں اور انہیں جانچنے کیلئے منتخب کیا جائے۔

محمد علی۔ کیا یہاں ہر قوم کی تعداد کے لحاظ سے انتخاب ہوگا یا اعضائے وفود کی تعداد کے لحاظ سے؟

توفیق الشریف (عسیر):۔ اس مسئلہ پر تو سبجکٹ کمیٹی میں بحث ہوگی جو اب منتخب ہونے والی ہے۔

حافظ وہبہ (نجد):۔ اب تک وفود میں جتنے حضرات تشریف لائے ہیں ان کی تعداد ۵۹ ہے۔ روس اور ترکستان کے وفد میں سات اشخاص ہیں۔ وفد حجاز میں ۱۳، وفد جاوا میں ۶، وفد جمعیات ہند میں ۱۲، وفد نجد میں ۵، وفد عسیر میں ۳، وفد فلسطین ۳، وفد شام میں ۳، وفد سوڈان میں ۲ اور جمعیۃ خلافت وادی النیل میں ۳، ان کے علاوہ۔ چونکہ حکومت مصر نے سرکاری طور پر موتمر میں شرکت قبول نہیں کی ہے لہذا جلالۃ الملک نے یہاں بعض علمائے مصر کی موجودگی سے فائدہ اٹھاکر ان میں سے ۳ آدمیوں کو منتخب کرلیا۔ اسی طرح جلالتمآب نے سید رشید رضا کو بھی ان کی عظیم الشان اسلامی خدمات کے لحاظ سے منتخب کیا ہے مگر وہ بیماری کیوجہ سے حاضر نہ ہوسکے۔

شوکت علی:۔ کیا توفیق شریف صاحب جو ابھی ابھی بول رہے تھے اس موتمر کے رکن ہیں؟ اگر رکن ہیں تو کس ملک کے نمائندہ ہیں؟

یوسف یاسین۔ یہ سوال اس مجلس کے سامنے پیش ہوگا جو ضوابط کی تدقیق اور اعضائے موتمر کی شخصیتوں کی تحقیق کے لیے منتخب ہونے والی ہے؟

محمد علی:۔ کیا انتخاب حاضرین کی نسبت سے ہوگا یا ان اسلامی ممالک کی آبادی کے لحاظ سے جن کے نمائندہ وفود یہاں موجود ہیں؟

یوسف یاسین:۔ اس مسئلہ کا فیصلہ صرف موتمر ہی کرسکتی ہے اور موتمر کیلئے اس کا فیصلہ انتخاب صدر کے بعد ہی ممکن ہے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ ہم صدر، اس کے نائبین، اور اس کے سکرٹریوں کا انتخاب کرکے اپنا کام پورا کردیں، نیز میری تحریک یہ بھی ہے کہ شعیب قریشی، محمد الباقر، محمد ابو زید، اور بہجت البیطار شمار آراء کے لیے مقرر کیے جائیں۔

محمد علی:۔ پہلے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ صدر کا انتخاب کن اصولوں پر ہوگا۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ انتخاب بالکل صحیح ہو۔ ہندوستان کی نمائندگی یہاں تین وفد کررہے ہیں۔ وفد خلافت۔ وفد اہلحدیث اور وفد جمعیت العلماء۔ مگر وہ ایک غلام ملک ہے اور اس کی آواز کو آزاد ملکوں کے برابر نہ سمجھنا چاہیے۔

یوسف یاسین:۔ انتخاب صدارت کا معاملہ ان اشخاص سے تعلق رکھتا ہے جو یہاں موجود ہیں۔

حافظ وہبہ:۔ اس سے آخر کیا فائدہ مقصود ہے۔ کہ نمایندگی باشندوں کے تناسب سے ہو؟ اس کی تو اسوقت ضرورت ہو جب ہم کوئی اعلان جنگ یا اعلان صلح کررہے ہوں۔ ہم یہاں صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے شریک ہیں۔

ثناء اللہ:۔ صحابہ کرام کے طریق کی پیروی میں ہم کو سب سے پہلے صدر کا انتخاب کرنا چاہیے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انھوں نے بھی سب سے پہلے انتخاب خلیفہ میں جلدی کی تھی۔

امین الحسینی:۔ صدر کا انتخاب جلسہ میں نظام قائم کرنے اور اس کے کاموں کو باقاعدہ چلانے کے لیے ضروری ہے وقت سونے کی طرح قیمتی ہے اور امت اسلامیہ دوسرے ہیں اور ہمارے اعمال کو دیکھ رہی ہے۔

حافظ وہبہ:۔ شیخ عبداللہ بن بلیہد کی زبان سے میں کہتا ہوں کہ اسلامی قواعد جھگڑے کی اجازت نہیں دیتے ہم جس چیز کے طلبگار ہیں وہ تو اتفاق ہے۔

محمد علی:۔ نجد اور حجاز کے نمایندوں میں کوئی بھی ہم سے زیادہ ۱۵ اس قضیہ میں مخلص نہیں ہے۔ مگر ہمارا فرض تو صرف یہ ہے کہ موتمر کے سب کام صحیح بنیاد پر ہوں اور ہم خلوص کے ساتھ اپنے اپنے فرائض کو انجام دیکر اپنے اپنے وطنوں کو واپس جائیں۔

حاضرین:۔ ضرور ضرور۔

سکرٹری:۔ جو شخص ووٹ دینے کا مؤید ہو وہ ہاتھ اٹھائے

شعیب قریشی:۔ یہ تحریک کس بنیاد پر ہے؟

سکرٹری:۔ مسئلہ یہ ہے کہ آیا صدر کا انتخاب کیا جائے۔ یا اصول انتخاب صدر کو طے کرلیا جائے۔ یہاں پہلی تحریک پیش کی گئی اور اسے اکثریت حاصل ہوگئی۔

سکرٹری:۔ یہ انتخاب صرف انتخاب صدر تک محدود ہے اس کے بعد شمار آراء کے لیے چاروں ارکان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ووٹ جمع کیے۔

سکرٹری:۔ کیا کوئی ہے جس نے ووٹ نہیں دیا؟ کوئی جواب نہیں آیا۔

اس کے بعد پرچیاں پڑھی گئیں۔ اور نتیجہ حسب ذیل نکلا۔

شریف شرف عدنان	۴۴
شیخ ماضی ابو العزائم	۳
رئیس وفد ترکی	۹
شیخ حافظ وہبہ	۱
سادہ	۲
	۵۹

(ام القریٰ)

موتمر اسلامی کی کارروائی

پہلا اجلاس

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ روز دوشنبہ کو موتمر کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ یہ جلسہ عام نہ تھا۔ اس میں صرف وفود کے ممبر اور چند اعزازی لوگ شریک تھے جنکو حکومت کی طرف سے شرکت کے ٹکٹ تقسیم کیے گئے تھے۔ اس میں حسب ذیل وفود شریک ہیں۔

مصری سوڈانی۔ مغربی۔ شامی۔ نجدی۔ روسی۔ جاوی وغیرہ ابھی ترکی اور افغانی وفد نہیں آیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ وہ جدہ میں آچکا ہے۔ بلا انتظار آج ہی سے کارروائی جلسہ شروع ہوگئی۔ ٹھیک سوا دس بجے سلطان ابن سعود موٹر میں سوار ہوکر جس کے اطراف مسلح سپاہی تھے۔ آئے۔ باقاعدہ فوج نے ۲۱ توپوں کی سلامی دی وفود کے لیے علیحدہ جگہ مخصوص تھی اور سامعین کے لیے الگ۔ کل تعداد شرکاء کی تقریباً پانچسو تھی۔ ابن سعود صدارت کی کرسی پر متمکن ہوئے۔ اور تمام حاضرین کھڑے ہوگئے۔ بعد آزاں حافظ وہبہ نے جو ابن سعود کی طرف سے مکہ معظمہ کے گورنر ہیں قرأت پڑھی۔ اور ابن سعود نے اپنا خطبہ حافظ وہبہ کو دیا جو ۱۵ منٹ تک پڑھتے رہے۔ بعد ختم خطبہ سلطان موتمر کی کارروائی شروع کرنے کی اجازت دیکر مکان چلے گئے۔ یہاں پر قابل نوٹ نوٹ چیز یہ ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث کی ایک کثیر جماعت نے جو قریب ڈیڑھ مہینہ سے آئے ہوئے ہیں سلطان کے پاس اپنا اچھا خاصہ اثر پیدا کرلیا ہے صرف اہلحدیث اس خاص جلسہ میں سو سے زائد شریک تھے۔ چنانچہ عارضی طور پر سلطان کے جانے کے بعد عبداللہ احدی غزنوی اہلحدیث کو کرسی صدارت پر لاکر بٹھا دیا۔

مولانا محمد علی صاحب نے یہ تحریک پیش کی کہ ابھی ترکی وفد نہیں آیا ہے ان کا انتظار کیا جائے۔ اور اس موتمر کا صدر ان میں سے ایک کو مقرر کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے مجالس کے چلانے کی اچھی طرح مہارت رکھتے ہیں تمام دنیائے اسلام میں آج ان کی قوت بڑھی ہوئی ہے اور عجمی ہونے کی حیثیت سے بھی وہ مستحق ہیں جس سے یہ ثابت ہوگا کہ عربی عجمی میں کوئی فرق نہیں ہے مولانا کی اس تحریک پر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ مولانا نے دوسرا اعتراض یہ کیا کہ صدر کا انتخاب بغیر کسی اصول کے کیا گیا ہے صدر کے انتخاب کے لیے ووٹ لینے چاہئیں۔ بلا ووٹ صدر بنالیا گیا ہے یہ خلاف اصول ہے۔ عبداللہ واحدی غزنوی صاحب اہلحدیث نے مولانا محمد علی صاحب پر یہ اعتراض کیا کہ بعض نفسانیت کی بنیاد پر یہ تحریک کی گئی ہے۔ مولانا شعیب قریشی صاحب نے یہ کہا کہ اس وقت سے کل وفود کے ممبروں کی تعداد بتلائی جائے اور اسکے ساتھ یہ بھی بتایا جائے کہ ہر ملک سے ہر وفد میں کتنے ممبر شریک ہیں اور انہیں کو اظہار رائے کا اختیار حاصل ہوگا۔ دوسرے غیر متعلق کوئی اعتراضات۔ اور اظہار رائے نہیں کرسکتے۔ کل ممبروں کی ۵۹ کی تعداد بتائی گئی اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں یہ بتلایا جائے کہ اہلحدیث کی جماعت کی علیحدہ حیثیت کیوں قرار دی گئی ہے وہ بھی ہندوستان میں ہمارے شریک ہیں، ہندوستان کی آبادی کے لیے موتمر میں اس کثرت سے ممبروں کی ضرورت تھی۔ ہر ملک سے ان کی آبادی کے لحاظ سے ممبروں کا انتخاب کیا جائے۔ اور جو آزاد ملک ہیں ان کی طرف سے جو کچھی نو ووٹ دیں ووٹ شمار کیے جائیں۔ چنانچہ اس پر جو طرف سے تقریریں ہوئی ایک نے تو اپنی تقریر میں کہا کہ تفریق پیدا کررہے ہیں اور وقت ضائع کررہے ہیں۔ مولانا شوکت علی صاحب نے للکار کر کہا کہ ہم موتمر کے ہر کام کو صحیح اصول پر چلانا چاہتے ہیں ہم یہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کوئی کام موتمر کا بے اصول ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر کا انتخاب ووٹ کے ذریعہ سے کیا گیا۔ اور اسی طرح نائب صدر اور معتمد کا بھی انتخاب۔ شریف عدنان جو اہل مکہ ہیں ۴۴ ووٹ سے ان کا انتخاب صدارت کے لیے کیا گیا۔ ترکوں کے لیے ۹ ووٹ دئے گئے تھے وہ بھی تمام خلافت و جمعیۃ العلماء کی طرف سے تھے۔ دو نائب صدر کا انتخاب ہوا۔ جن میں سے ایک تو ضیاء الدین رئیس الوفد روسی ہیں۔ اور دوسرے سید سلیمان ندوی۔ معتمد شریف توفیق ہوئے تھے پہلے اجلاس کی کارروائی یہاں تک ہوکر ختم ہوگئی۔ اعلان کیا گیا کہ دوسرا صبح نو بجے سے اجلاس شروع ہوگا۔ ترکی وفد اب تک نہیں آیا ہے اس کا سخت انتظار ہے۔ صرف مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی شریک جلسہ تھے۔ لیکن زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے۔ سلطان کی واپسی کے تھوڑی دیر بعد چلے گئے۔

دوسرا اجلاس

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ روز سہ شنبہ کا اجلاس ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ آج بھی سلطان ابن سعود شریک موتمر نہ تھے آج کا جلسہ مخصوص تھا۔ سامعین کو بھی داخلہ کی اجازت نہ تھی صرف وفود کے ممبر شریک ہوسکے۔ ابتدا میں ایک عربی نے اتفاق پر تقریر کی۔ دو گھنٹہ تک آپس میں اختلافی تقاریر ہوتی رہیں صدر جلسہ اس امر پر مصر تھے کہ کارروائی جلسہ شروع کردی جائے۔ لیکن شعیب قریشی۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا سید سلیمان ندوی آخر تک برابر اڑے رہے کہ جب تک جلسہ کی کارروائی باضابطہ طریقہ پر نہ ہوگی۔ ہم کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ پہلے اس کا تصفیہ کیا جائے کہ کون رائے دیسکے گا۔ اور کون نہیں۔ ہر شخص اظہار اور اعتراض کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ ایک طویل بحث وتمحیص کے بعد یہ تصفیہ ہوا کہ اس کے لیے ایک سبجکٹ کمیٹی بنائی جائے۔ اور وہ تمام امور نظام داخلی کا تصفیہ کرے۔ چنانچہ اس کے ارکان۔ مولانا شوکت علی صاحب الحاج امین الحسینی رئیس وفد شامی۔ ضیاء الدین رئیس وفد روسی۔ مولانا کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ العلماء ہند۔ حافظ وہبہ وزیر اعظم سلطان ابن سعود۔ عمر سعید رئیس الوفد جاوی ہوئے۔ جلسہ ۱۲ بجے برخاست کیا گیا۔ اور یہ اعلان کیا گیا کہ کل ۸½ بجے پھر جلسہ شروع ہوگا۔ یہ منتخب جماعت وہیں کل کے جلسہ کی کارروائیوں پر غور کرنے کے لیے بیٹھی۔ آج کے جلسہ میں مولانا محمد علی صاحب بوجہ علالت شریک جلسہ نہ ہوسکے۔ سنا گیا کہ کل کے جلسہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور شریک ہوں گے۔ (رہبر دکن)

موتمر اسلامی میں ترکی وفد شریک نہیں ہوا

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ترکی وفد نے موتمر حجاز میں شرکت کا ارادہ ترک کردیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جلالۃ السلطان عبدالعزیز پادشاہ حجاز و سلطان نجد نے حجاز میں جمہوریہ ترکیہ کے سفیر کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اس انکار کے اسباب معلوم نہیں ہوسکے۔ معلوم ہونے کے بعد پہلی فرصت میں انہیں شایع کیا جائیگا۔ (الشوریٰ)

مشرقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

موتمر اسلامی کی بعض تجاویز

تاروں اور خطوط پر سنسر لگائے جانے کی وجہ

بمبئی ۸ رجولائی۔ روزنامہ خلافت کو مکہ معظمہ سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

تمہاری خبروں کا تار سنسر نے روک لیا۔ ڈاک بھیجنے کا انتظام کررہے ہیں۔ موتمر اسلامی کی کارروائی آہستگی کے ساتھ ہورہی ہے۔ جدہ سے مکہ اور عرفات کو سڑک بنانے اور جزیرۃ العرب میں غیر مسلموں کو مراعات نہ دینے کی تجاویز منظور کی جاچکی ہیں۔ صبح اور شام کی نشستوں کے بعد موتمر ۵ رجولائی کو ختم ہوجائے گی۔ اسکے بعد وفد خلافت ۷ رجولائی کو مدینہ منورہ روانہ ہوجائے گا۔

اس سلسلہ میں اڈیٹر خلافت لکھتے ہیں کہ سنسر اور ڈاک کی روانگی کے متعلق مذکورہ بالا مشکلات بظاہر اس قاعدہ کی بنا پر معلوم ہوتی ہیں جو موتمر کی قانون بنانیوالی سب کمیٹی نے وضع کیا ہے اور جو حسب ذیل ہے:۔

موتمر اس کا فیصلہ کریگی کہ اس کی کونسی کارروائی شایع کی جائے اور اس کارروائی کی اشاعت کا عربی۔ ترکی۔ فارسی۔ اردو۔ ملائی انگریزی اور فرانسیسی میں انتظام کرے گی اور مغربی و مشرقی ممالک کے اخبارات کو شایع کرنے کے لیے بھیجیگی۔

عراق کی مالی حالت

برطانیہ اپنا قرضہ معاف کررہا ہے

لندن ۵ رجولائی۔ دارالعوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمری نے فرمایا کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ ۱۹۲۲ء کے انگریزی عراقی میثاق کے ماتحت ۱۹۲۴ء میں جو مالی معاہدہ کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق یہ ضروری نہیں کہ عراق پر جو برطانوی قرضہ ہے اس کو چھوڑنے کی منظوری پارلیمنٹ سے حاصل کی جائے۔ ایمری نے اس سے انکار کیا کہ برطانیہ نے اپنے ۷ لاکھ پونڈ چھوڑ دینے کے معاوضہ میں عراق سے کوئی رعایت حاصل کی ہے۔ کمانڈر ہلٹن سینگ کی رپورٹ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت عراق پر ان مطالبات کا تقاضہ نہ کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں۔

محمل شریف کے واپس ہونیکی اصل وجہ

مصر و نجد کے اختلافات

قاہرہ ۲ رجولائی۔ جدہ سے محمل شریف کی واپسی کا حکم اسوجہ سے ہوا ہے کہ محمل کے ساتھ کی خیرات کو تقسیم کرنے کے متعلق مصری امیر الحاج اور حکومت حجاز میں اختلاف ہوگیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدوی سرداروں نے حسب معمول اپنا کثیر حصہ طلب کیا تھا۔ مگر امیر الحاج نے دس ہزار پونڈ تو تقسیم کرنے کے لیے دیدئے اور باقی ۲۰ ہزار پونڈ کو اپنی حکومت کے احکام موصول ہونے تک روک لیا۔

حج کے انتظامات کی شکایت

مصری محمل پر نجدی حملہ کے واقعات

بمبئی ۶ رجولائی۔ مرکزی خلافت کمیٹی کو حاجیوں کے ایک جہاز ایس ایس دارا سے ایک لاسلکی تار موصول ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سال کے حج کا انتظام نہایت خراب تھا۔ حجاج کی ایک کثیر تعداد عرفات میں قیام نہیں کرسکی بعض لوگ سواری کی قلت اور اونٹوں کے نہایت گراں کرایہ کے باعث حج ہی سے محروم رہے۔ حفظان صحت کے انتظامات بھی خراب تھے۔ نجدی ساربان اونٹوں کو نہایت ادھا دھند طریقہ سے ہانکتے تھے جس کے باعث بہت سے حاجیوں کی جانیں ضائع ہوگئیں۔ مکہ معظمہ سے مدینہ جانے کے کرایہ میں بھی بہت زیادہ اضافہ کردیا گیا تھا۔

مصریوں اور نجدیوں کا تصادم اس طرح ہوا کہ پہلے تو نجدیوں نے مصریوں پر پتھر برسائے اور اس کے بعد ان کی توہین کرنے کے لیے محمل شریف کو بدعت کہکر اسے تباہ کرنے کی کوشش کی مصری کمانڈر نے مجبور ہوکر سلطان کی پناہ چاہی۔ سلطان کے بیٹے۔ ان کے بھائی اور خود سلطان نے نجدیوں پر قابو پانے کی کوشش کی مگر آخر میں انہیں اس کا اعتراف ہونا پڑا کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے ہیں۔ اس پر مصری کمانڈر نے ایک منٹ کے لیے گولہ باری کردی۔ ۲۵ نجدی اور ساٹھ اونٹ مارے گئے اور تین مصری زخمی ہوئے۔

افغانی وفد حج کے وقت مکہ پہنچ گیا مگر ترکی وفد حج کے بعد پہنچ سکا۔

موتمر اسلامی کا اجلاس ۲۷ رجون کو شروع ہوا ہے اور اب تک جاری ہے۔ عوام الناس شریک نہیں ہوسکتے ہیں۔

ایران

تبریز میں حکومت پہلوی کیخلاف بغاوت

ایران میں رجعتی قوت کا ظہور

طہران ۲ رجولائی۔ تبریز سے پچاس میل کے فاصلہ پر سلماس میں فوج نے بغاوت کردی اور اپنے کمانڈر کو جان سے مار ڈالا اس کے بعد یہ فوجی سپاہی خوئی گئے۔ اور وہاں کی فوج بھی ان میں شامل ہوگئی۔ یہ مشترکہ فوج ترکی ایرانی سرحد پر ماکو میں پہنچی اور وہاں کی مقامی فوج کے ساتھ لوٹ مار شروع کردی۔ باغیوں کے خلاف تبریز سے فوراً فوج روانہ کی گئی۔

بارہ سو سپاہیوں کا ایک مضبوط رسالہ دارالحکومت سے خراسان میں بجنورد کو روانہ کیا گیا ہے۔ اس مقام پر کچھ اضطراب رونما ہوا ہے۔

ٹرکی

معاہدہ موصل کی توثیق

انگورہ ۴ رجولائی۔ ترکی حکومت کو اطلاع دی گئی ہے کہ حکومت برطانیہ نے معاہدہ موصل کی توثیق کردی ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ عراقی نمایندے فیضی بے اور کرنل وبا کین بغداد سے انگورہ روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں پہنچکر وہ عراقی۔ اور ترکی توثیق ناموں کا تبادلہ کریں گے۔

کیا یف

غازی عبدالکریم کی جلاوطنی

لندن ۳ رجولائی۔ ٹائمز رقمطراز ہے کہ غازی عبدالکریم اور ان کے قریبی رشتہ داروں کو مدغاسکر میں جلاوطن کیا جائیگا جہاں ان کے ساتھ باعزت برتاؤ کیا جائیگا نہ ان پر سختی ہوگی نہ مہربانی۔

ممالک غیر

فرانس میں ایک ٹرین پٹری سے اتر گئی

۲۰ آدمی مرگئے۔ ۶۰ زخمی ہوئے

پیرس ۴ رجولائی۔ ایک اطلاع کے بعد ملی ہے کہ … سے اکورس اور پوائٹی کے درمیان اکسپرس ٹرین لائن سے اتر گئی۔ ۲۰ آدمی مرگئے اور ۶۰ زخمی ہوئے۔

مسٹر سکلات والا کی خدمات کا اعتراف

لندن ۳ رجون۔ مسٹر شاپور جی سکلات والا ممبر پارلیمنٹ کے حلقہ انتخاب کے رائے دہندگان نے بیٹرسی کے ٹاؤن ہال میں ان کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور اس برطانی ہندوستانی اور بین الاقوامی پالیسی پر دوبارہ اظہار پسندیدگی کیا۔

ہندوستان

پٹنہ میں سنگٹھنی مفسدوں کی شرارت

پٹنہ یکم جولائی۔ تقریباً دس ہزار ہندوؤں کا ایک جلوس دیوی دیوتاؤں کیلیے ۵ بجے شام عصر کے وقت نکلا اور شارع عام سے باجہ بجاتا گذرا۔ اس راستہ میں بہت سی مسجدیں واقع ہیں مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا اور اس سے سخت ہیجان پیدا ہوگئے لیکن ہندوؤں نے پرواہ نہ کی۔ اور بقول ایسوسی ایٹڈ پریس مسلمانوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور کثرت سے کل پر سیلاب کی طرح مسجدوں کے سامنے باجہ بجاتے گذر گئے۔ ایک ہندو کو خفیف زخم آئے۔

فساد پٹنہ کے متعلق مفسدوں کی گرفتاری

پٹنہ ۲ رجولائی۔ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے نفاذ کے باوجود کئی مقامات پر مسلمانوں کی ٹولیاں ادھر ادھر پھرتی نظر آئی راد ہا نگر میں جو شہر سے باہر واقع ہے مسلمان ڈاکٹر پنچانن پال کے دواخانہ میں گھس گئے۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آکر انہیں منتشر کردیا۔ بہت سے اہل مقدمہ دست برد کے خوف سے عدالت میں حاضر نہیں ہوئے۔ عدالت کا کام رکا ہوا ہے مسٹر ڈی بی مولوی حمید نے ہجوم کے جوش کو ٹھنڈا کرنے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مدد دی ہے۔

بیرج بلی سہائے شرتیا۔ گوپال سہائے تنا بر کرمکار رجیوتش چندر تنشی اور کھدی رام سہائے گرفتار کرلیے گئے ہیں۔ اور ان کو ضمانت پر رہا کردینے سے انکار کردیا گیا ہے۔ رابندر ناتھ یوری گرفتاری کے بعد پانسو کی ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ بیرج بلی سہائے

صبح کو گرفتار کیا گیا جب وہ ایک شکایت کے لئے تھانہ جا رہا تھا۔ کل صبح یہاں راج شاہی ڈویژن اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس آنیوالے ہیں۔

فساد پبنہ کی تفصیلات

کلکتہ ۵ر جولائی۔ اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی پبنہ سے رقمطراز ہے کہ پبنہ کے ضلع میں مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فی صدی کے قریب ہے مگر پابنہ خاص میں دس ہزار ہندو آباد ہیں اور تقریباً اسی قدر مسلمان ہیں کچھ عرصہ سے اس ضلع کی ان دونوں قوموں کے تعلقات کچھ بہتر نہیں تھے۔ اس لئے منگل کے روز جو فساد رونما ہوا وہ کسی طرح تعجب انگیز نہیں تھا حقیقت میں یہ اس اندرونی کشیدگی کا ایک بیرونی مظاہرہ تھا جو دونوں قوموں کے دلوں میں ایک عرصہ سے نشو ونما پا رہی تھی۔

موجودہ فساد کے اسباب کی تلاش کرنے کے لئے ہمیں گزشتہ دسمبر میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کی طرف توجہ کرنی ہوگی جبکہ سراج گنج کی جانب سے ڈسٹرکٹ بورڈ میں ۹ مسلمانوں کا انتخاب ہوا تھا۔ قبل اس کے کہ صدر، نائب صدر اور دوسری سب کمیٹیوں کا انتخاب کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ ہوتا ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف ایک منصف کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ اور اس کا مطالبہ کیا کہ سراج گنج کے ۹ مسلمانوں کا انتخاب منسوخ کر دیا جائے۔ منصف نے ہندوؤں کے دعوے کو خارج کر دیا جنہوں نے پھر ڈسٹرکٹ جج کے ہاں اپیل دائر کیا اور اس ...

آخر میں امید کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم جلد جواب دے کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

چونکہ یہ مسئلہ عامۃ الناس کے مفاد سے تعلق رکھتا ہے اس لئے میں اس خط کی ایک نقل اخبارات کو بھی بھیج رہا ہوں۔

باجہ کے متعلق کلکتہ کے کمشنر پولیس کا حکم

اوقات نماز کا نیا تعین

حکومت بنگال نے ۵ر جون ۱۹۲۶ء کو جو رزولیوشن نمبر پی ۲۱، ۵ شائع کیا ہے اس کے مطابق کمشنر پولیس کلکتہ پوری تحقیقات اور گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ان لوگوں کے لئے جو کلکتہ کی سڑکوں پر جلوس نکالنا چاہتے ہیں، یہ اعلان کرتے ہیں کہ جولائی کے مہینے میں حسب ذیل اوقات میں مسجدوں کے سامنے باجے نہ بجائے جائیں:—

(۱) صبح چار بجکر ۹ ۳ منٹ سے لیکر ۵ بجکر چوبیس منٹ تک۔

(۲) ایک بجے دن سے لیکر پونے دو بجے تک اور جمعہ کے دن پون بجے سے لیکر پونے دو بجے تک۔ (گویا ظہر کی نماز کیلئے جناب کمشنر پولیس صاحب نے صرف ۴۵ منٹ رکھے ہیں)

(۳) ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک (عصر کے لئے بھی صرف نصف گھنٹہ رکھا گیا ہے)

(۴) پونے سات بجے سے لیکر سات بج کر دس منٹ تک۔

(۵) ساڑھے آٹھ سے لیکر نو بج کر دس منٹ تک۔

موسم کے تغیر کی وجہ سے ان اوقات میں آئندہ جو تغیرات ہونگے وہ آئندہ شائع ہوتے رہیں گے۔

(دستخط) جے ای آرمسٹرونگ پولیس کمشنر کلکتہ ۳ر جولائی ۱۹۲۶ء

فسادات کلکتہ کے مقدمات

انیس مسلمانوں کو سزائے قید

کلکتہ ۳ر جولائی۔ آج صبح ان مسلمانوں کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جو گزشتہ ہنگامہ کلکتہ کے سلسلہ میں شمالی کلکتہ کے ایک مندر خراب کرنے اور بلوہ کرنے کے جرم میں ماخوذ تھے مجسٹریٹ نے ایک کو رہا کر دیا اور ۱۹ کو ۳-۳ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

آئندہ کانگریس کا صدر کون ہو؟

بمبئی ۴ر جولائی۔ مسٹر بی۔ ایف بھروچہ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

اس وقت ہندوستان میں دو چوٹی کی شخصیتیں ہیں جو ملک کی اس نازک حالت میں ہماری رہنمائی کر سکتی ہیں اور یہ گاندھی جی اور مولانا مظہر الحق ہیں۔ میرے ہم وطن خیال کرتے ہیں کہ آئندہ سال کے لئے کانگریس کے صدر گاندھی جی ہوں۔ اگر وہ انکار ...

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

ہندو مسلم کشیدگی کے متعلق عملی تجاویز

الہ آباد میں تعزیری پولیس کا تقرر

حسابات کی جانچ کے بعد جنرل سکرٹری کی رپورٹ پر غور کرکے آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کو اس کا اطمینان ہو گیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ۱۹۲۱ء میں مخط زدگان کی امداد کے لئے جو پچاس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی تھی۔ وہ مناسب طریقہ پر مخط زدگان کی امداد۔ سیاسی قیدیوں کی امداد۔ ملتانیوں کی امداد اور دوسرے جائز مصارف میں خرچ کی گئی ہے حالانکہ کمیٹی کا یہ خیال ہے کہ اس کی منظوری جلد حاصل کرنی چاہئے تھی۔ اور اس کے حسابات علیحدہ رکھنے چاہئے تھے۔

یہ کمیٹی اس باہمی کشیدگی کو نہایت رنج کے ساتھ دیکھتی ہے جو آج کل ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ محسوس کرتی ہے کہ کانگریس کمیٹیوں نے اس مسئلہ پر کافی زور نہیں دیا۔ اور نہ موتمر اتحاد منعقدہ اکتوبر ۱۹۲۴ء کی تجاویز کو کافی اشاعت دی۔ جن کو اس تجاویز میں شائع کیا جاتا ہے یہ تجاویز تمام جماعتوں اور قوموں کے نمایندوں نے منظور کی ہیں اور یہ کمیٹی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ ان تجاویز کو عام پسند بنانے کے لئے مستقل اور مسلسل سعی کریں اور جب کبھی دونوں قوموں میں اختلافات رونما ہوں تو اپنا تمام وقت اور ذرائع ان اختلافات کو موتمر اتحاد کی تجاویز کے مطابق دور کرنے کی ترغیب دلانے میں صرف کر دیں۔

یہ کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ایک مستقل محکمہ خبر رسانی قائم کیا جائے جس کا مقصد ہندوستان کے عوام کو تعلیم دے کر فرقہ وارانہ فسادات اور اختلافات سے بچاتا ہو۔ اور جس سے ان میں قومی زندگی پیدا ہو سکے۔ مسز نائیڈو۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ اور پنڈت موتی لال نہرو کو اجازت دیجاتی ہے کہ ایک اس قسم کا محکمہ قائم کریں اور ایک رپورٹ پیش کریں جس میں اخراجات کا تخمینہ بھی شامل ہو۔ اس دوران میں جو کچھ ابتدائی مصارف ہوں ان کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ کی ایک رقم منظور کی جاتی ہے۔

کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر مجالس قوانین میں کسی قوم کے ۳/۴ ارکان کی اکثریت کسی فرقہ وارانہ مسودہ قانون۔ تحریک یا ترمیم کے حق میں نہ ہو تو اسے پیش نہ کیا جائے۔ اور نہ اس پر بحث کی جائے۔ اور مجلس قوانین کی کانگریسی جماعت اس قسم کے مواقع پر اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر اختیار کرے۔

حجاج کی واپسی

جدہ ۳ر جولائی۔ ٹرنر ماریسن کمپنی نے اطلاع دی ہے کہ منل لائن کے جہازات حجاج کو لیکر واپس آرہے ہیں۔ پہلا جہاز "شجاع" ۳۰ر جون کو جدہ سے روانہ ہو گیا ہے جو غالباً ۱۰ر جولائی کو بمبئی پہونچ جائے گا۔ دوسرا جہاز "خسرو" یکم جولائی کو روانہ ہوا جو ۱۰ر جولائی کو کراچی پہونچیگا۔ نمازی اور شوستری کمپنیوں کے جہاز بھی روانہ ہوئے ہیں مگر ابھی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔

مدیر جریدہ "امارت" کے خلاف مقدمہ

صوبہ بہار کا احتجاج

ہندوستانی مجلس اشتراکیین کے جنرل سکرٹری کا خط

حکومت ہند کے نام

فہرست معطیان چندہ شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام

جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

بابتہ ماہ شوال و ذی قعدہ ۱۳۴۴ ہجری

نمبر	اسمائے گرامی معطیان چندہ		رقم عطیہ
۱	جناب محمد فرحت اللہ خاں صاحب موضع ...		
۲	جناب محمد یٰسین صاحب شال مرچنٹ امرتسر		
۳	جناب عبدالعزیز صاحب رٹول		
۴	جناب مستری نجیب اللہ، محمد صدیق صاحبان دہلی		
۵	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب۔ دہلی		
۶	جناب مولوی عبداللہ صاحب۔ پنڈی گھیپ		
۷	جناب این اکبر خاں صاحب۔ تھانوی		
۸	منجانب مسلمانان بھوپال معرفت مظفر حسین خاں صاحب		
۹	نمازیان جامع مسجد۔ دہلی		
۱۰	منجانب مسلمانان جاکھل		
۱۱	جناب محمد زوار حسین صاحب۔ ...		
۱۲	جناب عبدالرزاق صاحب غازی آباد		
۱۳	جناب سید عبدالشکور صاحب۔ ...		

میزان کل

سیٹھ عمر سبحانی کا انتقال

بمبئی ۷ر جولائی۔ سیٹھ عمر سبحانی جو بمبئی کے ایک نہایت مشہور سوداگر تھے اور قومی سرگرمیوں میں نہایت جوش کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ آج صبح کو دفعتہً انتقال کر گئے۔ چونکہ مرحوم کی اچانک وفات کے اسباب غیر معلوم تھے اس لئے ان کی نعش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا جس کے بعد بھی کوئی وجہ متحقق نہ ہو سکی۔ تمام شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کا خاص طور پر ذکر کیا جا رہا ہے کہ مرحوم کو قومی سرگرمیوں کے باعث اپنی کپڑے کی تجارت میں بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔

بلدیہ کلکتہ کے مسلمان ارکان سے گفت و شنید

تصفیہ کیلئے میئر بلدیہ کی کوششیں

کلکتہ ۷ر جولائی۔ بلدیہ کلکتہ کے مسلمان ارکان نے کل میئر بلدیہ سے ملاقات کی اور ان کے متفق ہو جانے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کے متعلق بحث کی۔ یہ سنا جاتا ہے کہ کوئی فیصلہ کن بات نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کا نقطہ نگاہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلدیہ کو تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کی تجویز پر دوبارہ غور کرنا چاہئے اور ایک دوسری تجویز منظور کرنی چاہئے جس میں جدید کمیٹی کا تقرر کیا جائے اور نائب میئر بلدیہ کے خلاف جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں ان کی تشریح کر دی جائے۔

دار الحکومت

دہلی میں ۱۰۳ گرفتاریاں

۷۹ ہندو اور ۲۴ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں

دہلی ۵ر جولائی۔ کل ۳۸ گرفتاریاں اور عمل میں آئی ہیں۔ یہ گرفتاریاں خاص طور پر نئے بانس۔ گلی بتاشان۔ اور کھاری باؤلی میں ہوئی ہیں اور تمام ملزمین ہندو ہیں اب تک کل گرفتاریوں کی تعداد ۱۰۳ ہے جن میں سے ۷۹ ہندو ہیں اور ۲۴ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں میں ۲۴ گرفتاریوں پر جوش پھیلا ہوا ہے۔

تین مسلمانوں کی مزید گرفتاریاں

دہلی ۱۰ر جولائی۔ کل تین مسلمانوں کو اور زیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جریدہ "امارت" کے دفتر کی تلاشی

مسلمانان دھنباد کا احتجاج

عبدالقادر سب انسپکٹر کی براءت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا فیصلہ

مسلم فسادات ہوں گے تو ان مقامات پر تعزیری پولیس متعین کر دیجائے گی جہاں کے باشندوں کا طرز عمل اس کا مستحق سمجھا جائیگا الہ آباد شہر پہلا مقام ہے جہاں اس عمل کی ضرورت سمجھی گئی ہے۔

ہز ہائینس میر خیرپور کی وطن کو واپسی

خیرپور ۴ر جولائی۔ کل ہز ہائینس میر صاحب کی خیرپور میں دوبارہ واپسی پر تمام ریاست نے نہایت مسرت و انبساط کا اظہار کیا۔ ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ اپنے فرمانروا کا خیر مقدم کرنے کے لئے اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔ حتیٰ کہ ان کے پرانے دشمنوں نے بھی خوشی کیساتھ اس مظاہرہ میں حصہ لیا۔ اکثر معزز لوگ تو حیدرآباد تک اس لئے گئے تھے کہ وہاں پہنچ کر میر صاحب کو مبارکباد دیں گجرات کے اسٹیشن پر وہ پنچایت بھی موجود تھی جس نے کہ پہلے امیر صاحب کی مخالفت کی تھی اور جواب اپنے رحمدل فرمانروا کو دیکھنے کے لئے آئی تھی جسے خود اسکے ملازموں نے ایک تیسرے فریق کے ورغلانے سے سخت امتحان میں مبتلا کر دیا تھا اور جو نہایت کامیابی کے ساتھ اس مصیبت سے نجات حاصل کرکے دوبارہ اپنے وطن کو واپس آرہا تھا۔ خیرپور میں لوگوں کے جوش کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ خیرپور کا مستقبل مسرت۔ خوشحالی اور ترقی کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

مسٹر سلطان احمد وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی کی خدمات کا اعتراف

پٹنہ ۵ر جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایس۔ ایس سلطان احمد وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی جن کی مدت ملازمت عنقریب ختم ہو جانے والی ہے مزید دو سال کے لئے اسی عہدہ پر برقرار رکھے جائیں گے۔ ان کے عہد میں بہت سی اصلاحات عمل میں آئی ہیں۔ مثال کے طور پر پٹنہ میں ایک مرکزی تعلیمی یونیورسٹی کے قیام کی اسکیم خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

ایڈیٹر حبل المتین کی ہندوستان سے ہجرت

کلکتہ ۵ر جولائی۔ "انگلشمین" کو معلوم ہوا ہے کہ سید جلال الدین الحسینی موید الاسلام ایڈیٹر "حبل المتین" ہندوستان سے ہجرت کرنے والے ہیں۔ آپ نے فارسی زبان کا یہ ہفتہ وار اخبار عرصہ ۳۴ سال سے جاری کر رکھا ہے۔ حکومت کے خیال میں اس اخبار کا لہجہ برطانیہ کے مخالف ہے اور حکومت اس معاملے پر غور کر رہی تھی کہ کیوں نہ آغا صاحب کو قانون اجانب مجریہ ۱۸۶۴ء کے ماتحت خارج البلد کر دیا جائے۔

موید الاسلام طہران میں پیدا ہوئے اور آج سے ۳۶ سال پہلے ہندوستان میں آئے۔ آپ نابینا ہیں۔ آپ کا دعوےٰ ہے کہ جریدہ "حبل المتین" میں کسی قوم کے خلاف کوئی معاندانہ مضمون کبھی نہیں لکھا گیا۔

فسادات راولپنڈی پر مسلمانان پانی پت کا احتجاج

متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ کہ حکومت کیلئے بہتر یہ ہے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کے ضبط شدہ پرچوں کو واپس کر دے ورنہ اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں حکومت کی طرف سے نفرت و بغض روز افزوں ترقی کرے جس سے حکومت کیلئے مزید مشکلات پیدا ہوں۔

(ج) یہ کہ صحیح جذبات و حیات کو زور طاقت سے نہیں دبایا جا سکتا اسلئے مسلمانوں کو حکومت سے جو شکایات ہیں اون کا علاج ضبط تحریر و قید و بند نہیں ہے۔ بلکہ اون شکایات کا رفع کرنا حقیقی علاج ہے۔ (مسلمانان دھنباد)

مہاراجہ الور کے پیغام تبریک کا شکریہ

مسلمانان الور کے تقریب عید الضحےٰ پر ہز ہائینس مہاراجہ دہراج سری سوائی جیسنگہ الور نریندر دام اقبالہٗ کا جو لندن سے مبارکباد کا تار کا تار آیا اوس کا شکریہ۔

شاہان اسلام کے زمانے کی عیدگاہ، وہ عیدگاہ ہے کہ جہاں الور راجدہانی کے خاص و عام مسلمان ١٣٤٤ھ کے موقعہ عید الفطر پر اپنے فریضۂ مذہبی ادا کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور ٹھیک اون کے ادائے فریضہ کے وقت اول ہی اول حضرت ولی نعمت، خداوند دولت و حشمت، آقائے نامدار، سرکار والا تبار، سدہ سری سرپمان مہاراجہ دہراج رجندل، سر جیسنگہ جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔ای دام اقبالہٗ و اجلالہٗ نے بنفس نفیس تشریف شریف ارزانی فرما کر بعد ختم نماز عید سعید وہ تقریر دلپذیر فرمائی تھی جو مع جواب شکریہ مسلمانان الور جون ١٩٢٥ء کو ٨ صفحے کے رسالہ کی صورت میں خوب المطابع برقی پریس دہلی کے اندر چھپکر اثر بخش عالم ہوئی تھی۔

یا یہ موقعہ وہی موقعہ ہے کہ جب اس کے بعد مسلمانوں کی عید الضحےٰ آئی تو حضور لامع النور نے اپنی عارضی قیامگاہ آبو پہاڑ پر سے نہایت مسرت و بہجت کے ساتھ اپنی پیاری مسلمان رعایا کو مبارکباد کا تار بھیجا جس کا ترجمہ سننے کے بعد مسلمانوں نے حضور پرنور کا جو شکریہ ادا کیا وہ اور اصل ترجمہ مذکورہ خاص راجدہانی کے پریس میں چھپا تقسیم ہوا۔

یا یہ جگہ وہی جگہ ہے کہ اب ١٩٢٦ء میں جس وقت پھر مسلمانوں کا موقع عید الفطر آیا۔ اور حضور لامع النور اتفاقاً اپنی ریاست میں تشریف فرما تھے تو ہم میں سے بڑے شوق و ذوق کے ساتھ مبارک باد کے تار بھیجنے پر جناب والا پرائم منسٹر بہادر نے راجدہانی کے قدم رنجہ فرما کر ترجمہ اوس تار کے مضمون کو بلیغ خاطر پڑھکر سب کو سنایا جس کے ادائے شکریہ میں راجدہانی کے مسلمانوں کی جانب سے تو حضور پرنور کو تار دیا ہی گیا مگر مزید براں باہر کے بڑے بڑے مختلف دیار و امصار کی اسلامی انجمنوں وغیرہ نے بھی مختلف ذرائع سے بیشمار شکریئے ادا کئے۔

یا آج یہ عیدگاہ پھر وہی عیدگاہ ہے کہ جہاں مسلمان پبلک عید الضحےٰ کی نماز ادا کرنے کے لئے آئی ہوئی ہے۔ اور حضور پرنور دام اقبالہٗ و اجلالہٗ سیر و سیاحت کے اصول نوا سے متمتع ہونے کے لئے انگلینڈ تشریف فرما ہیں مگر وہاں سے محبت و شفقت کا تلاطم الفت و موانست کا جوش۔ بندہ نوازی و خاطر افزائی کا خدشہ کہ شہریار والا تبار۔ بلند اقتدار دام اقبالہٗ و اجلالہٗ نے اپنی عزیز ترین سلیم

کو ادن کے عید الضحےٰ کے خوشی کا تار دیکر اظہار مبارکباد سے خوش و خرم ہی نہیں کیا بلکہ اپنی خصوصیات خاص توجہات مخصوص کے بدولت انہیں وہ سرفرازی و سربلندی عطا فرمائی جس کے ادائے شکریہ میں ہر ایک ادنےٰ و اعلےٰ نمک خوار، جاں نثار، راج مفتخرانہ یوں ترانہ سنج مسرت ہو کر ہے

الٰہی بخت تو بیدار بادا ✦ ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دایم شگفتہ ✦ بچشم دشمنانت خار بادا

بارگاہ رب العالمین سے بدل و جان متدعی ہے کہ آقائے ولی نعمت خداوند صولت و سطوت کو یورپ کے سیر و سیاحت کے بیش بہا فائدہ و منفعت سے مالا مال فرما کر جلد تر راجدہانی میں بخیر و خوبی شاد بامراد پہنچائے جس سے چشم منتظر کو نور قلب مضطر کو سرور حاصل ہو ہے

اسے آمدنت باعث آبادی ما ✦ ذکر تو بود زمزمۂ شادی ما

معروضہ فدویانہ ۔ ۱۰ ذی الحجہ ١٣٤٤ھ
مطابق ٢٢ جون ١٩٢٦ء
(حکیم) محمد عمر فسیح

ترپانور میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ

خدائے برتر کا شکر عظیم ہے کہ ترپانور ضلع شمالی آرکاٹ میں سابق انجمن اسلامیہ جو ایک شاندار کارفرما انجمن تھی اس نے اپنے ماتحت ایک مدت مدید تک مدرسہ محمدیہ کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے چلایا تھا نہایت افسوسناک طور پر باہمی اختلافات و تعصبات کی بدترین حرکتوں سے انجمن مذکورہ کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس کی موقوفی جائیداد و فرنیچر وغیرہ سب کے سب بیکار ہو گئے تھے۔ یہاں ایک عرصے سے ایک جماعت انجمن کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتی تھی لیکن بعض موانع دعوائی کی وجہ سے یہ اہم کام سرانجام نہ پا سکا۔

اسی اثناء میں جناب غازی مولانا مولوی محمد غوث صاحب (فاضل دیوبند) نے تشریف لاکر قوم کو بیدار کرنے کے واسطے جس قسم کی تقریریں کیں ان تقریروں سے جماعت تخیلہ کے مقصد دیرینہ کو بڑی زبردست تقویت پہونچی۔ احیائے انجمن سے قبل گزشتہ مدت سے باہمی بعض مصلحتوں کی بنا پر ایک دو خفیہ اجلاس بھی اس قسم کے منعقد ہوئے کہ جن سے تشکیل و تاسیس انجمن کے اعلیٰ اصول و ضوابط مرتب کرنے میں کافی وافی مدد ملی۔

یہ تیسرا جلسہ اسی سلسلے میں افتتاح انجمن اسلامیہ کی غرض سے منعقد ہوا۔ عالی جناب ایم۔ ایس محمد حسین صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ فاضل ذکی جناب مولانا محمد غوث صاحب نے نہایت موثر لہجے میں ایک بلیغ و جامع افتتاحیہ تقریر ارشاد فرمائی جس میں مولانا نے انجمن کی اہمیت و ضرورت کو انتہائی کمال و خوبی سے سمجھایا۔ ملت مرحومہ کے بیدار مغز حضرات نے بتعداد کثیر جوش دلی سے بیتاب ہو کر اس کامل جمعیت کی ہر ممکن اعانت و امداد کا وعدہ فرماتے ہوئے فہرست ممبران میں اپنے اپنے اسمائے گرامی کا اضافہ فرمایا۔ دوران اجلاس میں عالی جناب حکیم سید عباس صاحب نے قواعد و ضوابط انجمن کا مسودہ بغرض منظوری پڑھکر سنایا۔ انتخاب عہدہ داران کی کارروائی بھی بڑی ہی خوبی کے ساتھ ختم ہوئی۔ عہدہ داران انجمن حسب ذیل ترتیب کے ساتھ منتخب ہوئے:

صدر۔ ڈی۔ ایم عالی جناب لٹھے دار محمد غوث صاحب اعزازی مجسٹریٹ ترپانور۔

نائب الصدر۔ عالی جناب ایم۔ ایس محمد حسین صاحب رئیس شہر و ممبر تعلقہ بورڈ۔

جنرل سکرٹری۔ عالی جناب پی۔ عبد السلام صاحب۔

نائب ناظم۔ عالی جناب حکیم سید عباس صاحب۔

خازن۔ ایم۔ حاجی عبد القادر صاحب ڈائرکٹر آف ٹاؤن کو آپریٹو بنک۔

آڈیٹر۔ عالی جناب۔ ایم۔ عبد الشکور صاحب۔

عہدہ داران کے انتخاب کے بعد حضرت مولانا غازی صاحب نے اختتامی تقریر میں موجودہ کامیابی پر اظہار مسرت فرماتے ہوئے کارکنان انجمن پر اس کار خیر کو خلوص نیت و استقلال و شہامت سے انجام دینے کی امید ظاہر فرمائی۔ جناب سکرٹری صاحب نے آخر میں الحمد للہ مقررین، حاضرین حضرات کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا کہ انجمن بالفعل حسب ذیل اسکیم کو کامیاب بنائے گی:۔

دار الاخبار قائم کرنا۔ لائبریری کا قائم کرنا۔ ترپانور کے مسلمانوں میں بیش از بیش تعلیم کو ہر دلعزیز بنانا۔ بوقت ضرورت جبری تعلیم کے واسطے گورنمنٹ کو متوجہ کرنا وغیرہ ہر قسم کی اہم و قومی خدمتوں کو انجام دینا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہئے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ بچیاں پھوہڑ ہو جائیں گی اور انکی زندگی تلخی سے گذرے گی اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (١) بسم اللہ کی کتاب (٢) کہانیوں کی کتاب (٣) کھیل کی کتاب (٤) لکھنے کی کتاب (٥) نماز کی کتاب (٦) کھانا پکانے کی کتاب (٧) تندرستی کی کتاب (٨) تہذیب کی کتاب (٩) پردہ کی کتاب (١٠) دلہن کا اصلی جہیز جو کتاب جس مضمون پر لکھی ہے وہ مکمل کر دیا ہے فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد معہ بستہ کپڑا (عہ) ✦

پتہ: ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار ہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ١ فی درجن صہ علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرما دیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ٣٧ مکان نمبر ٣٠ رنگون

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پر، نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی باتصویر ضخیم کتاب، ظریفانہ ادبی اصولوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامات جلد دور ہو جاتی ہے بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ١٢ ڈاک محصول ٦

کلوروڈائن

(ہیضہ پیچش اور مروڑ کی عمدہ دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت میں ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے۔ اسہال آنوؤں کے دست پیچش، مروڑ، پیٹ میں درد یا اینٹھن کیلئے کلوروڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے یہ دوا منگوائی ہے۔ قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ٨ محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ٦

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صیغہ نمبر ١٨ پوسٹ بکس نمبر ٥٥٤ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر بدھ سنگھ چاندنی چوک دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ ہیری بیر بوٹی پیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر بیر نا آفس نمبر ٧٦ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

٢٢ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

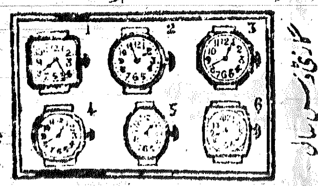

اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت عہ

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں۔ مشینری سوئٹزر لینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں موسم کا اثر نہیں ہوتا۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ١٤ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین مفت دیا جاتا ہے اور ٦ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ٤٦٦ ویپری مدراس

درس عشق

امریکہ کے مشہور فسانہ نویس اور ناولسٹ ڈی۔ ایم۔ اور اے این ولیم سنس کے معرکۃ الآرا ناول "لوڈی ہنڈ" کا با محاورہ اردو ترجمہ قابل مصنفین نے حسن و عشق کے ہنگامے اور رقیبوں کے داؤ پیچ اخلاقی، دفتی میں اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ تعریف نہیں ہو سکتی پلاٹ انوکھا۔ سبق آموز اور دلچسپ ہے۔ ترجمہ نہایت صاف و سلیس بامحاورہ، ترجمہ نہیں معلوم ہوتا۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ٹائٹل نہایت خوشنما کاغذ اچھا حجم ٢٠٩ صفحہ قیمت صرف عہ علاوہ محصول

بہشتی جھومر

زنانہ ادب کی بہترین تصنیف۔ تعلیم و تربیت کا زبردست دستور العمل نسوانی اخترشوں کی فلسفیانہ رنگ میں تحلیل اور ان کا مجرب علاج۔ لڑکیوں کیلئے آج تک اس خوبی کی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس پر چار سو سے زیادہ ملک کے نامور اہل قلم اور سربرآوردہ اخبار و رسائل نے اس پر زبردست تنقیدیں کی ہیں۔ عبارت نہایت شستہ اور سلیس۔ کتابت و طباعت نہایت پاکیزہ حجم تقریباً ٥ جز قیمت صرف ١٢ علاوہ محصول ڈاک۔ تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت ہے ملنے کا پتہ:

دار الکتب رہبر افضل گنج حیدرآباد دکن

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط نہایت ہی خوبصورت سطر میں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے جلد اعلیٰ مرضع ہے اونچ وزن تقریباً ٢٠ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ٨ سابق میں اس حمائل کی قیمت ١٨ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں۔ جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ٢ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ٢ جلد قیمت ٨-٦ مصارف برشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ٤ جلد طبع عثمانیہ استنبول۔ قیمت ٢٩ روپیہ سابق میں ١٠٠ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف برشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ٢٢-٨

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ٦ جلد طبع مصر ١٥

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ٣٠ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ٣٨ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع ٨ قیمت ٢٣-٨

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ٥٠٠٤ بمبئی ٩

سرحد، ماوراء سرحد اور بلوچستان کا واحد اخبار۔ ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

ہفتہ وار "ترجمان سرحد"

جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ "تنظیم" امرتسر نہایت آب و تاب کے ساتھ راولپنڈی سے شائع ہو رہا ہے۔ اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کرکے اسے دیگر صوبجات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ نکتہ چینی کرنا جملہ سرکاری محکموں کی اصلاح قانون جرائم سرحدی و دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ، مقامی مجالس خود اختیاری میں طریقہ انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی ماوراء سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پر زور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اسکا خاص نصب العین ہے۔ "ترجمان سرحد" مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے ارتفاع کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اسکے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔

"ترجمان سرحد" کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں باخبر اور ثقہ نامہ نگاروں اور دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر "ترجمان سرحد" سے کرنی چاہئے۔ چندہ سالانہ صرف للعہ ششماہی ٦ اور دالیان ریاست سے سالانہ عہ

منیجر "ترجمان سرحد" راولپنڈی

بھلی کی ٹیکنیکل کی رسٹ ۔ اٹھ پہل فینسی کی گھڑی

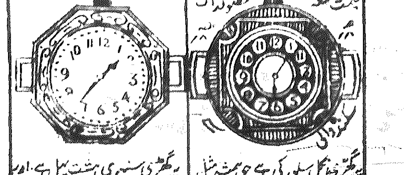

یہ گھڑی نکل سلور کی ہے جو ہمیشہ مثل چاندی کے چمکتی رہے گی۔ گھڑی کا ڈائل خوشنما فینسی بنا ہوا ہے کہ پارسل کھولتے ہی گھڑی کی خوبصورتی دکھا کر دنگ رہ جائینگے یہ گھڑی شیشے کی خوبصورت پر زوں کی مضبوط اور ٹائم کی نہایت سچی ہے۔ اس گھڑی کے ہمراہ ایک بینڈ چمڑے کا اور ایک بینڈ ریشمی لاسٹک کا ہے۔ ایک گھڑی ضرور منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی۔ گارنٹی ٣ سال کی ہے۔

یہ گھڑی سنہری ہشت پہل ہے۔ اور یہ گھڑیاں کٹی وضع کے شیشے کی ہیں۔ انکا ڈائل سنہری فینسی ہے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ گھڑی پرزوں کی مضبوط اور ٹائم کی نہایت سچی ہے ایک گھڑی ضرور منگا کر آپ ملاحظہ کیجئے۔ اس گھڑی کے ہمراہ دو بینڈ ہیں ایک چمڑے کا اور ایک ریشمی لاسٹک کا ہے۔ ایک مشت ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی۔ قیمت مع محصول ڈاک سات روپیہ سکنڈ والی معہ گارنٹی ٣ سال کی ہے۔

اے۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بو بازار فیرلین ٣٣/١

اطلاع: تمام علوم و فنون کی کتابیں صرف الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی سے منگائیے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہارشنبہ ۳ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۴

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشم دید حالات

(۴)

جہاز پر افرنجیت کا اثر

یورپ، مصر، ترکی کے اتصال سے حجاز پر جو اثر پڑا ہے اسکو ہم نے جدہ میں اترتے ہی محسوس کرلیا۔ دوکانوں پر ہر قسم کا انگریزی سامان موجود ہے۔ کوئی چیز ہے انگریزی سامان کے متعلق ایسی نہیں ہے جو جدہ۔ نیز حجاز کے دیگر شہروں میں نہ ملتی ہو۔ عورتوں کا لباس قابل افسوس ہے۔ شام کو عموماً عورتیں خاص قسم کے سیاہ عربی برقعوں میں باہر نکلتی ہیں ان کا لباس بھی ہماری نگاہ میں قابل اعتراض ہے جو ترقی یافتہ ممالک کا سادگی الٹری کا ہوتا ہے یورپ کا تمدن جس سرعت کے ساتھ حجاز میں ترقی کر رہا ہے یہ مرض حجاز کی ہلاکت کا باعث ہے حجاز کے ارباب حل و عقد کو ہمارے وفود اس خاص شعبہ کی جانب بھی توجہ دلانے کا ارادہ کرتے ہیں۔

جدہ سے مکہ معظمہ تک کا راستہ

راستہ پہاڑی ہے کسی جگہ سڑک وسیع ہے کسی جگہ تنگ۔ اسی طرح بعض جگہ نوریت مطلق نہیں ہے اور بعض جگہ بہت ہی ہماری موٹر ریت کی وجہ سے چند جگہ رک بھی گئی۔ نصف راستہ میں منزل بحرہ پڑتی یہاں قافلے کے اونٹ آرام لیتے ہیں۔ اس جگہ بہت سی دکانیں ہیں ضرورت کی سب چیزیں ملتی ہیں۔ قہوہ خانوں کی یہاں کثرت ہے۔ حکومت کی جانب سے ٹیلیفون بھی لگا ہوا ہے۔ ایک قافلہ بھی ہمکو ٹھیرا ہوا یہاں ملا۔ اسکے بعد (حدہ) آیا یہ وہ مقام ہے جہاں ابن سعود نے حال ہی میں سر گلبرٹ (نمائندہ برطانیہ) سے نجد و حجاز کی حدود کے متعلق معاہدہ کیا جسکا خلاصہ اخبارات میں طبع ہو چکا ہے۔ اس مقام پر کھجوروں کے درخت بہت ہیں تھوڑی آبادی بھی ہے۔ بعد ازاں مسجد شمیسیہ (حدیبیہ) ملی اس مقام پر رسول اللہ صلعم نے قریش سے صلح کی تھی اور صلحنامہ تحریر ہوا تھا یہ مسجد بہت خراب حالت میں ہے۔ مسٹر شعیب نے اس مسجد کا فوٹو بھی لیا۔

اس سے تھوڑی ہی دور پر حرم کے نشانات بھی آگئے۔ اسوقت کی مسرت کا حال کس طرح ادا کیا جائے۔ تمام اصحاب نے نہایت بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ لبیک و سعدیک کے نعرے موٹروں سے بلند ہونے لگے۔ یہاں سے مکہ معظمہ ۲ میل ہے اس مقام سے مکہ معظمہ تک کا سفر نہایت بے چینی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس راستہ میں بہت زیادہ اونچے پہاڑ ہیں راستہ بھی مکہ کے پاس بہت تنگ ہے جبل النور اور جبل الثور بھی نظر آئے۔ ایک بجے کے قریب مکہ معظمہ میں ہم لوگ داخل ہوئے ۱۸ دن کے سفر کے بعد یہ پہلا دن تھا جس میں کہ ہمارا سفر ختم ہوا تھا۔ اس روز کی مسرت و انبساط ضبط تحریر میں کسی طرح نہیں آسکتی۔ قیام گاہ پر پہونچے، اسباب رکھنے کے بعد طواف وسعی میں مشغول ہوگئے۔

مسجد حرام کے حالات

خانہ کعبہ پر نظر پڑتے ہی سفر کی سب کوفت دور ہوگئی طواف کرکے سجدہ شکر ادا کیا۔ غلاف کعبہ پکڑ کے باب کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر تقصیرات کی معافی چاہی اور اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے دعا کی۔ مسجد حرام میں طواف کی جگہ سنگ مرمر کا فرش ہے اس کے بعد معمولی پتھر راستہ کی جگہ لگے ہوئے ہیں۔ باقی جگہ میں کیاریوں کی شکل پر کنکریاں بچھی ہوئی ہیں۔ بیت اللہ میں داخل ہونے کے لئے ایک زینہ چاندی کا نواب کلب علی خاں کا بنوایا ہوا۔ دوسرا زینہ سونے کا غالباً نظام حیدرآباد کا بنوایا ہوا دیکھا چونکہ یہ دونوں زینے ہندوستان ہی کی طرف سے ہیں اسلئے ان کو دیکھکر بہت زیادہ مسرت ہوئی۔

مسجد حرام میں چاروں مصلے حسب قدیم قائم ہیں۔ البتہ نمازوں کا دستور العمل یہ ہے کہ تمام نمازوں میں پہلی جماعت نجدی امام پڑھاتا ہے۔ نجدی جماعت کے بعد صبح کو حنفی مصلے پر حنفی امام پڑھاتا ہے۔ ظہر کو نجدی جماعت کے بعد مالکی مصلے پر مالکی امام پڑھاتا ہے عصر کی بھی اسی طرح نجدی جماعت کے بعد شافعی مصلے پر شافعی امام نماز پڑھاتا ہے۔ مغرب اور عشا میں دوسری جماعت نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ کہ نجدی امام پانچوں نمازوں میں پہلی جماعت کا امام ہوتا ہے۔ دیگر اماموں کے حصہ میں ایک ایک نماز دیدی گئی ہے۔

حطیم میں باجماعت نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مقام ابراہیم کی جالیاں پکڑ کے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت ہے۔ چاہ زمزم مقام ابراہیم کے ہی پاس ہے جہاں ہر وقت فیض جاری ہے۔ مسجد حرام میں خوب رونق ہے پانچوں وقت نمازوں میں اسقدر مجمع ہوتا ہے کہ جس طرح شہروں کی عیدمیں۔ ہزاروں آدمی دن رات طواف کرتا ہے۔ حرم میں بجلی کی روشنی ہے۔

مکہ معظمہ کے حالات و واقعات

مکہ معظمہ بڑا شہر ہے خوبصورت مکانات ہیں۔ ۳-۴ منزل تک کی عمارتیں ہیں۔ بازار بہت بڑے بڑے اور پر رونق ہیں کپڑے کا بازار تو دیکھکر میں حیرت میں رہ گیا۔ بہت بڑا بازار ہے۔ ایک بازار ایسا بھی ہے جہاں غلام اور چھوکریاں فروخت ہوتی ہیں حکومت کے موٹر ہر وقت گھومتے رہتے ہیں۔ بجلی کا انجن اور ٹیلیفون کا آفس بھی یہاں موجود ہے۔ بازار کی دکانیں بہت سی ہوتی ہیں۔ شہر میں بجلی کی روشنی ہے۔

حمیدیہ۔ شفاخانہ۔ بجلی گھر۔ تکیہ مصری۔ رباطین میں سے عبدالعزیز شقیقی ہی کے ذریعہ بنے ہیں۔ حمیدیہ کی عمارت نہایت خوشنما ہے۔ یہ عمارت سلطان عبدالحمید خان کے زمانہ کی ہے اب اس میں امیر فیصل گورنر مکہ اجلاس کرتے ہیں۔ تکیہ مصری میں مصری حکومت کی طرف سے روزانہ کھانا تقسیم ہوتا ہے۔ سب سے وسیع اور خوشنما یہاں بوروں کی رباط ہے۔ چھ لاکھ روپیہ اس رباط پر اب تک صرف ہو چکا ہے۔ مدرسے یہاں بہت ہیں ایک مدرسہ کے جلسہ میں شرکت کا بھی اتفاق ہوا۔ امراء و روساء کی طرف سے رباطین بھی بہت سی بنی ہوئی ہیں۔

مولد نبی۔ دار خدیجہ دیکھا۔ ویران شکستہ پڑا ہے۔ دار نبی کچھ ٹوٹنا شروع ہوا تھا کہ ایک صاحب نے اسکو خرید لیا۔ جنت المعلیٰ پر سرکاری پہرہ ہے کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہم میں سے بعض افراد گئے تھے میں بھی گیا تھا۔ دور سے فاتحہ پڑھکر چلا آیا۔ یہ قبرستان ہے جہاں بہت سے صحابہ اور تابعین مدفون ہیں۔ مگر سنا گیا ہے کہ چند شرطوں کے ساتھ اسکا داخلہ کھلنے والا ہے۔ مسجد انی قبیس نیز شق قمر کی جگہ بھی ہم نے دیکھی۔ مسجد انی قبیس اب اچھی حالت میں ہے۔

(باقی آئندہ)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب۔ ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیئے۔ قیمت سالانہ ۱۸؍ نمونہ ۲؍ منیجر رسالہ آفتاب۔ شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور (مشتہر)

ملکی صنعت کی قدر کریں

خلاف تحریر ہو تو واپس

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

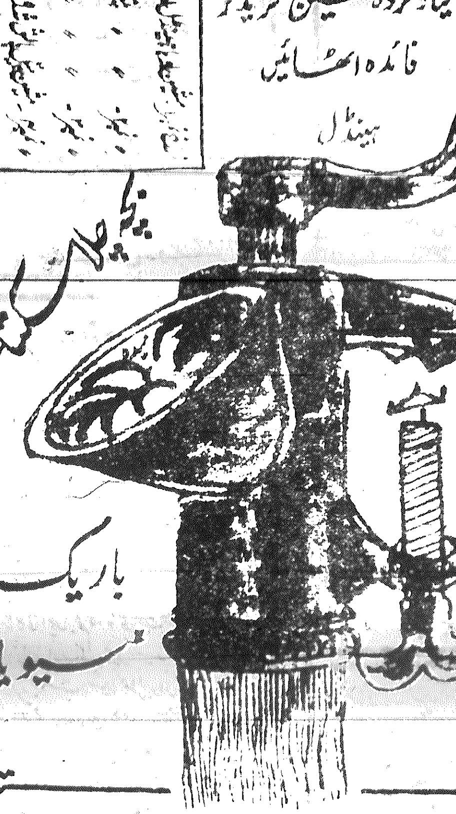

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کرلیں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی براہین چست۔ روایات صحیح حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر اسلامی گھر بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں وہ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور تحقیقی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲؍

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے ...

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

چار نکاح کیجئے

... لطف شباب کیا ہے ... سفوف وطلا ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش۔ دہلی

جرمنی کی جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاندتارا کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

الاتحاد
ہفتہ میں دو بار

صوبہ بہار کا واحد سیاسی رہنما معاشرتی مصلح۔ مضامین علمی کا مخزن ادبیات کا گنجینہ۔ دینیات کا درس۔ اخلاق کا نگراں، اردو فارسی کا بہترین آئینہ۔

اس کی تنقیدیں صاف اور بے لوث۔ اسکا اصول مرجع و مرجان۔ مسلک صلح کل۔ اور مقصد حریت ہے۔ کاغذ عمدہ سفید کتابت طباعت اعلیٰ۔ ۲۰×۳۰ کی تقطیع پر نہایت پابندی کے ساتھ بہار شریف ضلع پٹنہ سے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے۔ چندہ سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... (نمونہ کا پرچہ مفت طلب فرماکر تصدیق فرمائیں)۔

المشتہر

منیجر اخبار "اتحاد" بہار شریف۔ (ضلع پٹنہ)

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... محصول ڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ... ہندوستان سے سالانہ ... ششماہی ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی ... تاریخ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مسائل حجاز اور ہمارا مسلک

(۲)

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اصولاً اس طریقہ سے اختلاف ہے جو سلطان ابن سعود اور ان کی حکومت کے ارباب حل وعقد نے اختیار کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی خاص مسئلہ میں ہمیں ان سے اتفاق ہو مگر یہاں سوال ذاتی عقیدہ کا نہیں بلکہ تمام امت کے مصالح کا ہے۔ ہم اصولاً اس طریقہ کو اسلامی مفاد کے لیے مہلک سمجھتے ہیں کہ امت کی بے شمار اہم ضروریات کو چھوڑ کر چند مختلف فیہ جزوی مسائل کو دین کی بنیاد سمجھ لیا جائے۔ اور اپنی پوری تمام کوششوں ...

ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ انہیں تلوار کی نوک سے درست کیا جائے ان کی اصلاح کا کام زبان و قلم ہی تک رہے تو بہتر ہے۔

کتبخانہ نذیریہ

دہلی میں سب سے زیادہ جس چیز کی کمی محسوس ہوتی ہے وہ ایک جامع اسلامی کتبخانہ ہے۔ ڈیڑھ دو لاکھ مسلمانوں کی عظیم الشان آبادی میں جو دہلی کی تاریخی اہمیت کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں مرکزیت کا درجہ رکھتی ہے کوئی ایسا کتبخانہ نہیں ہے جہاں جا کر تشنگان علم اپنی پیاس بجھا سکیں۔ ...

اقتباسات

موتمر اسلامی کے افغانی نمائندہ سے ملاقات

افغانستان کی اسلامی سیاست پر ایک مستند بیان

جنرل غلام جیلانی خاں جو انگورہ میں دولت مستقلہ افغانستان کے سفیر ہیں، بلاد افغان کے ایک معروف سیاستدان ہیں اور محض اپنی قابلیت سے آج اتنے بلند درجہ پر پہنچے ہیں۔ مدرسہ سے نکلنے کے بعد وہ فوج میں داخل ہوئے اور رفتہ رفتہ ایک ہزار سپاہیوں کے افسر بنائے گئے پھر میجر کے درجہ تک ترقی کی اور اس کے بعد کابل کی چند ارمہ کے قائم مقام ہو گئے۔ یہاں سے ان کی خدمات وزارت خارجہ میں منتقل ہو گئیں اور انگورہ میں انہیں افغانی سفیر بنا کر بھیج دیا گیا۔ اب جبکہ سلطان ...

افغانستان اور موتمر اسلامی

سیٹھ عمر سوبانی کا انتقال

سوال:- اور حجاز کے مستقبل کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب:- اس کے متعلق موتمر میں پہنچنے کے متعلق کوئی رائے قائم کی جا سکے گی۔

ترکی انقلاب اور افغانستان

اس کے بعد گفتگو کا رخ دوسری طرف پھر گیا۔ اور سائل نے پوچھا کہ:-

کیا ترکی کے الغائے خلافت کا افغانستان میں کوئی اثر ہوا؟

جواب:- ہرگز نہیں ہمارے ملک میں اس کا ذرہ برابر اثر نہیں ہوا۔ ترکی جدید میں اس کا الغا ترکی قوم کے احیاء و سعادت کا موجب تھا۔ کیونکہ وہ ایک اسم تھا جس کا کوئی مسمیٰ نہ تھا۔

سوال:- کمالیوں نے اپنے ملک میں جو تغیرات کئے ہیں انہیں افغانی قوم کس نظر سے دیکھتی ہے؟

جواب:- حکومت اور قوم نے انکو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ کیونکہ ہم افغان لوگ اپنے ترک بھائیوں کی فلاح و بہبود کے دل سے خواہاں ہیں۔ ترکوں کے لیڈروں نے جو تغیرات کئے ہیں انکو وہ اپنے ملک کے احیاء اور اس کی اقتصادی و ادبی ترقی کے لیے بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہمیں ان تغیرات کو کچھ زیادہ وزن نہیں دینا ...

افغانستان کی بیداری

نا گھر کی منطق

سر قیادت

عالم اسلامی

بلاد عرب

مسئلۂ زیارت قبور کا تصفیہ

علمائے اسلام کی متفقہ تجاویز

السیاست مصر قمطراز ہے کہ نجد کے ایک مشہور عالم شیخ عبد اللہ بن سلیمان آل بلیہد نے سلطان ابن سعود کے ایما سے مسئلہ زیارت قبور کے متعلق ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو موتمر اسلامی میں شریک ہونیوالے وفود کے علماء نے مرتب کیا ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں وہ فتویٰ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایک کمیٹی نجد، ہند، مصر و جاوا کے مسلمانوں کی بنائی جائے جس میں ہر ملک سے دو دو کے حساب سے کل آٹھ علما ہوں جو زیارت قبور کے متعلق لوگوں کو مسائل بتائیں اور محض شرعی زیارت تک محدود رہنے کی ہدایت کریں اور بدعات زیارت سے منع فرمائیں۔

(۲) سلطان کے سامنے یہ تجویز پیش کیجائے کہ وہ پولیس کی کافی تعداد متعین کریں جو لوگوں کو زائرین پر تعدی کرنے سے باز رکھے اور امن قائم رکھے اور یہ بھی طے ہوا کہ یہ قرارداد حضرات ذیل خود سلطان کی خدمت میں پیش کریں۔

مرقومہ شب سہ شنبہ، ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ

علمائے دستخط کنندگان کے مندرجہ ذیل اسمائے گرامی ہیں:۔

حبیب الرحمٰن شروانی (صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد دکن) سید سلیمان الندوی (رئیس وفد الخلافت ہند) از علمائے نجد محمد عبد اللطیف آل الشیخ۔ عبد اللہ بن حسن آل الشیخ و عبد العزیز بن عبد الرحمٰن آل بشیر۔ عبد اللہ بن سلیمان آل بلیہد (رئیس الوفد النجدی و القضاۃ بالحجاز) محمد ابا قرنورا الجاوی (وفد جاوی سے) محمد عبد الوہاب (دہلوی) عبد الواحد بن عبد اللہ غزنوی (لاہوری) خلیب عبد الواحد الکافی (وفد روس سے) ابو الوفاء ثناء اللہ (امرتسری)، عبد الرحمٰن بن اسماعیل امری (روس) محمد امین الحسینی (رئیس مجلس اسلامی فلسطین) ...

رفیف

طنجہ کے مظالم اور برطانی حکومت

ہندوستان

جریدۂ امارت کی ضبطی پر مسلمانان گیا کا احتجاج

گیا ۸ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں مسلمانان گیا کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں کلکٹر پٹنہ کی اس حرکت پر کہ اس نے ۱۸ مئی کے جریدۂ امارت کو ضبط کر لیا ہے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مولانا محمد عبد الحکیم صاحب کی تحریک اور مولوی انجم صاحب وصولی وصی احمد صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

کلکٹر پٹنہ نے جریدۂ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ مئی کو جو بتاریخ ۵ ۲ جون ضبط کیا ہے۔ اور برقی پولیس کی جو تلاشی لی گئی ہے مسلمانان گیا کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت رنج و غصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر کامل غور و خوض کے بعد یہ تجویز کرتا ہے کہ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر مآل اندیشانہ ہے اور اس سے ان خیالات کی تصدیق ہوتی ہے جو اس پرچہ میں بعض ظن کے حکومت کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کے لئے بہتر ہے کہ وہ جلد از جلد جریدۂ امارت کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کردے۔ ورنہ حکومت کے لئے مزید مشکلات پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

سیاست کو ڈپٹی کمشنر لاہور کا نوٹس

فسادات راولپنڈی پر اظہار رائے کی ممانعت

بمبئی میں بارش کا زور

۱۲ گھنٹے میں ۷ انچ بارش

میراں ڈاکو کو ۲۰ سال کی سزا

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

اسپیشل مجسٹریٹ کا تقرر

راولپنڈی ۸ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیو ٹ سب ڈویژنل آفیسر قصور کو فسادات راولپنڈی کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کے فسادات کا وسیع سلسلہ

فوج اور پولیس کا اجتماع

پٹنہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کی مشرقی سرحدی پلٹن کا اسسٹنٹ کمانڈر اس ضلع کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں کل رات یہاں پہنچ گیا ہے۔ صوبہ کے مختلف اضلاع سے مسلم پولیس کے کانسٹیبل پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ ہندوستانی انفنٹری ایک سو سپاہیوں کے جلد پہنچ جائیں گے۔ مضافات سے لوٹ مار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جار تاپور میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی جہاں پولیس کے سپاہیوں کو مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ نے گھیر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ بعض گرفتار شدہ ملزمین کو رہا کرالے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ دو زخمیوں کے ساتھ آج سہ پہر کو بیجنا گورے شہر کو واپس چلے آئے۔

لکھنؤ میں سنیوں اور شیعوں کا مظاہرہ

باثر مدینہ کے انہدام پر ماتمی جلوس

حجاج کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجیوں کے بیان کردہ حالات

دار الحکومت

دہلی میں سکھوں کا جلوس

دشمنان امن کی اشتعال انگیز حرکات

فساد برپا کرنیکی ایک ناکام کوشش

آریوں کی مغویانہ سرگرمیاں

ایک مسلمان عورت اور چند لڑکوں کا اغوا

آریہ سرغنوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں استغاثہ

[illegible]

سیر قیادت

عالم اسلامی

بلاد عرب

مسئلہ زیارت قبور کا تصفیہ

علمائے اسلام کی متفقہ تجاویز

السیاست مصر رقمطراز ہے کہ نجد کے ایک مشہور عالم شیخ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد نے سلطان ابن سعود کے ایما سے مسئلہ زیارت قبور کے متعلق ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو موتمر اسلامی میں شریک ہونیوالے وفود کے علماء نے مرتب کیا ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں وہ فتویٰ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایک کمیٹی نجد، ہند، مصر و جاوا کے مسلمانوں کی بنائی جائے جسمیں متذکرہ بالا ملک سے دو دو کے حساب سے کل آٹھ علماء ہوں جو زیارت قبور کے متعلق لوگوں کو مسائل بتلائیں اور محض شرعی زیارت تک محدود رہنے کی ہدایت کریں اور بدعات زیارت سے منع فرمائیں۔

(۲) سلطان کے سامنے یہ تجویز پیش کیجائے کہ وہ پولیس کافی تعداد میں متعین کریں جو لوگوں کو زائرین پر تعدی کرنے سے باز رکھے اور امن قائم رکھے اور یہ بھی طے ہوا کہ یہ قرار داد حضرات فرد خود سلطان کیخدمت میں پیش کریں۔

مرقومہ شب سہ شنبہ، ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ

علمائے دستخط کنندگان کے مندرجہ ذیل اسمائے گرامی ہیں:۔

حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد دکن) سید سلیمان الندوی (رئیس وفد الخلافت ہند) از علماء نجد محمد عبداللطیف آل الشیخ۔ عبداللہ بن حسن آل الشیخ و عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل بشیر۔ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد (رئیس الوفد النجدی والقضاء بالحجاز) محمد الیاقر زوا الجاوی (وفد جاوی سے) محمد عبدالتواب (دہلوی) عبدالواحد بن عبداللہ غزنوی (لاہوری) خطیب عبدالواحد الکاوی (وفد روس سے) ابوالوفا ثناء اللہ (امرتسری) عبدالرحمن بن اسمٰعیل امری (روس) محمد امین الحسینی (رئیس وفد فلسطین) احمد بن سلیمان تاجی (عمید وفد الارشاد جاوا) مدثر بن ابراہیم (عالم سوڈان) شیخ ابو الہاشم (رئیس علماء سوڈان) محمد بہجت البیطار (عالم دمشق) عبداللہ بن ابراہیم (حمد و عالم سوڈان) محمد اسمٰعیل الجاوی (مصر) محمد ابو زید (یکے از علماء مصر) سید رشید رضا (مصر) السید المرزوقی (یکے از علماء مکہ)۔

رائف

طنجہ کے مظالم اور برطانی حکومت

رگبی ۸ جولائی۔ سر آسٹن چیمبرلین نے دارالعوام میں طنجہ کی پولیس کے مظالم کے متعلق متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت برطانیہ پر طنجہ کی پولیس میں کسی کے تقرر کی ذمہ دار نہیں ہے اور نہ مجلس وضع قوانین کے برطانی ممبر اسے یا برطانی ڈائرکٹر مالیات برطانی حکومت کے ماتحت ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے برطانی رعایا میں سے کوئی فرد ان خرابیوں میں مبتلا نہیں ہے جن کا کہ الزام لگایا جاتا ہے۔ طنجہ کا برطانوی قونصل مکمل تحقیقات کے لئے زور دے رہا ہے۔

ہندوستان

جریدۂ امارت کی ضبطی پر مسلمانان گیا کا احتجاج

گیا ۸ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں مسلمانان گیا کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں کلکٹر پٹنہ کی اس حرکت پر کہ اس نے امارت کے جریدہ امارت کو ضبط کر لیا ہے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مولانا [illegible] صاحب کی تحریک اور صوفی [illegible] احمد صاحب کی تائید سے حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

کلکٹر پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ مئی کو جو بتاریخ ۵ جون ضبط کیا ہے۔ اور برٹش پولیس کی جو تلاشی لی گئی ہے یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت بیچ و غضب کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر غور کرنے کے بعد یہ ظاہر کرتا ہے کہ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر آل اندیش ہے اور اس نے ان خیالات کی تصدیق کی ہے جو اس پرچہ میں بعنوان حکومت کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کرے۔ ورنہ حکومت کے لئے مزید مشکلات پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

سیاست کو ڈپٹی کمشنر لاہور کا نوٹس

فسادات راولپنڈی پر اظہار رائے کی ممانعت

لاہور ۸ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایڈیٹر سیاست کے نام دفعہ [illegible] کا ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں انھیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فسادات راولپنڈی اور دوسرے تمام فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار رائے کرنے سے احتراز کریں۔

بمبئی میں بارش کا زور

۱۲ گھنٹے میں ۷ انچہ بارش

بمبئی ۸ جولائی۔ ایک دن کے مختصر التواء کے بعد بمبئی میں پھر موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں سات انچہ بارش ہوئی۔ ہوا اور بارش کی شدت میں ابھی کمی کے آثار نظر نہیں آتے ہیں۔ شہر کے تمام نشیبی مقامات مثلاً میدان اور کھیلنے کی زمینیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض حصوں میں نواح بمبئی کی بلوے لائین کو نقصان پہنچا ہے اور ٹرینوں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

میراں ڈاکو کو ۲۸ سال کی سزا

حیدرآباد (سندھ) ۸ جولائی۔ مشہور ڈاکو میراں جس نے اپنے گروہ کے ساتھ سندھ میں متعدد ڈاکے ڈالے تھے اور جسے بعض بلوچی سرداروں کی مدد سے گرفتار کر لیا گیا تھا اس کا مقدمہ [illegible] کے سامنے پیش ہوا [illegible] ساتھیوں کو بھی ۲۸ سال تک کی قید کی سزا دی گئی ہے۔

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

اسپیشل مجسٹریٹ کا تقرر

راولپنڈی ۸ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیوف سب ڈویژنل آفیسر قصور کو فسادات راولپنڈی کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کے فسادات کا وسیع سلسلہ

فوج اور پولیس کا اجتماع

پٹنہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کی مشرقی سرحدی پلٹن کا اسسٹنٹ کمانڈر اس ضلع کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں کل رات یہاں پہنچ گیا ہے۔ صوبہ کے مختلف اضلاع سے مسلح پولیس کے کانسٹیبل پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ ہندوستانی افسر معہ ایک سو سپاہیوں کے جلد پہنچ جائیں گے۔ مضافات سے لوٹ مار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ چاند تاہ بورہ میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی جہاں پولیس کے سپاہیوں کو مسلمانوں کے ایک جتھے گروہ نے گھیر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ بعض گرفتار شدہ ملزمین کو رہا کرالے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ دو زخمیوں کے ساتھ آج سہ پہر کو بیخا گورے سے شہر کو واپس چلے آئے۔

لکھنؤ میں سنیوں اور شیعوں کا مظاہرہ

مآثر مدینہ کے انہدام پر ماتمی جلوس

لکھنؤ ۸ جولائی۔ آج مسلمانان لکھنؤ نے حجاز میں سلطان ابن سعود کے ہاتھوں مقامات مقدسہ کی تباہی پر یوم ماتم منایا۔ تقریباً تمام شہر کی مساجد میں یہ دعائیں مانگی گئیں کہ خدا حجاز میں نجدی حکومت کا بہت جلد خاتمہ کرے۔

شام کے وقت اہل سنت والجماعت کا ایک جلوس نکلا مولانا عبدالباری صاحب مرحوم کا ہفت سالہ فرزند محمل شریف کا ایک ٹکڑا لئے ہوئے تھا۔ جو مولانا مرحوم کے خاندان میں محفوظ ہے اور آج تک کبھی باہر نہیں نکالا گیا تھا۔ جلوس شاہ مینا پر ختم ہو گیا۔ یہاں دوبارہ دعائیں مانگی گئیں۔ اور سلطان ابن سعود کی موجودہ تباہ کن پالیسی کے خلاف تقریریں کی گئیں۔

اس جلوس کے بعد ایک شیعوں کا جلوس نکلا۔ اہل سنت بھی اس میں شریک تھے۔ یہ جلوس آدمیوں کی نہایت کثیر تعداد پر مشتمل تھا جس سڑک پر سے یہ جلوس نکلا وہ سروں کا ایک سمندر معلوم ہوتی تھی۔

جس وقت مہاراجہ محمود آباد و تمام ہندوستان کے مشہور شیعہ مجتہدین سابق فرمایان اودھ کے خاندان کے ارکان۔ اور دوسرے شرفاء و عمائدین شہر اپنے ہاتھوں میں علم لیکر نکلے۔ اور تمام شیعہ اور سنی محرم کے ایام کی طرح سینہ کوبی کرتے ہوئے جلوس کے ساتھ چلے تو ایک ایسا منظر پیدا ہو گیا جو آج تک تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ جلوس امام باڑہ پر ختم ہو گیا جہاں سنیوں اور شیعوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں نہایت غصہ اور ملامت کی تقریریں کی گئیں۔ اور مسلمانوں پر زور دیا گیا کہ وہ حجاز میں نجدی حکومت کو ختم کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں۔

حجاج کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجیوں کے بیان کردہ حالات

بمبئی ۹ جولائی۔ میسرز ٹرنر ماریسن کمپنی کا جہاز حجاج کی پہلی جماعت کو آج واپس لے آیا جن میں سے اکثر بنگالی ہیں اور جن کی مجموعی تعداد ۱۰۰۴ ہے دوران سفر میں جہاز پر کوئی وبائی مرض ظاہر نہیں ہوا۔ مگر واپس آنیوالے حاجیوں میں سے کمزوری اور قلب کی حرکت بند ہو جانے کے باعث ۸ اموات واقع ہوئیں۔ حاجی جدہ میں اجناس طعام

کی گرانی اور اونٹوں اور پانی کی قلت کی شکایت کرتے تھے۔ مگر ان کا یہ بیان ہے کہ نجدیوں نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

دار الحکومت

دہلی میں سکھوں کا جلوس

دشمنان امن کی اشتعال انگیز حرکات

فساد برپا کرنے کی ایک اور ناکام کوشش

دہلی ۱۰ جولائی۔ تقریباً ایک عشرہ سے یہ خبر گشت لگا رہی تھی کہ سکھوں کا ایک جلوس نکلنے والا ہے جس میں مساجد کے سامنے باجہ بجا کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا جائے گا۔ حکومت نے پہلے تو اس جلوس کی اجازت نہیں دی تھی۔ مگر عید الاضحیٰ کے بعد جب یہ خیال ہو گیا کہ اب فضا زیادہ مسموم نہیں ہے تو اجازت دیدی گئی۔ اور یہ جلوس کل شام کو نکلا۔ سکھوں کی گوردوارہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے مشترکہ بورڈ کے نام ایک خط بھیجکر اس امر کا یقین دلا دیا تھا کہ سکھ مسلمانوں کے خلاف کوئی اشتعال انگیز کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور اس وجہ سے یہ خطرہ کسی قدر کم ہو گیا تھا۔

جو لوگ دہلی میں سکھوں کے جلوس دیکھتے رہے ہیں وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اب تک ان کے جلوس کے ساتھ کبھی ہندوؤں کا مجمع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ صرف سکھوں کی قوم ہی اپنا جلوس نہایت جایا کرتی تھی۔ مگر اس مرتبہ صورت حال بالکل جداگانہ تھی۔ جلوس میں تقریباً ۸۰ - ۹۰ فی صدی ہندو تھے۔ اور مجمع اس قدر کثیر تھا کہ آج تک ہندوؤں کے کسی جلوس میں (بجز رام لیلا کے) نہیں دیکھا گیا فتحپوری سے لیکر گھنٹہ گھر تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ گوردوارہ سے روانہ ہونے کے بعد گوردوارہ واپس پہنچنے تک تمام راستہ ہندو برابر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے نہایت مذموم حرکات کرتے رہے۔ میں نے خود اپنی آنکھ سے یہ دیکھا کہ ہندو لال کنوئیں پر مسلمانوں کو ڈنگو ڈنگو دکھاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اور ایسی چڑانے کے لئے اس قسم کے الفاظ کہتے جاتے تھے جو بے انتہا اشتعال انگیز تھے۔ نئی سڑک پر روشن پورہ والی مسجد کے قریب بہت دیر تک باجہ بجایا گیا اور شور و غل مچاتے رہے۔ جلوس جب لال کنوئیں سے گذر کر مسجد تہور خاں پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اور موذن اذان دے رہا تھا۔ ہندوؤں نے نہ صرف باجہ کو نہ روکا۔ بلکہ وہاں ٹھہر کر بڑی دیر تک شور و غل مچاتے رہے۔ "گنو ماتا کی جے" "ہندوؤں کی جے" اور "ست سری اکال" کے نعروں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مسجد کے اندر جو مسلمان موجود تھے انھوں نے اس کا مطالبہ کیا کہ جلوس کو آگے روانہ کیا جائے۔ مگر ہندوؤں نے پہلے سے یہ ترکیب کر رکھی تھی کہ مسجد سے ذرا دور آگے فرش بچھا کر شربت اور برف پلانے کے مجمع کو روک لیا تھا۔ مجمع تمام رکا ہوا کھڑا تھا۔ اور شور مچا رہا تھا۔ اور مسلمانوں کا جوش لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف پولیس کے مسلمان حکام ان کی خوشامدیں کر رہے تھے۔ کہ وہ کسی قسم کے اشتعال کو قبول نہ کریں مسلمانوں کا مجمع بھی بڑھ رہا تھا۔ بڑی دیر کے بعد جلوس آگے بڑھا۔ اور کھاری باولی ہوتا ہوا مسجد فتحپوری کے سامنے پہنچا۔ یہاں پہنچکر مفسدوں نے بے انتہا شور مچایا۔ اور جے کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسجد تہور خاں سے جو مسلمان کٹڑہ بڑیاں ہوتے ہوئے فتحپوری کی طرف آ رہے تھے۔ ان کا مجمع بھی چند ہزار تک پہنچ گیا تھا۔ ہندوؤں کے اسقدر اشتعال انگیز طرز عمل کو دیکھکر مسلمان ضبط نہ کر سکے اور ایک مفسدہ کن حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جوش اور اضطراب کے باعث ان کے ہیجان کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ پولیس نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں روکا۔ اور خود ڈپٹی کمشنر صاحب بھی وہاں موجود تھے انھوں نے بھی مجمع کو سمجھایا۔ فتحپوری مسجد کے دروازہ کے سامنے مسجد کی مجلس منتظمہ کے اکثر ارکان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے پولیس سے اس امر کا مطالبہ کیا ہو کہ چونکہ مجمع میں اشتعال پھیلا ہوا ہے اور اندیشہ ہے کہ نقص امن ہو جائے اس لئے جلوس کو یہیں روک دیا جائے۔ اور شور مچانے سے روکا جائے۔ اور مسجد کے سامنے سے جلد گذار دیا جائے۔ حالانکہ ان ممبر حضرات نے مسلمانوں کی طرف حکام سے وعدہ کیا تھا کہ مسلمان کوئی خلاف امن کارروائی نہ کریں گے۔ مسلمانوں کے مجمع میں سے ایک مسلمان تو ایک ممبر صاحب سے دست و گریبان ہو گیا۔ اور اگر پھر پولیس کے مسلمان ارکان اور بعض امن پسند لوگ مسلمانوں کے ہاتھ جوڑ جوڑ انہیں نہ روکتے تو یہاں پر نہایت شدید خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ جلوس گھنٹہ گھر ہوتا ہو گوردوارہ پہنچ گیا۔

اس مرتبہ سکھوں کے جلوس کے ساتھ ہندوؤں نے اسقدر کثیر تعداد میں شریک ہو کر اور تمام شہر میں جلوس کے لئے پانی شربت اور برف کا انتظام کر کے اس کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے کہ ہندوؤں کی یہ کارروائی ہندو مہاسبھا کے اشارے سے عمل میں آئی ہے۔ اور دہلی کے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ وہ سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو اشتعال دلائیں۔ اور انہیں مجبور کریں کہ وہ جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ تاکہ تصادم کا ایک موقع حاصل ہو اور جانبین کی طاقت کا اندازہ لگایا جا سکے۔ چنانچہ جلوس کے خاتمہ پر ایک سکھ صاحب نے گوردوارہ پر کھڑے ہو کر تقریر کی جس میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سکھ بھی ہر موقع کے لئے ان کے ساتھ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا جادو چل گیا اور اگر دو چار جلوس اور ایسے ہی نکل گئے تو دہلی کا امن ہندو مہاسبھا کی شرارتوں پر ضرور قربان ہو جائے گا۔ (نامہ نگار خصوصی "الجمعیۃ")

آریوں کی مغویانہ سرگرمیاں

ایک مسلمان عورت اور چند لڑکوں کا اغوا

آریہ سرغنوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں استغاثہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صوبہ دہلی کی عدالت میں سکھر کے ایک مظلوم مسلمان عبدالحلیم نے حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل کی معرفت حسب ذیل استغاثہ دائر کیا ہے۔

عبدالحلیم خاں ولد عبدالرحیم خاں سوار سکھر پولیس حال وارد دہلی

بنام

(۱) مسماۃ اصغری زوجہ عبدالحلیم خاں۔
(۲) ڈاکٹر سکھدیو۔ بیرون لشن روڈ دہلی۔
(۳) ماسٹر گنپت رام ساکن بازار سیتا رام شرک دہلی۔
(۴) پروفیسر اندر۔ بیرون لشن روڈ دہلی۔
(۵) سوامی شردھانند
(۶) دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج دہلی۔
(۷) سکرٹری آریہ سماج کراچی۔

استغاثہ زیر دفعات ۳۳، ۳۶۳، ۳۶۶، ۹۸، ۳۷۳، ۳۴۴ و ۳۴۸ تعزیرات ہند معہ دفعات ۱۰۹ و ۱۲۰ اب تعزیرات ہند

جناب عالی شرح استغاثہ حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ ملزمان مقدمہ ہذا بعنوان ایک گروہ ہے۔ اور دہلی وغیرہ بیرونجات کی آریہ سماج کے سرگرم اور پرجوش ممبر ہیں۔

(۲) یہ کہ ملزمان کا نصب العین یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دیگر مذاہب کے مردان طفلگان اور مستورات کو جائز یا ناجائز طریقہ سے شدہ کریں اور ان کو دوسری جگہ بٹھا کر یا شادی کرا کر یا روزگار سے لگا کر کچھ کمائی کریں۔ اور اس آمدنی سے آریہ سماج کے اخراجات چلائیں۔

(۳) یہ کہ اکثر آریہ سماج باشندگان دہلی و بیرونجات کھلم کھلا یہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب ہندوستان میں آئے تھے۔ ان کی تعداد لاکھ سے زیادہ نہ تھی اور اب کئی کروڑ تک پہنچ گئی ہے اور اس تعداد میں اضافہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوا ہے کوشش کر کے کم از کم مسلمانوں کی ترقی ہونی آبادی کو ضرور شدھ کر لینا چاہیئے۔

(۴) یہ کہ گذشتہ چند سالوں میں دہلی اور قرب و جوار میں آریہ سماجیوں کی جماعت نے جنمیں بعض ملزمان و دیگر سازشی چاہیں

بہت شورش برپا کی اور اپنی سازش اور ناجائز اور خلاف قانون افعال کی وجہ سے ہمیشہ معروف رہے۔

(۵) یہ کہ متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں ملزمان یا انکے گروہ کے مردوں نے مسلمان اور مسلمان عورتوں کو اغوا کر کے وہ مہوا آشرم میں رکھا۔ اور پھر روپیہ لیکر انہیں مستورات کی شادی دیگر مردوں سے کرائیں۔ مثلاً مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ کو وہ مہوا آشرم میں رکھکر روپیہ لیکر مسمی کنہیا لال سے شادی کرا دی۔ اور پھر مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ بعد چند ہفتہ وہ مہوا آشرم میں رہنے کے محمد ابراہیم کے قبضہ میں آ گئی۔ اور اس مسماۃ کی وہ دلیری کہانی صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر دہلی کی مثل منفصلہ ۲ / ۱۹۲۵ / ۱۹۲۶ سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۶) یہ کہ ایک مسلمان عورت مسماۃ بعولی ساکنہ ضلع میرٹھ کو اغوا کرا کر دہلی لایا گیا۔ اور آریہ سماج دہلی میں شدھ کی گئی اور جب اس کے خاوند نے استغاثہ بعض ملزمان کے برخلاف کیا تو مسماۃ کو ضمانت پر رہا کرا لیا۔ اور ضمانت ضبط کرا دی۔ مگر مسماۃ کو عدالت میں پیش نہیں کیا۔ اور آج تک اس مسماۃ کا پتہ نہیں ہے۔

(۷) یہ کہ متعدد واقعات اسی قسم کے آریہ سماجی دہلی میں قرب و جوار میں اور تمام ہندوستان میں ہوئے ہیں اور اسی قسم کے واقعات مسلمان بچوں کے ساتھ بھی پیش آتے ہیں۔

(۸) یہ کہ مسماۃ اصغری بیگم ملزمہ ملا زوجہ شادی شدہ مستغیث ہے۔ اور عرصہ ۶ - ۷ سال ہوا جب سے مسماۃ بطور زوجہ خانہ مستغیث میں آباد ہے۔ خانہ مستغیث بمقام سکھر میں آباد رہی اور اس کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے جو حیات ہیں اور جن کی عمر اسوقت ۱½ سال اور ½ سال ہے اور جن کے نام اقبال عالم اور جمشید عالم ہیں۔

(۹) یہ کہ مستغیث کا ایک بڑا بھائی محمد ابراہیم تھا جو عرصہ چار سال ہوئے فوت ہو گیا اور اسی سال میں محمد ابراہیم کی زوجہ بھی فوت ہو گئی اور ایک لڑکا مسمی محمد اسمٰعیل عمر ۸ - ۹ سالہ و دیگر اولاد کے چھوڑا جس کا کفیل اور ولی جائز مستغیث رہا اور تین چار سال تک مسمی محمد اسمٰعیل مستغیث ہی کے مکان پر بود و باش رکھتا تھا۔

(۱۰) یہ کہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو ملزمہ ملا کو بوجہ بیماری اس کی نانی کے پاس بمقام کراچی بوجہ اس کی نانی کے بیمار ہونے کے روانہ کیا اور مسمی محمد اسمٰعیل بھتیجہ خود عمر ۱۲ - ۱۳ سال کو بچوں اور زوجہ خود کے ساتھ برائے دیکھ بھال روانہ کر دیا۔

(۱۱) یہ کہ مسماۃ مذکورہ بالا ۲۳ مئی تک کراچی رہی۔ اور وہاں سے ۲۵ مئی کو روانہ ہو گئی۔ مگر سکھر نہیں پہنچی اور ۲۶ جون باوجود تلاش و تجسس مسماۃ اور بچوں کا کوئی پتہ نہیں ملا۔

(۱۲) یہ کہ پتہ چلنے پر مستغیث دہلی آیا۔ اور دہلی میں آ کر صابر علی صاحب وکیل لکھنؤ و شریف سے دہلی میں ملاقات ہوئی

(۱۳) یہ کہ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مستغیث کی عورت بچے اور بھتیجہ دہلی میں آریہ سماج کی منڈلی کے قبضہ میں ہیں اور عورت اور بچوں کو خود دیکھ چکے تھے اور ان کی واپسی کی گفتگو ۲۶ جون تک ہوتی رہی تھی۔

(۱۴) یہ کہ مستغیث نے ۱۰ جولائی کو ایک درخواست صاحب ضلع کی عدالت میں پیش کی اور صاحب ممدوح کے وارنٹ زیر دفعہ ۱۰۰ کا حکم تحریر فرما کر صاحب مجسٹریٹ علاقہ کے اجلاس میں مستغیث کی درخواست بھیجی اور وارنٹ جاری ہوا۔ اور مخبر پا کر ملزمان نے بچوں کو اور زوجہ مستغیث کو ادھر ادھر کر دیا۔ اور اسی سلسلہ میں پولیس نے تفتیش بھی کی۔

(۱۵) یہ کہ ۱۰ جون ۱۹۲۶ء شام کو پولیس عورت اور بچوں کے ملنے پر ڈاکٹر سکھدیو ملزم ملا کے پاس گئی۔ مگر وہ نہیں ملا۔ اس پر پولیس شردھانند ملزم ملا کے پاس گئی اور اس سے عورت اور بچے کی بابت دریافت کیا۔ تو ملزم ملا نے بیان کیا کہ عورت اور بچے آشرم میں تھے۔ مگر چونکہ عورت نے آشرم میں خود کلکتہ جانا مقرر کیا اس نے اس کو بچے آشرم سے علیحدہ کر دیا ہے۔ بچوں کو اور عورت کو گذارہ میں ہی دیتا ہوں۔ اور یہ عورت اور بچے آریہ سماج کراچی کے معرفت ہم تک پہنچے ہیں۔ اور ۱۳ جون کو عدالت میں عورت اور بچے پیش کر دئے جائینگے۔

(۱۶) یہ کہ ملزم ملا سرگروہ منڈلی آریہ سماج ہے۔ اور دیگر ملزمان بھی دیگر نامعلوم سازشوں کے اسکے دست راست ہیں۔

(۱۷) یہ کہ ۱۳ جون کو عورت اور بچے عدالت میں پیش نہیں کئے گئے۔

(۱۸) یہ کہ ۱۰ جون کو ڈاکٹر سکھدیو ملزم ملا نے مستغیث سے بچوں کی واپسی کے متعلق گفت و شنید کو توالی میں کی اور وعدہ

خبر قیادت

عالم اسلامی

بلاد عرب

مسئلہ زیارت قبور کا تصفیہ

علمائے اسلام کی متفقہ تجاویز

السیاست مصر مقطر ہے کہ نجد کے ایک مشہور عالم شیخ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد نے سلطان ابن سعود کے ایما سے مسئلہ زیارت قبور کے متعلق ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو موتمر اسلامی میں شریک ہونے والے وفود کے علماء نے مرتب کیا ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں وہ فتویٰ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایک کمیٹی نجد، ہند، مصر و جاوا کے مسلمانوں کی بنائی جائے جس میں متذکرہ بالا ملک سے دو دو کے حساب سے کل آٹھ علماء ہوں جو زیارت قبور کے متعلق لوگوں کو مسائل بتائیں اور محض شرعی زیارت تک محدود رہنے کی ہدایت کریں اور بدعات زیارت سے منع فرمائیں۔

(۲) سلطان کے سامنے یہ تجویز پیش کی جائے کہ وہ پولیس کافی تعداد میں متعین کریں جو لوگوں کو زائرین پر تعدی کرنے سے باز رکھے اور امن قائم رکھے اور یہ بھی طے ہوا کہ یہ قرارداد حضرات فرمل خود سلطان کی خدمت میں پیش کریں۔

مرقومہ شب سہ شنبہ، ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ

علمائے دستخط کنندگان کے مندرجہ ذیل اسمائے گرامی ہیں:۔

حبیب الرحمٰن شروانی (صدر الصدور امور مذہبی حیدر آباد دکن) سید سلیمان الندوی (رئیس وفد الخلافت ہند) (از علمائے نجد) محمد عبداللطیف آل الشیخ۔ عبداللہ بن حسن آل الشیخ و عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل بشیر۔ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد (رئیس الوفد النجدی والقضاۃ بالحجاز) محمد الیاقوت (ارکان وفد حجازی سے) محمد عبدالتواب (دہلوی) عبدالواحد بن عبداللہ غزنوی (لاہوری) خلیب عبدالواحد الکاوی (وفد ہند سے) ابوالوفا ثناء اللہ (امرتسری)، عبدالرحمٰن بن اسماعیل امری (روس) محمد امین الحسینی (رئیس فلسطین) احمد بن سلیمان تاجی (ممبر وفد الارشاد جاوا) مدثر بن ابراہیم (عالم سوڈان) شیخ ابو الہاشم (رئیس علمائے سوڈان) محمد بہجت البیطار (عالم دمشق) عبداللہ بن ابراہیم (حمد عالم سوڈان) محمد ماضی ابو العزائم (مصر) محمد ابو زید (یکے از علمائے مصر) سید رشید رضا (مصر) السید المرزوقی (یکے از علمائے مکہ)۔

ریف

طنجہ کے مظالم اور برطانی حکومت

لندن ۸ جولائی۔ سر آسٹن چیمبرلین نے دارالعوام میں طنجہ کی پولیس کے مظالم کے متعلق متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت برطانیہ طنجہ کی پولیس میں کسی کے تقرر کی ذمہ دار نہیں ہے اور نہ مجلس وضع قوانین کے برطانی نمائندے یا برطانی ڈائرکٹر مالیات برطانی حکومت کے ماتحت ہیں جہاں تک مجھے معلوم ہے برطانی رعایا میں سے کوئی فرد ان خرابیوں میں مبتلا نہیں ہے جن کا الزام لگایا جاتا ہے۔ طنجہ کا برطانوی قونصل مکمل تحقیقات کے لیے لندن آرہا ہے۔

ہندوستان

جریدہ امارت کی ضبطی پر مسلمانان گیا کا احتجاج

گیا ۸ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں مسلمانان گیا کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں کلکٹر پٹنہ کی اس حرکت پر کہ اس نے ۱۸ مئی کے جریدہ امارت کو ضبط کر لیا ہے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مولانا محمد عبدالحکیم صاحب کی تحریک اور مولوی انجم صاحب وصولی وصی احمد صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

کلکٹر پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ مئی کو جو بتاریخ ۵ ۲ جون ضبط کیا ہے۔ اور برقی پریس کی جو تلاشی لی گئی ہے مسلمانان گیا کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت رنج و غصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر کامل غور و خوض کے بعد یہ تجویز کرتا ہے کہ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر مآل اندیشانہ ہے اور اس سے ان خیالات کی تصدیق ہوتی ہے جو اس پرچہ میں بفقدان حکومت کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کے لئے بہتر ہے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کرے۔ ورنہ حکومت کے لئے مزید مشکلات پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

سیاست کو ڈپٹی کمشنر لاہور کا نوٹس

فسادات راولپنڈی پر اظہار رائے کی ممانعت

لاہور ۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایڈیٹر سیاست کے نام دفعہ ۱۴۴ کا ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فسادات راولپنڈی اور دوسرے تمام فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار رائے کرنے سے احتراز کریں۔

بمبئی میں بارش کا زور

۱۲ گھنٹے میں ۷ انچہ بارش

بمبئی ۸ جولائی۔ ایک دن کے مختصر التوا کے بعد بمبئی میں پھر موسلادھار بارش ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں سات انچہ بارش ہوئی۔ ہوا اور بارش کی شدت میں ابھی تک کمی کے آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ شہر کے تمام نشیبی مقامات مثلاً میدان اور بیلے کی زمینیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض حصوں میں نواح بمبئی کی ریلوے لائنیں تہ آب ہیں۔ اور ٹرینوں کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ دوسری سواریوں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

میراں ڈاکو کو ۲۸ سال کی سزا

حیدر آباد (سندھ) ۸ جولائی۔ مشہور ڈاکو میراں جس نے اپنے گروہ کے ساتھ سندھ میں متعدد بار ڈاکے ڈالے تھے اور جسے بعض بلوچی سرداروں کی مدد سے کرنفر کے پہاڑی علاقہ میں گرفتار کیا گیا تھا اس کا مقدمہ لاڑکانہ میں ایک بلوچی جرگہ کے سامنے ہوا اور ۲۸ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ اس کے ساتھیوں کو بھی ۷ سال سے ۲۸ سال تک کی قید کی سزا ملی۔

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

اسپیشل مجسٹریٹ کا تقرر

راولپنڈی ۸ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیوف سب ڈویژنل آفیسر قصور کو فسادات راولپنڈی کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لیے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

پبنہ کے فسادات کا وسیع سلسلہ

فوج اور پولیس کا اجتماع

پبنہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کی مشرقی سرحدی پلٹن کا اسسٹنٹ کمانڈر اس ضلع کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں کل رات یہاں پہنچ گیا ہے۔ صوبہ کے مختلف اضلاع سے مسلح پولیس کے کانسٹیبل پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ہندوستانی انفنٹری ایک سو سپاہیوں کے جلد پہنچ جائیں گے۔ مضافات سے لوٹ مار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جاتا بہدہ میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی جہاں پولیس کے سپاہیوں کو مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ نے گھیر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ بعض گرفتار شدہ ملزمین کو رہا کرالے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ دو زخمیوں کے ساتھ آج سہ پہر کو بجنا گور سے شہر کو واپس چلے آئے۔

لکھنؤ میں سنیوں اور شیعوں کا مظاہرہ

مآثر مدینہ کے انہدام پر ماتمی جلوس

لکھنؤ ۸ جولائی۔ آج مسلمانان لکھنؤ نے حجاز میں سلطان ابن سعود کے ہاتھوں مقامات مقدسہ کی تباہی پر یوم ماتم منایا۔ تقریباً تمام شہر کی مساجد میں یہ دعائیں مانگی گئیں کہ خدا حجاز میں نجدی حکومت کا بہت جلد خاتمہ کرے۔

شام کے وقت اہل سنت والجماعت کا ایک جلوس نکلا مولانا عبدالباری صاحب مرحوم کا ہفت سالہ فرزند محمل شریف کا ایک ٹکڑا لئے ہوئے تھا۔ جو مولانا مرحوم کے خاندان میں محفوظ ہے اور آج تک کبھی باہر نہیں نکالا گیا تھا۔ جلوس شاہ مینا پر ختم ہو گیا۔ جہاں وہ پارہ دعائیں مانگی گئیں۔ اور سلطان ابن سعود کی موجودہ تباہ کن پالیسی کے خلاف تقریریں کی گئیں۔

اس جلوس کے بعد ایک شیعوں کا جلوس نکلا۔ اہل سنت بھی اس میں شریک تھے۔ یہ جلوس آدمیوں کی نہایت کثیر تعداد پر مشتمل تھا جس سڑک پر سے یہ جلوس نکلا وہ سروں کا ایک سمندر معلوم ہوتی تھی۔

جس وقت مہاراجہ محمود آباد تمام ہندوستان کے مشہور شیعہ مجتہدین سابق فرمایان اودھ کے خاندان کے ارکان۔ اور دوسرے شرفاء و عمائدین شہر اپنے ہاتھوں میں علم لیکر نکلے۔ اور تمام شیعہ اور سنی محرم کے ایام کی طرح سینہ کوبی کرتے ہوئے جلوس کے ساتھ چلے تو ایک ایسا منظر پیدا ہو گیا۔ جو آج تک تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ جلوس امام باڑہ پر ختم ہو گیا جہاں سنیوں اور شیعوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں نہایت غصہ اور ملامت کی تقریریں کی گئیں۔ اور مسلمانوں پر زور دیا گیا کہ وہ حجاز میں نجدی حکومت کو ختم کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں۔

حجاج کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجیوں کے بیان کردہ حالات

بمبئی ۹ جولائی۔ میسرز ٹرنر ماریسن کمپنی کا جہاز حجاج کی پہلی جماعت کو آج واپس لے آیا۔ حاجیوں میں سے اکثر بنگالی ہیں اور جن کی مجموعی تعداد ۱۴۸۱ ہے دوران سفر میں جہاز پر کوئی وبائی مرض ظاہر نہیں ہوا۔ مگر واپس آنیوالے حاجیوں میں سے کمزوری اور قلب کی حرکت بند ہو جانے کے باعث ۸ اموات واقع ہوئیں۔ حاجی جدہ میں اجناس طعام

کی گرانی اور اونٹوں اور پانی کی قلت کی شکایت کرتے تھے۔ مگر ان کا یہ بیان ہے کہ نجدیوں نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

دار الحکومت

دہلی میں سکھوں کا جلوس

دشمنان امن کی اشتعال انگیز حرکات

فساد برپا کرنیکی ایک اور ناکام کوشش

دہلی ۱۰ جولائی۔ تقریباً ایک عشرہ سے یہ خبر گشت لگا رہی تھی کہ سکھوں کا ایک جلوس نکلنے والا ہے جس میں مساجد کے سامنے باجہ بجا کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا جائے گا۔ حکومت نے پہلے تو اس جلوس کی اجازت نہیں دی تھی۔ مگر عیدالاضحیٰ کے بعد جب یہ خیال ہو گیا کہ اب فضا زیادہ مسموم نہیں ہے تو اجازت دیدی گئی۔ اور یہ جلوس کل شام کو نکلا۔ سکھوں کی گوردوارہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے مشترکہ بورڈ کے نام ایک خط بھیجکر اس امر کا یقین دلا دیا تھا کہ سکھ مسلمانوں کے خلاف کوئی اشتعال انگیز کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور اس وجہ سے یہ خطرہ کسی قدر کم ہو گیا تھا۔

جو لوگ دہلی میں سکھوں کے جلوس دیکھتے رہے ہیں وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اب تک ان کے جلوس کے ساتھ کبھی ہندوؤں کا مجمع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ صرف سکھوں کی قوم ہی اپنا جلوس نکالتے جایا کرتی تھی۔ مگر اس مرتبہ صورت حال بالکل جداگانہ تھی۔ جلوس میں تقریباً ۸۰ - ۹۰ فی صدی ہندو تھے۔ اور مجمع اس قدر کثیر تھا کہ آج تک ہندوؤں کے کسی جلوس میں (بجز رام لیلا کے) نہیں دیکھا گیا فتحپوری سے لیکر گھنٹہ گھر تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ گوردوارہ سے روانہ ہونے کے بعد وہاں واپس پہنچنے تک تمام راستہ ہندو برابر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے نہایت مذموم حرکات کرتے رہے۔ میں نے خود اپنی آنکھ سے یہ دیکھا ہے کہ ہندو لال کنوئیں پر مسلمانوں کو ڈنڈے دکھاتے ہوئے چلا رہے تھے۔ اور انہیں چڑھانے کے لیے اس قسم کے الفاظ کہتے جاتے تھے جو بے انتہا اشتعال انگیز تھے۔ نئی سڑک پر روشن پورہ والی مسجد کے قریب بہت دیر تک باجہ بجایا گیا اور شور و غل مچاتے رہے۔ جلوس جب لال کنوئیں سے گذر کر مسجد تہور خاں پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اور موذن اذان دے رہا تھا۔ ہندوؤں نے نہ صرف باجہ کو نہ روکا۔ بلکہ وہاں پر کھڑے ہو کر بڑی دیر تک شور و غل مچاتے رہے "گنگا مائی کی جے" "ہندو دھرم کی جے" اور "ست سری اکال" کے نعروں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی مسجد کے اندر جو مسلمان موجود تھے انھوں نے اس کا مطالبہ کیا کہ جلوس کو آگے روانہ کیا جائے۔ مگر ہندوؤں نے پہلے سے یہ ترکیب کر رکھی تھی کہ مسجد سے ذرا دور آگے فرش بچھا کر شربت اور برف بانٹنے کے مجمع کو روک لیا تھا۔ مجمع تمام رکا ہوا کھڑا تھا۔ اور شور مچا رہا تھا۔ اور مسلمانوں کا جوش لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف پولیس کے مسلمان حکام ان کی خوشامدیں کر رہے تھے۔ کہ وہ کسی قسم کے اشتعال کو قبول نہ کریں مسلمانوں کا مجمع بھی بڑھ رہا تھا۔ بڑی دیر کے بعد جلوس آگے بڑھا۔ اور کھاری باولی ہوتا ہوا مسجد فتحپوری کے سامنے پہنچا۔ یہاں پہنچکر مفسدوں نے بے انتہا شور مچایا۔ اور جے کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسجد تہور خاں سے جو مسلمان اکٹھے ہو رہے تھے وہ فتحپوری کی طرف آرہے تھے۔ ان کا مجمع بھی چند ہزار تک پہنچ گیا تھا۔ ہندوؤں کے اسقدر اشتعال انگیز طرز عمل کو دیکھکر مسلمان ضبط نہ کر سکے اور ایک مفسد کو حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جوش اور اضطراب کے باعث ان کے ہیجان کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ پولیس نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں روکا۔ اور خود ڈپٹی کمشنر صاحب بھی وہاں موجود تھے انھوں نے بھی مجمع کو سمجھایا۔ فتحپوری مسجد کے دروازہ کے سامنے مسجد کی مجلس منتظمہ کے اکثر ارکان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے پولیس سے اس امر کا مطالبہ کیا ہو کہ چونکہ مجمع میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے اور اندیشہ ہے کہ نقص امن ہو جائے گا اس لئے [illegible] کو شور مچانے سے روکا جائے۔ اور مسجد کے سامنے جلد گذار دیا جائے۔ حالانکہ ان ممبر حضرات نے مسلمانوں کی طرف حکام سے وعدہ کیا تھا کہ مسلمان کوئی خلاف امن کارروائی نہ کریں گے۔ مسلمانوں کے مجمع میں سے ایک مسلمان تو ایک ممبر صاحب سے دست و گریباں ہو گیا۔ اور اگر پھر پولیس کے مسلمان ارکان اور بعض امن پسند لوگ مسلمانوں کے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں روکے نہ رہتے تو یہاں پر نہایت شدید خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ جلوس گھنٹہ گھر ہوتا ہو گوردوارہ پہنچ گیا۔

اس مرتبہ سکھوں کے جلوس کے ساتھ ہندوؤں نے اسقدر کثیر تعداد میں شرکت کی ہو کر اور تمام شہر میں جلوس کے لیے پانی شربت اور برف کا انتظام کرکے اس کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے کہ ہندوؤں کی یہ کارروائی ہندو مہاسبھا کے اشارے سے عمل میں آئی ہے۔ اور دہلی کے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ وہ سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو اشتعال دلائیں۔ اور انہیں مجبور کریں کہ وہ جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ تاکہ تصادم کا ایک موقع حاصل ہو اور جانبین کی طاقت کا اندازہ لگایا جا سکے۔ چنانچہ جلوس کے خاتمہ پر ایک سکھ صاحب نے گوردوارہ پر کھڑے ہو کر تقریر کی جس میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سکھ بھی ہر موقع کے لئے ان کے ساتھ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا جادو چل گیا اور اگر دو چار جلوس اور ایسے ہی نکل گئے تو دہلی کا امن ہندو مہاسبھا کی شرارتوں پر ضرور قربان ہو جائے گا۔ (نامہ نگار خصوصی "الجمعیۃ")

آریوں کی مغویانہ سرگرمیاں

ایک مسلمان عورت اور چند لڑکوں کا اغوا

آریہ سرغنوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں استغاثہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صوبہ دہلی کی عدالت میں سکھر کے ایک مظلوم مسلمان عبدالحکیم نے حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل کی معرفت حسب ذیل استغاثہ دائر کیا ہے۔

عبدالحکیم خاں ولد عبدالرحیم خاں سوار سکھر پولیس حال وارد دہلی

بنام

(۱) مسماۃ اصغری زوجہ عبدالحکیم خاں۔
(۲) ڈاکٹر سکھدیو بیرون لیتھن روڈ دہلی۔
(۳) ماسٹر گنپت رام ساکن بازار نئی سڑک دہلی۔
(۴) پروفیسر اندر بیرون [illegible] روڈ دہلی۔
(۵) سوامی شردھانند۔
(۶) دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج دہلی۔
(۷) سکرٹری آریہ سماج کراچی۔

استغاثہ زیر دفعات ۳۶۳ و ۳۶۸ و ۴۹۸ و ۱۰۹ و ۱۲۰ تعزیرات ہند

تعزیرات ہند معہ دفعات ۱۰۹ و ۱۲۰ اب تعزیرات ہند

جناب عالی شرح استغاثہ حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ ملزمان مفسدہ مندرجہ عنوان ایک گروہ ہے۔ اور دہلی وغیرہ پنجاب کی آریہ سماج کے سرگرم اور پرجوش ممبر ہیں۔

(۲) یہ کہ ملزمان کا نصب العین یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دیگر مذاہب کے مردوں طفلگان اور مستورات کو جائز یا ناجائز طریقہ سے شدہ کریں اور ان کو دوسری جگہ بٹھا کر یا شادی کرا کر یا روزگار سے لگا کر کچھ کمائی کریں۔ اور اس آمدنی سے آریہ سماج کے اخراجات چلائیں۔

(۳) یہ کہ اکثر آریہ سماج باشندگان دہلی و بیرونجات عام طور پر کھلا یہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب ہندوستان میں آئے تھے۔ ان کی تعداد لاکھوں سے زیادہ نہ تھی اور اب کئی کروڑ پر پہونچ گئی ہے اور اس تعداد میں اضافہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوا ہے کوشش کرکے کم از کم مسلمانوں کی بڑھی ہوئی آبادی کو ضرور شدہ کر لینا چاہئے۔

(۴) یہ کہ گذشتہ چند سالوں میں دہلی اور قرب و جوار میں آریہ سماجیوں کی جماعت نے جس میں بعض ملزمان و دیگر سازشنان بھی ہیں بہت شورش برپا کی اور اپنی سازش اور ناجائز اور خلاف قانون افعال کی دہن میں ہمیشہ مصروف رہے۔

(۵) یہ کہ متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں ملزمان یا انکے گروہ کے مردوں نے مسلمان اور مسلمان عورتوں کو اغوا کر کے وہ ہو آشرم میں رکھا۔ اور پھر روپیہ لیکر انہیں مستورات کی شادی دیگر مردوں سے کرائیں۔ مثلاً مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ کو وہ وہو آشرم میں رکھکر روپیہ لیکر مسمی کنہیا لال سے شادی کر دی۔ اور پھر مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ بعد چند ہفتہ وہو آشرم میں رہنے کے محمد ابراہیم کے قبضہ میں آگئی۔ اور اس مسماۃ کی دردبھری کہانی صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر دہلی کی مثل منفصلہ ۱۹۲۴ / ۱۹۲۵ سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۶) یہ کہ ایک مسلمان عورت مسماۃ سکنہ ضلع میرٹھ کو اغوا کرکے دہلی لایا گیا۔ اور آریہ سماج دہلی میں شدھ کیا گیا اور جب اس کے خاوند نے استغاثہ بعض ملزمان کے برخلاف کیا تو مسماۃ کو ضمانت پر رہا کرا لیا۔ اور ضمانت ضبط کرا دی۔ مگر مسماۃ کو عدالت میں پیش نہیں کیا۔ اور آج تک اس مسماۃ کا پتہ نہیں ہے۔

(۷) یہ کہ متعدد واقعات اسی قسم کے آریہ سماجی دہلی میں قرب و جوار میں اور تمام ہندوستان میں کر رہے ہیں اور اسی قسم کے واقعات مسلمان بچوں کے ساتھ بھی پیش آتے رہے ہیں۔

(۸) یہ کہ مسماۃ اصغری بیگم ملزمہ نمبر ۱ زوجہ شادی شدہ مستغیث ہے۔ اور عرصہ ۷ - ۸ سال ہوا جب سے مسماۃ بطور زوجہ خانہ مستغیث میں آباد ہے۔ خانہ مستغیث بمقام سکھر میں آباد رہی اور اس کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ جو حیات اور جن کی عمر اسوقت ۴ سال اور ۱½ سال ہے اور جن کے نام اقبال عالم اور جمشید عالم ہیں۔

(۹) یہ کہ مستغیث کا ایک بڑا بھائی محمد ابراہیم تھا جو عرصہ چار سال ہوئے فوت ہو گیا اور اسی سال میں محمد ابراہیم کی زوجہ بھی فوت ہو گئی اور ایک لڑکا مسمی محمد اسمٰعیل عمر ۸ - ۹ سالہ و دیگر اولاد کے چھوڑا جس کا کفیل اور ولی جائز مستغیث تھا اور تین چار سال تک مسمی محمد اسمٰعیل مستغیث ہی کے مکان پر بود و باش رکھتا رہا۔

(۱۰) یہ کہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو ملزمہ نمبر ۱ کو بوجہ بیماری اس کی نانی کے پاس بمقام کراچی بوجہ اس کی نانی کے بیمار ہونے کے روانہ کیا اور مسمی محمد اسمٰعیل بھتیجہ خود عمر ۱۲ - ۱۳ سال کو بچوں اور زوجہ خود کے ساتھ بہ لحاظ دیکھ بھال روانہ کر دیا۔

(۱۱) یہ کہ مسماۃ مذکورہ بالا ۲۳ مئی تک کراچی رہی۔ اور وہاں سے ۲۵ مئی کو روانہ ہو گئی۔ مگر سکھر نہیں پہنچی اور ۱۶ جون ۲۶ء سے باوجود تلاش و تجسس مسماۃ اور بچوں کا کوئی پتہ نہیں ملا۔

(۱۲) یہ کہ پتہ چلنے پر مستغیث دہلی آیا۔ اور دہلی میں آکر صابر علی صاحب وکیل لکھنؤ اور شبراتی سے دہلی میں ملاقات ہوئی

(۱۳) یہ کہ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مستغیث کی عورت بچے اور بھتیجہ دہلی میں آریہ سماج کی منڈلی کے قبضہ میں ہیں اور عورت اور بچوں کو خود دیکھ چکے تھے اور ان کی واپسی کی گفتگو ۲۸ جون تک ہوتی رہی تھی۔

(۱۴) یہ کہ مستغیث نے ۱۸ جون کو ایک درخواست صاحب ضلع کی عدالت میں پیش کی اور صاحب ممدوح کے وارنٹ زیر دفعہ ۱۰۰ کا حکم تحریر فرما کر صاحب مجسٹریٹ علاقہ کے اجلاس میں مستغیث کی درخواست بھیجی اور وارنٹ جاری ہوا۔ اور خبر پاکر ملزمان نے بچوں کو اور زوجہ مستغیث کو ادھر ادھر کر دیا۔ اور اسی سلسلہ میں پولیس نے فرضی تفتیش بھی کی۔

(۱۵) یہ کہ ۲۰ جون ۱۹۲۶ء شام کو پولیس عورت اور بچوں کے ملنے پر ڈاکٹر سکھدیو ملزم نمبر ۲ کے پاس گئی۔ مگر وہ نہیں ملا۔ اس پر پولیس شردھانند ملزم نمبر ۵ کے پاس گئی اور اس سے عورت اور بچے کی بابت دریافت کیا۔ تو ملزم نے بیان کیا کہ عورت اور بچے آشرم میں تھے۔ مگر چونکہ عورت نے آشرم نیم حنظ لکھکر توڑ دیا اس لیے اس کو ہم نے آشرم سے علیحدہ کر دیا ہے بچوں کو اور عورت کو گذارہ میں ہی دیتا ہوں۔ اور یہ عورت اور بچے آریہ سماج کراچی کی معرفت ہم تک پہنچے ہیں۔ اور ۲۳ جون کو عدالت میں عورت اور بچے پیش کر دئے جائینگے۔

(۱۶) یہ کہ ملزم نمبر ۵ سرگروہ منڈلی آریہ سماج ہے۔ اور دیگر ملزمان بھی دیگر نامعلوم سازشوں کے اسکے دست راست ہیں۔

(۱۷) یہ کہ ۲۳ جون کو عورت اور بچے عدالت میں پیش نہیں کئے گئے۔

(۱۸) یہ کہ ۲۶ جون کو ڈاکٹر سکھدیو ملزم نمبر ۲ نے مستغیث سے بچوں کی واپسی کے متعلق گفت و شنید کو توالی میں کی اور وعدہ

مستغیث کے خسر کو ایک ہندو وکیل کے کمرہ پر اسی سلسلہ میں لیا کہ ۲۷ جون کو ۸ بجے صبح اندر ملزم ۲ کے دفتر میں اسی سلسلہ میں گفتگو کرنے کیلئے آجاؤ۔

(۱۹) یہ کہ ۲۷ جون کو حسب دم وہاں گئے ملزمان ۲ و ۱ ان کو وہاں ملے اور کہا کہ ہم سمجھوتہ نہیں کرتے۔ وکیل عدالت میں پیش کر دیں گے۔

(۲۰) یہ کہ ۲۸ جون کو حسب وعدہ کچہری گیا۔ ملزمان نے مستغیث کی زوجہ اور بچوں کو پیش نہیں کیا۔

(۲۱) یہ کہ ان وعدہ خلافیوں کی شکایت مستغیث نے ملک دیوی دیال صاحب سے کی۔ اس پر ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے سردار چیت سنگھ ایس آئی کو حکم دیا کہ ملزمان چونکہ فیصلہ نہیں کرنا چاہتے ہیں لہذا تم ضابطہ کی کارروائی کرو۔ چنانچہ پولیس نے ضابطہ کی رپورٹ کر دی۔

(۲۲) یہ کہ اسی سلسلہ میں ۲۹ جون کو کوتوالی میں ٹیلیفون ماسٹر گنپت رام ملزم ۳ کا آیا کہ مستغیث کی زوجہ معہ بچوں کے اسکے مکان پر موجود ہے اور وہ فیصلہ کی گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ او وایس آئی صاحب کو اور خسر مستغیث کو بلایا چنانچہ خسر مستغیث وہاں گئے گر وہاں پر معلوم ہوا کہ ملزم ۱ ڈاکٹر سکھدیو ملزم ۲ و مسٹر رنگ بہاری لال وکیل کا یہ منشا ہے کہ بیوی مستغیث کو واپس نہ کیا جائے۔

(۲۳) یہ کہ ملزمان بد التواء بغرض حاصل کرنے رضا مندی ملزمہ حسب خواہش خود کرتے رہے۔

(۲۴) یہ کہ جب ملزمان کا زوجہ مستغیث پر پورا قابو و تسلط ہو گیا تو ۲ جولائی کو ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر خسر مستغیث سے ہوئی ...

فہرست معطیان چندہ جمعیۃ علماء ہند مرکزیہ دہلی بابتہ ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ		مد	نمبر رسید بکچیتہ	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ	جناب منشی ولی محمد صاحب	پاک پٹن	وفد حجاز	۱۶۵۵	۰	۰	۱۰
۷ ذیقعدہ	جناب سید عبد الحلیم حسینی صاحب	رانچی	؍؍	۱۶۵۶	۰	۰	۳
؍؍ ؍؍	جناب محمد زوار حسین صاحب	راجپور	؍؍	۱۶۵۷	۰	۰	۵
؍؍ ؍؍	جناب محمد احمد داؤد صاحب	رنگون	؍؍	۱۶۵۸	۰	۰	۱۰
۱۰ ذیقعدہ	جناب حاجی شرف الدین صاحب	دہلی	امداد جمعیۃ	۱۶۵۹	۰	۰	۴
؍؍ ؍؍	جناب شیخ محمد رفیع صاحب	؍؍	؍؍	۱۶۶۰	۰	۰	۲
۱۶ ذیقعدہ	جناب بگیا برادرس	رنگون	وفد حجاز	۱۶۶۱	۰	۰	۵۰
۲۸ ذیقعدہ	جناب ایچ محمد علی صاحب اینڈ سنز	ابیمال	؍؍	۱۶۶۲	۰	۰	۲
۱۰ ذی الحجہ	جناب احمد اسد خان صاحب	رامپور	؍؍	۱۶۶۳	۰	۰	۲
۱۴ ؍؍	جناب ڈاکٹر نبی بخش صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	امداد ...	۱۶۶۴	۰	۰	۵
؍؍ ؍؍	جناب مولوی محمد لطیف صاحب	؍؍	؍؍	۱۶۶۵	۰	۰	۲
؍؍ ؍؍	جناب مولوی محمد شفیق الحق صاحب	باڑہ چند خاں	چندہ کیفیت جمعیۃ مرکزیہ	۱۶۶۶	۰	۰	۳
۲۴ ؍؍	جناب ماسٹر ہیبت اللہ صاحب	جوالاپور	وفد حجاز	۱۶۶۷	۰	۰	۱۰
؍؍ ؍؍	جناب سید مولا قادری صاحب	راجول	چندہ کیفیت جمعیۃ مرکزیہ	۱۶۶۸	۰	۰	۳
	میزان کل				۰	۰	۱۱۱

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

کھلی چٹھی بنام پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

... ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں حکومت کی طرف سے نفرت روز افزوں ترقی کرے جس کی وجہ سے حکومت کیلئے مزید مشکلات کا سامنا ہو۔

(ج) یہ امر ظاہر ہے کہ صحیح جذبات دحیات و صداقت کو طاقت و قوت سے دبایا نہیں جا سکتا۔ اور مسلمانوں کو حکومت سے جو شکایات ہیں۔ ان کا علاج ضبطی تحریرا اور قید و بند نہیں ہے۔ بلکہ ان شکایات کا رفع کرنا ہی انکا حقیقی علاج ہے جو حکومت پر فرض ہے۔

سید شاہ علی عنہ صدر جلسہ از آرہ

جمعیۃ الطالبین جامعہ اسلامیہ کراچی کا جلسہ

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو جامع اسلامیہ و یتیم خانہ حاجی عبد اللہ ہارون کی جمعیۃ الطالبین کا جلسہ زیر صدارت مولوی عبد الرزاق صاحب منعقد ہوا مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) چونکہ ہندوستان کی ملکی زبان اردو ہے اس لئے ہر طالب علم کو عام طور پر اردو میں گفتگو کرنی چاہئے اور اخبارات رسالہ جات اور کتب کا مطالعہ کر کے اپنے کو اسقدر اردو کا ماہر بنانا چاہئے کہ اردو میں تقریر و تحریر کا ملکہ حاصل ہو جائے۔

(۲) چونکہ یہ مدرسہ خادمان اسلام پیدا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اور ہر جمعرات کو مجلس مباحثہ کے ماتحت فن تقریر بھی سکھایا جاتا ہے اس لئے لائق طلبا کو ہر جمعہ کی نماز کے موقعہ پر مختلف مساجد میں وعظ و تقریر کے لئے بھیجا جائے اور وعظ و تقریر کا موضوع جمعیۃ مقرر کرے۔

(۳) عربی مدارس میں اکثر غربا کی اولاد ہی تعلیم پاتی ہے یہ طلبا بعد تحصیل علم فکر معاش کے باعث فرض منصبی کی ادائیگی سے معذور رہتے ہیں جس میں اہل علم کی تذلیل ہوتی ہے اس لئے جناب مہتمم صاحب کی معرفت مجلس منتظمہ سے استدعا کی جائے کہ طالبعلموں کو تعلیم کے ساتھ کوئی ہنر بھی سکھایا جائے۔

(۴) قومی ترقی اور ہمدردی کے خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر طالب علم اپنی احتیاج کی چیزیں حتی المقدور مسلمان دوکانداروں سے خرید کرے۔ ہندؤں کی دوکان کی تیار شدہ مٹھائی و گوشت ہرگز نہ خریدے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا رہے۔

(۵) یہ جلسہ صوبہ سندھ کے عربی مدارس میں تعلیم پانیوالے طلبا سے استدعا کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہاں ایسی ہی جمعیتیں قائم کریں اور مندرجہ بالا تجاویز پر عمل پیرا ہوں۔

(۶) ہر طالب علم عزم مصمم کرے کہ بعد فراغت تحصیل علم قومی خدمت کے لئے اپنے کو آمادہ رکھیگا اور حلال روزی پر گذارا کرنے کے لئے معاش کے واسطے کوئی ایسا پیشہ اختیار کریگا جو فرائض منصبی کو آزادی کے ساتھ ادا کرنے میں حارج نہ ہو۔

(۷) یہ جلسہ مدرسہ کے تمام معاونین خصوصاً جناب سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اپنے چشمہ سخی سے ہندوستان کے بڑے بڑے مدارس کو سیراب کیا ہے۔

عبد اللہ کوہستانی سکریٹری جمعیۃ الطالبین جامعہ اسلامیہ کراچی سندھ

جریدہ امارت کی ضبطی پر مسلمانان آرہ کی بے چینی

کٹرو پڑیاں کے مسلمان ملزموں پر پولیس کی عنایت

تین ہندوؤں کی گرفتاری

صوبہ بہار کی انجمن محافظت

عہدہ داروں کا انتخاب

خریداران اخبار الجمعیۃ۔ دہلی کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

مفت اچھی گفت

سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

فضل برادرس ... اسٹریٹ کلکتہ

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کے لئے نصف قیمت

بندوق کی متوالی آنکھ

مادہ پرستوں اور مرتدوں کے دلپر نشانہ

یسین حسن ایس منیجر رسالہ ... (دہلی)

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہے

تو ہمارے مشتہرات کے تیر بہدف تحفہ آزمایئے جنکی ملک نے تعریف کی ہے۔ ہمارے تجربات عرب عدن افریقہ امریکہ تک مشہور ہیں

طلاء لطف زندگی

اس طلاء سے مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عشق ہو جاتا ہے۔ نہایت ملذذ ہے قوت باہ بھی بیحد پیدا کرتا ہے گھنٹوں لطف اٹھایئے فی شیشی تین ماشہ ... (علاوہ)

حب کمرکس

چار ناچار کھیچے

آپ کا فرض

قیمت اخبار الجمعیۃ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہفتہ وار "ترجمان سرحد"

سرحد، صوبہ سرحد اور بلوچستان کا واحد اخبار، ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ ... ہے اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کر کے اسے دیگر صوبجات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ تبصرہ کرنا، جملہ سرکاری محکموں کی اصلاح، قانون جرائم سرحد و دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ، مقامی مجالس خود اختیاری میں حق انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی اور ماورائے سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پرزور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اس کا خاص نصب العین ہے۔ "ترجمان سرحد" مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے ارتفاع کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اس کے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔ "ترجمان سرحد" کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں باخبر اور ثقہ نامہ نگاروں اور دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت منیجر ترجمان سرحد سے کرنی چاہئے۔ چندہ سالانہ صرف للعہ ششماہی ؎ امراء سے سالانہ عہ اور والیان ریاست سے ...

منیجر "ترجمان سرحد" راولپنڈی

عزیزیہ خضاب

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۷ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ ہجری مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۵

مسلمانوں کا علمی انحطاط

علامہ سید جمال الدین افغانی کی ایک سبق آموز تقریر

(مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب بی۔ اے (کنٹب) نائب ناظم تعلیمات حیدرآباد دکن)

۱۸۷۲ء میں مرحوم سید جمال الدین افغانی نے البرٹ ہال کلکتہ میں ایک لکچر دیا تھا جو آج پچاس سال سے زیادہ پرانا ہونے کے باوجود ہم مسلمانوں اور ہمارے علماء کی واقعی حالت سے اتنی ہی مطابقت رکھتا ہے جتنی اس وقت رکھتا تھا۔ علامہ مرحوم نے اس میں مسلمانوں کو جیسی صحیح تعلیم دی ہے وہ ہمارے لیے ایک روشن دلیل راہ ہے اور اگر ہم اور ہمارے علماء اس کی رہنمائی کو قبول کریں تو ہمارا دور تنزل بہت جلد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ ہم شکریہ کے ساتھ حیدرآباد کے جریدہ "المعلم" سے اس تقریر کو نقل کرتے ہیں۔

اے ہندی نوجوانو! تمہاری کثیر تعداد کو اس وقت یہاں دیکھ کر مجھے اس قدر مسرت ہوئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ تم فضل و کمال سے آراستہ اور تحصیل علم کی جد و جہد میں لگے ہوئے ہو۔ تم نونہالوں کو دیکھ کر میں کیسے خوش نہ ہوں تم اس سرزمین ہند کے سپوت ہو جو مہد انسانیت اور گہوارہ آدمیت ہے۔ انسانیت اس خطہ ارض سے تمام عالم میں پھیلی۔ تمہارا ہی وہ وطن ہے جہاں دائرہ معدل النہار معین ہوا تمہارا ہی وہ وطن ہے جہاں معدل النہار سے منطقۃ البروج کا تعین کیا گیا۔ اور یہ امر بدیہی ہے کہ جب تک تمہارے اسلاف علم ہندسہ میں کامل نہ ہوتے ان دو دائروں کا تعین نہ کر سکتے پس معلوم ہوا کہ علم حساب اور ہندسہ کے موجد ہندی ہی تھے۔ دیکھو یہ علم کس طرح ہند سے عرب اور عرب سے یورپ میں منتقل ہو گیا۔ تم اس سرزمین کے ہونہار ہو جو ایک زمانہ میں قوانین اور آداب عالم کے لیے شہرۂ آفاق تھی اور دنیا ان امور میں اس کی خوشہ چینی کرتی تھی۔ مثلاً مجموعہ قوانین ملت روما کو ڈرو ما کو دیکھو جو تمام فرنگی کوڈوں کی ماں کہلاتی ہے۔ اس کے اکثر اصول تمہارے چاروں وید اور شاستر سے لئے گئے ہیں۔ اسی طرح شعر و سخن فلسفہ میں تمہارے اسلاف کا وہ درجہ تھا کہ یونانیوں نے ان کی شاگردی کی۔ مثلاً ایک نامی گرامی شاگرد فیثاغورس گذرا ہے کہ جس نے یونان میں علوم و معارف کے وہ سب پھول بکھیرے جو اس نے ہند کے گلشن علوم سے چنے تھے۔

خاک ہند وہی ہے اور ہوا وہی اور تم نوجوان جواب موجود ہو اسی مٹی اور پانی کے بنے ہوئے ہو۔ میرے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ تم خواب گراں سے بیدار ہو کر اپنے آباؤ اجداد کے ورثہ کے جانب رجوع اور ان کے بوئے ہوئے درختوں کے پھل چننے کے لیے کمربستہ ہو گئے ہو۔

نوجوانو! اب میں چاہتا ہوں کہ علم و تعلیم کے متعلق تم سے کچھ کہوں۔ علم کے متعلق گفتگو کرنا آسان کام نہیں۔ علم کے لیے کوئی حد و پایاں نہیں۔ علم کی خوبیاں لاانتہا ہیں۔ انسانی افکار محدود ہیں۔ لاانتہا کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ علاوہ اس کے حکماء اور علماء علم کی تعریف اور فضائل علم پر دفتر کے دفتر لکھ چکے ہیں۔ پس میرے لیے کس قدر مشکل ہے کہ اس بحث پر زبان کھولوں لیکن بغیر کچھ کہے رہا نہیں جاتا۔ آگاہ ہو کہ سلطان عالم علم ہے بغیر علم کے سلطنت اور حکومت کسی کو ملی ہے۔ نہ اب مل سکتی ہے اور نہ آئندہ ملے گی۔

فاتحین کلدانیاں پر نظر ڈالو یہ وہ لوگ تھے جو حدود تاتار و ہند کے قریب پہنچ گئے تھے یہ فتوحات کلدانیوں کی وجہ سے نہ ہوئیں بلکہ فی الحقیقت علم و دانش کی فتح تھی۔

مصریوں کو دیکھو جنہوں نے اپنے ملک کو اس قدر وسعت دی تھی کہ بین النہرین (میسوپوٹامیا) اور ایک روایت سے ہندوستان تک ان کی حکومت کے ڈنکے بج چکے تھے۔ یہ مصری نہ تھے جنہوں نے حکومت کی بلکہ ان کا علم تھا۔

فینیقیا کی حالت پر غور کرو کہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ کس طرح انگریزی جزائر اور بلاد ہسپانیہ اور پرتگال اور یونان پر اپنا سکہ بٹھایا۔ حقیقت میں قوت فینیقیوں کی نہ تھی۔ بلکہ وہ ان کا علم تھا جس نے ان کی قوت اور طاقت کو اس قدر بڑھا دیا تھا۔ وہ اسکندر نہ تھا جو کہ یونان سے ہندوستان آیا اور ہندیوں پر غلبہ پایا۔ بلکہ جس چیز نے ہندیوں کو شکست دی وہ یونانیوں کا علم تھا۔

یہ فرنگی جو اب ہر جگہ عمل دخل کئے ہوئے ہیں اور حکمرانی کر رہے ہیں مثلاً انگریز ہند میں فرانسیسی مراکش میں تو در اصل انگریزوں یا فرانسیسیوں کی حکومت نہیں ہے۔ بلکہ علم ہے جو ہر جگہ ان کی عظمت و شوکت ظاہر کر رہا ہے اور جس کے ذریعہ یہ آئے دن دست درازی اور ملک گیری کرتے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جہل کو علم کے مقابلہ میں ہمیشہ ذلت و خواری نصیب ہوئی ہے۔ جہلا ہمیشہ علماء کے دست نگر محتاج اور محکوم رہے ہیں۔ پس حقیقتاً علم کی حکمرانی دنیا میں رہی اور رہے گی۔ علم وہ بادشاہ ہے کہ جس کی بادشاہی کو کبھی زوال نہیں ہوا۔ البتہ یہ بادشاہ اپنے پایۂ تخت کو بدل لیا کرتا ہے۔ اس نے کبھی مشرق کو دارالخلافہ بنایا تو کبھی مغرب کو۔

حکومت کو چھوڑ کر اگر ثروت و دولت پر ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملک کی دولت و ثروت نتیجہ ہوتی ہے تجارت صناعت اور زراعت کا۔ فن زراعت بغیر علم فلاحت و علم کیمیا و نباتات و ہندسہ حاصل نہیں ہوتا۔ صناعت حاصل نہیں ہوتی جب تک طبیعیات، کیمیا، جر اثقال، ہندسہ اور حساب پر دسترس نہ ہو۔ تجارت مبنی ہے صناعت و زراعت پر۔ پس معلوم ہوا کہ تمام ثروت اور دولت نتیجہ ہے علم کا۔

انسان کی برتری دوسری مخلوقات پر اس کے علم کی وجہ سے ہے اگر انسان سے علم کا جوہر مفقود ہو جائے تو پھر انسان اور حیوان میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ علم کی یہ قوت ہے کہ ایک کو دس کی اور ہزار کو دس ہزار کی قوت عطا کرتا ہے یعنی ایک عالم دس جہلا اور ہزار علماء دس ہزار جہلا پر بھاری ہوتے ہیں۔ پس ہر حکومت کے لیے لازم ہے کہ اپنی بقا فلاح اور بہبود کے لیے تاسیس علوم اور نشر معارف میں کوشاں رہے جس طرح ایک باغبان کے لیے لازمی ہے کہ اپنے فائدے کے لیے ہمیشہ درختوں کی رکھوالی کرے۔ اور بموجب قانون فلاحت زمین کی تسطیح اور نباتات اور اشجار کی دیکھ بھال کرتا ہے اسی طرح حکام کو لازم ہے کہ رعایا کی تعلیم میں کوتاہی نہ کریں۔ اور بخل سے کام نہ لیں۔ اگر کوئی بادشاہ جہلا و حمقا کا حکمران ہو تو اس کے لیے کون فخر کا مقام ہے اور اس حکومت کو حکومت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ علم کے مراتب تم سے بیان کروں۔ ہر علم کا ایک خاص موضوع ہوتا ہے اور ہر علم اپنے موضوع کے لوازم اور عوارض کے سوائے اور دوسرے امور سے بحث نہیں کرتا۔ مثلاً علم طبیعیات بحث کرتا ہے ان اجسام اور ان کی کیفیات اور خواص سے جو عالم خارج میں موجود ہیں اور دوسرے امور سے جو عالم انسانی میں موجود ہیں اس کو کوئی مطلب نہیں علم کیمیا اجسام کے ان خواص کے متعلق ہے جس سے ان میں تحلیل و ترکیب واقع ہوتی رہتی ہے۔ علم نباتات میں صرف نباتات سے بحث ہوتی ہے۔ اور اسی طرح دوسرے علوم کا حال ہے اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ علوم مختلفہ کا تعلق ایک دوسرے سے ہے یعنی کسی ایک علم کے حاصل کرنے کے لیے اور علوم کے بعض امور سے واقف ہونا ضروری ہے۔ کوئی علم ایسا نہیں جو اپنی حفاظت کرے اور عالم انسانی کو نفع بخش سکے۔ مثلاً حساب اور ہندسہ اور جغرافیہ اور تاریخ کا ارتباط دیکھو کہ حساب کے بغیر ہندسہ اور جغرافیہ کے بغیر تاریخ کی تعلیم ممکن نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسا بھی کوئی علم چاہیئے جو سب علوم کے لیے بمنزلہ روح رواں ہو اور ان کی صیانت کرے۔ اور ان کی ترقی کا سبب ہو سکے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ ۱ عہ نمونہ ۲ — منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت بہ محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے بطول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ۔/۸/۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۔/۸/۱۰ مصارف برشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۲۵ روپیہ۔

الدر المختار شرح تنویر الابصار مع رد المحتار کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول حنائی کاغذ قیمت ۔/۸/۱۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصری سفید چکنا کاغذ قیمت ۲۸ روپیہ

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔/۸/۳۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا اور عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالہ جات درست ہیں۔ یہ کتابیں ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ تورات و زبور و انجیل میں مکہ کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور حکمتیں سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۸ (آنے)

(۲) الجمال و الکمال
تفسیر سورۃ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ نقلی اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب کر کے مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲ (آنے)

(۳) رحمۃ للعالمین
سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے مدنین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول عہ جلد دوم ... علاوہ محصول ... درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ:
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر اللہ دروازہ ... پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... محصول ڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیری ضلع سورت

نار کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی

اگر سب اعلان مفید ثابت ہو تو آپ کی شناسیت سے کام لیجیے

بارہ سال سے ملک کے ہر گوشے میں استعمال ہو رہی ہے ... ہزار سے زائد سارٹیفکٹ ... اور گورنمنٹ ... رجسٹرڈ ہے

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن کا ایجاد کردہ

دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی و متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر ڈاک محصول ۶ر

کلورڈائن

(پیچش اور مروڑ کی اصلی دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد و مروڑ خواہ کسی صورت میں ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے اسہال آنتوں کے دست پیچش مروڑ پیٹ میں درد یا ہیضہ کیلئے کلورڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے دوا منگوائی ہے قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶ر

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: ڈاکٹر بودھ دیو سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

محرم کی رسوم بدعیہ

مسلمانوں میں جہالت اور مشرک قوموں سے اختلاط کے باعث جو رسوم بدعیہ داخل ہوگئی ہیں ان میں غالباً سب سے زیادہ مذموم رسمیں وہ ہیں جو محرم پر کی جاتی ہیں اور رسمیں تو ایسی ہیں جو کسی ایک حیثیت سے ناجائز ہیں۔ مثلاً کسی میں اسراف ہے۔ کسی میں مشرکین کی تقلید ہے۔ کسی میں شعائر اسلامی کی توہین ہے مگر یہ محرم کی رسمیں ایسی ہیں کہ ان میں تمام رسموں کے معائب مع شیئ زائد داخل ہیں اور ان کا کوئی فعل بھی ایسا نہیں ہے جو شریعت اسلامی کے نزدیک جائز ہو۔ لکڑی اور کاغذ کے تمثال بنانا۔ براق و علم اٹھانا۔ باجے گاجے کے ساتھ ان کے جلوس نکالنا مرثیہ پڑھنا رونا۔ پیٹنا۔ سبیلیں لگانا اور بے فضول روپیہ خرچ کرنا یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو شریعت کے بالکل خلاف ہیں اور ان کے ناجائز ہونے پر تمام گذشتہ و موجودہ علمائے اسلام کا ایسا اتفاق ہے کہ شاید توحید و رسالت کے بعد کسی اور مسئلہ پر ایسا اتفاق نہ ہوگا۔

اصلیت کے اعتبار سے ان رسموں کو اگر دیکھا جائے تو صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کے عہد میں جن سے زیادہ امام حسین علیہ السلام کی محبت کسی اور کو نہیں ہو سکتی۔ ان کا کوئی وجود نہیں نظر آتا۔ ان کے بعد ائمہ مجتہدین کے عہد میں بھی ان رسموں کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسلام کی تین چار صدیوں میں جبکہ شریعت اپنے اصلی رنگ میں زندہ تھی اور دین حنفی کے بہترین پیرو دنیا میں موجود تھے ہمیں اس قسم کا ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت کی یادگار میں ماتم کا کوئی دن مقرر کیا گیا ہو۔ نوحہ خوانی کی مجلس گرم کی گئی ہوں یا تعزیے جلوس نکالے گئے ہوں۔ اور سبیلیں لگا کر انہیں سجایا گیا ہو۔ تاریخ جہاں تک ہمیں مدد دیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے عاشورا کے دن ماتم کی رسم شروع کی وہ وہ شخص تھا جس کی گردن پر دوسرے بیشمار گناہوں کے علاوہ بغداد کی مسجد جامع پر صحابہ کرام کے لئے لعنت کے الفاظ لکھوانے کا بار بھی ہے اس سے ہر شخص خود اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ کیسی ناپاک رسم ہے۔ جسے مسلمانوں نے مقدس سمجھ کر اختیار کر رکھا ہے۔

پھر سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان افعال کا جو مقصد بیان کیا جاتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف اثر رکھتے ہیں۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ہمیں حضرت امام حسین اور ان کے بیگناہ ساتھیوں کی مظلومی اور ان کی اس طرح شہادت کا رنج ہے۔ مگر اس رنج کے اظہار کے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ان سے انتہائی خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور محرم کی رسمیں دیکھ کر کوئی خالی الذہن شخص یہ خیال ہی نہیں کر سکتا کہ یہ کسی مقدس بزرگ کی شہادت کا رنج ہے۔ کیا باجے گاجے کے ساتھ تعزیہ نکالنا۔ اور اس پر خوب چراغاں کرنا رنج کی علامت ہے؟ کیا کھیل کود اور پٹے بازی کے فن دکھانا رنج کی علامت ہے؟ کیا شربت پینے اور خوب مٹھائیاں اڑانے سے رنج ظاہر ہوتا ہے؟ کیا اس اہتمام سے جو محرم کی تیاریوں میں ہفتوں پہلے سے کیا جاتا ہے۔ اس شور و غل سے جو محرم کے میلوں ٹھیلوں میں برپا ہوتا ہے۔ ان تماشوں سے جو محرم کے دس دنوں میں نکالے جاتے ہیں اور ان جگمگٹوں سے جو سڑکوں پر تعزیوں کی شان اور سبیلوں کی سجاوٹیں دیکھنے کے لئے نظر آتے ہیں کسی قسم کے رنج و غم کی علامت ظاہر ہوتی ہے؟ اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے اور اس کے مرنے پر لوگ اس قسم کے جلوس نکالیں اور ایسی زینت و آرائش کریں تو کیا اسے ہمدردی پر محمول کیا جائیگا یا شدید دشمنی اور انتہائی شقاوت قرار دیا جائیگا؟ شاید کوئی بھی ہوتی سے ہوتی عقل کا انسان بھی ان باتوں کو رنج و غم کی علامت نہیں سمجھ سکتا۔ اگر حیف ہے ان لاکھوں مسلمانوں کی عقل پر جو بیدردانہ حسین کی شہادت پر یہ طریقہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس حماقت میں مبتلا ہیں کہ یہی ان کا "سوگ" ہے۔

ان خلاف شریعت رسوم کے انسداد کے لئے اودھ کے چند مخلص مسلمان سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے فتاویٰ کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس میں فرنگی محل، بریلی، بدایوں، بہار، بھوپال، حیدرآباد، دیوبند اور دیگر اقطاع ہند کے تقریباً ۶۰ ممتاز ترین علماء کے مفصل فتوے شامل ہیں۔ اور ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شدید اختلاف عقائد کے باوجود ہندوستان کے تمام مختلف الخیال علماء اس بات میں متفق ہیں کہ محرم کی رسوم ازروئے شریعت ناجائز اور ان پر عمل کرنے والے گنہگار ہیں۔ علماء دور حاضر کے علاوہ گذشتہ عہد کے جلیل القدر علماء اور پیشوایان اہل سنت کے فتاویٰ بھی اس مجموعہ میں درج کئے گئے ہیں جن میں سے بعض بزرگان دین بھی ہیں جن کی ارادتمندی کا آج سارا ہندوستان دم بھرتا ہے۔ اس باب میں خصوصیت کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

ایک گروہ نے عاشورا کے روزہ اور اس یوم عظیم کی بزرگی پر یہ اعتراض کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے قتل کے باعث اس دن کا روزہ ناجائز ہے۔ اس دن تو تمام مسلمانوں کو ماتم کرنا چاہیئے۔ اور ان کا یہ قول خطا ہے۔ [illegible] نفقہ اور صدقہ و خیرات کا حکم دیتا ہے۔ حالانکہ اس طرح جماعت مسلمین [illegible]

جو شخص یوم عاشورا کے متعلق ایسا کہتا ہے وہ خطا دار ہے اور اس کا طریقہ قبیح و فاسد ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی شہادت کے لئے دنیا کے تمام دنوں میں وہ دن اختیار کیا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ اشرف اعظم، اجل اور ارفع ہے تاکہ ان کے درجات کو اور زیادہ بلند کرے اور انہیں شہید شدہ خلفاء راشدین کے مدارج تک پہنچائے۔ اگر ان کی شہادت کے دن کو ماتم کا دن بنانا جائز ہوتا تو پیر کا دن اسکا زیادہ مستحق تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کی روح قبض کی (غنیۃ الطالبین جلد ۲ ص ۳۸)

اسی طرح ہندوستان کے امام المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں کہ:-

اہل سنت کا دستور یہ ہونا چاہیئے کہ روز عاشورا کو فرقہ رافضیہ کی نکالی ہوئی بدعتوں مثل مرثیہ و ماتم و نوحہ وغیرہ سے احتیاط کریں کیونکہ یہ کام مومنوں کے نہیں ہیں ورنہ اگر یہ افعال جائز ہوتے تو اس غم و الم کا سب سے زیادہ حقدار خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وفات تھا۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ ہے کہ:-

عشرہ محرم میں تعزیہ داری اور ضریح و تصویر وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے کیونکہ تعزیہ داری سے مراد یہ ہے کہ زینت اور لذتوں کو ترک کیا جائے اور رنجیدہ و غمگین صورت بنائی جائے یعنی سوگوار عورتوں کی طرح بیٹھا جائے۔ حالانکہ مرد کے لئے ایسی کوئی صورت شریعت سے کہیں ثابت نہیں ہوتی۔ اور تعزیہ داری جس طرح کہ اہل بدعت کرتے ہیں۔ بدعت ہے۔ اسی طرح ضریح اور تصویر، تابوت اور علم وغیرہ نکالنا بھی بدعت ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ بدعت حسنہ نہیں ہے جس میں آدمی ماخوذ نہیں ہوتا۔ بلکہ بدعت سیئہ ہے اور بدعت سیئہ کی کیفیت یہ ہے کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے مثل (امور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم) اور ایسی بدعت نکالنے والے کے متعلق یہ حکم ہے کہ اس کی بدعت آسمان سے لعنت خداوندی میں گرفتار رہتی ہے۔ اور اس کی کوئی عبادت خواہ فرض ہو یا نفل مقبول نہیں ہوتی چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً (جس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی یا ایسی بات نکالنے والے کو پناہ دی اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ اس کی طرف سے کسی عمل کو بدلہ میں قبول نہ کرے گا) اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس میں موجود نہ تو وہ مردود ہے)

ان بدعات کے حق میں اگر کسی جماعت سے تائید کی امید ہو سکتی تھی تو وہ علماء بریلی تھے کیونکہ وہ اکثر ایسی چیزوں کی تائید کرتے ہیں جو عوام کو پسند ہیں۔ مگر علمائے اسلام انہیں بدعت قرار دیتے ہیں لیکن اہل بدعت کو یہ دیکھ کر مایوسی ہوگی کہ بریلوی جماعت بھی اس معاملہ میں ان کی تائید نہیں کرتی بلکہ سختی کے ساتھ ان بدعات سے مسلمانوں کو روکتی ہے۔ چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتویٰ ہے کہ:-

"علم تعزیہ بیرق مہندی جسطرح رائج ہیں بدعت ہیں اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی۔ تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روائی سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اس سے منت ماننا اور حماقت۔ اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم۔ مسلمانوں کو ایسی حرکات و خیالات سے باز آنا چاہیئے"

مولوی مصطفےٰ رضا خاں صاحب کا فتویٰ ہے کہ:-

"تعزیہ بنانا بدعت۔ اس سے شوکت و دبدبہ اسلام نہیں ہو سکتا مال کا ضائع کرنا ہے اس کیلئے سخت وعید آئی ہے مسلمانوں کو ان دونوں باتوں سے خدا محفوظ رکھے"

ان تمام فتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن امور کو مسلمان عین اظہار عقیدت سمجھ کر کرتے ہیں وہ تمام علمائے اسلام کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہیں اور انکے ارتکاب سے سخت گناہ لازم آتا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ فتاویٰ کے اس مجموعہ کو جسکا نام "محرم اور تعزیہ داری" ہے منگا کر پڑھیں اور کثرت سے جاہل مسلمانوں میں اسکی اشاعت کریں تاکہ انکے عقائد و اعمال درست ہوں۔ اسکے ملنے کا پتہ ہے دفتر اخبار سچ لکھنؤ ہے۔

دہلی ہندو سبھا کی تجاویز

پراونشل ہندو سبھا دہلی نے اپنے ۱۰ جولائی کے جلسہ میں جو تجاویز منظور کی ہیں ان میں سب سے زیادہ لغو اور گمراہ کن تجویز ملک دیوی دیال صاحب کے متعلق ہے۔ ملک صاحب کے متعلق مسلمانوں میں جو عام شکایت پیدا ہوگئی ہے اسے ہندو سبھا کے ارکان یہ رنگ دیکر بے وقعت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان کسی ہندو کو کوتوالی کا انچارج نہیں دیکھ سکتے۔ حالانکہ مسلمانوں کی شکایات قطعاً کسی ہندو مسلم تعصب کی بنا پر نہیں ہیں۔ ملک صاحب سے گذشتہ فرقہ وارانہ نزاعات کے دوران میں جو شدید انتظامی غلطیاں صادر ہوئی ہیں ان سے صاف طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ دہلی جیسے شہر کے انتظام کی قابلیت نہیں رکھتے اور انتظام کی ناقابلیت ایسی چیز ہے جس کا ہر امن پسند انسان کو شاکی ہونا چاہیئے بشرطیکہ اس کی آنکھوں پر مذہبی جانبداری کا پردہ پڑا ہوا نہ ہو۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اب تک کسی مسلمان اخبار یا اسلامی انجمن نے ملک صاحب کی نیت پر حملہ نہیں کیا، اور نہ کسی نے ان پر یہ الزام عائد کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ قصداً مفسد ہندوؤں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ البتہ یہ بالاعلان کہا گیا ہے کہ ان کی غفلت سے بدمعاشوں کو شرارت کا موقع مل گیا اور مسجد تہور خاں پیران کے فیصلہ کی غلطی سے ایک چھوٹی سی بات بہت بڑے جھگڑے کی صورت میں منتقل ہوگئی۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس کافی سے زیادہ موجود ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دہلی میں کوئی پولیس افسر خواہ وہ باہر کا کتنا ہی تجربہ رکھتا ہو، اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اسے خود اس شہر کا کافی تجربہ نہ ہو کیونکہ یہاں کے حالات دوسرے مقامات سے بالکل مختلف ہیں۔ ملک صاحب کے متعلق ہر شخص کو معلوم ہے کہ وہ دہلی کا کوئی خاص تجربہ نہیں رکھتے۔ ان کی ملازمت کا بڑا حصہ باہر کے چھوٹے چھوٹے مقامات میں گذرا ہے ان کے لئے یہاں کے انتظامات پر حاوی ہونا اور یہاں کے شورہ پشتوں کی ایک بڑی جماعت پر قابو رکھنا مشکل ہے۔ اسی بنا پر وہ یہاں کے غیر معمولی حالات میں کام کرنے کے ناقابل ثابت ہوئے ہیں اور گذشتہ فساد کے ایام میں ان کی ناکامی اسقدر صاف ظاہر ہو گئی ہے کہ خود حکام دہلی بھی اسے محسوس کرتے ہیں۔ اس بات کو فرقہ وارانہ منافرت کا رنگ دیکر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا بالکل بے سود

آقائے مؤید الاسلام کا اخراج

آقائے سید جلال الدین الحسینی مؤید الاسلام نے جریدہ "حبل المتین" کے ذریعہ دنیائے اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں ان سے دنیا کا کوئی واقف کار آدمی بے خبر نہ ہوگا۔ اس لئے آقائے موصوف کا ہندوستان کو چھوڑنا اور "حبل المتین" کا بند ہو جانا نہ صرف ہندوستان کے لئے بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لئے افسوس کا باعث ہے۔ چونتیس برس کا عرصہ گذرا کہ آقائے مؤید الاسلام نے ہندوستان میں آکر فارسی کا ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا تھا اور اس کا نام "حبل المتین" رکھا تھا۔ اس وقت سے لیکر آج تک اس اخبار نے آزادی اور حریت کی روح کو ترقی دینے کے لئے جس حیرت انگیز استقلال و ایثار کا ثبوت دیا ہے وہ اسکا مستحق ہے کہ ان کے دوست اور دشمن دونوں اس کا اعتراف کریں چونکہ مؤید الاسلام ایران کے اس سیاسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمیشہ جمہوریت کا حامی رہا ہے اور ایران کے اندر روسی و برطانی دسیسہ کاریوں کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا اس لئے حبل المتین کی پالیسی شروع ہی سے یہ تھی کہ حریت کامل کے لئے صدا بلند کی جائے تاکہ ایران و ہندوستان کے باشندوں میں آزادی کا صحیح جذبہ پیدا ہو۔ حکومت کو یہ روش نہ پسند آ سکتی تھی اور نہ آئی چنانچہ ایک عرصہ تک وہ سید صاحب کے راستہ میں شدید روکاوٹیں پیدا کرتی رہی مگر جب اس نے دیکھا کہ وہ مشکلات کے باوجود استقلال کے ساتھ اپنے کام کو انجام دے رہے ہیں تو آخرکار اس نے سید صاحب کو یہ اطلاع دیدی کہ انہیں جلد جلاوطن کر دینے کی تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ حکومت کے نزدیک ان کے اخبار کا لہجہ برطانیہ کے مخالف ہے۔ اس دھمکی کو سننے کے بعد انہیں خود یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ وہ ہندوستان چھوڑ دیں۔

آقائے مؤید الاسلام کی عمر اس وقت ساٹھ سال کی ہے اور اپنی تمام عمر میں انہوں نے مذہب اور حریت کی خاطر جو جان توڑ محنت کی ہے اس کا ضروریہ تقاضا ہے کہ اب وہ آرام فرمائیں مگر شاید ان کا جذبہ قومیت انہیں کبھی بھی آرام کی فرصت نہ دیگا۔ باوجود اس کے کہ کچھ عرصہ سے ان کی بصارت جاتی رہی تھی وہ "حبل المتین" کی ادارت کا فرض خود انجام دیتے تھے۔ اور اگر ان کی دو بیٹیاں جو کلکتہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اور بی۔ اے کی ڈگریاں حاصل کر چکی ہیں اس فرض کی ادائیگی میں ان کی معاون نہ ہوتیں تو غالباً ان کی صحت بالکل ہی تباہ ہو چکی ہوتی۔ ہندوستان کی حکومت نے آقائے ممدوح کے ساتھ یہ غیر منصفانہ طرز عمل اختیار کرکے ایک ایسے فارسی اخبار کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جو نہ صرف ہندوستان ہی میں فرد تھا بلکہ تمام دنیا کے فارسی جرائد میں ایک نہایت ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ شاید اس فیصلہ سے عمال حکومت اپنے دل میں بہت خوش ہوں۔

حیدرآباد میں عیسائیت کی ترقی

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ آسٹریلیا کے اخبار "دی ایج" کے اس نوٹ کا ترجمہ درج کیا گیا ہے جو اس نے حیدرآباد میں ریورنڈ مسٹر بلنگٹن کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں تقریباً ۵ لاکھ ایسے آدمی موجود ہیں جنمیں تبدیل مذہب کی استعداد پائی جاتی ہے۔ اور اگر انہیں دیوتاؤں کی پرستش سے نکالنے کی کوشش کی جائے تو اس میں کامیابی ممکن ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ خود ہمارے ملک میں ایک اسلامی حکومت کے اندر اشاعت اسلام کا اتنا بڑا میدان موجود ہے اور ہم اس سے ناواقف ہیں، حالانکہ ایک عیسائی مشنری ہزاروں میل سے آکر نامساعد حالات کا مقابلہ کرکے دیہاتی زندگی کی تکلیفیں برداشت کرکے اسے دریافت کرتا ہے اور اپنی قوم کو اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ تاہم اگر اب بھی ہماری تبلیغی انجمنیں اس طرف متوجہ ہوں اور حیدرآباد میں اپنے مبلغین بھیجکر اس قوم میں تبلیغ اسلام کی کوشش کریں جسے ریورنڈ بلنگٹن نے "شیطان پرست" سے تعبیر کیا ہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ گمراہ انسانوں کی ایک بہت بڑی جماعت صراط مستقیم پر آجائے گی۔ اس معاملہ میں خود ریاست کے مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کیلئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ (منیجر)

بقیہ صفحہ اوّل

میرے خیال میں جو علم بمنزل روح جامع ہو سکتا ہے وہ فلسفہ یعنی حکمت ہے۔ کیونکہ فلسفہ ہی وہ چیز ہے جس کا موضوع عام ہے جو انسان کو لوازم انسانی سے باخبر کرتا اور دوسرے علوم کے حاصل کرنے کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر کسی قوم میں فلسفہ کا وجود نہ ہو اور دوسرے ایسے علوم موجود ہوں جن کے موضوع خاص ہیں تو یہ علوم ایک قرن بھی زندہ نہ رہیں گے۔ اور وہ قوم بغیر روح فلسفہ کے دوسرے علوم سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گی۔ مصر اور روم میں مدارس کو قائم ہوئے ساٹھ سال گذر چکے لیکن تعلیم میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوئی۔ اور اس کا سبب کیا ہے یہی کہ نصاب میں فلسفہ کی تعلیم شریک نہیں کی گئی۔ اگر جسم تعلیم میں فلسفہ کی روح پھونک دی جاتی تو اسوقت تک بلاد فرنگستان کے یہ لوگ محتاج نہ رہتے۔ اور اپنے ممالک کی اصلاح کی جانب گامزن ہو جاتے اپنی اولاد کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بلاد فرنگ نہ بھیجتے ایران کے دار العلوم اور مدارس کے لئے فرنگی مدرسین بلانے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

جب کسی قوم میں فلسفہ کی روح آجاتی ہے تو اس کو دوسرے علوم حاصل کرنے کی جانب مائل اور راغب کر دیتی ہے۔ صدر اول کے مسلمان موجودہ علوم کے لحاظ سے تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن اسلام نے کچھ ایسی فلسفہ کی روح ان میں پھونک دی تھی کہ اس کے واسطہ سے مسلمان خاص علوم کے حاصل کرنے پر مجبور رہوگئے۔ اور نتیجہ مختلف طور پر وہ عبور حاصل کر لیا جو یادگار روزگار ہو گیا۔

فلسفہ ہی وہ چیز ہے جو انسان کو انسان بناتا اور انسان کا شرف دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں ظاہر کرتا ہے جب کسی قوم سے فلسفہ کی روح پرواز کر جاتی ہے تو پھر اس میں ادبار و انحطاط کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور اس قوم سے بتدریج مختلف علوم و فنون مفقود ہونے لگتے ہیں۔ معاشرت بگڑ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ قعر مذلت میں جا پڑتی ہے۔

یہاں تک تو میں نے علوم کے مراتب اور فلسفہ کے فوائد بیان کئے اب چاہتا ہوں کہ اس دور کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر نظر ڈالوں۔

صاحبو! اِس زمانہ مسلمانوں کی تعلیم کا طریقہ شروع سے آخر تک بگڑا ہوا ہے مثلاً عربی کو لیجئے عربی تعلیم کا مفہوم علم نحو کا حاصل کرنا سمجھا جاتا ہے۔ علم نحو کے حاصل کرنے کا اصلی منشا اور مقصد یہ ہے کہ صحیح طور پر زبان کا بولنا اور لکھنا پڑھنا آجائے اور بس لیکن مسلمان طلبا کا تمام وقت اس کی لایعنی بحثوں اور فیلسوفانہ افکار میں صرف ہو جاتا ہے اور عمر بھر عربی پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو عربی میں دو جملے صحیح بول سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں حتیٰ کہ دو سطر بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے۔

علم معانی و بیان جس کو ادبیات کہتے ہیں اور جس کی تحصیل سے انسان منشی خطیب اور شاعر ہو سکتا ہے اس کا یہ حال ہے کہ عمر تمام پڑھنے کے بعد روزمرہ کی گفتگو پر بھی طالب علم قادر نہیں ہوتا۔

علم منطق جو میزان افکار کہا جا سکتا ہے اور انسان کو حق اور باطل صحیح اور فاسد کا امتیاز کرنے پر قادر کرتا ہے اس کا اثر مسلمان منطقیوں پر یہ ہوا کہ ان کے دماغ ممکنہ خرافات اور واہیات سے مملو پائے جاتے ہیں اور ان کے اور بازاریوں کے افکار میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔

علم حکمت جس کا تعلق موجودات خارجیہ کے اصول کی بحث سے ہے اور جو ان کے علل و اسباب۔ لوازم و ملزوم کو بیان کرتا ہے اس میں مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے کہ صدریٰ اور شمس البازغہ پڑھ لیا اور خود کو حکما سمجھنے لگے حالانکہ دائیں بائیں کا فرق نہ معلوم ہوا اور اتنی بھی صلاحیت پیدا نہ ہوئی کہ معلوم کرسکیں کہ خود کیا ہیں کون ہیں اور ان کو دنیا میں کیا کرنا چاہیئے۔ کبھی بھولے سے بھی نہ پوچھا کہ آخر یہ تار برقی کیا ہے۔ کشتی بخاری کیا چیز ہے ریل کیسے بنی اور چلتی ہے۔

صاحبو! میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی جب میں ان لوگوں کا خیال کرتا ہوں جو چراغ لے کر شام سے صبح تک شمس البازغہ کا مطالعہ کرتے ہیں اور کبھی اس بات پر غور نہیں کرتے کہ اگر چراغ کی چمنی نکال دی جائے تو کیوں چراغ دھواں دینے لگتا ہے اور چمنی رکھ دینے سے دھواں موقوف کیوں ہو جاتا ہے۔ تف ہے ایسے حکماء پر اور تف ہے ایسی حکمت پر حکیم وہ ہے جو حوادث اور اجزائے عالم پر غور کرسکے نہ کہ اندھوں کی طرح راستہ چلے جن کو منزل مقصود سجھائی نہیں دیتی۔

مسلمانوں کا علم فقہ حاوی ہے تمام حقوق بلدیہ اور دولیہ پر پس چاہیئے تھا کہ ہر فقیہ صدر اعظم یا سفیر کبیر ہو سکتا حالانکہ ہم اپنے فقہا کو دیکھتے ہیں کہ اپنے گھروں کا انتظام کرنے سے قاصر ہیں اور اپنی بلاہت کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔

علم شریعت درحقیقت حکمت قوانین سے واقف کرتا ہے اور مختلف احکام کے علل منفعت اور مضرت کو ظاہر کرتا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ ہمارے شارعین قوانین و قواعد مدنیت کے سمجھنے سے محض عاری ہیں۔

بہرحال ہمارے علما کی حالت ایک باریک فتیلہ کی ہے کہ اس پر ایک کمزور شعلہ ٹمٹما رہا ہے جو نہ تو اپنے اطراف کو روشنی پہونچا سکتا ہے اور نہ دوسروں تک اس کی روشنی پہونچ سکتی ہے عالم اگر حقیقی عالم ہو تو اس کی مثال ایک نور کی ہو سکتی ہے کہ جس کی روشنی تمام عالم پر پھیلتی ہے اگر تمام عالم کو منور نہ کرے تو قلّا اپنے گھر یا اپنے قریہ یا اپنے شہر کو وہ روشن کر سکتا ہے۔ یہ ہمارے علما کیسے ہیں کہ چراغ کے نیچے اندھیرے کی مثال ان پر صادق آتی ہے!!

افسوس اور عجب تو یہ ہے کہ ہمارے علما نے علم کی دو قسمیں قرار دے رکھی ہیں ایک کو علم مسلمانان اور دوسرے کو علم فرنگ سمجھتے ہیں اور اس طرح بعض مفید علوم کے حاصل کرنے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ علم وہ شریف چیز ہے جو کسی طائفہ سے مخصوص نہیں اگر کوئی طائفہ یا قوم مشہور اور معروف ہوتی ہے تو علم کے ہی سبب سے اور انسان اگر پہچانے جاتے ہیں تو علم و فضل کی وجہ سے نہ کہ علوم و فنون انسانوں کی وجہ سے۔ کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ مسلمان ان علوم کو جو ارسطو اور افلاطون سے منسوب ہیں غایت رغبت کے ساتھ سیکھتے ہیں لیکن اگر غالیلہ (گلیلو) نوتون (نیوٹن) اور کپلر کے علوم کی جانب ان کی توجہ مبذول کرائی جائے تو اس کو کفر سمجھتے ہیں۔

حق وہ ہے جو دلیل و برہان رکھے۔ جو علما علوم و معارف کے حاصل کرنے کے لئے منع کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حفاظت اسلام کر رہے ہیں حالانکہ فی الحقیقت وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ وہی مسلمان اسلام کے محافظ ہو سکتے ہیں جو علوم و معارف مختلفہ سے آشنا اور واقف ہوں۔

امام غزالی اپنی کتاب منقذ من الضلال میں لکھتے ہیں کہ

"آں شخصیکہ میگوید کہ دیانت اسلامیہ منافی ادلہ ہندسیہ و براہین فلسفیہ و قواعد طبیعیہ است
آں شخص دوست جاہل اسلام است و ضرر ایں دوست جاہل برا اسلام زیادہ است از ضرر زندیقہا
و دشمن ہائے اسلام۔ چہ اکہ قواعد طبیعیہ و براہین ہندسیہ و ادلہ فلسفیہ از جملہ بدیہیات است
پس کسے کہ گوید کہ دین منافی بدیہیات است
پس لامحالہ حکم بر بطلان دین خود کردہ است"

الحاصل مسلمانوں کی اصلاح اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ہمارے رؤساء دین خود اپنی اصلاح نہ کریں اور علوم و معارف سے خود بہرہ ور نہ ہوں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پہلے خرابی و تباہی ہمارے علماء اور رؤساء دین میں واقع ہوئی اور ان سے یہ عام امت میں سرایت کرتی گئی۔

اعتذار

افسوس ہے کہ وافدین حجاز کی سرگذشت سفر کا سلسلہ دفعۃً رک گیا۔ اس ہفتہ کی ڈاک سے بھی مولوی عمر دراز بیگ صاحب کا کوئی خط وصول نہیں ہوا۔ جناب مولانا احمد سعید صاحب کا ایک مختصر سا گرامی نامہ آیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم تفصیلی حالات بھیج رہے ہیں مگر وہ تفصیلی حالات خط کے ساتھ نہیں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو راستہ میں انہیں روک لیا گیا یا ڈاک میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ اتوار کی ڈاک سے ضرور بقیہ حالات وصول ہو جائیں گے، اور اشاعت آئندہ میں اس کو درج کیا جا سکے گا۔

(ایڈیٹر)

شرقیات

عالم اسلامی

ایران

ایرانی پارلیمنٹ کا افتتاح
رضا شاہ پہلوی کی تقریر

طہران ۱۱ر جولائی۔ آج شاہ نے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ مجلس کے چھٹے اجلاس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ممالک غیر سے دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے ٹرکی کے ساتھ معاہدہ ہوجانے سے مسرت ہے۔ حکومت اسپر غور کررہی ہے کہ پولینڈ سے ایک تجارتی معاہدہ کرے۔ مجھے امید ہے کہ سڑکوں کی تعمیر کے کام کو وسعت دی جائے گی اور ریلوے لائن بنائی۔ کانیں کھودنے زراعت کو فروغ دینے اور عام ملکی ترقی کے لئے ایک قانون منظور کیا جائے گا۔

شاہ ایران کی دینداری
انگلستان میں تبلیغ اسلام کی مساعی
۲۵ انگریزوں کا قبول اسلام

اخبار اقدام کے نامہ نگار نے طہران سے اطلاع دی ہے کہ جناب رضا خاں پہلوی شاہ ایران مولانا باقر علی خاں کو اپنی جانب سے اس غرض کے لئے لندن بھیج رہے ہیں کہ وہ وہاں اسلام اور اس کے منافع "پر مسلسل لیکچر دیں۔ اور یہ کہ شاہ ایران نے ہندوستان کے علمائے شیعہ مقیم لندن کی انجمن کو معقول مالی امداد اس غرض سے عطا فرمائی ہے کہ وہ انگریزی زبان میں لندن سے ایک موقت رسالہ جاری کرے جس میں اسلام پر اعتراضات کے جوابات شائع کئے جائیں اور اسلام کے اصول اور خوبیوں کی اشاعت کی جائے۔ اور لندن میں ایک بڑا کتب خانہ قائم کیا جائے جس میں ہر قسم کی مذہبی اسلامی کتب جمع کی جائیں تاکہ دعوت اسلام کے سلسلہ میں ان سے مدد لے۔ نامہ نگار مذکور نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ حال میں ۲۵ انگریزوں نے جن میں چار شخص بہت معزز اور ذی مرتبہ ہیں۔ اسلام قبول کیا ہے۔ ان کے اصل ناموں کو اسلامی ناموں میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ (پیغام صلح)

ایران کی بغاوت

طہران ۱۱ر جولائی۔ آذربائیجان اور خراسان کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بہت مبہم ہیں۔ مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آذربائیجان میں امن ہے۔ دو پیادہ رسالے طہران سے مشہد روانہ کئے گئے ہیں۔ مگر بغاوت کی وسعت کے متعلق کوئی معتبر خبر ہنوز موصول نہیں ہوئی ہے۔

مراکش

تولون میں سلطان مراکش کا خیر مقدم

تولون ۱۱ر جولائی۔ سلطان مراکش یہاں پہنچ گئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی جدید مسجد کا افتتاح کرنے اور اس جشن میں حصہ لینے کے لئے آئے ہیں جو غازی عبدالکریم کی شکست پر منایا جارہا ہے۔ ہلیس ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ موسیو دومرگ اور موسیو بریان کے نمایندوں نے جہاز پر جاکر سلطان کا خیر مقدم کیا۔

ریف کے حصے بخرے
ہسپانیہ و فرانس کے درمیان ملک کی تقسیم

پیرس ۱۱ر جولائی۔ مراکش کانفرنس کے نمایندوں نے فرانسیسی ہسپانی علاقوں کی سرحد کے متعلق تعین کا فیصلہ کرلیا ہے۔ خیال کا اتحاد قائم رکھنے کے لئے بہت کم تبدیلیاں کی جائیں گی۔ خصوصاً بنی زرمال کا خیال رکھا جائیگا جس کی تعداد ⅔ حصہ فرانسیسی علاقہ میں ہے۔

سلطان مراکش کی بے غیرتی
اسلام کی شکست پر اظہار مسرت

پیرس ۱۲ر جولائی۔ آج سہ پہر کو سلطان مراکش تولون سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ یہاں آگئے۔ خوب جھنڈے لہرائے گئے اور ۵۰ ہزار پاریسیوں کے ایک مجمع نے تالیاں بجاکر خیر مقدم کیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک مراکشی فرمانروا سرکاری حیثیت سے فرانس میں آیا ہے۔ اس سفر کے لئے ایک طویل پروگرام تیار کیا گیا ہے اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ فرانس کا اس امر پر شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے مراکش کو غازی عبدالکریم سے نجات دلادی۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

غازی عبدالکریم کا محبس

پیرس ۱۳ر جولائی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ غازی عبدالکریم جزیرہ ری یونین میں قید کئے جائیں گے۔ ہافس ایجنسی کا تار مظہر ہے کہ موسیو بریان اور جنرل پریموڈی ریویرا نے ایک ہسپانی فرانسیسی معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں جس کا تعلق مراکش میں امن قائم کرنے سے ہے۔

بلاد عرب

انتظامات حج کے متعلق شکایات کی تردید
سلطان ابن سعود کا تار

بمبئی ۱۰ر جولائی۔ امسال کے حج کی بد انتظامیوں کے متعلق جو تار روزنامہ خلافت میں شائع ہوا ہے اس کی تردید کے لئے سلطان ابن سعود نے اپنے ایجنٹ مقیم بمبئی کو تار دیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نجدیوں اور ان مصریوں میں جو محمل شریف کے ساتھ آئے تھے معمولی سا جھگڑا ہوا تھا۔ مصری حاجی آزادی کے ساتھ دوسرے حاجیوں سے ملتے جلتے تھے جن کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ کوئی واقعہ ایسا ظہور پذیر نہیں ہوا جس سے حاجیوں کو ذرا سی بھی وجہ شکایت ہوتی۔

ہز میجسٹی کے بیان کے متعلق سلطان کا بیان ہے کہ وہ سے کبھی نہیں روکا گیا۔ اور وہ حسب معمول بجا ہے جس طرح یہ الزامات بھی بالکل غلط ہیں کہ اونٹوں کا کرایہ گذشتہ سالوں سے زیادہ ہوگیا تھا۔

ترکی

سمرنا میں پھانسیوں کے تختے
صدر جمہوریہ کے خلاف سازش کرنے والوں کو سزائیں

سمرنا ۱۱ر جولائی۔ حکام کی یہ تجویز ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے خلاف سازش کرنے والوں کو پھانسی دینے کے لئے سمرنا کے شہر میں مختلف عام مناظر پر پھانسی کے پھندے لٹکائے جائیں اس تجویز کا مقصد یہ سمجھا جاتا ہے کہ جن لوگوں کو پھانسی دیجائے وہ ایک دوسرے کو اس حالت میں نہ دیکھ سکیں۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

ہندوستان

پھلواری شریف میں سنگھٹن کا زور
مسلمانوں کی امن پسندی اور مفسدوں کی شرارت

پٹنہ ۱۱ر جولائی۔ رتھ جاترا کا جلوس جس کے متعلق نقض امن کا اندیشہ تھا امن و امان کیساتھ پھلواری شریف میں مسجدوں کے سامنے باجا بجاتا نکلا۔ بابو راجندر پرشاد اور بابو جگت نرائن لال سکرٹری ہندو مہاسبھا کی صلاح کے باوجود جلوس والوں نے مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے مسٹر ایس ایم حفیظ جنرل سکرٹری انجمن محافظت بہار و اڑیسہ نے نانبائیوں کی دوکانیں جو سڑک پر مسجد کے سامنے واقع ہیں اور جہاں گائے کے کباب صبح سے تمام دن شام تک خوب بکتے تھے بند کرادیں۔ مسٹر حفیظ نے دوکانوں کے بند کرنے کے متعلق جلوس نکلنے سے بہت عرصہ پیشتر بابو راجندر پرشاد اور بابو جگت نرائن لال کو اطلاع دیدی تھی اور یقین دلایا تھا کہ مسلمانوں کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ان کے مذہبی جلوس کے دوران میں ان کے جذبات کو صدمہ پہنچائیں۔ لیکن ہندوؤں نے باوجود اسکے اپنے لیڈروں کی بات نہ مانی۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ہندوؤں نے ایک پرانی رسم کو توڑ دیا ہے جس کی تائید ۱۸۹۲ء کا عدالتی حکم کرتا ہے جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا اور ہندوؤں نے رضامندی ظاہر کی تھی کہ پھلواری شریف میں کبھی کسی مسجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے گا۔

پٹنہ میں چھ سو مسلمانوں کی گرفتاری

پٹنہ ۱۳ر جولائی۔ آج مفصلات سے کسی لوٹ مار یا ہنگامہ کی اطلاع نہیں موصول ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ اندرونی حصہ کے حالات امید افزا ہورہے ہیں اسوقت تک چھ سو بارہ مسلمان گرفتار ہوچکے ہیں جنمیں سے پانچسو بارہ کو شہر میں پایا گیا ہے۔ صرف چودہ ہندو جلوس کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے جنہیں بابو سدرشن سپرا کے سامنے پیش کردیا گیا مقدمہ کی سماعت آئندہ دو شنبہ کو ہوگی۔

کلکتہ میں جدید فسادات
پاتک پاڑہ اور بلگچھیا کے فساد کی تفصیلات

پاتک پاڑہ اور بلگچھیا میں ہندو مسلمانوں کے مابین جو فساد رونما ہوا اس کے متعلق تحقیقات سے معلوم ہوا کہ تین موٹریں جگناتھ دیوی کی مورتی کو لئے چیت پور کے جگناتھ مندر سے جو بیری تلہ کے قریب واقع ہے تین بجے شام کو روانہ ہوئیں جلوس والے بلگچھیا کی پاڑہ راج کے مکان کی جانب چل پڑے۔ پہلے تو وہ بلگچھیا پاتک پاڑہ راج ہی میں آیا کرتے تھے لیکن تین چار سال سے وہ بلگچھیا راج کی جانب جاتے ہیں یہاں وہ آٹھ دن تک دیوی کی پرستش کرتے ہیں اور پھر جگناتھ کے مندر کو کاشی پور کے

راستہ چلے جاتے ہیں، مندر سے باہر نکل کر وہ کاشی پور روڈ سے روانہ ہوئے، ۶ بجے شام کے قریب وہ بلگچھیا روڈ میں پہنچے جب وہ دتا بگان کی مسجد کے قریب آئے تو بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ان سے باجہ بند کردینے کی درخواست کی لیکن ہندوؤں نے جواب نہیں دیا اور کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے پتھر برسانے شروع کردئے بہرحال ایک ہنگامہ برپا ہوگیا اور جانبین آپس میں لڑنے لگے، چنانچہ باجے والے اور سنکیرتن پارٹی والے ادھر ادھر بھاگ گئے لیکن جلوس والے پھر جمع ہوگئے اور پھر بڑے زور سے لڑائی شروع ہوگئی اتنے میں مسلمانوں کی مدد کو کچھ اور مسلمان پہنچ گئے چونکہ پولیس کو اطلاع پہنچ چکی تھی پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی مجمع کو منتشر کردیا تقریباً چھ شخص گرفتار کئے گئے اور گیارہ مجروح اشخاص میڈیکل ہسپتال میں بھیجدئے گئے۔ مجروحین میں سات ہندو اور چار مسلمان تھے ایک مسلمان ہسپتال میں نہایت خطرناک حالت میں پڑا ہے۔ مسلح پولیس والوں کو جابجا مقرر کردیا گیا تاکہ پھر ہنگامہ نہ ہوجائے، چنانچہ امن ہوگیا لیکن سراسیمگی ابھی تک پھیلی ہے اور دوکانیں بھی بند ہیں۔

اسی رات کو ۸ بجے کے قریب پولیس کے ہیڈ کوارٹر میں اطلاع پہنچی کہ بلگچھیا سے چیت پور تک پھر فساد ہوگیا ہے اور گیسیا بگان سے بہت سے ہندو آکر اٹھیاں لے مسلمانوں پر جگناتھ کے مندر کے قریب حملہ آور ہوگئے ہیں۔ اکا دکا پر تو رات کو بڑی دیر تک حملے ہوتے رہے اور ہندو مسلمان دونوں مجروح ہوئے۔

ایک معزز مسلمان عبدالجبار جیب مندر کے قریب سے گذر رہا تھا تو چند ہندوؤں نے اس پر حملہ کرکے چھرا بھونک دیا مجروح کاشی پور ہسپتال میں پڑا ہے۔ (عصر جدید)

ایک اور فساد

کلکتہ ۱۵ر جولائی۔ شہر کے شمالی حصہ میں ہندو مسلمانوں میں جھگڑا ہوگیا۔ ایک آدمی جان سے مرا ہے۔ چالیس آدمی بہت زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

گجرات میں اسلام کی شاندار فتح
ایک جنم کے ہندو راجہ کا قبول اسلام

خواجہ حسن نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے اپنی ذمہ داری پر میں یہ اطلاع شائع کرتا ہوں کہ ملک گجرات کی ریاست بھاگ مرا جو ریاست پیلاپا کے قریب ہے اور جسکے راجہ اصل نسل ہندو راجپوت ہیں اور جنکی ریاست ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی ہے اسلام کے آغوش وحدت میں آگئی ہے اور ریاست مذکور کے ولی عہد راجہ کرن سنگھ جی نتھ سنگھ جی اپنے اہل و عیال اور نوکر چاکر سمیت جنکی تعداد تین سو کے قریب ہے پیر سید غفور علی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگئے ہیں اور انکا نام عبدالرحمن رکھا گیا ہے۔ ۹ر جولائی کو راجہ کرن انکلیشور گجرات کی جامع مسجد میں نماز کیلئے آئے تو مسلمانوں نے نہایت دھوم اور جوش و خروش سے ان کا استقبال کیا۔

مسٹر فضل الحق کا استعفا منظور ہوگیا

کلکتہ ۹ر جولائی۔ مسٹر فضل الحق نے بنگال کی مجلس وضع قوانین کی رکنیت سے جو استعفا دیا تھا وہ گورنر نے منظور کرلیا ہے۔

ندیا گنج میں تعزیوں پر فساد

گیا ۱۴ر جولائی۔ کل شب کو ندیا گنج میں تعزیوں کے معاملہ پر ہندو مسلمانوں میں فساد ہوگیا۔ اس جھگڑے میں چار آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

حیدر آباد پر عیسائیوں کا حملہ
پانچ لاکھ آدمیوں کو عیسائی بنانے کی تیاریاں

آج کی ڈاک سے اسٹریلیا کا جو اخبار "ایج" موصول ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ:

"حیدر آباد جو ہندوستانی مسلمانوں کا ایک بہت مستحکم مرکز ہے وہاں پادری سی۔ ایچ بلنگٹن کی نہایت سخت مخالفت کی گئی جس کے بعد وہ کل میلبورن واپس چلے آئے ہیں۔ وہ امید کرتے ہیں کہ اپنے ہمراہ چند دوسرے مشنریوں کو بھی ہندوستان لیجائیں گے تاکہ ایسے پانچ لاکھ آدمیوں کا مذہب تبدیل کرایا جائے جو شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔

مسٹر بلنگٹن نے یہ بھی کہا ہے کہ نظام حیدر آباد اپنی طاقت کے اعتبار سے ہندوستانی والیان ملک کی صف اول میں جگہ رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے چند ان لوگوں میں سے ہیں جن کے پاس سب سے زیادہ دولت موجود ہے۔ مشنریوں کو ریاست حیدر آباد میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ اس کے مجاز نہیں تھے کہ بغیر اجازت حاصل کئے ریاست میں اپنے لئے کوئی رہنے کا ٹھکانا بنا سکیں۔ اور اس اجازت کا حاصل کرنا بھی بہت دشوار تھا۔ ریاست کے حکام کو ان لوگوں کے پریشان کرنے میں بہت لطف آتا ہے جو اپنا مذہب تبدیل کرکے عیسائی ہوجاتے ہیں۔ دوسری طرف ان لوگوں پر بت پرست بھی ظلم و تعدی کرتے ہیں۔ جب کبھی ایک دیسی آدمی عیسائی ہوجاتا ہے تو اس کا حقہ پانی بند کردیا جاتا ہے۔ کوئی شخص اس کے ساتھ لین دین کا معاملہ نہیں کرتا جس چیز کو وہ چھو دیتا ہے وہ دیسی باشندوں کے لئے ناپاک ہوجاتی ہے۔ ذرا سے اشتعال پر گاؤں والے اسے ایک منتخب گوشے میں لیجاکر کوڑوں سے مارتے ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے مشن کا دائرہ وسیع ہوگیا ہے اور گزشتہ پانچ سال کے عرصہ میں اس کی حدود اسقدر بڑھ گئی ہیں کہ اب اس وقت مزید امداد کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے لیکن ریاست میسور میں ہندو راجہ عیسائیت پر نظر عنایت رکھتا ہے اور اکثر مشنریوں کی روپیہ اور آدمیوں سے امداد بھی کرتا ہے۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کا تبدیل مذہب بہت زیادہ آسان کام ہے"۔

دار الحکومت

ہندو سبھا دہلی کی تجاویز

دہلی ۱۲ر جولائی۔ صوبہ دہلی کی ہندو سبھا نے ۱۰ر جولائی کو مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی ہیں:۔

مسجدوں کے سامنے باجہ ضرور بجیگا!

صوبہ دہلی کی ہندو سبھا حکومت بنگال کے اس حکم کے خلاف زبردست احتجاج کرتی ہے جو اس نے مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق جاری کیا ہے۔ اس سبھا کی رائے میں حکومت بنگال کے حکم میں جس اصول کو ظاہر کیا گیا ہے وہ ہندوؤں کے نگر کیرتن اور ان کے مذہبی حقوق پر ایک ضرب شدید ہے۔ کیونکہ شاستروں کے مطابق یہ ہندوؤں کا رواجی حق ہے کہ مذہبی رسومات کی ادائیگی میں باجہ بجایا جائے۔ اس حق کو چھین کر حکومت بنگال نے دونوں قوموں میں عداوت کا بیج بودیا ہے۔ اس لئے یہ سبھا حکومت بنگال اور حکومت ہند کو متنبہ کرتی ہے کہ ہندو اس غیر منصفانہ حکم کی پابندی نہیں کرینگے۔

عبدالقادر پر مقدمہ چلایا جائے!

نئے بانس پر سب انسپکٹر عبدالقادر کے گولیاں چلانے کی جو تحقیقات حکومت دہلی نے کی ہے اور اس کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا ہے اسپر یہ سبھا اپنی بے اطمینانی کا اظہار کرتی ہے۔ اس سبھا کی رائے میں حکومت کے لئے یہ امر نہایت غیر مناسب ہوگا کہ اس معاملہ کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے۔ حکومت کو چاہئے کہ ایک علانیہ تحقیقات کرے جس میں ہر شخص کو آزادی کے ساتھ اپنی شہادت دینے کی اجازت حاصل ہو۔ ایسی خفیہ تحقیقات جو دفتری وضع پر کی جائے ہندوؤں کو ہرگز مطمئن نہیں کرسکتی ہے۔

ملک دیوی دیال کی پشتی بانی

یہ سبھا اس امر پر افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ شہر کے بعض مسلمان اور جرائد ملک دیوی دیال کے خلاف لغو الزامات لگا کر زبردست پروپیگنڈا کررہے ہیں جس کا مقصد صاف یہ ہے کہ کسی ہندو کے لئے کوتوالی کا انچارج ہونا ممکن نہ رہے۔ اس سے قبل لالہ رگھی کیش کو بھی اسی طرح پریشان کیا گیا تھا۔ قبرستانہ کے قریب جو فساد ہوا اس کی ذمہ داری کسی طرح بھی ملک دیوی دیال کے اوپر عائد نہیں ہوسکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ ڈپٹی کمشنر کی آمد سے قبل سکون خاطر اور پیش بینی کا ثبوت نہ دیتے تو فساد اس سے بہت زیادہ سخت ہوتا جتنا کہ ہوا۔ اس لئے سبھا امید کرتی ہے کہ حکومت دیوی دیال اور سردار جیت سنگھ کے خلاف پروپیگنڈا کی طرف اعتنا نہ کرے گی کیونکہ یہ فرقہ وارانہ جذبات پر مبنی ہے۔

شردھانند کے چیلوں کی مغویانہ سازش
ایڈیشنل مجسٹریٹ کی غیر معمولی حرکت

ہم اپنی گزشتہ اشاعت میں یہ خبر دے چکے ہیں کہ مسمی عبدالحلیم نے زیر دفعات تعزیرات ہند سوامی شردھانند ڈاکٹر سکندر لال، دلیش بندھو گپتا وغیرہ کے خلاف استغاثہ دائر کیا تھا جو مسٹر پولوک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ ۹ر جولائی کو مستغیث کے حلفیہ بیان ہوئے۔ عدالت نے مسماۃ اصغری اور بچوں کے حاضر اور سوامی شردھانند وغیرہ ملزمان کے نام سمن جاری کئے جانے کا حکم دیا۔ مستغیث نے طلبانہ بھی داخل کردیا۔

اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس مقدمہ میں عدالت نے بند کمرہ میں مسٹر آصف علی بیرسٹر کے بیان لئے اور ۱۳ر جولائی کو صبح ۷ بجے کچہری میں مسماۃ اصغری کے بیان رنگ بہاری لال و شیو نرائن وکلاء کی موجودگی میں قلمبند کئے۔ مستغیث اور اس کے وکلاء کو خبر تک نہ ہوئی۔

اس خبر سے مسلمانوں میں سخت بے چینی اور سنسنی پھیل گئی ہے اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہورہی ہیں مسلمانوں میں یہ عام خیال پیدا ہوتا جاتا ہے کہ دہلی کی عدالتوں میں مسلمانوں کے لئے انصاف باقی نہیں رہا۔ خصوصاً مسٹر پولوک کی انصاف پسندی کے متعلق پبلک میں بدگمانی پھیل رہی ہے۔

مسجد خانم والی کا مقدمہ

دہلی ۱۵ر جولائی۔ آج مسجد خانم والی کا مقدمہ پیش ہوا جس میں چودھری ظہور احمد صاحب سب انسپکٹر کی شہادت کے بعد ملزمان کے بیانات ہوکے مقدمہ ۲۵ر جولائی کیلئے ملتوی ہوگیا۔

مزید گرفتاریاں

دہلی ۱۵ر جولائی۔ آج پولیس نے ۶ مسلمان اور آٹھ دس ہندوؤں کو دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کرکے چالان کردیا ان میں عبدالرحمن خیاط ساکن پھاٹک حبش خاں بھی ہے جو کل ہی چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔

۱۳ر جولائی کو مسجد فتحپوری کے تین طلبا کو پولیس گرفتار کرکے کوتوالی لیگئی اور شام تک وہاں رکھا مسلم بورڈ کے ایک کارکن ضمانت دینے کیلئے گئے تو انہوں نے یہ عذر کرکے کہ آپ کئی ضمانتیں دے چکے ہیں اسلئے آپکی ضمانت نہیں لی جائیگی انکار کردیا مگر پھر انکو بلا ضمانت لئے چھوڑ دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے خلاف ثبوت کافی نہیں سمجھا گیا۔

عشرۂ محرم کے انتظامات

عشرۂ محرم کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حسب ذیل اعلان کیا ہے۔

"زیر دفعہ ۱۴۴ (ب) ضابطہ فوجداری تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۲۶ء لغایت ۲۲ر جولائی ۱۹۲۶ء کو کسی ایسے شخص کو اپنے مکانات میں داخل ہونے کی اجازت نہ دو جسکی ذمہ داری تم نہ کرسکتے ہو اور اپنے مکانات میں ایسا اشغال نہ ہونے دو جس سے کہ نقض امن کا اندیشہ ہو اگر تم اسکی تعمیل کروگے تو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا کے مستوجب ہوگے"۔

جرائد اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

پائل ریاست پٹیالہ میں ایک آریہ ڈاکٹر کی شرارت

قربانی کے گوشت کو دفن کر دیا گیا

میں ۸ر ماہ جولائی کو قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں گیا وہاں جا کر سنا کہ ایک قصائی نے ۱۲ر ذی الحجہ کو ایک بکری کی قربانی کی اور اس کا گوشت مسلمانوں کو تقسیم کر رہا تھا کہ قصبہ پائل کا ڈاکٹر جس کا مذہب آریہ ہے آیا اور اُس نے خاکروبوں کو بلا کر مذبوحہ جانور کی سری اور کھال اور گوشت اُٹھوا لیا۔ قصائی نے بہتری منت سماجت کی کہ آپ مجھ پر جرمانہ کر دیں مگر یہ گوشت مجھ کو تقسیم کر لینے دیجئے۔ کیونکہ یہ گوشت مسلمانوں کا حق ہے یہ مسلمانوں میں ہی تقسیم ہونا چاہیے۔ مگر اُس نے ایک نہ سُنی اور گوشت۔ کھال اور سری کو زمین میں دبا دیا گیا۔

اس کے بارے میں مولوی محمد صدیق صاحب اور حکیم محمد رمضان صاحب مع قصائی اور آٹھ سات اور صاحبان کے ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ کی خدمت میں گئے ہوئے ہیں اور آئندہ جو حال ہونگے وہ اُن کے آنے پر آپ کو لکھے جاوینگے یہ الفاظ آپ براہ مہربانی شائع فرمائیں تاکہ عوام کو اس بات کی اطلاع ہو جاوے کہ یہ یہ کارروائیاں مذہب اسلام پر ظہور میں آ رہی ہیں۔

الراقم۔ میاں جی عبد اللہ ساکن چک سرائے ڈاکخانہ نجبانہ ضلع لدھیانہ

جریدہ "امارت" کی ضبطی پر مسلمانان بتیا کا احتجاج

آج ۲ر جولائی ۱۹۲۶ء کو مسلمانان بتیا کا ایک غیر معمولی جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق آراء پاس ہوئیں۔

۱۔ مسلمانان بتیا کا یہ عام جلسہ کلکٹر پٹنہ کی اوس کارروائی کو جو اوس نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ر مئی ۱۹۲۶ء کو بتاریخ ۲۵ر جون ضبط کر کے اور برقی پریس کی تلاشی لیکر ظاہر کی ہے نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر آل انڈیا نہ ہے اور مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کی جگہ نمک پاشی کی گئی ہے اور اس ضبطی سے اون خیالوں کی تصدیق کر دی گئی ہے جو جریدہ امارت کے اُس پرچہ میں حکومت کے رویہ کے متعلق بطور ظن کے ظاہر کیے گئے ہیں۔

۳۔ حکومت کے لیے بہتر ہے کہ وہ جلد۔۔۔ جریدہ امارت کے ضبط کردہ پرچوں کو واپس کر دے ورنہ اندیشہ ہے کہ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں میں جذبۂ غیظ و غضب روز بروز ترقی پذیر ہو۔

۴۔ کسی قوم کے صحیح جذبات و حسیات کو زور و طاقت سے دبایا نہیں جا سکتا۔ اسلئے مسلمانوں کو جو اجنبی شکایتیں حکومت سے ہیں اون کا علاج ضبط تحریر و قید سلاسل نہیں ہیں۔ بلکہ اوسکا حقیقی علاج اون شکایتوں کا دور کرنا ہے۔

(محمد سعد اللہ عفی عنہ)

"وچتر جیون" پر مسلمانان کلکتہ کا اظہار نفرت

۲۱ر جون کو بعد نماز ظہر مرغی ہٹہ کی مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں حسب ذیل تجویز باتفاق آراء منظور ہوئی۔

"مسمی کالیچرن نے اپنی کتاب "وچتر جیون" مطبوعہ آگرہ میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات اقدس پر جو گستاخانہ حملے کئے ہیں انکے لئے یہ جلسہ گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسی کتاب کی اشاعت مسلمانوں کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسے بد طینت اور گستاخ مصنف کیخلاف جلد سے جلد قانونی کارروائی کر کے ملزم کو مناسب اور معقول سزا دیجائے اور نیز کتاب فوراً ضبط کیجائے"۔ حاضرین نے نہایت اظہار نفرت کیساتھ تجویز کو پاس کیا۔

خادم۔ عبد الحق

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

مانا کہ آپ خوبصورت ہیں

مگر چہرے کے داغ دھبے مہاسے آپکو بدصورت کئے دیتے ہیں ان سب کے دور کرنے کے لئے ہمارا مشہور و معروف

پری جمال صابن (رجسٹرڈ)

مفید مانا گیا ہے اس کی پیاری پیاری رنگت درست کر دینے والی خوشبو دار مفید اجزا جن سے چہرے کے مہاسے و سیاہی دور کر کے بدن و چہرہ کو مہکا دیتا ہے۔ اسکے استعمال سے بدن کی رنگت نکھر جاتی ہے چہرے کو خوبصورت اور حسن کو دوبالا کرتا ہے چہرے کی تمام چھائیاں مہاسے دور کر کے مثل گلاب کے نکالتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ ایک صابندانی ایک روپیہ (عہ) +

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی پری جمال منزل

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جسمیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

جائز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھئے ... [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

[illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی ... [illegible]

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱ فی درجن عصہ علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرما دیں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پر نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تمدنی، باتصویر ضخیم کتاب، طبیبانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

فدائے طب حکیم سراج نرائن دہلی

مفت!! مفت! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عـ۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے ر) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعۂ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا
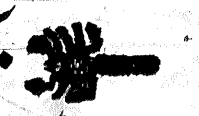

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

جب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

بچے عورتوں اور پیدائشی بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی روداد دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

اکسیر بواسیر

خونی اور بادی بواسیر کی شرطیہ دوا۔ چند روز دوا کھانے اور استعمال کرنے سے مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قیمت ہر دو دوا تین روپے (سے ر)۔

اکسیر جریان

جریان نامردی اور سرعت انزال کی شرطیہ دوا۔ اس دوا سے کیسی ہی شکایت کیوں نہ ہو فوراً جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عـ۲ر)

طلاء الفت

طلاء کیا ہے۔ رئیسوں نوابوں اور شوقینوں کی جان ہے اس کی تعریف اخباروں میں شائع کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔ منگا کر ایک مرتبہ ضرور آپ تجربہ کیجئے۔ نہایت ہی ملذذ اور رگوں کو طاقت بخشنے والا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عـ۱۰ر) چھ ماشہ چھ روپے (سے ر) تین ماشہ تین روپے آٹھ آنے (سے ر)۔

ابھی ایک نیا جرمنی کا ایجاد کردہ ربر آیا ہے جو کہ مسک ہونے کے علاوہ اور بھی اوس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو بیان سے باہر ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)۔

نیز ہر مرض کا آپ بذریعہ خط و کتابت علاج کرا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:-

منیجر دی حمیدیہ ہومیو پیتھک فارمیسی شاہجہان آباد۔ ریاست بھوپال

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے یہ بہت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا۔ کھٹی ڈکار آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ر ڈاک محصول ۶ر

کلوروڈائن

(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت میں ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے۔ اسہال آنتوں کے دست و پیچش و مروڑ۔ پیٹ میں درد یا اینٹھن کیلئے کلوروڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے یہ دوا بنوائی ہے۔ قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶ر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- ڈاکٹر لودھ دیر سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

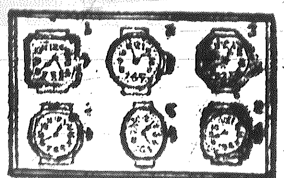

اصلی قیمت ... رعایتی قیمت ...

[illegible] ہیں مشینری سوئیٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہ جلد کا آسکتا ہے نہ نمی اپنا اثر کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین مفت دیا جاتا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۲۶۶ و پیپری مدراس

الخلیل کا دور جدید

اخبار "الخلیل" بجنور یوپی کئی ماہ سے ابر میں تھا بحمد للہ کہ اب مستقل انتظام و کافی سرمایہ سے پھر آب و تاب کیساتھ جاری ہو گیا ہے اور باوجود ضخامت ۸ صفحہ اور بہتر کاغذ و مضامین کے قیمت سالانہ پیشگی پانچ روپیہ (صہ) سال حال کے لئے ہے اوس کا دور جدید تیسرے ۸ ہزار کی تعداد میں نکلنے والا ہے مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔

منیجر "الخلیل" بجنور یوپی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنتی سمری ضلع دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ (منیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۶

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بےنظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے پہلے اجلاس کی کاروائی

(اس سے پہلے ہم دس جولائی کی اشاعت میں جریدۂ ام القریٰ سے موتمر اسلامی کے پہلے جلسہ کی کاروائی درج کر چکے ہیں۔ اس میں انتخاب صدر تک کا حال لکھا گیا تھا۔ اب ہم ام القریٰ کے تازہ پرچہ سے اس کی بقیہ کیفیت درج کرتے ہیں۔ قارئین کرام سلسلے کے لیے پہلے نمبر کو ملاحظہ کریں)

انتخاب مکمل ہونے کے بعد جناب صدر کھڑے ہوئے اور انھوں نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

میرے محترم بھائیو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے دو کلمے سنانے کی اجازت دو۔ ہم اس اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں جنسیت اور اخلاق و عادات کے اختلاف کے باوجود اس شہر میں جمع کر دیا جو سب شہروں سے زیادہ مقدس اور اس کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں نعمت اسلام عطا فرمائی۔

اے ارکان موتمر! اے برادران عزیز! میں اس اعتماد کے لیے تمہارا شکر ادا کرتا ہوں جو تم نے میری ذات پر کیا ہے اور جس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس مقام پر مجھے پہنچا دیا۔

میرے بھائیو! میں نہ تم سے افضل ہوں اور نہ تم سے زیادہ عالم ہوں کہ اس مقام کا مستحق ہو سکوں۔ مگر تمہارے دینی و ملی آداب نے ایسا ہی پسند کیا۔ اور تم نے مجھے منتخب کر لیا۔ کبھی کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ مفضول کو فاضل پر اور فاضل کو افضل پر تقدم حاصل ہو جاتا ہے۔

میرے بھائیو! میں تمہاری تمناؤں کے حصول میں اور اپنے آپ کو تمہارے اعتماد کے قابل ثابت کرنے میں انشاء اللہ پوری کوشش کرونگا۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو اس کام کی توفیق عطا فرمائے جس میں امت کا بھلا ہو۔ کیونکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے اس کے کرنے پر قادر ہے۔ والسلام علیکم۔

اب چونکہ صدر کا انتخاب ہو چکا ہے، اور نائبان صدر کا انتخاب باقی ہے لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کا انتخاب بھی کر لیا جائے۔

نائبان صدر کا انتخاب

ثناء اللہ (اہلحدیث) میں تجویز کرتا ہوں کہ سید رشید رضا اور محمد نفیف منتخب کیے جائیں۔

یوسف یاسین۔ بہتر یہ ہو کہ خفیہ طریق پر ووٹ لیے جائیں جس طرح انتخاب صدر میں کیا گیا۔

صدر۔ ہر شخص ایک ایک پرچہ پر دو دو نام لکھ دے۔

پھر انتخاب شروع ہوا اور پرچے جمع کیے گئے۔ چنانچہ حسب ذیل نتیجہ نکلا:۔

سلیمان ندوی رئیس وفد جمعیۃ الخلافت	۳۲
ضیاء الدین بن فخر الدین رئیس وفد مسلمانان روس	۲۰
سادہ پرچے	۷
	۵۹

اس کے بعد دوبارہ سکرٹری کے انتخاب کے لیے پرچے تقسیم کیے گئے۔ اور اس کا نتیجہ حسب ذیل نکلا۔

توفیق شریف رکن وفد عسیر	۳۲
عجاج نویہض رکن وفد فلسطین	۲۳
سادہ پرچے	۴
	۵۹

اس کے بعد صدر نے فرمایا کہ مجلس تدقیق مضابطہ اعضاء کا انتخاب کیا جائے۔ اور اس میں پانچ آدمی ہوں چنانچہ انتخاب کیا گیا اور حسب ذیل ارکان منتخب ہوئے۔

محمد عرفان	ہند
عبدالواحد قاری	روس و ترکستان
یوسف یاسین	عرب
حاج اس منصور	جاوہ

دوسرا اجلاس

(یوم اجتماع سہ شنبہ ۲۷ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ)

صبح ۲ بجے (عربی ٹائم) جلسہ کا افتتاح ہوا۔ شیخ محمد ابو زید نے اجازت لیکر کہا کہ کل ہم نے طے کیا تھا کہ آج صبح ایک بجے جلسہ شروع ہوگا۔ مگر مجلس دو بجے سے پہلے جمع نہ ہوئی۔ یہ نظام کی کمزوری اور وقت کا ضیاع ہے۔ جب ہمارا یہ حال ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ ہم مسلمانوں کے لیے کوئی نظام وضع کر سکیں۔

حسن مکی۔ ان صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس کی میں بھی تائید کرتا ہوں۔ امت کی بہتری پر غور کرنے کیلیے ہمیں وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اسی لیے میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میری ایک بات کو غور سے سنیں۔

اے ارکان موتمر! دنیا کی کوئی چھوٹی یا بڑی چیز ایسی نہیں ہے جس کے وجود کی حفاظت کے لیے کوئی نظام نہ ہو۔ اور یہی نظام، نظام طبیعی کہلاتا ہے۔ چنانچہ نوع انسانی کے لیے جو نظام سب سے اچھا ہے وہ اتحاد ہے جو اس کو نیک بخت اور مضبوط بناتا ہے جیسا کہ خداوند تبارک و تعالی فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الخ۔ اسی طرح کلام نبوت میں بھی اتحاد کے متعلق بہت کچھ وارد ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ المؤمن للمؤمن کالبنیان المرصوص یشد بعضہ بعضا۔ اس کے علاوہ مصیبت پر مصیبت آتی ہے اور سبق پر سبق حاصل ہوتا ہے۔ مگر انسان ہے کہ سہو اور لہو میں مبتلا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں انسان کو اکثم بن صیفی کے اس قول سے بہتر کلام نہیں مل سکتا۔

کونوا جمیعا یا بنی اذا اعتری خطب ولا تتفرقوا آحادا
تابی القداح اذا اجتمعن تکسرا واذا افترقن تکسرت احادا

پس اے انسان تجھے کیا ہو گیا ہے کہ اتنا بڑا ہو کر تو نے اپنے نفس کو ذلت کے حوالہ کر دیا ہے۔ اپنے نفس کی حفاظت کے لیے شہد کی مکھیوں کی تقلید کر پھر میں تیرے لیے سعادت ابدی کی ضمانت لیتا ہوں۔

آخر میں آپ لوگوں کے لیے اللہ سے توفیق کی دعا کرتا ہوں والسلام علیکم۔

عبدالعزیز العتیقی (عسیر) میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وقت کی تنگی کا لحاظ کیجیے۔ باتیں چھوڑیئے اور کام کی گفتگو کیجیے۔

شعیب قریشی (ہندوستان) کیا مقام صدارت ہر اس سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہے جو اس سے کیا جائے۔

سکرٹری۔ ہاں جلسہ کے ایجنڈے سے متعلق جو سوال ہو اس کا جواب دینے کے لیے صدارت تیار ہے۔

صدر۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک ایسی مجلس منتخب کر لی جائے۔ جو موتمر کے لیے داخلی نظام وضع کرے۔ اور ان تجاویز پر غور کرے جو اس میں پیش کی جانے والی ہیں۔ میں حاضرین کی توجہ اس امر کی طرف بھی منعطف کرتا ہوں کہ جو صاحب طویل تقریر کرنا چاہیں وہ پہلے اس مجلس کے سامنے اسے پیش کر دیں۔ مجلس کو اختیار ہوگا کہ انہیں اجازت دے یا نہ دے۔

اسماعیل حافظ۔ یہ مجلس نظام داخلی کی ترتیب کے لیے مرتب ہونی چاہیے۔

صدر۔ پرچے تقسیم کیے جائیں۔

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھیے)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ ۱؎ نمونہ ۲؍ مینیجر رسالہ آفتاب۔ شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

ملکی صنعت کی قدر کریں

خلاف تحریر ہونے پر واپس خلاف تحریر ہو تو واپس

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کرلیں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بشرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر:۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ ... ہندوستان سے سالانہ ... فی پرچہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں +

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین محکم، ... حوالجات درست ... یہ کتابیں ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۱۲؍

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لفظا اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲؍

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت خدا داد ہے محدثین و مورخین نے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی ... انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول ... ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے ... کاغذ کا رنگ خاکی ... ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط نہایت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں بحکم سرکاری استمبولی کی ... ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن ... قیمت مع مصاریف ۔۔۔ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ ... مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں قیمت مع مصاریف ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خاکی ... ۲ جلد میں قیمت ۔۔۔ مصاریف بر مشتری طبع استمبول

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۔۔۔ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی مصاریف بر مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبولی خاکی کاغذ قیمت ۔۔۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۔۔۔ ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر ... قیمت ۔۔۔ روپیہ

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔۔۔ ۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۴ بمبئی ۹

(مجذوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی ... چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار لیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری

انہدام جنۃ البقیع کا نفرانگیز اثر

اس سے پہلے ہم جنت البقیع اور دیگر آثار اسلامی کے انہدام پر جس فتنہ افتراق کے برپا ہونے کا اندیشہ ظاہر کر چکے ہیں وہ اب عملی صورت میں نمودار ہو رہا ہے مسلمانان ہند کے ایک بڑے طبقہ میں اس سے جو ناراضی پھیل گئی ہے وہ تو چنداں اہمیت نہیں رکھتی کہ ہم غلاموں کی رضامندی و نارضامندی دونوں بے معنی و بے وزن ہیں، مگر اب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیائے اسلام کی آزاد سلطنتیں بھی جن کی حیثیت ہندوستان کے غلاموں سے بالکل مختلف ہے، اس معاملہ میں تقریباً وہی جذبات رکھتی ہیں جو مسلمانان ہند کے سواد اعظم میں پائے جاتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ان کے جذبات کو ٹھکرانا زیادہ آسان کام نہیں ہے افغانستان کے متعلق جنرل غلام جیلانی خاں جیسے معتبر شخص کا بیان قارئین کرام کے سامنے آ چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً فتح حجاز میں انہدام آثار کی جو خبریں شائع ہوئی تھیں ان سے اعلیٰ حضرت امیر افغانستان غیر متاثر نہ رہے تھے اور صرف ابن سعود کا یہ بیان انہیں مطمئن کر سکا تھا کہ انہدام کی خبریں بالکل غلط ہیں۔

اب ایران سے ہمارے پاس خود رئیس الوزراء کا ایک اعلان آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اقطاع ایران میں اس خبر سے ایک آگ سی لگ گئی ہے اور سلطنت کو مجبور ہو کر اہل ملک کی مرضی کے مطابق ایسی عملی تدابیر کی طرف اقدام کرنا پڑا ہے جن سے آثار اسلامی کا تحفظ ہو سکے۔ یہ اعلان اسقدر مدلل اور اس کا لہجہ اسقدر صاف ہے کہ اس سے سلطنت ایران کے اصلی جذبات بالکل عیاں ہو جاتے ہیں اور کسی توضیح و تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا ہم ذیل میں اس کا ترجمہ درج کرتے ہیں:—

تمام اہالی مملکت اور عام مسلمانوں کو معلوم ہو

کہ طائفہ وہابیہ کچھ مدت سے عالم دیانت اور عقائد فرقہ ہائے مسلمین پر جو دست درازیاں اور زیادتیاں کر رہا ہے اور حرمین شریفین میں جو تمام مسلمانوں کا قبلہ و معبد اور تمام اہل ایمان کا مرکز اتحاد روحانی ہے جن بے حرمتیوں کا ارتکاب کر رہا ہے اس سے تمام مسلمان مضطرب اور رنجیدہ ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں کی طرف سے بقیع میں بقاع متبرکہ بزرگان دین پر جو جسارت کی گئی ہے اور جس سے تمام اہل ایمان سوگوار ہو گئے ہیں۔ اس کا حال عام طور پر اہل مملکت کو معلوم ہے۔

دولت ایران نے اس طائفہ کے تجاوزات کی ابتداء ہی میں ان کارروائیوں کے خلاف سخت اعتراض کیا تھا جو آداب و حیثیات دینی اور اصول تمدن کے مخالف ہیں۔ اس پر طائفہ مذکور کے سردار عبدالعزیز ابن سعود نے وعدہ کیا کہ اب ہرگز اس قسم کے فجائع و تجاوزات کا اعادہ نہ کیا جائیگا جن سے عقائد و شعائر ملی عالم اسلام ..... کی صریح بے احترامی ہوتی ہے۔ مگر توقع کے بالکل خلاف اس کی طرف سے خود اپنے مواعید کے خلاف اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کیا گیا جن سے تمام مسلمانوں کے دل متاثر و متألم ہو گئے اور اسکے باعث دولت ایران کو مجمع عمومی حجاز (موتمر اسلامی) کی شرکت سے انکار کرنا پڑا جس کی ابن سعود نے دعوت دی تھی۔

اماکن مقدسہ کو کروڑہا مسلمان از روئے عقیدہ و ایمان مہبط انوار رحمانی و منبع فیض آسمانی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی تعظیم شعائر ملی اسلامی میں داخل ہے لیس علی الخصوص آج کل کہ احترام عقائد و آداب دیانت کا زمانہ ہے اور تمام ملل متمدنہ عالم کوشش کر رہی

ٹرکی میں انقلابی سازش

ڈاکٹر انصاری کا اعلان

بقیہ صفحہ اول

تیسرا اجلاس

جلسہ کا دوبارہ آغاز

چوتھا اجلاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری

...جنۃ البقیع کا نفرانگیز اثر

ہیں کہ ایک دوسرے کے معتقدات مذہبی کی تعظیم و تکریم کریں۔ اور تمام فرقوں کے شعائر دینی پر حملہ دوست دمازی کرنا بند کردیں۔ دولت ایران کے لئے خاموش بیٹھنا اور تحمل کرنا مشکل ہے۔ اور حقیقتہً یہ بردباری اور تحمل کا مقام ہی نہیں ہے تمام زندہ قومیں حکما و اکابر اور ارباب شعر و صناعت کے آثار کا خواہ وہ دوسری قوموں ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں ہزار گونہ احترام کرتی ہیں اور اس معاملہ میں ملیت و قومیت دقبل کا لحاظ نہیں کرتیں ایسی حالت میں ایک طائفہ کو اجازت نہیں دیجا سکتی کہ محض اپنی تعلیمات اور اپنے اصول کے مطابق ایسے ائمہ ہدیٰ و اولیاء خدا کے آثار کو محو کرے جن کا احترام کروڑہا دلوں اور روحوں میں جاگزین ہے۔

دولت ایران اس کارروائی کو دور توحش و جاہلیت کی تجدید کا ہم معنی سمجھتی ہے۔ اور اس حرکت قبیح پر سخت اعتراض کرتی ہے اس کے ساتھ ہی تمام مسلمانان عالم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ بمقتضائے وحدت عقیدہ بالاتفاق ایسے ممکن وسائل اختیار کریں جن سے اس قسم کے عملیات تجاوز کارانہ کا سد باب ہو سکے۔ حرمین شریفین حقیقۃً تمام عالم اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی مسلمان قوم کو حق نہیں ہے کہ دوسری اسلامی اقوام سے قطع نظر کرکے ان مقامات مقدسہ کو کہ قبلہ جمیع مسلمانان و مرکز روحانیت اسلام ہیں اپنے لئے مخصوص کرلے اور اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہے تصرف کرے اور اپنے مخصوص عقائد کو دوسروں پر جبراً مسلط کرے۔ لہذا تمام ملل اسلامیہ سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ ایک اجتماع عام منعقد کرکے اس میں حرمین شریفین کے مقدرات کو حل کریں اور اس قسم کا انتظام وضع کریں جس سے تمام مسلمان اپنے اپنے عقائد کے مطابق آزادی کے ساتھ اماکن مقدسہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے فیوض آسمانی و برکات روحانی سے متمتع ہو سکیں۔ اور یہ سرچشمہ فیض و سعادت الٰہی تمام طوائف مسلمانان عالم کو بغیر تبعیض و استثناء سیراب کرسکے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسلامی قومیں اور سلطنتیں اس تقاضائے دینی و ملی کو قبول کریں گی اور اپنے مقدسات ملی و شعائر مذہبی پر اس سے زیادہ دراز دستیوں کو برداشت نہ کریں گی۔

حسن بن یوسف رئیس الوزراء

اس اعلان میں جو معنی پنہاں ہیں انہیں ایک غبی سے غبی آدمی بھی سمجھنے سے سند ور نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دولت ایران ابن سعود کے مقابلہ پر ایک دوسرا جتھہ بنانا چاہتی ہے جس میں وہ تمام ان غیر وہابی مسلمانوں کو شریک ہونے کی دعوت دے رہی ہے جو اپنے معتقدات پر وہابی معتقدات کی مطلق العنان حکومت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر حالات یہی رہے کہ ایک طبقہ اپنی مزعومہ کتاب و سنت کی علمبرداری پر پوری قوت سے اصرار کرتا رہا تو یہ جتھہ بنیگا اور بنکر رہیگا اور اس جتھہ بندی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ مسلمان ایک طرف ہونگے کچھ دوسری طرف اور اسلام میں ایک مرتبہ پھر مذہب کے نام پر وہ خانہ جنگی برپا ہوگی جس کے نتائج اسلام عہد عروج میں اتنے تباہ کن نہوئے تھے جتنے اب اس دور تنزل میں ہونگے۔ پھر کیا ہمارے وہ بھائی جو ان افتراق انگیز اعمال کو عین "کتاب و سنت" سمجھے ہیں ہمیں بتائینگے کہ اس خانہ جنگی سے اسلام پر جو کچھ مصیبت نازل ہوگی یہ سب منشائے "کتاب و سنت" کے مطابق ہوگی؟ کیا اتحاد امت اور جمع کلمۂ اسلام کے بہترین مواقع کو ہاتھ سے کھو دینا محض اس بنا پر جائز ہوسکتا ہے کہ ایک معمولی سے اختلافی مسئلہ میں آپ وہ پہلو اختیار کرنا چاہتے ہیں جو آپکے نزدیک احکام شریعت کے مطابق ہے؟ کیا آپکی شریعت میں اتحاد امت کے فوائد قبے توڑنے کے فوائد سے زیادہ ہیں کہ وہ ان پر سے قربان کردئے جائیں؟ کم از کم ہم تو یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو اسلام محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لیکر آئے تھے، اس میں چند عمارتوں کے توڑنے یا باقی رکھنے کو اتنی بڑی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی اور "اسلام" میں ایسا ہو تو اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ٹرکی میں انقلابی سازش

سمرنا میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کے لئے جو سازش کی گئی تھی اس کی تفصیلات اب اخبارات میں آگئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی شورہ پشت جماعت کی مفسدانہ سازش نہیں تھی بلکہ ٹرکی کے اس طبقہ نے جو تجدد پرور جماعت کے انقلابی بحران سے اپنی قوم کو بچانا چاہتا ہے ایک آخری تدبیر کے طور پر یہ قربانی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مصطفےٰ کمال پاشا اور ان کی جماعت نے جمہوریت کی شکل میں جو استبداد ٹرکی پر مسلط کردیا ہے اس کا جوا اتار پھینکنے کے لئے ان لوگوں نے آئینی ذرائع سے پوری کوشش کرلی لیکن برسر اقتدار جماعت نے ٹھیک اس طرز پر جو دور حمیدی کے امتیازی خصائص میں سے تھا، تمام مخالف سیاسی جماعتوں کو کچل کر رکھدیا اور آئینی جد و جہد کے تمام راستے بند کردئے۔ دنیا کے کسی جمہوری نظام میں اس بے آئینی کی مثال نہیں مل سکتی کہ پارلیمنٹ کی کسی سیاسی جماعت کو ناجائز جماعت قرار دیکر توڑ دیا گیا ہو۔ مگر ٹرکی میں یہ بھی کیا گیا اور "خلق فرقہ سی" نے بے کھٹکے من مانی کارروائیاں کرنے کے لئے ترقی پرور جماعت کو سرے سے خلاف قانون ہی قرار دیدیا۔ پس اب اس کے بعد ان کے لئے اصلاح کا ایک ہی ممکن طریقہ رہ گیا تھا کہ ترکی قوم کی آزادی اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے زبان و قلم کے بجائے پستول اور بم استعمال کریں۔

یہ قتل کی سازش جسقدر افسوسناک ہے اس سے بدرجہا زیادہ افسوسناک کارروائی وہ ہے جو ترکی حکومت اس کے جواب پر کررہی ہے۔ اس نے سازش میں عملی حصہ لینے والوں ہی کو گرفتار کرنے پر قناعت نہیں کی بلکہ وہ جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس کے لیڈروں کو بھی گرفتار کرلیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی مخالف سیاسی جماعت کی زندگی کو کلیتہً ختم کردینے کے اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اب تک جو خبریں آئی ہیں ان سے یہ معلوم کرکے ہر شخص کو افسوس ہوگا کہ جن لوگوں پر قتل کی سازش کا شبہ کیا جارہا ہے ان میں پارلیمنٹ کے بہت سے سابق ممبروں کے علاوہ رؤف بے، عدنان بے، بکر سامی بے، کاظم قرہ بکر پاشا، رافت پاشا، علی احسان پاشا، علی فواد پاشا، نورالدین پاشا اور جاوید بے جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ترکی جدید کے بہترین مدبر، گذشتہ جہاد حریت کے سربر آوردہ لیڈر اور ترکی قوم کے سچے محسن ہیں، ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی خدمات خود عصمت پاشا اور مصطفےٰ کمال پاشا سے کسی طرح کم ہوں، انہوں نے ٹرکی کی آزادی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا اور حقیقت یہ ہے کہ آج جمہوریہ ترکی کا قصر جن بنیادوں پر قائم ہے وہ انہی لوگوں کی رکھی ہوئی ہیں۔ ترکی حکومت کے موجودہ ارباب حل و عقد آج تدبر و فراست کی آنکھوں پر پٹی باندھکر اپنی قوم کے ان بہترین رجال سیاست کو سازش کے الزام میں پھانس کر دنیا کے سامنے ذلیل کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر یہ ثابت ہوجائے کہ یہ سب لوگ مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کردینے کی ضرورت پر متفق ہوگئے تھے تو دنیا یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیگی کہ فی الحقیقت ٹرکی کو مصطفےٰ کمال کے وجود کی ضرورت نہیں رہی اور اس کی فلاح اسی میں ہے کہ انہیں اس پر قربان کردیا جائے۔

کون ہے جو ٹرکی کے اس منظر پر آنسو نہ بہائیگا۔ یہ وقت تھا کہ ٹرکی کے تمام اہل فکر متحدہ قوت سے اپنی قوم کو ترقی دینے کی کوشش کرتے مگر چند شوریدہ سر افراط پسندوں کی بدولت فرصت کے یہ بہترین لمحات آپس کی لڑائی میں ضائع ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری کا اعلان

گذشتہ ہفتہ دلیش بندھو داس آنجہانی کی برسی کے موقع پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے جو اعلان کیا ہے وہ درحقیقت ہندوستان کے تمام سیاسی لیڈروں کے لئے ایک دلیل راہ ہے۔ فرقہ بندی، فرقہ وارانہ اصول پر مصالح کی تقسیم اور پھر ان متضاد فرقہ وارانہ مصالح کے لئے جنگ و نزاع۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جنہوں نے ہندوستان کے سیاسی شعور کو ایک صحیح نصب العین سے ہٹا کر اس طرح بھٹکا دیا ہے کہ اب قوم کی منزل مقصود الگ اور اس تک پہنچنے کے راستے جدا ہوگئے ہیں۔ آپس کے اتحاد کے بجائے اب رات دن کی جنگ ہے۔ امن و امان کے بجائے بدامنی و خونریزی ہے۔ آزادی کی کوشش کے بجائے غلامی کی رسیاں مضبوط کی جارہی ہیں۔ اور یہ جو دنیا پہلے ہمارے بہادرانہ اقدامات پر آفرین و مرحبا کہتی تھی وہ آج ہمیں باہم دست و گریباں دیکھکر لعنت ملامت کررہی ہے۔ اس ناگوار صورت حال میں ایک سچا بہی خواہ وطن اور ایک صحیح الدماغ انسان وہی کرسکتا ہے جو ڈاکٹر انصاری صاحب نے کیا یعنی بالاعلان کہدے کہ "مجھے ہندوستان کی کسی جماعتی تحریک سے کچھ واسطہ نہیں میرا مسلک صرف سوراج ہے"۔ ممکن ہے کہ اسوقت یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہو لیکن ایک وقت آئیگا جب ہندوستان کے باشندے اپنی آپس کی لڑائیوں سے تھک کر اس پر لبیک کہنے کے لئے خود بخود تیار ہوجائیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے اس مخلصانہ اعلان

بقیہ صفحہ اول

سعید البیطار۔ پھر وہ خاص ایسے لوگ موجود ہیں جو عربی جانتے ہیں۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ اختصار وقت کے لحاظ سے گفتگو عربی ہی میں ہو۔

صدر۔ آپ لوگ نظام داخلی وضع کرنے والی موتمر میں کتنے آدمی منتخب کرنا چاہتے ہیں۔

شعیب قریشی۔ اس سے پہلے ایک مجلس منتخب کی گئی تھی جسکا مقصد مختلف وفود کی حیثیتوں کو تحقیق کرنا تھا۔ کیا اس نے اپنا کام ختم کردیا؟ اگر نہیں کیا تو ہم ارکان موتمر کی حیثیت سے یہاں کیونکر بیٹھ سکتے ہیں۔ حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ہم میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں جنہیں یہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں مقام صدارت سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔

صدر۔ یہ مجوزہ مجلس تو نظام داخلی وضع کرنے کے لیے ہے اور آپ کا سوال بھی نظام اور قانون سے متعلق ہے پس ضرورت ہے کہ پہلے نظام داخلی وضع کرنے والی کمیٹی منتخب کرلی جائے۔ اور سب کام مکمل ہوجائیں۔

شیخ حافظ وہبہ۔ مجلس تدقیق مضابط اعضا کل مرتب کی گئی تھی۔ پس اسی کے کسی رکن سے اس سوال کا جواب مانگنا چاہیے۔

عبدالواحد قاری۔ میں اس مجلس کا ایک رکن ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ ہم نے آج اس ساعت تک کچھ نہیں کیا ہے۔

محمد ابو زید۔ ارکان موتمر میں یہ نزاع برپا ہے کہ آیا ان کے وثائق رکنیت صحیح ہیں یا نہیں۔ حالانکہ یہاں جتنے لوگ موجود ہیں سب ارکان ہیں۔ کیونکہ سب کے پاس دعوتی رقعے موجود ہیں۔ لہذا مضابط اعضا کے لیے وقت ضائع کرنا فضول ہے۔ ہمیں اپنا کام جاری رکھنا چاہیے۔ کیونکہ وقت بہت قیمتی ہے۔

عبداللہ الشیبی۔ میں وہی بات کہتا ہوں جو شیخ ابو زید نے کہی ہے۔ کیونکہ وقت تنگ ہے اور کام بہت ہے۔

بہجت البیطار۔ میری رائے میں ہمیں کام شروع کردینا چاہیے۔ ہر شخص جس کے پاس دعوتی رقعہ ہے وہ موتمر کا رکن سمجھا جائے۔

صدر۔ مجلس وضع نظام داخلی کے لیے پانچ ارکان منتخب کیے جائیں۔ اور ان کے انتخاب کی پرچیاں تقسیم کردی جائیں۔

شعیب قریشی۔ میں مجلس مضابط اعضا پر بدستور اصرار کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے شک ہے کہ اس جلسہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جن میں رکنیت کی پوری شرائط موجود نہیں ہیں۔

شوکت علی۔ کل جو مجلس ارکان کی حیثیتیں تحقیق کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ وہ نہایت اہم ہے۔ اگر اس کی تحقیقات میں دیر لگے تو اس کی خاطر موتمر کو ملتوی کردینا زیادہ بہتر ہے۔

عبدالغنی الملکی۔ مولانا شوکت علی جو کچھ کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں اس پر ووٹ لیے جائیں۔

محمد ابو زید۔ ارکان ایک دوسرے کی بات نہیں سمجھتے ہیں اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ گفتگو عربی میں ہو۔ شیخ شوکت علی کی تحریک سے قطع نظر کرکے ہمیں دعوتی رقعوں پر کفایت کرنی چاہیے۔ اور کام شروع کردینا چاہیے۔

محمد سعید شکرو امینو تو (جاوہ)۔ افسوس ہے کہ اب تک سارا وقت ضائع ہوا۔ میری رائے میں سید رشید رضا کا وضع کردہ پروگرام موضوع بحث ہو اور وضع نظام داخلی کے لیے کوئی خاص کمیٹی نہ بنائی جائے۔ رہی وہ مجلس جو تدقیق مضابط کے لیے مقرر کی گئی ہے سو ممکن ہے کہ وہ یہ خدمت انجام دے لے۔

محمد المغربی۔ میں دس منٹ کے لیے جلسہ ملتوی کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

صدر۔ جلسہ آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی کیا گیا۔ اسوقت ۳ بجے ہیں۔

جلسہ کا دوبارہ آغاز

اس کے بعد ساڑھے تین بجے جلسہ پھر شروع ہوا

حافظ وہبہ۔ میں دیکھتا ہوں کہ جھگڑا بڑھتا جارہا ہے اور وقت قیمتی ہے۔ اب تک ہم نے ان عملی مسائل پر بحث شروع ہی نہیں کی جو عالم اسلامی اور بلاد مقدس کے لیے مفید ہیں۔ میں اپنے ہندوستانی بھائیوں کے علم سے فائدہ اٹھانے کی سب سے زیادہ خواہش رکھتا ہوں اس لیے ان بسیط مسائل کو ختم کرنے کی بہترین صورت یہ پیش کرتا ہوں کہ تمام مختلف فیہ مسائل کو طے کرنے کے لیے ایک مجلس منتخب کی جائے۔ اور وہ مجلس تدقیق مضابط کے ساتھ ملکر نظام داخلی وضع کرے اور موتمر کے سامنے جو مسائل پیش ہونے والے ہیں ان پر غور کرے۔ اس مجلس کے ارکان کے نام میں پیش کرتا ہوں۔ آپ حضرات کو ان میں رد و بدل کا اختیار ہے۔ موتمر کا صدر اس مجلس کا صدر ہو اور ارکان یہ ہوں شیخ محمد عبداللہ بلیہد۔ مولانا شوکت علی۔ حاج امین الحسینی۔ عمر سعید، شکرو امینو تو۔ ضیاء الدین بن فخرالدین۔ کفایت اللہ۔ اور میں خود اپنا نام پیش کرتا ہوں۔ شاید کہ میں طرفین میں تفاہم پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکوں۔

تمام حاضرین۔ اتفاق ہے۔

حافظ وہبہ۔ میری رائے میں جلسہ ختم کردیا جائے اور ہم فوراً عمل شروع کردیں۔ تاکہ کل کی صبح جب جلسہ ہو تو ہمارے سامنے کوئی معلق مسئلہ باقی نہ رہ جائے۔

محمد ابو زید۔ جلسہ کیوں ختم کیا جائے؟

صدر۔ تفاہم کے لیے۔

محمد ابو زید۔ مجلسیں مرتب کرنا ضروری ہے مگر موتمر کو ملتوی کردینا تو ضروری نہیں ہے۔

حافظ وہبہ۔ ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی یہ رائے ہے کہ جن مسائل کو وہ حل کرانا چاہتے ہیں وہ بنیادی مسائل ہیں۔ پس دوسرے مسائل پر بحث شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کو طے کرلیا جائے۔

محمد ابو زید۔ ہم اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ہم نے اسکو رد کردیا ہے۔

حاج امین الحسینی۔ حافظ وہبہ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ مضابط اعضاء سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ مضابط کے لیے ایک دوسری مخصوص مجلس مقرر کی جاچکی ہے۔ اسوقت جس مجلس کی تشکیل پر اکثریت نے اتفاق کیا ہے اس کا کام فوراً شروع کردیا جائے تاکہ کل صبح تک دونوں مجلسیں اپنا کام ختم کرکے موتمر کے سامنے پیش کردیں۔

محمد ابوالعزائم۔ کیا کل کی رپورٹ مرتب نہیں کی گئی؟

صدر۔ قاعدہ ہے کہ افتتاح جلسہ کے وقت رپورٹ پڑھی جاتی ہے مگر وقت کی تنگی کے لحاظ سے میں رپورٹ کے پڑھنے کو ملتوی کرتا ہوں تاکہ آج کی اور کل کی رپورٹ ایک ساتھ پڑھی جائے۔ کیا آپ لوگوں کو اتفاق ہے؟

حاضرین۔ اتفاق ہے۔

صدر۔ جلسہ برخاست ہوتا ہے۔ کل ڈیڑھ بجے صبح (عربی ٹائم) کو مجتمع ہوگا۔

۳ بجکر ۵۴ منٹ پر جلسہ برخواست ہوا۔

تیسرا اجلاس

چہارشنبہ کے روز ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ کو ایک بجکر ۴۵ منٹ پر موتمر عالم اسلامی کا اجتماع دار موتمر میں منعقد ہوا۔ ارکان کی اکثریت حاضر تھی۔ جناب صدر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ سکرٹری نے پہلے اور دوسرے جلسہ کی کارروائی پڑھکر سنائی، بعض ارکان نے رپورٹ پر کچھ اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد تیسرے جلسہ کے پروگرام پر گفتگو ہوئی۔ اور یہ ابتدائی امور ختم ہونے کے بعد جنرل سکرٹری صاحب نے کھڑے ہوکر اس مجلس کا بیان پڑھکر سنایا جو ارکان موتمر کے وثائق نیابت کی جانچ کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اس بیان پر ارکان نے خوب بحث کی اور اس کے ضمن میں بعض ارکان کی رکنیت پر جو اعتراضات کیے گئے تھے ان پر مناقشہ ہوتا رہا۔ آخر کار جلسہ نے مجلس کے بیان کو کالعدم قرار دیدیا کیونکہ مجلس میں جلسہ عام کی رائے لیے بغیر محض اس بنا پر یوسف یاسین کے بدلے محمد مغربی کو لے لیا گیا تھا کہ اول الذکر ایک کام سے جدہ چلے گئے تھے۔ اور مجلس کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ اپنا کام شروع کرے۔ اور ایک مکمل بیان پیش کرے۔ نیز یہ بھی طے کیا کہ مجلس نے اپنے بیان میں جن لوگوں کے وثائق پر اعتراضات کیے ہیں ان سے گفتگو بھی کرلے۔

اس کے بعد شیخ حافظ وہبہ مجلس وضع نظام داخلی کے رکن کی حیثیت سے کھڑے ہوئے۔ اور مجلس مذکور کے مقرر کی حیثیت سے الفقرہ سے اپنا بیان دفعہ اول سے دفعہ ۵ تک پڑھکر سنایا جلسہ نے پہلے دونوں دفعات سے بلا اختلاف اتفاق کیا تیسری دفعہ پر طویل مناقشہ ہوا۔ اور وہ اس شکل میں پاس کی گئی جو آگے درج کی گئی ہے۔ چوتھی دفعہ پر خوب مناقشہ ہوا۔ اور وہ بھی اس شکل میں پاس کی گئی جو آگے دیجاتی ہے۔ پھر پانچویں دفعہ پر بحث شروع ہوئی۔ اور اس کا پہلا اور دوسرا فقرہ تو بلا مناقشہ منظور کرلیا گیا۔ البتہ تیسرے فقرے پر بحث ہوئی۔ اور جلسہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کے متعلق آخری رائے بعد میں دیجائے گی۔ وہ پانچوں دفعات حسب ذیل ہیں۔

دفعہ اول۔ اس موتمر کا نام "موتمر العالم الاسلامی" ہوگا

دفعہ دوم۔ اس کے مقاصد یہ ہوں گے۔

(الف) مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعارف اور ان کے کلمہ کا اتحاد اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کہ انما المومنون اخوۃ

(ب) دینی اجتماعی ادبی۔ اور اقتصادی حیثیت سے مسلمانوں کی ترقی کے لیے کوشش کرنا اور اس کے وسائل سوچنا۔

(ج) دیار مبارکہ حجاز میں قیام امن، راحت و صحت اور حمل و نقل کے وسائل کی ترقی حج کے راستہ میں آسانیاں پیدا کرنے اور اس کی ادائیگی کے راستہ میں جو مشکلات ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کرنا اور حجاز کی سلامتی اور اس کے حقوق کی حفاظت کے لیے سعی کرنا۔

دفعہ سوم:۔ اس موتمر کا انعقاد ہر سال موسم حج میں مکہ میں ہوا کریگا۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کسی ایسے خود مختار اسلامی شہر میں ہوگا جو غیر مسلم اثر کے ماتحت نہ ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہم اللہ کے اس قول پر عمل کریں گے کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم

دفعہ چہارم:۔ عالم اسلامی کے اقطار حروف تہجی کی ترتیب سے حسب ذیل ہیں۔

(الف) افریقہ جنوبی و مغربی۔ افریقہ مشرقی۔ افغانستان امریکہ جنوبی۔ امریکہ شمالی۔ اور وہ یورپ کے مسلمان) ایران ٹرکی۔ ٹیونس۔ جاوہ (مع سوماٹرا و جزائر شرق الہند) حبش حجاز۔ خلیج فارس۔ (بحر قزوین) اور روس کی اسلامی حکومتیں ریف، زنجبار۔ سوڈان۔ شام۔ صین (چین) طرابلس، عراق عسیر۔ فلسطین۔ کانگو۔ مراکش۔ مصر۔ ملایا و سیلون۔ نجد۔ ہندوستان۔ یمن۔

(ب) ہر ملک کو ایک رائے حاصل ہوگی۔ البتہ بعض کو امتیازی رعایت بھی حاصل ہوگی۔ اور وہ یہ کہ حجاز کو مسلمانوں کا مشترک قبلہ ہونے کے اعتبار سے ۳ رائیں حاصل ہوں گی۔ افغانستان ایران۔ ٹرکی۔ مصر۔ نجد اور یمن کو خود مختار ممالک ہونے کے لحاظ سے ۲ رائیں حاصل ہوں گی۔ اور اس لحاظ سے کہ ہندوستان سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اسے ۴ رائیں حاصل ہوں گی۔ اور چین کے مسلمانوں کی کثرت تعداد کے لحاظ سے اس کو بھی ۳ رائیں حاصل ہوں گی۔ جاوا اور اس کے ساتھ سوماٹرا کو بھی تین رائیں حاصل ہوں گی۔ اور مسلمانان روس کو دو رایوں کا استحقاق ہوگا۔

دفعہ پنجم:۔ یہ موتمر حسب ذیل اقسام کے لوگوں سے مرکب ہوگی۔

(الف) اسلامی حکومتوں کے نمایندے۔

(ب) ان فرعی کمیٹیوں کے ارکان جن سے موتمر مرکب ہو۔

(ج) اسلامی قوموں کے نمایندے جو نمایندگی کے مقررہ قواعد بلکہ اس سے بہتر قواعد کے مطابق صحیح نمایندے ہوں۔

بعض حضرات نے شکایت کی کہ رپورٹیں ناقص طریقہ پر ضبط تحریر میں لائی جاتی ہیں اس پر یوسف یاسین نے کہا کہ میں صدارت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رپورٹ لکھنے والوں میں اضافہ کریں تاکہ ارکان جو کچھ تقریریں کرتے ہیں وہ لفظ بلفظ لکھی جائیں۔

چوتھا اجلاس

پنجشنبہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر العالم الاسلامی کا اجتماع دو بجے صبح (عربی ٹائم) کو دار الموتمر میں منعقد ہوا۔ ۶۴ ارکان میں سے ۴۴ حاضر تھے جناب صدر مجلس الشوریٰ الحجازی کے اجلاس میں شریک ہونے کی وجہ سے جس میں امور حج کے متعلق بعض اہم مسائل درپیش تھے تشریف نہ لاسکے۔ اور مولانا سید سلیمان ندوی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے گذشتہ جلسہ کی ملخص رپورٹ سنائی جانے کے بعد مجلس وضع نظام داخلی

کے اس حق پر طویل مناقشہ ہوا کہ آیا وہ قانون بنا سکتی ہے یا نہیں؟ اور آیا اس کی تشکیل کی قرارداد اسے یہ اختیار دیتی ہے یا نہیں؟ آخر اصل قرارداد کے الفاظ کی طرف رجوع کرنے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس مجلس کو قانون اساسی وضع کرنے کا حق ہے۔ پھر اس مجلس کے مقرر حافظ وہبہ نے پانچویں دفعہ پڑھنی شروع کی جس کے تیسرے فقرہ کے متعلق آخری فیصلہ کو آئندہ کے لئے اٹھا رکھا گیا تھا۔ اس پر ڈاکٹر عبد اللہ دملوجی نے تجویز پیش کی کہ مجلس کے وضع کردہ دفعات پر غور کرنے سے پہلے ایک اصول طے کر لینا چاہئے جس کے مطابق ان پر بحث کی جائے۔ اس تجویز پر بہت بحث ہوتی رہی۔ اور آخر آدھ گھنٹہ تک جلسہ ملتوی کرنے کے بعد تمام ارکان نے بالاجماع اسے منظور کر لیا۔ چنانچہ اس کے مطابق یہ طے ہوا کہ مجلس جو کچھ قوانین وضع کرے انہیں اجلاس عام میں پیش کرنے سے پہلے جنرل سکرٹری کی معرفت تمام وفود کے پاس بھیجے تاکہ وہ پہلے سے غور کرلیں اور بحث میں آسانی ہو۔ اس پر مجلس نے اپنے وضع کردہ قوانین کو پیش کرنے کا سلسلہ بند کر دیا۔

پھر مجلس تدقیق وثائق اعضاء کے مقرر یوسف یاسین کھڑے ہوئے اور انہوں نے حسب ذیل بیان پڑھا۔

ارکان موتمر کے وثائق کی تحقیق کے لئے جو مجلس مقرر کی گئی تھی۔ اور جو عبد الواحد فاری۔ محمد عرفان، یاسین منصور، اور یوسف یاسین سے مرکب تھی۔ اس کا جلسہ جمعرات کے دن ۱۲ بجے صبح (عربی ٹائم) کو منعقد ہوا۔ اور اس کے سامنے جو ضوابط پیش کئے گئے تھے ان پر غور کیا گیا۔ ان ضوابط کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ وثیقہ وفد جاوی جس کے ارکان ۴ ہیں۔
۲۔ وثیقہ وفد فلسطین جس کے ارکان ۳ ہیں۔
۳۔ وثیقہ وفد نجد جس کے ارکان ۵ ہیں۔
۴۔ سوڈان کے مدعوین جنکی تعداد ۲ ہے۔
۵۔ جماعۃ الخلافہ بوادی النیل جس کا ایک نمایندہ ہے۔
۶۔ وفد جمعیت العلماء ہند جس کے ارکان ۵ ہیں۔
۷۔ مدعوین علماء مصر جن کی تعداد ۳ ہے۔
۸۔ وفد حجاز جس کے ارکان ۱۳ ہیں۔
۹۔ جمعیۃ خلافت ہندیہ جس کے نمائندے ۴ ہیں۔
۱۰۔ وفد مسلمانان روس جس کے ارکان ۷ ہیں۔
۱۱۔ لاذقیہ جس کا ایک نمائندہ ہے۔
۱۲۔ نمایندگان عسیر جن کی تعداد ۳ ہے۔
۱۳۔ وثیقہ جمعیت وطنیہ اسلامیہ بیروت جس کا ایک نمائندہ ہے۔
۱۴۔ سید رشید رضا۔

مجلس کے گذشتہ ملاحظات پر جنہیں اجلاس عام نے رد کر دیا تھا نظر ثانی کرنے کے بعد ہم نے حسب ذیل رائے قائم کی ہے۔

۱۔ وفد فلسطین نے جو وثیقہ پیش کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس اسلامی اعلیٰ نے ۳ آدمیوں کو نمائندہ منتخب کیا ہے اس وثیقہ پر کسی اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۔ صاحب الفضیلہ شیخ محمد ماضی ابو العزائم نے جو وثیقہ پیش کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جماعت وادی النیل نے صرف شیخ صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا اس میں ذکر نہیں ہے۔

۳۔ وفد جمعیت العلماء نے جو وثیقہ پیش کیا ہے۔ وہ تمام اعضائے مندوبین کے اسماء پر حاوی ہے۔ یہ ایک باضابطہ وثیقہ ہے۔

۴۔ وفد بیروت نے جو وثیقہ پیش کیا ہے اس میں خود انکی ذات کے سوا اور کسی کا ذکر نہیں اور نہ اس قسم کی کوئی تصریح موجود ہے کہ وہ اپنے ساتھ جس کو چاہیں لیجائیں۔

۵۔ وثائق مذکورہ کے علاوہ جتنے اور وثائق ہیں انہیں یہ مجلس اصول کے موافق سمجھتی ہے اور انکی صحت کا اعتراف کرتی ہے۔

اس بیان میں وثائق مذکورہ پر جو کچھ اظہار رائے کیا گیا تھا اس پر طویل مناقشہ ہوا اور جن لوگوں کی جانب اس میں اشارہ کیا گیا تھا انہوں نے اپنے اپنے عذرات پیش کئے۔ آخر شیخ عبد اللہ بن بلیہد نے تحریک کی کہ انتشار و تفرقہ سے بچنے کے لئے مناقشہ کا دروازہ بند کر دیا جائے اور انکے مطابق موتمر نے فیصلہ کر دیا کہ تمام ارکان کے وثائق صحیح و معتبر ہیں۔

اسکے بعد اس امر پر بحث ہوئی کہ آیا آئندہ جلسہ جمعہ کے روز ہو یا اتوار کے روز۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد طے ہوا کہ پانچواں اجلاس ہفتہ کے دن ڈیڑھ بجے صبح کو منعقد ہو اور اس فیصلہ کیا تھا کہ ۵ بجے جلسہ برخواست ہوا۔
(باقی آئندہ)

خبر قیات

عالم اسلامی

ریف

قبائل جبالہ کا جدید سردار
غازی عبد الکریم کا جانشین

ولایتی اخبار ٹائمس کے نامہ نگار مقیم طنجہ کا ایک پیام مورخہ ۱۲ جون مظہر ہے کہ قبیلہ بنی عروس کے علاقہ میں مولائی عبد السلام کے مقبرہ کی عمارت میں تمام قبائل جبالہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تمام قبائل نے سیدی عبد السلام ابن الحسن کو اپنا سردار منتخب کیا۔ لیکن اب تک یہ مبہم ہے کہ آپ کی کیا حیثیت ہوگی۔ آپ ایک غیر معروف شخصیت کے آدمی ہیں غالباً آپ کا انتخاب صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ قبائل کے سرداروں میں آپس میں حصول فوقیت کی جو کشمکش پیدا ہوگئی ہے وہ رفع ہو جائے۔ اس جلسہ میں تمام قبائل شریک تھے۔ لیکن اس وقت تک جب تک کہ خبر بھیجی جارہی ہے کوئی لائحہ عمل طے نہیں پایا ہے۔

نامہ نگار آخر میں اپنی یہ رائے ظاہر کرتا ہے کہ قبائل جبالہ کی ان کارروائیوں کو بہت زیادہ اہمیت نہ دینی چاہئے کیونکہ اس وقت کی پریشانی کی یہ بدیہی مثال ہے اور وہ یقیناً اٹھ رہے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ (ہمدرد)

ٹرکی

مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی سازش
تیرہ ملزموں کو پھانسی کی سزا
جنرل کاظم قرہ بکر پاشا کی بریت

استنبول ۱۴ جولائی۔ تیرہ ملزمان کو جن میں تین پارلیمنٹ کے ممبر ہیں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی سازش میں پھانسی کا حکم ہوا۔ جنرل کاظم قرہ بکر رہا ہوئے۔

بلاد عرب

مجاہدین شام کی عظیم الشان فتح
فرانسیسی فوج کی تباہی

بیت المقدس ۱۱ جولائی۔ عربی ذرائع سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ رشایہ اور ریکہ کے درمیان فلوج کے مقام پر فرانس کی ایک بہت بڑی فوج کو مجاہدین شام نے غارت کر دیا۔ فرانسیسیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اگر فرانس کے ٹینک کی امانت کے لئے کمک نہ پہنچ جاتی تو سب کا صفایا ہو جاتا اور ایک بھی زندہ نہ بچتا اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانس کی فوج کا کمانڈر اور تین اعلیٰ افسر بھی قتل کردئے گئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین شام کو ایسے کاغذات بھی دستیاب ہوئے ہیں جن میں آغاز بغاوت سے لیکر اس وقت تک شام میں جو فوجی کارروائیاں فرانس نے کی ہیں ان کو شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے۔ (ٹائمس آف انڈیا)

ہندوستان

کلکتہ میں ایک اور فساد
ہندوؤں کے ایک جلوس پر جھگڑا

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ ہیرسن روڈ میں پوجا کی جگہ سے چلکر جلوس مشرق کی جانب روانہ ہوا اسٹنرل ایوینیو کو جاتے ہوئے جس وقت جلوس اس مسجد پر پہنچا جہاں سے کہ اپریل میں فسادات شروع ہوئے تھے تو بہت سے مسلمان قریب کے کوچوں سے نکل آئے اور جلوس کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے راستہ بند کر دیا جلوس کے ساتھ جو ہندوستانی سپاہی تھے وہ تو متردد ہوئے مگر یوروپین سارجنٹوں نے مزاحمت کرنے والوں پر حملہ کر دیا اور وہ منتشر ہوگئے۔ اس کے بعد ہی مسلمانوں کے کوچوں سے اینٹیں برسنی شروع ہوگئیں جس کے باعث بہت سے ہندو زخمی ہوئے جلوس والے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب وقت سنٹرل ایوینیو۔ بیڈن اسٹریٹ چیت پور اسٹریٹ اور ہیرسن روڈ سے جو کہ منظور شدہ راستہ تھا گذرے تو ان کا مجمع برابر بڑھتا گیا جلوس اپنی منزل مقصود پر تقریباً ۹ بجے پہنچ گیا اور فسادات کے مناظر اپنے پیچھے چھوڑتا گیا اس دوران میں پولیس کی مدد پہنچ گئی۔ زخمیوں کو شفاخانہ پہنچا دیا گیا اور صورت حال پر قابو حاصل کر لیا گیا۔

کلکتہ کی حالت جنگ
زخمیوں اور مقتولوں کی کثرت

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ جلوس کی روانگی کے دوران میں ایک موقع پر خطرہ اسقدر شدید ہوگیا کہ پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی اس سے مجمع پر بہت زیادہ اثر ہوا اور بلوہ رک گیا مگر اکا دکا آدمی کو زدوکوب کے جانے اور چھری مارنے کے واقعات ہوتے رہے۔

سہ پہر کو ۲ بجے تک میڈیکل کالج ہسپتال میں چھری کے زخموں سے چار موتیں اور ہو چکی ہیں جن کے بعد کل اموات کی تعداد ۹ تک پہنچ گئی ہے۔ اب تک شفاخانہ میں ۸۲ آدمیوں کا داخلہ ہوا ہے جن میں سے تقریباً ۱۲ زخمیوں کی حالت بہت زیادہ نازک ہے۔ کل ۹ مسلمان ایسے ہیں جو گولی چلنے کے باعث زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے سات کے گولی کے زخم آئے ہیں اور دو کے چھروں کے۔

اب صورت حال پر سکون معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ رقبہ جہاں فساد ہوا تھا بالکل سنسان پڑا ہوا ہے اور دوکانیں وغیرہ بند پڑی ہوئی ہیں۔ پولیس کے پہرے لگے ہوئے ہیں اور تقریباً چالیس گرفتاریاں ہو چکی ہیں جنمیں سے اکثر مسلمان ہیں۔ شفاخانہ میں جو آٹھ اموات ہوئی ہیں انمیں سے ۵ ہندو ہیں اور ۳ مسلمان۔

۱۰۷ مجروح - ۹ مقتول
۶۰ مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صبح کو جرا سنگھ

کے تھانہ پر بلوائیوں نے حملہ کیا جو پولیس کے گولی چلانے کے بعد منتشر ہوگئے۔ مختلف شفاخانوں میں جو زخمی داخل ہوئے ہیں ان کی کل تعداد ۱۰۷ ہے۔ [illegible] میں ایک اور لاش پائی گئی ہے۔ تقریباً ۶۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں اب تک تقریباً تمام مسلمان گرفتار ہوئے ہیں۔

کلکتہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

کلکتہ ۱۶ جولائی۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے مطابق ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کسی ایک جگہ پر چار سے زائد آدمیوں کا اجتماع ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کلکتہ میں پھر فساد ہو گیا
کئی جگہ مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں

کلکتہ ۱۷ جولائی۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مرزا پور اسٹریٹ میں کل رات کو زبردست ہنگامہ برپا ہوگیا۔ ایک مسلمان نے ایک [illegible] سلاخ سے ایک پولیس سارجنٹ پر حملہ کر دیا سارجنٹ نے گولی سے اس مسلمان کو مار ڈالا۔

ایک دوسرے موقعہ پر ایک مسلمان مجمع نے سنٹرل ایوینیو کے ایک مکان پر حملہ کر دیا جس کے دوران میں گولیاں چلائی گئیں۔ اس مکان میں ایک ہندو دربان زخمی ہوگیا جسے شفاخانہ پہنچا دیا گیا۔ [illegible]

[illegible]

۱۷ مسلمانوں پر فسادات کا الزام

کلکتہ ۱۷ جولائی۔ [illegible]

ایک سب انسپکٹر پر فرد قرارداد جرم

کلکتہ ۱۷ جولائی۔ [illegible]

حالت رو باصلاح ہے

کلکتہ ۱۸ جولائی۔ [illegible]

۱۲۵ مجروح - ۱۴ مقتول

کلکتہ ۱۸ جولائی۔ مجروحین و مقتولین کی تعداد علی الترتیب ۱۲۵ اور ۱۴ تک پہنچ گئی ہے۔

خواجہ بیدار شد!
لارڈ ارون باجہ کا مسئلہ حل کرینگے

معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ جولائی کو شملہ میں وائسرائے بہادر ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمایندوں کے ساتھ ایک کانفرنس کرینگے۔ جس میں مسجدوں کے باجہ بجائے جانے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ مسٹر اے کے غزنوی ایم۔ ایل سی بنگالی مسلمانوں کی رائے کا اور مسٹر جے این باسو ایم ایل سی بنگالی ہندوؤں کی رائے کا اظہار کریں گے۔

وائسرائے ہند کا اعتراف عجز
ہندو مسلم فسادات لاعلاج ہیں

شملہ ۱۷ جولائی۔ ہز اکسلنسی لارڈ ارون نے آج شام کو اس دعوت کے موقعہ پر جو چیمسفورڈ کلب کی طرف سے آپ کو دی گئی تھی عمائدین ہند کے مجمع کو اور ان کے ذریعہ سے عوام کے بڑے مجمع کو خطاب فرمایا اور اس مسئلہ پر تقریر فرمائی جو آج ہندوستان کی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ بڑے بڑے سرکاری حکام کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب شریک دعوت تھے۔

سر تیج بہادر سپرو، پنڈت مدن موہن مالویہ، آنریبل مسٹر پٹیل، مسٹر غزنوی، مسٹر سید رضا علی۔ ڈاکٹر ضیاء الدین۔ راجہ دلجیت سنگھ، پنڈت نانک چند، مسٹر برلا، سر ابراہیم سیٹھ اور مسٹر جے۔ این۔ باسو۔

ہز اکسلنسی نے جوابی تقریر میں ارشاد فرمایا کہ ایک مضمون لیا ہے جو میرے دل میں سب سے اوپر موجود ہے اور جو آج ہندوستان کی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ ہے، اور میں اس کے متعلق آپ سب کی معرفت ملک معظم کے نمایندہ کی حیثیت سے جو ان کی رعایا کی تمام خوشیوں اور غموں میں شریک ہے۔ عوام تک اپنا پیغام پہونچانا چاہتا ہوں۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ آپ کے جذبات پر عالمگیر فرقہ وارانہ فسادات کا بہت گہرا اثر پڑا ہے۔ آپ نے یہ کہا کہ میرے اختیار میں ان خرابیوں کا کوئی قطعی علاج مہیا کرنا نہیں ہے۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

ہردوئی میں نو ہندوؤں کا قبول اسلام

۸ صفر ۱۳۴۵ھ سے لغایت آخر ۱۳۴۴ھ شعبہ تبلیغ ہردوئی میں جو لوگ مشرف با سلام ہوئے ان کے نام درج ذیل ہیں۔
ہردوئی میں کوئی خاص اہتمام تبلیغ کا نہیں ہے اسپر بھی ہندو ذیل لوگ بطوع و رغبت خود اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہم زد فزد۔

اسلامی نام	سابق نام	قوم	سکونت
عبد الرحمٰن خان	گنپت سنگھ	ٹھاکر	رڑکی
جمال الدین	نرنجن پرشاد	اہیر	پھانی ضلع ہردوئی
عبد الغنی	درگا	نٹ	ہردوئی
عبد الرحمٰن	مستری	ہندو	”
عبد اللہ	ننھی	پاسی	نگھٹہ ہردوئی
عبد اللہ خان	سردار سنگھ	ٹھاکر	
دین محمد	درگا پرشاد	کہار	ہردوئی

نیز دو پاسی تلک و گنگو نام رسولپور آنٹ ضلع ہردوئی میں مشرف با سلام ہوئے۔ تین مرتد اسلام میں واپس آئے۔

۱۱ جولائی کو سوامی شردھانند کی تقریر ہردوئی میں ہوئی تقریر شر انگیز نہیں تھی بلکہ مصالحانہ تھی دوران تقریر میں ہندو آریوں نے کوئی بہتر نہیں دئے۔ صرف سوامی دیانند جی کے ۱۰ ام پیش کر دیا گیا۔ تقریر کی قبولیت ظاہر ہے مفصل آئندہ
احمد اللہ نائب ناظم شعبہ تبلیغ۔ ہردوئی۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (مینجر)

دار الحکومت

فسادات دہلی کے مقدمات
ہندو کہار کے قتل کا مقدمہ

دہلی ۱۶ جولائی۔ آج ہندو کہار کے قتل کا مقدمہ مسٹر لوئیس کی عدالت میں پیش ہوا۔

مسمی پیران ولد نتھو ذات مالی عمر ۳۰ سال پیشہ ملازمت ساکن کٹرہ بڑیان نے اپنے بیان کے دوران میں بیان کیا کہ میں بابو کٹی والے کے ہاں نوکر ہوں۔ ایک ہندو فراشخانہ کی طرف سے آہستہ آہستہ آرہا تھا وہ اکیلا تھا پنواڑی نے کہا ہندو آرہا ہے اس کو مارو۔ میں پہچانتا ہوں (عبد الرحمٰن کو شناخت کیا) عبد الرحمٰن ہندو کے پیچھے دوڑا اور محمد اسحاق قصاب بھی اس کے پیچھے دوڑا۔ اتنے میں ایک بائیسکل والا اپنی دوکان سے اٹھا اور ہندو کے پیٹ میں لکڑی ماری۔ بائیسکل والے محمد فضل کو شناخت کیا) پھر قصائی نے لکڑی ماری۔ عبد الرحمٰن کے ہاتھ میں ایک پتھر پڑا ہوا تھا اور اس نے ہندو کی پیشانی پر مارا۔ وہ کلو کی دکان کے سامنے پٹری پر آکر گر گیا گر گرے ہوئے ہندو پر تینوں لکڑیاں اور پتھر مارتے رہے اور پھر چھوڑ کر چلے گئے یہ کہتے ہوئے کہ کافر مر گیا۔

جرح میں بیان کیا کہ:۔ اس کٹائی کے وقت سڑک پر کوئی بھیڑ نہیں تھی۔ جب میں یہ واقعہ دیکھتا رہا سڑک پر کوئی آدمی نہیں گزرا۔ ان تین ملزمان کے سوا اور کوئی وہاں نہیں تھا۔ دو کے ہاتھ میں لکڑیاں تھیں اور عبد الرحمٰن کے ہاتھ میں پتھر تھا۔ میرے آقا نے دکان پر بھیجا تھا۔

گواہ نمبر ۲۔ رویندر ولد پنڈت مراری لال ساکن کٹرہ بڑیان نے بیان کے دوران میں کہا کہ ایک ہندو فراش خانہ کی طرف سے آرہا تھا کچھ آدمیوں نے چلا کر کہا کہ کافر آرہا ہے مارو۔ اس کے پیچھے کئی آدمی تھے۔ جب وہ موقعہ مذکور پر پہنچا تو ایک شخص نے سامنے سے لاٹھی ماری۔ کٹی والے کی دکان کے سامنے سڑک کے بیچ میں اس کے لاٹھی ماری گئی۔ لاٹھی اس کے پیٹ میں لگی۔ لاٹھی مارنے والے کو پہچانتا ہوں (محمد فضل کی طرف اشارا کیا) اس کے بعد دوسرے شخص نے لاٹھی ماری۔ ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ کہاں ماری اندازاً کمر میں لگی۔ اسکو بھی پہچانتا ہوں (اسحاق کی طرف اشارا کیا) اسحاق بھی پیچھے آرہا تھا اس کے بعد عبد الرحمٰن نے پیشانی پر ایک نوکدار پتھر مارا وہ چکر کھا کر پٹری پر گر پڑا۔ اس کے بعد تینوں نے پتھر اور لاٹھیاں جو ان کے پاس تھیں ماریں۔ وہ مر گیا تو کہا کہ بس اب مر گیا ہے اور چلو چھوڑ دو۔

جرح میں بیان کیا کہ میں دہلی میں سات سال سے ہوں پہلے نئے بازار میں رہتا تھا [illegible] ڈاکٹر [illegible] بھی آریہ سماج لیڈروں میں سے ہیں۔ جن شاستری آچاریہ اور انٹرنس کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ ہندوؤں سے بھی میں ملتا رہتا ہوں میں چھاپہ خانہ کے لئے بلاک بناتا ہوں۔ ہندوستان ٹائمز اور تیج ارجن اور ہندو سبھا کے لئے میرے ہاں سے بلاک بنتے ہیں۔ میں اس عرصہ میں دو تین مرتبہ ضرور ارجن سنسار وغیرہ کے دفتر میں گیا ہوں گا۔ ملزمان کے پاس سوائے لاٹھی اور پتھر کے اور کوئی آلہ نہیں دیکھا ان کے سوائے کسی اور کو میں نے مقتول کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تینوں ملزمان اور تینوں ہم گواہ سب اکٹھے ہی کچوری کو گئے تھے۔

گواہ نمبر ۳۔ پریم سنگھ ولد گھسیٹا رام قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیشہ موزہ بننا۔ انکار برادر کٹرہ بڑیان۔

ایک آدمی فراشخانہ کی طرف سے فتحپوری کی طرف بھاگا جا رہا تھا پیچھے ایک مجمع تھا۔ بائیسکل والے نے اٹھ کر ایک لکڑی اس کے ماری جو اس کے کاندھے کے قریب لگی۔ بائیسکل والے کو پہچانتا ہوں (محمد فضل کو پہچانا) ہندو کا منہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ اور وہ ہاتھ جوڑنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے نہ مارو میں تو ایک راہی ہوں یہ دیکھ کر میں ہاسپر کے ایک زینہ میں گھس گیا۔ قصائی نے اس کے پیٹ میں کئی لکڑیاں ماریں۔ (محمد اسحاق کو شناخت کیا) تیسرا آدمی ایک اور تھا اور پنواڑی نے اسکے پتھر مارا پھر وہ چکرا کے گر گیا۔ پٹری پر گرا تھا پھر بھی اسکو مارتے ہی رہے۔ جو سب سے کو میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔

سہ ماہی گوشوارہ آمد و صرف دفتر شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند

بابتہ ماہ رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ رمضان ۱۳۴۴ھ

تفصیل آمدنی	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنے	میزان روپے	کل میزان پائی	کل میزان آنے	کل میزان روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۱ھ لغایتہ آخر جمادی الثانیہ ۱۳۴۴ھ				۸	۱۴	۸۷،۶۴۳			
آمدنی از یکم رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ									
متفرق	۹	۸	۹۸۶						
زکوۃ	۰	۱۱	۲۶۱	۹	۳	۱،۲۴۸	۵	۲	۸۷،۸۹۲

تفصیل مصارف	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنے	میزان روپے	کل میزان پائی	کل میزان آنے	کل میزان روپے
مصارف از رجب ۱۳۴۱ھ لغایتہ آخر جمادی الثانیہ ۱۳۴۴ھ				۱	۱۰	۸۳،۱۸۹			
مصارف از رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ									
تنخواہ معلمین و مبلغین حلقہ ہا و کارکنان صدر دفتر	۰	۱۳	۱،۰۵۴						
مصارف سفر معلمین و مبلغین حلقہ ہا و کارکنان صدر دفتر	۶	۱۲	۵۳						
مصارف ڈاک	۰	۱۳	۱۵۳						
مصارف تار	۰	۱۲							
مصارف مہمانان دفتر	[illegible]	[illegible]	[illegible]						
اخبارات وکتب	۳	۱۳	۵۲						
کرایہ مکان درویشی	۰	۲	۱۰۷						
اسٹیشنری	۹	۷	۶						
مطبوعات	۹	۱۰	۱۰۱						
امداد نومسلمین	۰	۰	۴						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۱۲	۶۳۳						
سائر خرچ مدارس	۰	۲	۱۴						
متفرقات	۰	۶	۲۲	۹	۳	۲،۲۰۶	۱۰	۱۳	۸۵،۳۹۵
بقایا									
تحویل				۰	۹	۷۰			
حساب طلب				۰	۱۴	۲،۳۱۸			
خزانہ				۷	۱۳	۱۰۶	۷	۴	۲،۴۹۶
میزان کل							۵	۲	۸۷،۸۹۲

اس کے بعد اسے دیکھا کہ وہ مرگیا تو اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ کارخانہ سے جائے وقوعہ دکھائی نہیں دیتی۔ اسوقت سڑک پر بہت کم ہندو اور بہت سے مسلمان آجارہے تھے۔ ملزموں میں سے تین کے پاس لکڑی تھی اور پانی والے کے پاس کچھ نہیں تھا۔ ہندی پڑھا ہوا ہوں۔ پرتاپ ہمارے کارخانہ میں آتا ہے کبھی کبھی پڑھ لیتا ہوں۔

قتل کا دوسرا مقدمہ

دو ہندو ملزمین کی پیشی

دہلی ۱۷ جولائی۔ گذشتہ فسادات کے سلسلے میں جو دوسرا قتل ہوا تھا اس کا مقدمہ آج سیشن سٹر لوئس کی عدالت میں پیش ہوا۔ دو ہندو دینا ناتھ اور رام گوپال پر دفعہ ۳۰۲ ضابطہ فوجداری کے ماتحت یہ جرم لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ۲۴ جون کو ایک مسلمان کو جان سے مار ڈالا تھا۔

بندو نامی ایک مسلمان پھل بیچنے والے کا بیان ہوا کہ وہ بقرعید کے تیسرے دن اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے نیا بانس کی طرف سے کچھ آدمیوں کو دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا اس نے ہندوؤں کو یہ چلاتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کو جان سے مار ڈالو۔ اس نے ایک مسلمان کو بھی نیا بانس کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا جو سر پر کچھ رکھے ہوئے تھا۔ دو ہندو اس مسلمان کی طرف لپکے اور اس پر لاٹھیوں سے حملے کئے جس سے وہ زمین پر گر گیا۔ یہ حالت دیکھکر وہ (خود گواہ) اپنی دکان میں گھس گیا اور اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد اس نے سوراخوں سے یہ دیکھا کہ ایک تیسرا ہندو اس کی دوکان میں سے کچھ چھین رہا ہے۔ اور اس شخص کو مار رہا ہے۔ لالہ گردہاری لال کی جرح کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ وہ دروازوں کی درزوں سے صرف سڑک کا اگلا حصہ دیکھ سکتا تھا اور اس شخص کو سڑک پر پڑا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اس نے ہندو کو پتھر اٹھاتے ہوئے تو دیکھا لیکن اسے مارتے ہوئے نہ دیکھ سکتا تھا گواہ نے بیان کیا کہ اس نے اپنا بیان پولیس کو اس واقعہ کے تیسرے دن دیا لیکن اس شخص کا کوئی حلیہ نہیں دیا تھا۔ پولیس کا تحریر کردہ بیان گواہ کے سامنے پڑھکر سنایا گیا جسے وہ نہ اپنا بتا سکتا تھا اور نہ اسے صحیح کہہ سکتا تھا۔ جرح ابھی جاری ہی تھی کہ عدالت کی کارروائی آج کے لئے ملتوی ہوگئی۔

سبزی منڈی کے ڈاکے کا مقدمہ

ایک کانسٹیبل کو سزائے موت اور چار کو کالاپانی

دہلی ۱۵ جولائی۔ پولیس کے جن پانچ کانسٹیبلوں کا سبزی منڈی میں ڈاکہ ڈالنے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۹۶ چالان کیا گیا تھا ان کے مقدمہ کا آج فیصلہ سنا دیا گیا۔

سیشن جج مسٹر ایس ایل سیل کے خیال میں ملزمین کے خلاف نہایت قوی اور معتبر شہادت موجود تھی اور صفائی کے گواہ محض بنائے ہوئے تھے۔ اسیسروں کی متفقہ رائے سے اتفاق کرتے ہوئے انہوں نے مظہر اللہ کانسٹیبل کو پھانسی کی اور باقی چار ملزمین کو کالے پانی کی سزا دیدی۔

ہندو پنساری نے مسلمان لڑکے کو زہر دیدیا

دہلی ۱۶ جولائی۔ نور محمد عمر ۱۸ سال ولد مولوی یار محمد صاحب ساکن گلی سرخ پوشان متصل چتلی قبر رام نرائن پنساری کے یہاں سالٹ لینے گیا وہاں اسے زہر دے دیا گیا جس کے کھاتے ہی اسے خون کی قے ہوئی اور لڑکا شفاخانہ بھیجدیا گیا۔ اس کی قے سربمہر لفافہ میں بند کرکے محفوظ کر لی گئی۔ مجسٹریٹ لڑکے کا بیان لینے کے لئے متعین کیا گیا۔ حالت نازک ہے یہ امر تحقیق طلب ہے کہ عمداً ایسا کیا گیا یا سہواً۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکے نے بار بار یہ پوچھا تھا کہ سالٹ اچھا ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ ہاں اچھا ہے۔

لال قلعہ میں ایک مسلمان کا قتل

دہلی ۱۷ جولائی۔ کل رات ساڑھے گیارہ بجے پولیس کو اطلاع ملی کہ ایک مسلمان جو بظاہر پاگل تھا۔ لال قلعہ میں ہاتھ میں تلوار لئے ٹہل رہا تھا۔ تلوار قلعہ ہی کے عجائب خانے سے حاصل کی ہوگی قلعہ کے پہرہ والوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ بغیر قید کئے اسے گرفتار کرلیں۔ لیکن۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایسا کرنا ممکن نہ ہوسکا۔ آخر کار ایک سارجنٹ نے اس شخص پر دو گولیاں چلائیں اور ایک گولی اس کے کاری لگ گئی۔ اسے زخمی ہونے پر ہسپتال پہونچایا گیا جہاں وہ ڈھائی بجے صبح کو مرگیا۔

ایک ہندو کا مسلمان پر ڈاکہ

ملزم گرفتار ہوگیا

دہلی ۱۳ جولائی۔ ایک حاجی جو ابھی واپس آئے ہیں کوٹھی حاجی علی جان سے اپنی رقم امانت اسی روپیہ لیکر زینہ سے اتر رہے تھے کہ ایک ہندو کہار چھین کر بھاگ گیا اور بالآخر گرفتار ہوگیا۔

آپ کا فرض

جہاز الجمعیۃ نے ان تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔ (منیجر)

قرآن مجید جلی قلم بلا ترجمہ پڑھیے

ہماری ایجنسی میں نہایت عمدہ کلام مجید بچوں و بڑوں و بڈھوں کی تلاوت کے لئے موجود ہیں اس قرآن مجید کا چھاپہ صاف خط پاکیزہ کاغذ سفید حروف جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی بندی ہوئی ہے اور جلد کی پشت پر آپ کا نام و مقام مفت لکھا جائیگا ہدیہ صرف دو روپیہ ہے۔

دعا گنج العرش

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی و نبی مع اردو ترجمہ ہدیہ سات آنے۔

فالنامہ آئینہ تقدیر

آپکی تقدیر میں کیا لکھا ہے اسکا جواب حافظ شیرازیؒ کی فارسی زبان میں اور خاص اردو میں بھی سننا چاہتے ہیں تو یہ فالنامہ ضرور منگایئے فی جلد تین آنے (۳/)

المشتہر

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

خاص رعایت

[illegible]

منیجر دی سورج ٹریڈنگ کمپنی لودہانہ۔ انڈیا

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے۔ اگر وہ میری بیربوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ ہو تو دونے دام واپس دیگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔ پتہ:

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنتی سمری ضلع دربھنگہ

بچوں کا مذہب؟

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں مگر انکے والدین انہیں گمراہ کردیتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو شروع سے خدا کے سچے دین پر قائم رکھنے کے متمنی ہیں۔ تو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلۂ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

قاعدہ تعلیم الاسلام ا/ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۱/ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲/ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴/ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵/

قیمت مکمل سٹ ۱۳/ علاوہ محصول ڈاک۔ اس بک ایجنسی کا تمام منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت مذہبی و قومی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

الجمعیۃ بک ایجنسی۔ دہلی

مفت راچہ گفت؟

سفید بالوں کو سیاہ اور ملایم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

صرف ایک ہی دوا ہے ۵ منٹ میں جوانی کی بہار لاتی ہے قیمت فی شیشی ۹/ محصول ۴/

فضل برادرس ۱۰ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد۔ کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

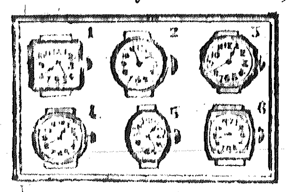

اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت [illegible]

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشین نفیس سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہ جھٹکا آ سکتا ہے نہ نمی اپنا اثر کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین نب مفت دیا جاتا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۴۶۶ ویپری مدراس

اطلاع

سید منظر حسین صاحب چاندپوری کا تصنیف شدہ ایک حیرت انگیز ناول زیر طبع ہے جس میں بریلی محلہ کوہاڑا پیر کے ایک خاندان کے سچے حالات اور ان مظالم کی فہرست دلکش پیرایہ میں درج ہیں جو ایک یتیم داماد پر توڑے گئے۔ قیمت ۱۲/ محصول ۴/ ملنے کا پتہ

عبد المجید دوکاندار بازار لال کنواں۔ دہلی

"نور جہاں"

رسالہ "نور جہاں" امرتسر سے شریف اور معزز عورتوں کے مطالعہ کیلئے جاری ہے۔ یہ ملک کا بہترین زنانہ رسالہ ہے۔ نمونہ عورتوں کو مفت۔ مردوں سے قیمت ۸/

منیجر "نور جہاں" امرتسر سے مل سکتا ہے

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے کچھ میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن [illegible] ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء [illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش۔ دہلی

اس موسم کے لئے

کلکتے کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

دواکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی و متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق نکالا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ میں درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ وریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴/ ڈاک محصول ۶/

کلوروڈائن

(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت کا ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے اسہال آؤں کے دست پیچش۔ مروڑ۔ پیٹ میں درد یا ہیضہ کیلئے کلوروڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے یہ دوا منگوائی ہے۔ قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸/ محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶/

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر بودھ ویر سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپیہ چار آنے۔ فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

نمبر ڈمنبرایل ۱۰۹۲

یدُ اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی — مدیر مسئول و محرر خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۷

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بےنظیر اجتماع

مؤتمر اسلامی کے پانچویں اجلاس کی کاروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

ہفتہ کے دن ۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو مؤتمر اسلامی کا اجتماع دار مؤتمر میں منعقد ہوا۔ ۵۱ ارکان حاضر تھے۔ جناب صدر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے۔ چوتھے اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی گئی۔ اور اس کے بعد مجلس وضع نظام داخلی کے وضع کردہ قوانین پر بحث شروع ہوئی۔ اس روز حافظ وہبہ حاضر نہ ہو سکے تھے اس لیے شیخ امین الحسینی ان کی جگہ مقرر مجلس کی حیثیت سے کھڑے ہوئے اور دفعہ ۵ سے دفعہ ۲۸ تک پڑھ کر سنایا ہیئت نے دفعات ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ کو بالاجماع منظور کرلیا۔ اور دفعات ۱۹، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ پر بحث ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دفعات مذکورہ ترمیم شدہ صورت میں پاس کئے گئے رہا دفعہ ۲۸ سو چونکہ اس کے حسابی بیانات اور مالی اعتمادات غور و فکر کے محتاج تھے اس لیے اسے دوبارہ مجلس کے پاس واپس کردیا گیا۔

ذیل میں ترمیم شدہ دفعات درج کئے جاتے ہیں

دفعہ ۲۴۔ کوئی تجویز جب تک کہ تحریری نہ ہو قبول نہ کی جائے گی۔ اگر کسی غیر رکن کی طرف سے ہو تو اس کا انعقاد مؤتمر سے ۳ دن پہلے جنرل سکرٹری کے پاس پہنچ جانا ضروری ہے اور اگر کسی رکن کی طرف سے ہو تو اس کی تقدیم کے لیے کوئی مدت مشروط نہیں ہے۔ جنرل سکرٹری کا فرض ہے کہ وہ تمام تجاویز کو سبجکٹ کمیٹی کے پاس بھیجدے۔ جو صدر و نائبین صدر۔ جنرل سکرٹری اور امم اسلامیہ کے نمایندوں سے باعتبار نسبت مرکب ہوگی۔ یہ کمیٹی جن تجاویز کو مؤتمر میں پیش کئے جانے کے قابل سمجھے گی انہیں پیش کرے گی۔

دفعہ ۲۵۔ مؤتمر میں زیر بحث آنے والے تمام مسائل کا فیصلہ اکثریت رائے سے ہوا کریگا۔ اور آراء کے مساوی ہونے کی صورت میں صدر کو ترجیحی رائے دینے کا حق ہوگا۔

دفعہ ۲۶۔ اس مؤتمر کا نصاب (کورم) حق نمایندگی رکھنے والے ممالک میں سے کم از کم چھ کی شرکت سے پورا ہو جائیگا البتہ اگر موجودہ نظام عمل میں تغیر کرنا ہو تو اس کے لیے وہ نصاب پورا ہونا ضروری ہے جو دفعہ ۲۷ میں درج ہے۔

دفعہ ۲۷۔ اس نظام عمل میں کوئی تغیر از قبیل نسخ و تعدیل یا حذف و اضافہ نہ ہو سکیگا۔ تا وقتیکہ حاضرین مؤتمر کی دو ثلث کثرت اس کی مؤید نہ ہو۔ اور اس جلسہ میں حق نمایندگی رکھنے والے ممالک میں سے کم از کم دس ممالک شریک ہوں۔

یہ اجلاس ۱ بجکر ۴ منٹ پر برخاست ہوا۔ اور صدر نے اعلان کیا کہ چھٹا اجلاس اتوار کی صبح کو ڈیڑھ بجے منعقد ہوگا۔

چھٹا اجلاس

اتوار کے دن ۳ ذی الحجہ کو مؤتمر اسلامی کا چھٹا اجلاس منعقد ہوا ۵۶ ارکان حاضر تھے۔ جناب صدر کے کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے اجلاس گذشتہ کی رپورٹ پڑھی گئی۔ پھر قانون اساسی کی دفعات پر بحث شروع ہوئی۔ اور حسب ذیل دفعات بالاتفاق منظور کی گئیں۔

دفعہ ۲۸۔ مؤتمر کے عدم انعقاد کی صورت میں مجلس منتظمہ اس کی قانونا نیابت کرے گی۔ اور جنرل سکرٹری تمام کارروائیوں میں اس کی طرف سے نمایندگی کریگا۔ اور اسے حق ہوگا کہ کلاء میں سے کسی کو جسے چاہے معزول کرے اور جسے چاہے مقرر کرے۔

دفعہ ۲۹۔ جنرل سکرٹری کا فرض ہوگا کہ ہر سال مجلس منتظمہ کی جانب سے مداخل و مخارج کا مفصل بیان اور آئندہ سال کا تخمینہ پیش کرے۔ تاکہ مؤتمر اس پر بحث و تنقیح اور ترمیم و تعدیل کرکے منظوری صادر کرے۔ اس دفعہ میں سال سے مراد مؤتمر کا سال ہے جو شعبان میں ختم ہوگا۔

ان دونوں دفعات کو بالاجماع منظور کیا گیا۔

دفعہ ۳۰۔ سالانہ مصارف کی رقم ان تمام اقطار اسلامیہ پر ان کی آراء کے لحاظ سے تقسیم کی جائے گی جن کا ذکر دفعہ ۴ میں کیا گیا ہے۔ اور ہر ملک کے لیے ایک مقدار مقرر کردی جائے گی تاکہ وہ اپنے حق رکنیت کو ہونے سے پہلے اسے ادا کردے۔

یہ دفعہ ترمیم شدہ صورت میں منظور کی گئی۔

دفعہ ۳۲۔ مؤتمر میں جو تجاویز خاص حجاز کے لیے منظور کی جائیں گی انہیں صدر مؤتمر غور و بحث کے لیے حکومت حجاز کے سامنے پیش کریگا۔ تاکہ جن کا نفاذ ممکن ہو انہیں نافذ کیا جائے۔

ان دفعات پر بحث کا کام ختم ہونے کے بعد مجلس اقتراح (سبجکٹ کمیٹی) کا انتخاب شروع ہوا۔ اور آدھ گھنٹہ کے لیے جلسہ ملتوی کردیا گیا۔ تاکہ تمام وفود اپنے نمایندوں کو منتخب کریں۔ اس انتخاب میں حسب ذیل حضرات مجلس اقتراح کے رکن مقرر کئے گئے۔

وفد ہند ی سے۔ کفایت اللہ محمد علی۔ شناء اللہ شبیر احمد۔

وفد حجازی سے۔ سلیمان قابل، عبداللہ الشیبی، سعود و شیشہ

وفد عسیر سے۔ عبدالعزیز العتیقی

وفد روس سے۔ کشاف الدین صلاح الدین۔

وفد جاوہ سے عمر سعید، جان طیب، امین منصور

وفد فلسطین سے۔ امین الحسینی۔

وفد شام سے عبدالغنی، عونی الکعکی۔

وفد نجدی سے یوسف یاسین، محمد الخطیب۔

جماعۃ خلافۃ وادی النیل اور علمائے مصر سے } محمد علی، ابوالعزائم، محمود علی منصور

وفد سوڈان سے ابراہیم مدثر۔

تکمیل انتخاب کے بعد طے ہوا کہ دونوں مجلسیں دس بجے مجتمع ہوکر اپنا کام شروع کردیں اور مؤتمر کا ساتواں اجلاس پیر کے دن ڈیڑھ بجے منعقد ہو۔

یہ اجلاس ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر ختم ہوا۔

ساتواں اجلاس

پیر کے دن ۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو مؤتمر العالم الاسلامی کا ساتواں اجتماع منعقد ہوا۔ ۴۹ میں سے ۵۳ ارکان حاضر تھے جناب صدر کے تشریف نہ لاسکنے کی وجہ سے وکیل حضرت سید سلیمان ندوی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ اور سکرٹری نے اجلاس گذشتہ کی رپورٹ پڑھکر سنائی۔

محمد ابوزید۔ انعقاد مؤتمر کی ابتدا ہی میں پابندی وقت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مؤتمر اول دن سے آج تک کبھی وقت مقررہ پر مجتمع نہیں ہوئی۔ بلکہ بہت زیادہ تاخیر کرتی رہی یہ کوئی معقول بات نہیں ہے کہ ہم لوگوں کے لیے نظام وضع کریں اور خود اپنے لیے کوئی نظام وضع نہ کریں۔

صدر۔ ہمارے نفس خود بھی تو گنہگار ہیں۔

شیخ ہارون۔ ہم ہر روز جلسوں کی جو رپورٹیں سن رہے ہیں وہ مکمل نہیں ہیں۔ ضرورت ہے کہ کارروائیوں کا خلاصہ تمام گفتگوؤں اور بحثوں پر حاوی ہو۔ اور ایسا نہ کیا جائے کہ کوئی بات لیلی اور کوئی بات چھوڑ دی۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ آئندہ سے جلسوں کی رپورٹ لفظ بلفظ سنائی جایا کرے۔ کیونکہ ہم دو تاسیس میں ہیں۔ اور یہ رجسٹر ہمارے اعمال کی تاریخ ہے جسے ہمارے بعد آنے والے لوگ پڑھیں گے۔ ہم تجویزیں پیش کرتے ہیں بحثیں کرتے ہیں۔ تقریریں کرتے ہیں۔ مگر ہمیں خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے اقوال میں سے کیا لکھا جارہا ہے اور کیا چھوڑا جارہا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور کاتب لکھتا کچھ ہے۔ ایک روز میں مؤتمر

(باقی صفحہ تین پر دیکھئے)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہئے۔ قیمت سالانہ ؏۔ نمونہ ۲/ منیجر رسالہ آفتاب۔ شیرانوالہ دروازہ لاہور (پنجاب)

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے مرض کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ) برص سفید بہت سفید داغ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

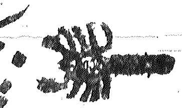

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

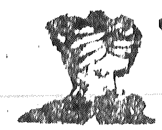

خضاب

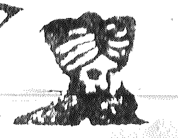

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ ہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری فہرست بڑی بہت مفت منگاکر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ راج وید کلکتہ)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین نہایت عام پسند بالکل بے ضرر اور رنگ میں سرعت بخشتا ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کردیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ کیمی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ فہرست مفت طلب فرمائیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۰ مکان نمبر ۳۰ رنگون

ٹیلیفون نمبر 5650 | اگر حسب اعلان منفعت نہو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیں | تار کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی

ہماری ادویات متواتر بارہ سال سے ملک کے ہر گوشہ میں استعمال ہو رہی ہیں ... علاوہ عام اخبارات کے بڑے بڑے ... گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی رجسٹرڈ ہیں۔

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کے لئے بہت نعمت ہے

بڑے بڑے اہل الرائے حکما و ڈاکٹروں کا پاس شدہ دھند جالا غبار کا دشمن ...

حب مراد

عروس زندگی

حیاتی قیمتی تحفے

بال صفا پوڈر

عروس جمال

فہرست طلب کیجئے

حکیم راج نرائن دہلی

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خفائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴۰ تولہ جلد منقش قیمت مع مصاریف ۹ - ۸ - ۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے، کاغذ کا رنگ خفائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصاریف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل ... تفسیر جلالین کاغذ خفائی چکنا ہے۔ ۲ جلدیں قیمت ۶ - ۸ - ۰ مصاریف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصاریف بر مشتری۔

ردالمحتار شرح درالمختار مع التکملۃ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی خفائی کاغذ قیمت ۲۳ - ۸ - ۰

تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۱۵ - ۰ - ۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخرالدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابوالسعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳ - ۸ - ۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہی عبارت شستہ

زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات مستند۔ حوالہ جات درست ... ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الہٰی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں جو پیشگوئیاں ہیں، تاریخ جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام و اسرار ... سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲ /

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۸ /

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ... مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور، نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول۔ جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر اللہ دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار دس علاوہ محصول ڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم رائدیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

حکومت اور موجودہ فسادات

گزشتہ ہفتہ لارڈ ارون نے چیمسفورڈ کلب میں جو تقریر فرمائی ہے۔ وہ ہندوستان میں قدم رکھنے کے بعد اس ملک کے سیاسی مسائل پر ان کی پہلی تقریر ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ اس موقع کے لئے انہوں نے اس مسئلہ کو انتخاب کیا ہے جو اس وقت ملک کا سب سے زیادہ نازک [illegible]

[illegible]

حکومت کو تعلق سے بس سمجھ لیا جائے؟ کیا ایسی حکومت جو ہندوستان کے بظاہر ناقابل تسخیر جذبہ حریت کو فنا کر دینے میں کامیاب ہوگئی اس معمولی تفرقہ و عناد کو مٹانے سے فی الواقع عاجز ہے؟ یہ ایسی بات ہے جسے دنیا میں کوئی صاحب عقل و خرد انسان تسلیم نہیں کر سکتا واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت درحقیقت ہند و مسلم نفاق کا استیصال کرنا چاہے تو ایک قلیل مدت میں اسے بالکل فنا کر سکتی ہے۔ البتہ اگر وہ یہ چاہے کہ نفاق باقی رہے اور خونریزی و بدامنی نہ ہو۔ تو یہ یقیناً ایک امر محال ہے۔ اور بدقسمتی سے حکومت اب تک اسی محال کو ممکن بنانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ لارڈ ارون یہ کہکر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں کہ "میرے پاس ان خرابیوں کا کوئی حکمی علاج موجود نہیں ہے" لیکن ہم ان سے کہتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس کوئی حکمی علاج نہیں ہے تو ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر تم اس آگ کو بجھانے سے عاجز ہو تو عنان اقتدار ہمارے ہاتھ میں دو، ہم تمہیں بتائیں گے کہ اسے کیونکر بجھایا جاتا ہے۔

مولانا محمد علی کا مکتوب

مدتوں کے بعد مولانا محمد علی صاحب کا ایک مفصل خط معاصر "ہمدرد" کے دفتر میں وصول ہوا ہے۔ جس سے حجاز کے متعلق پہلی مرتبہ مستند اطلاعات حاصل ہوئی ہیں اگرچہ اس سے موتمر کے حالات تو کچھ زیادہ معلوم نہیں ہوتے لیکن کم از کم حج کے انتظامات اور اس عام سیاسی کیفیت کا بہت کچھ حال معلوم ہوتا ہے جو اس وقت حجاز میں رونما ہے۔ حج کے متعلق مولانا نے لکھا ہے کہ اس کا انتظام بے انتہا خراب تھا۔ حکومت کی جانب سے کوئی خاص اہتمام نہیں تھا۔ نجدی بدو جو ساٹھ ستر ہزار کی تعداد میں آئے ہوئے تھے سارے حج کے ٹھیکیدار بنے ہوئے تھے نہ انھوں نے لوگوں کو ٹھیک طرح سے طواف کرنے دیا۔ نہ حجر اسود کو چومنے دیا۔ نہ سعی کرنے دی، منا میں وہ اس طرح بے دردی کے ساتھ اونٹ چلاتے تھے کہ بہت سے حاجی کچل گئے۔ خود بیگم صاحبہ مولانا محمد علی ایک دو مرتبہ مرتے مرتے بچیں۔ ان نجدیوں کو جنہیں مولانا نے جگہ جگہ "وحوش" لکھا ہے حکومت نے قابو میں رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

مصری محمل کا واقعہ مولانا نے جس صورت سے بیان کیا ہے اس سے اصل حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے پہلے نجدیوں نے محمل کو صنم کہکر اس پر پتھر برسائے۔ مصری کمانڈر نے ضبط کیا اور نجدی افسروں سے کہا کہ انہیں روکو جب وہ نہ روک سکے تو سلطان کا بھائی آیا، پھر خود سلطان آئے۔ اور انہیں بھی نجدیوں کو روکنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر مصری کمانڈر نے سلطان سے کہا کہ اب میں اس کا انتظام کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد اس نے باڑھ مارنے کا حکم دیا۔ جس سے بہت سے نجدی اور اونٹ مارے گئے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو خود مصری کمانڈر نے مولانا سے بیان کئے۔ اس کے مقابلہ میں اگر ان داستانوں کو دیکھا جائے جو بعض اہلحدیث حضرات نے تصنیف فرمائی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حمیت جاہلیت انسان کو کس طرح اندھا کر دیتی ہے۔

سلطان ابن سعود اور انکے والد کے طواف و سعی کی جو چشم دید کیفیت مولانا نے بیان کی ہے اسے دیکھکر عہد خلفائے راشدین کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ لکھا ہے کہ انکے لئے سپاہیوں نے لوگوں کو بیدیں مار مار کر راستہ صاف کیا اور خاص کعبۃ اللہ کے پاس بھی مطاف و استلام میں یہی شان امتیاز برتی گئی خلفائے راشدین کے طریقہ کی یہ کتنی اچھی پیروی ہے۔

موتمر کے متعلق مولانا نے بہت کم لکھا ہے مگر جو کچھ لکھا ہے اس سے عام حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ "ابھی تک موتمر بالکل ناقابل اطمینان ہے۔ خدا خیر کرے۔ سب نے سوائے ہمارے ابن سعود کو بادشاہ قبول کر لیا ہے مگر ہمارے ڈر سے یہ مسئلہ موتمر میں نہیں لایا گیا ہے، ہم خانگی طور پر صاف صاف اسکے متعلق اتمام حجت کے طور پر سلطان سے کہہ چکے گو بے سود معلوم ہوتا ہے۔ اب تو اس شخص کو صدر جمہوریہ بھی نہیں بنایا جا سکتا" ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ اوقاف پر حکومت کا دانت معلوم ہوتا ہے۔ کچھ عجب نہیں اگر اوقاف ایمانداری سے خرچ نہ کئے جاتے ہوں۔

یہ مولانا محمد علی جیسے شخص کے ملاحظات ہیں۔ انہیں دیکھکر کون حجاز کی حالت پر افسوس نہ کریگا۔

بسلسلہ صفحہ اول

میں حاضر تھا کہ ایک بھائی کا پیغام آیا جس میں بیماری کے باعث اپنے حاضر نہ ہو سکنے کا عذر کرتے ہوئے انھوں نے ایک نہایت اہم تجویز پیش کی تھی۔ اس پر موتمر نے ان کی تجویز کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی مزاج پرسی کی۔ دوسرے دن جب اس جلسہ کی رپورٹ پڑھی گئی تو عبارت بالکل بدلی ہوئی تھی اور کاتب صاحب نے شکریہ کے بجائے طعن کے الفاظ اپنی طرف سے تصنیف کر دیئے تھے۔

سکرٹری۔ جناب کے تشریف لانے سے پہلے حضرات ارکان اس امر پر اتفاق کر چکے ہیں کہ تنگی وقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ رپورٹوں کے محض خلاصے سنائے جایا کریں۔ ورنہ مفصل رپورٹ برابر لکھی جا رہی ہے۔ اور جو ممبر صاحب اسے دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

عبدالحلیم الصدیقی۔ میرے بھائی مندوب لاذقیہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ ضرورت ہے کہ خلاصہ ہر چیز پر حاوی ہو۔

سکرٹری۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے موتمر کی قرارداد کے مطابق مجلس اقتراحات مرتب کی گئی تھی اور کل اس نے مجتمع ہو کر اجلاس عام میں پیش کرنے کے لئے تین تجویزوں کو پسند کیا ہے۔

تجویز اول منجانب امین افندی حسینی
تجویز دوم " عبدالعزیز العتیقی
تجویز سوم " یوسف یاسین

اس ترتیب کے مطابق سب سے پہلے تجویز اول پیش کی گئی۔

تجویز (۱) چونکہ حجاز حفظان صحت کے اعتبار سے بہت پس ماندہ ہے اور اس میں اتنی اموات واقع ہوتی ہیں کہ ان کی مثال خصوصاً اس موسم کے اندر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی جس سے تمام دنیا اس کی طرف انگشت نمائی کرتی ہے۔ نیز چونکہ حجاز کے احوال صحیہ کی ترقی کے وسائل پر غور کرنا بھی موتمر کے مقاصد میں شامل ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر حسب ذیل امور کی سفارش کرے۔

(الف) یہ کہ حکومت ماہرین فن کی ایک مجلس صحت مقرر کرے۔ جو جامعیت کے ساتھ ملک کے صحی حالات کی تحقیقات کرے۔

(ب) یہ کہ مجلس مذکور اپنے نتائج تحقیق کی رپورٹ صحی حالت کی اصلاح کے لئے مناسب سفارشات پر مشتمل ہو۔

(ج) یہ کہ حکومت اصلاح احوال صحیہ کی ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی رقم مقرر کرے۔

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے۔ حاج امین الحسینی نے حسب ذیل تقریر کی۔

یہ ملک جس میں ہر دور دراز ملک سے لوگ حج کے لئے آتے ہیں جن چیزوں کا سب سے زیادہ محتاج ہے وہ امن صحت اور مواصلات (وسائل حمل و نقل) ہیں۔ سو امن تو بحمد اللہ جیسا ہونا چاہئے ویسا ہی ہے اور اس میں ہمیں کسی کلام کی گنجائش نہیں ہے البتہ صحت جو اس وقت ہماری بحث کا موضوع ہے اس کے بالکل برعکس بدترین حالت میں ہے۔ چنانچہ پہلی نظر میں اس کا بلیغ اجمال واضح ہو جاتا ہے۔ اگر آفتاب کی تیزی جراثیم کو ہلاک نہ کرتی تو معاذ اللہ حجاز کی حالت اب سے بدرجہا زیادہ بدتر ہوتی۔ محکمہ صحت کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ معظمہ میں اموات کی شرح ۳۰۶ آدمی روزانہ ہے۔ اور ہفتہ بھر کی اموات میں ۴۵۱ حاجی ہیں۔ اور ۷۰۰ خاص اہل مکہ۔ اس ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اموات کی تعداد حاجیوں میں ۲۷۱ اور مکیوں میں ۲۹ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ اتنی ہولناک تعداد ہے کہ ان ملکوں میں بھی نہیں دیکھی جاتی جنکی آبادی کئی کئی لاکھ ہے۔

یہ حفظان صحت کے انتظامات کی خرابی پر ایک روشن دلیل ہے ہم حکم الٰہی اور موت و حیات پر اعتقاد رکھتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ عقل و تدبیر سے کام لینا اور توکل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور ہمیں صفائی کا حکم دیا گیا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج منیٰ میں ۴۰۰ آدمی مرے ہیں۔ یہ کسقدر رنج دینے والی تعداد ہے۔ گزشتہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سال دس پندرہ ہزار سے کم اموات نہیں ہوئی ہیں یہ اتنی خوفناک تعداد ہے کہ بعض لڑائیوں نے اپنے پورے دوران میں بھی اتنے آدمیوں کو فنا نہیں کیا۔ خصوصیت کے ساتھ اس مقدس ملک میں یہ حالت بہت تکلیف دہ ہے کہ جب مسلمان صفا و مروہ کے درمیان اپنے واجب دینی یعنی سعی کو ادا کرنے کے لئے چلتے ہیں تو اس قدر غبار اٹھتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے۔ اسی طرح راستہ میں بے انتہا کتے پڑے ہوئے ہوتے ہیں جن کے باعث راستہ چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں میں حضرات ارکان موتمر کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ اس ملک میں ہر جگہ سے حجاج آتے ہیں اور بعض سلطنتیں ایسی ہیں جو مسئلہ صحت کو بین الاقوامی مسئلہ خیال کرتی ہیں پس ضروری ہے کہ ہم دول اجنبیہ کے لئے بیت اللہ الحرام کا ایک نیا دروازہ کھولیں۔ میں اس طبی کمیشن کی رپورٹ کو آپ کے سامنے شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جسے مجلس اقوام نے دنیا کے صحی احوال کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس میں جگہ جگہ حجاز کی صحی حالت پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے:۔

"اس ملک میں جنگ عظیم کے زمانے سے حفظان صحت کا انتظام درست نہیں ہو سکا ہے یہاں صحت عمومی کی اصلاح کے لئے کسی قسم کی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں۔ اور اماکن مقدسہ بدستور مفید طبی اصلاحات سے محروم ہیں"

ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ:۔

"حجاز کی بندرگاہوں سے جو تحقیقی معلومات ہم کو حاصل ہوئی ہیں ان سے مترشح ہوتا ہے کہ وہاں اس قسم کے باقاعدہ لوازم صحت موجود نہیں ہیں۔ جو ملک کو وبائی امراض کے شر سے محفوظ رکھ سکیں۔ اور نہ وہاں ان محکموں میں ذرہ برابر تنظیم و تنسیق پائی جاتی ہے جنہیں آپ محاجر صحت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔"

اس سے آپ حضرات کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حجاز میں حفظان صحت کا انتظام خود استقلال حجاز کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے یہ واقعہ ہے کہ صحت عمومی کی یہ خراب حالت برسوں سے چلی آ رہی ہے اور موجودہ حکومت حجاز پر اسکی ذمہ داری اس کے زمانہ وجود کی نسبت سے زیادہ نہیں ہے۔ لہذا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر حجاز کے احوال صحیہ کی تحقیق کے لئے حکومت سے ایک مجلس طبیہ فنیہ کے تقرر کا مطالبہ کرے۔ اور اس امر پر بھی غور کرے کہ قرنطینہ کی آمدنی کو آسانی کے ساتھ حجاز کے احوال صحت کی اصلاح میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جب یہاں کی صحی حالت درست ہو جائے گی اور اس پر کافی روپیہ صرف کیا جائیگا اور شفاخانے قائم کر دئے جائیں گے تو حاجیوں کی تعداد دوگنی چوگنی بڑھ جائیگی۔

عبداللہ الدملوجی:۔ کوئی شک نہیں کہ حجاز میں حفظان صحت کی حالت افسوسناک ہے۔ مگر میرے محترم دوست نے بیماری بتادی اور دوا نہیں بتائی۔ حکومت اس مد میں جسقدر صرف کر سکتی تھی اس نے کیا۔ مگر اس کا یہ فرض نہیں ہے کہ اپنی تمام آمدنی مسائل صحت میں صرف کرے۔ حالانکہ اس کے سامنے امن اور اس کے دقت طلب انتظامات کا مسئلہ درپیش ہے پھر وہ کون سے منافع ہیں جو حسن انتظام کی بدولت بلاد مقدسہ کے راستے محفوظ ہو جانے کے بعد عالم اسلامی پیش کرنے کے لئے تیار ہے؟

یوسف یاسین۔ میں وہ معلومات پیش کرتا ہوں جو آپ لوگوں کے لئے اس موضوع میں مفید ہوں گی۔ حکومت نے حفظان صحت اور اسکے متعلقات پر تقریباً ۵۰ ہزار گنی صرف کی ہے مگر اندازہ ہے کہ اس کے لئے کم از کم ایک لاکھ گنی کی ضرورت ہے۔ جدہ میں محاجر صحیہ کے قیام کا انتظام شروع ہو گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اس کے انتظامات قمران (کامران) کے محاجر جیسے ہوں۔ جو حضرات ان دونوں کا فرق معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ تشریف لائیں اور دیکھیں کہ حکومت نے اس باب میں کیسی تندہی سے کام لیا ہے۔ تاہم مجھے کوئی چیز یہ تصریح کرنے سے منع نہیں کرتی کہ تنہا حکومت تمام وسائل صحت کو عمل میں لانے سے عاجز ہے۔ کیونکہ اکثر حجاج تمازت آفتاب کے اثر سے مرتے ہیں جس کا کوئی علاج نہیں کیا جا سکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ تجویز مجلس منتظمہ کے سپرد کر دی جائے۔ تاکہ وہ اس مسئلہ پر کافی غور کرے۔

شیخ ہارون۔ ڈاکٹر دملوجی اور یوسف یاسین نے ٹھیک ہی بات کہی ہے جو میں کہنا چاہتا تھا۔ لہذا میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

محمد ابو زید۔ تقریر کے لئے اجازت طلب کرنے کا بھی کوئی نظام ہونا چاہئے تاکہ بدنظمی نہ ہونے پائے۔ اس مسئلہ کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس مجلس کو موتمر مقرر کرنا چاہتی ہے اسکی رپورٹ پہلے ہی حکومت کے سامنے پیش ہو چکی ہے میں یوسف یاسین کے اس خیال کی تائید کرتا ہوں کہ صحت کے نقائص کو دور کرنے کے لئے لوگوں کو حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔

شوکت علی۔ میں اس موضوع سے بہت دلچسپی رکھتا ہوں پہلے میں تاریکی میں تھا۔ مگر میرے بھائی ڈاکٹر دملوجی۔ اور یوسف یاسین نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے میرا راستہ روشن ہو گیا ہے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر ہمیں حکومت کی آمدنی و خرچ بتلائیں۔ تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ صحت عمومی کے حصہ میں کیا آتا ہے کل وہ مداخل و مخارج کا نقشہ لیتے آئیں۔ تاکہ موتمر کو حقیقت حال کا علم ہو اور ہم اس موضوع کی اچھی طرح تحقیق کر سکیں۔ میں کہتا ہوں کہ تدابیر حفظان صحت پر جو کچھ صرف آئیگا اس میں حصہ رسدی کے مطابق حجاج بھی حصہ لینے کے لئے تیار ہیں مجھے بتایا جائے کہ قرنطینہ اور چنگی وغیرہ کے محصولات میں حاجیوں سے کتنا وصول کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ایام میں حجاج کی آسائش کے نام سے لکھوکھا روپیہ وصول کیا گیا ہے۔ مگر اسے دوسرے کاموں پر صرف کیا گیا۔ اور ایسی ایسی حرکات کی گئیں کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مضحکہ اڑایا۔ یہ تحریک جیسی کہ ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم لوگ سارا بار حکومت ہی پر نہیں ڈالدینا چاہتے۔ بلکہ خود بھی اپنے حصہ کے مطابق اسے بخوشی خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

کیسی افسوس کی بات ہے کہ انسان یہاں آ کر بیمار ہوتا ہے اور کوئی علاج نہیں پاتا، وضو کرنا چاہتا ہے اور کہیں پانی نہیں ملتا، قضاء حاجت کرنا چاہتا ہے اور مجبوراً منظر عام پر بیٹھ جاتا ہے۔ کیا رفع حاجت تک کے لئے انتظام کرنا مشکل ہے۔

میں جب جدہ پہنچا اور وضو کرنا چاہا تو مجھے کہیں پانی نہیں ملا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ چلچلاتی دھوپ میں بے سایہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر مٹی کے چھوٹے مکان یا چھپے لگا کر سایہ کر دیا جائے تو لوگ تمازت آفتاب کی مضرت سے بڑی حد تک محفوظ ہو سکتے ہیں۔ حکومت حجاج کی راحت و آسائش کے لئے جو کچھ صرف کرتی ہے۔ اس کا پہلا اور سب سے زیادہ ضروری مصرف تو یہ ہے۔ اس کے مصارف میں ہمارے ذمہ جو کچھ واجب الادا ہے اسے ہم ادا کرنے کے لئے تیار ہیں جو حاجی بہت سے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹیکس اپنی جان کی حفاظت کے لئے ادا کرنے سے جی چرائیں گے؟

امین الحسینی۔ میں محرک ہونے کی حیثیت سے درخواست کرتا ہوں کہ مناقشہ کو آخر جلسہ کے لئے اٹھا رکھا جائے۔

ثناء اللہ۔ مولانا شوکت علی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سلامتی حجاج کے لئے ایک واقعی اور بنیادی اور ضروری چیز ہے۔

یوسف یاسین۔ ہم یہاں سب بھائی بھائی ہیں پس اس اعتبار سے مولانا شوکت علی کو یہ پوچھنے کا حق ہے کہ حکومت نے حجاج کی راحت و حفاظت میں کتنا صرف کیا۔ میں انہیں بتاتا ہوں کہ حکومت کی آمدنی اس مجلس کے تخمینہ کے مطابق جو جدہ میں [illegible] کی تحقیق کے لئے مقرر کی گئی تھی ۳۵۰۰۰۰ گنی ہے جس میں سے حفظان صحت پر ۵ ہزار گنی سے کچھ زیادہ صرف کیا گیا۔ غور کیجئے کہ جس ملک کے باشندے بدوی مسلح رہزنی کے عادی ہیں اس میں حفظ امن کے لئے کتنے مصارف کی ضرورت ہے۔ اس ملک میں ہزار دو ہزار فوج سے کام نہیں چل سکتا۔ اس کے لئے ایک زبردست قوت کی ضرورت ہے۔ ارکان موتمر خود بتلائیں کہ اس ضعیف موازنہ میں سے کتنی رقم حفظ امن پر صرف کی جانی چاہئے۔ اور پھر کتنی رقم حفظان صحت پر صرف کرنی چاہئے۔ ظاہر ہے کہ اگر مسلمانوں نے تدابیر صحت کو عمل میں لانے کے لئے حکومت کی مدد نہیں کی تو اسکے لئے تمام ضروریات کا خرچ اپنے خزانہ سے دینا مشکل ہو جائیگا۔ اہل حجاز کے لئے تو تھوڑی سی تدابیر صحت کافی ہوتی ہیں اور حکومت نے ان کے حفظان صحت کے لئے جو تخمینے مقرر کئے ہیں وہ ان کی ضروریات کے لئے کافی بلکہ زیادہ ہیں۔ البتہ جو لوگ مزید تدابیر صحت کے محتاج ہیں وہ باہر سے آنیوالے مسلمان ہیں پس مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسکے لئے جسقدر سرمایہ کی ضرورت ہے اسے جمع کرنے کی کوشش کریں یہ خیال رہے کہ موجودہ حکومت کو قائم ہوئے ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے ہیں اسکے واردات کا ابھی صرف تخمینہ ہی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک اعداد و شمار کا ابھی مہیا ہونا مشکل ہے اس ملک میں اس کا پہلا کام امن قائم کرنا ہے۔ پھر اہمیت کے اعتبار سے دوسرا درجہ صحت کا

برقیات

عالم اسلامی

ایران

ایران میں ترقی کی شاہراہیں

توسیع مواصلات کے لیے حکومت کی کوشش

لندن ۱۹ جولائی - ایرانی حکام آمد و رفت کے مسئلہ کے متعلق بڑی بڑی تجاویز پر غیر ملکی ماہرین فن سے بحث کر رہے ہیں جو خود شاہ ایران کی ذاتی ہدایات کے مطابق ہے - تاکہ ایران ترقی کر سکے ان تجاویز میں اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے بیان کے مطابق یہ بات بھی شامل ہے کہ ملک میں خوب چوڑی چوڑی سڑکیں جو زمانہ حال کی گاڑیوں اور لاریوں کے لائق ہوں بنائی جائیں - اور یہ ایران کے مرکزی مقامات سے ترکی ترکستان - افغانستان اور ہندوستان کی جانب کو پھیل جائیں طفلس تبریز ریلوے کی براہ قزوین طہران تک توسیع اور تبریز سے ترکی سرحد تک ریلوے لائن کی توسیع بھی جہاں سے ایران بحر اسود میں راہ پا سکے زیر بحث ہے - اس کے علاوہ جو اور ریلوے لائنیں زیر تجویز ہیں وہ طہران سے اصفہان تک اور طہران سے ہمدان تک ہیں - جن میں وہ مخصوص ٹکڑے بھی شامل ہونگے جو بغداد ریلوے کے عراقی حصہ کو خلیج فارس سے ملا دیں -

اس سے بھی بڑھکر ایک حوصلہ مندانہ تجویز یہ ہے کہ ایک ایسی بڑی نہر کے ذریعے جس میں جہاز رانی ہو سکے، سفید رود اور دیالہ دریاؤں کو باہم ملا دیا جائے - تاکہ بحر اخضر سے خلیج فارس تک دریائی راستہ نکل آئے -

ریلوں کی توسیع کے لیے برطانوی اور امریکی سرمایہ کی ضرورت ہوگی -

ریف

ریف کی قوت جہاد ابھی فنا نہیں ہوئی

غازی عبدالکریم کے بھائی کا امید افزا خط

جریدہ الاہرام مصری نے غازی عبدالکریم کے بھائی سیدی محمد صغیر کے ایک طویل خط کا خلاصہ شائع کیا ہے جس کا ایک حصہ ہم یہاں درج کرتے ہیں :-

واقعات گذشتہ و موجودہ سے نہ آپ کسی قسم کی کوئی بد گمانی کریں اور نہ آپ حیران و پریشان ہوں - کیونکہ ہمارے دشمن گو ہمارے ملک کے بعض حصوں پر قابض ہو گئے ہیں تاہم جو کچھ باقی ہے وہ رفتہ سے بہت زیادہ ہے -

اور گو ہمارے بھائی تسلیم پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن ابھی ہم میں اس وقت تک ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کے قائم مقام ہو سکتے ہیں جب تک کہ ہم میں آثار زندگی موجود ہیں انشاءاللہ ہم اپنے آپ کو باقی رکھنے کے لیے زمانہ کی طرح ہر ممکن کوشش کریں گے - خدائے تعالیٰ فرماتا ہے - ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نأت بخیر منہا او مثلہا اگر ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے یا اس کو محو نہیں کرتے - بلکہ اسی جیسی یا اس سے بہتر دوسری قائم کرتے ہیں - کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے -

اخبارات میں جو کچھ شائع کیا جاتا ہے اس کی تصدیق نہ کیجیے - انشاءاللہ آپ کو عنقریب جدید حقائق کا علم ہو جائیگا - والسلام

محمد بن عبدالکریم الخطابی

بلادِ عرب

وفد جمعیت مدینہ پہنچ گیا

دیار رسول سے حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کا پیغام

مدینہ طیبہ سے حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کا حسب ذیل بے تار برقی پیغام وصول ہوا ہے :-

مدینہ ۲۰ جولائی - وفد بہمہ وجوہ خیریت سے پہنچ گیا - کفایت اللہ

ممالک غیر

یوگوسلافیا میں ہولناک طوفان برق و باراں

۴۹ آدمی غرق اور ہزار بکریاں ہلاک

سراجیو ۱۸ جولائی - جنوبی یوگوسلافیا میں زبردست سیلاب آیا ہے - جس کے باعث ایک [illegible] میں ۴۹ آدمی ڈوب گئے - بجلی گرنے سے ۲ ہزار بکریاں اور بہت سے بھیڑیے اور [illegible] ہلاک ہو گئے - (ٹائمز کا خاص تار)

فرانس کی نازک مالی حالت

وزارت پھر مستعفی ہو گئی

پیرس ۱۸ جولائی - ایوان عام چیمبر کے اجلاس میں آج حکومت کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں [illegible] ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۹۰ ووٹوں سے شکست ہو گئی - چنانچہ موسیو بریاں نے استعفیٰ دیدیا -

مالی مسودہ پر بحث کے بعد موسیو بریاں نے استعفیٰ کا اعلان کیا - کیونکہ [illegible] وزارت پر بے اعتمادی کا ثبوت تصور کرتے ہیں -

لوگوں کا یہ اندیشہ کہ حکومت فرانس کی پالیسی کے [illegible] غیر ملکی [illegible] کا باعث ہوا - [illegible] قرضہ لینے کی مخالفت [illegible] کیا کہ موسیو کیو [illegible] مطلق العنان بننا چاہتا ہے -

جنوبی افریقہ اور حکومت ہند کی مزید گفت و شنید

جنوبی افریقہ کا وفد ہندوستان آرہا ہے

پریٹوریا ۱۶ جولائی - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے [illegible] ہندوستان میں منعقد کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے - ابھی اس وفد کے [illegible] جو یہاں آئیگا -

کیپ ٹاؤن ۱۵ جولائی - سر ہیٹزاگ نے پیغام کے سلسلے میں اب تک یہ کہا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ اور ہندوستان کی حکومتوں کی ایک رسمی کانفرنس کیپ ٹاؤن میں ہوگی - جنوبی افریقہ کا ایک وفد ہندوستان آئے گا - تاکہ ہندوستان کے حالات کے متعلق معلومات بہم پہنچائے - افواہ مشہور ہے کہ وزیر داخلہ ڈاکٹر ملین اور وزیر داخلہ سابق مسٹر پیٹرک ڈنکن اس کمیشن کے ممبر ہونگے -

بلقانی قوتوں میں تصادم

بلغاری سرحد پر رومانی فوج کا اجتماع

ویانا ۱۶ جولائی - رومانیہ کی ایک سرکاری خبر رسانی کی ایجنسی مظہر ہے کہ رومانوی سپاہیوں کا ایک زبردست اور جدید دستہ بلغاری رومانوی سرحد پر بدیں غرض بھیجا گیا ہے تاکہ سرحد کی فوجیں اور مضبوط ہو جائیں -

ہندوستان

ہاوڑہ میں کارخانہ بم سازی کا انکشاف

بنگالی انقلابیوں کی سرگرمیاں

کلکتہ ۱۸ جولائی - چھ کے روز علاقہ ہاوڑہ کی پولیس نے جو ایک مکان کی تلاشی لی تو اس میں بم اور دیگر بھک سے اڑ جانے والے گولوں کے بنانے کا تمام سامان دستیاب ہوا - ان میں تیزاب اور دیگر قسم کے ضروری کیمیاوی مرکبات تھے - ایک بم کا خول - ایک ریوالور - کارتوس اور دیگر اسلحہ کے علاوہ اس گھر سے چھ عدد پستول اور بڑے خنجر بھی ملے - جب سے دکشنیشور والے معاملہ میں گرفتاریاں ہوئی تھیں اس وقت سے اب تک حکام کی نظروں میں یہ بہت ہی اہم انکشاف ہے - کیونکہ اس سے مجرموں کی تیاریاں ظاہر ہوتی ہیں پہلے مکان کی تلاشی لیتے وقت ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا تھا جس کو آئندہ عدالت میں پیش کیا جائے گا -

ہاوڑہ میں بموں کی دستیابی کے سلسلہ میں مزید معلومات حاصل ہوئی ہے اس سلسلہ میں خفیہ پولیس نے ہوڑہ اور سیبپور میں نو دیگر مکانوں کی تلاشی لی - اور تین مکانوں کی تلاشی دو مجوریں میں لی گئی - پولیس کو ایک مکان سے خنجر اور دوسرے سے ایک پستول ملا - علاوہ ازیں پانچ چھ بھرے ہوئے کارتوس شورہ کے تیزاب کی ایک بوتل کیمیاوی مرکبات اور دیگر ضروریات بم سازی بھی دستیاب ہوئے - ایک بم کا خول بھی ملا - شانا ماجرن بوس ایک بنگالی نوجوان گرفتار کیا گیا - کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے اقرار جرم کر کے خود کو اور دیگر اشخاص کو جرم میں ملوث قرار دیا ہے - یہ نوجوان مزید تحقیقات کے لیے حراست میں رکھا گیا ہے -

پٹنہ میں مصالحت کی ناکام کوشش

ہندو مسلم لیڈروں کی کانفرنس کا انجام

پٹنہ ۱۸ جولائی - پٹنہ میں ہندو مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کو رفع کرنے اور ان میں باہم مصالحت کرانے کی سب سے پہلی کوشش یہ کی گئی کہ ہر دو فرقوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تاکہ اس میں تمام متنازعہ فیہ مسائل طے کر لیے جائیں لیکن اس کانفرنس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا - ہندو لیڈران یہ کہتے تھے کہ چونکہ ہم مظلوم ہیں اسلئے مسلمان لیڈروں کو تباہ شدہ دیہاتوں کو آکر دیکھنا چاہیے اور اپنے ہم مذہبوں کو یہ سمجھانا چاہیے کہ وہ صلح اور امن پسندی کے ساتھ رہیں لیکن مسلمان لیڈروں کو اس سے اتفاق نہ تھا - نتیجہ یہ ہوا کہ کانفرنس ناکام رہی -

کلکتہ میں ایک اور فساد

ہندوؤں کے ایک جلوس پر جھگڑا

کلکتہ ۱۹ جولائی - یہاں ہندوؤں کا ایک جلوس آج شب کو نکلا جس

میں رہتے کے ساتھ ساتھ مسٹر ہنٹ ڈپٹی کمشنر، مسٹر ایس بنرجی اسسٹنٹ کمشنر پولیس، بہت سے انسپکٹر، سب انسپکٹر، یورپین سارجنٹ اور مسلح گورکھے تھے - جب جلوس پاتنگ باڑہ روڈ اور چیت پور کے سنگم پر پہونچا تو وہاں مسلمانوں کا ایک مجمع جس میں تقریباً ۵۰۰ آدمی ہونگے جمع ہو گیا اور جلوس پر پتھر اور سوڈے کی خالی بوتلیں پھینکنے لگا - مجمع سے جب منتشر ہونے کے لیے کہا گیا تو اس نے انکار کر دیا ان پتھروں وغیرہ سے کوئی ایک درجن پولیس کے سپاہیوں کو کسی قدر زخم پہونچے - اس کے بعد حالت بہت نازک ہو گئی اور خطرہ اسقدر بڑھ گیا کہ پولیس کو مجبوراً فیر کرنے پڑے - پانچ مسلمانوں اور دو ہندوؤں کو گولیوں کے زخم آئے اور انہیں ہسپتال بھیجدیا گیا اسی اثناء میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے اور کمک آ گئی لیکن فساد کوئی پون گھنٹہ قائم رہنے کے بعد اب بند ہو گیا تھا - بیان کیا جاتا ہے ایک ہندو جان سے بھی مر گیا ہے -

کلکتہ کا جدید فساد

بنگال کے انارکسٹ مسلمانوں کے مقابلہ میں

مسلمانوں کے ایک مجمع پر بم اور گولیوں کی بارش

کلکتہ ۲۰ جولائی - محرم کا ایک جلوس آرمینین اسٹریٹ سے گذر رہا تھا کہ نصف شب سے کچھ قبل اسپر ہندوؤں کے بعض مکانات سے اینٹ اور پتھروں کی بارش ہونے لگی اور اس کے بعد کچھ بندوقوں کے فیر بھی ہوئے جس سے ایک مسلمان جان سے مر گیا اور تین زخمی ہوئے -

ایک اور واقعہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا ایک مجمع جو مچھوا بازار سے نکلکر جنوب کی طرف جا رہا تھا، جب وہ سنٹرل ایونیو اور سید صالح لین کے قریب پہونچا تو اسپر کسی قریب کے مکان سے ایک بم پھینکا گیا جو پھٹا لیکن شکر ہے کہ کوئی شخص زخمی نہیں ہوا - اس کے بعد ہی بندوقوں کے فیر ہونے لگے جس سے تین آدمی سخت زخمی ہوئے - اب تک کل نو اشخاص میڈیکل کالج کے ہسپتال میں داخل کیے گئے ہیں جن میں زیادہ تر سب مسلمان ہیں اور ان میں سے تین بندوق کی گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں -

دوسرے واقعہ کے ہونے کے بعد مسلمانوں نے بھی ایک ہندو کی دوکان پر لاٹھیوں سے حملہ کیا اور اسے زخمی کیا جو بعد میں ہسپتال پہونچایا گیا -

مسلمانوں کا جوابی اقدام

کلکتہ ۲۱ جولائی - اب مسلمانوں نے ہندوؤں کے اقدام کا جواب دینا شروع کیا ہے جس سے اب تک ۱۲۵ ہسپتال میں داخل کیے جا چکے ہیں - ان میں سے بیشتر ہندو ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ فساد کے سلسلہ میں بہت سے ہندو جن میں بعض ممتاز اشخاص بھی ہیں گرفتار کر لیے گئے ہیں - ایک ہندو مجروح ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے - جسکے دونو ہاتھوں کی انگلیاں کٹی ہوئی ہیں -

بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی ایکسو سے اوپر اشخاص گرفتار کیے گئے ہیں جن میں زیادہ تر ہندو ہیں -

اطلاع ملی ہے کہ سنٹرل ایونیو میں ایک ہندو کا مکان لوٹ لیا گیا اور ایک دوکان میں آگ لگا دی گئی -

پولیس کی مشق آتش فشانی

کلکتہ ۲۱ جولائی - محرم کا ایک جلوس شام بازار سے کربلا جا رہا تھا اور جب وہ مسٹر سین اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے مکان کے قریب پہونچا تو مسلمانوں نے مکان پر پتھر پھینکنا شروع کر دیے جسپر پولیس کو فیر کرنا پڑا - مجمع میں سے کچھ لوگ جہاں موٹر وغیرہ کھڑی ہوتی ہیں وہاں گھس گئے اور لوگوں پر حملہ کرنے لگے - آئندہ مزید خطرہ کے اندیشہ سے کسی نے مسٹر سین کے مکان کی طرف سے خالی فیر کیے جس سے وہ منتشر ہو گئے جب یہ جلوس ہاٹ کھولہ پہونچا تو وہاں بھی ایک فساد ہو گیا جس میں مسلمانوں کی طرف سے زیادتی تھی - یہاں بھی پولیس نے فیر کیے جس میں ایک مسلمان جان سے مر گیا اور کئی ایک زخمی ہوئے - پاتنگ باڑہ میں آج پھر ایک سخت ہنگامہ ہوا اور پولیس نے فیر کیے جس سے دو آدمی سخت زخمی ہوئے اور ہسپتال لیجائے گئے - آج صبح سے ۵ آدمی جان سے مر چکے ہیں جن میں سے

۲ کے گولیوں کے زخم تھے اور ۱ آدمی سخت زخمی ہوئے ہیں - بڑے بازار میں بھی سخت فساد ہوا اور پولیس کو فیر کرنا پڑا جس میں تین آدمی جان سے مرے اور چودہ سخت زخمی ہوئے - متعدد اشخاص کو چھریوں اور لاٹھیوں کے زخم بھی آئے ہیں -

عاشورہ کے دن کلکتہ کی حالت

کلکتہ ۲۱ جولائی - آج عاشورہ کا دن تھا - اس سے قبل والی رات میں جبکہ ہر طرف فتنہ و فساد ہو رہا تھا یکبارگی بہت زوروں کی بارش شروع ہوئی جس سے حالات میں کسی قدر سکون پیدا ہوا - شمالی کلکتہ میں جہاں کہیں کوئی دو جماعتیں ملگئیں - بس اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع ہو گئی - اور متفرق لوگوں نے جہاں کہیں کسی کو تنہا پایا مار چھری بھونکدی، یا لاٹھیوں سے خوب خبر لی -

ان تمام مقامات پر جہاں یہ فسادات ہوئے ہیں، مسلح موٹریں گشت لگا رہی ہیں - ہسپتال مجروحین کو داخل کرنے اور ان کی مرہم پٹی کرنے میں نہایت انہماک سے کام لے رہے ہیں - شمالی کلکتہ کا تمام علاقہ آج سہ پہر میں بالکل سنسان اور غیر آباد نظر آ رہا ہے - اکا دکا کوئی شخص نظر آ جاتا ہے ورنہ تمام آمد و رفت بند ہو گئی ہے - بڑے بازار سے لیکر کوسی پور تقریباً ۵ میل تک تمام دوکانیں وغیرہ بند پڑی ہیں - ٹرام گاڑیاں جو پہلے بالکل رک گئی تھیں اب کچھ کچھ چلنے لگی ہیں -

فساد کی ابتدا کیونکر ہوئی ؟

یہ فساد سب سے پہلے بڑے بازار سے شروع ہوا - گیارہ بجے کے قریب جبکہ محرم کا جلوس مچھوا بازار سے گذر رہا تھا یہ خبر اڑی کہ ہیرسن روڈ میں کچھ مسلمانوں پر حملہ کیا گیا ہے یہ سنکر کچھ مسلمانوں نے اس طرف کا رخ کیا اور جب وہ کاٹن اسٹریٹ کے موڑ پر پہونچے تو وہاں بہت سے ہندو جمع تھے چنانچہ باہم پتھر بازیاں شروع ہو گئیں لیکن پولیس کے عین وقت پر پہونچ جانے کی وجہ سے مجمع منتشر ہو گیا - اس کے بعد مسلمانوں کا یہ مجمع ہیرسن روڈ میں پہنچا جہاں اس کے سامنے سے کچھ ہندو آتے ہوئے ملگئے - اب کیا تھا دونوں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی یہاں حالت اس درجہ نازک ہو گئی کہ پولیس کو مجبوراً فیر کرنا پڑا جس میں ایک ہندو گوالہ جان سے مرا اور دوسرے ہندو کو گولیوں کا زخم آیا لیکن وہ فوراً مر گیا - ایک مسلمان کی لاش چھریوں سے زخمی کی ہوئی ملی - ایک ہندو بھی چھری اور لاٹھی کے زخم سے گھائل پایا گیا جو میو ہسپتال میں لیجاتے ہی مر گیا - اس ہسپتال میں تین مسلمان زخمی ہیں جنہیں چھری اور لاٹھی کا زخم آیا ہے - یہ واقعات صرف یہیں تک محدود نہ تھے - سہ پہر میں جبکہ کچھ مسلمان تعزیے کا جلوس لیکر واپس آ رہے تھے تو سرکلر روڈ کے قریب انہوں نے ایک ہندو مجمع پر حملہ کیا - یہاں بھی پولیس کو فیر کرنا پڑا جس میں ایک مسلمان جان سے مر گیا اور کئی ایک زخمی ہوئے - اسی طرح اور بھی مختلف مقامات پر متعدد واقعات پیش آئے ہیں صرف آج کے مقتولین و مجروحین کی تعداد جو سہ پہر تک معلوم ہو سکی پانچ اور ستر ہے -

وائسرائے کی تقریر پر سر عبدالرحیم کے خیالات

کلکتہ ۲۰ جولائی - سر عبدالرحیم نے ہز اکسلنسی وائسرائے کی تازہ تقریر پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے - وہ حسب ذیل ہیں :-

"وائسرائے نے یہ بالکل صحیح فرمایا ہے کہ اتحادی کانفرنس کے منعقد کرنے سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا - جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کو نہ بدلیں - میں ہندو لیڈروں سے یہ گذارش کرونگا کہ وہ فرقہ وارانہ سیاسی مسائل پر مثلاً سیاسی حقوق، جداگانہ انتخابات، سرکاری ملازمتوں میں تناسب کا لحاظ اور اسی قسم کے دوسرے مسائل کو مذہبی مسائل مثلاً مسجدوں کے سامنے باجہ اور قربانی گاؤ وغیرہ سے بالکل علیحدہ اور جداگانہ رکھیں - یہ دونو قسم کے مسائل دو جداگانہ نوعیت رکھتے ہیں - اور موخر الذکر کے متعلق میرا ہمیشہ یہ رویہ رہا ہے کہ جب ایک بار حکومت نے کوئی قانون پاس کر دیا تو اسے ہر دو فرقوں کو ماننا پڑے گا اور اگر اس میں کوئی تبدیلی کی جا سکتی ہے تو وہ آئینی طریقہ سے ہو سکتی ہے"

"فارورڈ" کے اڈیٹر پر بغاوت کا مقدمہ

کلکتہ ۲۰ جولائی - مسٹر سیتا رنجن بکشی اڈیٹر اور پولین بہاری اس پرنٹر "فارورڈ" پر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت بغاوت پھیلانے کا مقدمہ چل رہا ہے یہ مقدمہ ان پر اس وجہ سے چل رہا ہے

کہ انہوں نے ۷ جولائی کے اخبار میں "پٹنہ میں نراجیت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا - آج شام کو ساڑھے آٹھ بجے انہیں وارنٹ ملا اور اڈیٹر و پرنٹر دونو صاحبان ذاتی ضمانت پر رہا ہوئے ہیں - مقدمہ کی سماعت پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے ۲۸ جولائی سے شروع ہوگی - اخبار کے دفتر کی تلاشی بھی لیگئی اور اخبار تاریخ مذکورہ کی جتنی کاپیاں تھیں وہ سب ضبط کر لی گئیں -

فساد راولپنڈی کے متعلق کانگریس کمیٹی کی رپورٹ

لاہور ۱۹ جولائی - پنجاب کانگریس کمیٹی کا جو وفد راولپنڈی کے فسادات کی تحقیق کے لیے گیا تھا، اس نے اب اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے - اس رپورٹ میں ساری ذمہ داری لیڈروں اور حکام کے سر رکھی گئی ہے اور ان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ راولپنڈی کے لیڈروں نے بالعموم اور مسلمان لیڈروں نے بالخصوص سینما کے معاملہ کو اسقدر طول دیدیا اور حکام نے ایسی صورت میں کوئی معقول انتظامات نہیں کیے -

اخیر میں رپورٹ میں لکھا ہے کہ "گورنمنٹ ہماری جان و مال کی نگرانی نہیں کر سکتی ہے اور اس بات کو ہمیں اب سے بہت پہلے سمجھ لینا چاہیے تھا - اپنی حفاظت کے لیے گورنمنٹ کے پاس جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے - ہماری حفاظت اور ہماری نجات خود ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے لہٰذا ہم اپنے اہل ملک سے نہایت پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس طرز عمل سے باز آ جائیں - اس قسم کے جھگڑے اور فسادات سے نہ صرف یہ کہ حصول سوراج محض ایک خواب رہجاتا ہے بلکہ اس سے خود ہمارا وجود خطرہ میں ہے -"

بمبئی کے سوراجی کونسل میں نہیں جائیں گے

شملہ ۱۵ جولائی - خیال کیا جاتا ہے کہ بمبئی کونسل کے سوراجی ممبروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پونا کے آئندہ سشن میں بھی کونسل کے اجلاس میں شرکت نہ کرینگے - چنانچہ انہوں نے اپنے لیڈر ایل - بی - بھوپاٹکر کو اپنے اس ارادہ سے مطلع کر دیا ہے -

آسام کانگریس کی صدارت کیلئے چند نام مزد گیا

گوہاٹی ۱۷ جولائی - آٹھ کانگریسی صوبجات نے اپنے یہاں سے نامزد کر کے آئندہ صدارت کانگریس آسام کے لیے نام بھیجدیے ہیں تین صوبوں نے سرینواس آئینگر اور ڈاکٹر انصاری کو دو صوبوں نے پنڈت موتی لال نہرو اور جوزف بپٹسٹا کو نامزد کیا ہے - بنگال نے ابھی تک اپنے یہاں سے کوئی نام نہیں ارسال کیا اور آخری فیصلہ بنگال ہی کے انتخاب پر ہے احاطہ بمبئی سے مولانا مظہر الحق کی بھی سفارش کی گئی ہے -

امیر شریعت بہار کی تشریف آوری

مولانا محمد سجاد صاحب قائم مقام امیر شریعت پھلواری شریف نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ

حضرت امیر شریعت کی تشریف آوری اور خیریت کے متعلق مریدین و مخلصین کی جانب سے بے شمار استفساری خطوط وصول ہو رہے ہیں - سب کو الگ الگ جواب دینا مشکل ہے - لہٰذا شکریہ کے ساتھ ان کو اخبارات کے ذریعہ جواب دیا جاتا ہے -

امیر شریعت بہار زیارت مدینہ منورہ اور حج کعبہ کے بعد اپنی جماعت کے ہمراہ خیریت سے جدہ پہنچ گئے - اور وہاں سے چند ہمراہیوں کو لیکر نہر سویز کے راستہ بیت المقدس، بغداد، بصرہ و کربلا کی جانب روانہ ہو گئے - جماعت کے بقیہ اصحاب مستورات سمیت یہاں پہنچ گئے ہیں - پھلواری میں امیر شریعت کی تشریف آوری آئندہ ماہ صفر یا ابتدائے ربیع الاول میں متوقع ہے -

ہندو پولیس کی مستعدی

کلکتہ کے ایک مسلمان سب انسپکٹر پر مقدمہ

کلکتہ ۱۷ جولائی - ایڈیشنل پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے سب انسپکٹر اے ایس احمد متعلقہ تھانہ بڑا بازار پر فرد جرم لگا دی - الزام یہ ہے کہ ۲۶ اپریل کو کلکتہ میں دوسرے بلوہ کے موقعہ پر ملزم ایک شخص مسمی کنہیا لال کے گھر میں جا گھسا اور وہاں اسکو اور ایک دوسرے شخص کو لاٹھی سے پیٹا -

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

روئداد انجمن انصار الصفہ حیدرآباد

بتاریخ ۹ امرداد ۱۳۳۵ف۔ ایک جلسہ جناب مولوی عبدالمجید صاحب ناظم صفۃ الاسلام اور بی اے مولوی میر تہور علی صاحب معتمد انجمن انصار الصفہ مغلپورہ کی کوششوں سے بمکان نواب میر ہاشم علی خان بہادر ناظم عدالت ضلع زائد زیر صدارت نواب صاحب موصوف اس غرض سے ترتیب دیا گیا تھا کہ اہالیان محلہ سلطان شاہی خصوصاً کمسن مسلم لڑکوں کی علمی جسمانی ... اور اخلاقی ترقی کے وسائل پہ غور کیا جائے۔

اس جلسہ میں باتفاق آرا یہ قرار دیا گیا کہ محلہ سلطان شاہی میں بھی ایک انجمن موسومہ "انجمن انصار الصفہ" محلہ سلطان شاہی قائم کی جائے۔ جس کے مقاصد تقریباً وہی ہوں جو انجمن انصار الصفہ محلہ مغلپورہ کے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کی غرض سے محلہ کے پرجوش اصحاب میں سے ایک (۹) ارکین کی مجلس رفقا تشکیل پائی جس کا کام صرف انجمن کے اراکین انتظامی اور اراکین عاملہ کا انتخاب کرنا تھا۔

اسی جلسہ میں نواب صاحب صدر بزم نے انجمن کیلئے یکمشت ایک سو روپیہ عطا فرمایا اور اس روپیہ کو انجمن سے متعلق دارالمطالعہ کیلئے اخبارات اور دیگر امور انجمن پہ خرچ کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

انجمن کا ایک دوسرا عام جلسہ جو ۱۳ امرداد ۱۳۳۵ف بروز جمعہ منعقد ہوا تھا، اس میں نواب ہاشم علی خان بہادر بی اے نے انجمن کے دارالمطالعہ کا افتتاح فرمایا جس کے لئے شمالی ہند کے اور مقامی مشہور اخبارات منگوانے کی تجویز ہوئی جس میں الحمد للہ پانچ اخبارات و رسائل روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ اب تک آچکے ہیں۔ اور لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔

انجمن کی مجلس رفقا کے دو جلسے متواتر ۲ اور ۳ امرداد سنہ الیہ کو منعقد ہوئے تھے جن میں اراکین عاملہ کا انتخاب اور دیگر امور متعلقہ انجمن کا تصفیہ کیا گیا۔ انجمن کے منتخبہ اراکین کے دو حصے بہ تقلید انجمن انصار الصفہ محلہ مغلپورہ، قرار دئے گئے۔ ایک مجلس منتظمہ جس کا کام تمام امور متعلقہ انجمن کا تصفیہ ہے۔ اور دوسرے اراکین عاملہ جن کے ذمہ انجمن کے تمام کاروبار تفویض ہوئے ہیں۔

۹ شہریور ۱۳۳۵ف کو ایک عام جلسہ میں مجلس عاملہ کے عہدہ داروں کے انتخابات کی توثیق کیگئی۔ اور مولوی میر مظہر علی صاحب وکیل نے "ایثار" پر تقریر کرتے ہوئے چندہ اور جمعیۃ رضاکاران کے تقرر کرنے پر نہایت پرزور الفاظ میں تحریک کی۔ شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(معتمد انجمن انصار الصفہ)

فہرست معطیان چندہ شعبۂ تبلیغ وحفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند بابتہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ	نمبر رسید	پائی	آنے	روپے	کیفیت
۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب مولوی محمد عبدالقادر خاں صاحب پنڈی گھیب	65/21	۰	۰	۵	
۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	منجانب مسلمانان سنڈے کلب معرفت ای۔ ایچ ملا صاحب رنگون۔	66/21	۰	۰	۱۰	
۱۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب سید عبدالطاہر شاہ صاحب۔ پورشہ نوانی	67/21	۰	۰	۲۵	(قیمت چرم قربانی)
〃	جناب ڈاکٹر نبی بخش صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	68/21	۰	۰	۲	
〃	جناب مولوی محمد لطیف صاحب	69/21	۰	۸	۱	(قیمت چرم قربانی)
〃	جناب حاجی اللہ بخش صاحب علی پور	70/21	۰	۱۴	۰	(〃)
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب حکیم سلامت علی صاحب نہوبیر	71/21	۰	۰	۲	(〃)
۱۹ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب مولوی احمد حسن صاحب چنی گوٹھ	72/21	۰	۸	۲	(〃)
〃	جناب عمر دراز خاں صاحب کنجپورہ کرنال	73/21	۰	۸	۵	(〃)
۲۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب محمد یوسف صاحب گڑھا	74/21	۰	۶	۱۹	(زکوٰۃ و چرم قربانی)
۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب سیٹھ اللہ صاحب ستری جوالا پور	75/21	۰	۰	۴	(قیمت چرم قربانی)
〃	جناب رحمت اللہ محمد شفیع صاحبان منی مزرعہ	76/21	۰	۹	۵	(〃)
۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب سید مشوق حسین صاحب دوسہ	77/21	۰	۰	۱	(〃)
〃	جناب مولوی محمد زبیر صاحب	78/21	۰	۰	۱	(〃)
〃	جناب سید منظور علی صاحب بسی سرہند	79/21	۰	۰	۵	(قیمت چرم قربانی و زکوٰۃ)
۲۵ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	جناب بابو امام الدین صاحب اکال گڑھ	80/21	۰	۰	۱۰	(قیمت چرم قربانی)
۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	منجانب مسلمانان بھوپال معرفت جناب مولوی مظفر حسین خاں صاحب	81/21	۰	۸	۵۵	
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	منجانب مسلمانان بلگچھیا معرفت جناب تصدق حسین صاحب	82/21	۰	۰	۵۰	(قیمت چرم قربانی)
	میزان کل		۰	۱۳	۲۰۵	

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے جسمیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

عزیزیہ خضاب ۲۴

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن عہ۔ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

جدید ریٹ اجرت اشتہارات اخبار الجمعیۃ دہلی

نوٹ: (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایکماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ سے ۶ ماہ تک ... فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایکسال کیلئے ... فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ (۵) لیڈنگ میٹر میں طبع ہونیوالے اشتہارات کی اجرت مجوزہ نرخنامہ سے ... فیصدی زائد لیجائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات پیشگی آنی چاہئے۔ (۷) اجرت فی سطر ... ہر سائز میں ...

(منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی)

ملکی صنعت کی قدر کریں

خلاف تحریک ... ہو دو ایس

نوایجاد مشین سیویاں

اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کریں۔

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور مرض سے محفوظ رکھنے والا غنچہ

یہ غنچہ بچوں کی طاقت بڑھانے اور پیٹ کی تمام خرابیاں دور کر کے عمدہ خون پیدا کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے۔ بچوں کا دودھ ہضم کرتا اور اُن کے کھانسی بخار نزلہ زکام پیچش وغیرہ کے دور کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میٹھا اور خوش رنگ ہے۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتا ہے۔ بچے بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ فی شیشی تین اونس صرف دس آنے (۱۰)

پتہ:۔ حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کے لئے نصف قیمت

۲۲ کیریٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

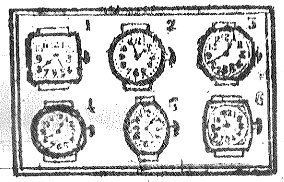

اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت ...

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشنری سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے۔ ان گھڑیوں میں جھٹکا آسکتا ہے نہ ہی اپنا اثر کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین نب مفت دیا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۶۶ دہلی پیری اس

خاص رعایت

اصلی ریشمی رومال درجہ اول فی درجن ۱۲؍ درجہ دوم فی درجن ۱۲؍ ریشمی ازار بند فی درجن ۶؍ ہرنی سیر عللہ امیرانہ فیشن ایبل لونگی طول ۷ گز فی لونگی ۶؍ اصلی ریشمی مشہدی لونگی پلوں پر زری کا کام ۶ گز فی لونگی اللعہ طول ۷ گز فی لونگی للعہ۔ فہرست کارخانہ مفت منگالو۔

منیجر دی سورج ٹریڈنگ کمپنی لدھیانہ انڈیا

سخت ضرورت ہے

ایسے مریضوں کی جو پرانے سوزاک میں مبتلا ہوں اور دنیا بھر کے ڈاکٹروں طبیبوں اور اشتہاری دوا فروشوں سے علاج کرا کر مایوس ہو گئے ہوں ایکمرتبہ ہماری دوا کا بھی تجربہ کریں کیونکہ دنیا اب بھی سچوں سے خالی نہیں البتہ جھوٹے اشتہار بازوں نے سچوں کا بھی اعتبار کھو دیا ہے اسلئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بلا معاوضہ اور بغیر کسی قیمت کے مفت دوا دیکر اپنی سچائی روز روشن کی طرح دنیا پر ثابت کریں اسلئے صلیفہ تحریر کرنے پر ہم آپکو

نمونہ بالکل مفت

دیتے ہیں تین روز کی دوا آپکی خدمت میں بطور نمونہ مفت روانہ کیجائیگی بشرطیکہ آپ مضمون کا ایک حلفنامہ ہمکو ارسال کریں جس میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اسکا اقرار کرتا ہو کہ اگر آپکی دوا سے مجھکو فائدہ ہوا یا بالکل آرام ہوگیا کیونکہ بعض کو تین ہی دن میں آرام ہو جاتا ہے تو آپکو کل دوا کی قیمت بلا عذر روانہ کر دونگا ... حلفنامہ کے موصول ہونے پر آپکو دوا مفت روانہ کیجائیگی ... قیمت ... ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی الکھنوی ... دہلی

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (منیجر)

جرمنی کی جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب ... اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر:۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیربوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیربیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنتی ... ضلع دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۲ ،،

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی ؒ

جلد ۴	دہلی یوم پنجشنبہ ۱۸ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۲۹ جولائی ۲ اگست ۱۹۲۶ء	نمبر ۹

وافدینِ حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشم دید حالات

(۵)

جبل النور (جہاں حضرت کا سینۂ مبارک چاک ہوا تھا اور جہاں غار حرا میں سورۂ اقراء نازل ہوئی تھی) جبل الثور (جہاں غار ثور ہے جس میں آنحضرت نے معہ ابی بکرؓ ہجرت کے وقت تین روز قیام کیا تھا) نیز دیگر مقدس مقامات دیکھنے کو دل تڑپتا ہے مگر حکومت کی طرف سے جانے کی اجازت نہیں ۔ غرض یہ کہ یہاں کے حالات کہاں تک لکھے جاویں واپسی پر انشاء اللہ العزیز وفد کے اراکین اپنی تقریروں میں مفصل بیان کرینگے ۔

خلافت اور جمعیۃ کے وفود کو حکومت کی طرف سے ایک شش منزلہ مکان رہنے کو ملا ہے اول منزل پر مصری وفد ہے ۔ دوسری پر جمعیۃ العلماء کا وفد تیسری منزل پر خلافت کا وفد ۔ طعام بھی حکومت کا ہی ہے ۔ ہم لوگوں نے اس سلسلہ کو بند کرنے کی درخواست کی مگر حکومت نے انکار کردیا ۔ ہماری آسانی کے لئے ٹیلیفون بھی ہمارے مکان میں لگا دیا گیا ہے ۔ رات دن دیگر ممالک کے وفود ملنے کو آتے رہتے ہیں ۔

سلطان ابن سعود سے وفود کی ملاقات

تین مرتبہ سلطان ابن سعود جمعیۃ العلماء اور خلافت کمیٹی کے وفود کو شرف باریابی عطا کر چکے ہیں ۔ مولانا شبیر احمد صاحب نے دو ملاقاتوں میں مقابر و آثار اور تکفیر اہل قبلہ پر مدلل تقریریں کیں جس سے سلطان بہت زیادہ متاثر ہوئے ۔ مفتی محمد کفایت اللہ مولانا محمد علی ۔ مولانا شوکت علی ۔ مولانا عبد الحلیم نے بھی پرزور طریقہ سے ملوکیت ، مقابر ، آثار نیز سلطان کے مواعید پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ زیارت قبور کے متعلق سلطان بعض علماء کا ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں جو آج سے شروع ہو جائے گا ۔

حاجیوں کی کثرت

اس سال حسن انتظام کی خبر سنکر حاجی مختلف ممالک سے بہت زیادہ تعداد میں آئے ہیں ۔ ذی ثروت اور تعلیم یافتہ اصحاب کا اس سال میں خاصہ عنصر ہے ۔ پچھلے سالوں میں یہ عنصر نایاب ہوتا تھا مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی (حیدر آباد) مولانا خلیل احمد صاحب (سہارنپور) ۔ نواب جمشید علی خاں صاحب (رئیس باغپت) بھی اس سال تشریف لائے ہیں ۔ تمام ممالک اسلامیہ کے بہترین اور قابل علماء و لیڈران ۔ امراء و رؤساء (جو زیادہ تر موتمر کی غرض سے تشریف لائے ہیں) شام کو جب عام حاجیوں کے ساتھ طواف کعبہ کرتے ہیں اسوقت اتحاد اسلامی اور مساوات اسلامی کا عجیب دلکش منظر سامنے آتا ہے ۔ ہر روز شام کو عربی ۔ مصری قراء اپنی اپنی قراءت سے سامعین کو بہت زیادہ محظوظ کرتے ہیں ۔ مصری قراءت سے سامعین کے قلوب میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔

(یہ دیکھکر کہ گذشتہ ہفتہ کی ڈاک سے وفد جمعیۃ کا کوئی مکتوب موصول نہیں ہوا تھا ہم سمجھ گئے تھے کہ یقیناً ہمارے خطوط پر سنسر کی نظر عنایت ہے ۔ اب اس ہفتہ میں جو خط آیا ہے اس سے ہمارے خیال کی تصدیق ہو جاتی ہے ۔ درمیان کا ایک خط نہ معلوم کن وجوہ کی بنا پر روک لیا گیا ہے اس لئے ہم مجبوراً اس سلسلہ کو منقطع چھوڑ کر بعد کا خط درج کرتے ہیں جو جدید ولایتی ڈاک سے موصول ہوا ہے ۔ الجمعیۃ)

موتمر کے دس اجلاس ہو جانے کے بعد ۸ ذی الحجہ سے ۱۵ ذی الحجہ تک کے لئے اجلاسوں کا التوا کر دیا گیا تھا چنانچہ آج ۱۶ ذی الحجہ سے موتمر کے اجلاس پھر منعقد ہونگے ۔ اب تک موتمر میں رزولیوشن پاس نہیں ہو سکے ہیں ۔ آزادی مذاہب ، جزیرۃ العرب کی تجاویز پر بحث مباحثہ جاری ہے ۔

امید کی جاتی ہے کہ آٹھ دس روز موتمر کے اجلاسوں کا سلسلہ اور جاری رہے گا ۔ ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ موتمر کی روزانہ مفصل کیفیت اور روئیداد مکہ معظمہ کی پریشان کن گرمی اور حبس میں لکھکر روانہ کرنا کسقدر مشکل ہے ۔ البتہ میں موتمر ختم ہو جانے کے بعد تمام رزولیوشن اور نیز ملوکیت ، مقابر ، آثار پر جو مباحثہ ہوگا اس کو تفصیل کے ساتھ ناظرین کے سامنے پیش کروں گا ۔ ذیل میں تمام ان ممالک کے نام لکھے دیتا ہوں جہاں سے اب تک وفود آچکے ہیں ۔ رئیس وفد کا نام معہ تعداد ارکان بھی ناظرین کی معلومات کے لئے سپرد قلم کئے دیتا ہوں :-

ملک	رئیس وفد	تعداد اراکین
ٹرکی	ادیب ثروت بے	۴
افغانستان	غلام جیلانی خاں افغانی سفیر متعین انگورہ	۶
یمن	شیخ عبد القادر	۲
روس و ترکستان	شیخ کشاف الدین	۶
فلسطین	حاجی امین آفندی حسینی	۳
سوریا	شیخ بہجت البیطار	۲
سوڈان	شیخ ابو القاسم امین	۲
منجانب حکومت مصر	شیخ الاحمدی الظواہری	۳
علماء مصر طلب کردہ سلطان ابن سعود	شیخ عبد السلام ہیکل	۳
جمعیۃ الخلافت وادی النیل	سید محمد ماضی ابو العزائم	۲
جاوا	محمد سعید فکرو	۴
بیروت	عبد الغنی آفندی	۲
نجد	شیخ عبد اللہ بن بلیہد	۵
حجاز	شریف شرف عدنان	۱۳
جمعیۃ الارشاد جاوا	شیخ عمر ناجی	۲
جمعیۃ الخلافۃ ہندیہ	مولانا سید سلیمان	۴
جمعیۃ العلماء ہند	مولانا محمد کفایت اللہ	۶
جمعیۃ اہل حدیث	مولانا ثناء اللہ	۴

افغانستان کی جانب سے دو وفد آئے ہیں ایک انگورہ سے آیا ہے جس میں افغانی سفیر متعین انگورہ ہیں ۔ دوسرا افغانستان سے براہ راست آیا ہے ۔

موتمر اسلامی میں جمعیۃ الخلافت و جمعیۃ العلماء ہند کا وقار

اگرچہ موتمر میں اہلحدیث و حجازیوں کی کثرت ہے اور انہوں نے اپنی پارٹی سی بنالی ہے مگر اسپر بھی مولانا محمد علی مولانا شبیر احمد ۔ مولانا شوکت علی ۔ مولانا محمد کفایت اللہ نیز دیگر اراکین وفود ہندیہ کا موتمر میں بہت زیادہ وقار ہے یہ اصحاب بہت زیادہ دلچسپی کے ساتھ موتمر کے اجلاسوں میں حصہ لے رہے ہیں اور بحث و مباحثہ کے وقت

(باقی صفحہ ۱ پر ملاحظہ کیجئے)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہئے ۔ قیمت سالانہ عہ نمونہ ۲ ۔ منیجر رسالہ آفتاب ۔ شیرانوالہ دروازہ لاہور

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی ۔ جریان ۔ سرعت ۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے ۔ جوانی کی تمام آرزوئیں ، دلی مرادیں ، جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں ، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے ۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہوانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک تہادہ صاحب عصمت جوبیس سالہ نوجوان میں بھی ہے ۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ ۔ بارونق ۔ تر و تازہ ۔ ہشاش بشاش ۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط ۔ ہاضمہ درست ۔ بھوک تیز ۔ غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بےاعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں ۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ۔ ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے ۔ آب حیات ہے ۔ جام شفا ہے ۔ پیام عیش و عشرت ہے ۔ نامردی جریان ضعف باہ ۔ سرعت انزال ۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے ۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں ۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں انعام مرادیاں ۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں ۔ نیا جوش ۔ نیا ولولہ ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں ۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے ۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا ۔ قیمت ۱۰ خوراک ۲ محصول ۶ ۔ بیس خوراک ۳ محصول ۷ ۔ چالیس خوراک ۶ محصول ۱۰ ۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو ۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں ۔ نرمی ہو ۔ کوتاہی ہو باریکی ہو ۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے ۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ۔ آبلہ نہیں ڈالتا ۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے اشخاص کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے قیمت فی شیشی درجہ خاص ۔ عہ محصول ۶ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں لاتا فی شیشی ۱ محصول ۶ ۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۵ محصول ۱۰ ۔ ۲۰ خوراک سفوف معہ طلا درجہ عام ۱۰ محصول ۱۰ ۔

حبوب حیرت ۔ امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا اثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے ۔ کیا مجال کہ انزال ہو جائے قیمت فی درجن ۔ دو درجن پانچ درجن

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ بنانیکی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے ۔ ایک بچہ بھی باآسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے حجم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جا سکتی ہے ۔ بہت جلد منگا لیجئے قیمت فی مشین صرف ۱ علاوہ محصول ۔ تھوک خریداری کیلئے تاجرانہ نرخ

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے قیمت درجن اعلیٰ فی درجن عہ درجہ دوم فی درجن ۱۲ درجہ سوم ۸

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط فی عدد ۴ ۶ ۸ ۱۲ علاوہ

بالکل ارزاں ناول

ملکہ الحریر درجینا ۶ رجسن انجلینا ۶ ریشتر ۵ چپا ۱ رحاجی بغلول ۵ رخیز مختری بیگم ۲ بالشویک ۴ مشرقی بیوی ۵ رطرافت کلیۃ ۳ سیہ سپاہ ۳ پچھوڑ کا طالب ۲ میاں پوت ۳ نظیر دمشق ۲ دختر دمشق ۲ طرحدار لونڈی ۸

مفت

مختلف شہروں کے اندر دو پڑھے اصحاب ۔ گھڑی ساز تاجر کتب ۔ جنرل مرچنٹ ۔ عطار اور دوا فروشوں کے پچاس مکمل ایڈریس پتے بھیجنے پر ایک سونے کی انگوٹھی مفت ۔ پتے ایک ہی جگہ کے ہوں

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی (۹)

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے ۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں ۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے جس میں محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں ۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے ۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ۔ ۸ ۔ ۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی ۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے ۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے ۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں ۔ قیمت مع محصول ۳ روپیہ ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ہے ۔ ۲ جلدیں قیمت ۔ ۸ ۔ ۷ محصول بر مشتری طبع استمبول ۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی ۔ محصول بر مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبولی حنائی کاغذ قیمت ۔ ۸ ۔ ۲۲

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میمنی مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۹ روپیہ ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔ ۸ ۔ ۴۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب

بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے ۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ۔ دلائل قوی ۔ براہین چست ۔ روایات صحیح ۔ حوالجات درست ۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں ۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے ۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں ۔ تاریخ و جغرافیہ کے سب معلومات ۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں ۔ قیمت بلا محصول ۔

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر ۔ آیات اور تفسیر و احادیث کے اسرار و حقائق ۔ روحانی نکات ۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب ۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل ۔ قیمت بلا محصول

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ۔ اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے ۔ محدثین ۔ مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے ۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی مدارس و سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ہے ۔ جلد دوم ۔ علاوہ محصول ۔ حصہ سوم تیار ہے ۔ قدر دانوں سے درخواست ہے جلد آنی چاہئیں ۔ ملنے کا پتہ :- خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین دروازہ ستی پٹیالہ

مفت ! مفت !! مفت !!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے ۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳) ۔ برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں ۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں ۔

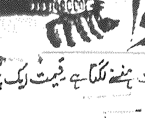

بچھو کی دوا

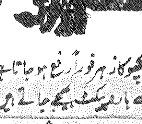

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے ۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا ۔

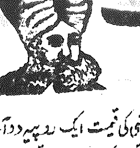

خضاب

راجوید خضاب

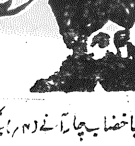

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے ۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت بچے عورتوں اپلیگ وغیرہ ہیلک ۔ بیماریوں اور جنون اور مرگی وغیرہ بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں ۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصول ڈاک ۔

حکیم محمد ابراہیم اندور ضلع سورت

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے ۔ فی پرچہ ۱

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی دوسری ۔ چھٹی دسویں چودھویں ۔ اٹھارہویں بائیسویں ۔ چھبیسویں اور تیسویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۸ ، ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مسائل حجاز میں زمیندار کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۱)

معاصر "زمیندار" کے بعض شکوک و شبہات کو رفع کرنے کے لئے اس سے پہلے ہم نے جو دو مقالات افتتاحیہ لکھے تھے، انپر معاصر موصوف نے ایک جوابی تنقید سپرد قلم فرمائی ہے جس کا لفظ لفظ عنوان سے لیکر آخری فقرہ تک ہمارے "وسیع الظرف" معاصر کی مشہور و معروف شان جلالی کا مظہر اتم ہے۔ عنوان اور تمہید کے چند فقرے پڑھتے ہی آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آج کسی بدنصیب کی واقعی شامت آگئی ہے اور طعن و تشنیع، سب و شتم اور تعریض و خوردہ گیری کی تمام قوتیں (جو قسام ازل نے ہمارے ہمعصر کو فیاضی کیساتھ عطا کی ہیں) کسی بڑی مہم کے لئے مجتمع ہو گئی ہیں "عالی ظرفانہ" انداز تحریر کے اس شہپارہ میں جن شائستہ "گالیوں" سے ہماری تواضع کی گئی ہے ان سے ممکن ہے کہ کوئی اور "بدمزہ" ہوتا مگر واللہ ہم کو تو ان میں بھی خوب لطف آیا، کیونکہ گالیاں تو ہر شخص دے لیتا ہے مگر یہ سلیقہ اور یہ مہارت کچھ زمیندار ہی کا حصہ ہے۔

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

مؤتمر اسلامی کے ساتویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

محمد ماضی ابو العزائم ۔ یہ آئندہ کی بات ہے، میں چاہتا ہوں کہ ابھی سے حجاج کی حفاظت کے لئے چندہ شروع کر دیا جائے۔

عبد اللہ الملوجی ۔ میں نے بھائی شوکت علی کی تقریر سنی، حکومت حاجیوں پر سارا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی۔ بھائی شوکت علی کہتے ہیں کہ عالم اسلامی نے لاکھوں روپیہ بھیجا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ موجودہ حکومت گذشتہ حکومت کے اعمال کی جوابدہ نہیں ہے۔

محمد ابو زید ۔ بھائی شوکت علی کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ موجودہ حکومت کو سابقہ حکومت کے اعمال کا ذمہ دار ٹھیرائیں بھائی ملوجی ان کا مطلب غلط سمجھے ہیں۔

محمد علی ۔ میں اس معاملہ میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کہنی چاہتا۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ یہ سب کچھ حکومت سے اس لئے کہا جا رہا ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو خادم حجاج اور عالم اسلامی کی تابعدار کہتی ہے۔ اگر حجاز میں ترکی حکومت ہوتی تو اس سے بھی

دہلی کے ہندوؤں کو فساد کی تعلیم

۲۵ جولائی کو دہلی کے پانچ ہزار ہندوؤں کا جو جلسہ زیر صدارت سوامی شردھانند منعقد ہوا تھا اس کی مفصل رپورٹ ہمعصر تیج میں شائع ہوئی ہے۔ اس جلسہ میں مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق جو اشتعال انگیز تقریریں کی گئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ دہلی کے ہندوؤں کو مسلمانوں اور حکومت کے خلاف آمادہ جنگ کرنے کے لئے کوئی اور اس قدر بھڑکا دینے والی کارروائی آج تک نہیں کی گئی تھی۔ جلسہ نے جو تجویز منظور کی ہے اس میں تو یہ الفاظ موجود ہیں کہ "مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے اگر کوئی

ڈاکٹر مونجے کی تقریر

اعتذار

افسوس ہے کہ کاغذ کی کمیابی نے ہمیں اس حد تک مجبور کر دیا کہ گذشتہ اشاعت عین وقت پر روک دینی پڑی۔ پچھلا پرچہ تقریباً پورا مرتب ہو چکا تھا اور کاپیاں پریس میں بھیجدی گئی تھیں مگر تلاش کے باوجود کاغذ نہ مل سکا اسلئے اب ہم مجبوراً ۲۹ جولائی اور ۲ اگست کی اشاعتوں کو ملا کر ۱۲ صفحے کا پرچہ شائع کرتے ہیں۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس ناگزیر فروگذاشت کو معاف کرینگے۔ (منیجر)

چنانچہ سکرٹری نے تیسری تجویز پڑھکر سنائی جس کے محرک یوسف یاسین اور موید عبد العزیز العتیقی تھے۔

تجویز (۳) چونکہ حجاز ایک مشترکہ اسلامی ملک ہے جس سے کوئی مسلمان مستغنی نہیں ہوسکتا اور جہاں آنا ہر مسلمان کے لیئے واجب شرعی ہے۔ نیز چونکہ یہ وطن عمومی وسیع پیمانہ پر ایسی تجاویز کو عمل میں لانے کا سخت محتاج ہے جس سے آمد و رفت کے ذرائع میں ترقی ہو حجاج کی آسائش میں اضافہ ہو، راستے محفوظ ہوں، اور صحت عمومی کی حفاظت ہو۔ علاوہ ازیں ایسی اور بھی ضروری اصلاحات ہیں جن کے لیئے کثرت سے روپے کی ضرورت ہے۔ لہذا موتمر اسلامی کا یہ اجلاس عام مجلس منتظمہ کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ ان اوقاف کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرے جو حجاز کے اندر اور اسکے باہر حرمین شریفین کے لیئے وقف کئے گئے ہیں اور اس کے بعد موتمر تمام ممکن طریقوں سے ان اوقاف کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ انہیں وقف کرنے والوں کی ایسی شروط کے مطابق صرف کیا جائے جو شرع کے مخالف نہوں۔"

عبد العزیز العتیقی۔ میں اس تجویز کا موید ہوں۔

شیخ ہارون۔ یہ تجویز بہت اہم ہے اوقاف اسلامیہ کثرت سے ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر موتمر ان کے لیئے کوشش کرے تو بہت ممکن ہے کہ ان سے کثیر فوائد حاصل ہوں اور وہ بہت سی ضروریات رفع ہو جائیں جو اس ملک کو لاحق ہیں۔ مگر بعض اوقاف ایسے بھی ہیں جن پر حکومت متصرف ہے۔ اور قوم کو اس میں کوئی دخل نہیں جیسے کہ شام کی کیفیت ہے۔ انکو کیونکر واگذار کرایا جائیگا؟ میرے نزدیک یہ کام حکومت حجاز کے سپرد کیا جائے کہ وہ ان حکومتوں سے اوقاف کی واپسی کا مطالبہ کرے جو ان پر متصرف ہیں۔

امین الحسینی۔ حرمین کے اوقاف کثیر اور ان کی آمدنی وافر ہے۔ وہ جن مقاصد کے لیئے وقف کئے گئے ہیں اگر ان کی آمدنی کو انہی مقاصد پر صرف کیا جائے۔ تو بہت کچھ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ مجلس منتظمہ کو اوقاف کے متعلق تمام دستاویزات کی تحقیق کرنی چاہیئے۔ اور ان کی بنا پر غاصبوں سے ان کی واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

کفایت اللہ۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن میں یہ الفاظ بڑھا دیئے جائیں کہ (انہیں شرعی مصارف میں خرچ کیا جائے)

محمد ابو زید۔ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے لہذا اسے ایک علمی مجلس کے سپرد کرنا چاہیئے

عبد اللہ الدلوجی۔ یہ موتمر کے سامنے آنے والے مسائل میں اہم ترین مسئلہ ہے چونکہ حرمین کے اوقاف ترکی میں بہت ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد ترکی وفد آنے والا ہے۔ لہذا میری رائے میں اس مسئلہ کو ترکی وفد کی آمد تک ملتوی کر دیا جائے کیونکہ اس میں بڑی مصلحت ہے۔

عبد الحلیم الصدیقی۔ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اور چونکہ نص واقف نص شارع کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ تجویز میں اس قسم کی تصریح کر دیجائے جس سے واقف کی غرض پوری ہو سکے۔

محمد ابو زید۔ یہ قول تو صحیح نہیں ہے کہ نص واقف نص شارع کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اگر کوئی واقف ایسی شرط کے ساتھ وقف کرے جو شرع کے خلاف ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائیگا

عبد الرحمن سلام۔ اوقاف کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جن کے متعلق واقف نے تصریح کر دی ہے کہ حرمین کے فلاں فلاں کام میں انہیں صرف کیا جائے۔ اور دوسرے وہ ہیں جنہیں واقف نے بلا تصریح حرمین کے لیئے وقف کیا ہے۔ لیکن اگر ہم لفظ "شرعی مصارف" بڑھا دیں تو وہ ان دونوں قسموں پر حاوی ہوگا۔

رشید رضا۔ یہ تجویز میرے نزدیک پرانی ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے حرمین کے اوقاف حرمین کو ہر ضروری اصلاح کے جاری کرنے میں امداد غیر سے مستغنی کر دیں گے لیکن حقیقت میں اس مسئلہ کی طرف توجہ کرنا اسلام کی بڑی خدمت ہے۔ میں نے تحریک کی تھی کہ اس کام کو ایک جمعیت کے سپرد کیا جائے جس کی شاخیں عالم اسلامی کے تمام ممالک میں ہوں وہ تمام اوقاف کی تحقیق کرے اور ان کے رجسٹروں کو دیکھے جنہیں "دفتر خانہ" کہتے ہیں۔ مغرب (الجزائر) میں بہت سے اوقاف ہیں جن پر فرانس قابض ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیرس میں جو مسجد بنائی گئی ہے وہ اوقاف کے روپیہ سے

بنائی گئی ہے۔ حالانکہ وہ تونس اور الجزائر کے اوقاف حرمین کا روپیہ تھا۔ رہا یہ خیال کہ لفظ (شرعی مصارف) بڑھا دیا جائے تو یہ مفید ہے کیونکہ حنفیہ کے نزدیک نص واقف کی حیثیت نص شارع کی سی ہے اور غیر حنفیہ کے نزدیک ایسا نہیں ہے لیکن یہ لفظ ان دونوں صورتوں پر حاوی ہوگا۔

ثناء اللہ۔ کتاب اللہ میں وقف کا مسئلہ ایسا ہی ہے جیسے وصیت کا مسئلہ چنانچہ فرمایا ہے کہ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور پھر فرمایا کہ فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینہم فلا اثم علیہ

اس کے بعد جناب شعیب قریشی اور محمد ابو زید میں کچھ نوک جھوک ہوئی اور پھر سبجکٹ کمیٹی کے لیے جلسہ برخواست ہوا۔

آٹھواں اجلاس

۵ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو سنیچر کے دن ۴ بجے موتمر العالم الاسلامی کا جلسہ دار موتمر میں منعقد ہوا۔ ۴۷ ارکان میں سے ۵۰ موجود تھے پہلے ساتویں جلسہ کی مختصر رپورٹ سنائی گئی۔ اس کے بعد تیسری تجویز پر بحث ہوئی جس پر گذشتہ اجلاس میں بحث نا تمام رہ گئی تھی۔ چنانچہ وہ تجویز ترمیم شدہ صورت میں پاس کی گئی جو اشاعت گذشتہ میں درج کی جا چکی ہے۔ پھر دوسری تجویز پیش کی گئی۔ اس کے بعد چوتھی اور پانچویں تجویز کے متعلق سبجکٹ کمیٹی نے یہ رائے بالاتفاق منظور کی کہ انہیں مجلس منتظمہ کے سپرد کر دیا جائے۔

اس کے بعد چھٹی تجویز حجاز ریلوے کے متعلق پیش کی گئی۔ جس میں اس ریلوے کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سید امین الحسینی نے جو اس کے محرک تھے ایک مفصل تقریر کی جس میں بہت سے تاریخی وثائق اور سرکاری دستاویزات کا حوالہ دیکر ثابت کیا کہ اس ریلوے کی واپسی کا مطالبہ بالکل جائز اور قانونی ہے۔ جلسہ نے اس تجویز کو منظور کیا اور طے کیا کہ یہ پاس شدہ تجویز مجلس منتظمہ اور حکومت کے پاس بھیجی جائے۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

نویں جلسہ کی کارروائی کے تفصیلی حالات مندرج نہیں ہیں

دسواں اجلاس

۱۶ ذی الحجہ کو ہفتہ کے دن ۵ بجے موتمر العالم الاسلامی کا دسواں اجلاس منعقد ہوا۔ صدر نے ان وفود کا خیر مقدم کیا جو ایام حج کی تعطیل کے زمانہ میں شرکت موتمر کے لیے تشریف لائے۔ یعنی وفد ترکیہ، وفد افغانستان اور وفد یمن کے وفود تھے۔ صدر نے ان کے نام لیے۔ جب سکرٹری نے ترکی وفد کی اسناد نیابت پڑھنے کا ارادہ کیا تو تحریک کی گئی کہ ان کو وثائق کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اس کے بعد ادیب ثروت بے رئیس وفد ترکی نے تقریر کی اجازت مانگی اور منبر خطابت پر کھڑے ہو کر حسب ذیل کلمات ارشاد کیے۔

وفد ترکی کے صدر کی تقریر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ (حاضرین: وعلیکم السلام) مجھے اجازت دیجئے کہ ترکی میں تقریر کروں۔ کیونکہ میں اچھی عربی نہیں بول سکتا۔ میں اس سے پہلے یہاں پہنچنا چاہتا تھا۔ لیکن بعض سیاسی اسباب کے باعث دیر ہو گئی جس کے لیے مجھے افسوس ہے۔ میں آپ کے پاس آپ کے ترک بھائیوں کا سلام لیکر آیا ہوں۔ (حاضرین وعلیکم السلام) اور سابقہ قرار دادوں کے متعلق میں گذشتہ مباحث میں حصہ نہ لے سکا۔ اور ان کی اطلاع بھی حاصل نہ کر سکا۔

سید رشید رضا۔ وہ قرار دادیں آپ کے سامنے غور و فکر کے لیے پیش کر دی جائیں گی۔

ادیب ثروت بے۔ کل مجھے ان قرار دادوں کے بعض خلاصے دیئے گئے۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے لیے دوبارہ ان پر غور کرنا ممکن ہو سکے۔ کیونکہ نظام اساسی کی دفعات میں بعض ایسی ہیں جو جمہوریہ ترکیہ کے خیالات کی مخالف معلوم ہوتی ہیں۔ لہذا میں اس اجلاس میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے مجلس وضع قانون اساسی کے ساتھ دوبارہ اس پر غور کرنے کا موقع دیا جائے۔

سید رشید رضا۔ یہ نظام منعقد و مباحثات کے بعد طے کیا گیا ہے۔ تمام موتمر کے بعض ارکان کے حاضر ہونے کے بعد اس نظام کو ان کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔

ادیب ثروت بے۔ میں رکن محترم کی خدمت میں نیاز

حاصل نہ ہونے کے باوجود ان کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور اس کے لیئے ان کا شکر گزار ہوں۔ اب اگر ہیئت محترمہ بھی انکی رائے سے اتفاق کرے گی تو میں بہت ممنون ہوں گا۔

پھر فرمایا۔

مجھے یاد ہے کہ ہمارے ترک بھائی جو اس ملک میں تھے، انہیں باندھ کر انگریزوں کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ مگر اللہ کی مشیت یہی تھی کہ یہ سب کچھ ہوا اور پھر ظالم سے انتقام لیا جائے۔ چنانچہ اس نے جلالۃ الملک عبد العزیز آل سعود کو انتقام کے لیے بھیج دیا اور اس پر مزید یہ کیا کہ تمام مسلمانوں کو جمع ہونے کی دعوت دی جن میں جمہوریہ ترکیہ بھی شامل تھی۔ ترک اس شہر میں آتے ہوئے ڈرتے تھے۔ مگر جب جلالۃ الملک عبد العزیز یہاں آگئے اور ان دیار مقدسہ کو پاک کر دیا تو وہ سب خوف دور ہو گیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب ہمیں اس موتمر میں بلایا گیا تو ہم فرحاں و شاداں آگئے۔ میں اس ملک میں داخل ہوا اس حال میں کہ میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا میں مطمئن اور جلالۃ الملک عبد العزیز کا شکر گذار تھا۔ اور میں نے بیت اللہ الحرام کا طواف کرتے وقت محافظت حرمین طاہرین اور قیام امن کے باعث ان کے لیئے دعا کی۔

اب مجھے کوئی چیز کہنی باقی نہیں رہی۔ سوائے اسکے کہ میں آپکی محترم جماعت سے ایسی تجویزیں پاس کرنے کی امید رکھتا ہوں جو اس ملک کے لیئے مفید ہوں اور تمام ارکان کے لیے سلامتی اور توفیق کی دعا کرتا ہوں۔

وفد افغانی کے صدر کی تقریر

پھر وفد افغانی کے صدر جنرل غلام جیلانی خاں کھڑے ہوئے۔ اور انھوں نے فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (حاضرین وعلیکم السلام) میں اعلیحضرت امیر امان اللہ خاں فرمانروائے افغانستان کا مامور ہوں۔ میری عین خواہش تھی کہ اسوقت سے پہلے یہاں پہنچ جاتا۔ اعلیحضرت امیر امان اللہ خاں اور افغانستان کے تمام باشندے آپ کو سلام کہتے ہیں (حاضرین۔ وعلیکم السلام) یہ دن تمام مسلمانوں کے لیئے مسرت کا دن ہے کیونکہ تمام بلاد اسلامیہ نے اس موتمر میں اپنے نمائندے بھیجے ہیں۔ گذشتہ حکومت کی نجاستوں سے پاک ہونے بغیر ان بلاد مقدسہ میں ایسا اجتماع ہونا ممکن نہیں تھا ہم سابقہ قرار دادوں کے وقت موجود نہیں تھے۔ لہذا آپ حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں ہمارے سامنے پیش کر دیجیئے۔ تاکہ ان میں ہم کوئی قابل بحث بات دیکھیں تو اس کے متعلق آپ سے مذاکرہ کریں۔ یہ پہلی موتمر ہے جو ایسے اہم اسلامی مسائل پر بحث کرنے کے لیئے جمع ہوئی ہے۔ ہم اللہ تعالی سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائے جن میں تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود ہو۔

وفد یمنی کے ایک رکن کی تقریر

اس کے بعد وفد یمنی کے ایک رکن حاج محمد الیحری کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا کہ۔

ہم وفد یمن کے ارکان ہیں۔ میں اپنے وفد کے صدر کی جانب سے آپ حضرات کو آپ کے یمنی بھائیوں اور حضرت الامام کا سلام پہنچاتا ہوں۔ (حاضرین:۔ وعلیکم السلام) اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ناپاکیوں کو دور کیا۔ اور ہمیں اس بہترین امت میں داخل کیا جو خدمت انسانی کے لیئے پیدا کی گئی تھی۔ ہم اس کی بہت بہت حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ پھر ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ اللہ ان پر اور ان کی مطہر اولاد پر اور ان کے نیک صحابہ پر درود بھیجے۔ امابعد اے صاحب علم بھائیو! اللہ ہمیں اور تمہیں اس کام کی توفیق دے جس میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہو۔ ہم اس مجلس میں اپنی حاضری پر فخر کرتے ہوئے شریک ہوئے ہیں اور جلالۃ السلطان الافخم کی نکتہ نگاہ اور رائے سدید کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے ایسی مجلس کا افتتاح کیا جس سے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر تمام موحدین کے متحد ہو جانے کی صورت میں بہترین نتائج ظاہر ہوں گے۔ اے بھائیو۔ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ بلکہ تمہیں اور خود اپنے آپ کو یہ فرض یاد دلاتے ہیں کہ ہمیں حق کے لیئے باہم معاونت کرنی چاہیئے۔ اور اپنے

بقیہ صفحہ چار ۴

تمام کاموں کو شریعت کے محور پر چلانا چاہیئے۔ جو دنیا اور آخرت کے تمام امور کے لیئے بہترین کفیل ہے۔ اسی طرح ہمیں امت کے منتشر اجزاء کو اکٹھا کرنا چاہیئے جس کی وحدت کو غیروں کی سیاسی چالوں نے پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اے لوگو ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ۔ آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ اللہ کے گواہ بنکر دنیا میں نیکی۔ و نیک کرداری کا علم بلند کرو۔ اور سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں ہرگز متفرق نہ ہو۔ اے ہمارے خدا ہمیں حق کو حق کرکے دکھا۔ اور ہمیں اس کے اتباع کی توفیق عطا کر۔ اور اے ہمارے خدا ہمیں باطل کو باطل کرکے دکھا اور اس سے ہمیں دور کر دے۔ ہمیں اس چیز کی طرف لیجا جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے۔

صدر وفد مسلمانان روس کی تقریر

اس کے بعد صدر اجلاس نے فرمایا کہ ہم اپنے بھائی موسی جار اللہ صاحب سے بھی چند کلمے سننے کے مشتاق ہیں جو وفد مسلمانان روس کے صدر ہیں اور دور دراز سے حجاز پہنچے ہیں۔ چنانچہ موسی جار اللہ صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا۔

بزرگان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حمد ہے اس خدا پاک کی جس نے ہماری ہدایت کی۔ حالانکہ اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم کبھی راہ راست پر آنے والے نہ تھے۔ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ۳ کروڑ مسلمانان روس کی جانب سے اس محترم مجلس میں نیابت کرنے کا شرف بخشا۔ ہم اس گھر کے رب کی حمد کرتے ہیں جس نے یہاں کے رہنے والوں کو خوف سے مامون کیا اور غلامی سے نکالا۔

بزرگو! میں تمہیں سلام کہتا ہوں اور تمہارے بھائی مسلمانان روس کا سلام تمہیں پہنچاتا ہوں۔ وہ بڑی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ تمہاری یہ موتمر حرم کی تطہیر و تعمیر، دنیائے اسلام کی آزادی اور تمام ممالک اسلامیہ کے استقلال کی خدمت انجام دے گی میں ان لوگوں میں سب سے پہلا تھا جو اس موتمر کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے گھر سے نکلے۔ اور ان میں سب سے آخری ہوں جو یہاں حاضر ہوئے ہیں تاہم میری آمد ان لوگوں کے ساتھ ہوئی ہے جو قوی ترین اسلامی اقوام کے نمائندے، معزز ترین اسلامی وفود کے رکن اور مقتدر ترین وکلاء ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ جلسہ وثیقہ اعتماد کی سماعت سے محروم رہا جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت نے اپنے معزز ترین نمائندے کو عطا کیا ہے اس کے لیئے تمام ارکان وفد روس کی جانب سے اظہار افسوس کرتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس وثیقہ کو یہاں پڑھا جائے۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ میں سب سے پہلے گھر سے نکلا تھا۔ مگر راستہ میں ایک مصیبت پیش آجانے کے باعث سب سے بعد یہاں پہنچا۔ سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ مجھے حج نہ مل سکا۔ اور نہ میں موتمر کے ابتدائی جلسوں میں شریک ہو سکا لطف یہ ہے کہ ایک اسلامی سلطنت نے تو مجھے بلایا اور دوسری اسلامی سلطنت (یعنی مصر) نے میرا راستہ روکا۔

آخر میں میں تمام عالم کے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے حرم کو نجات دی۔ اسلام کو نصرت عطا فرمائی اور جلالۃ الملک (ابن سعود) کی پہلے ہی مدد کی اور اب بھی کریگا۔ ویومئذ یفرح المومنون انشاء اللہ

غازی مصطفی کمال پاشا کا وثیقہ اعتماد

اس کے بعد سکرٹری نے وفد ترکی کا وثیقہ پیش کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

میں غازی مصطفی کمال رئیس جمہوریہ ترکیہ ان تمام لوگوں کو سلام کہتا ہوں جن کے سامنے یہ تحریری وثائق پیش ہوں ہم مجلس ملی کبیر کے مبعوث قسطنطنیہ کی ذات میں جو لیاقت اہلیت اور فہم و فراست پاتے ہیں اس کی بنا پر ہم نے انہیں جمہوریہ ترکیہ کیجانب سے موتمر مکہ میں نمائندگی کرنے کے لیئے معین و منتخب کیا ہے اور انہیں پوری طرح اختیار ہے کہ موتمر کی بحثوں میں حصہ لیں اور جو مسائل طے ہوں ان پر دستخط کریں

دستخط
غازی مصطفی کمال

اس وثیقہ اعتماد میں جو کچھ لکھا ہے اس کی میں تصدیق کرتا ہوں اور اسے دستخط کے بعد مشار الیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ تحریر انگورہ ۱۳ مئی ۱۹۲۶ء
دستخط۔ ڈاکٹر توفیق رشدی
وکیل خارجیہ

اعلیحضرت امیر افغانستان کا وثیقہ اعتماد

اس کے بعد ڈاکٹر عبد اللہ دملوجی نے درخواست کی کہ افغانی و یمنی وفود کے وثائق اعتماد بھی پڑھے جائیں۔ چنانچہ تمام حاضرین کے اتفاق سے وفد افغانی کا وثیقہ پڑھا گیا جس کے الفاظ یہ ہیں

از طرف خادم دین اسلام بادشاہ مملکت افغانستان
بخدمت صاحب الحشمۃ العلیہ حضرت عبد العزیز ابن سعود سلطان نجد و حجاز

میرے محترم و رفیع القدر دوست!

اس مضبوط رابطہ اور اس اسلامی برادری کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ جو افغانستان اور مملکت حجاز یہ کے درمیان قائم ہے ہم نے اپنے باہمی دوستانہ تعلقات کو اور زیادہ مستحکم کرنے کے لیئے آپ کی وسیع دعوت کو قبول کر لیا ہے اور اپنے وزیر مختار و سفیر متعینہ انگورہ عالی قدر غلام جیلانی خاں کو جو ہمارے صادق و معزز اور معتمد علیہ آدمیوں میں سے ہیں اس کام کے لیئے منتخب کیا ہے کہ دار السلطنت حجاز کی جانب ہمارے مرسلہ وفد کے صدر کی حیثیت سے جناب کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور تمام ممالک اسلامیہ کے وفود کے ساتھ اپنے نیک ارادوں کے اظہار اور تمام اسلامیہ کے درمیان روابط محبت قائم کرنے کے لیئے موتمر میں شرکت کریں۔ اسی طرح ہم نے ان کے ساتھ حضرات رفیع القدر و صاحبان صداقت میر عطا محمد خاں۔ و عبد الصمد خاں کو بھی وفد افغانی کے رکن کی حیثیت سے بھیجا ہے۔ جو دولت افغانیہ کے مخلص ملازموں میں سے ہیں۔ تحریر ۶ جوزا ۱۳۰۵

دستخط علیہ

اس کے بعد سکرٹری نے کہا کہ وفد یمنی کا وثیقہ دیوان الملکی میں ہے اور ابھی تک ہمارے پاس نہیں آیا ہے۔ پھر ساڑھے تین بجے (عربی ٹائم) صدر نے اعلان کیا کہ جلسہ آدھ گھنٹہ کے لیئے ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ تمام ارکان آپس میں تعارف پیدا کریں۔ چنانچہ جلسہ ملتوی ہوا اور سوا چار بجے دوبارہ کارروائی شروع ہوئی۔

سید رشید رضا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مجلس وضع نظام اساسی اپنے ایک جلسہ میں نو آمدہ وفود یعنی وفد یمنی وفد ترکی اور وفد افغانی کو مدعو کر کے ان کے سامنے قانون اساسی کو پیش کر دیں تاکہ وہ اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر سکیں اسیطرح صدارت سے میری درخواست ہے کہ موتمر نے اب تک جتنی تجویزیں پاس کی ہیں ان کی بھی ایک ایک کاپی ان تینوں وفود کو دیجائے تاکہ وہ ان کے متعلق بھی اپنی رائے ظاہر کریں۔

تمام حاضرین۔ اتفاق ہے۔

مولانا شوکت علی کی ولولہ انگیز تقریر

اس کے بعد حاج منصور نے تحریک کی کہ مولوی شوکت علی صاحب غیر آزاد اسلامی ممالک کی طرف سے خود مختار اسلامی ممالک کے وفود کا خیر مقدم کریں۔ چنانچہ حاضرین کے اتفاق سے۔ مولانا کھڑے ہوئے۔ اور حسب ذیل تقریر کی۔

مجھ سے ان ممالک کے اکثر نمائندوں نے جو اب تک غیروں کی غلامی میں مبتلا ہیں، درخواست کی ہے کہ میں ترکی اور افغانی اور یمنی وفود کی خدمت میں اپنی بڑی بڑی تمناؤں اور گرمجوشانہ عقیدتوں کو پیش کروں۔ میں ان حضرات سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس تحیہ و سلام سے تنہا یہی مقصد نہیں ہے کہ ایک رسم کو ادا کر دیا جائے۔ بلکہ وہ در اصل۔ ہمارے دلوں سے نکلی ہوئی ایک خواہش ہے جسے ہم پورا کرتے ہیں۔ اگرچہ میں نے ایک ایسے ملک میں پرورش پائی ہے جو اجنبی حکومت کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے لیکن میں نہایت صفائی کے ساتھ انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری آنکھیں ان کی طرف لگی ہوئی ہیں

ہم ان کی قوت و کامرانی کے لیئے دل سے متمنی ہیں اور جہانتک ہمارے امکان میں ہے ان کی مدد کرتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کے لیئے یہ بڑی خوش بختی کا موقع ہے کہ اس موتمر میں اتنے کثیر التعداد اسلامی نمائندے مسلمانوں کے اجتماعی مصالح پر گفت و گو کرنے کے لیئے جمع ہوئے ہیں۔ میرے بزرگو! اسلام کی جدید تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب سے ہم پر اغیار کا ہاتھ مسلط ہوا ہے ہماری یہ حالت ہو گئی ہے کہ ایک مملکت یا ایک قوم پر جو کچھ گذری اس سے دوسرے بالکل بے خبر رہے۔ مگر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ پے در پے مصائب نے مسلمانوں کو بیدار کر دیا جس سے وہ شعور و احساس میں باہمی تعاون کرنے لگے۔ اور ایسے امور میں باہم گفت و شنید شروع کر دی جن کا فائدہ سب کے لیئے ہے۔ میں کچھ طویل گفت و گو نہیں کرنی چاہتا۔ میرا مقصد صرف اپنے آزاد بھائیوں کو یہ یقین دلانا ہے کہ ہم اپنے ضعف کے باوجود مصالح عامہ اسلامیہ کی خدمت میں تا بحد امکان ان کی مدد کے لیئے تیار ہیں۔

ہاں تمہارے لیے خود تمہارے ملکوں کے بھی معاملات ہیں اور ان میں مختلف مصلحتیں ہیں مگر اس کے باوجود میں اسلام کے نام پر تم سے التجا کرتا ہوں کہ اپنے وقت کا کچھ حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل ہو، اسلام اور اس کے مصالح عمومی کی خدمت کے لیئے بھی مخصوص کر دو۔ ہم تمہاری اور تمہارے ملکوں کی تاریخ پر فخر کرتے ہیں۔ ہم پر فرض ہے کہ جہاں اپنے وطن کی خدمت میں اپنا وقت صرف کریں وہاں اپنا کچھ وقت اسلام۔ اور مسلمانوں کی خدمت میں بھی صرف کریں۔ اور پہلی دلیل جو اسلام اور مسلمانوں کی زندگی کے ثبوت میں پیش کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس مقدس ملک کی خدمت کریں۔ نہ یہاں پانی ہے نہ سڑکیں ہیں، نہ رفاہ عام کے لوازم میں سے کچھ ہے پھر اگر ہندوستان یا قسطنطنیہ میں پختہ سڑکیں موجود ہیں تو اپنے کیسے فخر کیا جا سکتا ہے جبکہ یہاں بدستور کچی سڑکیں پائی جاتی ہیں۔

میں دوبارہ آپ حضرات کی خدمت میں یہ تحیہ و سلام پیش کرتا ہوں میرا جی چاہتا تھا کہ آپ لوگ موسم حج میں تشریف لاتے تاکہ ہمارے ساتھ آپ کے قلوب بھی ان تکلیفوں اور مصیبتوں کو دیکھ کر متاثر ہوتے جو بیچارے حاجیوں پر نازل ہوتی ہیں یہ حالت جب اسلام کے دشمنوں کو معلوم ہوگی تو وہ کیا کہیں گے یہ ہے تمہارا اسلام وہ ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ یہ ملک مستقل ہو اور اس میں تمام اسباب راحت موجود ہوں۔

آخر میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اپنی آزادی کی راہ میں لڑ رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے لیئے اسی طرح دعا کریں جس طرح ہم آپ کے لیئے کرتے ہیں۔

سید رشید رضا۔ ہم ہر وقت مسلمانوں کے لیئے اور خصوصا اپنے ہندوستانی بھائیوں کے لیئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

مولانا شوکت علی۔ ہم اس ملک پر بربان قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پس آج شام کو کعبہ چلیئے اور باہم عہد کیجئے کہ ہم ایک ہو کر کام کریں گے اسکے بعد صدر نے پوچھا کیا آپ حضرات پسند کرتے ہیں کہ ماتحت کمیٹیوں کے اجتماع کے لیئے جلسہ برخواست کر دیا جائے۔ سکرٹری نے کہا کہ ایوان کو التوائے اجلاس سے اتفاق نہیں ہے۔ چنانچہ کارروائی جاری رہی۔

مولانا محمد علی۔ میں نے متعدد مرتبہ بولنے کی اجازت چاہی۔ مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی۔

صدر۔ تشریف لایئے۔ اگر پہلے آپنے اجازت طلب کی تھی اور ہم اس پر توجہ نہیں کی تو اس کے لیئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔

مولانا محمد علی۔ میں نے گذشتہ جلسہ میں ایک اعتراض کیا تھا۔ مگر آج جب گذشتہ جلسہ کی کارروائی پڑھی گئی تو اس میں

میرے اعتراض کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے نوٹ کرلیا جائے۔

حاضرین نے اس سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد محمد ابو زید نے دو تجویزیں پیش کیں۔

اول۔ چونکہ قربانی کے ذبیحوں سے جو منفعت مقصود ہے ان کا ان کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور انہیں گڑھوں اور راستوں میں چھوڑ دینے سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ ان سے فائدہ اٹھانے اور ان کی مضرتوں سے بچنے کے طریقے وضع کئے جائیں۔ (اس تجویز کے متعلق سبجکٹ نے طے کیا کہ اسے مجلس تنفیذیہ (منتظمہ) کے حوالہ کر دیا جائے)

ثانی۔ چونکہ حجاز میں مواصلات کا سوال امور ما یحتاج میں سب سے زیادہ اہم ہے اس لیے حاجیوں کی آمد و رفت میں آسانی پیدا کرنے اور لوگوں میں حج و زیارت کا شوق بڑھانے کے لیے میں تحریک کرتا ہوں کہ جدہ و مکہ اور مکہ و مدینہ کے درمیان ایک ریلوے لائن قائم کی جائے۔ اور اس کام میں عام اسلامی چندوں کو استعمال کیا جائے۔ (اس کے متعلق بھی سبجکٹ کمیٹی نے طے کیا تھا کہ اسے مجلس تنفیذیہ کے سپرد کر دیا جائے۔ اور اس پر ایک مکمل بیان بھی لکھا تھا)

یوسف یاسین۔ کیا ان تجویزوں کو مجلس اقتراحات (سبجکٹ کمیٹی) نے مزید غور کرنے کے لیے مجلس تنفیذیہ کے سپرد کیا ہے۔ یا اجرائے عملدرآمد کرنے کے لیے؟ میں صدارت سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔

...

ہم کو موجودہ حالات سے بالکل خبردار رہنا چاہیئے۔ میں اس ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کرتا مگر ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ وہ اس ملک کو آزاد اور صحیح سلامت دیکھے۔ اور اسی سلامتی کے لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ گذشتہ کئی صدیوں کی تاریخ نے ہم کو اچھی طرح بتلا دیا ہے کہ اجنبی امتیازات کے اندر کس قسم کے خطرات پوشیدہ ہوتے ہیں۔

اگر کوئی مسلمان بھی آئے۔ اور وہ اجنبیوں کا محکوم ہو۔ تو پہلے ہمیں اس کی حقیقت معلوم کرنی چاہیئے۔ پھر اگر وہ شبہات سے پاک ہو تو اس سے معاملہ کر لینا چاہیئے۔ ورنہ اس سے دور ہی رہنا چاہیئے۔ (باقی)

انتقادات

تعلیم الدین

...

اصلاح حنفیت

...

خلاصۂ اسلام

...

ماہ مصر

...

برقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

مآثر حجاز کے متعلق موتمر اسلامی کا فیصلہ

عالم اسلامی کے اہل علم و تعمق کی دانشمندانہ روش

مندرجہ ذیل لاسلکی پیام جو مدینہ منورہ سے ۲۴ر جولائی کو دیا گیا تھا کہ معززہ ہمعصر خلافت بمبئی کو وصول ہوا ہے۔

موتمر مکہ کا اجلاس ۵ر جولائی کو ختم ہو گیا مختلف وفود کا حسب ذیل امور پر اتفاق آراہو گیا۔

(۱) منہدم مآثر کی از سر نو تعمیر۔

(۲) غیر منہدم قبور کی حفاظت کی شیعہ سنی علماء کو سپردگی۔

(۳) حرم کعبہ کے اندر حنفی۔ شافعی۔ مالکی اور حنبلی فرقوں کے اماموں کے پیچھے باری باری سے نماز کا پڑھایا جانا۔

(۴) کامل مذہبی آزادی۔

یہ ریزولیوشن سلطان کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اور ان کے جواب کا انتظار ہے۔ خلافت اور جمعیت العلماء کے وفود مدینہ سے ۲۷ر جولائی کو روانہ ہو رہے ہیں۔

عراق میں ایک زراعتی بنک کے قیام کی تجویز

صبحی نشاط بے اور مسٹر ایمری کی ملاقات

...

امیر فیصل علاج کرا رہے ہیں

...

عراق و فلسطین میں برطانوی مصارف

جدید فوج قائم کرنے کے لیے ایک لاکھ پونڈ کی منظوری

...

حکومت برطانیہ نے فلسطین میں ایک نئی سرحدی فوج قائم کرنے کے لیے ۱۰۸۰۰۰ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

اعلان متذکرہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین و عراق اب داخلی انتظام کے مصارف خود پورے کر رہے ہیں

مجاہدین شام صلح کرنا چاہتے ہیں

قبائل پر فرانسیسی حملہ

بیت المقدس ۲۳ر جولائی۔ عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین شام فرانس سے صلح کرنے کے بہت زیادہ متمنی ہیں اور فرانسیسی مفاد کا انتہائی خیال رکھنے کے لئے آمادہ ہیں۔

فرانسیسی افواج نے دمشق کے باہر قبائل پر حملہ کیا۔ ۱۵۰ کو جان سے مار دیا اور ۳۰۰ کو قید کر لیا۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

مجاہدین شام کی عظیم الشان فتح

پیرس ۲۵ر جولائی۔ بیت المقدس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ باوجود فرانسیسیوں کی تردید کے عربی ذرائع سے اس خبر کی برابر تصدیق کی جا رہی ہے کہ فرانسیسیوں کے نقصانات ایک ہزار آٹھ سو ہیں، اور مجاہدین شام کو بہت قلیل نقصان پہنچا ہے۔

شام سے موبیسو ڈو ژوونیل کی علیحدگی

...

دمشق کے نواح میں مجاہدین شام کی فتح عظیم

۱۸ سو فرانسیسی مارے گئے

...

حکومت فرانس کا دماغ درست ہوگیا

دروزیوں سے صلح کی درخواست

...

جاری ہے۔ مزید زخمیوں کو بیروت بھیجا جا رہا ہے۔

شام فرانس کی تباہی

ایک سو پچاس آدمی مقتول و مجروح اور دو طیارے جلا دئے گئے

پیرس ۲۷ر جولائی۔ بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حال میں دمشق کے چاروں طرف کے اضلاع سے مجاہدین شام کو نکال دینے کی کوشش میں فرانسیسی فوج کے پچاس آدمی مارے گئے اور سو زخمی ہوئے۔

دو فرانسیسی طیارچیوں کو مشین کی خرابی کی وجہ سے صحرا میں اترنا پڑا۔ اور انہیں دو سو مجاہدین نے گھیر لیا۔ طیارچیوں نے آخری وقت تک اپنی مدافعت کی تا آنکہ زخموں کی وجہ سے وہ گر گئے۔ مجاہدین نے ہوا بازوں کو ان کے طیاروں سے باندھ کر جلا دیا۔

ہندوستان

فسادات کلکتہ

کلکتہ امن سے کوسوں دور ہے

۹۶ مارواڑیوں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۲ر جولائی۔ اکا دکا آدمیوں کو زد و کوب کرنے کے واقعات سہ پہر تک ہوتے رہے۔ ایک ہندو تاراچند دت اسٹریٹ میں مارا گیا ۹ آدمی اور مجروح ہوئے۔ ان میں سے ۶ مسلمان ہیں اور ۳ ہندو اس قسم کے واقعات کی زیادہ تعداد بڑے بازار میں رونما ہوئی ہے۔ جہاں پر کہ ہندو بہت زیادہ آباد ہیں۔ ہیرسن روڈ پر دو مسلمانوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ کراس اسٹریٹ پر بھی ایک مسلمان پر حملہ کیا گیا۔

منگل کی رات کو آرمینین اسٹریٹ میں مسلمانوں کے جلوس پر گولیاں چلائی گئیں تھیں اس کے سلسلہ میں ۹۶ مارواڑی گرفتار کئے گئے ہیں جن کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

آج صبح کو ۱۰ بجے دن تک سخت بارش ہوتی رہی۔ ایسی بارش برسات میں اب تک نہیں ہوئی تھی۔

ایک مسلمان پر ہندوؤں کا بزدلانہ حملہ

گورنر بنگال کا گشت

...

ضلع پٹنہ کی حالت

گورنر بنگال کا اعلان

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ کلکتہ کے ایک غیر معمولی گزٹ میں مندرجہ ذیل اعلان شایع ہوا ہے:۔

گورنر بنگال باجلاس کونسل نے اس کا اعلان کردیا ہے کہ ضلع پٹنہ کے بعض حصے فساد کی خطرناک حالت میں ہیں اور ان رقبوں کے باشندوں نے اس امر کی ضرورت پیدا کردی ہے کہ پولیس میں مزید سپاہیوں کی بھرتی کرکے اضافہ کیا جائے اور انہیں ان باشندگان کے خرچہ پر ان رقبوں میں رکھا جائے۔ یہ اعلان ایک سال تک جاری رہے گا +

دیہات میں پولیس کا تقرر

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ گذشتہ فسادات کا اثر جن دیہات پر ہوا ہے ان میں سے ہر ایک میں چار مسلح کانسٹبل اور ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر معین ہوا ہے تاکہ گاؤں والوں اور ان لوگوں کو جو بلووں کے مقدمات میں گواہ ہیں ہر قسم کی چیرہ دستی سے محفوظ رکھا جائے +

مظلومین پٹنہ کیلئے کانگریس کی مالی امداد

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے انڈر سکرٹری نے مندرجہ ذیل پیام اخبارات کو بھیجا ہے:۔

انڈین نیشنل کانگریس کی صدر مسز سروجنی نائیڈو صاحبہ نے بچشم خود اثر گرفتہ علاقہ کا معائنہ کرنے کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ پٹنہ کے مظلومین کی امداد کے لئے دیا ہے۔ عوام کی اور صوبہ بمبئی کی کانگریس کی طرف سے بھی آپ نے چار ہزار روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ایک ہزار روپیہ کی رقم آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خزانے سے ادا کردی گئی +

اڈیٹر "آنند بازار پترکا" کی گرفتاری

کلکتہ ۲۵ جولائی۔ ابوستیندر کمار موزمدار اڈیٹر "آنند بازار پترکا" کو آج زیر دفعات ۱۱۷-۱۲۴-۱۴۷ اور ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کرلیا گیا۔ یہ گرفتاری ایک مضمون کے متعلق عمل میں آئی ہے۔ جو ۳ جولائی کی اشاعت میں شایع ہوا تھا۔ اڈیٹر مذکور کو ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے +

کلکتہ کارپوریشن کے مسلم ارکان کی واپسی

کلکتہ ۲۳ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کارپوریشن کے جن ۱۵ مسلمان ارکان نے استعفے دیدئے تھے ان میں سے ۱۲ نے اس شرط پر واپس ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ انہیں وہ الزامات بتائے جائیں۔ جو اب قطعی طور پر ڈپٹی میئر کے خلاف کارپوریشن نے لگائے ہیں۔ میئر نے کارپوریشن کے مسلمان اور ہندو کانگریسی ارکان سے ملاقات کرنے کے بعد اس شرط کو قبول کرلیا ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے تین مسلمان ممبروں کی علیحدگی

کلکتہ ۲۸ جولائی۔ کلکتہ کارپوریشن نے آج اپنے شام کے جلسہ میں ان تین مسلمان ممبروں کا استعفا قطعی طور پر منظور کرلیا جنہوں نے یہ شرط نہیں کی تھی کہ اگر انہیں ڈپٹی میئر کے الزامات کی نقل دیدی گئی تو وہ اپنا استعفے واپس لے لیں گے۔ ان تین کے علاوہ باقی بارہ ممبران کو ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی ہے اور اس عرصہ میں انہیں ڈپٹی میئر کے الزامات کی نقل دی جائے گی +

کلکتہ خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی

ابھی فوراً یہ خبر ملی ہے کہ آج صبح کو آٹھ بجے کے قریب کلکتہ خلافت کمیٹی کے دفتر واقعہ ۹ ذکریا اسٹریٹ پر پولیس نے دھاوا کیا معلوم ہوا ہے کہ دفتر کی تلاشی لیگئی اور کچھ کاغذات پولیس اپنے ساتھ لے گئی اب تک یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ تلاشی کس وجہ سے ہوئی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسلح پولیس اور سارجنٹ کا انتظام چار بجے صبح ہی سے تھا۔ پولیس سارے ذکریا اسٹریٹ کے علاقہ کا محاصرہ کئے ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی بڑے مضبوط قلعہ کو فتح کرنے کے لئے مہم بھیجی گئی ہے۔

اب مسلمان پبلک نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار کررہی ہے کہ خلافت کمیٹی کے دفتر سے کیا کیا چیزیں برآمد ہوئیں +

(عصر جدید)

مسز سروجنی نائیڈو کی گفتگوئی

تحریک شدھی فساد کی جڑ ہے

جل پائیگوڑی مسز سروجنی نائیڈو نے جل پائیگوڑی پبلک لائبریری میں آئیں بہت سے اشخاص جن میں زیادہ تر وکیل تھے وہاں موجود تھے۔ موجودہ جماعتی اور سیاسی اختلافات کے متعلق گفت وشنید ہوتی رہی۔

سروجنی دیوی نے کہا کہ ہندو مسلمان لیڈر اور نام نہاد تعلیمیافتہ اشخاص بہت حد تک جماعتی نزاع کے ذمہ دار ہیں ہندوؤں کی غلطی ہے کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی نیچ ذاتوں سے برا سلوک کرتے ہیں۔

سوال کیا گیا کہ آپ کا اور پنڈت مدن موہن مالوی کا مشن ایک ہی ہے۔

موصوفہ نے جواب دیا کہ نہیں میرے ان کے درمیان اختلاف ہے۔ پنڈت مالوی مسلمانوں سے الگ ہوکر ایک خالص ہندو جماعت بنارہے ہیں اور میں دیانتداری سے ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کررہی ہوں مجھے اس امر کا احساس ہے کہ اس نزاع کا ایک سبب شدھی کی تحریک ہے۔

جب تک ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے جنگ آزمائی کرتے رہیں گے اتحاد ناممکن ہے۔ اور جب تک دونوں جماعتوں کے لیڈر ایک آزادانہ گفت وشنید کرنے کے بعد فیصلہ نہ کریں اور ایک معاہدہ پر دستخط نہ ثبت کردیں ان کی تباہی یقینی ہے +

مسٹر پٹیل پر ۲۵ ہزار روپیہ کا دعوے

بمبئی ۲۱ جولائی۔ آج عدالت عالیہ میں مسٹر جسٹس میڈگیو کر کے روبرو ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں مسٹر دی جے پٹیل سے ۲۵ ہزار روپیہ طلب کیا گیا ہے۔ مدعی کا بیان ہے کہ جب ۱۹۱۸ء میں مسٹر پٹیل انگلستان گئے تھے تو ان کی خدمت میں ۲۵ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی تھی لیکن چندہ سے صرف ۳ ہزار روپیہ جمع ہوا تھا چنانچہ میں نے اور مدعا علیہ نے جو اس فنڈ کے ذمہ دار تھے ۲۰ ہزار روپیہ بنک آف بڑودہ سے پرامیسری نوٹ دیکر قرض لئے تاکہ ۲۳ ہزار کی رقم پوری ہوجائے۔

مدعی کا بیان ہے کہ اس نے ۲۰ ہزار روپیہ کی یہ رقم ۲۳ اپریل ۱۹۲۳ء کو مع سود کے مذکورہ بنک کو ادا کردی۔ اور مدعا علیہ سے بار بار تقاضا کیا کہ وہ اپنا نصف حصہ ادا کرے۔ لیکن اس نے یہ حصہ ادا نہیں کیا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں کئی بیانات پیش کئے جن کا مفاد یہ تھا کہ اس کے ذمہ رقم مذکورہ کا نصف حصہ واجب الادا نہیں۔ جج نے مدعا علیہ کے اس عذر پر غور کرتے ہوئے کہ وہ زمیندار ہے۔ اور قانون اعانت زمینداران دکن کی اعانت حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ یہ حکم دیا کہ مدعا علیہ کی ڈویژن کا کمشنر اس کی زراعتی آمدنی اور دوسرے وسائل آمدنی معلوم کرے۔ مزید احکامات محفوظ رکھے گئے ہیں +

ہر شہر و قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دی جائے گی +

(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

تازہ واقعات کی بناء پر التواء

راولپنڈی ۲۳ جولائی۔ آج مسٹر کیاف اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں لالہ ہری رام سیٹھ۔ لالہ متھرا داس آنند۔ چودھری سجن سنگھ اور سردار بدھ سنگھ کے خلاف مقدمات زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری پیش ہوئے۔ چونکہ ملزمین نے اقبال جرم نہیں کیا تھا اس لئے مجسٹریٹ نے ان سے بیان دینے کے لئے کہا جس کے جواب میں انہوں نے بیان کیا کہ وہ کسی ایسے فعل کے مرتکب نہیں ہوئے جو امن عامہ میں خلل انداز ہوسکے۔

حال ہی میں جو واقعات (ایک مسلمان کا قتل وغیرہ) رونما ہوئے ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجسٹریٹ نے یہ ضروری خیال کیا کہ ملزمین سے پانچ پانچ ہزار کے مچلکے اور دو دو ضمانتیں لیکر التواء مقدمہ کا حکم جاری کردے۔

آج مولوی محمد اسحاق صاحب مولوی محمد نعیم صاحب۔ محمد اسمٰعیل صاحب اور عبدالرحمان صاحب کے مقدمات بھی پیش ہوئے۔ چونکہ فیروز مرحوم کے جنازہ کے ساتھ عیدگاہ پر تقریباً چار ہزار مسلمانوں کا اجتماع ہوگیا تھا اور ملزمین نے بعض قابل اعتراض تقریریں کی تھیں اسلئے مجسٹریٹ نے پولیس کی رپورٹ پر امن عامہ کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ حکم دیدیا کہ ملزمین سے پانچ پانچ ہزار کے مچلکے اور پانچ پانچ ہزار کی دو دو ضمانتیں لے لی جائیں +

راولپنڈی میں ایک مسلمان کا قتل

ایک سکھ کی گرفتاری

راولپنڈی ۲۳ جولائی۔ کل شہر میں ایک مسلمان مسمی فیروز کے قتل کی خبر مشہور ہوتے ہی فساد کا خطرہ محسوس کیا جانے لگا۔ قاتل نامعلوم تھا۔ حکام کی فوری توجہ سے خطرہ جاتا رہا۔ اور نقض امن نہ ہونے پایا۔ کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ اس قتل کے متعلق ایک سکھ کی گرفتاری عمل میں آئی ہے +

راولپنڈی کی میونسپلٹی کو اب ہوش آگیا

سینما کی عمارت کو گرادینے کا نوٹس دیدیا گیا

لاہور ۲۴ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راولپنڈی کی میونسپلٹی نے سینما بلڈنگ کے مالکان کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ اس عمارت کو گرادیں۔ اس وجہ سے کہ یہ ان شرائط کے مطابق نہیں بنی ہے جو میونسپلٹی نے منظور کی تھیں۔ نیز یہ میونسپلٹی قواعد کے مطابق بھی نہیں ہے یاد ہوگا کہ یہ عمارت منجملہ اور اسباب کے ایک سبب تھی ان فسادات کا جو گذشتہ جون میں واقع ہوئے تھے +

بستی میں فساد

پولیس کا پہرہ اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بستی ۲۳ جولائی۔ عشرہ محرم کے آخری دن یہاں ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ دونوں قوموں کے کشیدہ جذبات ایک ساتھ بھڑک اٹھے۔ مگر فساد بپا ہوا ہی تھا کہ خوش قسمتی سے جلد فرو کردیا گیا۔ تعزیہ داروں کا پرشور طبقہ پہلے تو تعزیے اٹھانے پر راضی ہی نہ تھا مگر بہت زیادہ ترغیب دلانے کے بعد راضی ہوگیا۔ جس وقت کہ تعزیے شمالی کنارے تک پہنچ گئے تو تین فرلانگ پیچھے سے ایک شور بلند ہوا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تو سلنہ رہا سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ سب ڈویژنل آفیسر اور ایک دوسرا مجسٹریٹ موقعہ واردات پہنچے۔ جہاں پر تصادم ہوچکا تھا۔ اور اینٹیں پھینکی جارہی تھیں، ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ہی گئی جس نے مجمع پر حملہ کرکے اسے پانچ منٹ کے اندر بغیر کسی شخص کو نقصان پہنچائے ہوئے منتشر کردیا۔ ایک نوجوان کانسٹیبل نے جوش وہیجان کے عالم میں اپنی بندوق چلادی۔ مگر خوش قسمتی سے اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اکا دکا آدمیوں کو زد وکوب کرنے کے چند معمولی واقعات کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۵ بجے کے بعد بالکل

سکون ہوگیا تھا۔ تعزیہ کا جلوس ترک کردیا گیا۔ مگر تابوت دفن کئے گئے۔ شہر میں پولیس کا پہرہ لگا ہوا تھا۔ اور اسلحہ۔ لاٹھی۔ اور مجمعوں کے متعلق دفعہ ۱۴۴ کے احکام جاری کردئے گئے تھے۔ اس کے بعد کوئی فساد نہیں ہوا۔ اب صورت حال پر سکون ہے۔

ڈاکٹر انصاری کا ایثار

کانگریس کی صدارت سے دست برداری

ڈاکٹر انصاری صاحب نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے:۔

بعض صوبجات کی کانگریس کمیٹیوں نے انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے امیدواروں کی فہرست میں میرا نام شامل کرکے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اسے میں اپنے لئے باعث فخر خیال کرتا ہوں، لیکن میں نے اچھی طرح غور کرلینے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر مظہر الحق، اور مسٹر سرینواس آئینگر کے حق میں اپنا نام فہرست سے واپس لے لوں۔ ایسا کرنے کے وجوہ یہ ہیں کہ یہ دونوں اصحاب مجھ سے زیادہ اور مجھ سے بہتر طریقہ پر ملک کی خدمت کرچکے ہیں، وہ مجھ سے زیادہ لائق ہیں، تجربہ کار ہیں، عمر رسیدہ ہیں، اور سب سے زیادہ یہ کہ ان کے حالات ایسے ہیں کہ وہ اپنا تمام وقت اور تمام قوت عمل ادائیگی فرائض منصبی پر صرف کرسکتے ہیں، جو بد قسمتی سے میرے لئے ناممکن العمل ہے +

آغا سید جلال الدین کی جلاوطنی پر احتجاج

کلکتہ میں ایرانیوں کا جلسہ

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ کلکتہ کے ایرانیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف ایک احتجاجی تجویز منظور کی گئی جو اس نے آغا سید جلال الدین الحسینی اڈیٹر حبل المتین کو ایکٹ سوم ۱۸۱۸ء کے ماتحت جلاوطن کرنے کے متعلق سوچا تھا۔ تجویز مذکور میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ آغا موصوف ہمیشہ برطانیہ عظمیٰ سے متعلق دوستانہ پالیسی کی حمایت کرتے رہے ہیں حکومت کی تجویز کے نتائج نہایت نازک ہونگے کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ممدوح کی پالیسی برطانیہ کے خلاف ہے تو بھی یہ ظاہر ہے کہ ایران میں رہ کر وہ اس پالیسی کا مظاہرہ زیادہ آسانی کے ساتھ کرسکیں گے بہ نسبت اس حالت کے کہ برطانی ہندوستان میں ان کی سرگرمیاں محدود رہیں۔ ان کی ہندوستان سے جلاوطنی ان کو تمام اسلامی دنیا میں برطانیہ کے خلاف جذبات پھیلانے کا موقع دیدی گئی +

مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ

قرآن مجید کی آیت کو مغویانہ قرار دیا گیا

پھلواری شریف ۲۷ جولائی۔ محمد عبدالسبحان صاحب "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا عثمان غنی اڈیٹر جریدہ امارت کا مقدمہ بغاوت ۲۵ جولائی کو مسٹر محمد حمید سینیر ڈپٹی مجسٹریٹ پٹنہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت کا کمرہ آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ سرکاری وکیل نے امارت کے ۴ اور نمبر پیش کئے جن میں ایسے مضامین موجود تھے جن کو مغویانہ بتایا جاتا ہے سرکاری مترجم مسٹر سہا کی شہادت ہوئی۔ گواہ نے بیان کیا کہ ترجمہ اسکے اسسٹنٹ مولوی انوار احمد نے کیا تھا۔ اور دستخط اس نے اپنے قلم سے کئے تھے۔ مولوی انوار احمد اسسٹنٹ مترجم نے ترجمہ کی تصدیق کی اور بیان کیا کہ جریدہ امارت جلد ۲ نمبر ۱ میں قرآن مجید کی آیت تھی جس پر یہ عنوان لکھا ہوا تھا کہ "مسلمانان فوج و پولیس کو چاہیئے کہ اس آیت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ وہ آیت یہ ہے۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ واعد لہ عذابا عظیما اس کا ترجمہ میں نے کیا تھا۔ اس آیت کے لئے میں نے سیل کا ترجمہ دیکھا تھا جو مستند ہے۔ مذکورہ آیت کو قابل اعتراض اور مغویانہ کہا گیا ہے۔ مسٹر ایچ آر بی کانڈ سپرنٹنڈنٹ ضلع آرہ کی بھی شہادت ہوئی۔ ان کا بیان تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ مقدمہ ملتوی کردیا گیا اور ۷ اگست کو دوبارہ پیش ہوگا +

دارالمـــــکو

کٹرہ بڑیان کے قتل کا مقدمہ

گواہان استغاثہ کی پیشی

دہلی ۲۲ جولائی۔ مقدمہ قتل کٹرہ بڑیان مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا مسٹر سورج نرائن بیرسٹرایٹلا بحیثیت سرکاری وکیل پیش ہوئے۔ ملزمان کی جانب سے حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل حاضر عدالت تھے۔ محمود خاں کانسٹبل سروپ سنگھ کانسٹبل پرشادی ولد تھو کہار۔ محمد امین چار گواہان استغاثہ کے بیانات ہوئے۔ مقدمہ ۲۸ جولائی کے لئے ملتوی کردیا گیا +

دہلی ۲۸ جولائی۔ کٹرہ بڑیان کے قتل کا مقدمہ آج پھر پیش ہوا۔ اور گواہان استغاثہ کے بیانات قلمبند کئے گئے۔

کھیا ساکن کٹرہ بڑیان نے بیان کیا کہ "میں نے تینوں ملزمین کو دیکھا کہ مقتول کو مار رہے تھے اور جب وہ مرگیا تو چلے گئے آدھ گھنٹہ کے بعد پولیس آئی۔ میں نے اس سے مقتول کے مارنیوالوں کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ میرا بیان پولیس نے چھ روز کے بعد لیا" گواہ کو مقتول کی تصویر دکھائی گئی تو وہ شناخت نہ کرسکا۔

مسٹر رام ناتھ فوٹو گرافر کشمیری دروازہ نے بیان کیا کہ انہوں نے مقتول کا فوٹو ۲۴ جون کو لیا تھا۔

مرلی نے بیان کیا کہ مقتول اس کا چچا تھا نعش کو وہ نہ دیکھ سکا تھا تصویر دیکھکر اس نے شناخت کیا۔

ملزمان کی جانب سے تحریری بیان کی درخواست پیش کی گئی جو منظور ہوگئی +

فسادات کے مقدمات

کھاری باؤلی کے مسلمان مقتول کا مقدمہ

دہلی ۲۳ جولائی۔ آج مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں کلو کہار کے قتل کا مقدمہ پھر پیش ہوا۔ دو ہندو رام گوپال اور دینا ملزمین زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ماخوذ ہیں۔

چھ گواہان استغاثہ اور پیش ہوئے دو پولیس کے آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ مرحوم کی نعش کو پوسٹ مارٹم کرانے کے لئے لے گئے تھے۔

مقتول کے بھتیجے الٰہی بخش نے بیان کیا کہ اس نے اپنے چچا کی نعش کو شفاخانہ میں شناخت کیا تھا مگر دوسرے روز جنازہ کے ساتھ شریک نہیں ہوسکا تھا۔

محمد رفیع دودھ والے نے کہا کہ اس نے شفاخانہ میں مقتول کو دیکھا تھا۔

رحمت اللہ دربان مسجد فتحپوری نے کہا کہ میرے سامنے لوگ مرحوم کو مسجد سے اس ٹرام میں لے گئے جو زخمیوں کو شفاخانہ لیجارہی تھی۔ حبیب الدین سوداگر گھڑی نے بھی یہی بیان کیا۔

مقدمہ ۲۹ جولائی کے لئے ملتوی ہوگیا +

اڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۲۸ جولائی۔ حکیم محمد اسحاق صاحب اڈیٹر مبلغ کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مسٹر ای۔ ایچ لنکن کی عدالت میں پیش ہوا۔ مسٹر سورج نرائن نے حکومت کی طرف سے اور مسٹر محمد صدیق و مسٹر محمد عظمت اللہ نے حکیم صاحب کی طرف سے وکالت کی۔

مسٹر ارگن سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس نے بیان کیا کہ ورمئی کے مبلغ میں جو مضامین شایع ہوئے تھے انکے متعلق مقامی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میں نے ہی شکایت کی درخواست دی تھی۔ میں نے ملزم کو سوائے ایک مرتبہ کے اور کبھی تنبیہ نہیں کی ہے جب میں نے تمام اڈیٹروں کو بلایا تھا تو ملزم کو بھی متنبہ کیا تھا مگر یہ واقعہ اس مقدمہ کے چلنے کے بعد کا ہے۔ گواہ نے عدالت کے سوال کے جواب میں کہا کہ معمولی طور پر کاروباری اغراض کیلئے بنائے گئے تھے اور مسلمانوں کی خونریزی سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔

مقدمہ ۳۰ جولائی کے لئے ملتوی ہوگیا +

اڈیٹر "بھارت ویر" نے معافی مانگ لی

دہلی ۲۳ جولائی۔ اڈیٹر "بھارت ویر" کے خلاف ضمانت طلب کرنے کے متعلق زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ چل رہا تھا وہ سرکاری وکیل سورج نرائن نے واپس لے لیا۔ اور مزید کارروائی ختم ہوگئی۔

ملزم نے خود پیش ہوکر ایک درخواست دی جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اب ملزم مذکور کا کوئی تعلق اخبار بھارت ویر سے نہیں ہے۔ ملزم نے لکھا تھا کہ وہ اس مضمون کے لکھنے پر افسوس کرتا ہے جو ۲۰ مئی کی اشاعت میں شایع ہوا تھا اور عدالت کو یقین دلاتا ہے کہ وہ آیندہ سے کوئی ایسا مضمون نہیں لکھے گا جس سے فرقہ وارانہ جذبات کے بھڑکنے کا امکان ہو +

اصغری بیگم کے اغوا کا مقدمہ

دہلی ۲۴ جولائی۔ اصغری بیگم اور اسکے ساتھ تین بچوں کے اغوا کے مقدمہ کی تاریخ ۲۳ جولائی مقرر تھی مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ نے اس روز مقدمہ کی سماعت نہیں کی۔ اگلے روز تمام رپورٹروں اور دیگر اشخاص کو عدالت سے باہر کردیا اور وکیل استغاثہ سے تنہا کچھ باتیں کیں۔ کہا جاتا ہے کہ عدالت اپنے سابقہ رویہ پر نادم ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس نے اصغری بیگم کے وارنٹ اور ملزمان سوامی شردھانند وغیرہ کے سمنوں کو منسوخ کردیا تھا۔ اب اس نے پھر سمن جاری کرنے کو کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اب تک عدالت اس مقدمہ کی تحقیقات کررہی تھی آیندہ ۱۳ اگست کی تاریخ پھر مقرر کی ہے +

دہلی میں بارش اور زلزلہ

حضور نظام کے محل میں ۸ ہزار کا نقصان

دہلی ۸ ۲ جولائی۔ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ جولائی کو دہلی میں شدید بارش ہوئی اور ۲۷ کی شام کو زلزلہ بھی آیا۔ ان صدمات سے حضور نظام کے اس محل کا جو رائے سینا میں تیار ہورہا ہے سامنے والا برآمدہ گر گیا۔ نقصانات کا تخمینہ آٹھ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے +

تیج کی دروغ بافی

ایسوشی ایٹڈ پریس کے نام سے جھوٹی خبر کی اشاعت

ایسوشی ایٹڈ پریس نے اطلاع دی ہے کہ دہلی کے اخبار "تیج" نے کل کی اشاعت میں فسادات بستی کے مجروحین و مقتولین کے جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ ایسوشی ایٹڈ پریس نے اخبار مذکور کو اس قسم کی کوئی خبر نہیں دی تھی +

ایک دو منزلہ مکان کے گرنیکا حادثہ

دہلی ۲۵ جولائی۔ کل شام کے ساڑھے پانچ بجے کٹرہ پیسہ دراں لال کنواں میں ایک دو منزلہ مکان جس کے اوپر کے حصہ میں تین گھر آباد تھے اور نیچے ایک کارخانہ تھا جس میں بجلی کے ذریعہ خراد اور لوہے وغیرہ کا کام ہوتا تھا دفعتاً سارے کا سارا گر پڑا مکان کے بالائی حصے میں مولوی فضل الدین صاحب پرنسپل عربک کالج دہلی کے اعزا و اقارب رہتے تھے۔ مکان کے گرنے سے دس منٹ پہلے معلوم ہوگیا تھا کہ مکان گرنے والا ہے۔ ابھی وہ لوگ بعض قیمتی اشیا نکال کر مکان سے باہر نکلنا چاہتے تھے کہ مکان یک لخت نیچے آپڑا، تین مستورات اور دو مرد جو مکان کے صحن میں تھے مع مال و اسباب کے نیچے دب گئے۔

مسٹر حمید الدین اور بعض دیگر ہمسائیگان نے فوراً سب کو صحیح و سالم نکال لیا۔ ایک خاتون کے ضرب شدید آئی ہے بقیہ افراد کے بھی چوٹیں آئی ہیں طبی امداد فوراً بہم پہنچائی گئی۔ ڈاکٹر نورنگ سنگھ صاحب انچارج ڈسپنسری لال کنواں اور ڈاکٹر رحیم الدین انصاری شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے پندرہ منٹ کے اندر نہایت ہوشیاری اور ہمدردی سے مجروحین کی مرہم پٹی کردی۔ سنا جاتا ہے کہ مکان پرانے آثار پر قائم تھا۔ پولیس ابھی موقعہ واردات پر فوراً پہونچ گئی تھی +

بقیہ صفحہ اوّل

ساری موتمر پر چھا جاتے ہیں۔ ان اصحاب کی موتمر میں نہایت زبردست تقریریں ہوتی ہیں۔ اہلحدیث اور حجازیوں سے ہمارے ہی وفود مقابلہ کرتے ہیں۔ دیگر ممالک کے وفود اکثر مواقع پر ہندوستان ہی کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ ترکی، افغانستان اور یمن کے نمائندہ ہندی وفود کے ہم خیال ہیں۔ علی برادران معمولی عربی خود بول لیتے ہیں۔ جب طویل تقریر کی ضرورت ہوتی ہے تو حجاج آفندی نوہیض (جو انگریزی داں ہیں) سے انگریزی میں تقریر کرکے عربی میں ترجمہ کرا دیتے ہیں۔

وفود جمعیۃ العلماء و جمعیۃ خلافت ہندیہ نے موتمر میں پیش کرنے کے لئے بہت سی تجویزیں لکھی ہیں۔ ان میں مذہبی آزادی، ملوکیت، مقابر، آثار، قبّاب اور مطالبہ رہائی گرفتار شدہ اصحاب کی بھی تجاویز ہیں۔ دیکھئے ان تجاویز کا کیا حشر ہوتا ہے۔

ارکین موتمر میں حکومت کے افراد بہت زائد ہیں مذکورہ بالا تفصیل سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ تیرہ ارکین صرف حجاز کے منتخب کرلئے گئے ہیں۔ ان کی آواز حکومت کی آواز ہے۔

ہندوستان کے وفود نے اب تک ہر مسئلہ میں حریت صاف گوئی، استقلال، حقانیت اور دلیری کا کافی ثبوت دیا ہے۔ یہ تمام اوصاف دوسرے وفود کے ارکان میں نایاب ہیں۔

اب میں چاہتا ہوں کہ یہاں کے چند ایسے واقعات جو مضمون سابقہ روانہ کرنے کے بعد ظہور پذیر ہوئے ہیں اور درج کردوں۔

مکہ معظمہ میں محمل مصری کی آمد

۴ ذی الحجہ کو مصر سے محمل شریف مکہ معظمہ میں داخل ہوا محمل کے ساتھ امیر الحاج عظمی بے معہ فوج و دیگر افسران تشریف لائے ہیں۔ ان تمام اصحاب کو محلہ جرول میں اتارا گیا ہے۔ سلطان ابن سعود کے بھائی نے وزرا و فوج کے ساتھ محمل کا استقبال کیا۔ محمل کی آمد کے وقت ہزارہا آدمی جرول پہونچ گئے تھے۔ ۶ ذی الحجہ کو ۱۱ بجے محمل شیخ عبدالقادر شیبی کے یہاں نہایت شان و شوکت کے ساتھ لایا گیا۔

(شیبی صاحب کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے) شیبی صاحب کے یہاں محمل آنے سے پہلے تمام وفود کے ارکان جمع کئے گئے تھے۔ محمل کے ساتھ مصری فوج بھی آئی تھی اور اس کی ترتیب اس طرح پر تھی کہ سب سے پہلے گھوڑوں پر سوار پھر سانڈنیوں پر سوار تھے اس کے بعد پیادہ فوج تھی۔ بعد ازاں دس بڑے صندوقوں میں غلاف کعبہ تھا اس سب کے بعد امیر الحاج معہ دیگر افسران مصر تھے۔ امیر الحاج موصوف اپنے ہاتھوں میں ایک تھیلہ (جس میں کلمہ لکھا ہوا تھا) لئے ہوئے تھے۔ شیبی صاحب کے دروازہ پر سعودی فوج نے استقبال کیا۔ درحقیقت محمل کے نام سے جو چیز یہاں مشہور ہے اس کی شکل قبہ نما ہوتی ہے اور یہ محمل منا و عرفات بھی ہر سال جاتا ہے۔

شیبی صاحب کے یہاں پہونچکر امیر الحاج نے بعد حمد و ثنا حی الملک الفواد تین مرتبہ کہا یہ فقرہ پہلا امیر الحاج ادا کرتے تھے اور ان کے بعد باقی رفقاء اس دعائیہ فقرہ کو آواز بلند کہتے تھے اس وقت یہ تمام اصحاب نیز دیگر ارکین وفود کعبہ رخ باادب کھڑے تھے ان دعائیہ فقروں کے ساتھ وہ زرین تھیلہ امیر الحاج موصوف نے شیبی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ غلاف کعبہ کے صندوق نیچے کی منزل میں رکھدئے گئے۔ پھر تمام وفود کے ارکان سے مصری اصحاب نے ہاتھ ملائے۔ گلے ملے اور اسلامی ارتفاع نیز اتحاد بین المسلمین پر تبادلہ خیالات کیا۔ دنیائے اسلام کے وفود سے جب مصر کے نوجوان گلے ملنے کے بعد فرحت و انبساط کے ساتھ اتحاد اسلامی پر گفتگو کر رہے تھے یہ سماں ایک قومی درد رکھنے والے مسلمان کے لئے عجیب فرحت بخش اور مسرت انگیز تھا۔ عربی گھوڑے اور عربی سانڈنیوں پر یہ مصری سوار بہت زیادہ شاندار معلوم ہوتے تھے۔ اسلامی فوج کی شان و شوکت کا یہ ایک دلفریب نظارہ تھا۔

سلطان ابن سعود اور انکے والد کا طواف وسعی

یکم ذی الحجہ کو سلطان ابن سعود کے والد عبدالرحمٰن الفیصل ریاض (نجد) سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے عشیرہ تک تو اونٹوں پر سفر کیا عشیرہ سے مکہ معظمہ تک موٹر پر تشریف لائے عشیرہ پر استقبال کیلئے ابن سعود معہ اپنی فوج کے پہونچ گئے تھے۔ سلطان ابن سعود نے ۵ بجے شام کو اور ان کے والد نے ۱۰ بجے رات کو طواف وسعی کی۔ دونوں کی سعی و طواف کے وقت فوجی پہرہ تھا۔ لوگ مطاف اور مسعی میں سختی سے ہٹائے جاتے تھے۔ جو شخص ہٹنے میں ذرا بھی تاخیر کرتا تھا اسکی بیتوں سے خبر لی جاتی تھی۔ خلفائے راشدین کی تقلید کا دعوی کرنیوالوں کے ایسے طواف وسعی سے لوگ حیرت میں ہیں۔

قاضی القضاۃ کے ہاں تمام وفود کی دعوت

۶ ذی الحجہ کی رات میں یہاں کے قاضی القضاۃ نے اپنے یہاں تمام وفود کے ارکان کو کھانے پر مدعو کیا۔ مدعو شدہ اصحاب کو موٹروں پر بلایا گیا تھا۔ سلطان ابن سعود فیصل نے بھی مع اپنی فوج و وزراء کے شرکت کی۔ فیصل مکہ کے گورنر اور ابن سعود کے لڑکے ہیں فیصل کو میں نے اوسی روز دیکھا۔ ان کی عمر تخمیناً بائیس سال ہے۔ یہ دعوت شہر سے ۲ میل پر محلہ شہداء میں کی گئی تھی۔ عربی کھانے نہایت پر تکلف تھے۔

(باقی آئندہ)

کیا آپ نے ابھی تک نام بھی نہیں سنا

عورتوں میں غل مچا ہوا ہے کہ مستورات کی زینت بڑھانے اور انکے سنگھار کو درست کرنے کے لئے دہلی سے سنگھار بکس خوشنما و صلی کا معہ پانچ اشیاء دانعام کے حکیم صاحب نے ایجاد کیا ہے۔

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

پیارے ناظرین مستورات کو ضرور اس بکس کو منگا دیں اس میں سنگھار کا پورا سامان ہے یہ ملٹ کا بکس بنا ہے (۱) پیم کمال صابن ایک بکس (۲) پری بہار آئل ۲ تولہ شیشی (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیہ اور ۲ ماشہ سرمہ مفت فی بکس ایک روپیہ (عہ) — پتہ

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

الخلیل کا دور جدید

اخبار "الخلیل" بجنور یوپی کی مدت ۲ برس تھا بحمد اللہ کہ اب مستقل انتظام و کافی سرمایہ سے پھر آب و تاب کے ساتھ جاری ہوگیا ہے اور باوجود ضخامت ۸ صفحہ و بہتر کاغذ و مضامین کے قیمت سالانہ پیشگی پانچ روپیہ (صہ) سال حال کے لئے ہے۔ اور سکے دور جدید نمبر دو ہزار کی تعداد میں نکلنے والا ہے مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔

منیجر "الخلیل" بجنور یوپی

خاص رعایت

اصلی ریشمی رومال درجہ اول فیدرجن ... درجہ دوم فیدرجن ... ریشمی ازاربند فیدرجن ... فیشن ایبل لونگی طول ۲ گز فی لونگی ... اصلی ریشمی سنہدی لونگی پلوں پر زری کا کام ... گز فی لونگی للعہ ... فہرست کارخانہ مفت منگالو۔

منیجر دی سورج ٹریڈنگ کمپنی لدھیانہ۔ انڈیا

سخت ضرورت ہے

ایسے مریضوں کی جو پرانے سوداک سے مبتلا ہوں اور دنیا بھر کے ڈاکٹروں، طبیبوں اور اشتہاری دوا فروشوں کے علاج کرا کرا کر مایوس ہوگئے ہوں۔ اگر وہ ہماری دوا کا بھی تجربہ کریں ... ہم نے بلا معاوضہ بغیر کسی قیمت کے مفت دوا دیکر اپنی سچائی روز روشن کی طرح دنیا پر ثابت کرنے کے لئے ...

نمونہ بالکل مفت

... ہماری دوا سے فائدہ ہوگا ... سو سال سے ... ملنے کا پتہ: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کوچہ بلبلی دہلی

مفت اچھہ گفت

سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

صرف ایک ہی بار لگانے سے ۵ منٹ میں جوانی کی بہار لاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ محصول ۳ پیسہ

فضل برادرس ۱ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۱۰ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

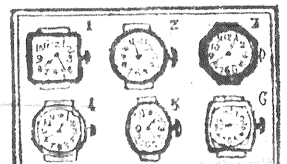

اصلی قیمت للعہ — رعایتی قیمت ۔۔۔

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں۔ تشیری سوئیٹزر لینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہ جھٹکا آسکتا ہے نہ ہی اپنا اثر کرسکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین تب مفت دیا جاتا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۲۶۶ ویپری مدراس

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پر، نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، باتصویر ضخیم کتاب، ظریفانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ معہ صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیر آئیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دونگا۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام فی بکس ساڑھے روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر ناآئل نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی ہمری ضلع دربھنگہ

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہیں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے جہمیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمیعۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست، روایات صحیح، حوالجات درست، مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں، بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات، حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر، لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اشارات، یوسفی کی تنقید، اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل، قیمت بلا محصول ۱۲

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

جرمنی کی جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ، چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کردیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۰ ... علاوہ محصول وغیرہ ... اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز ناظرین! شربت اکسیر جسکا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس ۳۰ برس کے مرتے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بفضل خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کردیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا، سرعت رقت و احتلام کے واسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہوجاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہوجاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی، چہرے پر بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے، ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور۔ دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجدیجئے۔

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۲۰ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	مار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

الجمعیۃ

یداللہ علی الجماعۃ — دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۶ اگست سنہ ۱۹۲۶ع | نمبر ۱۰

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

مؤتمر اسلامی کے چشم دید حالات

(۶)

مکہ معظمہ کے حامیان شریف کس جگہ نظر بند ہیں

سنا گیا ہے کہ مکہ معظمہ کے پچیس با اثر اصحاب کو حکومت نے گرفتار کر کے کسی جگہ باہر بھیج دیا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کس مقام پر بھیجا گیا ہے۔ یہ اصحاب شریف کے حامی تھے ان اصحاب کی گرفتاری پر اراکین وفد اظہار افسوس کر رہے ہیں۔

ایام حج کے اہم واقعات

ہم لوگ ۸ ذی الحجہ کی دوپہر کو شقدفوں پر منیٰ روانہ ہوئے۔ شقدف کے ہچکولے سہتے ہوئے عصر کے وقت منیٰ پہنچے۔ منیٰ مکہ معظمہ سے تین میل ہے۔ منیٰ میں بہت سے پختہ مکان اور دوکانیں ہیں جاجی ان مکانوں کو پہلے سے کرایہ پر لے لیتے ہیں۔ حج کے موقع پر بازار بھی بہت خوشنما لگ جاتا ہے۔ ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے۔ منیٰ میں ایک بڑی مسجد ہے جس کا نام مسجد الخیف ہے اس میں ایک خاص جگہ بنی ہوئی ہے جہاں رسول اللہ صلعم نے منیٰ کے قیام میں نماز پڑھی تھی۔ مسجد انا اعطینا بھی ہم نے دیکھی۔ اس مسجد میں سورۂ انا اعطینا نازل ہوئی تھی۔ پہاڑی پر سورہ مرسلات نازل ہونے کی جگہ بھی دور سے نظر آئی۔ ایک پہاڑی پر منحر اسمٰعیل ہے یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا۔

منیٰ میں قیامت صغریٰ

[illegible]

اسی طرح منیٰ کے میدان میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ بندوقوں اور توپوں کا چھوٹنا تھا کہ جو قافلہ عرفات کو جا رہا تھا مکہ معظمہ واپس ہونے لگا۔ یہ وہ حاجی تھے جو ٹھیک وقت پر اونٹ نہ ملنے کے سبب منیٰ نہ ٹھہر سکے تھے اور سیدھے عرفات روانہ ہو گئے تھے۔

اس سال کے حاجیوں پر اسوقت سے زیادہ اپنی مدت العمر میں کبھی کوئی سنگین اور اہم ہولناک واقعہ پیش نہ آیا ہوگا۔ ہر شخص کا منہ فق تھا اور ہر شخص اپنے سامنے موت دیکھ رہا تھا۔ ایک دوسرے سے اس مختصر واقعہ کی حقیقت دریافت کرتا تھا مگر کسی کو کچھ علم نہ تھا یہ البتہ کہا جا رہا تھا کہ مصریوں اور نجدیوں میں جنگ ہو گئی ہے۔ ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ تین لاکھ کا مجمع جس میں عورتیں بچے۔ بڈھے جوان موجود ہوں۔ ایک لاکھ کے قریب اونٹ ہوں سینکڑوں گھوڑے ہزاروں گدھے خچر ہوں ایسی حالت میں اس سنسنی خیز واقعہ سے عرب جیسی سرزمین میں کیسا کچھ کہرام نہ مچا ہوگا۔ اس جنگ کے شعلے کیا بھڑکے منیٰ کے میدان میں ایک محشر برپا ہو گیا قیامت صغریٰ کا منظر سامنے آ گیا۔ جو قافلہ مکہ معظمہ واپس آنا شروع ہوا اس میں بہت سی عورتیں بچے بوڑھے دب گئے اور زخمی ہوئے اسلئے کہ ہر اونٹ والا یہ چاہتا تھا کہ میں اپنا اونٹ کسی طرح گولی کی زد سے بچا لوں اور جلد از جلد مکہ معظمہ پہونچ جاؤں۔ بلکہ القلب بدوؤں کو حاجیوں کا کچھ بھی خیال نہ تھا۔ شقدف ٹوٹتے تھے حاجی [illegible]

کچھ رہے تھے کہ آج ہیں سب کا خاتمہ ہے۔ ہماری جماعت کا ہر شخص کہہ رہا تھا کہ موت کی جگہ تو اچھی ہے مگر حج نہ ہونے کا سخت افسوس ہے ہم لوگ اپنی جانوں کو ہتھیلی پر لئے کھڑے تھے اور سمجھ لیا تھا کہ نجدی لوگ اپنی عادت کے بموجب مصریوں سے ہٹ کر اب حاجیوں کی طرف لوٹ مار کے لئے لوٹتے ہیں یعنی اسوقت جبکہ ہم نجدیوں کی لوٹ مار قتل و غارت یا کم از کم اپنی جان و مال کو ان کے رحم پر چھوڑنے کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ خدا کی رحمت شامل حال ہوئی اور ان مع العسر یسرا کی ندا امن امن کی پکاروں کے ساتھ ہمارے کانوں میں پہونچی۔ حکومت کے سوار نظر آئے جو امن کی آوازیں بلند کرتے ہوئے واپس شدہ قافلہ کو پھر عرفات کی جانب جانے کی ہدایت کر رہے تھے۔ چنانچہ پہلی دل خدا کی فوج اور یہ سرزمین عرفات کے عشاق پھر عرفات کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ سب سماں ہم اپنی قیامگاہ کے پھاٹک پر سے دیکھ رہے تھے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس بھاگ دوڑ کے وقت میں کس قدر [illegible]

[illegible]

مایوس العلاج مریضوں کو خوشخبری

اکسیر بواسیر

خونی اور بادی بواسیر کی بشرطیہ دوا۔ چند روز دوا کھانے اور استعمال کرنے سے مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قیمت ہر دو ادویات تین روپے (ستے)۔

اکسیر جریان

جریان نامردی اور سرعت انزال کی بشرطیہ دوا۔ اس دوا سے کیسی ہی شکایت کیوں نہ ہو فوراً جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ)

طلاء الفت

طلاء کیا ہے رئیسوں نوابوں اور شوقینوں کی جان ہے۔ اس کی تعریف اخباروں میں شائع کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔ مگر ایک مرتبہ ضرور آپ تجربہ کیجئے۔ نہایت ہی ملذذ اور رگوں کو طاقت بخشنے والا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عنہ) چھ ماشہ چھ روپے (سے) تین ماشہ تین روپے آٹھ آنے (سہ)

ابھی ایک نیا جرمنی کا ایجاد کردہ زیر آیا ہے جو کہ لمک ہونے کے علاوہ اور بھی اس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو بیان سے باہر ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

نیز ہر مرض کا آپ بذریعہ خط و کتابت علاج کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

منیجر دی حمیدیہ ہومیو پیتھک فارمیسی

شاہجہان آباد۔ ریاست بھوپال

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اعتدادی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شباب زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت بیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ہو۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوت مردمی کو مضبوط۔ بالکل درست۔ [illegible]

قیمت۔ خوراک [illegible] محصول [illegible] چالیس خوراک [illegible] محصول ۱۰ ۔ ۱۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

[illegible]

سگریٹ بنانیکی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی با آسانی ایک گھنٹہ میں ایکسو سگریٹ بنا سکتا ہے جسم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جا سکتی ہے۔ بہت پائیدار ہے۔ قیمت فی مشین صرف [illegible] علاوہ محصول۔ تھوک خریداری کیلئے نمایاں رعایت۔

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے [illegible]

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط [illegible]

بالکل ارزاں ناول

[illegible]

مفت

مختلف شہروں کے اردو پڑھے اصحاب گھڑی ساز تاجر کتب جنرل مرچنٹ۔ عطار اور دوا فروشوں کے پچاس کمیشن ایجنٹ [illegible] گولڈ کی انگوٹھی مفت۔ [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بالکل آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (ستے) برص۔ سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ [illegible] تین آٹھ (عہ) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

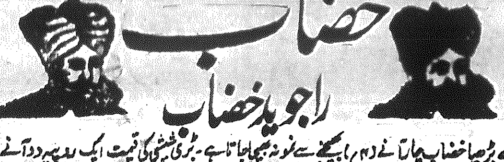

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت [illegible] عورتوں اور پلیگ وغیرہ ہیلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ۔ راج وید کلکتہ)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خاکی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پھڑک جاتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۰۔۸۔۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خاکی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خاکی چکنا ۲ جلد میں قیمت ۰۔۸۔۶ مصارف بر مشتری طبع استنبول

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی خاکی کاغذ قیمت ۰۔۸۔۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰۔۰۔۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۲ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰۔۸۔۲۳

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۔ بمبئی نمبر ۹

قیمت اخبار الجمعیۃ

مالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے۔ ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ [illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر ہفتہ میں دو مرتبہ۔ پہلا پرچہ دو شنبہ [illegible] دوسرا [illegible] کو شائع ہوتا ہے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری

مسائل حجاز پر "زمیندار" کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۲)

مسالمت ورواداری کے اصول خمسہ پیش کرنے کے بعد ہمارا ہمعصر مطالبہ کرتا ہے کہ قبوں کے جواز کے لئے بدرجۂ اقل ائمۂ اربعہ کے اجتہادات میں سے کوئی دلیل پیش کر دی جائے۔ مگر یہ مطالبہ کرتے وقت اسے بالکل یاد نہیں آتا کہ اسلام میں صرف ائمۂ اربعہ کے پیرو ہی شامل نہیں ہیں، بلکہ بعض اور فرقے بھی ہیں جو اپنے الگ امام رکھتے ہیں اور انہی کے اجتہادات کو قابل عمل سمجھتے ہیں۔ پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ائمۂ اربعہ کے اجتہادات میں قبوں کے جواز کے لئے کوئی دلیل موجود نہیں ہے تو اس سے وہ دوسرے فرقے کیونکر مطمئن ہو سکتے ہیں جو قبوں کی تعمیر کو جائز اور بزرگان دین کے مزارات ڈھانے کو مذہبی توہین سمجھتے ہیں۔ کیا ہمارے ہمعصر نے اس بات کا اطمینان کر لیا ہے کہ وہ اختلافی مسائل میں ائمۂ اربعہ کے فیصلوں کو تسلیم کر لینگے؟ اور اگر ایسا نہیں ہے تو کیا ہمارا ہمعصر رواداری کا مستحق صرف اہل السنت کے مذہبی فرقوں کو سمجھتا ہے، اور دوسرے فرقوں کا یہ حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے؟

ہم بیشک یہ دعوے کرتے ہیں کہ شریعت کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ مگر ہم نے کبھی یہ دعوی کرنے کی جرات نہیں کی کہ شریعت میں جو تعبیر واجتہاد کے اختلافات ہیں انکو مٹا دیا جائے۔ ہر مسلمان کی یہ دلی تمنا ہے کہ شریعت میں جو وحدت و یکسانیت عہد رسالت میں موجود تھی وہ آج بھی پیدا ہو جائے، مگر جن لوگوں نے مذہبی اختلافات کی تاریخ اور ان کی حقیقت کا نظر غور سے مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان اختلافات کو مٹانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ خصوصاً حکومت کی طاقت اور تلوار کی دھار تو وہ ضعیف ترین آلہ ہے جو اس مقصد کیلئے بارہا استعمال کیا گیا ہے اور ہمیشہ ناکام رہا ہے۔ پس موجودہ حالات میں احیائے شریعت کا صحیح مفہوم اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اختلافات کو باقی رکھتے ہوئے انہیں شریعت کی پابندی کا ذوق پیدا کیا جائے، انہیں اسلام کے متحدہ مصالح کیلئے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے متحدہ سعی وجہد کرنے کا عادی بنایا جائے، ان کے ہر فرقہ میں ان غلط رسوم واوہام کا استیصال کیا جائے جن کی اس فرقہ کے مذہب میں کوئی حقیقت نہ ہو، اور علوم دینی کی تعلیم میں ایسی اصلاح کی جائے جس سے مذہبی اختلافات اور ان کی متعصبانہ تلخی میں کسی حد تک کمی ہو سکے۔ ارباب عقل وخرد کے نزدیک احیائے شریعت کا مفہوم یہ اور صرف یہی ہے۔ اور اگر آپ اس کے علاوہ کچھ اور سمجھا ہے تو یہ محض عدم تعمق اور عدم بصیرت کا نتیجہ ہے جس کی اصلاح آگے چلکر تجربہ ومشاہدہ کی وسعت خود بخود کر دیگی۔

"زمیندار" نے ہمارے متعلق یہ رائے قائم کر لینے میں حسب عادت بہت جلدی کی ہے کہ "تم لوگوں کا نظام اجرائے شریعت یہ ہے کہ جو کچھ آج کل مسلمانوں میں رائج ہے اس کے لئے شریعت میں یا سلف صالحین کے ارشادات میں کوئی اصل موجود ہو یا نہ ہو لیکن بہرحال اسے شریعت سمجھا جائے"۔

ہم لوگوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہر چیز جو مسلمانوں میں رائج ہو اسے شریعت سمجھا جائے۔ البتہ ہم نے یہ ضرور کہا ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ کسی چیز کے متعلق یہ فیصلہ کرنے والے کہ شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں اسی فرقہ کے مذہبی علماء ہو سکتے ہیں جس میں وہ رائج ہو۔ اگر اس فرقہ کے علماء یہ فیصلہ کر دیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے تو

اس کی اصلاح کا کام اس فرقہ کے اہل الرائے پر چھوڑ دیا جائے۔ اور اگر ان کا فیصلہ یہ ہو کہ ان کے مذہب میں اس کی اصل ہے تو پھر ہمیں اس سے تعرض نہ کرنا چاہئے خواہ ہمارے نزدیک وہ بالکل ہی بے اصل کیوں نہ ہو۔ البتہ ہمیں خود اس سے محترز رہنے اور اپنے فرقہ کے لوگوں کو اس سے محترز رکھنے کا پورا حق حاصل ہے۔

ہم نے اپنے پچھلے مقالہ افتتاحیہ میں اس بات پر افسوس کیا تھا کہ سلطان ابن سعود نے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ کر عالم اسلامی کی ان امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے جو ان کی ذات سے وابستہ تھیں اس پر ہمعصر "زمیندار" لکھتا ہے کہ:-

"لیکن سوال یہ ہے کہ اس ساری چیخ پکار اور اس داد بیلا کی ضرورت کیوں پڑی [illegible] اسلام کی قیادت [illegible] سلطان ابن سعود [illegible] دنیائے اسلام [illegible]"

[illegible]

یہ دو سوفسطائی انداز استدلال ہے جو عوام کو مرعوب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] ابن سعود خود [illegible]

منجر بہ شرک مراسم کے انسداد پر کفایت کرتے"

یہ اصول کے اعتبار سے تقریباً وہی بات ہے جو ہم کہہ رہے ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ یہ زمیندار کی رائے ہے اسلئے صحیح ہے اور وہ "جمعیت علماء کی زبان حال" کی رائے ہے اسلئے غلط ہے۔

اب اصابت فکر کا ایک اور کرشمہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ ہمعصر "زمیندار" نے اپنے ۲۶ جولائی کے مقالہ افتتاحیہ میں ہم سے سوال کیا تھا کہ "اگر اسلام کے قدیم وجدید فرقوں اور پھر مختلف فرقوں کی مختلف شاخوں کے معتقدات کو ایک مقام پر جمع کیا جائے تو ان میں متفق علیہ کتنی باتیں نکلتی ہیں؟" ہم نے انکے جواب میں بتایا کہ عقائد کو چھوڑ کر جن کا تعلق وجدان سے ہے، ایک اسلامی حکومت کے دائرۂ عمل میں جتنے امور آتے ہیں ان کا ایک بڑا حصہ متفق علیہ ہے اور مثال کے طور پر ہم نے حدود شرعیہ کے اجرا، نماز روزہ کی تاکید، خیانت وبددیانتی کے انسداد، نظام عدل کے قیام اور دیار اسلام کی حفاظت وغیرہ امور کی طرف اشارہ کیا جو ایک اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض ہیں۔ مگر اب یہ شکر ہمارا ہمعصر اپنے اصلی سوال سے پھر رہا ہے اور کہتا ہے کہ "ہمیں تو عام سیاسی نظام سے بحث نہ تھی بلکہ صرف اختلافی مسائل کو سامنے لانا چاہتے تھے"۔ یہ کیسی بوالعجبی ہے؟ پہلے تو آپ پوچھتے ہیں کہ اسلام کے مختلف فرقوں میں کتنے امور متفق علیہ ہیں اور جب آپ کو وہ امور بتائے جاتے ہیں تو آپ کہدیتے ہیں کہ "ہم تو اختلافی مسائل سامنے لانا چاہتے تھے"! کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ "اختلافی مسائل" میں "متفق علیہ" امور کو دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

حدود شرعیہ کے متعلق ہم نے کہا تھا کہ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو سارق کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو کوڑے مارنے اور شرابی پر حد جاری کرنے کی مخالفت کرتا ہے؟ اس پر ہمارا ہمعصر بغرض اظہار علم وواقفیت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حد سرقہ میں "قطع ید" کے معنی مختلف فیہ ہیں، زانی محصن اور غیر محصن کی سزا میں رجم وتجلید کا اختلاف ہے، شارب کی سزا بھی مختلف فیہ ہے کیونکہ اس کے متعلق از روئے نص کوئی حد معین نہیں ہے۔ اور ترک صلوٰۃ کی سزا میں بھی اختلاف ہے۔ مگر اظہار علم کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ ہم نے قصداً ان اختلافی مسائل کا جزئیات فقہ سے الگ ذکر کیا تھا۔ اجرائے حدود کے متعلق ہمیشہ سے اسلامی حکومتوں کا طرز عمل مختلف رہا ہے، مگر کسی اسلامی فرقہ نے آج تک کسی اسلامی حکومت کے تعزیری نظام کے خلاف یہ شکایت نہیں کی کہ وہ اس کے فقہی مسلک کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس سے مذہبی جیات کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ اگر کوئی حکومت ضروریات وقت کو پیش نظر رکھکر شارب خمر کو ۸۰ تازیانے لگائے یا سارق کو ربع دینار پر بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا دے تو اس پر کوئی مسلمان بھی اس کی مخالفت نہ کرے گا۔

اختلافی مسائل میں غیر متصادم تعامل کی جو صورتیں ہم نے بتائی تھیں ان پر بھی ہمارے ہمعصر کو اعتراض ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر ہر فرقہ اس امر پر مصر ہو کہ ہر نماز میں امام اسی میں سے ہو تو حرم پاک کے اندر ہر نماز کے لئے بدرجہ اقل چار جماعتوں کا اہتمام ہونا چاہئے۔ [illegible] اس کو پریشان کر دیتا ہے اور وہ گھبرا کر پوچھتا ہے کہ کل حرم کے صحن میں کتنے منبر بچھیں گے اور وعظ کے کتنے حلقے قائم ہونگے؟ مگر ہم حیران ہیں کہ اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے؟ ہماری اصلی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ حرم میں ایک ہی امام اور ایک ہی "منبر" پر سب مسلمان متفق ہو جائیں لیکن اگر مسلمانوں کی بعض جماعتیں اپنے مذہبی عقائد کی بنا پر اس سے متفق نہ ہو سکیں تو ان کی الگ جماعتیں ہونا اور ان کے الگ منبر بچھنا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ انہیں زبردستی ایسے امام کے پیچھے ادائے نماز پر مجبور کیا جائے جس کی امامت کو وہ درست نہیں سمجھتے اور ان کے حلقہ وعظ کو جبراً توڑ دیا جائے۔

ڈاکٹر کچلو کی ایک تجویز

جناب ناظم جمعیت علمائے ہند کے نام ڈاکٹر کچلو کا ایک گرامی نامہ آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:-

"واقعات حجاز کے متعلق ہندوستان میں جو صورت حال پیدا ہو رہی ہے اس سے حجاز کی اصلاح تو نہیں مگر ہندوستان میں امت مسلمہ اور تمام

اچھی تحریکات کی تخریب میں اگر کچھ کسر باقی ہے تو وہ پوری ہو جائے گی۔ حاجی آرہے ہیں مختلف بیانات نے اخبارات کو پہلے سے بھی مشتعل کر دیا ہے۔ وفود حجاز بھی آنے والے ہیں۔ میرا ناچیز خیال یہ ہے کہ خیالات کو اپنی حالت پر چھوڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ وفد خلافت وجمعیت العلماء کی تشریف آوری سے پہلے ایسا انتظام ہو جانا چاہئے کہ دونوں جماعتوں کے سمجھدار اصحاب چند غیر جانبدار لوگوں کی موجودگی اور اراکین وفد کی صحبت میں تمام موجودہ حالات واعمال اور ان کے نتائج پر غور کریں۔ ممکن ہے کہ خدائے تعالی ہمارے تفریق وانتشار کو اتحاد ویگانگت سے مبدل فرمائے"۔

اس مقصد کے لئے ڈاکٹر صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دہلی یا انبالہ میں دونوں جماعتوں کے خاص خاص آدمیوں کی ایک مختصر صحبت مرتب کی جائے جس کی حیثیت ایک مجلس مشاورت کی ہو، عام کانفرنس کی نہ ہو۔

ہماری رائے میں یہ ایک مفید اور ضروری تجویز ہے۔ کیونکہ افتراق کا فتنہ دب کر پھر بھڑک اٹھا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کامیابی کے امکانات کم نظر آتے ہیں۔ دونوں طرف کے غالی حضرات اپنے اپنے مقاصد کے لئے سخت پروپیگنڈا کر رہے ہیں جس میں دیانت وصداقت کا عنصر کم اور حمیت جاہلیت کا عنصر زیادہ نظر آتا ہے۔ متوسطین کی جانب سے اصلاح خیال کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہو رہی ہیں۔ اور طرفین میں کسی ایک نقطہ پر متفق ہونے کی آمادگی نہیں پائی جاتی۔ ایسی حالت میں بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وافدین حجاز کا انتظار کیا جائے کیونکہ وہ جو کچھ معلومات لائیں گے ان سے مسلمانان کو ایک قطعی فیصلہ کرنے میں زیادہ آسانی ہوگی۔

دینی بے حمیتی

۳ اگست کے ہمدم میں یہ خبر پڑھکر ہمارے رنج وافسوس کی انتہا نہیں رہی کہ لکھنؤ کے بعض سربرآوردہ اہل سنت واہل تشیع حجاز کے مقابر ومآثر کی حفاظت کے لئے حکومت سے استمداد کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ ان کے ایک جلسہ میں جس میں عام معززین وشرفا کے علاوہ چند علماء ومجتہدین بھی شامل تھے۔ اس مضمون کی ایک تجویز پاس کی گئی ہے کہ علماء اور مجتہدین کا ایک وفد وائسرائے بہادر کے آستانہ پر حاضر ہو۔ اور ان سے عرض کرے کہ ہم ابن سعود کو حکومت برطانیہ کا ماتحت اور دست پروردہ سردار سمجھتے ہیں اور مقابر ومآثر متبرکہ حجاز کے انہدام پر حکومت برطانیہ کا اغماض ہمارے لئے سخت حیرت انگیز ہے۔ "لہذا برطانیہ ایک سرپرست قوت کی حیثیت میں سلطان ابن سعود کو متنبہ کر دے کہ وہ ارض مقدس حجاز میں ایسے شدید مظالم وافعال شنیعہ کے ارتکاب سے باز رہیں اور قبہ خضرا کو اصلی حالت پر برقرار رکھنا اپنے ذمہ ایک فرض سمجھیں"۔ یہ تجویز اگر کسی دیوانگی کا نتیجہ نہیں ہے۔ تو یقیناً بے غیرتی اور سخت شرمناک بے غیرتی کا مظہر ضرور ہے۔ ہمارے یہ مسلمان بھائی گنبد خضرا کی محبت اور مآثر ومقابر حجاز کے احترام کا دعوی کرتے ہیں۔ مگر ان کی حفاظت کے لئے اعدائے اسلام سے استمداد اور حجاز میں غیر مسلم مداخلت کے فتح باب کی کوشش خود ان کے اس دعوی کو باطل ثابت کر رہی ہے۔ کیا ایسے شخص کے دل میں رسول اکرم اور واحنا فداہ کی کوئی حقیقی محبت ہو سکتی ہے جو آپ کی محبت کے نام سے آپ کی نافرمانی کرے۔؟ کیا اہل بیت اطہار وصحابہ کرام کی سچی محبت یہی ہے کہ ان کے مقبروں کو بچانے کے لئے حجاز میں غیر مسلموں کو مداخلت کی دعوت دیجائے؟ کیا کسی مسلمان کی دینی غیرت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ وہ اپنے آقا ومولا کے مقبرہ کی حفاظت کے لئے یہود ونصاری کا منت کش احسان ہو؟ ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کم از کم ہم تو ایسے مسلمانوں کی دینی حمیت اور حب رسول وآل رسول کے قائل نہیں ہو سکتے۔ خدا ان کی ہدایت کرے اور انہیں اتنی توفیق دے کہ رسول کی محبت کو اسلام کی ذلت کا ذریعہ نہ بنائیں۔

اسی جلسہ میں یہ بھی طے کیا گیا ہو کہ آئندہ ماہ ستمبر میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کی جائے مگر ہمارا خیال ہے کہ اس ریزولیوشن مجوزہ کانفرنس کی ناکامی کے لئے پہلے سے زمین ہموار

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بینظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے دسویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

یوسف یاسین۔ ہم سب اس بنیادی خیال میں تو متفق ہیں کہ ان ممالک میں اجنبی مداخلت کا راستہ بند کیا جائے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ اس بندش کے لیے حدود اور اصول وضع کرتے جائیں۔ ہم میں سے ہر شخص اجنبیوں کے حیلوں سے واقف ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ کسی شخص کو کسی قسم کا امتیاز اس وقت تک عطا نہ کیا جائے جب تک وہ حجاز کی رعایا نہ بن جائے۔

ابو العزائم۔ تجربات نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ جو شخص کسی اجنبی حکومت کی حمایت میں ہو اسے امتیاز عطا کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہمارا فقیر ومفلس رہنا اس سے بہتر ہے کہ ان بلاد اسلامیہ میں اجنبیوں کو مداخلت کا موقع ملے۔ ہم نے دوسرے اسلامی ممالک میں جو کچھ دیکھا ہے۔ وہ ہمارے لیے کافی سے زیادہ عبرت ہے۔

سلیمان نقابل۔ جو شخص امتیاز حاصل کرنا چاہے اسے اجنبی تابعیت سے الگ ہو جانا چاہیے۔

محمد علی۔ میں کہتا ہوں کہ ہم سب اس بات میں متفق ہیں کہ جب یہ مقدس ملک تمام مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے تو اس کے باشندوں کو اس کے نظم ونسق میں شرکت سے محروم رکھنا صحیح نہیں ہے مگر اس ملک کی صیانت کے لیے ایک اور ضمانت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالی نے ہر مسلمان کو اس کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا ہے۔ اللہ نے جب ہمارے دادا ابراہیم علیہ السلام کو اس بے آب وگیاہ وادی میں اپنا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ نے اس سے دعا کی کہ انہیں رزق عطا کرے تو اس نے اس کا وعدہ کر لیا۔ اور اس ملک کو لوگوں کے لیے جائے اجتماع مقرر کیا۔ پس ہم مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس ملک کے لیے غذا فراہم کریں۔ مسلمان خواہ یہاں ہوں یا یہاں سے دور انہیں اس فرض کو انجام دینا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ نے اس ملک کو مشرکوں سے پاک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ علم الا قتصاد کو خوب جانتا ہے۔ اس نے ہمیں اجنبی تسلط میں مبتلا ہو جانے سے بچانا چاہا۔ لہذا یہاں کے لوگوں کے لیے دور دراز سے آنے والے حاجیوں کو مددگار بنایا۔ اس ملک کے لوگ غیر مسلموں کے لیے دروازے بند کرنے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں قحط نازل نہ ہو جائے۔ مگر اللہ اپنے بندوں کے معاملات کو خود بندے سے زیادہ سمجھتا ہے۔ اس نے اسی لیے دور کے مسلمانوں پر ضروری قرار دیا ہے کہ وہ رزق میں قریب کے مسلمانوں کو شریک کریں۔ اور اس ذمہ داری میں سب مسلمانوں کو خواہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے، برابر کا شریک کیا ہے کہ اجانب کو اس ملک سے دور رکھیں۔

یہ تجویز کسی ترمیم یا اضافہ کی محتاج نہیں ہے۔ وہ کسی کو امتیاز کا مطالبہ کرنے سے نہیں روکتی۔ البتہ حکومت کے لیے ضروری ہے کہ جب بیرونی مسلمانوں کی جانب سے اس قسم کی درخواست کی جائے تو وہ نہایت وقت نظر کے ساتھ اس پر غور کرے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا وان خفتم علیہ فسوف یغنیکم اللہ من فضله ان اللہ علیم حکیم۔ اس سے ہم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ ہم کفار کو اس ملک میں آنے سے روکیں مگر ہم جانتے ہیں کہ بہت سے مسلمان بھی اجنبیوں کے ہاتھ میں آلہ بنکر کام کرتے ہیں۔ ہم نے خود دیکھ لیا ہے کہ بیت المقدس جو ہمارا اولین قبلہ اور تیسرا حرم ہے جب اس پر دشمن نے چڑھائی کی تو اس کے لشکر میں مسلمان بھی تھے۔ اور مجھے یہ کہتے شرم آتی ہے کہ اس کے لشکر کا بڑا حصہ میرے وطن کے لوگوں سے مرکب تھا درانحالیکہ اس میں اس ملک کے لوگ بھی تھے۔ پس خطرہ ایک ہی جانب سے نہیں ہے۔ بلکہ دوسری جانب سے بھی ہے اور وہ یہ کہ کہیں کوئی مسلمان ہی آلہ شیطان بنکر کام نہ کرے تو اگر آپ نے صرف یہی شرط لگا دی کہ امتیاز کا مطالبہ کرنے والے شخص کو

حجازی تو بیت اختیار کر لی چاہیے۔ تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک شخص حجازی ہو کر بھی آلہ شیطان بن سکتا ہے۔ اور اس کا یہ بنا لینا اس سے ایسا بننے سے نہیں روک سکتا۔ اس لیے میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ ہمیں اس تجویز پر قائم رہنا چاہیے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہندوستانی یا ایک شامی یا ایک فلسطینی کی درخواست رد کر دی جائے۔ محض اس لیے کہ وہ حجازی نہیں ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس کی درخواست پر خوب غور کر لے۔ اور اصل مقصد کو ہر حال میں ملحوظ رکھے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں حکومت حجاز جمہوریہ ترکیہ کی تقلید کرے۔

ابن الحسینی۔ میں بھائی محمد علی کو اس تاریخی حقیقت کی جانب توجہ دلاتا ہوں کہ جس لشکر نے بیت المقدس کو فتح کیا تھا اس میں کوئی حجازی نہیں تھا۔ یہ ایک بے بنیاد خبر ہے۔

ادیب ثروت بک۔ میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں جب ترکوں نے اپنی جدید زندگی شروع کی تو ان کے پاس روپیہ بالکل نہیں تھا۔ مگر کام بڑے بڑے تھے۔ اجنبی ان کے پاس آئے اور امتیازات طلب کئے۔ پہلے تو ہم نے چاہا کہ کسی قسم کے امتیازات نہ دیں۔ مگر ضرورت نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ان سے معاملہ کر لیں۔ مگر گذشتہ زمانہ میں ہم نے جو مصیبتیں بھگتی ہیں انھوں نے ہمیں بہت کچھ سبق دیدیا ہے۔ لہذا ہم نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے یہ شرط کر لی کہ جب ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو تو اسے ترکی محاکم کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور ان کے فیصلہ کو دونوں فریق قبول کر لیں مثال کے طور پر اگر صاحب امتیاز کوئی انگریز یا فرانسیسی ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ترکی عدالت کے فیصلہ کو تسلیم کرے خواہ وہ اس کے موافق ہو یا نا موافق۔ اگر آپ کی موتمر جماعت ان مسلمانوں کو بھی امتیاز عطا نہ کرے گی جو اجنبی حکومتوں کے ماتحت ہیں تو اس کے سخت وقت واقع ہوگی۔ ترک دولت مند نہیں ہیں۔ اور یہی حال افغانیوں اور ایرانیوں کا بھی ہے۔ ان میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو ایسے بڑے بڑے کام کر سکتے ہوں۔ البتہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے مصری اور شامی بھائیوں میں بہت سے دولت مند ہیں جو مطلوبہ امتیازات کے کاموں کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔ اور ان کے لیے یہ شرط لگانی بہت کافی ہے کہ انہیں اس ملک کے قوانین کی پابندی کرنی ہوگی۔ لہذا اس تجویز میں صرف یہی شرط بڑھا دینا کفایت کرتا ہے۔

ابن الحسینی۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ بھائی شعیب قریشی کی تجویز قبول کر لی جائے۔ حکومت حجاز سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ امتیازات عطا کرتے وقت ضروری احتیاطیں عمل میں لائے۔ تاکہ کسی حیثیت سے اجنبی عیاریوں کا جال نہ پھیل سکے۔ اس مقصد کے لیے میرے نزدیک بھائی ادیب ثروت بے کی یہ تجویز قابل قبول ہے کہ جس کسی مسلمان یا اسلامی کمپنی کو امتیاز عطا کیا جائے۔ اس سے یہ شرط کر لی جائے کہ متعاقدین کے درمیان جو کوئی اختلاف پیدا ہوگا اس میں محاکم حجازیہ کی طرف رجوع کیا جائیگا اور دونوں فریق مجبور ہوں گے کہ ان کے احکام کو بلاچون وچرا تسلیم کریں۔ اس کے [illegible] کہ شرکاء کو اپنے حصے اجنبی کمپنی کے ہاتھ بیچنے کا حق نہ ہوگا۔

صدر۔ کیا آپ لوگ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

حاضرین۔ اتفاق ہے۔

صدر۔ اب جلسہ برخاست ہوتا ہے۔ کل ڈیڑھ بجے صبح کو پھر اجتماع ہوگا۔ ماتحت کمیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ عصر کے بعد جمع ہو کر اپنے متعلقہ امور کو انجام دے لیں۔

گیارھویں اجلاس کی کارروائی

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ ڈھائی بجے دن کے موتمر اسلامی کا گیارھواں اجلاس منعقد ہوا۔ جناب صدر شریف شرف عدنان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ ۴۶ ارکان حاضر تھے۔ گذشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھنے کے بعد سکرٹری نے کہا کہ آپ حضرات ان ذمہ داریوں سے واقف ہیں جو سکرٹری پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسکو کسقدر اہم خدمات انجام دینی پڑتی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بعض حضرات مسائل نظریہ کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ اکثر مجلسیں اپنے مفوضہ کام کو انجام دینے کے لیے جمع ہی نہیں ہوتیں۔ نتیجہ مجلس اقتراحات (سبجکٹ کمیٹی) جو ۲۰ ارکان سے مرکب ہے محض اسوجہ سے کئی مرتبہ معطل ہوگی کہ اتنے ارکان حاضر نہ تھے جن سے کام شروع ہو سکے۔ اسلیے میرے نزدیک اس میں ایسی ترمیم ضروری

ہے جس سے آسانی کے ساتھ کام چل سکے یعنی اس میں صرف پانچ یا چھ ارکان رکھے جائیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بعض ارکان کو جب موٹر نہیں ملتی تو وہ تشریف نہیں لاتے حالانکہ انہی حضرات کو جب اپنا کوئی ذاتی کام ہوتا ہے تو میل میل دو دو میل سخت دھوپ یا تیز بارش میں چل لیتے ہیں۔ مجلس میں ایسے ارکان رکھنے سے بہتر یہ ہے کہ پانچ چھ آدمی رکھے جائیں جو آسانی کے ساتھ جمع ہوسکیں اور جنمیں عزم اور کام کرنے کا شوق ہو۔

محمد ابو زید۔ میرے نزدیک بہتر یہ ہو کہ ہر شخص جو خود اپنے اندر عمل کی قدرت دیکھتا ہو وہ آگے بڑھے۔ یہ انتخاب یا مجلس کے عناصر ترکیبی میں ترمیم کرنے سے زیادہ مناسب صورت ہے کیونکہ اس میں وقت بہت ضائع ہوگا۔

یوسف یاسین۔ میں وقت کے تحفظ اور سکرٹری صاحب کی پیش کردہ مشکل کو حل کرنے کے لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ موتمر بجائے جدید انتخاب یا ترمیم کے اس قسم کی ایک تجویز پاس کردے کہ مجلس اقتصادیات میں ۲ ارکان کی شرکت سے کورم (نصاب) پورا ہوجائیگا۔

ماضی ابوالعزائم۔ گرمی کی سختی ہم لوگوں کو ادائے فرض میں مانع آتی ہے اور موٹروں کے نہونے سے یہ بہم اور بھی زیادہ شاق ہوجاتی ہے۔ آپ لوگوں کو ہماری صحت پر ذرا شفقت کی نظر رکھنی چاہئے۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ یہاں نقل و حرکت کیلئے کوئی سواری نہ ملیگی تو ہم اپنے ساتھ موٹریں بھی لے آتے۔ میں نہیں سمجھتا کہ سکرٹری صاحب کی جانب سے جو چیز پیش کی گئی ہے اس میں انکا مدعا کیا ہے؟

صدر۔ کیا آپ حضرات اس تجویز میں کچھ ترمیم کرنا چاہتے ہیں جس کے ماتحت مجلس اقتراحات مرتب کی گئی ہے۔

یوسف یاسین۔ میں نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ ترمیم کے بغیر ...

[illegible]

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام پر مزید مصائب کا ہجوم
مراکش کی فوج شام بھیجی جارہی ہے

۲۹ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ موسیو دہ زو ونال فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام نے گورنری سے واپس آنے سے انکار ہو حکومت فرانس مراکش سے فوج واپس بلاکر اب شام بھیج رہی ہے۔ ان حالات کی بناپر شام کی سیاسی صورت حال کو بہت زیادہ اہم بنایا جارہا ہے۔ ممکن ہے ایک فوجی گورنر موسیو مذکور کی جگہ تعینات کیا جائے۔ (ٹائمس کا خاص تار)

غوطہ دمشق میں فرانس کی ایک اور شکست
شام میں دروز اور فرانس کی فیصلہ کن کشمکش

بیت المقدس ۳۰ جولائی۔ ایک طرف تو پیرس میں دروزی ... [illegible]

سٹرکی

سازش سمرنا کے ایک ملزم کی خودکشی
ترکی پولیس کا افسوسناک جذبہ انتقام

[illegible]

ممالک غیر

... اور یہ کہتے ہی فوراً اپنے سر میں گولی مار لی۔ پولیس قرا کمال کی لاش غلطہ کے پل پر لوگوں کی عبرت کے لئے لٹکانے کا ارادہ رکھتی ہے۔
("پائونیر")

حبش کیخلاف اٹلی و انگلستان کی ریشہ دوانیاں
جمعیۃ اقوام سے حکومت حبش کا احتجاج

لندن ۲۹ جولائی "ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم جنیوا کا بیان ہے کہ حکومت حبش نے جمعیۃ اقوام کے سکرٹری کے نام ایک احتجاجی یادداشت ارسال کی ہے کہ وہ معاہدہ اطالیہ و برطانیہ سے اتفاق نہیں کرسکتی۔ کیونکہ یہ معاہدہ حبش کے مفاد کے خلاف ہے۔
برطانیہ نے ٹرنیا کی جھیل کی حفاظت و درستی کا وعدہ کیا ہے اور اطالیہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ حبش میں ریلوے تعمیر کرلی جائے۔ معاہدہ کرتے وقت حبش سے مشورہ نہیں کیا گیا۔

برطانیہ اور افغانستان کے تعلقات
پارلیمنٹ میں وزیر ہند کی تقریر

[illegible]

بلغاریا اور سرویا کی سرحد پر لڑائی

[illegible]

انتظامات حج سے برطانی پارلیمنٹ کی دلچسپی

[illegible]

ہندوستان

پونہ میونسپلٹی میں وائسرائے کے بلند خیالات
کیا ان الفاظ کو عمل کا جامہ بھی پہنایا جائے گا

[illegible]

ہندوستان سے باہر ہندوستانی فوج کا استعمال

[illegible]

اخبار نیو دنیا کو ایک ہزار روپیہ کا نوٹس
پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ

[illegible]

کلکتہ میں مجلس مصالحت کے قیام کی کوشش

[illegible]

قربانی پر جھگڑا کرنیوالے ہندوؤں کو سزا

[illegible]

کلکتہ میں ہندو مسلمانوں کی مجلس مصالحت

[illegible]

مجلس مصالحت کا دستور اساسی مکمل ہوگیا
سر بھوپندرناتھ کی کامیابی

[illegible]

کلکتہ کارپوریشن کے ہندو ارکان کی ضد
مسلمانوں کیساتھ میر بلدی کی رواداری پر ناراضی

[illegible]

ہندوستان کو جنوبی افریقہ کا وفد

[illegible]

میں خوشگواری پیدا ہوجائے گی اور ان کے یہاں آکر ہندوستان کے حالات کا بچشم خود مطالعہ کرنے سے تمام معاملات کا نہایت بہتر فیصلہ ہوسکے گا۔ یہ وفد قاہرہ بمبئی میں گکیوا جہاز سے ۱۸ ستمبر کو پہنچے گا۔ اور تقریباً ۴ ہفتہ تک ہندوستان میں قیام کرے گا اس وفد کے ارکان حسب ذیل اشخاص ہوں گے۔
(۱) مسٹر ہیرن۔ وزیر معدنیات و صنعت (۲) مسٹر پیٹرک ڈنکن سابق وزیر داخلہ۔ (۳) مسٹر ڈبلیو ایچ روڈ (۴) مسٹر ایم ایل میلن۔ (۵) مسٹر اے۔ سی فورڈہم (۶) مسٹر جے۔ ایس مارٹیک (۷) مسٹر جی۔ ریبرن (یہ سب لوگ جنوبی افریقہ کی اسمبلی کے ممبر ہیں) (۸) مسٹر جے۔ آر۔ ہالشورن (یہ بطور سکرٹری کے کام کریں گے)

اعلیحضرت فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں
مسلم یونیورسٹی کا وفد
اعلیٰ حضرت کے بیش قیمت خیالات

[illegible]

دارالحکومت

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کی تشریف آوری

[illegible]

عربک کالج کے طلباء کی ہڑتال

[illegible]

فرقہ وارانہ شبہات کا کرشمہ
دہلی میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

[illegible]

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

عربک اسکول دہلی

ہندوستان کے دارالسلطنت شہر دہلی میں لے دیکے مسلمانوں کی ایک تعلیم گاہ عربک اسکول ہے اس شہر میں ایک مشن کالج اور اس کا ایک ہائی اسکول ہے۔ ہندوؤں کے متعدد ہائی اسکول اور دو کالج ہیں مگر مسلمانوں کا صرف یہی ایک مدرسہ ہے جو حال میں انٹرمیڈیٹ کالج تک ہی پہنچا ہے۔

اس کے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل ۳۱ جولائی ۲۶ء تک ماسٹر فضل الدین صاحب تھے۔ آپ نے ۲۹ سال متواتر اس مدرسہ کی خدمت کی جس وقت سے آپ نے ہیڈ ماسٹری کا کام سنبھالا ہے مدرسہ کو جو ترقی ہے محتاج بیان نہیں۔ آج اس کی کئی شاخیں شہر کے مختلف محلوں میں مسلمان طلبا کی سہولت کے لیے کام کر رہی ہیں یہ آپ ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ عربی اسکول انٹرمیڈیٹ کالج ہوگیا ہے۔

دہلی میں شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو ماسٹر فضل الدین صاحب کے محاسن کا ثناخواں نہ ہو۔ افسوس ہے کہ ایسے نیک (الکنک) بہی خواہ قوم اور ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل کے ساتھ مدرسہ کی کمیٹی نے جو سلوک کیا اور ان مقتدر خدمات کی جو قدردانی کی اس کا بدنما داغ مسلمانوں کی پیشانی سے چھٹنا مشکل نظر آتا ہے۔ واقعات جو معلوم ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱- جناب ماسٹر فضل الدین صاحب کو جو اختیارات پرنسپلی دیئے گئے تھے کمیٹی نے وہ واپس لے لیے۔

۲- ماسٹر صاحب نے اس پر احتجاج اور عذر کیا۔ احتجاجاً ۱۸ ماہ کی نصف تنخواہ پر رخصت کی درخواست دی۔ (اکتوبر ۲۲ء سے ماسٹر صاحب کے کل زمانہ خدمت میں کوئی لمبی چھٹی نہ لی تھی اور انکو پوری تنخواہ پر رخصت ملنے کا حق تھا)

۳- کمیٹی نے اس درخواست پر ماسٹر صاحب کی رخصت بجائے ۱۸ ماہ کے ۶ ماہ کی منظور کی۔ اور چونکہ مدرسہ اور کالج دو ماہ کے لیے اگست میں بند ہوتا ہے۔ لہذا بجائے اکتوبر کے یکم اگست سے رخصت منظور کرکے دو ماہ کی عام چھٹی کا حق ماسٹر صاحب کے لیے ساقط کر دیا۔ گویا بجائے ۶ ماہ کے چار ہی ماہ کی رخصت منظور ہوئی۔

۴- اور چونکہ ماسٹر صاحب نے اختیارات کے معاملہ میں احتجاج کیا تھا۔ احتجاج کو استعفےٰ قرار دیکر ماسٹر صاحب کو منظوری استعفےٰ سے اطلاع دی گئی۔ کہ بعد گذرنے ۶ ماہ کے انکو واپس آنیکی ضرورت نہیں۔ اس غیر منصفانہ طرز عمل سے جو کچھ دیرینہ خدمات کی قدر کی گئی اور ایک قابل منتظم اور محنتی ہستی سے مسلمان طلباء عربک اسکول کو محروم کیا گیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کے علاوہ جو نقصان عربک اسکول کو پہنچیگا اس میں سے اہم حصہ یہ ہے کہ ایسے قدردانوں سے لائق اور قابل استاد ہمیشہ دور ہی رہیں گے۔ اور مسلمانوں کے اس اکلوتے مدرسہ کا جو حشر ہوگا وہ آئندہ زمانہ بتلائے گا۔

ہیڈ ماسٹر صاحب جو شروع زمانہ ملازمت میں ملتان کے ہائی (گورنمنٹ) اسکول میں سکنڈ ماسٹر تھے اور آج یقیناً انسپکٹر مدارس کے معزز عہدہ پر ہوتے یا موجودہ تنخواہ کے برابر پنشن پاتے ہوتے۔ اپنی آئندہ بہبودی کو قوم پر نثار کرکے اس قلیل تنخواہ پر خدمت کرتے رہے۔ آج اس طرح قوم کے ہاتھوں علیحدہ کیے جائیں۔ اور قوم کے افراد اور مدرسہ کے طلبا قدیم و جدید خاموشی سے دیکھا کریں۔ یہ ہم مسلمانوں ہی کا کام ہے۔ کیا قوم کمیٹی سے اس کے متعلق استصواب کرے گی اور اگرچہ کمیٹی نے ایک مقتدر خادم قوم کی بے قدری کی۔ لیکن قوم ان خدمات کی قدردانی کرے گی۔ اور عربک اسکول کو اس غلطی کے برے نتائج سے بچانے کے لیے آمادہ ہوگی۔

ہم نے بالاختصار واقعات پیش کر دیئے خدا کرے مسلمانوں کو کچھ تو احساس ہو فقط

خادم الاسلام
محمد عبدالغفار الکیزی
پھاٹک حبش خان دہلی

رحمانی جنتری ۱۳۴۵ھ

صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کیجیے:-
محمد طیب بتوسط جناب مولوی محمد عبدالغنی صاحب رحمانی
ڈاکخانہ شیخوپورہ ضلع مونگیر

مفت بھی گھڑیاں
خوبصورت سنہری گھڑیاں
دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پائدار وقت دینے میں بہترین شوقین مزاجوں کے لیے تحفہ۔ گارنٹی دس سال۔ بستہ و بکس مفت قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں
ملنے کا پتہ:- بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ۔ لودیانہ

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہیے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھوہڑ ہوجائیں گی اور انکی زندگی تلخی سے گذرے گی۔ اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز۔ جو کتاب جس مضمون پر لکھی ہے وہ مکمل کر دیا ہے۔ فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عار) مجلد معہ بستہ کپڑا ؏

پتہ:- محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہیں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

"نور جہاں"

رسالہ "نور جہاں" امرتسر سے شریف اور معزز عورتوں کے مطالعہ کے لیے جاری ہے۔ یہ ملک کا بہترین زنانہ رسالہ ہے۔ نمونہ عورتوں کو مفت مردوں سے قیمت ۸ ؍

منیجر "نور جہاں" امرتسر
سے مل سکتا ہے

عزیزیہ خضاب ۱۳۴۴ھ

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر دوا سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزما کے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھیے۔ قیمت فی بکس ۱۰ ؍ فی درجن ۵ ؏ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر
ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات کہہ کر تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

...

المشتہر حکیم مولوی نصیر علی لکھنوی کمرہ بنگش۔ دہلی

وہ کون تیل ہے؟

جو بال بڑھانے میں درجہ اول ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو دماغ کی کمزوری اور خشکی کو دور کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو قوت بصارت کو بڑھاتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو دردسر، نزلہ، زکام کو دور کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو بالوں کو گھونگروالا اور چمکدار بناتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو دل و دماغ، دونوں کو معطر کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو مٹی کے تیل اور دوسرے نقصان دہ اجزا سے پاک ہو؟ سندری سہاگ ہے
جس کے استعمال سے بال پکتے نہیں ہیں؟ سندری سہاگ ہے
جسکے استعمال سے بال سفید ہونے سے محفوظ رہتے ہیں؟ سندری سہاگ ہے
جسکے استعمال سے عورت مرد خوش رہتے ہیں؟ سندری سہاگ ہے

لہذا جب سندری سہاگ تیل میں تمام خوبیاں موجود ہیں تو آپکو منگانے میں کیا تامل ہے؟ کیا ایک شیشی روانہ خدمت کیجائے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول علاوہ
ملنے کا پتہ:-
ایس اے۔ بی بخشی۔ اینڈ کو۔ موجد سندری سہاگ
کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ ۱۹۱۷ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

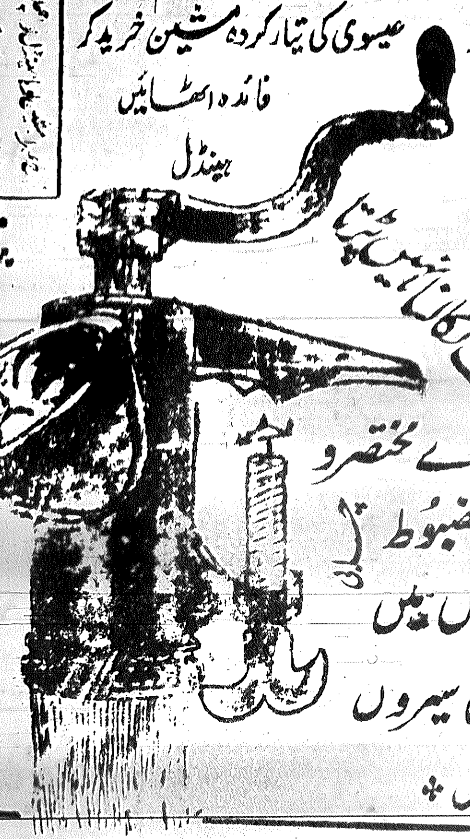

پتہ
منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

جرمنی کی
جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دیدیگا
اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ
منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ۔ رہنمائی کنندہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بیان۔ بہ تحقیق احکام الہی اور فرمان رسول پاک... توراۃ و زبور و انجیل میں آپکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کے سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس مجموعہ میں ہیں۔ قیمت بلا محصول ؏

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر... قریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ؏

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ... اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ؏ جلد دوم ؏ محصول علاوہ ... درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دارا صدر بازار ریاست پٹیالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم سہ شنبہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۰ راگست سنہ ۱۹۲۶ء	نمبر ۱۱

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشم دید حالات

(۷)

مولانا شوکت علی کا تخت رواں پر سے گرنا

جن حاجیوں نے ۸ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں بسر کی تھی وہ ۹ کی صبح عرفات روانہ ہوئے یہی وہ دن تھا جس کے لیے حاجیوں نے اسقدر دور دراز سے سفر کی زحمتیں گوارا کی تھیں۔ چونکہ مولانا شوکت علی کا جسیم ہونے کے باعث اونٹ پر کوئی بدیل نہ ملسکتا تھا اس لیے ان کے لیے تخت رواں مہیا کیا گیا تھا تخت رواں ہندوستان کی پالکیوں کے شکل ہوتا ہے جس کو دو اونٹ آگے پیچھے ہو کے لے جاتے ہیں اتفاق کی بات کہ وہ تخت رواں مولانا شوکت علی صاحب کے جسم کا تحمل نہ ہو سکا۔ اور منیٰ و عرفات کے راستہ میں ٹوٹ گیا۔ مولانا شوکت علی صاحب گر گئے۔ مولانا کے گرد اگرد مجمع جمع ہوگیا۔ مگر خدا کا فضل ہوا کہ چوٹ نہیں آئی۔ مولانا ایک اونٹ کی پیٹ پر سوار ہو کر عرفات تشریف لے گئے۔

عرفات کا قیام

ہم لوگ ۱۰ بجے عرفات پہنچ گئے۔ یہاں حکومت کیجانب سے تمام وفود کے لیے خیموں کا ایک کیمپ بنا دیا گیا تھا چنانچہ ایک خیمہ جمعیۃ العلماء کے وفد کو دوسرا خیمہ خلافت کے وفد کو بھی دیا گیا تھا۔ مصری۔ افغانی۔ یمنی وفود بھی ہمارے ڈیروں کے سامنے ہی قیام پذیر تھے۔ ہم لوگ فوراً مسجد نمرہ میں پہنچے یہ مسجد قیام گاہ سے ایک میل پر تھی۔ اس مسجد میں ظہر و عصر کی ملا کر نماز پڑھی جاتی ہے سلطان ابن سعود وقت مقررہ سے دیر میں تشریف لائے اور نماز محمد راضی ابوالعزائم (مصری) نے پڑھا دی۔ وہاں سے واپسی پر بیک وقت دعا کے لیے توپیں زدی گئیں۔ چنانچہ سب حاجیوں نے جبل رحمت کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے مولا سے اپنے گناہوں کی آہ و بکا کے ساتھ مغفرت چاہی۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب شمس تک کا یہی وہ وقت ہے جس میں دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور حق جل وعلیٰ اسی ہی وقت میں عرفات میں حاضر ہونے والوں کی تمام تقصیرات معاف کرتا ہے۔ یہ سماں عجیب درد انگیز تھا۔ ہر شخص اپنے آقا کے سامنے گڑگڑا کے تقصیرات کی معافی چاہتا تھا جبل رحمت کا لاکھوں حاجیوں نے حلقہ کر لیا تھا۔ بہت حاجی اس پہاڑی پر بھی چڑھ گئے تھے۔

غروب شمس ہوتے ہی قافلہ مزدلفہ کو روانہ ہونے لگا۔ ۸ بجے کے قریب ہم لوگ مزدلفہ آگئے۔ اور وہاں مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر پڑھیں۔ مزدلفہ منیٰ اور عرفات کے راستے میں ہی یہاں ایک مسجد مشعر حرام کے علاوہ اور کوئی عمارت نہیں ہے۔

دس ذی الحجہ کی صبح کو پھر منیٰ واپس ہوئے۔ اور وہاں قربانی و حلق کے بعد رمی کر کے دوسرے دن طواف زیارہ و سعی کے لیے مکہ معظمہ گدھوں پر گئے۔ وہاں سے واپس ہو کر رمی کی غرض سے دو روز منیٰ میں مستقل طور سے قیام کیا۔ ۱۲ کی شام کو بخیریت تمام حج کے تمام ارکان سے فراغت پاکر مکہ معظمہ واپس ہوگئے حکومت کی طرف سے منیٰ میں بھی تمام وفود کے قیام کے لیے عمارتیں تھیں۔ مصری۔ افغانی۔ خلافت و جمعیۃ علماء ہند کے وفود ایک ہی مکان میں ٹھیرائے گئے تھے۔

منیٰ میں صفائی کا معقول انتظام نہ تھا۔ قربانی کے جانور اور گوشت کے سڑنے نے منیٰ کی آب و ہوا کو خراب کر دیا تھا۔ صفائی کا انتظام نہ ہونے کے باعث کوئی محلہ اور گلی ایسی نہ تھی جہاں سے بدبو نہ آتی ہو۔

حاجیوں کیلیے اس سال ایک نئی تکلیف

شریف کے زمانہ میں نجدی حج کے لیے نہ آتے تھے سال گذشتہ بھی کچھ نجدی آئے اور امسال ساٹھ ستر ہزار نجدی آگئے ہیں ان کی وجہ سے غیر نجدی حاجیوں کو طواف۔ سعی۔ رمی نیز منیٰ اور عرفات میں اور سب سے زیادہ حج کے راستوں میں سخت تکلیف سے دوچار ہونا پڑا۔ نجدی سوائے اپنے کسی کو مسلمان بلکہ انسان نہیں سمجھتے۔ سب کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ طواف سعی۔ رمی۔ پچاس پچاس کا مجمع ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر اس بُرے طریقے سے کرتے ہیں کہ اور حاجی گرتے ہیں ان کے چوٹیں لگتی ہیں۔ مگر نجدیوں کو ذرا احساس نہیں ہوتا۔ راستوں میں اونٹوں کو ایسا بھگاتے ہیں کہ بہت سے مسافروں کے چوٹیں آئیں بہت مر بھی گئے۔ گدھے بھی کئی مرے۔ دیکھے یہ لوگ رمی اونٹوں پر کرتے ہیں جس سے دوسرے حاجی رمی کے وقت سخت تکلیف اٹھاتے اور چوٹیں کھاتے ہیں اس سال حج کے ہر شعبہ میں نجدی غیر نجدیوں کے لیے عذاب جان تھے۔ جب سے نجدی حج کے لیے آئے طواف ڈھنگ سے نہیں کیا گیا۔ استلام (حجر اسود کو بوسہ دینا) تو سوائے ان کے کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ سعی اور رمی جس مصیبت سے کی گئی ہے اس کا اظہار مشکل ہے۔ حکومت کی جانب سے چونکہ کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اس لیے اور بھی زیادہ ان جاہل وحشیوں کے ہاتھوں حجاج کو تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔

حج کے لیے اونٹوں کی کمی

اس سال اونٹ کم ہونے کے سبب بھی حاجیوں نے بہت زیادہ تکلیف اٹھائی۔ بہت سے حاجی تو سنت کے بموجب منیٰ میں پانچ نمازیں ادا نکر سکے اور ان کو وقت کی قلت کے سبب سیدھا عرفات جانا پڑا۔ سیکڑوں حاجیوں نے معلمین سے خفیہ اپنے طور پر صرف عرفات کے لیے چار چار گنیوں پر اونٹ کئے۔ بہت سے حاجی گدھوں پر گئے۔ اور بہت سے اصحاب نے بوجہ نہ ملنے اونٹوں کے عرفات تک کا سفر پیادہ ہی کیا۔ معلم لوگ حاجیوں سے ۸ ذی الحجہ کو چھپے چھپے پھرتے تھے۔ معلم لوگ حکومت کا قصور بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حکومت اونٹ والوں سے ٹیکس بہت زیادہ لیتی ہے اسوجہ سے بہت سے قبائل اونٹ نہیں لائے۔ غرض یہ کہ اونٹ کم ہونے کی وجہ کچھ بھی ہو اس سال رہی بڑی تکلیف۔ (باقی)

کیا آپ نے اخبار کی توسیع اشاعت میں کوئی کوشش کی اگر نہیں تو اب کیجیے

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ ع۸ر۔ نمونہ ۲ر۔ منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور (۱۳۲)

قرآن شریف لقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے جس میں محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں ہے سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۱ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۶-۸-۰ مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۹۰ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری

حاشیہ شرح در المختار مع التکملۃ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی ع۹

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح درج کئے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی و علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ علم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک بسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کے لیے جس محنت سے کام لیا ہے اس کا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت بلا جلد تین روپے اور مجلد جس پر کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف تین روپے چار آنے (۳ ۴ر) علاوہ محصولڈاک۔

وعدہ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیے جائیں گے دیگر ہر قسم کی کتابوں کے لیے فہرست کتب مفت طلب فرمادیں۔

ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نہایت جلد ایک ڈبیہ نمک سعدی کا منگوا کر استعمال کیجیے جو کہ تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ (۴ر) علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا کا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور تندرو طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں پھر سے بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ فیاضانہ زور وہ سیرابہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کہ نیک نہاد و صاحب عصمت جو بیس سالہ نوجوان میں بھی شعلے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بانشاط۔ ترو تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوای اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز ... ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں۔ ہمیشہ کیلیے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلیے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام صحت و مسرت ہے۔ نامردی جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اسکے استعمال سے آسودگی کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامیابیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مغرور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلیے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو مخصوص میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نسیں ہوں۔ کوتاہی ہو یا کجی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجیے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ...

چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ... عام ...

حبوب حیرت امساک پیدا کرنے میں ... قیمت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ

بنانے کی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکا خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی با آسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے حجم بہت کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں رکھی جا سکتی ہے۔ بہت جلد منگائیے۔ قیمت فی مشین صرف ... علاوہ محصول۔ تھوک خریداروں کیلیے کمیشن ...

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ اور بہت مدت تک کام دینے والا ... درجہ اعلیٰ ... درجہ دوم ... درجہ سوم ...

پختہ چاقو

نہایت عمدہ ...

بالکل ارزاں ناول

...

مفت

مختلف شہروں کے ادویہ پتہ جات۔ ... جنرل مرچنٹ۔ عطار اور دوا فروشوں کے پچاس مکمل اور صحیح پتے بھیجنے پر ایک ... انگوٹھی مفت۔ ...

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ ... (۸ر) ڈاک محصول ... چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

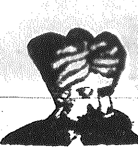

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱۲ر) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)۔

بچے عورتوں اور پلیگ ڈینگو مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلیے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:- راج وید کلکتہ)

(طبع: مطابع ہدلی پرنٹنگ ورکس ... باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی ... دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳۰ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مسائل حجاز اور زمیندار کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۳)

مختلف فیہ مسائل مثلاً زیارت قبور، بناء علی القبور، مجالس میلاد وسماع وغیرہ کے متعلق جن میں تصادم کا سب سے زیادہ امکان ہے ہم نے یہ اصول پیش کیا تھا کہ ان کے اختلافات کو حل کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقوں کے درمیان حَکَم بن کر قوت کے حق کی بنا پر فیصلہ صادر کرے۔ بلکہ فتنہ سے بچنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ تمام فرقوں کے مقتدر علماء کتاب وسنت اور سلف صالح کو حَکَم مان کر صداقت کے ساتھ تحقیق حق کی کوشش کریں اور اگر کسی ایک صحیح طریقہ پر اتفاق نہ ہوسکے تو رواداری کے اصول پر ایسے طریقے اختیار کریں جن سے تمام فرقے ایک حد تک مطمئن ہوسکیں مثال کے طور پر ہم نے بتایا تھا کہ زیارت قبور کے مسئلہ میں بحث ونظر سے ایک ایسا فیصلہ ہوسکتا ہے جو عقائد میں نہیں تو کم از کم زیارت کے عملی طریقوں میں سب مسلمانوں کو متحد کردے۔ اسی طرح سماع کے متعلق ایسا فیصلہ ممکن ہے جس سے حضرات صوفیہ مزامیر کا سننا بند کردیں۔ جن کی حرمت پر سب کو اتفاق ہے۔ مجالس میلاد کے باب میں بھی یہ فیصلہ سب کو متفق کرسکتا ہے کہ جھوٹی روایات پڑھنے اور مناجات گانے کے بجائے۔ سیرۃ نبوی کی صحیح روایات پڑھی جائیں۔ بناء علی القبور کے مسئلہ میں فتنوں کا سد باب صرف یہ تصفیہ کرسکتا ہے کہ آئندہ اہل التشیع کے سوا (جن کے ہاں یہ جائز بلکہ مستحب ہے) اور کوئی قبروں پر عمارتیں نہ بنائے۔ اور جو عمارتیں پہلے سے بنی ہوئی ہیں وہ اس شرط کے ساتھ قائم رکھی جائیں کہ ان میں شرک وبدعت کے اعمال نہ ہوسکیں یہ اختلافات کے حل اور امت میں اتحاد قائم رکھنے کی ایسی صورت ہے جسے ہر معقول آدمی بلا تامل قبول کرلیتا ہے۔ مگر ہمارے ہمعصر کو اس پر بھی اعتراض ہے۔ اور وہ لکھتا ہے کہ

> نہ اس طرح اتفاق ہوگا نہ امن کی کوئی صورت نکلے گی۔ اور نہ اختلافات کا سلسلہ کبھی ختم ہوتا ہے عمل کا بہترین اصل الاصول وہی ہے جسے ہم پیش کرچکے ہیں یعنی یہ کہ دور خلافت راشدہ کو بطور اسوہ سامنے رکھا جائے، اجتہادات ائمہ اربعہ تک سب کو آزادی دیجائے۔ جو چیزیں ان میں ثابت ہوجائیں انہیں اختیار کیا جائے اور جو ثابت نہ ہوں انھیں بلا تامل ٹھکرا دیا جائے۔ جو لوگ اس اصول سے اعراض کریں انہیں محض زیارت وحج کی اجازت دیجائے یہ اجازت نہ دی جائے کہ اپنے غیر مسنون اعمال سے حرمین کے دامن کو ملوث کریں۔

یہ جواب سوائے اس کے کہ ضد پر مبنی ہے اور اسکو کیا کہا جاسکتا ہے۔ ہم نے خود کہا تھا کہ سب سے پہلے کتاب وسنت۔ اور سلف صالح کو حَکَم مان کر نیک نیتی کے ساتھ اختلافات رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن اگر کسی ایک چیز پر سب فرقے متفق نہ ہوسکیں۔ مثلاً احادیث کی صحت وعدم صحت۔ احکام کے معانی میں اختلاف ہو یا خلفاء راشدین کے بعض فیصلے

بعض فرقوں کے لئے قابل قبول نہ ہوں۔ یا ائمہ اربعہ کے اجتہادات کو وہ جماعتیں نہ مانیں جو ان کے بجائے دوسرے اماموں کی پیرو ہیں یا خود ائمہ اربعہ کے مقلدین میں ایک گروہ بعض دوسرے سلف صالحین کے طریقہ کی بھی پیروی پر اصرار کرے تو ہمیں بتائیے کہ ایسی صورت میں فیصلہ کی کیا شکل ہوگی۔ یہ فیصلہ کون کرے گا۔ کہ فلاں چیز ثابت ہوگئی ہے اس لئے اسے "اختیار کیا جائے" اور فلاں چیز ثابت نہیں ہوئی اس لئے اسے "بلا تامل ٹھکرا دیا جائے" [illegible]

لیکن اس کا جواب ہم اپنے الفاظ میں دینے کے بجائے خود اپنے محترم ہمعصر ہی کی زبان سے دیں گے۔ ۴ اگست کے زمیندار میں جو مقالہ "مسئلہ حجاز اور زمیندار" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا گیا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں۔

> قبے شرعی حیثیت سے جائز تھے یا ناجائز۔ لیکن موجودہ حالت میں ان کا توڑنا اور فرقہ بندی کی آگ کو بھڑکانے کا موجب بننا غلطی تھی۔ شریعت کے نزدیک قبوں کا عدم یا وجود بالکل بے حقیقت ہے اصل مقصود یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت نہ ہو۔ اس کا موثق ترین ذریعہ یہی ہے کہ قبے نہ ہیں۔ اور لوگوں کو قضائے حاجات کے لئے ان کی طرف رجوع کرنے کا موقع نہ ملے۔ ابن سعود اگر اس مقصود حقیقی کو ملحوظ رکھتا ہوا سردست محض غیر شرعی اور غیر مسنون زیارات کی بندش پر اکتفا کرتا تو مقصد شریعت بھی حاصل ہوجاتا اور فتنہ انگیزوں کو مخالفت کی آگ بھڑکانے کا موقع بھی نہ ملتا۔

آگے چلکر پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

> ہماری دلی آرزو اور حقیقی کوشش یہ ہے کہ ہر اسلامی فرقہ اپنے مخصوص مذہبی اعتقادات پر قائم رہتا ہوا ایک دوسرے کے ساتھ پوری رواداری برتے۔ اور سب ملکر اسلام کی زائل شدہ دنیوی قوت وطاقت کی بحالی یا بدرجہ اقل موجودہ قوت وطاقت کے استحکام واستواری کے لئے کوشش کریں...... ہماری نظروں میں قبوں کا توڑنا غلطی تھی۔ مصالح ملی کا اقتضا یہ تھا کہ سردست کسی اختلافی مسئلے کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیکر مسلمانوں پر تفرقہ کا دروازہ کھولا جاتا اور دوسرے اہم تر مسائل ومصالح کا خیال ضروری تھا جو امت کے اتحاد عمومی کے بغیر انجام ہی نہیں پاسکتے۔ سلطان ابن سعود ان مصالح سے ناواقف نہ تھے لیکن افسوس کہ ان کی قوم اس معاملہ میں صبر وتحمل پر آمادہ نہ ہوئی۔ اور ایک بہت بڑے فتنہ کا دروازہ کھل جانے کے خطرات پیدا ہوگئے جس کے باعث سلطان کو اس مصلحت عمومی سے کنارہ کش ہونا پڑا۔

خط کشیدہ فقروں کو ذرا غور سے پڑھیے۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگی کہ ۲۱ جولائی کے "زمیندار" میں جس چیز پر انتہی شدومد کے ساتھ اعتراض کیا جارہا تھا ۴ اگست کے "زمیندار" میں اسی کی حمایت اتنی ہی شدومد کے ساتھ کی گئی ہے اور خود ہی ان اعتراضات کی دھجیاں بکھیر دیگئی ہیں۔ اب اگر ایک مرتبہ آپ پھر ہمارے ان خیالات پر ایک نظر ڈالیں جن پر ہمارا ہمعصر معترض ہوا تھا۔ تو آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ "زمیندار" کے ۴ اگست والے مسلک کی تاسیس میں ہمارے ان خیالات نے کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے ہم نے ۲۱ جولائی کے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا تھا کہ:۔

> ہم اصولاً اس طریقہ کو اسلامی مفاد کے لئے مہلک سمجھتے ہیں کہ امت کے بیشمار اہم ضروریات کو چھوڑ کر چند مختلف فیہ جزوی مسائل کو دین کی بنیاد سمجھ لیا جائے۔ اور انہی پر اپنی تمام کوششوں کا زور صرف کردیا جائے۔ یہ امت کی اصلاح کا نہیں بلکہ اسے اور زیادہ خراب کرنے کا طریقہ ہے اور اس سے اگر کوئی فائدہ ہوسکتا ہے تو وہ صرف یہ کہ امت کا شیرازہ جو کچھ تھوڑا بہت بندھا ہوا ہے وہ بھی پارہ پارہ ہوجائے۔ پس ایسی افتراق انگیز کارروائیوں سے محض اس بنا پر کہ ان میں کسی خاص عقیدہ کے پیروؤں کے نزدیک اتباع کتاب وسنت کا جوش بھرا ہوا ہے، اتفاق کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ کیونکہ ہماری بصیرت ان کے اندر امت کی بربادی کا منظر صاف دیکھ رہی ہے۔

اگر الفاظ سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو ہر شخص محسوس کریگا کہ ہمارے یہ خیالات "زمیندار" کے اصلاح شدہ خیالات سے ذرہ برابر بھی مختلف نہیں ہیں۔

اس کے بعد ہمارا ہمعصر ہمارے اس خیال کی تردید کرتا ہے کہ سلطان ابن سعود اپنے مقدم ترین فرائض کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں میں پھنس گئے ہیں۔ وہ اس کی تردید کرتے ہوئے مخالفین کی "ضلالت نظر" اور "زیغ بصر" کی شکایت کرتا ہے اور سلطان کے احساس فرض کے ثبوت میں اس امر واقعہ کو پیش کرتا ہے کہ انہوں نے جاہل بدوؤں کی تعلیم کا کام شروع کردیا ہے، راستے محفوظ کردیئے ہیں اور اخلاقی جرائم کے ارتکاب کو روک دیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں اس کے بعد بھی "نظر کی بے ترتیبی" اور "دماغ کے عدم توازن" کا الزام سلطان کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ سلطان نے حجاز میں جو اچھے کام کئے ہیں ان کی ہم نے ہمیشہ تعریف کی ہے اور کبھی ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر واقعہ سے کون انکار کرسکتا ہے کہ انہوں نے اب تک حجاز میں جو کچھ کیا ہے وہ اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے جو انہیں ابھی کرنا ہے۔ ان کے سامنے اصلاح کے عظیم الشان کام پڑے ہوئے ہیں جنہیں ابھی ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا ہے اور ان میں تنہا ان کی قوت کافی نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانان عالم کی متحدہ قوت درکار ہے۔ ایسی حالت میں اگر وہ عمل اصلاح کے آغاز ہی میں ایسے افعال شروع کردیں جو خود "زمیندار" کے اعتراف کے مطابق امت میں "تفرقہ کا دروازہ" کھولتے ہیں، اور اس "اتحاد عمومی" کو مشکل بنا دیتے ہیں جس کے بغیر یہ عظیم الشان کام انجام ہی نہیں پاسکتا، تو بتائیے کہ یہ "نظر کی بے ترتیبی" اور "دماغ کا عدم توازن" نہیں تو اور کیا ہے؟

ہمارے محترم ہمعصر نے اپنا انصف کا لم ان لوگوں کی شکایت میں بھی صرف کیا ہے جنہوں نے اس کے زعم کے مطابق موتمر اسلامی میں سلطان ابن سعود کے بنے بنائے کام کو بگاڑ دینے کی کوشش کی ہے مگر افسوس ہے کہ ہم اس غیر متعلق بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ ورنہ یہ ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس کافی مواد موجود ہے کہ اگر وفد خلافت ووفد جمعیۃ علماء اور خصوصاً مولانا محمد علی وشوکت علی نہ ہوتے تو اسلام کا یہ بے نظیر تاریخی اجتماع سلطان ابن سعود کی ذاتی اغراض کا ایک آلہ بنکر رہجاتا جن "مسکینوں" کو آپ کہتے ہیں کہ وہ اس نوع کی مجالس کے جدید قواعد وضوابط سے ناآشنا ہیں، ان کی مہارت فن کا یہ حال ہے کہ انہوں نے موتمر میں جس کے نمائندوں کی تعداد ۷۰ سے زیادہ نہ تھی ایک ثلث سے زائد (یعنی ۲۶) خاص اپنے ہوا خواہوں کو بھر دیا اور پھر ان ہوا خواہوں نے جو آپکی اصطلاح میں "مسکین" ہیں موتمر کی کارروائیوں کو ضبط ونظام کے ماتحت لانے میں انتہائی مزاحمت کی جو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے سرکاری ممبروں کے طرز عمل سے کچھ بھی مختلف نہ تھی۔ (باقی)

حضور نظام اور حکومت ہند

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ وہ وحشت انگیز خبر درج کی گئی ہے جو ایسوسی ایٹڈ پریس نے "انڈین ڈیلی میل" کے حوالہ سے شائع کی ہے۔ یہ خبر صرف اسی حیثیت سے مشکوک نہیں ہے کہ اسے ایک بازاری افواہ کے طور پر شائع کیا گیا ہے، بلکہ اس اعتبار سے بھی مشکوک معلوم ہوتی ہے کہ جس مراسلہ کی جانب اس میں اشارہ کیا گیا ہے وہ ایک کلیۃً غیر دانشمندانہ تحریر ہے۔ جب تک کسی شخص کو کامل طور پر برطانی تدبر کا دیوالہ نکل جانے کا یقین نہ ہوجائے اس کے لئے یہ تسلیم کرنا مشکل ہے کہ حکومت ہند نے فی الواقع فرمانروائے دکن کو ایسا ہی مراسلہ بھیجا ہوگا جو محسن کشی بدعہدی اور غیر مآل اندیشی کا مظہر اتم ہے۔ دکن کے فرمانرواؤں نے دولت برطانیہ ہند کی تاسیس میں جو زبردست حصہ لیا ہے اور تاریخ کے نہایت نازک ایام میں جس طرح انگریزی حکومت کی امداد واعانت کی ہے وہ ایک ایسا احسان ہے کہ اگر انگریزی قوم میں شرافت کا ذرہ برابر بھی احساس موجود ہو تو وہ اسے کبھی فراموش نہ کریگی۔ تاریخ سے یہ حقیقت ابھی تک محو نہیں ہوئی ہے کہ اٹھارویں صدی کی انگریزی وفرانسیسی کشمکش میں اگر فرمانروائے دکن کی طاقت حیدر علی اور دولت فرانس کے ساتھ شامل ہوجاتی تو شاید آج ہندوستان میں انگریزی مقبوضات کی وسعت پانڈیچری اور چندرنگر سے زیادہ نہ ہوتی۔ اسی طرح وہ زمانہ بھی تاریخ کے حافظہ میں محفوظ ہے جب غدر ۱۸۵۷ء کی فیصلہ کن کشمکش میں حیدرآباد کی طاقت نے برطانی اقتدار کو فنا کے کال سے بچالیا تھا۔ پھر گذشتہ جنگ عظیم میں جبکہ انگریزی حکومت کے سامنے زندگی وموت کا سوال درپیش تھا فرمانروائے حیدرآباد کی وفاداری جس قدر بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اس کا اعتراف ابھی تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہم خود دولت برطانیہ کی زبان سے سن چکے ہیں۔ پس اور ایسے ہی بیشمار احسانات کو دیکھکر کس کو یقین آئے گا کہ کوئی شریفانہ انسانی حکومت آج محض بالادستی کے حق کی بنا پر اپنے ایسے وفادار دوست کی عزت وحشمت پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوجائے گی۔

احسانات کو بھی جانے دیجئے۔ اگر انسانی اخلاق میں پاس عہد کوئی چیز ہے اور اگر یہ ایک حقیقت ہے کہ شرافت کا اولین معیار دیانت وصداقت اور عہد کی پابندی ہے تو یہ یقین کرنا بہت مشکل ہے کہ انگریزی حکومت سفارتی شرافت وعزت سے دست بردار ہوئے بغیر ان معاہدات کی خلاف ورزی کرنا گوارا کیا ہوگا جن پر دولت برطانیہ اور دولت آصفیہ کے تعلقات کی بنیاد قائم ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے دولت آصفیہ اور برطانیہ کے قدیم معاہدات میں ایک لفظ بھی ایسا نکالا نہیں دکھایا جاسکتا جس سے دولت آصفیہ کے داخلی معاملات میں دولت برطانیہ کا حق مداخلت ثابت ہوتا ہو۔ برخلاف اس کے ان معاہدات میں نہ صرف معنیً بلکہ لفظاً بھی ہم کو اس قسم کی تصریحات ملتی ہیں جن کی رو سے فرمانروائے دکن کو اپنی رعایا اور اپنے ماتحت زمینداروں جاگیرداروں اور ملازموں پر حاکمیت مطلقہ حاصل ہے۔ پھر اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لیا جائے کہ دکن میں رشوت کا بازار گرم ہے۔ یا وہاں کے نظام عدالت میں خرابیاں آگئی ہیں یا اعلیٰ حضرت کا سلوک اپنے عزیزوں اور ماتحت جاگیرداروں کے ساتھ خراب ہے۔ یا اعلیٰ حضرت اپنا روپیہ اسلامی تبلیغ پر بے دریغ خرچ کرتے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس پر انگریزی حکومت کو بازپرس کرنے کا حق کیا ہے؟ کیا کسی قدیم یا جدید معاہدہ میں یہ شرط موجود ہے کہ اعلیٰ حضرت کو اپنا روپیہ اسلامی تبلیغ پر خرچ کرنے کا حق نہیں ہے؟ کیا کوئی معاہدہ انگریزی حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ انتظامی خرابیاں پیدا ہونے کی صورت میں فرمانروائے دکن کے اختیارات میں مداخلت کرسکتی ہے؟ کیا کسی معاہدہ کی رو سے انگریزی حکومت نظام دکن کی اتالیق مقرر کی گئی ہے کہ ان کے بھائی بہنوں کے ساتھ انکے تعلقات کی دیکھ بھال کرے؟ اگر معاہدات میں ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جب تک انگریزی حکومت اپنی سیاسی لغت سے پاس عہد کا لفظ بالکل قلمزد نہ کردے وہ حیدرآباد کے داخلی معاملات میں کیونکر مداخلت کرسکتی ہے؟ ممکن ہے کہ اس کی تائید میں پچھلے رواج کی بعض مثالیں پیش کی جاسکیں لیکن کسی شخص کا پچھلا گناہ اس کے لئے کسی جدید گناہ کو جائز نہیں کرسکتا۔

پھر اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ سالہا سال تک سیاسی اغراض کے لئے اخلاقی جرائم کا ارتکاب کرتے کرتے انگریزی تدبر کا ضمیر مردہ ہوچکا ہے تو ہمارا خیال یہ ہے کہ انگریزی حکومت خود اپنے مفاد ومصالح کے لحاظ سے بھی ایسی غیر مآل اندیشانہ حرکت نہیں کرسکتی ہندوستان میں انگریزی حکومت جن بنیادوں پر قائم ہے۔ ان میں دیسی ریاستوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور دیسی ریاستوں میں۔ ریاست حیدرآباد سب سے بڑی۔ سب سے زیادہ طاقتور۔ اور سب سے زیادہ با اثر ہونے کی حیثیت سے انگریزی حکومت کی سب سے زیادہ مضبوط بنیاد ہے۔ اس نے ہمیشہ نازک ترین اوقات میں دولت انگلشیہ کی مدد کی ہے۔ اور اس کی مدد انگریزی حکومت کے بقا واستحکام کے لئے نہایت ناگزیر ثابت ہوئی ہے پس یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ ایک حکومت جن بنیادوں پر قائم ہو ان کو خود ہی منہدم کردے۔ انگریزی تاریخ میں ابھی بہت سے نازک دور آنے والے ہیں اور اسے ہرگز یہ اطمینان نہ کرنا چاہئے کہ ان نازک ایام میں وہ اپنے وفادار دوستوں کے اعتماد ومحبت کو کھو کر اپنی زندگی محفوظ رکھ سکے گی۔ ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ انگریزی حکومت کو درحقیقت جس چیز کا خوف دامنگیر ہے وہ حیدرآباد کی زبردست علمی ترقی، اس کی بہترین مالی حالت، اس میں ہندوستان کے بہترین دماغوں کا اجتماع اور مسلمانان ہند کے دلوں میں اس کا گہرا اور راسخ اثر ہے۔ مگر ایک عقلمند انسان طاقتور دوست کو کمزور غلام سے زیادہ مفید سمجھتا ہے حیدرآباد اگر طاقتور ہو تو وہ حکومت برطانیہ کے لئے بہترین پشتیبان ہوسکتا ہے لیکن اگر اس کی طاقت کو توڑنے کی کوشش کرکے اس کی دوستی ووفاداری کو ٹھکرا دیا جائے تو نہ صرف حیدرآباد بلکہ تمام ہندوستان کی ریاستوں سے برطانی حکومت کا اعتماد اٹھ جائے گا اور انہیں برطانیہ کے سلک اتحاد میں رکھنے کے لئے صرف ایک مجبورانہ اطاعت ہی کی زنجیر باقی رہ جائے گی جس کا حوادث کے ایک معمولی صدمہ ہی سے ٹوٹ جانا یقینی ہے۔ پس اگر واقعی برطانی تدبر کا دیوالہ نہیں نکل گیا ہے تو حکومت ہند اس نکتہ سے ناواقف نہیں رہ سکتی کہ جو شخص دوسروں کے نقصان میں اپنا فائدہ ڈھونڈھنا چاہے اس کا فائدہ عارضی ہے اور جو دوسروں کے فائدہ میں اپنا فائدہ تلاش کرے اس کا فائدہ دائمی۔

ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے ہم انڈین ڈیلی میل کی اس خبر پر مشکل ہی سے یقین کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر فی الواقع انگریزی حکومت نے حیدرآباد کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا ہے، تو ہم کو کہنا پڑیگا کہ ہندوستان کے سب سے زیادہ جلیل القدر ملکی فرمانروا کے حقوق پر ایسا حملہ کرکے اس نے ایک خودکشانہ غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ اب تک بہت سی غلطیاں کرکے اپنی جڑیں کھوکھلی کرچکی ہے، مگر نظام کی وفاداری کو ٹھکرا دینا ان غلطیوں میں سب سے زیادہ مہلک غلطی ہے جس کا نقصان اسے اس دور امن میں تو شاید نہ محسوس ہو۔ لیکن آگے چلکر کسی مصیبت کے زمانہ میں اس کا بہت برا انجام دیکھنا پڑے گا۔

مالوی جی حکومت کے مقابلہ میں

کلکتہ کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ کے جو احکام نافذ کئے ہیں وہ اگرچہ بہت بعد از وقت ہیں مگر پھر بھی ہندوستانی حکومت کی تاریخ میں ایک غیر معمولی معقولیت کا ثبوت ہم پہنچاتے ہیں اگر یہ کارروائی آج سے چار پانچ ماہ قبل ہی کی جاتی تو ہمیں یقین ہے کہ کلکتہ اور اسکے گرد ونواح میں جو کشت وخون ہوا وہ ہرگز نہ ہوتا۔ صرف ایک بنگال ہی پر کیا موقوف ہے تمام ہندوستان میں ڈاکٹر مونجے اور مالوی جی جیسے لوگوں نے جو فساد انگیز تقریریں کی ہیں ان کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ حکومت اس پر توجہ کرے اور امن عامہ کی خاطر اس سلسلہ کو ہر طریقہ سے ختم کرنے پر آمادہ ہوجائے۔ ورنہ جو حالات آج کلکتہ میں پیش آرہے ہیں وہی ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قریہ میں جلد از جلد ظاہر ہونے لگیں گے ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب عمال حکومت کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور یہ امید کی جاسکتی ہے کہ صوبہ بنگال کی تقلید میں دوسرے صوبے بھی بہت جلد یہی کارروائی کریں گے تاکہ ملک کا امن ان انتشار انگیز تقریروں کی نذر نہ کیا جاسکے۔

ہمیں یہ معلوم کرکے بھی نہایت مسرت ہوئی کہ مالوی جی مجسٹریٹ کے حکم کی اخراج کرنے کا عزم کرچکے ہیں۔ ہم انہیں اس فیصلہ پر قابل مبارکباد سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں سے زور آزمائی کرنے کے بعد حکومت کے مقابلہ میں خم ٹھونک کر آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مالوی جی جیسے کہنہ مشق لیڈر سے یہ امید تو کی ہی نہیں جاسکتی کہ وہ بغیر سوچے سمجھے یونہی جانی کو اس جدید محاذ پر کلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں گے اس لئے یہ امر یقینی ہے کہ پنڈت جی نے اپنی طاقت کا صحیح اندازہ لگا کر ہی حکومت کو جنگ کا چیلنج دیا ہوگا۔ ہاں اگر کچھ افسوس ہے تو اس امر کا کہ ہمارے بہادر پنڈت جی تحریک ترک موالات کے زمانہ میں تو مادر وطن کی آزادی کے لئے اتنی ہی قربانی نہ کرسکے جتنی ایک معمولی سے معمولی رضاکار کرنے کے لئے آمادہ تھا۔ مگر آج جبکہ بدنصیب ہندوستان کی دو قومیں ایک دوسرے سے دست وگریبان ہیں ان کو اس کھیل میں ایسا لطف آرہا ہے کہ وہ حکومت کو بھی ناراض کرنے کیلئے تیار ہیں یہ قانون شکنی جو وہ فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے استعمال کررہے ہیں [illegible] تحریک آزادی کے زمانہ میں کانون پر ہاتھ رکھتے تھے اس سے ہندو جاتی کے رہنمائے اعظم کی حقیقت کچھ پردہ خود بخود فاش ہوجاتا ہے۔

عربک کالج

دہلی کی واحد اسلامی درسگاہ عربک کالج کے معاملات نے گذشتہ چند روز سے جو نازک صورت حال اختیار کرلی تھی ہمیں مسرت ہے کہ اس کا بہت جلد خاتمہ ہوگیا۔ عربک کالج کی حالت جسقدر خراب ہے اس کا اندازہ امتحانات کے ان خراب نتائج سے کیا جاسکتا ہے جو کئی سال سے ظاہر ہورہے ہیں اور اس پر یقیناً ہر مسلمان کو افسوس ہے۔ مگر مینیجنگ سب کمیٹی کی اس رائے سے بمشکل اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ اس کی ذمہ داری کلیتہً مولوی فضل الدین صاحب پر ہے۔ ہمارے نزدیک اصل خرابی کالج کے ماتحت اسٹاف میں ہے اور اس کے بعض ارکان اتنے ناکارہ اور اسقدر بداخلاق ہیں کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی درسگاہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ کمیٹی کا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ انہیں نکالکر قابل اساتذہ کو بھرتی کرتی۔ اور اگر اس کے بعد بھی کالج کی حالت درست نہ ہوتی تو اسے حق تھا کہ مولوی فضل الدین صاحب سے بازپرس کرتی۔ ہمیں امید ہے کہ اب نفسانیات کو چھوڑ کر خرابیوں کی صحیح تحقیقات کی جائے گی اور انہیں دور کردیا جائیگا۔

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بینظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے گیارہویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

عجاج نویہض نے مولانا شوکت علی کی تجویز عربی میں پڑھکر سنائی۔

حجاز میں ریلوے لائن تعمیر کرنے کی ضرورت جس پر ہم سب اتفاق کر چکے ہیں، برسوں کی پیہم سعی اور کثیر مال چاہتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کام کی انجام دہی میں ہم بتدریج قدم بڑھائیں۔ اس لئے پہلی ضرورت جسے حکومت حجازیہ کو پورا کرنا چاہیئے یہ ہے کہ وہ جدہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک سڑکیں درست کرلے۔ تاکہ ان پر گاڑیاں اور موٹریں چل سکیں اور ان منزلوں پر جہاں قافلے ٹھیرتے ہیں۔ سرائیں تعمیر کرائے اور ان میں ضروری سامان راحت مہیا کرے۔ یہ چھوٹا سا کام اس بڑے کام کے لئے تمہید و دیباچہ ہوگا۔ جو حج کے راستوں میں ریل تعمیر کرنے کے لئے ہمارے پیش نظر ہے۔ اور جس کے لئے برسوں کا انتظار کرنا ہوگا۔

محرک شوکت علی

موید ندوی

(سبجکٹ کمیٹی کا نوٹ — موتمر اس تجویز کو مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ اس باب میں پوری کوشش کرے گی)

شوکت علی — جناب صدر! میں وعدہ کرتا ہوں کہ پانچ منٹ سے زیادہ آپکا وقت نہیں لوں گا۔ میں گھڑی سامنے رکھکر بولتا ہوں۔

میں یہ تجویز حکومت حجازیہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مگر اسے یہ تکلیف نہیں دیتا کہ وہ اس کی تنفیذ کے تمام مصارف بھی خود ہی برداشت کرے۔ بلکہ اگر اللہ کو ہمارا کام پورا کرنا ہوگا تو ہم مسلمانوں ہی سے روپیہ جمع کر دیں گے۔ میں حکومت سے جو کچھ چاہتا ہوں۔ وہ صرف یہ ہے کہ وہ جدہ سے مکہ تک کی سڑک تعمیر کرائے۔ یہ عمل اصلاح اور جدہ تا مکہ ریلوے لائن کی تعمیر کا پہلا قدم ہوگا۔ اور اس سے موٹریں آنے جانے میں آسانی ہوگی۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب میں شقدف پر سوار تھا تو گرنے کے خوف سے میرے لئے تکیہ دو عا پڑھنا بھی مشکل ہوگیا تھا۔ اگر راستے درست ہوتے تو موٹر چل سکتی اور یہ مصیبت پیش نہ آتی۔ مگر اب یہ حال ہے کہ مجھے موٹر مل بھی جائے تو اسے کوئی چلانے والا نہیں ملتا۔ اور وہ بھی ملجائے تو راستہ کی خرابی سے چلنا مشکل ہوتا ہے۔ اور بار بار ٹھیر جانا پڑتا ہے۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک دو دن میں ایک تخمینہ مرتب کر کے پیش کرے جس سے معلوم ہو کہ ایک چھوٹی پٹڑی کی ریلوے لائن تعمیر کرنے میں کس قدر خرچ ہوگا۔ میرے بھائی مولانا محمد علی مطالبہ کرتے ہیں کہ راستہ کی درستی کو عرفات تک ممتد کر دیا جائے۔ میں اس کو بھی اپنی تجویز میں شامل کرتا ہوں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ پیش ہو چکا ہے۔ ایک ہندوستانی صاحب ویسی ہی ریلوے لائن تعمیر کرنے کی درخواست کر چکے ہیں جیسی میں تجویز کر رہا ہوں۔ میں اپنے مصری اور جاوی بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس مسئلہ کو اہمیت کی نظر سے دیکھیں۔ اور ہمت کر کے ضروری روپیہ فراہم کرنے کی کوشش کریں۔

یوسف یاسین — اگر محض ایک تخمینی بیان درکار ہے تو یہ زیادہ سے زیادہ ایک دو دن میں تیار ہو سکتا ہے لیکن۔ اگر مکمل تخمینہ کی ضرورت ہے تو جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں اس میں بہت وقت لگیگا۔

محمد علی — ہمیں محض ایک تخمینی بیان کی ضرورت ہے زیادہ نہیں چاہیئے۔

ابین الحسینی — میرا خیال ہے کہ حکومت کے پاس پہلے سے ایسے بیانات موجود ہیں اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس سے قبل اس کام کی طرف توجہ کی جا چکی ہے۔ پس اگر حکومت پچھلے کاغذات کی طرف توجہ کرے تو اسے مطلوبہ بیان مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔

یوسف یاسین — موتمر اتنا ہی کر سکتی ہے کہ اس تجویز کو مجلس تنفیذیہ اور حکومت کے حوالہ کرے۔ اسی طرح حکومت کی قدرت میں بھی صرف اتنا ہی ہے کہ مصارف کا تخمینہ پیش کر دے مگر اصل چیز روپیہ ہے۔ پس اس کار خیر میں عالم اسلامی کو چندہ دینے کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

ابو العزائم — پہلے ہم خیال کرتے تھے کہ حجاز میں موٹر پر بیٹھنا بھی بہت بڑی بات ہے۔ مگر اب وہ امن قائم ہو جانے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان ریل جاری کرنے پر بھی قادر ہوگئے ہیں۔

صدر — کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ اس تجویز کو مجلس تنفیذیہ اور حکومت کے پاس بھیجدیا جائے۔

حاضرین — اتفاق ہے۔

شوکت علی — میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلدی کرے اور ایک دو ہی دن میں مصارف کا تخمینہ پیش کرے۔

جنرل سکرٹری — پہلے آپ حضرات نے طے کیا تھا کہ قانون اساسی کی گیارہویں اور تیسویں دفعہ کو مجلس وضع قانون اساسی کے پاس واپس کر دیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کر کے پھر پیش کرے اور صدر کیلئے وظیفہ کی مقدار بھی متعین کر دے۔ مگر یہ مجلس اس وجہ سے مجتمع نہیں ہو سکی کہ بعض ارکان ایک سے زائد مجلسوں میں شریک ہیں اور ایک رکن کیلئے بیک وقت دو کام کرنا مشکل ہے۔ لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ایک ممبر کو ایک سے زائد کمیٹیوں کا ممبر منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

یوسف یاسین — نظام عمل کی تصحیح کے لئے جو مجلس منتخب کی گئی ہے اس کے سپرد یہ کام کر دیا جائے۔

ابو العزائم — میری رائے میں ایک شخص کو ایک ہی کمیٹی کا ممبر ہونا چاہیئے۔

صدر — کیا آپ حضرات سکرٹری صاحب کی اس درخواست کو منظور کرتے ہیں؟

ابین الحسینی — میں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مجلس اقتراحات کے متعلق طے ہو چکا ہے کہ اس کا اجتماع چھ ارکان کی شرکت سے صحیح ہو سکتا ہے۔ پس اگر مجلس وضع نظام میں ارکان کی کمی ہوگی تو مجلس اقتراحات کے زائد از ضرورت ارکان اس میں جا کر شریک ہو سکتے ہیں۔

حاضرین — یہ بہتر رائے ہے (اتفاق رائے سے یہ رائے منظور کی گئی)

ادیب ثروت بے — میرے محترم بھائیو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں ہمارے اجتماع سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوا کیونکہ جن مجلسوں کا کام عصر کے بعد شروع ہوتا ہے وہ کوئی قابل ذکر کام نہیں کر سکتیں۔ وقت کا ایک حصہ دیر سے آنے والوں کے انتظار میں صرف ہو جاتا ہے۔ پھر کچھ وقت قہوہ نوشی میں گذر جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد مغرب کا وقت آجاتا ہے اور نماز مغرب پڑھنے کے بعد لوگ رات کا کھانا کھانے کیلئے اٹھ جاتے ہیں۔ اسطرح سارا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور موتمر کے سامنے کوئی ایسی تجویز نہیں آتی جس پر وہ بحث کرے۔ اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ موتمر کا اجتماع ہفتہ میں ایک دن یا دو دن یا تین دن ہوا کرے اور باقی ایام میں ماتحت کمیٹیاں اپنے مفوضہ امور کو اچھی طرح انجام دے لیا کریں۔ جمہوریہ ترکیہ کی مجلس ملی میں یہی طریقہ استعمال ہوتا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس طریقہ سے یہ موتمر بھی سہولت کے ساتھ بہت کچھ کام کر سکیگی۔ میری رائے میں یہ بھی بہتر ہوگا کہ کمیٹیاں ظہر سے پہلے مجتمع ہوا کریں کیونکہ ظہر کے بعد ارکان کے لئے حاضر ہونا مشکل ہوتا ہے اور کام کرنا بھی ناگوار ہوتا ہے۔ میں جناب صدر سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو ہیئت محترمہ کے سامنے پیش کر کے رائے لے لیں۔

حاضرین — خوب، خوب، ہم اتفاق کرتے ہیں۔

ابین الحسینی — میں اس تحریک کی موافقت کرتا ہوں۔ ہمیں اس پر آج ہی سے عمل کرنا چاہیئے تاکہ اسوقت سے سات بجے تک ہم بہت سا کام انجام دے لیں اور اگر کل موتمر منعقد ہو تو اس کے سامنے بحث و نظر کے لئے کافی تجاویز پیش کی جا سکیں۔

حاضرین کے اتفاق سے یہ تجویز پاس ہو گئی۔

ابین الحسینی — موتمر کا اجلاس کل صبح منعقد ہو۔

محمد ماضی ابو العزائم — کل صرف مجلس اقتراحات کا جلسہ منعقد ہونا چاہیئے۔

بعض آوازیں — اجلاس عام کل ہی منعقد ہو۔ اگر اس کے سامنے کوئی قابل بحث امور ہوئے تو خیر ورنہ ماتحت کمیٹیاں اپنا کام شروع کر دینگی۔

محمد علی — میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مجلس اقتراحات میں جدید وفود کو بھی شریک کیا جائے۔

جنرل سکرٹری — ابتک جدید وفود کے ارکان متعین نہیں کئے گئے ہیں۔

یوسف یاسین — کل ہی موتمر نے طے کیا ہے کہ مجلس اقتراحات میں ترکی، افغانی، اور یمنی وفود کے کچھ ارکان شامل کئے جائیں۔

جنرل سکرٹری — میں اپنے بھائی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے بولنے سے پہلے اس تجویز کو پڑھکر سنا دیں۔

یوسف یاسین — پڑھ کے سنانے کی ضرورت نہیں میں تو صرف یہ واقعہ بیان کر رہا ہوں کہ موتمر نے کل وفود جدیدہ میں سے ۲ ارکان کو مجلس میں شریک کرنا طے کیا ہے۔

صدر — ۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو جلسہ نے طے کیا تھا کہ مجلس اقتراحات میں نوآمدہ وفود کے ارکان بھی شامل کئے جائیں اور بعد میں ان کے نام رجسٹر میں لکھ لئے جائیں۔ چونکہ ان ارکان کے نام ابھی متعین نہیں ہوئے ہیں اسلئے انہیں رجسٹر میں نہیں لکھا گیا۔ اب میں حضرات نمایندگان وفود ترکی وافغانی ویمانی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی جانب سے ارکان کو نامزد کر دیں۔

ادیب ثروت بک — اگر جلسہ کی یہی رائے ہے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

جنرل سکرٹری — میں آپ حضرات کو مطلع کرتا ہوں کہ وفد ترکی سے ادیب ثروت بے، وفد افغانی سے جنرل غلام جیلانی خاں اور وفد یمنی سے سید حسن مجلس اقتراحات کے رکن منتخب کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد صدر نے ماتحت مجالس کے اجتماع کی خاطر جلسہ کو ملتوی کر دیا اور اعلان کیا کہ دوسرے دن صبح کو ڈیڑھ بجے اجلاس عام منعقد ہوگا۔ اگر اسوقت ہمارے سامنے قابل بحث تجاویز موجود ہونگی تو بہتر ورنہ پھر جلسہ کو ملتوی کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ساڑھے تین بجے جلسہ برخاست ہوا۔

بارھواں اجلاس

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو صبح کے ۳ بجے حضرت شریف شرف عدنان پاشا نے موتمر اسلامی کے بارھویں اجلاس کا افتتاح کیا۔ ۷۰ میں سے ۴۲ ارکان حاضر تھے۔ جلسہ سابقہ کی رپورٹ پڑھی گئی چونکہ مجلس اقتراحات کی جانب سے جنرل سکرٹری کے پاس کوئی قابل بحث تجویز نہیں آئی تھی لہذا صدر نے مجلس اقتراحات اور مجلس وضع نظام اساسی کے اجتماع کے لئے جلسہ کے التوا کا اعلان کیا۔

مولانا شوکت علی نے جدہ تا مکہ ریلوے لائن کی تعمیر کے متعلق اپنی تجویز کا پھر ذکر کیا اور کہا کہ سب سے پہلا کام یہی ہونا چاہیئے کہ جدہ سے مکہ اور عرفات تک پٹڑی بچھادی جائے۔ اور کم از کم ابتدائی انتظام کر دیا جائے کہ موٹریں آنے جانے کے قابل راستہ درست ہو جائے۔ اسپر صدر نے کہا کہ آپکے ملاحظات رپورٹ میں درج کر لئے گئے ہیں۔

اس کے بعد محمد ابوزید کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صورت آخر کب تک جاری رہیگی کہ ہم یہاں آئیں اور کوئی کام نہ پا کر واپس چلے جائیں۔ موتمر میں ایسے بھی لوگ ہیں جنہیں اپنے گھروں سے آئے ہوئے بہت زمانہ گذر گیا ہے اور اب وہ واپس جانا چاہتے ہیں۔

اسوقت ترکی اور افغانی وفود جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔

ابوزید — میں مطالبہ کرتا ہوں کہ موتمر کے اختتام کی تاریخ مقرر کر دی جائے اور اس پر رائے لی جائے۔

ابین الحسینی — میری رائے میں آیندہ جمعرات تک کام ختم ہو جانا چاہیئے اور اسکے لئے موتمر کے اجلاس روزانہ ظہر کے بعد منعقد ہونے چاہئیں۔

بہجت البیطار — میرے نزدیک اختتام موتمر کی تاریخ متعین نہیں کی جا سکتی۔ بہت ممکن ہے کہ ہم کسی مسئلہ پر وقت مقررہ سے پہلے بحث ختم نہ کر سکیں۔ اور ایک دو دن زیادہ لگ جائیں۔ ایسی حالت میں گویا ہم خود اپنی ہی مقرر کردہ بات سے پھر جائیں گے۔ حالانکہ اس کی ہمیں اسوقت کوئی شدید ضرورت نہیں ہے۔

شیبی — ابھی تک تو موتمر ابتدائی امور کو انجام دے رہی ہے اور اس نتیجہ تک پہنچی ہی نہیں ہے جس کا انتظار تھا۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ اختتام کی تاریخ کیونکر مقرر کی جا سکتی ہے۔ ہمیں اسوقت تک کام جاری رکھنا چاہیئے جب تک ہم اس مقصد کو نہ پہنچ جائیں۔ جس کی تکمیل کے لئے یہاں جمع ہوئے تھے۔

شیخ بارون — اختتام موتمر کی تاریخ مقرر کرنے کی تجویز ایک بنیادی تجویز ہے کیونکہ ایک کانفرنس کے آغاز اور ختم کا وقت مقرر ہونا اصولاً ضروری ہے۔ لہذا میری رائے ہے اس تجویز کو لکھکر مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کر دیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کر کے کوئی قطعی رائے موتمر کے سامنے پیش کر سکے۔

رشید رضا — میں مجلس اقتراحات پر کوئی الزام نہیں لگانا چاہتا مگر میری غرض یہ ہے کہ اس سے صاف طور پر مطالبہ کیا جائے کہ وہ جلدی سے اپنا مفوضہ کام انجام دیکر موتمر کے سامنے پیش کرے تاکہ فضول وقت نہ ضائع ہو۔ (باقی)

برقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام میں تحریک آزادی کی فتح

تمام ملک میں جہاد کا ولولہ پیدا ہو رہا ہے

لندن یکم اگست۔ مصر سے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام میں فرانسیسیوں کی مخالف تحریک وسیع پیمانہ پر پھیل رہی ہے۔ ان اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بغاوت شام کس قدر شدید اور مستقل صورت اختیار کر چکی ہے۔

مجاہدین شام کا عزم و استقلال

۱۸۰۰۰ فرانسیسی فوج کی سعی لاحاصل

قاہرہ یکم اگست اخبار لاپواسے کو بیروت سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے اس جنگ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ جو دمشق کے چاروں طرف باغات میں ۱۸ جولائی کو شروع ہو کر دس روز تک جاری رہی اور جس میں اٹھارہ ہزار فرانسیسی فوج لڑی تھی۔ اس جنگ کا ابھی تک کوئی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا فرانسیسیوں نے متعدد دیہات تباہ کر دئے۔ اور دمشق کے کو دہی محلوں پر گولہ باری کی۔

وزیر اعظم فرانس کی ابلہ فریبی

شکست کو چھپانیکی کوشش

پیرس ۲ اگست۔ موسیو پین لیو نے وزارت کو مطلع کیا کہ شام اور مراکش کی بغاوت کو فرو کرنے میں نہایت اطمینان بخش ترقی ہو رہی ہے۔

سلطان ابن سعود کی تردید

روضۂ نبوی کو ڈھانیکا کوئی ارادہ نہیں ہے

بمبئی ۴ اگست۔ روضۂ نبوی کے انہدام کے متعلق جو افواہیں پھیلی ہوئی ہیں اس کے بارے میں سلطان ابن سعود کے ایجنٹ متعینہ بمبئی کو ان کی جانب سے مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا ہے۔

روضۂ نبوی کے قبے کو گرا دینے کا جو فتنہ انگیز پروپیگنڈا پھیلایا جا رہا ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ ہم روضۂ نبوی کو جان کے برابر عزیز سمجھتے ہیں۔ براہ کرم اس غلط افواہ کی تردید کر دیجئے۔

ہندوستان

حضور نظام پر حکومت کی نظر عنایت

حیدر آباد کے داخلی امور میں صریح مداخلت

تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی دھمکی

بمبئی ۳ اگست۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حیدر آباد کے متعلق کچھ عرصے جو افواہیں مشہور ہیں وہ اب صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ "انڈین ڈیلی میل" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ۲۳ جولائی کو ریزیڈنٹ مسٹر بادن نے نظام سے تقریباً ۲ گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اور دوسرے دن نظام نے نائب حکومت کے صدر اعظم، صدر المہام المالیات اور دیگر ملازمین کو طلب کیا۔ تمام شہر میں ہر قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جن حلقوں کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ معاملات حکومت سے واقف ہوں گے۔ ان میں نظام اور حکومت ہند کے تعلقات کے متعلق سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔

یہ افواہ نہایت شد و مد کے ساتھ گشت کر رہی ہے کہ ایک نہایت سخت مکتوب شملہ سے محل شاہی میں موصول ہوا ہے جس میں نظام اور ان کے خاص عہدہ داروں کے خلاف بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ الزامات میں عہدوں کا فروخت کرنا۔ رشوت لینا۔ محکمہ عدالت کی خرابی اپنے بھائیوں۔ بیٹوں بہنوں۔ یا جاگذار رئیسوں۔ ماتحت زمینداروں کے ساتھ نظام کا غیر منصفانہ برتاؤ۔ ہندوستان میں اور اسکے باہر مسلمانوں کے پروپیگنڈا پر ریاست کے فنڈ میں سے لاکھوں روپیہ سالانہ کے مصارف اور یورپین افسروں کو علیحدہ رکھنے کی پالیسی کے باعث انتظام ملکی میں نقص واقع ہونا بھی شامل ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے مذکورہ بالا مکتوب میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

(۱) نظام ہمیشہ کیلئے نذروں اور تحائف کا لینا ترک کر دیں۔

(۲) ان متعدد تعلقہ داروں کو قرار واقعی سزا دیجائے جو نظام کے نام سے رعایا پر ظلم کرتے ہیں۔

(۳) باب حکومت کے صدر اعظم۔ صدر المہام مالیات۔ صدر المہام مالگذاری اور ڈائرکٹر جنرل پولیس کے عہدوں پر برطانی افسر متعین کئے جائیں۔

(۴) ماتحت جاگیرداروں اور ان کی ریاستوں کی ساتھ انصاف کیا جائے۔

(۵) ملک کے عام انتظام کیلئے مناسب طریقہ جاری کیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ ۲۰ اگست تک جواب طلب کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت کے مکتوب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر حکومت کی شرائط کو نظام نے اطمینان بخش طریقہ پر پورا نہیں کر دیا تو ریاست کے داخلی معاملات کی مفصل تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا۔

یہ اندازہ کرنا دشوار ہے کہ ان گرما گرم افواہوں میں صداقت کس حد تک ہے۔ مگر اسی قدر دشوار یہ بھی ہے کہ ان مشکلات اور خبروں کی جانب سے لاپرواہی برتی جائے جو آج کل شہر میں موصول ہو رہی ہیں۔ ناظرین کو یہ واقعہ یاد ہوگا کہ گذشتہ موسم گرما میں مسٹر مارٹن دفعتہً اوٹاکمنڈ سے جہاں وہ نظام سے ملاقات کرنے کے بعد شملہ گئے تھے۔ ریزیڈنٹ مذکور شملہ میں نسبتاً طویل قیام کرنے کے بعد اوٹاکمنڈ واپس آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اسوقت سے حکومت ہند اور ریاست میں برابر خط و کتابت ہوتی رہی اور جس مکتوب کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ گویا بالادست طاقت کا آخری فیصلہ ہے۔

دیوان بہادر آر۔ ولا آنگر جو حال ہی میں حیدر آباد میں واپس آئے ہیں انہوں نے گدوال میں رانی گدوال سے ملاقات کی تھی۔ اور یہ اطلاع ملی ہے کہ اس قدیم ریاست کے لئے صوبہ مدراس کے ریڈی حلقوں میں نہایت سخت شورش بپا کی جا رہی ہے۔

صرف خاص (شاہی جاگیروں) کا انتظام بھی نہایت مایوس کن طریق پر ابتر ہے۔ جہاں کے متعلق ایک خاص شکایت یہ ہے کہ عہدہ داران کو مہینوں تک تنخواہیں نہیں ملتی ہیں۔ اور اس طرح رشوتیں لینے میں ہمت افزائی کی جاتی ہے۔

یہ بھی افواہ ہے کہ حکومت نے کسی خاص وزیر کی علیحدگی پر زور دیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل حیدر آباد اپنے دستخط سے ٹائمس لندن کے کالموں میں مسلمانوں کے موافق ایک نہایت قابل اعتراض پروپیگنڈا کر رہا ہے جس میں مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں اور شخصیتوں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے یہ دریافت کیا کہ نظام اس حرکت کو کس طرح برداشت کر رہے ہیں۔ جبکہ مسٹر رگھو بیندر راؤ جیسے افسروں کو ریاست سے نکالا جا رہا ہے۔

بہر حال ایک ہفتہ کے اندر اندر کوئی اور زیادہ واضح اطلاع ضرور موصول ہو جائے گی۔ تمام شہر منتظر ہے کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

حضور نظام کا عزم صمیم

حکومت ہند کا حق مداخلت تسلیم کرنے سے صاف انکار

بمبئی ۵ اگست "انڈین ڈیلی میل" کا نامہ نگار حیدر آباد سے مطلع کرتا ہے کہ حضور نظام نے اپنے صدر المہام سیاسیات کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ حکومت ہند کے مکتوب کے متعلق مصالحانہ پالیسی اختیار کی جائے۔ اور یہ کہہ دیا ہے کہ داخلی معاملات میں برطانی حکومت کے سامنے وہ کسی طرح جواب دہ نہیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر المہام مالیات نے حکومت ہند کی تجاویز کے مقابلہ میں دوسری اصلاحات پیش کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ بدنما طریق پر بالادست حکومت کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے۔ مگر سنا جاتا ہے کہ ریزیڈنٹ نے مطلع کر دیا ہے کہ شملہ میں کسی قسم کی دوسری تجاویز منظور نہ کی جائیں گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جدید اصلاحات شروع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ ایک نیا میڈیکل انسپکٹر جنرل جنگلات پر مقدمہ چلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

مفسدہ پردازی کا نتیجہ

کلکتہ میں مالوی اور مونجے کا داخلہ بند

کلکتہ ۴ اگست ۔ پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت یہ احکام نافذ کئے گئے ہیں کہ وہ ۲ ماہ تک کلکتہ میں داخل نہ ہوں پنڈت مالوی کو یہ حکم ان کے مکان واقع جارج ٹاؤن الہ آباد میں آج سہ پہر کو ملا جبکہ وہ ۷ اگست کو کلکتہ جانے والے تھے ۔ اور یہ ارادہ کرتے تھے کہ بلاسپور ۔ رائے پور ۔ ناگپور اور جبلپور کا دورہ کرتے ہوئے ۱۳ اگست تک الہ آباد واپس آجائیں ۔ ۱۵ اگست کو شملہ جانے کا بھی قصد تھا ۔ نوٹس کا مضمون حسب ذیل ہے

چونکہ یہ بات میرے علم میں لائی گئی ہے کہ تم ۷ اگست ۱۹۲۶ء یا اس کے متصل کسی دوسری تاریخ کو کلکتہ میں داخل ہونے کا قصد کر رہے ہو ۔ اور

کلکتہ کے شہر میں ہندو مسلمانوں کے فرقہ وارانہ جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا امکان ہے کہ تمہاری موجودگی سے شہر کلکتہ میں نقض امن واقع ہو ۔ اور

۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو شہر کلکتہ میں جو فسادات رونما ہوئے تھے ان کے بعد سے تم نے کلکتہ میں ایسی پبلک تقریریں کی ہیں جو مذکورہ بالا اقوام کے جذبات کو بھڑکانے والی تھیں ۔

اور موجودہ حالات میں کلکتہ کے اندر تمہاری موجودگی اور تمہاری تقریریں نقض امن کا موجب ہو سکتی ہیں ۔

اس لئے میں تم کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت کلکتہ میں داخل ہونے یا وہاں رہنے کی ممانعت کرتا ہوں ۔ اور سختی کے ساتھ تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ حکم مذکورہ کی خلاف ورزی نہ کرنا ۔

مالوی جی کا عزم نافرمانی

کلکتہ جانے پر اصرار

الہ آباد ۴ اگست ۔ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت پنڈت مدن موہن مالوی کو جو نوٹس دیا گیا تھا اس کے متعلق انہوں نے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ حکم مذکور ان کی کلکتہ والی تقریروں کی غلط ترجمانی پر مبنی ہے ۔

اس کے بعد پنڈت جی نے کہا کہ ان تقریروں کے متعلق یہ کہنا کہ ان سے کلکتہ کے ہندو مسلمانوں میں تلخ جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا بالکل غلط ہے ۔ اس کے برعکس میرا تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ تقریریں جذبات کو نرم بنانے والی تھیں اور ایک حد تک ان کا یہی اثر بھی ہوا جس سے دونوں قوموں کی وہ مخالفت دب گئی جو بدقسمتی سے اس وقت موجود تھی ۔ مجھے اس خیال پر حیرت ہوتی ہے کہ بحالات موجودہ کلکتہ میں میری موجودگی ۔ اور مختلف جماعتوں کے سامنے میری تقریروں سے نقض امن واقع ہونے کا امکان ہے ۔ کلکتہ میں جو تقریریں میں نے کی تھیں وہ اخبارات میں شائع ہوئی تھیں اور ان کے دیکھنے کے بعد یہ ظاہر ہو جائے گا کہ ان سے اس خیال کی حمایت نہیں ہوتی ہے جو آپ نے قائم کیا ہے ۔ اگر ان تقریروں کی سرکاری رپورٹ جو آپ کے سامنے پیش ہوئی ہے اخبارات کی رپورٹ سے مختلف ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اسے دیکھوں ۔ میں چالیس برس سے پبلک زندگی گزار رہا ہوں ۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ ہر ایسی بات کو جس سے نقض امن واقع ہونے کا اندیشہ ہو یا جو فرقہ وارانہ نزاعات پیدا کر سکتی ہو زبان سے نہ نکالوں لیکن اگر میری تقریریں ایسی ہی تھیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے تو حکومت ہر وقت یہ کر سکتی تھی اور کر سکتی ہے کہ مجھ پر ان کے متعلق مقدمہ چلائے ۔ اگر میں آئندہ بھی کبھی ایسی تقریریں کروں تو بھی حکومت کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ یہی عمل کرے ۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واضعین قوانین کا کبھی ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ ایک مجسٹریٹ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت لوگوں کے حق تقریر و عمل کو اس طرح ضبط کر سکے جیسا کہ آپ نے میرے متعلق کیا ہے ۔ ان حالات کے اندر میں آپ کے حکم کو خلاف قانون وانصاف خیال کرتا ہوں اور آزادی تقریر و عمل کی خاطر اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس حکم کی تعمیل نہ کروں چنانچہ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں پنجاب میل سے ۷ اگست کو کلکتہ پہنچ جاؤنگا ۔ اور برلا پارک بالی گنج میں قیام کرونگا ۔

فرقہ وارانہ تحریکات کے استیصال کی ایک جدید کوشش

مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو کا مشترکہ بیان

مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو نے باہمی مشورہ سے [illegible] ایک مشترکہ بیان تیار کیا تھا اور ہندو مسلمانوں کے سربرآوردہ لیڈروں کے پاس اظہار رائے کے لئے بھیجا گیا تھا ۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو اس مشترکہ اعلان کی ایک نقل ملی ہے جس کی موافقت میں [illegible] نے اظہار رائے کیا ہے ۔

اعلان مذکور کا خلاصہ درج ذیل ہے ۔

آپ حضرات ان خطرات کو ضرور محسوس کرتے ہونگے جو فرقہ وارانہ تحریک کے دور جدید میں ظاہر ہو رہے ہیں ۔ ہماری موجودہ مصیبتوں کی بنا یہ ہے کہ مذہبی اور سیاسی امور کو بلا کسی قسم کے امتیاز کے ایک دوسرے سے ملا دیا گیا ہے ۔ [illegible]

[illegible]

مندرجہ ذیل امور ہماری بنیادی اصول ہیں ۔

(۱) مذہبی خیالات اور اعمال کی کامل آزادی ۔ (۲) دوسروں کے خیالات اور اعمال کی پوری رواداری ۔ (۳) مختلف اقوام اور افراد کے قانونی حقوق کی بنا پر فرقہ وارانہ نزاعات کا قیام ۔

ہماری تجویز یہ ہے کہ ایک نظام کو انڈین نیشنل یونین کہا جائے جس کا فوری مقصد [illegible]

اصولوں سے اتفاق ہو یونین کے ارکان ہو سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ ان کا تعلق کسی فرقہ وارانہ نظام سے نہ ہو ۔ یونین بالکل غیر سیاسی اور غیر جماعتی ہوگی ۔ تاکہ ہر خیال کے لوگ شرکت کر سکیں ۔ جو امور اس وقت مختلف اقوام کے دماغوں میں ہیجان برپا کر رہے ہیں ان کی طرف یونین کا طرز عمل یہ ہوگا کہ ان کا تصفیہ عقل اور انصاف کی بنا پر کیا جائے ۔ اور ہمارا مستقل مقصد یہ ہوگا کہ ہر قسم کی فرقہ بندی کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے ۔ اسکی تفصیلات کا فیصلہ یونین کا ابتدائی جلسہ کرے گا ۔ یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ مشترکہ پورڈ ووٹ کے پرانے خیال کو ابھی تک اچھی طرح عملی جامہ نہیں پہنایا گیا ہے ۔ اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ جو موتمر اتحاد دہلی کی تجویزمیں موجود ہے ۔

لکھنؤ سے ایک نیا انگریزی روزنامہ

لکھنؤ ۳ اگست ۔ مسلمانان لکھنؤ انگریزی کا ایک روزانہ اخبار نکالنے والے ہیں ۔ ایک کمپنی ڈہائی لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم کی جارہی ہے ۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بیس ہزار روپیہ دیں گے ۔ توقع ہے کہ یہ اخبار آئندہ جنوری کی پہلی تاریخ سے جاری ہوگا ۔

انڈین کرنسی کمیشن کی رپورٹ

روپیہ کی قیمت میں اضافہ

شملہ ۴ اگست ۔ آج انڈین کرنسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے ۔ حکومت ہند نے کمیشن کی وہ تجویز منظور کر لی ہے جس میں روپیہ کی شرح ایک شلنگ ۶ پنس کرنے کی سفارش کی گئی ہے کمیشن نے اس پر زور دیا ہے کہ ایک حقیقی معیار زر مقرر کیا جائے ۔ جس سے سونے کے تبادلہ کا معیار مکمل ہو سکے ۔ کمیشن نے ایک سنٹرل ریزرو بینک کے قیام کی سفارش کی ہے جو سکہ کے ضابطہ اور تبادلہ کے کاروبار کا انتظام کرے ۔ اور اس کا صدر دفتر بمبئی میں ہو کمیشن نے اس پر بھی زور دیا ہے کہ چاندی اور نوٹوں کا ایک دوسرے سے تبادلہ ہو سکے ۔ اور دونوں سلاخ کے سونے سے بدلے جاسکیں ۔

سر پرشوتم داس نے اپنے اختلافی نوٹ میں سلاخ کے سونے کو معیار بنانے کی سفارش کو قبول کر لیا ہے بشرطیکہ ہندوستان میں سونے کے استعمال پر اثر نہ پڑے ۔ انہوں نے روپیہ کی شرح ایک شلنگ ۴ پنس مقرر کرنے کی سفارش کی ہے انہوں نے اس پر زور دیا ہے کہ سکہ اور تبادلہ کے انتظام کے متعلق امپیریل بینک آف انڈیا ہی کو اختیارات دیئے جائیں ۔

دارالحکومت

ہندوستان کو ولیعہد افغانستان کا پیغام

ہم ہندوستان کو بہت جلد آزاد دیکھ لینگے

دہلی ۴ اگست ۔ ہدایت اللہ خاں ولیعہد دولت افغانستان پیرس سے کابل جاتے ہوئے کل رات بی بی اینڈ سی آئی میل پر دہلی سے گذرے ۔ ڈاکٹر انصاری ۔ مسٹر آصف علی ۔ مولوی نثار اللہ صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی مسٹر عارف ہسوی سکرٹری کانگریس کمیٹی ان کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر گئے تھے ۔ دہلی کے ہندو مسلمانوں کا کثیر مجمع پلیٹ فارم پر موجود تھا ۔ پٹھانوں کی بھی کافی تعداد تھی اور افغانی سفیر متعینہ دہلی بھی تھے ۔

ٹرین اللہ اکبر کے غلغلہ انداز نعروں کے درمیان ۸ بجے پہنچی ۔ ولیعہد اور ان کے ہمراہیوں کو کثرت سے ہار پہنائے گئے ۔

چونکہ ولیعہد اردو یا انگریزی زبان نہیں جانتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنا مندرجہ ذیل پیغام اپنے پرائیویٹ سکرٹری کے ذریعہ سامعین تک پہنچایا ۔

" آپ حضرات نے میرا اور میرے ہمراہیوں کا جو پرخلوص خیر مقدم کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا ممنون ہوں ۔ میں اور میرے ہم وطن ہمیشہ ہندوستان کی بہتری کیلئے دعا کرتے ہیں اور ہندوستانی بھائیوں کے افغانستان کے ساتھ جو دوستانہ تعلقات ہیں ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ بحیثیت ہمسایہ اور آزاد ہونے کے ہم دعا کرتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان جس مقدس مقصد کے لئے سعی کر رہا ہے وہ اسے کامیابی کے ساتھ حاصل ہو جائے اور مجھے امید ہے کہ ہم بہت جلد ہندوستان کو خود مختار ممالک کی صف میں کھڑا ہوا دیکھ لیں گے ۔ "

ولیعہد موصوف معہ دیگر پچاس افغانی طلباء کے پانچ سال کیلئے پیرس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے تھے ۔ اب دو مہینہ کی طویل تعطیل کے موقع پر معدودے چند دس طلباء کے اپنے وطن آئے ہیں ۔ تعطیل ختم ہونے پر پھر پیرس واپس چلے جائیں گے ۔

عربک اسکول کی ہڑتال

ایک اولڈ بوائے کی گرفتاری اور رہائی

دہلی ۴ اگست ۔ اینگلو عربک کالج کی ہڑتال ہنوز جاری ہے ۔ اونچے درجوں کے تقریباً دو سو طلبا غیر حاضر ہیں ۔ اگرچہ سہ ماہی امتحانات ہو رہے ہیں ۔ مگر طلبا کی اکثریت ان میں شریک نہیں ہوتی ہے ۔

پولیس نے ایک " اولڈ بوائے " مسمی محمد احمد کو اس الزام پر گرفتار کر لیا ہے کہ وہ طلبا کو کالج میں حاضر ہونے سے روک رہے تھے ۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی کے بعد غیر مشروط طور پر محمد احمد صاحب کو رہا کر دیا گیا ہے ۔

ماسٹر فضل الدین صاحب سے سمجھوتہ

دہلی ۵ اگست ۔ موثق ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے ۔ پرنسپل اینگلو عربک کالج اور مجلس انتظامیہ کے ارکان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ جب تک ان کا کوئی دوسرا بہتر جانشین نہ مل جائے موجودہ پرنسپل ہی کام کرتے رہیں گے ۔ امید کی جاتی ہے کہ کل ہڑتال ختم ہو جائے گی ۔

عربک کالج سے دلچسپی رکھنے والوں کا ایک جلسہ

مجلس منتظمہ کے خلاف اظہار ملامت

دہلی ۵ اگست ۔ آج پانچ بجے شام کو شیخ محمد صدیق ایڈووکیٹ کے دفتر میں اینگلو عربک کالج سے دلچسپی رکھنے والوں اور وہاں کے طلباء کے والدین اور سرپرستوں کا ایک جلسہ زیر صدارت شیخ محمد تقی صاحب منعقد ہوا ۔ متعدد تجاویز منظور کی گئیں جن میں مولوی محمد فضل الدین صاحب پرنسپل عربک کالج پر کامل اعتماد کا ووٹ پاس کیا گیا اور انتظامات کی خرابی اور دوسرے انتظامات کی ابتری کا ذمہ دار کالج کی مجلس منتظمہ کو قرار دیا گیا جو پرنسپل کے اختیارات میں مداخلت کرتی رہتی ہے ۔ خان بہادر سید بہاء الدین کے اس طرز عمل پر اظہار ملامت کیا گیا کہ انہوں نے مجلس منتظمہ کی کارروائی کے ساتھ اسکول کے قدیم طلباء کی ہمدردی کا بھی غلط اعلان کر دیا تھا ۔ ایک وفد ترتیب دیا گیا جو ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے مداخلت کرنے کی درخواست کرے گا ۔ مجلس منتظمہ کی اس کارروائی پر بھی اظہار ملامت کیا گیا کہ اس نے ایک پرانے شریف طالب علم کو گرفتار کرا کر اٹھارہ گھنٹے تک بند رکھوایا اور اس پر زور دیا گیا کہ مولوی فضل الدین کو دوبارہ اپنی جگہ پر واپس بلا لیا جائے ۔

ہڑتال کا اطمینان بخش انجام

دہلی ۵ اگست عربک کالج کی ہڑتال ختم ہوگئی طلبا کے مطالبات بڑی حد تک منظور کر لئے گئے ۔ پرنسپل کالج کو واپس بلا لیا گیا ۔ آج شام کو مجلس منتظمہ کا جلسہ منعقد ہوگا جس میں تفصیلات کا فیصلہ کیا جائے گا ۔

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ کمیشن معقول دی جائے گی ۔
(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

حوادث و احکام

یہ کالم ایک عرصہ تک موقوف رہا کیونکہ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب حجاز تشریف لیگئے تھے ۔ مگر ناظرین الجمعیۃ کا اصرار ہے کہ اس مفید سلسلہ کو دوبارہ جاری کیا جائے اس لئے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار و قائم مقام ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ہم اس کالم کو پھر شروع کرتے ہیں ۔

کتاب النکاح
کفاءۃ

استفتاء

ایک مطلقہ عورت نے عدت شرعیہ کے بعد ایک شخص سے نکاح کیا ۔ نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت حاملہ ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ حمل سابقہ نکاح کے زمانہ میں قرار پایا تھا یا ایام عدت میں اس کے علاوہ منکوحہ اور ناکح غیر کفو ہیں ۔ ان دونوں صورتوں میں نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

الجواب

غیر کفو ہونے سے نکاح باطل نہیں ہوتا ہے باقی رہا ۔ اگر نکاح عدت کے اندر ہوا ہو تو دوبارہ بعد وضع حمل عقد نکاح ہونا چاہیئے ۔

عورت سے دریافت کیا جائے کہ جب وہ مطلقہ ہوئی تو اس کے بعد حیض آیا یا نہیں ۔ اور حیض آنے کے کتنے ماہ بعد نکاح ہوا ہے ۔ اگر تین حیض ہونے کے بعد نکاح ہوا ہے تو ٹھیک بعد عدت نکاح ہوا ہو تو اس صورت میں تجدید نکاح کی حاجت نہ ہوگی ۔ بہرحال تحقیق کرنی چاہیئے ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ
آداب مسجد

استفتاء

اگر مسجد میں یا اس کے باہر کوئی مسلمان قرآن شریف یا اس کا ترجمہ یا تفسیر یا حدیث یا اس کا ترجمہ زور زور سے پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اسے ایسا کرنے سے روکے اور مارنے پر آمادہ ہو تو ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے ؟

الجواب

کسی شخص کو قرآن شریف یا اس کے ترجمہ یا حدیث شریف یا اس کے ترجمہ کے پڑھنے یا سنانے سے منع کرنا یا اسکو مارنا سخت گناہ ہے ۔ الا منع ہے ۔ خواہ مسجد کے اندر ہو یا باہر لیکن اگر مسجد میں زور زور سے ایسے وقت میں پڑھتا ہو جبکہ کچھ لوگ نماز فرض یا نفل پڑھ رہے ہوں تو منع کرنے والا گنہگار نہیں ہے ۔ اور ایسے وقت میں زور زور سے پڑھنا چاہیئے ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

کتاب الطلاق

استفتاء

زید کا نکاح فاطمہ سے ہوا ۔ ایک عرصہ تک دونوں میں زن و شوہر کے تعلقات قائم رہے اور دو لڑکے بھی ہوئے ۔ ایک بات پر دونوں میں نااتفاقی ہوگئی اور زید نے اپنے اعزا کے سامنے فاطمہ کو طلاق دیدی ۔ فاطمہ نے اس خبر کو زید کے اعزا سے سنا اور بارہ تیرہ سال تک دونوں ایک دوسرے سے نہ ملے اب زید فاطمہ سے ملنا چاہتا ہے ۔ اس باب میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

الجواب

صورت مسئلہ اگر حقیقتاً وہی ہے جو سوال میں درج ہے تو فاطمہ کو ایک طلاق ہوگئی اور زید کو موقع تھا کہ عدت کے اندر رجعت کر لیتا لیکن جبکہ اب بارہ تیرہ سال ہوگئے اور زید کی خواہش فاطمہ کو رکھنے کی ہے تو پھر اب فاطمہ کا نکاح زید سے دوبارہ پڑھوانا چاہیئے ۔

بغیر نکاح زید کے لئے فاطمہ حلال نہ ہوگی فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

کتاب الیمین والنذور
کفارہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کو عرصہ قریب ایک سال کے گذرا کہ وہ توبہ کر چکا تھا ۔ اور یوں معمولی طریقہ سے نہیں بلکہ کلام پاک سر پر رکھکر کے اور اسکی قسم کھا کر اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہ میں اب آج سے توبہ کرتا ہوں کہ جتنے افعال بد ہیں ان سے بچوں گا مگر اتفاق وقت کہ وہ ایک روز اپنی تمام باتوں کو فراموش کر کے فعل ناجائز کا مرتکب ہو گیا لوگوں کا خیال ہے کہ زید کو دوبارہ اسلام لانے کی ضرورت ہے اور کفارہ دینا چاہیئے ۔ احادیث صحیحہ اور فرقان مجید نے اس کے لئے کیا احکام صادر کئے ہیں ۔ اور کفارہ اس کو کتنا اور کیا دینا چاہیئے اور دوبارہ اسلام لانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے ۔

الجواب

زید کو چاہیئے کہ صدق دل سے توبہ کرے ۔

اگر اس نے شرعی قسم کھائی تھی ۔ اور اس کے خلاف کیا تو اسکو چاہیئے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے ۔ یا دس مسکین کو کپڑا پہننے کے لئے دے دیں ۔

اور اگر بسبب افلاس اس کی صلاحیت نہ ہو تو تین دن روزہ رکھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کر لے ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

کتاب الطلاق
تحریری طلاق

استفتاء

ایک شخص نے اپنی عورت کو بذریعہ خط تحریر کر کے طلاق دیدی ہے ۔ اور اس خط کا اعلان بھی ہو چکا ہے ۔ شریعت کا کیا حکم ہے ؟

الجواب

طلاق بالکتابت بھی واقع ہوتی ہے ۔ فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں یہ مسئلہ درج ہے لیکن اگر شوہر سے بجبر تحریر لکھوائی گئی ہو ، اور شوہر نے زبان سے طلاق نہ دی ہو بلکہ طلاق نامہ کاغذ پر صرف لکھ دیا ہو تو اس جبری تحریر سے طلاق واقع نہ ہوگی ۔

کتب فقہ میں یہ سب باتیں بصراحت موجود ہیں ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

مراسلت

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

صوبہ سندھ میں نو مسلم کانفرنس کا عظیم الشان اجتماع

نو مسلمانان صوبہ سندھ کراچی نے ایک نو مسلم کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو ۱۸ ، ۱۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو شہر کراچی میں عظیم الشان پیمانہ پر مجتمع ہوگی ۔ اس بے نظیر اجتماع سے صوبہ سندھ سے بمبئی پریزیڈنسی تک اشاعت اسلام کی ایک لہر پیدا کیجائے گی اور تبلیغ کے کام کو ان مقامات میں وسیع پیمانہ پر شروع کیا جائیگا ۔ اس کانفرنس کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ارتداد کی زہریلی ہوا سے بچایا جائے ۔ غیر مسلم حلقہ میں اشاعت اسلام کیجائے اور نو مسلم حضرات کی تعلیم اور قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے ۔ یہ کانفرنس سندھ میں اپنی نوعیت کی سب سے پہلی اور اہم کانفرنس ہوگی جس میں خاص طور پر جدید الاسلام اور تمام فدایان توحید کو شرکت کی غرض سے بلایا گیا ہے نیز فرقہ ہائے اسلام کے ہر طبقہ خیال کے علماء کرام فدایان قوم و ملت ہندوستان و پنجاب سے مدعو کئے گئے ہیں ۔ لہٰذا تبلیغ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب اور اسلام کی ترقی کے خواہش مند اس کانفرنس میں ضرور شرکت فرماویں کیونکہ کانفرنس کی کامیابی احباب کی تشریف آوری پر منحصر ہے ۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا ۔ آنے والے احباب اپنی آمد کی اطلاع ۱۰ ستمبر تک دیدیں ۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہوں :-

شیخ عبدالمجید سکرٹری استقبالیہ کمیٹی دفتر اخبار الوحید شہر کراچی

خوبصورت شہری گھڑیاں

نمبر ۱ نمبر ۲ نمبر ۳ نمبر ۴

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پائدار وقت دینے میں بے مثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ گارنٹی دس سال ۔ نشہ و بکس مفت قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں

ملنے کا پتہ ۔ بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ لودیانہ

برٹش انڈیا۔ برہمان وسیلن گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲

مرد و زن شوق سے استعمال کرتے ہین
پانچ منٹ مین جوانی کی بہار پاتے ہین

خضاب شباب

(سفید بالونکو سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم و چکنا کرنے کی اکسیر)
معزز حضرات اور ایڈیٹر صاحبان اخبارات و دیگر اشخاص کے سرٹیفکیٹ ریویو و تعریف کردہ شدہ سب سے اعلی اور ارزان خضاب قیمت فی پیکیٹ بمعہ برش صرف ۹ر نو آنہ محصولڈاک ۴ر

اکسیر حیات
(بخار طحال وورم جگر کی دوا)
فصلی بخار یکترہ تجاری جو تھیا بلهریا کا لا آزار اور طحال وغیرہ کی شرطیہ دوا ایک ہفتہ ذو میں بخار موقوف ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ

تریاق سوزاک
(تقطیر البول سوزش زخم وقرحہ کی دوا)
پیشاب کے ساتھ مواد و خون کا جانا اور زخم کے کاٹتا چبک مارنا وغیرہ تکالیفونکو فوراً دفع کرنیوالی تیر بہدف دوا قیمت فی شیشی عہر ایک روپیہ چار آنہ

جوہر شہادتی
[illegible]

تریاق ضیق النفس
[illegible]

طلاء مردانگی
[illegible]

تریاق بواسیر
(خونی و بادی بواسیر کی دوا)
[illegible]

ملنے کا پتہ
پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ ڈاکخانہ بڑا بازار کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا
[illegible]

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ عنابی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر لینے کو چاہتا ہے صحت میں سرکاری استمبولی کی مہر تصدیق لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لایق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۱۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ عنابی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ عنابی چکنا ہے۔ قیمت ۰-۸-۶ مصارف بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۶ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری
رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول [illegible]

[illegible]

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

[illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
[illegible]

(۲) الجمال والکمال
[illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین
[illegible]

نمک سعیدی

[illegible]
حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ
المشتہر:۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عمدہ پسند بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے مانند ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سیلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر دوا سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ۱ اور فی درجن [illegible] علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر
ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

ڈاکٹر
ایس کے برمن کی
دوا ہے

جسکو فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانین محفوظ رہتی ہین

فصلی بخار وطحال کی دوا

بخار کا "ملک الموت" ہے
اسکے فائدے کیا ہین؟
یمن چار خوراک مین ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے پہلے دن کے پینے سے خون کا زہر جاتا ہے۔ اور مسبر تر و تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہو جاتا ہے
باری کا بخار یکترہ تجاری اور جو تھیا اسی کے اقوام مین سے ہین بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بیانظیر دوا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۱۰ر دس آنہ محصول ڈاک ۵ر
بڑی شیشی عہ ایک روپیہ ڈاک محصول ۸ر آٹھ آنہ

داد کا مرہم

[illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن ہیڈ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر اودھے سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

[illegible]

اگر جب اعلان مفید ثابت ہو۔ اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیں

چار قیمتی تحفے

سرمہ اکسیر چشم
[illegible]
حب مراد
[illegible]
بال صفا پوڈر
[illegible]
عروس جمال
[illegible]

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ
[illegible]

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

تو ہمارے پشتہا پشت کے تیر بہدف نسخے آزمایئے جن کی ملک نے تعریف کی ہے۔ ہمارے تجربات عرب عدن افریقہ امریکہ تک مشہور ہیں۔

طلاء لطف زندگی

اس طلے سے مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عشق ہو جاتا ہے نہایت ملذذ ہے قوت باہ بھی بیحد پیدا کرتا ہے۔ گھنٹوں لطف اٹھایئے فی شیشی تین ماشہ ایک روپیہ (عہ)

حب کمر کس

ہماری عجیب و غریب کس بل بڑھانے والی گولیاں واقعی کمر کس ثابت ہوتی ہیں۔ لذت و رکاوٹ پیدا کرتی ہیں ایکمرتبہ کھاکر بہار دیکھئے فی شیشی ۱۲ عدد ۱۲ر علاوہ محصول + پتہ:
حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی فراشخانہ

الخلیل کا دور جدید

اخبار "الخلیل" بجنور یوپی کئی ماہ سے ایریں تھا بحمد للہ کہ اب مستقل انتظام و کافی سرمایہ سے پھر آب و تاب کیساتھ جاری ہو گیا ہے اور باوجود ضخامت ۸ صفحہ اور بہتر کاغذ و مضامین کے قیمت سالانہ [illegible]
[illegible]
مینجر "الخلیل" بجنور یوپی

ڈھائی آنہ یا دس پیسہ ماہوار

[illegible]
مینجر رسالہ "تفریح" قاضی اسٹریٹ بجنور (یوپی)

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم شنبہ ۴ر صفر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۴ر اگست ۱۹۲۶ء	نمبر ۱۲

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے بارہویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اس کے بعد رئیس وفد مصری نے کھڑے ہو کر ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس پر شیخ رشید رضا اور شیخ عبد اللہ بن بلیہد نے انکا شکریہ ادا کیا اور مصری قوم کو مبارکباد دی۔

مولانا محمد علی۔ میں ایک محکوم قوم کی جانب سے معزز وفد مصری کو خیر مقدم کے چند کلمے کہنا چاہتا ہوں۔ ہم انہیں مرحبا کہتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہی مقصد یعنی آزادی اسلام کے لیے متفق ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ مصر کو تو تمام عالم انسانی کی آزادی سے گہرا ربط ہے۔ قرآن کریم میں موسیٰ اور فرعون کے قصے سے زیادہ اور کسی کا ذکر نہیں آیا ہے اور چونکہ کتاب اللہ میں اساطیر الاولین کے قصے نہیں ہو سکتے کہ ان میں لوگوں کے لیے کوئی خاص عبرت پوشیدہ ہو۔ اس لیے ظاہر ہے کہ اس قصہ کو اسی لیے بار بار دہرایا گیا ہے کہ وہ دراصل حریت اور استبداد کی کشمکش کا ایک عبرت انگیز قصہ ہے۔ پس ہم مسلمان جو اس بیت الحرام کے گرد آزاد ہو کر جمع ہونا چاہتے ہیں۔ یہ تمنا رکھتے ہیں کہ ہمارے مصری بھائی بھی اس کام میں ہماری مدد کریں۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کے نقش قدم پر چلیں۔ نہ کہ فرعون و رعمسیس کے۔

اس کے بعد جنرل سکرٹری نے ایوان کو توجہ دلائی کہ مجلس وضع نظام اساسی کو پہلے دستور العمل مرتب کر لینا چاہیے تاکہ افغانی یمنی۔ ترکی۔ اور مصری وفود اس پر غور کر کے رائے دے سکیں۔ مگر شیخ رشید رضا نے کہا کہ مجلس اقتراحات کے بغیر مجلس وضع نظام کا جلسہ نہیں ہو سکتا۔

ابو زید۔ شیخ عبد اللہ بن بلیہد فرماتے ہیں کہ اختتام موتمر کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔ نیز مجلس اقتراحات کو لازم ہے کہ وہ اہمیت کے اعتبار سے معاملات کی ترتیب کو پیش نظر رکھے۔ اور بلا وجہ وقت کو ضائع نہ کرے۔

بہجت البیطار نے اس رائے کی مخالفت کی مگر صدر نے کہا کہ تاریخ اختتام کی تعیین کے لیے محرک صاحب کو اپنی تجویز تحریری طور پر مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کرنی چاہیے۔ چنانچہ ایوان نے اسے منظور کر لیا۔ اور صدر نے التوائے اجلاس کا اعلان کیا تاکہ ماتحت مجلسیں اپنا کام پورا کریں۔

تیرھواں اجلاس

۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ موتمر اسلامی کا تیرھواں اجلاس منعقد ہوا۔ اور ابتدائی کارروائی کے بعد شیخ ابن بلیہد کی تحریک اور شیخ حمد الخطیب کی تائید سے حسب ذیل تجویز پیش ہوئی۔

چونکہ نظام کا اقتضا یہ ہے کہ ایام موتمر مقرر کر دیے جائیں۔ اور اسکے افتتاح کی طرح اختتام کی تاریخ بھی معلوم ہو اور چونکہ کام کو جلدی انجام دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے لیے ایک مدت متعین کر دی جائے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اختتام موتمر کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔

تمام امور میں دو اصول کا لحاظ رکھنا چاہیے ایک یہ کہ زیادہ اہم چیزوں کو کم اہم چیزوں پر مقدم رکھا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ ایسی ہی تجویزیں منظور کرنی چاہئیں جن کو ہم عملی جامہ پہنا سکیں۔

اس پر امین الحسینی نے تجویز کی کہ ۲۴ر ذی الحجہ کا دن مقرر کر دیا جائے۔ سید رشید رضا نے ۲۶ تاریخ پیش کی۔ مگر شیخ طاہر الیاس کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے یہ غیر متعلق بحث چھیڑ دی کہ موتمر کو اختتام موتمر سے پہلے شاہ حجاز کی اس تقریر کا جواب دینا چاہیے۔ اور وفد روسی کے پاسپورٹوں پر دستخط کرانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ملک سے انگریزی قنصل کا پاسپورٹ لیکر آئے تھے۔ مگر انگریزی جاسوسوں کی نگاہیں برابر ہمارا تعاقب کر رہی ہیں۔ مصر میں انگریزی قنصل نے ہمارے پاسپورٹوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا جس سے ہم حج سے محروم رہ گئے۔ اور اب پھر اسی طرح انکار کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ بیت الحرام کا راستہ روکنا نہیں ہے؟ حاضرین نے کہا کہ یہ بات موضوع سے خارج ہے۔ مگر طاہر الیاس نے پھر اصرار کرتے ہوئے کہا کہ یہ موضوع سے اس طرح متعلق ہے کہ اگر ہمارے پاسپورٹوں پر دستخط ہو گئے تو ہم یہاں ایک مہینہ اور ٹھہر سکتے ہیں ورنہ ہمیں تھوڑے ہی دن بعد یہاں سے چلا جانا پڑے گا۔

حاضرین نے پھر کہا کہ یہ موضوع سے باہر ہے۔ مگر طاہر الیاس نے کہا کہ حج کے راستوں کو صاف کرنا اور موانع دور کرنا آپ کا فرض ہے۔ پھر یہ میرا مطالبہ موضوع بحث سے خارج کیسے ہو سکتا ہے۔ اس پر شیخ ظواہری نے ان کو یقین دلایا کہ مصر ان کے راستہ میں ہر طرح کی آسانیاں پیدا کرنے کے لیے تیار ہے۔ آخر صدر نے حاضرین کو اصل تجویز کی طرف توجہ دلائی۔ اور بالاتفاق طے ہوا کہ ۲۴ر ذی الحجہ کو موتمر ختم ہو جائے۔

اس کے بعد سکرٹری نے کھڑے ہو کر مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تجویز پیش کی جس کے موئدین میں۔ سید سلیمان ندوی شعیب قریشی۔ موسیٰ جار اللہ صدر وفد روسی۔ صدر وفد افغان۔ اور صدر وفد روسی شامل تھے اور جمہوریہ ترکیہ کے نمایندے نے اس پر یہ لکھ دیا تھا کہ اس تجویز کو علماء کی مجلس کے سامنے پیش کر دینا زیادہ بہتر ہوگا۔ اصل تجویز کے الفاظ یہ ہیں۔

چونکہ حجاز ایک مقدس دینی مرکز ہے۔ جہاں ہر سال دنیا کے ہر حصے سے مسلمان آتے ہیں۔ لہذا موتمر تجویز کرتی ہے کہ مسلمانوں کو اس میں اپنے اپنے مختلف مذاہب اور عقائد کے مطابق فرائض و مناسک ادا کرنے کا حق دیا جائے۔ اور کسی شخص کو مجبور نہ کیا جائے کہ وہ اپنے مذہب کی کسی بات کو چھوڑ دے یا دوسرے مذہبوں کی کوئی ایسی بات مان لے جو اس کے مذہب میں نہ ہو۔ البتہ کسی کو یہ حق نہ ہو کہ امت کے پچھلے بزرگوں اور سرداروں پر لعن کرے۔ یا کوئی ایسا فعل کرے جس سے دوسروں کے جذبات کو صدمہ پہنچے۔ رہا اس امر کا فیصلہ کہ فلاں بات مذہب کے مطابق ہے اور فلاں نہیں ہے۔ سو یہ خود اسی مذہب کے علماء کا کام ہے نہ کہ دوسروں کا۔

شیخ ابن بلیہد۔ (ترجمہ) ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس شہر میں ہر شخص کو کتاب اللہ، سنت رسول۔ اور طریقہ سلف صالح کے مطابق اعتقاد صحیح کے اظہار میں آزادی حاصل ہونی چاہیے اور ہم اس بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کی کتب فقہ میں جو مناسک منصوص ہیں ان کی ادائیگی میں بھی لوگوں کو آزاد ہونا چاہیے مگر جو بات شرع کے خلاف ہے اس سے ہم موافقت نہیں کر سکتے۔ جو شخص کوئی شرعی حجت لے کر آئے اس کے آگے ہم جھک جائیں گے لیکن اگر کوئی ہمارے سامنے شرع کے خلاف کوئی نیا دین پیش کرے اس کے آگے ہم نہیں جھک سکتے۔

محمد علی۔ آرڈر، آرڈر، جناب صدر قاعدہ یہ ہے کہ پہلے محرک کی تقریر ہو اور اس کے بعد جو چاہے بولے۔

مولانا کفایت اللہ۔ اے بزرگان کرام! میں آپ حضرات کے سامنے جو تجویز پیش کر رہا ہوں وہ مسلمانوں کے ان حقوق کی رعایت پر مبنی ہے جن کی حفاظت ضروری ہے۔ اگر حجاز وطنی حیثیت سے حجازیوں کا ہے تو مسلمانوں کا قبلہ ہونے

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھیے)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اعتدال طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہوانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت بیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ہو۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ ترو تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوای اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار یا ناکارہ سے تارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو کم سنی کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس لاکر زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے نامردی جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ جڑ سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔

قیمت ۱۰ خوراک ۲ر محصول ۴ر بیس خوراک ۳ر محصول ۶ر چالیس خوراک ۵ر محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار رہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو سستی ہو کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۶ر محصول ۶ر درجہ عام ۳ر محصول ۶ر

چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۸ر محصول ۱۰ر ۴۰ خوراک سفوف مع طلا درجہ عام ۶ر محصول ۱۰ر

حبوب حیرت امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا دو اثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ ذرا بھی کمزوری محسوس ہو جبتک ترشی نہ کھائیے انزال نہ ہو۔ قیمت فی درجن ۱ر دو درجن ۲ر پانچ درجن ۵ر محصول ۴ر

سگریٹ بنانیکی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے ایک بچہ بھی بآسانی ایک گھنٹہ میں بیکھوں سگریٹ بنا سکتا ہے حجم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونے کے باعث جیب میں بھی رکھی جا سکتی ہے۔ بہت جلد منگائیے۔ قیمت فی مشین صرف ۱ر علاوہ محصول۔

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے فی درجن اعلیٰ قسم ۔۔۔ درجہ دوم ۔۔۔

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط ۔۔۔

بالکل ارزاں ناول

ملکہ الحمرا ۔۔۔ ۔۔۔

مفت

مختلف شہروں کے ارد و پڑھے اصحاب۔ گھڑی ساز تاجر کتب۔ جنرل مرچنٹ۔ عطار اور دوا فروشوں کے پچاس مکمل اور صحیح پتے بھیجنے پر ایک عمدہ سلور گولڈ کی انگوٹھی مفت۔ پتے ایسی جگہ کے ہونے چاہئیں۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

جائز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات پر آپ کی نگاہ ۔۔۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے ۔۔۔ قیمت ۔۔۔ جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ بنگش دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر قلم سے بمع اعراب کے نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی ۔۔۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ ۔۔۔ قیمت ۔۔۔

وعدہ۔ کتاب گر حسب اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائینگے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

سرحد، ماورائے سرحد اور بلوچستان کا واحد اخبار، ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

ہفتہ وار "ترجمان سرحد"

جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ "تنظیم" امرتسر نہایت آب و تاب کے ساتھ راولپنڈی سے شایع ہو رہا ہے۔ اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کیساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کر کے اُسے دیگر صوبجات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ نکتہ چینی کرنا جملہ سرکاری محکموں کی اصلاح قانون جرائم سرحدی دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ، مقامی مجالس خود اختیاری میں طریقہ انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی ماورائے سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پرزور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اسکا خاص نصب العین ہے۔ "ترجمان سرحد" مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے ارتفاع کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اسکے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔

"ترجمان سرحد" کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں باخبر اور ثقہ نامہ نگاروں اور دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت منیجر (ترجمان سرحد) سے کرنی چاہیے۔ چندہ سالانہ صرف للعہ ششماہی ۲ر۔ امراء سے سالانہ عنہ اور والیان ریاست سے ۔۔۔

منیجر "ترجمان سرحد" راولپنڈی

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱ر۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ اہرسین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

(مجبوب المطابع دہلی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی ۔۔۔ دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۴ر صفر ۱۳۴۵ھ ہجری

مسائل حجاز اور زمیندار کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۴)

افسوس ہے کہ یہ بحث بہت زیادہ طویل ہوگئی اور اس کے باعث بہت سے اہم مسائل رہ گئے جن کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت تھی۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ مسئلہ حجاز کے متعلق ایک ایسا صحیح اور واضح مسلک مسلمانان ہند کے سامنے پیش کردیں جس پر سب مسلمان متفق ہوسکیں اور یہ حالت بحران جو آج کل مختلف الخیال طبقوں پر طاری ہے، کسی طرح دور ہوجائے۔ اسلئے اگر ہم ان تمام شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لئے جو ہمارے مسلک کے متعلق عدم تعمق کی بنا پر بعض لوگوں کو پیدا ہوگئے ہیں، ذرا اطناب سے کام لیں تو اس پر قارئین کرام کو بے صبر نہ ہوجانا چاہئے۔

ہم کو نجدیوں کے جس طرز عمل پر سب سے زیادہ اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے رائے لئے بغیر محض اپنے فرقہ کے عقائد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہی بہت سے مقابر وآثار کو گرادیا۔ اس سے بجا طور پر یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہر فرقہ کا یہی دستور العمل ہوجائے کہ وہ غلبہ حاصل کرنے کے بعد دوسرے فرقوں کے مذاہب کی کوئی رعایت نہ کرے تو حجاز کی سرزمین مختلف فرقوں اور ملتوں کی کشمکش کے لئے وقف ہوجائے گی اور ہمیشہ وہاں کشت وخون کا بازار گرم رہیگا۔ یہی خیال تھا جس کی بنا پر ہم نے اپنے معزز ہمعصر سے سوال کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کے حسن کعبہ قبلہ کا تخیل لغو ہے اور اسلام کے مختلف العقائد فرقوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں ہونی چاہئے تو کیا آپ کے نزدیک حرمین شریفین کسی ایک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟ اور کیا حرمین میں اجرائے شریعت کے معنی یہ ہیں کہ ایک فرقہ جو ان پر قابض ہو وہ اپنے مخصوص عقائد کو دوسرے مسلمانوں پر جبراً نافذ کردے؟ اس سوال کا معقول جواب صرف یہی ہوسکتا تھا کہ "نہیں، ایسا نہیں ہے" مگر ہمارا ہمعصر اس کے جواب میں کہتا ہے کہ

"یہ تمام سوالات لغو ہیں، بالکل لغو ہیں، باوجود ادعائے عقل وتعمق وعلم اور باوجود ادعائے حفظ مراتب وترتیب نظر وتوازن دماغ لغو ہیں۔ ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ہر فرقہ کے لئے دستور العمل عہد خلافت راشدہ اور اجتہادات ائمہ اربعہ ہے اس کے ماتحت ہر فرقہ وہاں جو چاہے کرے۔ جب وہ اس دستور عمل سے باہر ہوگا اس وقت مسلمانوں کا فرض ہوگا کہ وہ اس کے خلاف اٹھیں اور اسے مٹا دیں۔"

جہاں تک تخیل کا تعلق ہے، یہ خیال نہایت مبارک ہے کہ مسلمانوں کا دستور العمل عہد خلافت راشدہ ہو۔ مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ وہ مبارک دور آج پھر زندہ ہوجائے۔ مگر شاید ہمارے ہمعصر نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ تمام خلفائے راشدین یا ان میں سے کسی ایک خلیفۂ راشد کی پیروی پر تو خوشی سے متفق ہوسکتے ہیں، لیکن صرف انہی کی پیروی کرنے اور ان کے سوا کسی اور کی پیروی نہ کرنے پر مشکل سے اتفاق ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اہل تشیع سے یہ کہنا کہ تم صرف حضرت علی کی پیروی کرو اور ان ائمہ کی پیروی نہ کرو جنہیں تم معصوم سمجھتے ہو ایک لغو بات ہے۔ اسی طرح صوفیا کے گروہ سے یہ کہنا کہ تم صرف خلفائے راشدین کی پیروی کرو اور اپنے طریقہ کے بزرگوں کی پیروی نہ کرو کسی طرح مفید نہیں ہوسکتا۔ یہی حال دوسرے فرقوں کا بھی ہے۔ ہر فرقہ کتاب وسنت کی انہی تعبیرات کو صحیح سمجھتا ہے جو اس کے بانی نے پیش کی ہیں اور انہی تعبیرات کے مطابق عمل کرنا وہ اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کرنا کہ سلف صالح میں سے کون اتباع کے قابل ہے اور کون نہیں ہے، ہر فرقہ کا خود اپنا کام ہے۔ دوسرے فرقے انہیں مشورہ دے سکتے ہیں، ان کی اصلاح خیال کی کوشش کرسکتے ہیں، انہیں اپنے نقطۂ نظر کے مطابق صحیح تعلیم دے سکتے ہیں۔ مگر ان پر جبر نہیں کرسکتے۔

زمیندار ہم سے کہتا ہے کہ کسی نجدی نے اس وقت تک کسی غیر نجدی کو حرم میں جانے سے نہیں روکا نہ کسی کو حنبلیت کے اختیار پر مجبور کیا ہے۔ مگر یہاں سوال واقعہ کا نہیں بلکہ اصول کا ہے۔ اگر نجدی دوسروں کے مذہب کی پرواہ کئے بغیر خود اپنے عقیدہ کے مطابق قبے توڑ سکتے ہیں تو کیا عجب ہے کہ کل ان کا مذہبی استبداد انہیں اس سے بھی کچھ زیادہ کرنے پر آمادہ کردے۔ غیر نجدیوں کے ساتھ اس سال مکے میں جو سلوک انہوں نے کیا ہے اور جس طرح اپنے فرقہ کے سواد دوسرے مسلمانوں کو علی الاعلان کافر سمجھا ہے اس کی شکایت صرف عوام ہی کو نہیں بلکہ شیخ ظواہری جیسے وسیع النظر عالم کو بھی کرنی پڑی ہے۔ چنانچہ موتمر اسلامی میں حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کے ریزولیوشن پر انہوں نے جو تقریر کی ہے اس کا موضوع ہی یہ تھا۔ پھر اگر ہم اس فتنہ کے اٹھنے سے پہلے اس کے سدباب کی کوشش کرنی چاہتے ہیں تو ہم کیا غلطی کرتے ہیں؟

اب ہم اس سب سے بڑے اعتراض کی طرف توجہ کرتے ہیں جو ہمارے مسلک پر کیا جاتا ہے۔ زمیندار اور اس کے ہم خیال حضرات سمجھتے ہیں کہ ہم سرے سے اصلاح ہی کے مخالف ہیں اور رواداری ومسالمت کے پردہ میں ان بدعات وخرافات کی حمایت کررہے ہیں جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہیں۔ لیکن ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ اصلاح امت کے متعلق ہمارے جذبات ان سے کہیں زیادہ قوی ہیں، بدعات وخرافات سے ہماری دشمنی ان سے بدرجہا زیادہ سخت ہے، غیر شرعی مراسم اور غیر منصوص عقائد کو ہم ان سے ہزار درجہ زیادہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، مگر اصلاح کے عملی طریقوں کے متعلق ہمارے خیالات ان سے بالکل مختلف ہیں اور ہمارے لئے اصلاح کے ان طفلانہ اور سطحی طریقوں سے اتفاق کرنا مشکل ہے جو اسلام کے بعض نادان دوستوں نے اختیار کئے ہیں۔

جو لوگ تمام مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتے ہیں اور اس اختلاف وانتشار سے بیزار ہیں، وہ ایک خدا ایک رسول اور ایک کتاب پر ایمان رکھنے والی قوم میں برپا ہے، ان کے تخیل کی خوبی اور ارادہ بہتری کا ہمیں دل سے اعتراف ہے۔ آج ایک اسلام کو بہت سے اسلاموں میں منقسم دیکھ کر کون مسلمان ہے جس کے دل کو صدمہ نہ ہوگا؟ جس قوم کو اللہ نے وحدانیت اور توحید کی مکمل تعلیم دی تھی اس میں کثرت کے یہ جلوے دیکھنے سے کس مسلمان کا دل خوش ہوسکتا ہے؟ جس دین نے چند سادہ عقائد اور چند سادہ اعمال کو پیش کرکے نجات کی سیدھی راہ دکھائی تھی اس میں فلسفیانہ موشگافیوں اور جاہلانہ بدعات وخرافات کے یہ مظاہرے دیکھکر کس مسلمان کو تکلیف نہ ہوگی؟ لیکن یہ خرابیاں جو صدیوں سے مسلمانوں کے دل ودماغ میں گھر کرگئی ہیں، اتنی کمزور نہیں ہیں کہ انہیں تلوار کی نوک سے کھرچ پھینکا جائے یا کدال پھاوڑوں سے ڈھا دیا جائے۔ تم لوگ امت کی اصلاح کا دعویٰ لیکر کھڑے ہوئے ہو مگر حال یہ ہے کہ تمہاری زبان میں بچھو کا سا زہر بھرا ہے، تمہاری طبیعت میں مقناطیسی کشش کے بجائے آتشیں شرارے بھرے ہوئے ہیں اور تمہارے ہاتھ جوڑنے کے بجائے توڑنے کے کام پر مستعد ہیں۔ تم جن کی اصلاح کرنا چاہتے ہو انہیں کافر، مشرک، پیر پرست، تعزیہ پرست، قبر پرست، بدعتی جیسے خطابوں سے یاد کرتے ہو اور پھر امید کرتے ہو کہ وہ تمہارے پیغام کو سن لیں گے۔ تم جن متفرق گلوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتے ہو ان کے ساتھ رعایت وملاطفت کا سلوک کرنے کے بجائے سختی ودرشتی کا طریقہ اختیار کرتے ہو اور امید رکھتے ہو کہ وہ تمہارے گرد جمع ہوجائیں گے۔ تم لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہو مگر تمہارا سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ ان کے عمیق مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچا کر اور ان کے عقائد کے سب سے زیادہ نازک حصہ پر تیشہ چلا کر انہیں برگشتہ کردیتے ہو، اور پھر بھی یہ توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری تعلیمات کو خوشی سے قبول کرلیں گے۔ تم نے اصلاح کے کام کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ کسی کو کافر ومشرک کہدیا اور اس کی اصلاح ہوگئی۔ کسی عمارت کو ڈھا دیا اور بس بدعات وخرافات کا استیصال ہوگیا، کسی کے مقتداؤں اور بزرگوں کو گالیاں دیدیں اور بس تبلیغ حق کا فرض ادا ہوگیا، کسی کے بدعاتانہ اعمال کا مضحکہ اڑادیا اور گویا ضلالت وگمراہی کا سارا طلسم ٹوٹ کر رہ گیا۔ حالانکہ ان طریقوں سے درحقیقت اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔

مصلح کا کام ایک سنگتراش یا ایک معمار کا سا نہیں ہوتا بلکہ اس کی فطرت خود مادر فطرت کی طبیعت کے مشابہ ہوتی ہے جس طرح مادر فطرت ایک قطرہ کو سالہا سال تک اپنی آغوش میں تربیت دیکر گوہر آبدار بنا دیتی ہے۔ اسی طرح ایک مصلح بھی گمراہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے عمل اور اپنی زندگی سے برسوں تعلیم دیکر ان کی طبیعتوں کی ایسی اصلاح کردیتا ہے کہ ان میں خود ایک روشنی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ حق کو باطل سے اور ضلالت کو ہدایت سے خود ممتاز کرلیتے ہیں۔ حضور سرور دوعالم کی زندگی کو دیکھو۔ اگر آپ عرب کے جاہل بدویوں کو گالیاں دیکر انہیں برا بھلا کہکر، انہیں تلوار کے زور سے دباکر اسلام کا حلقہ بگوش بناتے تو کہاں ان میں یہ صلاحیت پیدا ہوسکتی تھی کہ وہ تمام دنیا میں نور عرفان کی شمع ہدایت لیکر پھیل جاتے اور تاریک سے تاریک گوشوں میں اسلام کی روشنی پھیلاتے؟ کہاں ان میں وہ مکارم اخلاق، وہ فیاضی وشجاعت کے جوہر، وہ نظافت وپاک نفسی کے اوصاف پیدا ہوسکتے تھے جن کا نمونہ پیش کرکے انہوں نے تمام دنیا کے نظام اخلاق ودیانت میں انقلاب برپا کردیا؟ کیا ایک زہر بھری زبان اور ایک خون آلود تلوار درشت خوئی کی تعلیم سے قوم میں ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی ابن ابی طالب جیسے لوگ پیدا ہوسکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ صرف حضور کی پاک زندگی اور مصلحانہ تعلیم کا نتیجہ تھا جس کے روحانی اثرات صدیاں گذر جانے کے بعد بھی اتنے قوی ہیں کہ سید جمال الدین، شیخ سنوسی اور محمود الحسن جیسے لوگ پیدا کرسکتے ہیں۔ پس اگر تمہیں اصلاح کرنی ہے، دنیا سے بدعت وضلالت کا کھوج مٹانا ہے اور شریعت مطہرۂ اسلام کو از سر نو زندہ کرنا ہے تو گردنیں کاٹنے والی تلوار اور اینٹ پتھر توڑنے والے آلات کو پھینکدو، دلوں میں چبھنے والی زبان کو نرم کرو اور اپنی زبان اپنے عمل اور اپنی زندگی میں اس آفتاب ہدایت کا پرتو پیدا کرو جس نے رحمۃ للعالمین بنکر دنیا کو خدا پرستی اور نیک کرداری کا سبق پڑھایا تھا۔

مالوی جی کی شاندار فتح

ہر ہندوستانی کو یہ دیکھکر بے انتہا خوشی ہوگی کہ مالوی جی نے جس جرأت کے ساتھ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے احکام کی خلاف ورزی کا اعلان کیا تھا اس میں وہ کامیاب ہوگئے۔ اور کلکتہ میں نہ صرف داخل ہوکر بلکہ آزادی کے ساتھ تقریر کرکے انھوں نے حکومت کو ایسی فاش شکست دی جو یقیناً ارباب حکومت کے لئے بہت شرمناک ہے۔ ہم نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ مالوی جی جیسا کہنہ مشق سیاسی لیڈر اس وقت تک حکومت کے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا جب تک اسے اپنی طاقت پر پورا بھروسہ نہ ہو۔ چنانچہ اب مالوی جی کے فاتحانہ داخلہ سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی ہے کہ ہندو قوم کے لیڈر نے مسلمانوں سے لڑتے لڑتے حکومت سے جنگ کرنے کی طاقت بھی اپنے اندر پیدا کرلی ہے، اور خود حکومت بھی اس کی قوت سے اتنی مرعوب ہوچکی ہے کہ وہ دیسی علانیہ خلاف ورزی احکام کے باوجود اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرسکتی۔ یہ ایسی بات ہے جس پر ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ اگرچہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں مالوی جی کی سرگرمیوں سے بعض شکایتیں بھی ہیں لیکن ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہم بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں کہ ہندوستان کے ایک سپوت کو اللہ نے اتنی قوت دیدی ہے کہ وہ حکومت برطانیہ جیسی زبردست سلطنت کو اسقدر ذلیل شکست دے سکتا ہے۔

کلکتہ کے مجسٹریٹ نے اس صریح خلاف ورزی قانون پر جس طرح ڈرتے ڈرتے مالوی جی کے خلاف سمن جاری کئے ہیں ان سے حکومت کی اور بھی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ معمولی حالات میں ایسی خلاف ورزی کا نتیجہ صرف یہی ہوسکتا تھا کہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے مالوی جی کو روک دیا جاتا اور وہ پابدست وگرے دست بدست وگرے واپس کردیے جاتے لیکن ان کے علی الاعلان شہر میں داخل ہوجانے اور تقریر کرنے کے بعد بھی انہیں گرفتار نکرنا بلکہ نہایت معمولی طریقہ سے مقدمہ چلا دینا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ حکومت ان سے پوری طرح مرعوب ہوچکی ہے۔ یہ ایک

معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس سے بڑے بڑے نتائج مترتب ہوسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت میں قوت کے آگے جھک جانے کی پوری صلاحیت موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص حکومت کا سر جھکانا چاہتا ہو تو وہ بھی مالوی کی طرح قوت پیدا کرکے اس میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اس سے امید ہوتی ہے کہ اگر مسلمان قوت پیدا کرلیں تو وہ بھی حکومت کو اسی طرح مرعوب کرسکتے ہیں اس سے سبق ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص شکھٹن کرے۔ مہابیرول بنائے۔ فساد برپا کرائے۔ اور جنگ وجدل کی روح پیدا کرے تو وہ حکومت کے قوانین وضوابط کی گرفت سے آزاد ہوجاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ مالوی جی کی اس فتح اور حکومت کی شکست فاش میں ہمارے لئے بہت کچھ سبق موجود ہیں جن سے ہمارے لیڈروں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ہم پیشینگوئی کرتے ہیں کہ اس قسم کے دوچار واقعات پیش آنے کے بعد سرکاری احکام کی قدر وقیمت مقرر کرنے کے لیے ایک جدید معیار وضع کرنا پڑے گا۔ اور قانون شکنی جس کا خواب ہندوستان کے سیاسی لیڈر عرصہ سے دیکھ رہے ہیں اتنی مشکل نہ رہے گی۔ جتنی اب تک سمجھی جارہی تھی۔

مسجدوں کے سامنے باجہ کا مسئلہ

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کے مسئلہ پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان کا ہندو اخبارات میں معترفانہ استعجاب کے ساتھ خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ خواجہ صاحب کی اس صاف گوئی نے ہمارے ہندو بھائیوں پر کوئی مفید اثر پیدا کرنے کے بجائے الٹا اثر پیدا کیا ہے۔ ان کا یہ اعلان درحقیقت اس بات کا ثبوت تھا کہ ایک مسلمان کٹر مسلمان ہونے کے باوجود اتنا صاف گو ہوتا ہے کہ اپنی قوم کو جو غلطی کرتے دیکھتا ہے اس پر صاف ٹوک دیتا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہندو لیڈر بھی اتنی جرأت دکھاتے کہ ان کی قوم جو غلطی کررہی ہے اسے ٹوک دیتے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ ایک عیار شاطر کی طرح خواجہ کی اس صاف گوئی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کررہے ہیں اور ان کے حلقوں سے یہ آواز بلند ہورہی ہے کہ جب خواجہ حسن نظامی جیسے لوگ مسلمانوں کے اس ایجی ٹیشن کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ تو ہندو اس کے جواز کے قائل نہیں ہوسکتے۔" واقعہ یہ ہے کہ جس طرح باجہ روکنے پر مسلمانوں کا اصرار غیر معقول ہے اسی طرح باجہ بجانے پر ہندوؤں کا اصرار بھی غیر معقول ہے۔ جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ ہندوؤں کو مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کا کوئی حق نہیں ہے اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بجانا ہندوؤں کا فرض ہے اس مسئلہ پر ہندو مسلمانوں میں جو کشمکش برپا ہے وہ اسی انتہا پسندانہ انکار واصرار پر مبنی ہے۔ اور اس کا حل صرف یہی ہوسکتا ہے کہ مسلمان اپنی پوزیشن پر غور کرکے اپنے اصرار کو کم کریں اور ہندو اپنی پوزیشن پر غور کرکے اپنے اصرار کو کم کریں۔ خواجہ صاحب نے اپنے اس فرض کو انجام دیدیا۔ مگر ہندو لیڈر اور اخبار نویس اپنے فرض کو بھول گئے۔ اسکا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے پا اثر آدمیوں کے لیے اس قسم کی صاف گوئی مشکل ہوجائیگی اور انہیں سکوت مصلحت آمیز کا قائل ہونا پڑے گا۔

ہندوؤں کا یہ کہنا صحیح نہیں ہوسکتا کہ جب خواجہ صاحب جیسے لوگ اس ایجی ٹیشن کو ناجائز قرار دیتے ہیں تو ہندوؤں کے لیے اس کے جواز کا قائل ہونا مشکل ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی یہ رائے اس لیے پیش نہیں کی ہے کہ ہندو اس ایجی ٹیشن کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ کریں بلکہ درحقیقت انہوں نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دینے کی کوشش کی ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجا روکنے پر انہیں اس حد تک اصرار نہ کرنا چاہیئے جس سے امن وامان میں خلل واقع ہو اور قومی ترقی کی کوششوں کو نقصان پہنچے پس اگر ہندوؤں کے دماغوں میں صحیح مقدمات سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ہو تو انہیں خواجہ صاحب کے اس طرز عمل کی رہنمائی میں یہ غور کرنا چاہیئے کہ آیا ہندوؤں کے لیے بھی باجہ بجانے پر اس حد تک اصرار کرنا جائز ہے یا نہیں۔ کہ اس کی خاطر ملک اور قوم کی فلاح وبہبود کو قربان کردیا جائے۔ کاش وہ اس حقیقت کو سمجھتے اور باجہ کے متعلق اس بیکار کشمکش کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے۔

بقیہ صفحہ اوّل

کی حیثیت سے تمام مسلمانوں کا ہے اور عام اسلامی حقوق میں حجازی اور غیر حجازی مسلمان ایک درجہ پر ہیں۔ پس جب تک حجاز مسلمانوں کا دینی قبلہ ہے، یہاں لوگوں کے لیے اداے فرائض ومناسک میں کوئی سختی نہ ہونی چاہیئے۔ اور انہیں اپنے مذاہب ومعتقدات دینی کے مطابق اعمال میں آزاد ہونا چاہیئے۔ لہذا میں یہ تجویز اس امید پر پیش کرتا ہوں کہ اس میں کسی تشریح یا ترمیم کی ضرورت نہ ہوگی۔

الظواہری (صدر وفد مصری)۔ اس موضوع میں مجھے چند کلمے عرض کرنے کی اجازت دیجیئے۔ یہ ایسا اہم مسئلہ ہے جو دلوں میں عناد ومخالفت کی آگ بھڑکا سکتا ہے، لہذا میں نہیں چاہتا کہ اس میں محض کثرت رائے سے فیصلہ کردیا جائے۔ بلکہ میری خواہش ہے کہ باہمی تبادلہ خیال کے بعد ایسی قرارداد منظور کی جائے جس سے دلوں میں کوئی وجہ شکایت پیدا نہ ہونے پائے۔ اس لیے میں تھوڑے اطناب سے کام لوں گا۔

آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس امت کو جس چیز نے ہلاک کیا ہے وہ اختلافی مسائل ہی ہیں۔ ہر مدعی سمجھتا ہے کہ وہی بہترین متقی ہے۔ اور اسی کا عمل کتاب اللہ وسنت رسول کے مطابق ہے۔ کتاب اللہ صاف عربی زبان میں اتری ہے۔ مگر اس کی صفائی ووضاحت کے باوجود اس میں بہت سے احتمالات پیدا ہوگئے۔ اور انہی سے اختلافات کی بنیاد پڑی۔ ان میں سے اکثر اختلافات نے زمانہ قدیم ہی سے مسلمانوں پر مصیبتیں نازل کی ہیں اور بسا اوقات سیاست دینی نے بھی ان میں اپنا کام کیا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اس زمانہ کو نہیں بھولا ہے جب معتزلہ اور اشاعرہ وغیرہ فرقے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہورہے تھے۔ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے تھے۔ اور باہم جنگ وپیکار میں منہمک تھے۔ جو شخص تاریخ اسلامی سے تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ ان آپس کی مخالفتوں اور ان کے نتائج سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ افسوس کہ فرقوں کے اس اختلاف نے مسلمانوں میں تفرقہ کی وہ آگ بھڑکائی کہ ان کا تمام شیرازہ منتشر ہوگیا۔ اور وہ ایسی بری حالت کو پہنچ گئے جس سے دشمن ہنستے اور دوست روتے۔ آپ لوگ ناراض نہ ہوں میں صاف کہتا ہوں کہ نجدیوں کے متعلق (جنہیں ہم قابل احترام سمجھتے اور متبع کتاب وسنت خیال کرتے ہیں) ہم نے بارہا سنا ہے کہ وہ ہمیں فلاں فلاں بات میں کافر قرار دیتے ہیں۔ ہم اس کی صفائی چاہتے ہیں تاکہ ہم اسکے بعد آپس میں بھائی بھائی ہوجائیں اور ہمارے اندر علمی ومذہبی اختلافات گھر نہ کرنے پائیں آپ چاہتے ہیں کہ اتفاق کے ساتھ کام کریں۔ مگر یہ اس کے بغیر نہیں ہوسکتا کہ رواداری کا سلوک کیا جائے۔ اور ہر شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جعفر منصور نے جب تمام لوگوں کو موطا امام مالک کے اتباع پر جمع کرنا چاہا اور امام مالک کی رائے لی تو آپ نے فرمایا کہ خلیفہ کو اپنی اس رائے سے رجوع کرلینا چاہیئے اور لوگوں کو رائے واجتہاد کے معاملہ میں آزاد چھوڑ دینا چاہیے۔ دیکھیے امام مالک کو خودانانیت اور اثر واقتدار کی خواہش نے مغلوب نہ کیا اور انہوں نے اپنے اعتقاد میں لوگوں کو آزاد چھوڑ دینے پر زور دیا کیونکہ اصحاب رسول اللہ ہر شہر میں پہنچے تھے۔ اور لوگوں نے ان سے اکتساب علم کیا تھا۔ پس ضلالت سے ہدایت کے ممتاز ہوجانے کے بعد دین میں اکراہ نہیں ہوسکتا مجھے قول بالاجماع سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اجماع حجج اربعہ میں سے ایک حجت ہے۔

مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ مگر یہ حماقت بہت قدیم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن العاص کو حکم تسلیم کیا تھا تو بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں ہے اور تم نے غیر اللہ کو حکم تسلیم کرلیا ہے لہذا تم نے کفر کیا جس سے تمہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ اور دوبارہ اسلام لانا چاہیئے۔ اس انتہا پسندی کو دیکھیے کہ مسلمانوں نے یہ کیسا الزام تراش لیا تھا۔ تاریخ آپ کے سامنے ہے جس وقت مسلمانوں کے لشکر اللہ کے نور سے اندلس اور افریقہ اور ایشیا کو فتح کرتے جارہے تھے اسی وقت انھوں نے آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کردیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ فتوحات اسلام کی بڑھتی ہوئی موجیں رک گئیں۔ آپ کو مسلمانوں کی ذلت وپستی کا کوئی سبب اسکے سوا نہیں ملیگا کہ وہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جس نے ایسا ایسا کہا وہ کافر ہوگیا۔ دوسرا کہتا ہے کہ جس نے مومن کو کافر کہا وہ کافر ہوگیا۔ اس طرح گویا تمام مسلمان کافر ہوگئے۔ نعوذ باللہ من ھذا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میں اللہ کا واسطہ دیکر آپ سے کہتا ہوں کہ اس نہایت اچھی تجویز کو قبول کیجیئے۔ اور اپنے ان اختلافات کی ایک حد مقرر کیجیئے۔

عبدالرحمٰن سلام۔ میں تفصیلات میں نہیں پڑتا کیونکہ ہم میں سے اکثر انسے واقف ہی ہیں۔ ہم کو اس وقت جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ اللہ کے اس قول کی طرف رجوع ہے کہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم اور فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

کشاف الدین۔ برادران محترم! میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں مگر میری رائے یہ ہے کہ اس میں سے دو لفظ نکالدیے جائیں۔ ایک "اختلاف عقائد" کا لفظ کہ اعتقاد میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اور قرارداد میں ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے اختلافات کا مسئلہ علم کلام سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق علماء نے فیصلہ کیا تھا کہ جو علم کلام میں مشغول ہو اس کا نام علماء سے خارج کردیا گیا۔ دوسرا امت کے پچھلے بزرگوں اور سرداروں پر لعن کرنے کا فقرہ کہ اس سے بعض مسلمانوں کیطرف سوء ظن کا پہلو نکلتا ہے۔ استاذ ظواہری نے بھی بلا ارادہ حضرت علی کے واقعہ کی طرف جو اشارہ کیا ہے وہ بھی ایک حیثیت سے مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ اس قسم کی تلمیحات ایسے مجمع کے لیے سزاوار نہیں ہیں۔

محمد الدنی۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس تجویز سے یہ مناقشات کیوں پیدا ہوگئے۔ اسے ایک علمی مجلس کے سپرد کیجیئے۔ اور خود دوسرے مفید کاموں پر اکتفا کیجیئے۔

حافظ وہبہ۔ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ بلاد اسلام میں بدعات وخرافات کا بڑا زور ہوگیا ہے اور علماء اس کی سخت شکایت کرتے ہیں۔ اب ان بدعات سے یہ مقدس ملک جو مہبط وحی الٰہی ہے پاک ہوگیا ہے۔ جب میں ہندوستان میں تھا تو اکثر ان بدعات پر نکتہ چینی کیا کرتا تھا جن کی مجھے پانچویں صدی کے متاخرین تک کی کتابوں میں بھی کوئی اصلیت نظر نہیں آتی۔ وہاں مجھ سے کہا جاتا تھا کہ یہ سب حرمین میں بھی ہیں اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے اعمال سے کسی طرح چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ یہ کہنا کہ مذہبی آزادی ان کے استیصال سے روکتی ہے میری نظر میں اسلام کے ساتھ خیانت عظمیٰ ہے یہ میرا آج کا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ اسوقت سے میں اس پر قائم ہوں جب ازہر میں تعلیم پاتا تھا۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ان بلاد مقدسہ میں ایک دینی حکومت قائم ہوگئی ہے جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر عمل کرتی ہے اور بدعات وخرافات کے خلاف جہاد کرتی ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ بعض باتیں جو جہلا سے سرزد ہوتی ہیں کسی طرح اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی اجازت دیجائے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ان بلاد مقدسہ کو بدعات وخرافات سے پاک کرنے کے وجوب میں متفق ہیں۔ ان منکرات پر احتساب کرنے کا کام علماء کے سپرد کرنا چاہیئے۔ نہ جہلا وسفہا کے۔ اور اس خیال سے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ علمائے نجد اپنی رائے کو دوسروں پر جبراً نافذ کرتے ہیں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلامی حکومتوں کی جانب سے بھی یہاں علماء موجود ہوں اور وہ علمائے نجد کے ساتھ ملکر کام کریں پس جب علماء کہیں کہ یہ ممنوع ہے اور یہ مشروع یہ جائز ہے اور یہ مکروہ تو حکومت ان کے فیصلہ کو نافذ کرے۔ اس طرح حکومت ان کی خادم اور ان کے فیصلہ کو نافذ کرنے والی قوت ہوگی۔ اور اس طرح کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہوگا کہ یہ بات صرف اہل نجد یا اہل ہند یا اہل مصر کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس تجویز کو ایک دوسری جماعت کے سپرد کردیا جائے جس میں وہ تمام علماء شریک ہوں جو یہاں موجود ہیں۔ تاکہ کوئی بات ایسی نہ ہونے پائے جس سے لوگوں کو شکایت کا موقع ہو۔

(باقی)

اقتباسات

غازی عبدالکریم کے بھائی کا پیغام

مجاہدین شام کے نام

شرق اردن سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ غازی عبدالکریم کے چھوٹے بھائی امیر محمد الصغیر کی جانب سے ایک بلیغ اعلان مسلم جبل الدروز اور شام میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں مغرب اقصےٰ کی جنگ کے حقیقی حالات بیان کر کے یقین دلایا گیا ہے کہ آگ ابھی بجھی نہیں ہے اور نہ بجھ سکتی ہے۔ انہوں نے شامیوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا بہادرانہ جہاد برابر جاری رکھیں کامیابی کا وقت قریب آن لگا ہے۔ (الشوریٰ)

موتمر اسلامی کا خاتمہ اور وفود کی روانگی

۱۶ جولائی کو بروز دوشنبہ موتمر اسلامی کے اجلاس ختم ہوئے اور اختتام کی تقریب میں سلطان ابن سعود نے تمام وفود کو دعوت دی۔ کھانا کھا لینے کے بعد سلطان کی جانب سے حافظ وہبہ نے تبریک و تشکر کی تقریر کی۔ اور مہمانوں کی جانب سے علامہ سید رشید رضا نے مناسب جواب دیا۔ اس کے بعد سلطان نے اپنے ارشادات سے حاضرین کو محظوظ فرمایا جن میں اتباع کتاب و سنت کی تلقین اور اتحاد و اتفاق کی ترغیب تھی۔

دوشنبہ کی رات کو وفد ترکی۔ وفد افغانی۔ وفد فلسطینی اور وفد شامی کے بعض ارکان مکہ معظمہ سے جدہ روانہ ہو گئے۔ سہ شنبہ کی صبح کو وفد جمعیت العلماء ہند اور وفد مجلس خلافت مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ وفد مصری بھی اسی دن جدہ سے قاہرہ واپس گیا۔ (ام القریٰ)

یمن اور نجد کے تعلقات درست کرنے کی کوشش

مسئلہ عرب سے دلچسپی لینے والوں میں اس بات کا بڑا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ کہیں عرب کے دو بڑے اور جلیل القدر سرداروں (امام یحییٰ اور ابن سعود) میں اختلاف پیدا نہ ہو جائے۔ اس لئے ان کی ایک جماعت نے تہیہ کیا ہے کہ ان دونوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کر کے دوستانہ تعلقات کو استوار کیا جائے اس مقصد کے لئے ایک وفد گذشتہ سہ شنبہ (۲ جولائی) کو صنعا کی جانب روانہ ہوا ہے۔ جو مشہور عالم احمد زکی پاشا اور شرق اردن کے سابق وزیر داخلہ نبیہ بک العظمہ سے مرکب ہے۔ قاہرہ کے اسٹیشن پر علامہ عبدالعزیز الثعالبی احمد حلمی پاشا ناظر حجاز ریلوے۔ اور سید امین حسینی مفتی عام حضرموت نے ان حضرات وافدین کی مشایعت کی۔ (الشوریٰ)

مکہ معظمہ میں ترکی سفیر

محرم کے پہلے ہفتہ میں صاحب السعادۃ محمود ندیم بے سابق والی یمن مکہ معظمہ میں وارد ہوئے۔ جمہوریہ ترکیہ کی جانب سے حجاز میں جو سفارت مقرر ہوئی ہے اس کے آپ ناظم ہیں۔ سفیر صاحب تقریباً پندرہ روز میں جدہ پہنچ جائیں گے۔

ورود کے دوسرے دن محمود ندیم بے سے سلطان ابن سعود کی ملاقات ہوئی۔ (ام القریٰ)

بلدیہ مکہ کی اصلاح

بلدیہ مکہ کے نقائص کو دیکھتے ہوئے یہ حکم صادر کیا گیا ہے کہ اس مجلس کو توڑ کر مجلس الشوریٰ الاہلی ایک جدید انتخاب کرے۔ چنانچہ اس انتخاب کے مطابق شیخ عبدالوہاب نائب الحرم مجلس بلدیہ کے صدر منتخب کئے گئے۔ اور چند لوگ رکن نامزد کئے گئے۔ (ام القریٰ)

خبر قیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

دروزیوں کا مصمم فیصلہ

شام کی آزادی کے بغیر صلح نہیں ہو سکتی

بیت المقدس ۶ اگست معتبر ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ جبل دروز نے شامی قبائل کی ایک نمائندہ مجلس منعقد کر کے سلطان الاطرش کو دوبارہ جہاد شام کا لیڈر مقرر کر دیا اور انہیں یہ احکامات دیدئے کہ جب تک کہ شام کی آزادی حاصل نہ ہو جائے وہ برابر فرانسیسیوں سے جنگ کرتے رہیں۔

تمام قبائل ایسے شرائط صلح کو منظور کر لینے پر رضا مند ہو گئے ہیں جو ایک طرف تو شام میں دستوری حکومت قائم کر سکیں اور دوسری طرف ملک کے اندر فرانسیسی مفاد کی ایسی تعریف کر سکیں جس سے دروزیوں کی حقیقی آزادی قائم رہ سکے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے قبائل حوران نے درعا کی فرانسیسی چھاؤنی پر کامیاب حملہ کیا۔

جہاد شام کی مسرت انگیز اطلاعات

مجاہدین کی قوت روز بروز بڑھ رہی ہے

اسکندریہ۔ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام کی تحریک جہاد کا خاتمہ ہوتا تو درکنار اسے کافی ترقی ہو رہی ہے۔ مجاہدین کا انتظام اور زیادہ مستحکم ہو گیا ہے اور پانچوں قبائل زرقیوں کے لیڈر متفق ہو گئے ہیں سلطان الاطرش پاشا جو تمام لیڈروں کے سردار ہیں ان مواقع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور فرانسیسی مستقر پر اچانک حملے کر رہے ہیں۔ انہوں نے دیسی عورتوں اور بچوں کو اندرون ملک میں ریگستان پہنچا دیا ہے۔ جہاں وہ فرانسیسیوں کی دستبرد سے باہر ہیں اطلاع ملی ہے کہ مجاہدین کے پاس ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کا مکمل انتظام ہے گذشتہ ہفتہ میں فرانسیسیوں نے تین دیہات پر نہایت سخت گولہ باری کی۔ کنوؤں کو تباہ کر دیا۔ اور سینکڑوں باشندوں کو اسیران جنگ کی حیثیت سے دمشق لے گئے۔ (الگلشمین)

ترکی

ترکی اور مجلس اقوام

انگورہ ۹ اگست۔ ترکی حکومت جرمنی کی تائید سے اس امر پر غور کر رہی ہے کہ وہ جمعیۃ اقوام کی رکن ہو جائے۔

روس ترکی کے ممبر ہونے کا مخالف ہے اور اس پر زور دے رہا ہے کہ ترکی کو بحالات موجودہ مغربی یورپ سے وابستہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جمعیۃ اقوام کی پوزیشن اس وقت بہت نازک ہے۔

ہندوستان

کوائف حیدرآباد

انڈین ڈیلی میل کی افواہیں

بمبئی ۷ اگست انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد دکن اطلاع دیتا ہے کہ جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے سر علی امام کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا اور انہیں عہدہ قبول کرنے کی دعوت دی گئی لیکن سر علی امام نے اس کے جواب میں کہا کہ میں معذور ہوں نواب سالار جنگ اور مہاراجہ کشن پرشاد کو بھی اہم عہدے پیش کئے گئے لیکن انہوں نے بھی انکار کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سابق یورپین عہدیداران ریاست کو جو ہندوستان کے دیگر مقامات پر ملازم ہیں تار دیے گئے ہیں صورت حال میں ابھی کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

بمبئی ۷ اگست۔ انڈین ڈیلی میل گورنمنٹ نظام کی کمیونک پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دوستانہ مشورہ کو منظور کر لیا گیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو اختلافات تھے وہ طے ہو گئے۔

حیدرآباد کے متعلق ایک غلط بیانی کی تردید

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان

دہلی ۹ اگست خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو حال ہی میں حیدرآباد سے واپس آئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ملاقات کی اور فرمایا کہ ۲۳ جولائی کو جبکہ مسٹر بارٹن ریزیڈنٹ نے حکومت ہند کا مراسلہ حضور نظام کو دیا تھا میں خود حیدرآباد میں موجود تھا در میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مکتوب مذکور میں اسلام یا اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی ذکر نہیں تھا جیسا کہ ۳ اگست کے انڈین ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے مکتوب میں ریاست کے خالص داخلی معاملات کے متعلق حکومت ہند کی بعض تجاویز اور مطالبات تھے۔

مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر جو ایجی ٹیشن کیا جا رہا ہے اسکے متعلق سوال کرنے پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ وہ ناجائز ہے فائدہ اور مسلمانان ہند کے لئے مضر ہے۔ میں نے اس موضوع کے متعلق ہندوستان کے مسلمان لیڈروں کو جن میں سر عبدالرحیم بھی شامل ہیں ایک گشتی چٹھی بھیجی تھی۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ سوائے ایک جواب کے جو انبالہ سے موصول ہوا ہے ہر لیڈر اس ایجی ٹیشن کے خلاف ہے۔ میں مکہ سے مسلمان لیڈروں کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں جس کے بعد میں اخباروں جلسوں اور دیگر ذرائع سے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنا کر اس ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کی جدوجہد کروں گا۔

حکومت دکن کا سرکاری کمیونک

حیدرآباد کے متعلق غلط افواہوں کی تردید

سکندرآباد ۹ اگست حضور نظام کی حکومت اور حکومت ہند کے موجودہ تعلقات کے متعلق اخبارات میں جو بیان شائع ہوا ہے اس کے بارہ میں حضور نظام کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

حکومت ہند اور حکومت نظام کے موجودہ تعلقات کے متعلق بعض متوحش اور بے بنیاد افواہیں اڑائی گئی ہیں جن میں بعض ہندوستان کے متعدد اخبارات میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب خیال کیا جاتا ہے کہ ان افواہوں کی تردید کر دی جائے جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ صحیح واقعہ صرف یہ ہے کہ چونکہ حکومت نظام کے بعض شعبے اصلاح و ترقی کے محتاج تھے حکومت ہند نے حکومت نظام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور اپنا دوستانہ مشورہ پیش کیا ہے۔ اس موضوع پر حکومت نظام خود کچھ عرصہ سے متوجہ تھی اور ضروری تدابیر بھی زیر غور ہیں جو بہت جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

سر تیج بہادر سپرو حیدرآباد میں

بمبئی ۶ اگست۔ سر تیج بہادر سپرو کسی قانونی کام پر ۱۵ اگست کو حیدرآباد روانہ ہونگے۔ اس ماہ کے آخر میں وہ بمبئی اور پونا بھی جائیں گے۔

ڈاکٹر منجے کا سکوت!

ناگپور ۹ اگست۔ کلکتہ میں داخل نہ ہونے کے متعلق ڈاکٹر منجے پر دفعہ ۱۴۴ کا جو حکم نافذ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں انہوں نے کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

مالوی جی کی قانون شکنی

کلکتہ میں فاتحانہ داخلہ

کلکتہ ۷ اگست۔ مالوی جی باؤڑا پہنچ کر موٹر میں کلکتہ روانہ ہوگئے

کسی شخص کو کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کا حکم دے اور وہ شخص اس کی خلاف ورزی کرے جس سے انسانی جانوں کو نقصان پہنچنے یا تلف ہونے کا اندیشہ ہو یا کسی فساد کے وقوع پذیر ہونے کا خطرہ ہو تو اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔ اس دفعہ کے ساتھ مزید تشریح یہ بھی کر دی گئی ہے کہ یہ امر لازم نہیں کہ اس قسم کی خلاف ورزی کرنے والا نقصان پہنچانے کا ارادہ بھی رکھتا ہو (الجمعیۃ)

پیر غلام مجدد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

ساڑھے چار سو روپیہ جرمانہ

سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد (سندھ) نے پیر غلام مجدد سرہندی ساکن مٹیاری کے مقدمہ میں فیصلہ سنا دیا۔ ملزم کو زیر دفعات ۳۴۲ و ۳۲۳ تعزیرات ہند مبلغ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی مجسٹریٹ نے بیانات استغاثہ دیتے ہوئے شہادت صفائی کا اعتبار نہیں کیا اور کہا کہ یہ محض طرفداری ہے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد خاں پولیسمین گیا اور اس نے جا کر زیادتی کا برتاؤ کیا بعض بد مست بانوں نے احتجاج کیا اور شور مچایا شور وغل کی آواز سنکر پیر صاحب بیدار ہو گئے۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ اور رات کو غیر وقت ان کی زمین پر آنے کی خطا پر پولیس والے کے ہاتھ پاؤں بندھوا دئے مستغیث نے کچھ قصور ضرور کیا جس کی وجہ سے وہ مصیبت میں مبتلا ہوا۔ لیکن چونکہ خود پیر صاحب کو کسی نے مار پیٹ نہیں کیا تھا اسلئے وہ اس معاملہ میں حفاظت خود اختیاری کی صفائی

دار الحکومت

مسجد خانم والی کا مقدمہ

دہلی ۷ اگست۔ آج خانم والی مسجد کے مقدمہ کی تاریخ تھی مگر چونکہ مجسٹریٹ صاحب نہیں آئے تھے اس لئے مقدمہ ۲۷ اگست کے واسطے ملتوی کر دیا گیا۔ صفائی کی طرف سے ۱۲۸ گواہوں کی اجازت طلب کی گئی تھی مگر سنا جاتا ہے کہ صرف ۱۸ گواہوں کی اجازت دی گئی ہے۔

لوٹن سنگھ کو سزا

دہلی ۹ اگست۔ لوٹن سنگھ کو جس پر زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مقدمہ چل رہا تھا ۱۵ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی تین ماہ قید سخت کی سزا دیدی گئی۔

ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۹ اگست۔ حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ جو دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت چل رہا ہے آج پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ ملزم کی طرف سے امام سید احمد، ایس ایم عبداللہ، حاجی عبدالرزاق۔ اخلاق احمد اور مولوی مظہر الدین (ایڈیٹر الامان) بطور گواہان صفائی پیش ہوئے جنہوں نے بالاتفاق بیان کیا کہ ملزم نے ہمیشہ قیام امن کی کوشش کی ہے۔ نہ کہ نقص امن کی۔ جرح کے جواب میں تمام گواہان نے بیان کیا کہ اگر ہندی اردو کے تمام اخبارات بند کر دئے جائیں تو یہ موجودہ شورہ شر بالکل رفع ہو جائے۔ انہوں نے ”خونخوار بھیڑیا“ اور ”لفنگا“ دو لفظوں کو غیر مہذب اور فحش بتایا جسے ان کے خیال میں مبلغ کو استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ان کے بیانات کے ختم ہونے کے بعد بقیہ کارروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

دھلی میں بردہ فروشی

دہلی ۱۰ اگست۔ کل کھاری باولی میں دو ہندوؤں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک عورت کو بیس روپے میں فروخت کیا تھا۔ عورت بھی گرفتار کر لی گئی ہے۔ تفتیش ہو رہی ہے۔

قصابوں کی ہڑتال ختم ہو گئی

دہلی ۱۰ اگست۔ میونسپل کمیٹی دہلی اور شہر کے قصابوں کے درمیان اول الذکر کی بعض سخت پابندیوں کی بنا پر کشمکش پیدا ہو گئی تھی چنانچہ قصابوں نے ۷ اگست سے ۹ اگست تک ہڑتال جاری رکھی۔ اب ہڑتال کھل گئی ہے اور سنا جاتا ہے کہ میونسپلٹی نے قصابوں کے مطالبات منظور کر لئے ہیں اور ان پابندیوں کا نفاذ نہیں کیا ہے۔

رجسٹرار جامعہ ملیہ کا اعلان

رجسٹرار صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے ۱۰ تاریخ کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ۱۶ اگست کو کھل جائیگا لہٰذا جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ اس تاریخ سے قبل درخواست کریں۔ اگر درخواستوں کے ساتھ سارٹیفکیٹ نہ بھیجے گئے تو درخواستوں پر توجہ نہیں کیجائے گی۔

مولوی مظہر الدین صاحب کو ہندوؤں کا نوٹس

لالہ گوپی ناتھ اور گوکل چند نے مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان کو نوٹس دیا ہے کہ ان کے بعض مضامین سے ”دنیائے بانس“ کے ہندوؤں کی توہین ہوتی ہے لہٰذا وہ یا تو معافی مانگیں ورنہ عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی۔

مولانا مظہر الدین صاحب نے ان نوٹسوں کے جواب میں لکھ دیا ہے کہ چونکہ وہ تمام واقعات جو شائع کئے گئے بالکل صحیح ہیں اس لئے میں ان کی تردید کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں سمجھتا ہوں۔

وافدین حجاز کی مراجعت

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا تار

عدن ۱۰ اگست۔ وفد کراچی روانہ ہو رہا ہے۔

وفد خلافت کا تار

جمعیت العلماء اور خلافت کمیٹی کے وفود ۸ اگست کو جدہ سے اکبر جہاز میں روانہ ہوگئے اور ۱۸ اگست کو کراچی پہنچنے کی امید ہے۔

ہاوڑا کے اسٹیشن پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے تھا۔ وں کا کثیر مجمع موجود تھا۔ آسنسول کے قریب ان پر دفعہ ۱۴۴ کے دو اور احکامات نافذ کئے گئے۔

ڈاکٹر مونجے کی بہادری

کلکتہ میں جبراً داخل ہونگے

ناگپور ۹ اگست۔ مالوی جی کی دیکھا دیکھی ڈاکٹر مونجے بھی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے واسطے کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔ اور پولیس کو اپنے ارادوں سے مطلع کر دیا ہے۔ انہوں نے اخبارات کے نام ایک بیان بھی شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ کلکتہ میں پنڈت مالویہ کا داخلہ بند کر دینا ہندو جاتی کی تذلیل کے مرادف ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کی حمایت ظاہر ہوتی ہے۔

مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ قائم ہو گیا

حکومت کی خوفزدہ جرأت

کلکتہ ۹ اگست۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو احکامات نافذ کئے تھے ان کی خلاف ورزی پر پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے کے خلاف دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت سمن جاری کئے گئے ہیں۔

(دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا یہ مفاد ہے کہ کوئی با اختیار حاکم

پیش نہیں کر سکتے مجسٹریٹ نے مسٹر اسٹورٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بیانات پر بھی یہ ریمارک کیا ہے کہ قانون میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے کہ جو شخص کسی مقدس کتاب کی تلاوت کر رہا ہو اسکو اس وقت گرفتار نہ کیا جائے لیکن یہ زیادہ اچھا اور صحیح ہوتا کہ ملزم سے ضمانت طلب کر لیجاتی لیکن یہ باتیں چنداں اہمیت نہیں رکھتیں۔

مدیر جریدۂ امارت کا مقدمہ

پٹنہ ۹ اگست۔ مولوی محمد عبدالسبحان صاحب ”الجمعیۃ“ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

آج مولانا عثمان غنی صاحب اڈیٹر جریدۂ امارت کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) کی تیسری پیشی ہوئی۔ ۱۲ بجے کے قریب صفائی کے وکلاء مسٹر محمد یونس بیرسٹر ایٹ لا اور مولوی مجیب الرحمٰن صاحب وکیل نے بعض معمولی سرکاری گواہوں پر جرح کی۔ عدالت کا کمرہ ان لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو بغرض اظہار ہمدردی آئے تھے مقدمہ کے مستغیث اور اکثر دوسرے گواہوں نے بیان کیا کہ وہ اردو نہیں جانتے ہیں۔ مقدمہ ۱۲ اگست کے لئے ملتوی کیا گیا۔

کانگریس کی صدارت سے مولانا مظہر الحق کی دست برداری

پٹنہ ۹ اگست۔ مولانا مظہر الحق صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ چونکہ وہ ہندو مسلم اتحاد کو

اقتباسات

سبرقیات

غازی عبدالکریم کے بھائی کا پیغام

مجاہدین شام کے نام

شرق اردن سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ غازی عبدالکریم کے چھوٹے بھائی امیر محمد الصغیر کی جانب سے ایک بلیغ اعلان بمقام جبل الدروز اور شام میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں مغرب اقصےٰ کی جنگ کے حقیقی حالات بیان کرکے یقین دلایا گیا ہے کہ آگ ایسی بجھی نہیں ہے اور نہ بجھ سکتی ہے۔ انھوں نے شامیوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا بہادرانہ جہاد برابر جاری رکھیں کامیابی کا وقت قریب آن لگا ہے۔ (الشوریٰ)

موتمر اسلامی کا خاتمہ اور وفود کی روانگی

۵ر جولائی کو بروز دوشنبہ موتمر اسلامی کے اجلاس ختم ہوئے اور اختتام کی تقریب میں سلطان ابن سعود نے تمام وفود کو دعوت دی۔ کھانا کھانے کے بعد سلطان کی جانب سے حافظ وہبہ نے تبریک تشکر کی تقریر کی۔ اور مہمانوں کی جانب سے علامہ سید رشید رضا نے مناسب جواب دیا۔ اس کے بعد سلطان نے اپنے ارشادات سے حاضرین کو محظوظ فرمایا جن میں اتباع کتاب سنت کی تلقین اور اتحاد و اتفاق کی ترغیب تھی۔

دوشنبہ کی رات کو وفد ترکی۔ وفد افغانی۔ وفد فلسطینی اور وفد شامی کے بعض ارکان مکہ معظمہ سے جدہ روانہ ہوگئے۔ سہ شنبہ کی صبح کو وفد جمعیت العلمائے ہند اور وفد مجلس خلافت مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ وفد مصری بھی اسی دن جدہ سے قاہرہ واپس گیا (ام القریٰ)

یمن اور نجد کے تعلقات درست کرنے کی کوشش

مسئلہ عرب سے دلچسپی لینے والوں میں اس بات کا بڑا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ کہیں عرب کے دو بڑے اور جلیل القدر سرداروں (امام یحییٰ اور ابن سعود) میں اختلاف پیدا نہ ہو جائے۔ اس لیے ان کی ایک جماعت نے تہیہ کیا ہے کہ ان دونوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرکے دوستانہ تعلقات کو استوار کیا جائے اس مقصد کے لیے ایک وفد گذشتہ سہ شنبہ (۲۰ جولائی) کو صنعا کی جانب روانہ ہوا ہے۔ جو مشہور عالم احمد زکی پاشا اور شرق اردن کے سابق وزیر داخلہ نبیہ بک العظمہ سے مرکب ہے۔ قاہرہ کے اسٹیشن پر علامہ عبدالعزیز الثعالبی احمد حلمی پاشا ناظر حجاز ریلوے۔ اور سید ابن عقیل عالم حضرموت نے ان حضرات وافدین کی مشایعت کی۔ (الشوریٰ)

مکہ معظمہ میں ترکی سفیر

محرم کے پہلے ہفتہ میں صاحب السعادہ محمود ندیم بلے سابق والی یمن مکہ معظمہ میں وارد ہوئے۔ جمہوریہ ترکیہ کی جانب سے حجاز میں جو سفارت مقرر ہوئی ہے اس کے آپ اٹیچی ہیں۔ سفیر صاحب تقریباً پندرہ روز میں جدہ پہنچ جائیں گے۔

ورود کے دوسرے دن محمود ندیم بلے سے سلطان ابن سعود کی ملاقات ہوئی۔ (ام القریٰ)

بلدیہ مکہ کی اصلاح

بلدیہ مکہ کے نقائص کو دیکھتے ہوئے یہ حکم صادر کیا گیا ہے کہ اس مجلس کو توڑ کر مجلس الشوریٰ الاہلی ایک جدید انتخاب کرے۔ چنانچہ اس انتخاب کے مطابق شیخ عبدالوہاب نائب الحرم مجلس بلدیہ کے صدر منتخب کئے گئے۔ اور چند لوگوں کو رکن نامزد کیا گیا۔ (ام القریٰ)

عالم اسلامی

بلاد عرب

دروزیوں کا مصمم فیصلہ

شام کی آزادی کے بغیر صلح نہیں ہو سکتی

بیت المقدس ۶ر اگست معتبر ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ جبل دروز نے شامی قبائل کی ایک نمائندہ مجلس منعقد کرکے سلطان الاطرش کو دوبارہ جہاد شام کا لیڈر مقرر کر دیا اور انہیں یہ احکامات دیدئے کہ جب تک کہ شام کی آزادی حاصل نہ ہو جائے وہ برابر فرانسیسیوں سے جنگ کرتے رہیں۔

تمام قبائل ایسے شرائط صلح کو منظور کرلینے پر رضامند ہوگئے ہیں جو ایک طرف تو شام میں دستوری حکومت قائم کرسکیں اور دوسری طرف ملک کے اندر فرانسیسی مفاد کی ایسی تعریف کرسکیں جس سے دروزیوں کی حقیقی آزادی قائم رہ سکے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے قبائل حوران نے درعا کی فرانسیسی چھاؤنی پر کامیاب حملہ کیا۔

جہاد شام کی مسرت انگیز اطلاعات

مجاہدین کی قوت روز بروز بڑھ رہی ہے

اسکندریہ۔ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام کی تحریک جہاد کا فنا ہونا تو درکنار اسے کافی ترقی ہو رہی ہے۔ مجاہدین کا انتظام اور زیادہ مستحکم ہوگیا ہے اور پانچوں قائد رفیقوں کے لیڈر منتخب ہوگئے ہیں سلطان الاطرش پاشا جو تمام لیڈروں کے سردار ہیں ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور فرانسیسی مستقر پر اچانک حملے کرتے ہیں۔ انھوں نے دیسی عورتوں اور بچوں کو اندرون ملک میں ریگستان پہنچا دیا ہے۔ جہاں وہ فرانسیسیوں کی دستبرد سے باہر ہیں اطلاع ملی ہے کہ مجاہدین کے پاس ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کا مکمل انتظام ہے گذشتہ ہفتہ میں فرانسیسیوں نے تین دیہات پر نہایت سخت گولہ باری کی۔ کنوؤں کو تباہ کر دیا۔ اور سینکڑوں باشندوں کو اسیران جنگ کی حیثیت سے دمشق لے گئے۔ (الکشمین)

ٹرکی

ٹرکی اور مجلس اقوام

انگورہ ۶ر اگست۔ ترکی حکومت جرمنی کی تائید سے اس امر پر غور کر رہی ہے کہ وہ جمعیۃ اقوام کی رکن ہو جائے۔

روس ٹرکی کے ممبر ہونے کا مخالف ہے اور اس پر زور دے رہا ہے کہ ٹرکی کو بحالات موجودہ مغربی یورپ سے وابستہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جمعیۃ اقوام کی پوزیشن اس وقت بہت نازک ہے۔

ہندوستان

کوائف حیدرآباد

انڈین ڈیلی میل کی افواہیں

بمبئی ۷ر اگست انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد دکن اطلاع دیتا ہے کہ جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس سے سر علی امام کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا اور انہیں عہدہ قبول کرنے کی دعوت دی گئی لیکن سر علی امام نے اس کے جواب میں کہا کہ میں معذور ہوں۔ نواب سالار جنگ اور مہاراجہ کشن پرشاد کو بھی اہم عہدے پیش کئے گئے لیکن انھوں نے بھی انکار کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سابق یورپین عہدیداران ریاست کو جو ہندوستان کے دیگر مقامات پر ملازم ہیں تار دئے گئے ہیں۔ صورت حال میں ابھی کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

بمبئی ۷ر اگست۔ انڈین ڈیلی میل گورنمنٹ نظام کی کمیونک پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دوستانہ مشورہ کو منظور کر لیا گیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو اختلافات تھے وہ طے ہوگئے۔

حیدرآباد کے متعلق ایک غلط بیانی کی تردید

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان

دہلی ۱۱ر اگست۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو حال ہی میں حیدرآباد سے واپس آئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ملاقات کی اور فرمایا کہ ۲۳ر جولائی کو جبکہ مسٹر بارٹن ریزیڈنٹ نے حکومت ہند کا مراسلہ حضور نظام کو دیا تھا میں خود حیدرآباد میں موجود تھا اور میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مکتوب مذکور میں اسلام یا اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی ذکر نہیں تھا جیسا کہ ۳ر اگست کے انڈین ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے مکتوب میں ریاست کے خالص داخلی معاملات کے متعلق حکومت ہند کی بعض تجاویز اور مطالبات تھے۔

مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر جو ایجی ٹیشن کیا جا رہا ہے اسکے متعلق سوال کرنے پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ وہ ناجائز ہے فائدہ اور مسلمانان ہند کے لئے مضر ہے۔ میں نے اس موضوع کے متعلق ہندوستان کے مسلمان لیڈروں کو جن میں سر عبدالرحیم بھی شامل ہیں ایک گشتی چٹھی بھیجی تھی۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ سوائے ایک جواب کے جو بنگالہ سے موصول ہوا ہے ہر لیڈر اس ایجی ٹیشن کے خلاف ہے۔ میں مکہ سے مسلمان لیڈروں کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں جس کے بعد میں اخباروں جلسوں اور دیگر ذرائع سے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنا کر اس ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کی جدوجہد کروں گا۔

حکومت دکن کا سرکاری کمیونک

حیدرآباد کے متعلق غلط افواہوں کی تردید

سکندرآباد ۸ر اگست۔ حضور نظام کی حکومت اور حکومت ہند کے موجودہ تعلقات کے متعلق اخبارات میں جو بیان شائع ہوا ہے اس کے بارہ میں حضور نظام کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

حکومت ہند اور حکومت نظام کے موجودہ تعلقات کے متعلق بعض متوحش اور بے بنیاد افواہیں اڑائی گئی ہیں جن میں سے بعض ہندوستان کے متعدد اخبارات میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب خیال

کہا جاتا ہے کہ ان افواہوں کی تردید کر دی جائے جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ صحیح واقعہ صرف یہ ہے کہ چونکہ حکومت نظام کے بعض شعبے اصلاح و ترقی کے محتاج تھے حکومت ہند نے حکومت نظام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور اپنا دوستانہ مشورہ پیش کیا ہے۔ اس موضوع پر حکومت نظام خود کچھ عرصہ سے متوجہ تھی اور ضروری تدابیر بھی زیر غور ہیں جو بہت جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

سر تیج بہادر سپرو حیدرآباد میں

بمبئی ۱۴ر اگست۔ سر تیج بہادر سپرو کسی قانونی کام پر ۱۵ر اگست کو حیدرآباد روانہ ہونگے۔ اس ماہ کے آخر میں وہ بمبئی اور پونا بھی جائیں گے۔

ڈاکٹر مونجے کا سکوت!

ناگپور ۶ر اگست۔ کلکتہ میں داخل نہ ہونے کے متعلق ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ کا جو حکم نافذ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں انھوں نے کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

مالوی جی کی قانون شکنی

کلکتہ میں فاتحانہ داخلہ

کلکتہ ۷ر اگست۔ مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے موٹر میں کلکتہ روانہ ہوگئے

کسی شخص کو کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کا حکم دے اور وہ شخص اس کی خلاف ورزی کرے جس سے انسانی جانوں کو نقصان پہنچنے یا تلف ہونے کا اندیشہ ہو یا کسی فساد کے وقوع پذیر ہونے کا خطرہ ہو تو اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔ اس دفعہ کے ساتھ مزید تشریح یہ بھی کر دی گئی ہے کہ یہ امر لازم نہیں کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا نقصان پہنچانے کا ارادہ بھی رکھتا ہو (الجمعیۃ)

پیر غلام مجدد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

ساڑھے چار سو روپیہ جرمانہ

سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد (سندھ) نے پیر غلام مجدد سرہندی ساکن مٹیاری کے مقدمہ میں فیصلہ سنا دیا۔ ملزم کو زیر دفعات ۱۴۳ و ۳۲۳ تعزیرات ہند مبلغ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی مجسٹریٹ نے بیانات استغاثہ دیتے ہوئے شہادت صفائی کا اعتبار نہیں کیا اور کہا کہ یہ محض طرفداری ہے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد خان پولیس میں گیا اور اس نے جا کر زیادتی کا برتاؤ کیا بعض پرستاروں نے احتجاج کیا اور شور مچایا۔ شور و غل کی آواز سنکر پیر صاحب بیدار ہوگئے۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ اور رات کو بغیر وقت اون کی زمین پر آنے کی خطا پر پولیس والے کے ہاتھ پاؤں بندھوا دئے مستغیث نے کچھ قصور ضرور کیا جس کی وجہ سے وہ مصیبت میں مبتلا ہوا لیکن چونکہ خود پیر صاحب کو کسی نے مارپیٹ نہیں کیا تھا۔ اسلئے وہ اس معاملہ میں حفاظت خود اختیاری کی صفائی

دار الحکومت

مسجد خانم والی کا مقدمہ

دہلی ۷ر اگست۔ آج خانم والی مسجد کے مقدمہ کی تاریخ تھی مگر چونکہ مجسٹریٹ صاحب نہیں آئے تھے اس لئے مقدمہ ۲۷ر اگست کے واسطے ملتوی کر دیا گیا۔ صفائی کی طرف سے ۱۲۸ گواہوں کی اجازت طلب کی گئی تھی مگر سنا جاتا ہے کہ صرف ۸ گواہوں کی اجازت دی گئی ہے۔

لوٹن سنگھ کو سزا

دہلی ۹ر اگست۔ لوٹن سنگھ کو جس پر زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مقدمہ چل رہا تھا ۱۵ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی تین ماہ قید سخت کی سزا دیدی گئی۔

ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۹ر اگست۔ حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ جو دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت چل رہا ہے آج پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ ملزم کی طرف سے امام سید احمد، ایس۔ ایم عبداللہ، حاجی عبدالرزاق۔ اخلاق احمد اور مولوی مظہرالدین (ایڈیٹر الامان) بطور گواہان صفائی پیش ہوئے جنھوں نے بالاتفاق بیان کیا کہ ملزم نے ہمیشہ قیام امن کی کوشش کی ہے۔ نہ کہ نقص امن کی۔ جرح کے جواب میں تمام گواہان نے بیان کیا کہ اگر ہندی اردو کے تمام اخبارات بند کر دئے جائیں تو یہ موجودہ شور و شر بالکل رفع ہو جائے۔ انھوں نے "خونخوار اسپیریا" اور "لنگا" دو لفظوں کو غیر مہذب اور فحش بتایا جسے ان کے خیال میں مبلغ کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ ان کے بیانات کے ختم ہونے کے بعد بقیہ کارروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

دہلی میں بردہ فروشی

دہلی ۱۰ر اگست۔ کل کھاری باولی میں دو ہندوؤں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک عورت کو بیس روپے میں فروخت کیا تھا۔ عورت بھی گرفتار کر لی گئی ہے۔ تفتیش ہو رہی ہے۔

قصابوں کی ہڑتال ختم ہوگئی

دہلی ۱۰ر اگست۔ میونسپل کمیٹی دہلی اور شہر کے قصابوں کے درمیان اول الذکر کی بعض سخت پابندیوں کی بنا پر کشمکش پیدا ہوگئی تھی چنانچہ قصابوں نے ۲ر اگست سے ہڑتال جاری رکھی تھی آج ہڑتال ختم کی گئی ہے اور سنا جاتا ہے کہ میونسپلٹی نے قصابوں کے مطالبات منظور کر لئے ہیں اور اپنی پابندیوں کا نفاذ نہیں کیا ہے۔

رجسٹرار جامعہ ملیہ کا اعلان

رجسٹرار صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے بتاریخ ۹ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ۱۶ر اگست کو کھل جائیگا لہذا جو طلبا داخل ہونا چاہیں وہ اس تاریخ سے قبل درخواست کریں۔ اگر درخواستوں کے ساتھ سارٹیفکیٹ نہ بھیجے گئے تو درخواستوں پر توجہ نہیں کیجائے گی۔

مولوی مظہرالدین صاحب کو ہندوؤں کا نوٹس

لالہ گوپی ناتھ اور گوکل چند نے مولانا مظہرالدین صاحب ایڈیٹر الامان کو نوٹس دیا ہے کہ ان کے بعض مضامین سے "دنیے بانس" کے ہندوؤں کی توہین ہوتی ہے لہذا وہ یا تو معافی مانگیں ورنہ عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی۔

مولانا مظہرالدین صاحب نے ان نوٹسوں کے جواب میں لکھ دیا ہے کہ چونکہ وہ تمام واقعات جو شائع کئے گئے ہیں صحیح ہیں اس لئے میں ان کی تردید کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں سمجھتا ہوں۔

وافدین حجاز کی مراجعت

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا تار

عدن ۱۰ر اگست۔ وفد کراچی روانہ ہو رہا ہے۔

وفد خلافت کا تار

جمعیت العلماء اور خلافت کمیٹی کے وفود ۸ر اگست کو جدہ سے اکبر جہاز میں روانہ ہوگئے اور ۱۸ر اگست کو کراچی پہنچنے کی امید ہے۔

ہاؤڑا کے اسٹیشن پر ان کا خیرمقدم کرنے کے لیے ہندوؤں کا کثیر مجمع موجود تھا۔ آسنسول کے قریب ان پر دفعہ ۱۴۴ کے دو اور احکامات نافذ کئے گئے۔

ڈاکٹر مونجے کی بہادری

کلکتہ میں جبراً داخل ہونگے

ناگپور ۸ر اگست۔ مالوی جی کی دیکھا دیکھی ڈاکٹر مونجے بھی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے واسطے کلکتہ روانہ ہوگئے ہیں۔ اور پولیس کو اپنے ارادوں سے مطلع کر دیا ہے۔ انھوں نے اخبارات کے نام ایک بیان بھی شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ کلکتہ میں پنڈت مالویہ کا داخلہ بند کر دینا ہندو جاتی کی تذلیل کے مرادف ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کی حمایت ظاہر ہوتی ہے۔

مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ قائم ہوگیا

حکومت کی خوفزدہ جرأت

کلکتہ ۹ر اگست۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو احکامات نافذ کئے تھے ان کی خلاف ورزی پر پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے کے خلاف دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت سمن جاری کئے گئے ہیں۔

(دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا یہ مفاد ہے کہ کوئی بااختیار حاکم

پیش نہیں کر سکتے مجسٹریٹ نے مسٹر اسٹوارٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بیانات پر بھی یہ ریمارک کیا ہے کہ قانون میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے کہ جو شخص کسی مقدس کتاب کی تلاوت کر رہا ہو اسکو اس وقت گرفتار نہ کیا جائے لیکن یہ زیادہ اچھا اور صحیح ہوتا کہ ملزم سے ضمانت طلب کر لیجاتی لیکن یہ باتیں چنداں اہمیت نہیں رکھتیں۔

مدیر جریدۂ امارت کا مقدمہ

پٹنہ ۹ر اگست۔ مولوی محمد عبدالسبحان صاحب "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

آج مولانا عثمان غنی صاحب ایڈیٹر جریدۂ امارت کے مقدمہ (زیر دفعہ ۱۲۴ (الف)) کی تیسری پیشی ہوئی۔ ۱۲ بجے کے قریب صفائی کے وکلاء مسٹر محمد یونس بیرسٹرایٹ لا اور مولوی مجیب الرحمن صاحب وکیل نے بعض معمولی سرکاری گواہوں پر جرح کی۔ عدالت کا کمرہ ان لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو بغرض اظہار ہمدردی آئے تھے مقدمہ کے مستغیث اور اکثر دوسرے گواہوں نے بیان کیا کہ وہ اردو نہیں جانتے ہیں۔ مقدمہ ۱۲ر اگست کے لئے ملتوی کیا گیا۔

کانگریس کی صدارت سے مولانا مظہر الحق کی دست برداری

پٹنہ ۹ر اگست۔ مولانا مظہر الحق صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ چونکہ وہ ہندو مسلم اتحاد کو

فہرست معطیان چندہ شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام

جمعیۃ علماء ہند بابتہ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ	نمبر رسید	رقم
۴ محرم ۱۳۴۵ھ	جناب رشید احمد صاحب ۔ جگراؤں	۸۳/۲۱	عه/ زکوٰۃ
۶ ״	جناب ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ۔ ارول	۸۴/۲۱	۶/ زکوٰۃ
״ ״	جناب علی محمد صاحب ۔ بمبئی	۸۵/۲۱	للعه/ زکوٰۃ
۸ ״	جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۔ پنڈی گھیپ	۸۶/۲۱	صر
״ ״	جناب رحمت علی صاحب ۔ دہلی	۸۷/۲۱	۶/ زکوٰۃ
۱۳ ״	معرفت جناب میاں محبوب عالم صاحب بیو فورٹ	۸۸/۲۱	ما صہ
۱۵ ״	جناب نور الحسن صاحب ۔ جوہڑ والہ	۸۹/۲۱	صر
۱۸ ״	منجانب مسلم سنڈے کلب ۔ رنگون	۹۰/۲۱	عه
״ ״	جناب مولوی عبد العزیز صاحب ۔ لاڑہوکا	۹۱/۲۱	عه
۲۱ ״	جناب عمر دراز خاں صاحب ۔ گنج پورہ	۹۲/۲۱	۶/ زکوٰۃ
״ ״	جناب حافظ طفیل احمد صاحب ۔ باغوں وال	۹۳/۲۱	۲/
۲۲ ״	جناب سید عبد السلام صاحب ۔ رائے پور	۹۴/۲۱	للعه/ زکوٰۃ
۲۵ ״	جناب شوکت حسین صاحب ۔ مونڈہ	۹۵/۲۱	۱۱/
۲۹ ״	جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۔ پنڈی گھیپ	۹۶/۲۱	صر
	میزان		۴۳

برائے فروخت ایک تانگہ نہایت مضبوط اور خوشنما معہ تیز رفتار اور تندرست گھوڑے و نئے زین وساز وغیرہ کے برائے فروخت موجود ہے جو صاحب لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لا کر اسے دیکھ لیں اور معاملہ طے کر لیں:۔

حکیم امتیاز الحق ۔ کمرہ بنگش ۔ کوچہ چیلان ۔ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

چونکہ منطق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گزشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے ۔ شامل مثنوی کے شعر اعلیٰ قلم سے بعض بعض اعراب کر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں ۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی کے ہر علم معانی ۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں ۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے ۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے ۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا ۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ ۔ حجم بڑے سائز کے سوا تین ہزار صفحہ قیمت بلا جلد ... اور مجلد ... کتاب کا نام شہری درج ہے ... علاوہ محصول ڈاک ۔

وعدہ ۔ کتاب گراں قیمت ہو تو دام واپس دئے جائینگے ۔ دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں ۔ ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار ۔ لاہور

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین ۔ نہایت عام پسند ۔ بالکل بے ضرر ۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے ۔ نہ بو آتی ہے ۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے ۔ وہ منٹ میں بالوں کو سیاہ ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے ۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے ۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے ۔ قیمت فی بکس ۱۰ ۔ فی درجن ... علاوہ محصول وغیرہ ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے ۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں ۔

المشتہر

ایس ۔ اے ۔ عزیز ۔ گلی نمبر ۳۷ ۔ مکان نمبر ۳۰ ۔ رنگون

براٹش انڈیا ۔ برہمان اور سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲۷۷

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند چکنا اور ملائم کرنیکی اکسیر)

سرٹیفکیٹ خوبی خضاب شباب از خان ... صاحب بہادر چٹاگانگ

بقلم مولانا محمد نور الکبیر خان صدیقی گورنمنٹ آنرس سرٹیفکیٹ ہولڈر صاحب

ابو الفضلے کہ سرتا پا کریم ست	براہ علم و حکمت مستقیم ست
کہ نام نامیش عبد الکریم ست	خضابش بے نظیر و بے سہیم ست
شدہ در ہند و بنگالہ مشہور	بخاص و عام نفع آن عمیم ست
نشان کلکتہ مچھوا اسٹریٹ ست	زماہی تا بمہ شہرت ضمیم ست
بخواند کیمیا خانہ خضابے	بس از نور الکبیر آنرا شمیم ست

روزنامہ اخبار ملاپ لاہور مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے

کلکتہ کے مشہور و معروف یونانی کیمیا خانہ سے ہمیں ایک بوتل خضاب کی موصول ہوئی ہے ۔ ہم نے اپنے ایک مہربان کو لگانے کے لئے دیا ۔ لگانے کے ڈیڑھ ہفتہ کے بعد وہ مہربان ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اُن سے پوچھا ۔ سنایئے مہربان خضاب کیسا نکلا ۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے ڈیڑھ ہفتہ لگائے ہوا ہے اور ابھی امید ہے کہ دو ہفتہ تک اور بال کالے رہینگے ۔ میں نے بہت سے خضاب استعمال کئے لیکن اسکے مقابلہ میں آجتک کوئی خضاب نہیں دیکھا یہ بالوں کو ریشم کیطرح ملائم رکھتا ہے ۔ دوسرے خضابوں میں تیزابی اجزاء ہوا کرتے ہیں اور وہ بالوں کو خراب کر دیتے ہیں لیکن اسمیں تیزابی اجزاء بالکل معلوم نہیں دیتے جلد پر کوئی دھبہ نہیں دیتا جس خضاب میں اصلاح کی صفات موجود ہوں پبلک کو ایسا خضاب منگوا کر استعمال کرنا چاہئے اور یونانی کیمیا خانہ کی داد دینی چاہئے ۔ باوجود ان تمام صفت کے قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۱۰ رکھی ہوئی ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے ۔ ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ نمبر ۲۵/۱ منشی صدر الدین لین کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا ؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں ؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہو جاتا ہے بہت دن سے پیٹ سے خون کا آنا ہوتا ہے ۔ ... دور ہو جاتا ہے ہر قسم کا بخار کتنا ہی پرانا ہو ... اقسام میں سے ہیں بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی ہی ... دوا ہے قیمت ... محصول ڈاک ... بڑی شیشی عه ایک روپیہ ڈاک محصول ... آنہ

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے ۔ نیا پرانا داد و خارش کھجلی کیوں نہ ہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ ایک بار لگاتے ہی ... آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ ۳ آنہ محصول ڈاک ... ۳ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۱۰ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ ڈاکٹر ... سنگھ ۔ چاندنی چوک ۔ دہلی

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے ۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر لوشن ہیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس ۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں ۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر نا آفس نمبر ۶ ڈاک پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ء عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کر لیں

المشتہر

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

مانا کہ آپ خوبصورت ہیں

مگر چہرے کے داغ دھبے جھائیاں آپکو بدصورت کئے دیتے ہیں ۔ ان سب کے دور کرنے کیلئے ہمارا مشہور و معروف

پری جمال صابن (رجسٹرڈ)

مفید مانا گیا ہے اس کی پیاری پیاری رنگت اور مست کر دینے والی خوشبو مفید اجزا جن سے چہرے کے جھائیں و دھبے دور کر کے بدن و چہرہ کو چمکا دیتا ہے ۔ اس کے استعمال سے بدن کی رنگت نکھر جاتی ہے ۔ چہرے کو خوبصورت اور حسن کو دوبالا کرتا ہے ۔ چہرے کی تمام جھائیاں دور کر کے مثل گلاب کے نکالتا ہے ۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ ایک صابندانی ایک روپیہ (عہ) المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دوا خانہ نور تن دہلی پتہ جمال منزل

جہاز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے میری گزارش ... لیکن ... کو دور کر دینا چاہتا ہوں ... آپ میرے بیان کو غلط ... تصدیق کرینگے ... لطف شباب ...

لطف شباب کیا ہے ؟ سفوف و طلاء

اس طلاء کے ... لاغری دور ہو کر ہموار ی اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے ... غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے ۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے ... پیدا ہوتی ہے ... کی کثرت ہوتی ہے ... بیوی پر قناعت ... زیادہ بیویاں ... اجازت ہے ۔ قیمت ... محصول ۔ جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے ۔

المشتہر

مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو ! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے ۔ ... برس کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں ۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے ۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے ۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے ۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے ۔ سستی کاہلی چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے ۔ دل دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے ۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت ۔ جناب سید ولایت حسین صاحب

ضلع سہارنپور :۔ دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا ۔ لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے ۔

ملنے کا پتہ ایس ۔ اے ۔ بی ۔ بخشی اینڈ کمپنی

موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۳ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد عثمان فارقلیط · ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ — دہلی یوم چہار شنبہ ۸ صفر ۱۳۴۵ھ ہجری مطابق ۱۸ اگست ۱۹۲۶ء — نمبر ۱۳

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے تیرھویں اجلاس کی تفصیلی کاروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

موسیٰ جار اللہ۔ بزرگان کرام! ہم اگرچہ بہت کم بولنے والے وفود میں سے ہیں۔ مگر اہتمام میں کسی سے کم نہیں ہیں ہم تحت مجالس اور ان کی قراردادوں سے خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر جس چیز نے ہمیں رنج پہنچایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے ہمارے رفیق (شیخ طاہر الیاس) کو اس معاملہ کے اظہار سے خاموش کردیا جو ہمارے لیے خاص اہمیت رکھتا تھا۔ میرے دوسرے رفقا بھی میری طرح اس پر رنجیدہ ہیں۔ کہ موتمر ان کے حال کی طرف التفات نہیں کرتی۔ ہم یہاں آئے اور ہم نے کوئی تحریک پیش نہیں کی۔ مگر ان تمام اجتماعات کو ادا کرنا قبول کرلیا جو ہمارے ذمہ عائد کی جائیں۔

میں نے بلاد حرم میں کسی قسم کی مذہبی قید نہیں دیکھی۔ بلکہ ہر شخص کو آزاد پایا۔ مذہبی آزادی کے مقابلہ میں ظواہری کا بیان مجھے پسند آیا۔ مگر میں نے ان کے کلام میں اس قسم کی تعریض محسوس کی ہے جو ہمارے ترک بھائیوں کو رنج پہنچا سکتی ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

ظواہری۔ میں اس شبہ کو دور کردینا چاہتا ہوں جو میرے بھائی نے پیدا کردیا ہے۔ میں ترکوں کی عزت کرتا ہوں اور میں نے اپنی تقریر میں تصریحاً نہ تلمیحاً کوئی اعتراض کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ میری کس بات سے انھوں نے یہ مطلب نکال لیا ہے۔

ادیب ثروت۔ استاذ ظواہری نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں ہمیں رنج پہنچانے والی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی بات ہوتی بھی تو اپنی جانب سے مدافعت کرنے کے لیے ہم کافی تھے۔ ہم نے کسی کو اپنی طرف سے مدافعت کرنے کی تکلیف نہیں دی ہے۔

موسیٰ جار اللہ۔ میں ایک ترکی مسلمان ہوں اور میں نے جو کچھ کہا تھا اسی بنا پر کہا تھا۔ اگر میں نے غلط سمجھا تو بہر حال شاید اس وجہ سے ہو کہ میں نے اچھی طرح نہ سنا ہوگا۔ بہر حال میں مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز کے متعلق ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ ان کی تجویز پر کچھ کہا گیا ہے اس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ رسا معین کو کچھ اختلاف ہوگیا ہے۔ مسئلہ اصلاح کسی ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس میں تمام ملک شریک ہیں دین میں بدعات نہیں ہیں۔ مگر ان لوگوں کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں جو علم سے عاری ہیں اور یہاں آکر اپنی عادتوں کے مطابق رسوم ادا کرتے ہیں۔ اور جنہوں نے آپ جو ممنوع بات دیکھیں اسے درست کرنا آپ پر ضروری ہے یہاں بحث تو یہ ہے کہ ہم مباحثہ کا طریقہ اختیار کریں اور ظاہر ہے کہ مباحثہ سے فی الدین کے پہنچ نہیں ہیں۔ ہر ملک کے علماء کو اپنی اپنی قوم کے احوال کی اصلاح کرنی چاہیے اور حاجیوں کو ان کے مناسک اور عبادات میں آزاد چھوڑ دینا چاہیے پس میں درخواست کرتا ہوں کہ کوئی بحث نہ چھیڑیے اور اس قرار داد کو منظور کر لیجئے۔

میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اسلامی قوموں میں سے ایران جیسی ایک بڑی قوم محروم رہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام اسلامی قومیں یہاں آئیں۔

دملوجی۔ ایرانیوں کو کس نے منع کیا ہے؟ وہ تو خود ہی رک گئے۔

امین الحسینی۔ میں مذہبی رواداری کی تائید کرتا ہوں۔ دین میں کوئی اکراہ نہیں ہے مسلمانوں کو باہم محبت اور آپس میں نرم ورحم دل ہونا چاہیے۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو بدعات وخرافات کی ترویج کو پسند کرتا ہو۔ اور نہ کوئی ایسا ہے جو مسلمانوں کو ایک مذہب پر زبردستی جمع کرنا چاہتا ہو۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ اصول کے اعتبار سے یہ تجویز سب سے متفق ہیں۔ میری رائے ہے کہ علماء کی ایک مجلس اس کام پر مامور کی جائے کہ موتمر کی جانب سے ایک مفصل قرار داد وضع کرے اور وہ مجلس حضرات (فاضل ابن بلیہد، استاذ ندوی۔ سید رشید رضا۔ استاذ ظواہری۔ اور حاجی ...) تحریک سے مرکب ہو۔

عبدالحلیم الصدیقی۔ ہم ایسی مصالحت نہیں چاہتے جو مداہنت فی الدین کی حد تک پہنچی ہوئی ہو ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس تجویز کو اس صورت میں قبول کریں جس صورت میں وہ پیش کی گئی ہے۔

محمد علی۔ میں علماء میں سے نہیں ہوں۔ مگر اس میں ایک بڑی تعداد کا نمائندہ ہوں جو علماء سے بہت زیادہ ہے۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہتا جو علماء کو رنج پہنچائے کیونکہ ہم سب ان کا احترام کرتے ہیں لیکن ہماری بدقسمتی سے تیرہ سو برس گذر گئے ہیں اور ہم ذلت و انحطاط کی طرف جارہے ہیں۔ ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے عہد سے ہم جس قدر دور ہوئے ہیں اسی قدر ہماری حالت بہت بگڑ گئی ہے۔ انسانی طبائع کے متعلق جس حد تک مجھے علم حاصل ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر علماء اپنی حالت سے ... کرتے تو ہم بھی اس ذلت و انحطاط کو نہ پہنچتے۔ میں اس تجویز کو بڑی خوشی سے خیر مقدم کروں گا کہ علماء کی ایک مجلس نفرت و مخاصمت سے پاک ہوکر مجتمع ہو۔ اور ہر مسئلہ پر بحث کرکے بتلائے کہ یہ مشروع ہے اور یہ غیر مشروع۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ سلف کی حالت بھی وہی ہوتی جو اس عہد کے علماء کی ہے تو وہ بھی باہم کبھی متفق نہ ہوسکتے۔ لیکن جن مسائل میں اجماع ہوجائیگا ان میں ہم ان کی پیروی کریں گے اور انہیں منتخب کرلیں گے۔ یہ تو ایک دوسری بات ہے جس کا تعلق مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز سے نہیں ہے۔ سر دست ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جس وقت علماء یہ فیصلہ کرنے کے لیے جمع ہوں کہ فلاں فلاں چیزیں مشروع ہیں اس وقت جہلاء ان پر جنگ جدل برپا نہ کریں۔ اور عقائد کی جنگ ہمارے درمیان نہ چھیڑی جائے ہم چاہتے ہیں کہ اس دوران میں کامل مذہبی آزادی حاصل رہے۔ آپ اس صاف تجویز کو دوسری غیر متعلق باتوں سے خلط ملط نہ کیجئے۔ میرے دوست مفتی قدس چاہتے ہیں کہ میں اتفاق کے لیے بہت سے امور سے دست بردار ہوچکا ہوں، مگر میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ دوسری تجویزوں کی طرح اس تجویز کو خارج نہ کردیں۔ موتمر کو چاہیے کہ وہ اس تجویز کو منظور کرلے اور اگر کسی کمیٹی کی تشکیل ضروری معلوم ہو تو وہ علیحدہ مقرر کی جائے۔

ہمارے ترک بھائیوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس سے بعض علماء ناراض ہیں۔ مگر میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ گھبرانا نہیں۔ اگر یہی حرب عقائد جاری رہی تو آپ کے ہاتھ سے کچھ اور لوگ بھی نکل جائیں گے۔ ہم اس تجویز سے اسی خطرہ کا سد باب کرنا چاہتے ہیں۔

صدر۔ بحث طویل ہوگئی۔ میں چاہتا ہوں کہ شیخ امین الحسینی کی تجویز پر رائے لی جائے۔

آوازیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ پہلے اصل تجویز پر رائے لیجائے۔

صدر۔ اچھا پہلے اصل تجویز ہی پر رائے لی جائے جو لوگ اس کے موافق ہیں وہ ہاتھ اٹھا دیں۔

سکرٹری۔ ۴۸ میں سے ۱۲ رائیں موافق ہیں۔

صدر۔ اب ان لوگوں سے رائے لیجائے جو اس تجویز کو علماء کی مجلس کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔

سکرٹری۔ ۴۸ میں سے ۲۷ رائیں موافق ہیں۔

اس پر یہ بحث چھڑ گئی کہ رائے لینے کا یہ طریق صحیح نہیں ہے بعض لوگوں نے کہا کہ رائیں بذریعہ تحریر ہی لی جائیں۔ مگر صدر نے کہا کہ جس طرح رائیں لی گئیں ہیں ان سے میں مطمئن ہوں۔

جنرل غلام جیلانی خاں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں تمام مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو تفرقہ اور انتشار کی موجب ہوں۔ تاکہ اجنبی ہاتھ کو ہمارے ... طرف ...

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھئے)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت وطاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہوانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد وصاحب عصمت نوجوان میں بھی شاید ہی ہو۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ ہیں۔ طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کرچکے ہیں۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس ہیں زندہ درگور ہوچکے ہوں۔ ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش وعشرت ہے نامردی جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہوکر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہوگیا۔

قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار رہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں ڈالتا فی شیشی ... محصول ... چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ... خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ... محصول ...

حب حیرت

امساک پیدا کرنے میں طبیب دجاد واثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ انزال ہو یا کمزوری محسوس ہو جبتک ترشی نہ کھائیے انزال نہ ہوگا قیمت فی درجن ... دو درجن ... پانچ درجن ... محصول ...

سگریٹ بنانیکی نوایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی بآسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے۔ حجم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جاسکتی ہے۔ بہت عمدہ بناتی ہے۔ قیمت فی مشین ... علاوہ محصول۔ ...

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے فی درجن ...

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط فی عدد ...

بالکل ارزاں ناول

ملکۃ العرب ... حسن کا لہنگا ... محبت ... چھپا ... ساحرہ ... بنگلہ ... خونی بیگم ... باشی ... مستقل بیوی ... خلافت کا پتلا ... پیرس ... پھولوں کا طالب ... ہمایوں ... نظیر عشق ... درد عشق ... خطر ... لونڈی ...

مفت

مختلف شہروں کے اردو ... اصحاب ... تاجر کتب۔ جنرل مرچنٹ۔ عطار اور دوا فروش ... پچاس کمل اور ترجیح ... بھیجئے پر ایک ... گولڈن انگوٹھی مفت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

مفت! — مفت!! — مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجئے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے ۱۲ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱ر۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچے عورتوں او پلیگ وغیرہ ہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ مختلف بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارھویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے ہندستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ ...

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ عثمانی ریگی ہے اسکی جلد بھی سنہری ہیں اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطر یہ شل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر کھنچ جاتا ہے نعمت ہے مگر سرکاری استمبولی کی مہر ثبت لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سنہرے حصر تین علامت کے ... طول ۶ انچ عرض ... انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ... سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ عثمانی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۷ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ عثمانی چکنا ... قیمت ... محصول بذمہ مشتری ...

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ... سابق میں ... روپیہ قیمت تھی۔ محصول بذمہ مشتری

تنویر الابصار ... کامل سات جزء طبع عثمانیہ استمبول عثمانی کاغذ قیمت ...

... کامل ۴ جلد طبع ...

تفسیر ابن جریر طبری ... حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر ... قیمت ... روپیہ

تفسیر کبیر ... حاشیہ پر تفسیر ابوالسعود طبع مصر ... جلد قیمت ...

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۳ بمبئی ۹

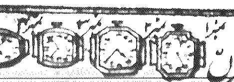

نت نئی گھڑیاں

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پائیدار۔ وقت دینے میں بے مثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ۔ گارنٹی دس سال قیمت ... قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں ملنے کا پتہ بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ لودیانہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بھی نرالا ہے عبارت شستہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست مستند ... کتابوں کا ... اسلامی ... بلکہ ہر ایک ... کے دل میں ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ ... تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس ... قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثل تفسیر ... اسرار ... اسلامی ... روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ... مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے ... کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ کی انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی ... اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... محصول ... حصہ سوم ... ملنے کا پتہ

نیلمہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم رحمۃ للعالمین ... دروازہ ... پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۸ صفر ۱۳۴۵ ہجری

اصلاح کا صحیح طریقہ

ہمارے ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ :-

اصلاح کے متعلق آپ کے خیالات متعدد مرتبہ الجمعیۃ میں پڑھے لیکن ان سے پوری طرح تشفی نہ ہو سکی۔ اس ضرورت سے تو آپ بھی غافل نہیں کہ اسلام کو [illegible] اسی خالص صورت میں شائع کرنا چاہیے جیسی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی تھی۔ [illegible] اصلاح [illegible] چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ اپنے طریقہ کو واضح کریں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر صدیوں سے اسلام کے ارباب فکر و بصیرت غور کرتے رہے ہیں [illegible]

اختلافی مسائل میں غلو و تشدد ۔ علوم دینی کا غلط طریق تعلیم ۔ جہالت اور غیر اقوام کے رسوم و عقائد کا اثر

ان تین خرابیوں نے اسلام میں انواع و اقسام کی خرابیاں پیدا کر دی ہیں [illegible]

پس اس اصول کے مطابق ہمیں اصلاح کا [illegible] طریقہ اختیار کرنا چاہیے [illegible]

نظر انداز کرنا چاہیے۔ تاکہ ہماری کسی غلطی سے ان میں خرابیاں اور زیادہ راسخ نہ ہو جائیں۔

ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مختلف العقیدہ فرقوں کے درمیان جو منافرت پھیلی ہوئی ہے اسے دور کیا جائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اختلافات عقائد نے اسلام کا کام خراب کیا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اختلاف میں غلو اور تشدد کرنے سے اس امت کی بربادی ہوئی ہے۔ [illegible]

اس کے بعد دوسرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام مختلف الخیال علماء ان رسوم و بدعات کے استیصال کی متحدہ کوشش کریں جو مسلمانوں میں مشرکوں کے میل جول اور جہالت سے پیدا ہو گئے ہیں [illegible]

اختلافی مسائل میں شدت و غلو کی اصلاح اور اسلام کو محدثات سے منزہ کرنے کے بعد [illegible] تعلیم [illegible]

اب رہیں وہ بدعات جنہوں نے اسلام کا لباس پہن لیا ہے۔ سو ان کی اصلاح کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ [illegible]

اس مسئلہ کے متعلق یہ ہمارے خیالات کا ایک اجمالی خلاصہ ہے [illegible]

سرکار دو عالم کی توہین

کچھ عرصہ ہوا کلکتہ کی ایک [illegible]

جو اس کارٹون کو دیکھ کر ہمیں محسوس ہوئی، اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں کی کیونکہ ہم اسے خود اپنی ہی بے غیرتی و بے حسی کا اعلان سمجھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لئے بیٹھکے پاس اظہار ناراضی کا بڑے سے بڑا ذریعہ صرف ایک احتجاجی جلسہ ہے اس پر ضبط کرنا یا کچھ عمل کر کے دکھانا مشکل تھا، اس لئے انہوں نے ایک عظیم الشان جلسہ کر کے اس ناپاک کارٹون کے خلاف سخت نفرت و غضب کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس پرچہ کی تمام کاپیاں ضبط کر لے اور اس کے طابع و ناشر کو عبرت انگیز سزا دے۔ جہاں تک اس جلسہ کے مقصد اور محرک جذبہ کا تعلق ہے اس سے کس مسلمان کو اتفاق نہ ہوگا؟ مگر ہم تمام مسلمانوں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ اس ملک میں ۷ کروڑ مسلمان زندہ ہونے کے باوجود آئے دن ان کے آقا و مولیٰ پر اس قسم کے حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ اگر یہاں ایک بھی باغیرت اور اپنے رسول کی عزت پر مر مٹنے والا مسلمان موجود ہوتا تو کیا اس قسم کے حملوں کی جرأت کسی کو ہو سکتی تھی؟ کیا پندرہ ہزار مسلمانوں کا دعوائے حب نبی لیکر جمع ہونا اور پھر اس حکومت کے آگے توجہ و فریاد کر کے منتشر ہو جانا جو مسلمانوں کے مقتدائے دین کی توہین کو پنڈت مالوی کی توہین کے برابر بھی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہے، حب نبی کا حق ادا کرنے کے لئے کافی ہے؟ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ عرصہ سے اس قسم کی اہانتوں کا سلسلہ برابر جاری ہے کبھی ہمیں "رنگیلا رسول" کا ماتم کرنا پڑتا ہے، کبھی "وچتر جیون" پر نالہ و زاری کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کبھی کوئی کارٹون ہمارے قلب و روح کو مجروح کرتا ہے۔ اور کبھی کسی مضمون میں ہمارے لئے جراحتوں کا سامان جمع کیا جاتا ہے۔ یہ سب کس چیز کا نتیجہ ہے؟ کیا یہ اپنی ہی بے حمیتی کا نتیجہ نہیں ہے؟ ہمارے دل جذبہ ایمانی سے خالی ہو گئے ہیں اور صرف زبان میں قوت آگئی ہے۔ اس لئے لوگوں کو ہمارے شور و شغب سے نڈر ہو کر اپنی عداوت اسلام کی بھڑاس نکالنے کا پورا موقع مل گیا ہے۔ ورنہ آج اگر ہم میں وہ جذبہ صحیح موجود ہوتا جو سرکار رسالتمآب کی حرمت پر شمع رسالت کے پروانوں کو اپنی جان مال اور اولاد سب کچھ قربان کرنے کے لئے آمادہ کر دیتا تھا۔ تو اعدائے اسلام قیامت تک یہ جرأت نہ کر سکتے تھے۔

ہم صاف کہتے ہیں کہ حکومت سے شکوہ کرنا بالکل فضول ہے ہمیں خود اپنے دلوں کا علاج کرنا چاہیے۔ کہ ان میں حرارت باقی نہیں رہی اور روز بروز فنا ہوتی جا رہی ہے

پھر اگر حکومت ہمارے احتجاجوں کو بے وقعت اور ہمارے نالہ و شیون کو بے وزن سمجھتی ہے تو کیا غلطی کرتی ہے۔ وہ دیکھ رہی ہے کہ آج مالوی کی امت مالوی کے لئے جو کچھ کر سکتی ہے یہی عربی کی امت اپنے نبی کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے وہ مالوی جی کا کارٹون بنانے پر ایک لاہوری اخبار کو قابل مواخذہ سمجھتی ہے مگر بانئے اسلام کے سب سے بڑے مقتدائے دین کا کارٹون بنانے پر ایک مسیحی اخبار کو ادنیٰ سی باز پرس کا بھی مستحق نہیں سمجھتی یہ اپنا اپنا وزن اور اپنا اپنا وقار ہے۔ اگر آپ پاؤ سیر وزن رکھ کر چاہیں کہ اس کا دباؤ پانچ سیر کے برابر ہو تو یہ ایک احمقانہ خواہش ہوگی۔

یمن اور نجد

مؤتمر اسلامی میں یمن کی شرکت سے کچھ یقین سا ہو چلا تھا کہ یمن اور نجد کے تعلقات اب اچھے ہو گئے ہیں اور جنگ کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔ لیکن اب عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ خطرہ صرف یہی نہیں کہ ابھی دور نہیں ہوا بلکہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ گذشتہ اشاعت میں الشوریٰ سے ہم یہ اطلاع درج کر چکے ہیں کہ علامہ احمد زکی پاشا اور استاذ ثعالبی امام یحییٰ اور سلطان ابن سعود کے درمیان حسن تفاہم پیدا کرنے کے لئے صنعا تشریف لے گئے ہیں۔ آج الشوریٰ کی تازہ اشاعت میں خود احمد زکی پاشا کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:-

"آج جبکہ صنادید عرب کی ایک جماعت استقلال قومی کے لئے اپنا خون پانی کی طرح بہا رہی ہے اور اپنے وطن کو انتداب کی لعنت سے آزاد کرنے کے لئے موت کے بازار میں اپنی بیش قیمت جانوں کا سودا کر رہی ہے، ہمیں ایک دوسرے منظر الیم کے رونما ہونے کا اندیشہ لگا ہوا ہے جس میں مستقبل کی یہ تصویر دکھائی دیتی ہے کہ عرب کی دو سب سے

زیادہ معزز قومیں [illegible] کے باعث [illegible] کے لپیٹ میں خود اپنے ہاتھوں اپنا خون بہا رہی ہیں اور مشترک دشمن کی ایسی خدمت کر رہی ہیں جس کا کسی نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔

اس نازک ساعت میں ہم محض اللہ پر بھروسہ کر کے اپنے خالص عربی جذبہ کو لئے ہوئے یمن کی طرف جاتے ہیں تاکہ اپنی قوم کو آنے والے خطرہ سے ڈرائیں، کیا عجب کہ ہماری خالص نیتیں بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں اور ہم دونوں ملکوں کے درمیان اسباب نزاع کو دور کرنے اور اسلام کے دو بزرگ ترین لیڈروں میں دوستانہ روابط قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کہ اسی میں اسلام اور عرب کا فائدہ ہے۔"

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قلب اسلام میں پھر ایک جنگ کا خطرہ ہے جو پچھلی حجازی و نجدی جنگ سے زیادہ ہولناک نتائج کی حامل ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس تباہی سے بچائے اور انہیں اسلامی اخوت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک مذہبی نزاع

آگرہ سے ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ وہاں ایک مسجد کے قریب جماعت اہل حدیث کے چند صنعت پیشہ لوگوں نے ایک مدرسہ کی تعمیر شروع کی تھی اور غربت و افلاس کے باوجود کافی رقم خرچ کر کے اس کی عمارت کو تکمیل کے قریب پہنچا دیا تھا۔ مگر دفعۃً حنفی مسلمانوں کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر عدالت میں دعویٰ کر دیا کہ جس زمین پر یہ مدرسہ بنایا گیا ہے وہاں قبریں تھیں جنکے توڑنے سے ہماری سخت دل آزاری ہوئی ہے لہٰذا اسے منہدم کرا دیا جائے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ معاملہ عدالت فوجداری سے ختم ہو کر اب عدالت دیوانی میں جا رہا ہے اور دونوں جماعتوں نے اپنا روپیہ برباد کرنے کا پورا تہیہ کر لیا ہے۔

مسلمانوں کے یہ مذہبی جھگڑے در اصل ان کے قومی عز و وقار کی قبر کھود رہے ہیں۔ کسی قوم کی شومی قسمت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی زندگی و موت کے فیصلہ کی گھڑیوں میں بھی اپنی قوت اپنی ہی بربادی پر خرچ کر رہی ہو۔ ایک طرف تو یہ سوال درپیش ہے کہ آیا مسلمان زندہ بھی رہیں یا نہیں، اور یہاں مسلمان پہلے یہ فیصلہ کر لینا چاہتے ہیں کہ آیا حنفی زندہ رہیں یا وہابی۔ ایک طرف تو [illegible] وجود معرض بحث میں ہے کہ آیا اسے دنیا میں قائم بھی رہنا ہے یا نہیں، اور دوسری طرف مسلمانوں میں اس پر جھگڑا ہو رہا ہے کہ ہاتھ ناف پر باندھا جائے یا سینے پر۔ جو قوم غفلت کے ایسے نشہ میں سرشار ہو اور عین میدان جنگ میں بھی پہنچ کر اپنے آپس کے جھگڑوں کو نہ بھول سکتی ہو اس کا دنیا سے مٹ جانا ایک قدرتی بات ہے۔ ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ آیا وہاں قبریں تھیں یا نہیں۔ ہم تو ان غیرت مند مسلمانوں سے جو قبروں کی عزت پر جان دیتے ہیں، صرف یہ پوچھیں گے کہ اس جھگڑے پر جو آپ اس قدر روپیہ برباد کر رہے ہیں اگر یہ ایک اسلامی درسگاہ کی تعمیر پر خرچ ہوتا تو اس میں کیا نقصان تھا؟ اور اگر آپ اس عمارت کو منہدم کرا دینے میں کامیاب بھی ہو گئے تو مسلمانوں کے پیسے کی اس بربادی سے حنفیت یا اسلام کی کونسی عظیم الشان خدمت انجام پا جائے گی؟ پھر اگر اپنے اس مذہبی تصفیہ کو انگریزی عدالت میں لے جانے کے بجائے آپ صلح و صفائی سے خود ہی طے کرنے کی کوشش کرتے تو اس سے دین و ملت کی عزت میں کیا کمی واقع ہو جاتی؟ ہمیں حیرت ہے کہ جناب مولانا نثار احمد صاحب جیسے غیور عالم کی موجودگی میں یہ جھگڑا اب تک کیوں نہیں ختم ہو گیا۔

حکومت کو صلاح نیک

شملہ میں اسمبلی کے بعض ارکان جناب وائسرائے کو یہ مشورہ دینے کی تیاری کر رہے ہیں کہ وہ مالوی جی پر سے مقدمہ اٹھا لینے کا حکم صادر فرما دیں۔ بظاہر یہ ایک معافی کی درخواست ہے، مگر درحقیقت حکومت کو ان ممبر صاحبان کا شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسے ایک بہت بڑے خطرہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ حکومت کو ابھی تک سنگٹھن کی قوت کا اندازہ نہیں ہے اس لئے وہ اپنے رعب و اقتدار کو بحال کرنے کے لئے مالوی جی پر مقدمہ چلا رہی ہے لیکن اگر اس نے اپنے ان مخلص مشیروں کی تنبیہات پر غور نہ کیا تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہندو سنگٹھن سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ اول

ہونے کا موقع نہ ملے۔ ہمارے جسم کے ایک بہت بڑے حصہ (ایران) کو دشمنوں نے ہم سے الگ کر دیا۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آج ہم اپنے غیور آدمیوں کی ہمت سے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو دور کرنے پر قادر ہو گئے ہیں۔ یہ مبارک سرزمین حجاز تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے اور ضرورت ہے کہ اس مبارک قطعہ میں تمام مذاہب کو آزادی دی جائے تاکہ یہ زمین نفاق و شقاق کی تخم ریزی کے قابل نہ رہے اور مسلمانوں کی کوئی جماعت اس کے فیوض و برکات سے محروم نہ رہ سکے۔ یہاں کی حکومت اگر تمام مسلمانوں کی خدمت کرے تو وہ ہمیں اپنا مؤید و مددگار پائے گی۔ اور ہم مادی و معنوی حیثیت سے اس کی پوری مدد کر کے اسے خود مختار اسلامی حکومتوں میں داخل کر دیں گے۔

ہمیں چاہیے کہ تالیف قلوب کے اصول پر کام کریں۔ اور سب کو مذہبی آزادی دیں۔ کیونکہ اس سے حکومت کی بنیاد مضبوط ہوگی۔ اور مسلمانوں کے درمیان دوستی و محبت بڑھے گی۔ اگر یہ تجویز اپنی روح اور اساس کے اعتبار سے آپ حضرات کو منظور ہے۔ لیکن آپ اسے جلیل القدر علماء کے غور و بحث کے لئے پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔

صدر۔ کیا آپ لوگ ان علماء کو اس کام پر مامور کرنا پسند کرتے ہیں جنہیں سید امین الحسینی نے تجویز کیا ہے۔

سکرٹری۔ بعض لوگوں کا مطالبہ ہے کہ ان میں شیخ موسیٰ جار اللہ اور شیخ بہجت البیطار کو بھی شامل کیا جائے۔ اور بعض سرے سے اس تجویز ہی کے خلاف ہیں۔

آخر صدر نے جلسہ کے التوا کا اعلان کر دیا۔ اور جلسہ دوسرے دن صبح کے لئے برخاست کر دیا گیا۔

چودہواں اجلاس

۲۰ ذی الحجہ ۴۴ھ کو بروز جمعرات مؤتمر اسلامی کا چودہواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۶۷ میں سے ۴۰ ارکان حاضر تھے۔ حضرت الرئیس شریف عدنان پاشا نے ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر جلسہ کا افتتاح کیا۔ سب سے پہلے سکرٹری نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد شیخ محمد ماضی ابو العزائم اور ان کے وفد کا استعفا پڑھا گیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ:-

حضرت صاحب سعادۃ و سیادۃ۔ رئیس مؤتمر العالم الاسلامی۔

آپ کی ذات بزرگانہ کا احترام کرتے اور تمام ارکان وفود اسلامیہ اور علی الخصوص ارکان وفد جمعیت خلافت ہند کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جو جماعت خلافت وادی النیل سے کامل اتفاق رکھتے ہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام ارکان مؤتمر کی خدمت میں میری دعائیں پہنچا دیجیے میں نے گرمی کی شدت، ضعف کی زیادتی، آشوب چشم اور وفد حکومت مصریہ کے پہنچ جانے کے باعث جو میرے نزدیک محض ایک شخصی وفد ہے پہلے جہاز سے واپس جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ لہٰذا اس تحریر کو اس سال کے اجلاس مؤتمر سے استعفے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

محمد ماضی ابو العزائم

حاضرین نے اس استعفے کو باتفاق رائے قبول کیا۔

اس کے بعد مسٹر شعیب قریشی نے سوال کیا کہ تین روز سے سکرٹری صاحب کیوں نہیں آتے۔ صدر نے عذر کیا کہ وہ مؤتمر کے دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔ شعیب صاحب نے پھر کہا کہ ان کاموں کی تشریح کی جائے۔ اس پر محمد علی حسن صاحب نائب سکرٹری نے کھڑے ہو کر کہا کہ مؤتمر کے کام بہت زیادہ تھے اور ان کے لئے پورے عملہ کی ضرورت تھی اس لئے میں نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اب رپورٹیں مرتب کرنے اور کارروائیوں کے خلاصے تحریر کرنے کا کام میں ہی کرتا ہوں پس اگر آپ نے ان چیزوں میں کوئی خرابی ملاحظہ کی ہے تو اسے بیان کیجیے۔ اس پر شعیب صاحب نے کہا کہ آپ جو کچھ خدمت کر رہے ہیں اس کی ہم پوری قدر کرتے ہیں مگر یہاں سوال صرف یہ ہے کہ اوقات مؤتمر میں سکرٹری صاحب اور کون سے کام میں مشغول رہتے ہیں جس کے باعث یہاں نہیں آ سکتے۔

مولانا محمد علی صاحب نے بھی شعیب صاحب کی تائید کی۔ مگر جناب صدر نے اس معاملہ کو ختم کر دیا۔ اور مزید کارروائی شروع کر دی۔

صدر۔ شیخ یوسف یاسین صاحب جدہ۔ مکہ ریلوے لائن کے مصارف کا تخمینہ پیش کریں۔

یوسف یاسین۔ جدہ سے مکہ تک ریلوے لائن جاری کرنے کے لئے اندازاً ۴ لاکھ گنی کی ضرورت ہے اس میں پٹری ڈالنے اسٹیشن بنانے اور گاڑیاں اور انجن خریدنے کے تمام مصارف داخل ہیں۔ جدہ سے مکہ تک ۷۰ کیلو میٹر کی مسافت ہے اور ہر کیلو میٹر پر ۵ ہزار گنی خرچ آئیگا۔

سکرٹری۔ مجلس وضع قانون اساسی نے منصب صدارت کے لئے ۵ سو سے ۸ سو گنی تک سالانہ تنخواہ مقرر کی ہے۔

صدر۔ کیا اس پر کسی کو اعتراض ہے؟

شیخ ہارون۔ میں اس کی موافقت کرتا ہوں۔ اور اسے بالکل مناسب سمجھتا ہوں۔

آوازیں۔ موافق ہیں۔ موافق ہیں۔

محمد علی۔ میری رائے میں دو سو گنی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہاں کی تنخواہوں کی شرح تو مجھے نہیں معلوم مگر انگلستان کی پارلیمنٹ میں صدر کی تنخواہ ۴ سو گنی سے زیادہ نہیں ہے۔

حسن الملکی۔ یہاں کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اس لئے ۸ سو یا ہزار گنی سالانہ ہونی چاہیے۔

محمد علی۔ قانون اساسی میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہے کہ صدر ہمیشہ یہیں رہے۔ سکرٹری کو تو یہاں رہنے کی یقیناً ضرورت ہے۔ مگر صدر کی فقط ہدایات کافی ہیں۔

حسن الملکی۔ قانون اساسی کی رو سے صدر کا یہاں رہنا ضروری ہے کیونکہ وہ اعمال مؤتمر کا ذمہ دار ہے۔

شیخ ثعالبی۔ میری رائے میں مجلس نے جو الاؤنس مقرر کیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ مولانا شوکت علی صاحب نے رکن مجلس کی حیثیت سے اسی الاؤنس کی تائید کی جو مجلس نے مقرر کیا تھا۔

اس کے بعد صدر نے اپنی کرسی صدارت مولانا سید سلیمان ندوی کے سپرد کر دی اور خود تشریف لے گئے۔ اور کچھ تھوڑی رد و کد کے بعد صدر کے الاؤنس کی تجویز پاس ہو گئی۔

ادیب ثروت بے۔ میں نے اپنے بھائیوں سے درخواست کی تھی کہ قانون اساسی پر پھر مذاکرہ کیا جائے کیونکہ میں اس وقت حاضر نہیں تھا۔ چنانچہ اب جو وہ میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس میں بعض دفعات ایسی پائیں جنہیں مجلس ملی کبیر کی رائے لئے بغیر میں قبول نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں نے تجویز کی ہے کہ میں اور میرے مصری، افغانی اور یمنی بھائی آئندہ سال تک کے لئے قانون اساسی کی تصدیق کو ملتوی کر دیں۔ تاکہ ہم اپنے ملکوں کو واپس جا کر اپنی حکومتوں کی رائے لے لیں۔ اس تجویز کو میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

یہ بات مخفی نہیں ہے کہ نمایندگان دول مستقلہ کو جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے وہ کسی حال میں تجاوز نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ قانون اساسی جس پر بحث و مذاکرہ کے وقت ہم موجود نہ تھے بعض ایسے مسائل پر مشتمل ہے جو ہمیں دی ہوئی ہدایات کی رو سے مطابقت نہیں رکھتے لہٰذا میں نمائندہ جمہوریہ ترکیہ تجویز کرتا ہوں کہ ان قوانین پر آئندہ سال تک کے لئے عمل ملتوی کر دیا جائے تاکہ اس مؤتمر میں شرکت کرنے والی حکومتوں کے نمائندوں کے لئے انہیں اپنی اپنی حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کا موقع ہو اور وہ اپنی رائے ظاہر کر سکیں اس طرح ان کے لئے مجالس کے اصول و قواعد مرعیہ کے مطابق اس کی تصدیق کرنا اور اس پر عملدرآمد کرنا جائز ہوگا

محرک۔ ادیب ثروت بے۔ نمائندہ ترکی

مؤید۔ غلام جیلانی خاں۔ نمائندہ افغانی

مؤید مزید۔ محمد الاحمدی الظواہری۔ نمائندہ مصری

مؤید مزید۔ محمد الجبری۔ نمائندہ وفد یمنی۔

اس پر یوسف یاسین نے کہا کہ اگر یہ تحریک داخل موضوع ہے تو اس پر مباحثہ ہونا چاہیے۔ اور اگر داخل موضوع نہیں ہے تو پہلے اسے مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ حسن الملکی نے اعتراض کیا کہ اگر ہم اس تجویز کے مطابق قانون اساسی کی تصدیق کو ملتوی کر دیں تو گویا ایک سال تک ہماری مؤتمر بغیر کسی قانون کے عمل کرتی رہے گی۔ حافظ وہبہ نے مطالبہ کیا کہ خود مختار اسلامی حکومتیں ان دفعات کی تصریح کریں جن پر انہیں اعتراض ہے۔ ـ

اقتباسات

پیرس کی موتمر صحت میں حجاز کا نمائندہ

حجاز کے مدیر حفظان صحت صاحب السعادہ ڈاکٹر محمود حمدی بے پیرس میں دو مہینہ قیام کرنے کے بعد حجاز واپس تشریف لائے ہیں آپ بین الاقوامی موتمر صحت میں حکومت کی جانب سے شریک ہوئے تھے - اس موتمر میں حجاز کے متعلق جو تجاویز منظور ہوئی ہیں اُن سے آپ مطمئن ہیں - (ام القری)

حاجیوں کی مجموعی تعداد

۱۳۴۷ھ کے حج میں جس قدر حجاج سمندر کے راستہ مکہ معظمہ آئے تھے ان کی تعداد ۹۰ ہزار کے قریب ہے - اور اسی طرح خشکی کے راستہ جزیرۃ العرب کے مختلف اقطاع سے آنے والوں کی تعداد بھی ۶۰ ہزار ہے - اس طرح حجاج کی مجموعی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچتی ہے جس کی مثال دور اخیر میں مشکل سے ملسکتی ہے - (ام القری)

یورپ میں مسلمانوں کی تعداد

امریکہ کے ایک رسالہ نے یورپ کے مسلمانوں کی جو مردم شماری شائع کی ہے اس کے مطابق مختلف ممالک میں مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے :-

[illegible]

(گلشن ایران)

روسی و ایرانی تجارتی تعلقات کی کشیدگی

[illegible]

(گلشن)

[illegible]

خبر قیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

دمشق میں فرانسیسی تہذیب کے کرشمے
اہل دمشق کی حرمت و عزت پر ارمنوں کے حملے

دمشق ۲۳ جولائی - اس ہفتہ میں یہاں کی صورت حال تاریک ہی یہاں کے باشندوں پر جو مظالم کئے جاتے ہیں ان کو دیکھ کر انسو نکل پڑتے ہیں - مقامات مہاجرین وصالحیہ کے درمیان آمد و رفت بالکل ممنوع ہے - ذرا سے شبہ پر لوگوں کی توہین کی جاتی ہے - کردی محلہ میں متعدد مکانات جلاکر خاک سیاہ کردے گئے - اور ان کا اثاث البیت [illegible]

شام میں مجاہدین کی ایک اور فتح
ایک پورا فرانسیسی رسالہ کاٹ کر رکھدیا

[illegible]

شریف حسین کا انتقال

[illegible]

ٹرکی

ٹرکی کو سرمایہ کی ضرورت
روغن موصل کا حصہ فروخت کیا جا رہا ہے

[illegible]

ٹرکی میں غیر ملکی تجارت پر ایک اور بندش
یورپین تجارتی ایوانوں کو توڑ دیا گیا

قسطنطنیہ ۱۲ اگست - پولیس نے غیر ممالک کے تجارتی ایوانوں کو حکم دیا ہے کہ فوراً کام بند کردیں - اس بندش کی ایک عرصہ سے دھمکی دی جارہی تھی مگر یہ خیال نہیں کیا جاتا تھا کہ اس کا نفاذ بھی کیا جائے گا کیونکہ حکومت اس پر غور کررہی تھی کہ ایوانات کو ترکی قوانین کے ماتحت کردے اور ان کے کاروبار کو بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق چلنے دے -

غیر ملکی ایوانات کیوں توڑے گئے؟
قومی تجارت کی ترقی کیلئے ترکوں کی کوششیں

قسطنطنیہ ۱۲ اگست - غیر ملکی حلقے یہ سمجھنے سے معذور ہیں کہ تجارتی ایوانوں کی بندش کا جو حکم نافذ کیا گیا ہے وہ کن محرکات کے ماتحت ہے - یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حکم کچھ تو ترکی ایوانوں کی اس خواہش پر مبنی ہے کہ وہ خدمات انجام دیکر خود وہ فیس حاصل کرنا چاہتے ہیں جو [illegible]

افغانستان

فرمان روائے افغانستان کا جدید خطاب

[illegible]

سایف

شیشوان پر ہسپانیہ کا قبضہ

[illegible]

حکومت حبش کے ارادے
مجلس اقوام سے انصاف حاصل کرنے کی کوشش

[illegible]

گیا ہے اس کے متعلق وہ کیا طریق کار اختیار کرے گی اس کا جواب نائب السلطنت حبش نے حسب ذیل دیا ہے :-

"اب چونکہ یہ مسئلہ جمعیۃ اقوام کے سامنے لایا گیا ہے اسلئے اب ہمارے نمایندگان متعینہ جنیوا کا یہ فرض ہے کہ وہ موقعہ محل دیکھکر اپنی حکومت کے طرز عمل کا اظہار کریں" اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت حبشہ اس معاملہ کو دور تک پہنچانا چاہتی ہے -

ہندوستان

حیدرآباد کے متعلق سرکاری بیان شائع نہیں ہوگا
ڈیلی میل کے بیان کی غیر سرکاری تردید

شملہ ۹ اگست - حکومت ہند کا یہ ارادہ ہے کہ ان واقعات کے متعلق جو حیدرآباد کے انتظام کے بارے میں بمبئی کے ایک اخبار نے شائع کئے ہیں کوئی بیان نہ شائع کرے - یہ صاف ظاہر ہے کہ انتظام ریاست میں اصلاحات کے متعلق حضور نظام کو مشورہ دیا گیا - اور ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ اس معاملہ میں جو رازداری روا رکھی گئی وہ حضور نظام اور ان کی رعایا بہت دونوں کے لئے مفید ہے حال میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں وہ حیدرآباد سے آئے ہیں اور غالباً اسی وجہ سے حکومت ہند نے حضور نظام کی تردید کو کافی سمجھ لیا ہے - اگر موعودہ اصلاحات حضور نظام نے جاری نہ کیں تو غالباً حکومت ہند گذشتہ واقعات پر روشنی ڈالے گی - بہرحال ایک امر کے متعلق وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان یا کسی دوسرے ملک میں مسلم پروپیگنڈے کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا ہے - اس کے خلاف جو بیان ہے وہ بالکل جھوٹ ہے - (پانیر)

مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ

پھلواری شریف ۱۲ اگست - عبد السبحان صاحب الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا عثمان غنی صاحب مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند آج دوسری مرتبہ پیش ہوا - عدالت کا کمرہ معززین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - جن میں مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی آنریبل شاہ زبیر احمد صاحب اور مولوی محمد مسعود صاحب رئیس ناٹول وغیرہم بھی شریک تھے جو اظہار ہمدردی کے لئے آئے تھے - بعض معمولی گواہوں سے جرح کی گئی - باقی گواہوں سے کل جرح کی جائے گی -

مالوی جی کے لئے معافی کی درخواست

شملہ ۱۱ اگست - مجلس وضع قوانین ہند کے جو اراکین آج کل شملہ میں موجود ہیں ان میں سے بعض غیر سرکاری اراکین نے اس صورت حال پر غور کیا جو بنگال میں پنڈت مالویہ کے داخلہ کی ممانعت اور اس کی خلاف ورزی کے بعد سمن کے اجراء سے پیدا ہوگئی ہے - ان میں سے دس اراکین نے اس کا فیصلہ کیا ہے کہ وایسرائے سے درخواست کریں کہ وہ ایک ایسے وفد کے حاضر ہونے کی اجازت دیدیں جو اس پر زور دے گا کہ پنڈت جی پر مقدمہ نہ چلانا چاہیے -

حکومت بنگال کی ذلت پر لنڈن ٹائمز کا تبصرہ
گورنمنٹ نے اپنا سارا وقار کھو دیا

لنڈن ۱۱ اگست - ٹائمز نے لکھا ہے کہ حکام بنگال نے اپنے آپ کو نہایت مضحکہ خیز شکل میں پیش کیا ہے - اس میں شک نہیں کہ ریلوے اسٹیشن پر پنڈت مالویہ کو گرفتار کرکے ہزاروں ہمدردی رکھنے والوں کی موجودگی میں بطور دستخط نہ پاکرنا ضرور تھا [illegible]

معلومات تھا - مگر اس امر سے کہ ڈاکٹر مونجے اور پنڈت مالوہ کو بنگال کے پہلے اسٹیشن ہی پر روک کر کسی اپنی ٹرین میں روانہ نہ کردیا گیا - جو اس صوبہ کے باہر کو جاتی ہو حکومت کے اقتدار کی کمی اور حکام کے غور و فکر کا نقص ثابت ہوتا ہے پنڈت مذکور کی فتح نہ ہندو مسلم تعلقات کو بہتر بنائے گی اور نہ حکومت بنگال کے اقبال کو فروغ دیگی -

مالوی جی کی کامیابی پر گاندھی جی کی مسرت

احمدآباد ۱۳ اگست - گاندھی جی نے پنڈت مالوی کی بندش کلکتہ پر ینگ انڈیا میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے -

پنڈت مالوی کی فتح ایک قومی فتح ہے - اگرچہ ہم اسوقت انتشار اور بے نظمی کی حالت میں ہیں مگر پنڈت جی نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ اب بھی ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو سب سے زیادہ طاقتور سلطنت کی طاقت کے خلاف عمل کرسکتے ہیں

آقائے مؤید الاسلام کے اخراج پر احتجاج

کلکتہ ۱۲ اگست - سکریٹری انجمن ترقی اسلام کلکتہ "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۵ اگست کو بروز اتوار باشندگان کلکتہ کا ایک جلسہ منعقد ہوگا تاکہ حکومت ہند کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے جو حضرت مؤید الاسلام جلال الدین مدیر جریدہ حبل المتین کے اخراج کے بارے میں حسب ریگیولیشن ۱۸۱۸ مجریہ ۱۸۱۸ء جاری کیا گیا ہے - جلسہ کے منتظمین معزز باشندگان کلکتہ ہیں -

انڈین نیشنل یونین کے نئے مؤیدین

منصوری ۱۴ اگست - پنڈت موتی لال نہرو آج یہاں سے الہ آباد روانہ ہوگئے جہاں سے وہ پھر ۱۹ اگست کو شملہ روانہ ہوجائینگے ذیل میں ان اصحاب کے ناموں کی فہرست دیجاتی ہے جنہوں نے منجملہ دیگر بہت سے لوگوں کے انڈین نیشنل یونین (نئی انجمن اتحاد) کے اصولوں کو پسند کیا ہے اور اس کی شرکت کے لئے اپنی خواہش ظاہر کی ہے :-

مسٹر بپن چندر پال، مسٹر ڈی سی گوسوامی، مسٹر رنگا سوامی آینگر، مسٹر وینکٹ عالم چیٹیر مدراس کارپوریشن کے صدر، مسٹر راجا سوامی مدیر، مسٹر اوی نارائن چیٹیر، مسٹر را مدراس، مسٹر سید عبد اللہ بریلوی اڈیٹر "بمبئی کرانیکل" مسٹر خواجہ غلام لیسین بیرسٹر امرتسر، مسٹر حمید خان مدراس، ڈاکٹر خانچند دیو لاہور، مسٹر سراج دین لاہور، ڈاکٹر ستیہ پال لاہور، لالہ گردھاری لال امرتسر، رائے بہادر بخشی سوہن لال سرکاری وکیل ہائیکورٹ لاہور، پنڈت کے سنتانم لاہور، لالہ کشن ناتھ سرکاری وکیل ہائیکورٹ لاہور، ڈاکٹر گوپی چند بھارگو لاہور، مسٹر ایل جی، ڈاوی بسی، مسٹر این سی رائے وکیل سرکاری شولاپور، مسٹر جی آئی، ایا پٹ پونہ، مسٹر محمد شفیع انصاری فرنگی محلی لکھنؤ، مسٹر سی، پی سال، بہار بڑودہ، مسٹر نرائن داس ہنس کیش دہلی، شریمتی نرائن داس ہنس کیش دہلی، مسٹر آر کے تھوبڑے اکولا، مسٹر عبد اللطیف بجنور، مسٹر سید ضلالت حسین کلکتہ، مسٹر شنکر لال کول - دہلی، مسٹر لاجپت رائے شانی، مسٹر محمد برکت اللہ قریشی جالندھر، مسٹر پرمانند سنیاسی ایبٹ آباد مسٹر فخر الدین فاروقی دہرادون، اور مسٹر ظفر الملک علوی لکھنؤ -

دار الحکومت

سرکار دو عالم کی توہین پر مظاہرہ
انڈین پکٹوریل کے ناپاک کارٹون پر اظہار نفرت

دہلی ۱۳ اگست - آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں شہر کے تمام فرقوں اور انجمنوں کی مکمل نمائندگی کی گئی تھی - حاضرین کی تعداد ۱۵ ہزار تھی - مولانا مظہر الدین صاحب نے فرمایا کہ یہ جلسہ انڈین پکٹوریل میگزین کے گستاخانہ کارٹون کے خلاف (جس میں آنحضرت صلعم کی مضحکہ خیز تصویر شائع کی گئی ہے) احتجاج کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے - خواجہ حسن نظامی صاحب صدر جلسہ منتخب ہوئے - آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ایک مرتبہ جب پیرس میں آنحضور کو (معاذ اللہ) اسٹیج پر لانے کی تجویز کی گئی تھی تو سلطان عبد الحمید خاں نے تلوار ہاتھ میں اٹھا کر کہا تھا کہ جب تک رسول اللہ کا غلام عبد الحمید موجود ہے اس وقت تک آپ کی یہ توہین برداشت نہیں کی جاسکتی چنانچہ سفیر فرانس کو تار دے کر اپنی حکومت سے جواب حاصل کرنا پڑا اور یہ خیال ترک کردیا گیا -

مولانا مظہر الدین صاحب نے کارٹون کی تشریح کرنے کے بعد حسب ذیل تجویز پیش کی :-

۱۵ جون کے انڈین پکٹوریل میگزین نے جو دہلی سے شائع ہوتا اور پائنیر پریس الہ آباد میں چھپتا ہے ایک گستاخانہ کارٹون شائع کرکے مسلمانوں کے جذبات کو سخت ترین صدمہ پہونچایا ہے - اس بدترین کارٹون میں افضل البشر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم (جن کی محبت و فضیلت ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کی رگوں کا خون ہے) کی فرضی و مسخر انگیز تصویر شائع کرکے مسلمانوں کے دلوں میں ناسور ڈال دئے ہیں - لہذا یہ جلسہ (جو دہلی کی تمام اسلامی انجمنوں کا نمایندہ ہے) اس بیہودہ کارٹون پر اپنی نفرت کا اظہار کرتا ہے - اور حکومت دہلی و صوبہ متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کے اڈیٹر پرنٹر و پبلشر کے خلاف فی الفور مقدمہ چلائے اور اس کی کاپیاں ضبط کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرے -

نیز یہ جلسہ جمعیۃ خلافت صوبہ دہلی سے درخواست کرتا ہے کہ اگر حکومت کوئی فوری کارروائی نہ کرے تو وہ اس معاملہ میں جائز و مناسب مگر ایسی مؤثر کارروائی کرے جو ایسے گستاخ لوگوں کے لئے سبق آموز ہو -

مولانا ثناء اللہ صاحب کی تائید کے بعد تجویز باتفاق رائے منظور کی گئی -

اصغری بیگم کا مقدمہ
سوامی شردھانند ملزمین کے کٹہرے میں

دہلی ۱۲ اگست - آج مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ مسٹر لوئس کی عدالت میں پیش ہوا کچہری میں پولیس کا مکمل پہرہ تھا - سوامی شردھانند - اندر دلیش بندھو - ڈاکٹر سکھدیو - گنپت رائے - اصغری بیگم بحیثیت ملزمین کے پیش کئے گئے - اگرچہ کچہری میں بہت سی خلقت جمع تھی مگر صرف چند آدمیوں کو اندر جانے کی اجازت دی گئی - اصغری بیگم کو مع اپنے دو بچوں کے بنچ پر بٹھایا گیا باقی ملزمین حسب دستور ملزمین کے کٹہرے میں کھڑے رہے - ان کے وکیل نے درخواست کی کہ سوامی شردھانند کو ہندو میں جو حیثیت حاصل ہے اس کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں کرسی پر بیٹھنے دیا جائے مگر عدالت نے اس قسم کا امتیاز ظاہر کرنے سے انکار کردیا جس پر سوامی جی فرمانے لگے کہ میں تو خود بھی اسے پسند نہیں کرتا ہوں چونکہ سکریٹری آریہ سماج کراچی بھی ایک ملزم ہیں اور وہ کسی وجہ سے حاضر عدالت نہیں ہوسکے اس لئے مقدمہ ۲۳ اگست کے لئے ملتوی کردیا گیا -

چند مالیوں کی لڑائی
ہندوؤں کا جھگڑا ہندو مسلم فساد بن گیا

کل شب میں پہاڑی دھیرج پر چند ہندو مالیوں میں کچھ جھگڑا ہوگیا تھا - گھیسو نامی ایک مالی کے شدید ضرب آئی اور اسے سول ہسپتال پہونچا دیا گیا - بالآخر اس جھگڑے نے ہندو مسلم لڑائی کی صورت اختیار کرلی - سبزی منڈی اور صدر بازار سے پولیس کو بلایا گیا اور مجمع کو منتشر کردیا گیا -

صدر بازار میں ایک جدید مدرسہ شبینہ کا افتتاح

دہلی ۱۵ اگست - کل شام جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مدرسہ شبینہ کی ایک شاخ کا صدر بازار میں افتتاح ہوگیا - اور اب روزانہ پڑھائی ہوا کریگی - صدر بازار کے رہنے والے ان حضرات کو جنہیں یہ شکایت تھی کہ قرول باغ کا مدرسہ شبینہ دور پڑتا ہے اور وہ اس لئے اپنے بچوں کو شب میں وہاں نہیں بھیج سکتے - اب رفع ہوگی اور توقع ہے کہ وہ اپنے بچوں کو فوراً مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے بھیجیں گے داخلہ شام کو بعد نماز مغرب تک مطبع جامعہ کے دفتر میں جو بارہ ٹوٹی پر واقع ہے ہوگا -

اصلاح کا صحیح طریقہ

ذیل کے مضمون میں محترم ہمعصر سچ نے شرک و بدعات کی اصلاح کے مسئلہ پر نہایت معقول طریقہ سے روشنی ڈالی ہے۔ الجمعیۃ اصلاح کے اسی طریقہ کو بہترین سمجھتا ہے :-

احمد حسین صاحب رزیڈنسی بازار، حیدرآباد دکن، سے ایک مراسلہ سچ میں اشاعت کے لئے ارسال فرماتے ہیں جس کا بیشتر حصہ منظوم ہے۔ اس حصہ کی اشاعت پر غالباً انہیں اصرار نہ ہوگا۔ حصہ نثر حسب ذیل ہے۔

ہندوستان کے مسلمان جب تک گورپرستی، قبہ پرستی، پیرپرستی، وغیرہ چھوڑ کر بالکل خداپرست، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے مست اور اور سنت پرست نہ ہو جائیں گے۔ تب تک یہ نام کے مسلمان قعر ذلت سے نہیں نکل سکتے۔ آئے دن اخباروں میں ان کا ہر شہر و دیار میں مشرکوں کے ہاتھ سے پٹنا اور ہلاک ہونا دیکھا جا رہا ہے۔ اس کا سبب صرف ان کے مشرکانہ خیالات اور بیدینی ہے۔ ان کا تعلق اللہ اور رسول صلعم سے کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ ہر شخص ہدایت فی الدین میں ڈوبا ہوا ہے۔ اگر کوئی بندۂ خدا شریعت غرا کی پابندی کرنا چاہتا ہے تو اس پر چہار طرف سے اعتراضات اور گالیوں کی بوچھار ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے مصلحت وقت نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ سیاسی نقطہ خیال سے شریعت یا احکام جاری کرنا مناسب نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ اجرائے احکام شریعت سے اسقدر کیوں گھبراتے ہیں۔

جب تک مسلمان کام کے مسلمان نہ بن جائیں گے۔ اللہ تعالے ان کو ہر جگہ ذلیل و خوار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فرقہ بندیوں کی بلاسے نجات دے کر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں میں داخل کرے اور صرف آنحضرت کا سچا پیرو بنائے۔ اور ان کو قرآن پاک اور حدیث شریف کا مطالعہ نہایت بابرکت ہے۔

مراسلہ بالا کے آخری حصہ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، وہ حرف بحرف درست ہیں۔ خدا ہر عمل کرنے کی ہر کلمہ گو کو توفیق دے۔ سنت رسول کی پیروی سے بڑھ کر مسلمان کے لئے اور کون نعمت ہو سکتی ہے۔ اگر سارا مراسلہ اسی لہجہ میں ہوتا تو سچ کے لئے اس کی اشاعت باعث مسرت ہوتی لیکن افسوس ہے کہ جس فرقہ بندی سے بچنے کی دعا کی گئی ہے۔ اسی کا نمونہ پوری طرح مراسلہ کے حصہ اول میں موجود ہے۔

غیر اللہ کی پرستشیں جو رائج ہیں، ان کے انسداد کی ضرورت اور شدید ضرورت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے لیکن اصل سوال طریق علاج کا ہے۔ ایک مریض اگر کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہے، تو محض اس مرض کے شدائد اور اس کے ہولناک نتائج بیان کرتے رہنے سے تو اسے شفا نہیں ہو سکتی۔ ضرورت اس کی ہوتی ہے کہ بہترین سامان علاج اس کے لئے بہم پہنچایا جائے۔ پس اب اصل سوال اس پر آکر ٹھہرتا ہے کہ خود اپنے نبی رسول رؤف و رحیم کے اخلاق جمیلہ کا عملی نمونہ بنا کر پیش کرنا، یا احکام شریعت کا نافذ کرانا، ان دونوں میں زیادہ اہم، زیادہ موثر، زیادہ کارگر، اور زیادہ ضروری کون سی شے ہے؟ خود اچھا بنانا یا دوسروں کو بزور حکومت و بہ خوف تازیانہ اچھا بنانے کی کوشش کرنا خود عمر فاروقؓ بنجانا، یا بغیر اس کی کوشش کے محض ان کا درہ ہاتھ میں لے لینا، ان دونوں میں ترتیباً مقدم کون سی چیز ہے؟ مشاہیر صحابہ جو شمع رسالت کے پروانے تھے، ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ، طلحہؓ و زبیرؓ، ابوذرؓ و بلالؓ رضی اللہ عنہم اجمعین کو رسول کریم کی پیاری شخصیت نے مست و بیخود کر دیا تھا، یا کسی حاکم وقت نے تازیانہ و شمشیر کے خوف سے انہیں پابندی شریعت پر مجبور کر دیا تھا؟ خود نبی کریم نے جب اول بار اپنی دعوت کو منکرین پر پیش فرمایا تھا تو سب سے پہلی بات زبان مبارک سے کیا ارشاد ہوئی تھی؟ آیا اپنی پاک و بے داغ زندگی، اپنی پیاری اور موہنی شخصیت، ان کے روبرو پیش فرما دی تھی، یا اس کے برعکس جہاد و قتال سے ڈرانا شروع کر دیا تھا؟

ایسی صورت میں صحیح اتباع سنت، اصلی پیروی رسول کیا ہے! آیا اپنے ہی کلمۂ شہادت کے پڑھنے والوں، اپنے ہی قبلہ کی طرف منہ کرنے والوں، کو ان کی بعض نادانیوں، نافہمیوں، اور کمزوریوں کی بناء پر ”قبہ پرست“ ”گورپرست“ ”کافر“ ”مشرک“ کہکر دائرہ اسلام سے خارج کرنا، اور ان کے دلوں میں ضد اور نفرت پیدا کر دینا، یا اس کے برعکس، حسن عمل، خداترسی، خدمت خلق، تقویٰ و طہارت، تواضع و فروتنی سے خود اپنی زندگی کو اتنا پاک و پاکیزہ و دلآویز و دلکش بنا لینا کہ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی نیک روی کی استعداد موجود ہے، وہ بغیر متاثر ہوئے نہ رہے اور جو کام شمشیر و تازیانہ سے برسوں میں بھی انجام نہ پا سکے، اسے محض ایک جنبش نگاہ سے چشم زدن میں کر دکھایا جائے؟ کیسی دکھ کی بات ہے کہ آج ہر شخص دوسروں کی اصلاح پر حریص ہے، پر خود اپنی اصلاح سے فارغ ہوا ہے! ”مصلح“ بننے سے پیشتر ”مصلح“ بننے کی کوشش کرنا، فطرت کی قائم کی ہوئی ترتیب کو الٹ دینا ہے۔

(سچ)

گوشوارہ ماہی آمد و صرف دفتر شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ شوال ۱۳۴۴ھ لغایتہ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

تفصیل آمدنی	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنہ	میزان روپے	میزان کل پائی	میزان کل آنہ	میزان کل روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۱ھ لغایتہ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ				۵	۲	۸۷،۸۹۲			
آمدنی از یکم شوال ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ									
متفرق	۰	۵	۳۱۶						
زکوٰۃ	۰	۱	۳۱۳	۰	۶	۶۲۹	۵	۸	۸۸،۵۲۱

تفصیل مصارف	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنہ	میزان روپے	میزان کل پائی	میزان کل آنہ	میزان کل روپے
مصارف از رجب ۱۳۴۱ھ لغایتہ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ				۱۰	۱۳	۸۵،۳۹۵			
مصارف از یکم شوال ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ									
تنخواہ معلمین ومبلغین حلقہ جات وکارکنان صدر دفتر	۰	۱	۷۷۶						
مصارف سفر معلمین ومبلغین حلقہ جات وکارکنان صدر دفتر	۰	۰	۵۲						
مصارف ڈاک	۰	۱۳	۶۵						
مصارف تار	۰	۵	۷						
مصارف مہمانان دفتر	۰	۲	۱						
خرید کتب	۶	۱	۹						
کرایہ مکان وروشنی دفتر	۶	۱	۱۴۱						
اسٹیشنری	۰	۱۴	۱۳						
مطبوعات	۰	۸	۴۳						
امداد نومسلمین	۰	۰	۴						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۱۲	۵۳۰						
متفرقات	۶	۳	۹						
سائر خرچ مدارس	۰	۷	۱۴	۶	۴	۱،۶۶۸	۴	۲	۸۷،۰۶۴
بقایا									
تحویل				۶	۴	۹۳			
حساب طلب				۰	۴	۱،۳۴۲			
خزانہ				۷	۱۳	۱۲۱	۱	۶	۱،۴۵۷
میزان کل							۵	۸	۸۸،۵۲۱

چشمہ حیات دہلی

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں ایسا رسالہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ جو صاحب پانچ خریدار بہم پہنچا سکیں گے ان کو ایک جیبی گھڑی مفت۔ دس خریدار بنانے والوں کو ایک سنہری دستی گھڑی مفت

مینجر چشمہ حیات دہلی

قرآن مجید جلی قلم بلا ترجمہ پڑھیئے

ہماری ایجنسی میں نہایت عمدہ کلام مجید بچوں بڑوں و بڈھوں کی تلاوت کے لئے موجود ہیں۔ اس قرآن مجید کا چھاپہ صاف خط پاکیزہ کاغذ سفید حروف جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی بندھی ہوئی ہے اور جلد کی پشت پر آپ کا نام و مقام مفت لکھا جائیگا ہدیہ صرف دو روپیہ ہے۔

دعائے گنج العرش

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی و نبی صحیح اردو ترجمہ ہدیہ سات آنے (۷ر)۔

فالنامہ آئینہ تقدیر

آپکی تقدیر میں کیا لکھا ہے اس کا جواب حافظ شیرازی کی فارسی زبان میں اور خاص اردو میں بھی سننا چاہتے ہیں تو یہ فالنامہ ضرور منگائیے فی جلد ۳ر

المشتہر حاجی محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چھ آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کہ نیک نہاد و صاحب عصمت نوجوان میں بھی نہ ہو۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور کل اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ ۔۔۔

قیمت ۱۰ خوراک ۲ؔ محصول ۶ؔ بیس خوراک ۔۔۔ چالیس خوراک ۔۔۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار رہوں۔ ٹیڑھی ہو۔ کوتاہی ہو، باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ۔۔۔

حبوب حیرت

۔۔۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ بنانے کی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی بآسانی ایک منٹ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے ۔۔۔

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے ۔۔۔

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط ۔۔۔

بالکل ارزاں ناول

۔۔۔

مفت

مختلف شہروں کے اردو پڑھنے والے اصحاب ۔۔۔

خوبصورت سنہری گھڑیاں

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پائیدار۔ وقت دینے میں بے مثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ۔ گارنٹی دس سال۔ تسمہ و بکس مفت قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں۔

ملنے کا پتہ:- بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ۔ لودیانہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ۔۔۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات ۔۔۔ قیمت ۔۔۔

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ۔۔۔ قیمت ۔۔۔

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے ۔۔۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

۔۔۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

اگر سب اعلان مفید ثابت نہ ہو۔ اسی اخبار میں ہمارا اشتہار چھپوائیں

ٹیلیفون نمبر ۵۶۵۰

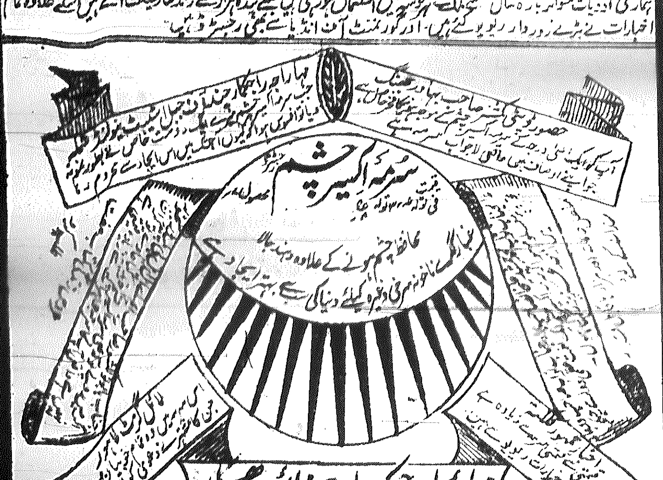

سرمہ اکسیر چشم

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

چار نکاح کیجئے

۔۔۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

۔۔۔

المشتہر:- حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی ۔۔۔

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے۔ اگر وہ میری بیوٹی ہیر تیل سے کالا نہ ہو تو دونے دام واپس دینگے ۔۔۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیوٹی ہیر آئل نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں ۔۔۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ ۔۔۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی
ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۲ صفر ۱۳۴۵ھ ہجری۔ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۴

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے چوتھے اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اس کے بعد مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز پر دوبارہ بحث شروع ہوئی۔ مجلس علما نے جس کے سپرد یہ تجویز کی گئی تھی اسے ترمیم کرکے حسب ذیل صورت میں ترتیب دیدیا

بنظر اس کے کہ حجاز شریف تمام اہل قبلہ کا عام دینی مرکز ہے۔ جہاں ہر طرف سے مسلمان اپنے فقہی کلامی مذاہب کے اختلاف کے باوجود اپنے پروردگار کی عبادت اور مناسک حج ادا کرنے کے لیے آتے ہیں۔ لہٰذا یہ موتمر طے کرتی ہے کہ ان سب کو مذاہب مذکورہ کے مطابق عبادات و مناسک ادا کرنے میں آزادی ہو اور وہ سوائے ایسی باتوں کے کسی چیز سے نہ منع کیے جائیں جو کسی زندہ یا مردہ انسان کی عزت پر حملہ کرتی ہو۔ یا علمائے اصول فقہ کے نزدیک اجماع معتبر کے خلاف ہو۔ نیز اس امر کا فیصلہ کہ حاجی جو فعل کرتا ہے وہ آیا اس مذہب کے موافق ہے یا نہیں جس کی طرف وہ منسوب ہے خود اسی مذہب کے علما کا کام ہوگا۔ نہ کہ دوسروں کا۔

مجلس علما کی رائے:۔ یہ تجویز منظور کرکے موتمر کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

صدر ۔ بعض ہندوستانی مسلمان اس ترمیم شدہ تجویز کی نقل مانگتے ہیں۔ کیا آپ کو اس پر کوئی اعتراض ہے؟

حاضرین ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

صدر نے ترجمہ پڑھکر سنایا اور اس کے بعد جلسہ سے کہا کہ بعض ہندوستانی نمائندے پوچھتے ہیں کہ کیا اس تجویز میں زیارۃ قبور بھی شامل ہے۔

عبد اللہ بن بلیہد ۔ جو زیارت قبور مشروع ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور جو غیر مشروع ہے اسے کسی طرح باقی نہیں رکھا جا سکتا۔

ظواہری ۔ میں نے اس تجویز کو مرتب کیا ہے اور اسمیں اس امر کا پورا لحاظ رکھا ہے کہ سب اس سے اتفاق کر سکیں۔ اور اختلاف یا شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اسی لیے مجلس اقتراحات نے اسے قبول کر لیا ہے۔ میں اختلاف کو دور کرنے اور وحدت و اتفاق پیدا کرنے کے لیے یہ رائے دیتا ہوں کہ اس تجویز کو منظور کر لیجیے۔ جو نہ شرع شریف کے خلاف ہے اور نہ حضرات مجوزین کے مقصد کے خلاف ہے۔

شعیب قریشی ۔ میں اس کی عبارت میں کچھ ابہام پاتا ہوں جس کی تفصیل و توضیح ضروری ہے۔ تاکہ اس میں تاویل و تخریج کی گنجائش باقی نہ رہے۔

بہجت البیطار ۔ کل کے جلسہ میں میں نے جو اختلافات دیکھے ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھکر میں نے تین تجویزیں مرتب کی ہیں جو مجلس اقتراحات میں پیش کی جائیں گی۔ تاہم اگر آپ پسند کریں تو میں ان میں سے تیسری تجویز آپ کے سامنے پیش کروں۔ جو اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ شاید کہ ہم سب ایک فیصلہ کن رائے پر متفق ہو سکیں۔

صدر ۔ تشریف لائیے اور پڑھیے۔

بہجت البیطار ۔ میری تیسری تجویز یہ ہے:۔

چونکہ جلالۃ الامام (اللہ انہیں توفیق دے اور اپنی روح سے تائید کرے) ان بلاد مقدسہ کی حفاظت کا کام اپنے نفس کی طرف سے اصالۃً اور تمام مسلمانوں کی طرف سے نیابۃً انجام دے رہے ہیں اور کتاب و سنت اور طریقہ سلف امت کی بنیاد پر دین کو قائم کر رہے ہیں۔ اسلئے میں اس موتمر عالم اسلامی کے نمائندوں سے تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیے اسلام کے اس راستے کو واضح کر دیں جس پر ہمارے نجدی بھائیوں کو چلنا چاہیے اور دوسر مسلمانوں کو دعوت دینی چاہیے تاکہ ہمارے درمیان اتفاق پیدا ہو جائے اور بعض اختلافی مسائل میں ہم اس قسم کا اعتدال پیدا کر سکیں جو دین کی ہدایت کے خلاف نہ ہو۔ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ مسلمانوں میں جمعیت پیدا کرنا۔ اور دلوں سے وحشت کا دور کرنا اصل الاصول ہے اور تمام مسائل اصلاحیہ میں حقیقی تفاہم کی بنیاد ہے۔ پھر چونکہ امور اساسی میں اتفاق، اور مذہبی تفرقوں میں رواداری اور متفق علیہ مسائل میں متحدہ کارروائی کرنے کی کوشش ان چیزوں کی محتاج نہیں ہے جن کی ریلوے لائنیں بنانے یا راستے درست کرنے یا شفاخانے اور مدرسے کھولنے میں ضرورت ہوتی ہے بلکہ صرف علماء اسلام کی توجہ اس کو حد تکمیل تک پہنچانے کے لیے کافی ہے۔ اسلیے علماء کو دعوت الی الخیر، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض انجام دینے کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور مسلمانوں کو حسب ذیل امور کی طرف توجہ دلانی چاہیے۔

(۱) یہ زمانہ قوموں کی باہمی معاونت۔ اور مسلمانوں کے خلاف سلطنتوں کی متفقہ کوششوں کیلیے۔ ہمارے یہاں۔ اور عوام کا ایک بڑا طبقہ اس بات کا عادی ہو گیا ہے کہ جب ان پر کچھ تنگی آتی ہے اور انہیں مصیبت کو دور کرنا یا اپنی ضرورت کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو وہ قوت بہم پہنچانا، اسباب مہیا کرنا، اللہ سے مدد مانگنا سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بعض بزرگوں کے مزارات کی طرف رجوع کرکے ان سے دستگیری کی التجا کرنے لگتے ہیں۔ اسی چیز نے بہت سے مسلمانوں۔ اور اسلامی ملکوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ فاا اسفاہ پس اس دینی و دنیوی عیب کو دور کرنے کیلیے ہم لوگوں کے سامنے اس بات کی توضیح کرنا چاہتے ہیں جو ہمارے نجدی بھائی اور دوسرے لوگ کہا کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالے کے سوا کسی دوسرے سے اس واسطے دعا کرنا کہ ہم اس سے وہی چیز مانگیں جو اللہ سے مانگی جاتی ہے عبادت غیر اللہ میں داخل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدعاء ھو العبادۃ (دعا ہی عبادت ہے) اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے دعا کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ فلا تدعوا مع اللہ احدا (اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو) اور حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ (جب تم مانگو تو اسے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو اسی سے) پس ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام میں تمام مشکلات کو حل کرنے اور ضروریات کو پورا کرنے کیلیے جائز اسباب کے سوا اور کسی چیز کی طرف رجوع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۲) بعض ایسے مسائل ہی ہیں جن کی شرع میں کوئی بنیاد نہیں ہے اور ان میں اسلامی مذاہب کے درمیان اختلاف ہے۔ جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔ ان میں ہم مختلف مذاہب کو قبول کریں گے۔ مگر بعض مسائل ایسے ہیں جن کی دین میں کوئی اصلیت نہیں ہے، بلکہ نصوص صحیحہ میں ان کی ممانعت اور وعید آئی ہے اور مشہور علماء مذاہب نے ان سے ڈرانے اور باز رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے ایسے مسائل میں کسی قسم کے مذہبی اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔ تمام علمائے مذاہب کا فرض ہے کہ اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو منع کریں۔ ورنہ وہ ان کی تائید کرنے۔ یا ان پر سکوت اختیار کرنے کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ ہم دونوں قسموں کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ اور اہل ایمان کے انصاف سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سے موافقت کریں۔

مختلف فیہ مذہبی مسائل میں سے ایک شد رحال کا مسئلہ ہے۔ یعنی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنے اور ان کے علاوہ

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ ہو)

جرمنی کی
جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد
خضاب چاند تارا ہے
خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ
المشتہر:۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

عزیزیہ خضاب
دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ بہ سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ [illegible] بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھیے۔ قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن عہ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔
المشتہر
ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

قرآن شریف لقطع حمائل مذہب استمبولی
اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ [illegible] اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے [illegible] سنہری ہیں [illegible] [illegible] سلطان کا دل دیکھکر [illegible] [illegible] ہوئی ہے۔ ایک [illegible] قیمت مع محصول [illegible]
دلائل الخیرات سنہری استمبولی
اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں [illegible] منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خالی ریشمی ہے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔
تفسیر البیضاوی کامل [illegible]
حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل [illegible] جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت [illegible]
[illegible] مع التکملہ کامل سات جلد طبع عثمانیہ استمبول [illegible] قیمت ۲۳-۸-۰
تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع [illegible] مصر [illegible]
تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع [illegible] مصر [illegible] قیمت ۳۸ روپیہ
تفسیر کبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰
ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی ع ۹

برٹش انڈیا۔ برہمان و سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر
مرد و زن شوق سے استعمال کرتے ہیں
پانچ منٹ میں جوانی کی بہار پاتے ہیں
خضاب شباب
(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم و چکنا کرنے کی اکسیر)
معزز حضرات اور ایڈیٹر صاحبان اخبارات و دیگر اخبار اہل کے سرٹیفکٹ ریویو و تعریف کردہ شدہ سب سے اعلیٰ اور ارزان خضاب قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۹ دو آنہ محصول ڈاک ۴

اکسیر حیات (بخار طحال و ورم جگر کی دوا) فصلی بخار کہنہ بخاری جو تھیا ملیریا کا لا آزار اور طحال وغیرہ کی شرطیہ دوا ایک شبانہ روز میں بخار موقوف ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ	تریاق سوزاک (التقطیر البول سوزش زخم وغیرہ کی دوا) پیشاب کے ساتھ مواد و خون کا جانا اور رک رک چنک رہنا وغیرہ تکالیفوں کو فوراً دفع کرنیوالی بے بہا دوا۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ چار آنہ
جوہر مردمی (جریان رقت احتلام و ضعف باہ کی دوا) مقوی مسمک مادہ تولید کی تقویت بخش ادویہ کے جوہروں کا مجموعہ امراض مردانہ کا مخصوص علاج قیمت فی ہفتہ کی دوا عہ ایک روپیہ	تریاق ضیق النفس (دمہ یعنی تنفس کی خرابی و کوتاہ دمی کی دوا) سانس کا پھولنا تھوڑی ہی محنت سے دم کا بھر جانا اور پھیپھڑ کی کمزوری وغیرہ کی دوا سلسلے استعمال سے سانس باقاعدہ بنتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ چھ آنہ
طلاء مردمی (آلہ تناسل کی سستی کجی و کوتاہی کی دوا) جوانی کی ناجائز حرکات کی خرابی کو اصلاح اور عضو مخصوص کو شدہ طاقت دینے والی مقامی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ آٹھ آنہ	تریاق بواسیر (خونی و بادی بواسیر کی دوا) جدید و کہنہ بواسیر درونی و بیرونی مسوں کو نابود کرنے والی و خروج مقعد کو بند کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ

ملنے کا پتہ
پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ ڈاکخانہ بڑا بازار کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے
کس کو فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں
ہمیضہ فصلی بخار و طحال کی دوا
بخار کا تمک الموت ہے
اسکے فائدے کیا ہیں؟
[illegible]
داد کا مرہم
یہ تکلیف وطن کے دو بڑے ستانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے [illegible] [illegible] ایک مالکانہ بھی نصف [illegible]
قیمت [illegible]
ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ۔ ڈاکٹر شاد و مہر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۲ صفر ۱۳۴۵ ہجری

خیر مقدم

ہم دلی مسرت کے ساتھ وفود جمعیت العلماء و جمعیت خلافت کا خیر مقدم کرتے ہیں جنہوں نے عالم اسلامی کے سب سے پہلے اور بے نظیر اجتماع میں مسلمانان ہند کی بہترین طریقہ سے نمائندگی کی اور [illegible] فرض کو ایسی جرات۔ ایسے خلوص اور ایسی قابلیت کے ساتھ انجام دیا کہ عالم اسلامی میں نہ صرف ان کی شخصی بلکہ اس قوم کی بھی عزت قائم ہوگئی جس نے انہیں منتخب کیا تھا۔

لیکن آج جس چیز پر ہم بجا فخر و ناز کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ انھوں نے ہندوستان کے باہر جاکر بھی وہی شان امتیاز حاصل کرلی ہے جو انہیں ہندوستان میں حاصل تھی یعنی اب تک تو ہم انہیں ہندوستان کے بہترین افراد شمار کرتے تھے مگر اب انھوں نے ثابت کردیا ہے کہ وہ جہان اسلام کی بہترین شخصیتیں ہیں جو حق پسندی و حق گوئی کی جرات میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔

یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں ہے۔ بلکہ ایک مصری ناظر نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ وہ الشوریٰ میں اپنے موتمر اسلامی کے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

فی الجملہ اس موتمر کے وفود جو آج مکہ میں جمع ہوئے ہیں، ایشیا، یورپ اور افریقہ کی اسلامی قوموں کا مجموعہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان وفود کے چہروں پر تم خود ان قوموں کی نفسی کیفیات کا مطالعہ کرسکتے ہو۔ مثال کے طور پر وفد ہندی کو دیکھو۔ محمد علی۔ شوکت علی۔ شعیب قریشی۔ اور انکے دوسرے شرکاء وفد کی پیشانیوں پر ہندوستان کی جلیل القدر صورت صاف روشن نظر آتی ہے۔ آپ نے مولانا شوکت علی کو اسد الہند کا خطاب بالکل ٹھیک دیا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ صرف ہندوستان ہی کے شیر نہیں ہیں بلکہ تمام عالم اسلامی کے شیر ہیں۔ عالم اسلامی جسے آپ چاہیں تو دار الاسلام بھی کہہ سکتے ہیں۔ اقصائے چین سے لیکر دار البیضا تک اور پولینڈ و سائبیریا سے لیکر راس امید تک مولانا شوکت علی کا نیستاں ہے اور وہ اس نیستاں کے شیر ہیں۔ تمام اسلامی قوموں میں اسوقت صرف ایک ہندوستان کی اسلامی قوم ہی ہے جو ڈیڑھ سو برس تک مغربی استعمار کے تلخ مصائب سہنے کے باوجود عنقریب قومیت اور عصبیت جنسیت کے اثر سے پاک ہے اور خالص عصبیت اسلام کی بنیاد پر (جس کا مصدر اشتقاق انما المومنون اخوۃ ہے) راہ اسلام میں جہاد کررہی ہے نہ کہ اساس قومیت پر جیسے قومیت عربیہ یا طورانیہ یا ایرانیہ یا مصریہ ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے محترم نمائندوں نے موتمر اسلامی میں کس قسم کی اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں جن کا دیکھنے والوں پر اتنا اچھا اثر پڑا ہے۔

بعض لوگ ہمارے وفود کی مساعی کو بہت حقیر صورت میں پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان کے نزدیک وفد خلافت اور وفد جمعیۃ العلماء نے تخریب کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ مگر خود موتمر کی دفتری کارروائی سے جو "ام القریٰ" میں شائع ہوئی ہے، یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس موتمر کو کامیاب بنانے بلکہ اسے ایک اصولی اور کارآمد موتمر بنانے میں انھوں نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو

شاید عالم اسلامی کا یہ بہترین اجتماع [illegible]

[illegible]

چاہیے +

حجاز اور فرانس

ڈیلی اکسپریس کے نامہ نگار نے بغداد سے اطلاع دی ہے کہ سلطان ابن سعود کے طبیب خاص محمود حمدی بے جب پیرس کی موتمر صحت سے واپس ہوکر حجاز پہنچے تو ان کے ساتھ فرانسیسی نمائندہ بھی تھا جس کے سفر کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ حکومت فرانس اور شاہ حجاز کے درمیان سیاسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریگا۔ اس اطلاع پر ٹائمز آف انڈیا نے ایک نوٹ لکھا ہے جس میں وہ ابن سعود اور فرانس کی بڑھتی ہوئی دوستی سے برطانی مفاد کیلئے خطرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

اس قسم کے اتحاد پر برطانیہ کو پوری توجہ کے ساتھ نگاہ رکھنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ ابن سعود کی مملکت اس وقت خلیج فارس تک پھیلی ہوئی ہے اور اس عندر میں عرب جدید کے سب سے زیادہ طاقتور اور بااثر سردار کی حلیف طاقت کی حیثیت سے فرانس کا پہنچنا برطانیہ کی اس پوزیشن کو یقیناً تہدید کریگا جسے حاصل کرنے کے لئے اس نے جنگ عظیم میں اتنی سخت کوشش کی تھی یعنی خلیج فارس کی منفعتوں کے مسلمہ فرنگی حکم کی پوزیشن۔

جہاں تک اس اطلاع کا تعلق ہے وہ چنداں موثق نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم آثار و قرائن کو دیکھتے ہوئے اسے صحیح مان لیں تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایک دوسری شدید غلطی کی جارہی ہے جس کا اثر حجاز کی قسمت پر بہت برا پڑیگا۔ بظاہر ٹائمز اور ڈیلی اکسپرس کے اس بیان میں ہمارے لئے خوشی کا سامان ہے کہ ابن سعود اور فرانس کے تعلقات سے خلیج فارس میں برطانیہ کے لئے جدید خطرات پیدا ہورہے ہیں، مگر جب ہم عمیق نظر سے اس کے نتائج پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایسی اسلامی حکومت کا جو حجاز سے سیادت و حاکمیت کا تعلق رکھتی ہو یورپین سیاسیات کے جوڑ توڑ میں حصہ لینا حجاز کی صیانت کیلئے سخت مہلک ہے۔ حجاز کا حاکم اگر یورپ کی جتھہ بندیوں میں حصہ لیگا یا کسی طاقت کا حلیف بنکر دوسری طاقتوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں شرکت کریگا تو لامحالہ اس کشمکش کا اثر حجاز پر بھی ضرور پڑیگا خواہ اس نے اپنے حاکم حجاز ہونے کی حیثیت کو دوسری حیثیتوں سے الگ ہی کیوں نہ کررکھا ہو جب کوئی سلطنت کسی دوسری سلطنت کے خلاف ریشہ دوانی کرتی ہے تو وہ اس کی مختلف حیثیتوں میں کوئی امتیاز نہیں کرتی بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کے سب سے زیادہ نازک حصہ پر اثر ڈالے، اور ظاہر ہے کہ ایک اسلامی حکومت کے لئے حجاز سے زیادہ نازک حصہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ پس حکومت حجاز کے لئے بہترین پالیسی یہی ہوسکتی ہے کہ وہ یورپ کی سیاسی چالوں اور جتھہ بندیوں سے بالکل الگ رہے کہ اٹھما اکیدمن نفسہ۔

یہ اصول کوئی نیا نہیں ہے بلکہ خود سلطان ابن سعود ہی نے اسے اپنے ۸ ربیع الآخر والے دعوت نامہ میں پیش کیا تھا چنانچہ وہ حکومت حجاز کے بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"ہم اس امانت (حجاز) کو ان اصول کے ماتحت اس (مسلمانوں کے منتخب کردہ) حاکم کے سپرد کرینگے۔

۱- ضروری ہوگا کہ اساس حکومت شریعت مطہرہ ہو پر قائم کیا جائے۔

۲- حکومت حجاز داخلی امور میں مستقل ہوگی لیکن اسے یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی کے ساتھ جنگ کا اعلان کرے اور ضروری ہے کہ ایک ایسا نظام مقرر کردیا جائے کہ اگر حکومت حجاز اعلان جنگ کرنا بھی چاہے تو وہ نظام اسے روک سکے۔

۳- حکومت حجاز کسی حکومت کے ساتھ سیاسی معاہدہ نہ کرسکے گی۔

۴- حکومت حجاز اسلامی حکومتوں کے ساتھ اقتصادی معاہدہ کرسکے گی۔ غیر مسلم حکومت کے ساتھ اقتصادی یا تجارتی معاہدہ کا بھی اختیار نہ ہوگا"

یہ اصول جو سلطان نے شاہ حجاز بننے سے پہلے پیش کئے تھے حکومت حجاز کو اتنا بھی حق نہیں دیتے کہ وہ یورپین سلطنتوں کے سیاسی جوڑ توڑ میں حصہ لینا تو درکنار ان سے تجارتی و اقتصادی معاہدہ ہی کرلیں۔ بلکہ ان میں تو اسلامی حکومتوں کی سیاسی پالیسیوں اور جتھہ

بندیوں سے بھی اسکو الگ کرلیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حجاز کی مامونیت کیلئے یہی پالیسی صحیح بھی ہے۔ مگر ہمیں حیرت ہے کہ آج سلطان ابن سعود خود ہی اپنے ان پیش کردہ اصولوں کو توڑ رہے ہیں۔ ہماری رائے میں اسلام اور حجاز کے بہی خواہوں کو اس طریقہ کے مضر نتائج کی طرف سلطان کی توجہ منعطف کرانی چاہیے +

مسلمانان پانی پت کی مظلومی

ہمیں پانی پت سے ایک پمفلٹ موصول ہوا ہے جس میں ان واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو فریضہ قربانی کے متعلق حکومت اور مسلمانوں کی باہمی کشمکش کا باعث ہوئے ہیں۔ ان واقعات کو دیکھ کر ہم بیقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت نے ہندوؤں کی خاطر اپنی بے جا مداخلت سے جو صورت حال پیدا کردی ہے وہ خود اس کے واسطے نہایت مضرت رساں ثابت ہوگی۔ کیونکہ اسوقت پانی پت کے مسلمانوں کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوگیا ہے اسکی تمام ذمہ داری خود حکومت ہی پر عائد ہوتی ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دفعہ ۴۳ پنجاب لاز ایکٹ کا یہ منشا ہرگز نہیں تھا کہ مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لیے جو قربانی کیجائے اس کے واسطے بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت لازمی ہے۔ بلکہ وہ تو محض گوشت کے بیچنے والوں کی پابندی کے لئے وضع کی گئی تھی ایک ایسی دفعہ کو ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے قربانی کے ذبیحہ پر جاری کردینا صریح بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ خود مجسٹریٹ پانی پت اور سشن جج انبالہ کے وہ فیصلے موجود ہیں جن میں انہوں نے صاف لکھدیا ہے کہ اس دفعہ کے ماتحت قربانی پر پابندیاں عائد نہیں کی جاسکتیں۔

اس کے علاوہ ہماری سمجھ میں حکومت کا یہ طرز عمل کبھی نہیں آتا کہ بعض مواقع پر تو وہ رسم و رواج کو اسقدر اہمیت دیتی ہے کہ معاہدات کو بھی جو یقیناً قانون سے زیادہ قابل احترام ہیں ان کی خاطر ٹھکرا دیتی ہے اور بعض صورتوں میں وہ ان کو اس قدر ناقابل اعتنا سمجھتی ہے کہ بیسیوں برس کی مثالوں کو نظر انداز کرکے ایسے قوانین کی پابندی پر زور دیتی ہے جن پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس امر کی بدیہی شہادت موجود ہے کہ سالہا سال سے پانی پت کے مسلمانوں نے کبھی مجسٹریٹ کی اجازت حاصل کرکے قربانی نہیں کی۔ مگر حکومت اپنی کسی اندرونی مصلحت کی خاطر اس دیرینہ رواج کو پس پشت ڈالکر ایک مبہم دفعہ کو اپنی کاربراری کے لیے پیش کررہی ہے یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم حکومت کو بتادینا چاہتے ہیں کہ اب یہ مسئلہ صرف پانی پت کا ہی مسئلہ نہیں رہا ہے۔ بلکہ روز بروز اس کی حیثیت آل انڈیا ہوتی جارہی ہے اور مسلمانان پانی پت کے اس مذہبی ایجی ٹیشن میں تمام ہندوستان کے مسلمان شریک ہورہے ہیں۔ اگر اس کا فیصلہ جلد نہ کردیا گیا تو یہ اس مقصد کے لیے اور زیادہ مہلک ثابت ہوگا جس کی خاطر اس نے یہ بے انصافی کی ہے۔

خود ساختہ نمائندے

اس سے پہلے جب قاہرہ کی موتمر خلافت میں جناب عنایت اللہ خاں مشرقی صاحب ہندوستان کی نمائندگی کا فرض ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو ہر شخص کو ان کا نام سنکر حیرت ہوتی تھی کیونکہ انہیں ہندوستان کے کسی شخص نے اپنی نمائندگی کرنے کی تکلیف نہیں دی تھی۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود ساختہ نمائندگی کا مرض عام ہوتا جاتا ہے اور ایک طبقہ ایسا پیدا ہوگیا ہے کہ فرد اپنی ذات کو ہندوستان، یا مسلمانان ہند یا مشرق فرض کرکے اس کی طرف سے اپنے آپ کو نمائندہ منتخب کرلیتے ہیں۔ چنانچہ اس مرض "خود ساختہ نمائندگی" کے ایک دوسرے بیمار جناب اقبال علی شاہ ہیں۔ جو مدتوں یورپ میں اسلامی مفاد کی معکوس خدمت اور اپنے زریں مصالح کی بندگی کرتے رہنے کے بعد حجاز کی موتمر اسلامی میں مشرقی نمائندے کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے۔ اگرچہ آپ کو موتمر کی رکنیت کا شرف تو حاصل نہ ہوسکا لیکن خود اپنے ایک مضمون کے مطابق آپ نے کم از کم اپنے تئیں پیش اسی حیثیت سے کیا تھا۔ ہم نے سنا ہے کہ شاہ صاحب کے علاوہ ایک اور بزرگ بھی شرکت موتمر کیلیے ہندوستان سے تشریف لے گئے تھے جو غالباً اس سے پہلے دلی یونیورسٹی کے ایک معزز منصب پر فائز رہ چکے ہیں مگر ان کی روداد عمل ابھی پردہ راز میں ہے۔

یہ کہیں وہی بیماری تو نہیں ہے جو جمعیۃ اقوام میں شریک ہونے والے "نمایندگان ہند" کو اکثر لاحق ہوتی رہتی ہے۔

اقتباسات

موتمر اسلامی کے متعلق ترکی نمائندے کے خیالات

ترکی اخبار ملیت لکھتا ہے کہ:-

موتمر حجاز میں ہماری حکومت کی طرف سے شریک ہونے کے لیے ادیب ثروت بے ممبر استنبولی گئے تھے۔ موصوف کل (۲۶ جولائی) کو اپنے سفر سے واپس آگئے ہیں۔ بندرگاہ پر ادیب ثروت کا بہت سے لوگوں نے استقبال کیا جنمیں سے بعض حجاز کے حالات جاننے کے خواہشمند تھے۔ موتمر کے شرکا نے ترکی وفد کا کافی عرصہ تک انتظار کیا جس سے کہ ان کی حد درجہ محبت کا ہمارے ساتھ اظہار ہوتا ہے۔ ادیب ثروت بے نے کہا کہ چونکہ میں حکومت مرکزیہ سے تمام معاملات میں تبادلہ خیالات نہ کرلوں بہت زیادہ مفصل بیان نہیں دے سکتا لیکن چند موٹی موٹی باتیں بیان کرسکتا ہوں۔ موتمر میں اسلامی فرقوں کے اختلافی مسائل کے متعلق بعض تجاویز پر بہت بحث ہوئی۔ ہندوستان کے نمائندوں نے اس امر پر بہت زور دیا کہ تمام ملکوں کو مذہبی آزادی دیجائے جس سے تمام دنیائے اسلام کے مختلف اسلامی فرقے اپنے اپنے عقائد کے مطابق مذہبی ارکان ادا کریں۔ اور سب یہاں آکر ملیں جس سے جامعہ اسلامیہ (اتحاد اسلام) کی صورت پیدا ہو۔

ادیب بے نے کہا کہ آج کل دنیا میں مسلمانوں میں جو فرقے پیدا ہوگئے ہیں ان کا حال کسی سے پوشیدہ نہیں مثلاً اہلسنت کے عقیدہ پر چلنے والے مسلمانوں میں ارکان دینیہ کی ادائے گی کے لحاظ سے چار اہم فرقے موجود ہیں۔ ہندوستان کے نمائندوں نے جو تجویز پیش کی اور جس پر بہت بحث ہوئی اور اہلیں مختلف فرقوں کی موجودگی کے باعث تھی۔ سب کو معلوم ہے کہ وہابی قدیم الایام سے حج کے بعض طریقوں اور زیارت مقابر کے مخالف رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عرصہ دراز سے وہابیوں کے دماغ میں بعض ایسی کارروائیاں تھیں جو وہ حجاز میں کرنا چاہتے تھے اور جو دنیا کے دوسرے مسلمانوں کے جذبات کے خلاف تھیں۔ اس وجہ سے بعض لوگوں کو خطرات تھے۔ اور یہ ضروری محسوس ہوا کہ ابن سعود کی حکومت میں جو وہابی ہیں ان پر حقیقت حال کا اظہار کردیا جائے۔ اور وہابیوں کی طرف سے جو شبہات لوگوں کو ہیں ان کی تصریح کردیجائے لیکن ابن سعود کے سلف کے جو خیالات حجاز کے متعلق تھے خود ابن سعود آج کل ان سے اتفاق نہیں کرتا۔ اور مقامات مقدسہ میں ان کارروائیوں کو مناسب نہیں سمجھتا جن کے لئے عرصہ دراز سے وہابی منتظر تھے بایں ہمہ یہ بات ضروری سمجھی گئی کہ مختلف عقائد کے مسلمانوں کو اثنائے حج میں پوری آزادی ملے اور وہابی اس بارہ میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کرسکیں۔ موتمر کی ہیئت عمومیہ نے اس تجویز کو علماء کی ایک ہیئت (مجلس) کے حوالہ کردیا تاکہ وہ مذہبی نقطہ نظر سے اس پر غور کرکے ضروری تدابیر کے لیے سفارش کرے۔

موتمر کی تجاویز میں سے ایک کا مطلب یہ ہے کہ حجاز میں ہر سال ایک اجتماع ہوا کرے اور اسلامی حکومتیں اس میں شریک ہوں۔ اس بات پر بھی بہت بحث رہی کہ حجاج کی صحت کی حفاظت کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ ایک تجویز جس کی موافقت میں افغانی نمائندے نے خاص حصہ لیا یہ تھی کہ جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ تک ریلوے بنائی جائے۔ اور اس کے اخراجات کیلئے اسلامی حکومتوں سے چندہ کیا جائے۔

موتمر کی کارروائی کا یہ خلاصہ ہے لیکن ترکی نمائندہ کا حجاز جانا ایک دوسری حیثیت سے بھی بہت مفید ہوا۔ دیگر اقوام کے لوگوں نے ترکی کے خلاف جو پروپیگنڈا پھیلایا تھا اس کی بڑی حد تک تصحیح ہوگئی۔ خود ابن سعود نے بھی ان غلط باتوں کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا۔ اور پھر ترکی قوم سے محبت و احترام کا مکرر سہ کرر اعادہ کیا۔ اور غازی پاشا کو ابن سعود نے نہایت احترام کے ساتھ سلام کہا۔

(خلافت)

جاپان میں اشاعت اسلام

جاپان میں مبلغین اسلام بہت کم گئے ہیں اور اس لیے وہاں مسلمانوں کی تعداد صفر کے برابر ہے۔ مگر حال میں وہاں اشاعت اسلام کے کچھ آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ جاپان کا ایک بڑا فاضل آدمی جو جاپانی زبان کے علاوہ چینی اور انگریزی زبان کا بھی ماہر ہے اپنے اہل و عیال سمیت مسلمان ہوگیا ہے۔ اور اس نے لائٹ آف اسلام (نور اسلام) کے نام سے تینوں زبانوں میں ایک رسالہ نکالنا شروع کیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ملک کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ ان میں ایک مذہب حق کی جستجو پیدا ہوگئی ہے۔

(گلشن)

الجزائر میں ہمدردان ریف پر سختیاں

الجزائر سے جو خطوط ہمیں وصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ممتاز عالم اور لیڈر رسید عمر بن تفراش پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے کہ انھوں نے "مصیبت زدگان ریف کے لیے چندہ جمع کیا تھا۔ اور انہیں پانچ سال کی سزا دی گئی۔ اس فیصلہ پر اہل جزائر میں سخت ہیجان برپا ہوگیا کیونکہ مصیبت زدگان ریف کی اعانت کو سنگدل فرانسیسیوں کے سوا اور کوئی جرم نہیں سمجھتا۔

(الشوریٰ)

جبل الدروز کے تاریخی آثار کی چوری

قاہرہ کے صحیفہ اطلاعات شام نے یہ خبر شائع کی ہے کہ فرانسیسی حکومت نے جبل الدروز کے عجائب خانہ سے تمام تاریخی آثار نکالکر پیرس بھیجدیئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ فرانسیسی حکومت کو دروزیوں سے اندیشہ تھا کہ وہ ان آثار کو ضائع نہ کردیں۔

(الشوریٰ)

ریف کے نئے امیر کی فتوحات

مغرب اقصیٰ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ریف کے نئے امیر مولائی احمد الیقادہ نے شہر طیطوان پر پھر قبضہ کرلیا ہے اور وہاں سے ہسپانوی و فرانسیسی فوجیں سخت نقصان اٹھاکر بھاگ گئی ہیں۔

(الشوریٰ)

جامعہ مصریہ میں ایک حیدرآبادی متعلم کی سرفرازی

گذشتہ ہفتہ ایک ہندوستانی طالب علم ظہیر الدین احمد حیدرآبادی کا امتحان لینے کے لیے ایک مجلس بیٹھی۔ یہ مجلس جامعہ مصریہ قدیم کے بعض پروفیسروں سے مرکب تھی اور اس کے صدر ڈاکٹر منصور فہمی بے تھے۔ امتحان لینے کے بعد انھوں نے متعلم مذکور کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری عطا کی۔

(الشوریٰ)

وزرائے حکومت شام کو مجلس وطنی کا نوٹس

مجاہدین شام کی مجلس وطنی نے حکومت شام کے تمام وزراء کو حسب ذیل نوٹس بھیجا ہے۔

جناب محترم

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ایک ایسی حکومت کی وزارت قبول کرلی ہے جس کا نظام عمل شامی قوم کی خواہشات کے بالکل خلاف ہے۔ ہم آخری سانس تک اپنی قوم کی مدافعت کرنے کا عہد کرچکے ہیں۔ لہذا آپ کو متنبہ کرتے ہیں کہ ہمارا یہ خط پہنچتے ہی وزارت سے مستعفی ہوجایئے۔ ورنہ ہم ۲۵ مارچ ۱۹۲۶ء کے قانون مجلس وطنی کی دفعہ ۱۴ و ۱۵ کو آپ پر نافذ کردیں گے۔ (یعنی آپ کو قتل کردیں گے)

(الاتحاد العربی)

الجمعیۃ میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے۔ مگر اشتہار تصویردار نہ دیجئیے

طاقت آپ کی تعداد کے لحاظ سے نہ ہونی چاہئے بلکہ آپ کی قوم کی سیاسی اہمیت اور سلطنت کے متعلق آپ کی خدمات کے لحاظ بھی جانی چاہئے مجھے آپ سے بالکل اتفاق ہے۔"

لارڈ اڈلیو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی جانب داری کے متعلق لارڈ منٹو کا یہ جواب ایک صحیح پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا تھا اور میری رائے میں ہندوستان کے حکام میں آج بھی اس پیشین گوئی کا اثر ہے۔

آپ نے مسلم لیگ کے ایک نمائندہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس نے لارڈ موصوف سے ۱۹۲۶ء میں ملاقات کی تھی اس واقعہ کے بعد سے وقتاً فوقتاً حکومت ہند کے سامنے مسلم لیگ نمائندگی کرتی رہی۔

مذکورہ مواقع پر منتخبہ مجالس اور سرکاری عہدوں کے متعلق مسلمانوں نے اپنے مطالبات اور عادی سلوک کے اصول پیش کئے۔ اور اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے وہ دلائل بھی پیش کئے جو پہلے لارڈ منٹو کے سامنے پیش کر چکے تھے۔

لیکن جہاں تک مجھے علم ہے حکومت نے اپنے اس ترجیحی فیصلہ کے متعلق علی الاعلان اپنا خیال ظاہر نہیں کیا ہے یہ فیصلہ مارلے منٹو اصلاحات کے سلسلہ میں محض منتخبہ مجالس کے متعلق خواہ کیسا ہی ناقابل اعتراض کیوں نہ ہو لیکن مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے ماتحت جو کونسلیں قائم ہوئی ہیں اور وزراء مقرر کئے گئے ہیں اس کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کسی طرح بھی قابل عمل نہیں ہو سکتا۔

لارڈ منٹو نے یہ بھی کہا کہ مسلم قوم کو اس کی مسلمہ خصوصیات اوصاف کی بنا پر امتیازی حیثیت حاصل ہونی چاہئے۔

("مانچسٹر گارڈین" کا پیام خصوصی)

صوبہ بنگال میں ڈاکوؤں کا زور
ایک ہفتہ میں چودہ ڈاکے

کلکتہ ۱۴ اگست۔ صوبہ بنگال میں ایک ہفتہ کے دوران میں چودہ ڈاکے پڑے۔ ان میں سے تین واقعات ضلع ...، ...، رنگ پور، اور چاٹگام کے اضلاع میں اور ایک ایک ... مرشد آباد، ... پرگنہ، دیناج پور اور راج شاہی میں۔

ہندو مہاسبھا کا فوری جلسہ
کیا مالوی جی کی پیٹھ ٹھونکی جائے گی

۱۴ اگست ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا ایک فوری اجلاس ۲۲ اگست کو شملہ میں منعقد ہوگا۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۳۰ اگست کو شملہ میں منعقد ہوگا جس میں ہندو مسلم تعلقات پر بحث کی جائے گی علی برادران بھی (جو ۱۸ اگست کو حجاز سے تشریف لا رہے ہیں) اس اجلاس میں شریک ہوں گے۔

نواب صاحب چھتاری کا جدید منصب

الہ آباد ۱۵ اگست۔ یو۔پی کے گورنر نے نواب صاحب چھتاری کو ساڑھے تین ماہ کے لئے اپنی ایگزیکٹو کونسل کا نائب صدر مقرر کیا ہے۔

مسٹر محمد علی جناح کا بیان
مزید اصلاحات سے مایوسی کا اظہار

مسٹر محمد علی جناح۔ انگلستان، فرانس، امریکہ اور کینیڈا کا سفر کرنے کے بعد ... ہندوستان واپس آ گئے ... ایک طویل اور دلچسپ ملاقات کی ... جن مسائل پر اظہار خیال فرمایا ... تمام

بشرقیات

ایران
شاہ ایران کی عدل گستری
سپہ سالار ... کی گرفتاری کا حکم

طہران ۱۷ اگست۔ شاہ ایران خراسان کے دورہ سے واپس آ گئے ... مشرقی افواج کے کمانڈر ... کی گرفتاری کا حکم دیا جن کے ... پر ظلم اور رشوت ستانی کا الزام تھا۔

ممالک غیر

لندن میں ایک عجیب افواہ
ناروے کے ساحل پر لارڈ کچنر کی لاش

لندن ۱۶ اگست۔ اس اعلان سے کہ ناروے کے ساحل پر لارڈ کچنر کی نعش برآمد ہوئی ہے اور ایک صندوق میں انگلستان لایا جا رہا ہے عوام میں بہت زیادہ سنسنی پھیل گئی۔ لندن میں جس وقت وہ صندوق پہنچا تو پولیس نے اسے قبضہ کر لیا۔ ... اسباب ہلاکت کی عدالت میں اسے پیش کیا گیا خلقت کا ہجوم ہو گیا۔ مگر جب اس صندوق کو کھول کر دیکھا گیا تو وہ بالکل خالی تھا۔

مصنوعی دودھ بننے لگے گا
اب گایوں کا مسئلہ اقتصادی مسئلہ نہیں رہیگا

ڈنمارک میں عنقریب مصنوعی دودھ بننے لگے گا جو خاصیت کے اعتبار سے بالکل تازہ دودھ کی مانند ہوگا ... زیر تعمیر ہے اور ایک بڑی کمپنی کثیر سرمایہ سے کام شروع کرے گی۔ اس میں بجائے ... کے ... چکنائی رکھی گئی ہے جس سے اس کی ... تازہ دودھ کی صفات سے کسی طرح کم نہیں ہوتیں۔

ہندوستان

لارڈ الیوبیر کا مکتوب
مسلمانوں کے متعلق حکومت کے طرز عمل کی تشریح

لندن ... اگست۔ لارڈ الیوبیر کا ایک مکتوب آج ... میں شائع ہوا ہے ... ہندوستان کے مسلمانوں کے متعلق حکومت کے ابتدائی طرز عمل کی تشریح کی ہے۔ لارڈ منٹو ...

عالم اسلامی

بلاد عرب

سلطان ابن سعود اور فرانس کی گفت و شنید
برطانیہ کے لئے ... مشکلات

لندن ۵ اگست۔ ... لکھتا ہے کہ حکومت فرانس اور سلطان ابن سعود کے مابین سیاسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حال میں ایک فرانسیسی نمائندہ حجاز ... گیا تھا۔ سلطان کے طبیب خاص نمائندہ مذکور کے ساتھ تھے جو حال میں پیرس ہو آئے ہیں۔

نامہ نگار کا خیال ہے کہ فرانس اور سلطان نجد و شاہ حجاز کے مابین تعلقات قائم ہو جانے سے برطانیہ کے راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہو جائیں گی۔

عقبہ و معان کے استرداد کی تحریک
مسٹر فلبی کا برطانیہ کو مشورہ

لندن ۱۵ اگست۔ ولایت کے مشہور جریدہ آبزرور کے ایک مضمون میں مسٹر سینٹ جان فلبی موتمر اسلامیہ منعقدہ مکہ معظمہ ... جنہیں عقبہ و معان کے شرق اردن سے الحاق پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت حجاز سے انکو واپس لینے کی درخواست کی گئی ہے ... اگرچہ وہ ابھی تک ایک کف دست سے زیادہ بڑی نہیں ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بحر احمر کی فضا میں بادل بہت تیزی سے حرکت کرتے ہیں۔

مسٹر فلبی فرماتے ہیں کہ ابن سعود کا عزم بالجزم یہ ہے کہ وہ عقبہ و معان کو واپس طلب کرے ... اور مجلس اقوام میں اپیل کی گئی ...

مصر

مصری پارلیمنٹ کا فیصلہ
ممالک غیر کے مصری سفارتخانے توڑ دیئے جائیں

قاہرہ ۱۵ اگست۔ دارالمبعوثین نے اقتصادی پہلو کو ... فیصلہ کیا ہے کہ ممالک غیر میں جو مصری سفارتخانے ہیں انہیں توڑ دیا جائے۔ ... سوئٹزرلینڈ، ... بلجیم، ہالینڈ ... اور رومانیہ پر اثر پڑے گا۔

... سے اتفاق نہیں کیا ... دارالمبعوثین کے ...

بقیہ صفحہ اول

کسی کی طرف سفر نہ کرنے کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ۔ یہ اور اسی قبیل کے دوسرے مسائل صدیوں سے بحث و نظر کا مرکز بنے ہوئے ہیں اور ہزار ہا کتابیں ان پر لکھی جا چکی ہیں۔ یہ سوال کہ آیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مشروع بالذات ہے یا نہیں اور آیا اس کی زیارت کے لئے سفر کرنا اسی طرح جائز ہے یا نہیں جس طرح مسجد نبوی میں عبادت کی غرض سے سفر کرنا جائز ہے؟ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اور اس میں دو قدیم و مشہور قول ہیں۔ یہ اجتماع ان دونوں اقوال میں سے ایک کو رد کرنے اور دوسرے کو اختیار کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا، مگر ہم طرفین میں تفاہم پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ مسجد نبوی میں عبادت کرنا اور قبر نبی صلعم کی زیارت دونوں لازم و ملزوم ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے جیسے فقیر و مسکین اور ایمان و اسلام پس یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم مسجد نبوی میں عبادت کرنے اور اسکے ساتھ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے سفر کرتے ہیں۔

انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ توسل ہے۔ کوئی شک نہیں کہ جن لوگوں نے نصوص کا استقراء کیا ہے اور ان کے معانی پر غائر نگاہ ڈالی ہے وہ جانتے ہیں کہ توسل کی مشروع صورت اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں اعمال صالحہ کو وسیلہ قرار دینا ہے، مگر بعض نصوص کی ظاہری صورت سے یہ ابہام بھی ہوتا ہے کہ ذات اور جاہ کو بھی توسل میں دخل ہے۔ اس میں بھی دو قول ہیں۔ ایک امام احمد ابن حنبل کا جسے امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ میں نقل کیا ہے اور ایک ...

...

حاضرین۔ جو کچھ کہا گیا ہے اس سے ہمیں اتفاق ہے اور اصل تجویز منظور کرتے ہیں۔

(باقی)

مولانا حبیب الرحمن صاحب کی واپسی

لدھیانہ ۱۸ اگست۔ محمد یحییٰ صاحب الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب کل ۸ بجے واپس آگئے ریلوے اسٹیشن پر ہزاروں آدمی موجود تھے۔ ٹرین سے اترتے ہی مولانا نے نماز ادا کی۔ اور عظیم الشان جلوس کی مسرت کے درمیان مکان پہنچ گئے۔

گفتگو میں یہ مسئلہ نہایت اہم ہے کہ آیا ہندوستان کو مزید اصلاحات دینے کے متعلق انگلستان کے باشندوں کی رائے عامہ کیا ہے۔ مسٹر جناح نے اس مسئلہ کے متعلق فرمایا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے [illegible]

اہم نگار نے دوسرا سوال یہ کیا کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ فسادات کا کیا اثر پڑا ہے؟ [illegible]

مالوی جی کے وفد سے مسلمانوں کا اجتناب

راجہ غضنفر علی خان صاحب ممبر مجلس وضع قوانین ہند شملہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ پنڈت مالوی کے خلاف کارروائی کے سلسلہ میں جو وفد ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس میں کوئی مسلمان شریک نہیں تھا۔

اور اخراج کی اس دھمکی کے خلاف احتجاج کرتا ہے جو حکومت ہند نے ایڈیٹر موصوف کو ان کی خدمات کے انجام ہی کے بعد دی ہے [illegible]

مذکورہ بالا تجاویز کی نقول سکرٹری حکومت ہند صدر مجلس وضع قوانین ہند اور قونصل عمومی ایران و افغانستان کو بھیجی جائیں۔

حصار میں زبردست بارش

دہلی ۱۷ اگست۔ حصار سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور اس کے مضافات میں نہایت شدید بارش ہوئی ہے۔ تقریباً ۱۴ مکانات منہدم ہو چکے ہیں ٹاؤن ہال ایک ٹیلا بنا ہوا ہے تین آدمی مر گئے ہیں اور ۲۰۰ سو مکانات گرنے کو تیار کھڑے ہوئے ہیں۔ ٹرینوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اور ریلوے لائن متعدد میلوں تک تہ آب ہے۔

اخبار الحکومت

لالہ پیارے لال کی دست برداری

دہلی ۱۸ اگست۔ لالہ پیارے لال ایم ایل اے نے اپنی خرابی صحت کی بنا پر پبلک زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے اس مرتبہ وہ اسمبلی کے امیدوار کھڑے نہ ہوں گے۔

رنگ بہاری لال کی امیدواری

دہلی ۱۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ رنگ بہاری لال دہلی کے حلقہ سے مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔

فسادات دہلی کے مقدمات

دہلی ۱۷ اگست۔ فسادات بقرعید کے سلسلہ میں گذشتہ ماہ جون میں ایک سو چالیس آدمی گرفتار کئے گئے تھے۔ اور وہ سب ضمانت پر رہا ہو گئے۔ پولیس نے ان کے خلاف چالان مکمل کر لئے ہیں۔ اور انہیں ۲۷ اگست کو مسٹر اے۔ ایس۔ لیونس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں طلب کیا جائے گا۔

کٹڑہ بڑیاں کے ملزم بری کر دئے گئے

دہلی ۱۸ اگست۔ کٹڑہ بڑیاں میں ایک ہندو کے قتل کے سلسلہ میں جو تین مسلمان عبدالرحیم، محمد اسحاق اور قفل زیر دفعہ ۳۰۲ ماخوذ تھے انہیں جج نے اسیسروں کی متفقہ رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بے قصور ٹھہرایا تینوں ملزمین بری کر دئے گئے۔

مالوی جی دہلی میں

بنارس ۱۵ اگست۔ پنڈت مدن موہن مالوی آج دہلی روانہ ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک انہیں کلکتہ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے سمن موصول نہیں ہوئے ہیں۔ ایک ملاقات کے دوران میں آپ نے کہا کہ میں مجسٹریٹ کی عدالت میں خود حاضر ہونے اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سمجھانے کو تیار ہوں۔

چتلی دروازہ میں دو خون

دہلی ۱۷ اگست۔ کل چتلی دروازہ میں دو خون ہو گئے۔ سنا گیا ہے کہ ایک رنڈی مع اپنے رفیق کے جس کا نام عبداللہ تھا ایک مکان میں رہتی تھی۔ دوپہر کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ مکان کھلا ہوا ہے مگر کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اندر جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دونوں کے منہ میں کپڑا ٹھونسا گیا ہے۔ اور نقب زنی کا ایک آلہ پاس ہی پڑا ہوا ہے اسباب منتشر پڑا ہے۔ مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ قاتل چوری کی غرض سے آئے تھے یا کوئی اور مقصد تھا۔ لوگوں میں فضا مسموم ہونے کے باعث مختلف افواہیں پھیل رہی ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پولیس کو مکمل تحقیقات کرنی چاہیئے۔

موسم برسات

دہلی میں شدید بارش

دہلی ۱۷ اگست۔ یہاں تین روز سے برابر بارش ہو رہی ہے۔ بعض مقامات پر تو سڑکیں گھٹنوں تک پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے بعض سڑکوں پر ٹریم کی آمد و رفت موقوف ہو گئی۔ پرسوں غازی آباد پر اس قدر شدید بارش ہوئی کہ ریلوے اسٹیشن کا پلیٹ فارم پانی سے بھر گیا۔

جمنا چڑھ رہی ہے۔ کنارے کی بعض جھونپڑیاں بہہ گئی ہیں۔

کراچی میں وفد جمعیۃ العلماء کی تشریف آوری

مؤتمر اسلامی میں وفد کی بیش قیمت خدمات

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کا تار

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ العلماء ہند کراچی سے بذریعہ تار "الجمعیۃ" کو مطلع کرتے ہیں:۔

"جمعیۃ علمائے ہند کا وفد ۱۸ اگست کو بخیر و عافیت کراچی پہنچ گیا۔ وفد نے حجاز مقدس اور دنیائے اسلام کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے مؤتمر اسلامی میں حتی الامکان پورے زور کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کر دیا حجاز مقدس میں مکمل امن ہے۔ سڑکیں محفوظ ہیں۔ مگر موجودہ حکومت حجاز کی حالت بہت زیادہ امید افزا نہیں ہے۔ ہمارے وفد کی رپورٹ مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد فوراً شائع ہو گی۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند اپنے اختلافات کو دور کر کے جزیرۃ العرب اور حجاز کے مفاد کی خاطر متفق و متحد ہو جائیں۔ کامیابی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مؤتمر اسلامی کو مضبوط بنایا جائے۔"

مسٹر جناح کی امیدواری

بمبئی ۱۴ اگست۔ مسٹر محمد علی جناح نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسمبلی کے لئے دوبارہ اسی حلقہ انتخاب سے بطور امیدوار کھڑے ہوں گے جس سے وہ پچھلے انتخاب میں منتخب ہوئے تھے۔

ایڈیٹر حبل المتین سے مسلمانان کلکتہ کی ہمدردی

حکومت کے غیر منصفانہ طرز عمل پر احتجاج

کلکتہ ۱۷ اگست۔ جناب کمال صاحب مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ سے "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۵ اگست کو ٹاؤن ہال میں مسلمانان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا حکیم عبدالرؤف صاحب اس غرض سے منعقد ہوا کہ اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے۔ جو حکومت ہند نے آقائے موید الاسلام جلال الدین الحسینی کے اخراج کے متعلق جاری کرنے والی ہے۔ مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

مسلمانان کلکتہ کا یہ جلسہ ان خدمات کا پر خلوص اعتراف کرتا ہے جو جریدہ حبل المتین اور اس کے فاضل مدیر آقائے موید الاسلام جلال الدین الحسینی نے اسلام اور ایشیا کے لئے انجام دی ہیں۔

مولانا محمد علی کو ایڈریس دینے کی تجویز

میونسپل کمیٹی کراچی کے سوموار کے اجلاس میں مولانا محمد علی کو ایڈریس پیش کرنے اور اس مطلب کے لئے ایک ہزار روپیہ کی منظوری دینے کی تحریک پر بحث ہوگی۔ مولانا محمد علی ۸ اگست کو کراچی پہنچیں گے۔

مولانا محمد علی کو ایڈریس دیا جائیگا

بلدیہ کراچی کا فیصلہ

کراچی ۱۷ اگست۔ بلدیہ کراچی نے مولانا محمد علی کی خدمت میں جو کل سہ پہر کو موتمر مکہ سے مراجعت فرما کر یہاں پہنچیں گے۔ سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے پانچ سو روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

(حاشیہ: کتاب الاضحیہ۔ چرم قربانی کے مصارف)

۱۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین قربانی کی کھال کے متعلق:۔

الف۔ کیا صاحب نصاب کو قربانی کی کھال دینا اور اسے لینا جائز ہے؟

ب۔ اگر ناجائز ہے تو ایسوں کے دینے سے قربانی میں کوئی خرابی تو واقع نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو کیا؟

ج۔ کیا امام کو جو صاحب نصاب ہو محض امام ہونے کی وجہ سے لینا اور اسے دینا جائز ہے؟

د۔ اگر صاحب نصاب کو خواہ امام ہی ہو کھال دینا ناجائز ہو تو ان لوگوں کو شریعت کا کیا حکم ہے جو بجبر دلا دیں؟

ہ۔ کھال کا جائز مصرف کیا ہے؟

(حاشیہ: کتاب الصلوٰۃ۔ امامت)

۲۔ کیا عمامہ موجود ہوتے ہوئے امامت کرنا بغیر عمامہ کے یا عمامہ مقتدیوں کی جائز ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

الجواب

۱۔ قربانی کی کھال قربانی کرنے والا خود اپنے مصرف میں لا سکتا ہے مثلاً ڈول بنائے یا مشک یا جوتہ بنائے۔ یا بعینہٖ کھال کسی کو دیدے اگرچہ وہ شخص غنی و صاحب نصاب ہی ہو یعنی جس کو کھال دی جائے پس امام مسجد جو صاحب نصاب ہو اگر کھال ہی اسکو دیدی جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

۲۔ لیکن کھال کو جب فروخت کر دیا جائے تو اس کی قیمت کو صدقہ کرنا واجب ہے اور اس وقت وہ قیمت زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔ صاحب نصاب کو دینے سے صدقہ ادا نہ ہوگا۔ اسلئے امام مسجد جو صاحب نصاب ہو اس کو کھال قربانی کی قیمت نہ دینی چاہیئے۔ اور جو بجبر دلائے وہ گنہگار ہے۔

۳۔ اور اگر قیمت کھال قربانی صاحب نصاب کو دیدی گئی تو صدقہ جو واجب ہے ادا نہ ہو گا لیکن قربانی میں کوئی حرج نہ ہوگا۔

۴۔ کھال قربانی اپنے خاص مصرف میں بغیر فروخت کئے لا سکتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔ ان دنوں بہتر مصرف تعلیم و اشاعت اسلام و تبلیغ میں صرف کرنا ہے۔ کیونکہ اس کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ رقم آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔

۵۔ عمامہ باندھنا سنت ہے۔ عمامہ کے ساتھ نماز میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن بغیر عمامہ باندھے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگرچہ عمامہ موجود ہو۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہیں کی جائے گی۔

(منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی)

گوشوارہ آمد و صرف شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

تفصیل آمدنی	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۱ھ لغایۃ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ				۵	۸	۸۸۵۲۱			
تفصیل آمدنی از یکم محرم الحرام ۱۳۴۵ھ لغایۃ آخر محرم الحرام ۱۳۴۵ھ									
متفرق	۳	۱۲	۱۲۸						
زکوٰۃ	۰	۸	۴۶	۳	۴	۱۷۵	۸	۱۲	۸۸۶۹۶

تفصیل مصارف	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
مصارف از یکم رجب ۱۳۴۱ھ لغایۃ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ				۴	۲	۸۷۰۶۴			
تفصیل مصارف از یکم محرم الحرام ۱۳۴۵ھ لغایۃ آخر محرم الحرام ۱۳۴۵ھ									
تنخواہ مبلغین و معلمین حلقہ ملا و کارکنان صدر دفتر	۹	۱۰	۲۲۰						
مصارف ڈاک	۰	۹	۱						
مصارف تار	۰	۱۲							
اسٹیشنری	۰	۴							
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۰	۲۰۰						
متفرقات	۰	۱۲							
سائر خرچ مدارس	۰	۷	۱	۹	۲	۴۲۹	۱	۵	۸۷۴۹۳
بقایا									
تحویل				۰	۱۴	۹۶			
حساب طلب				۰	۱۲	۹۲۹			
خزانہ				۷	۱۳	۱۷۶	۷	۷	۱۲۰۳
میزان کل							۸	۱۲	۸۸۶۹۶

جوزف اینڈ کمپنی لال کنواں دہلی

ایجنٹ دس روپیہ کمانا ہے ہیں گولڈن سلک صرف چھ آنہ میں مل سکتی ہے۔ فوراً خط لکھو

بائیس کیرٹ گولڈن رسٹ واچ

قیمت چھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

گارنٹی تین سال معہ چمڑہ یا الاسٹک

نایاب زمانہ جسکی خوبصورتی دیکھنے اور پائداری برتنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔

ایجنٹ اور سوداگران گھڑی و چشمہ اپنا پتہ بھیج کر فائدہ حاصل کریں۔

ایس ایم دین چاندنی سوداگر گھڑی چشمہ [illegible] دہلی

"چشمۂ حیات" دہلی

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں ایسا رسالہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ جو صاحب پانچ خریدار مہیا کریں گے۔ ان کو ایک جیبی گھڑی مفت۔ دس خریدار بنانے والوں کو ایک سنہری دستی گھڑی مفت

منیجر چشمۂ حیات دہلی

ٹیلیفون نمبر 8650 — اگر حسب اعلان مفید ثابت ہو۔ اسی اخبار میں حکایت چھپوائیں — [illegible] دہلی

چار قیمتی تحفے

سرمہ اکسیر چشم آنکھوں کے لئے سب سے بہتر نعمت ہزار ہا بڑے بڑے اہل الرائے حکما و ڈاکٹروں کا پسندیدہ ہر مرض چشم کا دشمن [illegible] قیمت فی تولہ ۱۰ / ۳ تولہ [illegible] محصولڈاک ۷

عروس زندگی

حب مراد — سب سے زیادہ ممسک ملذذ و مقوی اور بے ضرر عیش و شادمانی کی جان قیمت ۳۲ گولیاں ۱۰۰ [illegible] محصول ڈاک ۷

بال صفا پوڈر — [illegible] بال بالکل بے ضرر [illegible]

عروس جمال — [illegible] خوبصورت بنانیوالا داغ دھبے کیل جھائیں کو دور کرنے والا چہرہ پر رونق اور تر و تازگی لانیوالا [illegible]

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض اعراب کر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی کیکر علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک۔

وعدہ۔ [illegible] دام واپس [illegible]

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

ملک نور الٰہی [illegible] نے [illegible] پریس دہلی میں طبع کرا کے دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع کیا

داغ چھیک

چہرہ پر جو داغ چیچک نکل کر پڑجاتے ہیں ان کو قطعی طور پر یہ دوا نابود کردیتی ہے اور چہرہ کو خوبصورت بنادیتی ہے۔ چہرہ خواہ کیسا ہی بدصورت ہو اسکے استعمال سے رنگ نکھر جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ڈھائی روپے۔ پتہ: سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

SAID BROTHERS & Co. KALAN MAHAL DELHI

حب آواز کشا

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

برٹش انڈیا۔ برہمان اور سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲۷۷

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند چکنا اور ملائم کرنیکی اکسیر)

سرٹیفکیٹ خوبی خضاب شباب از جناب جج صاحب بہادر چٹاگانگ

بقلم مولانا محمد فوز الکبیر خان صدیقی گورنمنٹ آنرس سرٹیفکیٹ ہولڈر زمیندار صاحب

روزنامہ اخبار ملاپ لاہور مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے

کلکتہ کے مشہور و معروف یونانی کیمیا خانہ سے ہمیں ایک بوتل خضاب کی موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے ایک مہربان کو لگانے کے لئے دیا لگانے کے ۱ ہفتہ کے بعد وہ مہربان ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے پوچھا سنایئے مہربان خضاب کیسا نکلا۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے ۱ ہفتہ لگائے ہوا ہے اور ابھی امید ہے کہ دو ہفتہ تک اور بال کالے رہینگے۔ میں نے بہت سے خضاب استعمال کئے لیکن اسکے مقابلہ میں آجتک کوئی خضاب نہیں دیکھا یہ بالوں کو ریشم کیطرح ملائم رکھتا ہے۔ دوسرے خضابوں میں عموماً تیزابی اجزاء ہوا کرتے ہیں اور وہ بالوں کو خراب کردیتے ہیں لیکن انہیں تیزابی اجزاء بالکل معلوم نہیں دیتے جلد پر کوئی دھبہ نہیں دیتا جس خضاب میں اسطرح کی صفات موجود ہوں پبلک کو ایسا خضاب ضرور منگوا کر استعمال کرنا چاہیئے اور یونانی کیمیا خانہ کی داد دینی چاہیئے۔ باوجود ان تمام صفت کے قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۹ ر رکھی ہوئی ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ نمبر ۲۵ منشی صدر الدین لین کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و تلّی کی دوا

بخار کا تمام الموت ہے

داد کا مرہم

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر لودھو سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور مرض سے محفوظ رکھنے والا

غنچہ

یہ غنچہ بچوں کی طاقت بڑھانے اور پیٹ کی تمام خرابیاں دور کرکے عمدہ خون پیدا کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے۔ بچوں کا دودھ ہضم کرتا اور اُن کے کھانسی بخار نزلہ زکام پیچش وغیرہ کے دور کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میٹھا اور خوش رنگ ہے۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتا ہے بچے بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ فی شیشی تین اونس صرف دس آنے (۱۰ر)

پتہ: حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

جاذ نکاح

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں پیدا کر دیتی ہے۔ ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

سگریٹ بنانیکی نوایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نوایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی بآسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے۔ ...

سیفٹی ریزر بلیڈ

پختہ چاقو

بالکل ارزان ناول

مفت

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

تازہ شہادت

پتہ: ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۱ کلکتہ

مفت!!! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ...

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے
طلب فرمائیے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے
ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے *

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر — شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

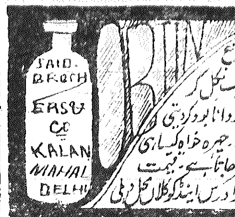

داغ چیچک

چہرہ پر جو داغ چیچک نکل کر
پڑجاتے ہیں ان کو یہ قطعی طور پر یہ دوا نابود کردیتی
ہے اور چہرہ کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ چہرہ خواہ کیسا ہی
بدصورت ہو اسکے استعمال سے رنگ نکھر جاتا ہے۔ قیمت
فی شیشی ڈھائی روپے۔ پتہ: سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

حب آوازکشا — اپنی تقریر کو دلکش آواز دلپسند تیز آواز میں سریلاپن پیدا کرنے یہ گولیاں منگایئے اسکے استعمال سے آواز کشادہ ہوجاتی ہے اور آواز میں ترنی اثر پیدا ہوجاتا ہے قیمت ... آٹھ آنہ

برٹش انڈیا برہمان اور سیلن گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲۷۷

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند چکنا اور ملائم کرنیکی اکسیر)

سرٹیفکیٹ خوبی خضاب شباب از جناب جج صاحب بہادر پٹیالہ گنگ
نظم مولنا محمد نور الکبیر خان صدیقی گورنمنٹ آنریری سرٹیفکیٹ ہولڈر زمیندار صاحب

الا لفضل کرسنا بالکریم ست	برادر طور حکمت مستقیم ست
کہ نام نامیش عبدالکریم ست	خضاب کش بے نظیر و بے عدیم ست
شدہ در ہند و بنگالہ عدیلش	بخاص و عام نفع آں عمیم ست
نشان کلکتہ کھوا اسٹریٹ ست	زماہی تا بماہ شہرت عظیم ست
بخواند کیمیا خانہ خضابے	بس از نور الکبیر آں را شمیم ست

روزنامہ اخبار ملاپ لاہور مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے

کلکتہ کے مشہور و معروف یونانی کیمیا خانہ سے ہمیں ایک بوتل خضاب کی موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے ایک مہربان کو لگانے کے لئے دیا لگانے سے ۱/۲ ہفتہ کے بعد وہ مہربان ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے پوچھا سنایئے مہربان خضاب کیسا نکلا۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے ۱/۲ ہفتہ لگائے ہوا ہے اور ابھی امید ہے کہ دو ہفتہ تک اور بال کالے رہینگے۔ میں نے بہت سے خضاب استعمال کئے لیکن اسکے مقابلہ میں آجتک کوئی خضاب نہیں دیکھا یہ بالوں کو ریشم کیطرح ملائم رکھتا ہے۔ دوسرے خضابوں میں عموماً تیزابی اجزاء ہوا کرتے ہیں اور وہ بالوں کو خراب کردیتے ہیں لیکن اس میں تیزابی اجزاء بالکل جلا نہیں دیتے جلد پر کوئی دھبہ نہیں دیتا جس خضاب میں اس طرح کی صفات موجود ہوں پبلک کو ایسا خضاب ضرور منگوا کر استعمال کرنا چاہیئے اور یونانی کیمیا خانہ کی داد دینی چاہیئے۔ باوجود ان تمام صفات کے قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۱ر رکھی ہوئی ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ نمبر ۲۵ منشی صدرالدین لین کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے

کسکو فائدہ نہیں ہوا ؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا تکاف الوٹ ہے
اسکے فائدے کیا ہیں ؟
تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا
ہے پھر دن کے پینے سے طحال گھٹ جاتا ہے۔
اور جسم ترو تازہ ہو کر بخار جڑ سے نابود ہوجاتا ہے
باری کا بخار، کہنہ بخار اور ہر قسم کے
اقسام میں سے اس بخار کو جڑ سے نیست و نابود
کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بے مثال
دوا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۱۰ اور ... محصول ڈاک
بڑی شیشی ... محصول ... آنہ

داد کا مرہم

بغیر تکلیف داد ... کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے ... کا حکم رکھتا ہے ایک بار لگانے ہی سے ... جاتا ہے۔
قیمت فی ڈبیہ ... محصول ڈاک ...

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ — ڈاکٹر ... سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت ...

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور امراض سے

غنچہ

محفوظ رکھنے والا

یہ غنچہ بچوں کی طاقت بڑھانے اور پیٹ کی تمام خرابیاں دور کرکے عمدہ خون پیدا کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے۔ بچوں کا دودھ ہضم کرتا اور اُن کے کھانسی بخار نزلہ زکام پیچش وغیرہ کے دور کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میٹھا اور خوش رنگ ہے۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتا ہے۔ بچے بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ فی شیشی تین اونس صرف دس آنے (۱۰)

پتہ — حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

جہاز نکاح

... المشتہر — حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

...

حبوب حیرت ...

قاضی مقبول احمد ...

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ بیس برس سے مروج ہے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں ... بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نابود کردیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب سے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہوجاتا ہے۔ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہوجاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی چہرے کی بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: — جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع ... دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر ارسال فرمائیے۔

ملنے کا پتہ ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر
کوٹھی — کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

سفید داغ ...

پچھوکی ...

خضاب ...

راجو پدخضاب ...

المشتہر
راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ...

تارہ بچھانیے اشاعت اخبار الجمعیۃ
کوٹھی ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۶ صفر ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۵

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے چوتھے اجلاس کی بقیہ کارروائی

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

اس کے بعد سکرٹری نے حسب ذیل تجویز پڑھ کر سنائی ۔

یہ موتمر تمام مسلمانوں کے لیے ضروری سمجھتی ہے کہ وہ ہر لحظہ و ہر آن اشاعت دین کا فرض انجام دیں خصوصاً اگر ممالک اسلامیہ میں سے کسی ملک میں فتنہ ارتداد کے رونما ہونے کا اندیشہ ہو تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس فتنہ کو دبانے کے لیے یکجان ہو کر کھڑے ہو جائیں اس سلسلہ میں کامیاب کوشش کرنے کے وسائل بہم پہنچانے کے لیے یہ موتمر قرار دیتی ہے کہ جب اسلامی ممالک کے نمائندے آئندہ سال موتمر میں تشریف لائیں تو اپنے ساتھ اپنے ملکوں کے متعلق ایک مکمل بیان بھی لیتے آئیں جو دعوت و اشاعت اسلام اور منع فتنہ ارتداد کے نقطۂ نظر سے ان کے حالات پر مشتمل ہو تاکہ ان بیانات پر غور کر کے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے مفید طریقے دریافت کیے جائیں ۔

محرک ۔ شعیب قریشی ۔

موید ۔ محمد علی ۔

موسیٰ جار اللہ ۔ (روس) ہمارے ملک میں کوئی ارتداد نہیں ہے اور نہ کبھی تھا ۔ اس لیے ہم نہ اس تجویز کو قبول کرتے ہیں اور نہ اس کی پابندی کے لیے تیار ہیں ۔ ہمیں اس پر اعتراض ہے ۔

صدر ۔ اس مسئلہ میں جلسہ کی کیا رائے ہے ۔

حاضرین ۔ موافق ہیں ۔ (باستثنائے وفد روس)

اس کے بعد سکرٹری نے حسب ذیل تجویز پڑھ کر سنائی ۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے کہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما (جو کوئی کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی جزا دائمی جہنم ہے اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اس کے لیے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر لیا ہے)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض (میرے بعد ایسے کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من اشار الی اخیہ بحدید لعنتہ الملائکۃ (جس نے اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کیا اس پر ملائکہ نے لعنت کی) نیز حضور نے فرمایا کہ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے) اور حضور کا ایک اور ارشاد ہے کہ کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ (ہر مسلمان کی جان یا مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے) اور حجۃ الوداع میں آنحضرت نے فرمایا کہ ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شہرکم ھذا فی بلدکم ھذا (مسلمانو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتوں کی حرمت تمہارے لیے ویسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اس شہر اور اس مہینہ میں ہے) یہ ارشادات ہر مسلمان سے جو اللہ اس کے رسول اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر مسلمانوں کے خون، مال اور عزت کو حرام کر لے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھے کہ مثل المسلمین فی توادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی بعضہ اشتکی کلہ (مسلمانوں کی مثال اپنے آپس کے رحم، دوستی اور عطوفت میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کہ جب اس کا ایک حصہ دکھتا ہے تو پورے جسم کو اذیت محسوس ہوتی ہے) پس جب کبھی دو اسلامی حکومتوں میں نقیض پیدا ہو تو انہیں چاہیے کہ قول باری فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول (اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا پیدا ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو) کو اپنا رہنما بنائیں اور اپنا معاملہ ایک مجلس صلح کے سپرد کر دیں جسے یہ موتمر انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم کے اصول پر مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے منتخب کرے گی ۔

محرک ۔ محمد علی ۔

موئدین ۔ شعیب قریشی ۔ سید سلیمان ندوی ۔

ظواہری ۔ میں جناب محرک کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور اس غلط فہمی کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو اظہار میں اس سے پیدا ہو سکتی ہے ۔ اگر آپ کی رائے ہو تو اس میں غیر مسلموں کے متعلق بھی اس حکم کا اضافہ کر دیا جائے ۔ کہ ان کا قتل بھی کسی وجہ شرعی کے بغیر ناجائز ہے ۔ اس سے سوء ظن کی گنجائش باقی نہ رہے گی ۔ اور کیا ہی اچھا ہو اگر مسلمانوں کے متعلق بھی وجہ شرعی کی شرط بڑھا دی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت احداھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین (اگر مسلمانوں کے دو فریق باہم جنگ کریں تو ان میں صلح کرا دو ۔ اور اگر ان میں سے ایک نے دوسرے پر تعدی کی ہو تو جس نے تعدی کی ہو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ امر الٰہی کے آگے جھک جائے ۔ اور جب وہ جھک جائے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرا دو اور نیکی کرو ۔ کیونکہ اللہ نیکوں کو پسند کرتا ہے)

ابو الولید ۔ (عسیر) جناب ظواہری نے جو کچھ کہا ہے ۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کو کسی حق کی بنا پر قتل کر سکتا ہے ۔ حالانکہ یہ بات شریعت کے مطابق نہیں ہے جس آیت سے انہوں نے استشہاد کیا ہے اس میں فقاتلوا التی تبغی کا حکم جماعت کے لیے ہے اور جماعت بھی وہ جو مسلمانوں میں قائم بالامر ہو ۔ میں موتمر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تجویز میں امعان نظر سے کام لے اور ایسی کوئی تجویز پاس نہ کرے کہ جس کی بنا پر ہر مسلمان جب چاہے حق کے نام سے کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے اس سے تو سخت بد نظمی اور اختلال واقع ہو جائیگا ۔ دین نے کسی شخص کو بھی یہ حق نہیں دیا کہ وہ بذات خود کسی کو قتل کر ڈالے بلکہ یہ حق حکومت کے لیے ہے جو صاحب امر ہو ۔ اور جس کی طرف مسلمان تنفیذ احکام و حقوق کے لیے رجوع کرتے ہوں ۔ آپ اگر مسلمانوں کو صلح و سلامتی کی ہدایت کرنا چاہتے ہیں تو قتل و قتال کا ذکر چھوڑ دیجئے اور انہیں تعلیم دیجئے کہ وہ سب کے سب اوامر الٰہی پر عمل کریں ۔ اور اسلام کے حقیقی اخلاق اپنے اندر پیدا کریں لیکن اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسی مجلس بنائیں جو اسلامی جماعتوں کے قضیئے چکایا کرے اور جو اس کے احکام نہ مانے اس سے لڑے تو یہ وقت اس کے لیے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس وقت کوئی بھی مجلس ایسی نہیں ہے جس کے ہاتھ میں قوت ہو اور مجلس اقوام کی طرح تحکم کے ساتھ بین الاقوامی قضایا کا فیصلہ کر سکے ۔ بس ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی کوششوں کو چھانہ ہی تک محدود رکھیں اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اسے چھوڑ دیں ۔

ظواہری میں نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ یہ دونوں باتیں حق شرعی کے بغیر درست نہیں ہو سکیں یہ ایک صحیح اور ضروری قید ہے اور اسی اضافہ کے ساتھ اس تجویز کو قبول کر سکتا ہوں ۔

ملکی صنعت کی قدر کریں

خلاف تحریر ہو تو واپس

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ۔ نہایت عام پسند ۔ بالکل بے ضرر ۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے ۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے ۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سیلونا پٹرپٹے اور پارہ جیسی مضر دواؤں سے بالکل پاک ہے ۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھیے ۔ قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن ۔ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے ۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں ۔

المشتہر

ایس ۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ کا جو بال پکے نکلتا ہے اگر وہ میری بیرہ تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس ۔ اعتبار نہ ہو تو شرط لکھا لیں ۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ۔

مینیجر بیرنا آفس نمبر ۶ ڈاکخانہ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے ۔ کاغذ کا رنگ خفائی ریشمی ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں ۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر پر مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر لینے کو چاہتا ہے نہایت صحت سرکاری استمبول کی مہر تصدیق لگی ہوئی ہے ۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں ۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے ۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ۔ ۸ ۔ ۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی ۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خفائی ریشمی ہے ۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں ۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خفائی چکنا ۲ جلد قیمت ۔ ۸ ۔ ۲ محصول بر مشتری طبع استمبول ۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۴ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی ۔ محصول بر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول خفائی کاغذ قیمت ۔ ۸ ۔ ۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری ۔ ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔ ۔ ۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ ۔ بمبئی نمبر ۹

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت سے تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ قیمت فی بوتل چار آنے علاوہ محصول ڈاک ۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے ۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ۔ دلائل قوی ۔ براہین چست ۔ روایات صحیح ۔ حوالجات درست ۔ ہندوستان کی کتابوں کا ہر ایک سلیقہ سلامی تحریر ہے ۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہو ناضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے ۔ توراۃ زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں ۔ قیمت بلا محصول ۶ عہ

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثل تفسیر ۔ لغت اور تفسیر اور اخلاقی کے اسرار و احادیث یوسفی کی تنقید ۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب ۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱ عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے ۔ محدثین و مورخین نے بالاتفاق اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے ۔ جامعہ ملیہ دہلی ۔ جامعہ عثمانیہ دکن ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۲ عہ جلد دوم للعہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ۔ ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مینیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

(المحبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ر صفر ۱۳۴۵ ہجری

مسئلہ حجاز اور موجودہ انتشار

وفود خلافت وجمعیت العلماء نے سفر حج سے واپس ہوکر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔ اگرچہ مسئلہ حجاز کے متعلق ہندوستان کی پالیسی متعین کرنے کے لیے ابھی تک ایک اہم مرحلہ باقی ہے اور خلافت کمیٹی وجمعیت علماء کی مجلس منتظمہ کے فیصلے صادر ہونے سے پہلے کوئی قطعی رائے ظاہر کردینا قبل از وقت معلوم ہوتا ہے لیکن ...

نفرت انگیز پروپیگنڈا کا انسداد

سید لیویا ئے ترکی گذشت

مصطفےٰ کمال پاشا اور جمہوریت

جامع مسجد دہلی میں شاندار جلسہ

علماء وزعمائے ملت کی تقریریں

ارض مقدس کے حالات

۲۲ اگست کو بعد نماز مغرب مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب صدر جلسہ تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے مسلمانان دہلی کی جانب سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جسے ہم صفحہ ۶ پر شائع کر رہے ہیں۔ جناب صدر نے ارکان وفد جمعیۃ وخلافت سے درخواست کی کہ وہ اپنے مشاہدات وتجربات بیان کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ علماء ہند نے تقریر فرمائی۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تقریر

حضرات! میں سب سے پہلے اس خدائے قدوس کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے ناچیز بندوں کو اپنے گھر بلا کر یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ حج جیسے مقدس فریضہ کو ادا کریں۔ ہزار ہزار شکر ہے اس مالک حقیقی کا ...

مولانا سید سلیمان ندوی کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۶ ر صفر ۱۳۴۵ ہجری

مسئلہ حجاز اور موجودہ انتشار

وفود خلافت وجمعیت العلماء نے سفر حج سے واپس ہو کر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔ اگرچہ مسئلہ حجاز کے متعلق ہندوستان کی پالیسی متعین کرنے کے لئے ابھی ایک اور مرحلہ باقی ہے اور خلافت کمیٹی وجمعیت علماء کی مجلس منتظمہ کے فیصلے صادر ہونے سے پہلے کوئی قطعی رائے ظاہر کر دینا قبل از وقت معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ ان محترم وفود کے ذریعہ جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی روشنی میں مسلمانان ہند کے مختلف الخیال طبقے اپنی اپنی پوزیشن پر غور کریں ...

تنگ نظری میں مبتلا ہے کہ ابن سعود چونکہ وہابی ہے اس لئے ملعون ہے، شیطان ہے، اور حد یہ کہ کافروں سے بدتر ہے، دوسری پر یہ جاہلانہ حمیت مستولی ہوگئی ہے کہ ابن سعود چونکہ وہابی ہے اس لئے فرشتہ ہے سبے عیب ہے، اور اپنی غلطیوں کے لئے بھی قابل ستائش ہے۔ ان دونوں جماعتوں نے اپنی حمیت جاہلیت کے جوش میں حجاز کی فلاح وبہبود کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اس سے ملک میں یہ اختلاف کا ہنگامہ برپا ہے۔

حجاز کے مسئلہ میں اب تک مسلمانان ہند کی آواز جو سفید ... رہی ہے اس کی وجہ صرف یہی اختلاف ہے ہم ایک نظام کی ... کے لئے کوشش کرتے ہیں اور ہمارے ہی چند بھائی اسکی مزاحمت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم ایک غلطی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور ہم ہی میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو کر اس کی حمایت کرنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہماری آواز کی جو کچھ وقعت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام طبقے اس افتراق وانتشار کے نتائج پر غور کریں اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ طریقہ نتیجہ کے اعتبار سے کسی طبقہ کے لئے بھی عزت ووقعت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ عزت ووقعت نتیجہ ہے قوت کا اور قوت نام ہے اجتماع واتحاد کا جب جمعیت ہوگی تو قوت بھی ہوگی۔ اور جب جمعیت نہ ہوگی تو قوت بھی نہ ہوگی۔ پس یہ انتشار وپراگندگی جس نے ہماری رائے عامہ کو پارہ پارہ کر رکھا ہے جلد سے جلد ختم ہونی چاہئے تاکہ ہماری قومی رائے میں قوت پیدا ہو اور اس قوت کو حجاز کی اصلاح حال میں صرف کیا جا سکے۔

مسئلہ حجاز میں ہمارے مقاصد بالکل صاف ہیں ہم کو کسی شخصیت ...

نفرت انگیز پروپیگنڈا کا انسداد

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت!

مصطفیٰ کمال پاشا اور جمہوریت

جامع مسجد دہلی میں شاندار جلسہ

علماء وزعمائے ملت کی تقریریں

ارض مقدس کے حالات

۲۲ اگست کو بعد نماز مغرب مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب صدر جلسہ تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے مسلمانان دہلی کی جانب سے سپاسنامہ پڑھکر سنایا جسے ہم صفحہ ۶ پر شایع کر رہے ہیں۔ جناب صدر نے ارکان وفود جمعیۃ وخلافت سے درخواست کی کہ وہ اپنے مشاہدات وتجربات بیان کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ علماء ہند نے تقریر فرمائی۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تقریر

حضرات! میں سب سے پہلے اس خدائے قدوس کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے ناچیز بندوں کو اپنے گھر بلا کر یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ حج جیسے مقدس فریضہ کو ادا کریں۔ ہزار ہزار شکر ہے اس مالک حقیقی کا جس نے باوجود تکالیف سفر کے ہمیں اس قابل بنایا کہ راستہ کی مشکلات سے بالکل پریشان نہ ہوئے۔ اور اسکے حرمین کی زیارت سے مشرف ...

مولانا سید سلیمان ندوی کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

اس پر بھی حرم کی بری حالت ہے۔ چراغ جلانے کے متعلق رد پیہ کا سوال پیدا ہوا تھا ہم نے آپ لوگوں کے عہد دسہ پہ چار سو روپیہ پیدا ہوا خلافت کمیٹی کی طرف سے دینے کا وعدہ کو لیا ہے۔ شریف حسین نے روپیہ کو برباد کیا۔ آج ترکوں کے لئے بچہ بچہ روتا ہے۔ ہمیں ابن سعود سے کوئی مخالفت نہیں ہے اس سے تو ہمیں محبت ہے جایئں دیں۔ آسانیاں بہم پہنچائیں۔ مگر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ حجاز میں بادشاہ کی گنجائش نہیں ہے وہاں تو جمہوریت ہو سکتی ہے۔ سلطان تو نہ نجدی ہو سکتا ہے نہ حنفی نہ شافعی نہ حنبلی۔ میں اپنے اہلحدیث بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہم نے ابن سعود کی موافقت نہیں کی تھی۔ ابن سعود نجد ہی میں جا کر بادشاہت کریں اس مسئلہ میں دنیائے اسلام اور حجاز ہمارے ساتھ ہے انہوں نے صرف امن قائم کر دیا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ پہلے ڈاکے کیوں پڑتے تھے رمقامی پولیس خود ڈاکے ڈلواتی تھی تاکہ ترکوں پر رعب قائم کرے۔ اب ابن سعود کی اپنی پولیس ہے۔ موتمر کے ماتحت اگر حکومت ہوئی تو ہم سڑکوں کا انتظام کرائیں گے امن قائم کریں گے۔ حاجیوں کو ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچائیں گے اور اسی قسم کی اصلاحی تدابیر اختیار کریں گے۔

چند وہابیوں کی مفسدانہ کوشش

اس موقعہ پر ایک وہابی نے کھڑے ہو کر گڑبڑ مچانے کی کوشش کی اور نہایت جوش کے ساتھ دیوانہ وار چیخنے لگا لوگوں نے نہایت ضبط کے ساتھ کام لیا مگر پھر بھی برداشت نہ کر سکے اور خطرہ تھا کہ اس پہ حملے شروع ہو جائیں کہ بعض لوگ اسے اٹھا کر کبیر کے قریب لے آئے اس کے بعد ہی دو تین وہابی طالب علم اور کھڑے ہوئے اور جلسہ کو درہم برہم کرنے کے لئے پیٹنا شروع کر دیا یہ بھی اسی جگہ لائے گئے۔ یہاں پہنچ کر پھر ان لوگوں نے بلا اجازت صدر تقریر کرنے کی کوشش کی جس پر مسلمان بگڑ گئے اور اگر مولانا محمد عرفان صاحب آنکھ کر ایک وہابی کو بچانہ لیتے تو صورت خطرناک پیدا ہو گئی تھی۔ آخر کار بہزار دقت ان لوگوں کو باہر نکالا گیا۔ جب سکون ہو گیا تو مولانا شوکت علی صاحب نے اپنی تقریر کے آخری جملے اس طرح فرمائے۔

ہماری یہ نیت نہیں ہے کہ کسی کا دل دکھائیں یا کسی مذہب یا شخص پر طعنہ زنی کریں۔ ہم نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا ہمیں صبح ہی کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ارادہ ہو رہا ہے کہ مسجد میں گڑبڑ مچائی جائے اگر آپ کی یہ منشا ہے کہ آپ آپس میں لڑیں اور ہم جیل چلے جائیں تو اچھا ہم راضی ہیں جب ہم نے اپنے پیرو مرشد مولانا عبدالباری صاحب کی مخالفت کی اور کسی کے کہنے کی کوئی پرواہ نہ کی اس وقت اہلحدیث حضرات نے کچھ نہ کہا یہ تو وہ مثل ہے کہ کڑوا کڑوا تھو تھو اور میٹھا میٹھا ہپ ہپ۔

مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا اور مظہر الدین صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ مولانا مظہر الدین صاحب نے فرمایا کہ اسی مدرسہ کے طالب علم پہلے بھی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر فساد کر چکے ہیں اور عدالت میں اس کی مسل موجود ہے ان مفسدوں کا یہی علاج ہے کہ انہیں گود میں اٹھا کر جلسہ سے باہر بیجا یا جائے اور چھوڑ دیا جائے۔ اس کے بعد جناب صدر نے ایک نہایت موثر تقریر میں مسلمانان دہلی کو اللہ کے گھر میں اس قسم کی مفسدہ پردازی اور جوش و خروش پر شرم دلائی۔

مولانا محمد علی صاحب کی تقریر

برادران ملت! ابھی میرے پاس ایک بھائی بیٹھے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ ابن سعود ہمارا بادشاہ ہے ہم اس کو برا کہتے ہوئے نہیں سن سکتے۔ تو جناب بات یہ ہے کہ ہمیں ابن سعود شریف یا امیر علی سے کوئی ذاتی عناد نہیں ہے۔ ہم حجاز میں کسی کی ملوکیت کو بھی گوارا نہیں کر سکتے اگر آپ ہماری مخالفت نہیں سن سکتے ہیں تو چلے جایئے۔ اگر میرے بھائی شوکت صاحب بھی وہاں کے بادشاہ بننا چاہیں گے تو میرا خنجر ہو گا اور ان کا گلا اور اسی طرح اگر میں خواہش کروں تو شوکت صاحب کی تلوار میرے لئے موجود ہے۔

مولانا کفایت اللہ صاحب نے تمام واقعات نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کر دئے ہیں اور شوکت صاحب نے بھی تمام حالات صاف صاف طور پر ظاہر کر دئے ہیں اس لئے میرے واسطے بہت تھوڑا سا کام رہ گیا ہے۔ ۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو یہ فیصلہ کیا جا چکا تھا کہ حجاز میں خلافت راشدہ کے نمونہ پہ جمہوری حکومت قائم ہو گی یہی فیصلہ بلگام خلافت کانفرنس میں پیش ہو کر منظور ہوا تھا اس وقت اخبار زمیندار اخبار الحدیث یا ظفر علی خاں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ سننے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد۔ اس تجویز کی منظوری کے بعد بھی ایک عرصہ گذر گیا اور کسی نے اعتراض نہ کیا سلطان کو اطلاع دی گئی انہوں نے بھی اتفاق کیا جب ہمارے دوسرے وفد کے

رئیس مولانا سید سلیمان ندوی کسی وجہ سے حجاز نہ جا سکے تو ظفر علی خاں کو صدارت کے فرائض ایک حد تک ادا کرنے پڑے وفد کا یہ کام تھا کہ وہ مجلس خلافت کی ہدایت کے مطابق مجلس کے فیصلہ کو تسلیم کرانے کے لئے کوشش کرے مگر جب وفد وہاں پہنچا تو اس کی موجودگی میں سلطان نے اعلان ملوکیت کر دیا اور جدہ والوں کو راتوں رات موٹر پر بلا کر بیعت لی گئی ان سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ طے شدہ بات تھی وہ تو بیعت پر مجبور تھے۔ قرآن مجید کی مختلف آیات سے ثابت ہے کہ ملوکیت تو صرف خدا ہی کے لئے ہے۔ ابن تیمیہ نے بھی جو اہلحدیث کے مسلم عالم مانا جاتا ہے یہی لکھا ہے یہ سورۂ فاتحہ کو دیکھئے اور قرآن مجید کی سب سے آخری سورۃ کو غور سے مطالعہ کیجئے تو یہ سب باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ملوکیت میں وراثت لازمی ہے یعنی بادشاہ کے بعد حکومت اس کے بیٹے پوتے یا اس کے ہی خاندان کے کسی دوسرے فرد کو ملتی ہے سب سے پہلے یہ بدعت حضرت معاویہ رضی نے کی کہ یزید کو جوان کا بیٹا تھا اپنا جانشین بنایا جس پر کربلا میں آنحضرت کے نواسوں کا خون بہا مولانا نے خلافت راشدہ کے متعلق متعدد واقعات بیان کر کے فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض کی یہ سنت ہرگز نہ تھی۔ میں خدا کے گھر میں بیٹھا ہوں اور اس کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مجھے ابن سعود سے کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے نہ میری مخالفت یا حمایت کسی ذاتی غرض پر ہے جو کچھ میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے وہی کہوں گا۔ خواہ اس سے کوئی جماعت ناراض ہو یا خوش۔ کہا جاتا ہے کہ ابن سعود احیاء خلافت راشدہ کر رہے ہیں۔ میں تو خود ہی چاہتا ہوں کہ احیاء خلافت راشدہ ہو۔ کعبہ کی جالی کے پاس کھڑے ہو کر میں نے بھی دعا مانگی کہ اے رب العالمین تو میرے گناہ معاف کر یا نہ کر مگر احیاء خلافت راشدہ کر دے۔ اگر میری بخشش اور احیاء خلافت راشدہ میں سے مجھے کوئی ایک بات منظور ہو تو مجھے دوزخ میں ڈالدے مگر احیاء خلافت راشدہ کر دے۔ سلطان ابن سعود ہر بار ہر کلام میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی رٹ لگاتے رہتے ہیں لیکن میں نے تو یہ پایا کہ انہوں نے کتاب و سنت کو دنیا کمانے کے لئے آڑ بنا رکھا ہے۔ جو لوگ ڈاکے ڈالتے ہیں چوری کرتے ہیں وہ برا کرتے ہیں لیکن جو قرآن و حدیث کو آڑ بنا کر دنیوی حکومت حاصل کرتے ہیں وہ ان ڈاکوؤں اور چوروں سے بھی زیادہ برا کرتے ہیں خود سلطان کے لئے لڑکیاں بھی خریدی جاتی ہیں۔ ان کا انتظام خراب ہے۔ ان کی فوج نہایت بدتمیز ہے۔ تلفظ اور دفعتہً اپنی سینہ زوریوں سے پریشان کر رہے ہیں۔ انہیں شروع سے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ سوائے انکے اور تمام دنیا مشرک ہے۔ چنانچہ وہ ہمارے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے ایک نجدی کو میں نے حرم میں سلام کیا جب اس نے جواب نہ دیا تو اس سے دریافت کیا کہ ہم ایک رسول کی امت میں ہیں تم ہمارے سلام کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ اس نے صاف کہدیا کہ ابھی تو نہیں ہیں ہاں کچھ عرصہ میں ہو جائیں گے۔ اسی طرح دادی فاطمہ میں ایک چشمہ کے کنارے میں شعیب اور مولانا محمد عرفان صاحب بیٹھے ہوئے تھے ہیں پانی سے کھیل رہا تھا ہمارے کچھ کپڑے سوکھنے کے لئے پھیلے ہوئے تھے کہ چند نجدی اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے آپہنچے۔ میں نے ان سے کہا کہ بہت جگہ پڑی ہوئی ہے دوسری طرف جا کر پانی پلالو گروہ اسی پر مصر رہے کہ ہم یہاں ہی پانی پلائیں گے۔ غرض انہوں نے اپنے اونٹ سامنے کھڑے کر دئے۔ دوسرا گروہ جب آیا تو میں نے چھتری سے اونٹوں کو روکا اس پر ایک نجدی نے ہمارے کپڑے اٹھا کر پھینکدئے اور بیت سے مجھ پر حملہ کیا میں نے بیت پکڑ کر جھاکا توڑ ڈالا کہ دوسرے نجدی نے جوان کا سردار معلوم ہوتا تھا آکر مجھ پر بندوق اٹھائی مجھے تو غصہ کی وجہ سے صحیح الفاظ معلوم نہ ہوئے مگر مولانا عرفان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے دریافت کیجئے کہ جب چند حجازیوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ تو ہندوستان کے نمائندے ہیں اور موتمر میں آئے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ ہاں ہمیں معلوم ہے کہ ہندوستان میں ہمارے بھائی بھی ہیں جنکی عقیدہ بات غنیمہ کی طرح ہیں یہ تو شریف کے کتے ہیں۔ جب پنتر نکسے واپس ہو کر ہم اپنی قیام گاہ پر آئے اور مولانا عرفان صاحب نے یہ الفاظ بیان کئے تو میں نے کہا کہ ہم ہمیشہ شریف کی مخالفت کرتے رہے اب یہاں آکر ہمیں یہ خطاب خوب ملا ہے۔ روضہ نبوی کے علاوہ تمام مزارات کے قبے ڈھا دئے گئے ہیں۔ آثار منہدم کر دئے گئے ہیں اکثر قبروں کے تعویذ اور سب کی تو میں توڑ دی گئی ہیں۔ جنت البقیع میں حضرت عثمان حضرت علی کی والدہ حضرت حلیمہ حضرت ابراہیم جگر گوشہ رسول اللہ صلعم حضرت نافع حضرت امام مالک حضرت عقیل رسول اللہ صلعم کی تین بڑی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات حضرت فاطمہ اور اہل بیت کے مزارات کا تو اب وقت تک پتہ چلتا ہے مگر باقی ازواج مطہرات اور سینکڑوں صحابہ کرام کے مزارات کا آج بھی کچھ پتہ نہیں چلتا خدا کی قسم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہل چلا دیا ہے یہ نشانات جو باقی رہ گئے

ہیں شاید کچھ دنوں کے بعد وہ بھی مٹ جائیں۔ دوسری طرف انتظامی حالات کی خرابی کا یہ حال ہے کہ دوسروں کی تکلیف کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اپنے اونٹوں کو پانی پلانے اور اپنے حجنج کی خاطر سات روز تک نہر زبیدہ کا پانی بند رکھا۔

بھائیو! ہمیں تمام حالات کا مطالعہ کر کے اور اپنی عقل کو جتنی بھی خدا نے دی ہے پوری طرح استعمال کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر حجاز میں بطور استثنا کے کسی کی ملوکیت کو جائز بھی رکھتے تو بھی سلطان ابن سعود ان کی قوم اور ان کے موجودہ مشیروں اور عمال سلطنت کو تو ہرگز حجاز سپرد نہیں کر سکتے۔ موتمر بفضلہ کامیاب رہی ہے۔ اس مرتبہ چھ ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اسکے جنرل سکریٹری شام کے مشہور عالم و فاضل اور قوم پرور شکیب ارسلان تجویز ہوئے ہیں۔ ترکی کے ریلوے انجینیر مصر سے پانچ کا انجینیر فلسطین سے ماہر تعلیم۔ ہندوستان سے محاسب اور اسی طرح بعض دوسرے ممالک سے چھ جگہوں کو پُر کرنے کے لئے چھ آدمی روانہ کئے جائیں گے۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ دوسرے ممالک بھی ہمارے ساتھ ہیں اگرچہ تشکیل حکومت حجاز کا مسئلہ اس موتمر میں پیش نہیں ہوا ہے۔ مگر آئندہ موتمر میں انشاء اللہ ضرور پیش ہو گا۔ بیج بو دیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ یہ بیج تناور درخت کی شکل اختیار کر لیگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موتمر کو تقویت دیجائے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں کی آواز کو متفقہ آواز بنائیں۔ اس مرتبہ موتمر میں ۳۰ نمائندے تو ایسے تھے جو حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے والے تھے اور ان کے نامزد کردہ تھے۔ انہی میں ہندوستان کے جمعیۃ اہلحدیث بھی تھے یہ اصحاب میمنہ کہلاتے تھے اور دائیں ہاتھ کو بیٹھتے تھے باقی ہم اور دیگر ممالک اسلامیہ کے وفود کے ارکان کی تعداد ۲۲ تھی۔ ہم دوسری طرف بیٹھائے گئے تھے۔

ہاں ایک بات بالکل درست ہے۔ حجاز میں آج امن قائم ہو چکا ہے۔ اس کے لئے میں ابن سعود کا بار بار شکریہ ادا کر چکا ہوں اور آج پھر ادا کرتا ہوں۔ مگر یہ امن کچھ تو خوف کے باعث ہے اور کچھ رسوت کے لالچ سے ہے۔ دیکھنا ہے کہ یہ امن کب تک قائم رہتا ہے۔ جیسا کہ شوکت صاحب نے آپ سے کہا ہے عربوں کا سردار شریف وقت تو خود ڈاکے ڈلواتا تھا محمد اسد سلطان ابن سعود اس زمرے میں شامل نہیں ہیں۔ مگر دنیا میں سب سے بڑا چور اور ڈاکو کسی ملک کا فاتح ہوا کرتا ہے دنیا میں کسی ہم کو لے اس قدر قتل و غارت نہ کیا ہو گا جتنا کہ سکندر اعظم نپولین چنگیز خاں ہلاکو۔ اور تیمور نے کیا۔ آخر اس امن کی کوئی قیمت بھی ہے۔ اگر شمشیر کے زور سے فاتح بننے کے متعلق ظفر علی خاں کا اصول تسلیم کر لیا جائے شریف کی ذریات فیصل اور عبد اللہ اور امام یحییٰ اور سلطان فواد کو اس امر سے کون سی چیز روک سکتی ہے کہ وہ سلطان نجد کے ساتھ زور آزمائی کریں کیس شاہ رضا خاں کو بھی تطہیر حجاز کا خیال پیدا ہوا اور انھوں نے بھی اپنے زور بازو سے حجاز پر قبضہ کر لیا تو کیا ہمارے اہل حدیث بھائی اور ظفر علی خاں ان کے اس استدلال کو تسلیم کر لیں گے کہ چونکہ حضرت علی رض خلیفہ بلا فصل ہیں اس لئے تطہیر حجاز کے سلسلہ میں نعوذ باللہ دو غاصبوں کی قبروں کو جو حجرہ حضرت عائشہ میں رسول اللہ صلعم کے مزار مبارک کے پاس ہیں کھود کر ان کی ہڈیوں کو باہر پھینکدیا جائے یہ حرب عقائد بند ہونی چاہیئے۔ ہمارے سامنے ایک دوسری لڑائی کفر و اسلام کی ہے۔

آخر میں مولانا نے اپنی ایک نظم پڑھ کر سنائی جو مدینہ منورہ کے راستہ میں تصنیف فرمائی تھی جسکا سامعین پر بہت زیادہ اثر ہوا۔

رنگون کا سیلاب

رنگون ۲۱ اگست۔ رنگون اور پیگو کے درمیان میں سیلاب کی حالت کا معائنہ کرنے کے لئے ہز اکسلنسی گورنر بذریعہ موٹر تشریف لے گئے تھے لیکن سڑک پر پانی ہونے کی وجہ سے آپ جا نہ سکے۔ آپ کو یہ اطمینان دلا دیا گیا ہے کہ سیلاب سے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوگا +

ایک جدید اسلامی انگریزی روزنامہ کا اجراء

علی گڑھ ۲۱ اگست۔ انگریزی کا ایک روزانہ اسلامی اخبار علیگڑھ میں تیمور سے جاری ہو جائیگا جس کی ادارت سرپرستی نواب سر محمد مزمل اللہ خاں کریں گے۔

خبر قیامت

عالم اسلامی

ٹرکی

مصطفیٰ کمال پاشا کے ارادے

کیا جمہوریت کا پردہ اٹھنے والا ہے؟

پیرس ۱۸ اگست۔ یہ خبر ملی ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا فرانسیسی حکومت کا یہ ایما لے رہے ہیں کہ اگر انہوں نے سلطنت ترکی قائم کر کے دولت کمالیہ کی بنیاد ڈالی تو کیا وہ انہیں بادشاہ تسلیم کرلے گی؟ کہا جاتا ہے کہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر کمال پاشا جمہوریت کو الٹ دینا چاہتے ہیں۔

ایران

ایران میں مزید بغاوت

الہ آباد ۲۲ اگست۔ پائنیر کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سالار الدولہ جو سابق شاہ ایران کا چچا ہے۔ اور جس نے ۱۲-۱۹۱۱ء میں کردستان میں اپنے بھائی سابق شاہ محمد علی کی جانب سے بغاوت کی تھی دوبارہ ظاہر ہوا ہے۔ اور سرحد میں جو یوندیز کے جنوب و مشرق میں ہے داخل ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ قبائل کی ایک مختصر جماعت ہے۔ جس کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ حکومت ایک فوج تیار کر رہی ہے۔ اور تمام فوجی موٹروں کو یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ جلد سے جلد فوجوں کو اس رقبہ میں پہنچا دیا جائے۔ حکومت کی افواج کو بغاوت فرو کرنے میں بہت کم دشواری ہوگی۔ کیونکہ اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے کہ قبائل کو سالار الدولہ پر اعتماد ہوگا۔

ہندوستان

کراچی میں وفود خلافت و جمعیۃ العلماء کا ورود مسعود

کراچی ۱۸ اگست۔ آج ۳ بجے بوقت سہ پہر خلافت و جمعیۃ العلماء کے وفود جہاز "اکبر" میں یہاں پہنچے۔ مولانا محمد علی و شوکت علی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا محمد کفایت اللہ۔ مولانا شبیر احمد۔ مولانا محمد عرفان اور مولانا عبد الحلیم صدیقی نے "اللہ اکبر" کے نعروں کے درمیان ساحل پر قدم رکھا۔

ان رہنماؤں کے خیر مقدم کے لئے ہر خیال کے شہری ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے جو گھنٹوں پہلے پہنچ کر جہاز کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔

مسلم باشندگان بمبئی کی طرف سے ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا جس پر ہر فرقہ اور ہر خیال کے ۳۵ سربرآوردہ اشخاص کے دستخط تھے۔ اس سپاسنامہ کو سیٹھ عبد اللہ ہارون رکن بمبئی کونسل نے پڑھا۔ اس کے بعد یہ رہنما جلوس کے ساتھ شہر کے خاص محلوں میں سے گذرے جہاں ان کا زور و شور کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اور ان کے گلوں میں بکثرت ہار ڈالے گئے۔ جلوس ڈینسو ہال کے قریب منتشر کر دیا گیا۔ یہاں سے رہنماؤں کی یہ جماعت سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون کے بنگلہ کی طرف روانہ ہوئی۔ جو سول لائن میں واقع ہے اور جہاں یہ لوگ ٹھیرے ہوئے تھے۔

سپاسنامہ میں ارکان وفود کو اس بات پر مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے سعادت حج حاصل کی۔ اور حجاز کی صورت حالات کے متعلق موتمر میں بے دھڑک اپنی رائے کا اظہار کر دیا علی الخصوص قیام جمہوریت اور حجاج کیلئے مناسب انتظامات کرنے کے متعلق۔ سپاسنامہ میں سیاسیات دنیائے اسلام کی موجودہ نازک حالت کا بھی حوالہ دیا گیا۔ اور ان رہنماؤں سے اپیل کی گئی کہ وہ مسلمانان ہند کی رہنمائی کے لئے ایک تسلی بخش نظام عمل تجویز کریں۔ اسوقت یہ رہنما ایک زبردست اجتماع کے روبرو مشہور و معروف "خالق دینا ہال" میں تقریریں کر رہے ہیں۔ جہاں پانچ سال پہلے اسی ماہ میں اسیران فتویٰ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی گئی تھی۔

بلدیہ کراچی کی طرف سے کل شام کو ایک سپاسنامہ مولانا محمد علی کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ مقامی کالجوں کے طلبہ کل سہ پہر کو مولانا محمد علی و شوکت علی سے ملاقات کرینگے۔ آج قومی اسکول۔ اور امدادی مدرسہ سندھ مسلمانان سندھ کا واحد ہائی اسکول۔ ان رہنماؤں کے ورود کے اعزاز میں بند کر دیا گیا ہے۔ جملہ ارکان وفد جمعہ کی شام کو لاہور میل سے روانہ ہو کر یکشنبہ کو بوقت صبح دہلی پہونچ جائیں گے۔ تمام ارکان خوش و خرم معلوم ہوتے ہیں۔ البتہ مولانا شبیر احمد صاحب کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔

سید سلیمان ندوی مولانا محمد کفایت اللہ اور مولانا محمد علی و شوکت علی نے سپاسنامہ کے جواب میں مختصر تقریریں کیں انہوں نے کہا ہم نے موتمر اسلامی میں مسلمانوں کے مقصد کے متعلق اپنا حق ادا کر دیا اور بلالحاظ موافقت و مخالفت موتمر کے روبرو مسلمانان ہند کے خیالات و مطالبات پیش کر دئے۔ مولانا شوکت علی نے اس شدید کی پر بھی اظہار تاسف کیا جو ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہے۔

شام کو مولانا محمد علی و شوکت علی نے میدان عیدگاہ میں مسلمانوں کے ایک زبردست اجتماع کے روبرو تقریر کی۔

حکومت برطانیہ بال بال بچ گئی

مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ اٹھا لیا گیا

کلکتہ ۱۹ اگست۔ سرکاری وکیل نے مسٹر ہیوار ایڈیشنل پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہو کر پنڈت مالوی اور ڈاکٹر مونجے کے خلاف مقدمات کو واپس لینے کی درخواست کی پیش کی۔ مجسٹریٹ نے ہر دو مقدمات کو واپس لینے کی اجازت دیدی۔

مدعی عمومی نے کہا کہ جب ابتدائی حکم کے لئے درخواست کی گئی تھی اسوقت جماعتی کشمکش بہت زیادہ تھی۔ اور پنڈت مالوی نے اپنے گذشتہ سفر کلکتہ کے موقعہ پر ایک ایسے فرقہ کے سامنے تقریر کی تھی جو فسادات میں پیش پیش رہ چکا تھا۔ مگر حکومت نے اب اس پوری تقریر کو دیکھ لیا ہے جو پنڈت مذکور نے ۱۷ اگست کو کلکتہ میں کی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصالحانہ تقریر تھی۔ جس میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں پائی جاتی۔ اس تقریر کو کئے ہوئے پندرہ یوم گذر چکے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں کوئی فساد نہیں ہوا ہے۔ ان حالات کے اندر مدعی عمومی نے حکومت کی ہدایات کے مطابق مقدمہ کو واپس لینے کی اجازت چاہی۔

ڈاکٹر مونجے کے متعلق مدعی عمومی نے کہا کہ ان کی آمد کے بعد سے اب تک کوئی فساد نہیں ہوا ہے اس لئے ان کے خلاف مقدمہ کو بھی واپس لینے کی اجازت دیجائے۔

مجسٹریٹ نے دونوں استغاثوں کی واپسی منظور کر لی۔

"فارورڈ" کے دفتر کی تلاشی

کلکتہ ۲۱ اگست۔ تلاشی کے ایک وارنٹ پر پولیس نے اخبار "فارورڈ" (کلکتہ) کے دفتر کی تلاشی لی اور آج کے اخبار کا ایک پرچہ اور ایک خبر کا مسودہ جس کا عنوان "پیروری اشتعال انگیز" تھا جو اسی پرچہ میں شائع ہوئی ہے، لے گئی۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہ آئی +

پنجاب کونسل کا آیندہ انتخاب

خواجہ محمد یوسف صاحب کی امیدواری

خواجہ محمد یوسف صاحب (عینک) رئیس و ٹھیکیدار لدھیانہ مجلس وضع قوانین پنجاب کے انتخاب میں جنوبی مشرقی اسلامی حلقہ سے کھڑے ہونگے۔

بنگال میں طغیانی

پانچسو مکانات گر گئے سو گاؤں ڈوب گئے

مدناپور ۲۱ اگست۔ تملوک میں طغیانی آنے کی وجہ سے تقریباً سو گاؤں بالکل ڈوب گئے ہیں۔ پانچسو مکانات کے تباہ ہونے کی خبر ملی ہے۔ متعدد جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

دار الحکومت

وفود خلافت و جمعیۃ علماء کی آمد

مسلمانان دہلی کا عظیم الشان استقبال

دہلی ۲۲ اگست۔ آج ۷ بجے صبح بھٹنڈہ میل سے جمعیۃ علماء ہند اور خلافت کمیٹی کے وفود دہلی پہنچ گئے۔ کارکنان جمعیۃ علماء و خلافت کی جانب سے کل جو پوسٹر شائع کیا جا چکا تھا اس کے مطابق مسلمانان دہلی کا ایک نہایت کثیر مجمع ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا۔ دہلی جنکشن کے علاوہ کشن گنج کے اسٹیشن پر بھی بہت سے لوگ پہنچ گئے تھے۔ تمام پلیٹ فارم بھرا ہوا تھا جس وقت گاڑی جنکشن پر پہنچی ہے تو مجمع دس ہزار سے کسی صورت میں کم نہ تھا۔ اللہ اکبر کے غلغلہ انداز نعروں سے سارا اسٹیشن گونج اٹھا۔ وفد جمعیۃ علماء ہند میں مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی۔ اور مولانا ابو المحارف محمد عرفان صاحب اس گاڑی سے تشریف لائے تھے۔ اور مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند بھٹنڈہ کے اسٹیشن پر وقت کی کمی کے باعث رہ گئے تھے۔ وفد خلافت میں مولانا سید سلیمان ندوی مولانا محمد علی صاحب مولانا شوکت علی صاحب اور مسٹر شعیب قریشی تشریف لائے تھے۔ ہر دو وفود کے ارکان موٹروں پر سوار ہو کر کمپنی باغ میں تشریف لائے یہاں دعا مانگی گئی۔ اسکے بعد جملہ حضرات جمعیۃ علماء ہند کے دفتر میں تشریف لائے جہاں جوتے والوں کی جماعت کی طرف سے وہ وہ شربت اور ربڑی کا انتظام کیا گیا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے تک دفتر جمعیۃ میں قیام کیا۔ دفتر میں لوگوں کا کثیر مجمع تھا۔ ۹ بجے کی گاڑی سے حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب نے معہ رضا کاران اور ارکان جمعیۃ کے مولانا احمد سعید صاحب کا پرجوش استقبال کیا۔ مجمع پھر کثیر تعداد میں مجتمع ہو گیا تھا پلیٹ فارم پر راستہ نہیں ملتا تھا۔ مولانا احمد سعید صاحب بھی اسی طرح کمپنی باغ اور وہاں سے دفتر جمعیۃ میں تشریف لائے اور چار کو ٹھی کے بعد یہ مجمع منتشر ہو گیا۔

کھاری باؤلی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

دہلی ۲۲ اگست۔ مسٹر ایس۔ ایل سیشن جج نے کھاری باؤلی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا۔ ہر دو ملزمین بری کر دئے گئے۔

سپاسنامہ منجانب مسلمانانِ دہلی

وفد خلافت و جمعیۃ العلماء ہند کی خدمت میں

رہنمایانِ قوم! اُن صادقانہ اور پر خلوص مساعی خدمات کیلئے جو آپنے ارض مقدس حجاز میں پہنچکر۔ موتمر عالم اسلامی کے اندر اور باہر انجام دی ہیں۔ ہم باشندگان دہلی کی جانب سے مختصراً ہدیہ تبریک و تہنیت قبول فرمائیے۔

سرداران ملت! آپ حضرات کی رہنمائی کی بنا پر مسلمانانِ ہند بجاطور پر فخر کرسکتے ہیں۔ کہ ان کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت کی مسلسل اور متواتر کوششوں سے عالم اسلامی کی ایک نمائندہ موتمر مکہ معظمہ میں منعقد ہوسکی اور بحیثیت پہلی موتمر کے اسکے نتائج یقیناً مسرت انگیز اور آئندہ کیلئے امید افزا کہے جاسکتے ہیں اور امید ہے کہ یہ موتمر آئندہ چند برسوں کے اندر دنیائے اسلام کے لئے اہم ترین چیز ہوگی خصوصاً ارض مقدس حجاز کی خیر و صلاح حفظان الصحت اور راستوں کی درستی اور حجاج کی راحت و آسایش کی ضامن اور کفیل ثابت ہوگی۔

رہنمایان قوم! خدا کا شکر ہے کہ آپ حضرات مفوضہ خدمات بوجہ احسن انجام دیکر اور حج کعبہ اور زیارت روضۂ مقدسہ کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوکر پھر ہمارے درمیان ہماری رہنمائی کیلئے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں امید ہے کہ آپ حضرات کی ساعی جمیلہ مسلمانانِ ہند کے باہمی اختلافات کو دور کرکے انکو ایک مرکز پر لانے میں کامیاب ہونگے اور وہ ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک ہوکر اپنے ملی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں متحدہ طریقہ پر ساعی اور کوشاں ہونگے۔

محترم ارکان وفود! آپ کی قومی ملی اور مذہبی خدمتگذاریوں کی فہرست ...

کہا تھا۔ اُس وقت ہندوستان کی حالت ناگفتہ بہ تھی اور ہر طرف فتنہ و فساد برپا تھا یقیناً ایک محب وطن کی حیثیت سے آپکی دلی تمنا اور آرزو ہوگی کہ واپسی پر اپنے پیارے وطن کو ہر قسم کے باہمی مناقشات اور نزاعات سے پاک دیکھیں لیکن اہل ہند کی بدقسمتی ہے کہ حالات میں خوشگوار تبدیلی کی بجائے ملک کے اندر اور زیادہ ابتری اور بدحالی کا اضافہ ہوگیا ہے۔ مسلمانوں اور اُن کے ہمسایہ بھائیوں کے درمیان پہلے سے زیادہ کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ ہندوستان کی موجودہ ناخوشگوار حالت ایسی نہیں ہے کہ محترم ارکان اس پر افسوس نہ کریں۔ اس مذموم اور قابل نفرین حالت نے نہ صرف متحدہ ہندوستان کے مفاد عمومی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے اور اس کے مستقبل کو ہر ایک لحاظ سے تاریک بنادیا ہے۔ بلکہ مختلف فرقوں کے جداگانہ مفاد کی ترقی و تحفظ کیلئے کوئی پرسکون امکان باقی نہیں رہا عمدہ بے ضرر اور مفید مقاصد کے لئے ایماندارانہ سرگرمیاں بھی شک و شبہ اور بدظنی اور بے اعتمادی کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں اور یہ مسموم فضا اور بے اعتمادی کی آب و ہوا کا خاصہ ہے۔ غرضکہ ہمارے وطن کی کیفیت ایسے انتشار اور اختلال کی ہے کہ اگر جلد اس طرف توجہ نہ کی گئی تو ہندوستان اور اس کی آغوش کی پرورش یافتہ تمام فرقوں کے لئے سخت ہلاکت آفرین ثابت ہوگی۔

اس تاریکی اور ظلمت کے بادلوں میں امید کی ایک شعاع بھی نظر آنے لگی ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں ایک طرف باہمی فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہے۔ وہاں دوسری طرف ملک کے ہر سنجیدہ حلقہ اور گوشہ سے امن اور اتحاد کی صدائیں پہلے سے زیادہ بلند آہنگی کے ساتھ سنائی دے رہی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ موجودہ مذموم حالت سے عاجز آچکے ہیں کہ جلد سے جلد اس تباہ کن اور بربادی بخش حالت کا خاتمہ کرنے کے لیے ایک مخلص محبان وطن کی صف بعزم و ارادہ جماعت اسکے لئے مستعد اور آمادہ ہوجائے۔ چنانچہ محترم ارکان وفد یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ایسے مبارک آثار و الایم نظر آنے لگے ہیں جن سے توقع قائم ہوتی ہے کہ انشاء اللہ مستقبل قریب میں اصلاح کی کوئی صورت نکل سکیگی۔

باشندگان دہلی کو یقین ہے کہ آپ کی تشریف آوری اس پاک مقصد میں معین اور مددگار ثابت ہوگی اور جلد وہ مبارک زمانہ آئیگا جب ...

موقعہ پر نکلنا انصاف کا خون ہوگا۔ حق یہ ہے کہ آپ نے مسلمانان ہند کی نمائندگی نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی جس کے لئے ہم مجلس خلافت اور جمعیۃ العلماء کو آپ جیسے ایثار مجسم مخلص اور قابل حضرات کے انتخاب پر مبارکباد دیتے ہیں کہ جنھوں نے موتمر کو حکومت حجازی کی ناجائز اغراض کا آلۂ کار نہ بننے دیا۔ اور اپنی قابلیت سے دونوں جمعیتوں کی حیثیتوں کو عالم اسلام کی نظروں میں بہت بلند کردیا۔

بزرگان قوم! آپ کی روانگی حجاز کے بعد سیاسیات ہند نے جو پیچیدہ صورت اختیار کرلی ہے۔ اس کا علم آپ کو تھوڑے ہی عرصہ بعد ہوجائیگا۔ اس وقت کہ آپ تین ماہ کی مسلسل مفارقت۔ اور صعوبت سفر کے بعد سرزمین ہند پر قدم رکھ رہے ہیں ہم اپنی اندرونی کشمکشوں کا حال سناکر آپ کی جمعیت خاطر کو زیادہ پریشان کرنا نہیں چاہتے۔ مختصراً اس قدر عرض کردینا کافی ہوگا۔ کہ ہماری خانہ جنگیوں نے اب ناگوار صورت اختیار کرلی ہے۔ اور اس فضا میں حکومت حجازی کی اصلاح تو درکنار۔ ڈر ہے کہ کہیں ہماری قومی ہستی ہی فنا نہ ہوجائے۔

ہمیں آپ کے مسلمہ تدبر اور خلوص و نیک نیتی سے کامل توقع ہے کہ آپ حضرات ان تمام حالات پر نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا متفقہ اور موثر لائحہ عمل ہماے لئے وضع فرمائیں گے جس سے ہمارا موجودہ افتراق و انشقاق۔ اتفاق و اتحاد سے مبدل ہوجائے۔ جزیرۃ العرب کی آزادی بحال ہے۔ غیر مسلم اقوام کو اس میں کسیصورت میں بھی دست اندازی کا موقع نہ ملے۔ حجاز میں جمہوریت قائم ہو اور مواثر و آثار مقدسہ از سر نو بحال کئے جاویں۔

آخر میں ہم نہایت ادب سے سمع خراشی کی معافی چاہتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالی آپ کو ملک و ملت کی خدمات کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

دستخط

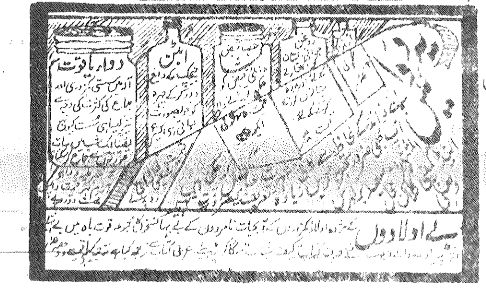

جونرانیہ کمپنی ... دہلی

رجسٹری ... دہلی

باکس کیپ گولڈن ... واچ

وفود خلافت و جمعیۃ العلماء کی خدمت میں

مسلمانان کراچی کا سپاسنامہ

...

جرمنی کی
جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

کیا آپنے ابھی تک نام بھی نہیں سُنا؟

عورتوں میں غل مچا ہوا ہے کہ مستورات کی زینت بڑھانے اور انکے سنگھار کو درست کرنے کے لئے دہلی کے سنگھار بکس خوشنما وصلی کا معہ پانچ اشیاء ہر دو انعام کے حکیم صاحب نے ایجاد کیا ہے۔

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

پیارے ناظرین مستورات کو ضرور اس بکس کو منگا دیں اس میں سنگھار کا پورا سامان ہے یہ ملٹ کا بکس بنا ہے (۱) پیچال صابن ایک ٹکیہ (۲) ہیری بہار آئل ۲ تولہ شیشی (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیہ اور ۶ ماشہ سرمہ مفت فی بکس ایک روپیہ (علاوہ) ...

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

عزیزیہ خضاب

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۲۷ مکان نمبر ۳۱ رنگون

چاہ نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

سفید بال ... سے کالا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و ملیریا کی دوا

داد کا مرہم

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

عروس زندگی

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

ایجنٹ۔ ڈاکٹر ... سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

نمبر ۱۶	دہلی یوم یکشنبہ ۱۹ صفر ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۲۶ء	جلد ۴

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے پندرہویں اجلاس کی کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

جمعہ کے دن ۲۱ ذی الحجہ کو موتمر اسلامی کا پندرہواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۶۶ ممبروں میں سے ۴۰ ممبر حاضر تھے پہلے جلسہ سابقہ کی کارروائی پڑھکر سنائی گئی۔ پھر جلالۃ الملک کا فرمان پڑھا گیا۔ اور اس کے بعد صدر نے حکم دیا کہ وفد مصری کی پیش کردہ تجویز پر بحث کی جائے۔

محمد علی — میں درخواست کرتا ہوں کہ قاعدہ کے مطابق پہلے میری تجویز پر بحث کی جائے جو کل ناتمام رہ گئی تھی۔

صدر — میں مناسب سمجھتا ہوں کہ زیادہ اہم کو کم اہم پر مقدم رکھوں۔ آپ کی تجویز جلسہ کے آخر میں پیش ہوگی۔

محمد علی — کل ہم اس بات کی شکایت کر چکے ہیں کہ [illegible] کی جاتی۔ آج پھر ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

صدر — جو مسائل موجب مناقشہ ہیں ان کو موخر کرنا ضروری ہے۔

محمد علی — موخر کرنا یا نہ کرنا موتمر کا حق ہے نہ کہ صدر کا۔

صدر — معاملات کی اہمیت اور نوعیت کو پیش نظر رکھکر تقدیم و تاخیر کرنا صدارت کا کام ہے۔ اب میں جلسہ سے بھی رائے لیتا ہوں کہ محمد علی صاحب کی تجویز کو موخر کر دیا جائے یا اسی وقت زیر بحث لایا جائے۔

یوسف یاسین — مذکورہ تجویز پر طویل مناقشہ ہو چکا ہے اور وہ کافی ہے۔ لہذا یہ رائے لی جائے کہ جلسہ اسے منظور کرتا ہے یا نہیں۔

صدر — نہیں میں تقدیم و تاخیر کے متعلق رائے لے رہا ہوں جو حضرات اسے مقدم کرنا چاہتے ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

محمد علی — میرا مطالبہ یہ ہے کہ تجویز پر بحث ختم ہو چکی ہے اور اس پر حاضرین سے رائے لی جائے کہ وہ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

اس کے بعد صدر نے منظور کرلیا اور سکرٹری نے تجویز پڑھکر سنائی۔

صدر — اب جو لوگ اسی وقت اس پر رائے لینے کے حامی ہیں وہ ہاتھ اٹھادیں۔

سکرٹری — چالیس میں سے دس رائیں موافق ہیں۔

صدر — اب جو لوگ اسے آئندہ کے لیے اٹھا رکھنے کے موافق ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

سکرٹری — چالیس میں سے بیس رائیں موافق ہیں۔

اس پر تجویز کے متاخر ہونے کا اعلان کیا گیا اور اس کے بعد وفد مصری کی پیش کردہ تجویز پڑھی گئی۔ جو نہایت طویل تھی۔ اس میں جدہ اور مکہ کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرنے کے لیے ایک اسکیم پیش کی گئی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اس کے اخراجات کو دو حصوں پر تقسیم کیا جائے۔ نصف حصہ موتمر سروس کمپنی ادا کرے گی۔ اور باقی نصف مسلمانوں کے چندے سے پورا ہوگا۔ اسی طرح منافع کو بھی دو حصوں پر تقسیم کیا جائے۔ نصف موتمر سروس کمپنی کیلئے اور بقیہ نصف میں سے ۲۰ فی صدی حکومت کو اور ۳۰ فی صدی حجاز اور حجاج کے مصالح میں صرف کیا جائے۔

یوسف یاسین — یہ تجویز تو بہت اچھی اور مناسب ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ ریلوے مسلمانوں کی ملکیت ہوگی یا کمپنیوں کی مشترک ہوگی۔ اور اگر کمپنیاں ہونگی تو اس کی کیا صورت ہوگی؟ پھر موتمر سروس کمپنی کی تخصیص کس نے کی ہے؟ کیا اس نے اپنے اوپر ذمہ داریاں لینے کا کوئی وعدہ کرلیا ہے؟ اور کیا اس معاملہ میں حکومت کی رائے لینا اور اس کے مشورہ سے کام کرنا ضروری نہیں ہے۔

شیخ ہارون — (شام) ہم میں سے کوئی شخص بھی اس لائن کی ضرورت کا منکر نہیں۔ لیکن اگر ہم تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو یہ بڑی چھان بین کا کام ہے اور ہم اس وقت اس کا اہل نہیں ہے۔ اسلئے میری رائے یہ ہے کہ موتمر اس تجویز کو اسی ابتدائی حالت میں منظور کرکے مجلس تنفیذیہ کے سپرد کردے تاکہ وہ حکومت کے مشورہ سے ایک مکمل اسکیم مرتب کرکے پیش کرے۔

ابو زید — (مصری) مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس تجویز کو معطل کر دیا جائے۔ حالانکہ موتمر کے سامنے یہ پہلی اہم اور مفید تجویز آئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اصولاً ہم سب اس سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اب صرف ضرورت ہے کہ اسے منظور کرکے ہر وفد کے ذمہ ایک رقم ڈالدی جائے جسے وہ اپنی قوم یا حکومت سے حاصل کرے۔ [illegible] اگر آپ اس کے منافع کی تقسیم کے پہلے اصول منظور کرلیں اور جب روپیہ دے اس کو [illegible] کی کامیابی کے لیے زیادہ مفید ہوگا۔

صدر — آپ حضرات کی کیا رائے ہے کیا اسے حکومت کے سپرد کیا جائے؟

ابو زید — اگر ہم نے اسے حکومت یا مجلس تنفیذیہ کے سپرد کیا تو گویا ہم نے کچھ نہ کیا۔

یوسف یاسین — اصل میں ہم سب متفق ہیں مگر اختلاف صورت عمل میں ہے۔ مثلاً یہ سوال ہے کہ راس المال کمپنی کا ہوگا یا چندوں سے حاصل کیا جائیگا؟ اس کے لیے حکومت کا مشورہ ضروری ہے۔

ابو زید — یہ کوئی سیاسی موضوع نہیں ہے کہ حکومت یا مجلس کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس کا تعلق مسلمانوں اور حاجیوں کی عام مصلحت سے ہے۔ موتمر کا کام یہ ہے کہ وہ اس کے لیے ضروری سرمایہ مقرر کردے۔ رہا یہ سوال کہ لائن کیونکر کھولی جائے اور کام کس طرح ہو تو اس کا تعلق ماہرین فن سے ہے۔ اس کے لیے جتنے روپے کی ضرورت ہوگی وہ مسلمان دیں گے۔ اور نمائندہ مصر ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ میرا ملک اپنے حصہ کی رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔

یوسف یاسین — اس مسئلہ کا تعلق خطابت سے نہیں بلکہ عمل سے ہے اور اس کے لیے پہلے اہل فن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔

شیخ ہارون — یوسف یاسین صاحب کی رائے اگر مان لیا جائے تو یہ تجویز آئندہ سال ہی کی موتمر میں پیش ہوسکیگی کیونکہ ماہرین فن اور حکومت سے مشورہ لینے میں دو مہینہ تو کم سے کم لگ ہی جائیں گے۔

حسن انگلی — (جاوا) یہاں تمام ممالک کے نمائندے موجود ہیں۔ ان سے یہ پوچھ لیا جائے کہ آیا وہ اس حصہ کو ادا کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں جو ان کے ذمہ عاید کیا جائے۔ اور کیا اس کے لیے حکومات مستقلہ کی رائے لینی تو ضروری نہیں ہے؟

ادیب ثروت — (ترکی) اگر مقصد یہ ہے کہ اس اسکیم میں اسلامی حکومتیں روپیہ دیں تو میں کہتا ہوں کہ جمہوریہ ترکیہ اس وقت ایک پیسہ دینے کے قابل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا بجٹ اس کی اجازت نہیں دیتا۔

غلام جیلانی خان — (افغانستان) میں جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے کی رائے کو درست سمجھتا ہوں۔

ابو زید — اگر جمہوریہ ترکیہ کچھ نہیں دے سکتی تو ہم اسے مجبور نہیں کرتے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ اسلامی قومیں عموماً اس تجویز میں مالی حیثیت سے حصہ لے سکتی ہیں۔

ادیب ثروت — میں یقین دلاتا ہوں کہ ترک اپنے مصری بھائیوں کی اس تجویز کو پسند کرتے ہیں۔

غلام جیلانی خان — میں بھی افغانیوں کی جانب سے یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے مصری بھائیوں کی تجویز سے پوری موافقت رکھتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)
نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

[illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

[illegible]

محبوب حیرت [illegible]

عرق بخار

[illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

[illegible]

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

[illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

[illegible]

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

[illegible]

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۴ بمبئی ۳

مفت! — مفت!! — مفت!!!

سفید داغ

[illegible]

بچھو کی دوا

[illegible]

خضاب
راجو پد خضاب

[illegible]

راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ راج وید کلکتہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

[illegible]

(۲) الجمال و الکمال

[illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible]

نمک سعدی

[illegible]

حکیم محمد ابراہیم [illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ

[illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۹ صفر ۱۳۴۵ ہجری

سرحد کے دو مظلوم باشندے

صوبہ سرحدی اپنی بے آئینی اور جابرانہ حکومت کے لیے عام طور پر بہت بدنام ہے اور اس کی شکایتیں ہمیشہ ملکی مجالس اور اخبارات میں ہوتی رہتی ہیں۔ اس بدنامی اور عام شہرت کا یہ اثر ہے کہ اب اگر اس صوبہ کے متعلق کوئی شکایت کی جاتی ہے تو خواہ عمومی حیثیت سے وہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو مگر محض سرحد کی نسبت سے اسکو کوئی بڑی اہمیت نہیں دیجاتی۔ کیونکہ لوگ اس کی بے آئینی حکومت سے متعلق اس سے بھی زیادہ شدید شکایات سننے کے منتظر رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اس ظلم اور صریح بے انصافی کے خلاف پبلک میں کوئی ایجی ٹیشن پھیلانے کی کوشش نہیں کی گئی جو آج ۶ سال سے سرحد کے دو مظلوم باشندوں کے ساتھ کی جارہی ہے۔ حالانکہ اگر کسی دوسرے صوبہ کی حکومت کسی شخص کو بغیر کوئی الزام قائم کیے اور بغیر مقدمہ چلائے اس طرح اس کے گھر بار سے نکال دیتی اور اسے ہمیشہ کے لیے اپنے عزیزوں اور دوستوں سے ملنے اور اپنے وطن کی صورت دیکھنے سے محروم کردیتی تو یقیناً اس پر سخت احتجاج کیا جاتا۔ اور اس حکومت پر دباؤ ڈالا جاتا کہ وہ فوراً اس بے انصافی کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن کسی کی بدنامی کو اس کی بدعملی کے لیے پروانہ بنا لینا کوئی صحیح اصول نہیں ہے۔ اس لیے آج ہم مولانا محمد عرفان صاحب اور مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی کی طویل جلا وطنی کے متعلق پبلک اور حکومت دونوں کو توجہ دلاتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ اسمبلی کے غیر سرکاری ممبروں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کو پیش کرکے حکومت سے صاف اور قطعی جواب حاصل کریں تاکہ آخری طور پر یہ معلوم ہوسکے کہ حکومت سے انصاف حاصل ہونے کی کوئی امید کی جاسکتی ہے یا نہیں۔

آج سے سات سال پہلے جب ہندوستان کے مسلمانوں میں خلافت اسلامیہ کی بربادی اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی پر حکومت کے خلاف سخت نفرت و ناراضی کے جذبات پھیلے تھے تو حکومت کو اندیشہ تھا کہ صوبہ سرحدی کی آتش گیر سرزمین میں بھی کہیں آگ نہ لگ جائے۔ سرحد کی آبادی ۹۵ فی صدی مسلمان ہے۔ آزاد قبائل ان کے بالکل پہلو میں آباد ہیں جہاں سے ایک ادنی اشارہ پر ہزارہا مسلح آدمی انگریزی علاقہ میں داخل ہوسکتے ہیں۔ پھر ان کے خون عام ہندوستانیوں کی طرح ٹھنڈے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی جوشیلی طبیعتیں بہت جلد مشتعل ہوجاتی ہیں اور ان میں ایک دفعہ آگ لگنے کے بعد اس کا ٹھنڈا کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھکر سنہ ۱۹۱۹ء میں حضرت مولانا محمد عرفان صاحب صوبہ متحدہ کے کام کو چھوڑ کر اپنے وطن ہزارہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں مولانا محمد اسحاق صاحب سے ملکر انہوں نے تحریک خلافت کو ایک باضابطہ اور منظم تحریک کی صورت دیدی جس سے سرحدیوں کی تمام توجہات آئینی جد و جہد کی طرف منعطف ہوگئیں۔

چند ماہ کے بعد جب ہندوستان کے رہنماؤں نے محسوس کیا کہ محض جلسوں، احتجاجی ریزولیوشنوں اور تاروں سے حکومت برطانیہ کو انصاف کی طرف مائل نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے ساتھ کچھ قوت کی بھی ضرورت ہے تو ملک میں ترک موالات کی تحریک شروع کی گئی۔ اور سرحد کے ان دونوں رہنماؤں نے یکم اگست سنہ ۱۹۲۰ء سے اپنے صوبہ میں اس تحریک کو شروع کردیا۔ لیکن ابھی پورے ۱۸ دن بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ صوبہ سرحدی کی حکومت کو اس میں بغاوت اور غدر کے آثار نظر آنے لگے اور اسکو وہم پیدا ہوگیا کہ یہ تحریک اس کا تختہ الٹ دیگی۔ چنانچہ اس نے ۱۸ اگست کو اپنی فوج سے سارے شہر مانسہرہ کا محاصرہ کرلیا اس کے تمام ناکوں اور سڑکوں پر گورکھا فوج کے پہرے بٹھا دیے اور مولانا محمد اسحٰق اور مولانا محمد عرفان دونوں حضرات کو ریگولیشن سنہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کرکے ایبٹ آباد پہنچا دیا۔ ایبٹ آباد میں ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا بلکہ بارہ دن تک ایک کوٹھری میں قید رکھا گیا۔ اس شان سے کہ ایک پورا گارد اس کوٹھری کے چاروں طرف متعین تھا۔ جب رفع حاجت کے لیے باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی تو چند گورے سپاہی بھری ہوئی بندوقوں کے ساتھ انہیں باہر لیجاتے [illegible] ۱۲ دن تک اس طرح رکھنے کے بعد انہیں ایبٹ آباد سے روانہ کیا گیا ایک لاری میں فوجی سپاہیوں کے ساتھ یہ دونوں قیدی بٹھائے گئے۔ اور اس کے آگے اور پیچھے دو لاریاں متعین کی گئیں۔ جو مسلح فوج سے بھری ہوئی تھیں۔ اس طرح انہیں ایبٹ آباد سے سرائے کالا پہنچایا گیا۔ [illegible] حالانکہ اسکے قریب ہی چند میل پر حسن ابدال اسٹیشن موجود تھا۔ [illegible] سرائے کالا اسٹیشن پر [illegible] پولیس نے ان دونوں جنگی قیدیوں کا چارج لے لیا۔ [illegible] ریل کے ایک درجہ میں ان کو بٹھایا گیا اس کی کھڑکیاں [illegible] بند کردی گئیں۔ [illegible] مولانا محمد عرفان صاحب کو [illegible] اور مولانا محمد اسحٰق صاحب کو الہ آباد پہنچا دیا گیا۔ مگر یہاں بھی ان دونوں حضرات پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ حتی کہ انہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ انہوں نے کس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اس نامعلوم جرم کی سزا انہیں کب تک بھگتنی پڑے گی۔ [illegible]

[illegible]

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

[illegible]

ان واقعات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ کتنی سخت بے انصافی ہے جو سرحد کے ان دو بے گناہ عالموں پر کی جارہی ہے۔ ان کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ایک اشتعال پذیر اور جوشیلی آبادی کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے اور ملک کی آزادی کے لیے غیر آئینی ذرائع استعمال کرنے سے روکا۔ اور اس کے جوش کو نظم و آئین کا پابند بنانے کی کوشش کی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو تمام صوبہ سرحدی میں آگ لگ جاتی۔ اور نہ معلوم کس قدر ہولناک تباہی پر اس کا خاتمہ ہوتا۔ لیکن اگر انسانیت کی یہ خدمت حکومت کے نزدیک جرم بھی تھی اور وہ سزا کے مستوجب بھی تھے تو سوال یہ ہے کہ اب اس سزا کو بدستور مستمر رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ خلافت کی تحریک تقریباً سرد پڑ چکی ہے، نان کوآپریشن کی تحریک کو مرے ہوئے عرصہ گذر گیا، ملک کی مختلف جماعتیں مدت ہوئی کہ آپس کے جھگڑوں میں آزادی کے خواب کو بھول چکیں۔ اب اگر وہ سرحدی مع اہل ہوں گے بھی تو کونسا غدر برپا ہوجائیگا۔ یہ کارروائی اگر جائز بھی تھی تو اس زمانہ میں جائز تھی جب طبیعتوں میں جوش پھیلا ہوا تھا اور اسے صرف اسی وقت تک جاری رکھنا صحیح ہوسکتا تھا جب تک وہ تحریک زندہ تھی۔ مگر حالات بدلجانے کے باوجود ایسے احکام کو بحال رکھنا جن سے کسی شخص کے انسانی و شہری حقوق سلب ہوتے ہوں غالباً خود واضعین قانون کے منشا کے بھی خلاف ہے۔

ہم صاف طور پر اس بات کو ظاہر کردینا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت ان مظلوم سرحدیوں کے ساتھ انصاف کرنے کے لیے اس بات کا انتظار کررہی ہے کہ وہ خود اس کا مطالبہ کریں تو یہ قیامت تک نہیں ہوسکتا۔ جن لوگوں نے جیل کی مصیبتوں سے نجات پانے کے لیے بھی حکومت کی شرائط منظور کرنا گوارا نہ کیا ہو ان کے لیے ہجر وطن سے مجبور ہوکر عرض مدعا کی ذلت گوارا کرنا مشکل ہے اور شاید وہ اس کے مقابلہ میں ساری عمر اسی طرح وطن سے دور رہنا زیادہ پسند کریں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کے لیے محض اس بنا پر کسی کے ساتھ بے انصافی کرنا جائز ہے کہ وہ اس سے انصاف کا مطالبہ کرنا نہیں چاہتا؟ کیا کسی کے حقوق صرف اس لیے چھینے جاسکتے ہیں کہ وہ حق طلبی کی درخواست کرنے کے لیے تیار نہیں ہے؟ کیا انصاف کی التجا نہ کرنے کی سزا بے انصافی اور حق کی بھیک نہ مانگنے کا بدلہ حق تلفی ہے؟ ظاہر ہے کہ جب حکومت نے ان کی درخواست اور خواہش کے بغیر انہیں جلا وطن کیا تھا تو اب اسے ان کی درخواست اور خواہش کے بغیر ہی ان کو داخلہ کی اجازت بھی دینی چاہیے۔ قانون کی پابندیوں کو اٹھانا کسی کی خواہش اور درخواست کے تابع نہیں بلکہ انصاف کی ضرورت پر مبنی ہے، اور اس منشائے انصاف کو پورا کرنا ہر انسانی حکومت کا فرض ہے۔

باجہ کا مسئلہ

مولانا محمد علی نے باجہ کے مسئلہ پر خوب فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ کبھی نہ پیدا ہوتا اگر شدت غیظ و غضب سے دونوں قوموں کی عقل خبط نہ ہوجاتی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے جھگڑے جن پر افاقہ کی حالت میں لڑنے والوں کو خود شرم آتی ہوگی صرف ایک جاہلانہ تعصب کا نتیجہ ہیں، ورنہ اگر دونوں قوموں میں ہمسایگی کے حقوق کی رعایت اور باہمی رواداری کے جذبات پیدا ہوجائیں تو وہ کبھی رونما نہیں ہوسکتے۔ بدقسمتی سے دونوں قوموں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ باجہ بجانا اور باجہ روکنا ان کا مذہبی فرض ہے، جس کی ادائیگی میں جان دینا اور جان لینا ضروری ہے۔ اس خیال کو ان لوگوں نے قصداً ترقی دی ہے جو اپنی عظمت شان اور رفع درجات کے لیے ایسے ذلیل طریقے اختیار کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی تعلیمات سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باجہ کا سوال ایک قومی عزت کا سوال بن گیا ہے اور دونوں قومیں اس پر یہ سمجھکر لڑ رہی ہیں کہ بس اسی پر دونوں کی قومی عزت کے بقا و فنا کا فیصلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس کے تصفیہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی اور جو کوشش بھی اس کو حل کرنے کے لیے کی جاتی ہے وہ طرفین کی افراط و تفریط کے باعث ناکام ہوجاتی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ ایک بعد کا سوال ہے کہ مذہبی اور قانونی حیثیت سے اس مسئلہ میں دونوں قوموں کی پوزیشن کیا ہے؟ پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس جوش جنوں کو کس طرح کم کیا جائے جس کی موجودگی میں سنجیدگی کے ساتھ مذہبی و قانونی حیثیت کی تحقیق کسی

طرح نہیں کی جاسکتی۔ آج کیفیت یہ ہے کہ اگر دونوں طبقوں کے سنجیدہ اور اہل علم و عقل حضرات ملکر کوئی صحیح فیصلہ صادر بھی کردیں تو وہ جماعتیں اسے تسلیم کرنے کے لیے کسی طرح تیار نہ ہونگی جن کے جذبات اس فیصلہ سے مطمئن نہ ہونگے اور پھر ان لوگوں پر سب و شتم کی بوچھاڑ شروع کردی جائیگی جنہوں نے بزعم عوام اپنی قوم کی صحیح ترجمانی نہیں کی۔ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا مسئلہ درپیش ہو تو صحیح فیصلہ کسی بیچ کے طریقہ پر نہیں ہوسکتا بلکہ جانبین میں سے کسی ایک کی طرف ہوگا۔ اب اگر دونوں فریق بہر صورت اپنی خواہش پر اڑے ہوئے ہوں اور انہوں نے پہلے ہی سے یہ طے کرلیا ہو کہ جو فیصلہ ان کی خواہش کے خلاف ہو وہ قطعاً ناقابل قبول ہے، تو ایسی حالت میں نہ کوئی شخص فیصلہ کرنے کی جرأت کرسکتا ہے اور نہ یہ جرأت کسی طرح مفید ہوسکتی ہے۔ پس اس وقت اولین ضرورت ہے کہ ملک کے تمام باشعور طبقے بلا اس لحاظ کے کہ اس مسئلہ میں کون حق پر اور کون ناحق پر، محض اس جذبۂ جانفروشی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں جو دونوں قوموں کو ایسے حقیر مسئلہ پر لڑنے مرنے کے لیے تیار کررہا ہے۔ اس کے ٹھنڈا ہونے کے بعد ہی وہ پرسکون فضا پیدا ہوسکتی ہے جس میں اس مسئلہ کا کوئی صحیح تصفیہ کیا جاسکیگا۔

حکومت اور کالا پانی

اس مرتبہ اسمبلی میں پھر جزائر انڈمان سے موپلوں کی واپسی کا مسئلہ پیش کیا گیا اور حکومت نے ملک کی اس متفقہ خواہش کو پھر ٹھکرادیا۔ ابتک تو حکومت یہ اعلان کررہی تھی کہ وہ ان جزائر کو ایک تعزیری مسکن کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتی اور ایسے پانچ سال پہلے انڈین جیل کمیٹی کی سفارشات پر یہاں تک وعدہ کرلیا گیا تھا کہ اس داغ کو تھوڑی مدت میں مٹا دیا جائیگا مگر اب سر الگزنڈر مڈیمن صاحب اس جہنم ارضی کے اتنے مداح ہوگئے ہیں کہ اسمیں کسی قسم کی خرابی کو تسلیم ہی نہیں کرتے اور دنیا کو یقین دلا رہے ہیں کہ وہاں ترقی کے بہترین مواقع ہیں۔ اسی وجہ سے بعض حلقوں میں یہ تجویز ہورہی ہے کہ ان جزائر کو جزائر انڈمان کے بجائے "جزائر [illegible]" سے موسوم کیا جائے۔ مگر اس سوال کا حکومت کے پاس کیا جواب ہے کہ جس ملک کے مکانوں میں تو ہمیشہ تک کیچڑ بھری رہتی ہے اور جہاں ایک عورت کئی کئی مردوں کی بیوی بنکر رہ سکتی ہے، وہاں موپلوں کی عورتوں

بقیہ صفحہ اول

اس کے بعد صدر نے پھر سوال اٹھایا کہ اس تجویز کو حکومت کے سپرد کیا جائے یا نہیں۔ یوسف یاسین نے اپنی پچھلی رائے پر اصرار کیا اور کہا کہ فی الحال تفصیلات کو چھوڑ کر صرف اسکیم کے بنیادی امور پر حکومت سے مشورہ کرلیا جائے۔ وفد مصری کے رکن المسیری نے کہا کہ کسی کمپنی کا قیام مقصود بالذات نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی کمپنی حکومت کے اتفاق سے سرمایہ لگانے کے لیے تیار ہوجائے۔ ڈاکٹر دملوجی نے رائے دی کہ اس موضوع پر پہلے ماہرین فن سے مشورہ کرلیا جائے۔ مگر المسیری نے کہا کہ یہ تضییع وقت ہے۔ یوسف یاسین نے کہا کہ ایسے اہم معاملہ میں عجلت مضر ہے۔ حاج [illegible] نے جاوا کی طرف سے تجویز کی تائید کی۔ حافظ وہبہ نے حکومت کیجانب سے یقین دلایا کہ جو مفید اور کارآمد تجویز پیش کی جائے گی اسے حکومت بلا تامل قبول کرلے گی۔ بہجت البیطار نے کہا کہ پہلا سوال روپیہ کا ہے اور جب ترکی حکومت جیسی زبردست اسلامی سلطنت روپیہ مہیا کرنے سے عاجز ہے تو وہ قومیں جو اجنبی نفوذ میں ہیں بدرجہ اولی عاجز ہوں گی۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ کمپنی قائم کرکے اسی کے ذریعہ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس مباحثہ پر مصری وفد کے صدر ظواہری کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے حاضرین کو اصل تجویز کی طرف توجہ دلائی۔ کہا اس میں تمام شکوک کو رفع کرنے کا سامان خود بخود موجود ہے انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کا نقطۂ نظر بھی خود اسی کے نمائندے کی زبان سے معلوم کرچکے ہیں۔ شریف علی بن حسین نے اس پر اعتراض کیا کہ ریلوے لائن کی اسکیم اونٹ والوں کو تباہ کردے گی۔ اور اسی وجہ سے ہمیشہ ترکوں کے زمانہ میں بھی اس کی مخالفت کی گئی ہے مگر ظواہری نے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی تجویز میں اس کی رعایت بھی رکھی ہے۔ اونٹ والے اپنے جیتی اونٹوں کے بجائے کمپنی کے حصہ خرید کر معنوی اونٹ چلا سکتے ہیں جن سے انہیں دوگنا فائدہ ہوگا۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ ملتوی ہوا۔

ایک گھنٹہ کے بعد اجلاس پھر شروع ہوا اور سکرٹری نے دوبارہ مصری وفد کی تجویز پڑھ کر سنائی۔

رشید رضا — میں نہیں سمجھ سکا کہ موٹر سروس کمپنی کی قید کیوں لگائی ہے۔

ظواہری — میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہم نے اپنی صوابدید کے مطابق حجاز کی مصلحت کو پیش نظر رکھکر یہ قید لگائی ہے اگر آپ لوگ اس قید کو نہیں رکھنا چاہتے تو جس اسلامی کمپنی سے بھی معاملہ ہوسکے اسکو ہم قبول کرسکتے ہیں۔

رشید رضا — یہ بہتر ہے۔ کیونکہ کسی خاص کمپنی کی قید سے حکومت کو موقع ہے کہ اسے رد کردے۔

دملوجی — امتیاز عطا کرنا حکومت کا حق ہے اور اس میں مداخلت مناسب نہیں ہے۔

ظواہری — ہم صرف حجاز کی بہتری چاہتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق اس کے لیے کوشش کررہا ہے۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو ہم حکومت سے بھی اس میں استصواب کرسکتے ہیں۔

اس کے بعد ظواہری کی درخواست پر ان کی تجویز پھر پڑھی گئی۔

سید سلیمان ندوی — مجھے یاد پڑتا ہے کہ اسی قسم کی ایک تجویز اس سے پہلے منظور ہوچکی ہے۔ اور اس میں ہم یہ طے کرچکے ہیں کہ ریلوے لائن قائم کرنے کا کام کمپنیوں کے ذریعہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے چندہ سے کیا جائے۔ پس اگر ہم اس تجویز کے بعد اس تجویز کو بھی قبول کرلیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آج ہم اس چیز کو رد کررہے ہیں جسے کل طے کرچکے ہیں۔

المسیری — اگر راس المال میں کمپنی کا حصہ نہ ہو تو یہ اسکیم کیسے کامیاب ہوسکتی ہے اور وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرسکتے ہیں جو حمل و نقل پر گذارہ کررہے ہیں۔ ما بہمت(?) تو یہ ہوسکتا ہے کہ اونٹ اور جانوروں کے مالک سرمایہ اور منافع میں حصہ لے سکتے ہیں۔

توفیق شریف — میں سید سلیمان ندوی صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ میری رائے میں مسلمانوں کے چندہ ہی سے ریلوے لائن قائم ہونی چاہیے۔

[illegible] ہارون — یہ ظاہر ہے کہ ایسی بڑی اسکیم کا محض چندوں سے پورا ہونا مشکل ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ایک کمپنی کام کرتی رہے اور مسلمان اس کی مدد پر مستعد رہیں۔

ابو زید — اگر ہم صرف چندوں ہی پر حصر کریں تو کامیابی مشکل ہے۔ حجاز ریلوے کی مثال پر نظر ڈالیے کہ وہ دولت عثمانیہ کی کوششوں کا نتیجہ تھی جس کی صولت اور نفوذ و اثر آج کسی کو بھی حاصل نہیں ہے وہ جس طرح چندے حاصل کرسکتی تھی آپ نہیں کرسکتے۔ پس ضروری ہے کہ تمام ممکن وسائل سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور مسلمانوں پر اس اسکیم کے لیے جو ٹیکس لگائے جائیں وہ بھی وصول کرنے چاہئیں۔

ظواہری — شرع شریف مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کی اجازت نہیں دیتی روپیہ حاصل کرنے کے شرعی ذرائع یہ ہیں کہ آپ زکوٰۃ اور خراج وغیرہ کا روپیہ حاصل کریں۔ جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے ہم ایک اسلامی ملک میں ہیں۔ اور یہاں غیر شرعی ذرائع سے روپیہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

ابو زید — کیا شرع کہتی ہے کہ ایسا کام نہ کرو جس میں مسلمانوں کی مصلحت ہو؟ اور کیا وہ ایسے عمل صالح سے منع کرتی ہے؟ یہاں رجال شرع موجود ہیں انسے رجوع کرلیا جائے۔

ظواہری — شرع میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کے جواز کا حکم نکلتا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اس سے بدرجہا زیادہ اہم امور اسلامی کے لیے روپیہ کے محتاج ہوتے تھے۔ مگر آپ نے ہمیشہ شرعی آمدنی مثل زکوٰۃ و خراج پر بھروسہ کیا یا مسلمانوں کو ترغیب دیکر راہ خدا میں اعانات حاصل کیں۔ آپ علماء متقدمین یا متاخرین میں سے ایک کو بھی پیش نہیں کرسکتے جو مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کو جائز رکھتا ہو۔ سلطان ابن سعود نے خود کہا ہے کہ ہم کسی ایسے کام کے لیے تیار نہیں ہیں جس کی [illegible] شرعی ذرائع معلوم و مشہور ہیں انہی کو اختیار کرنا چاہیے۔

المفضل — حق ظواہری کے ساتھ ہے۔ حکومت خود بھی غیر مشروع ذرائع استعمال نہیں کرنا چاہتی میری رائے میں کمپنی کی تجویز زیادہ مناسب ہے۔ شرائط کے معاملہ کو حکومت پر چھوڑ دیجیے۔

امین حسینی — ہمارا مقصد یہ ہے کہ جدہ سے مکہ و عرفات تک اور پھر مکہ سے مدینہ تک ریلوے لائن تعمیر کی جائے تاکہ بلاد حجازیہ ایک دوسرے سے مربوط ہوجائیں۔ یہ کام جس صورت سے بھی ہوسکے کرنا چاہیے اور اس کی صورتوں کی تعیین ماہرین فن پر چھوڑ دینی چاہیے تاکہ وہ ایک محفوظ، مفید اور صحیح طریقہ دریافت کریں۔ البتہ میرا خیال یہ ہے کہ محض چندوں پر اعتماد کرنا مفید نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لیے ایک طویل مدت تک انتظار کرنا پڑیگا۔ حکومت اور مجلس تنفیذیہ کے مشورہ سے وہ ذرائع معلوم کرنے چاہئیں جن سے اس اسکیم کو اچھی طرح عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہو۔

رشید رضا — کتب فقہ میں معروف و متعارف بات تو وہی ہے جو استاذ ظواہری نے بیان کی ہے۔ البتہ بعض علماء اور خصوصاً مالکیہ نے باب المعاملات میں ان ذرائع کا ذکر بھی کیا ہے جو استاذ ابو زید نے بیان کیے ہیں۔ اور انہیں "مصالح مرسلہ" کے ذیل میں داخل کیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ ایک اصول ہے جو بوقت ضرورت اولی الامر [illegible] نکال سکتے ہیں پس مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق بعض علماء نے جواز کا فتوی دیا ہے۔ اور اس کو صورت مسئولہ پر جب ہم منطبق کرتے ہیں تو مالکیہ کا فتوی اس کے جواز میں ہے جیسا کہ شاطبی کی کتاب الاعتصام میں مذکور ہے۔

سید سلیمان ندوی — میں دیکھتا ہوں کہ آپ اصل تجویز سے ایک علمی مسئلہ میں داخل ہوگئے۔ بہتر ہو کہ اصل موضوع کی طرف رجوع کرکے ہم اسی کے دائرہ میں اس بحث کو محدود رکھیں۔

بہجت البیطار — اس بات پر اتفاق ہوچکا ہے کہ ایک اسلامی کمپنی اس کام کو انجام دے اور یہ شرط بھی منظور ہوچکی ہے کہ اس کے حصے کسی اجنبی کے ہاتھ نہ فروخت کیے جائیں۔

توفیق شریف (سکرٹری) — اس موضوع میں ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو ایک قرارداد منظور کی جاچکی ہے جس کا منشا یہ تھا کہ جدہ سے مکہ اور پھر مکہ سے رابغ کے راستہ مدینہ تک ایک ریلوے لائن قائم کی جائے۔ اور جیسا کہ سید سلیمان ندوی صاحب ظاہر کرچکے ہیں موتمر نے اس میں یہ طے کردیا ہے کہ وہ لائن اسلامی چندوں سے تعمیر کی جائے گی پس ایسا اس جدید قرارداد کو منظور کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم پہلی قرارداد کو بدل رہے ہیں۔ سید رشید رضا صاحب نے شریعت کی رائے جو کچھ ظاہر کی ہے اس کو معلوم کرنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جدید ٹیکس عائد کرکے ہی اس کام کو انجام نہیں دے سکتے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ یہ مصالح حجاز کے خلاف ہونے کے ساتھ ہی احکام شرعیہ کے بھی خلاف ہے۔

حافظ وہبہ (نجدی) — اور یہ جو حجاز میں ٹیکس لگائے گئے ہیں کیا ان کے متعلق بھی آپ نے شرعی فتوی حاصل کرلیا ہے؟

توفیق شریف — مجھے نہیں خبر۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ریلوے لائن تعمیر کرنا ضروری ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کے چندہ سے تعمیر ہونی چاہیے۔

صدر — میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب تجویز کے اصول سے متفق ہیں۔ اور چونکہ آپ کو معلوم ہے اس معاملہ میں مقامی حکومت کی رائے ایک وزن رکھتی ہے۔ لہذا میں تجویز کرتا ہوں کہ ہم حکومت کی رائے حاصل کرلیں۔ اگر وہ اسے منظور کرلے تو فبہا ورنہ ہمارے پاس اسے مجبور کرنے کی کوئی قوت نہیں ہے۔ پس جو لوگ اس تجویز کو حکومت کے پاس بھیجدینے کے موافق ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

حافظ وہبہ — جناب صدر — مجھے ڈر ہے کہ اس طریقہ سے یہ تجویز معطل ہوجائے گی۔ حالانکہ یہ نہایت اہم عملی تجاویز میں سے ہے۔ اگر ہماری تمام تجویزوں اور بحثوں کا نتیجہ صرف یہی ہو کہ انہیں فلاں کمیٹی یا حکومت کے سامنے پیش کردیا جائے تو ہم مسلمانوں کو اپنے کام کی کیا روداد سنائیں گے؟ میں جانتا ہوں کہ حکومت میں معمولی سے معمولی کام کے لیے بھی دو دو مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم دو یا تین یا چار آدمیوں کو منتخب کریں جو اس موضوع پر بادشاہ سلامت سے تبادلۂ خیال کرلیں اور موتمر کے ختم ہونے سے پہلے ہم کو اس کے نتیجہ کی اطلاع کردیں۔

حاضرین — اتفاق ہے۔

صدر — اچھا تو حافظ صاحب ان چار آدمیوں کے نام تجویز کریں۔

حافظ وہبہ — میں تجویز کرتا ہوں کہ تجویز کے محرک المسیری صاحب، سید امین الحسینی صاحب، سید رشید رضا صاحب، اور سید سلیمان ندوی صاحب اس وفد کے رکن ہوں۔

حاضرین نے ان ناموں سے اتفاق کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

(باقی)

مشرقیات

عالم اسلامی

ریف

ریف میں جہاد کی روح تازہ ہو رہی ہے

فرانس اور ہسپانیہ کے خلاف کاروائیاں

طنجہ یکم اگست - آج اور کل فرانسیسی محاذ پر ہر جگہ مجاہدین نے بغاوت کر دی تھی - بنی کہ - اور بنی فوقیہ غزوی نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا جو فرانس کے ہمدرد اور شریک کار ہیں اور کئی دیہات میں آگ بھی لگا دی - ہسپانی محاذ پر بھی سردار جزیرہ اور مولائی البقار قبیلہ خمس اور دیگر قبائل کو منظم کر رہے ہیں تاکہ شیشوان کی طرف اقدام کر کے ہسپانیوں کا مقابلہ کریں - ہسپانی دستوں کو توان کے دوق اتخیس میں روک لیا گیا ہے کیونکہ اس مقام پر ہر لحظہ سخت جنگ ہونے کا اندیشہ کیا جا رہا ہے - ہسپانیوں اور فرانسیسیوں کو اس مصیبت سے نجات کی صرف ایک چیز سے امید ہے اور وہ یہ کہ ان قبائل کے پاس غازی محمد ابن عبد الکریم جیسا کوئی سردار موجود نہیں ہے مگر باوجود اس کے بغاوت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ اسے نہایت اہم خیال کیا جاتا ہے - اور ہسپانی فوجوں کی امداد ناگزیر ہے۔

"ویسٹ منسٹر گزٹ"

ترکی

انجمن اتحاد و ترقی کے خلاف الزامات

ترکی حکومت کی مجنونانہ کاروائیاں

قسطنطنیہ ۲۴ اگست - انگورا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی کے ان سابق ارکان کے مقدمہ میں جن پر مصطفیٰ کمال کو قتل کرنے کی سازش کا الزام لگایا گیا تھا مدعی عمومی نے ۲۵۰ صفحات کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی - اور انجمن مذکور کی گذشتہ تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جنگ عظیم میں دول وسطی کی جانب سے ترکی کی شرکت کے باعث جو مہلک نتائج پیدا ہوئے وہ اسی انجمن کے خلاف اثرات کا نتیجہ تھے - مدعی عمومی نے مطالبہ کیا کہ پندرہ ملزمین کو پھانسی کی سزا ملنی چاہیے - سات کو جلا وطن کر دینا چاہیے - اور باقی کو رہا کر دینا چاہیے۔

مشرق کی اسلامی جمعیۃ اقوام

آستانہ کے اخبارات میں اس خبر کا برابر چرچا ہو رہا ہے کہ کابل اور طہران کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اسلامی جمعیۃ اقوام قائم کی جائے جس میں ترکی، افغانستان اور ایران شامل ہوں۔

آستانہ کے اخبار یہ لکھ کر تحریر کرتے ہیں کہ اگر اس خیال نے جامہ عمل پہن لیا - تو مشرق اسلامی کی زندگی اور اس کے مستقبل پر یہ چیز غیر معمولی طریق سے بہتر اثر ڈالے گی۔

البانیا

البانیا میں شورش

احمد زوغو کے خلاف انقلابی تحریک

ایتھنز ۲۲ اگست - باوجود سرکاری تردید کے سالونیکا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ جنوبی البانیا میں ایک نہایت زبردست انقلاب رونما ہوا ہے جس کا مقصد جمہوریہ البانیہ کے صدر احمد زوغو کی طاقت کو خاک میں ملانا ہے - سینکڑوں مصیبت زدہ زیکو سلافیا کو بھاگ گئے ہیں۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

ممالک غیر

یونان میں پرامن انقلاب

پانگالوس کی مطلق العنانی کا خاتمہ

ایتھنز ۲۲ اگست - جنرل کانڈلیس نے جو ایک چوٹی کا انقلاب پسند ہے جنرل پانگالوس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا - موسیو کونڈ ڈاٹس سابق صدر نے صدارت کا عہدہ لے لیا ہے - ایتھنز کی فوج اور جنگی جہاز انقلاب پسندوں کے ساتھ مل گئے ہیں - پانگالوس کو قید کر لیا گیا ہے - اور تمام سرکاری عمارتوں پر خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر قبضہ ہو گیا ہے۔ "برٹش یونائیٹڈ پریس"

برطانیہ میں بے روزگاروں کی تعداد کم ہو رہی ہے

رگبی ۲۵ اگست - بے روزگاروں کی تعداد میں گذشتہ ہفتہ پھر کسی قدر کمی ہوئی ہے، یعنی یہ تعداد گذشتہ ہفتہ سے تیرہ ہزار چھ سو کم تھی۔

افریقہ میں گیارہ حکومتوں کی کانفرنس

نیروبی ۱۸ اگست - افریقہ کی گیارہ حکومتوں کے مندوبین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی - جن میں بلجیم، اطالیہ اور پرتگال بھی شامل ہیں، گورنر نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ کانفرنس اس بات کی علامت ہے کہ مختلف قوموں کو افریقہ کی ترقی میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے - یہ کانفرنس دس دن تک رہے گی، اور اس میں زراعت اور کپاس کے متعلق بحث و تمحیص ہو رہی ہے۔

ہندوستان

لکھنؤ میں ایک نئی حجاز کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ ۲۳ اگست - مسلمانان لکھنؤ نے اپنے ایک عام جلسہ میں یہ تجویز منظور کی ہے کہ حجاز کی موجودہ نازک صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ امر ضروری ہے کہ ستمبر میں ایک آل پارٹیز انڈین مسلم کانفرنس اس غرض سے طلب کی جائے کہ وہ کوئی مؤثر کاروائی کرے - مہاراجہ محمود آباد - راجہ جہانگیر آباد اور مولانا حسرت جلسہ میں موجود تھے۔

ہندوستانی مؤتمر حجاز کی تیاریاں

لکھنؤ ۲۵ اگست - ہندوستانی مؤتمر حجاز کے انعقاد کے لئے تیزی کے ساتھ تیاریاں کی جا رہی ہیں - کل جہانگیر آباد میں مجلس استقبالیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس کے صدر نواب صاحب جہانگیر آباد تھے - جس میں سرمایہ اور چندے جمع کرنے کے لئے مجالس ماتحت قائم کی گئیں اور خیر مقدم، قیام و طعام پنڈال اور رضاکاروں کے متعلق جملہ انتظامات پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے - مؤتمر کی صدارت کے لئے ہز ہائی نس آغا خان - سر ابراہیم رحمت اللہ اور مسٹر حسن امام کے اسماء پیش کئے گئے نیز مہاراجہ صاحب محمود آباد کو اختیار دیا گیا کہ وہ بالترتیب ان اشخاص سے صدارت کے متعلق گفت و شنید کریں - مجلس استقبالیہ کا آئندہ جلسہ ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کو منعقد ہوگا - اور مؤتمر قیصر باغ کی بارہ دری میں منعقد کی جائے گی - مجالس ماتحت نے سرگرمی کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا ہے - مہاراجہ صاحب محمود آباد اور راجہ صاحب جہانگیر آباد اعلان کر چکے ہیں کہ وہ اس مؤتمر کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ دیں گے - نیز دوسرے لوگوں نے بھی مالی امداد کے وعدے کئے ہیں۔

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی علالت

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رکن وفد جمعیۃ العلماء جو ابھی ابھی سفر حجاز سے واپس تشریف لائے ہیں، دیوبند پہنچ گئے ہیں - سفر کی تکالیف اور تکان کے باعث آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہے - دعا ہے کہ شافی مطلق آپ کو جلد صحت عطا فرمائے۔

"حیدر آباد ٹیچر" کا اجراء

حیدر آباد دکن ۲۳ اگست - مسٹر محمد مارماڈیوک پکتھال کی ادارت میں "حیدر آباد ٹیچر" کے نام سے ایک جدید رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے یہ نصف اردو اور نصف انگریزی میں ہے۔

مقدمات راولپنڈی

مولانا محمد اسحاق مانسہروی اور دیگر رہنمایان ملت کا مقدمہ

راولپنڈی ۲۳ اگست - آج مسٹر جے اے کیو اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں رہنمائے قوم حضرت مولانا محمد اسحاق مانسہروی پریزیڈنٹ مجلس خلافت اور دیگر بزرگوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت پھر شروع ہوئی - استغاثہ کی طرف سے سردار بے انت سنگھ سرکاری وکیل مقدمہ کے پیرو کار تھے - رہنمایان قوم کی جانب سے ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بی - اے - ایل - ایل - ڈی ہائی کورٹ لاہور، مسٹر ایم - اے جان بیرسٹر، مسٹر نذیر احمد بیرسٹر لودھی - راجہ عبد الرحمن تراب پلیڈر، قاضی نذیر احمد ایڈوکیٹ وکیل مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے - مولانا محمد اسحاق صاحب دیباجی اکابر ملت کی جانب سے صفائی کے گواہ پیش ہوئے۔

آئندہ مقدمہ کی سماعت ۳۰ اگست ۱۹۲۶ء کو ہوگی - اور اسی تاریخ کو بقایا شہادت صفائی بھی پیش کی جائے گی۔

سجن سنگھ کے خلاف مقدمہ

راولپنڈی ۲۵ اگست - کل مسٹر کیو خاص مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کی سماعت پھر شروع کی جس میں دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت چودھری سجن سنگھ اور چند دیگر ہندوؤں کے خلاف الزامات عائد کئے گئے ہیں - ملزم ہری رام نے صفائی پیش کرنے سے انکار کیا - اور دوسرے ملزموں نے گواہ پیش کئے۔

سردار گلاب سنگھ وکیل - ٹھاکر سنگھ سپرنٹنڈنٹ چنگی راولپنڈی - کرپال سنگھ صراف - ہری کشن سنگھ بیرسٹر، عطر سنگھ اور دوسرے گواہوں نے مساجد کے سامنے باجا بجانے کے مسئلہ کے متعلق شہادتیں دیں - ایک دوسرے گواہ کی شہادت کے بعد مقدمہ کی سماعت ۲۹ اگست پر ملتوی کر دی گئی۔

اس سال کے حاجیوں کی تعداد

شملہ ۲۳ اگست - شیخ مشیر حسین قدوائی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بھور نے کہا کہ امسال تقریباً ۱۹۵۰۰ حاجی ہندوستان سے گئے تھے ان میں سے تقریباً ۱۱۵۰۰ حاجیوں نے واپسی کے ٹکٹ لئے تھے - واپس آنے والے حاجیوں کی تعداد کے متعلق حکومت کو ہنوز مکمل اطلاع نہیں پہنچی ہے۔

امیر شریعت صوبہ بہار کی واپسی

پھلواری شریف ۲۴ اگست - مولانا عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

حضرت امیر شریعت صوبہ بہار حج بیت اللہ کے فریضہ کو ادا کرنے اور زیارت حرمین شریفین کے بعد مکہ معظمہ سے واپس تشریف لے آئے - آپ ۲۲ اگست کو پونے چار بجے دیناپور اسٹیشن پر پہنچے بنارس سے ہمیں امیر صاحب کی تشریف آوری کی خبر بذریعہ ٹیلیفون مل گئی تھی - آپ کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر ہزاروں آدمیوں کا ہجوم تھا - حضرت امیر شریعت نے ٹرین ہی میں کھڑے ہو کر اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے دعا کی - لوگ آمین کہتے جاتے تھے - اللہ اکبر کے نعروں میں آپ ٹرین سے اترے اور موٹر پر سوار ہو کر سیدھے پھلواری شریف تشریف لے گئے - مولانا نور الحسن ناظم بیت المال اور قاضی احمد حسین بھی ۲۴ اگست کی صبح کو پہنچ گئے ہیں۔

کلکتہ میں مشترکہ مجلس مصالحت کی ناکامی

نواب صاحب مرشد آباد کا بیان

کلکتہ ۲۴ اگست - کل نواب بہادر مرشد آباد نے اسٹیٹسمین کے نمائندے سے بیان کیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے جذبات کو بہتر بنانے میں اب تک مشترکہ بورڈ کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ نواب بہادر ہندوؤں اور مسلمانوں کے اس نمائندہ بورڈ کے صدر ہیں جو فرقہ وارانہ فسادات کے بعد ہی گذشتہ اپریل میں قائم ہوا تھا - اور جس میں سر بی - این متر اکے سفر کلکتہ سے دوبارہ جان پڑ گئی ہے - نواب بہادر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بہت سے جلسے کئے مگر بعض اراکین کے طرز عمل سے کوئی تصفیہ ابھی تک نہیں ہو سکا اور نہ کوئی اسکیم اس طریق کار کے متعلق قرار پائی جو موجودہ صورت حال کو درست کرنے کے لئے اختیار کرنا چاہیے۔

کلکتہ میں دس ڈاکو گرفتار کئے گئے

کلکتہ ۲۴ اگست - جنوبی علاقہ میں پولیس نے کئی مکانات پر دھاوے کئے اور دس ڈاکوؤں کی ایک جماعت گرفتار کی - حال ہی میں کلکتہ میں کئی مقامات پر نقب زنی کے واقعات ہوئے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ یہی لوگ نقب زنی کرتے تھے - ان میں سے ایک شخص کو تو پہلے ۱۷ مرتبہ سزا ہو چکی ہے - اس شخص نے ایک مسلمان کا بھیس بدل رکھا تھا پولیس کی آمد پر اس نے پولیس کو متنبہ کیا کہ اگر اس کے جسم کو ہاتھ بھی لگایا گیا تو وہ پولیس والوں کو جلا کر خاک کر دیگا - بہر حال وہ بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اسمبلی میں جدید تجویزیں

کالے پانی کی سرکاری بہشت

مذہبی تیوہاروں کے قواعد کا مسئلہ

شملہ ۲۴ اگست - منگل کے روز مجلس وضع قوانین ہند میں متعدد تجاویز پیش ہوئیں، جن میں سے دو تو کثرت رائے سے مسترد کر دی گئیں اور ایک پر مباحثہ جاری رہا - سب سے پہلے مسٹر رام ائینگر نے اپنی تجویز پیش کی جو رامیسورم کے اسٹیشن کو قائم رکھنے کے متعلق تھی - حکومت کی طرف سے اس تجویز کی مخالفت کی گئی اور اسے کثرت آراء سے مسترد کر دیا گیا۔

دوسری تجویز سید مرتضیٰ صاحب کی تھی جس کا مفاد یہ تھا کہ کالے پانی کی سزا دینے کے لئے ملزمین کو انڈمن نہ بھیجا جائے - کرنل کرافورڈ اور کرنل گڈنی نے حکومت کی جانب سے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستانی جیلوں کے مقابلہ میں جزیرۂ انڈمن کی حیثیت ایسی ہے جیسے کہ دوزخ کے مقابلہ میں بہشت - سر الیگزنڈر مڈیمن نے کہا کہ حکومت نہیں چاہتی تھی کہ اس سلسلہ کو بند کرنے کا جو اعلان کر چکی ہے - اس پر قائم نہ رہے گو بہت سی مشکلات پیدا ہو گئیں اور اب اس مسئلہ کے لئے وقت کی ضرورت ہے - اس وقت ان جزائر میں جو سات ہزار آدمی موجود ہیں ان کے رکھنے کے لئے ہندوستانی جیلوں میں کافی جگہ نہیں ہے - اس کے علاوہ اس دوران میں بہت سی ترقی بھی ہو چکی ہے - چنانچہ تجویز کثرت آراء سے مسترد ہو گئی۔

تیسری تجویز مسٹر محمد یعقوب نے پیش کی جو ہندوستان کے مذہبی تیوہاروں کی تنظیم کے متعلق تھی بمسٹر رنگا چاریہ نے ایک ترمیم پیش کی جس کا مفاد یہ تھا کہ ہندوستان کے مذہبی تیوہاروں کی ادائیگی کے واسطے قواعد بنانے کے متعلق سفارشات پیش کرنے کو لیڈروں اور سرکاری عہدہ داروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے - اس تجویز پر ابھی مباحثہ جاری ہے۔

سوراج پارٹی کے ایک رکن کا استعفا

شملہ ۲۴ اگست - مسٹر شیو دیال مصرا رکن مجلس وضع قوانین ہند نے سوراج پارٹی کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے۔

شرح تبادلہ کے متعلق حکومت کا اعلان

شملہ ۲۴ اگست - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ:-

بعض حلقوں میں اس امر پر شبہات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ مجلس وضع قوانین میں کرنسی بل پر مباحثہ کو ملتوی کر دینے کا سبب یہ ہے کہ حکومت روپیہ کی شرح تبادلہ ایک شلنگ ۶ پنس ہی رکھنا چاہتی ہے - چنانچہ حکومت ہند یہ چاہتی ہے کہ اس امر کو صاف کر دے کہ ۴ مئی ۱۹۲۶ء کے سرکاری اعلان کے مطابق وہ اس قسم کی تدابیر اختیار کرتی رہے گی جو روپیہ کی شرح تبادلہ میں غیر مناسب کمی و بیشی نہ ہونے دیگی تاکہ شرح تبادلہ کو سونے کے زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم معیار کے درمیان محدود کر دیا جائے - ایک شلنگ چھ پنس کو روپیہ کی قیمت قرار دیکر سب سے اونچا معیار ایک شلنگ ۶ ۳/۱۶ پنس اور سب سے نیچا ایک شلنگ ۵ ۴۹/۶۴ پنس قرار دیا گیا ہے۔

لالہ لاجپت رائے کا نیا رنگ

سوراجی سے انڈیپنڈنٹ ہو گئے

شملہ ۲۵ اگست - آج سوراج پارٹی کی رکنیت سے مستعفی ہونے کے بعد لالہ لاجپت رائے مجلس وضع قوانین ہند کے اجلاس میں شریک ہوئے - ۱۲ ۱/۲ بجے وہ انڈیپنڈنٹ پارٹی کی پچھلی بینچوں پر جا کر بیٹھے تو سرکاری ارکان نے تالیاں بجا کر ان کا خیر مقدم کیا - ان کی آج کی حاضری خاص طور پر بار کونسل بل سے متعلق ہے جس میں وہ ایک ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ قانون مذکور لاہور کے ہائی کورٹ پر حاوی ہو سکے۔

مسئلہ حجاز کے متعلق مولانا حسرت موہانی کا بیان

ابن سعود کو نکالا جائے اور صدر جمہوریہ کو خلیفہ بنایا جائے

کانپور ۲۵ اگست - مولانا حسرت موہانی نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ مسلمانوں کی مختلف جماعتوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہونے کی کوئی قوی امید نہیں ہے - کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک جماعت ابن سعود کو حجاز سے نکال دینے پر تلی ہوئی نہیں ہے - بالفاظ دیگر وہ لوگ موجودہ صورت حال کی اصلاح کی تیاریاں کر رہے ہیں حالانکہ اس کا ختم کر دینا ہی واحد علاج ہے - آپ نے آگے چل کر فرمایا کہ خلافت کمیٹی کا حقیقی مقصد نظر انداز کیا جا رہا ہے - کیونکہ خلافت کا سوال اسوقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ حجاز کو ابن سعود سے آزاد نہ کرا لیا جائے - جب تک ابن سعود وہاں موجود ہے اس کا امکان نہیں کہ کسی دوسرے شخص کو خلیفہ تسلیم کر لیا جائے - ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر اس قسم کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے ابن سعود حجاز چھوڑنے پر مجبور ہو جائے اور جمہوریہ کے منتخب شدہ صدر کے واسطے جگہ خالی کر دے - یہی صدر خلیفہ بھی ہو - اس کی خلافت اس کی شخصی حیثیت پر مبنی نہ ہو بلکہ وہ بحیثیت خلیفہ با صلاح کونسل ہونے کے اس منصب پر قائم رہے - ظاہر ہے کہ یہ ذرائع صرف اخلاقی دباؤ تک ہی محدود نہیں رہینگے جیسا کہ وفد کے بعض ارکان نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے - یہ دعویٰ کہ مؤتمر اسلامی کو تقویت دینے سے حجاز میں سوراج قائم ہو سکتا ہے بہرحال اتنا ہی معقول ہے جتنا یہ کہنا کہ کونسلوں میں داخل ہو کر تجاویز منظور اور مسترد کرنے سے ہندوستان کو سوراج مل سکتا ہے۔

فرقہ وارانہ لٹریچر کی ضبطی کا قانون

مجلس وضع قوانین ہند کی منظوری

شملہ ۲۶ اگست - مجلس وضع قوانین ہند نے وہ مسودہ قانون منظور کر دیا جس سے ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء میں ترمیم کی گئی ہے اور جس کی رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ لٹریچر کو ضبط کر سکے۔

مسٹر رنگا چاریہ کی یہ تحریک کہ مسودہ قانون مذکور کو صرف دو سال کے لئے محدود کر دیا جائے - ۴۸ آراء کی کثرت سے مسترد کر دی گئی - غیر سرکاری اراکین حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ اس قانون کا غلط استعمال نہ کرے۔

دار الحکومت

دہلی میونسپلٹی کی فیاضی

جامعہ ملیہ کو دو سو روپیہ ماہانہ کی امداد

دہلی ۲۵ اگست - دہلی میونسپلٹی نے اپنے آج کے اجلاس میں یہ طے کیا ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کو دو سو روپیہ ماہوار کی امداد دی جائے۔

دو مسلمان طلباء کو ہندوؤں نے جمنا میں پھینکدیا

ایک طالب علم کی حسرتناک موت

دہلی ۲۵ اگست - کل صبح مدرسہ عبد الرب کے دو بنگالی طالب علم کو جو مچھلی کا شکار کھیلنے کے لئے مرگھٹ کی جانب جا نکلے تھے - ہندوؤں کی ایک جماعت نے زد و کوب کیا اور جمنا میں پھینکدیا - ایک طالب علم جو تیرنا جانتا تھا تیر کر باہر نکل آیا اور اس نے بدقت تمام کشمیری دروازہ کے تھانہ میں جا کر رپورٹ لکھا دی - دوسرا طالب علم جو زیادہ زخمی ہو گیا تھا غالباً ڈوب کر مر گیا - اب تک ایک ہندو گرفتار ہو چکا ہے اور مزید گرفتاریوں کی امید کی جاتی ہے۔

مولانا محمد علی کا سفر لکھنؤ

دہلی ۲۶ اگست - کل شام کو ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے مولانا محمد علی صاحب لکھنؤ گئے ہیں - آپ کل صبح کو واپس آجائینگے۔

مولانا شوکت علی صاحب ابھی دہلی میں تشریف رکھتے ہیں اور غالباً ایک ہفتہ اور قیام کرینگے۔

مسیح الملک کی آمد و روانگی

دہلی ۲۶ اگست - مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب آج صبح کو منصوری سے واپس تشریف لائے اور آج رامپور جا رہے ہیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

ایک عورت کی شادی جس کی عمر سولہ سال کی ہے سات برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ شادی کے بعد ایک سال تک وہ کبھی شوہر کے گھر اور کبھی اپنے گھر رہی مگر اس عرصہ میں خلوت صحیحہ کبھی نہیں ہوئی۔ شوہر اس کا آٹھ سال سے مفقود الخبر ہے۔ عورت بالغ ہے اور مصارف خورد و نوش کی حاجتمند ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جب اس عورت کا نکاح محقق ہے اور یہ بھی کہ اس کے باپ نے کم سنی میں شادی کر دی تھی تو نکاح ہنوز باقی ہے۔ شوہر کے غائب و لاپتہ ہونے سے جس کی مدت صرف ۸ سال گزری ہے۔ شوہر کے وفات کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔

لیکن امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ کے مسلک پر یہ حکم ہے کہ جب عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو عورت کو چاہئے کہ قاضی شریعت سے ... فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے بعدہ عورت چار ماہ دس دن عدت وفات گذار کر دوسرے سے عقد پڑھا سکتی ہے۔

اگرچہ استفتاء سے پہلے چالیس پچاس برس بھی مرد غائب ہو تو ان کا اعتبار نہیں ہے۔ یہ تمام تفصیل مدونہ میں موجود ہے پس صورت مذکورہ میں کسی قاضی شریعت کے پاس استغاثہ دائر کرنا چاہئے۔ اگر قاضی نہ ہو تو پہلے شہر کا ایک قاضی ان معاملات کیلئے اہل شہر کے مشورہ سے مقرر کر لیجئے۔ اور جمعیۃ علماء ہند کو اس کی اطلاع دیجئے۔ میں آپ کا مشکور ہونگا، اگر جلد از جلد تقرر قاضی کی کوشش کیجئیگی۔

جمعیۃ علماء ہند نے اپنے کلکتہ کے اجلاس میں اسکیلئے حکم دیا ہے کہ شہر میں مسلمان اپنا قاضی مقرر کریں۔ مگر افسوس لوگ غافل ہیں۔

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارہ میں کہ ایسے وقت جبکہ سرکار انگریزی مسلمانان ہند کے ساتھ خصوصاً اور تمام دنیائے اسلام کے ساتھ عموماً ابھی تک ظلم و بے انصافی کا رویہ باقی رکھتی ہے اور موجودہ کونسلوں میں ایسے نمائندوں کے ذریعہ جو فی الحقیقت گورنمنٹ پرست ہیں اور اسلام اور اپنے وطن کے مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیتے ہیں۔ برابر اپنا کام نکالتی ہے تو کیا آئندہ انتخاب کے موقع پر مسلمان ووٹ دہندہ ایسے گورنمنٹ پرست مسلمانوں کو اپنا ووٹ دیں یا ان لوگوں کے لئے سہولت پیدا کریں جو عرصہ دراز سے خلافت کی تحریک میں نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں اور ملکی و سیاسی جدوجہد میں بھی شریک رہے ہیں۔

(۲) ایک مسلمان ممبر جس نے گزشتہ ... سالہ نمائندگی میں صرف قوم پرستوں کا ساتھ ہی نہیں دیا ہے۔ بلکہ خاص کر شراب کے مسئلہ میں اپنے دینی و ملکی مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیکر اس مسئلہ کو پاس کرایا ہے۔ آیا اس ممبر کو جو دوبارہ کونسل میں جانے کے لئے کھڑا ہوا ہے مسلمان اپنا ووٹ دیکر روانہ کریں۔ یا کسی دیندار قابل شخص کو جو دینی و ملکی تحریک میں آزادی کے ساتھ کئی سال سے حصہ لے رہا ہو؟

اس کی تائید کریں۔ بینوا توجروا

الجواب

ترک موالات کی بابت جمعیۃ علماء ہند نے ابھی تک کوئی جدید حکم نافذ نہیں کیا ہے مجھے افسوس ہے کہ میں یہ نہیں لکھ سکتا کہ قوم پرست لوگوں کو ووٹ دیا جائے، بالخصوص جبکہ معلوم ہے کہ وفاداری کی حلف ابھی تک لی جاتی ہے۔ اور ہر ممبر کو وفاداری تاج کی قسم کھانا ضروری ہے۔ فقط

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

خریداران الجمعیۃ توجہ فرمائیں

حضرات ذیل کی مدت خریداری ۳ر ستمبر ۱۹۲۶ء کو ختم ہو جائیگی۔ لہٰذا التماس ہے کہ مزید مدت کیلئے چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ورنہ بصورت عدم وصول منی آرڈر وی پی ارسال خدمت کیا جائیگا جس کا وصول کرنا جناب کا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

(مینیجر)

محمد شریف خاں صاحب ۱۴۷۶ — حافظ نور محمد صاحب رئیس ۱۵۲۳
مولوی محمد امین صاحب ۱۵۲۹ — مولوی محمد لطیف صاحب ۱۵۳۹
ای اے ورا جی برادرس ۱۵۴۹ — مولوی سراج الدین صاحب ۱۵۵۴
دار الافتاء سورتی ۱۵۵۸ — مدرسہ ہدایت المسلمین ۱۵۶۲
مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۵۶۶ — مدرسہ عطائیہ ۱۵۷۰
حاجی مینو بھائی صاحب ۱۵۷۴ — بیس باکیا برادرس ۱۵۷۸
ابراہیم محمد جی صاحب ۱۵۸۲ — حاجی اسمٰعیل یوسف اسمٰعیل ۱۵۸۶
مولوی مشتاق احمد صاحب ۱۵۹۱ — بیسرز ایچ سلمان دریا والا ۱۵۹۵
بہاؤ الدین عرف میر مولا صاحب ۱۹۰۰ — محمد ایوب خاں صاحب رئیس ۱۱۸۲
قاضی حسین الدین احمد صاحب ۱۵۲۵ — مولوی حافظ عبد الرشید صاحب ۱۵۳۰
شیخ عبد الرحیم صاحب ۱۵۴۵ — پیش امام صاحب سورتی مسجد ۱۵۵۱

مولانا غلام علی شاہ صاحب ۱۵۵۵ — ای سی بدیا برادرس ۱۵۵۹
داؤد محمد اچھا صاحب رنگون ۱۵۶۳ — مسلم اسکول ۱۵۶۷
انجمن دعوت الاسلام ۱۵۷۱ — مدرسہ قوت الاسلام ۱۵۷۵
اعظم ہاشم ٹلی صاحب ۱۵۷۹ — سلیمان محمد منی صاحب ۱۵۸۴
حاجی یوسف اسمٰعیل صاحب ۱۵۸۸ — محمد احمد داؤد صاحب ۱۵۹۲
اسمٰعیل حسین صاحب سورتی ۱۵۹۶ — محمد حسین عبد اللہ صاحب ۱۶۰۱
فیاض احمد خاں صاحب ۲۱۴۵ — مولانا شاہ علی مرتضیٰ صاحب ۱۳۳۳
محمد عبد الحق صاحب ۱۵۳۲ — عبد الرحمٰن صاحب ۱۵۴۰
بھائی میاں صاحب ۱۵۵۲ — مدرسہ تہذیب الاسلام ۱۵۵۶
نور الاسلام ۱۵۶۰ — داؤد محمد اچھا صاحب ۱۵۶۴
ہاشم قاسم پٹیل ۱۵۶۸ — ابراہیم ہاشم اسمٰعیل صاحب ۱۵۷۲
حکیم خان دیس مکھ صاحب ۱۵۷۶ — معلم قطب الدین صاحب ۱۵۸۰
ابراہیم ماموں کاکا صاحب ۱۵۸۵ — ابراہیم اچھا کروا صاحب ۱۵۸۹
حاجی عبد الرحمٰن صاحب ۱۵۹۳ — محمد بشیر الحق صاحب ۱۶۰۳
فرزند علی صاحب ۲۱۴۹ — مظفر الدین صاحب ۱۳۵۹
مولوی مزاج احمد صاحب ۱۵۳۴ — داؤد ماموں صاحب ۱۵۴۸
مدرسہ حفیظ الاسلام ۱۵۵۳ — مدرسہ رونق الاسلام ۱۵۵۷
نذیر احمد خاں صاحب ۱۵۶۱ — انڈین مسلم اسکول ۱۵۶۵
سورتی سنی مسجد ۱۵۶۹ — سورتی محمڈن ایسوسی ایشن ۱۵۷۳
غلام حسین اسمٰعیل بو صاحب ۱۵۷۷ — محمد داؤد جی دادا بھائی صاحب ۱۵۸۱
ابراہیم حسن جی ملا صاحب ۱۵۸۶ — میسرس اے ای ایم دادو جی اینڈ سنز ۱۵۹۰
ایم اے بھیات صاحب ۱۵۹۴ — محمد حنیف صاحب ۲۱۵۲
مولوی محمد عبد الواحد صاحب ۲۱۵۴ — عبد الحمید خاں صاحب ۲۱۵۵
مولوی عبد الباری صاحب ۲۱۵۶ — شیخ سراج الحق صاحب ۲۱۵۸
شاہ شہاب الدین صاحب ۲۳۰۴ — عبد الرزاق صاحب ۲۳۰۹
مولوی عبد الحلیم صاحب ۲۳۱

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے

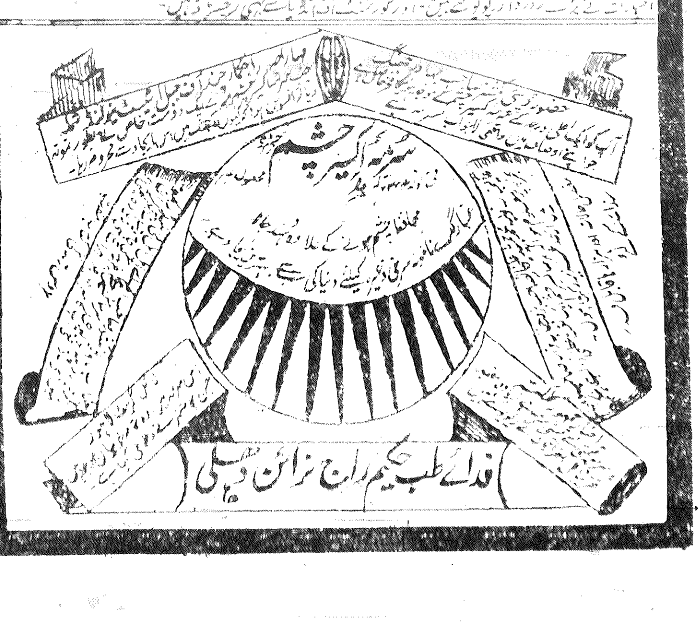

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

[illegible]

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہئے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھوہڑ ہو جائیں گی اور ان کی زندگی تلخی سے گزریگی اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

ضمیمہ اخبار الجمعیۃ

دہلی میں سنگھٹن کے جدید نتائج

چاندنی چوک میں مسلمانوں پر ہندوؤں کی یورش

لاٹھیاں چلائی گئیں اور پتھر برسائے گئے

۲۵ مسلمان اور ۴ ہندو زخمی ہوئے

فساد کی ابتدا کیونکر ہوئی؟

پنجاب نیشنل بنک کے ایک ہندو چپراسی کی شرارت

کل ۲۸ر اگست کو تقریباً ۲ بجے حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر پنجاب نیشنل بنک کا ایک ہندو چپراسی بلٹی کی نقل لیکر آیا۔ جس وقت اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ بلٹی مال گاڑی سے چھڑائی جائے گی یا سواری گاڑی سے تو اس نے بیہودہ جوابات دینے شروع کر دئے۔ اس بیہودہ گوئی کی شکایت فوراً منیجر بنک سے کی گئی (بنک مذکور دوکان کے اوپر ہی واقع ہے) منیجر نے چپراسی کو بلا کر کہا کہ یا تو ان سے معافی مانگو یا بنک سے نکل جاؤ۔ چپراسی نے اس کے جواب میں کہا کہ میں ان کو سمجھتا کیا ہوں ان کی ٹانگ پر ٹانگ رکھکر چیر دوں گا۔ اس پر شجاع الدین نے (جو حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر کام کرتے ہیں) منیجر سے کہا کہ یہ خود آپ کے سامنے کس طرح سے پیش آ رہا ہے۔ منیجر نے چپراسی مذکور کو بنک سے نکال دیا اور شجاع الدین اپنی دوکان پر واپس چلے آئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد بنک کی چھٹی ہوگئی چھٹی کے بعد وہی چپراسی دوکان مذکور پر آیا اور کہنے لگا کہ "اب تم میں کون آدمی ہے جو میرا مقابلہ کرے میں بنک سے آگیا ہوں" یہ کہکر بے تحاشا گالیاں دینے لگا اور دوکان پر چڑھکر شجاع الدین کے گریبان میں ہاتھ ڈالدیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بالکل از خود رفتہ ہو گیا ہے اور کسی نہ کسی طرح اشتعال دلانے پر تلا ہوا ہے۔ مارنے مرنے کے لئے آمادگی ظاہر کرنے لگا۔ یہ ہنگامہ دیکھکر بنک کے بابو اور چپراسی جو وہاں رہ گئے تھے معہ بنک کے پہرہ والے سپاہی کے جس کے ہاتھ میں بندوق تھی نیچے آئے۔ تھوڑی دیر بعد منیجر بھی پہنچ گیا اور سب لوگ بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

نیل کے کٹرہ پر ہندوؤں کا اجتماع

پنجاب نیشنل بنک کے چپراسی کی شرارت کا علم ہوتے ہی ہندوؤں نے یہ افواہ مشہور کر دی کہ چاندنی چوک میں ایک ہندو کو پیٹا گیا ہے اور نیل کے کٹرہ کے متابل راہگیروں کے لئے جو پٹڑی ہے اس پر فتحپوری سے لے کر کٹرہ نیل تک ہندوؤں کا ہجوم نظر آنے لگا۔ سارے ہندوؤں کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں اور وہ نہایت جوش کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ پورا مجمع کٹرہ نیل کے دروازہ پر آکر جمع ہو گیا۔ جوان اور لڑکے جن کے ہاتھوں میں دو دو اور تین تین انچ کی موٹی لاٹھیاں تھیں (جو پلنگوں کی پٹیوں کے برابر معلوم ہوتی تھیں) چاندنی چوک میں کھڑے ہو کر مسلمانوں کو جنگ کی دعوت دینے لگے اور بآواز بلند کہنے لگے کہ اگر مسلمانوں میں دم ہے تو آکر مقابلہ کریں۔ ان کے سامنے بلیماران کے نکڑ پر چند نہتے مسلمان راہگیر کھڑے ہوئے تھے۔ مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب ناظم شعبہ تبلیغ جمعیۃ علمائے ہند نے موقعہ پر پہنچکر مسلمانوں کو صبر اور ضبط کی تلقین کی۔

ہندوؤں کی چھتوں سے پتھروں کی بارش

فتحپوری سے لیکر نیل کے کٹرہ تک ہندوؤں کی تمام چھتوں سے پتھر برس رہے تھے۔ جن سے کئی راہگیروں کے چوٹیں بھی آئیں اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔ تھوڑی دیر میں ڈپٹی کمشنر مسٹر ٹلٹن بھی موقعہ پر پہونچ گئے۔ مولانا محمد عرفان صاحب نے ان سے کہا کہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ہندوؤں کی جماعت لاٹھیوں سے مسلح کٹرہ نیل میں موجود ہے اور چھتوں پر سے برابر پتھر آ رہے ہیں مسلمانوں کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے اور وہ بالکل نہتے ہیں۔ ہندوؤں نے اسی مقام کو اپنی جنگ کا ... محاذ بنا لیا ہے۔ آپ یہاں پر مکمل انتظامات کرنے کے بعد جائیں۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

جہاز کا حج کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے، سقوف وطلا

[illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظر علی ...

ضمیمہ اخبار الجمعیۃ دہلی

ضمیمہ اخبار الجمعیۃ

دہلی میں سنگھٹن کے جدید نتائج

چاندنی چوک میں مسلمانوں پر ہندوؤں کی یورش

لاٹھیاں چلائی گئیں اور پتھر برسائے گئے

۲۵ مسلمان اور ۲۴ ہندو زخمی ہوئے

فساد کی ابتدا کیونکر ہوئی؟

پنجاب نیشنل بنک کے ایک ہندو چپراسی کی شرارت

کل ۲۷ اگست کو تقریباً ۵ بجے حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر پنجاب نیشنل بنک کا ایک ہندو چپراسی بٹی کی نقل لیکر آیا۔ جس وقت اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ بلٹی مال گاڑی سے چھڑائی جائیگی یا سواری گاڑی سے تو اس نے بیہودہ جوابات دینے شروع کردئے۔ اس بیہودہ گوئی کی شکایت فوراً منیجر بنک سے کی گئی (بنک مذکور دوکان کے اوپر ہی واقع ہے) منیجر نے چپراسی کو بلا کر کہا کہ یا تو ان سے معافی مانگو یا بنک سے نکل جاؤ۔ چپراسی نے اس کے جواب میں کہا کہ میں ان کو کہتا کیا ہوں ان کی ٹانگ پر ٹانگ رکھکر چیر دوں گا۔ اس پر شجاع الدین نے (جو حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر کام کرتے ہیں) منیجر سے کہا کہ یہ خود آپ کے سامنے کس طرح سے پیش آرہا ہے۔ منیجر نے چپراسی مذکور کو بنک سے نکال دیا اور شجاع الدین اپنی دوکان پر واپس چلے آئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد بنک کی چھٹی ہوگئی چھٹی کے بعد وہی چپراسی دوکان مذکور پر آیا اور کہنے لگا کہ "اب تم میں کون آدمی ہے جو میرا مقابلہ کرے میں بنک سے آگیا ہوں" یہ کہکر بے تحاشا گالیاں دینے لگا اور دوکان پر چڑھکر شجاع الدین کے گریبان میں ہاتھ ڈالدیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بالکل ازخود رفتہ ہوگیا ہے اور کسی نہ کسی طرح اشتعال دلانے پر تلا ہوا ہے۔ مارنے مرنے کے لئے آمادگی ظاہر کرنے لگا۔ یہ ہنگامہ دیکھکر بنک کے بابو اور چپراسی جو وہاں رہ گئے تھے معہ بنک کے پہرہ والے سپاہی کے جس کے ہاتھ میں بندوق تھی نیچے آئے۔ تھوڑی دیر بعد منیجر بھی پہنچ گیا اور سب لوگ بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

نیل کے کٹرہ پر ہندوؤں کا اجتماع

پنجاب نیشنل بنک کے چپراسی کی شرارت کا علم ہوتے ہی ہندوؤں نے یہ افواہ مشہور کردی کہ چاندنی چوک میں ایک ہندو کو پیٹا گیا ہے اور نیل کے کٹرہ کے مقابل راہگیروں کے لئے جو پٹڑی ہے اسپر فتحپوری سے لیکر کٹرہ نیل تک ہندوؤں کا ہجوم نظر آنے لگا۔ سارے ہندوؤں کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں اور وہ نہایت جوش کا اظہار کررہے تھے۔ یہ پورا مجمع کٹرہ نیل کے دروازہ پر آکر جمع ہوگیا۔ جوان العمر لڑکے جن کے ہاتھوں میں دو دو اور تین تین انچ کی موٹی لاٹھیاں تھیں (جو پلنگوں کی پٹیوں کے برابر معلوم ہوتی تھیں) چاندنی چوک میں کھڑے ہوکر مسلمانوں کو جنگ کی دعوت دینے لگے اور بالاعلان کہنے لگے کہ اگر مسلمانوں میں دم ہے تو آکر مقابلہ کریں۔ ان کے سامنے بلیماران کے نکڑ پر چند نہتے مسلمان راہگیر کھڑے ہوئے تھے۔ مولانا ابوالمعارف محمد عرفان صاحب ناظم شعبہ تبلیغ جمعیۃ علمائے ہند نے موقعہ پر پہنچکر مسلمانوں کو صبر اور ضبط کی تلقین کی۔

ہندوؤں کی چھتوں سے پتھروں کی بارش

فتحپوری سے لیکر نیل کے کٹرہ تک ہندوؤں کی تمام چھتوں سے پتھر برس رہے تھے۔ جن سے کئی راہگیروں کے چوٹیں بھی آئیں اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔ تھوڑی دیر میں ڈپٹی کمشنر مسٹر لنکن بھی موقعہ پر پہونچ گئے۔ مولانا محمد عرفان صاحب نے ان سے کہا کہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ہندوؤں کی جماعت لاٹھیوں سے مسلح کٹرہ نیل میں موجود ہے اور چھتوں پر سے برابر پتھر آرہے ہیں مسلمانوں کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے اور وہ بالکل نہتے ہیں۔ ہندوؤں نے اسی مقام کو اپنی جنگ کے واسطے محاذ بنالیا ہے۔ آپ یہاں پر مستحکم انتظامات کرنے کے بعد کہیں

حوادث و احکام

استفتاء

ایک عورت کی شادی جس کی عمر سولہ سال کی ہے سات برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ شادی کے بعد ایک سال تک وہ کبھی شوہر کے گھر اور کبھی اپنے گھر رہی مگر اس عرصہ میں خلوت صحیحہ کبھی نہیں ہوئی۔ شوہر اس کا آٹھ سال سے مفقود الخبر ہے۔ عورت بالغ ہے اور مصارف خورد و نوش کی حاجتمند ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جب اوس عورت کا نکاح محقق ہے اور یہ بھی کہ اوس کے باپ نے کم سنی میں شادی کردی تھی تو نکاح ہنوز باقی ہے۔ شوہر کے غائب و لاپتہ ہونے سے جس کی مدت صرف ۸ سال گذری ہے۔ شوہر کے وفات کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔

لیکن امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مسلک پر یہ حکم ہے کہ جب عورت کا شوہر لاپتہ ہوجائے تو عورت کو چاہئے کہ قاضی شریعت سے فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے بعدہ عورت چار ماہ دس دن عدت وفات گذار کر دوسرے سے عقد پڑھا سکتی ہے۔

اگرچہ استفتاء سے پہلے چالیس پچاس برس بھی مرد غائب ہو تو ان کا اعتبار نہیں ہے۔ یہ تمام تفصیل مدونہ میں موجود ہے پس صورت مذکور میں کسی قاضی شریعت کے پاس استغاثہ دائر کرنا چاہئے۔ اگر قاضی نہ ہو تو پہلے شہر کا ایک قاضی ان معاملات کیلئے اہل شہر کے مشورہ سے مقرر کیجئے۔ اور جمعیۃ علمائے ہند کو اس کی اطلاع دیجئے۔ میں آپ کا مشکور ہونگا۔ اگر جلد از جلد تقرر قاضی کی کوشش کیجئے۔

جمعیۃ علمائے ہند نے اپنے کلکتہ کے اجلاس میں اسکیلئے حکم دیا ہے کہ شہر میں مسلمان اپنا قاضی مقرر کریں۔ مگر افسوس لوگ غافل ہیں۔

ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارہ میں کہ ایسے وقت جبکہ سرکار انگریزی مسلمانان ہند کے ساتھ خصوصاً اور تمام دنیائے اسلام کے ساتھ عموماً ابھی تک ظلم و بے انصافی کا رویہ باقی رکھتی ہے۔ اور موجودہ کونسلوں میں ایسے نمائندوں کے ذریعہ جو فی الحقیقت گورنمنٹ پرست ہیں اور اسلام و اہل وطن کے مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیتے ہیں۔ برابر اپنا کام نکالتی ہے تو کیا آئندہ انتخاب کے موقع پر مسلمان ووٹ دہندہ ایسے گورنمنٹ پرست مسلمانوں کو ووٹ دیں یا ان لوگوں کے لئے سہولت پیدا کریں جو عرصہ دراز سے تحریک خلافت کانگریس میں نمایاں حصہ لیتے ہیں اور ملکی و سیاسی جدوجہد میں بھی شریک رہتے ہیں۔

(۲) ایک مسلمان ممبر جس نے گذشتہ کونسل میں صرف قوم پرستوں کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ بلکہ خاص کر شراب کے مسئلہ میں اپنے مذہبی و ملکی مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیکر اس مسئلہ کو پاس کرایا ہے۔ آیا اس ممبر کو جو دوبارہ کونسل میں جانے کے لئے کھڑا ہوا ہے مسلمان اپنا ووٹ دیکر روانہ کریں۔ یا کسی دیندار قابل شخص کو جو دینی و ملکی تحریک میں آزادی کے ساتھ چھ سال سے حصہ لے رہا ہو؟ اس کی تائید کریں۔ بینوا توجروا

الجواب

ترک موالات کی بابت جمعیۃ علمائے ہند نے ابھی تک کوئی جدید حکم نافذ نہیں کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں یہ نہیں لکھ سکتا کہ توم پرور لوگوں کو ووٹ دیا جائے، بالخصوص جبکہ معلوم ہے کہ وفاداری کی حلف ابھی تک لی جاتی ہے۔ اور ہر ممبر کو وفاداری تاج کی قسم کھانا ضروری ہے۔ فقط

ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

خریداران الجمعیۃ توجہ فرمائیں

حضرات ذیل کی مدت خریداری ۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو ختم ہو جائیگی۔ لہذا التماس ہے کہ مزید مدت کیلئے چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ورنہ بصورت عدم وصول منی آرڈر وی پی ارسال خدمت کیا جائیگا جس کا وصول کرنا جناب کا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

(منیجر)

محمد شریف خاں صاحب ۱۴۷۱	حافظ نور محمد صاحب رئیس ۱۸۲۳
مولوی محمد امین صاحب ۱۵۲۹	مولوی محمد لطیف صاحب ۱۵۳۹
ای اے دراجی برادرس ۱۵۴۹	مولوی سراج الدین صاحب ۱۵۵۴
دار الافتا سورتی ۱۵۵۸	مدرسہ ہدایت المسلمین ۱۵۶۲
مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۵۶۶	مدرسہ عطالیہ ۱۵۷۰
حاجی منو بھائی صاحب ۱۵۷۴	ہیسہ ایس باگیا برادرس ۱۵۷۸
ابراہیم محمد مینی صاحب ۱۵۸۲	حاجی اسمٰعیل یوسف اسمٰعیل ۱۵۸۰
مولوی مشتاق احمد صاحب ۱۵۹۱	بیسٹر ذراع سلمان دریاکا وا ۱۵۹۵
بہمنتاع الدین عرف ہیرو میاں صاحب ۱۹۰۷	محمد ایوب خاں صاحب رئیس ۱۱۸۲
قاضی حسین الدین احمد صاحب ۱۵۲۵	مولوی حافظ عبدالرشید صاحب ۱۵۳۰
شیخ عبدالرحیم صاحب ۱۵۴۵	پیش امام صاحب سورتی مسجد ۱۵۵۱

مولانا غلام علی شاہ صاحب ۱۵۵۵	ای سی باہا برادرس ۱۵۵۹
داؤد محمد اچھا صاحب رنگون ۱۵۷۳	مسلم اسکول ۱۵۶۷
انجمن دعوت الاسلام ۱۵۶۱	مدرسہ قوت الاسلام ۱۵۷۵
اعظم ہاشم علی صاحب ۱۵۶۹	سلیمان محمد منی صاحب ۱۵۸۳
حاجی یوسف اسمٰعیل صاحب ۱۵۸۸	محمد احمد داؤد صاحب ۱۵۹۲
اسمٰعیل حسین صاحب ۱۵۹۶	محمد حسین عبداللہ صاحب ۱۶۰۱
فیاض احمد فیاض صاحب ۲۱۳۶	مولانا شاہ علی صاحب ۱۳۳۳
محمد عبدالحق صاحب ۱۵۳۲	عبدالرحمٰن صاحب ۱۵۴۰
بھائی میاں صاحب ۱۵۵۲	مدرسہ تہذیب الاسلام ۱۵۵۶
نور اللہ سلام ۱۵۶۰	داؤد محمد اچھا صاحب ۱۵۷۴
ہاشم قاسم پٹیل ۱۵۷۸	ابراہیم ہاشم اسمٰعیل صاحب ۱۵۸۲
حکیم خان صاحب ۱۵۸۲	معلم قطب الدین صاحب ۱۵۸۰
ابراہیم مامون کا کا صاحب ۱۵۸۵	ابراہیم اچھا آگرہ صاحب ۱۵۸۹
حاجی عبدالرحمٰن صاحب ۱۵۹۳	محمد بشیر الحق صاحب ۱۶۰۳
فرزند علی صاحب ۲۱۳۹	منظفر الدین صاحب ۱۳۵۹
مولوی عزیز احمد صاحب ۱۵۳۴	داؤد مامون صاحب ۱۵۴۸
مدرسہ حنفیہ الاسلام ۱۵۶۱	مدرسہ رفیق الاسلام ۱۵۵۶
نذیر احمد خان صاحب ۱۵۶۲	اڈین مسلم اسکول ۱۵۶۵
سورتی سنی کمیٹی ۱۵۶۹	سورتی محمد حسن صاحب ۱۵۷۳
غلام حسین اسمٰعیل ابو صاحب ۱۵۷۷	محمد داؤد جی دادا بھائی صاحب ۱۵۸۱
ابراہیم حسن جی ملا صاحب ۱۵۸۶	جیمس ایس ای ای ۱۵۹۲
ایم اے ای بھیات صاحب ۱۵۹۶	محمد حنیف صاحب ۲۱۵۲
مولوی محمد عبدالواحد صاحب ۲۱۵۴	عبدالمجید خان صاحب ۲۱۵۵
مولوی عبدالباری صاحب ۲۱۵۶	شیخ سراج الحق صاحب ۲۱۵۸
شاہ شہاب الدین صاحب ۲۳۰۴	عبدالرزاق صاحب ۲۳۰۹
مولوی عبدالحلیم صاحب ۲۳۱	

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بکڈپو ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جہاں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں خرچ ہوتا ہے۔

ٹیلیفون نمبر — اگر حسب اعلان مفید ثابت نہو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیں — تار کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی

ہماری یہ ایجاد متواتر بارہ سال سے ملک کے ہر گوشہ میں استعمال ہورہی ہے جسکے ہزار سے زائد سارٹیفکٹ آئے ہیں اسکے علاوہ تمام اخبارات نے بڑے زور دار ریویو کئے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی رجسٹرڈ ہیں۔

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ ساتویں مثنوی کے شعر بالکل صحیح بعض بعض اعراب کیساتھ نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے اس کا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

جائے۔ ورنہ یہاں پر سخت فساد کا اندیشہ ہے اس پر مسٹر لنکن نے جواب دیا کہ میں ابھی پانچ منٹ کے بعد پھر آتا ہوں اور میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور وہ چلے گئے۔

ہندوؤں کی بزدلانہ حرکت

بڑی دیر تک پتھر برسانے اور اکا دکا مسلمانوں کو مارنے کے بعد جب ہندوؤں نے دیکھا کہ بلیماران کے نکڑ پر مسلمان بھی جمع ہو رہے ہیں تو انھوں نے کٹرہ نیل کے اندر جاکر دروازہ بند کر لیا۔ جب یہ لوگ دیکھتے تھے کہ کوئی اکا دکا مسلمان ان کی زد میں ہے تو نکل کر اس پر حملہ کر دیتے تھے۔ اور پھر اندر جاکر دروازہ بند کر دیتے تھے۔ غرض تھوڑی دیر تک یہی کیفیت جاری رہی اور مسلمانوں پر اوپر سے برابر پتھر برستے رہے۔

حافظ وحیدالدین محمد یوسف کی دکان پر چڑھائی

کہا جاتا ہے کہ مسٹر لنکن ڈپٹی کمشنر کی آمد سے قبل نیل کے کٹرہ سے آٹھ دس آدمی لاٹھیاں لئے ہوئے حافظ وحیدالدین محمد یوسف کی دکان پر پہنچ گئے۔ اور انھوں نے دکان کے کام کرنے والوں کو پیٹنا شروع کیا اور جو بیچ بچاؤ کرنے آئے تھے ان کو بھی پیٹا۔ ڈپٹی کمشنر کی آمد پر مولانا محمد عرفان صاحب کی موجودگی میں حافظ وحیدالدین نے ان سے کہا کہ وہ دکان کا معائنہ کریں جسے ہندوؤں نے لوٹ لیا ہے اور جس کا کئی ہزار کا نقصان ہوا ہے ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ چونکہ اور بہت سے انتظامات کرنے ہیں اس لئے وہ خود نہیں دیکھ سکتے۔ مگر انھوں نے حاجی عبدالغنی کو ان کے ساتھ کر دیا دکان پر پہنچکر مولانا محمد عرفان صاحب اور نمائندہ الجمعیۃ نے دیکھا کہ دکان کا سامان بہت سا باہر پڑا تھا۔ اور دکان کے آدمیوں کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔

بعض ذمہ دار ہندو اشتعال دلا رہے تھے

جس وقت کوچہ برج ناتھ۔ کوچہ گھاسی رام اور نیل کے کٹرہ کے

(ب)

ہندو نکل نکل کر حملہ کر رہے تھے تو سنا جاتا ہے کہ حویلی حیدر قلی کے بالمقابل بعض ذمہ دار ہندو اپنے ہم قوموں کو مسلمانوں کے مارنے پیٹنے کی ہدایت کر رہے تھے۔ اور انہیں جوش دلا رہے تھے۔

ایک ہندو کو بلیماران میں امان دی گئی

ذرا سی دیر میں جنگ کی آگ فتحپوری سے کٹرہ نیل۔ گھنٹہ گھر کچھا باغ۔ اور دریبہ تک مشتعل ہو گئی۔ گھنٹہ گھر پر نئی سڑک کے مفسدہ پردازوں نے آکر لاٹھیوں کی جنگ شروع کر دی۔ اسی جگہ سب سے زیادہ مجروح ہوئے ہیں جس وقت ہندو نہایت بزدلی کے ساتھ اکا دکا مسلمانوں کو مار پیٹ کر زخمیوں کی تعداد میں اضافہ کر رہے تھے۔ مولانا محمد عرفان کو ایک ہندو مسمی بابو رگھناتھ پرشاد ٹکٹ کلکٹر ریلوے اسٹیشن بلیماران میں مل گیا۔ اس کی عاجزانہ درخواست پر مولانا نے فوراً اسکو محمد تقی صاحب وکیل کے دفتر میں پناہ دی۔

زخمیوں کی تفصیل اور تعداد

نمائندہ الجمعیۃ نے شفاخانہ میں جاکر زخمیوں سے ملاقات کی تھی اور پاؤس سرجن سے صحیح تعداد بھی معلوم کی تھی۔ آج صبح تک ۲۴ ہندو اور ۲۵ مسلمان مجروحین داخل ہو چکے ہیں بعض مسلمان زخمیوں کی تفصیلی حالت حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مجروح	کہاں کا رہنے والا ہے	کہاں زخمی ہوا	کس قدر چوٹ آئی
۱	ممتاز الدین	کشن گنج	بازار سیتا رام کے قریب آ رہا تھا	سر، بازو اور پیٹھ پر چوٹ ہے
۲	نامعلوم الاسم	شاہدرہ	کوچہ قابل عطار	سر پر شدید زخم بیہوش ہے نام نہ بتا سکا
۳	محمد نذیر خاں	کوچہ قابل عطار	نہر کے سڑک کی طرف گھنٹہ گھر	سر اور گھٹنے پر چوٹ ہے
۴	چھوٹے خاں	″	″	پنڈلی پر چوٹ ہے
۵	محمد رضا خاں	″	″	سر پر پتھر لگا
۶	احمد علی	نئی سڑک پر	″	سر پر، داہنی آنکھ، ہاتھ، کولہے پر شدید زخم ہیں
		پبلک کی دکان		

نمبر شمار	نام مجروح	کہاں کا رہنے والا ہے	کہاں زخمی ہوا	کس قدر چوٹ آئی
۷	عبداللہ	کوچہ رحمان	کوچہ کے نکڑ پر	سر پر شدید چوٹ ہے
۸	عوض خاں	کوچہ فتح اللہ خاں	کچھا باغ	ہاتھوں اور سر پر چوٹ ہے
۹	الہ بخش	فراشخانہ	″	سر پر چوٹ ہے
۱۰	حیات محمد	لال کنواں	″	پیٹا گیا ہے
۱۱	نور احمد	بلیماران	.	گدی پر لکڑی کی شدید چوٹ ہے
۱۲	محمد احمد پیرکن	″	متصل کچھا باغ	سر پر ٹانگوں پر کلائیوں پر چوٹیں ہیں (مارنیوالوں کو پہچانتے ہیں)
۱۳	ابراہیم عمر ۱۵ سال	″	حویلی حیدر قلی کے نکڑ پر	سر پر لکڑی لگی ہے
۱۴	افتخار	پانی پت	دریبہ	گردن سر اور ٹانگوں پر سخت زخم ہیں بات چیت نہیں کر سکتا
۱۵	محمد یامین	کھڑکی فراشخانہ	.	سر پر اور ہاتھوں پر سخت چوٹ ہے

یہ ان زخمیوں کے حالات ہیں جن کے بیانات مولانا محمد عرفان صاحب نے بحیثیت نمائندہ الجمعیۃ لئے ہیں۔ باقی کے حالات ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے ہیں۔

ہندوؤں نے اس مرتبہ بھی اپنی عادت کے مطابق اپنے محلوں میں اکا دکا مسلمانوں کو زد و کوب کیا شفاخانہ میں جس قدر مجروحین اس وقت موجود ہیں ان میں سے نہایت کثیر تعداد ایسے زخمیوں کی ہے جو اسی طرح پیٹے گئے ہیں ان میں بعض ایسے پردیسی بھی ہیں جو دہلی میں صرف کاروبار کی خاطر آئے تھے۔

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے خاص خاص مقامات پر پولیس کا پہرہ ہے اور کل شام کو اسلحہ کاریں (مسلح گاڑیاں) بھی گشت لگا رہی تھیں۔ چاندنی چوک کی دکانیں آج بہت دیر سے کھلی ہیں مگر اب کاروبار جاری ہو گیا ہے۔

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

جرمنی کی جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر، شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہئے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھوہڑ ہو جائیں گی اور ان کی زندگی تلخی سے گزریگی اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز جو کتاب جس مضمون پر لکھی ہے وہ مکمل کر دیا ہے۔ فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عمر) مجلد معہ بستہ کپڑا (عہ)

پتہ، ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۱۲/

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر بلغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲/

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مؤرخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] محصول علاوہ جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر اداروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا ان چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں یہی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاف عصمت پچیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ہے۔ دل دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز بغرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے بمنزلہ تریاق ہے، آب حیات ہے، جام شفا ہے، پیام عیش و عشرت ہے نامردی جریان ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آتے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت۔ اتوراک ۲/ محصول ۶/ بیس خوراک ۴/ محصول، چالیس خوراک ۸/ محصول ۱۰/

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے قیمت فی شیشی درجہ خاص [illegible] محصول [illegible] درجہ عام [illegible]

سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت [illegible] محصول [illegible]

جنوب حیرت: امساک پیدا کرنے کی شرطیہ جادو اثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ تکان یا کمزوری محسوس ہو جبتک خشی نہ کھائیں انزال نہ ہو گا قیمت [illegible] محصول، ہر صورت [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنو

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزار ہا مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کا عرق بخار طحال ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی ایک ہی خوراک سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ اور دو تین روز میں مہینوں کا بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ ہر تیسرے آنیوالا ناغہ کر کے آنیوالا۔ لرزہ اور جاڑہ دیکر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ اور حکیمانہ طور پر دور کرتا ہے ممکن ہی نہیں کہ فائدہ نہ دکھائے۔ اسکے استعمال سے قبض دور ہو جاتا ہے بھوک کھلتی ہے۔ اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ طحال خواہ کتنی ہی بڑا اور پرانا ہو۔ چند ہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible] درجن شیشی [illegible] چالیس شیشی [illegible] ایک درجن [illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ بیمارہ کی اکیر بہت معتی اور ڈاکٹری تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ (عہ)

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

[illegible]

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جواز نکاح سمجھئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش بے معنی معلوم ہو گی [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

[illegible]

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ [illegible] دہلی

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ملکی صنعت کی قدر کریں

نوایجاد مشین سیویاں

اسلامی ہند کے سب سے پہلا کارخانہ قائم شدہ ١٩١٢ء

سیویوں کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

بڑے مختصر مضبوط

ستوں میں باریک اور موٹی سیویاں تیار کریں

منیجر کارخانہ ... قادیان (پنجاب)

عزیزیہ خضاب

ایس اے عزیز کی مہندی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر

تازہ شہادت

ایس اے بی بخش ... کلکتہ

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ١٠٩٢   تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی   ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم پنجشنبہ ٢٣ ر صفر ١٣٤٥ ہجری مطابق ٢ ر ستمبر ١٩٢٦ء	نمبر ١٧١

عالم اسلامی کی پہلی بین الملکی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بینظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے سولھویں اجلاس کی کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

ہفتہ کے دن ٢٢ ر ذی الحجہ ١٣٤٤ھ کو موتمر کا سولھواں اجلاس منعقد ہوا۔ ٧٠ میں ٦٤ ارکان حاضر تھے پہلے جلسہ گذشتہ کی رپورٹ پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد ریزولیوشن نمبر ٢٠ پڑھا گیا جو وفد افغان۔ وفد ترکی، وفد یمن، اور وفد مسلمانان روس کیجانب سے پیش کیا گیا تھا۔ اس پر بہت دیر تک بحث و مناقشہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور مولانا شوکت علی۔ مولانا محمد علی، حافظ وہبہ، اور استاذ ظواہری وغیرہ حضرات نے طویل تقریریں کیں اور وہ ریزولیوشن حسب ذیل صورت میں پاس ہوا۔

١۔ ہماری خواہش ہے کہ حجاج کے راستے محفوظ ہوں۔ اور بلاد مقدسہ میں ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ اور ان کے آرام و آسائش کا مکمل انتظام ہو۔ اس موسم حج میں ہم نے شاہ حجاز کی جانب سے ایسے انتظامات دیکھے ہیں جو ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی یہ توجہ ہمیشہ قائم رہے گی اور حجاج کی راحت و رفاہیت کے لیے انتظامات میں مزید ترقی کی جائے گی۔

٢۔ نہر زبیدہ کی تکمیل اور تمام کنوؤں میں پانی پہنچانے کے نل لگانے اور ریلوے لائن جاری کرنے کے لیے جسقدر روپیہ کی ضرورت ہے اسے حجاج کرام سے اس طریقہ پر وصول کیا جائے۔

(الف) بندر جدہ میں اترنے والے حاجیوں میں سے ہر شخص پر ٢٠ قرش لگائے جائیں۔

(ب) ہر کشتی۔ اونٹ۔ خچر اور موٹر پر جو ٹیکس حکومت حجاز مناسب سمجھے لگا سکتی ہے۔

(ج) منیٰ اور عرفات میں لوگوں سے اختیاری چندے وصول کئے جائیں۔ اور اسی طرح عالم اسلامی کے تمام ممالک سے بھی چندے بھیجے جائیں گے۔

(د) منیٰ میں جتنی قربانیاں کی جائیں ان پر فی قربانی دس قرش۔

(موتمر نے ان چندوں کو بطور امانت جمع کرنا منظور کیا۔)

٣۔ حکومت حجاز کو لازم ہے کہ وہ ہر موسم میں وسائل نقل و سفر کے متعلق ایک بیان شائع کر دیا کرے۔ اور اسے تمام حجاج یا ان کے اعیان تک پہنچا دے تاکہ وہ ان لوگوں کی زیرکیوں سے بچیں جو اوقات

رہیں جو بغیر کسی حق کے حاجیوں کا مال لوٹتے ہیں۔

(موتمر نے اس تجویز کو حکومت کے پاس بھیجنا منظور کیا)

اس کے بعد جلسہ ملتوی ہوا۔ اور عصر کے بعد پھر کارروائی شروع ہوئی۔ وفد مصری کی دوسری تجویز حضرت امیر اللائی محمد احمد المسیری رکن وفد مصری نے پیش کی۔ اور ایک ایک کر کے اسکے تمام دفعات کی توضیح کی۔ چنانچہ جلسہ نے اسکو بالاجماع منظور کیا۔ اس کے تمہیدی جملوں کو حذف کر کے ہم ذیل میں اس تجویز کو درج کرتے ہیں

١۔ تمام وفود کو چاہیے کہ وہ اپنی حکومت یا قوم کو اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ ہر موسم حج میں وہ اپنے حاجیوں کے ساتھ ایک طبی وفد بھیجا کرے۔

٢۔ حجازیوں کے لیے مستقل شفاخانے قائم کیے جائیں جن میں تمام طبی سامان مکمل موجود ہو اور اس میں اسلامی حکومتیں بھی مدد کریں۔

٣۔ ایک دورہ کرنے والی طبی جماعت ہر موسم حج میں بنائی جائے جس کے کارکن تمام ان مقامات میں چکر لگاتے رہیں۔ جہاں بیماریوں کے پھیلنے کا اندیشہ ہو مثلاً منیٰ۔ عرفات اور مکہ و جدہ کے درمیان ٹھیرنے کی منزلیں۔ ان لوگوں کو پھرنے کے لیے حکومت کی طرف سے بائیسکلیں اور آلات و ادویہ مہیا کئے جائیں

٤۔ چونکہ حکومت کے لیے حجاج کی راحت اہم و اقدم ہے اس لیے منیٰ میں ذبح خانے قائم کرنے ضروری ہیں۔ جو لوگوں کے ٹھیرنے کی جگہوں سے دور ہوں۔ اور قربانیاں صرف وہیں کی جائیں۔

٥۔ مکہ۔ مدینہ اور جدہ میں متعدد مقامات پر ضروری طبی دوائیں فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور ان میں اصلی قیمت پر حاجیوں کو دوائیں دی جایا کریں

٦۔ اطبا میں سے ایک جماعت کی نگرانی میں مکھیوں اور مچھروں کے مارنے کا انتظام کیا جائے اور اسی کا یہ کام بھی ہو کہ بازاروں میں جو کھانے کی چیزیں فروخت ہوتی ہیں ان کی دیکھ بھال کرے۔

٧۔ جہاں جہاں حجاج ٹھیرا کرتے ہیں وہاں طرز جدید کے پیخانے بنائے جائیں۔

٨۔ جدہ، مکہ اور ینبع وغیرہ مقامات میں حاجیوں کو صاف اور پینے کے قابل پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت دقتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور اکثر اوقات انہیں مقدرت سے بہی زیادہ قیمت دیکر پانی خریدنا پڑتا ہے اور وہ بھی پاک صاف نہیں ہوتا۔ جس کے جراثیم سے امراض پھیلتے اور اموات واقع ہوتی

ہیں لہذا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مکہ اور اس کے باہر جو پانی کے چشمے اور کنوئیں وغیرہ ہیں ان کی اصلاح اور صاف پانی حاصل کرنے کے وسائل کی ترقی کے لیے کوشش کی جائے۔ شہروں میں جو پانی کے کنوئیں ہیں ان پر آب کشی کے آلے لگائے جائیں۔ منیٰ اور عرفات میں پینے کے پانی کو آب مستعمل کی آمیزش سے بچایا جائے۔ اور جدید حوض نہانے کے لیے بنائے جائیں جو حجاج کی ضرورت کو کافی ہوں۔

اس کے بعد المسیری نے وفد مصری کی تیسری تجویز پیش کی اور ان کی تشریحی تقریر کے بعد اسکو بھی جلسہ نے بالاجماع منظور کر لیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

١۔ اگرچہ حجاز کے کارکن اور عمال خود اہالی حجاز میں سے ہونے چاہئیں لیکن اہل فن مثلاً اطبا اور انجینیر وغیرہ ممالک اسلامیہ سے آنے ضروری ہیں اور لازم ہے کہ وہ سب مسلمان اور ارباب صلاح و تقویٰ ہوں۔

٢۔ بندرگاہ جدہ کو تا بحد امکان درست کیا جائے اور روشنی کے منارے قائم کئے جائیں۔

٣۔ مختلف اقطار اسلامیہ سے جتنے حجاج آئیں ان کے نام مخصوص رجسٹروں میں ملکی تقسیم کے اعتبار سے الگ الگ لکھے جایا کریں۔ تاکہ موتمر کو ہر سال ہر ملک کے حاجیوں کی تعداد معلوم ہو سکے اور ان سے اور خبر یہ کے لیے چندے حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

٤۔ باہر سے آنے والے جو مسلمان اپنا مال چھوڑ کر مر جائیں ان کے ترکوں کا حساب الگ لکھا جائے۔ اور جو کچھ روپیہ اور اسباب وہ چھوڑیں اسے ایک بیت المال میں جمع کر کے حکومت کی معرفت اسے ان کے ملکوں کو منتظم طریقے سے واپس بھیجدیا جائے۔

اسکے بعد استاذ العلامہ محمد احمد الظواہری نے تقریر کی اور بیان کیا کہ مصر ان حجازی طالب علموں کا خیر مقدم کرنے کیلیے تیار ہے جو مصری یونیورسٹیوں میں طب۔ ہندسہ، قانون، یا نظم حکومت کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجے جائیں۔ اور وہ ان کی مدد کرنے اور ان کے راستہ سے ہر قسم کی مشکلات کو دور کرنے میں کوئی دریغ نہ کریگا۔ استاذ ظواہری کے اس بیان کا موتمر نے بہت خوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔

پھر وفد ترکی کی تحریک اور وفد افغانی و وفد یمنی۔ اور وفد مصری کی تائید سے وہ تحریک پیش کی گئی جس میں موتمر کے نظام اساسی کی تصدیق و توثیق کو اسوقت تک کے لیے ملتوی کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ جب تک خود مختار اسلامی حکومتوں کے

(باقی صفحہ ٣ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۳ صفر ۱۳۴۵ ہجری

دہلی کا نیا ہنگامہ

۲۷ اگست کو دہلی میں جو ہنگامہ برپا ہوا اس کی روداد اشاعت گذشتہ میں درج کی جاچکی ہے۔ ایک معمولی چپراسی کا ایک دوکاندار سے لڑنا۔ اس کا چند لمحوں میں ایک قومی سوال بنجانا اور پھر اس پر ہزارہا آدمیوں کا اینٹوں پتھروں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر قومی عزت کا فیصلہ کرنے کے لیے نکل آنا، یہ قومی جنون کا ایسا مظاہرہ تھا جو دنیا کے سامنے ہندوستانیوں کی دماغی حالت کی بدترین تصویر پیش کرتا ہے اب تک تو گائے پر، یا مساجد کے احترام پر، یا پیپل کی ٹہنیوں پر۔ یا ایسے ہی دوسرے مسائل پر لڑائی ہوتی تھی جس میں مذہب نہیں تو مذہبیت کا رنگ ضرور تھا۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ مذہبی تعصب یا تنگ نظری کا نتیجہ ہے۔ جس کی بنیاد کم از کم ایک شریف جذبہ پر قائم ہے۔ مگر اب ایک چپراسی اور ایک دوکاندار کے شخصی معاملہ پر قومی جنگ برپا ہونے سے یہ راز فاش ہو گیا ہے کہ ہمارے اہل وطن پر دراصل باہمی حسد، باہمی منافست اور جنگجوئی و فساد پسندی کا شیطان مسلط ہو گیا ہے جس کو اب کسی بڑے بہانہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ بلکہ شیرہ کا ایک قطرہ بھی درندگی و حیوانیت کا ہنگامہ برپا کرنے کے لیے کفایت کرتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ یہ فساد کسی پہلے سے سوچے ہوئے نقشہ کا نتیجہ نہیں تھا چپراسی کی لڑائی سے چند لمحے پہلے بھی کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ جنگ ہونیوالی ہے۔ لیکن باوجود اس کے جس تیزی کے ساتھ سپاہی میدان جنگ میں نکل آئے۔ کوٹھوں پر پتھر مہیا ہو گئے۔ اور لڑائی کے کام کی لمبی لمبی لاٹھیاں برآمد ہو گئیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ہر وقت کیل کانٹے سے درست رہتا ہے۔ اور چند لمحوں کے نوٹس پر میدان جنگ میں اپنی قوت جمع کر سکتا ہے۔ پہلے جس قدر ہنگامے ہوئے تھے ان میں تو کسی نہ کسی طرح یہ کہا جا سکتا تھا کہ جنگجو لوگوں نے پہلے سے تیاری کر رکھی تھی کیونکہ ان کے اسباب معلوم و معروف تھے لیکن اب یہ جدید ہنگامہ تو اس حقیقت پر صاف دلالت کر رہا ہے کہ اس پردہ کے پیچھے کوئی مکمل جنگی نظام تیار ہو چکا ہے جو معمولی سے معمولی بہانوں پر بھی فساد برپا کر دینے کی قوت رکھتا ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال صحیح نہیں ہے تو ماننا پڑیگا کہ ہر مفسد میں روشن ضمیری کی صفت بھی موجود ہوتی ہے یا ہلڑ بازی کے نصاب میں فن نجوم بھی داخل ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اس نظام کے توسیعی کون لوگ ہیں اور کن کی رہنمائی میں وہ کام کر رہا ہے لیکن اس کے ہمدردوں اور پردہ پوشوں کی معرفت کا شرف ہمیں بھی حاصل ہے اور اگرچہ قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس نظام سے باقاعدہ تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کی بیش قیمت خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کی کیفیت یہ ہے کہ جب کوئی ہنگامہ برپا ہوتا ہے تو وہ مجرموں کے اعمال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے جرائم کو دوسروں کے سر تھوپتے ہیں ان کی بدترین کارروائیوں کو معصومیت کے لباس میں پیش کرتے ہیں اور ایک مجرم کی ہمت افزائی کے لیے جو جو بالائی طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں ان کے اختیار کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتے۔ اس حقیقت کو روشنی میں لانے کے لیے ہم ان مختلف رپورٹوں کو پیش کرتے ہیں جو اس ہنگامہ کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔

پیج لکھتا ہے کہ:۔

پنجاب نیشنل بینک کے خزانہ برانچ کا ایک کلرک مسمی اندر نرائن وجیہ الدین محمد یوسف نام کی لیس فیتے کی دکان پر ایک بلٹی لیکر گیا۔ وہاں باتوں ہی باتوں پر تکرار ہوگئی۔ دوکاندار نے منیجر بنک سے اندر نرائن کی شکایت کی جس پر اسے منیجر بنک نے معطل کر دیا۔ اندر نرائن پیچھے الٹا تو دوکانداروں سے پھر تکرار ہوئی اور انھوں نے دوکان کے اندر گھسیٹ کر اس کو مارا جہاں سے بینک منیجر اسکو چھڑا لایا۔ دوکاندار کے ساتھ آس پاس کی مسلمان دوکانوں کے آدمی مل گئے اور انہوں نے پٹڑی پر اور لوگوں کو خوب پیٹا۔ دوکانداروں نے اپنا کچھ سامان دکان سے باہر پھینکدیا۔ لڑائی کی خبر چاندنی چوک میں پھیل گئی۔ اتنے میں بلیماران سے کچھ مسلمان لاٹھی اور اینٹ پتھر لے کر نکل آئے۔ اور راہگیر ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔

ہندوستان ٹائمز لکھتا ہے کہ:۔

پنجاب نیشنل بنک کا ایک چپراسی بہان وجیہ الدین کی دکان پر ایک بلٹی دینے کے لیے پہنچے الزام کہا جاتا ہے کہ دوکاندار نے پوچھا کہ یہ رسید مال گاڑی کی ہے یا سواری گاڑی کی۔ چپراسی نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم تم بینک سے پوچھ سکتے ہو۔ پس اس جواب پر وہ کاندار بھڑک اٹھا۔ اس کا بیان ہے کہ جواب کا لہجہ سخت تھا۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ:۔

بظاہر اس ہنگامہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ پنجاب نیشنل بینک کا ایک چپراسی ایک بل کی ادائگی کا مطالبہ کرنے کے لیے ایک مسلمان کی دوکان پر گیا تھا۔ اس قضیہ نے ایک جماعتی نزاع کی صورت اختیار کر لی۔

ان مختلف بیانات میں نزاع کے جو کچھ اسباب بیان کئے گئے ہیں ان پر ہم نے خط کھینچ دیئے ہیں۔ ان کو پڑھکر آپ بالکل نہیں معلوم کر سکتے کہ اس چپراسی نے دوکاندار کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا کس طرح ان کو گالیاں دیں۔ کس طرح ان پر چڑھ کر آیا اور کس طرح اس نے ہنگامہ کی ابتدا کی۔ اگر یہ حرکت کوئی مسلمان چپراسی کسی ہندو دوکاندار کے ساتھ کرتا تو یہی اخبار اور خبر رساں ایجنسی کے نمائندے اس کے جرم کی داستان نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کرتے لیکن چونکہ یہ ایک ہندو کی حرکت تھی لہذا اس "معصوم" نے دکان پر جاکر نہایت شرافت سے بات کی، دوکاندار کا دماغ خراب تھا اس نے وہ شریفانہ جواب پر بگڑ بیٹھا۔ (یا یہ کہ تکرار باختیار خود ہو پڑی) پھر اس بیچارے کو لیجاکر معطل کرا دیا۔ اور جب وہ بینک سے اتر کر آیا تو اسے سڑک پر سے کھینچکر مارنے کے لیے لے آیا!

یہ طرز عمل مجرموں کی ہمت افزائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ مجرم خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا سکھ، بہرحال وہ انسانیت کا دشمن ہے اور درحقیقت سب سے زیادہ خود اپنے ہم مذہبوں کی ملامت کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہ اپنے عمل سے اپنے مذہب کی غلط نمائندگی کرتا ہے مگر یہاں یہ کیفیت ہے کہ اگر ہندو کہیں فساد کی آگ بھڑکاتا ہے تو ہندو اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر کسی مسلمان سے یہ حرکت سرزد ہوتی ہے تو مسلمان اس کے جرم کو چھپاتے ہیں۔ اس ذہنیت کا یہ نتیجہ ہے کہ ایسے مجرم اپنے آپ کو ہیرو سمجھنے لگے ہیں ان کے دماغوں میں یہ ہوا بھر گئی ہے کہ وہ بازاروں میں سر پھٹول کر کے اپنی قوم کی کوئی بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں اور اس لیے وہ اپنی حرکات پر شرمندہ و نادم ہونے کے بجائے فخر و ناز کرتے ہیں۔ اگر آج یہ طریقہ بدل جائے اور تمام شریف اور امن پسند انسان ایسے شریر لوگوں کے خلاف بالاتفاق اظہار نفرت کرنے لگیں اور کسی طرح ان کی امداد و اعانت، یا ہمت افزائی نہ کریں تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جتنی جنگ برپا کرنے والی جماعتیں بن گئی ہیں وہ سب اپنی موت آپ مر جائیں۔ اور ایک لمحہ کے لیے بھی انہیں پنپنا نصیب نہ ہو۔

اخبار نویسوں کے لیے تو خیر اس میں فائدہ کی یہی ایک صورت ہے۔ کیونکہ ضمیر کا خون کر کے وہ کم از کم مادی فائدہ ہی اٹھا لیتے ہیں مگر سب سے زیادہ حیرت ہمیں تاجروں کی جماعت پر ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے جس کی کمائی سے یہ نفرت کی آگ بھڑکانے والی انجمنیں پھل پھول رہی ہیں۔ اسی کے چندے ان مفسدانہ تحریکات کا خون حیات بنے ہوئے ہیں۔ اسی کا روپیہ ان مقدمات میں پانی کی طرح بہتا ہے۔ جو فسادات کے بعد مہینوں اور برسوں تک جاری رہتے ہیں۔ مگر ان ہنگاموں اور تحریکوں سے سب سے زیادہ جس جماعت کو نقصان پہنچا ہے وہ یہی ہے۔ لوٹ مار میں انہی کی دکانیں لٹتی ہیں۔ بدامنی سے انہی کی تجارت برباد ہوتی ہے۔ منافرت سے انہی کے خریدار گھٹتے ہیں اور لڑائی سے انہی پر تباہی نازل ہوتی ہے۔ کسی بڑے شہر میں جب ہنگامہ برپا ہوتا ہے تو کئی کئی دن تک بازار بند رہتے ہیں جن سے ہزاروں لاکھوں روپے روزانہ کا نقصان ہوتا ہے۔ بدامنی فرو ہو جانے کے بعد دوکانیں کھل جاتی ہیں۔ مگر منافرت کے جذبات اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ مہینوں تک ہندو مسلمان کی دکان پر نہیں آتا اور مسلمان ہندو کی دکان پر۔ پھر دیہات اور باہر کے شہروں میں اس کی خبریں پہنچتی ہیں تو مفصلات کے تاجروں پر ہول طاری ہو جاتا ہے اور وہ مہینوں تک اس شہر میں جاکر خرید و فروخت کرنے کی جرات نہیں کرتے۔ یہ نقصانات اگر کسی مقدس مقصد میں برداشت کئے جائیں۔ اگر ملک کی آزادی۔ یا مذہب کی حقیقی حفاظت میں یہ قربانیاں صرف ہوں تب بھی وہ ایک روحانی تسکین کا باعث ہو سکتی ہیں لیکن جیسا کہ ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے، یہ دوہرے نقصانات جس مقصد کے لیے برداشت کئے جا رہے ہیں وہ دراصل ایک مفسدانہ مقصد ہے اور اسے مذہب ملک یا قومیت کے مفاد سے ذرہ برابر بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس وہ ملک، قوم اور مذہب سب کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے ملک کے تاجر جو کچھ روپیہ صرف کرتے ہیں۔ وہ گویا خود ان کی اپنی ہی بربادی میں صرف ہوتا ہے۔ اس وقت قومیت کے جھوٹے جوش میں ان کی آنکھیں بند ہیں اور وہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار رہے ہیں۔ مگر کبھی نہ کبھی تو آخر ان کی آنکھیں کھلیں گی ہمیں یقین ہے کہ جس روز تمام ہندو اور مسلمان تاجر بالاتفاق فرقہ وارانہ تحریکات سے اپنا تعلق منقطع کر لیں گے اور ان سانپوں کو وہ دودھ پلانا بند کر دیں گے جو پیٹ بھر کر انہی کو ڈسنے کی کوشش کرتے ہیں اسی روز ان تمام فسادات کی آگ بجھ جائے گی۔

افسوس کہ اس آواز کو ہندوؤں میں بلند کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

ٹرکی کا مقدمہ سازش

ٹرکی کے مقدمہ سازش کے سلسلہ میں جتنی خبریں آرہی ہیں وہ روز بروز مسلمانوں کے رنج و افسوس میں اضافہ کرتی جاتی ہیں۔ اب یہ بات ایک حد تک بالکل صاف معلوم ہوتی ہے کہ اقدام سازش کو بہانہ بنا کر حکومت انگورہ نے ان تمام لوگوں کو قطعاً فنا کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے جنہوں نے کبھی اس کے طرز عمل کی مخالفت کی تھی یہ پرانے پرانے مسائل کھود کھود کر نکالے جا رہے ہیں، جنگ عظیم کے زمانہ کی غلطیوں کی تفتیش کی جا رہی ہے، "اتحاد و ترقی" کی حیثیت اور اخلاقی اثرات کی تفتیش ہو رہی ہے اور حد یہ ہے کہ جنگ عظیم میں حصہ لینے کی ذمہ داری پر بھی باز پرس کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے گویا کہ انگورہ کا محکمۂ استقلال وہ خدمت انجام دینے کے لیے اٹھا ہے جو اختتام جنگ کے بعد برطانیہ و فرانس کرنا چاہتے تھے!

قسطنطنیہ کی ان اطلاعات میں سب سے زیادہ رنجدہ خبر یہ ہے کہ مخلہ اور لوگوں کے جاوید بے کو بھی پھانسی دیدی گئی۔ شہید جاوید بے انجمن اتحاد و ترقی کے ارکان میں سے تھا جنہوں نے ٹرکی کو سب سے پہلے آزادی کا عملی سبق پڑھایا تھا اور وہ ٹرکی کے بہترین ماہرین مالیات میں شمار کیا جاتا تھا۔ یہ اسی کی قابلیت تھی کہ جنگ عظیم کے ابتدائی زمانہ میں ٹرکی کو کامل اقتصادی تباہی سے محفوظ رکھا۔ اور جیسا کہ خود اس نے اپنی آخری تقریر میں کہا کہ جنگ کے زمانہ میں اگر وہ زر کاغذی کی اصلاح نہ کرتا تو نوٹوں کی تعداد دو کروڑ پونڈ تک پہنچ جاتی آج اس کی قدیم ملکی خدمات کا اسے یہ صلہ ملا ہے کہ اس کو برسر عام پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور اس کی لاش کو عوام کے نظارہ کے لیے لٹکائے رہنے دیا گیا تاکہ دنیا کو عبرت ہو کہ ٹرکی کی خدمت کرنے کا کیا انجام ہے۔

اگر رؤف بے ان لوگوں کے ہاتھ آجاتے تو شاید ان کی لاش بھی کسی چوراہے پر لٹکی نظر آتی، مگر غنیمت ہے کہ وہ یورپ میں تھے اور صرف سزائے جلاوطنی ہی پر خیر گذر گئی۔ بہرحال اب معلوم ہوتا ہے کہ غالباً کمالیہ کی بادشاہی کے اعلان کا وقت قریب آگیا ہے کیونکہ ایسی بادشاہی کی بنیاد مضبوط کرنے کے لیے جن ابتدائی بھینٹوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ چڑھائی جاچکی ہیں اور اب غالباً ٹرکی میں کوئی ایسا قابل و با اثر آدمی باقی نہیں رہا ہے جو مصطفےٰ کمال پاشا کی غلامی سے انکار کی جرأت کر سکتا ہو!

لالہ لاجپت رائے اور مذہب

لالہ لاجپت رائے نے یورپ کی "غیر مذہبی" فضا سے واپس آکر

ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ ہندوستان کی تمام موجودہ خرابیوں کا باعث مذہب و سیاست کی آمیزش کو قرار دیتے ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ سیاست میں جب مذہبی نقطۂ نظر شامل ہو جاتا ہے تو تعصب پیدا ہو جاتی ہے کہ عناصر اس پر غالب آجاتے ہیں اور باہمی جھگڑے اور اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایک ہندو کے نزدیک مذہب کا صحیح تصور کیا ہے اور اس لیے لالہ جی کے اس خیال پر کوئی رائے زنی کرنا ہمارے لیے مشکل ہے لیکن ایک مسلمان کے نقطۂ نظر سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری سیاست اور ہمارے تمام دنیاوی معاملات کی خرابی مذہب کی آمیزش کے باعث نہیں ہے بلکہ سچی مذہبی اسپرٹ سے خالی ہو جانے کی بدولت ہے اگر ہمارے دنیاوی معاملات میں سچی مذہبی روح پیدا ہو جائے اور ہماری سیاست مذہب کے صحیح اخلاقی اصولوں پر مبنی ہو تو یہ کشمکش، یہ جنگ و جدل اور یہ منافرت ہرگز پیدا نہ ہو۔ اور مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے کی جو ناجائز خواہشات پیدا ہوتی ہیں وہ یک قلم ناپید ہو جائیں ہمارا خیال ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی (اگر وہ بالکل وحشیانہ نہ ہو) اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم نہیں دیتا کہ بدامنی یا فساد پھیلاؤ، یا اپنے نفسوں اور کمزوروں کو قتل کرو، یا اپنے جیسے انسانوں سے بلا وجہ نفرت کرو۔ یا بلا کسی حق کے لوگوں کے حقوق غصب کر لو۔ بلکہ اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر مذہب انسانی مذہب انہی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے پیدا ہوتا ہے اور جب کبھی مذہبی روح مردہ ہو کر انسانی معاملات میں خود غرضی و بے دینی کے عناصر داخل ہو جاتے ہیں تو یہ خرابیاں بھی عود کر آتی ہیں۔ البتہ یہ انسانی فطرت کا دھوکہ ہے کہ وہ اپنی ناجائز اغراض کو حاصل کرنے کے لیے اکثر مذہب سے ایک مقید آلہ کی حیثیت سے کام لیتی ہے مگر درحقیقت وہ مذہب نہیں ہوتا۔ بلکہ مذہبیت کا ایک غلط تصور ہوتا ہے۔

مدیر الامان کی گرفتاری

ہمیں ابھی معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی مقامی حکومت نے مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مقدمہ چلا دیا ہے جس کی پیشی کل ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کو ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ہوگی۔ اس وقت ہمیں تفصیلات کا علم نہیں ہے اور نہ ابھی اس مقدمہ پر کسی قسم کی تنقید کی جا سکتی ہے مگر ہم صرف ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کیا حکومت تو تیج میں بھی کوئی ایسی چیز پاتی ہے یا نہیں

"ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند"

ہندوستان کے خادمان خلافت پر ایک سنگین الزام اس وقت یہ لگایا جا رہا ہے، کہ سلطان عبد العزیز بن سعود والئی نجد، کی ملوکیت حجاز کے اعلان پر ساری آزاد دنیائے اسلام خاموش ہے، اور اعتراض کرنے والے صرف ایک غلام ملک (ہندوستان) کے چند رہنمایان تحریک خلافت ہیں! یہ الزام اگر "غیروں" کی جانب سے ہوتا، تو کوئی مضائقہ نہ تھا، لیکن تقدیر کا کرشمہ یہ ہے کہ "غیروں" اور "بیگانوں" کی نہیں، "اپنوں" اور "یگانوں" کی زبان سے یہ اعتراض بار بار دہرایا جا رہا ہے! اول تو جو واقعہ ظاہر کیا جاتا ہے، یعنی دوسرے اسلامی ممالک کی خاموشی اور رضامندی، وہ بجائے خود ابھی پوری طرح ثابت نہیں، لیکن بالفرض صحیح ہو بھی، تو یہ شئے قابل الزام ہوئی یا مستحق داد؟ دنیا میں اگر باطل کی حکومت چھا جائے، اور ہر زبان اس کے سامنے گنگ ہو جائے، اور صرف ایک آواز اس کے خلاف اٹھے، تو اس آواز کو بھی اس کے تنہا ہونے کی بنا پر دبا دینا چاہیئے، یا اس کی اور زیادہ قدر و عظمت کرنی چاہیئے؟ یزید کے زمانہ میں، سرزمین حجاز و عراق و شام مسلمانوں سے بھری ہوئی تھی، اور بہت سے بہترین مسلمان بھی موجود تھے، لیکن کربلا کا میدان، تو صرف حسینؓ اور ان کے گنتی کے چند ساتھیوں کے لیے مخصوص ہو چکا تھا، ہر ایک قسمت تو اس دولت کو نہ حاصل کر سکی! پچھلی جنگ عظیم کے موقع پر، اسلام کے نام لیوا "آزاد" ممالک تو بہت سے موجود تھے، لیکن خلیفہ و خلافت کی جو خدمت، باوجود اپنی ہر قسم کی بیکسی اور بے بسی کے، اس غلام آبادی کے بعض افراد نے انجام دی تھی وہ کسی "آزاد" ملک کے نصیب میں آئی؟ آزادی، حق گوئی، حق پرستی، کا دعویٰ ہر زبان پر...... رہتا ہے، لیکن امتحان میں پوری اترنے والی صرف چند ہی ہوتی ہیں۔ حجاز کی آزادی خود مختاری کا اصول، یعنی یہ تسلیم کر لینے کے بعد، کہ حجاز صرف حجازیوں کا نہیں، بلکہ ساری امت اسلامیہ کا ہے، پھر اس خطۂ زمین کو جو اپنی پاکیزگی اور قدوسیت کے لحاظ سے تریں تہیں، آسمان کا ایک ٹکڑا ہے) ملوک و سلاطین کے زیر نگیں تسلیم کرنا دو نقیضوں کا جمع کرنا ہے۔

(سچ)

بقیہ صفحہ اوّل

نمائندے اپنے اپنے ملکوں کو واپس جاکر اپنی رائے حاصل نہ کر لیں مجلس اقتراحات نے اس تجویز پر نوٹ لکھا تھا کہ نظام اساسی ان ممالک کے لیے نافذ العمل ہوگا جنھوں نے اسے قبول کر لیا ہے اور ان کے لیے موقوف ہوگا جنھوں نے ابھی تک قبول نہیں کیا ہے موتمر نے مجلس کی اس رائے کو بحال رکھا۔ اور تجویز میں یہی ترمیم کر دی گئی۔

پھر شعیب قریشی صاحب نے غلاموں کی آزادی کے لیے تجویز پیش کی۔ مگر چونکہ مجلس اقتراحات میں ایسی ہی ایک تجویز مولانا محمد کفایت اللہ صاحب نے پیش کر دی تھی۔ اس لیے اس نے مولانا کی تجویز کو کافی سمجھا اور شعیب صاحب نے اپنی تجویز واپس لے لی مجلس نے مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز پر یہ رائے ظاہر کر کے اسے موتمر کے سامنے پیش کیا تھا کہ حکومت حجاز سے غلامی کے اس طریقہ کو موقوف کرنے کی سفارش کی جائے جو غیر مشروع ہے۔ چنانچہ موتمر نے اس رائے کو قبول کر لیا۔

اس کے بعد جلسہ دوسرے دن کے لیے برخاست ہو گیا۔

سترہواں اجلاس

اتوار کے دن ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر اسلامی کا سترہواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۶۹ میں سے ۴۳ ارکان حاضر تھے۔ صدر نے حکومت ادریسیہ کے نمائندوں کا خیر مقدم کیا جو پہلی مرتبہ موتمر کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے۔ اور انھوں نے ترجمانی حکومت ادریسیہ سید حسن ادریسی کا وثیقۂ اعتماد پیش کیا۔ اور سید محمد امین الشنقیطی نے اپنے وفد کی جانب سے صدر کے کلمات ترحیبیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد اس کے وفد کی طرف سے جو ریلوے لائن کی اسکیم کے متعلق سلطان ابن سعود کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے کے لیے بھیجا گیا استاذ رشید رضا کھڑے ہوئے اور انہوں نے ملاقات کا نتیجہ ان الفاظ میں سنایا کہ:۔

جلالۃ الملک نے بصراحت فرمایا ہے کہ میں ہر مفید تجویز کی تعمیل میں عملی مساعدت کرنے سے نہ صرف یہ کہ باز نہیں رہوں گا بلکہ اس میں کسی سے پیچھے نہ رہونگا بشرطیکہ اس کے پیچھے اجنبی مداخلت کا شائبہ تک نہ ہو۔ لہذا وہ اس معاملہ میں پوری احتیاط کرتے ہیں اور کسی کمپنی کو خواہ وہ کیسی ہی ہو یہ کام سپرد کرنے کے لیے راضی نہیں ہیں۔ ان کی رائے میں اس کی تکمیل صرف عالم اسلامی کے چندوں ہی سے ہونی چاہیئے نیز اپنی رعایا کے ساتھ شفقت و عنایت کی بنا پر وہ چاہتے ہیں کہ ریلوے لائن کی تعمیر پہلے جدہ سے مکہ تک ہو اور پھر اسے تجویز کے مطابق آگے بڑھایا جائے۔ اس اثنا میں ضرورت ہے کہ بدویوں کے مصالح کی حفاظت اور ان کے حال کی رعایت پر بھی غور کر لیا جائے۔ جلالۃ الملک نے تجویز کے محرک حضرت المسیری بک کے اس بیان کو بہت خوشی سے سنا کہ مصر اس اسکیم کے لیے سب سے زیادہ چندہ دیگا۔ خود جلالۃ الملک نے بھی وعدہ کیا کہ ان کی مقدرت میں جو کچھ ہے اس سے وہ اس اسکیم کی تکمیل میں پوری مساعدت کریں گے۔

پھر جلسہ میں چندے وصول کرنے کے ذرائع پر بہت دیر تک بحث ہوتی رہی اور اس کے بعد بعض حجازی ارکان نے تقاضا کیا کہ بدویوں کے مصالح کی رعایت پر غور کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے جنکی روزی کا ذریعہ اونٹ ہیں اور جو ریلوے لائن نکالنے کے بعد بالکل بیکار ہو جائیں گے شیخ محمد عبد الفضل نے کہا کہ جلالۃ الملک کی رائے یہ ہے کہ حرمین کے اوقاف جو متعدد ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سے بدویوں کی پرورش کا سامان ہونا چاہیئے۔ یہ کوئی انصاف نہیں ہے کہ ریلوے لائن بدوؤں کو روٹی سے محتاج کر کے کھولی جائے۔ اور انہیں بھوکا مرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ موتمر نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ جس طرح ریلوے کی تعمیر کے وسائل پر غور کرنا ضروری ہے اسی طرح بدویوں کے مسئلہ کو بھی حل کرنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ تباہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

استاذ ظواہری نے تجویز پیش کی کہ یہ مجوزہ ریلوے لائن وقف علی المسلمین ہوگی۔ اور اس کے منافع میں سے کچھ حصہ حجاز کے مصالح عامہ میں صرف کیا جائیگا جن میں بدوؤں کے مصالح بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد موتمر نے حسب ذیل تجویز منظور کی۔

یہ موتمر ریلوے کی اسکیم کو مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرتی ہے اور اسی کو اختیار دیتی ہے کہ ہر ملک کے ارکان موتمر کی کمیٹیاں بنائے۔ جو اپنے اپنے ملک میں چندے جمع کریں اور وہ ارکان اس کو اپنی تمام کارروائیوں کی اطلاع اور چندوں کے حسابات بھیجتے رہیں۔ نیز یہ اموال معتبر بینکوں میں سے کسی بینک میں جمع کئے جائیں۔ اور انہیں مجلس تنفیذیہ کے حکم کے بغیر کہیں نہ خرچ کیا جائے۔ اسکے ساتھ ہی موتمر یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ یہ ریلوے لائن وقف اسلامی ہوگی جس کے منافع حجاز کے مصالح عامہ میں خرچ کئے جائینگے۔ اور ان مصالح کی تفصیل وقف نامہ میں کی جائے گی۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست ہوا اور دوبارہ اجتماع کے موقع پر صدر نے حاضرین کو مطلع کیا کہ علمائے سوڈان مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہیں۔

پھر صدر نے وہ احتجاج پیش کرنے کی اجازت دی جو حجازیوں کی جانب سے اس غلہ کی تقسیم کے متعلق پیش کیا گیا تھا جو مصر سے بھیجا جاتا ہے۔ اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہ معاملہ موتمر کے حدود سے خارج ہے حجازیوں نے اس اعتراض کو قبول نہ کیا اور احتجاجی تجویز پیش کرنے پر اصرار کرتے رہے۔ آخر بہت مناقشہ کے بعد طے ہوا کہ جلسہ کے اختتام پر کثرت رائے سے اس کا فیصلہ کیا جائیگا کہ یہ مسئلہ موتمر کے حدود میں داخل ہے یا نہیں۔

اس کے بعد صدر نے شاہ حجاز کے اس بیان پر بحث کرنے کی اجازت دی جو موتمر کے پچھلے اجلاس میں پڑھا گیا تھا۔ شیخ رشید رضا نے کہا کہ وہ تو ایک نصیحت تھی جسے موتمر نے سن لیا۔ اب اس پر بحث کی کیا حاجت ہے؟ بعض نے اصرار کیا کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے بعضوں نے کہا کہ اس کی پچھلی تلاوت ہی کو کافی سمجھا جائے۔ اور اسکو کسی بحث و مذاکرہ کا موضوع نہ بنایا جائے۔ چنانچہ اسی پر اتفاق ہو گیا مگر وفد مصری اور وفد یمنی نے مطالبہ کیا کہ ان کی جانب سے حسب ذیل تحریری نوٹ ثبت کر لیا جائے۔

ہم یہ بات منضبط تحریر میں لے آنا چاہتے ہیں کہ جلالۃ ابن سعود نے اپنے بیان میں جو دینی و سیاسی پالیسی پیش کی ہے اس کے لیے ہم مقید نہیں ہیں اور اس باب میں اپنے حق کو پوری طرح محفوظ رکھتے ہیں۔

چنانچہ اسے جلسہ کی کارروائی میں ثبت کر لیا گیا۔

پھر جلسہ نے چوبیسویں تجویز کو بالاتفاق منظور کیا جو زبان عربی کی ترویج کے متعلق استاذ بیطار نے پیش کی تھی سید رشید رضا نے اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز کا موضوع کتاب و سنت اور ائمہ اربعہ کی رائے کے مطابق واجب شرعی ہے۔

اس کے بعد تجویز شعیب قریشی اور محمد علی صاحب نے پیش کی جس میں تاکید کی گئی تھی کہ حرم میں نماز کسی خاص مذہب کے امام کے لیے مخصوص نہ ہو۔ بلکہ تمام مذاہب کے امام پڑھائیں۔ اس پر کہا گیا کہ یہ پہلے ہی معمول بہ ہے پھر شاہ اسعد صاحب نے حج کے انتظام کے لیے ایک مستقل مجلس بنانے کی تجویز پیش کی جسے قبول کر لیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بھی معمول بہ ہے

پھر جب موتمر کے سامنے کوئی کام باقی نہ رہا تو جناب صدر نے امیر محمل مصری کے خلاف حجازیوں کو پھر پڑھنے کی اجازت دیدی۔ اور اس کی تلاوت شروع ہو گئی اس پر وفد مصری یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا کہ موتمر ایک ایسے احتجاج پر توجہ کر رہی ہے جو اسکے حدود سے خارج ہے اور امیر محمل مصری کے خلاف پیش کیا جا رہا ہے اثنائے تلاوت میں جمعیت خلافت ہند کا وفد بھی عدم مراعات نظام کی شکایت کرتے ہوئے اٹھ گیا۔ احتجاج کا خلاصہ یہ تھا کہ امیر محمل نے ان لوگوں کو خیراتی غلہ کی قیمت میں سے کچھ نہیں دیا جنکا حق سالہا سال سے ثابت چلا آرہا ہے اور یہ حجت پیش کر دی کہ یہ صدقہ جاریہ کسی خاص شخص یا اشخاص کا ثابت و مقرر حق نہیں ہے بلکہ مکہ و مدینہ میں ہم جن لوگوں کو محتاج و ضرورتمند دیکھتے ہیں ان کو تقسیم کرتے ہیں۔ اس حجت کی بنا پر وہ تو کچھ انہیں دیتے تھے انہیں سے تھوڑا سا تقسیم کر کے باقی سب واپس لے گئے۔ اس احتجاج پر ۸۰ کے قریب حجازیوں کے دستخط تھے۔

اس موقع پر صدر وفد یمنی نے توجہ دلائی کہ جلسہ میں کورم پورا نہیں ہے چنانچہ صدر نے تحقیق کی اور آخر کار جلسہ برخاست کرنیکا اعلان کر دیا (باقی)

مولانا مظہر الدین کی گرفتاری

جناب اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب الامان الجمعیۃ کو مطلع فرماتے ہیں کہ:-

آج پولیس نے جناب مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان پر زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) دفتر الامان میں وارنٹ گرفتاری کی تعمیل کی اور پانچسو روپیہ کی ضمانت لیکر چلی گئی۔ کل ۲ر ستمبر کو مسٹر لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ۔ ا بجے پیشی ہوگی۔

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ بانگر کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفر خیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف وکرم زکوٰۃ خیرات، صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرماکر ثواب عظیم حاصل فرمادیں۔ حق تعالےٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

المشتہر

مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

ریلوے ریگولیٹر واچ

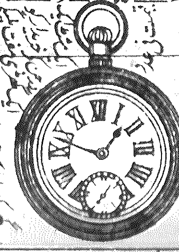

اس گھڑی کی پشت اور ڈائل پر ریلوے انجن بنا ہوا ہے۔ ڈائل پر ریگولیٹر لیور لکھا ہوا ہے گھڑی شیپ کی خوبصورت پرزوں کی مضبوط ٹائم کی نہایت پکی ہے اور بہت ہی پائدار ہے گارنٹی ۵ سال کی ہے۔ ایک گھڑی ضرور منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

دیگر نکل کی رسٹ واچ معہ محصولڈاک قیمت للعہ گارنٹی ۳ سال

جرمنی ٹائم پیس فی عدد معہ محصولڈاک

اے۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرلین ۱۳۱

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ ... [illegible]

جنرل منیجر ... کشمیری بازار۔ لاہور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا تمسک المؤت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ یکدن کے پینے سے خون گاڑھا ہوتا ہے۔ اور جسم تر و تازہ ہوکر بخار جڑسے نابود ہو جاتا ہے بار بار کا بخار یکرہ تجاری اور جو ملاسی کے اقوام میں سے ہر بخار کو جڑسے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی ... قیمت چھوٹی شیشی ... بڑی شیشی ...

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑسے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش جیسا ہی کیوں نہ ہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار لگاتے ہی نصف جاری آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑسے نابود ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۶ر چھ آنہ محصول ڈاک چھ شیشی تک ۷ر چھ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر لودھ ویر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عمار) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سےر)

برص سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کیے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچے عورتوں ... پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ دقت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ۔ راج وید کلکتہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

مالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر اتوار ... [illegible]

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ عثمانی ریشمی ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر پر چل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے بہت ہی محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر تصدیق لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ...۔ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ عثمانی ریشمی ہے مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۷ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خطائی ... قیمت ... مصارف بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جلد طبع عثمانیہ استمبول خطائی کاغذ قیمت ... ۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ... ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر کبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ... ۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۲ بمبئی نمبر ۹

دس پیسہ ماہوار

میں آپ کو گھر بیٹھے بہترین ماہوار رسالہ پیش کرتا ہوں جس میں مفید مضامین، دلچسپ چھوٹے قصے، مسلسل ناول، لطائف اور سفید دکار آمد باتیں ہوں گی۔ اس رسالہ کا نام تفریح ہوگا جو ۲۰×۲۰ کی تقطیع پر ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء سے ماہوار شایع ہوگا۔ ضخامت تقریباً ۴۰ صفحہ ہوگی مضامین کی خوبی اور ترتیب کی دشواری کے باوجود جس علمی ذوق کو پیدا کرنے کی ... سال بھر دو روپیہ میں ... بیجئے۔

منیجر رسالہ تفریح قاضی اسٹریٹ بجنور (یو۔پی)

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجائے تو ... پوری قیمت واپس ... قیمت فی بکس تین روپیہ (سےر)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

جاز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش ... تمام بد کلینوں کو ... لطف شباب ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

اس طلاء سے کمزوری دور ہوکر ... اور اصلی قوت عود کرآتی ہے ... کثرت ... پیدا ہوتی ہے ...

المشتہر۔ حکیم مولوی نذیر علی لکھنوی کمرہ نمبر ... دہلی

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کردیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ۱۰ر فی درجن صہ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۲۔ مکان نمبر ۳۔ رنگون

اگر حسب اعلان مفید ثابت نہ ہو تو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیں

لائسنس نمبر 5650 — پتہ: حکیم ... دہلی

ہماری ادویات متواتر بارہ سال سے ملک کے ہر گوشہ میں استعمال ہو رہی ہیں جنکے پندرہ ہزار سے زیادہ سارٹیفکٹ آئے ہیں اس کے علاوہ تمام اخبارات نے بڑے زوردار ریویو دیے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی رجسٹرڈ ہیں۔

چار قیمتی تحفے

سرمہ اکسیر چشم آنکھوں کے لیے بے نظیر نعمت ... ڈاکٹروں کا ... قیمت فی تولہ ...

حب مراد سب سے زیادہ ممسک ... مقوی ... قیمت ... گولیاں ...

عروس زندگی ... رسالہ ... مفت طلب کریں

بال صفا پوڈر بالکل بے ضرر نازک ... بہت آسانی سے ... قیمت ...

عروس جمال بدصورتوں کو خوبصورت بنانیوالا داغ دھبے کیل چھائی کو دور کرنے والا چہرہ پر رونق ... قیمت فی بکس ...

ملنے کا پتہ: ... حکیم ... دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیر تائل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دیگا اعتقاد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر تائل آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابو الاعلیٰ مودودی

نمبر ۱۸	دہلی یوم دوشنبہ ۲۷ صفر ۱۳۴۵ہجری ـ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۲۶ء	جلد ۴

عالم اسلامی کی پہلی بین الملکی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے اٹھارہویں اجلاس کی کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

دوشنبہ کے دن ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر اسلامی کا اٹھارہواں اجلاس دار الموتمر میں منعقد ہوا۔ ۶۶ ارکان میں سے ۴۷ ارکان حاضر تھے۔ جلسہ سابقہ کی رپورٹ پڑھے جانے کے بعد معتمد عقبہ و معان کی تجویز پر بحث شروع ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:

چونکہ عقبہ و معان کا علاقہ ارض حجاز کا جزو ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے اور جسے شریف علی بن حسین نے اسے حجاز سے الگ کر کے شرق اردن سے ملحق کرنے کے لیے اتفاق کیا تھا اور پہلے ایک ارادہ سنیہ شائع کر کے اس کے مطابق اس علاقہ کو علیحدہ کر دیا تھا۔ اور چونکہ شریف علی شرعی حیثیت سے حجاز کا بادشاہ نہیں تھا کیونکہ اسے خود اسی کے چند ساختہ و پرداختہ آدمیوں نے جو مملکت حجاز کے اہل حل و عقد نہیں تھے ایسے وقت میں بادشاہ منتخب کیا تھا جبکہ اس کے قبائل اور اراضی کا بڑا حصہ سلطان نجد کے ماتحت آ گیا تھا اور چونکہ حجاز کے شرعی اولی الامر کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ اپنے شخصی ارادے یا کسی اور طریقے سے اس کے کسی حصہ کو دوسروں کے حوالہ کر دے اور چونکہ منطقہ شرق اردن ایک غیر مسلم حکومت کے انتداب میں ہے اور یہ بات اس الحاق کے عدم جواز کو المضاعف کر دیتی ہے کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کے بالکل خلاف ہے جسے نافذ العمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور جس کے مطابق حجاز کی خالص اسلامی سرزمین میں کسی غیر مسلم کو سکونت یا سیادت یا نفوذ احکام کا حق نہیں ہے۔ لہٰذا ہم موتمر اسلامی سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ جو کچھ کاروائی ہو چکی ہے اس پر وصیت نبویہ کے مطابق احتجاج کرے۔ اور حجاز کے موجودہ ولی امر سے مطالبہ کرے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے منطقہ عقبہ و معان کو دوبارہ مملکت حجاز میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اور مسلمانان عالم سے اپیل کرے کہ وہ اس خدمت دینی میں ان کی پوری اعانت کریں۔

محرک ـ سید رشید رضا۔

موید ـ سید سلیمان ندوی۔

مولانا عبد الحلیم صدیقی ـ وصیت تو عام ہے۔ تنہا عقبہ و معان کے لیے مخصوص نہیں ہے۔ پھر آپ نے موضوع کو صاف ہی کیوں نہ کر دیا۔

سید رشید رضا ـ میرے بھائی نے صرف مقدمہ ہی پر نظر کی ہے جس پر تجویز کی بنیاد رکھی گئی ہے، مگر میں نفس تجویز کے موضوع میں مناقشہ کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ کیونکہ مقدمہ تو محض تدلیل و حجت کے لیے ہوتا ہے۔ تاکہ تجویز میں قوت پیدا ہو۔ اور لوگ اس کی اہمیت کو محسوس کریں۔ ورنہ اس کو کوئی جوہری حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔ مقدمات کو کوئی شخص چاہے تسلیم کرے یا نہ کرے اس کا اثر نفس موضوع پر نہیں پڑتا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میری تجویز کے موضوع میں کسی کو بھی دینی حیثیت سے اختلاف نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر اور دوسرے علماء نے جزیرۃ العرب کی جو حدود بیان کی ہیں ان میں منطقہ عقبہ و معان سے زیادہ علاقے شامل ہیں بلکہ ہمارے ہندوستانی بھائی تو شام اور عراق کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ پہلے شخص جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو نافذ کیا وہ عمر ابن الخطاب فاتح عراق و شام و مصر تھے۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ہم مسائل جغرافیہ علمیہ میں نہ پڑیں اور اصل تجویز تک اپنی توجہ کو محدود رکھیں۔ البتہ اگر کسی صاحب کو اصل تجویز سے اختلاف ہو، جس کی مجھے امید نہیں ہے تو وہ بلا تردد اظہار کر دیں۔

اس پر وفد مصری نے اعلان کیا کہ یہ موضوع ہمارے حدود اختیار سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اس کی بحث میں کوئی حصہ نہ لیں گے صدر وفد افغانی نے بھی اپنی اور صدر وفد ترکی کی جانب سے یہی اعلان کیا۔

پھر مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنی تقریر میں دلائل و براہین سے عقبہ و معان پر حجاز کا حق ثابت کیا۔ اور اس کے بعد ان وفود کے علاوہ جنہوں نے بحث میں حصہ نہ لینے کا اعلان کیا تھا سب نے بالاجماع اس تجویز کا منظور کر لیا۔

اس کے بعد مجلس تنفیذیہ کے انتخاب کا مسئلہ پیش ہوا۔ مولانا شوکت علی صاحب نے تفصیل کے ساتھ اس امر پر بحث کی کہ تین مہینہ کے لیے اس انتخاب کو ملتوی کر دیا جائے کیونکہ موتمر عالم اسلامی جیسی وسیع جماعت کی نمائندگی کرنے والی مجلس کا انتخاب اس قدر عجلت کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔ سید رشید رضا نے اس خیال کی تائید کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ اس کے لیے نظام اساسی میں ایک استثنائی دفعہ کا اضافہ کر دیا جائے۔ اور جب تک مستقل مجلس منتخب ہو اس وقت تک کے لیے ایک عارضی مجلس منتخب کر لی جائے۔ الغرض اس کے ساتھ ریلوے اسکیم کے لیے روپیہ جمع کرنے والی مجلس بھی ملحق ہونی چاہیے۔

عبد الواحد قاری نے وفد روس کی جانب سے اعلان کیا کہ ہم مجلس تنفیذیہ کے انتخاب میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔ کیونکہ تنفیذیہ کا حق حکومت حجاز کو ہے۔

پھر چند تقریروں کے بعد غیر رسمی مشاورت کے لیے جلسہ ملتوی کیا گیا اور ۱۵ منٹ کے بعد دوبارہ مجتمع ہو کر موتمر نے حسب ذیل استثنائی دفعہ نظام اساسی میں بڑھا دی:

اس سال مجلس تنفیذیہ اور جنرل سکرٹری کا انتخاب ۳ مہینہ کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے اور عارضی طور پر امور ضروریہ کی انجام دہی کے لیے ایک مجلس بنائی جاتی ہے جو صدر، حافظ وہبہ، عبد العزیز عتیقی، سلیمان قابل اور محمد نصیف سے مرکب ہوگی۔ اس مجلس کا کام مجلس کے نمائندہ ارکان اور جنرل سکرٹری کے پہنچنے کے بعد ختم ہو جائیگا۔

پھر مجلس امانات کے مسئلہ پر طویل گفتگو شروع ہوئی جس میں بہت سے ارکان نے حصہ لیا۔ آخر میں طے ہوا کہ موتمر کا جو مجلس ہے اس مجلس کا ممبر ہوگا اور صدر موتمر ہی اس کا صدر ہوگا۔ جلالۃ الملک کے بیٹے امیر فیصل اس کے اعزازی صدر ہوں گے۔

پھر آثار و مقابر کے متعلق مولانا شوکت علی کی تجویز پر رد و کد شروع ہوئی۔ اور طے ایک مجلس علماء کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسئلہ پر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں غور و بحث کریں۔

اس طرح موتمر کی رسمی کارروائی ختم ہو گئی اور محمد علی حسن نامہ نگار جریدہ اللواء سلیمان شفیق پاشا کمالی۔ اور موتمر کے رپورٹروں کے شکریہ ادا کئے گئے۔ آخر میں صدر نے اختتامی تقریر پڑھی اور اس کے بعد مولانا شبیر احمد عثمانی نے عربی میں ایک طویل بیان پڑھا اور اجلاس برخاست ہوا۔

صدر موتمر اسلامی کی اختتامی تقریر

شکر ہے اس خدا کا جس نے اس طرف ہماری ہدایت کی حالانکہ اگر وہ ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ تھے اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں یہ عظیم الشان موتمر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خود مختار حکومتوں اور اسلامی قوموں کے نمائندوں نے جلالۃ الملک کی دعوت کو قبول کر کے جو شدید تکالیف

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ ہو)

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ راز داری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کے لیے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بھی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور سستا ہے۔ نہ بدبو ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے تحریر بنانے سے اس کی لاگت معہ لیبل شیشی کا ارک ۲ ر پڑتی ہے۔

نوٹ جو صاحب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک جاپل ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو ۵۰۰ روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو اور دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزاء و اقرباء، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (عہ ۳۰ ر) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ... حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۸ ر

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اور تفسیر احادیث کے اسرار و معارف یہود کی تنقید، اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۸ ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت مقدسہ سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت مقبولیت ... محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ ... ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں اور دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار۔ بیکار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ در گور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے دلی قوتیں ابھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک سے ۳ ر محصول ۴ ر۔ بیس خوراک ۵ ر محصول ۷ ر۔ چالیس خوراک ۱۰ ر محصول ۱۰ ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص سے محصول ۴ ر۔ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں ڈالتا فی شیشی ۶ ر محصول ۴ ر۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت معہ محصول ۱۰ ر

۴۰ خوراک سفوف معہ طلاء درجہ عام للعہ محصول ۱۰ ر۔

حبوب حیرت اسکے استعمال کرنے سے ... احساس ہوتا ہے۔ ... قیمت ... ۴ ر

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک سے بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ ہر روز آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ اور یقینی طور پر دور کرتا ہے ... اسکے استعمال سے تپ تلی اور جگر کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ... قیمت فی شیشی ۸ ر۔ درجن شیشی ۱۲ ر۔ ... ایک درجن ۶ ر

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے، جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۸ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۷ صفر ۱۳۴۵ ہجری

حجاز کا قانون اسلحہ

حال میں حکومت حجاز نے ایک بلاغ عام شائع کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ حجاز میں تجارتی اغراض سے اسلحہ کی درآمد اور خرید و فروخت قطعاً بند کردی جائے اور جو اسلحہ بحالت موجودہ لوگوں کے پاس موجود ہیں ان کو بھی سرکاری اجازت کا پابند کردیا جائے تاکہ حکومت اسلحہ کی کمیت، کیفیت اور ان کے مالکوں سے واقف رہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اس قسم کا حکم نافذ کرنے کے لئے حکومت حجاز کو کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ اور حجاز میں وہ کونسے حالات پیدا ہوئے تھے جن کی بنا پر اس قانون کا نفاذ مناسب سمجھا گیا۔ البتہ مولانا محمد علی صاحب کے ایک مضمون سے جو کیم ستمبر کے ہمدرد میں شائع ہوا ہے صرف اتنا معلوم ہوا کہ سلطان ابن سعود ایک عرصہ سے اس قانون کو نافذ کرنا چاہتے تھے اور موتمر میں بھی اس قسم کی ایک تجویز پیش کی گئی تھی جس کا منشا یہ بتایا گیا تھا کہ حرمین میں امن قائم کرنے کے لئے حجاز کو غیر مسلح کردینے کی ضرورت ہے۔ مگر نمایندگان خلافت وجمعیت العلما اور دیگر اسلامی ممالک کے نمایندوں نے اسے مسترد کردیا تھا۔ بہرحال اس قانون کے نفاذ کی وجوہ خواہ کچھ ہوں ہمارے خیال میں یہ ایک نہایت غیر مدبرانہ اور غیر منصفانہ قانون ہے۔ اس سے حجاز پر نجدی تسلط کی ایک نہایت بدنما حیثیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ ارض مقدس حجاز کی آزادی اور حفاظت کے لئے حد درجہ مضرت رساں ہے۔

ایک ملک کو اسلحہ کی آزادی سے محروم کرنے کا سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کی مردانگی و شجاعت بزدلی و نامردی سے بدل جاتی ہے۔ اور اسکا جوہر سپاہگری جو اس کی آزادی کا ضامن ہوتا ہے۔ بالکل فنا ہو جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی قومی حکومت بھی ایسی نہیں ہے جو اپنی قوم کے اس جوہر کو مٹانے کی کوشش کرتی ہو۔ بلکہ عام طور پر قومی حکومتیں اس کو تربیت دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور جبریہ فوجی ملازمت یا سپاہیانہ فنون کی ہمت افزائی یا دوسرے طریقوں سے اپنی قوم کو ایک جوانمرد قوم بناتی ہیں۔ تاکہ اس کی آزادی کو کوئی دوسری قوم سلب نہ کرسکے۔ البتہ اس قسم کے قوانین کی ضرورت اس وقت پیش آیا کرتی ہے۔ جب ایک قوم دوسری قوم کو مغلوب کرکے اس پر اپنی حکومت قائم کرلیتی ہے۔ اور اسے اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں اس کے محکوموں کے دماغ میں آزادی کی ہوا نہ بھر جائے۔ اور ان کی بہادری و سپاہیانہ شجاعت انہیں غلامی کی زنجیریں کاٹ دینے میں معین و مددگار نہ ہو۔ ایسے موقعہ پر جابر حکومتیں عموماً اسلحہ کی ممانعت کردیتی ہیں اور تمام ممکن طریقوں سے کوشش کرتی ہیں کہ محکوم قوم کے افراد "امن پسند شہری" بن جائیں۔

حکومت حجاز کے اس جدید بلاغ کا سب سے زیادہ بدنما پہلو یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاز کی موجودہ حکومت کوئی قومی حکومت نہیں ہے۔ جیسا کہ اب تک ہمیں یقین دلایا جارہا تھا، بلکہ دراصل وہ "ایک قوم کی حکومت دوسری قوم پر" ہے، اور اسلئے اس میں بھی وہی خصوصیت موجود ہے جو ایسی حکومتوں میں ہوا کرتی ہے۔ ہم اب تک اس دھوکہ میں تھے کہ حجاز، نجد سے الگ ایک خودمختار سلطنت ہے جس میں حجازیوں کو حاکمیت ملکیہ کے حقوق حاصل ہیں، لیکن اس قانون نے یہ راز فاش کردیا ہے کہ وہ نجد کا غلام ہے اور ویسا ہی غلام ہے جیسا ہندوستان، انگلستان کا ہے۔ جس طرح انگلستان نے خود آزادی اسلحہ سے متمتع ہونے کے باوجود ہندوستان کو اپنا غلام رکھنے کے لئے نہتا کردیا ہے، اسی طرح نجد بھی آج خود آزادی اسلحہ سے فائدہ اٹھانے کے باوجود حجاز سے ہتھیار لے رہا ہے تاکہ وہ کبھی اس کی غلامی سے نکلنے کی جرات نہ کرے۔

اس فعل کی تاویل زیادہ سے زیادہ یہ کی جاسکتی ہے کہ حجاز میں قیام امن کے لئے اس کی ضرورت پیش آئی تھی۔ مگر اول تو انگریزی حکومت بھی اپنے قانون اسلحہ کے لئے ایسی ہی تاویل پیش کرسکتی ہے [illegible] دوسرے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نجد میں امن قائم کرنے کے لئے بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا تھا؟ [illegible] یہ امتیازی سلوک خود بتا رہا ہے کہ نجدی سلطان کے ماتحت نجد و حجاز کی حیثیت میں کوئی فرق ضرور ہے۔

---- اور یہ فرق اس فرق سے زیادہ افسوسناک ہے جو کنگ جارج کے ماتحت انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ہے۔ کیونکہ انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان تو انسانیت کے سوا کوئی چیز مشترک نہیں ہے، مگر حجازی تو عرب اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے نجدیوں کے قومی و دینی بھائی ہیں۔ اور ان کے ساتھ حاکم و محکوم کا امتیاز انگریزوں کے امتیازی سلوک سے زیادہ بدتر ہے۔

[illegible]

ہیں جن میں ایک بھی صحیح الفکر اور صائب الرائے آدمی نہیں ہے۔ اور ان کے دماغوں کی فضا اسقدر تنگ ہے کہ چھوٹی چھوٹی منفعتوں کے دائرے سے نکلکر وہ حقیقی اور عالمگیر منافع کے احاطہ سے بالکل عاجز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلطان ابن سعود سے پے در پے ایسی غلطیاں سرزد ہورہی ہیں جن سے ان کا سارا وقار خاک میں مل رہا ہے۔ اور دنیائے اسلام کے لئے ان کی قوت سے فائدہ اٹھانے کے امکانات کم ہوتے جارہے ہیں۔

روضہ نبوی کا مستقبل

جب سے ہم جنت البقیع کا افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے۔ مسلمانوں میں عام طور پر یہ اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ نجد کے غالی علماء گنبد خضرا کو منہدم کرائے بغیر نہیں مانیں گے۔ ہم نے اس اندیشہ کی تردید یا تائید میں اب تک کوئی خیال ظاہر نہیں کیا کیونکہ مستقبل کے متعلق کوئی حکم لگانا ہمارے امکان سے باہر ہے اور محض ظن پر کوئی رائے ہم ظاہر نہیں کرسکتے۔ البتہ اہل نجد کی جانب سے ہم برابر کسی ایسے بیان کا انتظار کررہے ہیں جس سے اس معاملہ میں نجدیوں کا طرز عمل قطعی معلوم ہوسکے۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا معتبر بیان شائع نہیں ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کے شبہات برابر ترقی کررہے ہیں۔ اب تک ہمارے سامنے صرف دو بیان آئے ہیں۔ ایک سلطان ابن سعود کے صاحبزادے امیر فیصل کا وہ تار جو انہوں نے بیسٹر لیفٹیل کے ذریعہ ہندوستان میں شائع کرایا۔ اور دوسرا "ام القریٰ" کا مضمون جو اس نے ۲۷ محرم الحرام کی اشاعت میں درج کیا ہے۔ مگر یہ دونوں بیانات چند وجوہ سے ناقابل اطمینان ہیں۔ سلطان نے اس سے پہلے متعدد وعدے اور اعلانات کئے ہیں جنمیں سے بعض بحلف شرعی تھے لیکن بعد میں انہوں نے انکی خلاف ورزی کی اور جب پوچھا گیا تو ہر مرتبہ یہ عذر پیش کیا کہ مجھ پر میری قوم نے دباؤ ڈالا اور خلع طاعت کی دھمکی دی جس سے مجبور ہوکر میں نے ایسا کیا۔ ان عذرات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نجد کی اصلی طاقت خود سلطان کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ نجدی علماء کے ہاتھ میں ہے اور وہ اتنی قوت رکھتے ہیں کہ سلطان کو تمام دنیا کے سامنے وعدہ خلافی و عہد شکنی کی ذلت برداشت کرنے پر بھی مجبور کرسکتے ہیں۔ ایسی حالت میں سلطان کا کوئی وعدہ خواہ وہ کیسی ہی قسموں کے ساتھ ہو اسوقت تک قابل اطمینان نہیں ہے جب تک اس پر نجد کے اکابر علما اور روسائے قبائل کی توثیق نہ ہو۔ کیونکہ اگر بعد میں ان لوگوں نے سلطان پر دباؤ ڈالا کہ اس "صنم اکبر" (معاذ اللہ) کو بھی توڑ دو تو سلطان کو پھر بدامنی و فساد کے اندیشہ یا اپنے تخت کے خوف سے اس کام کو کرنا پڑے گا اگرچہ وہ "بادل ناخواستہ" ہی کیوں نہ ہو۔

ام القریٰ کے بیان میں پیروی کتاب و سنت کے بلند بانگ دعووں اور ابتغائے مرضات اللہ کی خواہش کے اظہار کے سوا ہم کو اور کوئی چیز نظر نہیں آتی نفس مسئلہ کے متعلق اس نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ ہم ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہتے اور اگر ہمارے بار بار یقین دلانے پر بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ لیکن جو چیز مطلوب ہے وہ یہ چرب زبانی و چیز کلامی نہیں ہے بلکہ قبہ رسول کے متعلق علمائے نجد کا عقیدہ ہے۔ دنیا یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ علمائے نجد قبہ نبوی کو واجب الہدم سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں تو آپ کے اور آپ کے سلطان کے یہ سارے اعلانات سب دھرے رہ جائیں گے۔ اور ایک دن دنیائے اسلام کے مرکز آمال پر کدال چل کر رہے گی۔ اور اگر وہ ایسا نہیں سمجھتے تو ہمیں آپ کے اعلانات کی حاجت نہیں ہے۔ صرف ان علماء کا متفقہ فتویٰ کفایت کرتا ہے اسے پیش کردیجئے پھر دنیا کم از کم اس طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے گی۔

حضور نظام کے خلاف پروپیگنڈا

آج سے چند سال پہلے حضور نظام کے خلاف جو تحریک مدراس اور مہاراشٹر سے شروع ہوئی تھی وہ اب تمام ہندوستان کے سنگھٹنی حلقوں میں پھیل گئی ہے اور نہایت وسیع پیمانہ پر یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کو ہر طرح ممکن ہو بدنام کیا جائے۔ ان کوششوں کی ایک تازہ ترین مثال یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام دکن کے ایک اصلاحی فرمان کو جو محض تنظیم امور کے لئے جاری کیا گیا تھا، اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے کہ گویا اعلیٰ حضرت نے حکومت برطانیہ سے دبکر ایسا کیا ہے۔ چنانچہ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار اس فرمان کا خلاصہ اپنے اخبار کو بھیجکر لکھتا ہے کہ

"حضور نظام نے ان تمام اصلاحات کو قبول کرلیا ہے جو حکومت ہند نے پیش کی ہیں اور ان کی پہلی قسط جریدہ میں شائع کردی گئی ہے"

لیکن اس فرمان کو ہم کسی دوسری جگہ بجنسہ درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ وہ اپنی قسم کا کوئی نیا فرمان نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت ہمیشہ اس قسم کے اصلاحی فرامین صادر فرماتے رہتے ہیں۔ اس سے پہلے مشرق کے اصول عدل و انصاف کے مطابق ہر شخص مجاز تھا کہ جب چاہے حضور شاہی میں دادرسی کی درخواست کرے۔ مگر اس عام اجازت سے لوگ غلط فایدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے اور بالعموم اس قسم کی غرضداشتیں گذرا کرتی تھیں جنکی کوئی بنیاد نہیں ہوتی تھی۔ یا اگر ہوتی بھی تھی تو محاکم متعلقہ میں انہیں پیش کرکے آسانی کے ساتھ دادخواہی کی جاسکتی تھی۔ اسلئے اعلیٰحضرت نے اپنے اوقات کو دوسرے اہم اور مفید کاموں کے لئے محفوظ کرنے کی خاطر اس قسم کے غیر ضروری معروضات کو بند کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسے فرمان کو کیونکر حکومت ہند کے دباؤ کا نتیجہ کہا جاسکتا ہے؟ اعلیٰ حضرت کو اختیار ہے کہ اپنے امور حکومت کو انجام دینے کے لئے جس طریقہ کو بہتر سمجھیں اسے اختیار کریں۔ اس کا تعلق خالصتہً ان کے اپنے طرز جہانبانی سے ہے۔ حکومت ہند کو اس سے کیا واسطہ؟

فساد کی جڑ

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے بعض تاجر و فدلیکر مسٹر اوڈ سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس پہنچے تھے اور ان سے شکایت کی تھی کہ شہر میں فسادات ہونے کی وجہ سے تجارت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے انہیں بند کرنے اور امن قائم کرنے کی پوری کوشش کیجائے یہ خواہش اگر حقیقتہً دل سے نکلی ہو تو نہ صرف قابل قدر بلکہ امید افزا بھی ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں ابھی تک کوئی صحیح احساس پیدا نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں تمام مفسدانہ تحریکات انہی کے روپیہ سے پرورش پارہی ہیں۔ وہی ہیں جو منافرت پھیلانے والی انجمنوں کو بیش قرار چندے دیتے ہیں، انہی کی دکانوں پر صندوقچیاں رکھی ہوئی ہیں جن میں ہر خریدار سے پیسے ڈلوائے جاتے ہیں۔ انہی کی دکانوں سے بدمعاشوں کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ انہی کا روپیہ فسادات کے مقدموں میں پانی کی طرح بہتا ہے۔ اور حد یہ ہے کہ انہی کی انجمنوں میں بائیکاٹ کی تحریکیں پاس کی جاتی ہیں۔ پھر جب یہ تخم ریزی اور آبپاشی پھل لاتی ہے تو اس پر شور مچانے سے کیا حاصل؟ ابھی چند روز ہوئے ہم نے سنا ہے کہ دہلی کلاتھ مارکیٹ میں بائیکاٹ کا ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہوگیا ہے۔ یہ نفرت کی اسپرٹ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی جڑ ہے اور جب تک اسے دل سے نہ نکالا جائیگا۔ فساد اسی طرح ہوتے رہیں گے اور تجارت اسی طرح برباد ہوتی رہے گی۔

محکمہ انہار پنجاب

اسی اشاعت میں ہم ایک مراسلہ درج کررہے ہیں جو محکمہ انہار پنجاب میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے تناسب کے متعلق ہے۔ ہم سرکاری محکموں میں اس سوال کو پیدا کرنا صحیح نہیں سمجھتے لیکن جہاں یہ سوال پیدا ہوگیا ہو۔ وہاں اس کی اصلاح کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ انتظامی محکموں میں جماعتی کشمکش نظم و نسق کے لئے سخت برہم کن ہے۔ اور اس سے لازمی طور پر رعایا کو بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس مراسلہ میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں اگر وہ فی الحقیقت صحیح ہیں تو انکے خلاف محکمہ انہار کے مسلمانوں کی شکایت کو کسی طرح بھی بیجا نہیں کہا جاسکتا حکومت کو اپنے محکموں کی اندرونی سیاست سے اس طرح غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ اور خصوصاً ان نقصانات سے تو اسے کبھی چشم پوشی کرنی ہی نہیں چاہیئے جو کسی محکمہ میں ایک خاص جماعت کو ملازمتوں کا اجارہ دیدینے سے دوسری جماعتوں کو برداشت کرنے پڑتے ہیں ہمیں امید ہے کہ پنجاب کونسل کے کوئی مسلمان رکن اپنے صوبہ کی حکومت کو ان شکایات کی طرف توجہ دلائیں گے۔

نہیں پہنچ رہا۔ کیونکہ انکی بیجا طرفداری کی وجہ سے لوگ ابن سعود کی زیادہ مخالفت کررہے ہیں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ شاید یہی ایک وجہ ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث کا یہ اعلان کہ ابن سعود ہماری طرح غیر مقلد اور ہمارا ہم خیال ہے مقلدین کو ابن سعود کا مخالف بنارہا ہے حالانکہ حقیقت ایسی نہیں۔

محمد یحییٰ عفی عنہ۔ صدر مجلس خلافت لودھیانہ

حالات حجاز

مولانا حبیب الرحمن لودھیانوی کا بیان

ایک مقامی اخبار نے مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس خلافت لودھیانہ کی حج سے واپسی پر پہلی تقریر کو جو حالات حجاز پر مشتمل تھی اس انداز طریق سے پیش کیا جس نے اصل تقریر کو قطعاً ایک نئی صورت دیدی جس کی وجہ سے بمجبوراً یہ بیان علیحدہ اخبارات میں شائع کرنے کے لئے ارسال کیا جارہا ہے۔ گو جمعیۃ خلافت ہند وجمعیۃ العلماء کے موعودہ بیانات کے شیوع کا انتظار مقتضیات حالات میں سے تھا۔ مگر یہ ایک مجبوری اقدام ہے۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب نے ۱۸ اگست کو ایک عظیم الشان جلسہ میں جو کئی ہزار سامعین پر مشتمل تھا اہل شہر کا شکریہ ادا کرنے اور موجودہ افتراق و انتشار کے خطرات سے متنبہ کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

حالات حجاز پر غور کرنے سے قبل آپکو ابن سعود، اس کی قوم اور ہندوستان کی اہل حدیث جماعت اور باشندگان حجاز کو الگ الگ سمجھنا چاہیئے۔ ایک کے حالات کو دوسرے کے حالات سے مخلوط کرنے سے بہت زیادہ غلط فہمیوں کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ابن سعود اس کی قوم حنبلی المذہب مگر غالی اور متشدد ہے۔ نجدی قوم سیاست شرعیہ سے قطعی ناواقف ہے۔ نجدی قوم نے جنت معلیٰ اور جنت البقیع کے تمام قبے گروادئے۔ اگرچہ مذہبی طور سے ان کا گرانا کسی امام کے نزدیک بھی ناجائز ثابت نہیں ہوسکتا مگر موجودہ حالت میں سیاست شرعیہ اس امر کی مقتضی تھی کہ ابن سعود اور اس کی قوم کوئی ایسی حرکت نہ کرتی جس سے مسلمانان عالم میں مزید اختلاف کی آگ بھڑکتی۔ اور دشمنان اسلام کو ہمیں اور کمزور کرنے اور نقصان پہنچانے کا موقع ملتا۔

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو ابن سعود کو اور اس کی قوم کو پیغمبروں کی طرح معصوم اور بے گناہ ثابت کرتے ہیں۔ نہ ان میں سے ہوں جو اس کو شیطان اور دجال کہکر پکارتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ ایک غیر مآل اندیش مسلمان ہیں۔ اور ضرورت سے زیادہ اپنے کو ہی دیندار تصور کرتے ہیں۔ ابن سعود کی حکومت نے حجاز میں بہتر سے بہتر کام بھی کئے ہیں۔ مثلاً قیام امن، چوری، ڈکیتی، زنا اور شراب کا قطعی انسداد۔ یہ ایسی اسلامی خدمات ہیں جن کا شکریہ ہر مسلمان کو ادا کرنا چاہیئے۔ بالخصوص قیام امن تو ایک ایسی خدمت ہے جس کی نظیر میرے نزدیک خلفاء راشدین کے بعد کہیں تاریخ میں نہیں ملتی۔ مکہ سے لیکر مدینہ منورہ تک عرب کے صحرا میں جو امسال حجاج کے لئے امن و اطمینان تھا۔ اس کی نظیر اسوقت دنیا کی کوئی مہذب سے مہذب حکومت بھی صحرا میں پیش نہیں کرسکتی۔ میرے قریب ضلع فیروزپور ہے جس کے جنگل میں ہمیشہ مسافروں کے قتل کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اور اکثر لاشیں نہر سے برآمد ہوتی ہیں۔ مگر مدینہ طیبہ کے سفر کی یہ کیفیت تھی کہ پہاڑ اور جنگلوں کے کسی حصہ میں قافلے سے تنہا ہی دور کوئی حاجی جس وقت چاہے۔ دن ہو یا رات چلا جائے۔ خواہ اس کے پاس کتنا ہی روپیہ کیوں نہ ہو کوئی اس کی راہ میں مزاحم نہیں ہوتا تھا۔ جہاں نجدی حکومت کے یہ اوصاف ہیں وہاں ان کی برائیاں بھی موجود ہیں۔ مثلاً (موتمر کے فیصلہ کا انتظار کئے بغیر) مدینہ طیبہ کے قبوں کو گراکر مسلمانان عالم میں اختلاف کی آگ کو مشتعل کرنا نجدی قوم کی انتہائی جہالت یہ ہے کہ وہ اپنے اور چند اہل حدیث کے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو مشرک خیال کرتے ہیں۔ بہت سی جزوی تکالیف جو حجاج کو ان کے ہاتھوں پہنچیں وہ ان کے اسی جاہلانہ عقیدہ کا نتیجہ تھیں۔ اور اس عقیدہ کو زیادہ مضبوط کرنے والے ہندوستان کے فرقہ اہل حدیث کے وہ چند خود غرض علما تھے جو ہندوستان سے اسلئے گئے تھے کہ وہ ان کو یقین دلا دیں کہ ان کے گروہ کے سوا ہندوستان میں کوئی تمہارا حامی نہیں۔ اور صرف ہمارا ہی فرقہ ہندوستان میں اہل توحید کا فرقہ ہے اور باقی سب عباد قبور اور مشرکین میں سے ہیں۔ اکثر نجدیوں سے جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہندوستان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ہندوستان کے فرقہ اہل حدیث کا حوالہ دیا۔

نجدی حکومت نے قبوں کے ساتھ ساتھ آثار (یادگاریں) کو بھی مٹا دیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس مکان کو بھی برباد کردیا گیا ہے جس میں آنحضرت (روحی فداہ) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائیس سال تک قیام فرمایا۔ جب میں نے اس منہدم شدہ مکان کو دیکھا تو مجھے سخت صدمہ ہوا کیونکہ اسمیں کثرت کے ساتھ غلاظت پڑی ہوئی تھی۔ اس کا ذکر میں نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی (اہل حدیث) سے مکہ معظمہ میں کیا جنہوں نے نہایت بے باکی سے کہدیا کہ کیا ہوا۔ اس مکان میں خدیجہ بھی تو پاخانہ پھرا کرتی تھیں۔ اس جواب نے میرے دل کو اور بھی صدمہ پہنچایا۔ اسوقت میں نے خیال کیا کہ نجدی قوم کی ان حماقتوں میں ہندوستان کے اہل حدیث بھی پورے طور سے شریک ہیں۔

بیت اللہ شریف میں بھی یہ ظلم دیکھا کہ جس وقت ابن سعود طواف کرنے کے لئے آتے تو لوگوں کو چھڑیوں سے ہٹایا جاتا تھا اور بالخصوص جس دن ابن سعود کا دالدرات کے گیارہ بجے طواف کرنے کے لئے آیا تو تمام لوگوں کو جبراً مطاف سے نکالا گیا اور اس طرح صرف تن تنہا اسکو طواف کرایا گیا۔ ایک اور زبردست انتظامی نقص یہ بھی تھا کہ جن ٹیکسوں اور کرایوں کا اعلان قبل از حج تمام دنیا میں اخبارات کے ذریعہ کیا تھا اور اسی حساب کے مطابق حجاج گھر سے روپیہ لیکر گئے تھے۔ اس میں بہت زیادہ اضافہ کردیا گیا۔ اگرچہ میرے نزدیک وہ اضافہ بھی ہندوستان کے ٹیکسوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ نہ تھا۔ مگر اس سال جبکہ حجاج مشتہرہ اعلانوں کے مطابق روپیہ لے گئے تھے۔ اس طرح ٹیکسوں کو زیادہ کرنا ایک زبردست انتظامی نقص تھا جس سے حجاج کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔ اور کمی روپیہ کی وجہ سے انہیں بہت پریشان ہونا پڑا۔

سب سے اہم سوال جو لوگ مجھ سے کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نجدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ مبارک کے ساتھ کیا سلوک کرینگے۔ اس کے متعلق میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ نجدی حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تو کبھی نہ گرائیں گے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے ہیں کیونکہ وہ اس کی خود عزت اور حرمت کرتے ہیں۔ مگر قبہ مبارک کے متعلق نفی و اثبات میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا کرینگے۔ ہاں اگر ہندوستان کے اہل حدیث کے نیک مشورے ان کو پہنچتے رہے تو وہ اس عظیم الشان غلطی کے بھی شاید مرتکب ہو جائیں۔

حجاز کی شہری آبادی غیر حجازیوں پر مشتمل ہے اور ان کی زندگی کا مقصد محض روپیہ جمع کرنا ہے۔ جنگل کی آبادی یعنی بدوی قوم کی یہ حالت ہے کہ ان میں سے ننانوے فیصدی اسوقت قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے۔ مجھ سے یہ بھی پوچھا جاتا ہے کہ کیا عرب میں جمہوریت قائم ہوسکتی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت خوبصورت تخیل ہے۔ مگر حجازی موجودہ حالت میں جمہوریت کے مفہوم کا صحیح تصور بھی نہیں کرسکتے۔ شاید آج سے پچاس سال بعد اور وہ بھی مکمل اصلاح کے بعد کوئی جمہوریت قائم ہوسکے۔ مگر میں یورپ کی ساختہ پرداختہ جمہوریت کو عرب کے لئے پسند نہیں کرتا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابن سعود کو حجاز سے نکال دیا جائے مگر یہ کوئی نہیں بتلاتا کہ اس کے بعد کس مسلمان حکمران کو وہاں لایا جائے گا۔ امام یحییٰ یعنی زیدی شیعہ ہے۔ مصری علاوہ غلام ہونے کے اسقدر یورپ کی تہذیب میں رنگے جارہے ہیں۔ کہ ان کے کسی مرد یا عورت میں اسلامی تہذیب کا [illegible] آتا۔ نیز دو انقلابوں کی وجہ سے جو افلاس اہل حجاز پر طاری ہوا ہے اس نے انہیں موت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور وہاں شریف سے شریف مرد اور عورت سائل کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ جو شخص انقلاب چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو لیکر حجاز میں جارہے اور بعد میں انقلاب کی دعا کرے۔ تاکہ اسے انقلاب کے نتائج سے خود بھی متمتع ہونے کا موقع ملے۔

میری رائے میں نجدی قوم کی اصلاح اسطرح ہوسکتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان انکے اچھے کاموں کی تائید کریں اور تمام بیہودہ کاموں کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں اور انکے عقائد کے تشدد کو شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب پرنسپل دارالعلوم دیوبند مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اور حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا طویل قیام مکہ اور ان کے علماء کیساتھ محبت سے بحث و مناظرہ ہی کم کرسکتا ہے۔ اور نیز ہندوستان کے اہل ثروت مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جدے میں گودی۔ اور جدے سے عرفات تک اور مکہ سے مدینہ منورہ تک سڑکیں بنوانے کے لئے ایک کمپنی تیار کریں تاکہ حجاج کو جو تکالیف گودی اور سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں وہ دور ہو جائیں۔ ہم مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ جس طرح انہوں نے حزب الاحناف اور خدام الحرمین کے فتنوں کو روکا۔ اسی طرح انکا فرض ہے کہ وہ اہل حدیث کے فتنوں کے روکنے کی بھی کوشش کریں۔ میرے نزدیک ہندوستان میں جسقدر نقصان نجدی حکومت کو اہل حدیث ہند کی غلط کاریوں سے پہنچ رہا ہے اور کسی جماعت سے

اقتباسات

حجاز میں قانون اسلحہ کا نفاذ
آلات حرب پر لائسنس لگا دیا گیا

حکومت حجاز کی جانب سے حسب ذیل "بلاغ عام" شائع ہوا ہے۔

دفعہ اول۔ کسی شخص کے لئے بندوق۔ کارتوس۔ ریوالور یا اسی قسم کے دوسرے ہتھیار اپنے پاس رکھنا بغیر اس کے جائز نہیں ہے کہ وہ محکمہ پولیس میں اس کا اندراج کرا کے لائسنس حاصل کرلے

دفعہ دوم۔ اسلحہ کی تجارت بالکل ممنوع ہے جس کسی کے پاس تجارت کی غرض سے کوئی ہتھیار ہو۔ عام اس سے کہ وہ بندوق ہو یا کارتوس یا اسی قسم کا کوئی اور آلہ حرب اس کو چاہیئے کہ اسے حکومت کے حوالہ کردے۔ حکومت بازار کے نرخ کے مطابق اسے قیمت ادا کردے گی۔

دفعہ سوم۔ تمام لوگوں پر اس حکم کی پابندی فرض ہے۔ اس اعلان کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر اندر اس پر عملدرآمد ہو جانا چاہیئے۔ اس مدت کے بعد جس کسی کے پاس کوئی ہتھیار بغیر لائسنس کے نظر آئیگا یا اس کے پاس ایسے تجارتی اسلحہ ملیں گے جو حکومت کے حوالہ نہ کئے گئے ہوں تو انہیں ضبط کر لیا جائیگا۔ اور ان کے مالک کو وہ سزا دیجائے گی جس کا وہ مستحق ہوگا۔

۲۹ محرم ۱۳۴۵ھ نائب جلالۃ الملک فیصل

ٹیونس میں فرانسیسی استبداد
عربی قومیت پر ایک شدید حملہ

حکومت فرانس نے دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے بائے تونس کو برائے نام بادشاہ بنا رکھا ہے۔ مگر اس بادشاہ کی یہ حالت ہے کہ ایک فرانسیسی افسر اس پر اس طرح مسلط ہے جس طرح چڑیا خانہ کے جانوروں پر ان کا محافظ مسلط ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ بائے نے ایک موٹر خریدنی چاہی جو اسے بہت پسند آئی تھی، مگر اس افسر نے روپیہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ خریداری کے لئے اس سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ اس نے اپنے محل کے لئے ہسپانیہ سے ایک ڈائینمو منگایا تھا مگر اس افسر نے اسے نصب کرنے کی اجازت نہیں دی جب بادشاہ کا یہ حال ہے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ رعایا کا کیا حال ہوگا۔

حال میں فرانسیسی سرکاری وکیل نے ایک قوم پرور پر یہ مقدمہ قائم کیا ہے کہ اس نے تاگہ کا گولہ چرا لیا ہے جس کی قیمت نصف قرش (۵ پیسہ) سے زیادہ نہیں ہے۔ اس مقدمہ کو پیش کرتے وقت اس نے جو تقریر کی اس میں یہ الفاظ خاص طور پر زور دے کر کہے کہ

ایک عرب ماں کے پیٹ سے چور پیدا ہوتا ہے اور اس کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے وہ اسے چرانے ہی کی فکر میں رہتا ہے۔

غور کیجئے کہ جس حکومت کے یہ خیالات ہیں اس کے ماتحت تونس کس قدر ذلت کی زندگی بسر کر رہا ہوگا۔ (الشوریٰ)

حدیدہ میں وفد عربی کا استقبال

مصر سے جو وفد احمد زکی پاشا اور شیخ بکری العظمہ کی قیادت میں یمن گیا تھا اسکا بندرگاہ حدیدہ پر شاندار استقبال کیا گیا۔ حدیدہ کے نائب گورنر قاضی حسین الحلالی خود بندرگاہ پر موجود تھے، باقاعدہ فوج اور والنٹیر کثیر تعداد میں صف باندھے کھڑے تھے اور شہر کے اکابر و معززین بھی حاضر تھے۔ جب وفد اترا تو فوج نے سلامی دی نائب گورنر نے جلالۃ الامام کا پیغام پہنچایا۔ وفد نے تار کے ذریعہ امام کا شکریہ ادا کیا جسکا امام نے تار پر جواب دیا اور گورنر کو حکم دیا کہ ایک دن حدیدہ میں ٹھیر کر وفد کو بذریعہ موٹر صنعاء بھیجدیا جائے۔ (الشوریٰ)

شام میں فرانسیسی درندگی کا ایک اور منظر
ایک ہسپتال جلا دیا گیا اور زخمیوں کو قتل کیا گیا

غوطہ دمشق سے ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ فرانسیسی فوجیں کسی طرح قریہ انتریس پر قبضہ کرلینے میں کامیاب ہوگئیں۔ جہاں مجاہدین شام نے اپنے زخمیوں کا ہسپتال بنا رکھا تھا اور جس پر سپید علم اڑ رہا تھا۔ وہاں داخل ہوتے ہی ان وحشیوں نے ہسپتال پر حملہ کر دیا اور ۲۰ زخمیوں کو جو اسوقت صاحب فراش تھے۔ قتل کر کے عمارت میں آگ لگا دی۔ مجاہدین کو جیسے خبر ہوئی تو وہ بدلہ لینے کے لئے آئے مگر فرانسیسی بہادران کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

فرانسیسیوں کے اس شرمناک جرم کو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ تہذیب انسانی کے علمبردار اب کیسی درندگی و وحشت پر اتر آئے ہیں (الشوریٰ)

بقیہ صفحہ اول

برداشت کی ہیں۔ اور جس طرح انھوں نے مختلف اہم مسائل پر عمیق غور و خوض میں اپنا وقت صرف کیا ہے اور حرمین کی تحسین حال کی بھی خواہش اور موجودہ حکومت کی بہی خواہی کا جیسا مظاہرہ کیا ہے اس کے لئے میں ان کا شکرگزار ہوں۔ یہ دینی قسم کی پہلی موتمر اسلامی تھی جس میں بڑی بڑی اسلامی حکومتوں۔ اور قوموں کے نمائندے جمع ہوئے تھے۔ ایسے عظیم الشان کام کا ابتدائے امر ہی میں بہمہ وجوہ کمل ہونا مشکل ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم نے ارکان موتمر میں تعاون و تعاضد اور استقلال فکر کی ایسی روح دیکھی ہے جس سے امید ہے کہ یہ موتمر اسلام کی حیات جدیدہ کے لئے تمہید صحیح ثابت ہوگی۔

حکومات متفقہ اسلامیہ کے نمائندوں نے جس بھی دوستی اور عنایت کا اظہار کیا ہے اسکو دیکھتے ہوئے ہمارے امکان میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ان کی مہربانی اور اس کوشش کا شکریہ ادا کریں جو انہوں نے موتمر کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں صرف کی ہے۔ ہم ان کے درجہ اور ان کی سرکاری حیثیت کا پورا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی طرف دوستی و اخلاص کا ہاتھ اسی طرح بڑھاتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھایا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری امیدوں کو پورا کرے اور آئندہ سال انعقاد موتمر کے موقع پر عالم اسلامی ایسے بہتر حالت میں ہو اور موتمر کا ہر وفد بلکہ ہر رکن اپنے ملک کو اس طرح واپس ہو کہ اس کا دل راضی ہو اور ہماری غیر ارادی تقصیروں سے ناخوش نہ ہو۔

حمد الٰہی کے بعد میں دوبارہ اپنے معزز رفیقوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے موتمر اسلامی کے اس پہلے دور میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور حجاز و حرمین شریفین کی بھلائی کے لئے بہترین کام کئے ہیں۔ آخر میں میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے قدم اس راستہ کی طرف چلائے جو سیدھا اور صحیح ہو۔ اور میرے آقا بادشاہ معظم کی تائید کرے جن کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کا شیرازہ اس طرح بندھ گیا۔

میں جریدہ اللواء کے نامہ نگار محمد علی حسن آفندی کا شکریہ بھی ادا کرنے میں قاصر نہیں رہنا چاہتا جنہوں نے ہمارے دفتر کتابت عمومی میں پیہم رضاکارانہ خدمات انجام دی ہیں۔ اور ایسی محنت کی ہے جس کا اثر ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہیگا۔ میں موتمر کی جانب سے ان کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں خدا ان کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا کرے۔ حضرات موتمرین سے میری درخواست ہے کہ وہ کاتب عام طور جنرل سکرٹری کے پاس اپنے پورے نام اور پتے لکھوادیں۔

دوئم۔ بھائی ہیرا سنگھ اور سیر کی تمام ملازمت ایک ہی ڈویژن میں ہونے کی وجہ سے عام طور پر سرکاری ملازموں کو تکلیف پہونچ رہی ہے۔ کیونکہ اُن کا غیر معمولی اثر جو انہوں نے پبلک اور افسروں میں حاصل کیا ہوا ہے اون کے زبردست عملہ کے لئے وبال جان ہو رہا ہے۔ اگر ان کا تبادلہ ہماری اس عرضداشت پر عمل میں آگیا تو بہت اچھا ہے ورنہ ہم اُن کے پوست کندہ حالات حوالہ قلم کرنے پر مجبور ہونگے۔ سوئم۔ ہم گورنمنٹ سے مستدعی ہیں کہ ہیڈ کلرکی کی اسامیوں پر مسلمان گریجوایٹ مقرر فرمائے جائیں گے تاکہ کچھ مدت کے بعد لوگ مذکور بالا مدات پر مسلمانوں کی کمی کو پورا کرسکیں۔

راقم۔ فریاد مظلوم

مراسلہ

محکمہ انہار پنجاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا مضمون عدد

اخبار مسلم آؤٹ لک مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۲۶ء نے مسلمانان محکمہ انہار پنجاب کی حالت زار کا جو ذکر کیا ہے ہم اوس کے ساتھ بالکل متفق الرائے ہیں۔ واقعی اس محکمہ میں بدرجہ غایت مسلمانوں کی کمی ہے اور اس کمی کا سبب صرف حکومت کی بے توجہی اور بے اعتنائی ہو ورنہ جن محکمہ کے دس سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے ۱۹۱۶ء میں چار ہیڈ کلرک مسلمان تھے۔ آج اُس محکمہ کے ۱۶ سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے صرف ایک ہیڈ کلرک مسلمان نظر آتا ہے۔ اور وہ بھی برائے نام ۱۹۱۲ء میں مسلمانوں کے شور و غوغا مچانے سے ہیڈ کلرکی کی آسانی کے لئے براہ راست گریجویٹ بھرتی کرنے کی گورنمنٹ نے منظوری ضرور دی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو امیدوار اس طرح رکھے گئے تھے اُن میں مسلمان صرف دو تھے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بڑے غور و خوض کے بعد ایک ذریعہ مسلمانوں کی کمی پورا کرنے کے لئے نکالا ہوتا ہے لیکن اس ذریعہ پر بھی یاران وطن قابض ہو جاتے ہیں اور مسلمان دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو نسبت مسلمانوں کی سب ڈویژنل کلرکی میں دو اور گیارہ کی اخبار مذکور نے تحریر کی ہے صرف نہر جمن غربی ہی پر ہے یا دوسرے سرکلوں میں بھی مسلمانوں کی بدقسمتی اور بے بختی کا یہی حال ہے۔ سنتے ہیں کہ سب اور سپروائزروں میں مسلمانوں کی کمی کو پورا کرنے کا سرکار دولت مدار کو خیال ہوا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن افسران بالادست کو سب اورسیرس کی تعیناتی کے اختیارات حاصل ہیں وہ اپنے زیر دست افسران کے نام حکم صادر فرما دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا خیال رکھو جن کا کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد یہ اثر رونما ہوتا ہے کہ وہی افسران بالادست جب سب اورسیروں کی کالجوں سے تعیناتی فرماتے ہیں تو اُن میں یاران وطن ہی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ حکومت یقیناً دونوں فریق کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتی ہے لیکن یاران وطن ایک نہیں چلنے دیتے اور مختلف قسم کے دلائل پیش کر کے اپنا ہی مہرہ آگے رکھتے ہیں۔ یہ افسوسناک حالت اس صوبہ کی ہے جس میں مسلمانوں کی ۵۷ فیصدی آبادی ہے دوسرے صوبوں کی نسبت جہاں مسلمانوں کی آبادی قلیل ہے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ حالت کس قدر بد سے بدتر ہوگی۔

نہر جمن مغربی کے سرکل میں مسلمانوں کی بدبختی سے سرکل ہیڈ کلرک ایک کائیست صاحب ہیں جو نہایت سنجیدہ اور قوم پرور واقعہ ہوئے ہیں۔ جب سے یہ صاحب سرکل سیکنڈ کلرکی کی کرسی پر جلوہ افروز اور متمکن ہوئے ہیں مسلمانوں کی جڑوں پر نہایت بیدردی کے ساتھ آرے چلا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چند ذمہ دار جگہوں پر جو مسلمان تھے یکے بعد دیگرے بیخ و بن سے اُن کا استیصال کر دیا۔ اور برعکس اسکے بعض ہندو ایسے خوش قسمت ہیں کہ ایک ہی ڈویژن میں سالہا سال سے جمے ہوئے ہیں جیسا کہ بھائی ہیرا سنگھ جو دہلی ڈویژن میں ۱۹۱۲ء کے قریب سے تعینات ہوئے تھے اور آج تک اسی ڈویژن میں ہیں۔ اور کوئی نہیں پوچھتا۔ آج کل اس سرکل میں ایسی کائیست گردی ہوئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ سرکل افسر ہیڈ کلرک کائیست۔ سرکل سیکنڈ کلرک کائیست۔ سرکل ڈسپیچر کائیست۔ سرکل ٹریسر کائیست۔ کرنال ڈویژن کا ہیڈ کلرک کائیست۔ رہتک ڈویژن صاحب مہتمم کائیست غرض یہ ہے کہ متعدد سب ڈویژنل افسر کلرک تار بابو ٹریسر اور سپر سب اورسیر کائیست ہیں جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے اس تمام کائیست گردی کا سبب ہیڈ کلرک سرکل آفس کا وجود ہے کیونکہ آج اس سرکل میں کائیست قوم کا لالہ صاحب کی بدولت جو سر چڑھا ہے کبھی نہ چڑھا تھا۔ نیز سنگھٹن سوراماؤں کی دفاتر میں آج کل وہ طوطی بول رہی ہے جو کبھی نہ بولی تھی اور ان سنگھٹنیوں کا سوائے مسلمانوں کے زیر و زبر کرنے کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بدرجہ اتم مغلوب کرنے میں وہ کامیاب ہوگئے ہیں۔ حالانکہ ایسی صورت حکومت کے نقطۂ نظر کے خلاف ہے۔ اس حالت زار کی طرف حکومت کی توجہ بارہا مبذول کرائی جا چکی ہے لیکن افسوس ہے کہ جو کچھ اس سرکل میں ہو رہا ہے اس کی طرف حکومت کی تاحال کوئی توجہ نہیں ہوئی مختصراً عرض ہے کہ لالہ جگت نرائن کی ملازمت زیادہ تر نہر جمن غربی سرکل میں گذری ہے۔ اب اس سرکل کو ان کی خونی خدمات سے نجات بخشی جائے تاکہ کوئی مسلمان ہیڈ کلرک اس سرکل میں نہیں بھیجا جا سکتا کیونکہ سوائے ملک احمد بخش صاحب کے اور کوئی مسلمان ہیڈ کلرک نہیں ہے۔ اور یہ بھی پنشن یاب ہونے والے ہیں۔ ہم بادب گذارش کریں گے کہ اس سرکل میں کسی عیسائی ہیڈ کلرک کو تبدیل کر کے ممنون فرمایا جائے۔

مشرقیات

عالم اسلامی

ٹرکی میں پھانسیوں کا منظر
نائل بے کی بہادرانہ موت

قسطنطنیہ، ۲۷ اگست۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی زندگی کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں جاوید بے۔ نائل بے۔ ناظم بے اور حلمی بے کو پھانسی دینے سے تھوڑی دیر پہلے رات کے وقت جگایا گیا اور انہیں سزائے موت کا حکم سنا کر اس حال میں پھانسی کے مقام پر لے گئے کہ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اور صرف قمیضیں اور پاجامے پہنے ہوئے تھے۔

جاوید بے نے کہا کہ ہتھکڑیاں تھوڑی دیر کے لئے اتار لی جائیں تاکہ وہ اپنی بیوی کو ایک خط لکھ سکیں۔ مگر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور کہا گیا کہ جو کچھ وہ اپنی بیوی کو لکھنا چاہتے ہیں اسے زبانی بیان کر دیں۔ مگر ایسا کرنے سے انھوں نے انکار کر دیا۔

حلمی بے پھانسی کے مقام سے زمین پر گر پڑے اور ان کے چہرے سے خون بہنے لگا۔ ان کا منہ دھلایا گیا اور خاک آلودہ قمیص کے بجائے۔ ایک دھلی ہوئی قمیص پہنا دی گئی۔ اس کے بعد اوپر لیجا کر پھانسی دی گئی۔

نائل بے نے طنزاً کہا کہ "مجھ کو پھانسی دئے جانے کا فیصلہ بہت منصفانہ تھا" اور کرسی پر بیٹھ کر رسی کے پھندے کا انتظار کرنے لگے۔ جس وقت انہیں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تو وہ بڑے زور سے جلاد کو دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ "یہ میرا پہلا تجربہ ہے اس سے قبل مجھے کبھی پھانسی نہیں دی گئی"۔ عین پھانسی کے وقت انہوں نے جج کو طنزاً سلام کہلا بھیجا۔

ناظم بے نے آخری وقت اپنی معصومیت کا اعلان کیا۔ برٹش یونائیٹڈ پریس۔

محکمۂ استقلال کا فیصلہ
عبد القادر کو پھانسی کا حکم

قسطنطنیہ یکم ستمبر۔ انگورہ کے محکمۂ استقلال نے عبد القادر کو پھانسی کی سزا کا حکم سنا دیا۔ آج شب میں پھانسی دیدی جائے گی۔

سلطان وحید الدین مرحوم کی اہلیہ کا عزم خودکشی

قاہرہ یکم ستمبر۔ سلطان محمد وحید الدین مرحوم کی اہلیہ نے دریائے نیل میں غرق ہو کر اپنے مصائب کے خاتمہ کی کوشش کی۔ لیکن انہیں بچا لیا گیا۔ جس وقت سلطان مرحوم ٹرکی سے رخصت ہوئے تھے تو آپ مصر تشریف لے آئی تھیں۔ انگورہ سے جو پنشن آپ کو ملتی تھی وہ گذشتہ تین ماہ سے بند تھی چنانچہ حال ہی میں ایک خیراتی انجمن نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا۔

حکومت مصر کی مجلس مالیات کا فیصلہ
عثمانی قرضہ آئندہ ادا نہ کیا جائے

قاہرہ یکم ستمبر۔ مالیات کے کمیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸۵۵ء والے عثمانی قرضہ میں سے جو ۴ فیصدی شرح سود پر لیا گیا تھا اور جس کی ضامن حکومت مصر تھی اب کوئی رقم ادا نہ کی جائے۔ اسکی دلیل یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلے تو یہ رقوم دولت عثمانیہ کے تقاضہ پر ادا کی جاتی تھیں۔ مگر اب مصر پر دولت عثمانیہ کی کوئی سیادت باقی نہیں رہی۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ جب تک حکومت کے قرض کا فیصلہ بذریعہ عدالت ہو اس وقت تک اس کا سود بنک میں جمع رہے۔

افغانستان کا جشن استقلال

کابل ۱۹ اگست۔ افغانستان کا یوم آزادی منانے کے موقعہ پر بادشاہ ایک اونچے چبوترہ پر کھڑے ہوئے تھے اور ان کی ایک طرف ایک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تین شہزادوں نے زبردست مجمع کے سامنے تقریریں کیں۔ اعلیٰ حضرت نے بینڈ کو حکم دیا کہ وہ مخصوص نظم باجہ میں بجائی جائے جو خاص طور پر یوم آزادی کے سلسلہ میں تصنیف کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد ایک تقریر میں اپنے قدرتی جذبات کا اظہار بغیر کسی قسم کے تصنع کے شروع کر دیا۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر انھوں نے لشکری سرداروں کو طلب کر کے ان سے مصافحہ کیا اور شاہانہ سادگی کے ساتھ اپنی رعایا سے ملتے رہے۔ لوگوں کی مبارکباد قبول کرتے تھے اور انہیں اپنی طرف سے مبارکباد دیتے تھے۔

یورپین سفارتخانوں کی پوری طرح نمائندگی کی گئی تھی۔ برطانی۔ جرمن۔ روسی۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ ایرانی۔ اور ترکی سفیر خاص طور پر نمایاں تھے۔ ہندوستانیوں کی بھی ایک تعداد موجود تھی مثلاً حاجی شمس الدین لاہوری۔ مسٹر رستم جی دو پارسی اور بمبئی کے کپتان پیرودہن (جو وہاں کے محکمہ ہوائی میں کام کرتے ہیں) اور متعدد سکھ بھی تھے۔ جس وقت رعایا کی جانب سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جا رہا تھا تو ہوائی جہاز سروں پر اڑ رہے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امان اللہ خاں پر پھولوں کی بارش کر رہے تھے۔ مسٹر نریمان نے ایران لیگ آف پرشین بمبئی اور نائب قنصل ایران متعینہ کراچی کے مبارکباد کے تار پیش کئے۔ اس کارروائی کے بعد ایک ہفتہ تک افغانستان کے یوم آزادی کی خوشی میں تعطیل رہی۔

افغانستان اور روس کا معاہدہ

ماسکو یکم ستمبر۔ افغانستان کے دارالحکومت سرائی پغمان میں جشن استقلال کے موقعہ پر وکیل مختار دولت روس اور وزیر خارجیہ افغانستان نے ایک غیر جانبداری اور مواخات کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کا مفاد یہ ہے کہ اگر دونوں معاہد سلطنتوں میں سے کسی ایک پر کوئی تیسری طاقت حملہ کرے تو دوسرا فریق مکمل غیر جانبداری برتے۔ اور نہ آپس میں فریقین ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ اور ایک دوسرے کے دشمنوں سے مخالفانہ معاہدہ کرنے سے محترز رہیں اور نہ ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں دخل دیں۔

وزیر اعظم ایران پر اظہار اعتماد

طہران ۳۱ اگست۔ مجلس کے ایک خفیہ اجلاس نے وزیر اعظم پر کثرت رائے سے اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

سپہ سالار خراسان کی رہائی

طہران ۳۱ اگست مشرقی فوج کے سپہ سالار عمومی جن کو شاہ کے سفر خراسان کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دئے گئے ہیں۔

ہندوستان

حیدرآباد میں اصلاح کا جدید قدم
حضور نظام کا فرمان

اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن نے مندرجہ ذیل فرمان جاری کیا ہے۔

ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ اہل مقدمات روزانہ کثیر تعداد میں اپنے عرائض لیکر میری ڈیوڑھی پر حاضر رہا کرتے ہیں اس سے بحث نہیں کہ ان کے مقدمے جاندار ہوں یا نہیں۔ بلکہ بعض وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ منفصلہ کارروائیوں کو تازہ کرنے کی استدعائیں کی جاتی ہیں اور بعض مقدمات کی دریافت میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیش کردہ مقدمات محض لغو اور من گھڑت ثابت ہوئے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس طریقہ کار سے رئیس کی تضییع اوقات کا وہ موجب ہوتے ہیں۔ نظر برآں حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ سے اہل مقدمات کو چاہیئے کہ پہلے صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اگر وہاں سے دادخواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اور اگر وہاں سے دادخواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ کا مرافعہ باب حکومت میں کریں (جو منسٹر کے فرائض انجام دے رہا ہے) اور خاص خاص حالات میں بشرطیکہ مقدمہ جاندار ہو اور اہمیت رکھتا ہو باب حکومت کا مرافعہ اگر کرنا ہو تو سرکار میں عرائض بتوسط رجسٹری پیش کریں۔ تو اس حالت میں سرکار پہلے باب حکومت سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہوگا کونسل کے ذریعہ صادر کرے گی بشرطیکہ کوئی دیرینہ یا منفصلہ مقدمہ نہ ہو)

ورنہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی اہل مقدمات کریں گے اور اس ضابطہ کی پابندی نہ کریں گے تو ان کے حق میں بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

۲۔ البتہ وہ مقدمات جو کہ خاص صرف خاص سے تعلق رکھتے ہوں ان کے متعلق اہل مقدمات اپنے عرائض پیشی صرف خاص میں پیش کر سکتے ہیں اور اگر کمیٹی کا مرافعہ پیش کرنا ہو تو بتوسط رجسٹری سرکار میں پیش کر سکتے ہیں جس پر سے سرکار کمیٹی سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہوگا کمیٹی کے نام صادر کرے گی۔ اور اس طریق کار سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی اور کام باضابطہ چلے گا۔ (کسی حالت میں منفصلہ و کہنہ مقدمات تازہ نہیں کئے جا سکتے)

۳۔ البتہ جو عرائض کہ امدادی ہوں وہ دفتر پیشی میں بتوسط رجسٹری داخل کئے جائیں گے۔ جس سے اگر ضرورت سمجھی جائے گی تو کوتوالی سے پہلے واقعات سرکار دریافت کرے گی اور اگر مقدمہ قابل لحاظ ہوگا تو حکم مناسب صادر ہوگا۔ ورنہ داخل دفتر کر دیا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات اس قسم کی بھی درخواستیں پیش ہوتی ہیں جو کہ خصومات شرعی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے متعلق ہدایت دیجاتی ہے کہ فریق شاکی کو عدالت مجازہ میں پہلے رجوع ہونا چاہیئے۔ جہاں باضابطہ کارروائی ہو کر غالباً اس کی دادرسی ہوگی۔ اور اگر اتفاقاً دادرسی نہ ہو تو ایسی حالت میں فریق شاکی بااظہار وجوہ اپنی شکایت باب حکومت میں پیش کر سکتا ہے۔ اور ہماثل مقدمات میں جو کہ صرف خاص سے تعلق رکھیں اس قسم کی اگر کوئی شکایت ہو تو مہتمم محلات کے ہاں پیش ہو جو کہ ایک رکن ہے کمیٹی صرف خاص کا تاکہ وہ حکم مناسب کے لئے سرکار میں پیش کرے یہ حکم جریدۂ غیر معمولی میں طبع کر دیا جائے۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس

علیگڈھ ۳۱ اگست۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس بڑے دن کی تعطیلات میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔

اقتباسات

حجاز میں قانون اسلحہ کا نفاذ
آلات حرب پر لائسنس لگا دیا گیا

حکومت حجاز کی جانب سے حسب ذیل "بلاغ عام" شائع ہوا ہے۔

دفعہ اول۔ کسی شخص کے لیے بندوق یا کارتوس یا ریوالور یا اسی قسم کے دوسرے ہتھیار اپنے پاس رکھنا بغیر اس کے جائز نہیں ہے کہ وہ محکمہ پولیس میں اس کا اندراج کرا کے لائسنس حاصل کر لے

دفعہ دوم۔ اسلحہ کی تجارت بالکل ممنوع ہے جس کسی کے پاس تجارت کی غرض سے کوئی ہتھیار ہو۔ عام اس سے کہ وہ بندوق ہو یا کارتوس یا اسی قسم کا کوئی اور آلہ حرب اس کو چاہیے کہ اسے حکومت کے حوالہ کر دے۔ حکومت بازار کے نرخ کے مطابق اسے قیمت ادا کرے گی۔

دفعہ سوم۔ تمام لوگوں پر اس حکم کی پابندی فرض ہے۔ اس اعلان کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر اندر اس پر عملدرآمد ہو جانا چاہیے۔ اس مدت کے بعد جس کسی کے پاس کوئی ہتھیار بغیر لائسنس کے نظر آئیگا یا اس کے پاس ایسے تجارتی اسلحے ملیں گے جو حکومت کے حوالہ نہ کئے گئے ہوں تو انہیں ضبط کر لیا جائیگا۔ اور ان کے مالک کو وہ سزا دیجائے گی جس کا وہ مستحق ہوگا۔

۲۹ محرم ۱۳۴۵ھ نائب جلالۃ الملک فیصل

ٹیونس میں فرانسیسی استبداد
عربی قومیت پر ایک شدید حملہ

حکومت فرانس نے دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے بائے تونس کو برائے نام بادشاہ بنا رکھا ہے۔ مگر اس بادشاہ کی یہ حالت ہے کہ ایک فرانسیسی افسر اس پر اس طرح مسلط ہے جس طرح چڑیا خانہ کے جانوروں پر ان کا محافظ مسلط ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ بائے نے ایک موٹر خریدی جو اسے بہت پسند آئی تھی، مگر اس افسر نے روپیہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ خریداری کے لیے اس سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ اس نے اپنے محل کے لیے ہسپانیہ سے ایک ڈائنمو منگایا تھا مگر اس افسر نے اسے نصب کرنے کی اجازت نہیں دی جب بادشاہ کا یہ حال ہے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ رعایا کا کیا حال ہوگا۔

حال میں فرانسیسی سرکاری وکیل نے ایک قوم پرور پر یہ مقدمہ قائم کیا ہے کہ اس نے تاگہ کا کوڑا چرا لیا ہے جس کی قیمت نصف قرش (۵ پیسہ) سے زیادہ نہیں ہے۔ اس مقدمہ کو پیش کرتے وقت اس نے جو تقریر کی اس میں یہ الفاظ خاص طور پر زور دے کر کہے کہ

ایک عرب ماں کے پیٹ سے چور پیدا ہوتا ہے اور اس کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے وہ اسے چرانے ہی کی فکر میں رہتا ہے۔

غور کیجیے کہ جس حکومت کے یہ خیالات ہیں اس کے ماتحت تونس کسقدر ذلت کی زندگی بسر کر رہا ہوگا۔ (الشوریٰ)

حدیدہ میں وفد عربی کا استقبال

مصر سے جو وفد احمد زکی پاشا اور رئیسہ بک العظمہ کی قیادت میں یمن گیا تھا اسکا بندرگاہ حدیدہ پر شاندار استقبال کیا گیا۔ حدیدہ کے نائب گورنر قاضی حسین الحلالی خود بندرگاہ پر موجود تھے، باقاعدہ فوج اور والنٹیر کثیر تعداد میں صف باندھے کھڑے تھے اور شہر کے اکابر و معززین بھی حاضر تھے۔ جب وفد اترا تو فوج نے سلامی دی نائب گورنر نے جلالۃ الامام کا پیغام پہنچایا۔ وفد نے تار کے ذریعہ امام کا شکریہ ادا کیا جس کا امام نے فوراً جواب دیا اور گورنر کو حکم دیا کہ ایک دن حدیدہ میں ٹھیر کر وفد کو بذریعہ موٹر صنعاء بھیجدیا جائے۔ (الشوریٰ)

شام میں فرانسیسی درندگی کا ایک اور منظر
ایک ہسپتال جلا دیا گیا اور زخمیوں کو قتل کیا گیا

غوطہ دمشق سے ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ فرانسیسی فوجیں کسی طرح قریہ افتریس پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہوگئیں۔ جہاں مجاہدین شام نے اپنے زخمیوں کا ہسپتال بنا رکھا تھا اور جس پر سپید علم اڑ رہا تھا۔ وہاں داخل ہوتے ہی ان وحشیوں نے ہسپتال پر حملہ کر دیا اور ۰۰ زخمیوں کو جو اسوقت صاحب فراش تھے۔ قتل کر کے عمارت میں آگ لگا دی۔ مجاہدین کو جب خبر ہوئی تو وہ بدلہ لینے کے لیے آئے مگر فرانسیسی بہادران کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

فرانسیسیوں کے اس شرمناک جرم کو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ تہذیب انسانی کے علمبردار اب کیسی درندگی و وحشت پر اتر آئے ہیں (الشوریٰ)

بقیہ صفحہ اول

برداشت کی ہیں۔ اور جس طرح انھوں نے مختلف اہم مسائل پر عمیق غور و خوض میں اپنا وقت صرف کیا ہے اور حرمین کی تحسین حال کی بھی خواہش اور موجودہ حکومت کی بہی خواہی کا جیسا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ یہ اپنی قسم کی پہلی موتمر اسلامی تھی جس میں بڑی بڑی اسلامی حکومتوں۔ اور قوموں کے نمائندے جمع ہوئے تھے۔ ایسے عظیم الشان کام کا ابتدائے امر ہی میں بہمہ وجوہ مکمل ہونا مشکل ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم نے ارکان موتمر میں تعاون و تعاضد اور استقلال فکر کی ایسی روح دیکھی ہے جس سے امید ہے کہ یہ موتمر اسلام کی حیات جدیدہ کے لیے تمہید صحیح ثابت ہوگی۔

حکومات مستقلہ اسلامیہ کے نمایندوں نے جس بھی دوستی اور عنایت کا اظہار کیا ہے اسکو دیکھتے ہوئے ہمارے امکان میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ان کی مہربانی اور اس کوشش کا شکریہ ادا کریں جو انہوں نے موتمر کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں صرف کی ہے۔ ہم ان کے درجہ اور ان کی سرکاری حیثیت کا پورا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی طرف دوستی و اخلاص کا ہاتھ اسی طرح بڑھاتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھایا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری امیدوں کو پورا کرے اور آئندہ سال انعقاد موتمر کے موقع پر عالم اسلامی اس سے بہتر حالت میں ہو اور موتمر کا ہر وفد بلکہ ہر رکن اپنے ملک کو اس طرح واپس ہو کہ اس کا دل راضی ہو اور ہماری غیر ارادی تقصیروں سے ناخوش نہ جائے۔

حمد الٰہی کے بعد میں دوبارہ اپنے معزز رفیقوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے موتمر اسلامی کے اس پہلے دور میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور حجاز و حرمین شریفین کی بھلائی کے لیے بہترین کام کئے ہیں۔ آخر میں میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے قدم اس راستہ کی طرف چلائے۔ جو سیدھا اور صحیح ہو۔ اور میرے آقا پادشاہ معظم کی تائید کرے جن کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کا شیرازہ اس طرح بندھ گیا۔

میں جریدہ اللواء کے نامہ نگار محمد علی حسن آفندی کا شکریہ بھی ادا کرنے میں قاصر نہیں رہنا چاہتا جنہوں نے ہمارے دفتر کتابت عمومی میں پیہم رضاکارانہ خدمات انجام دی ہیں۔ اور ایسی محنت کی ہے جس کا اثر ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہیگا لیس موتمر کی جانب سے میں ان کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں خدا ان کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا کرے حضرات موتمرین سے میری درخواست ہے کہ وہ کاتب عام طوبنرل سکرٹری) کے پاس اپنے پورے نام اور پتے لکھوا دیں۔

دوئم۔ بھائی ہیرا سنگھ اور سیر کی تمام ملازمت ایک ہی ڈویژن میں ہونے کی وجہ سے عام طور پر سرکاری ملازموں کو تکلیف پہونچ رہی ہے۔ کیونکہ ان کا غیر معمولی اثر جو انہوں نے پبلک اور افسروں میں حاصل کیا ہوا ہے ان کے زبردست عملے کے لئے وبال جان ہو رہا ہے۔ اگر ان کا تبادلہ ہماری اس عرضداشت پر عمل میں آگیا تو بہت اچھا ہے ورنہ ہم ان کے پوست کندہ حالات حوالہ قلم کرنے پر مجبور ہونگے۔ سوئم۔ ہم گورنمنٹ سے ملتجی ہیں کہ ہیڈ کلرکی کی اسامیوں پر مسلمان گریجوایٹ مقرر فرمائے جائیں گے تاکہ کچھ مدت کے بعد یہ لوگ مذکور بالا مدارت پر مسلمانوں کی کمی کو پورا کر سکیں۔

راقم۔ فریاد مظلوم

مراسلہ

محکمہ انہار پنجاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا مقابلہ (؟) کا مضمون — محکمہ انہار پنجاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا مضمون

اخبار مسلم آؤٹ لک مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۲۶ء نے مسلمانان محکمہ انہار پنجاب کی حالت زار کا جو ذکر کیا ہے ہم اس کے ساتھ بالکل متفق الرائے ہیں۔ واقعی اس محکمہ میں بدرجہ غایت مسلمانوں کی کمی ہے اور اس کمی کا سبب صرف حکومت کی بے توجہی اور بے اعتنائی ہے ورنہ جس محکمہ کے دس سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے ۱۹۱۲ء میں چار ہیڈ کلرک مسلمان تھے۔ آج اس محکمہ کے ۱۶ سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے صرف ایک ہیڈ کلرک مسلمان نظر آتا ہے۔ اور وہ بھی برائے نام ۱۹۱۲ء میں مسلمانوں کے شور و غوغا مچانے سے ہیڈ کلرکی کی آسامی کے لئے براہ راست گریجوایٹ بھرتی کرنے کی گورنمنٹ نے منظوری ضرور دی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو امیدوار اس طرح رکھے گئے تھے ان میں مسلمان صرف دو تھے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بڑے غور و خوض کے بعد ایک ذریعہ مسلمانوں کی کمی پورا کرنے کے لئے جاری ہوتا ہے لیکن اس ذریعہ پر بھی یاران وطن قابض ہو جاتے ہیں اور مسلمان دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو نسبت مسلمانوں کی سب ڈویژنل کلرکی میں دو اور گیارہ کی اخبار مذکور نے تحریر کی ہے صرف نہر جمن غربی ہی پر ہے یا دوسرے سرکلوں میں بھی مسلمانوں کی بدقسمتی اور سیہ بختی کا یہی حال ہے۔ سنتے ہیں کہ سب اور سپر لائن میں مسلمانوں کی کمی کو پورا کرنے کا سرکار دولت مدار کو خیال ہوا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن افسران بالادست کو سب اور سیرز کی تعیناتی کے اختیارات حاصل ہیں وہ اپنے زبردست افسران کے نام حکم صادر فرما دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا خیال رکھو جس کا کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد یہ اثر رونما ہوتا ہے کہ وہی افسران بالادست جب سب اور سیروں کی کالجوں سے تعیناتی فرماتے ہیں تو ان میں یاران وطن ہی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ حکومت یقیناً دونوں فریق کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتی ہے لیکن یاران وطن ایک نہیں چلنے دیتے اور مختلف قسم کے دلائل پیش کر کے اپنا ہی مہرہ آگے رکھتے ہیں۔ یہ افسوسناک حالت اس صوبہ کی ہے جس میں مسلمانوں کی ۵۷ فیصدی آبادی ہے دوسرے صوبوں کی نسبت جہاں مسلمانوں کی آبادی قلیل ہے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ حالت کسقدر ابتر سے بدتر ہوگی۔

نہر جمن غربی کے سرکل میں مسلمانوں کی بدبختی سے سرکل ہیڈ کلرک ایک کائیت صاحب ہیں جو نہایت سنجیدہ اور قوم پرور واقعہ ہوئے ہیں۔ عجب سے یہ صاحب سرکل سیکنڈ کلرکی کی کرسی پر جلوہ افروز اور متمکن ہوئے ہیں مسلمانوں کی جڑوں پر نہایت بیدردی کے ساتھ آرے چلا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چند ذمہ دار عہدوں پر جو مسلمان تھے یکے بعد دیگرے پیچ دبی سے ان کا استیصال کر دیا۔ اور برعکس اسکے بعض ہندو ایسے خوش قسمت ہیں کہ ایک ہی ڈویژن میں سالہا سال سے جمے ہوئے ہیں جیسا کہ بھائی ہیرا سنگھ جو دہلی ڈویژن میں ۱۹۱۲ء کے قریب سے تعینات ہوئے تھے اور آج تک اسی ڈویژن میں ہیں۔ اور کوئی نہیں پوچھتا۔ آج کل اس سرکل میں ایسی کائیت گردی ہو رہی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ سرکل سپرنٹنڈنٹ کلرک کائیت۔ سرکل سیکنڈ کلرک کائیت۔ سرکل ڈسپیچر کائیت۔ سرکل ٹویپسٹ کائیت۔ کرنال ڈویژن کا ہیڈ کلرک کائیت۔ رہتک ڈویژن صاحب مہتمم کائیت غرض یہ ہے کہ متعدد سب ڈویژنل افسر کلرک تار بابو ٹریسر اور سیر سب اور سیر کائیت ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے اس تمام کائیت گردی کا سبب ہیڈ کلرک سرکل آفس کا وجود ہے کیونکہ آج اس سرکل میں کائیت قوم کا لالہ صاحب کی بدولت جو سر چڑھا ہے کبھی نہ چڑھا تھا۔ نیز سنگھٹن سورماؤں کی دفاتر میں آج کل وہ طوطی بول رہی ہے جو کبھی نہ بولی تھی اور ان سنگھٹنیوں کا سوائے مسلمانوں کے زیر و زبر کرنے کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بدرجہ اتم مغلوب کرنے میں وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ایسی صورت حکومت کے نقطہ نظر کے خلاف ہے۔ اس حالت زار کی طرف حکومت کی توجہ بارہا مبذول کرائی جا چکی ہے لیکن افسوس ہے کہ جو کچھ اس سرکل میں ہو رہا ہے اس کی طرف حکومت کی تاحال کوئی توجہ نہیں ہوئی مختصراً عرض ہے کہ لالہ جگت نرائن کی ملازمت زیادہ تر نہر جمن غربی سرکل میں گذری ہے۔ اب اس سرکل کو ان کی خونی خدمات سے نجات بخشی جانی چاہیئے اور کوئی مسلمان ہیڈ کلرک اس سرکل میں نہیں بھیجا جا سکتا کیونکہ سوائے ملک احمد بخش صاحب کے اور کوئی مسلمان ہیڈ کلرک نہیں ہے۔ اور یہ بھی پنشن یاب ہونے والے ہیں۔ ہم با ادب گذارش کریں گے کہ اس سرکل میں کسی عیسائی ہیڈ کلرک کو تبدیل کر کے ممنون فرمایا جائے۔

سرقیات

عالم اسلامی

ٹرکی میں پھانسیوں کا منظر
تائل بے کی بہادرانہ موت

قسطنطنیہ ۲۷ اگست۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی زندگی کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں جاوید بے۔ تائل بے۔ ناظم بے اور حلمی بے کو پھانسی دینے سے تھوڑی دیر پہلے رات کے وقت جگایا گیا اور انہیں سزائے موت کا حکم سنا کر اس حال میں پھانسی کے مقام پر لے گئے کہ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اور صرف قمیصیں اور پاجامے پہنے ہوئے تھے۔

جاوید بے نے کہا کہ ہتھکڑیاں تھوڑی دیر کے لیے اتار لی جاویں تاکہ وہ اپنی بیوی کو ایک خط لکھ سکیں۔ مگر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور کہا گیا کہ جو کچھ وہ اپنی بیوی کو لکھنا چاہتے ہیں اسے زبانی بیان کر دیں۔ مگر ایسا کرنے سے انھوں نے انکار کر دیا۔

حلمی بے پھانسی کے مقام سے زمین پر گر پڑے اور ان کے چہرے سے خون بہنے لگا۔ ان کا منہ دھلایا گیا اور خاک آلودہ قمیص کے بجائے۔ ایک دھلی ہوئی قمیص پہنا دی گئی۔ اس کے بعد اوپر لیجا کر پھانسی دی گئی۔

تائل بے نے طنزاً کہا کہ "مجھ کو پھانسی دئے جانے کا فیصلہ بہت منصفانہ تھا" اور کرسی پر بیٹھ کر رسی کے پھندے کا انتظار کرنے لگے۔ جس وقت انہیں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تو وہ بڑے دھڑے جلاد کو دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ "یہ میرا پہلا تجربہ ہے اس سے قبل مجھے کبھی پھانسی نہیں دی گئی" میں پھانسی کے وقت انہوں نے جج کو طنزاً سلام کہلا بھیجا۔

ناظم بے نے آخری وقت اپنی معصومیت کا اعلان کیا۔

برٹش یونائیٹڈ پریس۔

محکمۂ استقلال کا فیصلہ
عبدالقادر کو پھانسی کا حکم

قسطنطنیہ یکم ستمبر۔ انگورہ کے محکمۂ استقلال نے عبدالقادر کو پھانسی کی سزا کا حکم سنا دیا۔ آج شب میں پھانسی دیدی جائے گی۔

سلطان وحیدالدین مرحوم کی اہلیہ کا عزم خودکشی

قاہرہ یکم ستمبر۔ سلطان محمد وحیدالدین مرحوم کی اہلیہ نے دریائے نیل میں غرق ہو کر اپنے مصائب کے خاتمہ کی کوشش کی۔ لیکن انہیں بچا لیا گیا جس وقت سلطان مرحوم ٹرکی سے رخصت ہوئے تھے تو آپ مصر تشریف لے آئی تھیں۔ انگورہ سے جو پنشن آپ کو ملتی تھی وہ گذشتہ تین ماہ سے بند تھی چنانچہ حال ہی میں ایک خیراتی انجمن نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا۔

حکومت مصر کی مجلس مالیات کا فیصلہ
عثمانی قرضہ آیندہ ادا نہ کیا جائے

قاہرہ یکم ستمبر۔ مالیات کے کمیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸۵۵ء والے عثمانی قرضہ میں سے جو ۴ فیصدی شرح سود پر لیا گیا تھا اور جس کی ضامن حکومت مصر تھی اب کوئی رقم ادا نہ کی جائے۔ اسکی دلیل یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلے تو یہ رقوم دولت عثمانیہ کے تقاضہ پر ادا کی جاتی تھیں۔ مگر اب مصر پر دولت عثمانیہ کی کوئی سیادت باقی نہیں رہی۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ جب تک حکومت کے قرض کا فیصلہ بذریعہ عدالت ہو۔ اس وقت تک اس کا سود بنک میں جمع رہے۔

افغانستان کا جشن استقلال

کابل ۱۹ اگست۔ افغانستان کا یوم آزادی منانے کے موقعہ پر بادشاہ ایک اونچے چبوترہ پر کھڑے ہوئے تھے اور ان کی ایک طرف ایک جھنڈا لہرا رہا تھا تین شہزادوں نے زبردست مجمع کے سامنے تقریریں کیں۔ اعلیٰ حضرت نے بینڈ کو حکم دیا کہ وہ مخصوص نظم باجہ میں بجائی جائے جو خاص طور پر یوم آزادی کے سلسلہ میں تصنیف کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد ایک تقریر میں اپنے قدرتی جذبات کا اظہار بغیر کسی قسم کے تصنع کے شروع کر دیا۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر انھوں نے شنواری سرداروں کو طلب کر کے ان سے مصافحہ کیا اور شاہانہ سادگی کے ساتھ اپنی رعایا سے بے تکلفانہ ملتے رہے۔ لوگوں کی مبارکباد قبول کرتے تھے اور انہیں اپنی طرف سے مبارکباد دیتے تھے۔

یورپین سفارتخانوں کی پوری طرح نمایندگی کی گئی تھی۔ برطانی۔ جرمن۔ روسی۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ ایرانی۔ اور ترکی سفیر خاص طور پر نمایاں تھے۔ ہندوستانیوں کی بھی ایک تعداد موجود تھی مثلاً خواجہ شمس الدین لاہوری۔ مسٹر رستم جی دوباش اور بمبئی کے کپتان پیرو دہن (جو وہاں کے محکمہ ہوائی میں کام کرتے ہیں) اور متعدد سکھ بھی تھے۔ جسوقت رعایا کی جانب سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جا رہا تھا تو ہوائی جہاز سروں پر اڑ رہے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امان اللہ خاں پر پھولوں کی بارش کر رہے تھے۔ مسٹر نریمان نے ایران لیگ آف پرشین بمبئی اور نائب قنصل ایران متعینہ کراچی کے مبارکباد کے تار پیش کئے۔ اس کارروائی کے بعد۔ ایک ہفتہ تک افغانستان کے یوم آزادی کی خوشی میں تعطیل رہی۔

افغانستان اور روس کا معاہدہ

ماسکو یکم ستمبر۔ افغانستان کے دارالحکومت سرائے پغمان میں جشن استقلال کے موقعہ پر وکیل مختار دولت روس اور وزیر خارجہ افغانستان نے ایک غیر جانبداری اور مواخات کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کا مقادیہ ہے کہ اگر دونوں معاہد سلطنتوں میں سے کسی ایک پر کوئی تیسری طاقت حملہ کرے تو دوسرا فریق مکمل غیر جانبداری برتے۔ اور نہ آپس میں فریقین ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ اور ایک دوسرے کے دشمنوں سے مخالفانہ معاہدہ کرنے سے محترز رہیں اور نہ ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں دخل دیں۔

وزیر اعظم ایران پر اظہار اعتماد

طہران ۳۱ اگست۔ مجلس کے ایک خفیہ اجلاس نے وزیر اعظم پر کثرت رائے سے اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

سپہ سالار خراسان کی رہائی

طہران ۳۱ اگست۔ مشرقی فوج کے سپہ سالار عمومی جن کو شاہ کے سفر خراسان کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دئے گئے ہیں۔

ہندوستان

حیدرآباد میں اصلاح کا جدید قدم
حضور نظام کا فرمان

اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن نے مندرجہ ذیل فرمان جاری کیا ہے۔

ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ اہل مقدمات روزانہ کثیر تعداد میں اپنے عرائض لیکر میری ڈیوڑھی پر حاضر رہا کرتے ہیں اس سے بحث نہیں کہ ان کے مقدمے جاندار ہوں یا نہیں۔ بلکہ بعض وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ منفصلہ کارروائیوں کو تازہ کرنے کی استدعائیں کی جاتی ہیں اور بعض مقدمات کی دریافت میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیش کردہ مقدمات محض لغو اور بے حقیقت ثابت ہوئے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس طریقہ کار سے رعیت کی تضیع اوقات کا وہ موجب ہوتے ہیں۔ نظر برآں حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ سے اہل مقدمات کو چاہیئے کہ پہلے صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اگر وہاں سے داد خواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اور اگر وہاں سے داد خواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ کا مرافعہ باب حکومت میں کریں (جو منسٹر کے فرائض انجام دیرہا ہے) اور خاص خاص حالات میں بشرطیکہ مقدمہ جاندار ہو اور اہمیت رکھتا ہو باب حکومت کا مرافعہ اگر کرنا ہو تو سرکار میں عرائض بتوسط رجسٹری پیش کریں۔ تو اس حالت میں سرکار پہلے باب حکومت سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہوگا کونسل کے ذریعہ صادر کرے گی (بشرطیکہ کوئی دیرینہ یا منفصلہ مقدمہ نہو) ورنہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی اہل مقدمات کریں گے اور اس ضابطہ کی پابندی نکریں گے تو ان کے حق میں بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

ف۲ البتہ وہ مقدمات جو کہ خاص صرف خاص سے تعلق رکھتے ہوں ان کے متعلق اہل مقدمات اپنے عرائض کمیٹی صرف خاص میں پیش کر سکتے ہیں اور اگر کمیٹی کا مرافعہ پیش کرنا ہو تو بتوسط رجسٹری سرکار میں پیش کر سکتے ہیں جس پر سرکار کمیٹی سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہوگا کمیٹی کے نام صادر کرے گی۔ اور اس طریقہ کار سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی اور کام باضابطہ چلے گا۔ (کسی حالت میں منفصلہ و کہنہ مقدمات تازہ نہیں کئے جا سکتے)

ف۳ البتہ جو عرائض کہ امدادی ہوں وہ دفتر پیشی میں بتوسط رجسٹری داخل کئے جائیں گے۔ جس سے اگر ضرورت سمجھی جائے گی تو کوتوالی سے پہلے واقعات سرکار دریافت کرے گی اور اگر مقدمہ قابل لحاظ ہوگا تو حکم مناسب صادر ہوگا ورنہ داخل دفتر کر دیا جائے گا۔

ف۴ بعض اوقات اس قسم کی بھی درخواستیں پیش ہوتی ہیں جو کہ خصومات شرعی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے متعلق ہدایت دیجاتی ہے کہ فریق شاکی کو عدالت مجاز میں پہلے رجوع ہونا چاہیئے۔ جہاں باضابطہ کارروائی ہو کر غالباً اس کی دادرسی ہوگی۔ اور احیاناً دادرسی نہ ہو تو ایسی حالت میں فریق شاکی باظہار وجوہ اپنی شکایت باب حکومت میں پیش کر سکتا ہے۔ اور مماثل مقدمات میں جو کہ صرف خاص سے تعلق رکھیں اس قسم کی اگر کوئی شکایت ہو تو مہتمم محلات کے ہاں پیش ہو جو کہ ایک رکن ہے کمیٹی صرف خاص کا تاکہ وہ حکم مناسب کے لیے سرکار میں پیش کرے۔ یہ حکم جریدہ غیر معمولی میں طبع کر دیا جائے۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس

علیگڈھ ۳۱ اگست۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس بڑے دن کی تعطیلات میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔

انڈین نیشنل یونین کا ابتدائی جلسہ

شملہ یکم ستمبر۔ مسز نائیڈو اور پنڈت موتی لال نہرو ۴ ستمبر کو شملہ سے روانہ ہونگے۔ ۵ ستمبر کو میرٹھ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر انصاری ان سے ملاقات کرینگے اور کانگریس کی طرف سے انتخابی جدوجہد کا آغاز کیا جائے گا، ۶ ستمبر کو یہ لوگ مظفر نگر پہونچیں گے، اور ۷ کو دہلی پہونچیں گے، دہلی میں ڈاکٹر انصاری کے مکان پر ۳ بجے شام کو انڈین نیشنل یونین کا ابتدائی جلسہ منعقد ہوگا۔ اس کے بعد مسز نائیڈو وزٹ وفد جنوبی افریقہ سے ملاقات کرنے کی غرض سے بمبئی روانہ ہوجائیں گی۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو صوبجات متحدہ کا دورہ کرینگے۔

فرقہ وارانہ انجمنوں کے متعلق پنڈت موتی لال نہرو کی تصریحات

پنڈت موتی لال نہرو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:۔

"مجوزہ انڈین نیشنل یونین کے سلسلہ میں دو امور کے متعلق بہت کچھ خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے، پہلی بات یہ ہے کہ فرقہ وار انجمنوں میں سب سے پہلے ہندو سبھا کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی انجمنوں کو یہ لقب نہیں دیا جاتا۔ اور اس مزعومہ امتیاز سے مختلف نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس تحریک کے حامیوں نے ہنوز یہ اعلان نہیں کیا کہ وہ فرقہ وار انجمنوں سے تمام تعلقات منقطع کرچکے ہیں حقیقت یہ ہے ہمارا یہ ارادہ نہ تھا کہ مختلف ہندو و مسلم فرقہ وار انجمنوں کے درمیان کسی طرح بھی کوئی امتیاز قائم کیا جائے اور الفاظ کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ ہندو سبھا وسیع معنی میں فرقہ دار قرار دی گئی تھی کیونکہ اس میں شدھی اور سنگھٹن جیسے ہندوانہ نظام شامل ہیں۔ مسلمانوں کی انجمنیں مسلم لیگ، خلافت اور تنظیم ایک دوسرے پر انحصار نہیں رکھتیں۔ لہٰذا وہ سب مسلم فرقہ دارانہ انجمنوں کے عام جملہ میں شامل کی گئیں۔ بعض مسلمان خلافت کو فرقہ وار انجمن نہیں سمجھتے لیکن مکتوب پر دستخط کرنے والوں اور بہت سے دوسرے اشخاص کی رائے میں اس نے اپنے گذشتہ جلسہ دہلی میں ایک امتیازی فرقہ وار نوعیت حاصل کر لی ہے۔ اور یقیناً ہمارا یہ مطلب تھا کہ وہ اس عام جملہ میں شامل ہے۔

یہ یاد رکھنا لازم ہے کہ مجوزہ انجمن کے متعلق مکتوب مذکور میں نہایت مجمل خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور ان لوگوں کو حمایت و اشتراک عمل کی دعوت دی گئی جو اس کے اصلی مقصد کے ساتھ اتفاق رائے رکھتے ہیں اس مجوزہ انجمن کے آئین کا انحصار اس بحث و تمحیص پر ہے۔ جو ستمبر میں مجوزہ انجمن کے حامیوں اور عہدہ داروں کے درمیان شروع ہوگی۔ توقع ہے کہ جلسہ میں بعض اصول مقرر کردیئے جائیں گے۔ اور ایک دو روز کے التوا مباحثہ کے بعد اس کی مجلس ماتحت ضروری قواعد مرتب کرکے آئندہ جلسہ میں پیش کردے گی۔ اس جلسہ میں قواعد و ضوابط کے متعلق آخری منظوری صادر کی جائے گی۔ اور عہدیدار مقرر کئے جائیں گے اس کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ "انڈین نیشنل یونین" معرض وجود میں آگئی۔ دوسری بات کے متعلق بھی یہی تصریحات کافی ہیں۔

فی الحال کسی فرقہ وارانہ انجمن سے علیحدگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جب مجوزہ انجمن کا باقاعدہ افتتاح ہو جائے گا۔ اسوقت اس کے حامیوں کو حسب وعدہ ایسی انجمنوں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑے گی جن کی رکنیت قواعد و ضوابط کے ماتحت ممنوع قرار دی جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرقہ وار ادارہ کی رکنیت سے روکا جائے مثلاً مسلم یونیورسٹی و ہندو یونیورسٹی جو مسلمہ طور پر فرقہ وار ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ ایسے ادارات کا کوئی ذکر نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ بیان تمام اندیشوں کو دور کر دے گا"

بنگال میں انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی کا قیام

کلکتہ ۲ ستمبر۔ آئندہ انتخابات میں اپنے امیدواروں کو کھڑا کرنے کے لئے ایک انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی قائم کی گئی ہے۔ اس جماعت کا یہ مقصد ہوگا کہ مسلمانوں کے حقوق و مفاد کا تحفظ کرے۔ مزید سیاسی ترقی کے لئے ہر امکانی سعی عمل میں لائے اور مکمل ذمہ دار حکومت کے قیام کے واسطے پوری کوشش کرے۔

ایک ہندو کا قبول اسلام

۳۰ اگست ۱۹۲۶ء کو موہن ولد بھگی قوم اہیر عمر ۲۲ سال حضرت مولانا ضیاء المحامد صاحب قادری بدایونی کے ہاتھ پر دفتر تبلیغ الاسلام بدایوں میں مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام حبیب احمد رکھا گیا۔

دار الحکومت

دہلی میں قیام امن کی مساعی

دہلی ۳۱ اگست۔ فتحپوری، چاندنی چوک، بلیماران، کٹرہ نیل، کوچہ گھاسی رام، کوچہ قابل عطار، کوچہ نٹواں، نئی سڑک، اور بعض دیگر محلوں کے ہندو اور مسلمان معززین کو کل پولیس نے بلایا تھا ملک دیوی دیال صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے قیام امن میں ان سے مدد دینے کی درخواست کی۔ آپ نے کہا کہ دہلی جو کسی وقت میں امن کے لئے ضرب المثل تھی آج فرقہ وارانہ فسادات کا ماخذ بن گئی ہے وہی جگہ جس نے ۱۹۱۹ء میں اتحاد کیلئے میں سبقت کی تھی۔ آج پھر مرکز فسادات ہے ہر مسئلہ پر ہندو مسلم رنگ چڑھا دیا جاتا ہے آپ نے ان ممتاز افراد سے کہا کہ اگر فسادات جاری رہے تو انہی لوگوں کو سخت مصیبتیں پیش آئینگی ان کا کاروبار تباہ ہو جائیگا۔ آپ نے دونوں فرقوں سے درخواست کی کہ اگر شہر میں امن قائم رکھنا ہے تو انہیں ان بدمعاشوں کی مدد نہ کرنی چاہیئے۔ جنہوں نے شہر کو بدنام کر دیا ہے۔ جب تک آپ لوگ ہمیں مفسدہ پردازوں کے نام نہ بتائیں ہم کس طرح امن قائم کر سکتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ اصلی مجرمین کو سزا مل جائے تو پھر کسی کی ہمت نہ پڑے گی۔ کہ فسادات میں حصہ لے لیکن آپ لوگ بے گناہ لوگوں کے نام لے دیتے ہیں اور اس طرح اصلی مجرم آزاد رہتے ہیں کہ پھر بدمعاشیاں کیا کریں۔

ہندو مسلمانوں کی جانب سے بعض تجاویز پیش کی گئیں چنانچہ مسٹر ... نے کہا کہ تمام فرقہ وارانہ اخبارات اور فرقہ وارانہ جماعتوں کے لیڈروں کی بڑی بڑی ضمانتیں لے لی جائیں کیونکہ ان کے خیال میں یہی لوگ نقض امن کے ذمہ دار ہیں۔ خان بہادر عبدالعزیز اور بعض ہندو صاحبان کی رائے ہوئی کہ کرایہ کے لڑنے والے اور مسٹنڈے تیلیوں کو بچانے والے دونوں فرقوں میں ان فسادات کے ذمہ دار ہیں تاوقتیکہ انہیں کافی سزا نہ ملیگی امن کا قیام محال ہے پولیس کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ ان بچانے والوں اور ان کرایہ کے لٹھ بازوں کو شہر سے نکالے۔ مسٹر عبدالغنی مسٹر ناتھو مل اور مسٹر چگن لال نے صلاح دی کہ دو ہندو اور دو مسلمان شخصوں کی سب کمیٹیاں ہر محلہ میں بنادی جائیں اور ان کا یہ فرض ہو کہ اہل محلہ کو قیام امن کی نصیحت کرتے رہیں، اور مفسدہ پردازوں کی اطلاع پولیس کو دیتے رہیں۔

اس تجویز سے ملک دیوی دیال نے اتفاق کیا۔ اور اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ اہل شہر نے فسادات کے خطرات کو محسوس کرلیا۔ اور صورت حالات کی درستی پر آمادہ ہیں۔

مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ

دہلی ۳۱ اگست۔ معاصرین نے پہلے سے یہ خبر شائع کردی تھی کہ ۳۱ اگست مسماۃ اصغری حال شانتی دیوی کا مقدمہ ہوگا اس لیئے بہت سے ہندو مسلمان دس بجے احاطہ کچہری میں پہونچ گئے تھے پولیس کا انتظام نہایت معقول تھا۔ تقریباً ایک سو سپاہی اور کئی سب انسپکٹر انتظام میں مصروف تھے۔ ۱۰ بجے اصغری معہ اپنے دونوں بچوں اور رینڈت اندر کے موٹر میں آئی۔ موٹر کے دونوں طرف دو لٹھ بند والنٹیر سیاہ دوپٹے باندھے ہوئے کھڑے تھے جس وقت موٹر احاطہ عدالت میں پہنچا پولیس نہایت مستعدی سے چاروں طرف پھیل گئی ۱۱ بجے مقدمہ پیش ہوا سوامی جی وغیرہ ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے ہوئے تھے انکی طرف سے بابو رنگ بہاری لال وغیرہ وکلاء موجود تھے۔ عبدالحلیم خاں مستغیث کی طرف سے بابو عظمت اللہ صاحب وکیل حاضر ہوئے اور مستغیث کی علالت کا

سارٹیفکٹ پیش کیا۔ عدالت نے کہا کہ میں سول سرجن صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ مستغیث کب تک حاضری کے قابل ہو جائیگا اس کے بعد تاریخ دیجائے گی۔ اسوقت مقدمہ ملتوی کیا گیا۔

۱ ستمبر۔ مقدمہ کی آئندہ پیشی کے لیئے یکم اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

مولانا شوکت علی کی روانگی

دہلی کے فساد پر اظہار افسوس

دہلی یکم ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب گذشتہ شب بمبئی روانہ ہوگئے۔ انہیں دہلی کے گذشتہ ہندو مسلم فسادات پر بہت زیادہ افسوس تھا۔ ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا کہ ہندو اور مسلمان دونوں پاگل ہوگئے ہیں اور ان خطاب یافتہ لوگوں کے ہاتھوں میں کٹ پتلی کی طرح کھیل رہے ہیں جن کی ترک موالات کے زمانہ میں کوئی عزت نہ تھی اور جنہیں غدار کے نام سے موسوم کرکے ٹھکرا دیا جاتا تھا۔

قلعہ میں چند عورتوں اور مردوں کی گرفتاری

دہلی یکم ستمبر۔ کل جبوقت لال قلعہ پر پانچ عورتیں تین لڑکے اور دو مرد گرفتار کئے گئے تو ایک سنسنی پھیل گئی۔

حقیقت حال یہ ہے کہ قلعہ کے اندر جب کام کرنے والوں اور تماشائیوں کے پاس جا پہنچے گئے تو پانچ عورتوں تین لڑکوں اور دو مردوں کے پاس کوئی پاس برآمد نہ ہوا۔ فوراً پولیس کو ٹیلیفون دیا گیا۔ اور دسوں آدمی حراست میں لے لیئے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد تین عورتیں چھوڑ دی گئیں اور باقی آدمیوں کی ضمانتیں لے لی گئیں۔

مولانا مظہر الدین صاحب کا مقدمہ

دہلی ۲ ستمبر۔ آج تقریباً پونے ۱۲ بجے مولانا مظہر الدین صاحب کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳۔ (الف) ڈپٹی کمشنر دہلی کی عدالت میں پیش ہوا کچہری میں مسلمانوں کی خاصی تعداد موجود تھی بعض معززین شہر بھی پہنچ گئے تھے۔ عدالت کے کمرہ میں صرف پانچ آدمیوں کے داخلہ کی اجازت دی گئی۔ باقی اصحاب نیچے بیٹھے ہوئے کارروائی کا انتظار کرتے رہے۔

مولانا مظہر الدین صاحب نے کارروائی شروع ہونے سے قبل کہا کہ چونکہ مجھے ابھی تک مقدمہ کی نوعیت اور اس مضمون کا علم نہیں تھا جس پر کہ مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اس لیئے میں نے کوئی وکیل نہیں کیا ہے۔ عدالت خاموش رہی۔

ڈپٹی اکرام الحق صاحب نے گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر بیان کیا کہ میں نے لوکل گورنمنٹ کی اجازت لیکر (جو فائل میں موجود ہے) مولوی مظہر الدین ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مقدمہ دائر کیا ہے۔ ایک عرصہ سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ ہیں اور اب بد سے بدتر ہو رہے ہیں ۲۷ اگست کے الامان میں "طعام ہنود کے متعلق علماء کا فتوی" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے وہ قابل اعتراض ہے اور اس کے عنوان اور مضمون پر میں نے مقدمہ دائر کیا ہے۔

کارروائی کے دوران میں مولانا نے کھڑے ہوکر کہا کہ میں عدالت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ مجھے مضمون وغیرہ کے متعلق علم نہیں تھا۔ اس لیئے کارروائی شروع کرنے سے قبل مجھے مہلت دیجائے کہ میں وکیل کو تیار کر سکوں۔ عدالت نے دریافت کیا کہ آپ کو نوٹس کب ملا تھا۔ مولانا نے جواب دیا کہ کل۔ اس پر عدالت نے کہا کہ آپ نے مسل کا معائنہ کیوں نہیں کیا۔ بہرحال ابتدائی شہادت کے بعد آپ کو مہلت دیجائے گی۔

ڈپٹی اکرام الحق صاحب کے بیان کے بعد مسٹر عبدالرحمٰن انچارج پریس برانچ سی۔ آئی۔ ڈی کی شہادت ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ۲۷ اگست کے الامان کا یہ مضمون میرا ہی ترجمہ کیا ہوا ہے اور بالکل صحیح ہے۔ اس پرچہ کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر مولوی مظہر الدین صاحب ہیں۔

عدالت نے ۱۵ ستمبر کے لیئے مقدمہ ملتوی کر دیا۔

مولانا نے مزید مہلت کی درخواست کی جو نامنظور کردی گئی۔

ضرورت مدرسین

حلقہ ارتداد میں نومسلم بچوں کو تعلیم دینے کے لیئے چند ایسے لائق مدرسین کی ضرورت ہے جو اردو حساب کتاب کیساتھ قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دے سکیں۔ تجربہ کار اور اردو مڈل پاس اشخاص کو ترجیح دیجائیگی۔ تمام درخواستیں معہ نقول سندات پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

ناظم عمومی شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام
جمعیۃ علماء ہند دہلی

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ بانگر کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفرخیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف و کرم زکوٰۃ خیرات صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرماکر ثواب عظیم حاصل فرمادیں حق تعالےٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

پتہ: مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا سے
کسکو فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار (جاڑے بخار) کی دوا

بخار کا "ملک الموت" ہے
اسکے فائدے کیا ہیں؟
تین چار خوراک ہی میں بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے پھر دن بدن چہرے سے خون کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور جسم تر و تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہوجاتا ہے باری کا بخار، کثرت بخار اور جو پیلا سی کے اقسام ہیں ان سے بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۔۔۔ ڈاک محصول ۔۔۔

دادکا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش جیسا ہی کیوں نہ ہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار لگانے ہی سے بیماری آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۔۔۔ محصول ڈاک ۔۔۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ۔ ڈاکٹر لودھ ویر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب کیساتھ نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے۔ اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت بلا جلد ... اور مجلد ... کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف ... علاوہ محصولڈاک۔
وعدہ۔ کتاب گر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائینگے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمادیں۔ ملنے کا پتہ
جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری تعویذی جڑی بوٹی کے ایکدن تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر قرار لکھوالیں قیمت فی بکس تین روپیہ (سے ر)
دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

دس پیسہ پارہ ہوا

میں آپ کو گھر بیٹھے بہترین ماہوار رسالہ مل سکتا ہے جس میں مفید مضامین، دلچسپ چھوٹے قصے، مسلسل ناول، لطائف اور مفید کارآمد باتیں ہوں گی۔ اس رسالہ کا نام تفریح ہوگا ... کی تقطیع پر ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء سے ماہوار شائع ہوگا۔ ضخامت تقریباً ۴۸ صفحہ ہوگی مضامین کی خوبی اور ترتیب کی دشواری کے باوجود جس علمی ذوق کو پیدا کریگی ہیں آئندہ ہوا اس کے اعتبار سے قیمت صرف ... ماہوار ہے گویا تفریح آپ کی خدمت میں سال بھر دو روپیہ میں، چھ مہینہ ایک روپیہ چار آنہ میں آسکتا ہے۔
منیجر رسالہ تفریح، قاضی اسٹریٹ بجنور (یوپی)

گھڑی کی رسٹ واچ — مصنوعی جواہرات کی نفیس انگشتریاں

اے ایم صدیق اینڈ کو کلکتہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

(رجسٹرڈ) شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے مرعمر کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے۔ اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:- ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خشخاشی ریلی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر لینے کو چاہتا ہے بعینہٖ مکہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خشخاشی ریلی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خشخاشی چکنا ہے جلد قیمت ۰-۸-۶ مصارف بذریعہ رجسٹری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۱۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذریعہ رجسٹری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی خشخاشی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر کبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی ۹

مفت! سفید داغ مفت!! مفت!!!

ہمارے دوا خانہ میں آنے سے کم از کم ایک چھوٹی شیشی سفید داغ کی قیمت آرام کر دکھاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجئے نمونہ کی دوا مفت بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر)

برص سفید بہق سفید دھبہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کر سکتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ رونا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ ۲ آنہ (۲ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجئے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب ہے۔ آنے (۴ر) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱؍ ۲ر) چھوٹی شیشی کی قیمت [illegible]

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ ہیضہ ملیریا بخار وغیرہ کی تعداد بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ " راج وید کلکتہ ")

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر:- شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر دوا سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس [illegible] علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہہ دو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔

راز داری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپیہ لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کیلئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بھی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنانے سے اس کی لاگت بعد لیبل شیشی کارک ۲ ر پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین مثبت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخی و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ر

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت قدرداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱۲ر جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کرےگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے۔ صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقرباء، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (۳۰ر) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:- "پران داتا" پھندو (پٹنہ)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا ایسی چندیں روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور و مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ہو۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ ترو تازہ۔ ہشاش بشاش۔ [illegible]

ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ دلی قوتیں ابھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۳ر محصول ۶ر بیس خوراک ۵ر محصول ۷ر چالیس خوراک ۱۰ر محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۲ر محصول ۶ر درجہ عام [illegible]

۴۰ خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام [illegible] محصول ۱۰ر

حبوب حیرت امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے سے مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ [illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲   جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان   تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی   ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۹

محمود ندیم بے کے مشاہدات

یمن اور حجاز کے سیاسی حالات

(حضرت محمود ندیم بے جو پہلے دولت عثمانیہ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے اور اب حجاز کی ترکی سفارت میں اتاشی مقرر ہوئے ہیں۔ استانبول سے جدہ جاتے ہوئے اسکندریہ اترے وہاں سے جریدہ فتح العرب کے نامہ نگار نے ملاقات کی اور بہت دیر تک یمن اور حجاز کے حالات دریافت کرتا رہا۔ اس ملاقات کے دوران میں موصوف نے بعض نہایت اہم واقعات بیان کئے ہیں جنھیں ہم یہاں درج کرتے ہیں :-)

محمود ندیم بے نے فرمایا کہ جب جنگ ختم ہوئی اور داماد فرید فرید پاشا کی وزارت قائم ہوئی تو میری غیرت نے ایسی خائن وطن حکومت کے احکام و اوامر پر عمل کرنا گوارا نہ کیا۔ اور میرے اور اسکے درمیان طویل نامہ و پیام ہوتے رہے جس کے بعد اس نے میرے سزائے موت کا حکم صادر کر دیا۔ مگر چونکہ میں یمن میں اس کی پہنچ سے دور تھا اس لیے وہ کچھ نہ کر سکی۔ اس نے مجھے تار دیا تھا کہ "تمہارے پاس جتنے ذخائر حرب اور اسلحہ ہیں انہیں اتحادیوں کے سپرد کر دو"۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ "تم خائن وطن اور اس کے رسول کے دشمن اور خود اپنے بھی دشمن ہو اسلیے ہر محب وطن کا فرض ہے کہ تمہاری اطاعت سے انکار کرے"۔

اس پر داماد فرید نے پھر تار دیا کہ "ہم نے حکومت انگریزی سے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہیں پورے آرام و اطمینان سے یہاں پہنچا دیگی ملک اس نازک ساعت میں تم جیسے لوگوں کی خدمت کا سخت محتاج ہے لہذا تم اپنے آپ کو حکومت برطانیہ کے سپرد کر دو۔ اور اس کے مطالبات مان لو۔ اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے"۔ میں نے اس کے جواب میں آخری پیغام یہ بھیجا کہ "اس چکمہ کو تو بچے بھی سمجھ سکتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ میری محافظت حقوق وطن کا معاوضہ آپ کی وزارت کے پاس پھانسی کے سوا اور کچھ نہیں ہے"۔

یمنی افواج کی تنظیم

یہ جواب دیکر میں نے بلاد یمن میں مستقل قیام کر کے اس کا نظام درست کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اور اس میں میرے دوست امام یحییٰ حمید الدین نے میری مدد کی یمن کی اپنے وطن سے خالص محبت اور اس کی سعادت و بہتری کے لیے فداکارانہ سرگرمی مشہور ہے میں نے صنعا میں یمن کے اعیان و اکابر اور وہاں کے قبائل کو جمع کیا اور ان کے درمیان گہری دوستی کے تعلقات قائم کرئے۔ اور انہیں دعوت دی کہ صلح و سلامتی کے ساتھ اپنے ملک کی تنظیم کریں۔ چنانچہ ان کی مدد سے میں نے بہترین اسلوب جدید پر یمنی افواج کی ترتیب شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں ترکی و یمنی افسروں کی کے ماتحت ۳۰ ہزار کا لشکر تیار کر لیا۔ جو کیل کانٹے سے درست اور نہایت منظم تھا۔

آپ پوچھیں گے کہ اس کام کے لیے ہمارے پاس ہتھیار کہاں سے آئے۔ ؟ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بلاد یمن میں دشمنوں کے مقابلہ کے لیے ہماری جو جمعیتیں کام کر رہی تھیں ان کے ذخائر اسلحہ سے میں نے کام لیا۔ اس کے علاوہ خود یمن کے پاس بھی چھوٹی بڑی توپیں، مفتر الیوذ اور گولہ بارود بنانے والی مشینیں موجود ہیں جو ایک لشکر کثیر کو مسلح کرنے کے لیے کافی ہیں۔ یہ سب سامان ترکی لشکر یہاں چھوڑ گیا تھا۔ اور اس کے علاوہ میں نے صنعاء میں متعدد جنگی اور ملکی مدارس قائم کئے جن سے ہر سال فنون حرب اور جدید نظم و نسق کے ماہرین کی کافی تعداد نکلتی ہے۔

سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یمنی قوم شجاعت و بسالت، صبر و ثبات اور محبت وطن میں بہت شدید ہے۔ اور اس کی یہ صفات ایسی ہیں جو اجنبی حریفوں کے مقابلہ میں ایک مضبوط بند ہیں۔ یمنی سپاہی فن جنگ اور اس کے اسلوبوں کو ۲۰ دن میں اچھی طرح سمجھ جاتا ہے اور اسلحہ کا استعمال تو یمن کا ہر بچہ ۷ برس کی عمر ہی میں سیکھ لیا کرتا ہے۔

میں نے اس کے ساتھ ہی یمن کے ان اجزاء کو بھی جمع کرنے کی کوشش کی جو اعداء کے نفوذ و اثر میں تھے چنانچہ میری کوشش سے "نواحی التسعہ" کا علاقہ اس میں شامل ہو گیا۔ جو حضرموت اور رداع تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کے باشندوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے یہ اجنبی دشمنوں کے زیر اثر تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کبھی آئندہ زمانہ میں کھلیں گی۔

ابن سعود اور امام یحییٰ

نامہ نگار نے پوچھا کہ امام یحییٰ حمید الدین کے جمہوریہ ترکیہ سے کیسے تعلقات ہیں اس کے جواب میں محمود ندیم بے نے کہا کہ ان دونوں حکومتوں کے تعلقات دوستی اور خالص محبت کی بنیادوں پر قائم ہیں۔ جو کسی کے اثر سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ابھی انگورہ سے چلتے وقت مجھے امام یحییٰ کا ایک خط ملا تھا جس میں انہوں نے "والی یمن" کہکر خطاب کیا ہے۔

سوال :- جناب کی اس معاملہ میں کیا رائے ہے کہ ابن سعود اور امام یحییٰ کے تعلقات کیسے ہیں ؟

جواب :- دونوں میں دوستانہ تعلقات ہیں مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ اتنے دوستانہ نہیں ہیں جتنے جمہوریہ ترکیہ اور امام کے تعلقات ہیں مجھے یہ بھی ظاہر کرنے میں تامل نہیں ہے کہ میں نے سید یحییٰ حمید الدین اور سلطان ابن سعود کے درمیان ایک سمجھوتہ کرایا تھا جس کی رو سے دونوں حکومتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جب ایک پر دشمن حملہ کرے تو دوسری اس کی مدد کرے اس سے ان خبروں کی تردید ہو سکتی ہے جو ان دونوں اسلامی حکومتوں کے متعلق لوگ پھیلا رہے ہیں۔

سوال :- کیا یہ صحیح ہے کہ امام یمن اور انگریزوں کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں ؟

جواب :- ہرگز نہیں یہ افترا محض ہے۔ میں نے مصر کے ایک عربی اخبار میں ایک مضمون دیکھا ہے جس میں ایک معاہدہ کی بعض دفعات درج کی گئی ہیں۔ مگر اس معاہدہ کا وجود لکھنے والے کے تخیل کے سوا اور کہیں نہیں ہے۔ امام یحییٰ نے جب اسے پڑھا تو بولے "ارباب غرض کو کذب و افترا کی کتنی جرأت ہو گئی ہے"۔

یمن کی سیاسی و علمی اور فوجی حالت

میں آپ سے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ امام یحییٰ حمید الدین اور کسی اجنبی دولت کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ بلاد یمن مالی۔ انتظامی اور قومی حیثیت سے بالکل خود مختار ہے اور اجنبی نفوذ کو اس میں مطلق کوئی اثر حاصل نہیں ہے یمن کی آبادی تقریباً ۲ لاکھ ہے جس میں راسخ العلم علماء اور ادباء و فضلاء و شعراء کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ اور آپ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ان میں شاعرہ عورتیں بھی ہیں جنکے وطنی قصائد میں حماست کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور جنہیں بچے، جوان، بوڑھے۔ ملاح، ساربان سب گاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یمن کے باشندوں میں ۸۰ فی صدی آدمی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اور اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں ہے۔

سوال :- یمن میں اندازاً کتنی بندوقیں ہوں گی۔

جواب :- مجھے یقین ہے کہ باشندوں کے پاس ۳۰ لاکھ بندوقوں سے کم نہ ہوں گی۔ جو زیادہ تر ماوزر۔ یا مارٹینی قسم کی ہیں۔ اسقدر کثرت سے اسلحہ کی موجودگی ان غیر ملکی سلطنتوں کی ممنون ہے، جنہوں نے اپنی استعماری اغراض کے لیے انہیں یمن میں بھیجا تھا۔ مگر یمنیوں کی وطنیت صادقہ نے اسکے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کر دیا اور اسلحہ کی کثرت نے باشندوں کو اتنا طاقتور بنا دیا کہ اب انہیں غلام بنانا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

سوال :- انگریزی جنرل جیکب نے جو گفت و شنید کی تھی اس کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

جواب :- وہ جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے اور کوئی غرض حاصل نہ ہو سکی۔ مجھے یمن کے تمام حالات معلوم ہیں کیونکہ مجھکو واپس آئے ...

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

اسلام کی صداقت ... آئینہ اسلام ... عیسائیوں کے جوابات ... مرأۃ الیقین ... ترانہ حجازی ... آریوں کے جوابات ... اسلام اور آریہ سماج ... رد کفر ... کفر توڑ ... ستر توڑ ... علم الکلام ... ابدی نجات ... روح و مادہ ... مسئلہ قربانی ... آریوں کا یونی کرم ... دیانندی مت کا خاتمہ ... قصیدہ دیانند ... ملکانوں کی للکار ... دیانند کا یونی کرم ... ادراس کا پھیر ... تحفہ آریہ ... مسلم کا ٹانڈ ... سبیل الواعظین ... قدامت اسلام ... حدوث مادہ ... حدوث روح

ردّ مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے ...

ابطال تناسخ ... آریہ دھرم ... آریہ دھرم کا فوٹو ... اسلام کی تعلیم ... قاعدہ تعلیم الاسلام ... تعلیم الاسلام نمبر اول ... نمبر دوم ... ہدیہ عثمانیہ ... حقیقۃ المسیح ... چشمہ ہدایت ... حقیقت رسائل اعجازیہ

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب ...

الغزالی ... المامون ... مقالات شبلی ... مجموعہ رسائل شبلی ... مجموعہ نظم شبلی ... سوانح مولانا روم ... سیرۃ النعمان ... امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخی واقعات کا ذخیرہ ... اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولےٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ...

صبح زندگی ... شام زندگی ... شب زندگی ... نوحہ زندگی ... طوفان حیات ... الزہرا ... امت کی مائیں ... یاسمین شام ... آفتاب دمشق ... تیغ کمال ... سمرنا کا چاند ... ماہ عجم ... عروس کربلا ... مجموعہ خدا دند ... تائید غیبی ... منازل السائرہ ... قطرات اشک ... جوہر قدامت ... سوکن کا جلاپا ... گوہر مقصود ... دُرِّ شہوار ... شاہین و دراج ... انگوٹھی کا راز ... روداد قفس ... لڑکیوں کی انشا ... بنت الوقت ... سراب مغرب ... سات روحوں کے اعمال نامے ... رباعیات عمر خیام ... جذبات آزادی ... موودہ ... سنجوگ

تکشف عن مہمات التصوف
یعنی حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام فیضہم کی نہایت ضروری اور عجیب کتاب۔ اس زمانہ پرفتن میں کسی نے تو قوالی دگی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا غرض سینکڑوں مشکلیں پیدا ہو گئیں ہیں مگر انشاء اللہ تعالیٰ اسکے مطالعہ سے تمام اشکالات حل ہونگے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری کیفیتیں آپ دیکھیں گے جو نہایت کارآمد ہیں۔ صفحات ۵۲۰ تقطیع ۲۲×۲۹ کاغذ سفید قیمت صرف ... علاوہ محصولڈاک

تمام بچے کا مذہب اسلام ہے
انہیں گمراہ کون کرتا ہے ؟

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اور بچے مسلمان پیدا ہوتے ہیں مگر انکے والدین انہیں گمراہ کر دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اور اپنے بچوں کو شروع سے خدا کے سچے دین پر قائم رکھنے کے متمنی ہیں تو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا باقاعدہ مطالعہ فرمایئے جس کی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ... تعلیم الاسلام نمبر ۱ ... تعلیم الاسلام نمبر ۲ ... نمبر ۳ ... نمبر ۴ ... نمبر ۵ ... قیمت مکمل سٹ ... علاوہ محصولڈاک

تسکین العارفین
یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں انکے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کیساتھ بحث کیگئی ہے۔ ۷۲۰ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف چار روپے (للعمر) حضرات واعظین سے رعایتی قیمت ... علاوہ محصولڈاک

تطبیق التبیین یعنی خلاصہ سائنس اور اسلام
اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کیساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ یہ کتاب زیادہ تر ان تعلیمیافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہو کر شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ باعتبار رفتار زمانہ یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے از بس ضروری اور اسکا مطالعہ نہایت نافع ہے۔ انگریزی دنیا بھر کے شکوک اور شبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں۔ قیمت ... علاوہ محصولڈاک

رباعیات عمر خیام مع سوانح عمری
عمر خیام کی رباعیاں مختلف طریقوں اور مختلف رنگ کی ایجادوں کیساتھ شایع کیگئی ہیں لیکن مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۲۶۴ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو منظوم ترجمہ بطور رباعی درج ہے ... اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب ... قیمت ...

دینیات
دینیات کی مندرجہ ذیل کتابیں ہندوستان کے مسلم علماء ...

تفسیر ... یاد ایام ... اعجاز القرآن ... قصص ... تاریخ القرآن ... مراسلات مذہبی ... آئینہ کفر و اسلام ... احکام موتی ... فیوض رحمانی ... غایۃ التنقیح ... احکام التراویح

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے
خطبہ صدارت حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب جو مراد آباد کے اسپیشل اجلاس میں پڑھا گیا
خطبہ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا

سفر نامہ روم و مصر ... الفاروق ... بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء

متفرقات
دلائل الخیرات ... فتاویٰ رشیدیہ ... حصہ دوم ... حصہ سوم ... معجزنما پنجسورہ مترجم ... حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی ... فی جلد

بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء
مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اسکے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد ...

تاریخ القرآن
یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ...

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھیے تاکہ آپ کی فرمائش مجھے پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جا سکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ سے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

انگورہ کا مقدمۂ سازش

انور پاشا شہید پر ناپاک اتہامات

انگورہ کی عدالت میں سازش قتل کے متعلق جو مقدمات چلائے گئے ہیں ان پر ہم اس سے پہلے متعدد مرتبہ اظہار خیال کر چکے ہیں [illegible]

دس سال تک اپنی عقل و بصیرت کے مطابق ٹرکی کو زندہ رکھنے کے لئے جان توڑ کوششیں کیں اور جو آج اپنی طرف سے ان اتہامات کی صفائی پیش کرنے کے لئے زندہ بھی نہیں ہیں۔ جو لوگ ملک و ملت کی خدمت میں اپنی جانیں تک قربان کر چکے ہوں، ان کے دامن کو محض اس بنا پر داغدار کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ موجودہ برسر اقتدار جماعت سے متفق نہ تھے یا اُن کا طریق عمل ان کے نقطۂ نظر سے غلط تھا، ایک ایسی غیر شریفانہ کوشش ہے جو غازی مصطفٰے کمال اور ان کی جماعت کے مفاخر میں کوئی قابل تعریف اضافہ نہیں کر سکتی۔ اگر آج ہندوستان میں ترک موالات کی ناکامی کے بعد کوئی اور انقلابی تحریک کامیاب ہو جائے اور پھر اس کی حکومت گاندھی اور محمد علی پر اس الزام میں مقدمہ چلائے کہ ان لوگوں نے ملک کو برباد کر دیا، تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کی یہ کارروائی دنیا میں کس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

ہمیں سب سے زیادہ افسوس یہ دیکھکر ہوا کہ انگورہ کے مقدمہ میں مدعی عمومی (سرکاری وکیل) نے جو ادعا نامہ یا الزام نامہ پیش کیا ہے اس میں انور پاشا شہید اور ان کی جماعت کی صرف سیاسی غلطیوں ہی پر خوردہ گیری نہیں کی گئی ہے، بلکہ ان پر اغراض نفسانی اور ذاتی جاہ و منزلت کی خواہش کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:-

"جنگ سے قبل برسر حکومت لوگوں نے قانون اساسی کے بالکل خلاف اور محض اپنی اغراض نفسانی کی خاطر ملک کو جنگ کی آگ میں دھکیل دیا۔ جو آخر کار ہماری تباہی کا باعث ہوئی"

اس کے بعد آگے چلکر انور پاشا کی بعد جنگ سرگرمیوں کا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"(انور پاشا) تفقاز ہی پہنچکر یہ ارادہ رکھتے تھے کہ رخصت شدہ افواج کو پھر جمع کر کے قارص اور مشرقی و شمالی ترکیہ میں ایک حکومت موقتہ بنائیں جب اس میں کامیابی نہ ہو سکی تو ماسکو گئے اور پھر برلن پہنچے۔ آخر پھر باکو میں آکر ایک جمعیۃ "اسلام اختلال جمعیتلری اتحادی" کے نام سے بنائی اور اس کی کانگریس میں تیسری بین الملل کے ساتھ شامل ہو کر اس کے صدر بنے۔ پھر ماسکو میں اس نئی انقلابی پارٹی کا نام "خلق شوری جمعیتی" رکھا۔ اور اصل میں یہ نام "اتحاد و ترقی" پارٹی کو دے گئے تھے اور یہ اس وقت ہو رہا تھا جبکہ اغیار کے مقابلہ کے لئے اناطولیہ میں مصطفٰے کمال ملی تشکیلات بنا رہے تھے۔ اس کے بعد انور پاشا نے ایک کانگریس باطوم میں منعقد کی اور اپنے فرقہ کے پروپگنڈا کو اناطولیہ میں پھیلانے کے لئے آدمی روانہ کئے۔ اس زمانہ میں ہمارا ملک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ یونانیوں کا حملہ شروع ہو چکا تھا اور ہماری فوج اسکی شہر اور افیون قرہ حصار بھی خالی کرنے پر مجبور ہو چکی تھی۔ انور پاشا کی یہ کارروائیاں ان کی طاری قابلیت کی شکست سے بھی زیادہ افسوسناک تھیں"

یہ الزامات آج اس شخص کے مرنے کے بعد اس پر لگائے گئے ہیں جو کسی زمانہ میں مصطفٰے کمال پاشا کی طرح ٹرکی کا نجات دہندہ سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ انور پاشا، طلعت پاشا، جمال پاشا اور ان کی جماعت کے تقریباً تمام سربرآوردہ رکن شہید ہو چکے ہیں لیکن واقعات و حقائق اب بھی زندہ ہیں اور ان کی روشنی میں ہم تحقیق کر سکتے ہیں کہ ان الزامات کی کیا حقیقت ہے۔

جنگ میں ٹرکی کی شرکت کو آج ملک کے ساتھ غداری کہا جاتا ہے محض اس وجہ سے کہ خلاف توقع اس میں ناکامی ہوئی، لیکن ۱۹۱۴ء کے نازک ایام میں جو حالات درپیش تھے، ان پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اتحاد و ترقی نے اسوقت جو کچھ کیا وہ اسپر مجبور تھی اور اس کے لئے شرکت جنگ کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ انور پاشا اور طلعت پاشا نے اپنی صفائی میں جو کچھ کہا ہے اسپر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ وہ "صفائی" کی کوشش تھی، مگر جیسا کہ ہم آگے چلکر بتائیں گے اسوقت ٹرکی میں جو غیر ترکی ارباب سیاست موجود تھے وہ بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ ٹرکی حقیقتہً اس وقت جنگ میں شریک ہونے اور جرمنی کا ساتھ دینے کے لئے مجبور تھا۔ اس مجبوری کی تشریح کے لئے ضرورت ہے کہ اعلان جنگ کے وقت کی پوزیشن کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔

۱۹۱۴ء میں جبکہ جرمنی اور روس اپنے اپنے حلفا کے ساتھ ملکر ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہو رہے تھے تو دونوں کے سامنے سب سے اہم سوال درۂ دانیال کا تھا۔ درۂ دانیال اسوقت روس کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا تھا۔ کیونکہ جنگ چھڑنے کی صورت میں اس کے لئے صرف یہی ایک راستہ تھا جس سے وہ اپنے حلفا کے ساتھ تعلق قائم رکھ سکتا تھا۔ نقشہ پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ روس کے لئے چار بحری راستے ہیں۔ ایک بحر بالٹک کی طرف جو گویا جرمنی کے قابو میں تھا۔ دوسرا بحر منجمد شمالی میں آرکیل کا بندرگاہ جو سال کے اکثر مہینوں میں منجمد رہتا ہے، تیسرا بحر الکاہل میں ولاڈی واسٹک کا بندرگاہ جو قلب روس سے ۵ ہزار میل دور واقع ہے۔ اور چوتھا درۂ دانیال۔ جنگ کی حالت میں اول الذکر تینوں راستے اس کے لئے قطعًا بیکار تھے، اور صرف ایک درۂ دانیال کا راستہ ایسا تھا جس سے وہ اپنی خام پیداوار بھیجکر باہر سے اپنی ضروریات منگا سکتا تھا اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنے حلیف انگلستان و فرانس سے ذخائر حرب حاصل کر سکتا تھا۔ پس درحقیقت اس درہ پر جنگ کی کامیابی و ناکامی کا انحصار تھا۔ اس کے بند ہونے کے معنی یہ تھے کہ روس کا گلا گھونٹ کر مار دیا جائے، اور اسے کھلا رکھنے کے معنی یہ تھے کہ اتحاد ثلاثہ کی متحدہ قوت جرمنی کو پیس کر رکھدے۔ ایسی حالت میں ٹرکی کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ روس اور جرمنی دونوں کی خواہش کو پورا کر سکے۔ اسے فیصلہ کرنا تھا کہ درہ کو بند کر کے روس اور اس کے حلفا کو اعلان جنگ دے، یا اس کو کھلا رکھکر جرمنی کا الٹی میٹم قبول کرے۔ اس کے سامنے غیر جانبداری کا کوئی سوال نہیں تھا۔ کیونکہ غیر جانبداری کے حقیقی معنی یہ تھے کہ وہ درہ کے راستہ روس کو کسی قسم کا سامان جنگ نہ لیجانے دیتا اور ایسی جانبداری پر اصرار کرنے کا نتیجہ وہی ہوتا جو بعد میں یونان کا ہوا،

یعنی یہ کہ سالونیکا کی طرح قسطنطنیہ پر فوجیں اتار دی جاتیں، درۂ دانیال پر فوجی قبضہ کر لیا جاتا اور روس کو اپنی وہ دیرینہ آرزو پوری کرنے کا موقع ملجاتا جو پیٹر اعظم سے لیکر زار نکولس ثانی تک تمام شاہان روس کی منزل مقصود تھی۔

پس یہ کہنا کہ اتحاد و ترقی کی وزارت نے جنگ میں شریک ہو کر ٹرکی کو برباد کرایا ایک لغو بات ہے، کیونکہ اگر ٹرکی شریک نہ ہوتا تو اسے جبراً شریک کیا جاتا اور وہ اسی طرح برباد ہوتا جس طرح جنگ میں شکست کھا کر ہوا۔ البتہ ان دونوں صورتوں میں ایک فرق تھا جسے انور اور طلعت نے محسوس کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ اگر ٹرکی جنگ میں شریک نہ ہوا تو روس نہ صرف یہ کہ زندہ رہجائے گا بلکہ اور زیادہ طاقتور ہو کر ایک قضائے مبرم کی طرح سر پر مسلط رہیگا اور اگر وہ جنگ میں شریک ہو گیا تو روس کا فنا ہو جانا یقینی ہے، جس کے بعد شکست کی صورت میں بھی ٹرکی کو کم از کم روس کی غلامی نصیب نہ ہوگی۔ اس خیال کو اسوقت طلعت پاشا مرحوم نے ظاہر بھی کر دیا تھا، چنانچہ انھوں نے امریکن سفیر مارگن تھا سے کہا تھا کہ:-

"روس ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور ہمیں اس سے خوف ہے۔ اگر اسوقت جبکہ جرمنی اسپر حملہ کر رہا ہے، ہم اس کو ایک زبردست ٹھوکر مار کر بے کار کر سکتے ہیں تو ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ کھوئیں"

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ روس انگلستان اور فرانس نے پہلے سے ٹرکی کی تقسیم کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اپنے اس پروگرام کو ہر حال میں پورا کرتے۔ جنگ کے آغاز میں جب ترکی حکومت نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اتحادی حکومتیں غیر جانبداری کے صلہ میں اس کو کیا دینگی تو بقول مسٹر مارگن تھا کے ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی انعام نہیں تھا کہ "ہم سلطنت عثمانیہ کی سلامتی کے ضامن ہونگے" اور اگر امیر شکیب ارسلان کا بیان صحیح ہے تو اس ضمانت کی بھی یہ حقیقت تھی کہ "روس صرف ۲۰ سال تک ٹرکی پر حملہ نہ کرنے کا وعدہ کرنے کے لئے تیار تھا" اس کے مقابلہ میں دیکھئے کہ جرمنی اور آسٹریا کیا پیش کر رہے تھے؟ آسٹرین سفیر قسطنطنیہ، پالاوسنی نے صاف کہدیا تھا کہ "ہم عہد نامہ بخارسٹ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس کی بدولت سرویا سابق نسل اقوام کا مرکز آمال بن گیا ہے۔ اس لئے ہم اسے منسوخ کرا کر رہینگے" عہد نامہ بخارسٹ کی تنسیخ کے معنی یہ تھے کہ جنگ بلقان میں ٹرکی کے یوروپین مقبوضات کی جو تقسیم ہوئی تھی وہ کالعدم ہو جاتی اور مقدونیہ کا ایک بڑا حصہ ترکوں کو واپس مل جاتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی سنا گیا ہے کہ جرمنی اور ٹرکی کے درمیان روسی ممالک کی تقسیم کے لئے بھی کوئی سمجھوتہ ہو گیا تھا۔

(باقی)

خلافت کمیٹی اور پنڈت نہرو

انڈین نیشنل یونین کے نام سے مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو نے جو اتحادی جماعت قائم کی ہے اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ ہر قسم کی فرقہ وارانہ تحریکات کی مخالفت کریگی اور اس کی رکنیت صرف انہی لوگوں کا حق ہوگا جن کا تعلق کسی ایسی تحریک سے نہ ہو۔ اس سلسلہ میں ہندوؤں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ جس طرح ہندوؤں کی فرقہ وارانہ انجمن ہندو مہاسبھا کا نام لیکر ذکر کیا گیا ہے اس طرح مسلمانوں کی کسی ایسی انجمن کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ اس کے جواب میں پنڈت موتی لال نہرو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں وہ مسلمانوں کی فرقہ وارانہ انجمنوں کے نام گناتے ہوئے خلافت کمیٹی کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ ان کا ارشاد ہے کہ:-

"بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو خلافت کمیٹی کو ایک فرقہ وارانہ نظام نہیں سمجھتے، مگر پارٹی کے اعلان پر دستخط کرنے والوں اور دوسرے بہت سے لوگوں کی رائے میں اس نے اپنے حال کے اجلاس دہلی میں ایک نمایاں فرقہ وارانہ حیثیت اختیار کر لی ہے"

ہمارے نزدیک پنڈت جی نے یہ رائے قائم کرنے میں غلطی کی ہے اور اگر اس رائے میں کچھ اور لوگ بھی شریک ہیں تو وہ بھی غلطی پر ہیں۔ خلافت کمیٹی نے جن حالات میں اپنا گذشتہ اجلاس خصوصی منعقد کیا تھا وہ انعقاد سے پہلے خود پنڈت جی

اور مسٹر نائیڈو کے سامنے پیش کر دئے گئے تھے اور مسلک کی تبدیلی کا صرف اس وقت اعلان کیا گیا تھا جب انھوں نے اصلاح و تغیر کی تمام امیدوں سے مایوسی ظاہر کی تھی تاہم خلافت کمیٹی نے کبھی وہ حیثیت اختیار نہیں کی جو ایک فرقہ وارانہ انجمن کی ہوتی ہے۔ اس نے ہندوؤں کے خلاف کوئی پروپیگنڈا نہیں کیا، ہندوؤں اور مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی، مسلمانوں کو سنگھٹن کے جواب پر کوئی جنگی نظام قائم کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ اور کوئی ایسا فعل نہیں کیا جو اصطلاحی حیثیت سے فرقہ وارانہ نوعیت کا کہلایا جا سکتا ہو۔ البتہ اگر فرقہ وارانہ حیثیت کے معنی یہ ہیں کہ اس نے مسلمانوں کا مذہبی و اجتماعی نظام درست کرنے، ان کی اقتصادی حالت کو سنوارنے اور انہیں ایک طاقتور قوم بنانے کے لئے ایک دستور العمل اختیار کیا ہے تو اس کے لئے گذشتہ اجلاس خصوصی کی قید بے کار ہے، کیونکہ اسی قسم کا ایک پروگرام ڈاکٹر کچلو اس سے دو سال پہلے بلگام کانفرنس میں پیش کر چکے تھے۔ ہمیں حیرت ہے کہ انڈین نیشنل یونین کے نقطۂ نظر میں یہ فروگذاشت کیونکر رہ گئی حالانکہ خود خلافت کانفرنس کے صدر محترم اس کے رکن رکین ہیں۔

پنڈت موتی لال جی کی اس توضیح سے ایک اور سوال پیدا ہو گیا ہے۔ انہیں اب صفائی کے ساتھ اس بات کی وضاحت کر دینی چاہئے کہ وہ "فرقہ وارانہ" حیثیت سے کیا مراد لیتے ہیں؟ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہر تحریک یا انجمن جو کسی ایک فرقہ سے تعلق رکھتی ہو اس کی حیثیت "فرقہ وارانہ" ہوگی۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جو تحریکیں یا انجمنیں تفرقہ و اختلاف کے جذبات پر مبنی ہوں ان کو "فرقہ وارانہ" حیثیت حاصل ہوگی ان دونوں معنوں میں بڑا فرق ہے۔ اور اس کی توضیح کئے بغیر ہمیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ کس قسم کی جماعتوں کو "فرقہ وارانہ" جماعت قرار دے کر ان کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔

نومسلم کانفرنس

ستمبر کے آخر میں کراچی کے مخلص کارکنان ملت ایک نومسلم کانفرنس منعقد کر رہے ہیں جس کا مقصد نومسلموں میں اسلامی زندگی پیدا کرنا اور انہیں خدمت دین کے لئے تیار کرنا ہے۔ یہ مسئلہ ایک عرصہ سے مسلمانوں کی توجہ کا محتاج تھا اور ہمیں خوشی ہے کہ اس کی طرف توجہ کرنے کا شرف برادران کراچی کو حاصل ہوا۔ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم سوال نومسلموں کی اصلاح و تربیت کا ہے۔ نومسلموں کی عام حالت یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ایک انسان کی زندگی میں جو تغیر ہونا چاہئے وہ ان میں رونما نہیں ہوتا۔ نہ ان کے اخلاق میں کوئی بلندی پیدا ہوتی ہے، نہ ان کی تہذیب و معاشرت میں کوئی علو پیدا ہوتا ہے۔ نہ ان کی روحانیات میں کوئی تازگی پیدا ہوتی ہے، بلکہ اس کے برعکس وہ اپنے اصلی درجے سے بھی گر جاتے ہیں اور عموماً اچھے مسلمان ہونے کا حال لوگوں کے سامنے بیان کر کے گھر گھر اسلام کے نام پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں جس سے دنیا کے سامنے اسلامی تعلیم کا ایک بہت برا نمونہ پیش ہوتا ہے اور غیر قومیں یہ رائے قائم کرتی ہیں کہ یہ دنائت اسلامی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اس خرابی کی اصلی وجہ یہ ہے کہ ہماری تبلیغی جماعتیں اپنا فرض صرف اتنا سمجھتی ہیں کہ لوگوں کو کلمہ پڑھوا دیں اور سند ایمان عطا کر کے رجسٹر میں نام لکھ لیں۔ حالانکہ تبلیغ اسلام صرف آبادی بڑھانے کا نام نہیں ہے، بلکہ اس میں تہذیب اخلاق اصلاح حال اور تعلیم دین سب کچھ شامل ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ ہمارے نومسلم بھائیوں میں جو تعلیم یافتہ اور صاحب استطاعت ہیں وہ اپنی برادری کی اصلاح کے لئے کوشش کریں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن سے وہ لوگ صرف نام کے مسلمان نہیں بلکہ کام کے مسلمان بنیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کی تمام تبلیغی و اصلاحی جماعتیں اس مبارک کام میں نومسلم کانفرنس کی اعانت کریں گی۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

اقتباسات

شام اور فرانس کی گفتگوئے صلح

اس ہفتہ جو اطلاعات ہم کو موصول ہوئی ہیں ان سے اس گفتگو کا حال معلوم ہوتا ہے جو پیرس میں شامی نمائندوں اور حکومت فرانس کے درمیان جاری ہے۔ فریقین کا اس اصول پر اتفاق ہو گیا ہے کہ فرانس اور شام کے درمیان اسی قسم کا ایک معاہدہ ہو جائے جیسا عراق و انگلستان کے درمیان ہو چکا ہے۔ البتہ عراقی۔ انگریزی معاہدہ کے بعض فروعات میں اختلاف ہے۔ کیونکہ شامی نمائندے انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، وہ فرانسیسی حکومت کو ایسے وسیع اختیارات نہیں دینا چاہتے جو حکومت وطنیہ کے حقوق میں مخل انداز ہو سکتے ہوں۔ اس لئے وہ شامی فرانسی معاہدہ کو اس سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو دوستانہ و مصالحانہ اصول پر ہو رہی ہے۔ اور اب تک کوئی مایوس کن اختلاف پیدا نہیں ہوا ہے۔ (الفتح)

یمن میں اٹلی و برطانیہ کی رقابت

لندن ٹائمز میں ایک سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ دولت برطانیہ کو آبنائے باب المندب کی حفاظت کے لئے اس سے زیادہ زمین کی ضرورت نہیں ہے جو اسے اسوقت حاصل ہے۔ اس لئے وہ یمن کے کسی حصہ کے الحاق کی کوشش نہیں کرتی اور امام یحییٰ حمید الدین سے اس کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں بلکہ وہ ان کے استقلال کی حامی ہے لیکن صورت واقعہ اس سے ذرا مختلف ہے اول اول تو برطانیہ نے جنگ عظیم کی ابتدا میں یمن پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ حدیدہ اور اس کے ملحقہ علاقہ پر اٹلی کا دندان آز تیز ہو رہا ہے تو تقاضائے بیم کی خاطر اس نے یمن سے اتفاق کر لیا۔ اور اس کی آزادی تسلیم کر لی۔ دولت یمن کے موجودہ حدود میں اس کے استقلال کا اعتراف کر لیا۔ برطانیہ اسے پسند نہیں کرتا کہ بحر احمر کے سواحل کسی طاقتور یورپین سلطنت کے پاس جائیں اس لئے وہ یمن کو موجودہ حالت میں باقی رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ برطانوی و اطالوی سیاست کے اس تزاحم سے یمن انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا۔ (الفتح)

سلطان ابن سعود کے حاشیہ نشین

مدیر جریدہ الفتح جو سلطان ابن سعود کے بہترین مداحوں میں ہے اپنے حالات سفر بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

ہم نے قارئین کرام سے وعدہ کیا تھا کہ جلالۃ الملک الحجاز کے حاشیہ نشینوں کی کیفیت بھی انہیں سنائیں گے۔ یا بالفاظ دیگر انہیں اس حاشیہ کے بعض ایسے لوگوں کے حالات بتائیں گے جن کی ہم نے اپنے اثنائے قیام حجاز میں ایسی باتیں سنی اور دیکھی ہیں جو کسی مخلص سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ان باتوں کو چھپانا حجاز، نجد، عامۂ مسلمین۔ اور خود جلالۃ الملک کے اپنے مصالح کے لئے مضر ہے۔ اس لئے ہمارا وجدان اور ہمارا دین انہیں چھپانے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم اللہ کے سامنے اس کتمان کے وبال سے بری ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہیں منظر عام پر لانے کا ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر پہلے سے اس اظہار حقیقت کی طرف توجہ کی گئی تو لوگ ان کے نقصانات سے بچ جائیں گے۔ اور ہمیں جزائے خیر اور ہمارے ضمیر کو راحت نصیب ہوگی۔

(اس کے بعد جریدہ مذکورہ بادشاہوں کے حاشیہ نشینوں کو ان خطرناک نتائج کی طرف توجہ دلاتی ہے جو ان کی بداعمالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے کہ:-)

یہ بادشاہوں کے حاشیہ نشین اور مقربین بارگاہ، یہ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ صرف ان کی خدمت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی وسیع سلطنت اور کثیر رعیت کو اللہ سوائے اس کے اور کسی مقصد کے لئے عدم سے وجود میں نہیں لایا ہے کہ وہ ان تاوانوں کو

ادا کرتے رہیں جو لوگ ان پر ڈالتے ہیں۔ رہا مخدوم کے ساتھ اور اس کی رعیت کے ساتھ اخلاص یا اپنے اعمال کو ذاتی اغراض سے پاک رکھنا، سو اس کا تو خیال تک ان کے دل میں نہیں آتا۔ [illegible]

سر گلبرٹ کلیٹن کا جدید عہدہ

خبر گرم ہے کہ سیاسیات عرب کے مشہور ماہر جنرل سر گلبرٹ کلیٹن عنقریب سوڈان کے گورنر مقرر کئے جائیں گے اسی طرح یہ بھی خبر ہے کہ فلسطین کے ہائی کمشنری پر لارڈ پلومر کے بجائے لارڈ ایلنبی فائز ہونے والے ہیں اور ان کے ماتحت شرق اردن کی ریاست فلسطین سے ملحق کر کے دونوں علاقوں کے چیف سکرٹری کی جگہ رکابی پاشا مامور کئے جائیں گے جو لارڈ ایلنبی کے خاص دوست ہیں۔ (ام القریٰ)

فلسطین میں کونسل کا قیام

حکومت فلسطین اب پھر کونسل قائم کرنے کی فکر کر رہی ہے پہلے اس نے اس خیال کو ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ ملک نے بالاتفاق اس کونسل کا مقاطعہ کر دیا تھا جو اس سے پہلے قائم کی گئی تھی۔ (ام القریٰ)

شاہزادہ فیصل کا سفر یورپ

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود کے صاحبزادے اور ان کے نائب شاہزادہ فیصل ممالک یورپ کی سیاحت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سفر کا پروگرام مرتب ہونے کے بعد شائع کیا جائیگا۔ (ام القریٰ)

حجاز میں شعبہ اطلاعات عمومی کا قیام

امر عالی صادر ہوا ہے کہ مطبوعات و مخابرات کا ایک محکمہ قائم کیا جائے جس کے منتظم یوسف یاسین (ایڈیٹر ام القریٰ) ہوں اور مددگار منتظم عبدالعزیز العتیقی۔ (ام القریٰ)

بقیہ صفحہ اول

ایک سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اور اب تک میرے اور امام یحییٰ کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔

ٹرکی اور ابن سعود

سوال: جمہوریہ ترکیہ اور جلالۃ الملک حجاز کے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب: بہترین دوستی و محبت پر مبنی ہیں جس وقت میں مکہ میں تھا تو جلالت ابن سعود نے میرے پاس ایک خاص آدمی کے ہاتھ خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ میرے بھائی غازی مصطفٰے کمال پاشا نے بطل الاسلام نے [illegible]

انتقادات

آئینۂ حقیقت نما مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی کا یہ جدید تاریخی سلسلہ ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کے عہد اسلامی کی تاریخ اس نقطۂ نظر سے لکھنی شروع کی ہے کہ یورپین مورخین اور ان کے تتبع میں ہندو مورخین نے مسلمانوں پر جو غلط الزامات عائد کئے ہیں ان کو رفع کیا جائے اور اسلامی عہد کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جائے۔ اس سلسلہ کی پہلی جلد ہمارے زیر تبصرہ ہے جس کے مقدمہ میں مولانا نے سب سے پہلے اسلام کے اصول سیاست کو بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ غیر قوموں کے ساتھ رواداری و مسالمت کا برتاؤ کرنا اور دنیا میں امن و سلامتی کو قائم کرنا مسلمانوں کے طرز جہانبانی کا اصل الاصول ہے اور مسلمانوں نے ہمیشہ اسی اصول پر حکومت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ان برکات کو بتفصیل بیان کیا ہے جو مسلمانوں کے ہندوستان آنے سے ہندو قوم پر نازل ہوئیں۔ مقدمہ کے بعد اصل کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے جن میں فتح سندھ سے لیکر خلجی خاندان کی حکومت تک کے کچھ حالات لکھے گئے ہیں اور ان تصویریوں کا تار و پود بکھیر کر رکھدیا گیا ہے جو یورپین مورخین نے اسلامی حکومت کے متعلق قائم کی ہیں۔ ان کے جواب میں مصنف نے خود بھی بعض تصویریاں قائم کی ہیں جو اگرچہ تاریخی حیثیت سے زیادہ مستند دلائل کی محتاج ہیں، لیکن ان یورپین مورخین کی قائم کردہ تصویریوں سے یقیناً بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ بہرحال ہم خصوصیت کے ساتھ ہندوؤں کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیتے ہیں، کیونکہ اس کے "آئینہ" میں انہیں مسلمانوں کی اصلی صورت نظر آئے گی جو خوش قسمتی سے ایک "ہندو کش" کی نہیں بلکہ "ہندو پرور" کی سی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کہیں کہیں مولانا نے مناظرانہ انداز بھی اختیار کر لیا ہے جس سے ہندوؤں کی اصلاح خیال میں ذرا دقت واقع ہو گی۔ ہمیں امید ہے کہ اس سلسلہ کی آئندہ جلدوں میں یہ رنگ شامل نہ ہوگا۔

قیمت فی جلد عہ۔ دفتر رسالہ عبرت نجیب آباد سے طلب کیجئے۔

یاران قدیم اردو کا ایک علمی و ادبی رسالہ ہے جو عربک اسکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے زیر ادارت سید محمد رؤف علی صاحب (بیرسٹرایٹ لار) ہر ماہ دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اگست کا تازہ نمبر اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ سب سے پہلے ابو المعالی مولانا خلیقی صاحب کے لکھے ہوئے چند شذرات "بصیرت و بصارت" کے عنوان سے ہیں جن میں مختلف ممالک اسلامیہ کے سیاسی و اصلاحی مسائل پر نہایت قابلیت اور واقفیت کے ساتھ اظہار رائے کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مولانا ابوالحسنین صاحب فاروقی کا تاریخی مضمون "خلیفہ ابن المعتز عباسی" خاص طور پر مستحق داد ہے۔ نظموں میں مولانا آصف علی صاحب کی "نہیاری" دیکھنے کے قابل ہے اور موصوف کی طرز خاص کا ایک اچھا نمونہ پیش کرتی ہے۔ ایک طویل افسانہ بھی ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ البتہ "چٹکلے" "فضولیات" اور "تہوریت ادب" میں ایسا انداز اختیار کیا گیا ہے جو ہمارے خیال میں ایک "علمی و ادبی" رسالہ کی شان سے بہت زیادہ گرا ہوا ہے۔

لکھائی چھپائی معمولی ہے۔ ٹائیٹل خوشنما ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ ہے اور سالانہ چندہ تین روپے (سعہ) ہے۔ ملنے کا پتہ۔ یاران قدیم دہلی۔

خیر المصادر فارسی اور اردو کے صرف و نحو کا ایک نہایت مفید رسالہ ہے جسے مولوی حکیم محمد حنیف صاحب بہاری نے نہایت قابلیت کیساتھ مرتب فرمایا ہے۔ اگرچہ اس رسالہ کا حجم صرف ۴۸ صفحات ہے مگر صرف و نحو کے تقریباً تمام قواعد نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس میں بیان کر دئے گئے ہیں۔ مولف نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ طلباء محض اس کو پڑھ کر ہی تمام مطالب سمجھ سکیں اور ہر موقعہ پر استاد کی امداد کے محتاج نہ رہیں۔ طرز بیان سلیس اور سادہ ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اردو اور فارسی کے طالب علم اس کو اپنے لئے بہت مفید پائیں گے۔ قیمت صرف ۲ ؍

ملنے کا پتہ جینئیہ کالج دہلی یا الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

دار العلوم امینیہ دہلی میں عظیم الشان اجتماع

ارکان وفود جمعیۃ العلماء و جمعیۃ الخلافہ کی دعوت

۲۹ اگست کو دہلی کے مشہور و معروف مدرسہ امینیہ کے طلباء نے ایک عظیم الشان اجتماع شام کے چار بجے منعقد کیا یہ اجتماع طلباء نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر المدرسین و مہتمم مدرسہ کی واپسی حجاز کی خوشی میں منعقد کیا تھا جس میں علامہ موصوف اور ارکان وفود جمعیۃ و خلافت اور دیگر معززین شہر کی دعوت کی گئی تھی ایک سپاسنامہ ارکان وفود کی خدمت میں پیش کیا گیا اور ایک سپاسنامہ قبلہ مفتی صاحب کی خدمت میں بحیثیت مہتمم مدرس اعلی کے پیش کیا گیا۔ اور اس کے بعد چند قصائد پڑھے گئے۔ پھر مولانا شوکت علی صاحب اور قبلہ مفتی صاحب نے سپاسنامہ کے جواب میں یکے بعد دیگرے اپنی دلپذیر تقاریر سے حاضرین کو مستفیض فرمایا اور شکریہ کے بعد چند انمول نصائح طلباء کو عمل پیرا ہونے کے لئے اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے۔ زاں بعد نہایت پرتکلف ٹی پارٹی (دعوت چاء) کے بعد سب مہمان رخصت ہوئے۔

امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ اور جمشید پور

جناب ایڈیٹر صاحب زیدہ الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج سے ۲۵۔۳۰ سال پہلے جمشید پور کے نام سے بھی کوئی واقف نہ تھا اور نہ کوئی آبادی تھی۔ جب سے ٹاٹا اسٹیل آئرن کمپنی نے اپنا کارخانہ قائم کیا۔ اس کی آبادی بھی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ آبادی بڑھی اور ایسے ہی مسلمانوں کا اجتماع شروع ہوا جو سب کے سب مزدور پیشہ تھے اور مذہب اور احکام خدا اور رسول سے ناآشنا تھے۔ معدودے اصحاب ایسے بھی تھے جو کچھ مذہب سے آشنا تھے۔ اور ان کے دل میں مذہب کا کچھ درد تھا۔ انہی حضرات نے ایک انجمن بنام حمایت اسلام قائم کی۔ مگر راہ عمل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس عرصہ میں اسلام اور مسلمانوں کی کوئی صحیح خدمت نہ کر سکے۔

تحریک خلافت کے زمانہ میں جب علماء کرام نے اپنے فرائض کو محسوس کر کے کام شروع کیا اور علماء بہار نے حیات ملی کا صحیح راستہ مذہب کی روشنی میں بصورت امارت شرعیہ قوم کے سامنے پیش کر کے دعوت دینی شروع کی تو جمشید پور کے بعض اصحاب نے اراکین امارت کو زبانی اور تحریری طور پر وہاں کے مسلمانوں کی حالت کی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ صفر ۱۳۴۳ھ میں امارت کے وفد نے بسر کردگی حضرت نائب امیر شریعت جمشید پور کو مستفیض کیا اور آنکھیں کھلیں۔ بچشم خود مسلمانوں کی اتنی بڑی آبادی کی زبوں حالت دیکھکر اس کی حالت درست کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ چند ماہ بعد مولانا نور الدین صاحب مبلغ امارت شرعیہ و رکن جمعیۃ علماء ہند کو خاص جمشید پور میں اصلاح اور تبلیغ کے لئے متعین کیا۔ مولانا موصوف نے جس سادگی اور جانفشانی سے کام شروع کیا۔ اس سے خاص کر جمشید پور کی پبلک خوب واقف ہے۔ انہوں نے مختلف محلوں میں درس ترجمہ قرآن کا سلسلہ قائم کیا۔ اور وعظ کی مجلسیں قائم کر کے صحیح طور سے مسلمانوں کی اصلاح شروع کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہاں کی کثیر آبادی میں مذہبی جذبہ پیدا کر دیا۔ یہاں کی اجتماعی زندگی کے لئے مولانا موصوف نے انجمن حمایت اسلام کو جو دم توڑ رہی تھی زندہ کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کی توجہ دیکھکر اراکین انجمن نے ان سے فرمایش کی کہ انجمن کے لئے اغراض و مقاصد۔ قوانین و ضوابط مرتب کر دیجئے تاکہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے کام شروع کیا جائے۔ چنانچہ مولانا موصوف نے قوانین مرتب کر دئے جنہیں "دھتکی ڈیہہ" کی مسجد میں ہر محلہ کے تقریباً دو سو آدمیوں کے ایک جلسہ نے بالاتفاق منظور کیا اور قرار پایا کہ اس کو چھپوا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے اور پھر عام جلسہ کر کے تمام مسلمانوں کی رضامندی کے ساتھ متحدہ طریقہ پر کام شروع کیا جائے۔

مگر اسلام کی تاریخ کے ہر دور میں دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی نیک کام شروع کیا جاتا ہے تو کچھ ذاتی وجاہت پسند اور نفس پرست روڑے اٹکانے شروع کر دیتے ہیں۔ یہ صورت یہاں بھی پیدا ہوئی اور کچھ لوگ تفریق و انتشار کے درپے ہوئے۔ قوانین کے مبادیات میں ایک یہ دفعہ بھی ہے کہ "یہ انجمن زیر نگرانی امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ رہیگی" اسپر یہ غلط پروپیگنڈا شروع کیا گیا کہ امارت کے زیر نگرانی رہنے میں بہت بڑے بڑے مفاسد ہیں۔ اور عوام کو خصوصیت سے یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ جب انجمن زیر نگرانی امارت ہوگی تو سارا سرمایہ انجمن کا امارت لے لیگی حالانکہ قوانین میں یہ تصریح ہے کہ "جمع خرچ اور اس کی حفاظت اراکین انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ اور سرمایہ بنک میں رہیگا" وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم قطعاً امارت سے تعلق رکھنا نہیں چاہتے جس کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی اس بکھری ہوئی جماعت کو جس جمعیت اور پریشانی سے مولانا موصوف نے ایک مرکز پر جمع کیا تھا پھر انتشار اور تفریق شروع ہوگئی۔ اللہ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور سمجھ دے۔ آمین۔

ان تمام واقعات کو سامنے رکھنے کے بعد گذارش ہے کہ

(۱) آیا مسلمانان صوبہ بہار و اڑیسہ کو شرعی نقطۂ نظر سے امارت شرعیہ کے زیر اثر رہنا چاہیئے یا نہیں۔

(۲) اگر امارت شرعیہ مذہبی چیز ہے تو جو لوگ اس کے خلاف مسلمانوں کو ابھار کر تفریق و انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ شریعت کے نزدیک مجرم ہیں یا مصلح۔

(۳) کیا زیر نگرانی کا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ امارت شرعیہ سرمایہ پر قبضہ کریگی۔

(۴) مسلمانوں کو امارت شرعیہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مالی امداد دینا چاہیئے یا نہیں۔ فقط

خادم اسلام و مسلمین
محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ ٹائپسٹ۔ دھتکی ڈیہہ جمشید پور

(الجمعیۃ۔ آپ نے جو حالات لکھے ہیں وہ یقیناً افسوسناک ہیں مسلمانوں کے لئے کام کرنے کا صحیح شرعی طریقہ یہی ہے کہ وہ ایک مرکزی نظام کے ماتحت اپنے امور کی تنظیم کریں اور مسلمانان بہار کی خوش قسمتی ہے کہ ایسا نظام ان کے صوبہ میں قائم ہو گیا ہے۔ آپ جمشید پور کے مسلمانوں کو مطلع کر دیجئے کہ امارت شرعیہ ان کے لئے ایک چشمہ سعادت ہے جس سے علیحدگی کا مشورہ دینے والے ان کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔ امارت کے زیر نگرانی ہونے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ جمشید پور کی انجمن کا سارا سرمایہ مرکز امارت کو منتقل ہو جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس چھوٹے سرمایہ کا ایک بڑے سرمایہ سے تعلق قائم ہو جائے اس طرح کہ جب جمشید پور کو ضرورت ہو تو مرکزی خزانہ اس کی مدد کرے اور جب مرکزی خزانہ کو ضرورت ہو تو جمشید پور اس کی معاونت کرے۔ یہی تعاون باہمی کا تعلق خلافت راشدہ کے مرکزی بیت المال اور مقامی بیوت المال میں بھی تھا۔)

رجسٹری نکاح و طلاق کے متعلق مسلمانان جمشید پور کا مطالبہ

جلسہ ہذا ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا جس میں ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شریک تھے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش ہوئے اور بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

نمبر ۱۔ نکاح و طلاق کے لئے رجسٹری کی قید لگانا اور اس کے لئے قانون بنانا مذہبی دست اندازی ہے۔

نمبر ۲۔ اس معاملہ کو مذہبی نقطۂ نظر سے غور کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے، وہ خالص علماء کی جماعت نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس کے فیصلہ پر اعتماد نہیں ہے۔

نمبر ۳۔ گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی احساس کا لحاظ کر کے اس تحریک کو قطعاً مسترد کر دے۔

نمبر ۴۔ اس روئیداد کی نقول گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے سکرٹری صاحب کی خدمت میں اور مشہور اخبارات کو بھیجی جاوے۔

خبر حیات

عالم اسلامی

ایرانی پارلیمنٹ میں وزارت کی بے قدری

طہران ۳ ستمبر۔ کل نئی وزارت کا مجلس میں تعارف کرایا جانے والا تھا۔ مگر اس وجہ سے ملتوی کر دیا گیا کہ اگرچہ مجلس نے وزیر اعظم پر اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔ مگر وہ باقی دوسرے ارکان سے متفق نہیں ہے۔ صورت حال ایسا نازک ہے۔

ہندوستان

پولیس افسروں کی رشوت ستانی

بمبئی ۳ ستمبر۔ ایک کمپنی کے ایک پارسی ملازم نے۔ جو ایک دوسرے پارسی سے رشوت دینے کے لیے روپیہ وصول کیا تھا۔ اور اسپر مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک بمبئی پولیس کا ہندوستانی سب انسپکٹر برخاست کیا گیا اور ایک یورپین انسپکٹر پولیس کا ڈپٹی انسپکٹری پر تنزل کر دیا گیا۔ یہ ان بہت سی مثالوں میں سے ایک مثال ہے جن میں بمبئی کے موجودہ کمشنر پولیس نے رشوت ستانی کے خلاف سخت کارروائیاں کی ہیں۔

پنجاب میں جیلخانوں کا نیا قانون

لاہور ۳ ستمبر۔ گورنر باجلاس کونسل کے ایک اعلان کے مطابق جیل خانوں کا قانون ۱۹۲۶ء ۱۵ ستمبر سے پنجاب میں نافذ ہو جائیگا۔

پنڈت مالویہ اور پنڈت نہرو

انتخابات کیلئے سمجھوتہ کی گفت و شنید

شملہ ۴ ستمبر۔ آج سہ پہر کو ممالک متحدہ میں انتخابات کے متعلق جد و جہد کرنے کے واسطے روانہ ہونے سے قبل پنڈت موتی لال نہرو نے پنڈت مدن موہن مالوی سے ایک طویل ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں کے مباحثہ کے نتیجہ میں بعض اہم تجاویز سپرد قلم کی گئی ہیں۔ جو مختلف جماعتوں کے سربرآوردہ لیڈروں کے پاس بھیجی جائیں گی۔ ان تجاویز کا مقصد یہ ہے کہ سوراجیوں اور جوابی تعاون والوں کے درمیان کوئی عملی معاہدہ ہو سکے۔

آل انڈیا مسلم حجاز کانفرنس کی تیاریاں

جونپور ۔ ۴ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم حجاز کانفرنس کے ایک وفد نے جو مولانا باقر علی مجتہد اور مولانا اکرم کمیٹی پر مشتمل تھا فیض آباد کا دورہ کیا۔ سر راجہ ابو جعفر اور راجہ سید توکل حسین نے ایک ایک ہزار روپے پیش کئے۔ وفد کا ہر جگہ خیر مقدم کیا گیا۔ محمود آباد راجہ پور اور حسین فرزند راجہ توکل حسین نے بہت زیادہ تپاک کا اظہار کیا۔ انہوں نے سینوں اور شیعوں کے ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریریں کیں۔ چودہ آدمیوں نے اپنی خدمات جمعیت رضاکاران کو پیش کیں۔ ... بحیثیت ارکان ... مولانا ... وفد آج جونپور پہنچا ہے۔

مہاراجہ بھوٹان کا انتقال

کلکتہ ۴ ستمبر۔ کالمپانگ میں سر اُگیون ڈنگو ہوک مہاراجہ بھوٹان کے انتقال کی خبر موصول ہوئی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اواسط اگست میں مہاراجہ نے ۶۵ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

مقدمات کلکتہ

آنند پتر کا مقدمہ

کلکتہ ۳ ستمبر۔ مجسٹریٹ نے آج پھر اس مقدمہ کی سماعت کی جس میں آنند پتر کا کے اڈیٹر اور پرنٹر پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ۱۲ جولائی کو ایک مضمون شایع کر کے فرقہ وارانہ فساد برپا کرایا۔ ملزم کی یہ خواہش تھی کہ سرکاری اعلان اور آنریبل مسٹر برے کے اس جواب کو داخل کرے جو انہوں نے مجلس وضع قوانین بنگال میں فسادات پٹنہ کے متعلق دیا تھا اور جس کی بنا پر کہ مضمون مذکور میں تنقید کی گئی ہے۔ مجسٹریٹ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔

اڈیٹر نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ میں نے اپنے مضمون میں نوجوانوں سے صرف یہ درخواست کی تھی کہ وہ پٹنہ جا کر مصیبت زدگان کی مدد کریں۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا۔

"آتما شکتی" کے اڈیٹر کا مقدمہ

کلکتہ ۳ ستمبر۔ آتما شکتی کے اڈیٹر اور پرنٹر کو جو حال ہی میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ آج چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان پر بغاوت کا جرم عائد کیا گیا ہے۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ہے اور ملزم ضمانت پر رہا کر دئے گئے۔

بنگال میں سنگھٹن اور حکومت کا مقابلہ

مالوی اور مونجے کی تقلید میں اجتماعی قانون شکنی کا آغاز

پٹواکھالی ۲ ستمبر۔ پٹواکھالی میں جنم اشٹمی کے دن حکام نے سارے شہر میں ہندوؤں کو ڈھول اور باجے کے ساتھ جلوس نکالنے کی اجازت دی تھی اور بعض سڑکوں کے بعض محدود مقامات میں ڈھول بجا کر جلوس لیجانے کی ممانعت کر دی گئی اس پر ہندوؤں کی سنگھٹنی حرارت ترقی کر گئی ہے۔ اور پنڈت مالوی اور ڈاکٹر مونجے نے انہیں ابھی حال میں جو سبق حکومت کے مقابلہ اور حکام کے احکام کی نافرمانی کا پڑھایا ہے اسپر وہ عمل کر رہے ہیں۔ کل اس نافرمانی یا ستیاگرہ کا دوسرا دن تھا جو لائسنس دیا گیا ہے اس کے مطابق جلوس کا وقت تین بجے دن سے چھ بجے شام تک ہے۔ جلوس پانچ بجے نکلا اس سے بہت پہلے پولیس اپنی پوری قوت کے ساتھ ممنوعہ علاقہ پر پہنچ گئی تھی، پرسوں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ مگر ہندو ممنوعہ علاقہ میں آگے بڑھے اور یہ دیکھکر کہ راستہ پولیس والوں نے بند کر رکھا ہے وہیں کھڑے ہو گئے اور سوا چھ بجے تک ناچتے کودتے، اور ڈھول بجاتے رہے۔ جب ایس۔ ڈی۔ او نے ان سے منتشر ہونے اور ڈھول باجہ موقوف کرنے کے لئے کہا تو سنگھٹنی سورماؤں نے اپنے پوجیہ پاد بھارت بھوشن مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سرکاری حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ حکام نے مجبور ہو کر بارہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا، (پہلے دن آٹھ آدمی گرفتار ہوئے۔ ان کے مقدمہ کی سماعت کل سے شروع ہو گئی ہے۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سب انسپکٹر پولیس کی گواہی لے لی گئی ہے۔ آج پھر اس کی مزید سماعت ہو گی۔)

دوسرے دن گیارہ آدمی گرفتار ہوئے ان کے مقدمہ کی سماعت آج شروع ہو گی۔

باریسال ۲ ستمبر۔ پٹواکھالی کے ہندوؤں کا شور و شر ہر جگہ پہنچ ... پھیلا رہی ہے۔ یہاں کے ہندو بھی اسپر تلے ہوئے ہیں کہ جنم اشٹمی کا جلوس مع ڈھول اور باجے تمام سڑکوں پر نکالیں اور ضرورت ہو تو اپنے آپ کو گرفتار کرا دیں۔

باریسال کمارودت رضاکار تیار کر رہے ہیں تاکہ یہاں سے وہ رضاکار رسول نافرمانی کرنے کے لئے پٹواکھالی بھیجے جائیں اور حکومت کو اسی طرح شکست دیں جس طرح پنڈت مالوی نے کلکتہ میں دی ہے۔

حکومت بنگال نے پنڈت مالوی اور مونجے کے معاملہ میں جو کمزوری دکھائی ہے وہ اب رنگ لا رہی ہے، ہندوؤں کی ہمتیں بڑھی ہوئی ہیں اور حکومت کے مقابلہ کے لئے یوں آسانی سے تیار ہو رہے ہیں۔

اب بھی اگر حکومت نے سختی کے ساتھ ان شورشوں کو نہ روکا تو ملک کے امن و امان کا خدا ہی حافظ ہے۔

کلکتہ کے قریب ایک اور فساد

باجہ بجانے پر ہندوؤں کا اصرار

کلکتہ ۵ ستمبر۔ کلکتہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر واٹ گنج میں آج دوپہر کو ہندو اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا ایک ہندوستانی پولیس انسپکٹر، ایک یورپین سارجنٹ، تین کانسٹیبل اور کئی شخص زخمی ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں کا جنم اشٹمی کا جلوس گارڈن ریچ روڈ پر گذر رہا تھا۔ جب جلوس ایک مسجد کے قریب پہنچا جو اس سڑک پر واقع تھی تو مسلمانوں نے جلوس والوں سے کہا کہ مسجد کے سامنے باجہ بند کر دیں۔ ہندوؤں نے باجہ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ اسپر جھگڑا ہو گیا۔ اس جھگڑے نے پھر لڑائی کی صورت اختیار کر لی۔ اینٹوں کی بارش ہونے لگی۔ اور ہندو اور مسلمان خوب لڑنے لگے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے لڑائی کو روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران میں پولیس کے آدمی بھی زخمی ہوئے۔

جلوس بالآخر اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے راستہ سے گذر گیا۔ اب حالت پر سکون ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوؤں سے باجہ بند کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے اس بنا پر انکار کر دیا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے باجہ ان کے مذہبی رسوم کا ایک حصہ ہے اور جس حد تک پولیس کا لائسنس اجازت دیتا ہے ان کو باجہ بجانے کا حق حاصل ہے جلوس کے ساتھ جو کنسٹیبل تھے انہوں نے فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہی تھانہ میں اطلاع دی۔ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کے ہیڈ کوارٹروں سے بھی جمعیت آ گئی۔ جس مقام پر فساد ہوا ہے وہاں زیادہ تر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ گو حالت پرسکون ہے۔ مگر دلوں کے جذبات ابھی مشتعل معلوم ہوتے ہیں۔

ایک ہندو سیٹھ کا شریفانہ طرز عمل

باجہ نہ بجانے کے رواج کو قائم رکھا

کلکتہ ۵ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دن ورماہٹہ اسٹریٹ سے ایک ہندو سیٹھ کا جلوس ڈھول اور باجے کے ساتھ شام کے وقت چار بجے نکلا۔ یہ جلوس ورماہٹہ سے نکل کر نیم تلا ہو کر بدن اسٹریٹ اپر سرکلر روڈ ہوتے ہوئے پھر لوٹ گیا۔ راہ میں چار مسجدیں پڑیں اور ہر مسجد کے سامنے جلوس نے دستور کے مطابق ڈھول اور باجہ بند کر دیا۔ درحقیقت یہی طرز عمل ہے جو صلح اور امن کی بنیاد ڈالنے والا ہے۔ جلوس والے ہندوؤں کا طرز عمل قابل تعریف ہے کہ انہوں نے پرانی رسم و رواج کو ملحوظ رکھا۔

دارالحکومت

کانگریس کے آئندہ صدر کا انتخاب

گوہاٹی ۵ ستمبر۔ آج انتقابیہ کمیٹی کے جلسہ میں انڈین نیشنل کانگریس کے اکتالیسویں جلسہ کی صدارت کے لیئے جو یہاں منعقد ہوگا۔ مسٹر سرینواس آئینگر کا انتخاب عمل میں آیا۔ مسٹر آئینگر کو دس رائیں ملیں۔ مسٹر کیلکر کو تین۔ مولانا مظہر الحق کو دو۔ پنڈت موتی لال نہرو کو ایک، مسٹر بھگوانداس کو ایک۔ اور مسٹر اربند و گھوش کو ایک۔

گاندھی جی سے رہنمایان ملت کی اپیل

ملک کو تباہی سے بچایئے

بمبئی ۶۔ ستمبر۔ بجملہ دیگر اصحاب کے ڈاکٹر سید محمود، مسٹر گوپال داس ڈیسائی۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ مسٹر ای۔ ایف۔ بہروچا مسٹر ایس۔ ڈی کولکی۔ سید عبداللہ بریلوی۔ اور مسٹر آر کے سدھوا کے دستخطوں سے ایک اپیل مہا تما گاندھی کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔ اپیل میں درخواست کی گئی ہے کہ جس زمام قیادت کو انھوں نے بطور خود چھوڑ دیا ہے اسے پھر ہاتھ میں لے لیں۔ دستخط کنندگان کو گاندھی جی کے موجودہ طرز حکومت ہے جنگ کے بنیادی اصول پر پورا بھروسہ ہے سیاسی حالات حاضرہ کی توضیح کے بعد اپیل میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بہتر قوم کا مخلص راہ نما اپنے گوشۂ عافیت سے اس نازک موقعہ پر باہر نکلے۔ اس بات کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر لوگوں کے تمایندوں میں باہمی افتراق کا اسی طرح اندیشہ رہا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں نئی نئی پارٹیاں بنانے سے ظاہر ہو رہا ہے تو جمعیۃ مقننہ۔ اور مجالس مقننہ قوم پروروں کے مخالفین سے بھر جائیں گی۔ یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ ملک میں اب بھی قومی خیالات موجزن ہیں اور صرف ایک بے نفس راہ نما کی ضرورت ہے دستخط کنندگان کی گاندھی جی سے استدعا ہے کہ وہ ملک کی درخواست کو پذیرائی بخشیں۔ اور پھر اس کشتی کی ناخدائی قبول کریں جس میں افراد کی نمایندگی نہ ہو۔ بلکہ مختلف فرقوں کے مفاد کی تاکہ اس میں مالوی جی کے لیئے بھی جگہ ہو۔ اور سر عبدالرحیم کے لیئے بھی۔ اور مسٹر جیکر بھی شامل ہو سکیں۔ اور مسٹر جناح بھی۔ کانگریس کا اجلاس خصوصی طلب کرنے کو نامناسب بتایا گیا ہے کیونکہ کانگریس کے نظام اور کارروائی کے طرز کی وجہ سے اس بات کا موقعہ نہ ملیگا کہ جذبات اور خیالات کا آزادانہ تبادلہ ہو سکے۔ اور دستخط کنندگان کی رائے میں یہی ایک طریقہ ہے جس سے وہ غلط فہمیاں اور تعصبات دور ہو سکتے ہیں جو فرقوں کے باہمی جھگڑوں کی تہہ میں پنہاں ہیں۔ اگرچہ دستخط کرنے والوں کو احساس ہے۔ کہ گاندھی جی بھی اعتراضات سے محفوظ نہ رہیں گے۔ اگر انھوں نے مندرجہ بالا تجویز پر عملدرآمد کیا۔ لیکن وہ گاندھی جی کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کی (گاندھی جی کی) نیت شبہات سے بالا تر ہے اور وہ جو کچھ کریں گے صحیح معنوں میں قومی مفاد کے موافق ہوگا۔

حیدرآباد کا صدر اعظم کون ہوگا؟

الجمعیۃ کو بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے صدر اعظم کے منصب کیلیئے۔ سر علی امام اور مہاراجہ کشن پرشاد کو پسند کیا ہے۔ اور دونوں کے درمیان انتخاب حکومت ہند کے مشورہ سے ہوگا۔

انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا سالانہ اجلاس

انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا پانچواں سالانہ جلسہ بٹالہ میں ۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر ۱۹۲۶ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ متعدد علمائے کرام تشریف فرما ہوں گے۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کانگریس کی مجلس عاملہ کا ملتوی شدہ جلسہ ۱۱ ستمبر کو دہلی میں ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر تین بجے دن کو منعقد ہوگا۔ اس جلسہ میں نہایت اہم ہندو مسلم سوالات پیش ہوں گے۔

دہلی میں شدید آتش زدگی

دہلی ۸ ستمبر۔ گذشتہ شب دہلی میں سول ہسپتال کے قریب نہایت شدید آگ لگ گئی۔ تین دوکانیں اور ایک برآمدہ بالکل جل گیا۔ آگ بھولا ناتھ آتشباز کی دوکان پر لگی تھی۔ اگرچہ آگ بجھانے والا انجن وقت پر پہنچ گیا مگر ایک بجے تک نہیں بجھ سکی بعض لوگ جو اوپر کے مکانوں میں رہتے تھے اپنی جانیں بچانے کے لیئے نیچے کود پڑے مگر اس پر بھی چار آدمیوں کی جانیں ضائع ہو گئیں۔ جل کر مرجانے والوں میں دو مرد ایک عورت ایک بچہ تھا۔ ایک گائے اور اس کا بچہ بھی آگ میں ضائع ہوا۔ آگ بجھانے والے انجن کے عملہ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ اور چار آدمی تو بہت زیادہ زخمی ہونے کے بعد بیہوش ہو گئے۔

گذشتہ فساد کے سلسلہ میں مزید گرفتاریاں

دہلی ۸ ستمبر۔ کل گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں دو مسلمانوں اور ایک ہندو کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ دریبہ میں ایک معمولی سا ہندو مسلم مناقشہ بھی ہو گیا۔

نواح دہلی میں ہیضہ

دہلی ۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی بستی مانکپور میں ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وبا کا اصلی باعث کنوئیں کا خراب پانی ہے۔

فسادات عید الاضحیٰ کے مقدمات

۳۶ ہندو ملزمین کا مقدمہ

دہلی ۸ ستمبر۔ کل مسٹر ولس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں فسادات عید الاضحیٰ کا مقدمہ پیش ہوا۔ ۳۶ ہندو ملزمین حاضر عدالت تھے۔ حسب معمول کچہری میں آدمی کافی تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ پانچ گواہان استغاثہ کی شہادت ہوئی۔

محمد عثمان دکو چہ چیلاں) نے بیان کیا کہ فساد کے دن وہ کشمیری دروازہ جا رہے تھے کہ نئی سڑک پر ہندوؤں نے انہیں گردن پکڑ کر لاٹھیوں سے زدوکوب کیا اور انہیں گرا دیا ایک ہندو کے پاس چاقو بھی تھا۔ گواہ نے چرنجی کو پہچان لیا جس نے اسکو گردن سے پکڑا تھا۔

محمد سلیم اور تین دوسرے گواہوں نے بھی مختلف مقامات کے فسادات کا حال بیان کیا۔

شام کو مجسٹریٹ نے خود ان مقامات کا معائنہ کیا جہاں کہ فسادات رونما ہوئے تھے۔

ایڈیٹر ریپبلک انڈیا کی گرفتاری

دہلی ۸ ستمبر۔ مسٹر جی گوپال پلائی کو یکم ستمبر کو گوالیار میں دفعہ ۵۰۰ اور ۵۰۱ کی رو سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مسماۃ غفورن کے بچوں کی تولیت کا مقدمہ

مسماۃ غفورن جو پہلے ہندو تھی اور اب مسلمان ہو چکی ہے اس کے بچوں کی تولیت کا مقدمہ پہلے لالہ گوپال داس کی عدالت میں تھا۔ جہاں دونوں بچوں کی ایک ایک ہزار روپیہ ضمانت لے لی گئی تھی۔ اب یہ مقدمہ لالہ روپ نرائن صاحب کی عدالت میں آگیا ہے۔ آپ نے دونوں بچوں کی سابقہ ضمانت منسوخ کر کے جدید ضمانتیں دو دو ہزار کی لے لی ہیں۔ اور غفورن اور اس کے شوہر پھول خاں کی بھی ضمانتیں لی ہیں۔

صغری بیگم کا مقدمہ

دہلی ۷ ستمبر۔ اس مقدمہ کی تاریخ ۲۹ ستمبر مقرر کی گئی ہے جس میں شردھانند اور ان کے چیلوں پر مسماۃ اصغری بیگم اور دو لڑکوں کے اغوا کا الزام لگایا گیا ہے۔ حکومت کے خرچ سے ۲۹ گواہوں کے نام سمن جاری کئے گئے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ کل ڈیڑھ سو گواہ اس مقدمہ میں شہادت دیں گے مسٹر عبدالرحمن نے اس مسئلہ پر بحث کی کہ حکومت کو گواہوں کا خرچ دینا چاہیئے یا نہیں۔ ان کے دلائل نہایت وزنی تھے۔

عدالت سشن سے ایک مسلمان کی برأت

دہلی۔ لالہ روپ نرائن صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک مسلمان مسمی کریم اللہ کو ایک بچاری کے مقدمہ میں چار سال کی سزا دی تھی۔ مگر عدالت سشن نے آج اسکو بے قصور تسلیم کر کے بری کر دیا۔

الجمعیۃ کا انعامی مضمون

جمہوریت اور ملوکیت

آج کل جمہوریت اور ملوکیت کی بحث اخباری دنیا میں دائر ہے اور چونکہ جمہوریت یا ملوکیت کی حقیقت نوع انسانی کے مفاد اور نظم عالم کے لیئے ایک لازمی اساس ہے اس لیئے ضروری ہے کہ اس کو نہایت واضح طور سے منقح کر دیا جائے نظر بریں تمام اہل علم اور اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ حسب ذیل سوالات کے جواب پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ بہترین مضمون پر پچاس روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔ بہترین مضمون کا فیصلہ ذیل حضرات کی کمیٹی کرے گی۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔

(۱) جمہوریت اور ملوکیت کی حقیقت اور ان کا باہمی فرق کیا ہے۔

(۲) ان دونوں میں سے کونسی اصطلاح اور کونسا طریقہ قدیم ہے۔

(۳) اسلام سے پہلے کونسا طریقہ رائج تھا۔ اسلام نے اسکو قائم رکھا یا تبدیل کی۔ اور تبدیلی کی تو کن وجوہ سے اور خلفاء راشدین کی حکومت کا طریقہ کیا تھا۔

(۴) طرز حکومت کے متعلق اسلام کی تصریحات کیا ہیں اور ان سے کونسا طرز صحیح ثابت ہوتا ہے۔

(۵) شرعی الفاظ امامت یا امارت یا خلافت مذکورہ بالا دونوں اصطلاحوں کے موافق ہے یا کسی ایک کے اور کس کے ہر دعوی و دلائل شرعیہ عقلیہ اور شواہد واقعیہ کے ساتھ مبرہن کیا جائے۔

تمام مضامین مدیر مسئول الجمعیۃ کے نام روانہ کئے جائیں مضمون نگار حضرات مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھیں۔

(۱) تمام مضامین ۷ نومبر ۱۹۲۶ء تک دفتر الجمعیۃ میں پہنچ جائیں۔

(۲) کوئی مضمون واپس نہیں کیا جائیگا۔

(۳) جملہ مضامین کا حق اشاعت صرف الجمعیۃ ہی کو حاصل ہوگا۔

(۴) مزید خط و کتابت کے لیئے ارکا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔

(نوٹ) جو حضرات انعامی مقابلہ میں شریک نہ ہونا چاہیں وہ بھی اس اہم موضوع پر اپنے خیالات ظاہر کر سکتے ہیں۔ ان کے مضامین انعامی مقابلہ سے الگ رکھے جائیں گے اور ان میں جو بہترین ہوگا اسے شائع کر دیا جائیگا۔

ہلال احمد زبیری
مدیر معاون الجمعیۃ۔ دہلی

علمائے جمعیۃ ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے مفاد و متعلق ہونے کی کل تدابیر سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف "الجمعیۃ" میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بنجایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر مرقع کو نہ کھوئیں۔ اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:۔ سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ بانگر کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفر خیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف و کرم زکوۃ خیرات، صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب عظیم حاصل فرما دیں۔ حق تعالے ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

پتہ:- مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار وجاڑے کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

داد کا مرہم

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر پودھوویر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

اگر حسب اعلان مفید ثابت نہو اسی اخبار میں خرچہ پر چھپوائیں

ٹیلیفون نمبر 5650

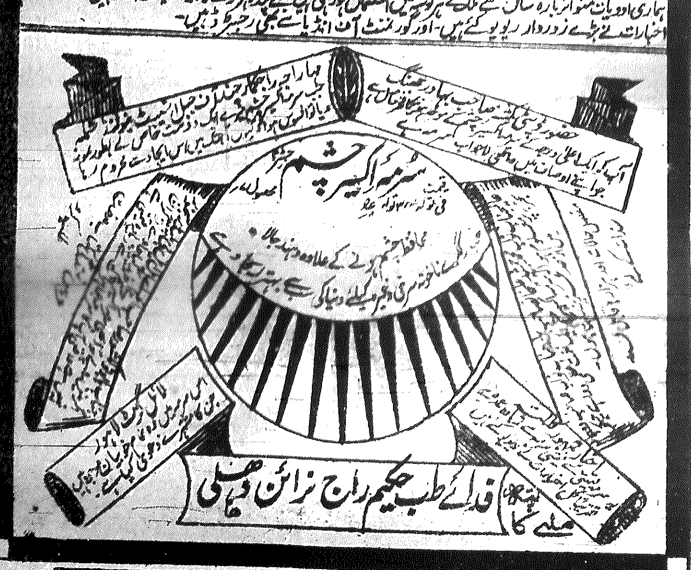

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

جا ز نکاح کیجیے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

قرآن شریف

ریکل کی رسٹ واچ

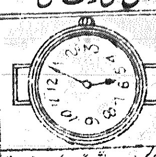

آپ کو اگر گرم خریت بالا نشین گھڑی کی تلاش ہے تو یہ گھڑی منگوائیے کیونکہ گھڑی سیپ کی خوبصورت پرزوں کی مضبوطی چال کی پختگی ہے بڑی خوبی گھڑیوں سے سستا زیادہ سے گارنٹی تین سال کی سستی قیمت فی عدد معہ محصولڈاک للعہ

مصنوعی جواہرات کی نفیس انگشتریاں

یہ انگوٹھیاں دھاتی ہیں ان کے نگینے ... کی ... ہیں جا بجا نکا انگوٹھیاں کبھی خراب نہیں ہوتیں ... کی بنی ہوئی ہیں ... یہ انگوٹھیاں منگوا کر ... تقسیم کردہ کیجئے ... قیمت ... معہ محصول ڈاک

خضاب لاجواب

یہ خضاب صرف دو منٹ میں بالوں کو ملائم ... سیاہ اور ملائم کر دیتا ہے ... بالوں کو نہایت خوبصورت اور چمکدار بنا دیتا ہے ...

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ نوبازار فیرس لین ۱۲/۳ کلکتہ

خضاب چاند تارا
پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئے سر سے پڑ گئی ہل چل
چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جس کی تعریف میں اعلیٰ کہیں معنی ادنیٰ
جسکی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک نمیں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیجئے۔ قیمت فی بکس تین روپے (سعہ)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

مدینہ کا خاص نمبر
سرکار مدینہ کی یاد میں
بیس ہزار کی تعداد میں

اکتوبر کو مدینہ کا وہ شاندار تاریخی، ادبی اور علمی پرچہ شائع ہوگا جو ہندوستانی صحافت میں تعلقا ... برپا کریگا۔ حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع حسنات زندگی مقدس کا یہ ایک آئینہ ہوگا۔ ہندوستان کے بہترین ادبا و فضلا اور شعرا کے افکار عالیہ موصول ہو رہے ہیں۔ تعداد اشاعت بیس ہزار ہوگی۔ اشتہار دینے والوں کے لئے توقف مضر ہوگا۔ نرخنامہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ نمونہ مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
نمار	للعہ	للعہ	عنہ	۱۵/عنہ	۱۰/عہ	لعہ

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (یو۔ پی)

مفت! مفت!! مفت!!!
سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴/) بھیجئے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲/) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے ۸ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب
راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ/) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ ہیلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے ... کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے معہ اعراب نہایت صحیح خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھ کر علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ ہر دفتر کے شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ ... قیمت بلا جلد ... اور مجلد ... علاوہ محصول ڈاک۔

وعدہ۔ کتاب کو کوئی نقص ثابت ہو تو دام واپس ... دیگر کتب کی فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ جنرل قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ رازداری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتل تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کے لئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنانے سے اس کی لاگت معہ لیبل شیشی ... پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:۔

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی
ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی براہین چیست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخی جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت و تفسیر و احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مؤرخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کہ تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل ... علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ
اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں
تپ دق کیلئے
پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سرنو زندگی عطا کرے گی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے۔ صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲/) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)
نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا ایک چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں بھرپور پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ، بارونق، تروتازہ، ہشاش بشاش۔ رگ پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز ... ناکارہ، ضعیف اور کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا دلولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا ... بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت ... درجہ خاص ... محصول ...

جیوب حیرت! ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار طحال ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ ... قیمت فی شیشی ... فی درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ... شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

نمبر ۲۰	دہلی یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۲۶ء	جلد ۴

اقتباسات

جمہوریۂ ترکیہ کی خارجی سیاست

ٹرکی، روس اور جرمنی کا اتحاد

اور

عالم شرقی و اسلامی پر اس کے اثرات

عنوان بالا کے ماتحت فرانس کے مشہور جریدہ "طان" کا نامہ نگار قسطنطنیہ موسیو ژ نیعیرون لکھتا ہے کہ۔

جس روز سے جمعیۃ اقوام نے مسئلہ موصل کا فیصلہ برطانی نقطہ نظر کی موافقت میں صادر کیا ہے، انگورہ کے مدبرین کی سیاست میں ایک عظیم تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اب وہ ماسکو کی بین الدولی نظریہ کو بالکل صحیح سمجھنے لگے ہیں اور ان کا یہ اعتقاد پختہ یقین کی حد کو پہنچ گیا ہے کہ جمعیت اقوام چند یورپین سلطنتوں کے مطامع کو پورا کرنے اور مشرق کو غلام بنانے کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ اور انہی کے اشارہ پر سب کام کرتی ہے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ انگورہ اور ماسکو کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ ترکی سیاست میں اس جدید تغیر کی پہلی علامت یہ تھی کہ ٹرکی اور روس کے درمیان اس کے چند روز بعد ہی دوستی و حیادت کا عہد نامہ ہو گیا۔ اور اس پر پیرس میں روسی وزیر خارجہ چیچرین اور ترکی وزیر خارجہ توفیق رشدی بے کے دستخط ہو گئے۔ ترکی اخبارات نے اس زمانہ میں اس عہد نامہ کی تفسیر یہ کی تھی کہ یہ اس جمعیت اقوام کے فیصلہ کا جواب ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یورپین مصالح کی خادم ہے۔ مگر درحقیقت خاص برطانیہ کے مصالح کی خدمت گذار ہے جسے ترک مشرق کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں"۔

اس وقت سے ٹرکی کے سیاسی حلقوں میں میثاق لوکارنو اور جنیوا کے خلاف سخت ناراضی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں اور وہ اس کے جواب میں جرمنی اور روس کے دوستانہ معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے بعض حلقوں میں تو یہاں تک شہرت ہو گئی ہے کہ ٹرکی بھی جرمنی و روس کے اتحاد میں شریک ہونے والا ہے۔

یہ تخیل اس بنا پر اور بھی زیادہ قوی ہو گیا کہ مشہور جمہوری لیڈر یونس نادی بے نے جو ترکی پارلیمنٹ کی مجلس خارجیہ کے صدر ہیں اپنے اخبار "جمہوریت" میں ہنڈنبرگ، ریکوف اور مصطفیٰ کمال پاشا کی تصویریں ایک ساتھ شائع کیں اور ان تینوں تصویروں کے نیچے یہ عبارت لکھی کہ۔

یہ ان تین حکومتوں کے صدر ہیں جو دول یورپ کے مطامع کے مقابلہ پر دوش بدوش جد و جہد کر سکتی ہیں۔

اسی اخبار نے ایک اور موقع پر لکھا کہ۔

انگورہ بھی تم کو دول یورپ کے شکنجہ سے نکلنے کے لیے ماسکو اور برلن کے پہلو بہ پہلو نظر آئے گا۔

یونس نادی بے نے اپنے اس مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ روسی جرمنی تحالف میں مشرق کی دوسلطنتیں بھی شامل ہونے والی ہیں جس کا اشارہ غالباً ایران اور افغانستان کی طرف تھا۔

ترکی کے ایک اور مشہور اخبار "وقت" نے روسی جرمنی معاہدہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جرمنی اور روس کا اتحاد جمعیت اقوام کی چالبازیوں کا خاتمہ کر دیگا۔ اور اس کے بعد یورپین عیاروں کے اس آلہ کار کو اتنی آزادی کے ساتھ اپنے مقاصد حاصل کرنے کا موقع باقی نہیں رہیگا۔ اس سلسلہ میں اس نے روسی و ترکی معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ وہ دونوں سلطنتوں کے مشترکہ مصالح پر مبنی ہے اور امید ظاہر کی کہ یہ تحالف کا حلقہ جرمنی کو بھی اپنے اندر شامل کر لیگا جو اب بھی ایک بڑی یورپین سلطنت ہے۔

ایک اور موقع پر جریدہ "جمہوریت" نے جرمنی اور روس کی فوجی طاقت پر ایک مضمون لکھا جس میں مغربی یورپ کی طاقتوں سے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اگر جنگ عظیم میں روس اور جرمنی متحد ہوتے تو جرمن فوج کو شکست دینا محال تھا۔ مگر اب بھی ان دونوں کے امکان میں ہے کہ وہ اس کام کو انجام دیں جسے ۱۹۱۴ء میں وہ انجام نہ دے سکے تھے۔ ان دونوں سلطنتوں کا فوجی اتحاد ۱۰۔۲۰ سال کی مدت ہی میں اپنے ماضی کی شوکت حاصل کر سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی اخبارات روسی و جرمنی اتحاد میں ایک جدید انقلاب کے آثار دیکھ رہے ہیں جو یورپ کی بین الدولی سیاست کا رخ بدل دیگا۔ ان کا خیال یہ ہے کہ جرمنی پہنچ اس سیاسی عمل سے مشرق کے اسٹیج پر ایک زبردست کھیل کھیلا جس میں حصہ لینے کے لیے مشرق تیار بیٹھا ہے۔ جریدہ "ملیت" تو یہاں تک کہتا ہے کہ مغربی سلطنتوں کے مقابلہ پر ایک مضبوط مشرقی جبہہ تیار ہونا چاہیے تاکہ وہ اس جبہہ کے حدود و دائرہ میں کوئی دست اندازی کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ یہ توازن ان کمزور قوموں کو بچا لینا ضروری ہے جنہیں مسولینی جیسے لوگ دھمکی دے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ جب ہم اس موضوع پر انگورہ اور قسطنطنیہ کے اخبارات کے اقوال پر نظر کرتے ہیں تو تحقیق ہوتا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہے کہ ایک بڑی یورپین سلطنت اس کے حلیف روس کی دوست بن گئی ہے۔ ٹرکی نے جو خارجی سیاست اختیار کی ہے وہ سوویٹ روس سے کامل تعاون پر مبنی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ٹرکی اور روس کا تفاہم تمام مسائل شرقیہ پر حاوی ہے۔ اس کی وجہ سے وسط ایشیا میں بالشویک روس نے ان تمام پچھلی غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے جو سابق حکومت روس نے کی تھیں۔ اس نے اپنے ملک میں بھی ترکوں کی وطنی سیاست کا اتباع کیا ہے یعنی یہ کہ خالص روسی ممالک کے علاوہ دوسرے علاقوں کو آزاد حکومت عطا کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں وسط ایشیا کی قومیں بھی اپنی اپنی جمہوریتوں کے ماتحت آزاد ہو گئی ہیں جن سے ٹرکی کا دینی و نسلی رشتہ ہے۔

ٹرکی اور روس کی یہ سیاست جس کو ہم "تعاون شرقی" کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایشیا کی دوسری آزاد حکومتوں تک وسعت اختیار کر رہی ہے۔ چنانچہ ایران اور افغانستان بھی اس حلقہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا محرک دراصل ٹرکی ہے۔ ٹرکی کی اس تحریک کا منشا اصلی یہ ہے کہ وہ برطانیہ کی اس مشرقی سیاست سے ناراض ہے جو ترکی قوم کی تضعیف اور ترکی ممالک کی تقسیم چاہتی ہے۔ اسی طرح روس بھی اس معاملہ میں ٹرکی کا ساتھ اس لیے دے رہا ہے کہ ایشیا میں انگلستان کی سیاست روسی سیاست سے بالکل متعارض واقع ہوئی ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اب حالات کو دیکھ کر انگریزی سیاست میں تغیر ہو چلا ہے۔ پہلے انگلستان روس کے مقابلہ میں ٹرکی کی پشت پناہی کرتا تھا۔ ۱۹۱۰ء سے اس کی سیاست بدلی۔ اور اس نے ٹرکی کو مٹانے کی کوشش شروع کی۔ روس کے ساتھ اتحاد اور یونان کو ٹرکی کے خلاف ابھارنا اسی سیاست کا ایک جزو تھا۔ مگر حال میں ترکوں نے اپنے قوانین اور اصول معاشرت میں جو تغیر کیا ہے اور الغائے خلافت کے بعد جو متجددانہ روش اختیار کی ہے اس کو دیکھتے ہوئے۔ انگریزی مدبرین میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ٹرکی کے ساتھ پہلے دوستانہ روابط کو پھر قائم کرنے اور اس کے خلاف معاندانہ روش چھوڑ دینے کے سوال پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہا ہے۔

نامہ نگار مذکور خصوصیت کے ساتھ کنسرویٹو پارٹی سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ ٹرکی کے متعلق اپنی سیاست میں دوستانہ روش اختیار کرنے والی ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ تغیر کب تک ہو گا لیکن اس کی رائے میں مسئلہ موصل کے تصفیہ نے اس تغیر کے لیے مواقع پیدا کر دیے ہیں۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے کامیابی آپ کے قدم چومیگی

(مینیجر الجمعیۃ دہلی)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی ضرورت ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمائیے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمائیے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ تمام مسلمانوں اور مبلغین کیلئے خاص طور پر مفید ہیں۔

اسلام کی حقانیت، پیغام محمدی، آئینہ اسلام، عیسائیوں کے جوابات، مرآۃ الیقین، ترانۂ حجازی، آریوں کے جوابات، اسلام اور آریہ سماج، اسلام کی تعلیم، قاعدہ تعلیم الاسلام، تعلیم الاسلام

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے سرگروہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں۔

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں:

الغزالی، المامون، مقالات شبلی، مجموعہ رسائل شبلی، مجموعہ نظم شبلی، اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر، سوانح مولانا روم، سیرۃ النعمان

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ان کی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں۔

صبح زندگی، شام زندگی، شب زندگی، نوحہ زندگی، طوفان حیات، الزہرا، امت کی مائیں، یاسمین شام، آفتاب دمشق، سمرنا کا چاند، ماہ عجم، عروس کربلا، منازل السائرہ، رباعیات عمر خیام

کشف عن جہات التصوف

تمام مذاہب اسلام ہی کو

انہیں گمراہ کون کرتا ہے؟

دینیات

متفرقات

دلائل الخیرات، فتاویٰ رشیدیہ

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

خطبۂ صدارت جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد جو لاہور میں پڑھا گیا

خطبۂ صدارت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند جو گیا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا

خطبۂ صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی جو کوکناڈا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا

خطبۂ صدارت حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب جو مراد آباد کے اسپیشل اجلاس میں پڑھا گیا

خطبۂ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا

تاریخ القرآن

بیان الاسرار ترجمۂ تاریخ الخلفاء

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش بھیجنے میں آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جاسکے۔ خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ اگر آپ کی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمائیے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلاتکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمائیے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر بھیجی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

رد مرزائیت

تاریخ

ادبیات

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء

تاریخ القرآن

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جائے۔ خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمائیے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ تک پہنچ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ ۔ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان ۔ تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی ۔ ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ ۔ دہلی یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۲۶ء ۔ نمبر ۲۰

اقتباسات

جمہوریۂ ترکیہ کی خارجی سیاست

ترکی، روس اور جرمنی کا اتحاد

اور

عالم شرقی و اسلامی پریس کے اثرات

عنوان بالا کے ماتحت فرانس کے مشہور جریدہ طان کا نامہ نگار قسطنطنیہ موسیو نتیجیرون لکھتا ہے کہ:-

جس روز سے جمعیۃ اقوام نے مسئلہ موصل کا فیصلہ ہمارے نقطۂ نظر کی موافقت میں صادر کیا ہے، انگورہ کے مدبرین کی سیاست میں ایک عظیم تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اب وہ ماسکو کی بین الدولی نظریہ کو بالکل صحیح سمجھنے لگے ہیں اور ان کا یہ اعتقاد پختہ یقین کی حد کو پہنچ گیا ہے کہ جمعیت اقوام چند یورپین سلطنتوں کے مطامع کو پورا کرنے اور مشرق کو غلام بنانے کے لیے پیدا ہوئی ہے، اور انہی کے اشارہ پر سب کام کرتی ہے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ انگورہ اور ماسکو کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ ترکی سیاست میں اس جدید تغیر کی پہلی علامت یہ تھی کہ ترکی اور روس کے درمیان اس کے چند روز بعد ہی دوستی و حیادت کا عہد نامہ ہو گیا، اور اس پر پیرس میں روسی وزیر خارجہ چیچرین اور ترکی وزیر خارجہ توفیق رشدی بے کے دستخط ہو گئے۔ ترکی اخبارات نے اس زمانہ میں اس عہد نامہ کی تفسیر یہ کی تھی کہ "یہ اس جمعیت اقوام کے فیصلہ کا جواب ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یورپین مصالح کی خادم ہے۔ مگر درحقیقت خاص برطانیہ کے مصالح کی خدمت گذار ہے جسے ترک مشرق کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔"

اسوقت سے ترکی کے سیاسی حلقوں میں میثاق لوکارنو اور جنیوا کے خلاف سخت ناراضی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں اور وہ اس کے جواب میں جرمنی اور روس کے دوستانہ معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے بعض حلقوں میں تو یہاں تک شہرت ہو گئی ہے کہ ترکی بھی جرمنی و روس کے اتحاد میں شریک ہونے والا ہے۔

یہ تخیل اس بناء پر اور بھی زیادہ قوی ہو گیا کہ مشہور جمہوری لیڈر یونس نادی بے نے جو ترکی پارلیمنٹ کی مجلس خارجیہ کے صدر ہیں اپنے اخبار "جمہوریت" میں ہنڈنبرگ، ریکوف اور مصطفےٰ کمال پاشا کی تصویریں ایک ساتھ شائع کیں اور ان تینوں تصویروں کے نیچے یہ عبارت لکھی کہ:-

"یہ ان تین حکومتوں کے صدر ہیں جو دول یورپ کے مطامع کے مقابلہ پر دوش بدوش جد و جہد کر سکتی ہیں۔"

اسی اخبار نے ایک اور موقع پر لکھا کہ:-

"انگورہ بھی عنقریب دول یورپ کے شکنجے سے نکلنے کے لیے ماسکو اور برلن کے پہلو بہ پہلو نظر آئے گا۔"

یونس نادی بے نے اپنے اس مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ روسی جرمنی تحالف میں مشرق کی اور سلطنتیں بھی شامل ہونے والی ہیں جسکا اشارہ غالباً ایران اور افغانستان کی طرف تھا۔

ترکی کے ایک اور مشہور اخبار "وقت" نے روسی جرمنی معاہدہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جرمنی اور روس کا اتحاد جمعیت اقوام کی چالبازیوں کا خاتمہ کر دیگا۔ اور اس کے بعد یورپین جباروں کے اس آلۂ کار کو اتنی آزادی کے ساتھ اپنے مقاصد حاصل کرنے کا موقع باقی نہیں رہیگا۔ اس سلسلہ میں اس نے روسی ترکی معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ وہ دونوں سلطنتوں کے مشترکہ مصالح پر مبنی ہے اور امید ظاہر کی کہ یہ تحالف کا حلقہ جرمنی کو بھی اپنے اندر شامل کر لیگا جو اب بھی ایک بڑی یورپین سلطنت ہے۔

ایک اور موقع پر جریدہ جمہوریت نے جرمنی اور روس کی فوجی طاقت پر ایک مضمون لکھا جس میں مغربی یورپ کی طاقتوں سے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اگر جنگ عظیم میں روس اور جرمنی متحد ہوتے تو جرمن فوج کو شکست دینا محال تھا۔ مگر اب بھی ان دونوں کے امکان میں ہے کہ وہ اس کام کو انجام دیں جسے ۱۹۱۴ء میں وہ انجام دے سکتے تھے۔ ان دونوں سلطنتوں کا فوجی اتحاد ۱۰۔۲۰ سال کی مدت ہی میں اپنے ماضی کی شوکت حاصل کر سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی اخبارات روسی و جرمنی اتحاد میں ایک جدید انقلاب کے آثار دیکھ رہے ہیں جو یورپ کی بین الدولی سیاست کا رخ بدل دیگا۔ ان کا خیال یہ ہے کہ جرمنی اس سیاسی عمل سے مشرق کے اسٹیج پر ایک زبردست کھیل کھیلیگا جس میں حصہ لینے کے لیے مشرق تیار بیٹھا ہے۔ جریدہ ملیت تو یہاں تک کہتا ہے کہ مغربی سلطنتوں کے مقابلہ پر ایک مضبوط مشرقی جبہہ تیار ہونا چاہیے تاکہ وہ اس جبہہ کے حدود و دائرہ میں کوئی دست اندازی کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ یہ توازن ان کمزور قوموں کو بچانے کیلئے ضروری ہے جنہیں مسولینی جیسے لوگ دھمکی دے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ جب ہم اس موضوع پر انگورہ اور قسطنطنیہ کے اخبارات کے اقوال پر نظر کرتے ہیں تو تحقیق ہوتا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہے کہ ایک بڑی یورپین سلطنت اس کے حلیف روس کی دوست بن گئی ہے۔ ترکی نے جو خارجی سیاست اختیار کی ہے وہ سوویٹ روس سے کامل تعاون پر مبنی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ترکی اور روس کا تفاہم تمام مسائل شرقیہ پر حاوی ہے۔ اس کی وجہ سے وسط ایشیا میں بالشویک روس نے ان تمام پچھلی غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے جو سابق حکومت روس نے کی تھیں۔ اس نے اپنے ملک میں بھی ترکوں کی وطنی سیاست کا اتباع کیا ہے یعنی یہ کہ خالص روسی ممالک کے علاوہ دوسرے علاقوں کو آزاد حکومت عطا کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں وسط ایشیا کی قومیں بھی اپنی اپنی جمہوریتوں کے ماتحت آزاد ہو گئی ہیں جن سے ترکی کا دینی و نسلی رشتہ ہے۔

ترکی اور روس کی یہ سیاست جس کو ہم "تعاون شرقی" کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایشیا کی دوسری آزاد حکومتوں تک وسعت اختیار کر رہی ہے۔ چنانچہ ایران اور افغانستان بھی اس حلقہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا محرک دراصل ترکی ہے۔ ترکی کی اس تحریک کا منشا اصلی یہ ہے کہ وہ برطانیہ کی اس مشرقی سیاست سے ناراض ہے جو ترکی قوم کی تضعیف اور ترکی ممالک کی تقسیم چاہتی ہے۔ اسی طرح روس بھی اس معاملہ میں ترکی کا ساتھ اس لیے دے رہا ہے کہ ایشیا میں انگلستان کی سیاست روسی سیاست سے بالکل متعارض واقع ہوئی ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اب حالات کو دیکھ کر انگریزی سیاست میں تغیر ہو چلا ہے۔ پہلے انگلستان روس کے مقابلہ میں ترکی کی پشت پناہی کرتا تھا۔ ۱۹۰۸ء سے اس کی سیاست بدل گئی اور اس نے ترکی کو مٹانے کی کوشش شروع کی۔ روس کے ساتھ اتحاد اور یونان کو ترکی کے خلاف ابھارنا اسی سیاست کا ایک جزو تھا۔ مگر حال میں ترکوں نے اپنے قوانین اور اصول معاشرت میں جو تغیر کیا ہے اور الغائے خلافت کے بعد جو تجدیدانہ روش اختیار کی ہے اس کو دیکھتے ہوئے انگریزی مدبرین میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ترکی کے ساتھ پہلے دوستانہ روابط کو پھر قائم کرنے اور اس کے خلاف معاندانہ روش چھوڑ دینے کے سوال پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہا ہے۔

نامہ نگار مذکور خصوصیت کے ساتھ کنسرویٹیو پارٹی سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ ترکی کے متعلق اپنی سیاست میں دوستانہ روش اختیار کرنے والی ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ تغیر کب تک ہو گا لیکن اسکی رائے میں مسئلہ موصل کے تصفیہ نے اس تغیر کے لیے مواقع پیدا کر دیے ہیں۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیجیے کامیابی آپکے قدم چومیگی

(مینیجر الجمعیۃ دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

انگورہ کا مقدس سازش

انور پاشا شہید پر ناپاک اتہامات

(۲)

اشاعت گذشتہ میں جو کچھ عرض کیا گیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ عظیم کے آغاز میں ترکی کے سامنے غیر جانبداری کا کوئی سوال نہ تھا۔ بلکہ اسے صرف یہ فیصلہ کرنا تھا کہ فریقین میں سے کس کو اپنی دوستی کے لیے منتخب کرے۔ اس نے اول اول انگلستان اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ دینا چاہا تھا۔ مگر جیسا کہ امیر شکیب ارسلان نے لکھا ہے انگلستان نے اسکو ٹھکرا دیا۔ اور اس لیے ٹھکرا دیا کہ وہ کسی اسلامی سلطنت کی مدد حاصل کرنے کو اپنے ارادوں کے لیے مفید نہیں سمجھتا تھا۔ اس موقع پر ہم خود امیر موصوف کے الفاظ یہاں نقل کرتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ ایران نے حرب عمومی میں انگلستان کو اپنی امداد پیش کی مگر اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مصر نے اس شرط پر انگلستان کے ساتھ شرکت جنگ کی خواہش ظاہر کی کہ جنگ کے بعد وہ وادی النیل کو خالی کر دے۔ مگر اس نے نامنظور کیا۔ شریف حسین بن علی نے آغاز جنگ میں انگلستان کو اپنی خدمات پیش کیں مگر اس نے انہیں بھی مسترد کر دیا۔ اور سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ خود ترکی بھی آغاز جنگ میں متردد تھا کہ کس فریق کی طرف ہو۔ کیونکہ اس نے سمجھ لیا تھا کہ کسی ایک فریق کی طرف ہونا ناگزیر ہے۔ اس لیے پہلے اس نے دول حلفاء سے اس شرط پر پیمان اتحاد باندھنا چاہا کہ آئندہ کے لیے ان کی شرارتوں کا خاتمہ ہو جائے۔ مگر انھوں نے ترکی کی اعانت کو بھی مسترد کر دیا ...

[illegible]

مالوی جی امن چاہتے ہیں!

[illegible]

الامان کا مقدمہ

[illegible]

روس اور افغانستان

[illegible]

گاندھی جی کی قیادت

[illegible]

مسلمانانِ غازی پور پر ہندوؤں کا دعویٰ

[illegible]

حوادث و احکام

کتاب الصلوۃ
متفرق مسائل

استفتاء

مسائل ذیل پر کیا فتوے شریعت کے ہیں:—

۱ — آیا موجودگی مسجد متعدد مساجد بمقابلہ قلت وکمی تعداد مصلی و باعتبار آبادی مسلم محلہ وقریہ تعمیر جدید مساجد کا ذاتی سرمایہ یا بحصول زر چندہ بلالحاظ آبادی وبجرتی وتعداد مصلی وغیرہ کیسی ہے؟

۲ — آیا غیر مصلی کو مسلم بنانے کی فکر وکوشش اور صرفہ کرنا یا کرانا کیسا ہے؟

۳ — آیا غیر مسلم کو شیدائی اسلام بناکر مسلم بنانے کی فکر وکوشش کرنا یا کرانا کیسا ہے؟

۴ — آیا غیر مصلی مسلم کے ساتھ دنیاوی ودینی ارتباط وتعلقات رکھنا یا رکھانا کیسا ہے۔ اور آیا غیر مصلی کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا پڑھوانا کیسا ہے؟

۵ — آیا غیر مصلی مسلم وغیر مسلم میں باعتبار دینی ودنیوی کیا فرق ہے؟

۶ — آیا اتفاق مابین مسلم کے مٹانے ومٹنے کی فکر وکوشش کرنا یا کرانا کیسا ہے؟

۷ — آیا بہبودی وترقی وفلاح دارین مسلم کی عمل وپابندی روزہ ونماز پر مبنی ہے یا کسی اور ہنر وعلم یا زبان دانی پر؟

الجواب

۱ — اگر کسی جگہ مسجدیں بقدر حاجت وضرورت موجود ہوں تو بلاضرورت مسجد نہ بنوانی چاہیئے۔ نہ چندہ سے اور نہ کسی ذاتی روپیہ سے ورنہ مسجد ویران اور غیر آباد رہیگی۔ اور آیندہ اس کے بے حرمتی ہونیکا اندیشہ ہے۔

۲ — اگر مسلمان بے نمازی کسی کافر کو مسلمان بنانے کی سعی کرے یا مسلمان بنانے میں صرف کرے تو یقیناً وہ اشاعت اسلام کے اجر کا مستحق ہوگا [illegible]

[illegible]

کراچی میں نہایت شدید بارش

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں [illegible] گھنٹے کی متواتر بارش نے نہایت شدید نقصان کیا ہے جس کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

حلقۂ ارتداد کے تبلیغی مدارس کیلئے ناظم جمعیۃ علماء ہند کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند نے شدھی کے انسداد واستیصال کے لئے نومسلموں کو تعلیم وتربیت دینے کی غرض سے حلقہ ارتداد میں بہت سے مدارس قائم کردئے تھے۔ بحمد اللہ ان کا اثر نہایت اچھا ہوا اگرچہ قوم کی بے توجہی اور چندہ کی کمی کے باعث کچھ مدرسے تخفیف کرنے پڑے۔ تاہم جن مقامات پر شدید ضرورت تھی اب تک جمعیۃ علماء ہند کے مدارس موجود ہیں۔ چنانچہ ضلع آگرہ۔ متھرا۔ علی گڑھ ایٹہ اور گوڑگانوہ میں یہ تبلیغی اصلاحی اور تعلیمی مدرسے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

ہمارے مدرسین کی سعی اور ترغیب سے نومسلم نماز کے پابند ہوگئے ہیں جو مسجدیں ویران تھیں وہ اب آباد ہیں۔ نومسلموں نے بہت سی مشرکانہ رسمیں چھوڑدی ہیں بعض مدرسین کی بروقت موثر تدابیر نے شدھی کو روک دیا۔ اور اکثر مرتدین کو تائب کراکے دوبارہ حلقۂ اسلام میں داخل کرلیا ہے۔ یہ ایسے امور ہیں جن سے پبلک اچھی طرح واقف ہے۔

لیکن افسوس کہ جمعیۃ کی ان تمام خدمات سے واقفیت رکھنے کے باوجود چندہ کی قلت نے ہمارے اعضاء کے عمل کو شل کردیا ہے [illegible] عنقریب قرآن شریف [illegible] دینیات کے ساتھ اردو حساب وکتابت کی تعلیم ہوتی ہے [illegible] ہے کہ وہ [illegible] فراخ دلی کے ساتھ دست اعانت بڑھائیں [illegible] ماہانہ امداد [illegible] مدارس کی حفاظت کیلئے زیادہ موثر ہوگی۔

(مولانا) احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند

نومسلم کانفرنس کراچی

کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی!

نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ نومسلم کانفرنس جو ۱۸، ۱۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو کراچی میں منعقد ہونے والی تھی [illegible] ملتوی کردی گئی ہے [illegible]

[illegible]

شیخ عبدالمجید سکرٹری استقبالیہ کمیٹی نومسلم کانفرنس دفتر اخبار الوحید کراچی

صوبہ پنجاب کے جنوب مشرقی قصبات کی نیابت

اخبارات میں یہ پڑھکر کہ خلافت کمیٹی لاہور نے رانا فیروزالدین صاحب کو حلقہ مندرجہ بالا کے واسطے اپنی طرف سے آئندہ انتخابات لیجسلیٹو کونسل کے لئے امیدوار منتخب کیا ہے نہ صرف سخت تعجب اور حیرت ہوئی۔ بلکہ مایوسی۔ رانا فیروزالدین صاحب ہوشیارپور کے باشندے ہیں۔ اور لاہور میں وکالت کرتے ہیں ہماری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اس حلقہ میں ان کے کیا حقوق ہیں ہمکو ایسی ایجنسیوں اور کمیٹیوں سے توقع رکھنے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں میں حقوق العباد کا ضرور بالضرور خیال رکھیں گے۔ خدانخواستہ ہمکو رانا فیروزالدین صاحب سے کسی طرح کی کوئی کاوش نہیں لیکن اس حلقہ میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔

لدھیانہ۔ انبالہ۔ شملہ۔ کرنال۔ رہتک۔ گوڑگانوہ۔ حصار۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ خلافت کمیٹی لاہور کو ان اضلاع میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ملا جسکو وہ نامزد کرسکتی یا یہ کہ ان اضلاع کے اشخاص نے خلافت کمیٹی کی طرف سے انتخاب میں آنے کو پسند ہی نہیں کیا۔ ہم اس دن کے متمنی تھے کہ ان کمیٹیوں کے اختیارات میں اضافہ ہو۔ یہاں تک کہ سوراج حاصل ہوجاوے۔ اگر اسوقت بھی ریوڑیاں اسی طرح بانٹی جائیں گی تو ہم اپنی اس تمنا کو ابھی سے واپس لیتے ہیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کو ہم سب ہندوستانی کہتے ہیں کہ اپنے معاملات کا انتظام کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے۔ لیکن کیا ہم خود اس اصول پر کاربند ہیں۔ اگر نہیں تو کسقدر ہماری حالت قابل افسوس ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ خلافت کمیٹی اپنے اس فیصلہ پر ضرور نظرثانی کرے گی۔ اور اپنے احاطہ اقتدار کو چند منتخب اشخاص کے لئے مخصوص نہیں کرے گی۔ اپنا فرض سمجھکر عرض کردیا۔ اگر غور کی جائے تو محنت وصول ہوجائے گی۔ فقط

ایک لالے دہندہ

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی وسیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد ومتفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:— سالانہ ۶ ششماہی ۳

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

خبر قیامت

عالم اسلامی

سلطان ابن سعود اور فرانس کا معاہدہ

فرانس اور سلطان ابن سعود کے درمیان تعلقات پیدا کرنے کی جو کوشش کی جارہی تھی پوری ہوگئی۔ دونوں سلطنتوں کے مابین معاہدہ ہوگیا۔ اور اس نے فرانس کا سرکاری نمائندہ حجاز پہونچگیا دونوں سلطنتوں کو حکومت برطانیہ کے کمال بے اطمینان رکھنا اپنے اور زیادہ مصالحت کی کوشش کی گئی۔ ہمارا خیال ہے کہ فرانس اور ملک فیصل کے درمیان جو نزاع تھا وہ دور نہیں ہوا۔ اگرچہ ظاہر میں اس کے اثرات مٹ گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں بہت بڑا خدشہ ہے۔ خاصکر اسوقت جبکہ سلطان ابن سعود اور فرانس کے درمیان مصالحت ہوگئی ہے۔ اس مصالحت کا نتیجہ نہایت مہلک اور خطرناک ہے۔ کہ برطانیہ خلیج فارس کی جانب یورپ کا تسلط چاہے گی۔ اور وہاں سلطان ابن سعود کے وسیع سواحل ہیں

(خلافت)

کیا ہسپانیہ مراکش سے دستبردار ہوجائیگا؟

پیرس ۵ ستمبر۔ یہاں کے اخبارات میں اس افواہ پر خوف کا اظہار کیا جارہا ہے کہ ہسپانیہ مراکش سے واپس چلے آنے پر غور کررہا ہے اور اس کا بھی امکان ہے کہ وہ ۱۹۱۲ء کے عہد نامہ کو توڑ ڈالے۔

اخبار فگیرو نے اس افواہ پر یہ اظہار رائے کیا ہے کہ برطانیہ پر اس سلسلہ میں ایک خاص فرض عاید ہوتا ہے۔ کیونکہ بیس سال تک اس نے مراکش پر ہسپانی حکومت کی شرائط کی تلقین کی ہے۔ اور ان بین الاقوامی معاہدوں کی ضامن رہی ہے جو اس پر مبنی ہیں

ہسپانیہ مراکش کا تخلیہ نہیں کریگا

لندن ۸ ستمبر۔ لاجرنل کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہسپانیہ کے وزیر خارجہ نے سرکاری طور پر اس اطلاع کی تردید کردی ہے کہ ہسپانیہ مراکش کا تخلیہ کرنے والا ہے۔

ممالک غیر

جمعیۃ اقوام میں جرمنی کی جگہ

جنیوا ۸ ستمبر۔ جمعیۃ اقوام کی متفقہ رائے سے ایک مستقل جگہ جرمنی کے لئے اور تین مزید غیر مستقل جگہیں پیدا کی گئیں۔ اس کارروائی سے لوکارنو والی جماعت اور خصوصاً فرانس کی مکمل فتح ہوگئی ہے اس طرح ایک نیم مستقل جگہ تو پولینڈ کے لئے اور تین جگہیں اطالوی امریکن قوموں کے لئے جمعیۃ اقوام میں حاصل ہوگئی ہیں۔

بلغاریہ میں بالشویکی سازش کا انکشاف

صوفیا ۸ ستمبر۔ تمام بلغاریہ میں ایک بالشویکی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں چارسو آدمی گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

ہندوستان

ہندوستان

مرکزی مجلس خلافت کا نہایت اہم اجلاس دہلی میں

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

چونکہ متعدد اہم امور مجلس خلافت کے غور اور تصفیہ کے لئے پیش ہوگئے ہیں اور وفد خلافت بھی حجاز مقدس سے واپس آچکا ہے جس کی رپورٹ کا ملک میں بے چینی سے انتظار ہورہا ہے۔ لہذا ان تمام امور کے لئے مجلس مرکزی کا اجلاس بمقام دہلی بتاریخ ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس اہم اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔

مجلس مرکزی کے اجلاس سے ایک روز قبل یعنی بتاریخ ۲۲ ستمبر مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا۔

جملہ اراکین مجلس مرکزی سے استدعا ہے کہ اپنی تشریف آوری کی اطلاع صوبہ خلافت کمیٹی دہلی کو کردیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) قواعد کی چند ضروری ترمیم۔

(۲) سالانہ اجلاس خلافت کانفرنس کے انعقاد کے متعلق فیصلہ۔

(۳) مرحوم عمر سوبانی صاحب کی جگہ خازن کا تقرر۔

(۴) رپورٹ وفد حجاز۔

(۵) موتمر اسلامیہ کی شاخ ہندوستان میں قائم کرنا۔ اور اس کے متعلق ضروری امور طے کرنا۔

(۶) حجاز مقدس کے متعلق آئندہ پالیسی اور پروگرام کا تعین۔

(۷) خلافت پریس کے متعلق اطلاع۔

(۸) مجلس خلافت کے تعمیری پروگرام اور خصوصاً تعلیمی پروگرام کے نفاذ کے متعلق تدابیر پر غور۔

(۹) مجلس کے مصارف اور منظور شدہ تجاویز کے نفاذ کے لئے ضروری اخراجات کے مہیا کرنے کی سبیل پر غور۔

(۱۰) دیگر امور جو جناب صدر کی اجازت سے پیش کئے جائیں گے۔

مکرر آنکہ چونکہ یہ نہایت اہم اجلاس ہے اور جملہ صوبہ جات کے نمایندوں کی شرکت اس میں لازمی ہے لہذا تمام ممبران سے استدعا ہے کہ وہ اس اجلاس میں انتہائی کوشش کرکے ضرور شریک ہوں

ڈھاکہ کے مسلمانوں کا صبر اور ہندوؤں کی شرارت

باوجود انتہائی احتیاط کے فساد ہوگیا

ڈھاکہ۔ اگر جلوس کے آخر میں معمولی فساد نہ ہوگیا ہوتا تو جنم اشٹمی بخیر وخوبی گذر گئی تھی۔ جلوس نئے بازار سے روانہ ہوا۔ اور بابو بازار اسلام پور۔ پٹوا کھالی۔ بنگلہ بازار۔ بڑا بازار اور جانسن روڈ سے ہوتا ہوا گذر گیا۔ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جلوس میں شریک تھے۔ سنگینوں کا پہرہ تھا۔ چونکہ مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کردی تھی۔ اس لئے گھوڑا گاڑیاں وغیرہ نظر نہ آتی تھیں۔ مسلمان رضا کار مختلف مقامات پر کھڑے ہوئے مسلمانوں کو جلوس سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کررہے تھے۔ کوئے بھی جگہ جگہ متعین تھے۔ جس وقت فرید آباد کے علاقہ میں ست گذر رہا تھا ایک

مسجد کے قریب ہندو رضا کاروں اور لڑکوں نے شور مچانا شروع کیا مسجد کے بعض مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا جس پر آپس میں جھگڑا ہوگیا۔ ہندو مسلمان زخمی ہوئے۔ اور ایک یورپین سارجنٹ بھی لپیٹ میں آگیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر مجمع کو منتشر کردیا۔

گرفتار شدہ آدمیوں میں ہندو رضاکاروں کا کپتان بھی ہے۔ چار ہندو ایک مسلمان اور ایک یورپین سارجنٹ شفاخانہ بھیجے گئے۔

ڈاکٹر مونجے ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں

ڈاکٹر مونجے نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ ناگپور سے کلکتہ اور وہاں سے ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔

بعد کی اطلاع

ڈھاکہ ۹ ستمبر۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اکا دکا آدمیوں پر حملوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ دو راہگیروں پر چھروں سے بھی حملے کئے گئے۔ جنم اشٹمی کا دوسرا جلوس بھی گذر گیا۔ دس ہندوؤں کی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

ہنگامہ خضرپور کا مقدمہ

۱۰۵ مسلمان ماخوذ ہیں

مسٹر ایم علی چودھری۔ پولیس مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں واٹ گنج پولیس نے حافظ عبدالمجید امام مسجد پانچ روڈ اور ۱۰۴ اور مسلمانوں کو بلوہ کرنے پولیس پر حملہ کرنے اور فرائض ادا کرنے میں مانع ہونے کے الزامات میں بھیجا ہے۔

ملزمین میں ایک انگلو انڈین این واٹسن بھی ہے۔ مسٹر ایم داؤد وکیل بابو ہرش ناتھ بنرجی۔ اور بابو ودچندر ناتھ بنرجی اور چند اور وکلا پیش ہوئے۔ اور ملزم کی جانب سے ضمانت کی درخواست دی۔ مجسٹریٹ نے تمام ملزمین کو دو دو سو روپیہ کی ضمانت پیش کرنے کا حکم صادر کیا ہے اور مقدمہ ۱۸ ستمبر پر ملتوی کردیا گیا۔

لالہ لاجپت رائے کا سیاسی ارتداد

ڈاکٹر انصاری کے خیالات

لالہ لاجپت رائے نے سوراجیہ پارٹی سے جو استعفیٰ دیا ہے اس پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے

جب میں نے سنا کہ لالہ لاجپت رائے نے سوراج پارٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے تو مجھے بہت افسوس ہوا۔ مگر اس بات پر حیرت ہوئی کہ آپ مجلس وضع قوانین ہند میں کیوں جا بیٹھے۔ لالہ جی کا یہ طرز عمل کے ساتھیوں کے نزدیک ان کا سیاسی تنزل ہے۔

ہندوستان کی بالشویک جماعت کا سالانہ اجلاس

دہلی ۸ ستمبر۔ ہندوستان کی کمیونسٹ جماعت کی دوسری کانگریس نومبر کے دوسرے ہفتہ میں بمقام دہلی منعقد ہوگی۔ ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دے لی گئی ہے۔ مسٹر بی۔ بی۔ بیگم بشیر احمد اور سٹراین۔ اے نسیم ناظم مقرر ہوئے ہیں۔ اجلاس کی صحیح تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اجلاس کا ایجنڈا اور چندہ کی اپیل عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ مجلس استقبالیہ کے آیندہ اجلاس میں صدر کا قطعی انتخاب عمل میں آئے گا۔

ہندو مسلم مناقشات ترقی کا پیش خیمہ ہیں

رہنمایان ملت کی اپیل پر گاندھی جی کا جواب

احمد آباد ۹ ستمبر۔ ڈاکٹر سید محمود وغیرہ کی اپیل کا جواب دیتے ہوئے گاندھی جی نے ینگ انڈیا میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

چونکہ میری صحت کی خرابی اور آشرم کی مشغولیتیں مجھے اس کی اجازت نہیں دیتیں کہ سفری تکالیف اور پبلک مشاغل کا بار برداشت کرسکوں۔ اس لئے میں نے ایک سال کے لئے علیحدگی لے لی اور میرا [illegible]

عائد کرتی ہے۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ میں پبلک زندگی سے دستبردار ہو گیا ہوں۔ میں کونسلوں کے معاملہ میں اس وجہ سے کچھ نہیں کہتا کہ مجھے اسپر اعتقاد نہیں ہے ہندو مسلم منافشات میں میرا مداخلت کرنا میرے نزدیک سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیئے صرف چھوت چھات۔ قومی تعلیم۔ اور چرخہ تین چیزیں ایسی رہ جاتی ہیں جن پر میں اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر رہا ہوں۔ مجھے موجودہ حالات کے باعث مایوسی نہیں ہے۔ ہندو یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جسمانی حیثیت سے مسلمانوں سے کمزور ہیں اور مسلمانوں کا خیال ہے کہ وہ تعلیم اور دنیوی سامان کے اعتبار سے ہندوؤں سے کمزور ہیں۔ اور وہ دونوں آج کل وہی کر رہے ہیں جو تمام کمزور قومیں کرتی رہی ہیں۔ اس لیئے یہ جنگ خواہ کتنی ہی ناگوار کیوں نہو ترقی کا پیش خیمہ ہے۔

لالہ لاجپت رائے اور پنڈت موتی لال نہرو میں جو کشمکش ہو رہی ہے وہ بھی اسی کشمکش کا ایک حصہ ہے۔ لالہ لاجپت رائے کو سوائے فرقہ وارانہ تحریک کے اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ اور پنڈت موتی لال نہرو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مگر دونوں ملک کے ہی خواہ ہیں۔ قوم سر عبد الرحیم اور حکیم اجمل خاں دونوں کو نہیں چھوڑ سکتی۔ سر عبد الرحیم وہی ہیں جنہوں نے مسٹر گوکھلے کے ساتھ اسلنگٹن کمیشن پر نہایت وقیع مضمون لکھا تھا۔ اب انہیں ملک کا دشمن کون کہہ سکتا ہے۔ میرے دل میں ان سب کے لیئے جگہ ہے مگر فرقہ وارانہ تحریکات پر میرا عقیدہ نہیں اور نہ میں اس سلسلہ میں کوئی کام کرنے کے قابل ہوں۔ اس لیئے میں اسوقت تک ایک فاصلہ پر کھڑا ہوا تمام حالات کا مطالعہ کر رہا ہوں جب کہ طوفان ختم ہو جائیگا۔ اور دوبارہ تعمیر شروع ہوگی۔

آخر میں گاندھی جی نے اپیل پر دستخط کرنے والوں سے پر زور الفاظ میں درخواست کی کہ اگر وہ ان کو اپنا رہنما مانتے ہیں تو ان کی پیروی کرتے ہوئے چرخہ کی ترویج کریں۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

فطرۃ سلیمہ کی کشش

پچاس آدمیوں کا قبول اسلام

شعبہ تبلیغ کی جانب سے حضرات مبلغین کی خدمت میں اندراج مسلمین کے لئے کتابیں ارسال کیجاتی ہیں جس کے ہر صفحہ میں دو حصہ ہوتے ہیں جو شخص اسلام قبول کرتا ہے ایک صفحہ اس کو بطور سند دیدیا جاتا ہے اور دوسرا بطور مثنیٰ مبلغ کے پاس محفوظ رہتا ہے۔ اور جب یہ کتاب پوری ہو جاتی ہے تو مبلغ تمام مثنے دفتر کو واپس کر دیتا ہے۔ حال ہی میں حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب فرنگی محلی نے جو مثنے واپس کئے ہیں ان سے پچاس اصحاب کے قبول اسلام کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ہم طوالت کے خوف سے تفصیلی حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف ان حضرات کے نام درج کئے دیتے ہیں جنہوں نے دائمی موت سے نجات پاکر ابدی راحت و سکون حاصل کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ نو مسلموں کو استقامت بخشے اور مولانا موصوف کو اپنے دین کی خدمت کے لئے بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

فہرست نو مسلمین

نمبر شمار	کفر کی حالت کا نام	اسلامی نام	نمبر شمار	کفر کی حالت کا نام	اسلامی نام
۱	مسماۃ سلی	احمدی	۲۶	مسمی شیخ بہادر	رمضان علی
۲	مسمی لالہ	عبد اللہ	۲۷	″ بیکھراج شرما	عبد الحمید
۳	مسمی سورجلی	عبد القادر	۲۸	″ بھگوانداس	عبد الکریم
۴	مسماۃ کیولا	زینب	۲۹	مسماۃ جھبو	عیدن
۵	مسماۃ رادھیا	قادری	۳۰	″ پھول متی	آمنہ
۶	مسمی رام آدھین	نور محمد	۳۱	مسمی گنگا دین	خدا بخش
۷	″ اشرفی لال	عبد الغنی	۳۲	مسماۃ جیا	کریمن
۸	مسماۃ پچھمن	قادری	۳۳	″ جیودہ	اللہ رکھی
۹	مسمی نہال سنگھ	قمر الدین	۳۴	″ سماگا	ظہورن
۱۰	″ مہیپال	عبد القادر	۳۵	مسمی برجھلال	دین محمد
۱۱	مسماۃ ہیرولی	اللہ رکھی	۳۶	مسماۃ سہاگا	نصیبن
۱۲	″ سہکرانا	رحیمن	۳۷	″ ہیرانی	نصیبن
۱۳	″ دلاسا	محمدی	۳۸	مسمی دھنی	خیراتی
۱۴	مسمی فیروزی	عبد اللہ	۳۹	″ بڑکو	خدا بخش
۱۵	مسماۃ ہنی	کریمن	۴۰	″ گوکل	خدا بخش
۱۶	″ سندری	احمدی	۴۱	″ میوہ لال	محرم علی
۱۷	مسمی شنکر	عبد الحق	۴۲	مسماۃ چھدنیا	رمضانو
۱۸	″ رانجرن	عبد اللہ	۴۳	مسمی جگدیش پرشاد	عبد اللہ
۱۹	″ سوہن	عبد الغفور	۴۴	″ سیتا رام	عبد اللہ
۲۰	″ بہادیو سنگھ	عبد اللہ	۴۵	″ رام انند لال	ہدایت اللہ خاں
۲۱	″ شیونندن	عبد الکریم	۴۶	مسماۃ رگرائی	محمدی
۲۲	مسماۃ پرباتا	شبراتن	۴۷	مسمی رام چندر	عبد الرحمٰن
۲۳	مسمی رگھونندن	عبد اللہ	۴۸	مسماۃ اندرانہ	نصیبن
۲۴	″ جان روشن	ممتاز حسین	۴۹	مسمی سورج لال	شمس الدین
۲۵	″ سی کے نایڈم	عبد الرحمٰن	۵۰	″ آصرے	عبد اللہ

دہلی گورنمنٹ

مولوی مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان کا مقدمہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا تار

وائسرائے کے نام

دہلی گورنمنٹ نے مولوی مظہر الدین ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف مقدمہ چلایا ہے جس مضمون پر مقدمہ چلایا گیا ہے وہ ایک مذہبی فتوی ہے جو بریلی میں شائع ہوا تھا الامان نے صرف اسکی نقل شائع کی ہے۔ مذہبی فتوے کی اشاعت پر مقدمہ چلانا نہ صرف مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت ہے بلکہ برطانوی آئین کے بھی خلاف ہے میں آپ کی توجہ مذکورہ بالا مقدمہ کی طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں تاکہ دہلی گورنمنٹ کی یہ کارروائی کسی اشتعال کی موجب نہ ہوجائے۔

دہلی میونسپلٹی کا اجلاس

دہلی ۹ ستمبر۔ کل دہلی میونسپلٹی کا اجلاس عمومی منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد کافی تھی مندرجہ ذیل امور پر غور کیا گیا۔

مویشیوں پر ٹیکس کا مسئلہ

جن لوگوں نے یہ درخواست دی تھی کہ چونکہ وہ مویشیوں کو صرف فروخت کرنے کے لیئے پالتے ہیں اور ان کے دودھ کو بیچ کر فائدہ حاصل نہیں کرتے اس لیئے ان پر ٹیکس نہ لگایا جائے ان کے متعلق یہ طے پایا کہ اس معاملہ پر سکریٹری صاحب غور کر کے اپنی رائے سے مطلع کریں۔

میونسپل لائبریریوں کے لیئے اخبارات

میونسپل لائبریریوں کے لیئے سب کیٹی نے پرتاپ۔ بندے ماترم آج۔ ملاپ؟ مادھوری۔ ٹریبیون۔ نوجیون۔ مسلم آؤٹ لک۔ تنظیم۔ ہمایوں زمیندار اور ہمدرد کی سفارش کی تھی۔ لالہ مدن موہن نے ارجن اور ہندو سنسار کو اور شامل کرنے پر زور دیا۔ نواب ابو الحسن صاحب الامان اور مبلغ کے نام پیش کرنے۔ بالآخر معاملہ دوبارہ سب کیٹی کے غور کرنے کے واسطے اس کے پاس بھیجدیا گیا۔

نئی سڑک کی پیاؤ

نئی سڑک کی پیاؤ کا مسئلہ ایک عرصہ سے معرض التوا میں چلا آرہا ہے۔ اس اجلاس میں اسے پھر پیش کیا گیا مگر مزید ڈیڑھ سال کے واسطے اسے پھر ملتوی کر دیا گیا۔

دہلی کی صحت عامہ کا مسئلہ

ماہ جون کی پیدایش و اموات کے اعداد و شمار پر ایک دلچسپ بحث چھڑ گئی۔ اور تمام ارکان نے اس پر زور دیا کہ دہلی کی موجودہ حالت صحت کے اعتبار سے قابل اطمینان نہیں ہے۔ سڑی ہوئی اور گلی ترکاریاں اب تک فروخت ہو رہی ہیں اور انہیں کافی مقدار میں ضائع نہیں کیا جاتا۔ امرودوں کی کثیر فروخت کے باعث ہیضہ پھیل رہا ہے۔ ان کی بندش کا اہتمام ضروری ہے اس مباحثہ کے بعد ہیلتھ آفیسر نے بھی دوسرے اضلاع سے دہلی کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے حلقہ کو بہتر حالت میں ثابت کرنے کی کوشش کی۔

پیدائش و اموات کی رپورٹ منظور ہو گئی۔

فسادات عید الاضحی کی صدائے بازگشت

۳۶ ہندو ملزمین کا مقدمہ

دہلی ۱۰ ستمبر۔ فسادات عید الاضحی کے سلسلہ میں ۳۶ ہندو ملزمین کا مقدمہ کل پھر پیش ہوا۔ گواہان استغاثہ کی مزید شہادتیں لی گئیں۔ آج ملزم گوبند بھی موجود تھا جو پہلے مفرور ہو گیا تھا۔

پہلا گواہ محمد صدیق تھا جس کی شہادت اس وجہ سے ملتوی کردی گئی کہ اسے چرنجی پہلوان کی شناخت کرنی تھی جو بیمار ہو جانے کے باعث حاضر عدالت نہیں ہو سکا تھا۔

صدیق ساکن کوچہ نواب کی شہادت

صدیق ساکن کوچہ نواب نے بیان کیا کہ میں نے ۶۰ ہندوؤں کا ایک مجمع دیکھا جس میں سے ایک شخص نے ایک پتھر کھینچ کر مارا جو میری ایک عزیزہ کے لگا۔ اس پر میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا۔ اور جب تک کہ امن نہ ہو گیا اندر ہی رہا۔ گواہ نے ملزمین کلو اور منوہر لال کی شناخت کی جنہوں نے اس کے مکان پر پتھر پھینکے تھے۔

رادھے شام کی شناخت

مسٹر نرائن سنگھ اسسٹنٹ ٹرلیبوے انسپکٹر نے رادھے شام کی شناخت کی جو ان لوگوں میں شامل تھا جو مجمع کو اشتعال دلا رہے تھے۔

کلو اور منوہر کی دوسری شناخت

حکیم محمد سعید نے کلو اور منوہر کی شناخت کی جو مجمع میں کوچہ نواب مرزا کے قریب دیکھے گئے تھے۔ اور گواہ کی بیوی کے بھی ایک پتھر آکر لگا تھا۔

تیسری شناخت

بشیری درزی نے بھی کلو اور منوہر کی شناخت کی جو مجمع کے لیڈر بنے ہوئے تھے۔

ابراہیم ساکن کٹرہ لمبا کو کا بیان

ابراہیم نے بیان کیا کہ مسلمانوں کا ایک مختصر مجمع پھاٹک حبش خاں میں داخل ہوا تو ہندوؤں نے کوٹھوں پر سے پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد گواہ نے منصدی لال کی شناخت کی۔

منصدی لال کی دوسری شناخت

محمد عثمان نے بیان کیا کہ مسلمانوں پر پتھر برسائے گئے تھے گواہ نے نتھو اور منصدی لال کی شناخت کی۔

منصدی لال اور نتھو کی مزید شناخت

محمد عمر مقبل نے بیان کیا کہ بلوہ کے روز وہ کھاری باؤلی میں ترکاری خریدنے کے لیئے گیا ہوا تھا جبکہ مٹھن ترکاری والے نے اس سے بھاگنے کے لیئے کہا۔ وہ بھاگ کر کٹرہ لمبا کو میں چلا گیا جہاں اسے ہندوؤں نے لاٹھیوں اور پتھروں سے مارا۔ گواہ نے منصدی لال اور نتھو کی شناخت کی۔

دہلی میں رہنمایان ملت کا ورود

دہلی ۱۱ ستمبر۔ نیشنل یونین کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے پنڈت موتی لال نہرو اور مولانا ابو الکلام آزاد تشریف لے آئے ہیں۔ مسز سروجنی نائیڈو دہلی آگئی ہیں۔ آج شام کے ۷ بجے شکمیم تھیٹر میں ایک پبلک جلسہ بھی منعقد ہوگا۔

چونکہ مولانا محمد علی صاحب لکھنؤ گئے ہیں اور مولانا شوکت علی صاحب بمبئی میں ہیں۔ اس لئے غالباً علی برادران اس جلسہ میں شریک نہ ہو سکیں گے۔

دہلی میں اب امن ہے

دہلی ۹ ستمبر۔ دہلی میں اب بالکل امن ہے پولیس کے پہرے اٹھالئے گئے ہیں۔ اور اب تک ۲۰۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

مصالحتی کمیٹیوں کا قیام

دہلی ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مختلف محلوں میں مصالحتی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ کوچہ رائیان میں پانچ ہندوؤں اور پانچ مسلمانوں کی ایک کمیٹی بنی ہے جس نے اپنے ایک جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ تمام چوکیدار ایسے رکھنے چاہئیں جن کا چال چلن اچھا ہے کیونکہ وہی لوگ ایسے مواقع پر زیادہ حصہ لیتے ہیں۔

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید پوش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ رازداری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کیلیئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنا لینے سے اس کی لاگت بمعہ لیبل شیشی کارک ۲ر پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات۔ کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۶ر

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۶ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ سنت ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لیئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تین روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" پھنڈو (پٹنہ)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ سرخ۔ پارہ دق۔ ترو تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سست۔ بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلیئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلیئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک سے ۳ر محصول ۶ر۔ بیس خوراک ۵ر محصول ۷ر۔ چالیس خوراک ۸ر محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجیئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلیئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۳ر محصول ۶ر۔ درجہ عام ذرا تیز ۲ر لیکن ابھار نہیں لاثانی شیشی ۶ر محصول ۹ر۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۱۵ر محصول ۱۰ر۔ ۲۰ خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام للعہ ۱۵ر محصول ۱۰ر

جوب حیرت امساک پیدا کرنے کی ترطیغ جادو اثر گولیاں جو گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ تکان یا کمزوری محسوس ہو جبتک ترشی نہ کھائیے انزال نہ ہوگا۔ قیمت فی درجن علاوہ دو درجن ۲ر پانچ درجن للعہ محصول ہر صورت ۶ر

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے سے مرجاتے ہیں ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک سے بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ باری کا بخار۔ غرضکہ موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بخار کے دوران میں بھوک بند ہو جائے تو اسکا استعمال بہتر ہے۔ بھوک کھلتی ہے۔ اور بدن کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بخار خواہ کتنا ہی پرانا اور پرانا ہو اسکی پہلی خوراک ہی سے آرام آجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر دو شیشی ۱۴ر چار شیشی ۱۲ر چھ شیشی ۲ر۔ ایک درجن ۵ر

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لیے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے، جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجیئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تین برس کے مرصہ سے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب وغریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست ونابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت، رقت واحتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی چہرے کی بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ۔

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ... دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا ... فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ... کلکتہ

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب لگائیے سر سے پیر تک نئی چل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جس کی تعریف میں اعلیٰ ہیں کے معنیٰ ادنیٰ

جس کی توصیف میں اک تر کا مرادف ہے اقل

ہمدرد شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء کو یاد رکھیے بھول نہ جائیے

مشتہرین کے لئے سنہری موقع

روزنامہ رہبر دکن کا سالانہ نمبر حسب معمول درآمد قدیم ۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو کثیر تعداد میں نہایت آب وتاب سے شایع ہو گا جس میں ہندوستان اور دکن کے مشہور ومعروف اہل قلم حضرات کے مضامین ہوں گے۔ ... ۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء تک اپنا اشتہار مع رقم روانہ فرمائیے ... اشتہارات ... شایع ہوگا۔

نرخنامہ حسب ذیل ہے

ایک صفحہ (...) نصف صفحہ (...) چوتھائی صفحہ (...)

ایک کالم (...) نصف کالم (...) ¼ کالم (...)

اخبار کا سائز ۱۶×۲۲ انچ ہے۔ ایک کالم میں (۶۶) سطور ہوتے ہیں۔ اشتہارات صاف ہوں ورنہ دفتر کسی غلطی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

رقم منیجر رہبر دکن (حیدرآباد دکن) کے نام بھیجی جائے

"اتحاد واتفاق کا واحد ذریعہ"

کون ہے جو اس وقت مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کا خواہاں نہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر مسلمانوں کے سچے خیرخواہ اور خون مسلم کی حقیقی حرمت کے قائل سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تیار کئے گئے ہیں۔ آپکے حالات دو حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں ... کتاب مستند تاریخی حوالجات سے مزین کی گئی ہے۔

... قیمت فی جلد پانچ آنے ...

جن حضرات کو اسلام اور مسلمانوں کی خیرخواہی کا ذوق وشوق ہو ان کو خصوصیت سے سیرت الحسن کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

المشتہر

مرزا عطاء الرحمٰن فتحپوری زیر برم کنٹائل بنک دہلی

قرآن شریف تقطیع حمائل صاحب دہلی

...

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

...

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۵ بمبئی

اردو کا سب سے زیادہ دلچسپ اور شاندار باتصویر ماہوار رسالہ

"بہارستان"

ملک کے مشہور اور مستند اہل قلم کی سرپرستی میں ۱۹۲۵ء سے ملک کی گرانبہا ادبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ تمام رسائل واخبارات نے متفقہ طور پر اس کی تعریف میں اعلیٰ درجہ کی رائیں ظاہر کی ہیں اور مشاہیر ملک نے اس کی علمی وادبی رعنائیوں کی بے اختیار داد دی ہے۔ جو ایک دفعہ اس کو نمونتاً دیکھتا ہے اس کی ظاہری وباطنی خوبیوں کا گرویدہ ہو کر اس کا مستقل خریدار بن جاتا ہے۔ بلکہ نہایت فخر وشوق سے اپنے دوستوں کو بھی اس کی خریداری کی ترغیب دیتا ہے۔ ہر ماہ متعدد رنگین سادہ تصاویر بھی شائع ہوتی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ حجم ۸۰ سے ۱۰۰ صفحات ... سالانہ چندہ پانچ روپیہ ششماہی تین روپیہ ... پسند نہ آئے تو واپس ...

المشتہر

منیجر رسالہ "بہارستان" مزنگ لاہور

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ وموجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے ... علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات ... شرح میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے ... قیمت ... علاوہ محصول ڈاک ...

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ باگڑ کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفر خیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف وکرم زکوٰۃ خیرات صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب عظیم حاصل فرما دیں۔ حق تعالےٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

پتہ

مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

کیف شباب

... فہرست ...

منیجر چشمۂ کامل دہلی

چار نکاح کیجیئے

...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جائیں ... تو پوری قیمت واپس ...

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

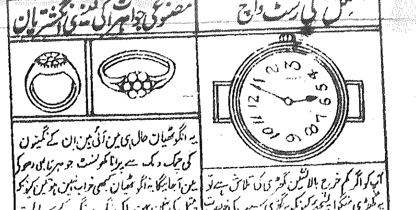

خضاب لاجواب

...

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرس لین ۱/۳۳ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور دیگر مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء

امرتسر سے جو مستورات کیلئے زنانہ رسالہ "نور جہاں" نکلتا ہے اس کے پروپرائٹر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ عنقریب نور جہاں کا سالانہ نمبر موسومہ نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء نکالنے والے ہیں جس کے لئے ہندوستان کے اعلےٰ ترین مضمون نگاروں سے مفید نسواں مضامین منگوائے جا رہے ہیں۔ ہر مضمون باتصویر ہوگا۔ کاغذ چکنا آرٹ پیپر استعمال کیا جائے گا۔ اعلیٰ رنگین تصاویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ ٹائمیز اینول کے مقابلہ میں اردو زبان کا یہ سب سے پہلا اینول ہوگا جو اس اعلےٰ پیمانہ پر شایع کیا جائیگا۔ اسکی قیمت دو روپیہ تک ہوگی۔ اگر آپ مفت حاصل کرنا چاہیں تو (مہ) مالک رسالہ نور جہاں امرتسر کے نام ایک کارڈ لکھکر حالات معلوم کریں کہ کیونکر نور جہاں اینول مفت مل سکے گا۔ نور جہاں رسالہ کا نمونہ عورتوں کو مفت دیا جاتا ہے۔ اور مردوں کو بشرطیکہ وہ "الجمعیۃ" کا حوالہ دیں نصف قیمت پر یعنی ۲؍ کے ٹکٹ بذریعہ لفافہ بھیجنے سے دیا جائے گا۔

سفید بال ... جڑ سے کالا

...

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار وطحال کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

...

داد کا مرہم

...

ڈاکٹر ایس کے برمن ... پوسٹ بکس ... کلکتہ

ایجنٹ ڈاکٹر یادھو سنگہ چاندنی چوک دہلی

ہر شہر وقصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا (منیجر)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کیلئے خاص طور پر مفید ہیں۔

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی جواب دینے کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں نہایت مفید ہیں۔

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو افسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمام پیچو کا مذہب اسلام ہے

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

خطبۂ صدارت حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب۔ جو مراد آباد کے اسپیشل اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

خطبۂ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

معجزنما پنجسورہ مترجم دہ جلد ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب

محلات دہلوی ہدیہ فی جلد ۱۴/

بیان الامراء ترجمۂ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پورا پورا عبور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ قیمت

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جا سکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

مدیر مسئول محمد خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۱

اقتباسات

حرب استقلال میں شام کی قربانیاں

مجاہدین شام کی عظیم الشان فتوحات

نامہ نگار بغداد لکھتا ہے کہ:-

شام سے اب تک نہایت ہولناک خبریں آ رہی ہیں عربی اخبار العلم العربی نے حرب استقلال کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۵ء سے اب تک دروزیوں اور شامی وطن پروروں کے ۱۱۸۰۰ سپاہی شہید ہو چکے ہیں اور ۳۵۹۰ شہریوں کو جنکا جنگ سے کوئی تعلق نہیں تھا حکومت فرانس قتل کر چکی ہے نیز اس لڑائی میں وطن پروروں کے مالی نقصانات کا اندازہ ۳۱۵۰۰۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ایک اور عربی روزنامہ ندا الشعب لکھتا ہے کہ حال میں فرانس اور مجاہدین کے درمیان جو ایک بہادری معرکہ ہوا جس میں مجاہدین کے ۲۲ آدمی شہید ہوئے لیکن اسکے مقابلہ میں فرانس کے خسارہ کی فہرست بہت طویل تھی۔ ان کے ایک ہزار آدمی مارے گئے ایک ہزار زخمی ہوئے ۱۵ گرفتار کئے گئے جن میں ایک میجر اور ایک کپتان بھی تھا۔ ۹۰۰ رائفلیں ۱۹ مشین گنیں ۴ میدانی توپیں ۶ گاڑیاں ۱۹ اور ۸ بڑی مشین گنیں ۵ گھوڑے ۱۳۲ بکس جن میں ذخائر حرب بھرے ہوئے تھے ۲۰۰ تھیلے ۹۷۶ خیمے ۲۱۲ بچھونے ۶۲۵ تبر ۳۸۵۰ آتش افروز بم ہاتھ آئے۔ اور ان کے علاوہ اور بہت سامان تھا جن میں ۸۷ فوجی بکسلے تھے اور بہت سی دستی گھڑیاں اور ایک بڑی مقدار میں خشک میوے تھے۔

دمشق کے فرانسیسی حلقوں میں حال کے ایک واقعہ سے سخت ہیجان برپا ہو گیا۔ حکومت نے دو آدمی ڈاکٹر شہبندر کے پیچھے لگا دئے تھے تاکہ ان کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہیں۔ مجاہدین نے ان دونوں کو پکڑ کر ان کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ یہ ٹنڈے جاسوس جب دمشق پہنچے تو انہوں نے سارے شہر میں یہ دکھا کر ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کی کہ مجاہدین نے ان کے ساتھ سخت وحشیانہ سلوک کیا ہے۔

طرابلس میں مجاہدین عرب کے انتصارات

روح جہاد کی روز افزوں ترقی

ترکی اخبارات میں طرابلس الغرب کے متعلق جو خاص اطلاعات شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مجاہدین طرابلس نے غازی کبیر سید عمر المختار کی قیادت میں اطالوی فوجوں پر جو جدید ترین مہلک اسلحہ اور ٹینکوں اور طیاروں سے مسلح تھے۔ ایک زبردست حملہ کیا جس میں اطالوی سخت نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے۔ اور ایک ہزار سپاہی مقتول و مجروح چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس معرکہ میں مجاہدین نے دشمن سے بے حساب سامان لوٹا منجملہ اور مال غنیمت کے ۴ توپیں ۵۰۰ بندوقیں اور دو پہاڑی توپیں بھی تھیں۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد خچر اور اونٹ بھی انکے ہاتھ آئے۔ اور دو اعلیٰ اطالوی افسر بھی گرفتار ہوئے جن میں سے ایک میجر تھا۔ اور دوسرا لفٹنٹ کرنل۔ قائد عمر المختار نے جب ان دونوں اسیروں سے گفتگو کی تو انہوں نے جان کی امان کا وعدہ لیکر بیان کیا کہ اٹلی نے ایک زبردست لشکر طرابلسیوں سے لڑنے کے لئے تیار کیا ہے جو وادی سماوس کے راستہ آگے بڑھ رہا ہے اس میں پیادہ فوج کے علاوہ ۶۰۰ سوار بھی ہیں۔ اور ان کی مدد کے لئے ۸ ٹینک اور کئی ہوائی جہاز ہیں۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد قائد موصوف نے اپنی فوج کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ اور ایک جرار لشکر لیکر وادی مذکور کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی رات ختم نہیں ہوئی تھی کہ مجاہدین وہاں پہنچ گئے۔ اور اطالویوں سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ ۴ گھنٹہ تک دونوں طرف سے گولوں اور گولیوں کی بارش ہوتی رہی۔ آخر قائد نے اپنے بہادر سپاہیوں کو حکم دیا کہ تلواریں سونت لو اور اعداء دین پر جا ٹوٹو چنانچہ دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ اور آناً فاناً میں اطالوی فوجیں کائی کی طرح پھٹ گئیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ اس جنگ میں مجاہدین نے دشمن کی سوار فوجوں میں سے ایک شخص کو بھی زندہ نہیں چھوڑا۔ اور انکے گھوڑوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان کے ہاتھ آ گئی۔ پیدل فوج بھی اپنی زبردست ترتیب اور حفاظتی تاروں اور کثرت تعداد کے باوجود محفوظ نہ رہ سکی۔ اس کا ایک بڑا حصہ موت کے گھاٹ اترا اور اس کا سپہ سالار جو کرنل کا درجہ رکھتا تھا گرفتار ہو گیا۔ ایک اور افسر بھی ۰ سپاہیوں کے ساتھ پکڑا گیا جس کا رتبہ میجر کا تھا۔

سمرنا کے ایک ترکی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ مجھے قوی امید تھی کہ وادی سماوس کی جنگ میں مجاہدین کی فتح ہو گی مگر دشمن کے ساز و سامان اور کثرت تعداد کا حال سنکر ذرا مجھکو پریشانی لاحق ہو گئی تھی اور میں بے چینی کے ساتھ نتیجہ کا منتظر تھا۔ مگر مجاہدین کے صبر و ثبات اور ناقابل تسخیر قوت ایمانی نے تمام اندیشوں کو دور کر دیا اور دشمن کی صفوں کو الٹ کر رکھ دیا۔ اس معرکہ میں مجاہدین کو بہت کچھ سامان جنگ ہاتھ آیا جس میں ۵۰ صندوق ذخائر حرب کے ۱۰ مشین گنیں۔ اور ۲ ہزار بندوقیں تھیں اطالویوں کے ایک دستہ نے یہ سامان جنگ واپس لینے کی کوشش کی۔ مگر اس پر ایسا رعب طاری ہوا کہ خود ہی بھاگ گیا۔

اس فتح عظیم کی خبر نے تمام ملک طرابلس میں جہاد کی روح کو از سر نو تازہ کر دیا ہے اور تمام اہنائے عرب جوق جوق مجاہدین کی صفوں میں آ کر داخل ہو رہے ہیں اب تک نئے مجاہدین کی تعداد ۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اور امید ہے کہ یہ تحریک اور پھیلے گی۔ (لسان الشعب)

شام کے تخت کا مسئلہ

پیرس سے جو اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح کی گفت و شنید اس سوال پر منقطع ہو گئی کہ شام کا تخت کسکو دیا جائے؟ شامی قوم کے نمائندے اپنے وطن کیلئے جمہوری حکومت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور امیر فیصل کا مطالبہ یہ ہے کہ وہاں بادشاہ ہو اور بادشاہت کے منصب پر ان کے بھائی امیر علی کو فائز کیا جائے جو ابھی حجاز کے تخت سے محروم ہو چکے ہیں۔ حکومت فرانس نے ابھی کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی۔ اشتراکی جماعت کی رائے ہے کہ شام میں کوئی ایسا نظام حکومت قائم ہو جس سے فرانس کا عملی اقتدار بدستور قائم رہے۔ جمہوری و دیمقراطی جماعت کی رائے ہے کہ انتداب کی شرائط کے مطابق شامیوں کو ایک حد تک آزادی دیدی جائے۔ اور جس طرح انگلستان نے عراق کو نیم خود مختار کر دیا ہے۔ اسی طرح شام کو بھی کر دیا جائے۔ اور اشتراکی جماعت کی خواہش یہ ہے کہ شام کو قطعاً آزاد کر دیا جائے۔ اس اختلاف نے گفتگوئے صلح کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ اور اس سے پیرس کی رائے عامہ میں ایک اضطراب برپا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب موتمر شامی کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے جس میں یہ مسئلہ طے ہو گا کہ شام میں جمہوری حکومت قائم ہو یا شخصی اس کانفرنس میں امیر شکیب ارسلان بھی شریک ہوں گے جو شام میں خاندان ہاشمی کی حکومت قائم ہونے کے سخت مخالف ہیں۔ شام کے اکثر وطن پرور حضرات ان کے موید ہیں۔ (البلاغ)

اعلان تعطیل

چونکہ تقریب عید میلاد النبی دفتر "الجمعیۃ" میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے قارئین کرام ۲۲ ستمبر کے پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں۔

منیجر الجمعیۃ

دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری

انگورہ کا مقدمۂ سازش

انور پاشا شہید پر ناپاک اتہامات

(۳)

جہاں تک جنگ عظیم میں شرکت کا تعلق تھا اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ [illegible]

ہیں موت آجائے۔

یہ خیال تھا جس کی بنا پر انور پاشا شہید نے آخر وقت تک جد وجہد کرتے رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ اسی عزم کو لیکر وہ سواستوپول سے قفقاز روانہ ہوئے۔ مگر قدرتی موانع کی بنا پر نہ پہنچ سکے۔ اور واپس برلن چلے گئے۔ برلن میں انہوں نے بالشویک لیڈر راڈک سے گفت وشنید کرکے اپنا آئندہ پروگرام وضع کیا۔ اور اس کے مطابق وہ سخت مصائب کا سامنا کرتے ہوئے ماسکو گئے۔

اور وہاں سے باکو جاکر "اسلام انقلال جی لری جمعیتی" کے نام سے ایک انجمن بناکر کام کرنا شروع کیا۔ ان کا اصلی مقصد یہ تھا کہ آذربائیجان میں جو ترکی افواج منتشر ہیں ان کو جمع کرکے نئے سرے سے مرتب کریں اور بلاد خزر میں ایک ایسا نظام تیار کریں جو ترکی کی پشت پر امداد کے لیے تیار ہے۔ اسوقت اناطولیہ میں مصطفےٰ کمال پاشا خلافت ملیہ کی نئی نئی تشکیل کر رہے تھے۔ اور برطانیہ کی مدد سے یونانی فوجیں اس حکومت کو فنا کر دینے کے لیے تیار ہو رہی تھیں۔ اگر اسوقت مصطفےٰ کمال پاشا فراخ حوصلگی سے کام لیتے اور ذاتی اختلافات کو بھول کر انور پاشا سے اتحاد کر لیتے تو آج ترکی کے پہلو میں ایک اور زبردست ترکی حکومت موجود ہوتی جسکا وجود ترکی کے لیے ایک مضبوط پشت پناہ ثابت ہوتا۔ لیکن افسوس ہے انور پاشا کے ایجنٹوں کو یہ کہکر نکال دیا کہ ان کے وجود سے ملک میں نفاق وشقاق پیدا ہوتا ہے۔ پھر جب انور پاشا کے چچا خلیل پاشا طرابزون آئے تو مصطفےٰ کمال نے ان کو بھی نکال دیا۔ اس کے بعد جمال عزمی بے نے اناطولیہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر انہیں بھی نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ حد یہ ہے کہ ترکی لشکر کے ان جنرلوں کو بھی الگ کر دیا گیا جو انور پاشا کے دوست سمجھے جاتے تھے۔ ان باتوں نے انور پاشا کے دل میں مصطفےٰ کمال پاشا کے خلاف سخت نفرت پیدا کر دی اور وہ ان کے مخالف ہو گئے۔

ترکی کے موجودہ ارباب بست وکشاد کہتے ہیں کہ انور پاشا نے اپنی انجمن کی شاخیں ترکی میں کھولکر حکومت ملیہ کے نظام میں اختلال پیدا کرنا چاہا تھا لیکن یہ کوئی ایسی نزاع نہیں تھی جس کا تصفیہ نہ ہو سکتا ہو اگر مصطفےٰ کمال چاہتے تو وہ انور پاشا سے گفت وشنید کرکے حلقہ عمل کی تقسیم کر لیتے۔ اور ایسا معاہدہ ہو جاتا جس سے دونوں ایک دوسرے کے مزاحم نہیں بلکہ مساعد ہو جاتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس معاندانہ طرز عمل اختیار کیا جس کا قدرتی جواب معاندانہ عمل ہی ہو سکتا تھا۔ رہا یہ الزام کہ انور پاشا نے حاجی سامی کو غازی پاشا کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ سو اس کے متعلق ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔ اگر یہ تحقیقات صحیح ہے تو کوئی شخص بھی یہ کہنے میں تامل نہیں کر سکتا کہ مرحوم کا یہ فعل نہایت نازیبا تھا۔

بہرحال مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنے حریف کی مخالفت میں صرف اتنا ہی نہیں کیا کہ ان کے دوستوں اور شرکاء کار کو نکلوا دیا۔ بلکہ خود ان کے لیے بھی حکومت ماسکو سے درخواست کی کہ وہ ان کی حرکات کی نگرانی رکھے اور انہیں روپیہ اور اسلحے مدد دینے کا جو وعدہ اسکے لیے اسے پورا نہ کرے۔ چنانچہ سوویٹ حکومت نے انور کی اعانت سے انکار کر دیا۔ بلکہ اس نے ماسکو کے عظیم الشان قصر میں انکو ایک طرح سے نظر بند کر دیا۔ یہ انور پاشا اور روسی حکومت کی عداوت کا ایک اور سبب تھا جس کے باعث انہیں بالشویکوں سے الگ ہوکر کام کرنا پڑا۔

پھر جب ۱۹۲۱ء میں یونان نے انگورہ کی طرف پیشقدمی شروع کی اور حکومت ملیہ کی افواج اسکی شہر اور افیون قرہ حصار کو خالی کرکے نہر سقاریہ کی طرف پسپا ہونے لگیں تو انور پاشا نے حکومت روس سے کہا کہ اگر ترک اسی طرح ہٹتے رہے اور انگورہ ساقط ہو گیا تو میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ جس قدر فوج مل سکے لیکر جنگ کے لیے اور یونانیوں سے ایک آخری مقابلہ کروں۔ چنانچہ بالشویکوں کی مدد سے وہ باطوم پہنچے اور جنگ کے نتیجہ کا انتظار کرنے لگے۔ مگر جب اطلاع آئی کہ ترکی فوج کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی ہے تو وہ اگست ۱۹۲۱ء میں چپکے سے باطوم سے نکل کر بخارا چلے گئے۔ اور وہاں جاکر انہوں نے بالشویک حکومت کے خلاف وہ جہاد کیا جس کا خاتمہ ان کی شہادت پر ہوا۔

ان تمام واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انور پاشا نے باکو میں جاکر جو کچھ کیا تھا اس کا مقصد ملک وملت کی خدمت کے سوا کچھ نہ تھا مگر مصطفےٰ کمال پاشا نے انہیں دوست بنا کر فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ انہیں حریف سمجھکر مقابلہ کیا۔ اب یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ دونوں میں سے کس پر نیت غالب تھی لیکن ایسی حالت میں جبکہ وہ گزر گئے۔ انور پاشا اس دنیا میں زندہ نہیں ہے اور اس دور کی کسی غلطی کا موجودہ دور کے امور پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ تو بہتر یہی ہے کہ ان سب باتوں کو نظر انداز کیا جائے۔ اور کسی پر بھی نفسانیت کا الزام نہ تھوپا جائے محض ذاتی کاوشات کی بنا پر آج انور پاشا مرحوم کی غلطیوں پر خوردہ گیری کرنا۔ جبکہ اس سے جذبہ انتقام کی تسکین کے سوا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ ایک ایسا فعل ہے جو دنیا کی نظروں میں مصطفےٰ کمال پاشا کی وقعت کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ دنیائے اسلام میں غازی انگورہ کی خواہ کتنی ہی قدر ومنزلت کیوں نہ ہو۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ ان کی خاطر ایک ایسے شخص کے خلاف ناپاک اتہامات کو برداشت کریگی جس نے صرف قضیۂ ترکیہ ہی کے لیے قربانیاں نہیں کیں۔ بلکہ ۱۲ سال تک قضیۂ اسلامیہ کے لیے شجاعانہ جہاد کرتا رہا۔ کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس نے اپنی زندگی میں بہت سی غلطیاں کیں۔ اور ان غلطیوں سے ترکی قوم کو نقصان بھی پہنچا لیکن یہ ایک لمحہ کے لیے بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کوئی غلطی اپنی ذاتی اغراض کے لیے کی یا جان بوجھ کر اپنے فائدہ کے لیے ترکی کو نقصان پہنچایا۔

اسمبلی میں دہلی کی نمایندگی

اسمبلی کے آئندہ انتخابات عنقریب شروع ہونے والے ہیں جن کے لیے ملک میں جد وجہد کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں دہلی کی طرف سے تین نمائندے کھڑے ہوئے ہیں ایک مسٹر آصف علی بیرسٹر ایٹ لا۔ دوسرے لالہ رنگ بہاری لال وکیل اور تیسرے لالہ شیو نرائن صاحب وکیل اگر دہلی میں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح حلقہائے نیابت جداگانہ ہوتے تو انتخاب کا مسئلہ کچھ زیادہ اہم نہ ہوتا۔ کیونکہ ہندو اور مسلمان الگ الگ اپنے مفاد کو پیش نظر رکھکر جس کو اپنے لیے مفید خیال کرتے منتخب کر لیتے۔ لیکن یہاں حکومت نے دیگر امتیازی خصوصیات کے ساتھ ایک یہ خصوصیت بھی برتی ہے کہ حلقہ نیابت مشترک کر دیا ہے۔ اور دہلی کو صرف ایک نشست دی ہے جس کے لیے ہندو اور مسلمان مجبور ہیں کہ ایک ہی شخص کو منتخب کریں۔ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اس لیے یہاں کے انتخاب کا مسئلہ تمام ہندوستان کے انتخابات سے ایک بالکل جداگانہ حیثیت رکھتا ہے اور ضرورت ہے کہ دہلی کے رائے دہندہ حضرات بھی اس پر جداگانہ نقطہ نظر ہی سے غور کریں۔

ہر شخص جو ہندوستان کے سیاسیات سے دلچسپی رکھتا ہے اس حقیقت سے واقف ہے کہ ہندو اور مسلمان ارباب سیاست میں ایک مدت سے نیابت کے مسئلہ پر اختلاف چلا آتا ہے۔ ہندوؤں کی خواہش یہ ہے کہ نیابت مشترکہ ہو اور انتخابات مخلوط رکھے جائیں تاکہ ہندو اور مسلمان مشترکہ قومی مفاد کو پیش نظر رکھکر نمائندے منتخب کریں۔ اور مسلمان چاہتے ہیں کہ نیابت جداگانہ اور حلقہائے انتخاب الگ الگ ہوں تاکہ ہندو اور مسلمان اپنے جماعتی مفاد کی حفاظت کیلیے ایسے نمائندے منتخب کر سکیں جن پر انہیں اعتماد ہو۔ مسلمانوں کے مطالبہ پر ہندوؤں نے ہمیشہ یہ اعتراض کیا ہے کہ اس طریقہ سے ملک میں تفریق کی روح پیدا ہوتی ہے اور اس سے ہندوستان کبھی ایک قوم نہیں بن سکتا کیونکہ جب ہندو اور مسلمان اپنے اپنے جداگانہ مفاد کو پیش نظر رکھینگے تو ان کی ذہنیت پر فریقانہ احساسات ہمیشہ غالب رہینگے۔ مگر مسلمان کہتے ہیں کہ تفریق کی روح فرقہ وارانہ نیابت سے پیدا نہیں ہوئی ہے، بلکہ وہ پہلے سے موجود ہے، پس جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ مشترکہ قومی مفاد کے مقابلہ میں اپنے مخصوص فرقہ وارانہ مفاد کو نظر انداز کر سکیں تو نیابت اور انتخاب کو مخلوط کرنیکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس قوم کی اکثریت ہوگی اس کے نمائندے کونسلوں میں جائینگے اور جو تعداد میں کم ہے وہ نمائندگی سے بالکل محروم ہو جائیگی۔ اور اسطرح متحدہ قومیت کی تشکیل کا یہ مصنوعی طریقہ دونوں قوموں کے درمیان اور بھی زیادہ تفریق پیدا کر دیگا۔

ہندو اور مسلمان اہل سیاست میں اس مسئلہ پر یہ نزاع برپا ہے مگر دونوں محض ظن وتخمین کی بنا پر اپنے اپنے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ ابھی تک انہوں نے عملی طور پر اسکا تجربہ نہیں کیا ہے کہ ہندو مسلمان رائے دہندوں میں مشترکہ ملکی مفاد کو فرقہ وارانہ مفاد پر ترجیح دینے کی کس حد تک صلاحیت موجود ہے۔ پس دہلی کا حلقہ انتخاب دراصل ایک تجربہ گاہ ہے جہاں رائے دہندوں کی اس صلاحیت کا ابتدائی امتحان ہونیوالا ہے۔ اگر یہاں کی ہندو اکثریت نے فرقہ وارانہ جذبات سے مغلوب ہو کر ایک ایسے ہندو نمائندہ کو رائے دی جس پر مسلمان اقلیت کو اعتماد نہیں ہے تو مسلمانوں کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ مشترکہ نیابت اور مشترکہ انتخاب ناممکن ہے۔ اور وہ دہلی کیلیے بھی ایک الگ نشست کا مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہونگے۔ لیکن اگر ہندوؤں نے

ایک ایسے شخص کو رائے دی جو ہندو اور مسلمان دونوں کے اعتماد کا مستحق ہے تو کم از کم ابتدائی درجہ میں یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ ہندو مسلمان رائے دہندوں میں ملکی مفاد کو ملحوظ رکھنے کی صلاحیت بھی موجود ہے اور اسکے بعد یہ ممکن ہوگا کہ مسلمان مزید امتحان کیلیے کسی زیادہ بڑے حلقے میں مشترکہ نیابت کے اصول کو وسیع کرنے کی حمایت کریں۔

اس بحث سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ دہلی کے رائے دہندہ حضرات ایک مشترکہ حلقۂ انتخاب کے رکن ہونیکی حیثیت سے اپنی پوزیشن کا صحیح احساس کریں۔ انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اس حلقۂ انتخاب میں ان سے ہندو یا مسلمان ہونیکی حیثیت سے رائے طلب نہیں کی جائیگی بلکہ "دہلوی" ہونیکی حیثیت سے طلب کیجائیگی۔ اور ایسی حالت میں انہیں صرف اسی جماعت کے نامزد کردہ نمائندہ کو منتخب کرنا چاہیے جو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے مفاد کو ملحوظ رکھ سکتی ہے۔ اس قسم کی جماعت ملک میں صرف کانگریس یا (کونسلوں میں اسکی نمائندہ جماعت ہونے کی حیثیت سے) سوراج پارٹی ہی ہو سکتی ہے۔ اسکے خلاف مسلمانوں کو خواہ کتنی ہی جزوی شکایات ہوں، مگر اصولاً صرف وہی ایک جماعت ہے جس پر ہندو اور مسلمان متفق ہو سکتے ہیں اس نے دہلی کی نمائندگی کیلیے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا ہے جنکے خیالات دہلی کے کسی ہندو اور مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہر شخص کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کو عموماً انکے سوراجی وکانگریسی خیالات سے اختلاف ہے اور ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو انہیں ہندوؤں کا دست نگر خیال کرتا ہے۔ پس اگر دہلی کے ہندو ایک ایسے معتدل الخیال مسلمان کو بھی رائے نہیں دیسکتے جو ہندو دوستی کیلیے اپنی قوم میں بہت کچھ بدنام ہے، تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ دہلی میں کسی مسلمان کیلیے بھی نمائندگی کا موقع نہیں ہے اور یہ نشست صرف ہندوؤں کیلیے مخصوص ہے۔

یہاں ہندو سبھا یا انجمن اسلامیہ کا قطعاً کوئی سوال نہیں ہے۔ ایک مشترکہ حلقۂ انتخاب میں اس قسم کی فرقہ وارانہ جماعتوں کی طرف سے نمائندے کھڑے کرنا اصولاً غلط ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے خود ہندو سبھا بھی اس حقیقت سے بیخبر نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں ہے اور نہ مسلمانوں کو اسپر اعتماد ہے۔ ایسی حالت میں اسکا دہلی کیلیے کسی نمائندہ کو نامزد کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اس حلقۂ انتخاب میں مسلمانوں کو نمائندگی سے محروم کرنا چاہتی ہے اور بلا کسی حق کے اسپر قبضہ کرنیکی خواہشمند ہے اسی طرح اگر انجمن اسلامیہ کی طرف سے کوئی نمائندہ کھڑا کیا جائے تو یہ بھی ایک ناجائز فعل ہوگا۔ اسلیے بہتر یہی ہے کہ یہاں صرف سوراج پارٹی کی طرف سے نمائندہ کھڑا ہو اور ہندو مہاسبھا اور انجمن اسلامیہ دونوں اس حلقہ میں انتخابی جد وجہد سے باز رہیں۔

نیشنل یونین اور فرقہ وارانہ تحریکات

اس سے پہلے ہم پنڈت موتی لال نہرو کے اس خیال پر تنقید کر چکے ہیں کہ وہ جن فرقہ وارانہ تحریکات کے خلاف جنگ کرنا چاہتے ہیں انمیں تحریک خلافت بھی انکے نزدیک شامل ہے۔ اسوقت تک ہمارا خیال تھا کہ یہ محض پنڈت جی کی ذاتی رائے ہے لیکن اب انڈین نیشنل یونین کے غیر رسمی اجلاس کی جو کارروائی شائع ہوئی ہے اس سے نہ صرف یہ معلوم ہوا کہ وہ اس پوری جماعت کی رائے بھی ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیشنل یونین کی رائے میں جمعیۃ العلماء بھی ایک فرقہ وارانہ انجمن ہے اور جن انجمنوں کے وجود کو مذکورہ یونین ملک میں متحدہ قومیت کی ترقی کیلیے نقصان دہ سمجھتی ہے، انمیں وہ بھی داخل ہے۔ اس اظہار رائے سے کم از کم یہ بات بالکل صاف ہوگئی کہ یونین کی رائے میں فرقہ وارانہ جماعت سے مراد ہر وہ جماعت ہے جسکا تعلق کسی ایک فرقہ سے ہو، اور وہ بغیر اس لحاظ کے اسکی مخالفت کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ اس جماعت کی "فرقہ وارانہ" نوعیت کیا ہے؟ اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نیشنل یونین مختلف فرقوں کی مخصوص فرقہ وارانہ ضروریات کو بھی تسلیم کرتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کرتی تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ وہ کسی فرقہ کے وجود کو بحیثیت ایک فرقہ کے باقی نہیں رکھنا چاہتی اور ایک طرح سے ہندوستان میں "لادینیت" کی بنیاد رکھنا چاہتی ہے۔ اور اگر ان ضروریات کو تسلیم کرتی ہے تو پھر انہیں پورا کرنے کی اسکے نزدیک صحیح صورت کیا ہے؟ کیا انڈین نیشنل کانگریس یا کسی اور متحدہ ملکی جماعت میں یہ صلاحیت ہو سکتی ہے کہ وہ مختلف فرقوں کی مذہبی وقومی ضروریات کو پورا کرے؟ مثال کے طور پر مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ حرمین محترمین کی اصلاح حال ہو۔ دنیائے اسلام میں خلافت کو اسکی صحیح بنیادوں پر از سر نو قائم کیا جائے اور اسلام کو کفر وارتداد کے خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو ان کی جہالت اور اقتصادی کمزوری کے باعث پیدا ہوئے ہیں۔ کیا یہ امور نیشنل کانگریس کے حلقۂ عمل میں آسکتے ہیں؟ اور اگر آ بھی جائیں تو کیا وہ مسلمانوں کے نقطۂ نظر کے مطابق انہیں انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ ہماری رائے میں ضرورت ہے کہ انڈین نیشنل یونین اس باب میں کسی مخصوص پالیسی کے اظہار سے پہلے ان تمام سوالات پر پوری طرح غور کرلے۔ اور اس کے بعد ایک مفصل بیان شائع کرے تاکہ ہندوستان کی پبلک اس کی نوزائیدہ تحریک کے متعلق کوئی صحیح فیصلہ کر سکے۔

کیا گورنمنٹ امن چاہتی ہے؟

(ایک صاف گو مسلمان کے قلم سے)

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے ایک مرتبہ اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا تھا کہ اگر گورنمنٹ نے ہندوؤں کے اس بڑھتے ہوئے خطرناک سیلاب کا انسداد نہیں کیا تو وہ دن قریب ہے کہ اس شورانگیز تحریک کے جراثیم محکمہ پولیس کی انتظامی اور فرائض شناسی کی زندگی کا خاتمہ کر دیں گے۔ مولانا نے جو کچھ فرمایا تھا وہ بطور تجربہ تھا۔ کوئی الہام یا پیشینگوئی نہ تھی لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ سنگھٹنی جراثیم نہایت سرعت کے ساتھ ہندو پولیس کی انتظامی صحت کو روز بروز خراب کر رہے ہیں اور مولانا کے الفاظ لفظ بلفظ صحیح ہو رہے ہیں

لارڈ ریڈنگ نے جو قیمت گاندھی جی کو ناکام کرنے کے لیے طے کی تھی وہ اس سے زائد نہ تھی کہ ہندو قوم کو صرف اس قدر مضبوط کر دیا جائے کہ وہ حصول سوراج کے بعد بیرونی حملہ کو عموماً اور خصوصاً افغانستان کے حملہ کو شکست دیسکے۔ اس مضبوطی کی یہ حد مقرر کی گئی تھی کہ اگر مسلمان افغانی حملہ کے وقت ہندوؤں کا ساتھ نہ بھی دیں تو ہندو اس قدر مضبوط ہوں کہ تنہا افغانستان سے ہندوستان کو بچا سکیں۔ یہ قیمت خاصی معقول تھی۔ اور اس کے مقابلہ میں مالوی جی کا عدم تعاون کو ناکام بنا دینا متحدہ قومیت کے ساتھ غداری ہو تو ہو۔ لیکن ہندو قوم کے ساتھ غداری کے مرادف نہیں ہو سکتا۔ تاہم لارڈ ریڈنگ کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ مالوی جی سوراج سے پہلے ہی اس ملک میں فساد برپا کر دیں اور ہندوؤں کو اس مضبوطی کے ساتھ مضبوط بنانا شروع کریں کہ گورنمنٹ کو انتظام قائم رکھنا مشکل ہو جائے۔ کاش اگر مالوی جی معاملہ کو صاف کر دیتے تو ہندو قوم اپنے آپے سے باہر ہوتی نہ مسلمان اس قدر مصیبت میں مبتلا ہوتے اور نہ سرکار عالیہ یہاں تک انتظام سے عاجز ہو کر پریشان ہوتی۔

ہم نے متعدد بار گورنمنٹ اور اس کی حلیف ہندو قوم کو سمجھایا ہے کہ سنگھٹن کے شعلے آہستہ آہستہ دیہاتی آبادی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس منحوس تحریک کی چنگاریاں حکومت کے انتظامی محکموں میں پہنچ رہی ہیں۔ اگر یہ آگ خدا نخواستہ عالمگیر ہوگئی تو پھر کسی طاقت کے بجھائے نہ بجھے گی۔ ہندوؤں کو تو ہماری اس چیخ پکار یا شریفانہ درخواست پر کیوں توجہ ہوتی۔ ان کی ذہنیت آج سے نہیں بلکہ سینکڑوں برس سے ہمیں معلوم ہے۔ اس لیے اگر انہوں نے چند خود غرض لیڈروں کے کہنے میں آکر اس قسم کی امن سوز حرکات شروع کر دیں تو چنداں مضائقہ نہیں تعجب تو گورنمنٹ کی دلچسپ خاموشی پر ہے۔ کہ اس نے کیوں اس خوفناک تحریک کی پرورش کی گورنمنٹ ملک کے امن کی ذمہ دار ہے۔ گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ مظلوم کی امداد کرے۔ اگر کوئی فریاد کرنے والا اس تک پہنچے تو اس کی فریاد رسی کرے۔ اگر کوئی غریب اس تک پہنچنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو وہ خود اس تک پہنچے۔ اور ظالم کو پوری سزا دے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ گورنمنٹ نے اپنے فرائض میں حد سے زیادہ تساہل کیا۔ اور جب سر سے پانی گذر گیا تو اب اس قسم کی باتیں شروع کیں کہ ہم پر اعتماد کرو۔ ہم امن قائم کرنے سے عاجز ہیں۔ بغیر معززین کی امداد کے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ کی یہ باتیں عجیب ہی نہیں بلکہ مضحکہ خیز بھی ہیں۔

اگر واقعی گورنمنٹ جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس میں مبالغہ یا مذاق سے کام نہیں لے رہی ہے تو اخلاقاً وہ اپنی ناقابلیت کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہندوستان پر حکومت کرنے کا حق نہیں رکھتی ہم حیران ہیں کہ اتنے دن سے کہاں سو رہی تھی۔ کیا اس کا محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی صرف اس لیے تھا کہ علی برادران اور مہاتما گاندھی کی تقریریں اس تک پہنچائے۔ اور سرکاری وکیل صرف اس لیے تنخواہ پاتے تھے کہ وہ انہی تقریروں کو قانونی نقطۂ نگاہ سے دیکھکر مقدمہ مرتب کریں۔ لیکن۔ مالوی۔ شردھانند۔ بھائی پرمانند۔ ڈاکٹر مونجے۔ نیکی رام۔ مہاشہ ستیہ دیو۔ جو جا بجا کہتے پھریں۔ ان سے کسی قسم کی بازپرس نہ ہو نہ سی۔آئی۔ڈی کا محکمہ اپنی خدمت انجام دے۔ اور نہ سرکاری وکیل مقدمہ مرتب کرے۔ بلکہ اگر کہیں دفعہ ۱۴۴ کے یہ لوگ خلاف بھی کر دیں تو یہ کہکر مقدمہ اٹھا لیا جائے کہ ان کی تقریر سے کوئی فساد نہیں ہوا۔ خدا جانے مالوی اور مونجے کے مقابلہ میں فساد کے کیا معنی ہیں۔ اور گاندھی وعلی برادران کے مقابلہ میں فساد کے کیا معنی تھے۔

اب سے کچھ برس پہلے تو سول نافرمانی بہت بڑا فساد سمجھا جاتا تھا اگر واقعی اس لفظ کے معنی نہیں بدلے تو مقدمہ اٹھانے کا مطلب یہ ہوا کہ کسی مفسد کی تقریر سے اگر فساد نہ ہو تو اس پر مقدمہ نہیں چل سکتا۔ اگر وائسرائے بہادر گورنمنٹ کے مشورہ سے اس دفعہ کو تعزیرات ہند میں داخل کرا دیں۔ تو ہم بڑے ہی شکرگزار ہوں۔ بلکہ حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک بہت بڑا محضرنامہ بھی بطور شکریہ ارسال کریں گے۔ اس دفعہ میں اتنا اور بھی خلاصہ کر دیا جائے کہ عدم فساد کی مدت کیا ہے کیونکہ ابھی ان دونوں فسادیوں کی قانون شکنی کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ اسی قسم کا فساد ضلع باریسال کے ایک مشہور مقام میں شروع ہو گیا ہے۔

اگر یہی لیل ونہار ہے اور گورنمنٹ اس ہندو نوازی پالیسی پر قائم ہے تو ہم نہایت صفائی لیکن ادب کے ساتھ وائسرائے بہادر کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ تمام ہندو قوم اس قسم کی سول نافرمانی کے لیے آمادہ ہو چکی ہے۔ یہ صرف بنگال اور باریسال کا معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان میں ایک دن یہی ہونیوالا ہے۔ گاندھی جی کی سول نافرمانی کے زمانہ میں تو جیل خانوں ہی میں جگہ باقی نہیں رہی تھی اور سنگھٹنی سول نافرمانی کے زمانہ میں جیلوں کا جو حشر ہوگا وہ ظاہر ہے گرفتار کرنیوالی پولیس بھی نہیں ملیگی۔ کیونکہ سنگھٹن کا زہر ملا اثر پولیس کے دماغ کو کافی حد تک ماؤف کر چکا ہے اور جتنا باقی رہ گیا ہے وہ بھی وائسرائے کی چشم پوشی کے صدقہ میں ہوا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ سے عام طور پر اس امر کی شکایت سنی جا رہی ہے کہ فساد کے موقع پر ہندو پولیس کی جانب سے کوتاہی کی جاتی ہے کلکتہ کے فسادات میں تو یہ چیز بالکل نمایاں ہی تھی لیکن دہلی میں بھی جب سے ملک ہری دیال صاحب تشریف لائے ہیں تمام طور سے اس امر کی شکایت سنی جا رہی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک جی ایک غیر متعصب گورنمنٹ کے پورے معتمد علیہ ہیں اور آپ نے اپنے حسن تدبیر سے حکام پر پورا اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان آپ کے طرز عمل سے مطمئن نہیں ہیں۔ آپ کا طرز عمل اتنا صاف ہونا چاہیے کہ جس طرح آپ کے حکام کا آپ پر اعتماد ہے اسی طرح مسلمان پبلک کو بھی آپ پر اعتماد ہو جائے۔ جب مسلمان دیکھتے ہیں کہ آپ کے دور حکومت میں فسادیوں اور شریروں کے ساتھ اغماض کا برتاؤ کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کی شکایات پر کم توجہ کی جاتی ہے تو انہیں خواہ مخواہ بدگمانی کا موقع ملتا ہے۔ اس بدگمانی میں صرف مسلمانوں ہی کا قصور نہیں۔ بلکہ آپ کے طرز عمل کو بھی بہت بڑا دخل ہے وہ پوچھتے ہیں کہ جن ہندوؤں نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قانون پر قبضہ کرکے گائے کو روکا اور ایک جائز راستے کو ناجائز بنانے کی کوشش کی ان کو کیا سزا دی گئی؟ مسلمان بے چینی سے منتظر ہیں کہ ہندوؤں نے مسجد [illegible] خاں کے سامنے باجا بجایا اور نماز کو ۵ منٹ تک موخر کرایا ان بدمعاشوں کا آپ نے کس دفعہ میں چالان کیا؟ مدرسہ عبدالرب کے ایک غریب پردیسی طالب علم کے معاملہ میں کیا کیا گیا؟ موتی بازار کے سامنے جن مسلمان راہگیروں کو پیٹا گیا اور ہندو ملزموں کو چھوڑا گیا اس سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی ہوئی؟ مسمی پھول سنگھ تھانیدار کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ اگر ان باتوں کا جواب مسلمانوں کو صحیح طور پر دیدیا جائے تو وہ ملک صاحب کے خلاف بلا وجہ زبان شکایت کھولنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

پھر افسوس یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ بہادر کے پاس اگر کوئی مصیبت زدہ جاتا ہے تو آپ پہلے ہی سے یہ فرما دیتے ہیں کہ ہم پولیس کی شکایات نہیں سنیں گے۔ ہم نے مزید پولیس کیلیے درخواست کر دی ہے ایک یورپین افسر کی اس بے اعتنائی کے جواب میں ہم سوائے اسکے کیا کہہ سکتے ہیں کہ بہت اچھا صاحب قصور ہوا اب آئندہ حضور کو تکلیف نہیں دیجائیگی چونکہ دہلی کی تمام پولیس میں فرشتے ملازم ہیں اس لیے ان سے کسی غلطی کا امکان ہی نہیں۔ جب پولیس والوں سے کسی قسم کی غلطی ہو ہی نہیں سکتی تو پھر ان کی شکایت کیوں سنی جائے۔ رہا مزید پولیس کا معاملہ تو بڑھانے کو جتنا چاہے بڑھا لیجیے لیکن دہلی والوں کو خواہ مخواہ پولیس زدہ کرانے کا شوق نہیں ہے کام تھوڑے آدمیوں سے چل سکتا ہے۔ بشرطیکہ کام کو کام کے سلیقہ سے کیا جائے کام کرنے والوں میں صحیح احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تعداد بڑھانیکی ضرورت نہیں ہے۔

اس جملہ معترضہ کے بعد ہم گورنمنٹ کو پھر توجہ دلاتے ہیں کہ اگر وہ واقعی فسادات سے اکتا گئی ہے اور ہندوستان میں امن کی خواہشمند ہے نیز اسکا مقصد پورا ہو چکا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ فسادات کے اصلی اسباب کو جڑ سے دفع کرنے کی کوشش کرے اور بانیان فساد کی پوری نگرانی کا انتظام کرکے اس ملک کے پر امن باشندوں کو ظالموں سے نجات

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید کا ایجاب و قبول شرعی بحالت بالغی اُس کے باپ نے ہندہ بالغہ کے ساتھ بولایت والد ہندہ ایک محفل معتبرین اہل اسلام میں منعقد کرایا اور وکیل شرعی نے بحضور دو گواہ کے ہندہ سے بھی اجازت حاصل کر لی۔ اور خطبۂ نکاح بھی پڑھا گیا۔ علاوہ اس کے زید کے باپ نے زیور و پوشاک و دیگر لوازمات عروسی بھی ہندہ کے لئے بھیجا جن کو ہندہ کے باپ نے وصول کر کے ہندہ کو پہنوایا اور مہر بھی مقرر ہو گیا۔ عاقدین کے خاندان میں رسم برات شادی چڑھانے کی ہے۔ جس میں وہ ڈھول وغیرہ بھی بجاتے ہیں اور منکوحہ کو شوہر کے ساتھ رخصت کرتے ہیں صرف یہی مرحلہ رہ گیا، باقی تمام امور شرعی ایجاب و قبول کے بجالائے گئے۔ اب باوجود امور متذکرہ صدر ایک دوسرا شخص مثلاً عمرو زید کی منکوحہ کے ساتھ اپنا عقد و نکاح بولایت والدہ ہندہ منعقد کرتا ہے۔ کیونکہ ہندہ کا باپ اُس وقت وفات پا چکا تھا اور عمرو ہندہ کو اپنے قبضہ میں لے آیا ہے اور اس کے ساتھ آباد ہوتا رہا ہے جس کے نطفہ سے ہندہ کو ایک لڑکا اور دو لڑکیاں تولد ہوئی ہیں اور عمرو زندہ ہے۔ زید نے کوئی خلوۃ یا وطی ہمراہ ہندہ نہیں کی تھی۔ نکاح ثانی ہونے پر بعد تقاضاء ہندہ کی والدہ نے زید کی اشیاء مرسلہ متذکرہ بالا کو بجانب زید واپس کر دیا مگر زید سے طلاق حاصل نہیں کی گئی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عمرو کا نکاح شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور لڑکے اور لڑکیوں کا نسب عمرو سے ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اب عمرو کا نکاح شرعاً جواز کی حد تک نہیں پہنچ سکتا تو ایسے نکاح کو کیا قرار دیا جاویگا۔ اگر اُسکو حرام اور زنا قرار دیا جاوے تو کیا نسب نکاح ہی سے ثابت ہوتا ہے یا زنا سے یعنی ملک سے وطی بالشبہ سے بھی اگر نکاح کے سوا نسب ثابت نہیں ہوتا تو اولاد الزنا کا نسب بصورت مقرر ہونے زانی کے شرعاً کس کی طرف منسوب ہوگا۔ اگر زانی کی طرف منسوب ہو تو کیا زانی ان کا وارث بھی ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

صورت مسئولہ میں عمرو کا نکاح ہندہ کے ساتھ جو منکوحۂ زید تھی درست نہیں ہوا۔ اگر عمرو کو اس بات کا علم بھی تھا کہ یہ منکوحۂ زید ہے تو وہ سخت ظالم گنہگار فاسق ہوا۔ اور اگر اُسے علم نہ تھا تو معذور ہوگا اور دونوں صورتوں میں اس کی اولاد کا نسب ثابت ہوگا۔ وھذا اصح بان الشبھۃ فی المحل وفیھا یثبت النسب کما مر۔ (درمختار) ثبوت نسب سے نکاح کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ محل شبہ میں باوجود وطی حرام ہونے کے بھی نسب ثابت ہو جاتا ہے۔ اور صورت مسئولہ میں عقد کی وجہ سے شبہ پیدا ہو گیا اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں نہ حد زنا آتی ہے اور نہ نسب سے محرومی۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت فوت ہوئی اس کا شوہر اور باپ دونوں موجود ہوں تو ان میں سے کس کو خود نماز جنازہ پڑھنے یا پڑھنے کی اجازت دینے کا حق حاصل ہے۔

(۲) زن متوفاۃ کے کفن و دفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے آیا باپ کے ذمہ ہے یا خاوند کے ذمہ۔

الجواب

(۱) میت کا باپ اور شوہر موجود ہوں تو نماز جنازہ پڑھانے یا اجازت دینے کا حق باپ کو ہے۔ نہ شوہر کو ولا ولایۃ منعقدا للزوج لانقطاع الوصلۃ بالموت کذا فی الجامع الصغیر لقاضی خان فلا، لذکی المیت ولی غالب و جراء لے ائمۃ الجلوان ولیسن الاجنبی کذا فی التبیین۔ (ہندیہ)

(۲) کفن و دفن کا خرچ خاوند کے ذمہ ہے۔ خواہ متوفیہ کا مال ہو یا نہ ہو۔ وھو المفتی بہ کذا فی الھندیۃ و فتاویٰ قاضی خان۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرسہ امینیہ دہلی

کیا مسلمان تعلیم یافتہ عمدہ نصاب تعلیم ہونے پر بھی زندگی میں ناکام ہیں

(نوشتہ سید طفیل احمد۔ ولایت منزل۔ علیگڈھ)

جب ہندوستان میں انگریزی مدارس قائم ہوئے تو مسلمان اُن سے اس لئے کنارہ کش رہے کہ اُن میں مذہبی تعلیم کا انتظام نہ تھا۔ سرسید نے مدرستہ العلوم علیگڈھ قائم کرکے اس میں مذہبی اور دنیوی تعلیم کا یکجا انتظام کیا مگر مسلمانوں نے یہاں کے نصاب کو غیر مکمل سمجھ کر لکھنؤ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء قائم کیا تاکہ اُس سے روشن خیال علماء پیدا ہو کر مسلمانوں کی دینی اور دنیوی رہنمائی کریں مگر ترقی کا جو نصب العین مسلمانوں کے سامنے تھا وہ پُرانے عربی مدارس علی گڈھ کالج اور دارالعلوم لکھنؤ کسی سے پورا نہ ہوا اور ہر طرف یہی شکایت رہی کہ انگریزی مدارس قوم کو غلامی سکھاتے ہیں۔ اور عربی مدارس دنیوی تعلیم سے معرا ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں جب ترک موالات کی ہوا چلی تو مسلمانوں نے جامعہ ملیہ اور چند نیشنل اسکول قائم کرکے اُن میں یورپ کے گریجویٹ اور مشرقی علوم کے ماہر یکجا جمع کئے جو سب کے سب مذہبی اور قومی رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور پوری امید تھی کہ ان مدارس سے جو طلباء فارغ ہو کر نکلیں گے وہ قوم کی توقعات پوری کرینگے مگر طلباء تیار ہونے سے قبل ہی یہ درسگاہیں معطل ہو گئیں اور مسلمانوں کی تمام اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔ ان پچاس سال میں مسلمانوں نے تعلیم کے متعلق صدہا منصوبے قائم کئے اور پچاسوں قسم کے نصاب مرتب کرلئے مگر ہنوز روز اول ہے اور وہ اپنی درسگاہوں کی تعلیم سے اُس سے بھی زیادہ غیر مطمئن ہیں جیسے کہ ۱۸۷۵ء میں مدرستہ العلوم علی گڈھ قائم ہونے سے قبل تھے۔

برخلاف اس کے برادران وطن نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جیسے سرکاری مدارس قائم ہوئے تو جیسی کچھ بھی بُری بھلی تعلیم اُن میں ہوتی تھی اُس سے مستفیض ہونے لگے اور اُسی سے مسٹر پروفیسر بوس اور پروفیسر رے اور ڈاکٹر ٹیگور کے ماہران علوم اور مسٹر پروفیسر گوکھلے اور تلک کے ماہران سیاست پیدا ہوئے۔ انہیں سرکاری مدارس سے ہندو اور مسلمان دونوں تعلیم پاکر بڑے بڑے جلیل القدر مناصب پر پہونچے۔ مگر ہندوؤں میں بکثرت ایسے لوگ ہیں جو اپنی ذات پر تکلیف اُٹھا کر گرانقدر عطیات اپنی قوم کے لئے دیتے ہیں۔ سر ایس۔ پی۔ رے کی نسبت سُنا ہے کہ وہ ہزاروں روپیہ ماہوار غریب بچوں پر صرف کرتے ہیں۔ بنگال کے ایک سیویلین مسٹر دت نے ہزاروں روپیہ ماہوار کے خرچ سے عورتوں کی صنعتی تعلیم کے لئے مدرسہ چلا رکھا ہے۔ سر گنگا رام انجینیر نے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے کار خیر پنجاب میں جاری کئے ہیں۔ خود ہمارے علیگڈھ کالج کے ایک غیر معروف ہندو طالبعلم ڈاکٹر کامتا پرشاد نے جو فوج میں ڈاکٹر تھے پچاس ہزار روپیہ الہ آباد یونیورسٹی میں کسٹری کی نباتاتی تحقیقات کے لئے دے دیا مگر مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتگان میں بجز مولوی کرامت حسین مرحوم اور چند دیگر اصحاب کے کسی کی نسبت نہیں سُنا گیا کہ انہوں نے تعلیم کے لئے کوئی گرانقدر رقم دی ہو۔

یوں کمانے میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں مگر چونکہ وہ روپیہ بچا کر اُسے بڑھانا نہیں جانتے اس لئے وہ اپنے روپیہ کے صحیح مصرف سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ جب روپیہ اُن کے ہاتھ میں آتا ہے تو اُسے محض صرف کر ڈالنا جانتے ہیں جس سے اپنے لئے اعلےٰ درجہ کے سوٹ اور گھر والوں کے لئے قیمتی ساڑھیاں بنوانا اُن کا انتہائے نصب العین ہو جاتا ہے۔ دوسروں کو نیک کاموں میں صرف کرتے ہوئے دیکھکر وہ دل میں ضرور کڑھتے ہیں۔ اپنے غریب بھائیوں کی امداد کرنے کی اُمنگ اُن کے دل میں بھی پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایثار کرنا اور دل سے قوم کی مفت خدمات کرنا چاہتے ہیں مگر مسرفانہ عادات کی وجہ سے اپنے جذبات پر قدرت نہیں رکھتے اور جو کچھ جس ذریعہ سے انہیں ملتا ہے اُسے بلا ارادہ صرف کر ڈالتے ہیں۔ نمود و نمائش کی چیزوں میں صرف کرکے نام پیدا کرنے کی عادت انہیں علوم کے مطالعہ اور فنون کی تحقیقات سے بھی محروم رکھتی ہے جن کے لئے محض ضبط نفس کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ یونیورسٹیوں کی ڈگریوں یا اعلےٰ درجہ کے نصاب کی۔ جنانچہ یورپ میں ہزاروں ایسے موجد گذرے ہیں جنہیں یونیورسٹی کی تعلیم کی ہوا بھی نہ لگی تھی اور محض ضبط نفس اور کفایت شعاری سے وہ ادنےٰ حالت سے اعلےٰ مدارج پر پہونچے۔

آریہ سماج اور سناتن دھرم

یہ امر مسلمہ ہے کہ آریہ سماج کے نزدیک گائے کی مذہبی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے یعنی یہ لوگ اس جانور کی مذہبی تقدیس کے قطعی قائل نہیں ہیں، مگر سناتن دھرم اس کو دیوتا مانتے اور اس کی عزت و عظمت کرتے ہیں۔ تاہم آریہ سماج میں بھی یہ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ آج کل بن رہا ہے۔ آریہ سماج کے لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ صرف دودھ گھی کی وجہ سے اس کی محافظت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اس کے جواب میں بارہا بتایا جا چکا ہے کہ اس خیال سے بھینس زیادہ مستحق حفاظت ہے۔ علاوہ ازیں آج آٹا دال نمک وغیرہ غرض ہر چیز گراں ہے اور حقیقت میں غریب غرباء کو زندہ رہنا مشکل ہو رہا ہے لیکن ادھر کوئی توجہ نہیں ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گائے کی پشت پر کچھ اور ہے۔

آریہ سماج سے سناتن دھرمی اسقدر متنفر اور علیحدہ ہو گئے تھے جسقدر مسلمان قادیانی سے۔ اس منافرت نے آریہ سماج کی اشاعت و تبلیغ کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ یہ کام اس وقت تک ناممکن العمل تھا جب تک کہ سناتن دھرمیوں میں اپنا رسوخ قائم نہ ہو جائے۔ اس کے لئے گائے کے مسئلہ کو آگے رکھکر مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنا پڑا۔ مسلمانوں کو ہوّا بنایا یہاں تک کہ بڑے بڑے سناتنی لیڈر کابل کو خواب میں دیکھکر چونکنے لگے۔ اب اس وقت آریہ سماجی میدان عمل میں کود پڑے اور شدھی کا ہیولا بنا کر اس سرے سے اس سرے تک ملک میں آگ لگادی جا بجا ہندو مسلم فساد ہوئے اور ہر فساد کو خاص رنگ میں رنگ کر ہندو مسلم نفاق کو تقویت پہنچاتے رہے۔

اس سے سناتن دھرم کو جو نقصان پہنچا وہ حسب ذیل ہے:۔

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو)

جمعیۃ علمائے ہند و فد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۵ روپے، ششماہی ۳ روپے

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

برقیات

عالم اسلامی

مصر میں مفتی اعظم کا منصب برقرار رہیگا

قاہرہ، ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دن ایوان مبعوثین میں مفتی اعظم کے عہدے کو توڑنے کی تجویز اس وجہ سے پیش نہیں کی گئی کہ ایوان مذکور کو دستور اساسی کی رو سے اس عہدے کو توڑنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس کے بعد ایوان نے اسی قسم کی ایک تجویز منظور کی جس میں حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ وہ جلد سے جلد اس قسم کا ایک مسودہ قانون پیش کرے جس کا مقصد مذہبی نظام کو نظام کے حدود کے اندر از سر نو منظور کرنا ہو۔

حق و صداقت کی عظیم الشان فتح

فرانس مجاہدین شام کے سامنے شرائط صلح پیش کر رہا ہے

بیت المقدس ۸ ستمبر۔ عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسیوں نے دروزیوں کے سامنے شرائط صلح پھر پیش کی ہیں، چنانچہ سلطان پاشا اطرش نے تمام سرداروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے تاکہ ان شرائط پر غور کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجاہدین برابر دمشق پر حملے کر رہے ہیں۔

(ٹائمس آف انڈیا بحوالہ برٹش یونائیٹڈ پریس)

ایران کی وزارت عظمیٰ کا مسئلہ

طہران ۱۲ ستمبر۔ چونکہ مستوفی الممالک نے قطعی طور پر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے اور اپنے موسم گرما کی جائے قیام پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے مجلس نے مرزا حسین خاں پرنیا (موتمن الملک) کے حق میں رائے دی ہے جن کو شاہ نے وزارت ترتیب دینے کے لئے طلب کیا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مجلس کی تمام جماعتوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی اور پرنیا سے اس نے یہ درخواست کی کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا مگر اس کا وعدہ کیا کہ وہ مستوفی الممالک کو اپنے منصب پر واپس آنے کی ترغیب دلائیں گے اور اگر وہ اس میں ناکام رہے تو اپنے بھائی مرزا حسن خاں پرنیا مشیر الدولہ سے درخواست کرینگے۔

ہندوستان

ریاست حیدرآباد میں حکومت ہند کی مداخلت

کابل کے ہندوستانیوں اور آزاد قبائل کا احتجاج

کابل، ستمبر۔ جمعہ کے دن ہندی تارکان وطن اور آزاد قبائل کے نمائندوں کا ایک جلسہ یہاں زیر صدارت سردار محمد اسلم خاں بلوچی منعقد ہوا۔ جس میں نظام حیدرآباد کی حکومت کے اندرونی امور میں حکومت ہند کی نامناسب مداخلت پر پُر زور اظہار ناراضگی کیا گیا۔ تمام تقریریں پشتو میں ہوئیں۔ قرارداد پاس کرکے انڈین نیشنل کانگریس سے اپیل کی گئی کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کی حفاظت کرے۔ نیز حکومت ہند کی مداخلت کے خلاف اظہار بے چینی کی قرارداد پاس ہوئی۔

حیدرآباد کی صدارت عظمیٰ

کیا حکومت ہند نے سر علی امام کی سفارش کی ہے؟

مدراس ۱۱ ستمبر۔ "مدراس میل" کا نامہ نگار متعینہ سکندرآباد اطلاع دیتا ہے کہ زبردست افواہ ہے کہ حیدرآباد کی صدارت عظمیٰ کے لئے حکومت ہند نے سر علی امام کے تقرر کے واسطے سفارش کی ہے۔

مباہلہ!

مولانا ظفر علی خاں کے نام ایڈیٹر پیشوا کا تار

حضرت حسن نظامی مطلع فرماتے ہیں کہ میں نے مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔

اس پر پورا یقین رکھتے ہوئے کہ آپ نے دیا بیوں سے روپیہ لیا ہے میں خواجہ حسن نظامی کا ادنیٰ خادم آپ کے مباہلہ کا چیلنج منظور کرتا ہوں جو زمیندار میں شایع ہو چکا ہے اور مولانا حسرت موہانی کو اس کے لئے مقرر کرتا ہوں کہ وہ کتاب و سنت کی رو سے شرائط کا فیصلہ کر دیں۔

جمعیۃ اقوام میں ہندوستان کا ذکر خیر

مہاراجہ کپورتھلہ اور برطانیہ کی مدح سرائی

جنیوا ۸ ستمبر۔ مہاراجہ کپورتھلہ نے جمعیۃ اقوام کے روبرو تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی تحریک قومیت کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ حکومت برطانیہ کی رہنمائی اور اعانت سے ہندوستان عنقریب ایک متحدہ اور خود مختار قوم بن جائے گی۔ مہاراجہ نے بیان کیا کہ تخفیف اسلحہ اور جنگ سے تباہ ہونے والے ملکوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے ہندوستان اشتراک عمل کر رہا ہے۔ مزدوروں کے متعلق اور عمرانی امور پر بہت سے قانون نافذ ہیں بعض ہندوستانی ریاستیں برطانی ہند کی بہ نسبت عمرانی و تعلیمی ترقی میں سبقت لے گئی ہیں۔ کپورتھلہ میں مردوں اور عورتوں کی تعلیمی ترقی کی رفتار بہت تیز ہے لیکن چونکہ ہندوستان کے صنعتی و عمرانی مسائل کو یورپ کے اصول سے مختلف اصول پر حل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اسمبلی کو چاہئے کہ وہ ایشیا کے معاملات کی طرف خاص طور پر توجہ کرے۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مسٹر اینڈروز کی خدمات کا اعتراف اور قلیل التعداد جماعتوں کے حقوق کا تحفظ

دہلی ۱۲ ستمبر۔ ہفتہ کے روز کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

"مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مسٹر اینڈروز کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کو قدر و احترام کی نظر سے دیکھتا ہے جو آپ نے ہندوستان اور خصوصاً جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق انجام دی ہیں یہ مجلس موجودہ نازک حالات میں جنوبی افریقہ میں آپ کے آیندہ دورہ کا خیر مقدم کرتی ہے اور آپ پر کامل اعتماد ظاہر کرتی ہے کہ جو کام آپ نے امن کے ایک پیامبر کی حیثیت سے کامیابی سے شروع کیا ہے وہ آپ جاری رکھیں گے تاکہ جنوبی افریقہ کے یورپینوں اور ہندوستانیوں میں صلح کرا سکیں۔

مجلس عاملہ کی رائے ہے کہ ملک کے بہترین مفاد کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی قانون، کوئی تجویز یا کوئی ترمیم جو فرقہ وارانہ معاملات سے تعلق رکھتی ہو مجالس وضع قوانین میں اسوقت تک نہ پیش کی جائیگی اور نہ اس پر بحث کی جائے گی جب تک کہ اس کی متعلقہ قوم یا فرقہ کے ارکان کی تین چوتھائی اکثریت اس قانون، تجویز یا ترمیم کے پیش کرنے یا اسپر بحث کرنے کی مخالف ہو اور کانگریس پارٹی مجالس وضع قوانین میں ہر ایسی ممکن کارروائی کریگی جس سے یہ تجویز بہرحال عملی جامہ پہن سکے۔"

پنڈت موتی لال کا مالوی جی کو صاف جواب

تصادم کا چیلنج

دہلی ۱۲ ستمبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے آج انتخابی جد و جہد کے سلسلہ میں دہلی سے روانہ ہونے سے پہلے پنڈت مالوی جی کے نام ایک خط ارسال کیا جس میں مالوی جی کی شرائط مفاہمت نامنظور کرنے کے متعلق انہوں نے اپنی اور اپنی پارٹی کا تعلق بیان کیا ہے۔ پنڈت جی لکھتے ہیں کہ جو تجاویز پیش کی گئیں میں نے وہ تمام ممبران سوراج پارٹی کے پاس بھیجیں۔ جو جوابات موصول ہوئے ہیں لالہ گردھاری لال امرتسری نے مجھے سے بہیں دکھلائے آپ جانتے ہیں کہ آپ نے جو تجاویز شملہ میں پیش کی تھیں۔ میں ان سے متفق تھا اور میں اس بات پر اصرار کر رہا تھا کہ جن شرائط پر ہمیں عہدے منظور کرنے چاہئیں، ان کو معرض تحریر میں لا کر شہر کرنا چاہئے۔ میری یہ بھی رائے تھی کہ اس حالت میں جب کہ ہم پہنچ چکے ہیں ہمیں مصالحت کے لئے کوئی شرط پیش نہ کرنی چاہئے خواہ میں اور آپ اس پر رضامندی کیوں نہ ہو گئے ہوں۔ بہرحال بہ نظر انصاف میں نے اپنی رائے محفوظ رکھی تاکہ ہر شخص آزادانہ رائے دے سکے۔ اب ان کے جوابات موصول ہو گئے ہیں ان سے عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ اکثریت اُن شرائط سے اتفاق نہیں کرتی جو ہم نے پیش کی ہیں۔ ان شرائط کو بہتر بنانے کے لئے چند تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔ لیکن اب یہ ظاہر ہے کہ ہم اب یہ سلسلہ خط و کتابت اس طرح جاری نہیں رکھ سکتے کہ ہم دونوں کے انتخابی جد و جہد میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اس لئے ان حالات میں اب یہی ایک صورت ہے کہ ہم اس گفت و شنید کو انتخاب کے ختم ہونے تک ملتوی کر دیں۔ شاید انتخاب کے بعد کوئی قابل سمجھوتہ ہو جائے۔ اس اثنا میں یہ مناسب نہیں ہے کہ کانگریس یا آپ کی جماعت اپنی جد و جہد کو روک دے اور لوگوں کو کشمکش و پیچ میں ڈالا جائے۔

بہرحال مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت کے بہت سے ممتاز ارکان دہلی آ گئے ہیں اور اکثر کل تک آجائیں گے۔ اگر کسی حالت میں اس کا امکان پیدا ہو گیا کہ شملہ میں سیسل ہوٹل والی کانفرنس میں میں نے جو شرائط پیش کی تھیں وہ قبول کی جائیں۔ تو میں فوراً اطلاع ملنے کی صورت میں غور کرونگا کہ آپس کے تصادم کو روکنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے ورنہ انتخابات کے سلسلہ میں اس سے بچنا دشوار ہے۔

فسادات ڈھاکہ

سولہ بندوقیں گرفتار کی گئی ہیں

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ صورت حالات پر امن ہے۔ بہت سی دکانیں کھل گئی ہیں۔ آج تک ایک سو بہتر (۱۷۲) گرفتاریاں ہوئی ہیں جن میں ۳۵ ہندو ہیں۔ ۴۶ ہندو اور ۲۶ مسلمان زخمی اسپتال میں ہیں۔ پولیس نے ۱۶ بندوقیں گرفتار کی ہیں۔

حالت پرسکون ہے

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ مارپیٹ کے دو مزید واقعات کے علاوہ آج بہر صورت خاموشی رہی، اور شہر بھر میں کسی جگہ کوئی گڑبڑ یا اضطراب نہ تھا مسلح اور معمولی پولیس شہر میں پہرہ دے رہی ہے۔ سڑکوں پر خوب بھیڑ تھی اور ظاہر حالات سے کل تک معمولی حالت پیدا ہو جانے کی توقع ہے۔ سہ پہر میں بکثرت دکانیں کھل گئیں مجسٹریٹ ضلع

نے صلح کمیٹی کے ممبروں کا ایک جلسہ طلب کیا تاکہ اس بات پر غور کیا جائے کہ شہر کے ہندو مسلمانوں میں کس طرح دوستانہ تعلقات پھر قائم کئے جاسکتے ہیں۔ دوران مباحثہ میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ ایسی کوششیں کی جائیں کہ لوگوں کو کرایہ کی گاڑیاں استعمال کرنے کے متعلق اعتماد قائم ہوجائے۔

عدالت عالیہ حیدرآباد سے مولانا حبیب الرحمن صاحب کی علیحدگی

ہم عصر رہبر دکن رقمطراز ہے کہ:-
سنا گیا ہے کہ مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی مفتی عدالت العالیہ کو وظیفہ پر خدمت سے سبکدوش کرنے کا فرمان شرف اصدار لایا ہے۔ قاضی کا کام تا انتظام مدرسہ نظامیہ سے لیا جائے گا۔

الہ آباد میں پھر فساد ہوگیا
دو مقتول اور پندرہ مجروح

الہ آباد ۱۳ ستمبر۔ شب گذشتہ میں دنکا مذد کے جلوس کے سلسلے میں ہلکا سا جھگڑا ہوگیا جس میں دو آدمی مارے گئے، اور تقریباً پندرہ زخمی ہوئے ہیں۔ مزید واقعات اور کچھ نہیں ہوئے۔ اور شہر میں سکون ہے۔

دارالحکومت

دہلی کے ہندو مسلمانوں کا ایک عام جلسہ
پنڈت موتی لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریریں

دہلی ۱۱ ستمبر۔ آج شام کے ۷ بجے سنگم تھیٹر میں باشندگان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلمان بتعداد کثیر شریک تھے۔ شہر میں پوسٹر کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ نیشنل یونین کے اغراض و مقاصد پر مولانا ابوالکلام آزاد، مسٹر سروجنی نائیڈو اور پنڈت موتی لال نہرو تقریریں فرمائیں گے مگر جلسہ کی تمام تقریریں محض سوراج پارٹی اور آئندہ انتخابات تک محدود رہیں نیشنل یونین کا کوئی خاص ذکر نہیں آیا۔

سب سے پہلے لالہ شنکر لال نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے مقاصد کا ذکر کرنے کے بعد پروفیسر اندر کو صدر جلسہ بنانے کی تحریک پیش کی جس پر سامعین نے بہت زیادہ شور مچایا اور "ہرگز نہیں" "ہرگز نہیں" کی صدائیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔ اس کا پرزور مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ یہ جلسہ ہندو مہا سبھا کا نہیں ہے اور کانگریس کی جانب سے منعقد کیا گیا ہے اس لئے اس میں پروفیسر اندر جیسے متعصب شخص کو صدر بنانا بالکل غیر مناسب ہے۔ کوئی غیر متعصب صدر منتخب کیا جائے جو کانگریس کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہو۔ قریب تھا کہ جلسہ منتشر ہوجائے کہ لالہ شنکر لال نے مسز سالومن صاحبہ کا نام صدارت کے لئے پیش کیا ہنوز اس پر اعتراضات شروع ہونے والے ہی تھے کہ مسٹر آصف علی نے کھڑے ہوکر خواتین کی عزت کرنے کی اپیل کی جو کامیاب ثابت ہوئی اور جنابہ صدر صاحبہ کا انتخاب باضابطہ عمل میں آگیا۔

پنڈت موتی لال نہرو کی تقریر

لالہ شنکر لال کی مختصر تقریر کے بعد پنڈت موتی لال نہرو نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جس کا اقتباس حسب ذیل ہے:-
"اس وقت ملک کی جو موجودہ فضا ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا ہاں آپ لوگوں سے اتنی درخواست کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ جھگڑوں کے باوجود ملک کی آزادی کے لئے متفقہ کوشش کیجئے۔ اس میں ہندو اور مسلمانوں کا سوال نہ اٹھائیے۔ اب تک میرے ہندو بھائی سب سے بڑا اعتراض یہ کرتے رہے ہیں کہ ملک میں جداگانہ انتخابات نہ ہونے چاہئیں لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جب انتخابات مشترکہ ہونگے تو جو جماعت قلیل تعداد میں ہوگی اس کا انحصار ہمیشہ اس جماعت پر رہے گا جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔ . . . .
اگر وہ جماعت چاہے گی کہ قلیل التعداد جماعت میں سے کسی کا انتخاب ہو تو ہوگا ورنہ نہ ہوگا۔ اس صورت میں ہندوؤں کو یہ چاہیے کہ اگر سوراج پارٹی کی طرف سے کوئی مسلمان امیدوار کھڑا ہوا ہے تو کسی فرقہ وارانہ جذبہ کے بغیر اسے پارٹی کا آدمی سمجھ کر ووٹ دیں ورنہ مسلمانوں کا یہ دعوے صحیح ثابت ہوجائے گا کہ مشترکہ انتخاب ان کے لئے مفید نہیں ہوسکتا ہے۔ ہندو مسلم جھگڑے باقی رہنے والے نہیں ہیں۔ میری اور تمام اہل الرائے اصحاب کی یہی رائے ہے کہ یہ ہنگامی صورت حال ہے۔"

جب تقریر کے آخر میں پنڈت جی نے مسٹر آصف علی کے لئے ووٹ دینے کی اپیل کی اور تقریر ختم کرکے بیٹھنے لگے تو ڈپٹی لال جینی نے اس سوال کی طرف توجہ دلائی کہ اگر کوئی امیدوار انتخاب کے بعد اپنے عہد سے پھر گیا تو آپ اسے کیا سزا دینگے اس کے جواب میں پنڈت جی نے فرمایا:-
جب کوئی سپاہی اپنی فوج میں سے بھاگ کر پیٹھ دکھاتا ہے تو اس کے گولی ماردی جاتی ہے۔ میں ایسی گولیاں مار چکا ہوں اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوں۔ میں نے اپنے دوستوں، بھائیوں اور عزیزوں کی رعایت نہیں کی ہے اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سزا ناکافی ہے۔ یہ وہ سزا ہے کہ جسے مل گئی ہے وہ اب اس قابل نہیں رہا ہے کہ اپنا منہ دکھا سکے۔ اور آئندہ جو کوئی ایسا کرے گا اسے یہی سزا دی جائے گی۔
مولانا ابوالکلام کے کھڑے ہوتے ہی پروفیسر اندر اور بعض ہندو خواتین جلسہ سے اٹھ گئیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر

مولانا ابوالکلام آزاد اللہ اکبر کے غلغلہ انداز نعروں میں کھڑے ہوئے اور موسم کی شدت اور وقت کی کمی کا اظہار کرنے کے بعد ایک نہایت موثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-
بحیثیت ہندوستانی ہونے کے آپ کا یہ فرض ہے کہ اپنا ووٹ اپنے ملک اور وطن کی خاطر وقف کردیں۔ اس وقت جو ملک کی حالت ہے وہ بے انتہا افسوسناک ہے مگر کیا ان بدقسمت حالات کے اندر ہندو اور مسلمان ہندوستان کی اس وسیع آبادی میں جس کا گوشہ گوشہ فرقہ وارانہ تحریکات کا معرکہ زار بن رہا ہے آپ ایک ذرا سا گوشہ بھی ایسا نہیں بنا سکتے جہاں ایک جگہ جمع ہوکر چند لمحوں کے لئے ہندوستان کی ترقی اور نجات کے ذرائع پر غور کرسکیں ایسی حالت میں اس بدنصیب ملک کے آسمان کے نیچے قومیت کی کوئی چٹان سوائے کانگریس کے نہیں ہے۔ یہی وہ گوشہ ہے جہاں آپ ایک جگہ جمع ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ اس وقت ناموافق حالات کو نہیں بدل سکتے تو کم سے کم اس گوشہ میں جمع ہوکر ملک کی ترقی، آزادی اور نجات کی کوشش تو کیجئے۔ اس وقت کانگریس کی تمام مساعی انتخابات میں محدود ہوگئی ہیں تو کم سے کم اس کام میں تو فریقانہ جذبات کو دخل نہ دو۔ اس بدقسمت ملک میں جس کے بازار جس کی سڑکیں جس کا آسمان صرف اس لئے رہ گیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے خون کا تماشا دیکھا کرے۔ ایک گوشہ تو رہنے دو جس کا نام کانگریس ہے۔ میں ہندوؤں سے تو کہوں گا ہی مگر خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں سے کہوں گا کہ بحیثیت انسان ہونے کے، بحیثیت ہندوستانی ہونے کے اور سب سے زیادہ بحیثیت مسلمان ہونے کے ان کا یہ پیدائشی فرض ہے کہ اپنے ملک اور اپنے وطن کی آزادی اور نجات کے لئے بغیر کسی قسم کی شرط پیش کئے ہوئے انتہائی سعی کریں۔ میرے لئے ہندوستان کی زندگی میں اس سے بڑھ کر تکلیف دہ کوئی بات نہیں ہوئی جب کسی مسلمان یا کسی جماعت کی طرف سے یہ چیزیں پیش ہوتی ہیں کہ اگر فلاں شرط پوری ہوجائے گی تو ہم کوشش کرینگے ورنہ نہیں خواہ ۲۲ کروڑ ہندوؤں کا طرز عمل منصفانہ ہو یا ظالمانہ مصالحانہ ہو یا معاندانہ ہر مسلمان کا جو ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اور اس کا گوشت پوست اس کی خاک سے بنا ہے یہ فرض ہے کہ اس کو آزاد کرائے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اہانت نہیں ہوسکتی کہ اس کے لئے شرائط پیش کی جائیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی جماعت اپنے صحیح، جائز اور منصفانہ حقوق چھوڑ دے۔ اگر اس کے لئے کوئی جماعت کوشش کرتی ہے تو وہ بالکل بجا ہے۔ ہاں اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم اس میں منہمک ہوجائیں۔ لفظ "پیدائشی" پر غور کیجئے۔ ظلم و انصاف۔ قہر و مہر کا سوال نہیں ہے۔ یہ تو وہ فرض ہے جو پیدا ہوتے ہی ہر ہندوستانی پر عائد ہوجاتا ہے۔ اگر تم اور کچھ نہیں کرسکتے تو کم سے کم دونوں دائروں کو علیحدہ تو کردو جب تک تم آزادی کے دائرہ میں رہو متفق رہو۔ پھر بجز اس کے کہ تمہارا قدم اس دائرے سے باہر نکلے تمہیں اختیار ہے کہ ایک دوسرے پر خونخوار نگاہیں ڈالو۔ تم نے دنیا کے سامنے آزادی کے جو بلند دعوے کئے تھے آج اس کی وجہ سے ہمارے سب کے سر جھکے ہوئے ہیں۔ ہمارے ماتھوں پر کلنک کا ٹیکا لگ گیا ہے۔ ہمارے منہ اس قابل نہیں رہے ہیں کہ کسی کو دکھا سکیں۔
آخر میں جنابہ صدر صاحبہ نے شکریہ ادا کیا اور جلسہ ختم ہوگیا۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس
نہایت اہم مسائل زیر غور ہیں

بعض اہم معاملات پر غور کرنے کی غرض سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۱ ستمبر کو دفتر جمعیۃ علماء ہند میں منعقد ہوگا وفد حجاز کی رپورٹ کے علاوہ بعض دیگر مسائل بھی زیر غور ہیں۔ ایجنڈا ارکان کی خدمت میں روانہ کیا جارہا ہے۔ ۲۱ کی صبح تک تمام ارکان کو دہلی پہنچ جانا چاہئے۔

احمد سعید سکرٹری جمعیۃ علماء ہند

نامہ نگار ہندوستان ٹائمز کی دروغ بیانی

۱۱ ستمبر کو سنگم تھیٹر میں باشندگان دہلی کا جو عام جلسہ منعقد ہوا تھا اس کی رپورٹ میں ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پروفیسر اندر کی صدارت کے متعلق معدودے چند مسلمانوں نے اعتراض کیا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے واقعہ یہ ہے کہ جلسہ کے اندر جس قدر مسلمان موجود تھے ان میں سے ایک بڑی تعداد نے اس تحریک پر احتجاج کیا اور کانگریس کے پلیٹ فارم پر متعصب لوگوں کو کسی قسم کی وقعت دینے سے پرزور اختلاف ظاہر کیا جیسا کہ ہماری رپورٹ سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ نامہ نگار مذکور نے اس کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ پروفیسر اندر کی صدارت کی تحریک مسترد ہونے کے بعد مسز سالومن کو صدر جلسہ بنایا گیا۔

دہلی کانگریس میں پروفیسر اندر کی گہرفشانی
ہندو کسی مسلمان کو رائے نہیں دیسکتے!

دہلی ۱۲ ستمبر۔ مقامی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں کل ۳ بجے شام کو کانگریس کے کام کرنے والوں اور اس سے ہمدردی رکھنے والوں کی ایک کانفرنس اس غرض سے منعقد کی گئی تھی کہ کانگریسی امیدواروں کے انتخاب پر غور کیا جائے۔ دوران بحث میں پروفیسر اندر نے ہندو مسلم سوال پیدا کردیا۔ انھوں نے یہ تجویز کیا کہ پنڈت موتی لال جی کو مالوی اور لاجپت رائے سے ایک اعلان شائع کرانا چاہیئے جس میں ہندوؤں سے اس امر کی درخواست کی جائے کہ وہ دہلی کے معاملات کی مخصوص صورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشترکہ انتخابات میں کانگریس کے مسلمان امیدواروں کو ووٹ دیں ورنہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہندو ایک مسلمان کے لئے رائے دیں۔ یہ گویا ایک قسم کا دباؤ ہے جو آریہ لیڈروں کی طرف سے پنڈت جی اور مقامی کانگریس والوں پر ڈالا جارہا ہے گویا کانگریسی لیڈر ہندوؤں کے لیڈر ہی نہیں صرف فریقانہ تحریکات کے علم بردار ہی ان کے لیڈر رہیں۔

اڈیٹر الامان کا مقدمہ

دہلی ۱۵ ستمبر۔ آج مولوی مظہر الدین صاحب اڈیٹر الامان کا مقدمہ مسٹر ٹلکن کی عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ کوٹھی سے یہ اطلاع دیدی گئی کہ مقدمہ ۱۸ ستمبر کو پیش ہوگا۔

بقیہ مضمون صفحہ ۴

(۱) ہیچ قوموں کو اپنے میں ملانے کے پیرایہ میں سناتن دھرم اور منو سمرتی کے احکام ٹھکرا دیئے گئے۔
(۲) وہ منافرت جو آریہ تبلیغ کے لئے سد باب تھی باقی نہ رہی
(۳) آریہ اور سناتن دھرم ملکر ایک نیا شاخسانہ کھڑا ہوگیا اور دھرم کوئی بھی نہ رہا جس طرح اکبر اعظم کے زمانہ میں ہندو مسلم دھرم ملکر ایک الگ دھرم بن گیا تھا جس پر مسلمان آج سر پیٹتے ہیں۔
(۴) گائے کی قربانی جو ملک بھر میں بزمانہ کانگریس بہت قلیل رہگئی تھی آج پھر زور پر ہے اور اخبار الامان مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۲۶ء میں زیر عنوان "مسلمانوں سے آریہ کیا کرائیں گے" ہر اس مسجد کے سامنے جہاں باجا بجایا گیا ہے سات سات گایوں کی قربانی کا نظارہ نظر سے گزرا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو مسجدیں شہید کی گئی ہیں ان کے کفارہ کے لئے کسقدر تعداد تجویز کی جائے گی۔
(۵) ہندو سبھا جب علی الاعلان کہہ رہی ہے کہ تمام رکیں ملک معظم کی ملکیت ہیں اور ان پر ہر ملک معظم کی رعیت کو آزادانہ حقوق حاصل ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ مسلمان اس بندش کے اٹھانے کے لئے کوشش نہ کریں گے جو بقر عید کے موقع پر حکام ضلع گائیوں کے راستے مقرر و محدود کرکے ان پر عاید کرتے ہیں۔
یہ بالاختصار چند واقعات ہیں جنکو تعصب کی عینک اتار کر ہر مسلمان، آریہ اور ہندو کو ٹھنڈے دل سے دیکھنا چاہیئے۔ ہمارا مقصد اظہار حق ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور وہ بھی اس لئے کہ اصلاح برائی سے ناممکن ہے تاکہ لوگ غور اور تامل کریں سوچیں اور سمجھیں۔

ضرورت

دفتر "الجمعیۃ" کو چند قابل اور تجربہ کار محرروں کی ضرورت ہے جو اخبار کے کام سے بخوبی واقف ہوں اور دیانتداری کے ساتھ خدمات مفوضہ کو انجام دے سکیں تنخواہ حسب لیاقت بیس سے پچیس ۲۵ روپے تک دی جائے گی۔ دیانتداری کی اسناد ہمرشتہ درخواست آنی چاہئیں۔

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

میرے فرزند پیدا ہوگیا
اکسیر عرب

برادرگو آپ اخباری ادویات سے بدظن ہوگئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اسی طرح اخباری دوا نہ سمجھیں یہ ایک پہونچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالہا سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کررہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہوچکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کرکے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بے بہا تحفہ ہے ...

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

ملازموں کی ضرورت

ٹیلی گراف صابن
یعنی بواسیر کا علاج

مشرقی وائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

ڈاکٹر شفیع احمد ایل۔ ایچ۔ ڈی۔ چاندنی چوک دہلی

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

داد کا مرہم

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

خضاب لاجواب

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کیجائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خطائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے بہت ہی محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶۱/۲ انچ عرض ۴۱/۴ انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ خطائی منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خطائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خطائی چکنا ہے ۲ جلد قیمت ۰-۸-۹ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۰ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی خطائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

کیف شباب

قیمت عہ محصول ۵

یہ کتاب رجوع الشیخ کا اردو ترجمہ ہے جو سلطان سلیم خان ترکی کیلئے لکھی گئی تھی۔ نامردوں کیلئے آبحیات ہے کمزور کیلئے تریاق ہے۔ بے اولادوں کیلئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور طلب فرمائیں۔ بعض ابواب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ قیمت عہ

فہرست حصہ اول	۱۹۔ مقوی باہ معجون	فہرست حصہ دوم	۱۰۔ اطراف رحم کو مضبوط
باب بیان جماع اصلی	۲۰۔ مقوی باہ گولیاں	باب عورتوں کا حسن جمال	کرنیوالی دوائیں
۳۔ کثرت جماع کا نقصان	۲۲۔ مقوی غذائیں	۲۔ بالوں کو لمبا کرنیوالی دوائیں	۱۱۔ رحم کو ابھری ہوئی
۵۔ جماع کی دافع دوائیں	۲۳۔ پلیٹ کم کرنیوالی دوائیں	۳۔ بالوں کو کالا کرنیوالی دوائیں	روکنے والی دوائیں
۶۔ منافع جماع	۲۵۔ مفرد دوائیں	۴۔ بالوں کو سفید ہو نیسے	۱۲۔ عورت کی کمر کو مضبوط
۷۔ اوقات جماع و طریقہ عمل	۲۶۔ حمل گرنیسے روکنے والی دوائیں	مانع دوائیں	بنانے والی دوائیں
۹۔ قوت باہ کی مفرد دوائیں	۲۷۔ مانع حمل دوائیں	۵۔ بال نکلنے کو مانع دوائیں	۱۳۔ نابالغہ کو جلد بالغ
۱۳۔ مقوی باہ طلا و ضماد	۲۸۔ باہ زیادہ کرنیوالی دوائیں	۷۔ ہر ایک عضو کو فربہ کرنیکی ترکیب	کرنیوالی دوائیں
۱۷۔ حقنہ مقوی باہ	۲۹۔ باہ کے متعلق طلسم و نقش	۹۔ بدن کو خوشبودار کرنیوالی دوائیں	حصہ سوم حکایات

منیجر چشمہ کامل۔ دہلی

چار نکاح کیجیے

دنیاوی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک ہی جملہ کافی ہے کہ تمام کمینوں کو دور کرنا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ امید ہے کہ آپ نے تجربہ کیا ہوگا ... میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹا سمجھ کر بازو کی طرح آزمائیے ... لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرتا ہوں بجنسہٖ صحیح ہے۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانی پیدا ہوجاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جو شخص بے حد کمزور ہو ان میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے ... کثرت جماع کیوجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آجاتی ہے ... اس کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ دل میں نئی امنگ ... جوانی اعضائے رئیسہ میں پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے اس کیس کو صرف وہی اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت ... محصول ۸ ... جواب طلب کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ نمبر ... دہلی

خضاب چاند تارا | پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئے سرے سے پڑیگی کل چل | چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ ہیں معنی ادنیٰ | جسکی توصیف میں اک تر کا مداح ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

۲۴/۲۴

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۰ آنہ فی درجن صہ علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرما دیں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳) برص سفید بھی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ر بچوں عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ اہیرین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی اجزیات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ راز داری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بالٹی تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کے لئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنا لینے سے اس کی لاگت بمعہ لیبل شیشی کارک ۲ر پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

پاؤ بھر سونا یا پانچ سَو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کرےگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (۳۰ر) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:- "پران داتا" مھندرو (پٹنہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بامحصول ۶ر

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب سفر نامہ ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بامحصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۶ جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ سنت پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا نوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ یار دق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے اگلے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک سے ۳ر محصول ۶ر۔ بیس خوراک صہ محصول ۷ر۔ چالیس خوراک عہ محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلاتکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص سے محصول ۶ر۔ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں لاتا فی شیشی ۶ر محصول ۶ر۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت صہ محصول ۱۰ر۔ ۴۰ خوراک سفوف معہ طلاء درجہ عام لعہ محصول ۱۰ر

حبوب حیرت امساک پیدا کرنیکی شرطیہ مراد دافر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ تکان یا کمزوری محسوس ہو جبتک ترشی نہ کھائینگے انزال نہ ہوگا۔ قیمت فی درجن عہ دو درجن للعہ پانچ درجن للعہ محصول ہر صورت ۳ر

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار دوطرفہ ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک سے بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ لرزہ آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے ... اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر دو شیشی ۱۴ر چار شیشی ۱عہ ... ایک درجن للعہ

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے، جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۲

اقتباسات

مصر میں ٹرکی کی پھانسیوں کا اثر

جس وقت جاوید بے اور ڈاکٹر ناظم بے کو پھانسی پر چڑھانے کی خبر قاہرہ پہنچی تو تمام شہر میں اس پر اظہار رنج و افسوس کیا گیا اور حکومت انگورہ کی اس حرکت پر سخت نفرت ظاہر کی گئی۔ جاوید بے مرحوم سابق حکومت عثمانیہ کے وزیر مال تھے اور موجودہ زمانہ میں صرف ٹرکی ہی کے نہیں بلکہ دنیا کے بہترین ماہرین اقتصادیات میں شمار کئے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ خطابت میں ان کو ایسا ملکہ حاصل تھا کہ دنیا کے معدودے چند خطیبوں میں انہیں شامل کیا جا سکتا ہے (الشوریٰ)

ولیعہد نجد اور عقبہ و معان

شوریٰ کا نامہ نگار قاہرہ امیر سعود ولیعہد نجد کی خدمت میں حاضر ہوا اور انسے دریافت کیا کہ عقبہ و معان کے مسئلہ میں آپ کے والد کی پالیسی کیا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس موضوع پر گفتگو نہ کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

ہم نہیں سمجھ سکے کہ امیر سعود اس موضوع پر گفتگو کرنا کیوں نہیں چاہتے؟ اگر وہ کہدیتے کہ "عقبہ و معان حجازی علاقے ہیں اور ہمیں ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے" تو اس میں کیا حرج تھا؟ (الشوریٰ)

بین الاقوامی نمائش میں برطانیہ فرانس کا مال

آج کل میلانو میں ایک بین الاقوامی نمائش کی تیاریاں ہو رہی ہیں جس میں مصر کو بھی دعوت دیجا رہی ہے اس نمائش میں برطانیہ کی طرف سے ۳ تماثیل پیش کی جائیں گی جو حقیقت کے اعتبار سے کالی مگر رنگ میں سرخ ہوں گی۔ چار انتداب پیش کئے جائیں گے۔ جو دراصل لوہے کے ہیں مگر ان پر سونے کا کام کیا ہوا ہوگا۔ اور دو مشہور استعمار پیش کئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک آسٹریلیا کے اون کا ہوگا اور دوسرا ہندوستان کی روئی کا۔

اسی طرح فرانس اس بین الاقوامی بازار میں چار انتداب بھیجے گا جو سب خون سے رنگے ہوئے ہوں گے۔ اور سات سیاسی جھوٹ بھیجیگا جو فرانس کی بہترین مصنوعات میں سے ہیں۔ اور ۵ جنگی شکستیں بھی پیش کریگا جو حال ہی میں جبل الدروز سے حاصل ہوئی ہیں۔ (الناس)

دمشق پر مجاہدین شام کا ہجوم
نسیب بکری بے کا فاتحانہ داخلہ

پیرس کی گفتگوئے مصلح کو کامیاب بنانے کے لیے مجاہدین نے اپنی جنگی کارروائیوں کو کچھ عرصہ کے لیے موقوف کر دیا تھا۔ مگر فرانسیسیوں نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ وہ سست پڑ گئے ہیں اور قتل و غارت کا بازار گرم کرنا شروع کر دیا۔ اس پر سلطان الاطرش پاشا نے عام حکم جاری کر دیا کہ مجاہدین تمام محاذات جنگ پر کارروائی جاری رکھیں چنانچہ زید بک الاطرش نے جبل الدروز میں فرانسیسی فوج پر حملہ کرکے اس کے کمانڈر کو گرفتار کر لیا اور اسے شکست دیکر کثیر التعداد سامان جنگ لوٹ لیا۔ اسی طرح جبل حرمون، اقلیم بلاد اور وادی عجم کے مجاہدین نے امیر عادل ارسلان کی قیادت میں ۵ ہزار فرانسیسی لشکر کو شکست فاش دیکر بھگا دیا۔ لیکن سب سے زیادہ نمایاں کامیابی غوطہ دمشق میں ہوئی۔ یہاں عبد القادر آفندی سکر اور نسیب بکری بے اپنے اپنے جتھوں کو لیکر پہنچے۔ فوزی بے قاوقجی اور مصطفیٰ وصفی بے ان کے ساتھ شامل ہوگئے۔ اور ان سب نے ملکر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دمشق کی محافظ فوج نے نکلکر مقابلہ کیا۔ مگر شکست کھا کر اسے شہر میں پناہ لینی پڑی۔ اس کے بعد مجاہدین نے اپنے حلقہ کو اور تنگ کیا اور دمشق کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ اپنے پچھلے بارکوں میں جا پہنچے۔ اس کے ساتھ ہی مجدل میں امیر عادل ارسلان سے ایک اور معرکہ ہوا جس میں فرانسیسیوں کو ہولناک نقصانات اٹھانے پڑے۔

۲۰ اگست کو غوطہ کے مجاہدین نے دمشق پر پھر حملہ کیا اور تمام مورچوں کو توڑتے ہوئے فرانسیسی فوجوں کو شہر کے اندر دھکیل دیا یہاں تک کہ خاص شہر کی سڑکوں پر لڑائی ہونے لگی سوق مدحت پاشا البزوریہ۔ باب الجابیہ اور محلہ شاغور میں خاص طور پر سخت معرکے ہوئے۔ اور رات نسیب بکری بے نے اپنے مکان میں قیام کیا جو عین وسط شہر میں واقع ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اب مجاہدین اگر چاہیں تو دمشق پر قابض رہ سکتے ہیں۔ مگر انہیں خوف ہے کہ کہیں پھر سال گذشتہ کی طرح شہر پر تباہی نازل نہ ہو جائے۔ اور عورتوں۔ اور بچوں سے ان کی فتوحات کا بدلہ نہ لیا جائے۔ (الشوریٰ)

قضیہ درقد کا تصفیہ

ناظرین کرام کو بے چینی کے ساتھ اس جھگڑے کے تصفیہ کا انتظار ہوگا جو درقد کے سلسلہ میں ہماری دولت علیہ اور سوویٹ روس کے درمیان پیدا ہوگیا تھا۔ ۲۷ قوس ۱۳۰۴ ف کو روس کے عساکر نے ہمارے وطن کی خاک مقدس پر تجاوز کیا۔ اور علاقہ بدخشاں کے مقام درقد پر قبضہ کر لیا۔ پھر ۱۱ حوت ۱۳۰۴ کو روسی افواج نے درقد کا تخلیہ کر دیا۔ اور دونوں سلطنتوں کی طرف سے اس مسئلہ کے آخری فیصلہ کے لیے ایک مخلوط کمیشن بٹھایا گیا۔ جس کے صدر دولت علیہ افغانستان کی طرف سے جناب مرزا محمد خان صاحب معین اول وزارت خارجہ مقرر ہوئے۔ اور حکومت روس کی طرف سے آقائے راسکول نیکوف سابق وزیر مختار روس در کابل مقرر کئے گئے۔ یہ کمیشن اب تک درقد میں مسئلہ کی تحقیقات کرتا رہا اور تمام واقعات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ایک نقطہ پر متفق ہوگیا۔ ۲۰ اسد ۱۳۰۵ کو اس کمیشن کے ارکان کابل آئے اور انھوں نے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ حکومت جماہیر شوروِیہ روس جزیرہ درقد پر حکومت افغانستان کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ اور اپنے دعوے سے کلیۃً دست برداری اختیار کرتی ہے (امان افغان)

حضور نظام اور ترکی اخبارات

ہمعصر ہمدم کا نامہ نگار مقیم استانبول لکھتا ہے کہ:۔

ترکی جریدہ وقت مورخہ ۱۷ اگست میں اخبار مذکور کے ایک رکن ادارت سے جو ایک ممتاز اہل قلم ہیں یہاں کے دستخط سے ایک مضمون بعنوان "شیر ہندی کو عرض سلام" حضور نظام کی تائید میں لکھا ہے مضمون لمبا اور نہایت ادیبانہ ہے۔ ہمدم کے ناظرین کے لیے اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ حضور نظام کے جواب کو جو انہوں نے وائسرائے کو دیا ہے صاحب مضمون نے اسیران ہندوستان کے لیے "پیغام حیات" کے نام سے یاد کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ پیغام مردہ دلوں میں ایک تازہ روح پھونکے گا سنئے فدائی حریت پیدا کریگا۔ جو ملت اسیر کو غلامی سے چھڑائیں گے۔ اقبال جیسے قومی شاعر۔ اور گاندھی۔ حسرت۔ انصاری۔ اجمل خان۔ محمد علی جیسے ہزاروں قومی لیڈر پیدا ہوں گے۔ جو عصری باسٹل قید خانوں کو منہدم کریں گے۔ ایسے فدائیاں حریت کے لیے۔ ترکی فضا میں صدائے آفرین گونج اٹھے گی۔ اور ہمدردی کے نعرے بلند ہوں گے۔ کیونکہ ترک قوم نے اپنی آزادی کو اپنی قوت سے حاصل کیا ہے۔ اور مشرق کو پیغام آزادی دیا ہے۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام ...

ردمرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا آنجہانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو رد کرنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں ...

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت ...

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولےٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انکی ...

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا ...

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اسکے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد ...

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جا سکے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ علماء اور ترک موالات

بعض اخبارات میں کسی مفتری نے یہ خبر شائع کرادی ہے کہ جمعیۃ العلماء کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس دہلی میں ترک موالات کے فتوے کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر کونسلوں میں کسی مخالف اسلام جماعت کے داخل ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں کونسلیں نہ صرف یہ کہ حرام نہیں رہتیں بلکہ مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ ان میں اسلامی مقاصد کے زبردست حامیوں کو بھیجیں۔ یہ اطلاع ایک افسوسناک فریب پر مبنی ہے جس کا مدعا بظاہر جمعیت العلماء کو بدنام کرنے کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ یا پھر اس کے ذریعے مسلمان رائے دہندوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ فتویٰ نہ تو منسوخ کیا گیا ہے اور نہ اس میں کوئی ترمیم کی گئی ہے۔ کفار محاربین سے ترک موالات کا فتویٰ جن احکام پر مبنی ہے وہ شریعت کے دائمی اور اٹل احکام ہیں جن میں کوئی ترمیم و تنسیخ ہو ہی نہیں سکتی۔ البتہ ان احکام کی تنفیذ و اشاعت کا مسلمانوں کے مدارج استطاعت، کفار محاربین کی حیثیت اور گرد و پیش کے اسباب و احوال کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اور جب ان چیزوں میں تغیر واقع ہو تو ان احکام کی صورت تنفیذ میں بھی تغیر ہونا ایک ضروری امر ہے۔ تحریک ترک موالات کی ناکامی اور ہندو مسلم مناقشات کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد جمعیۃ العلماء ...

قبہ خضرا

مجلس مفاہمت کی ناکامی

ایک نکتہ چیں

عرض نیاز
سرکار مدینہ کی بارگاہ میں

(ذیل کا عریضہ سردار دو جہاں کے دربار میں باریابی کے وقت حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے پیش کیا تھا)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ فطاب من طیبہن القاع والاکم نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔

میرے مولا! میرے آقا! حضور کا ایک گنہگار امتی دور دراز کا سفر کر کے خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ اے کونین کے بادشاہ آپ کو کچھ اپنی بیکس امت کی بھی خبر ہے۔ وہ دین جس دین کی خاطر آپ نے ہزارہا مصائب برداشت کئے ہیں۔ اور بیگانوں سے برائی اٹھائی۔ لوگوں کی گالیاں سنیں۔ پتھر کھائے۔ زخم اٹھائے۔ راتوں کی نیند اور دن کی بھوک کھوئی۔ جس دین کے لئے آپ جلا وطن کئے گئے۔ آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو بے خانماں کیا گیا۔ وہ آپ کا دین اور اس کے نام لیوا دشمنوں کے نرغے میں ہیں۔ اے دین و دنیا کے مالک آج تیری امت کی آبرو سخت خطرہ میں ہے۔ مسلمان ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج ہیں۔ زمین اپنی وسعت پہنائی کے باوجود ...

یہ مسلم کہ ہم گنہگار ہیں۔ یہ مانا کہ ہم نالائق ہیں۔ یہ بھی تسلیم کہ ہم میں نہ صدیق کا سا علم ہے اور نہ فاروق جیسی شوکت اور نہ عثمان جیسی سخاوت ہے اور نہ علی و خالد کی سی شجاعت۔ ابوہریرہ اور ابو ذر جیسا عمل بھی نہیں۔ بلالی محبت بھی مفقود ہو چکی ہے۔ ...

سوامی شردھانند کی عیاری

ایک غلط فہمی کا ازالہ

الجمعیۃ کا عملہ انتظامیہ

حوادث و احکام

استفتاء

اگر کسی مسجد پر کوئی شخص اپنی یا اپنے خاندان کی ملکیت کا دعویٰ کرے اور اس کا اظہار نہ صرف خلوت ہی میں بلکہ مجمع عام میں بھی کرتے تو کیا عوام کے لئے اس مسجد میں نماز ادا کرنی درست ہے ؟

الجواب

جو مسجد کہ باقاعدہ شرعیہ ایک مرتبہ مسجد بنا دی گئی اور اس میں باجماعت جماعت کے ساتھ نماز ہو گئی۔ اس کو اگر کوئی شخص اپنی ملک بتائے یا ملکیت جیسے معاملات کرے۔ یا ملکیت کا دعوےٰ کر کے دوسرے مسلمانوں کو روکے تو یہ سب ناجائز اور ظلم ہے۔ اس مسجد میں مسلمانوں کو نماز پڑھنا اور نماز کے لئے اس کو آباد رکھنے کی سعی کرنا چاہئے۔ اور اس مدعی ملکیت کے غلط دعوے سے متاثر ہو کر اس میں نماز ترک نہ کرنی چاہئے۔

ہاں اگر کوئی مکان فی الحقیقت کسی شخص کی ملک میں داخل ہے اور اس نے اسے وقف نہیں کیا مسجد نہیں بنایا صرف اس میں نماز پڑھی جاتی تھی تو اب اس کا دعوےٰ ملکیت درست ہے اور وہ لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے سے روک دیگا تو اس کی بغیر اجازت اس میں نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

(۱) اگر جنازے کی نماز تیار ہے بعض لوگوں کو وضو کرنا ہے۔ جنازہ سے دس قدم پر پانی بھی موجود ہے اور وقت بھی زوال میں ...

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

(۱) مسماۃ ہندہ ... [illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

علامات قرب قیامت

جس طرح ایک بلا کے بعد دوسری بلا کے نزول کی مثال موتیوں کی لڑی کے ٹوٹنے پر موتیوں کے پے در پے گرنے سے دی گئی ہے بالکل اسی کے مطابق آج کل دینی مصائب مسلمانوں پر آتے دن نازل ہو رہے ہیں اور افسوس یہ ہے کہ ان میں سے اکثر مسلمانوں ہی کے ہاتھوں پیش آ رہے ہیں کوئی سودخوری کو مسلمانوں کی ترقی کا سبب قرار دیکر اس کی ترویج کے لئے کوشاں ہے کوئی خطبہ جمعہ کے بجائے اردو میں معاملہ حاضرہ پر لیکچر دینے پر زور دے رہا ہے (ممکن ہے آئندہ نماز بھی اردو ہی میں پڑھنے پر غور ہونے لگے) کوئی شرعی پردہ کو مسلمانوں کے تنزل کا سبب بتلا کر اس کے اٹھانے کے لئے مصروف سعی ہے کوئی جملہ دینی امور کو گورنمنٹ کے ہاتھ میں دیدینے کی اسکیم بنا رہا ہے۔ آخرالذکر تحریک اسقدر زور شور سے جاری ہے کہ ایک ایک دینی کام یکے بعد دیگرے سرکاری سرپرستی میں دیا جا رہا ہے۔

چند نام کے مسلمانوں کی تائید سے شفعہ۔ حج۔ مذہبی اوقاف وغیرہ اہم دینی مسائل گورنمنٹ کے قانونی شکنجہ میں آچکے ہیں۔ اب نکاح طلاق اور اس کے اثر سے میراث جیسے نازک اور خالص دینی امور بھی قانونی جامہ پہننے والے ہیں۔ حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ ایک ممبر صاحب اسمبلی غور فرما رہے ہیں کہ مذہبی تہواروں کو بھی آئینی قانون کی رو سے جمعہ و عیدین جماعتیں اور جلوس ... قانون کے تحت میں آہی جاویگا۔

صرف ... مسئلہ باقی رہا جاتا ہے اس کے لئے کوئی ... ایل۔ اے تثلیث کے منافی اور موجب فساد ... بھی قیود قانونی کے لئے کوئی مسودہ بل ...

[illegible]

... اقوام نے اسی قسم کے مذہبی کام ہیں ان ... ضرورت ہے لیکن اس کی تنظیم کے لئے موجودہ ...

[illegible]

رجسٹری نکاح و طلاق کے خلاف

مسلمانان بچھراؤں کا احتجاج

بصدارت مولوی ظہور علی صاحب مدرس اول مدرسہ مفتاح العلوم مسلمانوں کا ایک عام جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شریک تھے حسب ذیل رزولیوشن پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے:۔

۱۔ مسلمانان قصبہ بچھراؤں ضلع مرادآباد کا یہ جلسہ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی تحریک رجسٹری نکاح و طلاق کو صریح طور پر مذہبی دست اندازی تصور کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے مستدعی ہے کہ وہ اپنی اس تحریک کو فوراً واپس لے لیں۔

محرک۔ مولوی عبیداللہ صاحب رئیس و ممبر ٹاؤن ایریا مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم۔

مؤید۔ چودھری نذیر احمد صاحب رئیس بچھراؤں و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ مرادآباد۔

۲۔ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ چونکہ موجودہ کمیٹی منظور شدہ گورنمنٹ کے ممبران خالص علماء کی جماعت نہیں ہیں اور ہر طبقہ کے علماء کو اپنی جماعت میں سے انتخاب کا موقعہ نہیں دیا گیا ہے اس لئے یہ جماعت ہندوستان کے ہر طبقہ کی جائز و صحیح نمائندہ نہیں ہے۔

محرک۔ مولوی ظہور علی صاحب۔ صدر جلسہ

۳۔ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ رزولیوشن متذکرہ بالا اخبارات ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب اور سکرٹری صاحب گورنمنٹ ممالک متحدہ کو بھیجے جاویں۔

محرک۔ مولوی حکیم محبوب حسن صاحب۔ رئیس قصبہ بچھراؤں ضلع مرادآباد۔

مؤید۔ چودھری حکیم عبدالکریم صاحب زمیندار قصبہ بچھراؤں ضلع مرادآباد۔

محمد عبیداللہ از بچھراؤں۔ ضلع مرادآباد

حیدرآباد چلے آیئے

ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں فرقہ وارانہ نزاع و فساد کا سلسلہ ... ہوتا چلا جاتا ہے آیا وہ چند مہینوں کی روک تھام ... سے کم ہوتا نظر نہیں آتا۔ اخبار کے پڑھنے والے حضرات واقف ہیں کہ اب اخبارات میں زیادہ حصہ تفرقہ کی قسم ... آرائیوں کی خبروں کے لئے وقف ... بیچ ذی اقتدار مسلمان قوم ... ہے ... ہوگا وہ آئندہ نظر آئیگا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ قتل و غارت لوٹ مار کے واقعات نے امن پسند باشندگان ہند کو سراسیمہ اور خوفزدہ کر دیا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اب یہ فساد روزانہ سلسلہ واقعات کا ایک جزو بن گیا ہے۔ ہندو مسلمانوں کا موجودہ ان کے معاہدات ... کہ مذہبی و رواجی مراسم ہمیشہ باقی رہیں گے اور اگر لیل و نہار یہی ہے تو اندیشہ قوی ہے کہ فساد کی جڑ مضبوط ہو جائے گی۔ اس کی اصلی وجہ جو کچھ بھی ہو ہم اس وقت تمام امن پسند ہندو مسلمانوں کو ...

[illegible]

برق قیامات

عالم اسلامی

سلطان ابن سعود کا تار

گنبد خضراء کی حفاظت کا وعدہ

بمبئی ۲۰ ستمبر ۲۶ء۔ الجمعیۃ دہلی

ہز میجسٹی شاہ حجاز بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ گنبد خضراء کے متعلق جو افواہیں پھیل رہی ہیں وہ غلط اور بے بنیاد ہیں۔ جہاں تک گنبد خضراء کی حفاظت کا تعلق ہے ہز میجسٹی اس کے لئے اپنی جان مال اولاد اور زندگی کے عزیز ترین اشیاء قربان کر دینگے۔

جب تک ان کی رگوں میں خون ہے کوئی نقصان گنبد خضراء کو نہیں پہنچ سکتا۔ علیٰ ہذالقیاس تمام بزرگوں کے مزارات کی حفاظت کی جائے گی اور ان کا احترام کیا جائے گا اور ان کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا جائے گا۔ ہز میجسٹی کا یہی اعتقاد ہے اور اس کو وہ حلفیہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور خدا کو گواہ بناتے ہیں۔ مزید براں مجھے انہوں نے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ میں نہایت پُرزور الفاظ میں ان تمام غلط افواہوں کی تردید کر دوں جو رابغ کو کسی معاہدہ کے ذریعہ سے انگریزوں کے حوالے کر دینے کے بارہ میں پھیلائی گئی ہیں۔ ہز میجسٹی نے کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا نہ کسی اجنبی سلطنت کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنے کا خیال کرتے ہیں جس کی رو سے حجاز کی آزادی اور اس کے احترام میں کسی طرح خلل آئے۔

ابراہیم الفضل

ایجنٹ شاہ حجاز و سلطان نجد

ترکی حکومت کی جرات

فرانسیسی جہاز کے کپتان کو سزا دی گئی

قسطنطنیہ ۱۵ ستمبر۔ فرانسیسی تجارتی جہاز کے افسر ڈسمان کو جسے حکومت ترکی نے جہازوں کے تصادم کی بنا پر گرفتار کر رکھا تھا ۸۰ یوم کی قید کی سزا دی گئی ہے۔

قسطنطنیہ ۱۵ ستمبر۔ ڈسمان کو ۲۲ ترکی لیرا جرمانہ کی سزا بھی دی گئی ہے۔ اس ترکی جہاز کے کپتان کو جو تصادم میں ڈوب گیا تھا۔ ۹۰ یوم قید اور ۳۰۰ ترکی لیرا جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

متصادم جہازوں کی مالک کمپنیوں پر پانچ پانچ ہزار لیرا (ترکی پونڈ) جرمانہ کیا گیا۔ اس رقم سے حادثہ میں نقصان اٹھانے والوں کے نقصانات کی تلافی کی جائے گی۔

قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ترکی جہاز لوتس کے سامنے گھوم کر آنے میں قصوروار تھا لیکن ڈسمان نے بھی تصادم سے بچنے کے لئے کسی قسم کی کوشش کا ثبوت نہیں دیا سشن کی عدالت کے فیصلہ تک کپتان ڈسمان ضمانت پر رہا ہو کر آزاد رہے گا۔

فرانسیسی اخبارات کا غیظ و غضب

پیرس ۱۶ ستمبر۔ جہاز لوتس کے متعلق ترکی عدالت کے فیصلہ نے یہاں کی آرا میں اشتعال پیدا کر دیا ہے۔ اخبارات لکھتے ہیں کہ فیصلہ میں انصاف کی ابتدائی اساس کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اور یہ فیصلہ فرانس کو اشتعال دلانے کے لئے عمداً صادر کیا گیا ہے۔

اخبار لاوورڑ لکھتا ہے کہ ترکی اور اطالیہ نے فرانس کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتا ہے ہماری مصالحت پسندی کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے اگر لوگ لڑنا چاہتے ہیں تو انہیں صاف طور پر ایسا کہدینا چاہئے۔

زغلول پاشا اور وزارت کا اختلاف

اسلام کے خلاف ایک توہین آمیز کتاب

قاہرہ ۱۴ ستمبر۔ شب گذشتہ میں ایک بہت نازک صورت حال پیدا ہو گئی جس کا نتیجہ ایسا نکلتا معلوم ہوتا تھا کہ وزیر اعظم استعفا دے دیں۔ اس کا تعلق ایوان کی اکثریت کے اس مطالبہ سے تھا جس کی تائید زغلول پاشا نے بھی کی تھی کہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر پر ایک ایسی کتاب شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے جس کا مضمون "قبل اسلام کی شاعری ہے" اور جو اسلام کے لئے توہین آمیز خیال کی گئی تھی۔

وزیر اعظم عدلی پاشا نے کہا کہ حکومت نے کچھ کارروائی کی ہے، اور اسے حکومت پر اعتماد کا مسئلہ بنا دیا۔

زغلول پاشا نے غصہ کے ساتھ بیچ میں دخل دیا اور کہا کہ میں ایسے ایوان کی صدارت نہیں کر سکتا جبکہ حکومت ایسی ہو جو اکثریت کی اطاعت نہ کرے اور کرسی چھوڑ کر چلدیئے۔

زغلول پاشا کے مکان پر ایک کانفرنس نصف شب تک ہوتی رہی جو دوستانہ تصفیہ پر ختم ہوئی۔ لیکن اب یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ حکومت کی بنیاد متزلزل ہو چکی ہے۔

ممالک غیر

یونان کے سابق ڈکٹیٹر کی حرکات

ترکی پر حملہ کی تیاریاں کر رہا تھا

ایتھنز ۱۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اخبار نے جنرل پانگالوس کے انکشافات شائع کئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل پانگالوس نے ترکی پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے اس نے سامان حرب کی بڑی بڑی مقداروں کی فرمائشیں بھیجی ہیں اور جنگی بیڑے کو از سر نو درست کیا تھا، اور تجویز یہ تھی کہ مشرقی تھریس پر ناگہانی طور سے قبضہ کر لیا جائے، قبل اس کے کہ دیگر طاقتیں دخل دے سکیں۔

سہ پہر کے اخبارات نے مختلف طور پر اظہار رائے کیا ہے اس بیان پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے کہ جنرل پانگالوس نے ایک بیرونی طاقت کو بھی شریک کار بنا لیا تھا، اور ۲۵ اگست کو بلقان کے ایک بڑے فوجی حاکم سے ملاقات کے انتظام کر لئے تھے ملبرل خیالات کے اخبارات اس آخری بیان کو وقعت نہیں دیتے، اور اس خطرہ پر زور دے رہے ہیں جو حکومت کی مطلق العنانی سے فوجی مہموں کے متعلق ملک کو لاحق ہے۔

امیر فیصل بن سعود کا سفر انگلستان

لندن میں پہلی مسجد کا افتتاح

لندن ۲۰ ستمبر۔ سلطان ابن سعود کے صاحبزادے امیر فیصل جو لندن آرہے ہیں اوائل اکتوبر میں اس مسجد کا افتتاح کرینگے جو سب سے پہلے لندن میں بنی ہے۔ اور ساؤتھ فیلڈس میں واقع ہے۔

کیا یونان ٹرکی پر حملہ کریگا

ایتھنز ۱۲ ستمبر۔ ایک نیم سرکاری ذریعہ سے ان اطلاعات کی تردید کی گئی ہے جس سے یہ معلوم ہوا تھا کہ یونان ٹرکی پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

جمعیۃ اقوام میں جرمنی کا داخلہ

روس کا اظہار افسوس

ریگا ۱۳ ستمبر۔ جمعیۃ اقوام میں جرمنی کے داخلہ پر سوویٹ اخبارات اپنی بے اطمینانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اخبار "ازویستیا" لکھتا ہے کہ جرمنی بین الاقوامی جھگڑوں کے جال میں پھنس گیا ہے۔ جس میں مغربی ماہرین سیاست حکومت سوویٹ کو بھی پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آخر میں اس نے یہ لکھا ہے کہ حکومت سوویٹ کے جرمنی سے دوستانہ تعلقات برابر قائم رہیں گے۔

چینی ہندوستان کی ہمدردی

برطانی حزب العمال کو پنڈت موتی لال نہرو کا تار

الہ آباد ۱۸ ستمبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے مندرجہ ذیل برقی پیغام انگلستان کی مزدور پیشہ پارٹی کو ان کے اخبار ڈیلی ہیرالڈ کی معرفت بھیجا ہے:۔

چین کی قومی فوجوں کے خلاف اس جنگ میں جس کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کسی قسم کے ہندوستانی وسائل استعمال میں لانے کو سوراج پارٹی بہت ہی برا خیال کرے گی اور ہندوستان کے لوگ اسے بہت برا کہیں گے۔ برطانوی سرمایہ داری کے مفاد کی ترقی کی کوشش جو مشرقی اقوام کو آزادی سے محروم کر کے کی جائیں گی وہ اس اعتماد کو تباہ کر دیں گی جو برطانیہ پر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ برطانوی مزدور پیشہ جماعت ہندوستان اور دیگر ممالک مشرق کا ساتھ دیگی۔

فورڈ کی بیٹی کو نوے کروڑ روپے کا جہیز

لندن ۱۵ ستمبر۔ اخبار "ڈیلی نیوز" کے نامہ نگار مقیم پیرس کو وارسا سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہنری فورڈ نے (فورڈ موٹر کے کارخانہ کے مالک اور امریکہ کے مشہور ارب پتی) چھ کروڑ پونڈ کا جہیز اپنی لڑکی کو دینا طے کیا ہے۔

ہندوستان

ہندو ووٹروں کو مالوی اور لاجپت رائے کا مشورہ

ووٹ صرف انکو دو جو ہندو مقاصد کے حامی ہیں

راولپنڈی ۲۰ اگست۔ لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مدن موہن مالوی جو انڈیپنڈنٹ کانگریس کی طرف سے انتخابات کے سلسلہ میں دورے کر رہے ہیں گزشتہ شب کو انہوں نے راولپنڈی میونسپل گارڈین میں ایک عظیم جلسہ میں تقریر کی جو کچھ ان صاحبوں نے لاہور کے جلسہ میں کہا تھا وہی یہاں بھی کہا۔ آپ نے رائے دہندوں سے درخواست کی کہ وہ اپنی رائے بہترین امیدوار کو دیں اور ان امیدواروں کو دیں جو ہندو مقاصد کے لئے سینہ سپر ہیں قوم پسند ہندوؤں کو مشورہ دیتے رہتے ہیں کہ "دوسری قومیں خواہ کچھ ہی کرتی رہیں ہندوؤں کو کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے انہیں صرف سوراج حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے" لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ میں ان مشوروں کو اس وقت تک ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں جب تک کہ مسلمان بھی حصول سوراج کے لئے ہندوؤں کے دوش بدوش رسہ کشی نہ کریں۔ ہندوؤں کے لئے یہ قیمت بہت گراں ہوگی

حالانکہ دوسری قومیں اپنی اپنی تنظیم میں مصروف رہیں گی۔ مختلف حریف امیدواروں سے ہندو رائے دہندوں کو دریافت کرنا چاہیئے کہ ماضی میں انہوں نے ہندو مقاصد کے لئے کیا خدمات انجام دی ہیں۔ اور سہارنپور اور کوہاٹ کے فسادات کے مصیبت زدہ ہندوؤں کے مصائب و مشکلات دور کرنے میں انہوں نے کیا کام کیا ہے؟ جمعیۃ مقننہ کے گذشتہ اجلاس میں سوراجیوں نے قانون مطابع منظور ہو جانے دیا اور مجالس مقننہ سے اٹھکر چلے آئے۔ متعدد قوانین سکہ جات کی منظوری اتنی نقصان دہ نہیں ہے جتنی اخبارات کی آزادی کی تباہی۔"

پنڈت مالویہ نے نصیحت فرمائی کہ حکومت کی ماتحتی میں عہدے منظور کر لینے چاہئیں تاکہ جو وسائل و ذرائع ہمیں اس طرح حاصل ہوں ان سے ملک کو فائدہ پہنچایا جا سکے سردار جودھ سنگھ جلسہ کے صدر تھے آپ نے سکھ رائے دہندوں کو مشورہ دیا کہ وہ پنڈت جی اور لالہ جی کی تقلید کریں۔

انتخاب کے لئے لالہ اور پنڈت کی سرگرمیاں

راولپنڈی ۲۰ ستمبر۔ پنڈت مالویہ اور لالہ لاجپت رائے نے راولپنڈی ہندو سبھا کے لیڈروں سے ملاقات کی اور انتخابات کے متعلق مشورے کرتے رہے۔ شہر اور چھاؤنی کے ہندوؤں کے وفود ان دونوں صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ راولپنڈی میں انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کی شاخ قائم ہو گئی ہے۔

نجیب آباد میں باجہ پر فساد

نینی تال ۱۹ ستمبر۔ ۱۷ ستمبر کو جمعہ کے روز نجیب آباد (ضلع بجنور) میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ فساد کا سبب حسب ذیل بیان کیا جاتا ہے [illegible]

فساد نجیب آباد کے زخمیوں کی تعداد

نینی تال [illegible] ستمبر [illegible] نجیب آباد کے فساد میں [illegible] مسلمان [illegible] اب بالکل سکون ہے۔

زراعتی کمیشن ہندوستان آرہا ہے

لندن [illegible] ستمبر۔ مارکوئس آف لنلتھگو (چیئرمین) [illegible]

ریاست خیرپور کے پیچیدہ سیاسی حالات

یورپین منسٹر سے نواب صاحب کا اختلاف

[illegible]

ہونا پڑا۔ ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز ہائینس نے مسٹر مذکور کا استعفاء ۱۱ ستمبر کو منظور کیا تھا لیکن پھر ہیلیکس صاحب نے اپنے عہدہ سے اس وقت تک علیحدہ ہونے سے انکار کر دیا جب تک گورنمنٹ کے احکام ان کو نہ موصول ہوں مسٹر موصوف کے اس طرز کی وجہ سے ان کو حکم دیا گیا کہ وہ نیتق محل نامی ریاست کے جس بنگلہ میں رہتے ہیں اسے خالی کر دیں اور سرکاری گاڑی کو بھی استعمال نہ کریں۔ ان حالات میں ان کو مجبور ہو کر کراچی جانا پڑا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس نے مسٹر ہیلیکس کی جگہ اپنے بھائی میجر غلام علی کو مقرر کیا ہے۔

"مسلم آوٹ لک" پر ہتک عزت کا دعویٰ

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ آج ممتاز بیگم کے سوتیلے باپ محمد علی محمد یوسف نے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ڈی جی۔ اپسن اڈیٹر اور نور الحق پرنٹر "مسلم آوٹ لک" لاہور پر مقدمہ ہتک عزت دائر کر دیا ہے۔ کے ایف نریمان وکیل نے مدعی کی طرف سے بیان کیا کہ اخبار مذکور نے اپنی ۱۲ جون کی اشاعت میں حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔

"اب چونکہ ممتاز بیگم نے ایک بڑے امیر آدمی سے شادی کر لی ہے اس لئے اب وہ اپنی اور اپنی لڑکی کی جائداد کی نگرانی اور حفاظت ذریعہ بیگم اور اسکے "دو پیشہ ور دلال" خاوند (مدعی) کی نسبت اچھی طرح کر سکتی ہے۔"

مدعی نے کہا کہ اس نے کبھی دلالی کا کام نہیں کیا اور اخبار نے اسکی ہتک کی ہے وہ تو گھوڑوں کی تجارت کرتا ہے۔

مجسٹریٹ نے ملزموں کو نوٹس دیدیا ہے کہ وہ بیان کریں کہ ان کے خلاف سمن کیوں جاری نہ کئے جائیں۔

ناگپور میں فساد

ناگپور ۲۱ ستمبر۔ کل شب میں تقریباً دو ہزار باہر (ایک اچھوت قوم) گنپتی کا جلوس لیکر جا رہے تھے اور ان کے سرگروہ مسٹر ریشی رام تھے، ایک مسجد کے قریب اس جلوس پر حملہ ہوا جسکے متعلق خیال ہے کہ مسلمانوں نے کیا ہوگا۔ یہ مسجد ناگپور کے محلہ گڈن گردم میں واقع ہے۔ سنگ باری سے گنپتی کی مورتی ٹوٹ گئی اور آٹھ آدمیوں کے خفیف چوٹیں آئیں۔ ایک آدمی اسپتال میں رکھا گیا اور باقی دوا دیکر واپس کر دئے گئے۔ جس وقت حملہ ہوا تو خیال کیا جاتا ہے کہ باہر لوگ بدلہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ موقعہ پر جو پولیس تھی اسنے صورت حالات کو قابو میں رکھا، اور ایک شدید بلوہ کو روک دیا۔ بجز اس ایک واقعہ کے گنپتی کے اور تمام جلوس جو تقریباً ۱۱ تھے، بخیریت گذر گئے۔ پولیس اس معاملہ کی سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے، اور اطلاع ملی ہے کہ بعض مسلمانوں کو شناخت کر لیا گیا ہے، اور ان کی گرفتاری کی توقع ہے۔ شہر میں کوئی خاص اضطراب نہیں ہے اور سب کام حسب معمول ہو رہے ہیں۔

اڈیٹر پیشوا اور مولانا ظفر علی خاں کا مباہلہ

دہلی ۱۵ ستمبر۔ عزیز حسن صاحب بقائی اڈیٹر پیشوا تار دیتے ہیں کہ میں نے مولانا ظفر علی خاں صاحب کو جو تار دیا تھا اس کے جواب میں غلام محمد نامی کوئی شخص مباہلہ کے لئے خود کو پیش کرتا ہے۔ چونکہ میں نے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کو مطلع کیا تھا کہ آپ نے دہابیوں سے روپیہ لیا ہے لہذا آپ مجھ سے مباہلہ کریں۔ غلام محمد نے روپیہ وصول نہیں کیا ہے۔ لہذا مباہلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مباہلہ کو مذاق نہ بنائیے۔

ہندو مہا سبھا سے سوامی شردہانند کا استعفیٰ

لکھنؤ ۱۷ ستمبر۔ سوامی شردہانند نے ہندو مہا سبھا کی رکنیت سے استعفا دیدیا ہے۔ انھوں نے معتمد ہندو سبھا کے نام مستعفی ہونے کے لئے جو خط روانہ کیا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔

چونکہ مہا سبھا نے مختلف صوبوں کی ہندو مہا سبھاؤں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ اسمبلی اور کونسلوں کے لئے اپنے امیدوار بلا امتیاز مقرر کریں۔ اور چند صوبوں نے واقعی یہ کارروائی شروع کر دی لہذا میں محسوس کرتا ہوں کہ اب میں ہندو مہا سبھا کا رکن ضمیر کشی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

وفد جنوبی افریقہ کا خیر مقدم

شملہ ۱۷ ستمبر۔ ہندوستان کی طرف سے ہز اکسلنسی وائسرائے نے آنریبل سٹرالیف۔ ڈبلیو بیرا کو جہاز ٹکھلیوا پر تار بھیجا ہے جس میں انہیں اور جنوبی افریقہ کے وفد کے دیگر ممبران کو خلوص دل سے ان کی اس ملک میں آمد پر "خوش آمدید" کہا گیا ہے۔ ہز اکسلنسی کو قوی

انتقال پر ملال

آج کی ڈاک سے یہ معلوم ہوا ہے کہ منشی ضیاء الدین صاحب سابق منیجر الجمعیۃ کے والد ماجد اس سرائے فانی کو چھوڑ کر راہی ملک بقا ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام ارکان عملہ الجمعیۃ کو منشی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دست بدعا ہیں۔

دار الحکومت

نئی سڑک پر ایک بنگالی کا قتل

چرنجی پہلوان گرفتار کر لیا گیا

دہلی ۱۲ ستمبر۔ کٹرہ بھنگی (نئی سڑک) پر کل صبح کو چرنجی پہلوان نے ایک خوبصورت نوجوان بنگالی پر بھالے سے حملہ کر دیا۔ بنگالی کے نہایت شدید زخم آئے جن سے وہ شفا خانہ میں پہنچکر جانبر نہ ہو سکا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ صرف معمولی سا جھگڑا ہوا تھا جس کے دوران میں اس نے بنگالی کو دھکا دیا تھا۔ مگر بھالے سے حملہ نہیں کیا۔ بعض عینی شہادتیں اس امر کی موجود ہیں کہ چرنجی پہلوان ہی بنگالی کا قاتل ہے۔

چرنجی پہلوان ان بہت سے مفسد بدمعاشوں میں سے ہے جو شہر کے امن کو آئے دن خطرے میں ڈالتے رہتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ خون بھی اس نے اپنے اکھاڑے کو رونق دینے کے سلسلہ میں کیا ہے۔

جمعیۃ خلافت کا اہم اجلاس

دہلی ۲۲ ستمبر۔ آج بعد مغرب مرکزی جمعیۃ خلافت کی جماعت عاملہ کا اجلاس ہے اور ۲۳ و ۲۴ ستمبر کو مرکزی جمعیۃ خلافت کے اجلاس ہوں گے۔ رپورٹ وفد حجاز کا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے جناب مولانا شوکت علی صاحب۔ اور مسٹر شعیب قریشی۔ اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی ۲۰ ستمبر کو تشریف لے آئے تھے۔ مولانا ابو الکلام آزاد صاحب صدر مرکزی جمعیت خلافت آج ۲۲ ستمبر کی صبح کو منصوری سے آئے ہیں بعض اور ممبران مرکزی جمعیت خلافت بھی تشریف لائے ہیں۔ ظفر علی خاں صاحب کی پارٹی بھی آگئی ہے۔

مجلس وضع قوانین ہند کیلئے دہلی کا نیا امیدوار

دہلی ۲۲ ستمبر۔ مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے دہلی کے امیدوار ہر ہفتہ بڑھتے ہیں۔ اب شمبھو ناتھ چوبیٹرہ بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔

اڈیٹر مبلغ کے خلاف مقدمہ

دہلی ۲۲ ستمبر۔ قاضی حبیب الدین وارث مرچنٹ چاندنی چوک دہلی نے اڈیٹر مبلغ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو دعوی دائر کیا ہے اس کی پیشی کل چودھری صورت سنگھ کی عدالت میں ہوئی قاضی حبیب الدین صاحب نے بیان کیا کہ ان کے نام سے ایک غلط اور مفسدانہ خبر شائع کی گئی ہے جس کی اطلاع انھوں نے . . . . کبھی نہیں دی تھی۔ غرض اس سے یہ تھی کہ ان کے کاروبار کو نقصان پہنچایا جائے۔ مقدمہ ۸ اکتوبر کے لیے ملتوی ہو گیا۔

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

منیجر الجمعیۃ "بلیماران" دہلی

ہمدرد کی خصوصیات

ہمدرد۔ دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔
ہمدرد۔ مولانا محمد علی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جن کی صحافت و سیاست دانی مسلم ہے۔
ہمدرد۔ وہ اخبار ہے جو ملکی و قومی سیاسی و معاشرتی مسائل پر ہمیشہ بے تعصبی اور بلند نظری سے محققانہ بحث کرتا ہے۔
ہمدرد۔ عالم اسلام کی مصدقہ اور اہم خبریں جلد سے جلد بہم پہنچاتا ہے کیونکہ اسکے نامہ نگار ممالک غیر میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔
ہمدرد۔ میں خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ سب سے پہلے شائع ہوگی جس میں ارض مقدس کے حال و مستقبل کا صحیح خاکہ پیش کیا جائے گا۔
ہمدرد کے وسائل اتنے وسیع ہیں کہ ملک کے تازہ اور اہم ترین واقعات بلا واسطہ اس میں درج ہوتے ہیں۔
ہمدرد کے آپ مستقل خریدار بنجائیں تاکہ اہم ترین اور تازہ ترین اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کا روزانہ آپ کو صحیح علم ہو سکے۔
ہمدرد۔ کا چندہ سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] سہ ماہی [illegible]

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

مشتہرین کے لیے سنہری موقع

۵ ستمبر ۱۹۲۶ء کو یاد رکھیے بھول نہ جائیے [illegible]

رقم منیجر رہبر دکن (حیدرآباد دکن) کے نام بھیجی جائے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار پہنچانا شہرت و کامیابی کا ذریعہ ہے

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

[illegible]

دس جلیل کتابوں (۱) الحمد للہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) [illegible] کا اصلی مجموعہ کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہے [illegible] اسی علمی مجموعہ کو زنانہ بستہ کہتے ہیں، لڑکیوں کیلئے بیمثل نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کر دیجئے۔ قیمت مکمل سٹ [illegible]

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں قیمت فی شیشی [illegible]

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیر آئل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس [illegible] اعتبار نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس [illegible] چھوٹا بکس [illegible]

منیجر ہیر آفس [illegible] پوسٹ کٹنی سمری ضلع دربھنگہ

عمل کی نیت [illegible]

[illegible]

ایم صدیق سوداگر کلکتہ [illegible]

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے [illegible]

(منیجر اخبار الجمعیۃ)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

[illegible]

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

[illegible] کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ [illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تین برس کے عرصے میں لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی۔ چہرے پر سے بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۴ کلکتہ

میرے فرزند پیدا ہو گیا

اکسیر عرب

برادر گو آپ اخباری ادویات سے بد ظن ہو گئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اسکو اخباری دوا نہ سمجھیں یہ ایک پہونچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالہا سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کر رہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کر کے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ سفید پانی کا آنا چہرہ کا پیلا پڑنا بدن کا سوکھنا ماہواری کا ٹھیک نہ آنا ان سب کے دور کرنے میں اکسیر عربی کا حکم رکھتی ہے۔ عورت کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو اور اولاد کو ترستی ہو اکسیر عرب استعمال کرنے سے فوراً حاملہ ہو جاتی ہے اور کل امراض دور ہو جاتے ہیں چہرہ پر رونق آنے لگتی ہے۔ اس دوا کو سات روز استعمال کرنے کے بعد میں صحبت کریں یقینی عورت حاملہ ہوگی۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپے (سعہ)

ٹیلی گراف صابن

یعنی بواسیر کا علاج

یہ صابن بجلی کا اثر رکھتا ہے۔ تین روز استعمال کرنے سے بواسیر کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو یہ صابن اپنا بجلی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ بواسیر خونی ہو یا کہ بادی بلا کسی تکلیف کے جڑ سے کھو دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ مع محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: مشرقی اوائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

خضاب چاند تارا	پیٹنٹ ڈیزائن میں
پھر خضاب نمیں سر سے چڑھے گی اَل چل	چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بڑا ہی عمل
جس کی تعریف میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنیٰ	جس کی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

مشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عار) بڑی شیشی کی قیمت تین روپے (سے ر)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱ار۔ بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ "راجوید کلکتہ")

انعام! انعام!! انعام!!!

جو اصحاب اخبار پیغام صلح کیلئے ۔۔ دسمبر تک خریدار بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں گے۔ انکی خدمت میں مندرجہ ذیل انعام پیش کئے جائیں گے:۔

(۱) ایک ایک سال کیلئے ۲۰ خریدار دینے والے کو ترجمۃ القرآن انگریزی یا بیان القرآن۔

(۲) " " ۱۰ " " ادبی ہر دو کتب نصف قیمت میں

(۳) " " ۵ " " محمدی پر اسرار یا سیرۃ خیر البشر

(۴) " " ۳ " " خلافت راشدہ مجلد

جو کتابیں ایک دوسری کے عوض میں رکھی گئی ہیں انہیں سے انعام میں دو بھیجی جائیں گی جنہیں خریدار بہم پہنچانے والا لینا چاہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

مینیجر اخبار پیغام صلح۔ لاہور

نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء

امرتسر سے جو مستورات کیلئے زنانہ رسالہ "نور جہاں" نکلتا ہے اس کے پروپرائٹر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ عنقریب نور جہاں کا سالانہ نمبر موسومہ نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء نکالنے والے ہیں جس کے لئے ہندوستان کے اعلیٰ ترین مضمون نگاروں سے مفید نسواں مضامین منگوائے جا رہے ہیں۔ ہر مضمون با تصویر ہوگا۔ کاغذ چکنا آرٹ پیپر استعمال کیا جائیگا۔ اعلیٰ رنگین تصاویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ انگریزی اینول کے مقابلہ میں اردو زبان کا یہ سب سے پہلا اینول ہوگا جو اس اعلیٰ پیمانہ پر شائع کیا جائیگا۔ اسکی قیمت دو روپیہ تک ہوگی۔ اگر آپ مفت حاصل کرنا چاہیں تو ابھی مالک رسالہ نور جہاں امرتسر کے نام ایک کارڈ لکھکر حالات معلوم کریں کہ کیونکر نور جہاں اینول مفت مل سکے گا۔ نور جہاں رسالہ کا نمونہ عورتوں کو مفت دیا جاتا ہے۔ اور مردوں کو بشرطیکہ وہ "الجمعیۃ" کا حوالہ دیں نصف قیمت پر یعنی ۲ کے ٹکٹ بذریعہ لفافہ بھیجنے سے دیا جائے گا۔

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقرباء، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت: ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ ر) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر خوش ہو جاتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استمبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۱۲ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۔۔۔ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے۔ قیمت ۔۔۔ مصارف بر مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۱ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول حنائی کاغذ قیمت ۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر کبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴۔ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ۔۔۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابیں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ۔۔۔ اسرار و لطائف یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خود واد ہے۔ محدثین و مورخین نے بالاتفاق اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱۲ جلد دوم ۱۲ علاوہ محصول۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو کہ نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں پھر بھرپور کر دیتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت و امنگیں و زندہ دلی و شاہانہ زور مردانہ ہمت و خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک نہایت صاحب صحت و تندرست نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ بارونق تر و تازہ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار، بوڑھے اور ناکارہ، ضعیف، کمزور اصحاب کیلئے ۔۔۔ ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش، نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی امنگیں، نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کرتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۔۔ مع محصول، ۲۰ خوراک ۔۔ مع محصول، چالیس خوراک ۔۔ مع محصول

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو، رگ و پٹھے بیکار ہوں، نرمی ہو، کوتاہی ہو، باریکی ہو، کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی ۔۔ مع محصول ۔۔ درجہ خاص ۔۔ مع محصول ۔۔

جنوب حیرت ۔۔۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ ۔۔۔ ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مر جاتے ہیں۔ ہماری اکسیر عرق بخار ملیریا ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ ۔۔۔ قیمت فی شیشی ۔۔ چار شیشی ۔۔ ایک درجن ۔۔

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہارشنبہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۳

حکومت حجاز کا دستور اساسی

۲۱ صفر ۱۳۴۵ کو سلطان ابن سعود کی شاہانہ تصدیق کے ساتھ حکومت حجاز کا جو دستور اساسی شائع کیا گیا ہے اس کی اکثر دفعات قابل غور ہیں۔ اس لیے اس کا ہم پورا ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

۱۔ حکومت، اس کی شکل، اس کا مرکز اور سرکاری زبان

دفعہ (۱) مملکت حجازیہ اپنے حدود معلومہ کے اندر ناقابل تجزیہ والانفصال ہے جس کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں اور کسی حالت میں الگ نہیں ہو سکتے۔

دفعہ (۲) دولت عربیہ حجازیہ ایک اسلامی وشوروی اور شاہی حکومت ہے جو داخلی و خارجی حیثیت میں کلیۃً خود مختار ہے۔

دفعہ (۳) مکہ مکرمہ دولت حجازیہ کا دار السلطنت ہوگا۔

دفعہ (۴) عربی زبان حکومت کی سرکاری زبان ہوگی۔

۲۔ ادارۂ حکومت، احکام، نیابت عمومی اور مسئولیت ادارہ

دفعہ (۵) حکومت حجازیہ کے تمام انتظامات صاحب الجلالۃ ملک عبد العزیز الاول بن عبد الرحمن آل فیصل آل سعود کے ہاتھ میں ہوں گے اور جلالتماب احکام شرع شریف کے پابند ہوں گے۔

دفعہ (۶) مملکت حجازیہ کے احکام ہمیشہ کتاب اللہ و سنت رسول اور اس طریقہ کے مطابق ہوں گے جس پر صحابہ و سلف صالح تھے۔

دفعہ (۷) صاحب الجلالۃ الملک کی جانب سے نائب[1] عام اور ضرورت کے مطابق امور حکومت کے انتظام کے لیے ناظم اور افسران اعلیٰ مقرر کئے جائیں گے۔

دفعہ (۸) چونکہ حکومت کے تمام محکموں اور ان کے تحت صیغوں کا مرجع نیابت عمومی ہے اس لیے تمام محکموں کے ناظم اور افسران اعلیٰ اپنے اپنے دائرہ عمل میں حسن انتظام قائم رکھنے کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ اور نیابت عمومی صاحب الجلالۃ الملک کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

۳۔ امور مملکت حجازیہ

دفعہ (۹) تمام امور مملکت حجازیہ ۶ بنیادی اقسام پر منقسم ہوں گے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) امور شرعیہ (۲) امور داخلیہ (۳) امور خارجیہ (۴) امور مالیہ (۵) امور معارف عمومیہ (۶) امور عسکریہ۔

[1] موجودہ نائب عام خود سلطان کے بیٹے امیر فیصل ہیں۔

دفعہ (۱۰) امور شرعیہ سے مراد وہ امور و مسائل ہیں جو قضا، شرعی حرمین شریفین، اوقاف و مساجد اور تمام موسسات دینیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

دفعہ (۱۱) امور داخلیہ سے مراد امن عام، ڈاک، تار، صحت عامہ، بلدیات (میونسپلٹیاں) امور نافعہ (پبلک ورکس) تجارت، زراعت، صنائع معادن اور تمام موسسات خصوصی ہیں اور یہ محکمہ اپنی تشکیلات کے ساتھ براہ راست نیابت عامہ کے زیر انتظام ہوگا۔

دفعہ (۱۲) چونکہ امور داخلیہ اور ان کے معاملات کے حسن اجراء کی ذمہ داری نیابت عامہ پر عائد ہوتی ہے اس لیے امن عام، ڈاک، تار، اور صحت عامہ کے ناظم اپنے مفوضہ امور کو نیابت عامہ کے احکام کے مطابق انجام دیں گے۔

دفعہ (۱۳) دار الحکومت کی بلدیات (میونسپل بورڈوں) کے امین ان بلدیات کے ماتحت کام کریں گے جو خاص امور بلدیہ کی تنظیم کے لیے ایک قانون کی شکل میں وضع کی جائیں گی۔ دار الحکومت کی بلدیہ کا تعلق براہ راست مدیر امور داخلیہ سے ہوگا۔ اور باقی دوسری بلدیات کا تعلق اپنے علاقہ کے سب سے بڑے انتظامی افسر سے۔

دفعہ (۱۴) مجلس انتظام حج نائب عام کی زیر صدارت ان محکموں کے افسران اعلیٰ سے مرکب ہوگی جو امور حج سے تعلق رکھتے ہیں ان کے علاوہ جلالۃ الملک ارباب اثر و اقتدار میں سے جن لوگوں کو چاہیں گے اس کا رکن مقرر کریں گے۔

دفعہ (۱۵) مجلس انتظام حج کو ان امور پر نگرانی رکھنے کا جو حج اور حجاج سے تعلق رکھتے ہیں اور ان تجاویز پر غور و خوض کر کے عملدرآمد کرنے کا پورا اختیار ہوگا جو بمقتضائے مصلحت و ضرورت لازمی ہوں۔

دفعہ (۱۶) مجلس انتظام حج کی تجاویز شاہی تصدیق کے بعد نیابت عامہ کی جانب سے نافذ کی جائیں گی۔

دفعہ (۱۷) امور خارجیہ سے مراد حکومت کی سیاست خارجیہ کو اس کے محور مطلوب پر چلانا ہے اور اس کے چار شعبے ہیں۔ سیاسی، اداری، حقوقی اور قنصلی۔

دفعہ (۱۸) امور خارجیہ کی ادارت جلالۃ الملک کی جانب سے ایسے شخص کے سپرد کی جائے گی جس میں اس کے مخصوص فرائض کو انجام دینے کی پوری پوری قدرت و اہلیت موجود ہوگی۔

دفعہ (۱۹) وزارت خارجیہ کا تعلق براہ راست ذات شاہانہ سے ہوگا۔ مگر اداری دفترانہ اور قنصلی شعبوں کے متعلق اس کو تمام احکام نیابت عامہ کی جانب سے دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۲۰) امور مالیہ سے مراد حکومت کے مختلف ذرائع آمدنی اور مصارف عمومی کی کیفیت اجراء و تنظیم ہے اور اس کی تشکیلات حسب ذیل ہوں گی۔

ا۔ مدیر مالیہ

ب۔ تحقات کی امانات اعمال

ج۔ آمدنی والے محکموں کے شعبہ ہائے حسابات۔

د۔ محکمہ چنگی۔

دفعہ (۲۱) مدیریہ (وزارت) مال اپنی مذکورہ تشکیلات کے ساتھ نیابت عامہ کے ماتحت ہوگی۔

دفعہ (۲۲) تمام امور محکمہ مال پہلے درجہ کے مطابق امور مالیہ کے حسن انتظام کی ذمہ داری عائد ہوگی۔

دفعہ (۲۳) امور معارف عمومیہ سے مراد مملکت حجازیہ کے اطراف و اکناف میں علوم و معارف و صنائع کی اشاعت، مکاتب و مدارس کا افتتاح اور معاہد علمیہ کی نگرانی و حفاظت ہے جس کے ساتھ اصول دین حنیف کی پوری رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

دفعہ (۲۴) محکمہ معارف عمومی (تعلیمات) کا انتظام مدیر معارف کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس کا تعلق نیابت عامہ سے ہوگا۔

دفعہ (۲۵) معارف عمومی کا قانون مدیر کے ساتھ بنایا جائے گا اور اس کے احکام کا اجراء بھی تدریجاً ہوگا۔ اور تمام انحائے مملکت میں دروس ابتدائیہ کی تعلیم مفت ہوگی۔

دفعہ (۲۶) امور عسکریہ سے مراد وہ ان تشکیلات کے مجموعہ سے ہے جو داخلی و خارجی حیثیت سے حکومت کی قوت اور اس کے اقتدار کی حفاظت کرتی ہیں۔

دفعہ (۲۷) امور عسکریہ اور ان کی فروعات سے جو فرائض متعلق ہیں انہیں حضرۃ جلالۃ الملک کے زیر نگرانی انجام دیا جائیگا۔

۴۔ مجالس۔

دفعہ (۲۸) دار الحکومت میں ایک "مجلس شوریٰ" کے نام سے قائم کی جائیگی۔ جو نائب عام اور ان کے مشیروں کے علاوہ چھ ارکان سے مرکب ہوگی جنہیں جلالۃ الملک صاحب لیاقت و اقتدار آدمیوں میں سے منتخب کریں گے

دفعہ (۲۹) مجلس شوریٰ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ نائب عام یا ان کے مشیروں میں کسی کے زیر صدارت منعقد ہوگی۔ اور نیابت عامہ کی جانب سے جو امور و مسائل اس کے غور و بحث کے لیے پیش کئے جائیں گے انپر مباحثہ و مذاکرہ کرنے کے بعد کثرت رائے سے تجاویز پاس کریگی۔

دفعہ (۳۰) زیر بحث امور و مسائل کا جن محکموں سے تعلق ہوگا۔ ان کے افسران اعلیٰ کو حسب ضرورت دوران بحث میں نیابت عامہ کی جانب سے شرکت مجلس کی دعوت دی جائیگی۔

(باقی آئندہ)

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کیلئے خاص طور پر مفید ہیں۔

رد مرزائیت

قادیانیوں کے مرحوم پیغمبر مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو رد کرنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں۔

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب۔

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو یدطولےٰ حاصل ہے۔

تمام مذاہب کا مذہب اسلام ہی ہے

انہیں گمراہ کون کرتا ہے

دینیات

تاریخ القرآن

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

متفرقات

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ارکان مجلس مرکزیہ کی کثرت رائے سے فتوائے ترک موالات کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ تمام و کمال نقل کی جاتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ وہ غلط فہمیاں خود بخود رفع ہو جائیں گی جو اس تجویز کے متعلق کسی مفتری نے پھیلادی ہیں، بلکہ مسلمانوں کو ان حالات اور حدود کا بھی ٹھیک ٹھیک علم ہو جائیگا جن کے ماتحت جمعیۃ نے انہیں رخصت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ جہاں تک نفس موالات کا تعلق ہے وہ اب بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح پہلے حرام تھی اور جب تک کفار کی حیثیت محاربہ بدل نہ جائے وہ بہر حال حرام رہیگی۔ لیکن اس کے ترک کر دینے کے مختلف درجے ہیں اور ان درجوں کو مسلمانوں کی استطاعت اور قدرت کے مدارج سے ایک گہرا تعلق ہے۔ بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا شریعت حقہ مسلمانوں کو کسی ایسے فرض کی بجا آوری پر مکلف قرار نہیں دیتی جسے انجام دینے کی ان میں قوت نہ ہو یا جس سے وہ مالا یطاق نقصان و مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔ اس اصول کے ماتحت جمعیۃ العلماء نے پہلے ترک موالات کی جس صورت کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا تھا وہ اس کے علم و بصیرت کے مطابق سخت و شدید ہونے کے باوجود ایسی تھی کہ مسلمان اس پر عامل ہونے کی قدرت رکھتے تھے، نیز وہ وقت بھی اسلام کے لئے ایسا نازک تھا کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مصائب برداشت کر کے اعدائے دین کے حملہ کا مقابلہ کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن اب ایک طرف تو اس حالت کی نزاکت بڑی حد تک ختم ہو چکی ہے اور کم از کم بالفعل جنگی حالت باقی نہیں رہی ہے، دوسری طرف ہندوؤں کے اتحاد و تعاون کا تعلق قطع ہو چکا ہے جو مسلمانوں کی تقویت کا بہت بڑا سبب تھا۔ بلکہ دوستانہ مساعدت کے بجائے ان کی جانب سے دشمنی و مخالفت کا اظہار ہو رہا ہے جس سے بچنے کے لئے مسلمان مجبور ہیں کہ اپنی قوت کا ایک معتد بہ حصہ حکومت جابرہ کے مقابلہ سے ہٹا کر انکے مقابلہ پر لائیں۔ اسلئے جمعیت العلماء نے مسلمانوں کی ہشت سالہ قومی حرمت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری سمجھا کہ ان قیود کو ایک حد تک سست کر دیا جائے جو فتوائے ترک موالات کی رو سے ان پر عائد کر دی گئی تھیں۔ اور ان کے سیاسی ارباب حل و عقد کو ایسے طریقے اختیار کرنے کی اجازت دیدی جائے جو اسلامی مفاد و مصالح کی مدافعت کیلئے ناگزیر ہوں، اگرچہ صورت کے اعتبار سے موہم موالات ہی کیوں نہوں۔

اس رخصت کے عطا کرنے میں جمعیت نے جس قدر احتیاط برتی ہے۔ وہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ اس نے شرعی احکام کو بازیچۂ اطفال نہیں بنایا ہے۔ اس نے ۲۳ء اور ۲۴ء کا پورا زمانہ صبر و سکون کے ساتھ حالات کا مطالعہ کرنے میں بسر کر دیا اور انتظار کرتی رہی کہ شاید حالات درست ہو جائیں مگر جب ہندوؤں کا رویہ مایوس کن حد تک خراب ہو گیا حتی کہ انہوں نے علانیہ کونسلوں سرکاری محکموں اور صنعت تجارت، تعلیم اور اقتصاد کے میدان میں مسلمانوں کے وجود کو دھمکی دینی شروع کر دی تو اس نے اصلاح کی امیدوں سے مایوس ہو کر جنوری ۲۵ء میں ایک سب کمیٹی اس سوال پر غور کرنے کے لئے مقرر کی کہ اس جدید خطرہ سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ترک موالات کی بندشوں میں کس حد تک سہولت پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟ یہ سب کمیٹی اگر محض مزعومات و تخیلات کی بناء پر کوئی فیصلہ کرنا چاہتی تو فوراً ایک تجویز مرتب کر کے پیش کر دیتی۔ لیکن اس نے اپنے کام کی اہمیت اور ایک شرعی حکم میں ترمیم و تغیر کرنے کی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کیا اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالنے کے بعد اپریل ۲۵ء میں اپنی رپورٹ پیش کی جس کے ساتھ ایک تجویز کا مسودہ بھی تھا۔ یہ رپورٹ ارکان مجلس مرکزیہ کے پاس بھیجدی گئی۔ اور تجویز کی منظوری کا فیصلہ ان کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ اس کے لئے آخری تاریخ ۸ مئی ۲۵ء مقرر کی گئی تھی۔ چنانچہ اس تاریخ تک ۳۲ رائیں آگئیں جن میں سے ۳۰ مجوزہ مسودہ تجویز کی تائید میں تھیں۔ مگر جمعیت نے اس کثرت رائے کے باوجود ارکان مرکزیہ کے اسقدر قلیل ارکان کی تائید سے ایسا اہم فیصلہ کر دینا مناسب نہ سمجھا، اس لئے مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس پر اسے چھوڑ دیا۔ اور آخر ۲۲ ستمبر کے اجلاس میں ۳ رایوں کے مقابلہ میں ۵۰ رایوں کی اکثریت سے وہ فیصلہ منظور کیا جو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ جمعیت نے یہ رخصت عطا کرنے میں شرعی احکام کی حرمت اور فتوائے شریعت کے اعزاز کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات کے ساتھ ساتھ احکام کے بدلجانے کا اصول کیا معنی رکھتا ہے؟ احکام شرعی کسی متلون انسان کی طبیعت کی طرح نہیں ہیں کہ محض اوہام و تخیلات کی تحریک پر بدلتے رہیں۔ بلکہ ان کے اندر معمولی سے معمولی جزوی ترمیم کرنے میں بھی پوری احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ اور تاوقتیکہ حالات میں کوئی اہم اور قطعی تغیر نہ ہو جائے۔ ان میں کسی قسم کے تغیر کی جرات نہ کرنی چاہیے۔

چین اور ہندوستان

پنڈت موتی لال نہرو نے اس امر کا اعلان کر کے ہندوستان کی سچی نمائندگی کی ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے چین کے خلاف ہندی فوج کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان کے باشندے اس فعل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ برطانی حکومت ایک عرصہ سے مشرقی قوموں کو غلام بنانے کے لئے ہندوستان کی فوج کو استعمال کر رہی ہے اور مصر، افریقہ، فلسطین، عراق، ایران، افغانستان، ٹرکی، چین، غرض کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا ہے جہاں برطانی استعمار کی آبیاری کے لئے ہندوستانی خون نہ بہایا گیا ہو۔ برطانی ہند کی تاریخ میں ابھی تک کوئی موقع ایسا نہیں آیا ہے کہ خود ہندوستان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو اور اس کے مقابلہ پر ہندوستانی فوجوں سے کام لیا گیا ہو۔ لیکن ہندوستان کی حفاظت کے بہانہ سے کروڑہا روپیہ سالانہ خرچ کر کے ایک عظیم الشان فوج پرورش کی جا رہی ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں کسی آزاد قوم کو غلام بنانے، یا کسی غلام قوم کی بندشیں جکڑنے کے لئے ضرورت پیش آئے یہاں یہ ہم پالتو بندے "لڑنے کے لئے" بھیجدئے جائیں اور وہ صرف اسلئے کہ ان کے آقا انہیں دو روٹیاں کھانے اور چند پیسے تن پالنے کے لئے دیدیتے ہیں، جا کر ان بیگناہوں کا خون بہائیں جنہوں نے کبھی ہندوستان کو ضرر پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ حکومت کی اس جابرانہ حرکت کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں ہندوستانیوں کو ذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ قومیں جن کے خلاف انہیں استعمال کیا جا چکا ہے، ان کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔ یہ پچھلی ذلتیں ہمارے لئے کافی سے زیادہ ہیں اور اب ہمیں ان کا مزید ذخیرہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے ہمیں نہایت صفائی کے ساتھ حکومت سے یہ کہدینا چاہیئے کہ چین کو اپنی اغراض کا غلام بنانے کے لئے جو جدوجہد اس نے شروع کر دی ہے اور جس کے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر لینے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں ہم ہرگز اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

پٹیالہ میں مسلمانوں پر ناجائز قیود

ہمعصر زمیندار نے اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے یہ مضطرب انگیز خبر شائع کی ہے کہ ریاست پٹیالہ کے بعض حکام نے مسلمانوں کو مسجدوں میں قرآن پڑھنے اور مجالس وعظ منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور خطبۂ جمعہ پڑھنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ایسی رنجدہ اور صبر شکن اطلاع ہے جسے ہر مسلمان سنکر بے چین ہو جاتا ہے۔ لیکن حکومت پٹیالہ کی جانب سے اب تک اس کی کوئی تردید نہ ہونے کے باوجود ہمارے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ پنجاب کے عین وسط میں پٹیالہ جیسی ریاست کے اندر اس قسم کے ظالمانہ احکام نافذ ہوں گے۔ جو تنگ نظری و تعصب اور مذہبی ناروا داری کی انتہائی کر کے یہ صورت پیش کرتے ہیں۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ سے جو ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ فرمانروا ہیں مشکل ہی سے ایسے احکام کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ہم کوئی اظہار رائے کرنے سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کی تحقیق کر لیں۔ کیا پٹیالہ کے کوئی مسلمان بزرگ ہمیں صحیح واقعات کی اطلاع دینگے؟ اگر فی الحقیقت حکام ریاست نے یہی جابرانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اور وہاں کے مسلمان اصل واقعات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں تو ہم انہیں یہ اطمینان دلانے کے لئے تیار ہیں کہ ان کے نام کسی حال میں ظاہر ہونے نہ پائیں گے۔

ایک افسوسناک نزاع

۲۵ ستمبر کے تیج میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر قاضی حبیب الدین صاحب کی جانب سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے معاصر مبلغ کے خلاف اپنے جذبات غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک اصل نزاع کا تعلق ہے ہمیں اس کے واقعات بڑی حد تک معلوم ہیں اور ہمارے لئے وہی کچھ کم باعث افسوس نہ تھے مگر اب یہ دیکھکر تو ہمیں بہت افسوس ہوا کہ قاضی صاحب نے اس آپس کی نزاع کو غیروں کی محفل میں پہنچانیکی کوشش کی ہے اور انہیں بھی ایک ایسے اخبار کو منتخب کیا ہے جس نے مسلمانوں کی تذلیل اور بدخواہی میں خاص ناموری حاصل کر لی ہے وہ اپنے مراسلہ میں ان الزامات سے اپنی براءت پیش کر رہے ہیں جو ہمعصر مبلغ نے ان پر لگائے ہیں اور مسلمانان دہلی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی کا مقصد وحید خدمت دین و ملت ہے۔ مگر خود ان کا یہ فعل کہ انہوں نے تیج کی معرفت یہ براءت پیش کی ہے ان کی پوزیشن کو اور زیادہ مشکوک بنا دیتا ہے اور مسلمانوں کو فی الواقع یہ باور کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ ان کا ہنود کی مقصد پرداز جماعت سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے ہم اپنے محترم قاضی صاحب کو بیدوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اول تو وہ اس افسوسناک نزاع کو ختم کر دیں۔ اور اگر اس کے لئے ان کے دل میں کافی وسعت نہیں ہے تو کم از کم غیروں کے سامنے اسے پیش کر کے مسلمانوں کی جگ ہنسائی نہ کرائیں۔

مدیر الامان پر ایک اور مقدمہ

ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ حکومت دہلی نے مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان پر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ان سے تحفظ امن کے لئے نیک چلنی کی ضمانت لی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حکومت دہلی نے الامان کی زندگی کو ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہ مدیر الامان کو اس حد تک شکنجہ میں مبتلا کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ہندو پروپیگنڈا کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں کو بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر فی الحقیقت حکومت کا یہی ارادہ ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہ اسلامی پریس کے ساتھ سخت بے انصافی کر رہی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں ہندو اور اسلامی پریس ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہے، حکومت کا ایک جانب اپنی قوت کو زیادہ صرف کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے، اور ایک کا ہاتھ باندھ کر دوسرے کو [illegible] رہی ہے یہ ایسی بات ہے جس سے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف جائز طور پر شکایت پیدا ہوتی ہے اور حکومت کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔ بہتر ہو کہ حکومت اس معاملہ میں کوئی صحیح اور عاقلانہ روش اختیار کرے۔

مدیر حبل المتین اور حکومت

ہمیں مسٹر کبیر الدین احمد ممبر اسمبلی کے ایک تار سے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ حکومت نے آقائے مؤید الاسلام مدیر حبل المتین کے اخراج کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور سر ڈینیس برے نے حکومت کی جانب سے اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ آقائے موصوف خواہ کیسے ہی "جرائم" کے مرتکب ہوئے ہوں، لیکن انہیں خارج البلد نہیں کیا جائیگا۔ یہ حکومت برطانیہ کے ان معدودے چند عقلمندانہ افعال میں سے ایک ہے جس پر ہم اس کے سخت نکتہ چین ہونے کے باوجود داد دینے پر مجبور ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ مؤید الاسلام جیسے بلند پایہ ادیب

دین کی اعانت و امداد نہ ہوتی ہو نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو اس عمل میں وہ بقاعدۂ اختیار اہون البلیتین معذور ہوں گے۔ اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہوں گے۔

یہ حکم معذوری بھی اسی وقت تک ہے جب تک فضا کی تاریکی دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ مہتم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مرکزیہ کے سامنے عرصہ سے یہ تجویز درپیش تھی کہ موجودہ صورت میں مسلمانوں کے لئے راہ نجات کیا ہے۔

مراد آباد کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۷ جنوری ۲۵ء میں اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی گئی، سب کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدرس دار العلوم دیوبند۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ جانشین حضرت شیخ الہند قدس سرہ۔

مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار و اڑیسہ۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث۔

اس سب کمیٹی کا جلسہ ۱۰ اپریل ۲۵ء کو منعقد ہوا اور اس نے ایک تجویز کا مسودہ مرتب کیا جس کے متعلق اسی جلسہ میں طے ہوا کہ اسے ممبران مرکزیہ کے پاس بغرض منظوری بھیجا جائے۔ چنانچہ مسودہ مذکورہ ممبران کے پاس بھیجا گیا۔ اور ۸ مئی ۲۵ء کو حاصل شدہ آرا مجلس عاملہ کے جلسے میں پیش کی گئیں۔ اس وقت تک صرف ۳۲ رائیں آئی تھیں جن میں سے ۳۰ موافق اور صرف ۲ مخالف تھیں۔ مگر مجلس عاملہ نے مزید آرا حاصل کرنے کے لئے اس کی اشاعت کو ملتوی رکھا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۲۶ء کو مجلس عاملہ کے دوسرے جلسے میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ اب حاصل شدہ آرا کی تعداد ۵۳ تک پہنچ چکی تھی۔ اس میں سے صرف ۳ مخالف تھیں۔ دو توسعیں تھیں اور باقی ۴۸ موافق تھیں۔ اس لئے مجلس عاملہ نے جسے حسب تجویز منظور شدہ اجلاس مرکزیہ منعقدہ ۲۰ و ۲۱ اپریل ۲۶ء کثرت آرا کے فیصلے کو شائع کرنیکا اختیار تھا اسے منظور اور شائع کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ لہذا تجویز مذکور شائع کی جاتی ہے۔

تجویز

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کر دی گئی تھی) لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و تناصر (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اعدائے دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے۔

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص حکم، دائمی، اجماعی، غیر متبدل اور عام حکم ہے۔ اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان، مال، آبرو، دین اور شعائر اسلام پر حملے کریں، یا اسکے لئے سازشیں کریں ترغیب اور دعوت دیں اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمہ اسلام کو پست کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کر لیں یا قبضہ کی کوشش کریں۔ ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتہ موالات قائم کرنا حرام ہے یہ حکم دائمی ہے لیکن استطاعت کے مدارج اور ماحول کے تقاضات کے لحاظ سے اسکی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے، اسی طرح دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جانے کے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کرنیوالا شرعاً معذور ہے، متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کے وقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے انکا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانے کی کارروائیاں ہو رہی تھیں دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرنے اور اپنے وطن کو جو صدیوں تک دار الاسلام رہ چکا ہے آزاد کرانیکے شرعی فریضہ پر عمل کرنیکے لئے متحدہ جذبہ وطنیت کی فضا پیدا ہو جانیکی وجہ سے بہمہ تن مستعد ہو گئے تھے اور اس اجتماعی مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کر دی تھی۔ اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوے کی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کا ماحول متغیر ہو گیا اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب، جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبتناک حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے بہت سے بیدار مغز معاملہ شناس اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اگر وہ ابھی اسلامی قومیت کی حفاظت کیلئے سعی نہ کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹانیکی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں تو اسلامی قومیت کے استیصال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام جدید حالات کا معائنہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگر موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے کیلئے کوئی ایسا عمل اختیار کر لیں جو اس مقصد کیلئے ضروری ہو اگرچہ صورۃً موہم موالات ہو لیکن حقیقۃً و معنیً و نیتہً موالات کا مقصد نہ ہو اور اعدائے

خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانا

(نوشتہ سید طفیل احمد جوائنٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)

اس ملک میں بالعموم اور مسلمانوں میں بالخصوص ہر طرف یہ شکایت ہے کہ اس زمانہ کی صنعت و حرفت اور جدید آلات اور ترقی کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمام ملک میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ان جدید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ جب کسی فرد یا کسی انجمن کے ذہن میں کوئی مفید خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنا خیال بذریعہ اخبارات یا اعلانات شائع کر کے سمجھتا ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ حالانکہ خواندہ لوگوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اسے پڑھنے یا سمجھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک بھی بمشکل پہونچ سکتی ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں ایک سو آدمیوں میں سے (۹۳) ایسے ہیں جن کے لئے ڈاک اور تار کے مفید محکمے، کتب خانے اور دار الاخبار، گھنٹہ گھر اور سڑکوں کے سائن بورڈ، ریلوں کے اوقات کے نقشہ اور مطبوعہ اعلانات مہمل اور بے معنی چیزیں ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں قریباً ۲۹ کروڑ اشخاص ایسے ہیں جن کی عقل کی آنکھوں پر ایسی پٹیاں بندھی ہیں کہ ان کی وجہ سے وہ تمام کار آمد چیزوں کے دیکھنے تک سے محروم ہیں، چہ جائیکہ اس زمانہ کی مفید ترین ایجادوں کو سمجھیں اور انہیں رائج کر کے اپنے ملک کی زراعت و فلاحت، صنعت و حرفت کو ترقی دیں۔

یہ حال تو اہل ملک کا ہے جو عرض کیا گیا۔ اب رہے مسلمان جو گذشتہ پچاس ساٹھ سال تک اہل قلم سمجھے جاتے تھے۔ ان کی حالت موجودہ زمانہ میں عام ملک کی حالت سے کہیں زیادہ گر گئی ہے۔ چنانچہ ان کی قوم میں خواندہ لوگوں کی تعداد کل ۴ر۰۶ یعنی ۴ فیصدی کے قریب ہے۔ ہندوستان کی دیگر اقوام کے خواندوں کی تعداد ۷ر۹ یعنی آٹھ فیصدی کے قریب ہے۔ اس حساب سے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے، جو قابل توجہ ہے۔ یہ تو تمام ہندوستان کا حال ہے اور اگر فرداً فرداً ہر صوبہ کو دیکھا جائے تو بعض صوبوں کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ مثال کے طور پر چند صوبوں کے مسلمان خواندوں کی فیصدی تعداد درج ذیل کی جاتی ہے:-

ملک یا صوبہ	تعداد خواندہ مسلم فیصدی	تعداد خواندہ غیر مسلم فیصدی
کل ہندوستان	۴ر۰۶	۷ر۹
پنجاب	۲ر۰۰	۵ر۹
صوبہ سرحدی	۱ر۶	۲۶ر۹
بلوچستان	۱ر۷	۴۱ر۷

اس نقشہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی حالت نسبتاً اچھی سمجھی جاتی ہے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں صرف ایک ثلث ہے۔ اور صوبہ سرحدی میں اٹھارہواں حصہ اور بلوچستان میں صرف چوبیسواں حصہ ہے۔

کچھ عرصہ سے ملک میں پوری عمر کے لوگوں کو خواندہ بنانے کی تحریک جاری ہے اور اس میں برادران وطن نمایاں حصہ لے رہے ہیں، اس کے لئے انہوں نے پڑھانے کے سہل ترین طریقے ایجاد کئے ہیں۔ جن سے ایک ہفتہ میں انسان اپنی دیسی زبان میں کچھ لکھنے پڑھنے لگتا ہے۔ بعض انجمنیں لوگوں سے اس امر کا اقرار لیتی ہیں کہ وہ آئندہ مردم شماری سے قبل جو ۱۹۳۱ء میں ہوگی کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادوں گا۔ اس قسم کے طریقوں سے امید ہے کہ آئندہ مردم شماری تک ان کی تعداد کچھ نہ کچھ بڑھ جائیگی۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان بھی اپنے جاہل بھائیوں کو خواندہ بنانے اور ان کی عقل کی آنکھوں سے پٹیاں کھول کر انہیں بینا بنانے میں نمایاں حصہ نہ لیں۔ اس وقت زندہ ممالک میں بالعموم خواندوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ ہمارے ملک میں ناخواندوں کی۔ اس میں شک نہیں کہ خواندوں کی تعداد بڑھانے میں سلطنت کے زبردست ہاتھ کی امداد کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر سلطنت کو توجہ دلا کر روپیہ حاصل کرنا اور خود سلطنت کا عملی تعلیمی کاموں میں ہاتھ بٹانا بھی تو ہمارا ہی کام ہے۔ مجھے خود معلوم ہے کہ صوبہ متحدہ میں ابتدائی تعلیم کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جو روپیہ مخصوص ہے، بعض دفعہ مقامی مسلمان اس سے مستفید نہیں ہوتے اور اس کا معتدبہ حصہ سال تمام پر سوخت ہو جاتا ہے۔

بہر حال سخت ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اپنے مقامات میں ناخواندوں کو خواندہ بنانے کا تہیہ کر لیں۔ اس کے لئے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ہندوستان کے ہر ضلع کے تعلیمی اعداد و شمار جدا جدا مرتب کر لئے ہیں۔ ہمارے صیغہ انڈسٹری کی بدولت صوبہ متحدہ کے مختلف اضلاع کے صنعتی حالات بھی جمع ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان کے اضلاع کے مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے متعلق بھی سامان فراہم کریں۔ امید کہ درد مند مسلمان ان کاموں میں حصہ لیکر ہماری مدد کریں گے۔

خواندوں کی تعداد میں کس طرح اضافہ ہو

اوپر جو کچھ تحریر کیا گیا اس سے کم از کم اتنا اندازہ ہو گیا ہو گا کہ مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اب اس کے طریقوں کی نسبت حسب ذیل عرض ہے:-

(۱) جو اصحاب اپنے ضلع یا شہر میں کام کرنا چاہیں وہ اول تو مسلمان ناخواندوں کی نسبتی تعداد اور اس کی تفصیلات سیکرٹری صاحب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ سے طلب فرمائیں (چھوٹے قصبوں کی تعداد علیحدہ نہ مل سکے گی) اور موجودہ نقشہ کو پیش نظر رکھکر کام شروع کر دیں۔

(۲) جو اصحاب کسی میونسپلٹی میں رہتے ہیں وہ دیکھیں کہ انکے شہر یا قصبہ میں جبریہ قانون کا اجراء ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں ہوا تو ممبروں کو توجہ دلا کر اس کا اجراء کرائیں۔

(۳) نیز یہ دیکھیں کہ پوری عمر کے لوگوں کے لئے رات کے مدرسے میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی طرف سے کھلے ہیں کہ نہیں اگر نہیں کھلے تو ذمہ دار اصحاب سے ان کے کھولے جانے کی تحریک کریں۔

(۴) صوبہ متحدہ کے شہروں قصبات اور دیہات میں دیکھیں کہ کافی تعداد میں امدادی اسلامیہ مکاتب و مدارس کھلے ہیں کہ نہیں۔ اگر کسی مناسب مقام پر نہ کھلے ہوں اور وہاں ۲۰ بچے فراہم ہو سکتے ہوں تو مقامی لوگوں کی طرف سے ایک درخواست مرتب کرا کے چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ اسلامیہ مکتب کمیٹی کی خدمت میں بھیجدیں۔ اور مکتب یا اسکول کا اجراء کرا لیں۔

(۵) باقی رہے وہ اصحاب جو ذاتی طور پر کام کرنا چاہیں وہ ارادہ کریں کہ کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادینگے۔ اس کے لئے یا تو وہ وقت نکال کر خود اپنے کسی ہمسایہ یا خدمتگار کو پڑھائیں ورنہ کم سے کم ایک بچہ کی فیس جو ایک دو آنہ ماہوار سے زیادہ نہ ہوگی دیکر اسے کسی مدرسے میں پڑھوائیں۔ تاکہ ذاتی فرض سے سبکدوشی ہو۔

(۶) اب رہا یہ سوال کہ بچوں یا بڑی عمر کے لوگوں کو کس زبان کی تعلیم دی جائے۔ اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جن صوبہ جات میں اردو پڑھانے والے لوگ موجود ہیں اور اردو کے مدارس و مکاتب ہیں وہاں اردو اور قرآن شریف کی تعلیم سے ابتدا کی جائے۔ مگر بعض صوبہ جات ایسے ہیں جہاں اردو پڑھانے والے نہیں ملتے ایسے مقامات میں وہاں کی دیسی زبان اور حروف پڑھانے میں ہرگز تامل نہ کرنا چاہیئے کیونکہ محض ناخواندہ ہونے سے خواندہ ہونا بہر حال اچھا ہے۔ مثلاً جہاں اردو کی تعلیم کا انتظام نہو وہاں گورمکھی، گجراتی، تامل، بنگالی، ناگری کے حروف میں تعلیم دی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ انہیں حروف میں دینیات کے رسالے تیار کر کے شائع کئے جائیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ عالی جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بعض زبانوں میں اور کلام پاک کے ترجمہ شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بعض اصحاب کو اندیشہ ہوتا ہے کہ غیر زبانوں کے حروف میں تعلیم دینے سے مذہب میں خلل آئے گا۔ مگر جبکہ لاکھوں آدمی انگریزی پڑھکر عیسائی نہیں ہوتے اور لاکھوں ہندو اردو پڑھکر مسلمان نہیں ہوتے تو اس امر کا کوئی اندیشہ نہیں کہ مسلمان اپنے نواح کے حروف میں کتابیں پڑھکر مرتد ہو جائیں گے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اول جب محض ناخواندہ لوگوں کو کسی زبان کے حروف میں شدبد ہو جائے گی۔ اور اس میں سمجھ پیدا ہوگی۔ اور معلومات میں اضافہ ہونے سے خیالات میں وسعت ہوگی تو وہ خود بخود اپنے مذہب اپنی تاریخ اپنے لٹریچر کی طرف اسی طرح متوجہ ہونگے جس طرح کہ بنگالی اور ہندو اپنے آبائی علوم کی طرف ... انگریزی پڑھکر متوجہ ہوئے ہیں۔ بہر حال اس وقت مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار کو سمجھیں اپنا حساب کتاب لکھ سکیں۔ مہاجنوں کے پھندوں سے نکل سکیں۔ زراعت و صنعت کی کتابیں پڑھکر اپنے پیشوں میں ترقی کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ارکان مجلس مرکزیہ کی کثرت رائے سے فتوائے ترک موالات کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ بتمامہ نقل کی جاتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ وہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی جو اس تجویز کے متعلق کسی مفتری نے پھیلادی ہیں، بلکہ مسلمانوں کو ان حالات اور حدود کا بھی ٹھیک ٹھیک علم ہو جائیگا جن کے ماتحت جمعیۃ نے انہیں رخصت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ جہاں تک نفس موالات کا تعلق ہے وہ اب بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح پہلے حرام تھی اور جب تک کفار کی حیثیت محاربہ بدل نہ جائے وہ ہمیشہ حرام رہے گی۔ لیکن اس کے ترک کر دینے کے مختلف درجے ہیں اور ان درجوں کو مسلمانوں کی استطاعت اور قدرت کے مدارج سے ایک گہرا تعلق ہے۔ بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا شریعت حقہ مسلمانوں کو کسی ایسے فرض کی بجا آوری پر مکلف قرار نہیں دیتی [illegible] ... [illegible]

[illegible]

چین اور ہندوستان

پنڈت موتی لال نہرو نے اس امر کا اعلان کرکے ہندوستان کی سچی نمائندگی کی ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے چین کے خلاف ہندی فوج کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان کے باشندے اس فعل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ برطانی حکومت ایک عرصہ سے مشرقی قوموں کو غلام بنانے کے لئے ہندوستان کی فوجوں کو استعمال کر رہی ہے اور مصر، افریقہ، فلسطین، عراق، ایران، افغانستان، ٹرکی، چین، غرض کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا ہے جہاں برطانی استعمار کی آبیاری کے لئے ہندوستانی خون نہ بہایا گیا ہو۔ برطانی ہند کی تاریخ میں ابھی تک کوئی موقع ایسا نہیں آیا ہے کہ خود ہندوستان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو اور اس کے مقابلہ پر ہندوستانی فوجوں سے کام لیا گیا ہو۔ لیکن ہندوستان کی حفاظت کے بہانہ سے کروڑہا روپیہ سالانہ خرچ کرکے ایک عظیم الشان فوج پرورش کی جا رہی ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں کسی آزاد قوم کو غلام بنانے، یا کسی غلام قوم کی بندشیں جکڑنے کے لئے ضرورت پیش آئے وہاں یہ "پالتو ہندی" لڑنے کے لئے بھیجدئے جائیں اور وہ صرف اسلئے کہ ان کے آقا انہیں دو روٹیاں کھانے اور چند پیسے تن پالنے کے لئے دیدیتے ہیں، جاکر ان بیگناہوں کا خون بہائیں جنہوں نے کبھی ہندوستان کو ضرر پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ حکومت کی اس جابرانہ حرکت کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں ہندوستانیوں کو ذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ قومیں جن کے خلاف انہیں استعمال کیا جا چکا ہے، ان کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔ یہ پچھلی ذلتیں ہمارے لئے کافی سے زیادہ ہیں اور اب ہمیں ان کا مزید ذخیرہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے ہمیں نہایت صفائی کے ساتھ حکومت سے یہ کہدینا چاہئے کہ چین کو اپنی اغراض کا غلام بنانے کے لئے جو جدوجہد اس نے شروع کردی ہے اور جس کے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کرلینے کا قوی اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس میں ہم ہرگز اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

پٹیالہ میں مسلمانوں پر ناجائز قیود

ہمعصر زمیندار نے اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے یہ اضطراب انگیز خبر شائع کی ہے کہ ریاست پٹیالہ کے بعض حکام نے مسلمانوں کو مسجدوں میں قرآن پڑھنے اور مجالس وعظ منعقد کرنے کی ممانعت کردی ہے۔ اور خطبہ جمعہ پڑھنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ایسی رنجیدہ اور صبر شکن اطلاع ہے جسے ہر مسلمان سنکر بے چین ہو جاتا ہے۔ لیکن حکومت پٹیالہ کی جانب سے اب تک اس کی کوئی تردید نہ ہونے کے باوجود ہمارے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ پنجاب کے عین وسط میں پٹیالہ جیسی ریاست کے اندر اس قسم کے ظالمانہ احکام نافذ ہوں گے۔ جو تنگ نظری و تعصب اور مذہبی ناروا داری کی انتہائی ... کر رہے صورت پیش کرتے ہیں۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ سے جو ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ فرمانروا ہیں مشکل ہی سے ایسے احکام کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ہم کوئی تنقیدی لکھنے سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کی تحقیق کریں۔ کیا پٹیالہ کے کوئی مسلمان بزرگ ہمیں صحیح واقعات کی اطلاع دیں گے؟ اگر فی الحقیقت حکام ریاست نے یہی جابرانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اور وہاں کے مسلمان اصل واقعات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں تو ہم انہیں یہ اطمینان دلانے کے لئے تیار ہیں کہ ان کے نام کسی حال میں ظاہر نہ کئے جائیں گے۔

ایک افسوسناک نزاع

۵ ستمبر کے "سچ" میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر قاضی حبیب اللہ صاحب کی جانب سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے معاصر "مبلغ" کے خلاف اپنے جذبات غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک اصل نزاع کا تعلق ہے ہمیں اس کے واقعات بڑی حد تک معلوم ہیں اور ہمارے لئے وہی کچھ کم باعث افسوس نہ تھی مگر یہ دیکھکر تو ہمیں بہت افسوس ہوا کہ قاضی صاحب نے اس اپس کی نزاع کو غیروں کی محفل میں پہنچانیکی کوشش کی ہے اور انہیں بھی ایک ایسے اخبار کو منتخب کیا ہے جس نے مسلمانوں کی تذلیل اور بدخواہی میں خاص ناموری حاصل کرلی ہے وہ اپنے مراسلہ میں ان الزامات سے اپنی برات پیش کرتے ہیں جو ہمعصر مبلغ نے ان پر لگائے ہیں اور مسلمانان دہلی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ انکی زندگی کا مقصد وحید خدمت دین و ملت ہے۔ مگر خود انکا یہ فعل کہ انہوں نے "سچ" کی معرفت یہ برات پیش کی ہے ان کی پوزیشن کو اور زیادہ مشکوک بنا دیتا ہے اور مسلمانوں کو فی الواقع یہ باور کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ ان کا ہندوؤں کی مفسدہ پرداز جماعت سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے ہم اپنے محترم قاضی صاحب کو یہ دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اول تو وہ اس افسوسناک نزاع کو ختم کردیں۔ اور اگر اس کیلئے ان کے دل میں کافی وسعت نہیں ہے تو کم از کم غیروں کے سامنے اسے پیش کرکے مسلمانوں کی جگ ہنسائی نہ کرائیں۔

مدیر الامان پر ایک اور مقدمہ

ہمیں یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ حکومت دہلی نے مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان پر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ان سے تحفظ امن کے لئے نیک چلنی کی ضمانت لی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حکومت دہلی نے الامان کی زندگی کو ختم کر دینے کا تہیہ کرلیا ہے اور وہ مدیر الامان کو اس حد تک مشکلات میں مبتلا کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ہندو پروپیگنڈا کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں کو بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر فی الحقیقت حکومت کا یہی ارادہ ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہ اسلامی پریس کے ساتھ سخت بے انصافی کر رہی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں ہندو اور اسلامی پریس ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہے، حکومت کا ایک جانب اپنی قوت کو زیادہ صرف کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے، اور ایک کا ہاتھ باندھ کر دوسرے کو پوری طرح حملہ کرنیکا موقع دے رہی ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس سے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف جائز طور پر شکایت پیدا ہوتی ہے اور حکومت کی غیرجانبدارانہ پوزیشن کے لئے سخت مضرت رساں ہے بہتر ہو کہ حکومت اس معاملہ میں کوئی صحیح اور عقلمندانہ روش اختیار کرے۔

مدیر حبل المتین اور حکومت

ہمیں مسٹر کبیر الدین احمد ممبر اسمبلی کے ایک تار سے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ حکومت نے آقائے مؤید الاسلام مدیر حبل المتین کے اخراج کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور سر الیگزنڈر مڈیمن نے حکومت کی جانب سے اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ آقائے موصوف خواہ کیسے ہی "جرائم" کے مرتکب ہوئے ہوں، لیکن انہیں خارج البلد نہیں کیا جائیگا۔ یہ حکومت برطانیہ کے ان معدودے چند عقلمندانہ افعال میں سے ایک ہے جس پر ہم اس کے سخت نکتہ چین ہونے کے باوجود داد دینے پر مجبور ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ مؤید الاسلام جیسے بلند پایہ ادیب کی اہانت و امداد نہ ہوتی ہو نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو اس عمل میں وہ بقاعدہ خلفائے راشدین الیلیتیں معذور ہوں گے۔ اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہوں گے۔ یہ حکم معذوری ہی اسی وقت تک ہے جب تک فضا کی تاریکی دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ مہتم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مرکزیہ کے سامنے عرصہ سے یہ تجویز درپیش تھی کہ موجودہ صورت میں مسلمانوں کے لئے راہ نجات کیا ہے۔

مراد آباد کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۵ء میں اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی گئی۔ سب کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔
مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدرس دار العلوم دیوبند۔
مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ جانشین حضرت شیخ الہند قدس سرہ۔
مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار و اڑیسہ۔
مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث۔

اس سب کمیٹی کا جلسہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا اور اس نے ایک تجویز کا مسودہ مرتب کیا جس کے متعلق اسی جلسہ میں طے ہوا کہ اسے ممبران مرکزیہ کے پاس بغرض استصواب بھیجا جائے۔ چنانچہ مسودہ مذکورہ ممبران کے پاس بھیجا گیا۔ اور ۸ مئی ۱۹۲۶ء کو حاصل شدہ آرا مجلس عاملہ کے جلسے میں پیش کی گئیں۔ اسوقت تک صرف ۳۲ رائیں آئی تھیں جن میں سے ۳۰ موافق اور صرف ۲ مخالف تھیں۔ مگر مجلس عاملہ نے مزید آرا حاصل کرنے کے لیے اس کی اشاعت کو ملتوی رکھا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو مجلس عاملہ کے دوسرے جلسے میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ اب حاصل شدہ آرا کی تعداد ۵۳ تک پہنچ چکی تھی۔ اس میں سے صرف ۳ مخالف تھیں۔ دو متذبذب تھیں اور باقی ۴۸ موافق تھیں۔ اس لئے مجلس عاملہ نے جیسے حسب تجویز منظور شدہ اجلاس مرکزیہ منعقدہ ۲۱ اپریل ۱۹۲۶ء کثرت آرا کے فیصلے کو شائع کرنیکا اختیار تھا اسے منظور اور شائع کرنے کا فیصلہ کردیا۔ لہذا تجویز مذکور شائع کی جاتی ہے۔

تجویز

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کر دی گئی تھی) لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و تناصر (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اعدائے دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے۔

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص حکم۔ دائمی۔ اجماعی۔ غیر متبدل اور عام حکم ہے۔ اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان۔ مال۔ آبرو۔ دین اور شعائر اسلام پر حملے کریں۔ یا اسکے لیے سازشیں کریں ترغیب اور دعوت دیں اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمۂ اسلام کو پست کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کریں یا قبضہ کی کوشش کریں۔ ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتہ موالات قائم کرنا حرام ہے یہ حکم دائمی ہے لیکن استطاعت کے مدارج اور ماحول کے تفاوت کے لحاظ سے اسکی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے۔ اسی طرح دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جانیکے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کرلینے والا شرعاً معذور ہے۔ متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کیوقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے انکا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانیکی کارروائیاں ہو رہی تھیں دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرکے اور اپنے وطن کو جو صدیوں تک دار الاسلام رہچکا ہے آزاد کرانیکے شرعی فریضہ پر عمل کرنیکے لیے متحد جذبۂ وطنیت کی فضا پیدا ہو جانیکی وجہ سے ہمہ تن مستعد ہو گئے تھے اور اس اجتماعی مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کر دی تھی۔ اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوے کی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کی حالت متغیر ہو گئی اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبتناک حالت یہانتک پہونچ گئی کہ مسلمانوں کے بہت بیدار مغز موقعہ شناس اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اگر وہ ابھی اسلامی قومیت کی حفاظت کیلئے سعی نہ کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں تو اسلامی قومیت کے استیصال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام جدید حالات کا معائنہ کرکے اس نتیجہ پر پہنچی ہو کہ اگر موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے کیلئے کوئی ایسا عمل اختیار کریں جو ان مقاصد کیلئے ضروری ہو اگرچہ صورۃ موہم موالات ہو لیکن حقیقتہً بمعنی و نیت موالات کا مقصود نہ ہو اور اعدائے ...

خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانا

(نوشتہ سید طفیل احمد جوائنٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)

اس ملک میں بالعموم اور مسلمانوں میں بالخصوص ہر طرف یہ شکایت ہے کہ اس زمانہ کی صنعت و حرفت اور جدید آلات اور ترقی کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمام ملک میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ان جدید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ جب کسی فرد یا کسی انجمن کے ذہن میں کوئی مفید خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنا خیال بذریعہ اخبارات یا اعلانات شائع کرکے سمجھتا ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ حالانکہ خواندہ لوگوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اسے پڑھنے یا سمجھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک بھی بمشکل پہونچ سکتی ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں ایک سو آدمیوں میں سے (۹۳) ایسے ہیں جن کے لئے ڈاک اور تار کے محکمے، کتب خانے اور دار الاخبار، گھنٹہ گھر اور سڑکوں کے سائن بورڈ، ریلوں کے اوقات کے نقشہ اور مطبوعہ اعلانات مہمل اور بے معنی چیزیں ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں قریباً ۲۹ کروڑ اشخاص ایسے ہیں جن کی عقل کی آنکھوں پر ایسی پٹیاں بندھی ہیں کہ ان کی وجہ سے وہ تمام کار آمد چیزوں کے دیکھنے تک سے محروم ہیں۔ چہ جائیکہ اس زمانہ کی مفید ترین ایجادوں کو سمجھیں اور انہیں رائج کرکے اپنے ملک کی زراعت و فلاحت، صنعت و حرفت کو ترقی دیں۔

یہ حال تو اہل ملک کا ہے جو عرض کیا گیا۔ اب رہے مسلمان جو گذشتہ پچاس سال تک اہل قلم سمجھے جاتے تھے۔ ان کی حالت موجودہ زمانہ میں عام ملک کی حالت سے کہیں زیادہ گر گئی ہے۔ چنانچہ ان کی قوم میں خواندہ لوگوں کی تعداد کل ۴ر۰۶ یعنی ۴ فیصدی کے قریب ہے۔ ہندوستان کی دیگر اقوام کے خواندوں کی تعداد ۹ر۷ یعنی آٹھ فیصدی کے قریب ہے۔ اس حساب سے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے، جو قابل توجہ ہے۔ یہ تو تمام ہندوستان کا حال ہے اور اگر فرداً فرداً ہر صوبہ کو دیکھا جائے تو بعض صوبوں کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ مثال کے طور پر چند صوبوں کے مسلمان خواندوں کی فیصدی تعداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملک یا صوبہ	تعداد خواندہ مسلم فیصدی	تعداد خواندہ غیر مسلم فیصدی
کل ہندوستان	۴ر۰۶	۷ر۹
پنجاب	۲ر۰	۵ر۹
صوبہ سرحدی	۱ر۶	۲۷ر۹
بلوچستان	۱ر۷	۴۱ر۷

اس نقشہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی حالت نسبتاً اچھی سمجھی جاتی ہے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں صرف ایک ثلث ہے۔ اور صوبہ سرحدی میں اٹھارہواں حصہ اور بلوچستان میں صرف چوبیسواں حصہ ہے۔

کچھ عرصہ سے ملک میں پوری عمر کے لوگوں کو خواندہ بنانے کی تحریک جاری ہے اور اس میں برادران وطن نمایاں حصہ لے رہے ہیں، اس کے لئے انہوں نے پڑھانے کے سہل ترین طریقے ایجاد کئے ہیں۔ جن سے ایک ہفتہ میں انسان اپنی دیسی زبان میں کچھ لکھنے پڑھنے لگتا ہے۔ بعض انجمنیں لوگوں سے اس امر کا اقرار لیتی ہیں کہ میں آئندہ مردم شماری سے قبل جو ۱۹۳۱ء میں ہوگی کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادوں گا۔ اس قسم کے طریقوں سے امید ہے کہ آئندہ مردم شماری تک ان کی تعداد کچھ نہ کچھ بڑھے گی۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان بھی اپنے جاہل بھائیوں کو خواندہ بنانے اور ان کی عقل کی آنکھوں سے پٹیاں کھول کر انہیں بینا بنانے میں نمایاں حصہ نہ لیں۔ اس وقت زندہ ممالک میں بالعموم خواندوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ ہمارے ملک میں ناخواندوں کی۔ اس میں شک نہیں کہ خواندوں کی تعداد بڑھانے میں سلطنت کے زبردست ہاتھ کی امداد کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر سلطنت کو توجہ دلاکر روپیہ حاصل کرنا اور خود سلطنت کا عملی تعلیمی کاموں میں ہاتھ بٹانا بھی تو ہمارا ہی کام ہے۔ مجھے خود معلوم ہے کہ صوبہ متحدہ میں ابتدائی تعلیم کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جو روپیہ مخصوص ہے، بعض وقت مقامی مسلمان اس سے مستفید نہیں ہوتے اور اس کا معتد بہ حصہ سال تمام پر صرف ہو جاتا ہے۔

بہر حال سخت ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اپنے مقامات میں ناخواندوں کو خواندہ بنانے کا تہیہ کرلیں۔ اس کے لئے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ہندوستان کے ہر ضلع کے تعلیمی اعداد و شمار مہیا اور مرتب کرلئے ہیں۔ ہمارے سینئر اسٹنٹ سکرٹری کی بدولت صوبہ متحدہ کے مختلف اضلاع کے متعلق حالات بھی جمع ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان کے اضلاع کے مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے متعلق بھی سامان فراہم کریں۔ امید کہ درد مند مسلمان اس کام میں حصہ لیکر ہماری مدد کریں گے۔

خواندوں کی تعداد میں کس طرح اضافہ ہو

اوپر جو کچھ تحریر کیا گیا اس سے کم از کم اتنا اندازہ ہوگیا ہوگا کہ مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اب اس کے طریقوں کی نسبت حسب ذیل عرض ہے:۔

(۱) جو اصحاب اپنے ضلع یا شہر میں کام کرنا چاہیں وہ اول تو مسلمان ناخواندوں کی نسبتی تعداد اور اس کی تفصیلات سیکرٹری صاحب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ سے طلب فرمائیں (چھوٹے قصبوں کی تعداد غالباً نہ مل سکے گی) اور موجودہ نقشہ کو پیش نظر رکھکر کام شروع کردیں۔

(۲) جو اصحاب کسی میونسپلٹی میں رہتے ہیں وہ دیکھیں کہ انکے شہر یا قصبہ میں جبریہ قانون کا اجراء ہوگیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں ہوا تو ممبروں کو توجہ دلاکر اس کا اجراء کرائیں۔

(۳) نیز یہ دیکھیں کہ پوری عمر کے لوگوں کے لئے رات کے مدرسے میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی طرف سے کھلے ہیں کہ نہیں اگر نہیں کھلے تو ذمہ دار اصحاب سے ان کے کھولے جانے کی تحریک کریں۔

(۴) صوبہ متحدہ کے شہروں قصبات اور دیہات میں دیکھیں کہ کافی تعداد میں امدادی اسلامیہ مکاتب و مدارس کھلے ہیں کہ نہیں۔ اگر کسی مناسب مقام پر نہ کھلے ہوں اور وہاں ۲۰ بچے فراہم ہو سکتے ہوں تو مقامی لوگوں کی طرف سے ایک درخواست مرتب کراکے چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ اسلامیہ مکتب کمیٹی کی خدمت میں بھیجدیں۔ اور مکتب یا اسکول کا اجراء کرالیں۔

(۵) باقی رہے وہ اصحاب جو ذاتی طور پر کام کرنا چاہیں وہ ارادہ کریں کہ کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنا دینگے۔ اس کے لئے یا تو وہ وقت نکال کر خود اپنے کسی ہمسایہ یا خدمتگار کو پڑھائیں ورنہ کم سے کم ایک بچہ کی فیس جو ایک دو آنہ ماہوار سے زیادہ نہ ہوگی دیکر اسے کسی مدرسے میں پڑھوائیں۔ تاکہ ذاتی فرض سے سبکدوشی ہو۔

(۶) اب رہا یہ سوال کہ بچوں یا بڑی عمر کے لوگوں کو کس زبان کی تعلیم دی جائے۔ اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جن صوبہ جات میں اردو پڑھنے والے لوگ موجود ہیں اور اردو کے مدارس و مکاتب ہیں وہاں اردو اور قرآن شریف کی تعلیم سے ابتدا کی جائے۔ مگر بعض صوبہ جات ایسے ہیں جہاں اردو پڑھانے والے نہیں ملتے۔ ایسے مقامات میں وہاں کی دیسی زبان اور حروف پڑھانے میں ہرگز تامل نہ کرنا چاہئے کیونکہ محض ناخواندہ ہونے سے خواندہ ہونا بہرحال اچھا ہے۔ مثلاً جہاں اردو کی تعلیم کا انتظام نہ ہو وہاں گورمکھی یا گجراتی تامل بنگالی ناگری کے حروف میں تعلیم دی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ انہیں حروف میں دینیات کے رسالے تیار کرکے شائع کئے جائیں۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ عالی جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بعض زبانوں میں اور کلام پاک کے ترجمہ شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بعض اصحاب کو اندیشہ ہوتا ہے کہ غیر زبانوں کے حروف میں تعلیم دینے سے مذہب میں خلل آئے گا۔ مگر جبکہ لاکھوں آدمی انگریزی پڑھکر عیسائی نہیں ہوتے اور لاکھوں ہندو اردو پڑھکر مسلمان نہیں ہوتے تو اس امر کا کوئی اندیشہ نہیں کہ مسلمان اپنے نواح کے حروف میں کتابیں پڑھکر مرتد ہو جائیں گے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اول جب محض ناخواندہ لوگوں کو کسی زبان کے حروف میں شدبد ہو جائے گی۔ اور اس میں سمجھ پیدا ہوگی۔ اور معلومات میں اضافہ ہونے سے خیالات میں وسعت ہوگی تو وہ خود بخود اپنے مذہب اپنی تاریخ اپنے لٹریچر کی طرف اسی طرح متوجہ ہوں گے جس طرح کہ بنگالی اور ہندو اپنے آبائی علوم کی طرف ۔۔۔۔ انگریزی پڑھکر متوجہ ہوئے ہیں۔ بہر حال اسوقت مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار کو سمجھیں اپنا حساب کتاب لکھ سکیں۔ مہاجنوں کے پھندوں سے نکل سکیں۔ سنداعت و صنعت کی کتابیں پڑھکر اپنے پیشوں میں ترقی کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ارکان مجلس مرکزیہ کی کثرت رائے سے فتوائے ترک موالات کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ بتمامہ نقل کی جاتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ وہ غلط فہمیاں خود بخود رفع ہو جائیں گی جو اس تجویز کے متعلق بعض حضرات نے پھیلادی ہیں، بلکہ مسلمانوں کو ان حالات اور دلائل کا بھی ٹھیک ٹھیک علم ہو جائیگا جن کے ماتحت جمعیۃ نے انہیں رخصت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ جہاں تک نفس موالات کا تعلق ہے وہ اب بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح پہلے حرام تھی اور جب تک کفار کی حیثیت محاربہ بدل نہ جائے وہ بہر حال حرام رہیگی۔ لیکن اس کے ترک کر دینے کے مختلف درجے ہیں اور ان درجوں کو مسلمانوں کی استطاعت اور قدرت کے مدارج سے ایک گہرا تعلق ہے۔ بحکم آیۂ کریمہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا شریعت مقدسہ مسلمانوں کو کسی ایسے فرض کی بجا آوری پر مکلف قرار نہیں دیتی جس کے انجام دینے کی ان میں طاقت نہ ہو یا جس سے وہ مالا یطاق نقصانات و مصائب میں مبتلا ہو جائیں۔ اسی اصول کے ماتحت جمعیۃ العلماء نے پہلے ترک موالات کی جن صورتوں کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا تھا وہ اس کی اور دعبیرت کے مطابق سخت و شدید ہونے کے باوجود ایسی تھیں کہ مسلمان ان پر عامل ہونے کی قدرت رکھتے تھے۔ نیز وہ وقت بھی اسلام کے لئے ایسا نازک تھا کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مصائب برداشت کرکے ادائے دین کے [illegible] کا مقابلہ کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن اب ایک طرف تو اس حالت کی نزاکت بڑی حد تک ختم ہو چکی ہے اور [illegible] بالفعل جنگی حالت باقی نہیں رہی ہے، دوسری طرف ہندوؤں سے اتحاد و تعاون کا تعلق قطع ہو چکا ہے جو مسلمانوں کی تقویت کا سب سے بڑا سبب تھا۔ بلکہ دوستانہ مساعدت کی بجائے ان کی جانب سے دشمنی و مخالفت کا اظہار ہو رہا ہے جس سے یہ سمجھنے کے لئے مسلمان مجبور ہیں کہ اپنی قوت کو [illegible] حکومت جابرہ کے مقابلہ سے ہٹا کر انکے مقابلہ پر لگائیں۔ اسلئے جمعیۃ العلماء نے مسلمانوں کی [illegible] قومی عزت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری سمجھا کہ ان قیود کو ایک حد تک سست کر دیا جائے جو فتوائے ترک موالات کے ذریعہ سے ان پر عائد کردی گئی تھیں۔ اور ان کے سیاسی ارباب حل و عقد کو ایسے طریقے اختیار کرنے کی اجازت دیدی جائے جو اسلامی مفاد و مصالح کی مدافعت کیلئے ناگزیر ہوں، اگرچہ بظاہر صورت [illegible] ترک موالات کی ہو۔

اس رخصت کے عطا کرنے میں جمعیت نے جس قدر احتیاط برتی ہے وہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ اس نے شرعی احکام کو بازیچۂ اطفال نہیں بنایا ہے۔ [illegible] کا پورا زمانہ صبر و سکون کے ساتھ حالات کا مطالعہ کرنے میں بسر کر دیا اور انتظار کرتی رہی کہ شاید حالات درست ہو جائیں، مگر جب [illegible] تجارت، تعلیم اور اقتصاد کے میدان میں مسلمانوں کے وجود کو [illegible] شروع کر دیا تو [illegible] اس سوال پر غور کرنے کیلئے [illegible] مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ترک موالات [illegible] سہولت پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟ [illegible] کوئی فیصلہ کر سکتی تھی [illegible] کر کے پیش کر دیتی لیکن اس نے اپنے کام کی اہمیت اور ایک شرعی

حکم میں ترمیم و تغیر کرنے کی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کیا اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالنے کے بعد اپریل ۱۹۲۶ء میں اپنی پوری بحث کی چھان بین کے ساتھ ایک تجویز کا مسودہ بھی تیار کیا اور ارکان مجلس مرکزیہ کے پاس بھیجدی گئی۔ اور تجویز کی منظوری کا فیصلہ ان کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ اس لئے آخری تاریخ ۸ مئی ۱۹۲۶ء مقرر کی گئی تھی۔ چنانچہ اس تاریخ تک ۳۲ رائیں آگئیں جن میں سے ۳۰ مجوزہ مسودہ تجویز کی تائید میں تھیں۔ مگر جمعیت نے اس کثرت رائے کے باوجود ارکان مرکزی کے اسقدر قلیل ارکان کی تائید سے ایسا اہم فیصلہ کر دینا مناسب نہ سمجھا، اس لئے مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس پر اسے چھوڑ دیا۔ اور آخر ۲۲ ستمبر کے اجلاس میں ۳ رایوں کے مقابلہ میں ۵۰ رایوں کی اکثریت سے وہ فیصلہ منظور کیا جو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ جمعیت نے یہ رخصت عطا کرنے میں شرعی احکام کی حرمت اور فتوائے شریعت کے اعزاز کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات کے ساتھ ساتھ احکام کے بدلجانے کا اصول کیا معنی رکھتا ہے؟ احکام شرعی کسی متلون انسان کی طبیعت کی طرح نہیں ہیں کہ محض اوہام و تخیلات کی تحریک پر ادلتے بدلتے رہیں۔ بلکہ ان کے اندر معمولی سے معمولی جزوی ترمیم کرنے میں بھی پوری احتیاط ملحوظ رکھنی چاہئے۔ اور تاوقتیکہ حالات میں کوئی اہم اور قطعی تغیر نہ ہو جائے، ان میں کسی قسم کے تغیر کی جرأت نہ کرنی چاہیے۔

چین اور ہندوستان

پنڈت موتی لال نہرو نے اس امر کا اعلان کر کے ہندوستان کی سچی نمائندگی کی ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے چین کے خلاف ہندی فوج کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان کے باشندے اس فعل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ برطانی حکومت ایک عرصہ سے مشرقی قوموں کو غلام بنانے کے لئے ہندوستان کی فوج کو استعمال کر رہی ہے اور مصر، افریقہ، فلسطین، عراق، ایران، افغانستان ٹرکی، چین، غرض کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا ہے جہاں برطانی استعمار کی آبیاری کے لئے ہندوستانی خون نہ بہایا گیا ہو۔ برطانی ہند کی تاریخ میں ابھی تک کوئی موقع ایسا نہیں آیا ہے کہ خود ہندوستان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو اور اس کے مقابلہ پر ہندوستانی فوجوں سے کام لیا گیا ہو۔ لیکن ہندوستان کی حفاظت کے بہانہ سے کروڑہا روپیہ سالانہ خرچ کر کے ایک عظیم الشان فوج پرورش کی جارہی ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں کسی آزاد قوم کو غلام بنانے، یا کسی غلام قوم کی بندشیں جکڑنے کے لئے ضرورت پیش آئے وہاں یہ "پالتو بھیڑئیے" لڑنے کے لئے بھیجدئے جائیں اور وہ صرف اسلئے کہ ان کے آقا انہیں دو روٹیاں کھانے اور چند پیسے تن پالنے کے لئے دیدیتے ہیں، جاکر ان بیگناہوں کا خون بہائیں جنہوں نے کبھی ہندوستان کو ضرر پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ حکومت کی اس جابرانہ حرکت کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں ہندوستانیوں کو ذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ قومیں جن کے خلاف انہیں استعمال کیا جاچکا ہے، ان کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔ یہ پچھلی ذلتیں ہمارے لئے کافی سے زیادہ ہیں اور اب ہمیں ان کا مزید ذخیرہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے ہمیں نہایت صفائی کے ساتھ حکومت سے یہ کہدینا چاہئے کہ چین کو اپنی اغراض کا غلام بنانے کے لئے جو جدوجہد اس نے شروع کردی ہے اور جس کے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کرلینے کا قوی اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس میں ہم ہرگز اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

پٹیالہ میں مسلمانوں پر ناجائز قیود

ہمعصر زمیندار نے اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے یہ اضطراب انگیز خبر شائع کی ہے کہ ریاست پٹیالہ کے بعض حکام نے مسلمانوں کو مسجدوں میں قرآن پڑھنے اور مجالس وعظ منعقد کرنے کی ممانعت کردی ہے۔ اور خطبۂ جمعہ پڑھنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ایسی رنجیدہ اور صبر شکن اطلاع ہے جسے ہر مسلمان سنکر بے چین ہو جاتا ہے۔ لیکن حکومت پٹیالہ کی جانب سے اب تک اس کی کوئی تردید نہ ہونے کے باوجود ہمارے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ پنجاب کے عین وسط میں پٹیالہ جیسی ریاست کے اندر اس قسم کے ظالمانہ احکام نافذ ہوں گے۔ جو تنگ نظری، تعصب اور مذہبی ناروا داری کی انتہائی

کر یہ ہم صورت پیش کرتے ہیں۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ سے جو ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ فرمانروا ہیں مشکل ہی سے ایسے احکام کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اسلئے ہم کوئی اظہار رائے کرنے سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کی تحقیق کرلیں۔ کیا پٹیالہ کے کوئی مسلمان بزرگ ہمیں صحیح واقعات کی اطلاع دیں گے؟ اگر فی الحقیقت حکام ریاست نے یہی جابرانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اور وہاں کے مسلمان اصل واقعات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں تو ہم انہیں یہ اطمینان دلانے کے لئے تیار ہیں کہ ان کے نام کسی حال میں ظاہر نہ کئے جائیں گے۔

ایک افسوسناک نزاع

۲۵ ستمبر کے پیج میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر قاضی حبیب الدین صاحب کی جانب سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے معاصر مبلغ کے خلاف اپنے جذبات غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک اصل نزاع کا تعلق ہے ہمیں اس کے واقعات بڑی حد تک معلوم ہیں اور ہمارے لئے وہی کچھ کم باعث افسوس نہ تھی مگر اب یہ دیکھکر تو ہمیں بہت افسوس ہوا کہ قاضی صاحب نے اس باہمی نزاع کو غیروں کی محفل میں پہنچانیکی کوشش کی ہے اور انہیں بھی ایک ایسے اخبار کو منتخب کیا ہے جس نے مسلمانوں کی تذلیل اور بدخواہی میں خاص ناموری حاصل کرلی ہے وہ اپنے مراسلہ میں ان الزامات سے اپنی برأت پیش کرتے ہیں جو ہمعصر مبلغ نے اپنے لگائے ہیں اور مسلمانان دہلی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ انکی زندگی کا مقصد وحید خدمت دین و ملت ہے۔ مگر خود انکا یہ فعل کہ انہوں نے تیج کی معرفت یہ برأت پیش کی ہے ان کی پوزیشن کو اور زیادہ مشکوک بنا دیتا ہے اور مسلمانوں کو فی الواقع یہ باور کرلینے پر مجبور کرتا ہے کہ ان کا ہندؤوں کی مفسدہ پرداز جماعت سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے۔ ہم اپنے محترم قاضی صاحب کو یہ دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اول تو وہ اس افسوسناک نزاع کو ختم کردیں۔ اور اگر اس کیلئے ان کے دل میں کافی وسعت نہیں ہے تو کم از کم غیروں کے سامنے اسے پیش کر کے مسلمانوں کی جگ ہنسائی نہ کرائیں۔

مدیر الامان پر ایک اور مقدمہ

ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ حکومت دہلی نے مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان پر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ان سے تحفظ امن کے لئے نیک چلنی کی ضمانت لی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حکومت دہلی نے الامان کی زندگی کو ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہ مدیر الامان کو اس حد تک مشکلات میں مبتلا کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ہندو پروپیگنڈا کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں کو بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر فی الحقیقت حکومت کا یہی ارادہ ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہ اسلامی پریس کے ساتھ سخت بے انصافی کر رہی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں ہندو اور اسلامی پریس ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہے، حکومت کا ایک جانب اپنی قوت کو زیادہ صرف کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے، اور ایک کا ہاتھ باندھ کر دوسرے کو پوری طرح [illegible] رہی ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس سے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف جائز طور پر شکایت پیدا ہوتی ہے اور حکومت کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کے لئے سخت مضرت رساں ہے بہتر ہو کہ حکومت اس معاملہ میں کوئی صحیح اور عقلمندانہ روش اختیار کرے۔

مدیر حبل المتین اور حکومت

ہمیں مسٹر کبیر الدین احمد ممبر اسمبلی کے ایک تار سے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ حکومت نے آقائے مؤید الاسلام مدیر حبل المتین کے اخراج کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور سر ڈینبر سے نے حکومت کی جانب سے اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ آقائے موصوف خواہ کیسے ہی "جرائم" کے مرتکب ہوئے ہوں، لیکن انہیں خارج البلد نہیں کیا جائیگا۔ یہ حکومت برطانیہ کے ان معدودے چند عقلمندانہ افعال میں سے ایک ہے جس پر ہم اس کے سخت نکتہ چین ہونے کے باوجود داد دینے پر مجبور ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ مؤید الاسلام جیسے بلند پایہ ادیب

کو چین کی اعانت و امداد نہ ہوتی ہو نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو اس عمل میں وہ بقاعدۂ اختیار اہون البلیتین معذور ہوں گے۔ اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہوں گے۔

یہ حکم معذوری بھی اسی وقت تک ہے جب تک فضائی تاریکی دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ مہتم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مرکزیہ کے سامنے عرصہ سے یہ تجویز درپیش تھی کہ موجودہ صورت میں مسلمانوں کے لئے راہ نجات کیا ہے۔

مرادآباد کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء میں اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی گئی۔ سب کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدرس دار العلوم دیوبند۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ جانشین حضرت شیخ الہند قدس سرہ۔

مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار واڑیسہ۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث۔

اس سب کمیٹی کا جلسہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا اور اس نے ایک تجویز کا مسودہ مرتب کیا جس کے متعلق اسی جلسہ میں طے ہوا کہ اسے ممبران مرکزیہ کے پاس بغرض استصواب بھیجا جائے۔ چنانچہ مسودہ مذکورہ ممبران کے پاس بھیجا گیا۔ اور ۸ مئی ۱۹۲۶ء کو حاصل شدہ آرا مجلس عاملہ کے جلسے میں پیش کی گئیں۔ اسوقت تک صرف ۳۲ رائیں آئی تھیں جن میں سے ۳۰ موافق اور صرف ۲ مخالف تھیں۔ مگر مجلس عاملہ نے مزید آرا حاصل کرنے کے لئے اس کی اشاعت کو ملتوی رکھا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو مجلس عاملہ کے دوسرے جلسے میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ اب حاصل شدہ آرا کی تعداد ۵۳ تک پہنچ چکی تھی۔ اس میں سے صرف ۳ مخالف تھیں۔ دو نہ معین تھیں اور باقی ۴۸ موافق تھیں۔ اسلئے مجلس عاملہ نے حسب تجویز منظور شدہ اجلاس مرکزیہ منعقدہ ۲۰ و ۲۱ اپریل ۱۹۲۶ء کثرت آرا کے فیصلے کو شائع کرنیکا اختیار تھا اسے منظور اور شائع کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ لہذا تجویز مذکور شائع کی جاتی ہے۔

تجویز

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کردی گئی تھی) لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و مناصرت (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اعدائے دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے۔

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص محکم۔ دائمی۔ اجماعی۔ غیر متبدل اور عام حکم ہے۔ اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان۔ مال۔ آبرو۔ دین اور شعائر اسلام پر حملے کریں۔ یا اسکے لئے سازشیں کریں۔ ترغیب اعداء و عوت دین اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمۂ اسلام کو پست کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرلیں یا قبضہ کی کوشش کریں۔ ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتہ موالات قائم کرنا حرام ہے یہ حکم دائمی ہے لیکن استطاعت کے تدریج اور مآل کے تفاوت کے لحاظ سے اسکی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے۔ اسی طرح دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جانیکے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کرنیوالا شرعاً معذور ہے۔ متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کیوقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے انکا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانیکی کارروائیاں ہو رہی تھیں دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرنے اور اپنے وطن کو جو صدیوں تک دار الاسلام رہچکا ہی آزاد کرانیکے شرعی فریضہ پر عمل کرنیکے لئے متحدہ جذبۂ وطنیت کی فضا پیدا ہو جانیکی وجہ سے ہمہ تن مستعد ہو گئے تھے اور اس اجتماعی مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کردی تھی۔ اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوے کی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کی حالت متغیر ہوگئی اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب و جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبتناک حالت یہانتک پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے بہت بیدار مغز موقعہ شناس اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اگر وہ ابھی اسلامی قومیت کی حفاظت کیلئے سعی نہ کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں تو اسلامی قومیت کے استیصال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عاید ہوگی جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام جدید حالات کا معائنہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور دینی ہستی کو محفوظ رکھنے کیلئے کوئی ایسا عمل اختیار کریں جو ان مقاصد کیلئے ضروری ہو اگرچہ صورۃً مرہم موالات ہو لیکن حقیقۃً و معنیً و نیۃً موالات کا مقصود نہ ہو اور اعدائے

خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانا

(نوشتۂ سید طفیل احمد جوائینٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)

اس ملک میں بالعموم اور مسلمانوں میں بالخصوص ہر طرف یہ شکایت ہے کہ اس زمانہ کی صنعت و حرفت اور جدید آلات اور ترقی کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمام ملک میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ان جدید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ جب کسی فرد یا کسی انجمن کے ذہن میں کوئی مفید خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنا خیال بذریعہ اخبارات یا اعلانات شائع کر کے سمجھتا ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ حالانکہ خواندہ لوگوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اُسے پڑھنے یا سمجھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک بھی بمشکل پہونچ سکتی ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں ایک سَو آدمیوں میں سے (۹۳) ایسے ہیں جن کے لئے ڈاک اور تار کے مفید محکمے، کتب خانے اور دار الاخبار، گھنٹہ گھر اور سڑکوں کے سائن بورڈ، ریلوں کے اوقات کے نقشے اور مطبوعہ اعلانات مہمل اور بے معنی چیزیں ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں قریباً ۲۹ کروڑ اشخاص ایسے ہیں جن کی عقل کی آنکھوں پر ایسی پٹیاں بندھی ہیں کہ اُن کی وجہ سے وہ تمام کار آمد چیزوں کے دیکھنے تک سے محروم ہیں۔ چہ جائیکہ اس زمانہ کی مفید ترین ایجادوں کو سمجھیں اور انہیں رائج کر کے اپنے ملک کی زراعت و فلاحت، صنعت و حرفت کو ترقی دیں۔

یہ حال تو اہل ملک کا ہے جو عرض کیا گیا۔ اب رہے مسلمان جو گذشتہ پچاس سال تک اہل قلم سمجھے جاتے تھے۔ اُن کی حالت موجودہ زمانہ میں عام ملک کی حالت سے کہیں زیادہ گر گئی ہے۔ چنانچہ اُن کی قوم میں خواندہ لوگوں کی تعداد کل ۶ر۴ یعنی ۴½ فیصدی کے قریب ہے۔ ہندوستان کی دیگر اقوام کے خواندوں کی تعداد ۹ر۸ یعنی آٹھ فیصدی کے قریب ہے۔ اس حساب سے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے، جو قابل توجہ ہے۔ یہ تو تمام ہندوستان کا حال ہے اور اگر فرداً فرداً ہر صوبہ کو دیکھا جائے تو بعض صوبوں کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ مثال کے طور پر چند صوبوں کے مسلمان خواندوں کی فیصدی تعداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملک یا صوبہ	تعداد خواندہ مُسلم فیصدی	تعداد خواندہ غیر مُسلم فیصدی
کل ہندوستان	۴ر۰۶	۷ر۹
پنجاب	۲ر۰	۵ر۹
صوبہ سرحدی	۱ر۶	۲۷ر۹
بلوچستان	۱ر۷	۴۱ر۷

اس نقشہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی حالت نسبتاً اچھی سمجھی جاتی ہے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں صرف ایک ثلث ہے۔ اور صوبہ سرحدی میں اٹھارہواں حصہ اور بلوچستان میں صرف چوبیسواں حصہ ہے۔

کچھ عرصہ سے ملک میں پوری عمر کے لوگوں کو خواندہ بنانے کی تحریک جاری ہے اور اس میں برادران وطن نمایاں حصہ لے رہے ہیں، اس کے لئے انہوں نے پڑھانے کے سہل ترین طریقے ایجاد کئے ہیں۔ جن سے ایک ہفتہ میں انسان اپنی دیسی زبان میں کچھ لکھنے پڑھنے لگتا ہے۔ بعض انجمنیں لوگوں سے اس امر کا اقرار لیتی ہیں کہ وہ آئندہ مردم شماری سے قبل جو ۱۹۳۱ء میں ہوگی کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادوں گا۔ اس قسم کے طریقوں سے امید ہے کہ آئندہ مردم شماری تک اُن کی تعداد کچھ نہ کچھ بڑھے گی۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان بھی اپنے جاہل بھائیوں کو خواندہ بنانے اور اُن کی عقل کی آنکھوں سے پٹیاں کھول کر انہیں بینا بنانے میں نمایاں حصہ نہ لیں۔ اس وقت زندہ ممالک میں بالعموم خواندوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ ہمارے ملک میں ناخواندوں کی۔ اس میں شک نہیں کہ خواندوں کی تعداد بڑھانے میں سلطنت کے زبردست ہاتھ کی امداد کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر سلطنت کو توجہ دلا کر روپیہ حاصل کرنا اور خود سلطنت کا عملی تعلیمی کاموں میں ہاتھ بٹانا بھی تو ہمارا ہی کام ہے۔ مجھے خود معلوم ہے کہ صوبہ متحدہ میں ابتدائی تعلیم کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جو روپیہ مخصوص ہے، بعض وقت مقامی مسلمان اُس سے مستفید نہیں ہوتے کہ اس کا معتدبہ حصہ سال تمام پر سوخت ہو جاتا ہے۔

بہر حال سخت ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اپنے مقامات میں ناخواندوں کو خواندہ بنانے کا تہیہ کرلیں۔ اس کے لئے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ہندوستان کے ہر ضلع کے تعلیمی اعداد و شمار معہ اعداد مرتب کر لئے ہیں۔ ہمارے صیغہ انڈسٹری کی بدولت صوبہ متحدہ کے مختلف اضلاع کے صنعتی حالات بھی جمع ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان کے اضلاع کے مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے متعلق بھی سامان فراہم کریں۔ امید کہ درد مند مسلمان ان کاموں میں حصہ لیکر ہماری مدد کریں گے۔

خواندوں کی تعداد میں کس طرح اضافہ ہو

اوپر جو کچھ تحریر کیا گیا اس سے کم از کم اتنا اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اب اُس کے طریقوں کی نسبت حسب ذیل عرض ہے:۔

(۱) جو اصحاب اپنے ضلع یا شہر میں کام کرنا چاہیں وہ اول تو مسلمان ناخواندوں کی نسبتی تعداد اور اُس کی تفصیلات سے سکنڈ سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ سے طلب فرمائیں (چھوٹے قصبوں کی تعداد غالباً نہ مل سکے گی) اور موجودہ نقشہ کو پیش نظر رکھکر کام شروع کر دیں۔

(۲) جو اصحاب کسی میونسپلٹی میں رہتے ہیں وہ دیکھیں کہ اُنکے شہر یا قصبہ میں جبریہ قانون کا اجراء ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں ہوا تو ممبروں کو توجہ دلا کر اُس کا اجراء کرائیں۔

(۳) نیز یہ دیکھیں کہ پوری عمر کے لوگوں کے لئے رات کے مدرسے میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی طرف سے کھلے ہیں کہ نہیں اگر نہیں کھلے تو ذمہ دار اصحاب سے اُن کے کھولے جانے کی تحریک کریں۔

(۴) صوبہ متحدہ کے شہروں، قصبات اور دیہات میں دیکھیں کہ کافی تعداد میں امدادی اسلامیہ مکاتب و مدارس کھلے ہیں کہ نہیں۔ اگر کسی مناسب مقام پر نہ کھلے ہوں اور وہاں ۲۰ بچے فراہم ہو سکتے ہوں تو مقامی لوگوں کی طرف سے ایک درخواست مرتب کرا کے چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ اسلامیہ مکتب کمیٹی کی خدمت میں بھیجدیں۔ اور مکتب یا اسکول کا اجراء کرالیں۔

(۵) باقی رہے وہ اصحاب جو ذاتی طور پر کام کرنا چاہیں وہ ارادہ کریں کہ کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادینگے۔ اس کے لئے یا تو وہ وقت نکال کر خود اپنے کسی ہمسایہ یا خدمتگار کو پڑھائیں ورنہ کم سے کم ایک بچہ کی فیس جو ایک دو آنہ ماہوار سے زیادہ نہ ہوگی دیکر اُسے کسی مدرسے میں پڑھوائیں۔ تاکہ ذاتی فرض سے سبکدوشی ہو۔

(۶) اب رہا یہ سوال کہ بچوں یا بڑی عمر کے لوگوں کو کس زبان کی تعلیم دی جائے۔ اُس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جن صوبہ جات میں اُردو پڑھانے والے لوگ موجود ہیں اور اُردو کے مدارس و مکاتب ہیں وہاں اُردو اور قرآن شریف کی تعلیم سے ابتداء کی جائے۔ مگر بعض صوبہ جات ایسے ہیں جہاں اُردو پڑھانے والے نہیں ملتے۔ ایسے مقامات میں وہاں کی دیسی زبان اور حروف پڑھانے میں ہرگز تامل نہ کرنا چاہیے کیونکہ محض ناخواندہ ہونے سے خواندہ ہونا بہرحال اچھا ہے۔ مثلاً جہاں اُردو کی تعلیم کا انتظام نہ ہو وہاں گورمکھی، گجراتی، تامل، بنگالی، ناگری کے حروف میں تعلیم دی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ اُنہیں حروف میں دینیات کے رسالے تیار کر کے شائع کئے جائیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ عالی جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بعض زبانوں میں اور کلام پاک کے ترجمہ شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بعض اصحاب کو اندیشہ ہوتا ہے کہ غیر زبانوں کے حروف میں تعلیم دینے سے مذہب میں خلل آئے گا۔ مگر جبکہ لاکھوں آدمی انگریزی پڑھکر عیسائی نہیں ہوتے اور لاکھوں ہندو اُردو پڑھکر مسلمان نہیں ہوتے تو اس امر کا کوئی اندیشہ نہیں کہ مسلمان اپنے نواح کے حروف میں کتابیں پڑھکر مرتد ہو جائیں گے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اول جب محض ناخواندہ لوگوں کو کسی زبان کے روف میں شُد بُد ہو جائے گی۔ اور اُس میں سمجھ پیدا ہوگی۔ اور معلومات میں اضافہ ہونے سے خیالات میں وسعت ہوگی تو وہ خود بخود اپنے مذہب اپنی تاریخ اپنے لٹریچر کی طرف اسی طرح متوجہ ہوں گے جس طرح کہ بنگالی اور ہندو اپنے آبائی علوم کی طرف..... انگریزی پڑھکر متوجہ ہوئے ہیں۔ بہر حال اسوقت مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار کو سمجھیں اپنا حساب کتاب لکھ سکیں۔ مہاجنوں کے پھندوں سے نکل سکیں۔ زراعت، صنعت کی کتابیں پڑھکر اپنے پیشوں میں ترقی کر سکیں۔

انتقادات

روداد مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ کے اڑتیسویں سالانہ اجلاس کی رپورٹ ہمارے پاس بغرض تبصرہ آئی ہے۔ اس میں تقریباً ۹۰ صفحات پر کانفرنس کے گذشتہ اجلاس منعقدہ علیگڑھ کی کارروائی درج ہے جو صدر کے عالمانہ خطبہ اور متعدد تعلیمی اصلاحی مسائل پر قابل مقررین کی تقریروں کے باعث ایک سبق آموز چیز بن گئی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ صنعتی تعلیم پر محمد خلیل الدین صاحب ایرانیانی کا لکچر نہایت کارآمد ہے جس کی طرف مسلمانوں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ رپورٹ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری واحد تعلیمی انجمن نے نواب صدر یار جنگ صاحب کے عہد نظامت میں کسقدر ترقی کی ہے چند سال کے اندر اس کے ارکان کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کی تحریک میں جو وسعت پیدا ہوئی ہے اس کے ادبی و تعلیمی کارناموں نے جو ترقی حاصل کی ہے وہ اس میں نمایاں نظر آتی ہے۔ اور سب سے زیادہ یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ "خشک" اور "غیر دلچسپ" تعلیمی کام کرنے کے باوجود انھوں نے ایجوکیشنل کانفرنس کو اس کلیہ سے بھی مستثنیٰ رکھا ہے جو ہماری تمام قومی انجمنوں پر حاوی ہے اور کسی قسم کے سطحی شور و شغب کے بغیر اس کی آمدنی کے ذرائع میں اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے مصارف پورے کرنے کے بعد ۳۱ ہزار روپیہ کا سرمایہ جمع کر لینے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

جو حضرات اس روداد کو ملاحظہ کرنا چاہیں وہ سکریٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، سلطان جہاں منزل علیگڈھ کے پتہ پر طلب کر سکتے ہیں۔

مباحثہ گوشت خوری یہ ایک نہایت دلچسپ مباحثہ ہے جو گوشت خوری کے مسئلہ پر منشی عبدالرحمٰن خاں صاحب اور منشی گنگا سہائے صاحب کے درمیان ہوا ہے اس میں منشی عبدالرحمٰن خاں صاحب نے ہندوؤں کی تمام مشہور مذہبی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ ہندو مذہب میں گوشت کھانا جائز ہے اور گوشت سے پرہیز کرنے کی مذہباً کوئی اصلیت نہیں ہے اور اس کے علاوہ بہت سے عقلی دلائل بھی اس امر کے ثبوت میں پیش کئے ہیں کہ گوشت انسان کی قدرتی غذا ہے۔ اگرچہ عقلی حیثیت سے ان کے دلائل مکمل نہیں ہیں کیونکہ ان میں بہت کچھ اضافہ کی گنجائش ہے لیکن نقلی حیثیت سے انھوں نے رگوید۔ سام وید۔ یجر وید۔ منوسمرتی۔ اپنشد۔ رامائن۔ مہابھارت اور ستیارتھ پرکاش سے ایسے ایسے صریح اور بین ثبوت پیش کئے ہیں جنہیں دیکھنے کے بعد حیرت ہوتی ہے کہ ہندوؤں میں اہنسا پرمو دھرم کا اصول کیونکر رائج ہوگیا۔

ملنے کا پتہ محمد عبدالغفور خاں صاحب رشیدی ضلع ایٹہ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔

عقائد الاسلام مولانا سید عبدالحی صاحب مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلما کا ایک مختصر رسالہ ہے۔ جس میں انہوں نے نہایت عام فہم انداز میں اسلام کے عقائد بیان کئے ہیں اور مذہب کے متعلق ہر قسم کی ابتدائی معلومات درج کر دی ہیں جن سے ہر مسلمان بچے کو واقف ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۲

ملنے کا پتہ۔ شبلی بک ڈپو لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مشہور کتاب ہے جسے حقیقت و معرفت کا دریا کہا جا سکتا ہے۔ شاہ صاحب کی جامع شخصیت نے جس طرح اپنے اندر۔ حدیث فقہ۔ تفسیر۔ سیاست۔ تاریخ فلسفہ تصوف سب کو جمع کر لیا تھا۔ اور جس طرح وہ حال و قال دونوں کا مجموعہ تھے۔ اسی طرح ان کی اس کتاب میں بھی ہر فن کے مسائل جمع ہوگئے ہیں۔ اور ایک عارف باللہ کی حیثیت سے انہوں نے حقائق و معارف کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ضمناً علم کلام۔ علم اسرار الدین۔ علم فقہ۔ علم حدیث وغیرہ کے سینکڑوں مباحث آگئے ہیں۔ طبقہ اہل تصوف میں اس کی مقبولیت کو پیش نظر رکھکر سید عبدالغنی صاحب مہتمم کتب خانہ سلطان التجارت نے اسے شائع کرایا ہے۔ لیکن افسوس کہ ایسی بلند پایہ کتاب جس شان اور حسن ترتیب و تہذیب کے ساتھ چھپنی چاہیے تھی وہ ذرا ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اور کاغذ کتابت طباعت کسی اعتبار سے اس میں کوئی حسن پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور اس کتاب پر کیا موقوف ہے ہمارے ہاں مذہبی کتابوں کو چھاپنے کے لئے کچھ یہ اصول ہی مقرر کر لیا گیا ہے کہ انہیں جس قدر ممکن ہو بدتر صورت میں شائع کیا جائے۔ امید ہے کہ جناب ناشر اس کے آئندہ ایڈیشن کو زیادہ بہتر صورت میں چھاپنے کی کوشش کریں گے۔

کتب خانہ سلطان التجارت، دریبہ کلاں دہلی سے طلب کیجئے۔

فیوض الحرمین یہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی ایک اور کتاب ہے جو اردو ترجمہ اور اصل عربی عبارت کے ساتھ سید عبدالغنی صاحب نے شائع کی ہے اس کتاب میں شاہ صاحب نے ان روحانی و جسمانی مشاہدات کو بیان کیا ہے جو حرمین شریفین کی زیارت کے موقع پر انہیں نصیب ہوئے۔ اور ان فیوض کا ذکر کیا ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر سے انہیں حاصل ہوئے ہیں۔ ضمناً شاہ صاحب کے الہامات کے مطابق تصوف کے بڑے بڑے اہم مسائل بھی آگئے ہیں۔ جن میں شاہ صاحب جیسے جلیل القدر فقیہ و محدث بزرگ کے خیالات نہایت بصیرت افروز اور حقیقت آموز ہیں۔ اردو ترجمہ سے ان لوگوں کے لئے بھی آسانی پیدا ہوگئی ہے جو عربی زبان نہیں جانتے۔ مگر افسوس ہے کہ ترجمہ بہت [illegible] وضع کا ہے۔

سید عبدالغنی صاحب جعفری کلیمی، سجادہ نشین خانقاہ کلیمی کلاں محل دہلی کے پتہ پر طلب کیجئے۔ قیمت ۱۲

معائنہ مدارس جمعیۃ علمائے ہند کی رپورٹ

شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علمائے ہند نے علاقہ [illegible] میں نومسلموں کی اخلاقی و مذہبی اصلاح اور ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے بہت سے مدرسے قائم کئے تھے جن کی مفصل فہرست مطبوعہ رپورٹوں میں شائع ہو چکی ہے۔

اوائل ستمبر میں منشی سلیم الدین صاحب کو بعض مدارس کے معائنہ کے لئے دفتر نظامت کی جانب سے بھیجا گیا۔ جنہوں نے اپنے فرائض کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ اور اپنے معائنہ کی تحریری رپورٹ دفتر ہذا میں پیش کی ہیں۔ ہم اس وقت صرف ایک مدرسہ کی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ کل رپورٹوں کو شائع کرتے رہیں گے۔

خلاصہ رپورٹ معائنہ مدرسہ موضع [illegible] ضلع [illegible]

میں نے آج [illegible] اس مدرسہ کا معائنہ کیا۔ پایا۔ طلباء کی تعداد [illegible] لڑکیاں اور ۳۳ لڑکے ہیں۔ معائنہ کے وقت [illegible] طلبا حاضر تھے [illegible] غیر حاضر۔

مدرسہ ہذا میں مندرجہ ذیل اقوام کے طلبا تعلیم پاتے ہیں

اقوام	لڑکے	لڑکیاں	میزان
مسلم راجپوت	۱۲	۹	۲۱
قدیمی مسلم اقوام	۱۰	۰	۱۰
غیر مسلم	۷	۰	۷
میزان کل	۳۳	[illegible]	۳۸

جو طلبا غیر حاضر تھے ان کی غیر موجودگی کا سبب بیماری بتایا گیا۔ حاضر طلبا کا امتحان لیا گیا جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نام درجات	تعداد طلبا	کامیاب	ناکامیاب
درجہ اول	۱۳	[illegible]	[illegible]
درجہ دوئم	۱۱	[illegible]	۶
درجہ سوئم	[illegible]	۲۱	۶

مدرسہ ہذا میں اردو پرائمری درجات تک تعلیم ہوتی ہے اردو حساب واملا کے ساتھ قرآن مجید بھی پڑھایا جاتا ہے۔ اور زبانی ارکان اسلام کے ساتھ نماز کی پابندی عملاً لازم ہے۔

چار بچے قرآن مجید ختم کر چکے ہیں۔ اور باقی سیپارے و قرآن مجید پڑھتے ہیں جن میں سے دو کے قرآن شریف قریب الختم ہیں ۲۵ بچے نماز کے پابند پائے گئے۔

مدرسہ کا عام اثر

مدرسہ کا عام اثر نہایت اچھا ہے اور باوجود سرکاری مدرسہ موضع میں قائم ہونے کے عوام کو مدرسہ ہذا سے دلچسپی زیادہ ہے مسلمان طلبا کے علاوہ غیر مسلم طلبا کی موجودگی اس کی ہردلعزیزی کی بین دلیل ہے۔

احمد سعید ناظم عمومی
دفتر جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

قصبہ نہٹور ضلع بجنور میں ایک مبلغ قادیانی کی توبہ

بمصداق ان الدین عند اللہ الاسلام مذہب اسلام میں اللہ پاک نے وہ جذبہ اور قوت مقناطیس رکھی ہے کہ روزانہ سینکڑوں ہزاروں منکرین ملحدین جذب ہوتے رہتے ہیں اور اگر کوئی بھولا بسرا اس جادہ مستقیم سے کچھ روزوں کو بھٹک جاتا ہے تو مطابق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام بہت جلد اپنے مرکز کی جانب رجوع کرتا ہے چنانچہ قصبہ نہٹور ضلع بجنور میں آج ۲۱ ستمبر ۱۹۲۶ء کو شیخ تجمل حسین صاحب ولد شیخ امتیاز حسین صاحب مرحوم قوم شیخ جو کہ عرصہ بیس سال سے اس مذہب باطلہ پر نہایت شد و مد سے قائم تھا اور برابر اپنی قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہتا تھا جامع مسجد میں ایک بڑے مجمع میں توبہ کر کے مشرف باسلام ہو گیا ہے اور اس کی والدہ جن کی عمر ساٹھ ستر سال اور ایک لڑکا جس کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی ہے مذہب اسلام میں داخل ہوگئے خدا استقامت بخشے۔ اُن کا توبہ نامہ انہیں کے الفاظ میں جو خود اپنے دستخط سے مجمع عام میں پڑھکر سنایا درج کرتے ہیں۔

محمد رحمت اللہ خادم مدرسہ اسلامیہ قصبہ نہٹور ضلع بجنور

توبہ نامہ

آج واقعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو میں خود اور میری والدہ جن کی عمر ساٹھ ستر سال کی اور ایک لڑکا جس کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی ہے اس مجمع میں جو کہ اہل اسلام قصبہ نہٹور ضلع بجنور کا ہے مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ مدعی نبوت تھا اور ہم تینوں اس مذہب میں عرصہ بیس بائیس سال سے شامل تھے اور میں تبلیغ بھی کرتا رہتا تھا اس مذہب باطل سے ہم تینوں توبہ کرتے ہیں اور اپنے آبائی مذہب دین اسلام کی تجدید کر کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھکر حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں کیونکہ مرزا کا دعوےٰ بالکل جھوٹا اور وہ خود کذاب دجال مفتری تھا۔ ہم اس کے مذہب باطلہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لہٰذا آپ تمام حضرات کو اپنے گمراہ اور ضال ہونے پر جو کہ عرصہ سے اس مذہب باطل کی پیروی سے ہم پر طاری تھا مستدعی ہیں کہ سب حضرات دعا فرماویں کہ حق جلشانہ بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سابقہ لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہم کو راہ حق پر قائم دائم رکھے اور اسی مذہب اسلام پر ہمارا خاتمہ ہو۔

ایک مضمون توبہ نامہ بذریعہ رجسٹری مرکز قادیان کو خود اپنے قلم سے لکھکر بھیجدیا گیا ہے۔

تجمل حسین سابق قادیانی بقلم خود
ساکن قصبہ نہٹور ضلع بجنور
۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء

خبریات

عالم اسلامی

ٹرکی پر یونانی حملہ کی افواہ

اخبارات کا اظہار آراء

لندن ۲۱ ستمبر۔ ایک نیم سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی پر حملہ کرنے کی تجویز کی جارہی تھی۔ بیان مظہر ہے کہ اس تجویز کی نہ تو جنرل پانگالوس کو کوئی خبر تھی۔ اور نہ حکومت یونان کو اس کا کوئی علم تھا۔ بلکہ یہ صرف خیالی باتیں ہیں۔

حملہ کی خبر سب سے پہلے اتھنز کے ایک اخبار نے شائع کی ہے جس نے اس سلسلہ میں جنرل پانگالوس کی بہت سی کارروائیوں کا حوالہ دیا ہے۔ جنرل مذکور کثیر مقدار میں سامان حرب منگا چکے تھے اور بحری بیڑے کی درستی کا بھی انتظام کر رہے تھے۔ ان تمام باتوں سے غرض یہ تھی کہ مشرقی تھریس پر یکایک قبضہ کر لیا جائے۔ تاکہ غیر ملکی طاقتوں کو اس میں مداخلت کرنے کا بھی موقع نہ ملسکے۔

شام کے اخبارات نے اس واقعہ پر کئی طرح سے نکتہ چینی کی ہے۔ سب سے زیادہ اس خبر کو اہمیت دیجا رہی ہے کہ جنرل پانگالوس نے کسی غیر ملکی دول کو شرکت عمل کے لئے تیار کر لیا تھا اور ۲۵ اگست کو ایک اہم کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا ہے۔ جس میں بلقان کے ایک سربرآوردہ فوجی رہنما بھی شریک ہونگے۔

لبرل جماعت کے اخبارات نے مذکورالذکر واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اور ملک کو اس خطرہ سے متنبہ کیا ہے جو شخصی فوجی اقتدار کے قائم ہونے میں اسے پیش آئیگا۔

کابل میں حضور نظام کی تائید

ہندی اور سرحدی مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ فرمانروائے حیدرآباد دکن کی حمایت کے لئے ایک نہایت اہم جلسہ عزیز احمد صاحب مہاجر ہندی کے مکان پر منعقد ہوا جس میں مہاجرین ہندی کے علاوہ ایک کثیر تعداد متعدین قبائل علاقہ سرحدی کی بھی شامل تھی۔ اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن کے خلاف حکومت کی جابرانہ روش پر پرجوش تقریریں ہوئیں۔ اور ان کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

تجویز نمبر ۱۔ مہاجرین ہندی اور آزاد سرحدی قبائل کے افغانوں کا یہ جلسہ حکومت ہند کی اس مداخلانہ کارروائی کے برخلاف جو حال میں اس نے حکومت نظام حیدرآباد دکن کے اندرونی نظم و نسق کے متعلق کرنا چاہی ہے۔ اس بنا پر کہ وہ نہ صرف بیجا اور معاہدات حکومتین کے سراسر منافی ہے بلکہ مزید برآں وہ ہندوستانی ریاستوں کو کمزور کرنے کی خوفناک پالیسی کے تحت میں کی جارہی ہے اپنی انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

تجویز نمبر ۲۔ یہ جلسہ ہند کی واحد نمائندہ جماعت انڈین نیشنل کانگریس سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تعصب سے پاک رہ کر حضور شہریار نظام حیدرآباد دکن کی حمایت میں اپنی صدا بلند کرے۔ نیز اس کو چاہیے کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کو برٹش گورنمنٹ کی مداخلت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کی غرض سے اپنی آزادی کے پروگرام میں اپنی ہندوستانی ریاستوں کے تحفظ اور بقا کے مسئلہ کو بھی شامل کرے۔

تجویز نمبر ۳۔ یہ جلسہ تمام ہندوستان کے اخباروں سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ اسوقت فرقہ وارانہ مناقشات کو پس پشت ڈالکر حکومت نظام کے مسئلہ کو ہندوستان کا متفقہ اہم مسئلہ قرار دیکر پرزور ایجیٹیشن کریں۔

ایرانی پارلیمنٹ میں مُباحثہ

ایک وزیر پر رشوت ستانی کا الزام

طہران ۱۷ ستمبر۔ مجلس میں حکومت کے پروگرام پر بحث ہوئی ڈاکٹر مصدق سلطنہ نے جدید وزیر مالیہ وثوق الدولہ کی مخالفت اور ان پر الزام لگایا کہ جب ۱۹۱۹ء میں انگریزوں اور ایرانیوں کا معاہدہ ہوا تھا تو انہوں نے رشوت لیکر محکمہ مالیات اور دفتر حربیہ میں انگریزی مشیروں کو ملازمت دے دی تھی۔ وثوق الدولہ نے نہایت شدت سے ان الزامات کی مخالفت کی اور کہا کہ اس معاہدے سے ایرانی حکومت پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہوئی تھی۔ بلکہ اس معاہدہ نے اس وقت ایران کو بہت فوائد پہنچائے۔ اسوقت اس کی مالی حالت بہت ردی تھی۔ آپ نے رشوت لینے کی زبردست تردید کی مدرس نے وثوق الدولہ کی حمایت کی۔

شاہزادہ فیصل بن سعود کا ورود لندن

لندن ۲۳ ستمبر (پایونیر کا خاص تار) جس وقت امیر فیصل بن ابن سعود نے پاڈنگٹن اسٹیشن لندن پر نزول اجلال فرمایا تو مسلمانوں کے ایک مجمع نے "اللہ اکبر" کے فلک بوس نعرہ ہائے مسرت سے امیر موصوف کا خیر مقدم کیا، تاریک اور زاہد خشک کی طرح خاموش اسٹیشن میں ایک قسم کی عجیب و غریب جان پڑگئی، اور وہ اژدہام کثیر کی چہل پہل سے جگمگا اٹھا، معلوم ہوتا تھا گویا اسوقت الف لیلہ کے کسی قصہ کا کوئی دلچسپ منظر پیش نظر ہے۔ امیر فیصل جو اسوقت ایک حسین و جمیل "ہارون الرشید" کی طرح نظر آرہے تھے اپنے شاندار سیلون کے دروازہ پر استادہ تھے، اور ان کی زرق برق پوشاک اور ہیرے جواہر کی جگمگاہٹ آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

مسلمانوں نے امیر موصوف کے گلے میں نہایت شاندار پھولوں کے ہار پہنائے اور ان کی جماعت کے ارکان کو بھی گلاب و ہزارہ وغیرہ کے پھولوں سے سجایا، اسی اثناء میں دفعتاً فضا سے مختلف الالوان "سرخ زرد سنہری، قرمزی پنکھڑیاں برسیں" اور فرش پر اچھا خاصا خوبصورت قالین بچھ گیا، اسی قالین پر پاؤں رکھتے ہوئے امیر موصوف اپنے موٹر تک پہونچے، آپ لندن کی پہلی مسجد واقع ساؤتھ فیلڈ کا افتتاح فرمائیں گے۔ انگریز نومسلم بھی بہت سے موجود تھے، جنکے قائد لارڈ ہیڈلے تھے۔

جزیرہ ری یونین کی طرف غازی عبدالکریم کی روانگی

نیروبی ۲۴ ستمبر۔ اپنی جلاوطنی کی حالت کی قیام گاہ جزائر ری یونین کو جاتے ہوئے غازی عبدالکریم کلنڈنیا ٹو سے گذرے انہیں گفتگو کرنے کی اجازت نہ تھی۔

مولائی حفیظ کا وظیفہ

پیرس ۲۲ ستمبر۔ سابق سلطان مراکش مولائی حفیظ کے لئے جنہیں ۱۹۱۲ء میں معزول کیا گیا تھا دس ہزار فرینک ماہوار وظیفہ مقرر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں اٹھائی ہزار فرانک ماہوار مکان کا الاؤنس بھی ملے گا۔

حالات غیر

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ہوائی راستہ

رنگون ۲۳ ستمبر۔ ہندوستان اور انگلستان کے مابین ہوائی راستہ ۱۲ جنوری سے قائم ہوجائے گا۔

جیسا کہ قبل اعلان کیا جا چکا ہے کہ اس راستے سے سب سے پہلا جو ہوائی جہاز گذریگا اس پر وزیر محکمہ طیران سرسموئیل ہور معہ لیڈی ہور، ہندوستان آئیں گے۔ تین ہوائی جہاز ساتھ ساتھ روانہ ہونگے۔ ان میں سے ایک جہاز پر سرفلپ برنکر بھی ہونگے خیال یہ ہے کہ ۱۲ جنوری تک صرف تین ہوائی جہاز تیار ہو سکیں گے بقیہ بعد میں تیار ہونیکے بعد استعمال میں آئیں گے۔ ہر جہاز پر چودہ مسافروں کی گنجائش ہوگی۔

قاہرہ سے کراچی تک ڈھائی ہزار میل کا کرایہ تقریباً بہتر پونڈ (تقریباً گیارہ سو روپیہ) ہوگا۔ راستہ میں صرف یہی انتظام نہ ہوگا کہ جہازوں کے اترنے کا انتظام کیا جائے بلکہ نہایت خوبصورت اور شاندار ہوٹلوں کی تعمیر کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ ان میں سے قاہرہ اور بغداد کے درمیان ریگستان میں رطبہ کے قریب ایک نہایت خوبصورت ہوٹل ہوگا جس میں ہر قسم کی آسائش کا انتظام کیا جائے گا۔

روس کا ہوائی بیڑہ

لندن ۲۳ ستمبر۔ "تمام دنیا کے ہوائی جہاز" نامی ایک کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۹۲۵ء میں حکومت سوویٹ کے ہوائی بیڑے میں ۶۲۵ ہوائی جہاز ایسے تھے جو دیکھ بھال کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ۲۹۶ لڑائی کے مصرف کے اور ۶۶ بم پھینکنے والے تھے ہوائی اسٹیشنوں کے قیام میں بھی اس عرصہ میں بڑی کوشش کی گئی۔ چنانچہ بیس کے قریب عام چندوں سے تیار کئے گئے اور نو محکمہ جنگ کی طرف سے۔ ان سب اسٹیشنوں میں ہر قسم کی جدید ایجادات مہیا کی گئی ہیں۔

۱۹۲۶ء میں حکومت سوویٹ نے اس قسم کی ایک فوج تیار کی تھی جو جنگ کیلئے پورے طور پر مسلح تھی۔ اس میں کے ساٹھ ہوائی جہاز بحر بالٹک میں تھے اور تین سو بحر اسود میں۔ (پایونیر)

جمعیۃ اقوام اور ہندوستان

جنیوا ۲۱ ستمبر۔ جمعیت اقوام کے اجلاس میں مہاراجہ بردوان نے آج شرکت کی۔

رائٹر کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں مہاراجہ صاحب نے بیان کیا کہ ہندوستان کا اسی میں فائدہ ہے کہ جمعیت کامیاب ہو۔ چنانچہ جمعیت نے یہ موقع دیا ہے کہ ہندوستانی اس میں شریک ہوں۔

مہاراجہ بردوان اوچی میں مقیم ہیں۔ کل آپ لوسرن روانہ ہوجائیں گے۔

ہندوستان

لکھنؤ حجاز کانفرنس اور برطانیہ سے استمداد

الزام کی تردید

سکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ حجاز کانفرنس "ہمدم" کو تحریر فرماتے ہیں کہ:-

ہم کو اطلاع ملی ہے کہ بعض خود غرض اشخاص نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے اور شرکت حجاز کانفرنس سے باز رکھنے کے لئے یہ افواہ اڑا رکھی ہے کہ یہ کانفرنس درستی معاملات حجاز میں برطانیہ سے امداد طلب کرنے اور اس طرح اس کو سرچشمہ اسلام میں مداخلت کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے طلب کی جارہی ہے یہ افواہ سراسر غلط و بے بنیاد ہے اور بانیان کانفرنس و مجلس استقبالیہ کو ہرگز اس قسم کا کوئی خیال نہیں۔ چنانچہ تجاویز کا جو خاکہ مجلس مذکور کی طرف سے سبجکٹ کمیٹی حجاز کانفرنس کے روبرو اس کی محنت بچانے کے خیال سے پیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے اس میں پہلی تجویز کا مضمون حسب ذیل ہے۔

انڈین مسلم حجاز کانفرنس جس میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے نمائندگان بمقام لکھنؤ مجتمع ہیں بطور ایک بنیادی اصول کے اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ وہ سرچشمۂ اسلام ارض مقدس حجاز کو جملہ غیر مسلمین کے اثر و اقتدار سے خواہ وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ پاک اور ان کی ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ رکھنا مسلمانوں کا اہم ترین فرض خیال کرتی ہے۔

امید ہے کہ پہلی تجویز کے مضمون کے اس خاکہ سے تمام لوگوں کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور وہ خود غرض اشخاص کی جھوٹی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔

ناگپور میں کانگریس کا اثر

مالویہ پارٹی کی ناکامی

ناگپور ۲۴ ستمبر۔ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا ایک جلسہ کل شب میں صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے لئے سات ممبروں اور ناگپور کانگریس کمیٹی کیلئے عہدداروں کا انتخاب کرنے کی غرض سے مسٹر ابھیانکر بیرسٹرایٹ لا کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مندرجہ فہرست ۱۶۰ ممبروں میں سے پانچو ممبر سفید کھدر میں ملبوس شریک جلسہ تھے۔ غور کے لئے مختلف لوگوں کی پیش کردہ چھ فہرستیں تھیں مگر وہ سب واپس لے لی گئیں یا مجوزہ ممبر کے نہ ہونے کی وجہ سے مسترد ہوگئیں۔ سب سے آخر میں دفتر ہی کی تیار کردہ فہرست جس میں تمام پکے کانگریسی آدمیوں کے نام تھے پیش ہوئی اور بہت ہی بڑی اکثریت سے پاس ہوگئی۔ صرف ۳۴ آدمیوں نے مخالفت میں رائے دی تھی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کسی جوابی تعاونی کا انتخاب نہ تو صوبہ کی کانگریس کی کمیٹی کے لئے عمل میں آیا نہ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے۔ مسٹر ابھیانکر نے تمام موجودہ ممبروں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کا ساتھ دیں اور آئندہ انتخابات کے موقعہ پر کانگریس ہی کے امیدواروں کو مدد دیں۔

اعلیٰحضرت نظام دکن کے اصلاحی فرامین

فضول خرچی اور اسراف کو بند کرنیکے احکام

فرمان مبارک مورخہ ۱۴ ذیقعدہ الحرام ۱۳۴۵ھ بہ ارشاد ذیل شرف صدور پایا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ سرورِ کو اس کے اسٹیٹ سے جو کچھ ماہانہ مقرر ہے اس کے سوا وہ فضولیات میں بہت کچھ روپیہ صرف کرتا ہے اور اس کی ادائی کا بار کورٹ آف وارڈ اسٹیٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ہر وارڈ کے گذارہ کیلئے جو کچھ ماہانہ رقم کورٹ سے مقرر ہے اس سے قطع نظر کسی دوسرے فضولیات یعنی شادیوں کی بلیں یا اور ایسے مماثل ابواب... میں رقم کی منظوری کورٹ سے نہ دیجائے البتہ اگر اس پر بھی کوئی وارڈ بطور خود اس قاعدہ کے خلاف کریگا تو اس کی ادائی ماہانہ کی مقررہ رقم میں سے منہا ہو کر دی جائے۔ البتہ اگر اہم ابواب درپیش ہوں۔ مثلاً شادی بیاہ کے اخراجات یا دوسرے اہم امورات کی بجا آوری تو ایسی حالت میں میری منظوری حاصل کرکے منجانب کورٹ اس کا انتظام عمل میں آسکتا ہے پس آئندہ سے اس ضابطہ کے موافق کام ہونے کیلئے ناظم کورٹ آف وارڈز کو حکم دیا جائے۔

سرکاری حکام کو فضول خرچی سے ممانعت

مجلس عالیہ عدالت سے کم ... ف کا حسب ذیل گشتی

جاری ہوئی ہے۔

گشتی مجلس عالیہ عدالت ... مورخہ ۲۷ آبان ۱۳۳۵ف

امتناع دعوت و تکلفات غیر ضروری بزمانہ دورہ مجلس عالیہ عدالت کو معلوم ہوا ہے کہ ایک منصف صاحب کے تبادلہ کی تقریب میں حسب اسناد علاے منصف صاحب یا تحریک وکلاء وغیرہ جلسہ وداعی منعقد کیا گیا اور محفل رقص و سرود منعقد کرنے اور منصف صاحب کو کاسکٹ یعنی صندوقچہ تفریحی دینے کے لئے پبلک سے چندہ فراہم کیا گیا۔ چونکہ غریب رعایا اور عامۃ الناس کی رقم سے ایسے خرافات اور نا بیجا امور کا انصرام حضرت اقدس و اعلیٰ ... منظوری صدارت عظمیٰ مندرجہ مراسلہ محکمہ سرکار ۲۱۸۴ مورخہ ۲۸ شہریور ۱۳۳۵ف کے منشار مبارک کے منافی اور عہدہ داران عدالت کے شایان شان نہیں لہذا بلحاظ احکام سابقہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ تبادلہ ترقی و رخصت کے مواقع پر رعایا و وکلاء و عملہ کی دعوتیں اور تحائف قبول نہ کئے جائیں۔ اور نہ مذکورہ بالا مجالس کا انعقاد ہوا کرے۔

(رہبر دکن)

مس کیہ سلیمان پر سیاحت ہند کے اثرات

احمد آباد ۲۳ ستمبر سیدہ زکیہ سلیمان ایک رات ستیاگرہ آشرم میں مقیم رہیں آپ آشرم کی زندگی کے سارے آداب بجا لائیں اور کھدر کا لباس زیب تن کیا۔ ۴ بجے صبح اٹھیں اور کھانے پکانے میں مس میرا بائی کی مدد کی مختلف مسائل کے متعلق مہاتما گاندھی کے ساتھ مبسوط مکالمہ ہوا۔

سیدہ سلیمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا کہ یہاں کے اور دیگر ممالک کے لوگ مہاتما گاندھی کو بزرگ کہتے ہیں وہ فی الواقعہ بزرگ ہیں لیکن میں نے انہیں جو خاص بات دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ دنیا نے انسانیت کیسا نہ وہ نہایت دلچسپ ہمدوی رکھتے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ آپکی طبیعت میں سرور انگیز ظرافت بھی موجود ہے اگر میں اپنے اوقات میں خود مختار ہوتی۔ تو کم از کم ایک سال کیلئے تو مہاتما گاندھی کی شاگردی اختیار کر لیتی۔ اور کتابوں کی بجائے براہ راست ان کی تعلیمات سے مستفید ہوتی۔

آشرم کی فضا میں رونق و مسرت کا دور دورہ ہے خادمین کارہی ہیں بچے اطمینان کی قدرتی زندگی بسر کرتے ہیں ہر چہرہ متبسم ہے۔

سیدہ زکیہ سلیمان بمبئی جا رہی ہیں اور وہاں سے ۲ ... کو مصر روانہ ہو جائینگی آپنے اپنی سیاحت ہند کے متعلق اعلان فرمایا کہ ہندوستان کی سیاحت سے میں نے راحت و مسرت اور معلومات کا بیش بہا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ ہندوستان کی مہمان نوازی کا گہرا اثر میرے دل میں پیدا کیا وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتا مجھے ہوٹلوں میں ٹھیرنیکا کبھی موقع نہیں آیا۔ امید ہے کہ میں عنقریب دوبارہ ہندوستان آؤنگی اور اس سے بھی زیادہ خوش یاد گی میں اپنے ملک کو ہندوستان کے متعلق حالات سناؤنگی کیونکہ میری رائے میں ہندوستان و مصر کا ایک دوسرے کے حالات سے بے خبر رہنا نہایت افسوسناک ہے۔

صوبہ سرحد میں ہوائی جہازوں کی ممانعت

شملہ ۲۴ ستمبر۔ حکومت نے ایک امتناعی حکم جاری کیا ہے کہ زیر انتظام اضلاع صوبجات سرحد و برطانی بلوچستان اور سرحد اور بلوچستان کی پولیٹیکل ایجنسیوں کے علاقوں میں چیف کمشنر کے منظور کردہ لائسنس کے بغیر براہ خشکی ہوائی جہاز یا ان جہازوں کے پرزے نہ لائے جائیں۔

صوبہ سرحد کی پولیٹیکل ایجنسیوں میں قانون محصولات بحری کی بعض دفعات کے نفاذ کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ محصول چوروں کی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔

مدیر حبل المتین کو ممالک اسلامیہ سے دعوت

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ آقائے مویدالاسلام مدیر حبل المتین کے متعلق یہ خبر تمام عالم اسلام میں بجلی کی طرح پھیل گئی کہ حکومت ہند انکو ہندوستان سے نکالنا چاہتی ہے اور مسلمانان ہند آپ کے اخراج سے بیحد متاثر مضطرب اور رنجیدہ ہیں۔ قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی رضا خان پہلوی شاہ ایران اور وزیر اعظم ایران نے حکومت ایران کی طرف سے مدیر محترم کو لکھا ہے کہ اپنی سکونت اور آسائش کیلئے یہاں تمام انتظامات کئے جائینگے۔ ہز مجسٹی امان اللہ خان شاہ افغانستان نے بھی اسی مضمون کا دعوت نامہ مدیر حبل المتین کو ارسال کیا ہے۔ قسطنطنیہ کے ترکوں نے بھی مدیر کو مدعو کیا ہے لیکن مویدالاسلام ان دعوتوں پر ابھی غور کر رہے ہیں۔

جمعیتہ مرکزیہ خلافت کا اجلاس

وفد حجاز کی رپورٹ پر مباحثہ

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کل دو بجے دن میں مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس صدر مجلس خلافت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی صدارت میں حویلی صدر الصدور (ٹیا محل) میں منعقد ہوا۔ ارکان کی کثیر تعداد شریک جلسہ ہوئی۔ پنجاب سے تشریف لانے والوں میں مولانا ظفر علی خاں، غازی عبدالرحمن صاحب ملک لال خاں، مولانا داؤد غزنوی، مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی، مولانا عبدالقادر صاحب قصوری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مولانا حسین احمد صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی، مولانا سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب بھی شرکت جلسہ کے لئے تشریف لائے تھے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر انصاری صاحب اور کنور عبدالوہاب خاں صاحب کا استعفے پیش ہوا کسی قدر مباحثہ کے بعد طے پایا کہ دونوں حضرات سے کہا جائے کہ وہ اپنا استعفے واپس لے لیں۔ کنور عبدالوہاب خاں صاحب چونکہ جلسہ میں موجود تھے۔ انہوں نے اپنا استعفے واپس لے لیا۔

اس کے بعد مولوی داؤد غزنوی صاحب نے سوالات پیش کئے جو انہوں نے مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی سے کئے تھے اور جو "زمیندار" میں شائع ہوئے ہیں۔ پہلے تو ان سوالات کے پیش ہونے پر بحث ہوتی رہی لیکن مولانا محمد علی صاحب نے ان کا پرزور جواب دیا۔

اس مختصر کارروائی کے بعد وفد حجاز نے اجازت چاہی کہ وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ سکرٹری وفد مسٹر شعیب قریشی نے رپورٹ پڑھنی شروع کی۔ رپورٹ تقریباً ساڑھے تین سو فلسکیپ کے صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا پڑھا جانا آج شام کو تقریباً مغرب سے پہلے ختم ہوا۔ رپورٹ میں جزیرۃ العرب کی غیر اسلامی اثر سے آزادی کی ضرورت جتلانے کے بعد گذشتہ وفود حجاز کی کارروائیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ تمام خط و کتابت اور تحریری بیانات شامل ہیں جو شریف علی کی حکومت اور پھر اس کے بعد سلطان ابن سعود اور خلافت کمیٹی کے مابین ہوئے ہیں۔ سلطان ابن سعود کے مواعید کو پیش کرکے بتلایا گیا ہے کہ کس طرح سلطان نے باوجود قیام جمہوریت کے صریح وعدوں کے حجاز میں ملوکیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد اراکین وفد نے حجاز کے مقدس مقامات اور مآثر کے انہدام کی تفصیل اور حجاز کے شدید حالات کا ذکر کیا ہے۔ اور اصلاح کی ضرورت جتلائی گئی ہے۔ ارکان وفد اور سلطان ابن سعود سے جو گفتگو ہوئی اسے بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز مؤتمر کی کارروائی کا ضروری خلاصہ بیان کرکے ان کارگذاریوں کی رپورٹ پیش کی گئی ہے جو وفد نے اپنے قیام حجاز میں انجام دیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد مجلس نے طے کیا کہ رپورٹ شائع کردی جائے اور آئندہ اجلاس مرکزی خلافت کمیٹی میں رائے زنی کی غرض سے پیش ہو جو اواخر اکتوبر میں منعقد کیا جائے۔ کمیٹی نے ایک تجویز منظور کرکے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہندوستان میں مؤتمر اسلامی کی ایک شاخ کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں سے خط و کتابت کرے اور ان کے خیالات معلوم کرکے تمام مسلمانوں کو اس میں شرکت کی دعوت دے اور پھر آئندہ جلسہ مرکزی خلافت کمیٹی کے بعد مسلمانوں کی ہر جماعت کے نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد کرکے مؤتمر کی شاخ قائم کی جائے۔

خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے لئے چونکہ گوہاٹی کے مسلمان اس کا انتظام نہیں کر سکتے، کلکتہ اور ڈھاکہ کے کارکنان خلافت سے خط و کتابت کرنے کے لئے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو ہدایت کی گئی۔

وقت کی قلت کی وجہ سے ایجنڈا کے دیگر امور پیش نہ ہو سکے اور آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کردیئے گئے اور اجلاس آج آٹھ بجے کے قریب ختم ہو گیا۔

قصاب پورہ میں سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا

دہلی ۲۴ ستمبر۔ قصاب پورہ کے ۲۵ سکھوں اور ۴ مسلمانوں کا چالان کیا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ ان سے ایک سال کیلئے حفظ امن کے متعلق کیوں ضمانت و مچلکے نہ لئے جائیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قصاب پورہ میں مسجد اور گردوارہ قریب قریب ہیں۔ باجہ کے مسئلہ پر کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ کل مجسٹریٹ کے سامنے مذکورہ ۲۹ ملزم پیش ہوئے اور ضمانتوں پر رہا کئے گئے۔

دہلی سے ایک جدید روزانہ اخبار

ہمیں معلوم ہوا کہ دہلی سے عنقریب ... روزانہ قوم پرور اردو اخبار کانگریس ... نکلنے والا تھا اس ... داخل ہو گیا۔ لالہ شنکر لال صاحب اس کے ایڈیٹر ہونگے۔ ابھی تک اخبار کی تاریخ کا تعین نہیں ہوا ہے۔

اکابر ملت کا قصد لکھنؤ

دہلی ۲۵ ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب، مولانا محمد علی صاحب، سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، گذشتہ شب میں براہ کانپور لکھنؤ تشریف لے گئے۔

دیگر ارکان مجلس بھی آج شب سے واپس جا رہے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر ... کے دوسرے رفقاء غالباً آج یہیں رہیں گے۔

جمعیتہ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیتہ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیتہ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیتہ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیتہ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیتہ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ... ششماہی ...

SUGAR MILKMADE

خالص دودھ اور چینی کی بنی ہوئی اعلیٰ ... کی خوشبودار خوش ذائقہ خوشرنگ طاقت بخش میٹھی چاء

مفرح چاء۔ جس کا ایک چمچہ ایک پیالی کے لئے کافی ہوتا ہے گرم پانی میں ایک چمچہ ڈالنے سے ایک پیالی چاء تیار ہو جاتی ہے۔ نہ دودھ چاء چینی ڈالنے کی ضرورت نہ چھاننے کی

قیمت فی ٹین جس میں ۲۵ پیالی چاء تیار ہوتی ہے ایک روپیہ (ایک) علاوہ محصول۔

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی (ایجنٹوں کی ضرورت)

ریلوے ریگولیٹر واچ

[illegible]

اس گھڑی کی پشت ... ریلوے انجن ... ریگولیٹر ... لکھا ہوا ہے ... نہایت ... ۵ سال ... گارنٹی ...

اے۔ ایم۔ صدیق سوداگر ...

... کے بعد مبتلا شروع ہوتا ہے!

انسان کو بالکل ناکارہ کر دیتا ہے ... بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے اس سے تلی وغیرہ بڑھ کر تمام شکل ... افسوس کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی نہیں سمجھا ہے کہ ... کیا ہے کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ... طرح ایک انسان سے یا آبادی سے کبھی دور کیا جا سکتا ہے اور علاج کیسے ہونا چاہیئے؟

... کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بہ قیمت ۵ ... رسالہ ملیریا یا موسمی بخار خود بھی لکھا ہے جو کہ طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے

عرق بخار

[illegible]

... اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دوگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اور کیا اطمینان ہو سکتا ہے۔

ہم کو اطلاع ملی ہے کہ بعض خود غرض اشخاص نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے اور شرکت حجاز کانفرنس سے باز رکھنے کے لئے یہ افواہ اڑا رکھی ہے کہ یہ کانفرنس درستی معاملات حجاز میں برطانیہ سے امداد طلب کرنے اور اس طرح اس کو سرچشمہ اسلام میں مداخلت کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے طلب کی جا رہی ہے یہ افواہ سراسر غلط و بے بنیاد ہے اور بانیان کانفرنس و مجلس استقبالیہ کو ہرگز اس قسم کا کوئی خیال نہیں۔ چنانچہ تجاویز کا جو خاکہ مجلس مذکور کی طرف سے سبجکٹ کمیٹی حجاز کانفرنس کے روبرو اس کی محنت بچانے کے خیال سے پیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے اس میں پہلی تجویز کا مضمون حسب ذیل ہے:-

انڈین مسلم حجاز کانفرنس جس میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے نمائندگان بمقام لکھنؤ مجتمع ہیں بطور ایک بنیادی اصول کے اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ وہ سرچشمہ اسلام ارض مقدس حجاز کو جملہ غیر مسلمین کے اثر و اقتدار سے خواہ وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ پاک اور ان کی ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ رکھنا مسلمانوں کا اہم ترین فرض خیال کرتی ہے۔

امید ہے کہ پہلی تجویز کے مضمون کے اس خاکہ سے تمام لوگوں کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور وہ خود غرض اشخاص کی جھوٹی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔

ناگپور میں کانگریس کا اثر

مالویہ پارٹی کی ناکامی

ناگپور ۲۷ ستمبر۔ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا ایک جلسہ کل شب میں صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے لئے سات ممبروں اور ناگپور کانگریس کمیٹی کیلئے عہدیداروں کا انتخاب کرنے کی غرض سے مسٹر ابھیانکر بیرسٹرایٹ لا کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مندرجہ فہرست ۱۶۰ ممبروں میں سے پانچ ممبر سفید کھدر میں ملبوس شریک جلسہ تھے۔ غور کے لئے مختلف لوگوں کی پیش کردہ چھ فہرستیں تھیں مگر وہ سب یا تو واپس لے لی گئیں یا ممبروں کے نہ ہونے کی وجہ سے مسترد ہو گئیں۔ سب سے آخر میں دفتر ہی کی تیار کردہ فہرست جس میں تمام پکے کانگریسی آدمیوں کے نام تھے پیش ہوئی اور بہت ہی بڑی اکثریت سے پاس ہو گئی۔ صرف ۳ آدمیوں نے مخالفت میں رائے دی تھی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کسی جوابی تجاویز کا انتخاب نہ تو صوبہ کی کانگریس کی کمیٹی کے لئے عمل میں آیا نہ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے۔ مسٹر ابھیانکر نے تمام موجودہ ممبروں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کا ساتھ دیں اور آئندہ انتخابات کے موقعہ پر کانگریس ہی کے امیدواروں کو مدد دیں۔

اعلیٰحضرت نظام دکن کے اصلاحی فرامین

فضول خرچی اور اسراف کو بند کرنیکے احکام

فرمان مبارک مؤرخہ ۱۴ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۴ھ بہ ارشاد ذیل شرف صدور پایا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہر وارڈ کو اس کے اسٹیٹ سے جو کچھ تا امر عدمہ اس کے سوا وہ فضولیات میں بہت کچھ روپیہ صرف کرتا ہے اور اس کی ادائی کا بار کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ یعنی ہر وارڈ کے گذارے کیلئے جو کچھ ماہانہ رقم کورٹ سے مقرر ہے اس سے قطع نظر کسی دوسرے فضولیات میں یعنی شادیوں کی بلیں یا اور ایسے مماثل ابواب ... میں رقم کی منظوری کورٹ نہ دیجائے البتہ اگر اس پر بھی کوئی وارڈ بطور خود اس قاعدہ کے خلاف کریگا تو اس کی ادائی ماہانہ کی مقررہ رقم میں سے منہا ہو کر دی جائے۔ البتہ اگر اہم ابواب درپیش ہوں۔ مثلاً شادی بیاہ کے اخراجات یا دوسرے اہم امورات کی بابجائی تو ایسی حالت میں میری منظوری حاصل کر کے منجانب کورٹ اس کا انتظام عمل میں آسکتا ہے پس آئندہ سے اس ضابطہ کے موافق کام ہونے کیلئے ناظم کورٹ آف وارڈز کو حکم دیا جائے۔

سرکاری حکام کو فضول خرچی سے ممانعت

مجلس عالیہ عدالت ... کو حسب ذیل گشتی

جاری ہوئی ہے۔

گشتی مجلس عالیہ عدالت ۱۳ مورخہ ۱۲ آبان ۱۳۳۵ف امتناع دعوت ذی تکلفات غیر ضروری بزمانہ دورہ مجلس عالیہ عدالت کو معلوم ہوا ہے کہ ایک منصف صاحب کے تبادلہ کی تقریب میں حسب اسناد علاء منصف صاحب یا تحریک کلار وغیرہ جلسہ وداعی منعقد کیا گیا اور محفل رقص و سرود منعقد کرنے اور منصف صاحب کو کاسکٹ یعنی صندوقچہ نقرئی دینے کے لئے پبلک سے چندہ فراہم کیا گیا۔ چونکہ غریب رعایا اور عامۃ الناس کی رقم سے ایسے خرافات اور نا زیبا امور کا انصرام حضرت اقدس و اعلیٰ و بنظر منظوری صدارت عظمیٰ مندرجہ مراسلہ محکمہ سرکار ۲۱۸۴ مورخہ ۲۸ شہریور ۱۳۳۵ف کے منشاء مبارک کے منافی اور عہدہ داران عدالت کے شایان شان نہیں لہذا بلحاظ احکام سابقہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ تبادلہ ترقی و رخصت کے مواقع پر رعایا۔ وکلا و عملہ کی دعوتیں اور تحائف قبول نہ کئے جائیں۔ اور نہ مذکورہ بالا مجالس کا انعقاد ہوا کرے۔

(رہبر دکن)

مس کیہ سلیمان پر سیاحت ہند کے اثرات

احمد آباد ۲۳ ستمبر سیدہ کیہ سلیمان ایک رات ستیاگرہ آشرم میں مقیم رہیں آپ آشرم کی زندگی کے سارے آداب بجالاتی رہیں کھدر کا لباس زیب تن کیا۔ ۴ بجے صبح اٹھیں اور کھانے پکانے میں مس میرا بائی کی مدد کی مختلف مسائل کے متعلق مہاتما گاندھی کے ساتھ مبسوط مکالمہ ہوا۔

سیدہ سلیمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا کہ یہاں کے اور دیگر ممالک کے لوگ مہاتما گاندھی کو بزرگ کہتے ہیں وہ فی الواقعہ بزرگ ہیں لیکن میں نے انہیں جو خاص بات دیکھی وہ یہ ہے کہ وہ دنیائے انسانیت کیساتھ وہ نہایت وسیع ہمدردی رکھتے ہیں مجھے یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ انکی طبیعت میں سرور انگیز ظرافت بھی موجود ہے اگر میں اپنے اوقات میں خود مختار ہوتی۔ تو کم از کم ایک سال کیلئے تو مہاتما گاندھی کی شاگردی اختیار کر لیتی۔ اور کتابوں کی بجائے براہ راست ان کی تعلیمات سے مستفید ہوتی۔

آشرم کی فضا میں رونق و مسرت کا دور دورہ ہے خادمین گا رہی ہیں بچے اطمینان کی قدرتی زندگی بسر کرتے ہیں ہر چہرہ متبسم ہے۔

سیدہ کیہ سلیمان بمبئی جا رہی ہیں اور وہاں سے روز شنبہ مصر روانہ ہو جائینگی آپ نے اپنی سیاحت ہند کے متعلق اعلان فرمایا کہ ہندوستان کی سیاحت نے میں نے راحت و مسرت اور معلومات کا بیش بہا خزینہ فراہم کیا ہے۔ ہندوستان کی مہمان نوازی کا گہرا اثر میرے دل میں پیدا کیا وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ مجھے ہوٹلوں میں ٹھیرنے کا کبھی موقع نہیں آیا۔ امید ہے کہ میں عنقریب دوبارہ ہندوستان آؤنگی اور اس سے بھی زیادہ خوش ہونگی میں اپنے ملک کو ہندوستان کے متعلق حالات سناؤنگی کیونکہ میری رائے میں ہندوستان و مصر کا ایک دوسرے کے حالات سے بیخبر رہنا نہایت افسوسناک ہے۔

صوبہ سرحد میں ہوائی جہازونکی ممانعت

شملہ ۲۴ ستمبر۔ حکومت نے ایک امتناعی حکم جاری کیا ہے کہ زیر انتظام اضلاع صوبجات سرحد و برطانی بلوچستان اور سرحد اور بلوچستان کی پولیٹیکل ایجنسیوں کے علاقوں میں چیف کمشنر کے منظور کردہ لائسنس کے بغیر براہ خشکی ہوائی جہاز یا ان جہازوں کے پرزے نہ لائے جائیں۔

صوبہ سرحد کی پولیٹیکل ایجنسیوں میں قانون محصولات بحری کی بعض دفعات کے نفاذ کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ محصول چوروں کی سرگرمیاں کو روکا جا سکے۔

مدیر حبل المتین کو ممالک اسلامیہ سے دعوت

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ آقائے مؤید الاسلام مدیر حبل المتین کے متعلق یہ خبر تمام عالم اسلام میں بجلی کی طرح پہنچ گئی کہ حکومت ہند انکو ہندوستان سے نکالنا چاہتی ہے اور مسلمانان ہند آپ کے اخراج سے بیحد متاثر مضطرب اور رنجیدہ ہیں۔ قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز امپیریل میجسٹی رضا خان پہلوی شاہ ایران اور وزیر اعظم ایران نے حکومت ایران کیطرف سے مدیر موصوف کو لکھا ہے کہ آپکی سکونت اور آسائش کیلئے ایران تمام انتظامات کئے جائینگے۔ ہز میجسٹی امان اللہ خان شاہ افغانستان نے بھی ایسی مضمون کا دعوت نامہ مدیر حبل المتین کو ارسال کیا ہے۔ قسطنطنیہ کے ترکوں نے بھی مدیر موصوف کو مدعو کیا ہے لیکن مؤید الاسلام ان دعوتنامو پر ابھی غور کر رہے ہیں۔

جمعیۃ مرکزیہ خلافت کا اجلاس

وفد حجاز کی رپورٹ پر مباحثہ

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کل دو بجے دن میں مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس صدر مجلس خلافت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی صدارت میں حویلی صدر الصدور (ٹپیا محل) میں منعقد ہوا۔ ارکان کی کثیر تعداد شریک جلسہ ہوئی۔ پنجاب سے تشریف لانے والوں میں مولانا ظفر علی خاں غازی عبدالرحمٰن صاحب ملک لال خاں، مولانا داؤد غزنوی، مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی، مولانا عبدالقادر صاحب قصوری، اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مولانا حسین احمد صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی، مولانا سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب بھی شرکت جلسہ کے لئے تشریف لائے تھے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر انصاری صاحب اور کنور عبدالوہاب خاں صاحب کا استعفیٰ پیش ہوا کسی قدر مباحثہ کے بعد طے پایا کہ دونوں حضرات سے کہا جائے کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لے لیں۔ کنور عبدالوہاب خاں صاحب چونکہ جلسہ میں موجود تھے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔

اس کے بعد مولوی داؤد غزنوی صاحب نے سوالات پیش کئے جو انہوں نے مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی سے کئے تھے اور جو "زمیندار" میں شائع ہوئے ہیں۔ پہلے تو ان سوالات کے پیش ہونے پر بحث ہوتی رہی لیکن مولانا محمد علی صاحب نے ان کا پر زور جواب دیا۔

اس مختصر کارروائی کے بعد وفد حجاز نے اجازت چاہی کہ وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ سکرٹری وفد مسٹر شعیب قریشی نے رپورٹ پڑھنی شروع کی۔ رپورٹ تقریباً ساڑھے تین سو فلسکیپ کے صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا پڑھا جانا آج شام کو تقریباً مغرب سے پہلے ختم ہوا۔ رپورٹ میں جزیرۃ العرب کی غیر اسلامی اثر سے آزادی کی ضرورت جتلانے کے بعد گذشتہ وفود حجاز کی کارروائیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ تمام خط و کتابت اور بحری پیامات شامل ہیں جو شریف علی کی حکومت اور پھر اس کے بعد سلطان ابن سعود اور خلافت کمیٹی کے مابین ایک ہوئے ہیں۔ سلطان ابن سعود کے مواعید کو پیش کر کے بتلایا گیا ہے کہ کس طرح سلطان نے باوجود قیام جمہوریت کے صریح وعدوں کے حجاز میں ملوکیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد اراکین وفد نے حجاز کے مقدس مقامات اور مآثر کے انہدام کی تفصیل اور حجاز کے شدید حالات کا ذکر کیا ہے۔ اور اصلاح کی ضرورت جتلائی گئی ہے۔ ارکان وفد اور سلطان ابن سعود سے جو گفتگو ہوئی اسے بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز مؤتمر کی کارروائی کا ضروری خلاصہ بیان کر کے ان کارگذاریوں کی رپورٹ پیش کی گئی ہے جو وفد نے اپنے قیام حجاز میں انجام دیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد مجلس نے طے کیا کہ رپورٹ شائع کر دی جائے اور آئندہ اجلاس مرکزی خلافت کمیٹی میں رائے زنی کی غرض سے پیش ہو جو اواخر اکتوبر میں منعقد کیا جائے گا۔

کمیٹی نے ایک تجویز منظور کر کے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہندوستان میں مؤتمر اسلامی کی ایک شاخ کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں سے خط و کتابت کرے اور ان کے خیالات معلوم کر کے تمام مسلمانوں کو اس میں شرکت کی دعوت دے اور پھر آئندہ جلسہ مرکزی خلافت کمیٹی کے بعد مسلمانوں کی ہر جماعت کے نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد کر کے مؤتمر کی شاخ قائم کی جائے۔

خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے لئے چونکہ گوہاٹی کے مسلمان اس کا انتظام نہیں کر سکتے کلکتہ اور ڈھاکہ کے کارکنان خلافت سے خط و کتابت کرنے کے لئے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو ہدایت کی گئی۔

وقت کی قلت کی وجہ سے ایجنڈا کے دیگر امور پیش نہ ہو سکے اور آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے اور اجلاس آج آٹھ بجے کے قریب ختم ہو گیا۔

قصاب پورہ میں سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا

دہلی ۲۴ ستمبر۔ قصاب پورہ کے ۲۵ سکھوں اور ۴ مسلمانوں کا چالان کیا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ ان سے ایک سال کیلئے حفظ امن کے متعلق کیوں ضمانت و مچلکے نہ لئے جائیں۔

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متعلق ہونے والی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی کل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ... ششماہی ...

اکابر ملت کا قصد لکھنؤ

دہلی ۲۵ ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب، مولانا محمد علی صاحب، سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی ... گزشتہ شب ... لکھنؤ تشریف لے گئے ... [illegible]

دہلی سے ایک جدید روزانہ اخبار

[illegible]

SUGAR
MILKMADE

خالص دودھ اور چینی کی بنی ہوئی اعلیٰ ... کی خوشبودار خوش ذائقہ خوشرنگ طاقت بخش **میٹھی چاء**

مفرح چاء۔ جس کا ایک چمچہ ایک پیالی کے لئے کافی ہوتا ہے گرم پانی میں ایک چمچہ ڈالنے سے ایک پیالی چاء تیار ہو جاتی ہے۔ نہ دودھ چاء چینی ڈالنے کی ضرورت نہ چھاننے کی۔ قیمت فی ٹمبس جس میں ۲۵ پیالی چاء تیار ہوتی ہے ایک روپیہ (۱ع) علاوہ محصول۔

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی (ایجنٹوں کی ضرورت)

... کے بعد ملیریا شروع ہوتا ہے

انسان کو بالکل ناکارہ کر دیتا ہے ایسی بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے ... افسوس کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ... ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جا سکتا ہے اور علاج کیسے ہونا چاہئے؟ ... مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے ... قیمت ۵ ... ملیریا یا موسمی بخار خود بھی ... طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے

عرق بخار

... ملیریا ... فی صدی حالتوں میں ... بخار ... روزمرہ ...

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ ... امرت دھارا نمبر ۷۴ لاہور

ریلوے ریگولیٹر واچ

[illegible]

اے۔ ایم۔ صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ لوہار ... لین

[illegible]

اعلان مفید نہوں تو اخلاقاً و قانوناً دوگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اور کیا اطمینان ہو سکتا ہے

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے، کس قیمت کی ہے، اور کس شان و شوکت کی ہے، اسکا اندازہ آپکو خود ہی ہو سکتا ہے۔ اگر میں یہ عرض کر دوں کہ یہ علمی موتی ہیں۔ انمول ہیں اور بہو بیٹیوں کو نورٌ علیٰ نور بنا دیتے ہیں۔

دس بیش بہا کتابوں (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہے۔ ہر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اسی علمی مجموعہ کو زنانہ بستہ کہتے ہیں، لڑکیوں کیلئے بہترین نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کر دیجئے۔

قیمت مکمل سٹ عہ۔ مجلد عہ۔ مع بستہ ۸عہ +

لے پچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نویس نئے سر سے پڑے گی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جس کی تعریف میں علی کی ہیں معنی ادائے

جس کی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

ملنے کا پتہ: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر ٹیکو ہیر نا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ +

منیجر ہیر ہیر نا آفس نمبر ۶۷ پوسٹ گھنسی سمری ضلع دربھنگہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بار ملاحظہ کر کے تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت امید ہے کہ اس آیۂ قرآنی کو دیکھ کر آپ میرے بیان کو غلط اور بے جا اشتہار بازی کا نمونہ تصور نہ کرینگے اور میں جو حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے حرف بحرف صحیح تصور کرینگے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس سفوف کو کھانے اور طلاء کے لگانے سے کمزوری دور ہو کر تازگی اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جوب پینے میں غیر معمولی لذت پیدا ہوتی ہے خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے غلط کاریوں یا کثرت جماع کے سبب جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے۔ وہ تمام عوارض جو سر ناک طریقہ سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضا میں نئی روح پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے اس نسخہ کو صرف ایسے ہی اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت فی ... محصول ... جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

برص یعنی بدن سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھالیں قیمت فی بکس تین روپے (عہ) +

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل صفات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب کیساتھ نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شرح میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ مجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت ہر جلد کیلئے ... اور مجلد جسپر کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف ... علاوہ محصول ڈاک۔ وعدہ۔ کتاب اگر حسب اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائیں گے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت مطبوعہ جلد ... کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پھڑکنے لگے گا۔ کو چاہتا ہے کہ ... سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ... سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے۔ ۴ جلد میں قیمت ۔۔۸۔۔۶ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۴۱ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی مصارف بر مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول خاکی کاغذ قیمت ۔۔۸۔۔۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع بیری مصر ۔۔۔۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع بیری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔۔۸۔۔۲۳ +

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴ بمبئی ۹

ہمدرد

روزانہ

ہمدرد کی خصوصیات

ہمدرد۔ دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔

ہمدرد۔ مولانا محمد علی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جن کی صحافت سیاست دانی مسلم ہے۔

ہمدرد۔ ہی وہ اخبار ہے جو ملکی و قومی سیاسی و معاشرتی مسائل پر ہمیشہ بے لوثی اور بلند نظری سے محققانہ بحث کرتا ہے۔

ہمدرد۔ کے وسائل لا انتہا ہیں اسوجہ سے ملک کے تازہ و اہم ترین واقعات براہ راست اس میں درج ہوتے ہیں۔

ہمدرد۔ عالم اسلام کی مصدقہ اور اہم خبریں جلد سے جلد بہم پہنچا دیتا ہے کیونکہ اس کے نامہ نگار ممالک غیر میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔

ہمدرد۔ میں خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ سب سے پہلے شائع ہوگی جس میں ارض مقدس کے حال و مستقبل کا صحیح خاکہ پیش کیا جائیگا۔

ہمدرد۔ کے آپ مستقل خریدار بنجائیں تاکہ اہم ترین اور تازہ ترین اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کا روزانہ آپ کو صحیح علم ہو سکے۔

ہمدرد۔ کا چندہ سالانہ ۱۵ عہ شش ماہی ۸ عہ سہ ماہی ہے ۴ عہ

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

انعام! انعام!! انعام!!!

جو اصحاب اخبار پیغام صلح کے لئے ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک خریدار بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں مندرجہ ذیل انعام پیش کئے جائیں گے:

(۱) ایک ایک سال کیلئے ۲۰ خریدار دینے والے کو	ترجمۃ القرآن انگریزی	
	یا بیان القرآن	
(۲) ″ ″ ۱۰ ″ ″	اوپر کی ہر دو کتب	
	نصف قیمت میں	
(۳) ″ ″ ۵ ″ ″	محمدی پیرافٹ	
	یا سیرۃ خیر البشر	
(۴) ″ ″ ۳ ″ ″	خلافت راشدہ مجلد	

جو کتابیں ایک دوسری کے عوض میں رکھی گئی ہیں ان میں سے انعام میں وہ بھیجی جائیں گی جنہیں خریدار بہم پہنچانے والا لینا چاہے نمونہ کا پرچہ مفت۔

منیجر اخبار پیغام صلح۔ لاہور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو ۵۰۰ روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے بیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" ہندو (پٹنہ)

میرے فرزند پیدا ہو گیا

اکسیر عرب

برادر گو آپ اخباری ادویات سے بدظن ہو گئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اس کو اخباری دوا نہ سمجھیں یہ ایک پہنچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالوں سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کر رہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کر کے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بے بہا تحفہ ہے سفید پانی کا آنا چہرہ کا پیلا پڑنا بدن کا سوکھنا ماہواری کا ٹھیک نہ آنا ان سب کے دور کرنے میں اکسیر کیمیائی کا حکم رکھتی ہے۔ عورت کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو اور اولاد کو ترستی ہو اکسیر عرب استعمال کرنے سے فوراً حاملہ ہو جاتی ہے اور کل امراض دور ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پر رونق آنے لگتی ہے۔ اس دوا کو سات روز استعمال کر کے بعد میں صحبت کریں یقینی عورت حاملہ ہوگی۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپے (عہ)

ٹیلی گراف صابن

یعنی بواسیر کا علاج

یہ صابن بجلی کا اثر رکھتا ہے۔ تین روز استعمال کرنے سے بواسیر کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو یہ صابن اپنا بجلی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ بواسیر خونی ہو یا کہ بادی بلا کسی تکلیف کے جڑ سے کھو دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱عہ مع محصول ڈاک +

ملنے کا پتہ:۔

مشرقی اوائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھرتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت پچیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ، بارونق، تر و تازہ، ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے، بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک سے ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو، رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریضوں کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں ڈالتا فی شیشی ... محصول ... چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ... ۲۰ خوراک سفوف معہ طلاء درجہ عام ... محصول ...

جوہر حیرت! امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا اثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ تکان یا کمزوری محسوس ہو جبتک ترشی نہ کھائیں انزال نہوگا۔ قیمت فی درجن ... دو درجن ... پانچ درجن ... محصول ہر صورت ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہونے کے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا یہ عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار، ... ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ ... اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں قیمت فی شیشی ... درجن شیشی ... ایک درجن ... +

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور درخشاں نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی پیرایہ چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں، بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت ... محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت قدر دانی ہے محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیر کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور، نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ سنت ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصول ڈاک +

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

دس موتیوں کی مالا
شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے، کس قیمت کی ہے، اور کس شان و شوکت کی ہے، اسکا اندازہ آپکو خود ہی ہو سکتا ہے۔ اگر میں یہ عرض کر دوں کہ یہ علمی موتی ہیں۔ انمول ہیں اور بہو بیٹیوں کو نورِ علی نور بنا دیتے ہیں۔

دس بیش بہا کتابوں (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہے۔ ہر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اسی علمی مجموعہ کو زنانہ بستہ کہتے ہیں، لڑکیوں کیلئے بہترین نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کر دیجئے۔

قیمت مکمل سٹ عہ مجلد عہ مع بستہ عہ

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

خضاب چاند تارا
پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب تو نمیں نئے سر سے پڑے گی ہل چل
چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل
جس کی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنیٰ
جس کی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

منجانب شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بکوٹی تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے اعتقاد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر بیر تا آفس نمبر ۶۷ پوسٹ گنسی سمری ضلع دربھنگہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن قسم ایسا کہہ کر آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کچی کنزوری دور ہو کر ہموارگی اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ ... خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے ... ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت ... محصول ... جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب بکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی کیکر علم معانی، علم بیان، اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا سلیس مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شرح میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ ... قیمت ... علاوہ محصول ڈاک۔ کتابیں اگر موافق اشتہار نہ ہوں تو دام واپس دئے جائیں گے دیگر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمادیں۔

ملنے کا پتہ: جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک نمیں جڑ سے آرام

اگر ہماری نفیری (جڑی بوٹی) کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں قیمت فی بکس تین روپے (سے)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت ... ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں ... قیمت مع مصارف ... سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے۔ ۴ جلد میں قیمت ... مصارف بر مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ... روپیہ سابق میں ... روپیہ قیمت تھی مصارف بر مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول حنائی کاغذ قیمت ...

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ...

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ...

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴۔ بمبئی ۹

ہمدرد
ہمدرد کی خصوصیات

ہمدرد۔ دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔

ہمدرد۔ مولانا محمد علی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جن کی صحافت و سیاست دانی مسلّم ہے۔

ہمدرد۔ ہی وہ اخبار ہے جو ملکی و قومی سیاسی و معاشرتی مسائل پر ہمیشہ بے تعصبی اور بلند نظری سے محققانہ بحث کرتا ہے۔

ہمدرد۔ کے وسائل لا انتہا ہیں اسوجہ سے ملک کے تازہ اور اہم ترین واقعات براہ راست اس میں درج ہوتے ہیں۔

ہمدرد۔ عالم اسلام کی مصدقہ اور اہم خبریں جلد سے جلد بہم پہنچا دیتا ہے کیونکہ اس کے نامہ نگار ممالک غیر میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔

ہمدرد۔ میں خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ سب سے پہلے شائع ہوگی جس میں ارض مقدس کے حال و مستقبل کا صحیح خاکہ پیش کیا جائیگا۔

ہمدرد۔ کے آپ مستقل خریدار بنجائیں تاکہ اہم ترین اور تازہ ترین اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کا روزانہ آپ کو صحیح علم ہو سکے۔

ہمدرد۔ کا چندہ سالانہ ۱۸ شش ماہی ... سہ ماہی ...

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

انعام! انعام!! انعام!!!

جو اصحاب اخبار پیغام صلح کے لئے ۳۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک خریدار بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں مندرجہ ذیل انعام پیش کئے جائیں گے:

(۱) ایک ایک سال کیلئے ۲۰ خریدار دینے والے کو — ترجمۃ القرآن انگریزی
(۲) " " ۱۰ " " — یا بیان القرآن اوپر کی ہر دو کتب نصف قیمت میں
(۳) " " ۵ " " — محمدی پرافٹ یا سیرۃ خیر البشر
(۴) " " ۳ " " — خلافت راشدہ مجلد

جو کتابیں ایک دوسری کے عوض میں رکھی گئی ہیں ان میں سے انعام میں وہ بھی جائیں گی جنہیں خریدار بہم پہنچانے والا لینا چاہے نمونہ کا پرچہ مفت۔

منیجر اخبار پیغام صلح۔ لاہور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو ۵۰۰ روپیہ
اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کیلئے
پُران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" ہندو (پٹنہ)

میرے فرزند پیدا ہو گیا
اکسیر عرب

برادر گو آپ اخباری ادویات سے بدظن ہو گئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اس کو اخباری دوا نہ سمجھیں یہ ایک پہونچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالوں سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کر رہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کر کے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بے بہا تحفہ ہے سفید پانی کا آنا چہرہ کا پیلا پڑنا بدن کا سوکھنا ماہواری کا ٹھیک نہ آنا ان سب کے دور کرنے میں اکسیر میائی کا حکم رکھتی ہے۔ عورت کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو اور اولاد کو ترستی ہو اکسیر عرب استعمال کرنے سے فوراً حاملہ ہو جاتی ہے اور کل امراض دور ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پر رونق آنے لگتی ہے۔ اس دوا کو سات روز استعمال کر کے بعد میں صحبت کریں یقینی عورت حاملہ ہوگی۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپے (سے)

ٹیلی گراف صابن
یعنی بواسیر کا علاج

یہ صابن بجلی کا اثر رکھتا ہے۔ تین روز استعمال کرنے سے بواسیر کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو یہ صابن اپنا بجلی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ بواسیر خونی ہو یا کہ بادی ہر قسم کی تکلیف کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ مشرقی اوائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں، بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے ... تاریخ جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں ہیں۔ قیمت با محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر، لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت با محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مؤرخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول ... حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)
نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا ایک ہفتہ روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں پھیر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور، نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب عصمت ... سالہ نوجوان میں بھی نہ ہوگی۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ، بارونق، تر و تازہ، ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط، ہاضمہ درست، بھوک تیز ... یہ نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے، بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش، نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی امنگیں، نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو، رگ و پٹھے بیکار ہوں، نرمی ہو، کوتاہی ہو، باریکی ہو، کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ ... قیمت ...

جوب حیرت ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ ... ہزاروں مریض صرف مفید دوا کے دستیاب نہ ہونے سے مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوا ہے۔ ... قیمت فی شیشی ...

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائیں منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی ۔ تاریخی ۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمائیے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلاتکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمائیے فوراً تعمیل کی جائے گی ۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہوجائیں ۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے ۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے ۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں ۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھا جاسکتی ہے ۔

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولے حاصل ہے ...

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب ...

ردمرزائیت

قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی ...

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور ...

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علمائے ہند کے صدارتی خطبے

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے ۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا ...

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی ۔ اسکے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہوجاتا ہے ۔ قیمت فی جلد ...

جمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش بھیجتے ہے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جاسکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے ۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمائیے ۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرمادیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے ۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ دہلی یوم شنبہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء نمبر ۲۴

حکومت حجاز کا دستور اساسی

(گذشتہ سے پیوستہ)

دفعہ (۳۱) اس مجلس کی قرار دادیں نیابت عامہ کی جانب سے جلالۃ الملک کے سامنے پیش کی جائیں گی اور تصدیق عالی کے بعد انہیں نافذ العمل کیا جائیگا ۔

دفعہ (۳۲) جدہ اور مدینہ میں سے ہر جگہ ایک مجلس ادارہ کے نام سے قائم کی جائے گی ۔ جو حاکم ضلع ۔ اس کے معاون ، افسران محکمہ جات کے علاوہ چار آدمیوں سے مرکب ہوگی جنہیں جلالۃ الملک صاحب لیاقت و اقتدار لوگوں میں سے منتخب کریں گے ۔

دفعہ (۳۳) یہ دونوں مجلسیں دفعہ سابقہ کے مطابق ہفتہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ حاکم ضلع یا اس کے معاون کی صدارت میں ان امور و مسائل پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا کریں گی ۔ جو خاص ان کے حلقہ عمل سے متعلق ہوں گے اور ان کے غور و بحث کے لئے پیش کئے جائیں گے ۔ ان مجلسوں میں بھی فیصلہ اکثریت رائے سے ہوگا ۔

دفعہ (۳۴) جدہ اور مدینہ کی مجلس اداری کی قرار دادیں نائب عام کے پاس بھیجی جائیں گی ۔ اور وہ انہیں جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش کرکے تصدیق شاہانہ حاصل کرلینے کے بعد باقاعدہ قانون کی صورت میں لے آئیگا ۔ جیساکہ دفعہ ۳۱ میں مذکور ہے ۔

دفعہ (۳۵) تمام ایسی قرار دادیں اور تنظیمات جنہیں تصدیق عالیہ شاہانہ حاصل ہوگی اور تمام ارادات (فرامین) سینہ شاہی رجسٹر میں درج کرکے نیابت عامہ میں اجرائے عمل کے لئے بھیجی جائیں گی ۔ ...... اور نیابت عامہ انہیں تمام محکموں اور انتظامی شعبوں میں شائع کردیگی ۔

دفعہ (۳۶) جو لوگ دفعہ ۸ ہ کے مطابق مجلس شوریٰ میں اور دفعہ ۲ ہ کے ماتحت جدہ و مدینہ کی مجالس اداری میں متعین کئے جائیں گے ۔ ان کی مدت رکنیت صرف ایک سال ہوگی ۔ اور اس کے ختم ہوجانے کے بعد دوسرے لوگ مقرر کئے جائیں گے ۔

دفعہ (۳۷) سابق ارکان کو دوبارہ متعین کرنا جائز ہوگا ۔

دفعہ (۳۸) ہر ناحیہ (ضلع) کے مرکز میں اس کے افسر اعلیٰ کے زیر صدارت ایک مجلس قائم کی جائے گی جو معاون حاکم اور افسران محکمہ جات کے علاوہ ایسے لوگوں سے مرکب ہوگی جو باشندوں کے اعلیٰ طبقہ میں سے متعین کئے جائیں گے ۔ اور اس مجلس کا اجتماع ہفتہ میں ایک مرتبہ یا ایک سے زائد مرتبہ ہوگا ۔

دفعہ (۳۹) دفعہ سابقہ کے بموجب جو مجالس قائم کی جائیں گی ان کا کام ان کاغذات پر غور و بحث کرنا ہوگا جو ناحیہ کے حکام کی جانب سے انہیں بھیجے جائیں گے ۔ اور وہ حسب ضرورت مصلحت کے مطابق تجاویز پاس کریں گی ۔

دفعہ (۴۰) ناحیوں کی مجالس جو قرار دادیں پاس کریں گی وہ اس مدیریہ (کمشنری) کے حاکم کے پاس بھیجدی جائیں گی جس کے ماتحت وہ ناحیہ ہوگا ۔ اور وہ ان پر اپنے اظہار رائے کے بعد انہیں نائب عام کے پاس بھیجدیگا ۔ اور نائب عام جلالۃ الملک کی پیشی میں بھیجدیگا ۔ جہاں سے تصدیق شاہانہ حاصل ہونے کے بعد انہیں نافذ العمل کردیا جائیگا ۔

دفعہ (۴۱) ہر گاؤں یا باحیثیت قبیلہ کے مرکز میں اس کے شیخ کے زیر صدارت ایک مجلس قائم کی جائے گی جو نائب شرعی کے علاوہ دو آدمیوں سے مرکب ہوگی جنہیں اس کے اعلیٰ طبقہ میں سے متعین کیا جائیگا ۔ اور وہ وہاں کے انتظامی ۔ اور دیگر معاملات پر ان طریقوں کے مطابق بحث کرے گی جو مدیریات و نواحی اور قریات و قبائل کے انتظام کے متعلق ایک نظام نامہ میں بیان کئے جائیں گے ۔

دفعہ (۴۲) قریوں اور قبائل کی مجالس اس نظام نامہ کے مطابق جس کا ذکر مذکورہ بالا دفعہ میں کیا گیا ہے ۔ ان تمام امور و مسائل کے لئے اپنے مراجع اداری کے سامنے جوابدہ ہونگی جو ان کے حدود اختیار میں داخل ہیں ۔

۵ ۔ دفتر محاسبات

دفعہ (۴۳) دار الحکومت میں دفتر محاسبات صدر اور تین ارکان سے مرکب ہوگا جنہیں حساب کتاب اور مالی معاملات پر قدرت رکھنے والے لوگوں میں سے جلالۃ الملک خود منتخب کرینگے اور اس دفتر کا تعلق نیابت عامہ سے ہوگا ۔

دفعہ (۴۴) دیوان محاسبات کا بنیادی کام یہ ہوگا کہ وہ قانون موازنہ عامہ کے مطابق سرکاری محکموں کی آمدنی اور خرچ کے حسابات کی جانچ پڑتال کرے ۔

دفعہ (۴۵) خزانہ حکومت سے کوئی رقم بغیر اسکے صرف کرنا جائز نہیں ہے کہ اس کے صرف کرنے کی ضرورت پر دفتر محاسبات کی تصدیق ہو ۔ دفتر کے حدود دفتر محاسبات کے ایک الگ نظام نامہ میں مقرر کئے گئے ہیں جس کے متعلق ابھی تک جلالۃ الملک کا فرمان صادر نہیں ہوا ہے

(باقی)

طائف کے قیدی

حج سے پہلے حکومت نے بعض لوگوں کو ایسی سرگرمیوں کے شبہ میں گرفتار کرلیا تھا جن سے ملک کے امن اور باشندوں ، اور حجاج کی راحت و سکون میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ تھا ۔ حکومت کو بعض ایسے کاغذات ہاتھ آئے تھے جن سے انکی حیثیت مشکوک ظاہر ہوتی تھی اس لیے اس نے انہیں طائف کی حوالات میں قید کردیا ۔ بعد میں جلالۃ الملک نے ان کی حالت پر رحم ۔ اور مصلحت عمومی کا لحاظ کرکے مناسب سمجھا کہ ان میں سے بعض کو جو زیادہ متہم ہیں ملک سے خارج کردیں ۔ اور ان کی حرکات کی نگرانی رکھیں اگر بعد میں وہ پرامن زندگی بسر کرنے کے عادی ہوجائیں تو انہیں واپسی کی اجازت دیدی جائے ۔ اور اگر بدستور ملک کی مصلحت کے خلاف کوششیں کرتے رہیں تو ان کے لیے یہ جلاوطنی ہی کافی سزا کا کام دے ۔ جن لوگوں کو اس فیصلہ کے مطابق جلاوطن کیا گیا ہے ۔ ان کے نام یہ ہیں ۔

عباس فقیہ ۔ حسین العیبان ۔ علی عباس ۔ محمد العوفی ۔ عمر صالح صیرفی ۔ محمد علوی السقاف ۔ احمد علوی السقاف ۔ یوسف مکاوی ۔ عبد الوہاب قزاز ۔ عبد الحی قزاز ۔ ... طہ ۔ محمد سعید باصدیق ۔

(ام القریٰ)

طائف میں لاسلکی اور مکہ میں لاسلکی ٹیلیفون

ادارۂ برقی نے طائف میں لاسلکی کی مشین نصب کردی ہے جس سے خبر رسانی کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے ۔ مکہ معظمہ میں لاسلکی ٹیلیفون کا آلہ بھی لگ گیا ہے جس سے ہر طرف کی خبریں حاصل کی جاسکتی ہیں ۔ اور یہ آلہ اتنا مختصر ہے کہ اسے ۲ ساتھی کے ساتھ ادھر سے ادھر منتقل کیا جاسکتا ہے ۔

(ام القریٰ)

ترکی کا تجارتی بیڑہ

جریدہ "ملیت" بہت وثوق سے لکھتا ہے کہ ترکی حکومت نے آخری فیصلہ کرلیا ہے کہ دس بڑے بڑے تجارتی جہاز خرید کر موجودہ تجارتی بیڑہ میں اضافہ کیا جائے ۔ ان جہازات کا کام صرف اس قدر ہوگا کہ ساحل اناطولیہ اور بحیرۂ اسود کے درمیان سامان کی نقل و حرکت کی جاسکے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ھ

حجاز کانفرنس لکھنؤ

لکھنؤ میں جس حجاز کانفرنس کی زبردست تیاریاں ہو رہی تھیں وہ اسی شان کے ساتھ منعقد ہوئی جس کی توقع تھی اور اس میں مسلمانان ہند کے اکابر اہل علم و سیاست اور بڑے بڑے امراء و اعیان نے شرکت کی جس کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کی نمائندہ کانفرنس تھی۔ اس کانفرنس کی یہ شان و شوکت اور ترقی اس تغیر کا نتیجہ ہے جو گزشتہ چند ماہ کے اندر مسئلہ حجاز میں [illegible]

معکوس ذہنیت

وحید جیون کا مقدمہ

دہلی اسٹیشن پر ڈولیوں کی ممانعت

مولانا نجندی کا مراسلہ

حجاز کانفرنس کا اجلاس

خطبۂ صدارت مسٹر صالح بھائی بڑودہ والا

ذیل میں مسٹر صالح بھائی بڑودہ والا و شریف بمبئی کے خطبۂ صدارت کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

جناب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کرنے اور ملا طاہر سیف الدین کی پر زور تائید اور مولانا عبد الباری کی وفات پر اظہار تاسف کے بعد فرمایا۔

علماء کرام و معزز حاضرین!

حجاز کے مسئلہ کے متعلق مسلمانوں کے بے چینی کی ابتدا تو اس روز سے ہوتی ہے جس روز سے کہ خلافت عثمانیہ اور حجاز کا ظاہری تعلق منقطع ہوا۔ مگر یہ بے چینی بر بنائے سیاست تھی اس لحاظ سے اصلی بے چینی اس روز سے شروع ہوتی ہے جس روز کہ ماہ صفر ۱۳۴۳ھ [illegible]

مسئلہ حجاز اور مسلم جماعتیں

جماعتوں میں صورت اتفاق

”الحجاز للحجازیین“ کا اصول

دونو جماعتوں میں برادرانہ اتحاد کی ضرورت

انتظام حجاز کی تاریخ

مسئلہ خلافت و مسئلہ حجاز کا باہمی تعلق

ب۔ تفاسیر قرآن وکتب فقہ کا جلانا اور تلف کرنا اور بزرگوں و پیشوایانِ دین علمائے کرام و صوفیائے عظام کی تذلیل و اہانت و آزار رسانی۔

ج۔ بیگناہ مسلمانوں کا قتل عام۔ عورتوں کی بیحرمتی و آزار رسانی مکانات کی تاراجی اسباب و زیورات کی لوٹ کھسوٹ وغیرہ

د۔ حجاج کے اپنے مذہبی احکام و رسوم کے بموجب مناسک حج کی ادائیگی۔ اور دیگر عبادات و اعمال میں مزاحمت۔

ہ۔ حاجیوں پر اونٹوں کے کرایہ کا اضافہ اور بھاری محصولات کا عائد کرنا۔

و۔ اپنے فرقہ کے سوا تمام دیگر فرق اسلامیہ کو مشرک و بے دین قرار دینا۔

سلطان ابن سعود کے اخراج کی تدابیر

اس کانفرنس کی رائے میں ابن سعود کو کوئی حق نہیں تھا کہ وہ ارض مقدس حجاز پر حکمرانی کریں۔ اور انھوں نے اپنے افعال سے جنکا ذکر تجویز نمبر اول میں ہوا ہے اپنے آپ کو حجاز کی حکومت کے لیے اور بھی ناقابل قبول ثابت کردیا ہے۔

لہذا کانفرنس قرار دیتی ہے کہ مسلمانان ہندوستان ان کو ہرگز مالک حجاز تسلیم نہیں کرتے۔ اور ان کے اخراج کے بارہ میں ہر ممکن تدابیر پر فوری عمل کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

حجاز کا طرز حکومت کیا ہونا چاہئیے

حجازیوں کے اسلحہ کی ضبطی کے خلاف ناراضی

التوائے حج کی ضرورت

جزیرۃ العرب میں غیر مسلم مداخلت گوارا نہیں ہے

اسلامی مرکزوں کو وفود کی روانگی

دسترقیات

اپنا خطبہ پڑھا جس میں ارض حجاز پر نجدیوں کی زیادتیوں کا ذکر کرکے مسلمانوں کی بیچارگی اور بے بسی پر اظہار افسوس کیا گیا آپ نے تمام مسلمانوں سے درخواست کی کہ متحد ہو کر کام کریں اور ایسی تدابیر اختیار کریں کہ حجاز کو سلطان ابن سعود کی بے ادب حکومت کے پنجہ سے رہائی دلائی جاسکے۔ اس کے بعد مولانا قطب الدین عبدالوالی فرنگی محلی نے باضابطہ طریقہ سے مسٹر صالح بھائی ٹیرودہ والا کا نام صدارت کے لیے تجویز کیا۔ اور مولانا نجم الحسن مجتہد نے اسکی تائید کی۔ اس تجویز کی تائید مزید مہاراجہ صاحب پورنیر سید حبیب شاہ اور پیر غلام مجدد نے فرمائی۔ اور صدر جلسہ کرسی صدارت پر متمکن ہوگئے۔

مسٹر ٹیرودہ والا نے اپنے خطبہ صدارت کا ابتدائی حصہ انگریزی میں پڑھکر سنایا۔ اور اس کے بعد آپ نے اردو زبان سے کافی طور پر آشنا ہونے کا عذر پیش کرکے اجازت چاہی کہ خطبہ کا اردو ترجمہ حکیم ابو یوسف اصفہانی سنائیں۔ چنانچہ باقیماندہ خطبہ حکیم صاحب نے اردو میں پڑھا جس کا خلاصہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔

مجلس اقتراحات

صدارتی اڈریس پڑھے جانے کے بعد سبجکٹ کمیٹی کے ارکان کا انتخاب شروع ہوا اور مجلس استقبالیہ میں سے فوقانی علماء ...

انہدام آثار و بیحرمتی مظالم پر رنج و غصہ کا اظہار

عالم اسلامی

شاہ ایران کے خلاف سازش

متعدد معززین کی گرفتاریاں

طہران ۲۸ ستمبر۔ حکومت کے پروگرام پر نہایت گرم مباحثے کے بعد مجلس نے ۱۲ رایوں کے مقابلہ میں ۸۵ رایوں سے حکومت پر اعتماد کا ووٹ پاس کردیا۔

شاہ کے خلاف سازش کا انکشاف ہونے پر متعدد سربرآوردہ عہدہ داروں اور معززین کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ اخبارات خاموش ہیں

ہندوستان

حجاز کانفرنس کا اجلاس

حجاز کو ایک آزاد اسلامی ریاست بنایا جائے

خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت

جذبات کا (بھی) احترام کریں۔ اُن کو آزادی کے ساتھ مناسک حج مراسم زیارت کی ادائیگی کا موقعہ دیں۔

آخر میں جناب صدر نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ مجلس اقوام نے حجاز کو غیر مسلم اسٹیٹ تسلیم کرلیا ہے اور ضبطی اسلحہ کے متعلق نجدی حکومت کے طرز عمل پر نہایت سخت احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم صاف کہے دیتے ہیں ارض مقدس حجاز کی ضروریات تا بمقدور مدد پہنچانا اگرچہ ہمارا مذہبی فرض ہے مگر ہم اس وقت تک اس فرض کی ادائیگی پر آمادہ نہیں ہوسکتے جب تک کہ موجودہ ناگوار صورت حال ختم نہ ہوجائے۔

انتقادات

مولوی کا رسول نمبر

دہلی کے اسلامی رسائل میں بعض مخصوص خوبیوں کے باعث مولوی کو جو وقعت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ آج ہمارے اس کا رسول نمبر پیش ہے جسے منشی عبدالحمید صاحب نے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع فرمایا ہے۔ ہمیں یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ ایک ماہوار رسالہ ...

یاد ایام

احسن الوظائف

حوادث و احکام

استفتاء

مسائل ذیل سے مطلع فرمائیں:—

(۱) اپنی سوتیلی ماں کی بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

(۲) جو شخص رسول اللہ صلعم کو زبان سے بندہ کہے اور دل سے نکہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔

(۳) جو شخص علم کے مسئلہ حل کردے یعنی جواب دے اس کا حکم ماننا چاہئیے یا نہیں۔ منافق کے معنی کا خلاصہ لکھکر مطلع فرمائیے۔ جانور جو حلال کئے جاتے ہیں وہ غیر اللہ کونسے ہیں جن کا کھانا قرآن شریف میں منع ہے غیر اللہ کا خلاصہ لکھئے۔ حضرت رسول خدا صلعم کو بندہ اور بشر ماننا چاہئیے یا نہیں جواب باصواب طریقہ سنت والجماعت مذہب حنفیہ سے مہرثبت ہونا چاہئیے۔

الجواب

(۱) سوتیلی ماں کی بہن سے نکاح درست ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔)

دولت آصفیہ پر الزامات کی بوچھاڑ

انگریزوں کے تقررات کی ضرورت

دولت آصفیہ کی سلطنتی بدنظمیوں کے متعلق انڈین ڈیلی میل میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں ان کے منجملہ یہ بھی ہے کہ اعلی عہدہ داران مال پولیس اور صدر اعظم انگریز ہوں۔ ہماری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا کہ آیا یہ رائے یا خواہش کس مصلحت کی بنا پر ظاہر کی گئی ہے۔ کیا اس سے رشوت ستانی کا انسداد مقصود ہے۔ یا ملک کی بدنظمی دور کرنا۔ یا محض چند انگریزوں کی پرورش کا خیال دامنگیر ہے اگر موخر الذکر ہے تو دولت آصفیہ یہ بار کیوں برداشت کرے۔ کیا انگریزی عملداری اس کی کفیل نہیں ہوسکتی۔ برخلاف اس کے حکومت برطانیہ دولت آصفیہ کی فلاح و بہبودی کی نیت سے بدنظمی کے ارتفاع کی خاطر رائے دے رہی ہے تو یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ جب ان میں انتظام کا مادہ قدرت ...

اخبار الجمعیۃ ...

نجدی حکومت کے ماتحت اجرائے ہوا نا فعہ میں مدد دینے سے انکار

انڈین مسلم حجاز کانفرنس اہل حجاز کی مصائب و تکالیف سے جو اس وقت نجدیوں کے تسلط کے دوران میں ان پر نازل ہوئی ہیں۔ دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ اور ان کو ہر ممکن مدد پہنچانے کے لیے آمادہ و مستعد ہے۔ مگر نجدیوں کے اقتدار کو ختم کرانے کے لیے یہ کانفرنس صاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ مسلمانان ہند ارض حجاز میں توسیع و اجرائے ریلوے و درستی و سائل سفر حج کی اسکیموں میں اس وقت تک کوئی مدد دینے کے لیے تیار نہیں ہے جب تک حجاز میں تشکیل حکومت کا مسئلہ اہل حجاز کی آزاد مرضی اور مسلمانان عالم کی خواہشوں کے موافق طے نہ ہو جائے۔

چندہ کی اپیل

انڈین مسلم حجاز کانفرنس مسلمانوں سے یہ استدعا کرتی ہے کہ جب تک ارض مقدس حجاز کی صورت حال اصلاح پذیر نہ ہو ہفتہ میں ایک روز ترک لذات کریں اور جو روپیہ اس طریقہ سے پس انداز ہو اس کی آمدنی حجاز فنڈ میں دیں۔

ریاست جے پور میں تعلیمی کمیشن کا تقرر
انگریزوں کی پرورش کا نیا ذریعہ

اجمیر ۲۶ ستمبر۔ ریاست جے پور کے تعلیمی نظام اور طرز کی تحقیقات کے متعلق مہاراجہ نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے کہ وہ تعلیمی ترقی کے متعلق اپنی تجاویز و سفارشات پیش کرے۔

ریاست کی کونسل کے فائنانشل ممبر صدر ہیں چیف کورٹ کے بیچ سیشن جج۔ مہاراجہ کالج کے ایک سابق پروفیسر ایک یورپین مبلغ اور ایک ٹھکانہ کے سردار کمیشن کے ارکان ہیں۔ کمیشن کے اکثر ارکان کو تعلیم کے متعلق بہت ہی کم تجربہ ہے۔ عوام کو بہت کچھ شبہ ہے کہ اس کمیشن کا نتیجہ غالباً یہ نکلے گا کہ یورپین کثیر تعداد میں ریاست میں بلائے جائیں گے اور محکمہ تعلیم میں نہیں مقرر کر دی جائے گی۔

دھاروا میں مسجد کے سامنے باجہ کی ممانعت

دھاروا ۵ ستمبر۔ دھاروا میں ایک مسجد کے قریب گنپتی کے جلوس میں بھجن پارٹی اور باجہ کو مجسٹریٹ نے روک دیا ہے [illegible] اس وقت تک [illegible] جلوس [illegible] مجسٹریٹ نے [illegible] اجازت نہیں دی [illegible]

جبلپور میں بارش کا طوفان
۲۴ گھنٹے میں ۴۵ انچ بارش

جبلپور ۲۶ ستمبر۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں ۴۵ انچ بارش ہوئی لیکن آج سورج نکل آیا ہے۔ [illegible] عمارات [illegible] کلکتہ، بمبئی، جبلپور [illegible]

لاہور میں پنڈت موتی لال نہرو کی تقریر
انڈی پنڈنٹ پارٹی کا مضحکہ خیز طرز عمل

لاہور ۲۶ ستمبر۔ آج شام کو بیرون موری دروازہ پنڈت موتی لال نہرو نے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی [illegible] کانگریس کے نظام عمل اور اس کے اصول کی تشریح کی اور اس کے مطابق آئندہ انتخابات [illegible]

سلسلہ میں عمل کرنا چاہیے۔ آپ نے رائے دہندوں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کو زندہ رکھیں اور تمام حملوں سے کانگریس کی مدافعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ سوراج پارٹی سے لڑینگے وہ پارٹی مذکورہ کو اس قسم کی خالی دھمکیاں ہی نہیں دے رہے ہیں بلکہ وہ حقیقتاً کانگریس کے اقتدار کے خلاف اعلان جنگ کر چکے ہیں میں کانگریس کے ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے کانگریس کے خلاف تمام حملوں کی مدافعت کرونگا حتیٰ کہ اس مدافعت میں مجھے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں ہے۔

میں کانگریس انڈی پنڈنٹ پارٹی کے طرز کو نہیں سمجھ سکتا کہ یہ لوگ کانگریس کے ارکان کس طرح رہ سکتے ہیں۔ جبکہ وہ کانگریس سے انڈی پنڈنٹ (آزاد) ہونے کے بھی مدعی ہیں؟ ان لوگوں کی حالت تو اس مسلمان کے مانند ہے جو مسلمان ہونے کا دعوے بھی کرتے لیکن اسلام پر ایمان نہ رکھے یا اس ہندو کی حالت کے مانند ہے جو خود کو ہندو کہے لیکن ویدوں پر ایمان نہ رکھے۔ سوراج پارٹی کا یہ دعوےٰ کہ وہ کانگریس کا جزو لاینفک ہے بالکل صحیح اور منطقیانہ ہے کیونکہ سوراج پارٹی کے ارکان دیانتداری اور خلوص سے کانگریس کی ماتحتی میں جمعیت اور مجالس تقننہ کے اندر بھی کام کر رہے ہیں۔

اکالی قیدیوں کی عام رہائی

لاہور ۲۷ ستمبر۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ آج صبح کو تمام صوبہ میں اکالی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن اکالیوں کو لاہور میں رہا کیا گیا ہے وہ امرت سر روانہ ہونے سے قبل اپنے جان نثار رہنما سردار کھڑک سنگھ کا انتظار کریں گے۔ امرت سر میں ان کے استقبال کی عظیم الشان تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے تین دن کے لیے اپنے دفتر میں تعطیل کر دی ہے۔ اور چھٹی منائی جا رہی ہے۔

کلکتہ کے گاڑیبانوں میں فساد کی وبا

کلکتہ ۲۷ ستمبر۔ آج گاڑیبانوں کی جماعتوں میں فساد ہو گیا باعث نزاع کسی سامان کا لادنا یا اتارنا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی اور لاٹھیاں آزادی کے ساتھ استعمال کی جانے لگیں آٹھ آدمی مجروح ہوئے جن میں سے دو کے سخت چوٹیں آئیں۔ پولیس نے مجمع کو منتشر کر دیا۔ اور ۲۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

انتخابات کونسل کے متعلق مولانا شوکت علی کا بیان
نمایندگان پنجاب کے لیے اپیل

ہر شخص کو علم ہے کہ میں ترک موالات کے مسئلہ میں آج بھی وہی رائے رکھتا ہوں جو اول سے تھی۔ اپنے لیے ایک طریقہ عمل اختیار کر لیا ہے جس کو دینی و دنیوی بہبودی کا ذریعہ سمجھتا ہوں کونسلوں میں داخل ہونے کو میں آج بھی بیکار سمجھتا ہوں۔ مگر میرے بہت سے بھائی اور کام کے ساتھی اس بارے میں دوسری رائے رکھتے ہیں وہ بھی کونسلوں کو بہت اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر پھر بھی مجبوراً ان کے ذریعہ سے کچھ کام نکالنا چاہتے ہیں۔ مجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ میں انپر جبر کروں یہ حالت ہوتے ہوئے۔ جبکہ لوگ کونسلوں میں جاتے ہیں تو میں ضرور یہ رائے رکھتا ہوں کہ جانیوالوں میں سے مسلمانان پنجاب ان خادمان قوم کو منتخب کریں۔ جو کونسلوں میں جاکر ذاتی مفاد کے لیے کوشش نہ کریں۔ بلکہ قومی مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اس لیے میں نہایت خوشی کے ساتھ پنجاب کے مسلمان امیدواروں میں سے رانا فیروز الدین خاں۔ چودھری افضل حق ڈاکٹر محمد اقبال۔ شیخ محمد صادق۔ ڈاکٹر محمد عالم۔ مولوی مظہر علی اظہر اسد خان۔ محمد عظیم خاں کو جنہیں پنجاب خلافت کمیٹی کے الیکشن بورڈ نے پنجاب کونسل کے لیے امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے بہترین امیدوار سمجھتا ہوں۔ یہ حضرات خلافت کی خدمت کر چکے ہیں۔ اسلام کے حامی ہیں اور اب بھی ہر مسئلہ میں جانفروشی کے ساتھ اسلامی و ملکی مفاد کی پوری پوری تائید کریں گے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ مسلمانان پنجاب ان کا ساتھ دیں گے۔ دکھاوٹی لوگوں سے زیادہ انہیں آزمائے ہوئے کارکنان اسلام کو اپنی رائے دیکر کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور ان کے علاوہ جس امیدوار کو پنجاب خلافت کمیٹی پنجاب کونسل کے دیگر حلقہ جات یا اسمبلی کے لیے منتخب کرے۔ ان کے لیے بھی اسی طرح سعی و کوشش کریں گے

مولانا شوکت علی۔ خادم کعبہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا پشاور میں ورود مسعود
مسجد مہابت خاں میں عظیم الشان جلسہ

پشاور ۲۰ ستمبر۔ حضرت مولانا الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند آج کل پشاور میں تشریف فرما ہیں۔ مسلمانان پشاور حضرت مولانا کے قیام سے جو جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ہے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر آپ کے وعظ میں سامعین کی کثرت سے ان کے اشتیاق کا اظہار ہوتا ہے۔ قیامگاہ پر ملاقات کرنیوالوں کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے امید کی جاتی ہے کہ پشاور میں مولانا کا قیام مسلمانوں کی مذہبی بیداری اور دینی ترقی کا باعث ہوگا۔ اور جمعیت علماء ہند کے ساتھ ان کا تعلق بہت گہرا ہو جائیگا۔

مسجد مہابت خاں میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ سامعین کی کثرت اس قدر تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریریں ہوئیں۔ جن سے مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی جذبات کا دریا جوش مارنے لگا۔ ایک جلسہ مولانا محمد عرفان صاحب کے داخلہ کے متعلق منعقد ہوا ناظم الجمعیۃ کی تقریر بہت اہم ہے۔

(مولانا کی تقریر آئندہ پرچہ میں شائع کی جائے گی الجمعیۃ)
(نامہ نگار خصوصی)

دار الحکومت
مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ
مستغیث کا بیان

دہلی ۲۹ ستمبر۔ آج مسٹر پولس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ پیش ہوا سوامی شردھانند اندر دیش بندھو اور سکھدیو وغیرہ ملزمین حاضر تھے۔ عبد الحلیم شوہر اصغری بیگم کا بحیثیت مستغیث بیان ہوا جس میں انہوں نے مسماۃ مذکور کا کراچی سے روانہ ہو کر غائب ہو جانا اور پھر اس کی تلاش میں ان کے خسر کا مختلف مقامات پر جانا۔ اور دہلی میں آکر ان کو تار دیکر بلانا بیان کیا۔ اور اس تمام گفتگو کا بھی ذکر کیا جو ان سے سوامی شردھانند اور ان کے چیلوں سے ہوئی تھی۔ کارروائی جاری ہے۔

دسہرہ کی تیاریاں
کیا مسلمان ہی قصور وار ہیں

اکسٹھ مسلمان زیر دفعہ ۱۰۷ عدالت میں اس لیے طلب ہوئے ہیں کہ وجہ ظاہر کریں کہ ان سے قیام امن کی ضمانت کیوں نہ لی جائے۔ اڑسٹھ آدمیوں کا پولیس نے اور چالان کیا ہے۔ دہلی کے مسلمانوں کو حیرت ہے کہ حکومت نے یہی کارروائی عید الاضحیٰ کے موقعہ پر کیوں نہ کی۔

مقدمہ الامان کی آئندہ پیشی

الامان کا دوسرا مقدمہ جو زیر دفعہ ۱۰۸ دائر ہوا ہے یکم اکتوبر کو پیشی ہوگا سید غلام بھیک صاحب نیرنگ تشریف لے آئے ہیں اور دفتر الامان میں مقیم ہیں۔ اصل مقدمہ میں دہلی کے وکیل صاحبان پیش ہونگے جو پہلے مقدمہ میں تھے۔

مقدمات فساد

عید کا مقدمہ فساد جس میں ۳۷ ہندو ماخوذ تھے دوسرے مقدمہ کے اختتام تک ملتوی ہو گیا ہے۔

دوسرا فساد کا مقدمہ جس میں ۲۵ ہندو ماخوذ ہیں۔ ۲۸ ستمبر کو پیش ہوا۔

گیارہ مسلمانوں کے خلاف مقدمہ ۲۷ ستمبر کو پیش ہوا۔ ڈاکٹر رنیل کی شہادت ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۴

کی عدالت فوجداری میں پیش کی جا چکی ہے یہ ہے انگریزوں کا حسن انتظام اگران وجوہات کے مد نظر حضور نظام نے اصلاح کی خاطر ایک ایک کر کے نکالا تو کیا برا کیا۔ ہمارے خیال میں انگریزوں کی ملازمت پر زور دینا دیسی ریاستوں پر دست تظلم بڑھانے کا مترادف ہوگا۔

اگر ضرورت لاحق ہوئی تو مقتدی انگریزوں کا اہم ذکر آپ اور ان سب کی کارگذاریوں پر کافی روشنی ڈالی جائے گی تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان کے عہد میں انتظام کی کیا حالت تھی۔

(ایک صاف گو)

مولانا فاخر کی گرفتاری پر تبلیغ الاسلام بدایوں کا احتجاج

۲۰ ستمبر ۲۶ء کو دفتر انجمن تبلیغ الاسلام میں اراکین انجمن کا جلسہ منعقد ہوا حسب ذیل تجویز منظور ہوئی:۔

"اراکین انجمن تبلیغ الاسلام بدایوں کا یہ اجلاس حضرت مولانا فاخر الہ آبادی سجادہ نشین و مولانا شاہ ولایت حسین صاحب کی گرفتاری پر اپنے دلی غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ہر دو بزرگوں سے فوراً مقدمہ اٹھا لے ورنہ ایسے مقدس نفوس پر جو ہندوستان کے صوفیا و علماء و مشاہیر کی یادگار ہیں مقدمہ قائم کرنا مسلمانوں کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ اپنے جذبات و احساسات کو قابو میں نہ رکھ سکیں۔ انجمن تبلیغ الاسلام بدایوں اعلان کرتی ہے کہ گورنمنٹ نے اگر مسلمانوں کے جذبات و احساسات کے خلاف کارروائی کی تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ خوب سوچ سمجھکر کارروائی کرے ورنہ مسلمانوں کے جذبات اس درجہ مشتعل ہو جائیں گے کہ پھر گورنمنٹ کو پچھتانا پڑے گا۔

فقیر محمد عبد الحامد قادری بدایونی
ناظم انجمن تبلیغ الاسلام بدایوں

لادہوکا ضلع فیروزپور میں انجمن اتحاد و ترقی اسلام کا اجراء

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم

چند ہمدردان قوم نے مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے قصبہ لادہوکا ضلع فیروزپور میں انجمن اتحاد و ترقی اسلام قائم کی ہے جس کے مقاصد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ انجمن کی بنیاد ۸ اگست ۲۶ء سے رکھی گئی ہے

(۱) نماز اور دیگر ارکان اسلام کی پابندی کرنا اور دوسروں کو ان پر آمادہ کرنا۔

(۲) مسائل اختلافیہ کو نظر انداز کر کے اتحاد بین المسلمین۔ اور رواداری پیدا کرنا۔

(۳) (الف) مسلمانوں کو تجارت کی ترغیب دینا۔ اور دکانداری سے جو شرم و حجاب زمانہ ان کے درمیان جاری ہے اسکو دور کرنا۔
(ب) مسلمان دکانداروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(۴) (الف) ہر قسم کی فضول خرچی کے خلاف پر زور تبلیغ کرنا
(ب) مسلمانوں کو قرض کی خرابیوں سے آگاہ کرنا۔

(۵) لادہوکا کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا۔

(۶) اسلامی کتب اور تقریروں کے ذریعہ نوجوانوں میں صحیح جذبات پیدا کرنا

(۷) صحت جسمانی کے لیے ورزشی کھیلوں کا انتظام کرنا۔

انجمن ہذا نے اپنے پہلے مقصد کو عمل میں لانے کے لیے چند نوجوان ممبران کی دو پارٹیاں بنائی ہیں۔ جو باری باری صبح کے وقت اٹھتی ہیں۔ اور چند پنجابی موزوں نظمیں جو کہ نماز کے متعلق ہیں۔ بازاروں اور گلیوں میں پڑھتی جاتی ہیں جس کا اثر چند دنوں میں اتنا ہو گیا ہے کہ اب قصبہ ہذا میں بہت کم بے نمازی نظر آتے ہیں۔ اور وہ بھی انشاء اللہ جلدی ہی نماز کے پابند ہو جائیں گے۔ ابھی تک لوگوں کو زبانی کہنے یا کسی طرح سے تنبیہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ نماز کے اوقات میں مسجدوں میں نمازیوں کی تعداد بہت تسلی بخش ہوتی ہے چنانچہ یہاں کی جامع مسجد میں جہاں بیس یا پچیس آدمی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔ اب وہاں سو سوا سو کے قریب ہوتے ہیں۔ اسی طرح باقی مسجدوں میں بھی بہت رونق ہو گئی ہے۔

علی محمد جائنٹ سکرٹری انجمن اتحاد و ترقی اسلام
لادہوکا

کتب خانہ نذیریہ کو کتابوں کا عطیہ

جناب مولوی حافظ محمد ظفر صاحب کاندھلوی نے حال میں ہی کتب خانہ نذیریہ دہلی کو کتب ذیل مرحمت فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دوسرے سلاکو کو بھی اعانت کتبخانہ کی توفیق دے۔ ہم کارکنان کتبخانہ موصوف کے اس مخلصانہ عطیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ترجمان القرآن بلطائف البیان حصہ پنجم ایک جلد۔ السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم ایک جلد۔ نفحۃ الطیب من ذکر المنزل الحبیب وحضرات التجلی من نفحات التجلی والتاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول مجلد خزانۃ اللغات مکمل مرتبہ نواب شاہجہان بیگم یک نسخہ۔ مخاربات تہسلی ہر سہ حصہ معہ رسالہ مفرد منہ مظالم ارمینیہ مجلد ایک۔ خلاف بیانی جماعت قادیانی مجلد ایک۔ براہین احمدیہ مجلد ایک۔ دیوان حافظ مجلد ایک مجموعہ میزان الصرف۔ صرف میر مدارج الارواح مجلد ایک۔ رسالہ وقف علی الاولاد مؤلفہ علامہ شبلی مجلد ایک۔

. . . . نواب کنور جمشید علی خاں صاحب بھی کتبخانہ کا معائنہ کرنے کے واسطے تشریف لائے تھے۔ بہت دیر تک مختلف کتابوں کو دیکھتے رہے اور ہر طرح اطمینان کا اظہار کیا۔ موصوف نے کتبخانہ کی امداد کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

عاجز۔ سید محمد عبد الرؤف مہتمم کتب خانہ نذیریہ
پھاٹک حبش خان۔ دہلی

اخبار الجمعیۃ

کے لیے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں
(مینجر الجمعیۃ بلیماران دہلی)

سبز چاء ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

-۱۲-
ایک مسلمان دنیا کے مقابلہ میں

اس پر آشوب زمانے کی حالت دیکھکر جبکہ اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور ہر قوم ان کو مٹا دینا چاہتی ہے ایک اہل درد مسلمان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر "مجموعہ خداوند" مصنفہ علامہ راشد الخیری کا مطالعہ کیا جائے تو ایک مسلمان دنیا پر غیر مسلم پر حاوی ہو کر حقیقت سے آشنا ہو سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں یہ کتاب قرون اولیٰ کے پر جوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا عبرتناک مرقعہ اور اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے قیمت فی جلد ۱۲ محصول ۴
مینجر جنرل سپلائی سٹور دہلی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لیے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

	سالانہ	ششماہی
چندہ	۶	۳

مینجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

شب چراغ رسٹ واچ	پاکٹ کی شب چراغ واچ
گارنٹی ۳ سالہ قیمت ۷	قیمت ۴ معہ محصول ڈاک

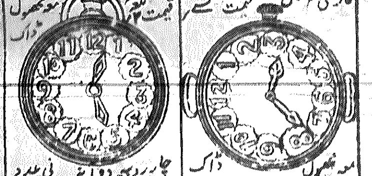

یہ گھڑی کلائی پر باندھنے کی ہے اسکے ساتھ تسمہ بھی دیا جاتا ہے یہ گھڑی بھی رات کو روشنی کے ٹائم دکھاتی ہے یہ گھڑی ٹائم کی بھی پوری ہے مضبوط شب چراغ گارنٹی ۳ سالہ قیمت فی عدد معہ محصول ڈاک [illegible] گھڑی کے ہمراہ ایک شیشی خوشبودار شربت کی دیجاتی ہے۔

یوں تو یہ گھڑی مثل دیگر گھڑیوں کے ٹائم دکھاتی ہے مگر اندھیرے میں بجلی کی طرح چمکتی ہے اور ٹائم دکھائی دیتا ہے گھڑی شب کی خوبصورت ٹائم کی بھی پوری مضبوط گارنٹی تین سال کی ہے گھڑی کے ہمراہ ایک چین بھی دیا جاتا ہے اور ایک شیشی خوشبودار شربت کی دیجاتی ہے جس سے دس گلاس شربت تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی عدد معہ محصول ڈاک چار روپیہ دو آنہ

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فری لین ۲۳

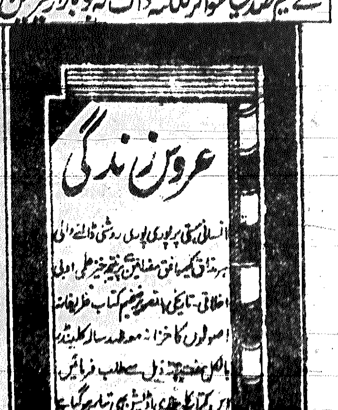

یہ اخبار [illegible] مطبع [illegible] محمد عبد الوحید [illegible] دفتر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی [illegible] شائع کیا

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۷ انچ عرض ۱۴ انچ وزن تقریباً ۱۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ۸-۰-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۔۔۔ مع محصول بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۲ روپیہ سابق میں ۴۰ روپیہ قیمت تھی محصول بر مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول حنائی کاغذ قیمت ۲۲-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصری کا غذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۲-۸-۰

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب

بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰ بمبئی ۹

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن ہے

پھر خضابوں میں نئے سے سرپڑ گئی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بڑا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنیٰ

جسکی توصیف میں کثر کا مرادف ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر نا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ۰-۰-۵

منیجر بیر بیر نا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنسی سمری ضلع دربھنگہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (سے عہ)

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے؟ کس قیمت کی ہے۔ اور کس شان و شوکت کی ہے۔ اسکا اندازہ آپ کو خود ہی ہو سکتا ہے اگر میں یہ عرض کردوں کہ یہ علمی موتی ہیں اور بہو بیٹیوں کو نور علم بنا دیتے ہیں۔

دس عمیل کتابوں (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) دلہن کی علمی جہیز کی نہایت بیش بہا مجموعہ ہر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اس علمی مجموعہ کو زنانہ بستہ کہتے ہیں۔ لڑکیوں کے لئے مکمل نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کیجئے۔ قیمت کل سٹ ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ مع بستہ ۔۔۔

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی قرا ستخانہ دہلی

کیف شباب

یہ کتاب جس الشیخ کا اردو ترجمہ ہے جو سلطان سلیم خاں ترکی کیلئے لکھی گئی تھی۔ نامردوں کیلئے آب حیات ہے کمزوروں کیلئے تریاق ہے۔ بے اولادوں کے لئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور طلب فرمائیں تفصیل ابواب حسب ذیل ہے۔ قیمت ایک روپیہ (صہ)

فہرست حصہ اول		فہرست حصہ دوم	
باب بیان کامل جماع	۱۹ مقوی باہ معجون	باب موٹاپا کا حسن ہونا	۱۰ اطراف جسم کو مضبوط کرنیوالی دوائیں
۲ کثرت جماع کا نقصان	۲۰ مقوی باہ گولیاں	۲ بالوں کو لمبا کرنیوالی دوائیں	۱۱ جسم کو فربہ کرنیوالی دوائیں
۵ نہ جماع کی مانع کا ...	۲۲ مقوی غذائیں	۳ بالوں کو کالا کرنیوالی دوائیں	۱۲ ...
۶ منافع جماع	۲۳ ...	۴ بالوں کو سفید ہونے سے روکنے والی دوائیں	...
۹ ...	۲۵ سفوف دوائیں	۵ بال بڑھنے والی دوائیں	...
۱۳ ...	۲۶ ...	...	حصہ سوم حکایات
۱۸ معجون مقوی باہ	۲۸ ...	...	

منیجر چشمہ کمال۔ دہلی

ہمدرد

ہفتہ وار

ہمدرد کی خصوصیات

ہمدرد۔ دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔

ہمدرد۔ مولانا محمد علی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جنکی صحافت دنیا بھر میں مسلم ہے۔

ہمدرد۔ ہی وہ اخبار ہے جو کہ ملکی سیاسی و معاشرتی مسائل پر ہمیشہ بے تعصبی اور بلند نظری سے منصفانہ بحث کرتا ہے۔

ہمدرد۔ کے وسائل لامتناہی ہیں اسوجہ سے ملک کے تازہ اور اہم ترین واقعات براہ راست اس میں درج ہوتے ہیں۔

ہمدرد۔ عالم اسلام کی معتبر اور اہم خبریں جلد سے جلد بہم پہنچا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے نامہ نگار ممالک غیر میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔

ہمدرد۔ میں خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ سب سے پہلے شائع ہوگی جس میں ارض مقدس کے حال و مستقبل کا صحیح خاکہ پیش کیا جائے گا۔

ہمدرد۔ کے آپ مستقل خریدار بنجائیں تاکہ اہم ترین اور تازہ ترین اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کا روزانہ آپ کو صحیح علم ہوسکے۔

ہمدرد۔ کا چندہ سالانہ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ سہ ماہی ۔۔۔

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

پہلے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی منفرد جدید خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اہل مثنوی کے شعر جاتی نظم سے بعض بعض اعراب ... مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی، علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا منفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجمی کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شرح میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ بڑے سائز کے ساٹھ سو صفحات قیمت ہر جلد ۔۔۔ ہر جلد علیحدہ کتاب ہے۔ کل نام سفر ہیں درج ہے۔ مرف ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ کتاب گراں قیمت اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائینگے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

ساری دنیا ایک جیسی نہیں یقین کا بیڑا پار

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

ینگ ٹانک پلز طاقت مردمی کے لئے اکسیر اور لاجواب دوائی ہے جو شخص اپنی طاقت کو بچپن کی غلط کاریوں یا کسی دیگر وجہ سے زائل کر چکے ہوں اس کے استعمال سے یقینا بہت وقوت حاصل ہو جاتے ہیں۔ بوڑھوں میں جوانی کی سی امنگ اور جوانوں میں مثل بہار تازگی جوانی کا شباب پیدا کرتی ہیں ہاضمہ درست بھوک تیز اور خون صاف کرنے میں بیگانۂ زمانہ ہے ہر قسم کے قبض و عصبی دردوں کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے معہ محصول ڈاک

المشتہر ڈاکٹر ایم۔ اے۔ رؤف اینڈ کو کلاں مسجد روڈ دہلی

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو ۵۰۰ روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کردیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

اگر صحت میں فرق آتا ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ کے سرانجام لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت وقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبت کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ ... یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی ... دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے، ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۴۰ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہی۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ سند جید فی الکتب کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ تورات و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۔۔۔

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت و تفسیر و احادیث کے اسرار و اوقات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۔۔۔

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۔۔۔ جلد دوم ۔۔۔ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اعلیٰ طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں پھر ابھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ، بارونق، ترو تازہ، بشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز ... بیمار و ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف ... ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے، بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آنے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا ہوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۔۔۔ محصول ۔۔۔ بیس خوراک ۔۔۔ محصول ۔۔۔ چالیس خوراک ۔۔۔ محصول ۔۔۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد احتیاطیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو، رگ و پٹھے بیکار ہوں، نرمی ہو، کوتاہی ہو، باریکی ہو، کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ۔۔۔ محصول ۔۔۔ درجہ عام ۔۔۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۔۔۔ محصول ۔۔۔ خوراک سفوف معہ طلاء درجہ عام ۔۔۔ محصول ۔۔۔

حبوب حیرت! امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا ... قیمت ... محصول ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں ... ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ملیریا، ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ ... قیمت فی شیشی ... ایک درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

پکے ولایتی صرف ... منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجنسی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو ہماری ادویات پر نقد قیمت پر دواں شاکر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد رضوی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ع | نمبر ۲۵

پشاور میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر

اصلاحات سرحد کے مسئلہ پر مولانا کے بیش بہا خیالات

جناب صدر اور معززین حاضرین۔

آپ کے جلسہ کی . . . کارروائی تقریباً ختم ہو چکی ہے ہر ایک تجویز پر مفصل بحث و مباحثہ بھی ہو چکا ہے۔ اور میرے خیال میں اب کسی مزید تقریر کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ حضرات کے اصرار نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں بھی چند الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

صوبہ سرحد میں جہاں تک ریفارم کا تعلق ہے یہ ایک ایسا جائز اور صحیح مطالبہ ہے کہ کسی عقلمند آدمی کو اس کی معقولیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ میں چند یوم سے یہاں آیا ہوا ہوں۔ شہر میں چلتا ہوں پھرتا ہوں۔ کل چھاؤنی بھی گیا تھا۔ میں نے تو یہاں کے باشندوں میں کوئی ایسی وحشت اور جہالت نہیں پائی جس کے باعث ان کو ان کے انسانی حق سے محروم رکھا جائے۔ انکی تہذیب۔ ان کا تمدن۔ باہمی میل جول۔ قانون کا احترام۔ آخر ان میں وہ کونسی نئی بات ہے جس کے باعث ان کو سخت سے سخت قانونی شکنجہ میں جکڑا گیا ہے۔ میں تو یہاں بلکہ دہلی اور یوپی کے لوگوں میں اور یہاں کے باشندوں میں کوئی فرق نہیں دیکھتا۔

آپ کو معلوم ہے کہ چند سال پیشتر ہندوستان میں ترک موالات کی تحریک کا کیا حال تھا۔ اس کا نام چاہے عدم تعاون رکھو۔ یا تحریک آزادی کہو یا ان کو آپریشن سے تعبیر کرو۔ بہرحال ایک ایسی مبارک اور متفقہ جد و جہد تھی کہ جس نے گورنمنٹ کے دانت کھٹے کر دئے تھے۔ اتنی زبردست طاقت کے گھٹنے ٹوٹ چکے تھے لارڈ ریڈنگ کا فرش سے لیکر گورنمنٹ خوشامد کر رہی تھی گورنمنٹ کی وسعت خاک میں مل چکی تھی۔ کیا اتنی زبردست اور کامیاب تحریک کے زمانے میں ان جاہل اور وحشی پٹھانوں سے کوئی حرکت یا کوئی فعل عدم تشدد کے خلاف ظہور پذیر ہوا۔ ؟ اس نازک زمانہ میں اس صوبہ کے باشندوں نے جس امن پسندی کا ثبوت دیا کیا گورنمنٹ اس سے واقف نہیں ہے۔ تمام صوبہ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا جس پر انگلی اٹھائی جا سکے۔ اتنی زبردست تحریک کو ناکام کرنے کا الزام بھی چوری چورا پر ہے جو یہاں سے ایک ہزار میل دور ہے۔ یہ کس قدر تعجب ہے کہ چوری چورا تو آج اصلاح سے سود مند ہے۔ لیکن یہ شریف وفادار اور پرامن صوبہ امن فرقی اصلاح سے محروم ہے۔

عزیزان من اگلا مذہبی ایڈم فیل ہونے کے بعد ایک دوسرا دور شروع ہوا جس کا سہرا مالوی شردھانند۔ لاجپت رائے جیسے سپوتوں کے سر پر باندھا گیا۔ یہ دور بہت خطرناک تھا۔ اس تحریک کے بانیوں نے ابتدا ہی اس منحوس تحریک کی بنیاد تشدد پر قائم کی۔ مالوی جی تمام ملک میں انگارے اچھالتے پھرتے اور شردھانند نے آگرہ میں آگ کی چنگاریاں پھیلائیں۔ ترک موالات کے زمانہ میں یہ عذر کیا جا سکتا ہے کہ وہاں ایک زبردست طاقت کا مقابلہ تھا اس لیے صوبہ سرحد با امن رہا لیکن مالوی تحریک کے دور میں تو دو مساوی طاقتوں کا مقابلہ تھا اور وہ سابقہ خطرہ بھی نہ تھا۔ مگر باایں ہمہ صوبہ سرحد نے جس دور اندیشی کے ساتھ اقلیت کی حفاظت کی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ صرف ایک کوہاٹ کا معمولی سا معاملہ ہے اگرچہ وہ بھی یقیناً قابل افسوس ہے لیکن اگر اس میں سے غلط پروپیگنڈے کا حصہ حذف کر دیا جائے تو وہ ایک معمولی سا جھگڑا رہ جاتا ہے۔ اس کے ماسوا اس صوبہ کے وحشیوں کا دامن بالکل صاف ہے

مالوی نے گاندھی جی کو شکست دینے کے لیے جو کھیل کھیلا تھا اور جس وفادارانہ طریقے سے لارڈ ریڈنگ کی خدمت انجام دی تھی اس کا مقتضا تو یہ تھا کہ سب سے زیادہ یہ زمین پہلے آئین مالوی کے دہر پہلے اٹھے ہوتا مگر ہوتی یہی ... صوبہ سرحد جہاں مسلمان ترانوے فی صدی ہیں اس وقت تک پرامن ہے یہاں کی اقلیت یوپی اور سی پی کی اکثریت سے بھی زیادہ آرام اور عیش میں ہے۔ پھر نہ معلوم کہ گورنمنٹ کیا چاہتی ہے صوبہ سرحد کے باشندوں سے کس قسم کا ثبوت مطلوب ہے۔ ؟ اگرچہ جس چیز کا نام اصلاح رکھا گیا ہے وہ ہمارے نزدیک لغو اور بے کار چیز ہے۔ ہم اسے انگریزوں کی ایک چوسی ہوئی خشک ہڈی سمجھتے ہیں۔ جو کچھ دیا گیا ہے وہ نہ دینے کے برابر ہے۔ یہاں اصلاحات کا دور دورہ ہے وہاں کیا نہیں ہو رہا ہے۔ اصلاحی صوبوں میں کیا گورنمنٹ کی خواہشات پوری نہیں ہو رہی ہیں۔ سینکڑوں تجویزیں پاس ہوتی ہیں۔ اور ان پر عمل نہیں ہوتا۔ خود اسی صوبہ کا معاملہ باوجود پاس ہو جانے کے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ آخر اس پر کب عمل ہوگا۔

میرے عزیزو! میں اس وقت ان چیزوں کا ذکر کرنا نہیں چاہتا۔ جو اس صوبہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خدمات انجام دی گئی ہیں۔ یہ ایک بھونڈی سی بات ہو گی کہ ہم اپنی جان نثاریوں کے احسانات جتائیں۔ محکوم قوموں کا جان اور مال اس لیے ہوتا ہے کہ وہ حاکم قوم پر قربان کیا جائے۔ رعایا اس لیے ہوتی ہے کہ وہ راعی کی مصیبت کے وقت اپنی تمام قربانیاں پیش کرے۔ ہم نے جو کچھ کیا وہ ہمارا اخلاقی اور قانونی فریضہ تھا جو ہم نے پورا کیا۔ اگرچہ بچہ بچہ شرعی تھا۔ (چیرز) مولانا ظفر علی خاں کی گرفتاری کے بعد جب گاندھی جی لاہور تشریف لائے تو نہایت سادگی کے ساتھ اپنی تقریر میں فرمایا۔ "مولوی جعفر علی نے اپنا پرچہ بچا لیا۔ اب تم اپنی اپنی پرچہ بچاؤ۔" لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا۔ اب گورنمنٹ بھی اپنا فرض ادا کرے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ زبردست پر کوئی چیز فرض نہیں ہوا کرتی

میں تو کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کا اس صوبہ کو اصلاح نہ دینا خود گورنمنٹ کے عدل و انصاف بلکہ اس کی تہذیب پر ایک بدنما داغ ہے۔ دنیا کی مہذب سلطنتوں کی صف میں برطانیہ کا کیا پوزیشن ہوگا۔ جب کہا جائیگا کہ گورنمنٹ سو سال میں بھی ایک صوبہ کو اس قابل نہ بنا سکی جو اصلاح کا مستحق ہوتا۔ اگر شاگرد کی نالائقی کا تذکرہ ہوگا تو استاد کی لیاقت کا بھی اعتراف نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارا ریفارم کو طلب کرنا محض اپنے فائدہ کے لیے نہیں ہے بلکہ ہم گورنمنٹ کے سفید اور صاف دامنوں کو نالائقی کی آلودگی سے بچانا چاہتے ہیں۔ ابھی بہت ایک دوست نے کہا ہے کہ گورنمنٹ بتدریج ہندوستانیوں کو آزادی دینا چاہتی ہے میں اس تدریج کا اعتراف کرتا ہوں۔ بیشک جس دن حضرت اسرافیل صور پھونکتے ہوں گے۔ اس دن غالباً لندن سے آزادی ہند کا تار آرہا ہوگا۔ (چیرز)

بہرحال ہمیں اس سے بحث نہیں کہ وہ تدریج کیسی ہوگی جب اس صوبہ نے نازک سے نازک موقع پر اپنی وفاداری اور تہذیب کا ثبوت دیا ہے تو پھر اسکو خواہ مخواہ ظلم و ستم میں مبتلا کرنا کہاں کا انصاف ہو سکتا ہے۔ کیا دفعہ ۴۰۔ اور دفعہ ۳۶ وغیرہ دفعات بھی اس قابل ہیں کہ وہ اس بیسویں صدی میں انسانوں اور پشاور کے وفادار انسانوں پر عائد کی جائیں۔ اور پھر وہ بھی اس گورنمنٹ کی جانب سے جس پر یہاں کے لوگ گذشتہ سالوں میں اپنی جان اپنا مال اور اپنا ایمان تک قربان کر چکے ہیں (چیرز) خدا کی قسم مجھے حیرت ہوتی ہے کہ جب ایک پٹھان سے گولی چلانے کو کہا جاتا ہے تو وہ بدون کسی تحقیق کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس کی گولی سے ایک کلمہ گو کا سینہ چھلنی ہو رہا ہے۔ لیکن اتنی بڑی خدمت کے بعد جب وہی پٹھان اصلاح کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے تو گورنمنٹ اسے ٹال دیتی ہے۔ حالانکہ وہ صرف وہ مانگتا ہے جو اوروں کو مل ے

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلاتکلف آرڈر بھیج کر مطلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے

تبلیغ اسلام

رد مرزائیت

تاریخ

ادبیات

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

تاریخ القرآن

بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ھ

کونسلوں میں مسلمانوں کی فرقہ آرائی

اس وقت ہمارا ملک ایک عجیب دور پراگندگی سے گذر رہا ہے اس کی وطنی سیاست جس کا شیرازہ ترک موالات کی ناکامی کے بعد ہی درہم برہم ہو گیا تھا، انتشار و بحران کے آخری نقطہ پر پہنچ گئی ہے۔ ملک کے سامنے کوئی ایک نصب العین، کوئی ایک طریق کار کوئی ایک پالیسی اور کوئی ایک نظام عمل نہیں ہے جس پر تمام قوتیں جمع ہو سکیں۔ فکر و عمل کی آزادی جو مرکزی نظام کی برہمی کا دوسرا نام ہے، ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ ہر ذرہ جو تھوڑی سی چمک رکھتا ہے اپنا ایک الگ نظام شمسی بنائے بیٹھا ہے۔ ہر شخص جو تھوڑا سا نفوذ و اثر رکھتا ہے دوسروں سے ملکر کام کرنے کی ذلت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے بلکہ الگ جماعت بنا کر کوس لمن الملک الیوم بجانا چاہتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کی رائے عامہ مختلف طبقوں اور پھر طبقوں کی بھی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ کر پارہ پارہ ہو گئی ہے۔

یہ برہمی و طوائف الملوکی کی حالت قدرتی طور پر اس جماعت کے لئے زیادہ مہلک ہے جو نسبتاً قلیل التعداد واقع ہوئی ہو۔ اس کی آواز اپنی اقلیت کے باعث پہلے ہی کمزور ہوتی ہے۔ اس پر جب وہ اقلیت بھی کئی حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی کیا قوت و وقعت باقی رہ سکتی ہے۔ اکثریت کی انتہائی کمزوری یہ ہے کہ وہ تقسیم ہو کر اقلیت کے برابر ہو جائے لیکن اقلیت کا جب تجزیہ ہوتا ہے تو وہ فنا کی سرحد سے جا ملتی ہے۔ ...

میں وہ مایوس کن اقلیت رکھتے ہیں اور ان کے پاس اپنی آواز کو مؤثر بنانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ اس اقلیت میں بھی وہ متحد نہیں ہیں۔ نہ ان کی کوئی مشترکہ پالیسی ہے نہ کوئی مشترکہ پروگرام ہے اور نہ کسی ایک طریق کار پر متفق ہیں۔ ایک طبقہ جداگانہ مسلم پارٹیاں بنا رہا ہے۔ دوسرا طبقہ سوراج پارٹی کی حمایت کر رہا ہے۔ ایک جماعت ہندوؤں کے خلاف صف آرائی کرنا چاہتی ہے، دوسری جماعت گورنمنٹ کی دست و بازو بنکر وزارتوں کے حصول کی خواہشمند ہے۔ ایک جماعت کامل مزاحمت کی پالیسی کو مفید سمجھتی ہے دوسری جماعت جزوی تعاون کی قائل ہے۔ ایک جماعت حکومت کی آلۂ کار بنکر ہندوؤں کو شکست دینے کا دعویٰ کر رہی ہے۔ دوسری جماعت حکومت کے ساتھ تعاون کرکے اصلاحات کو کامیاب بنانے کی حامی ہے اور ان سب سے الگ ایک اور جماعت ہے جو اس ہنگامہ سے بالکل ہی بے تعلق رہنا چاہتی ہے۔ یہ سوال بعد کا ہے کہ ان مختلف خیالات میں کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ یہ اختلاف فی نفسہٖ اندر ایک خرابی رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس نے مسلمانوں کی قومی آواز کو اس حد تک کمزور کر دیا ہے کہ اگر وہ کونسلوں میں ...

پٹیالہ میں مسلمانوں کی حالت

ہمیں پٹیالہ کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ "زمیندار" میں ریاست کے بعض حکام کی جانب سے خطبۂ نماز جمعہ اور درس حدیث و قرآن کی بندش کے متعلق جو اضطراب انگیز خبر شائع ہوئی تھی وہ غلط ہے اس کی تائید ریاست کے ایک بزرگ نے بھی کی ہے جو خود ہمارے دفتر میں آئے تھے اور اس واقعہ کو غلط بتلاتے تھے۔ واقعہ کی اصلیت صرف یہ معلوم ہوئی ہے کہ ریاست میں باہر سے آنے والے بعض علماء و مقررین کے مواعظ و خطبات کی ممانعت کر دی گئی ہے اور یہ بھی خود مسلمانوں کی اپنی بدبختی و بدعملی اور فرقہ آرائی کا نتیجہ ہے جس طرح ہندوستان کے مسلمان بالعموم آپس کی حرب عقائد میں مشغول ہیں۔ اسی طرح کچھ عرصہ سے پٹیالہ میں بھی حنفی و وہابی کا جھگڑا برپا ہے اور جماعت یہ کوشش کرتی ہے کہ جس طرح ممکن ہو حریف کو نیچا دکھائے خواہ اس میں غیروں سے مدد ہی کیوں نہ طلب کرنی پڑے اور غیروں کے سامنے اسلام کی تذلیل و رسوائی ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔ یہی زمانہ میں یہ ناپاک اسپرٹ مسلمانوں میں تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی تھی تو حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب پٹیالہ تشریف لے گئے اور ...

بقیہ صفحہ اول

مجلس عزا یا محفل نشاط

لالہ لاجپت رائے کی منطق

... ختم کرتا ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(نامہ نگار خصوصی)

الجمعیۃ کا انعامی مضمون

جمہوریت اور ملوکیت

آج کل جمہوریت اور ملوکیت کی بحث اخباری دنیا میں جاری ہے۔ اور چونکہ جمہوریت یا ملوکیت کی حقیقت نوع انسانی کے مفاد اور نظم عالم کے لئے ایک لازمی اساس ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس کو نہایت واضح طور سے منقح کر دیا جائے۔ نظر بریں تمام اہل علم اور اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ حسب ذیل سوالات کے جواب پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ تحریر فرمائیں بہترین مضمون پر پچاس روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے بہترین مضمون کی تمیز بفیصلہ ذیل حضرات کی کمیٹی کرے گی۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔

(۱) جمہوریت اور ملوکیت کی حقیقت اور ان کا باہمی فرق کیا ہے۔

(۲) ان دونوں میں سے کونسی اصطلاح اور کونسا طریقہ قدیم ہے۔

(۳) اسلام سے پہلے کونسا طریقہ رائج تھا۔ اسلام نے آکر اسے قائم رکھا یا تبدیلی کی۔ اور تبدیلی کی تو کن وجوہ سے اور خلفاء ...

خلافت کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کے ارشادات

آزادی کی طرف بڑھو

مسلمانو! تم اس امر سے بخوبی واقف ہو کہ انگریزی حکومت جو تم پر مسلط ہے اس نے تمہارے ملک کو تم سے چھین کر قبضہ کر لیا اور اس کے حاکمانہ اقتدار نے تمہارے تمدن و معاشرت و اخلاق کو اسقدر مسخ کر دیا ہے کہ تمہاری روحیں بھی مسخ ہو چلی تھیں۔ اعلان حق سے تمہاری زبانیں گنگ تھیں۔ جہاد کا لفظ زبان سے بولنا ناممکن تھا۔ کلام مجید کی آیتوں میں تحریف معنوی ہو رہی تھی۔ انگریزوں کی اطاعت کو فرض و واجب کہا جاتا تھا۔ انگریزوں سے تم اسقدر ڈرتے تھے جس قدر کسی مسلمان کو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے۔ ابھی چند سال ہوئے کہ تم نے ان حالتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے واقعات اور حالات کی بنا پر ملک کے اندر ایک ایسی فضا پیدا کی جس نے تمہاری آنکھوں کو کھول دیا۔ تمہاری زبانیں برملا اعلان حق کے لیے وقف ہو گئیں تم نے سمجھ لیا کہ انگریزی حکومت کا تسلط سم قاتل ہے اسلامی قانون کے رو سے حکومت جابرہ ایک عذاب الٰہی۔ اس سے خلاصی اہم فریضہ دینی ہے۔ اور نہایت ایثار و قربانی اور جرأت و دلیری کے ساتھ تم نے قدم آگے بڑھایا۔ ہندوستان کی دیگر قوموں کے اندر بھی تم نے صحیح آزادی کا جذبہ پیدا کیا۔ اور تم نے وقتی حکومت سے جنگ کر کے ایک مشترکہ محاذ تیار کیا جس کا نام کانگریس ہے۔ ...

میں نے تم کو انہیں دونوں طریق عمل کی اسوقت دعوت دی تھی جبکہ تمام ہندوستان کے لوگ صرف ایک ہی پیرپر چلتے تھے۔ اور ایک ہی عمل کر رہے تھے۔ جس طرح ہمارے نزدیک وہ طریقہ غلط تھا۔ اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ مشترکہ سیاسی مجلس سے کنارہ کشی کی جائے۔ کانگریس ایک ہندوستانی سیاسی مجلس ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو آزاد کرائے۔ یہ مقصد چونکہ ہمارے مذہبی عقیدہ کے موافق ہے اس لیے اس مقصد کے لیے اسی میں شرکت ہونا ضروری ہے۔ اس کے ان تمام ذرائع کو اختیار کرنا چاہیے جو ہمارے مذہبی احکام سے متصادم نہوں۔ اگر کانگریس سے علیحدگی اختیار کی گئی تو بحالت موجودہ اور آئندہ ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی حالت نہایت کمزور ہوتی جائے گی۔ مگر کانگریس میں شرکت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اپنے مذہبی عقیدہ کو بدل دو۔ اپنے اسلامی تمدن و شعائر اسلامیہ سے دست بردار ہو جاؤ۔

تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے سامنے ہمیشہ ایک ہی اصول رکھا ہے۔ اور وہ اصول ہمارا نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے مذہبی اصول و مذہبی تمدن و مذہبی شعائر پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے ہندوستانی غیر مسلموں سے سیاسی اشتراک عمل پیدا کر کے حکومت مسلطہ سے آزادی حاصل کرو۔ اور آج بھی یہی کہتا ہوں۔ کیونکہ میں علیٰ وجہ البصیرت جانتا ہوں کہ بحالت موجودہ مسلمانوں کے لیے یہی طریقہ مفید ہے اور بہت ہی مفید۔ اور کسی طرح نقصان دہ نہیں ہے۔ ہاں اگر مسلمانوں میں کچھ ایسے کمزور لوگ ہوں۔ جن کے دل و دماغ مضبوط نہیں ہیں۔ اور جو دوسروں کے اخلاق و عادات سے منفعل و متاثر ہو جاتے ہیں ان کے لیے بیشک اجتناب ضروری ہے۔ مگر یہ اجتناب مریضوں کے پرہیز کی طرح ہے۔ نہ یہ کہ پوری قوم کے لیے۔ ایک مستحکم اصل اصول ہے افسوس ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ورنہ میں اس مسئلہ پر بہت مفصل تحریر لکھتا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اسوقت بھی جو کچھ لکھا گیا ہے۔ ایک سمجھدار کے لیے کافی ہے۔ اور یہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے پوری دیانت اور بصیرت کی بنا پر بالکل ذاتی حیثیت سے ہے۔ اور اس احساس فرض کی بنا پر جو ایک ادنیٰ مسلمان ہونے کی حیثیت سے مجھ پر عائد ہے۔ واللہ یوفقکم لما یحب ویرضیٰ

احقر العباد ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ له
ساکن موضع پنہسہ۔ ضلع پٹنہ

سخت ضرورت ہے۔ لہٰذا سرکار عالی ان کو تمام دیوبند کی اجازت عطا فرما دیں۔ اس کی تائید میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ نے اپنا معروضہ پیش کیا جس پر سرکار نظام خلد اللہ ملکہ نے حضرت موصوف الصدر کو دیوبند کے قیام کی اجازت عطا فرمائی الفاظ فرمان مبارک مصدرہ ۲۵ صفر ۱۳۴۵ھ حسب ذیل ہیں۔

بملاحظہ مولوی محمد احمد صاحب سابق مفتی عدالت العالیہ کے مراسلہ کے ساتھ مدرسہ دیوبند کی مجلس انتظامیہ کا معروضہ کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی کی مدرسہ کے انتظام کے واسطے سخت ضرورت ہے لہٰذا وہ یہاں واپس بھیجے جائیں۔ نیز خود مولوی حبیب الرحمٰن عثمانی کا مراسلہ مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۴۵ھ حکم۔ مولوی حبیب الرحمٰن عثمانی کو اجازت دیجائے کہ وہ یہاں اپنی خدمت چھوڑ کر مدرسہ دیوبند کے انتظام کیواسطے دیوبند چلے جاویں۔

حضرت اقدس و اعلیٰ نظام الملک آصف جاہ سابع خلد اللہ ملکہ نے نہ صرف دارالعلوم دیوبند پر یہ احسان عظیم فرمایا۔ بلکہ موصوف الصدر کی خدمات جلیلہ کو دارالعلوم دیوبند میں منتقل فرماتے ہوئے۔ براہ مراحم و الطاف خسروانہ ان کے لیے باوجود صرف نو ماہ عہدۂ افتاء کی کارگذاری کے یکصد روپیہ کا ناجات جاری فرمایا۔ فقط

المعلن۔ خاکسار طاہر ابن احمد القاسمی کان اللہ له،
منتظم المدیر القاسم۔ دارالعلوم دیوبند
مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ہجری

طالبان علوم دین کو مژدہ!

مدرسہ قاسم العلوم میں از یکم ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ لغایت شعبان ۱۳۴۵ھ دو نئی جماعتیں کھولی جانے والی ہیں جن طریق سے مدرسہ ہذا میں فارغ التحصیل طلبہ کی جماعتیں بنائی جاتی ہیں جنہیں حالات حاضرہ کو مدنظر رکھکر عمدۃ المفسرین رئیس المحدثین امام الصوفیائے الکرام حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفۂ شریعت (حجۃ اللہ البالغہ) کے اصول پر قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ طلبہ کو قرآن حکیم کے مصالح و معارف و حکم کی حسب الاستطاعت کافی سمجھ آجاتی ہے۔ اور ان کے اندر یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ قرآن شریف کی صحیح تعلیم کو موجودہ مسلمانوں کے ہر طبقہ کے سامنے پیش کر سکیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ ان کو کتاب اللہ کے مضامین پر اتنا عبور حاصل ہو جاتا ہے کہ چاہیں تو بلا مبالغہ سارے قرآن کریم کی سورتوں کے مضامین ایک گھنٹہ میں پیش کر سکیں۔ اور چاہیں تو اس شرح و بسط سے بیان کریں کہ سالہا سال تک ایک ہی دور قرآن مجید کو ختم کر دیں۔ ان دونوں جماعتوں کو قرآن مجید مذکورہ بالا طریقہ پر پڑھایا جائے گا۔ غیر مذاہب کی کتب کا مطالعہ کرایا جائے گا۔ تقاریر اور مناظرہ کی مجالس منعقد ہوں گی۔ جن میں اس فن کی مشق کرائی جائے گی۔ علاوہ ازیں فارغ التحصیل علماء کو حجۃ اللہ البالغہ (فلسفۂ شریعت) کا پڑھنا لازمی ہوگا۔ اور انٹرنس پاس طلبہ کو باقی ضروریات دین مثلاً فقہ و حدیث اور اصول وغیرہ سے آشنا کیا جائے گا۔ تاکہ ان کو اس واقفیت سے تبلیغ اسلام میں مدد مل سکے۔ ان طلبہ کے باہر قیام کی ضروریات۔ قیام و طعام صابن۔ تیل۔ قلم دوات۔ کاغذ اور کتب کی انجمن ذمہ دار ہوگی۔ ...

انجمن ہذا کی طرف سے فارغ ہونے کے بعد ...

المعلن۔ صدر انجمن خدام الدین مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو)

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے متعلق ایک ضروری تصحیح و تشریح

...

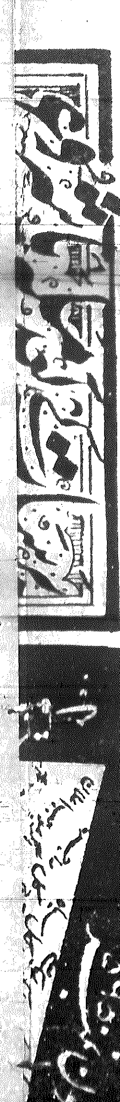

عالم اسلامی

شاہ ایران کیخلاف سازش کا انکشاف

پولیس کی سرگرمیاں

طہران یکم اکتوبر۔ آقائی رضا شاہ کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں مندرجہ ذیل اشخاص بھی شامل ہیں۔

(۱) ڈاکٹر امیر خاں۔ سابق ڈاکٹر متعلقہ محکمہ پولیس۔
(۲) موسیو آتم۔ سابق رکن مجلس جو یہودی النسل ہیں۔
(۳) کرنل فلاح الدین۔ کمانڈر بہادر کو تنگ ڈویژن۔ اور
(۴) میجر روح اللہ خان۔ سابق ایڈجوٹنٹ شاہ موصوف

موخر الذکر عین اسوقت گرفتار کیا گیا جب وہ ایک خفیہ جلسہ میں شریک تھے۔ پولیس نے جو کاغذات حاصل کیے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس بات کا پورا انتظام کر لیا گیا تھا کہ شاہ و لیعہد بعض بڑے بڑے فوجی افسران اور مجلس کے بعض ارکان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد طہران پر قابو حاصل کر کے بعض دفاتر پر بھی قبضہ کر لیا جائے۔ اور خاص گورنمنٹ قائم کر دی جائے۔ سازش کی تمام جزئیات کا اس طرح انتظام کر لیا گیا تھا۔ کہ اگر اس کا انکشاف نہ ہوتا تو پورے طور پر کامیاب ہو جاتی۔ آج یہ خبر گرم ہے کہ شہر سے باہر کسی جگہ کو اسٹرمین فلاح الدین و روح اللہ خان اور دو دوسرے آدمیوں کو شاہ کے حکم سے گولی مار دی گئی۔ تمام واقعات راز میں ہیں اور اخبارات پر زبردست سنسر قائم کر دیا گیا ہے۔

امیر فیصل لندن میں

ایک مسجد کی رسم افتتاح ادا کرنے پر تذبذب کا اظہار

لندن یکم اکتوبر۔ امیر فیصل ابن سعود ساؤتھ فیلڈس کی مسجد کی رسم افتتاح کو ادا نہ کریں گے۔ جو پرسوں تیسری اکتوبر کو ہونیوالی تھی۔ اس ارادہ کی تبدیلی کی وجہ نہیں معلوم لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ... ایک تار کے آنے کے بعد بدل دیا گیا۔

بعد کی اطلاع

بعد کا ایک تار مظہر ہے کہ امام صاحب مسجد ساؤتھ فیلڈس ...

ہندوستان

صوبہ بہار کونسل کے لیے گیا کا امیدوار

... محمد شفیع داؤدی سکرٹری پراونشل کانگریس کمیٹی، خاص محلہ

سیر قیادت

زبیر صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی۔ پروفیسر عبدالباری ایم اے لطیف الرحمٰن۔ سید محمود و بشیر۔ عبدالباری۔ محمد ثانی۔ شاہ محمد عمر حاجی سید و ماثبت رسول صاحبان بذریعہ تار الجمعیۃ کو مطلع فرماتے ہیں کہ:-

ہم نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ گیا کے آزمودہ قوم پرست قاضی احمد حسین صاحب نے مقامی کونسل کے لیے ہماری دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ گیا کو ایک مخلص بہادر اور بیغرض نمائندہ کی ضرورت ہے اور ہمیں امید ہے کہ قاضی صاحب کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلانے میں ہم سارے گیا کی پوری ترجمانی کر رہے ہیں۔ مسلمانان گیا کے لیے یہ وقت ہے کہ وہ موصوف کی شاندار خدمات کا اعتراف کر کے اپنی محبت کا اظہار کریں۔

باشندگان پشاور کا پُرزور احتجاج

رہنمایان ملت کو وطن واپس آنے کی اجازت دی جائے

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء کی تقریر

...

امتحان سول سروس کے نتائج

۳۵ کامیاب طلباء میں صرف ۵ ہندوستانی ہیں

...

علی گڑھ کے ہندوؤں کا ناروا احتجاج

رام لیلا کا جلوس نہیں نکالینگے

علی گڑھ ۲۰ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڑھ نے آئیندہ رام لیلا کے تیوہار پر فساد وغیرہ کی پیش بندی کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمائندوں کو بلایا اور ہندوؤں سے درخواست کی کہ نماز مغرب کے وقت جو مسجد کے سامنے سے گذریں تو باجا بند کر دیں اور پچاس گز کے فاصلہ پر جا کر پھر شروع کر سکتے ہیں۔ ہندوؤں نے دوسرے دن اس معاملہ کو اپنی مجلس مشاورت کے روبرو پیش کیا اور نہایت بحث تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ وہ امسال جلوس ہی نہیں نکالیں گے۔

اخبار بمبئی کرانیکل کے جدید مالک

پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

بمبئی ۳۰ ستمبر۔ آج سہ پہر کو اڈن نیوز پیپر کمپنی لمیٹڈ کے اجارہ داروں کی طرف سے میسرز ... اینڈ کمپنی نیلام کنندہ نے بمبئی کرانیکل پریس کو مع اس کی موجودہ حیثیت کے نیلام کر دیا۔ بولی بولنے والوں میں مسٹر بی جی ہارنیمن اور مسٹر ... تھے۔ بولی ایک لاکھ روپیہ سے شروع ہوئی۔ مسٹر ہارنیمن نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار تک قیمت لگائی۔ لیکن مسٹر ... نے پانچ ہزار بڑھا کر ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ قیمت لگائی۔ اس امر کے متعلق بہت کچھ خیال آرائیاں ہو رہی ہیں کہ مسٹر ... کے پردہ میں اصلی خریدار ...

فسادات بنگال کا نتیجہ

ایک جدید قانون کا نفاذ

...

مسئلہ حجاز کے متعلق ناظم جمعیۃ علماء ہند کے خیالات

التوائے حج کی تجویز ایک شرعی غلطی ہے

جناب علی گل خاں صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی پشاور الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند نے دوران تقریر میں مسئلہ حجاز کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ابن سعود سے یقیناً بعض سیاسی و مذہبی غلطیاں واقع ہوئی ہیں لیکن بحالت موجودہ نظام حکومت کو درہم برہم کرنا نہ صرف اہل حرمین کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ بلکہ براہ راست انگریزی حکومت کو دعوت دینے کا پیش خیمہ ہے۔

اس سلسلے میں التوائے حج کا مشورہ نہ صرف غیر معقول ہے بلکہ شرعی نقطۂ نگاہ سے بھی سخت غلط ہے۔ اگرچہ بعض ائمہ کے نزدیک حج فرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن تاخیر کرنے والا اگر ادائے حج سے پیشتر مرجائے تو بالاتفاق گنہگار ہوگا۔ البتہ اگر کسی شخص کو دوسرے سال تک اپنی زندگی کا پورا اطمینان ہو تو تاخیر کر سکتا ہے۔

میدان عرفات۔ منیٰ۔ صفا۔ مروہ۔ بیت اللہ یہ تمام چیزیں اپنی اپنی جگہ موجود ہیں۔ راستہ بھی پُرامن ہے۔ ایسی حالت میں حج کو ملتوی کرنا ایک عامیانہ بلکہ مجرمانہ خیال ہے۔

دار الحکومت

اڈیٹر "پیشوا" کا مقدمہ

گواہان صفائی کی شہادت اور ملزم کا بیان

دہلی یکم اکتوبر۔ آج مسٹر تنکن کی عدالت میں زیر دفعہ .... ضابطہ فوجداری اڈیٹر "پیشوا" کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزم نے اپنے بیان میں کہا کہ

"تین سال کا عرصہ ہوا کہ میں خلافت اور کانگریس کی تحریکوں میں پُرجوش کارکن رہا ہوں اور فرقہ دارانہ امن و اتحاد کے لئے میں ہمیشہ جوش و خروش سے کام کرتا رہا ہوں۔"

سات گواہان صفائی پیش ہوئے ان میں ملک دیوی دیال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ اکرام الحق۔ نذیر الحق انسپکٹر پولیس۔ ایس ایم عبد اللہ میونسپل کمشنر۔ پیرزادہ محمد حسین خاں سی آئی ای بھی شامل تھے۔ سب گواہوں نے بیان کیا کہ وہ ملزم کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں کہ وہ دہلی کا ایک امن پسند باشندہ ہے۔ علاوہ ازیں زہر دینے کے معاملہ میں مسلمانوں کی عام رائے تھی کہ سات ہندوؤں نے مسلم خاندان کو زہر دیا ہے۔ لیکن ملزم ان چند مسلمانوں میں سے ہے جو ابتدا ہی سے اس خیال کے خلاف اپنی رائے رکھتے تھے۔ ملزم نے آخر وقت تک اپنی رائے ظاہر کی اور اپنا خیال ثابت کیا۔ مقدمہ کی آئندہ پیشی ۵ اکتوبر کو ہوگی اس روز وکلاء کی بحث ہوگی۔

(ہمدرد)

مسلمانان پہاڑ گنج کا احتجاج

انجمن محافظ المسلمین پہاڑ گنج دہلی نے حسب ذیل تجویز گذشتہ جلسہ میں باتفاق رائے منظور فرمائی ہے۔

اس انجمن کی رائے میں مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان اخبار دہلی کے خلاف جو مقدمہ بنا بر اشاعت فتوائے دینی چلایا جا رہا ہے وہ گورنمنٹ کی اس پالیسی کے برعکس ہے کہ ہر قوم و فرقہ اپنے مذہبی احکام کی آزادانہ اشاعت کرے۔ لہذا انجمن گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ مولانا موصوف پر سے مقدمہ واپس لے لے۔ ورنہ جملہ مسلمانان کے مذہبی احساس کو بہت صدمہ پہنچیگا۔

اصغری بیگم کا مقدمہ

استغاثہ کی جانب سے شہادتیں

مسٹر لوئس کی عدالت میں اصغری بیگم کے مقدمہ کے متعلق مستغیث کی شہادت کے بعد جس میں سماۃ مذکورہ اور نابالغ بچوں کے اغواء کے واقعات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ماسٹر محمد رشید (کراچی) اور سید صابر علی وکیل کی شہادتیں استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئیں۔ سید صابر علی نے اپنے بیان میں منجملہ دیگر امور کے اصغری بیگم کی خط و کتابت کا بھی انکشاف کیا جس سے اصل مقدمہ پر بہت زیادہ روشنی پڑتی ہے۔

مولانا مظہر الدین کا دوسرا مقدمہ

آئندہ پیشی ۱۱ اکتوبر کو ہوگی

دہلی ۴ اکتوبر۔ آج مسٹر جانسن کی عدالت میں مولانا مظہر الدین صاحب کا دوسرا مقدمہ پیش ہوکر ۱۱ اکتوبر کے لئے ملتوی ہوگیا۔

تاریخہائے اشاعت

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارھویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں۔

صوبہ متحدہ میں آزاد مسلم پارٹی کا قیام

مولانا حسرت موہانی کا اعلان

کانپور ۲ اکتوبر۔ مولانا حسرت موہانی نے کانپور، لکھنؤ، میرٹھ، علی گڑھ اور بریلی کے احباب سے مشورہ کے بعد اعلان کیا ہے کہ صوبہ متحدہ میں انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی قائم ہوگئی ہے۔ اور ایک انتخابی بورڈ بھی بنایا گیا ہے۔ اس انتخابی بورڈ میں حافظ ہدایت حسین کانپوری۔ نواب اسمٰعیل خاں میرٹھی۔ مولوی بشیر الدین اٹاوی۔ مولانا عبد الماجد بدایونی اور سید محمد پرتاب گڑھی شامل ہیں۔

اس بورڈ کا جلسہ ۱۰ اکتوبر کو کانپور میں منعقد ہوگا تاکہ مجلس مقننہ اور جمعیۃ مقننہ میں صرف ایسے مسلمان امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے عملی اور موثر تدابیر اختیار کی جائیں جو اپنے پاؤں پر مضبوطی سے کھڑے ہونے کا عہد کریں اور کسی غیر مسلم جماعت یا حکومت اور سرکاری لوگوں کے محکوم نہ رہیں۔

کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہو کوئی سرکاری ملازمت یا عہدہ یا خطاب اسوقت تک منظور اور قبول نہیں کر سکتا جب تک پارٹی اسکو اجازت نہ دے۔ اگر پارٹی کا کوئی رکن جو کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہو پارٹی کے اغراض و مقاصد یا قواعد و ضوابط سے انحراف کرے یا اس کے حکم یا فیصلہ سے اختلاف کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ سے فوراً استعفا دیکر علیحدہ ہو جائے۔ پارٹی کا کوئی رکن جو کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہو کوئی تحریک، ریزولیوشن مجالس وضع قوانین میں اسوقت تک پیش نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ پارٹی کی مجلس انتظامیہ یا مرکزی مجلس نے اسے منظور نہ کیا ہو اور اس کی اجازت نہ دی ہو۔ پارٹی کے ہر رکن کے لئے جو کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہونا چاہتا ہو لازم ہوگا کہ وہ ایک جلسہ عام میں اسی مضمون کا حلف اٹھائے۔

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ پارٹی کے اغراض و مقاصد و قواعد و ضوابط کی پیروی کرونگا۔"

بہار میں آزاد مسلم پارٹی کا قیام

صوبہ بہار کے چند مسلمان وکلاء اور لیڈروں نے ایک آزاد مسلم پارٹی قائم کی ہے۔ جس کے مقاصد اور قواعد حسب ذیل ہیں یہ پارٹی کانگریس کو مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے کافی نہیں سمجھتی اس لئے الگ ہو کر کام کرنا چاہتی ہے۔

(۱) حصول حکومت خود اختیاری کے ہر جائز اور پرامن طریقہ پر کوشش کرنا (۲) ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کرنا (۳) مسلمانوں کے تمام سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا۔ خصوصیت کے ساتھ جداگانہ نیابت کے حقوق کو محفوظ رکھنا۔ اور لوکل باڈیز۔ مثلاً ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپلٹی وغیرہ میں اس حق کے حصول کی کوشش کرنا (۴) صوبہ بہار کی عدالتوں اور سرکاری دفاتر میں اردو کے اجراء کا مطالبہ کرنا۔ (۵) سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ دیئے جانے کا مطالبہ کرنا (۶) مسلمانوں کی تعلیم کی نگہداشت کرنا (۷) مسلمانوں کی مذہبی آزادی کی حفاظت کرنا اور احکام شریعت کی بجا آوری میں بیجا مداخلت کو روکنا (۸) مسلم رائے دہندگان کو صحیح سیاسی تعلیم دینا اور انکو اپنے فرائض اور مفاد قومی سے مطلع کرنا (۹) آئیندہ حکومت خود اختیاری میں مسلمانوں کو پورا حصہ دلانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کے خلاف سیاسی پروپیگنڈا کا جواب دینا (۱۰) مسلمانوں کے ہر قسم کے مفاد کیلئے کوشش کرنا۔

ہر ایک بالغ مسلمان جو سیاسیات میں حصہ لے سکتا ہو اس کا ممبر ہو سکیگا۔ اس کی ممبری کی سالانہ فیس ایک روپیہ ہوگی۔ پارٹی کے تمام اراکین کے لئے جو کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر ہوں گے لازم ہوگا کہ وہ تمام معاملات میں ہمیشہ پارٹی کی مرضی اور رائے کے مطابق ووٹ دیں۔ مجلس انتظامیہ و مجلس مرکزی کے فیصلہ اور حکم کی پیروی ان پر فرض ہوگی۔ پارٹی کا کوئی رکن جو

کلکتہ میں پولیس کی مسلمانوں پر "نظر عنایت"

کلکتہ ۲ اکتوبر۔ اس غیر معمولی گزٹ کی اشاعت کے بعد ہی جس میں پریسیڈنسی سیکورٹی ایکٹ کے ماتحت بنگال میں خطرہ کا اعلان کیا گیا تھا بدمعاشوں کو پولیس نے گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کثرت گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ بہت سے پٹھان اور ہندوستانی مسلمان شامل ہیں۔

فساد پٹنہ کے مقدمات

دو ملزمین کو سزا

کلکتہ ۲ اکتوبر۔ (پٹنہ یکم اکتوبر) فساد پٹنہ کے سلسلہ میں محمد منیر الدین اور ظہیر الدین مرزا پر زیر دفعات ۲۹۵ و ۲۹۷ اور ۴۳۶ مقدمات چلائے گئے تھے۔ ان پر الزامات تھے کہ سیتلا کی پوجا کے لئے جو جھونپڑا تیار کیا گیا تھا اس کو آگ لگا دی تھی۔ کالی۔ ہری اور شیو کی مورتیاں توڑ ڈالی تھیں۔ مسٹر نانی گوپال مکرجی سشن جج نے آج مذکورہ مقدمات کا فیصلہ سنا دیا جیوری کے ارکان میں سے تین نے ملزمین کے خلاف اثبات جرم کا فتویٰ دیا اور دو ارکان نے ملزمین کی بے گناہی کا فتویٰ دیا لیکن جج نے ارکان کی اکثریت کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے منیر الدین کو زیر دفعہ ۲۹۵ ایک سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ زیر دفعہ ۲۹۷ ایک سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور زیر دفعہ ۴۳۶ تین سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اور ظہیر الدین کو زیر دفعہ ۲۹۵ ایک سال قید سخت کی سزا دی اور زیر دفعہ ۲۹۷ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ قید کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے کے بعد شروع ہونگی۔

بقیہ مراسلات

قابل توجہ اطباء کرام و جملہ اہالیان اسلام

میں آج آپ حضرات کی توجہ جناب نواب سرامین جنگ بہادر کے اس خطبۂ صدارت پر مبذول کرانا چاہتا ہوں جو انہوں نے انجمن اطباء حیدر آباد کی صدارت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا اور جو فروری ۲۶ء کے "مشیر الاطباء لاہور" میں شائع ہو چکا ہے اور نیز رسالہ "المسیح دہلی" ماہ ستمبر ۲۶ء کے مضمون "طب عربی" کی طرف منعطف کرانے کا شرف حاصل کرتا ہوں، جن میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ طب یونانی کو یونانی کہنا کسی طرح موزوں اور مناسب نہیں بلکہ اس کو طب اسلامی کہنا ضروری اور انسب ہے۔ اس رائے اور تجویز کو اکثر اطباء نے نہایت خوشی کے ساتھ منظور کر لیا ہے اور میرے خیال میں ہر روشن خیال، وسیع النظر طبیب اس امر کے تسلیم کرنے میں متامل نہ ہوگا کہ طب یونانی درحقیقت طب اسلامی ہے۔ اس کی نشوونما اسلام کے سایہ میں ہوئی اسلامیوں نے اس کو مکمل اور مدون کیا۔ اس میں مسلمانوں نے اسقدر اضافے کئے کہ اس کی صورت نوعیہ بالکل ہی تبدیل ہوگئی۔ صرف مسلمانوں ہی نے اس کو بام عروج و کمال تک پہنچایا۔ اور آج جبکہ خاص خطۂ یونان میں اس کا کوئی نام تک نہیں جانتا اور تمام دنیا میں سوائے مسلمانوں کے اس کا کوئی سرپرست نظر نہیں آتا تو اس صورت میں اس کو طب یونانی کہنا حقیقت اور انصاف کا خون کرنا ہے۔ صداقت کے گلے پر چھری پھیرنا ہے۔ اگر اصل ماخذ ہی کا لحاظ و خیال کیا جائے تو پھر ایلوپیتھک کو بھی طب یونانی کہنا چاہئے۔ لیکن کوئی ایسا نہیں کرتا۔

طب اسلامی کو یونانی کہنا بالکل ایسا ہے کہ کوئی شخص اپنی ولدیت میں بجائے باپ کے نام کے حضرت آدم علیہ السلام کا نام لکھائے۔ میں بانگ دہل یہ کہنے کو تیار ہوں کہ طب اسلامی کو یونانی کہنا اس کی اور اس کے حاملین کی اہانت کرنا ہے۔ میری اس تحریک کی تائید اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ممتاز طبی جرائد ملاحظہ فرمائیے۔

بہرحال خدا کا شکر ہے کہ اطباء حیدر آباد نے صحیح معنے میں ہماری رہبری کی اور اطباء لاہور، دہلی اور اکثر اطباء بھوپال نے اس پر صدق دل سے لبیک کہا۔ میں اس وقت جملہ اطباء کرام اور تمام اہل اسلام حضرات سے پرزور استدعا کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اور اپنی عزیز طب کے لئے، اب یونانی لفظ کو قطعاً خیرباد کہدیں اور جلد کہدیں۔ اور بجائے اس کے اسلامی کے زرین و مطبوع خطاب سے اپنی مرحوم طب کو یاد کریں۔ ان کا یہ احسان طب پر ہوگا اور اطباء متقدمین اہل اسلام پر ہوگا کہ جن کا ڈوبا ہوا نام صفحۂ ہستی پر از سر نو چمکیگا۔ مجھے امید ہے کہ حضرات مدیران جرائد اور جملہ اہل علم حضرات کی طرف سے میں اپنی اور حق کی تائید میں عملی صورت کو دیکھوں گا۔ والسلام

خادم فن، حکیم مولوی "لطافت حسین راشد" (گورنمنٹ بھوپال)

تمام خریداروں کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مینجر الجمعیۃ دہلی

سبز چاء ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

جمعیۃ علماء ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ: سالانہ ۔/ ششماہی ۔/

مینجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

ایک مسلمان دس کے مقابلہ میں

اس پر آشوب زمانے کی حالت دیکھکر جبکہ اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور ہر قوم انکو مٹا دینا چاہتی ہے ایک اہل درد مسلمان نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر مجوزہ کتاب مصنفہ علامہ اسعد اشد الخیری مطالعہ کیجائے تو ایک مسلمان دس غیر مسلم پر حاوی ہو سکے۔ حقیقت سے آشنا ہو سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں یہ کتاب قرون اولیٰ کے پر جوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا عبرتناک مرقع اور اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے

مینجر جنرل اسلامی سٹور دہلی

... زندگی۔ علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ فنی۔ مذاق کیمطابق ایک ضخیم کتاب صد سالہ کلینڈر کے اردو یا ہندی میں بالکل مفت طلب کریں

ہاتفیں اسلام ... مطبع ... دہلی میں چھپا اور دفتر الجمعیۃ ... سے شائع ہوا

کیف شباب

قیمت عصہ؎ یہ کتاب رجوع الشیخ کا اردو ترجمہ ہے جو سلطان سلیم خاں ترکی کیلئے لکھی گئی تھی۔ نامردوں کیلئے آبحیات ہے۔ بکمزوروں کیلئے تریاق ہے۔ بے اولادوں کیلئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور طلب فرمائیں بعض ابواب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ قیمت عہ؎

فہرست حصہ اول	۱۹ مقوی باہ معجون	فہرست حصہ دوم	۱۰ بالطریف رحم کو مضبوط
باب بیان نفع جماع	۲۰ مقوی باہ گولیاں	باب عورتوں کا حسن و جمال	کرنیوالی دوائیں
۳ کثرت جماع کا نقصان	۲۲ مقوی غذائیں	۲ بالوں کو سیاہ کرنیوالی دوائیں	۱۱ رحم کو دوائیں بانجھ
۵ جماع کی انواع	۲۳ باہ کم کرنیوالی دوائیں	۳ بالوں کو کالا کرنیوالی دوائیں	پنکنے والی دوائیں
۶ منافع جماع	۲۵ مفرد دوائیں	۴ بالوں کو سفید ہونے سے	۱۲ عورت کی کمر کو مضبوط
۷ اوقات جماع طریقہ جماع	۲۶ معین حمل طریقے	مانع دوائیں	بنانے والی دوائیں
۹ قوت باہ کی مفرد دوائیں	۲۷ مانع حمل دوائیں	۵ بال اُگانے والی دوائیں	۱۳ نابالغہ کو بالغ
۱۴ مقوی باہ طلاء	۲۸ باہ زیادہ کرنیوالی دوائیں	۷ بہرا کوکھ کو خوبصورت کرنیوالی	کرنیوالی دوائیں
۱۷ حقنہ مقوی باہ	۲۹ باہ کے تسلی طلاء	۹ ناخنوں کو خوبصورت کرنیوالی دوائیں	حصہ سوم حکایات

مینیجر چشمۂ کامل۔ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے بلحاظ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب لگا کر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں جن کے مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت بلا جلد کیلئے ہے۔ اور مجلد جسپر کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف ہے۔ علاوہ محصولڈاک وعدہ۔ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیئے جائینگے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرماویں ٭ ملنے کا پتہ:۔

جنرل مینیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے۔ کس قیمت کی ہے۔ اور کس شان و شوکت کی ہے۔ اسکا اندازہ آپ کو خود ہی ہو سکتا ہے اگر یہی سمجھ کر دیں کہ یہ دس کتابیں ہیں۔ ...

دس بیش بہا کتابوں (۱) تعلیم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) ... (۸) تہذیب کی کتاب (۹) ... (۱۰) ...

ملنے کا پتہ: محمد یوسف خاں مینیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

سفید داغ

مفت! مفت!!! مفت!!!

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ؎) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ؎ر) برص سفید، بہق سفید و سیاہ، اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاسکتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر)۔ ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (عہ؎) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ بچوں عورتوں اور پلیگ، ہیضہ، مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں ٭

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

مینیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنتی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر تم ہیضہ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیری ضلع سورت

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمیعۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مینیجر اخبار الجمعیۃ ۱ املی ماران دہلی

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

ساری دنیا ایک جیسی نہیں یقین کا بیڑا پار

بیگم ایک بار آزمائیں ...

خواجہ ... روف اینڈ کو کلاں ... روڈ۔ دہلی

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط نہایت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۱۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۔۔ ۸ ۔ ۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۔۔ ۸ ۔ ۶ مصارف برمشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۱ روپیہ۔ سابق میں ۱۱۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف برمشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۔۔ ۸ ۔ ۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری قیمت ۔۔ ۔۔ ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۲۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔۔ ۸ ۔ ۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴۔ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی ... معلومات درست۔ ... ہر ایک مسلمان ... کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے تورات و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول عہ؎

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و نقاط یوسفی کی تحقیق ... اسرائیلی روایات کا انکار۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول عہ؎

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت حد ادراک سے باہر ہے۔ مورخین و مؤرخین کے اتفاق سے اس کتاب کو کلام سیرت کی منتخب کتاب سمجھا گیا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ انشاء اللہ عنقریب جلد آنی جائیگی۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ، مہتمم رحمۃ اللعالمین مطبوعہ دروازہ ریل لاہور پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں ٭

(مینیجر)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اولاد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام امنگیں اور دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں ازسرنو پیدا کر دیتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور و مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب مسجد جو بیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ، بارونق، تروتازہ، ہشاش بشاش، رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط، ہاضمہ درست، بھوک تیز، غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت مقدار کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہیں کیلئے پہلوان بنانے کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں میری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ کیا جوش، نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی امنگیں، نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ۔۔ ۲۰ خوراک ... محصول ۔۔ چالیس خوراک ... محصول ۔۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

جو بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھی ہو۔ کوتاہ ہو باریک ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آیا تھیٹر کا ناسا اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ... لیکن اہل تھیٹر واتالی شیشی ... چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ... چالیس خوراک سفوف مع طلا درجہ عام ... محصول ...

جوہر حیرت کی امساک پیدا کرنے میں تریاق جادو کا اثر رکھتی ہیں۔ ... محسوس ہو جبتک ... انزال نہ ہوگا۔ قیمت ... محصول ...

عرق بخار

بخار لاعلاج کا قیمتی علاج ہر قسم کے بخار ... ہو رہی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتا ... علاوہ ازیں تو وہاں کے ... اس کی کتاب ... پرانے بخار ... تلی ... تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار ... اور جاڑہ دیکر آنیوالا ... دکھاتے ہیں۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... چار شیشی ... ایک درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور صاف نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ ٭

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبہ میں تاجر پیشہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کریں۔ کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے ٭

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو "پران داتا" ازسرنو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزہ و اقرباء اور اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (۳۰ روپیہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ طلبات پیشہ اصحاب کو دو آنہ فی روپیہ رعایت۔

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" ہندرو (پٹنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوص — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۶

حکومت حجاز کا دستور اساسی

(بسلسلۂ اشاعت ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

۶ - مفتشیہ عامہ

دفعہ ۴۶ - مفتشیہ عامہ کا کام تمام محکموں اور سرکاری معاملات کی نگرانی کرنا ہوگا اور وہ یہ دیکھ بھال کرے گی کہ سب انتظامات درست اور کام ٹھیک چل رہے ہیں یا نہیں۔

دفعہ ۴۷ - جلالۃ الملک جس شخص میں اہلیت و تجربہ اور اس محکمہ کے مخصوص فرائض کو انجام دینے کی قابلیت دیکھیں گے اسے مفتشیہ عام کے عہدہ پر مامور کریں گے۔

دفعہ ۴۸ - مفتش عام کا تعلق بلا واسطہ مقام جلالۃ الملک سے ہوگا اور وہ حسب حاجت تفتیش کے حلقے مقرر کرکے ہر حلقے کیلئے ماتحت مفتش مقرر کریں گے۔

دفعہ ۴۹ - مفتش عام اور مفتش حلقہ جات کو حق ہوگا کہ وہ محکموں کے کاغذات اور معاملات کی تفتیش کریں۔ اگر کوئی کام خلاف قاعدہ ہوتے دیکھیں تو اسے فوراً بند کردیں۔ اگر اہلکاروں یا افسروں کو خلاف قانون کرتے دیکھیں تو روک دیں اور جن ملازموں سے کوئی قصور سرزد ہو ان پر مقدمہ چلائیں۔

دفعہ ۵۰ - جو سرکاری ملازمین ناقابل ہوں انہیں مفتش عام الگ کرنے کا مطالبہ کرے گا اور اس کے لئے اس بااختیار حاکم سے گفت وشنید کرے گا جس کے ہاتھ میں اس کے عزل ونصب کا اختیار ہے۔

[illegible]

۷ - ملازمین

دفعہ ۵۰ - مجالس کے ارکان اور سرکاری محکموں کے افسران و ملازمین میں حسب ذیل اوصاف موجود ہونے لازمی ہیں:-

۱ - جلالۃ الملک کی فرمانبرداری

۲ - اہلیت وقابلیت

۳ - اخلاق فاضلہ وصفات حسنہ سے متصف ہونا

۴ - حقوق مدنیہ وشرعیہ کو ملحوظ رکھنا۔

دفعہ ۵ - حکومت حجاز کو جن لوگوں کی خدمات درکار ہوں [illegible]

[illegible]

دفعہ ۶۷ - مجالس عمومیہ بلدیہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ کسی ایک رکن کے زیر صدارت منتخب ہوں گی جسے ارکان مجلس اپنے میں سے منتخب کریں گے۔

دفعہ ۶۸ - مجالس عمومیہ بلدیہ کو بلدیات کے متعلق تمام امور و مسائل پر غور ونظر کرنے اور ان کے حسن اجرا وانتظام کے لئے تجاویز منظور کرنے کا اختیار ہوگا۔

دفعہ ۶۹ - پایۂ تخت میں مجلس عمومی بلدی کی قرار دادیں نیابت عامہ کو بھیجی جائیں گی، اور جدہ و مدینہ میں قائم مقام (حاکم ضلع) کے [illegible]

[illegible]

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہوجائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی نسبت بھی استفسار کرنے پر لکھی جاسکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور [illegible]

[illegible]

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے موعود مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی [illegible]

[illegible]

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب [illegible]

[illegible]

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولے حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انکی [illegible]

[illegible]

دینیات

[illegible]

متفرقات

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

[illegible]

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مترجمہ مولانا [illegible]

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے [illegible]

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش پوری کی جاسکے۔ [illegible] روانہ فرمادیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

۲۱ صفر ۱۳۴۵ھ کو سلطان ابن سعود کی تصدیق سے مملکت حجازیہ کا جو آئین حکومت شائع ہوا ہے اس کی دو قسطیں ہم اس سے پہلے شائع کر چکے ہیں۔ اور آج کسی دوسری جگہ ہم نے اسکا بقیہ حصہ درج کیا ہے۔ ہم اس آئین پر جو حجاز کی حکومت کا ...

...

ان کو ہر قسم کی ... نصب کا کچھ اختیار نہ ہو اور وہ جس طرح چاہے ان کے کاروبار کو چلائے اور جس طرح چاہے ان کے مال کو خرچ کرے۔

(باقی)

افیون فروش حکومت

حکومت برطانیہ کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ وہ اپنے دعوائے حب انسانیت کے عملی اظہار کے لئے صرف انہی کاموں کو منتخب کر لیتی ہے جن میں اس کو کسی قسم کی قربانی نہیں کرنی پڑتی اور اگر کسی کام میں سے انسانیت کی خدمت کے ساتھ خود بھی کچھ نقصان برداشت کرنا پڑے تو وہ نہایت بے باکی کے ساتھ ایسی مضرت رساں انسانیت کو برباد کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر افیون کی تجارت کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ مسلم ہے کہ افیون ایک خطرناک زہر ہے جس کے استعمال سے انسان کے اعضائے رئیسہ پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ اور ... کمزور ہو جاتی ...

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

۵ ستمبر ۲۶ء کو انجمن اسلامیہ شملہ کے سالانہ اجلاس میں مسٹر عبداللہ یوسف علی سی۔ بی۔ ای پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے جن کی ذات گرامی ایک مفکر اور مصنف اور مقرر کی حیثیت سے محتاج تعارف نہیں ہے "اخوت اسلامی" پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

جناب صدر و حاضرین جلسہ!

آج میں آپ حضرات کے سامنے جو تقریر کرنے والا ہوں وہ کوئی رسمی تقریر نہ ہوگی بلکہ میں اسے حتی الامکان عملی صورت میں پیش کروں گا۔ بعض اوقات رسم و رواج کی پابندی سے سبکدوش ہو جانا ہی زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ اس امر کا اندازہ لگانے کے لئے کہ ہم رسمی تقریر سے کس قدر دور جا رہے ہیں آپ کو یہ ...

...

... کی حفاظت میں صرف کر دیا۔ ان تمام حرکات کے باوجود برطانیہ کا دعوائے حب انسانیت بدستور اپنی جگہ قائم ہے اور جب کبھی دنیا میں اس دعوے کے اظہار کا موقع آتا ہے تو برطانیہ کی آواز تمام دوسری قوموں سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔

ہندوستان میں موتمر اسلامی کی شاخ

گزشتہ صدی میں مسلمانان عالم پر جن مصائب و آفات کا نزول ہوا ہے اس نے اس حقیقت کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ اگر اسلام کے نام لیوا دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں تحریک اتحاد اسلامی کو عملی جامہ پہنانا پڑے گا۔ خصوصاً اس وقت مصر، ترکی، ایران، افغانستان، ریف، ہندوستان اور سب سے زیادہ حجاز مقدس کے موجودہ حالات اسکا پرزور مطالبہ کر رہے ہیں کہ مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنی دینی و دنیوی نجات کے ذرائع پر غور کریں اور تبادلہ خیالات کے بعد جو کچھ راہ عمل قرار پائے اس پر گامزن ہوں۔ حج کے موقع پر مکہ میں ...

...

انسانی تجربہ کا فلسفہ

یقیناً آپ حضرات کو وہ آیۃ کریمہ یاد ہوگی جو قرآن کریم میں بار بار آئی ہے۔

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔

(دنیا میں ہر قوم اور قبیلہ کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ ان کا کیا انجام ہوا جو نیک تھے اور ان کا کیا انجام ہوا جو بد تھے) کیا آپ نے کبھی ان الفاظ کی قوت کو سمجھا ہے۔ ان الفاظ نے میری روح میں ایک آگ مشتعل کر رکھی ہے۔ ان الفاظ سے انسانی تجربہ کا فلسفہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر آپ کو کسی راہ عمل کے متعلق آپس میں اختلاف ...

...

(باقی)

ایشیائی اقوام کی بیداری

تحریک اتحاد امم ایشیا

عالم شرقی کی پہلی اتحاد کانگریس

گذشتہ ماہ اگست میں ٹوکیو میں جو پان ایشیاٹک کانفرنس (موتمر اتحاد ایشیا) منعقد ہوئی تھی اور جس میں چین ہندوستان ترکی فلپائن سیام۔ ریاستہائے ملایا۔ منگولیا اور جاپان سے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ اس کی کارروائی ہم عصر سوراجیہ نے اپنے نامہ نگار خصوصی کے حوالے سے شائع کی ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس کانفرنس کے داعیان کا یہ خیال ہے کہ خود زندہ رہنے اور دوسروں کو زندہ رہنے دینے کے اصول کو عملی سانچے میں ڈھالنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پان ایشیاٹک لوگوں کے حقوق۔ اور مفاد کی حفاظت کی جائے۔ کانفرنس کے مشیروں میں جاپان سابق وزیر جنگ۔ سابق وزیر خارجہ اور کئی دیگر اشخاص شامل ہیں۔

کانفرنس کا افتتاح وائی۔ ایم۔ بی۔ اے ہال میں یکم اگست کو ہوا۔ شام کو جب اجلاس شروع ہونے سے پیشتر چین کے ڈیلیگیٹوں نے یہ آواز بلند کی کہ ۲۱ مطالبات کے معاہدہ کی منسوخی کا سوال بھی ایجنڈا میں شامل کیا جائے۔ اس سے چین اور جاپان کے ڈیلیگیٹوں میں زبانی طور پر بحث چھڑ گئی۔ اول الذکر یہ کہتے تھے کہ اس قسم کی بات بر موجودہ کانفرنس میں بحث کرنا مناسب نہیں۔ اور یہ معاملہ پان ایشیاٹک لیگ کی قیام کے بعد اس کے سپرد کر دینا چاہیے۔ جاپانی ڈیلیگیٹوں نے چینی ڈیلیگیٹوں سے درخواست کی کہ وہ یہ تجویز واپس لے لیں۔

چینی ڈیلیگیٹوں نے غیر مصالحانہ رویہ دکھایا اور باہر چلے گئے۔ آخر جاپانیوں نے ایجنڈا میں یہ شامل کرنا منظور کیا کہ چین جاپان اور دیگر تمام غیر ممالک سے یکطرفہ معاہدے توڑ دئے جائیں۔

چینیوں کی رائے تھی کہ جب تک جاپان کے چین کے ساتھ یک طرفہ معاہدے منسوخ نہیں ہوتے اس وقت تک ایشیائی اقوام گوری نسلوں کے ساتھ سابقہ پڑنے پر اپنے حقوق طلب نہیں کر سکتیں۔

اس واقعہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کیکطرفہ معاہدات کی منسوخی کا سوال ایجنڈا میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جاپان وفد کے بعض ممبروں نے کانفرنس کی منتظم کمیٹی کے ممبر سے انکار کر دیا۔ اور یہ کہا کہ یہ چینی جاپانی معاملات کے ساتھ کئی ایسے فیصلہ جات کا تعلق ہے جو اس قدر جلد منسوخ نہیں کئے جا سکتے۔ یہ کہکر وہ ہال سے چلے گئے۔

ایشیا کی حالت زار

جب اجلاس کا افتتاح ہوا تو مسٹر جنت رو ماسٹو نے انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے ایک تقریر کی جس میں انہوں نے ایشیائی لوگوں کی اس قابل رحم حالت کا ذکر کیا جو گوری قوموں کے فوجی اور مالی دباؤ کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ موجودہ حالت میں دنیا میں مساوات۔ انصاف انسانی محبت۔ بہبودی۔ اور مسرت پیدا کرنا ناممکن ہے۔ انہوں نے ان کوششوں پر بے اطمینانی کا اظہار کیا جو اسلحہ میں تخفیف کرنے یا بین الاقوامی قانون بنا کر امن قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہیں انہوں نے انسانوں کے روحانی انقلاب تعلیمی زندگی اور نسلوں میں محبت پر زور دیا اور کہا کہ ان سب امور کی بنیاد محبت انصاف اور بہتری و بہبودی پر ہونی چاہیے۔

ہندوستانی نمائندہ کی تقریر

مسٹر آر۔ بی بوس۔ ہندوستانی ڈیلیگیٹ کی تجویز پر مسٹر راما سٹو کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے۔ اور ایک چینی ڈیلیگیٹ نے وہ حالات بیان کئے جن کی وجہ سے پان ایشیاٹک کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنس کرنے کا خیال پان ایشیاٹک فیڈریشن پیکنگ کو ہوا تھا۔ اور ہندوستان چین اور دیگر ممالک کی انجمنوں نے اس کی تائید کی تھی۔ کانفرنس کا مقصد ایشیائی تہذیب کی زیادہ اچھی اور واضح تشریح کرنا اور ایشیائی نسلوں کو مغربی نسلوں کے دباؤ اور رسوخ سے آزاد کرنا ہے۔

کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کے ایک جاپانی ممبر نے کہا کہ آج دنیا کی تمام طاقتیں جاپان کو اپنا مشترکہ دشمن بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن جاپان نے صرف چین سے رشتہ اتحاد باندھنے کی خاطر تمام معاہدے منسوخ کر دئے ہیں۔ گویا پورٹ آرتھر اور ڈیرن چین کو واپس دیدئے ہیں۔

راجہ مہندر پرتاب پر ناجائز بندش

اس کے بعد راجہ مہندر پرتاب ڈیلیگیٹ افغانستان کا تار پڑھ کر سنایا گیا جس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا تھا کہ وہ کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جاپان نے انکے داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔ راجہ صاحب کا پاسپورٹ اور سامان چوری ہو جانے کے باعث انہیں کوبے اور موجی میں اترنے کی اجازت نہ ملی۔

اوساکا بھی وہ اس شرط پر اترسکے کہ وہ شہر سے باہر نہ جائیں گے۔ آخر وہ ایک ہوٹل میں ٹھیرے۔ اور بعد ازاں جہاز میں سوار ہوکر روانہ ہو گئے۔

کانفرنس کے اجلاس میں مسٹر سوامی ٹنا کا دجاپان) مسٹر بوس (ہندوستان) اور مسٹر ولیسو سر دفلپائن) ڈیلیگیٹوں کی بھی تقریریں ہوئیں۔ مسٹر بوس نے پان ایشیاٹک لیگ یا انجمن اقوام ایشیا بنانے کی تحریک پیش کرتے ہوئے۔ کہا کہ ڈیڑھ ارب کالی نسل کے لوگ علیحدہ تنظیم صرف اس لئے کرتے ہیں کہ دنیا کے پانچ ارب لوگوں کے مفاد کی حفاظت ہو سکے۔

۲۱ مطالبات کے معاہدہ پر ایشیائی کانفرنس میں ہیجان پھیل گیا۔ اور دوسرے دن ایک بجے دوپہر تک بحث ہوتی رہی۔ چینی اور جاپانی نمائندوں نے اپنے اپنے دلائل پیش کئے۔ دیگر اقوام کے نمائندوں کو بھی اس بحث میں مداخلت کرنی پڑی۔ بہرحال اس امر کا چینیوں کی خواہش کے مطابق فیصلہ ہو گیا۔

مجمع ملل ایشیا کا قیام

دوپہر کو کمیٹی کے جلسے میں مندرجہ ذیل امور کا متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔

(۱) ایشیاٹک لیگ (مجمع ملل ایشیا) انصاف اور مساوات پر مبنی ... ایشیائی نسلی انقلاب تمام نسلوں میں خوشی اور آزادی پیدا کرنے کی غرض سے قائم کی جاتی ہے

(۲) لیگ یہ مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ایشیائی روحانی و مادی تہذیب کی بحالی ان ایشیائی نسلوں کے حالات میں تبدیلی جو غیر ملکی قبضہ میں ہیں۔ ایشیائی ممالک میں یک طرفہ معاہدات کی منسوخی۔ اقتصادی۔ سیاسی و دیگر معاملات میں تعاون۔ ایشیائی پیداوار و ساخت کی حوصلہ افزائی۔

(۳) لیگ کے صدر دفاتر ٹوکیو میں ہوں گے اور شاخیں مختلف جگہوں میں کھولی جائیں گی۔

(۴) ۲۵ ممبروں کی ایک کونسل سب سے با اختیار ارگن ہوگی

(۵) کمیٹی اہم معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے سالانہ جلسہ بلایا کرے گی۔

(۶) ایشیا کی ... انجمنیں جن کے مقاصد لیگ کے مطابق ہوں گے وہ بمنظوری کونسل اپنے نمائندے بھیج سکیں گی۔

(۷) کونسل جنرل اجلاسوں میں ان لوگوں کو مدعو کر سکتی ہے جنھوں نے ایشیا کی کوئی خاص خدمت کی ہو۔

(۸) کونسل کے ممبر ایک سال کے عرصہ کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ کونسل کے دس ممبر منتخب کئے جائیں جن میں جاپان چین۔ اور ہندوستان دو دو۔ اور فلپائن ...

بشمول آسام اور افغانستان ایک ایک نمائندہ بھیج سکیں اسپیشل کمیٹی کی میٹنگ ڈھائی بجے بعد دوپہر ختم ہوگی۔

تحریک اتحاد ایشیائی کی عملی کارروائی

دوشنبہ ۱۲ اگست کو ایشیائی کانگریس کی کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) کانگریس لیگ اقوام کے پاس کردہ نسلی بل میں مساوات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۲) چین اور جاپان میں سمجھوتہ کرانے اور اعلیٰ جذبہ پیدا کرانے کے لئے ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ امر نہایت صاف ہے کہ تعلقات میں کشیدگی صرف غلط فہمی سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳) تمام ایشیا میں استعمال کے لئے ایک مشترکہ زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۴) جاپان میں چینی تاجروں اور انجینیروں کا داخلہ ممنوع نہ ہو۔

(۵) ایک پان ایشیاٹک (ایشیائی) یونیورسٹی قائم کی جائے۔

(۶) ایک جھنڈا یا ایشیائی لوگوں کا نشان بنایا جائے

جب ایشیائی کانگریس کا اجلاس منگل ۱۳ اگست کو ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا تو مسٹر بوس صدر انجمن مسودات قوانین نے کمیٹی کی رپورٹ پڑھی جو منظور کر لی گئی۔ مندرجہ ذیل بل پاس کئے گئے۔

(۱) ایشیائی نسلوں میں سلسلہ خط و کتابت کے خاص ذرائع قائم کئے جائیں۔

(۲) ایک بین الایشیائی (ایشیائی) ریلوے بنائی جائے۔

(۳) ایک ایشیائی ہال تعمیر کیا جائے۔

(۴) ایشیائی نسلوں کے لئے خاص مالی مراعات پیدا کی جائیں۔

(۵) پان ایشیاٹک صنعتی مراعات مقرر کی جائیں۔

(۶) سارے ایشیا کے لئے ایک مشترکہ زبان رائج کی جائے۔

(۷) ایک ایشیا یونیورسٹی بنائی جائے۔

(۸) لیگ اقوام کی اسمبلی میں اس کی مساوات کے لئے ایک بل پاس کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۹) پان ایشیائی نسلوں کی شناخت کے لئے ایک خاص نشان مقرر کیا جائے۔

(۱۰) پان ایشیاٹک لیگ کی طرف سے ایک انسٹی ٹیوٹ بنایا جائے۔ جو چین اور جاپان کے تعلقات کے متعلق تحقیقات کرے۔

(۱۱) جاپان اس بات پر متفق ہو جائیگا کہ جاپان میں چینی تاجروں اور مزدوروں کے ساتھ برا سلوک نہ کیا جائے۔

بیداری ایشیا کے لیڈروں کا شکریہ

ایک ہندوستانی ڈیلیگیٹ کی تجویز پر یہ فیصلہ ہوا کہ ایشیائی لیگ کی طرف سے ان لوگوں کا جنھوں نے گذشتہ عرصہ میں ایشیائی تحریک کی بہت مدد کی ہے شکریہ ادا کیا جائے۔ ان لوگوں میں امیر افغانستان۔ صدر جمہوریہ ترکی۔ مہاتما گاندھی ڈاکٹر ٹیگور۔ مرحوم ڈاکٹر سن یات سن۔ مسٹر تویاما۔ اور اوکاما اور دیگر کئی اصحاب شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں لیگ نے یہ قاعدہ بھی منظور کیا کہ جس شخص نے لیگ کی کوئی خدمت کی ہے یا کریگا آنریری ممبر بنا لیا جائے گا۔

۱۳ اگست کو کانگریس کی آخری نشست ہوئی جس میں گیارہ بل پاس ہوئے۔ ڈیلیگیٹ اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایشیائی لیگ کا آنریری صدر مقرر کیا جائے۔ مسٹر بوس کی تجویز پر حسب ذیل فیصلہ ہوا۔

(۱) نکاسل کے لوگوں کی عزت کی جائے۔

(۲) ۵ آنریری ڈائرکٹر ان لوگوں میں سے بنائے جائیں جنھوں نے لیگ بنانے میں مدد دی ہے۔

(۳) ان لوگوں کے ساتھ تعاون جو لیگ کے مقاصد کو مانتے ہیں اور اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوئے انہیں پھیلانے میں کوشاں ہیں

بعد ازاں کانگریس کے صدر نے مندرجہ ذیل ڈائرکٹر مقرر کئے مسٹر جنت راؤ ماسٹو (جاپان)

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ ہو)

خبریات

عالم اسلامی

مسئلہ حجاز کے متعلق حکومت ایران کی کارروائی

طہران ۳ اکتوبر۔ مجلس نے آج ایک ریزولیوشن اس تجویز کی حمایت میں پاس کر دیا کہ بارہ ارکان کی ایک کمیٹی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وہابیوں کے مظالم کے مسئلہ کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کی جائے۔ یہ کمیٹی حجاز کے مستقبل کے مسئلہ پر بھی غور کرے گی۔

مصری افسروں کے خلاف برطانی پروپیگنڈا

لندن ۳ اکتوبر۔ فرانسیسی جرائد میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے سرکاری محکموں میں بہت بڑی خرابیاں موجود ہیں اور یہ بات انہیں محکموں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے انگریز افسر نکالے گئے ہیں۔

تازہ ترین مثال جس سے قاہرہ میں بےچینی پھیل گئی ہو یہ ہے کہ صوبجاتی محکمہ پولیس کے افسران نے باہم ملکر یہ سازش کر رکھی تھی کہ وسیع پیمانہ پر بندرگاہوں سے حشیش منگا کر اندرون ملک میں فروخت کی جائے۔

افغانستان کا دور ترقی

مسٹر نریمان کا بیان

لاہور ۴ اکتوبر۔ مسٹر جی کے نریمان جو بمبئی کے ایک مشہور اور متمول باشندے ہیں۔ اور مشرقی زبانوں کے ماہر ہیں۔ افغانستان کے معنی خیز دورہ کے بعد لاہور واپس پہنچے ہیں۔ آپ نے اخبارات کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں افغانستان کے متعلق بعض دلچسپ اطلاعات بھی ہیں۔ نریمان صاحب فرماتے ہیں کہ

میں نے تمام مقامی حالات کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میں نے وہاں کی زراعت۔ باغبانی۔ فنون لطیفہ۔ دیسی مصنوعات اور گھوڑوں کی پرورش کے طریقے وغیرہ تمام حالات کا بچشم خود معائنہ کیا ہے۔ میں ہر طبقہ کے لوگوں سے آزادی کے ساتھ ملتا جلتا تھا۔ مجھے ان حالات سے یقین ہو گیا ہے کہ افغان زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تعدد ازدواج کے دستور میں اب کمی ہے۔ مردوں اور عورتوں کی تعلیم پر کافی روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ اور رعایا کی آسائش و عافیت کا عام طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ پردہ کا رواج بھی زوال پذیر ہو رہا ہے۔ اور مغربی طرز کے لباس کی حکومت کی طرف سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جو سڑکیں انگریزی علاقہ کے شہروں سے ملتی ہیں ان کے علاوہ تمام سڑکیں عام طور پر پختہ اور اچھی بنی ہوئی ہیں اور تعمیرات کے بعض اہم اور ضروری تجاویز کی تکمیل ہو رہی ہے۔

ہندوستان کے مقابلہ میں افغانستان میں جان و مال زیادہ محفوظ ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں حفظان صحت کا انتظام اور حالت نہایت عمدہ اور تعجب انگیز ہے اس انتظام میں ترقی کی گنجائش اب بھی باقی ہے۔ علم آثار قدیمہ کے ایک ماہر کی حیثیت سے میں نے ایرانیوں کے نہایت دلچسپ آثار

واشیار کو دیکھا خصوصاً بدھ کے آثار۔ بمقام بامیان بدھ کے دیوہیکل بت اور خانقاہیں موجود ہیں۔ جو پہاڑیوں میں کھود کر بنائی گئی ہیں۔

خلیج سمرنا کے ایک جزیرہ کا مقدمہ

حکومت ترکی پر ۵۰ ہزار پونڈ کا دعویٰ

قسطنطنیہ ۴ اکتوبر۔ خلیج سمرنا میں بمقام فورلا دن کے سامنے ۱۰ میل کے فاصلے پر درموبی نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ واقع ہے جس کی ملکیت کا دعویٰ ایک نوجوان انگریز انطونی ایڈورڈس نے کیا ہے۔ اس مقدمہ کی سماعت ایک انگریزی ترکی مخلوط عدالت بہت جلد کرنے والی ہے۔

تقریباً سو برس گذرے کہ ایک انگریز فوجی افسر چارلس ایڈورڈس سمرنا میں جا بسا تھا۔ وہاں اس کے ایک لڑکا انطونی پیدا ہوا۔ جو بڑا ہو کر صحیفہ نگار بن گیا۔ اس شخص نے ۱۸۳۵ء میں خلیج سمرنا کے اندر ایک چھوٹا سا جزیرہ دریافت کیا۔ اور اسکو حکومت ترکیہ سے خرید لیا۔

گذشتہ جنگ کے زمانہ میں یہ راز کھلا کہ جنگی نقطہ نظر سے یہ چھوٹا سا جزیرہ نہایت اہم ہے۔ لہذا جرمنوں نے موجودہ دعویدار انطونی ایڈورڈس کو نظر بند کر کے تمام جزیرہ کو قلعہ بند کر دیا۔ اب یہ شخص سمرنا کے برطانوی قنصل خانہ میں ملازم ہے

جب ترکان احرار کی افواج تھریس نے ایشیائے کوچک میں پیشقدمی کی تو اس جزیرہ کو منطقہ جنگ میں داخل قرار دیا گیا۔ اور مدعی کو وہاں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعی کو جتا دیا گیا کہ یہ جزیرہ اس کو ہرگز واپس نہیں دیا جا سکتا۔

مدعی نے ۵۰ ہزار پونڈ کی نالش کی ہے۔

امیر فیصل اور مسجد لندن کی رسم افتتاح

عدم شرکت کی وجہ

لندن ۴ اکتوبر۔ ساؤتھ فیلڈس کی مسجد کی رسم افتتاح میں امیر فیصل کی غیر حاضری کی وجہ جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ امام صاحب مسجد نے ایک اخبار کے نمائندے سے ملاقات کی تھی۔ چنانچہ اس نے اخبارات میں جو بیان دیا اس کا مفہوم یہ تھا کہ امام صاحب نے یہ کہا ہے کہ اس عمارت کی حیثیت ایک اسلامی عبادت گاہ (مسجد) کی سی نہ ہوگی۔ بلکہ گرجہ کی طرح ہوگی۔ اسی بیان کا ترجمہ مصر کے اخبارات میں شائع ہوا۔ اور پھر وہاں سے یہ خبر مکہ معظمہ میں پہنچ گئی۔ سلطان ابن سعود نے اس خبر کو سننے کے بعد امیر فیصل کو بذریعہ تار ہدایت کی کہ وہ رسم افتتاح میں شریک نہ ہوں۔ ہندوستان کے بعض مسلمانوں کی طرف سے بھی اسی قسم کے احتجاجی تار امیر فیصل کو ملے تھے۔

ہندوستان

مولانا شوکت علی کا دورہ

احمد آباد۔ ۳ اکتوبر۔ آج صبح مولانا شوکت علی بمبئی سے مہاتما جی سے ملاقات کرنے کو یہاں پہنچے ۵ تاریخ تک یہاں ٹھیر کر پھر بمبئی کو لوٹ جائیں گے اس کے بعد وہاں سے لکھنؤ ۱۰ اکتوبر تک پہنچ جائیں گے۔ تاکہ خلافت کمیٹی کے اجلاس میں وہاں شریک

ہو سکیں۔ صوبجات متحدہ میں موتی لال نہرو کے زیر ہدایت وہ پندرہ روز تک دورہ کریں گے۔ اور آئندہ انتخابات میں کانگریس کے امیدواروں کی طرفداری ان کا مقصد ہوگا۔

سراج گنج میں ہندو مسلم اتحاد

سلاپ ۳ اکتوبر۔ مشترکہ مصالحتی ہندو مسلم بورڈ کا اجلاس بمقام سراج گنج ۸ ستمبر کو منعقد ہوا۔ اور ذیل کی تجویز بلا اتفاق منظور ہوئی۔

"سراج گنج میونسپلٹی کی سڑک پر ہر جماعت ہر وقت باجا بجاتی ہوئی گذر سکتی ہے۔ لیکن کوئی جماعت کسی وقت بھی اگر دریائے وہہند پر سے گذرے اور باجا اس کے ساتھ ہو تو بازندہ ای مسجد کے سامنے باجہ فوراً بند کرے گی"

اس ہی جلسہ میں پی سی نیوگی اور آنند بابی بھٹا چارجی کو درخواست کی گئی کہ انہوں نے عبد الستار کے خلاف جو مقدمات دائر کئے ہیں وہ واپس لے لیں۔

مسلم یونیورسٹی کو راجہ جہانگیر آباد کا عطیہ

لکھنؤ۔ ۴ اکتوبر۔ راجہ اعجاز رسول خاں صاحب والی جہانگیر آباد (اودھ) نے ۱۴۰۰ روپے کے پرامیسری نوٹ بدیں غرض خیرات اوقاف کے خزانچی کو سپرد کئے ہیں کہ اس سے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں سر ولیم میرس بالقابہ گورنر صوبجات متحدہ کے نام سے ایک مستقل وظیفہ قائم کیا جائے۔

ڈاکٹر کچلو اور مسئلہ حجاز کا حل

ڈاکٹر کچلو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ملاقات میں افسوس ظاہر کیا کہ مسئلہ حجاز پر مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ پارٹی بازی کی سپرٹ خاص زوروں پر تھی۔ امید ہے کہ جلد ہی اس پیچیدہ سوال کو حل کرنے کے لئے کوئی راستہ ضرور ڈھونڈ لیا جائے گا۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علما کی علالت

۴ اکتوبر۔ مولانا احمد سعید صاحب آج پشاور سے راولپنڈی جانے والے تھے کہ دو بجے دفعتاً مولانا کو کھانسی کے ساتھ خون کا دورہ شروع ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں منہ سے اسقدر خون آیا کہ سفر کو ملتوی کیا گیا۔ حکیم عبد الجلیل صاحب مدوی نے نسخہ تجویز کیا علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ خون میں کسی قدر کمی ہو گئی ہے لیکن بلغم کے ساتھ ملا ہوا خون آ رہا ہے۔ اطبا نے چلنا پھرنا غیر معمولی حرکت کرنا بلکہ بولنے اور گفتگو کرنے کو بھی مضر بتایا ہے۔ پنجاب کا دورہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا۔ علاج نہایت توجہ کے ساتھ کیا جا رہا ہے اہل پشاور اس اچانک علالت سے سخت مضطرب اور دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

سید محمد قاسم نائب معتمد مجلس خلافت پشاور

صوبہ بہار میں آزاد مسلم پارٹی کی مخالفت

پٹنہ۔ ۴ اکتوبر۔ کل رات دلکشا میں بصدارت خان بہادر سید محمد اسمٰعیل سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ قرار پایا کہ آئندہ انتخابات مجالس کے لئے اس صوبہ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی نہ بنائی جائے۔ حاضرین میں۔ سر سید علی امام۔ سر سید فخر الدین۔ مسٹر مبارک علی۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر سید عبد العزیز مسٹر اطہر حسین۔ ایم۔ ایل سی۔ اور مسٹر یونس ایم۔ ایل۔ سی بھی شامل تھے۔

صوبہ بنگال کا آئندہ گورنر کون ہوگا؟

لندن۔ ۴ اکتوبر۔ کرنل جیکسن کو بہت جلد کنسرویٹو جماعت کی چیرمینی سے مستعفی ہونے والے ہیں۔

لارڈ لٹن کی میعاد پوری ہونے پر صوبہ بنگال کی گورنری دی جائے گی۔

جریدہ مارننگ پوسٹ نے کرنل جیکسن کی جانشینی کے لیے مارکوئس آف لنلتھگو کا نام لیا ہے۔

الٰہ آباد میں رام لیلا کے جلوس کا قضیہ

الٰہ آباد ۵ اکتوبر۔ رام لیلا کے آئندہ جلوس کے متعلق حکام ضلع اور جلوس کمیٹی کے درمیان قضیہ جاری ہے۔ جلوس کمیٹی کے صدر مسٹر باسو کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ایک خط ملا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں کہ جلوس غروب آفتاب سے قبل جمنا کو پہنچ جائے۔ یا پھر مغرب کی نماز کے وقت مساجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے۔ اس خط کا جواب دیتے ہوئے مسٹر باسو نے لکھا ہے کہ مذہبی جلوسوں کے متعلق ہندو سیدھے آئینی ذرائع اختیار کر رکھے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور اس طرح وہ باجے کی بندش کا اپنا نام نہاد حق منوانا چاہتے ہیں اس قضیہ در قضیہ کا اثر ہندوؤں پر نہایت افسوسناک ہوگا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ ضلع نے مسٹر باسو کو جواب دیا ہے کہ وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ وہ ابھی اس بات پر اصرار کریں کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں جس سے نقض امن کا کم از کم خطرہ ہو۔

اب پھر مسٹر باسو نے گورنر کو تار دیا ہے کہ وہ ہندوؤں کو حسب معمول جلوس کے ساتھ رام لیلا منانے کی اجازت دیں۔

کالی چرن کو گرفتار کر لیا گیا

مولوی عبدالصمد صاحب سکرٹری خدام رسول شہر آگرہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کل کالی چرن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۵۳-الف کے ماتحت گرفتار کر لیا اور پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ مقامی بیانات کے لیے ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اور باہر والوں کے لیے ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر۔ جو مسلمان وکلا دلچسپی رکھتے ہوں وہ حصہ لے سکتے ہیں آنے سے پہلے اطلاع دینی چاہیے۔

کلکتہ میں سانپوں کی کثرت

ایک ۱۶ فٹ لمبا اور ۱۸ انچ موٹا اژدہا

کلکتہ ۵ اکتوبر۔ گذشتہ چند روز سے کلکتہ میں اس قدر سانپ پیدا ہوئے ہیں کہ لوگ بہت دہشتناک ہو گئے ہیں کل یہاں عجیب سنسنی سی پھیلی ہوئی تھی۔ جبکہ قلیوں نے ایک کشتی کو کھینچتے وقت ایک اژدہا کو دیکھا۔ جو بے دم پڑا تھا۔ ان میں سے بعض نے دلیری سے کام لیا۔ اور اس کی تحقیقات کے درپے ہوئے۔ لیکن جب انھوں نے اس کی خوفناک آواز اور اس کو بل کھاتے دیکھا تو چھوڑ کر فوراً عرشہ پر پہنچے اور سانپ سانپ کہہ کر چلانا شروع کر دیا۔

تمام جہاز میں یہ خبر ایک دم پھیل گئی آفیسر اپس میں اس کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ لیکن کسی کو ہمت نہ پڑی کہ آگے قدم بڑھائے۔ اور اس معمے کو حل کرے۔ ناچار پولیس کی امداد طلب کی گئی۔ اس اثنا میں وہ غائب ہو گیا۔ لیکن وہ دور جا کر پھر ابھرا اور فوراً گولی سے مار لیا گیا۔ ناپنے پر ۱۶ فٹ لمبا اور ۱۸ انچ موٹا پایا گیا۔

مالوی جی کی اشتعال انگیز ”تلقین صبر“

مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار ناراضی

الٰہ آباد ۵ اکتوبر۔ آج شام کو پرشوتم داس پارک میں ایک جلسہ عظیم منعقد ہوا۔ اور رام لیلا کے جلوس کے متعلق حکام ضلع نے جو قیود و شرائط عائد کی ہیں ان کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ پنڈت مالویہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ

مجسٹریٹ کا یہ حکم کہ نماز کے اوقات میں مساجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے قانوناً جائز نہیں ہے۔ اس قسم کے احکام صادر کر کے حکام نے برطانوی اقتدار کو صدمہ پہنچایا۔ ... میں ہندوؤں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سنجیدگی سے

پرہیز کریں۔ ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ہر بات کو صبر سے برداشت کریں۔ امن قائم رکھیں۔ البتہ وہ قانونی چارہ جوئی کریں۔

تجویزیں منظور کی گئیں مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ اور گورنر اور وائسرائے سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔

فرخ آباد میں ۴۲ مسلمانوں کے خلاف مقدمات

الٰہ آباد ۵ اکتوبر۔ فرخ آباد میں داؤ کنڈ جلوس کے متعلق جو فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلے میں ۴۲ مسلمانوں پر مقدمات ...

دارالحکومت

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت

حضرت مولانا الحاج مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند آج کل بعارضہ تپ و لرزہ علیل ہیں۔ آپ کے اکثر متعلقین بھی اس بلائے عام میں مبتلا ہیں۔ کل سہ پہر کو حضرت مولانا کی صاحبزادی نے جن کی عمر تین ماہ ہو گی انتقال کیا۔

اس فطری و حقیقی صدمہ پر ہمیں حضرت مولانائے ممدوح کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق آپ کو صبر و سکون اور صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی علالت

آج کل دہلی میں تپ و لرزہ کی عام شکایت ہے۔ حضرت مولانا الحاج ابو المعارف محمد عرفان صاحب ناظم مالیات جمعیۃ علماء ہند بھی سخت علیل ہیں دعا ہے کہ شافی مطلق مولانائے ممدوح کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔ اور اس بلائے عام سے اہل شہر کو نجات دے۔ آمین۔

مجلس وضع قوانین ہند کے انتخابات

دہلی ۸ اکتوبر۔ قواعد انتخاب مجلس وضع قوانین ہند کے قاعدہ ۱۱ (۱) (الف) (ب) (ج) کے ماتحت چیف کمشنر دہلی نے (الف) ۱۱ اکتوبر امیدواران کی نامزدگی کے واسطے۔ (ب) ۱۸ اکتوبر تحقیقات نامزدگی کے واسطے۔ اور (ج) ۲۸ اکتوبر انتخابات کے لیے متعین کی ہے۔

انتخابات کے لیے دہلی کی سرگرمیاں

کانگریس کا جلسہ عام

دہلی ۸ اکتوبر۔ کل رات کانگریس کے انتخاب کا مسئلہ ایک عام جلسہ میں شروع کیا گیا۔ مسٹر آصف علی امیدوار کانگریس نے اس امر پر عمیق افسوس ظاہر کیا کہ وہ لیڈر جنھوں نے قوم کے نام پر قربانیاں کیں۔ اس وقت ایک لاطائل کشمکش میں پڑ گئے ہیں۔ وہ لیڈر جو کل جمہوری حکومت کی صدائیں لگا رہے تھے آج اس اساسی اصول کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں آپ نے فرمایا ایسے وقت میں نیک نیت اور سمجھدار لیڈروں کے لیے سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ کار نہیں کہ وہ موجودہ کشمکش سے بچ کر کانگریس کے اصول کی پیروی کریں۔ کانگریس کا پروگرام جیسا کہ اس وقت صحیح تھا۔ اب بھی ہے۔ صرف لوگوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔

لالہ شنکر لال نے کہا کہ کانگریس کا آپ اپنی مدد کرنے پر یقین تھا اور کسی رائل کمیشن یا برطانوی پارلیمنٹ پر بھروسہ نہ تھا کانگریس ہندوؤں اور مسلمانوں کے شکستہ دلوں کو جوڑنے کا مرہم تھا جو اکتالیس سال سے آزادی کی خاطر برسر پیکار تھی۔ لیکن بعض راجہ نریندر ناتھ صدر ہندو مہاسبھا سے نام نہاد لیڈروں نے اس وقت بھی سر ایچ ایل اڈ وائر کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جبکہ اس نے ... جلیانوالہ باغ کے ...

خون سے رنگے ہوئے تھے۔

مطبع تیج کے خلاف ایک اور مقدمہ

دہلی ۸ اکتوبر۔ قانون کارخانجات کے ماتحت۔ تیج کے خلاف ایک مقدمہ اس الزام میں چلایا گیا ہے کہ اس میں نابالغ لڑکوں کو ملازم رکھا جاتا ہے۔

دہلی کے دوسرے فساد کا مقدمہ

دہلی ۷ اکتوبر۔ دوسرے فساد کا مقدمہ جس میں ۸ مسلمان ... کا مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے چالان کیا گیا ہے آج پیش ہوا مسٹر ذاکر الرحمن کی جرح پر بلیو داس گواہ نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا جو میں نے اپنے ابتدائی بیان میں کہا۔ گواہ نے بار بار عدالت سے کہا کہ مجھے جرحی سوالات سے تنگ نہ کیا جائے کیونکہ میں ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں اور صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ مجھے بری طرح زخمی کیا گیا تھا۔

امرناتھ نے کہا کہ میں نے فساد سے سات دن پہلے دو گواہوں کی شناخت کی تھی۔ ہیرالال اور بنارسی داس میرے ساتھ کوتوالی گئے تھے اور شناخت سے پہلے میری کسی شخص سے فساد کے متعلق گفتگو نہیں ہوئی۔

بلدیو نے کہا کہ میں اکیلا کوتوالی گیا تھا میں نے عدالت کے احاطہ میں کسی چپراسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے ملزم شخص کی شناخت کرنے کے لیے کوتوالی میں کافی وقت نہیں دیا گیا۔ اس لیے میں ملزم محمد یعقوب کو پہچان نہ سکا۔ شناخت سے پہلے اور فساد کے بعد مجھے دوسرے گواہان استغاثہ سے بات چیت کرنے کا کوئی اتفاق نہیں ہوا۔ رامچند نے کہا کہ شناخت کے موقعہ سے پہلے مجھے کبھی کوتوالی نہیں بلایا گیا جگن ناتھ نے کہا کہ فساد میں کوئی حصہ لینے کے باوجود مجھے مارا گیا شناخت کے وقت ہر شخص کو کافی موقع دیا گیا تھا اور مجھ سے کسی مسلمان کی شناخت نہیں کرائی گئی منوہر لال نے کہا کہ بخشی ہاری ایسی آدمی کیساتھ کی گئی کہ راہ گیر بھی نہ بچ سکے شناخت کے وقت شناخت کنندوں کو کافی وقت دیا گیا تھا

۲۵ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ فساد

دہلی ۷ اکتوبر۔ فسادات کا دوسرا مقدمہ جس میں ۲۵ ہندو زیر دفعات ۳۲۵ و ۱۴۸ تعزیرات ہند ماخوذ ہیں ۸ اکتوبر کو مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا

احمد علی ساکن شاہدرہ نے جن کی دکان نئی سڑک پر واقع ہے بیان کیا کہ ۶ بجے شام کو دکان بند کرنے کے بعد جب وہ گھنٹہ گھر ہوتے ہوئے اپنے مکان جا رہے تھے تو انھوں نے ہندوؤں کا ایک مجمع دیکھا۔ اور دفعتاً مار دو مار دو کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں ان کے لاٹھیوں سے بہت زیادہ زخم آئے۔ اور ہیلتھ آفیسر نے انہیں شفاخانہ میں منتقل کر دیا۔ گواہ نے پھول چند کی شناخت کی۔

ڈاکٹر ریفل نے ان لوگوں کے معائنے کے نتائج بیان کیے۔ جو فسادات میں زخمی ہوئے تھے۔ زخموں میں سے زیادہ تر زخم لاٹھیوں اور اینٹوں کے تھے۔ باقی زمین پر گرنے سے آئے تھے۔

اس کے بعد چودھری صورت سنگھ کی شہادت ہوئی۔ جنھوں نے شناخت کی کارروائی کی تھی۔

۵ اکتوبر کو دوسری پیشی ہوئی۔

ملک دیوی دیال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بیان کیا کہ موقعہ پر پہنچ کر میں نے دیکھا کہ ہندو کٹرہ نیل سے۔ اور مسلمان بلیماران سے ایک دوسرے پر اینٹیں پھینک رہے تھے۔ پہلے میں بلیماران کی طرف گیا اور معزز مسلمانوں سے بلوہ کو روکنے کے لیے کہا۔ اس کے بعد کٹرہ نیل کی طرف جا کر مجمع کو دروازہ کے اندر دھکیل دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ چھتوں سے اینٹوں کی بارش بھی روک دی۔ اس دوران میں مسٹر لنکن بھی آ گئے۔ معلوم ہوا کہ گھنٹہ گھر کے قریب تصادم ہو گیا ہے۔ وہاں جا کر بلوہ کو فرد کرنے کی کوشش کی۔ گواہ نے رام سرن اور جگن ناتھ کی شناخت کی

ملزمین نے اقبال جرم نہیں کیا۔ اور بلوہ میں کسی قسم کا بھی حصہ لینے سے انکار کر دیا۔

گوشوارہ آمد و صرف مصارف شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند

بابتہ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ

آمد

تفصیل آمدنی	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنے	میزان روپے	میزان کل پائی	میزان کل آنے	میزان کل روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۸	۱۲	۸۸٫۷۹۶			
آمدنی از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
متفرق	۰	۱۲	۳۱	۰	۱۲	۳۱	۸	۸	۸۸٫۸۲۸

صرف

تفصیل مصارف	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنے	میزان روپے	میزان کل پائی	میزان کل آنے	میزان کل روپے
صرف از رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۱	۵	۸۷٫۴۹۳			
صرف از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
تنخواہ مبلغین و معلمین و کارکنان صدر دفتر	۰	۱۰	۲۲۰						
مصارف ڈاک	۰	۱۰	۵						
مصارف تار	۰	۱۵	۳						
مصارف مہمانان دفتر		[illegible]	۰						
کرایہ مکان و روشنی دفتر	۰	۱۱	۱۹						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۰	۱۳۰						
متفرقات	۰	۳	۰						
سیاحت ترویج مدارس	۰	۱۲	۰	۰	۶	۳۸۱	۱	۱۱	۸۷٫۸۷۴
(تفصیل بقایا)									
تحویل				۰	۱۲	۶۸			
حساب طلب				۰	۴	۷۷۸			
خزانہ				۷	۱۳	۶	۷	۱۳	۸۵۳
میزان							۸	۸	۸۸٫۸۲۸

بقیہ صفحہ چار

مسٹر شوئی اوکادا	(جاپان)
مسٹر یانگ کنگ شو	(چین)
مسٹر سن کنگ یو	(چین)
مسٹر آر۔ بی۔ بوس	(ہندوستان)
مسٹر لکینا	(ہندوستان)
مسٹر ورسوسا	(فلپائن)

اس کے بعد ہر ایک ایشیائی قوم کے نمایندوں نے دنیا میں امن قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور کہا کہ یہ مقصد ایشیائی نسلوں پر حفاظت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

دارالاسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

سرزمین بے آئین اور مظلوم مجاہدین کی حیرت انگیز داستان

سرزمین بے آئین کے جلاوطن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی۔ ابو المعارف حضرت مولانا محمد عرفان صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند کی ذات بابرکات تعریف اور تعارف دونوں سے مستغنی ہے۔ مجاہدین موصوف کی تعلیمات کی داستان سے وقتاً فوقتاً اسلامی جرائد کے کالم سیاہ ہوتے رہتے ہیں حکومت صوبہ سرحد نے متواتر عرصہ چھ سال میں مجاہدین موصوف کی ذات گرامی پر ایسے ایسے انسانیت سوز مظالم روا رکھے ہیں جو کہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ حکومت سرزمین بے آئین کا جبر و تشدد و استبداد صوبہ سرحد ہی پر نہیں بلکہ تمام پنجاب و ہندوستان پر اچھی طرح ہویدا ہو چکا ہے۔ مجاہدین ملت کو حکومت صوبہ سرحد نے ریگولیشن ۳ء ۱۸۱۸ء کے تحت میں ڈھائی سال جیلخانہ جات متحدہ میں مقید رکھنے کے باوجود اس وقت تک بعد معاملات جات برداشت کرانے کے اکابر ملت کو اس وادی پر خار میں رنگ برنگ مصائب کا شکار بنایا ہوا ہے۔ مجاہدین موصوف کی گرفتاری کے لیے کئی دستے فوج صوبہ سرحد علاقہ مانسہرہ میں جمع کی گئی جس سے باشندگان صوبہ سرحد کے جذبات مشتعل ہونے کے علاوہ بلا ضرورت اجتماع فوج نے سرحدی آزاد قبائل میں غیر معمولی جوش و خروش پیدا کر دیا۔ لیکن مولانا محمد اسحاق صاحب و مولانا محمد عرفان صاحب ہی کا وجود مقدس تھا کہ جنھوں نے اپنے حسن تدبیر و امن پسندانہ طبیعت سے پانچ لاکھ مسلح سرحدی پٹھانوں کو جو کہ شیرازہ خلافت کے منتشر ہونے پر جو اپنی جانوں کو قربان کرنے کا تہیہ کر چکے تھے تشدد و بدامنی سے باز رکھا۔ اور کوئی ناگفتہ بہ واقعہ پیش نہیں ہونے دیا جس کا اعتراف حکومت بارہا کر چکی ہے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق کی گرفتاری کے وقت حکومت کے حامی موالیوں نے مولانا کا مال و اسباب۔ جو کہ دس ہزار سے کم نہ تھا۔ برباد و تباہ کیا۔ جس کا اس وقت تک کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔ اس حقیقت کی ایک مستقل داستان ہے۔ جو کہ بوقت ضرورت پیش کی جا سکتی ہے۔ حکومت نے مجاہدین ممدوح کو بغیر مقدمہ چلائے گرفتار کر کے نامعلوم جگہ پر رکھا گر اخبارات کے شور و غل کرنے سے اتنا ظاہر کر دیا کہ مولانا محمد اسحاق صاحب سنٹرل جیل ملتان و مولانا محمد عرفان صاحب سنٹرل جیل بنارس کی تنگ و تاریک کوٹھریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہاں پر انکو بحیثیت ایک معمولی قیدی کے رکھا گیا۔ ڈیڑھ سال کے بعد مولانا محمد اسحاق صاحب کو مذکورہ بالا جیل سے فتح گڑھ جیل ضلع فرخ آباد میں منتقل کر دیا گیا مجاہدین ملت جیل خانہ کے ناروا۔ غیر مہذبانہ۔ خلاف قانون برتاؤ سے مختلف امراض مہلکہ میں مبتلا ہو چکے تھے۔ ۱۹۲۳ء ماہ ستمبر میں غیر معین وقت تک جیل خانہ میں مقید رکھنے کے بعد انکو رہا کیا گیا۔ رہائی کے بعد مجاہدین موصوف چار سال کا عرصہ بحالت نظربندی کاٹ چکے ہیں۔ لیکن بحیثیت ایک شاہی قیدی ہونے کے کوئی امداد گورنمنٹ سے نہیں ملتی اس حالت نظربندی میں مجاہدین موصوف کی جان لازمی کے علاوہ ذاتی مصارف تین سو روپے سے کم نہیں ہیں۔ رہائی کے متعلق باشندگان صوبہ سرحد و معززین اہل ہزارہ متعدد مطالبے حکومت سرزمین بے آئین سے کر چکے ہیں۔ مگر بجز مایوسی کے اور کوئی چارہ کار نہیں

راقم عبدالرحیم بقلم خود۔ از راولپنڈی

جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ کے لیے سرمایہ کی اپیل

جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ سابق مجلس نمایندگان تبلیغ نے جو خدمات شروع ۱۹۲۳ء سے اس وقت تک انسداد ارتداد اور تحفظ اسلام و مسلمین کی انجام دی ہیں وہ نہایت شاندار اور قابل تذکرہ ہیں۔ اگر یہ جماعت اور اس کی دیگر ملحقہ انجمنیں اور ان کے کارکنان پوری سرگرمی اور محنت سے کام نہ کرتے تو اضلاع آگرہ و متھرا اور علیگڈھ کے ساڑھے چار لاکھ ملکانے (جن کو اپنے نقطہ نظر سے سوامی شردھانند صاحب نے شدھ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اور جنکے لیے پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنے کی اپیل ہندوؤں سے کی تھی اور اس رقم کو فراہم بھی کر لیا تھا) یقینی طور پر مرتد ہو جاتے۔ اور پھر ان کا واپس ہونا بھی ناممکن تھا۔ سب سے بڑی خدمت اور کارگذاری اس جماعت کی یہی ہے کہ اتنی بڑی اور اتنے بڑے جاہل اور نادار وقف مسلم آبادی کو فتنہ ارتداد سے بچا لیا۔ باوجود اس کوشش اور جد و جہد کے مسلمانوں نے بہت کم توجہ اس جماعت کی مالی امداد کے لیے کی ہے اور آج تک اس کے ذمہ دار ارکان وقتی اور ہنگامی چندوں سے بے نیاز نہ ہو سکے۔ ہمکو یہ معلوم کر کے سخت رنج و افسوس ہوا کہ آج کل یہ جماعت سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور ذمہ دار کارکن جو تین سال سے مسلسل کوشش اور محنتیں کر رہے ہیں مسلمانوں کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں۔ اشد ضرورت ہے کہ مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی و جناب کنور عبدالوہاب خانصاحب (جو اس جماعت کے صدر و سکرٹری ہیں) ایسے مخلص و محنتی بے لوث کام کرنے والوں کی مسلمان حوصلہ افزائی کریں۔ اور کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ کریں۔ یہ معلوم کر کے انتہائی رنج ہوا کہ باوجود بہم کی اپیل کے جو اس نے اس جماعت کی مالی اعانت کے لیے کی تھی مسلمانوں نے اس وقت تک خاموشی سے جواب دیا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے۔ اور خصوصاً اس صوبہ کے مسلمانوں سے ان کے مذہب کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ جلد از جلد اس جماعت کی مالی اعانت کے لیے ہاتھ بڑھاویں۔ تاکہ یہ جمعیت قائم رہے اور اس کا کام جاری رہے ورنہ یاد رکھنا چاہیے کہ سخت رسوائی و ذلت کا سامنا کرنا ہوگا۔ کل روپیہ بنام کنور عبدالوہاب خاں صاحب ناظم کلیات جمعیت تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ لکھنؤ کے نام روانہ کیا جائے۔

خادمان قوم

خانبہادر شیخ مسعود الزمان بیرسٹر و وکیل بازہ ایم۔ ایل سی۔

دلذاب مولوی محمد عبدالرحمن خاں شروانی رئیس بھیکم پور

مولوی عبدالصمد انصاری بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل ...

جریدہ مارننگ پوسٹ نے کرنل جیکسن کی جانشینی کے لیے مارکوئس آف لنقسو کا نام لیا ہے۔

الٰہ آباد میں رام لیلا کے جلوس کا قضیہ

الٰہ آباد ۵ راکتوبر۔ رام لیلا کے آئندہ جلوس کے متعلق حکام ضلع اور جلوس کمیٹی کے درمیان قضیہ جاری ہے۔ جلوس کمیٹی کے صدر مسٹر باسو کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ایک خط ملا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں کہ جلوس غروب آفتاب سے قبل جمنا کو پہنچ جائے۔ یا پھر مغرب کی نماز کے وقت مساجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے اس خط کا جواب دیتے ہوئے مسٹر باسو نے لکھا ہے کہ مذہبی جلوسوں کے متعلق ہندوؤں نے آئینی ذرائع اختیار کر رکھے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور اس طرح وہ باجے کی بندش کا اپنا نام نہاد حق منوانا چاہتے ہیں اس قضیہ در قضیہ کا اثر ہندوؤں پر نہایت افسوسناک ہوگا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ ضلع نے مسٹر باسو کو جواب دیا ہے کہ وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ وہ اپنی اس ہی تجویز پر اصرار کریں کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں جس سے نقص امن کا کم از کم خطرہ ہو۔

اب مسٹر باسو نے گورنر کو تار دیا ہے کہ وہ ہندوؤں کو حسب معمول جلوس کے ساتھ رام لیلا منانے کی اجازت دیں۔

کالی چرن کو گرفتار کر لیا گیا

مولوی عبدالصمد صاحب سکرٹری خدام رسول شہر آگرہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کل کالی چرن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۵۳۔الف کے ماتحت گرفتار کر لیا اور پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ مقامی بیانات کے لیے ۱۲ر اور ۱۳ر اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اور باہر والوں کے لیے ۲۹ر اور ۳۰ر اکتوبر۔ جو مسلمان وکلا دلچسپی رکھتے ہوں وہ حصہ لے سکتے ہیں آنے سے پہلے اطلاع دینی چاہیے۔

کلکتہ میں سانپوں کی کثرت

ایک ۱۶ فٹ لمبا اور ۱۸۔ انچ موٹا اژدہا

کلکتہ ۵ راکتوبر۔ گذشتہ چند روز سے کلکتہ میں اس قدر سانپ پیدا ہو رہے ہیں کہ لوگ بہت وحشتناک ہو گئے ہیں کل یہاں عجیب سنسنی سی پھیلی ہوئی تھی۔ جبکہ قلیوں نے ایک کشتی کو کھینچتے وقت ایک اژدہا کو دیکھا۔ جس کے دم و سر تھا۔ ان میں سے بعض نے دلیری سے کام لیا۔ اور اس کی تحقیقات کے در پے ہوئے لیکن جب انھوں نے اس کی خوفناک آواز اور اس کو بل کھاتے دیکھا تو چھوڑ کر فوراً عرشہ پر پہنچے اور سانپ سانپ کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔

تمام جہاز میں یہ خبر ایک دم پھیل گئی۔ آفیسر اس میں اس کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ لیکن کسی کو ہمت نہ ہوتی کہ آگے قدم بڑھائے۔ اور اس سے کو حل کرے۔ ناچار پولیس کی امداد طلب کی گئی۔ اس اثنا میں وہ غائب ہو گیا۔ لیکن دور جا کر پھر ابھرا اور فوراً گولی سے مار لیا گیا۔ ناپنے پر ۱۶ فٹ لمبا اور ۱۸۔ انچ موٹا پایا گیا۔

مالوی جی کی اشتعال انگیز تلقین صبر

مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار ناراضی

الٰہ آباد ۵ راکتوبر۔ آج شام کو پرشوتم داس پارک میں ایک جلسہ عظیم منعقد ہوا۔ اور رام لیلا کے جلوس کے متعلق حکام ضلع نے جو قیود و شرائط عائد کی ہیں ان کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ پنڈت مالوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ

مجسٹریٹ کا یہ حکم کہ نماز کے اوقات میں مساجد کے سامنے باجہ بجایا جائے قانوناً جائز نہیں ہے۔ اس قسم کے احکام صادر کر کے حکام نے برطانوی اقتدار کو صدمہ پہنچایا ہے۔ ... میں ہندوؤں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ صبر کریں۔

پرہیز کریں۔ ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ہر بات کو صبر سے برداشت کریں۔ امن قائم رکھیں۔ البتہ وہ قانونی چارہ جوئی کریں۔

تجویزیں منظور کی گئیں مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ناراضی کا اظہار کیا گیا۔ اور گورنر اور وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کی گئی۔

فرخ آباد میں ۲۴ مسلمانوں کیخلاف مقدمات

الٰہ آباد ۵ راکتوبر فرخ آباد میں دادھکنڈ جلوس کے متعلق جو فساد ہوا تھا اس کے سلسلے میں ۲۴ مسلمانوں پر مقدمات

دار الحکومت

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت

حضرت مولانا الحاج مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند آج کل بعارضہ تپ و لرزہ علیل ہیں۔ آپ کے اکثر متعلقین بھی اس بلائے عام میں مبتلا ہیں۔ کل سہ پہر کو حضرت مولانا کی صاحبزادی نے جن کی عمر تین ماہ ہو گی انتقال کیا۔

اس فطری و حقیقی صدمہ پر ہمیں حضرت مولانائے ممدوح کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق آپ کو صبر و سکون اور صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی علالت

آج کل دہلی میں تپ و لرزہ کی عام شکایت ہے حضرت مولانا الحاج ابو المعارف محمد عرفان صاحب ناظم مالیات جمعیۃ علماء ہند بھی سخت علیل ہیں دعا ہے کہ شافی مطلق مولانائے ممدوح کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔ اور اس بلائے عام سے اہل شہر کو نجات دے۔ آمین۔

مجلس وضع قوانین ہند کے انتخابات

دہلی ۴ راکتوبر۔ قواعد انتخاب مجلس وضع قوانین ہند کے قاعدہ (۱)۱۱ (الف) (ب) (ج) کے ماتحت چیف کمشنر دہلی نے (الف) ۱۱ راکتوبر امیدواران کی نامزدگی کے واسطے۔ (ب) ۱۸ راکتوبر تحقیقات نامزدگی کے واسطے۔ اور (ج) ۲۸ راکتوبر انتخابات کے لیے متعین کی ہے۔

انتخابات کیلئے دہلی کی سرگرمیاں

کانگریس کا جلسہ عام

دہلی ۶ راکتوبر۔ کل رات کانگریس کے انتخاب کا مسئلہ ایک عام جلسہ میں شروع کیا گیا۔ مسٹر آصف علی امیدوار کانگریس نے اس امر پر عمیق افسوس ظاہر کیا کہ وہ لیڈر جنھوں نے قوم کے نام پر قربانیاں کیں۔ اسوقت ایک لاطائل کشمکش میں پڑ گئے ہیں۔ وہ لیڈر جو کل جمہوری حکومت کی صدائیں لگا رہے تھے آج اس اساسی اصول کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسے وقت میں نیک نیت اور سمجھدار لیڈروں کے لیے سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ کار نہیں کہ وہ موجودہ کشمکش سے بچ کر کانگریس کے اصول کی پیروی کریں۔ کانگریس کا پروگرام جیسا کہ اسوقت صحیح تھا۔ اب بھی ہے۔ صرف لوگوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔

لالہ شنکر لال نے کہا کہ کانگریس کا آپ اپنی مدد کرنے پر یقین تھا اور کسی رائل کمیشن یا برطانوی پارلیمنٹ پر بھروسہ نہ تھا کانگریس ہندوؤں اور مسلمانوں کے شکستہ دلوں کو جوڑنے کا مرہم تھا جو اکتالیس سال سے آزادی کی خاطر برسر پیکار رہی۔ لیکن بعض اہم لیڈر راتوں رات صدر ہند دھرما سبھا کے نام نہاد لیڈروں نے اسوقت بھی سرباہنکل اور اوڈوائر کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جبکہ ان کے ہاتھ جلیانوالہ باغ کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔

مطبع تیج کیخلاف ایک اور مقدمہ

دہلی ۴ راکتوبر۔ قانون کارخانجات کے ماتحت تیج کے خلاف ایک مقدمہ اس الزام میں چلایا گیا ہے کہ اس میں نابالغ لڑکوں کو ملازم رکھا جاتا ہے۔

دہلی کے دوسرے فساد کا مقدمہ

دہلی ۔ ۴ راکتوبر۔ دوسرے فساد کا مقدمہ جس میں ۱۴ مسلمانوں کا مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے چالان کیا گیا ہے آج پیش ہوا مسٹر ذکر الرحمٰن کی جرح پر پٹیہ واس گواہ نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا ہوں میں نے اپنے ابتدائی بیان میں کہا۔ گواہ نے بار بار عدالت سے کہا کہ مجھے جرحی سوالات سے تنگ نہ کیا جائے کیونکہ میں ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں اور صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ مجھے بری طرح زخمی کیا گیا تھا۔

امرناتھ نے کہا کہ میں فساد سے سات دن پہلے دو آدمیوں کی شناخت کی تھی۔ ہیرالال اور بنارسی داس میرے ساتھ کوتوالی گئے تھے اور شناخت سے پہلے میری کسی شخص سے فساد کے متعلق گفتگو نہیں ہوئی۔

بلدیو نے کہا کہ میں اکیلا کوتوالی گیا تھا میں نے عدالت کے احاطہ میں کسی چپراسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے مشتبہ شخص کی شناخت کرنے کے لیے کوتوالی میں کافی وقت نہیں دیا گیا۔ اس لیے میں ملزم محمد یعقوب کو پہچان نہ سکا۔ شناخت سے پہلے اور فساد کے بعد مجھے دوسرے گواہان استغاثہ سے بات چیت کرنے کا کوئی اتفاق نہیں ہوا۔

رام چندر نے کہا کہ شناخت کے موقع سے پہلے مجھے کبھی کوتوالی نہیں بلایا گیا جگن ناتھ نے کہا کہ فساد میں کوئی حصہ لینے کے باوجود مجھے مارا گیا شناخت کیوقت ہر شخص کو کافی موقع دیا گیا تھا اور مجھ سے کسی مسلمان کی شناخت نہیں کرائی گئی منوہر لال نے کہا کہ خشت باری ایسی آدمی کیساتھ کی گئی کہ راہگیر بھی نہ بچ سکے شناخت کے وقت شناخت کنندوں کو کافی وقت دیا گیا تھا

۲۵ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ فساد

دہلی ۷ راکتوبر۔ فسادات کا دوسرا مقدمہ جس میں ۲۵ ہندو زیر دفعات ۳۲۵ و ۱۴۸ تعزیرات ہند ماخوذ ہیں ۴ راکتوبر کو مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا

احمد علی ساکن شاہدرہ نے جنکی دکان پرنسی سٹرک پر واقع ہے بیان کیا کہ ۷ بجے شام کو دکان بند کرنے کے بعد جب وہ گھنٹہ گھر ہوتے ہوئے اپنے مکان جا رہے تھے تو انھوں نے ہندوؤں کا ایک مجمع دیکھا۔ اور دفعتاً مار دھاڑ کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں ان کے لاٹھیوں کے بہت زیادہ زخم آئے۔ اور پولیس آفیسر نے انہیں شفاخانہ میں منتقل کر دیا۔ گواہ نے پھول چند کی شناخت کی۔

ڈاکٹر بیغل نے ان لوگوں کے معائنہ کے نتائج بیان کیے جو فسادات میں زخمی ہوئے تھے۔ زخموں میں سے زیادہ تر زخم لاٹھیوں اور اینٹوں کے تھے۔ باقی زمین پر گرنے سے آئے تھے۔

اس کے بعد چودھری صورت سنگھ کی شہادت ہوئی۔ جنھوں نے شناخت کی کارروائی کی تھی۔

۵ راکتوبر کو دوسری پیشی ہوئی۔

ملک دیوی دیال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بیان کیا کہ موقعہ پر پہنچ کر میں نے دیکھا کہ ہندو کٹرہ نیل سے۔ اور مسلمان بلیماران سے ایک دوسرے پر اینٹیں پھینک رہے تھے۔ پہلے میں بلیماران کی طرف گیا اور معزز مسلمانوں سے بلوہ کو روکنے کے لیے کہا۔ اس کے بعد کٹرہ نیل کی طرف جا کر مجمع کو دروازہ کے اندر دھکیل دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ چھتوں سے اینٹوں کی بارش بھی روک دی۔ اس دوران میں مسٹر لنکن بھی آ گئے۔ معلوم ہوا کہ گھنٹہ گھر کے قریب تصادم ہو گیا ہے۔ وہاں جا کر بلوہ کو فرو کرنے کی کوشش کی۔ گواہ نے رام سرن اور جگن ناتھ کی شناخت کی۔

ملزمین نے اقبال جرم نہیں کیا۔ اور بلوہ میں کسی قسم کا بھی حصہ لینے سے انکار کر دیا۔

گوشوارہ آمد وصرف مصارف شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند

بابتہ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ

آمد

تفصیل آمدنی	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنے	میزان روپے	میزان کل پائی	میزان کل آنے	میزان کل روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۸	۱۲	۸۸،۶۹۶			
آمدنی از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
متفرق	۰	۱۲	۳۱	۰	۱۲	۳۱	۸	۸	۸۸،۷۲۸

صرف

تفصیل مصارف	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے	میزان پائی	میزان آنے	میزان روپے	میزان کل پائی	میزان کل آنے	میزان کل روپے
صرف از رجب ۱۳۴۴ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۱	۵	۸۷،۴۹۳			
صرف از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
تنخواہ مبلغین ومعلمین وکارکنان صدر دفتر	۰	۱۰	۲۲۰						
مصارف ڈاک	۰	۱۰	۵						
مصارف تار	۰	۱۵	۳						
مصارف مہمانان دفتر	۰	۷	۰						
کرایہ مکان وروشنی دفتر	۰	۱۱	۱۹						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۰	۱۳۰						
متفرقات	۰	۲							
سایر خرچ مدارس	۰	۱۴	۰	۰	۶	۲۸۱	۱	۱۱	۸۷،۸۷۴
(تفصیل بقایا)									
تحویل				۰	۱۲	۶۸			
حساب طلب				۰	۴	۷۷۸			
خزانہ				۷	۱۳	۶	۷	۱۳	۸۵۳
میزان							۸	۸	۸۸،۷۲۸

بقیہ صفحہ چار

مسٹر شوبل اوکاوا	(جاپان)
مسٹر لنگ کنگ شو	(چین)
مسٹر سن کنگ یو	(چین)
مسٹر آر۔ بی۔ بوس	(ہندوستان)
مسٹر لیٹینا	(ہندوستان)
مسٹر ورسوسا	(فلپائن)

اس کے بعد مسٹر ایک ایشیائی قوم کے نمایندوں نے دنیا میں امن قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور کہا کہ یہ مقصد ایشیائی نسلوں پر حکومت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

سرزمین بے آئین

اور

مظلوم مجاہدین کی حیرت انگیز داستان

سرزمین بے آئین کے جلاوطن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی۔ ابو المعارف حضرت مولانا محمد عرفان صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند کی ذات بابرکات تعریف اور تعارف دونوں سے مستغنی ہے۔ مجاہدین موصوف کی مظلومیت کی داستان سے وقتاً فوقتاً اسلامی جرائد کے کالم سیاہ ہوتے رہتے ہیں حکومت صوبہ سرحد نے متواتر عرصہ چھ سال میں مجاہدین موصوف کی ذات گرامی پر ایسے ایسے انسانیت سوز مظالم روا رکھے ہیں جو کہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ حکومت سرزمین بے آئین کا جبر و تشدد و استبداد صوبہ سرحد ہی پر نہیں بلکہ تمام پنجاب و ہندوستان پر اچھی طرح ہویدا ہو چکا ہے۔ مجاہدین ملت کو حکومت صوبہ سرحد نے ریگولیشن ۳ و ۱۸۱۸ء کے تحت میں ڈھائی سال جیلخانہ جات متحدہ میں مقید رکھنے کے باوجود اسوقت تک بعد معاہدات برداشت کرنے کے اکابر ملت کو اس وادی پر خار میں رنگ برنگ مصائب کا شکار بنایا ہوا ہے۔ مجاہدین موصوف کی گرفتاری کے لیے کئی دستے فوج صوبہ سرحد علاقہ مانسہرہ میں جمع کی گئی جس سے باشندگان صوبہ سرحد کے جذبات مشتعل ہونے کے علاوہ بلا ضرورت اجتماع فوج نے سرحدی آزاد قبائل میں غیر معمولی جوش و خروش پیدا کر دیا۔ لیکن مولانا محمد اسحاق صاحب و مولانا محمد عرفان صاحب ہی کا وجود مقدس تھا کہ جنھوں نے اپنے حسن تدبیر و امن پسندانہ طبیعت سے پانچ لاکھ مسلح سرحدی پٹھانوں کو جو کہ شیرازہ خلافت کے منتشر ہونے پر جو اپنی جانوں کو قربان کرنے کا تہیہ کر چکے تھے تشدد و بدامنی سے باز رکھا۔ اور کوئی ناگفتہ بہ واقعہ پیش نہیں ہونے دیا۔ جس کا اعتراف حکومت مذکور کر چکی ہے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق کی گرفتاری کے وقت حکومت کے حامی موالیوں نے مولانا کا مال و اسباب۔ جو کہ دس ہزار سے کم نہ تھا۔ برباد و تباہ کیا۔ جس کا اسوقت تک کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔ اس حقیقت کی ایک مستقل داستان ہے۔ جو کہ بوقت ضرورت پیش کی جا سکتی ہے۔ حکومت نے مجاہدین ممدوح کو بغیر مقدمہ چلائے گرفتار کر کے نامعلوم جگہ پر رکھا مگر اخبارات کے شور و غل کرنے سے اتنا ظاہر کر دیا کہ مولانا محمد اسحاق صاحب سنٹرل جیل نینی و مولانا محمد عرفان صاحب سنٹرل جیل بنارس کی تنگ و تاریک کوٹھریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہاں پر انکو بحیثیت ایک معمولی قیدی کے رکھا گیا۔ ڈیڑھ سال کے بعد مولانا محمد اسحاق صاحب کو مذکورہ بالا جیل سے فتح گڈھ جیل ضلع فرخ آباد میں منتقل کر دیا گیا۔ مجاہدین ملت جیل خانہ کے ناروا۔ غیر مہذبانہ۔ خلاف قانون برتاؤ سے مختلف امراض مہلکہ میں مبتلا ہو چکے تھے۔ ۱۹۲۳ء ماہ ستمبر میں غیر متعین وقت تک جیل خانہ میں مقید رکھنے کے بعد انکو رہا کیا گیا۔ رہائی کے بعد مجاہدین موصوف چار سال کا عرصہ بحالت نظر بندی کاٹ چکے ہیں۔ لیکن بحیثیت ایک شاہی قیدی ہونے کے کوئی امداد گورنمنٹ سے نہیں ملتی اس حالت نظر بندی میں مجاہدین موصوف کی جان لاؤ کے علاوہ ذاتی مصارف تین سو روپے سے کم نہیں ہیں۔ رہائی کے متعلق باشندگان صوبہ سرحد و معززین اہل ہزارہ متعدد مطالبے حکومت سرزمین بے آئین سے کر چکے ہیں۔ مگر بجز مایوسی کے اور کوئی چارہ کار نہیں

راقم عبدالرحیم بقلم خود۔ از راولپنڈی

جمعیت تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ کے لیے سرمایہ کی اپیل

جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ۔ سابق مجلس نمایندگان تبلیغ نے جو خدمات شروع ۱۹۲۳ء سے اسوقت تک انسداد ارتداد اور تحفظ اسلام و مسلمین کی انجام دی ہیں وہ نہایت شاندار اور قابل تذکرہ ہیں۔ اگر یہ جماعت اور اس کی دیگر ملحقہ انجمنیں اور ان کے کارکنان پوری سرگرمی اور محنت سے کام نہ کرتے تو اضلاع آگرہ و متھرا اور علیگڈھ کے ساڑھے چار لاکھ ملکانے (جنکو اپنے نقطہ نظر سے سوامی شردھانند صاحب نے شدھ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اور جنکے لیے پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنے کی اپیل ہندوؤں سے کی تھی اور اس رقم کو فراہم بھی کر لیا تھا) یقینی طور پر مرتد ہو جاتے۔ اور پھر ان کا واپس ہونا بھی ناممکن تھا۔ سب سے بڑی خدمت اور کارگذاری اس جماعت کی یہی ہے کہ اتنی بڑی اور اتنی تعداد بالکل جاہل اور ناواقف مسلم آبادی کو فتنہ ارتداد سے بچا لیا۔ باوجود اس کوشش اور جد و جہد کے مسلمانوں نے بہت کم توجہ اس جماعت کی مالی امداد کے لیے کی ہے اور آج تک اس کے ذمہ دار ارکان وقتی اور ہنگامی چندوں سے بے نیاز نہ ہو سکے۔ ہمکو یہ معلوم کر کے سخت رنج و افسوس ہوا کہ آج کل یہ جماعت سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور ذمہ دار کارکن جو تین سال سے مسلسل کوشش اور محنتیں کر رہے ہیں مسلمانوں کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں۔ اشد ضرورت ہے کہ مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی و جناب کنور عبدالوہاب خاں صاحب (جو اس جماعت کے صدر و سکرٹری ہیں) ایسے مخلص و محنتی بے لوث کام کرنے والوں کی مسلمان حوصلہ افزائی کریں۔ اور کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ کریں۔ یہ معلوم کر کے انتہائی رنج ہوا کہ باوجود ہمدم کی اپیل کے جو اس نے اس جماعت کی مالی اعانت کے لیے کی تھی مسلمانوں نے اسوقت تک خاموشی سے جواب دیا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے۔ اور خصوصاً اس صوبہ کے مسلمانوں سے ان کے مذہب کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ جلد از جلد اس جماعت کی مالی اعانت کے لیے ہاتھ بڑھاویں۔ تاکہ یہ جمعیت قائم رہے اور اس کا کام جاری رہے ورنہ یاد رکھنا چاہیے کہ سخت رسوائی و ذلت کا سامنا ہوگا۔ کل روپیہ بنام کنور عبدالوہاب خاں صاحب ناظم کلیات جمعیت تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ لکھنؤ کے نام روانہ کیا جائے۔

خادمان قوم

خانبہادر شیخ مسعود الزمان بیرسٹر و رئیس بانوہ ایم۔ ایل سی۔

دلداب مولوی محمد عبدالرحمن خاں شروانی رئیس بھیکم پور

مولوی عبدالصمد انصاری بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل علیگڈھ

خان بہادر چودھری امیر حسین خان رئیس سہسپور ,, ,, ,,
خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر بدایوں ,, ,, ,,
خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر کانپور ,, ,, ,,
ملک محمد حمید خاں رئیس ضلع مظفرنگر ,, ,, ,,
مولوی حکیم محبوب علی خاں رئیس آنولہ ضلع بریلی ,, ,, ,,
خان بہادر محمد اسلم سیفی رئیس میرٹھ ,, ,, ,,
مولوی محمد ظہور الدین بی اے ایل ایل بی وکیل ,, ,, ,,
خان بہادر محمد عاشق حسین رئیس محمود آباد ضلع مراد آباد ,, ,, ,,

حجاز کانفرنس سے جماعت اہلحدیث ناراضی

انجمن اہلحدیث امرتسر حجاز کانفرنس لکھنؤ کی کل کارروائی متعلقہ حجاز کو عموماً اور بندش حج کو خصوصاً سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور بالخصوص شرعیہ قرآن و حدیث کے احکام متعلقہ حج کے صریح مخالف جانکر اعلان کرتی ہے کہ جلسہ حجاز کانفرنس کی کارروائی کسی اسلامی مذہب کے موافق نہیں۔

انجمن ہذا زعماء اسلام ندوۃ العلماء جمعیۃ العلماء اور علماء دیوبند کو خاصکر حجاز کانفرنس کے خلاف شریعت کارروائی پر توجہ دلاتی ہے کہ وہ اس موقع پر احکام اسلام کی عموماً اور فریضہ حج کی خصوصاً حفاظت کریں۔ ورنہ ذمہ داری ان پر عائد ہوگی۔

خاکسار۔ ابراہیم دشال مرچنٹ)
ناظم انجمن اہلحدیث امرتسر۔

تارہ بخہائے اشاعت

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارھویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں کو

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ:۔ سالانہ ۶ے ششماہی ۳ے

منیجر الجمعیۃ۔ بلیماران دہلی

اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سیدھے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں مگر ان کے والدین انہیں گمراہ کر دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اور اپنے بچوں کو شروع سے خدا کے سچے دین پر قائم رکھنے کے متمنی ہیں تو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا بواسطہ طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے یہ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۔ ۵ قیمت مکمل سٹ ۱۳ علاوہ محصولڈاک ۔

رباعیات عمر خیام مع سوانح بالتصویر

عمر خیام کی رباعیاں مختلف طریقوں اور رنگ برنگ کی ایجادوں کیساتھ شائع ہو گئی ہیں۔ لیکن مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۴۶ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے گویا ۴۶ فارسی کی رباعیاں ہیں اور اسیقدر اردو رباعیاں ہیں شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے قیمت ۸

تکمیل الیقین یعنی خلاصہ سائنس اور اسلام

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کیساتھ سائنس کی طبیعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ یہ کتاب زیادہ تر ان تعلیم یافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم جدیدہ کے اثر سے متاثر ہوکر شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ با عتبار رفتار زمانہ یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے ازبس ضروری اور اسکا مطالعہ نہایت نافع ہے۔ الغرض دنیا بھر کے شکوک اور شبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں قیمت عہ

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہیں انکے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے۔ اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ ابحاث پر تفصیل کیساتھ بحث کیگئی ہے ۲۰۰ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للعہ حضرات واعظین کیلئے رعایتی قیمت ۳ علاوہ محصولڈاک

اسلامی تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں:۔
اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر ۸ ۔ سوانح مولانا روم ۱۲ ۔ سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخی واقعات کا ذخیرہ عہ ۔ سفرنامہ روم و مصر عہ ۔ الفاروق ۶ ۔ الغزالی عہ ۔ المامون عہ ۔ مقالات شبلی ۱۲ ۔ مجموعہ رسائل شبلی عہ ۔ مجموعہ نظم شبلی ۸ ۔ بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء ۱۲ ۔ (دو روپیہ)

الکشف عن مہمات التصوف

یعنی حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام فیضہم کی نہایت ضروری اور عجیب کتاب اس زمانہ پر فتن میں کسی نے تو قوالی وغیرہ بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا غرض سینکڑوں مشکلیں پیدا ہو گئی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ اسکے مطالعہ سے تمام اشکالات حل ہوجائینگے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آئینگے جو نہایت کارآمد ہیں۔ صفحات ۵۲۰ تقطیع ۲۲×۲۹ کاغذ سفید قیمت صرف عہ محصولڈاک علاوہ

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

عروس زندگی

... کتاب ... اخلاقی۔ تاریخی۔ بالتصویر ضخیم کتاب ...
منگانے کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی

سرحد میں رسالے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

آپ کے پاندان کا خرچ کیا ہے

یقیناً وہ تین پیسے ماہوار سے زیادہ ہوگا
لیکن آپکو قیامت میں اور دنیا میں سرخرو کرنیوالا ماہوار رسالہ

اسلامی دُنیا

صرف تین پیسہ ماہوار یا دو آنے سالمیں آپ کی خدمت میں دلچسپ مضامین پیش کریگا۔ خیالات میں بلندی پیدا کرکے اعلیٰ درجہ کے مضامین سے آپکے دماغ کو روشن کرکے دونوں جہان میں سرخرو کریگا نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ نو آنے (۹)

منیجر رسالہ اسلامی دُنیا۔ جامع مسجد دہلی

کیف شباب

قیمت ۵ محصول ۵

یہ کتاب رجوع الشیخ کا اردو ترجمہ ہے جو سلطان سلیم خان ترکی کیلئے لکھی گئی تھی۔ نامردوں کیلئے آب حیات ہے۔ کمزوروں کیلئے تریاق ہے۔ بے اولادوں کیلئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور طلب فرمائیں۔ تفصیل ابواب حسب ذیل ہے قیمت ایک روپیہ (علاوہ محصول ۵)

منیجر ... دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم ورم چوٹ جلے وکٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گنٹھیا نقرس تپ لرزہ نزلہ کھانسی ڈبہ الصبیان جمو گا دغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جس کی مستند شہادتیں ...

منیجر روغن احمر قانی ... ضلع ...

خضاب چاند تارا
پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئی سی پڑیگی ہلچل
چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہے عمل
جسکی تعریف میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنیٰ
جسکی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

پتہ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۲۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دربار رسالت کا ایلچی

کاغذی لباس میں آپکا دنیا اسے دہ روزہ اخبار

غازی

کے نام سے پکاریگی جو اپنے آغوش میں دلچسپ اور مفید مضامین کا مجموعہ لئے ہوئے مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا اسمیں موجودہ واقعات پر نہایت دلچسپ اور البیلے انداز میں بحث کیجائیگی مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپیوں کے علاوہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تدابیر اس میں بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ۴ نومبر کو شائع ہوگا۔ سالانہ چندہ تین روپے (سے ر) نمونہ مفت۔
اخبار غازی کے لئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن بہت معقول دیا جائیگا

منیجر اخبار غازی دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ

شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس سے مریضوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔
جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کے واسطے شربت اکسیر دافعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید قطرات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی چہرے کی بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگاکر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور ایک شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی موجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرماکر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجدیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی۔ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴۔ کلکتہ

خوبصورتی، صباحت و ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے

جو لوگ اس بات کے خواہشمند ہیں ان کے لئے ہم دو نایاب چیزیں ...

پوڈر جمال صابون!

زنانہ سنگار بکس

حکیم محمد یعقوب خاں مالک کارخانہ ... دہلی

مفت!! — مفت!!! — مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے ہر کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (مکمل) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے ر) برص سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰
بچوں عورتوں اور مرد ... بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ وغیرہ بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگاکر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر
راج وید سری باماند اس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیربوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دو نے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔ المشتہر
نیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گھنی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنے علاوہ محصولڈاک
حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودیؒ

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۷

اقتباسات

فرانسیسی حکومت اور اخبارات کی غلط بیانیاں
شام کی بادشاہت کا کوئی سوال در پیش نہیں ہے

پیرس میں شام کا جو وفد مفاوضات صلح کے لیے مقیم تھا اس نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

ہمیں بعض شامی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شام کی فرانسیسی حکومت اخبارات کی اس رپورٹ کو بے بنیاد قرار دیتی ہے کہ ہمارے اور فرانس کے درمیان پیرس میں صلح کے متعلق کوئی گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس تکذیب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی معلومات کے ذرائع بہت خراب اور محدود ہیں۔ اصل معاملہ یوں ہے کہ شامی وفد کو خود بخود پیرس جانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ سرکاری دعوت کے بغیر پیرس جا بھی نہیں سکتا تھا۔ اگر صلح کی گفتگو جو چند جلسوں میں برابر زیر بحث رہی آخری فیصلہ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو اس کی ذمہ داری وفد پر نہیں ہے۔ بلکہ خود حکومت فرانس کے ارباب حل و عقد کے درمیان اختلاف آراء ہو جانے کے باعث گفتگوئے صلح کا خاتمہ ہوا۔

اس کے ساتھ ہی ہم ایک اور غلط بیانی کی بھی تردید کر دینا چاہتے ہیں۔ پیرس کے بعض جرائد نے یہ خبر شائع کی ہے کہ ہمارے اعضاء وفد کے درمیان یا وفد اور ہز میجسٹی شاہ فیصل کے درمیان جو اس گفت و شنید میں شریک بھی نہ تھے کوئی اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے اور یہ کہ اختلاف کا باعث شامی تخت کا مسئلہ تھا۔ حالانکہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ آج حکومت مستقلہ کی تعیین کا سوال جو ہر حالت میں شامی قوم کے ارادہ پر موقوف ہے بالکل قبل از وقت ہے کیونکہ شامی قوم پوری آزادی حاصل کئے بغیر اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کر سکتی۔ (الشوریٰ)

مجلس اقوام میں شامی وفد کی عرضداشت

مصر میں شامی مجلس تنفیذیہ کو وفد سوری مقیم سوئٹزرلینڈ کا ایک تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ وفد مذکور نے ایک اور

غازی عبدالکریم کی گرفتاری کا راز
ریف کا جہاد حریت

ریف میں جہاد حریت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اور تمام جنگی کارروائیاں اس طرح جاری ہیں کہ گویا امیر عبدالکریم کی حوالگی سے ریفیوں کے دست و بازو میں کوئی کمزوری نہیں آئی ہے۔ یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ امیر عبدالکریم نے کسی ضعف یا بزدلی کی بنا پر اپنے آپ کو فرانس کے حوالہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی اس مجاہد وطن کے جذبہ ایثار و قربانی کا ایک مظہر عظیم ہے۔ فرانسیسیوں نے کچھ سے یہ خبر مشہور کی تھی کہ جب ہم بارہا یورپ میں یہ اعلان کر چکے ہیں کہ عبدالکریم سے صلح ہرگز نہ کریں گے۔ تو ہمیں اب اس سے صلح کرتے ہوئے شرم آتی ہے لہذا اگر امیر اپنے آپ کو ہسپانیہ و فرانس کی شرافت کے سپرد کر دیں تو اس کے عوض ہم ریف کے استقلال کامل کو تسلیم کر لیں گے۔ ریفی قوم نے اس دھوکہ میں آ کر اپنے محبوب سردار کو سپرد کر دیا اور ہسپانیہ و فرانس نے یہ سمجھ کر کہ ریف کی اصلی قوت ٹوٹ گئی اپنے عہد کو بالائے طاق رکھ دیا۔ لیکن یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ریفی قوم پھر مولانا احمد الیفار کی قیادت میں تلوار لیکر اٹھ کھڑی ہوئی۔ [illegible] نے پھر وہی دم خم دکھانے شروع کر دئیے جو عبدالکریم کے زمانہ میں تھے۔

امیر عبدالکریم کو اب ان بدعہدوں نے جزیرہ ری یونین بھیجا ہے جہاں انہیں نظر بند رکھا جائیگا تین چار روز ہوئے کہ ان کا جہاز سرزمین مصر کے سواحل سے گذرا تھا۔ اللہ اس مجاہد کو جزائے خیر عطا کرے۔ (الشوریٰ)

حجاز کا قائم مقام نائب عمومی

فرمان شاہی صادر ہوا ہے کہ شاہزادہ فیصل کی غیر موجودگی میں امیر مشاری بن جلوی کو عارضی طور پر نائب عمومی کی جگہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ امیر موصوف جلالۃ الملک کے چچا زاد بھائی ہیں اور انہوں نے گذشتہ جمعرات سے اپنے کار مفوضہ کو انجام دینا شروع کر دیا ہے۔ (ام القریٰ)

ہیمویل کے ذریعہ مسئلہ شام اور وہاں کے حالات اور فرانسیسی مظالم کو جمعیۃ الاقوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ نیز یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ پیرس میں معاہدہ کی گفت و شنید کس طریقہ پر ہوئی۔ اور اپنے میمورنڈم کو فرانسیسی کا دنا سے کے احتجاج اور فوری مداخلت کی درخواست پر ختم کیا ہے۔ (الشوریٰ)

شام میں نجدی ریزیڈنٹ

نجدی حکومت نے سید یاسین رواف کو جو ایک سادہ لوح آدمی ہے دولت عربیہ نجدیہ کی طرف سے دمشق کا ریزیڈنٹ مقرر کیا ہے۔ کیا بلاد عرب کی اسقدر ناگفتہ بہ حالت ہے کہ ماہر سیاست دانوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ملتا جو اس سادہ لوح انسان کے بجائے اس رتبہ کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (الشوریٰ)

حجاز کا قائم مقام وزیر خارجیہ

فرمان شاہی صادر ہوا ہے کہ شیخ یوسف یاسین (مدیر ام القریٰ) کو جو اب تک مدیر مطبوعات و مخابرات حجازیہ تھے مدیر امور خارجیہ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے۔ (ام القریٰ)

حجاز میں ابتدائی تعلیم

مملکت حجازیہ کے جدید مدیر معارف عمومی استاذ شیخ کامل القصاب نے نشر تعلیم کے لیے جو نظام نامہ اور میزانیہ مرتب کیا ہے اسے مجلس الشوریٰ الاہلی نے منظور کر لیا اور شاہی منظوری کے لیے کاغذات بھیج دئیے گئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مکہ، مدینہ، طائف، جدہ اور الوجہ میں جو مدارس قائم ہو چکے ہیں اور جو عنقریب قائم کئے جانے والے ہیں ان کی تعداد ۱۸ تک پہنچی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

مکہ ۔	مدرسہ دینیہ عالیہ ۱ ۔	ابتدائی ۱ ۔ تحضیری ۵
مدینہ ۔		ابتدائی ۱ ۔ تحضیری ۲
جدہ ۔		ابتدائی ۱ ۔ تحضیری ۲

طائف، الوجہ اور ینبع میں ایک ایک تحضیری اور ایک ایک ابتدائی مدرسہ ہے۔ اب وزارت معارف ثانوی مدارس قائم کرنے کی فکر میں ہے۔ (ام القریٰ)

قیمت

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ ۔	للعہ/	للعہ/
ششماہی ۔	للعہ/	للعہ/
فی پرچہ	۱/	

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ حسن خط کا ایک سلیمان کا دل دیکھ کر ... کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۷ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ۔ جلد منقش قیمت مع محصول ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۰-۸-۶ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۹ روپیہ۔ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۲۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ... قیمت ۰-۸-۲۲

المشتہر مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ ۔ بمبئی نمبر ۹

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت و کمی کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی قوت تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں اور امنگیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں پھر سے پورا کر دیتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت طاقت ... پیدا ہو جاتی ہے ... دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے ... [illegible]

۔ خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ۱۰/

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

... باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ... [illegible]

عرق بخار

... [illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

... [illegible]

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجاد ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دُنیا میں
تپ دق کیلئے
پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزہ و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ پران داتا تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت: ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن۔

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ... تحقیق ... ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تحقیقی اعلام الہی اور فرمان رسول پاک ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲/

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار ... یوسفی کی تنقید اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲/

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت ... محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱۲/ جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ: خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطاراں دروازہ ریاست پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر الجمعیۃ سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۶ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۲)

انتخاب کے متعلق اسلام نے کوئی خاص صورت مقرر نہیں کی ہے اور نہ مقرر کی جاسکتی ہے یہ مسئلہ منصب نبوت سے تعلق نہیں رکھتا کہ اس کے متعلق تعیین احکام کی ضرورت ہو بلکہ ان مسائل سے تعلق رکھتا ہے جن کے متعلق مسلمانوں کے علماء اور اہل الرائے حالات وقت کے مطابق خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔ اصل منشے انتخاب ہے اور اس کا مدعا یہ ہے کہ مسلمانوں کا امیر انکی مرضی سے منتخب ہو اور وہ ایسا شخص ہو جس کی اہلیت و قابلیت پر مسلمانوں کی اکثریت اطمینان رکھتی ہو۔ اس کے لئے ساری قوم کی طرف سے ارباب حل و عقد کا منتخب کرلینا بھی کافی ہے کیونکہ وہ قوم کے [illegible] ہوتے ہیں اور اسی چیز کا نام نمائندگی ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کا منتخب کیا ہوا امیر اپنی صوابدید کے مطابق کسی شخص کو اہل سمجھکر نامزد کردے تو یہ بھی کافی ہوسکتا ہے کیونکہ انتخاب فی الاصل موجود ہے اور ایسے شخص کے ہاتھ میں مسلمانوں کے مصالح محفوظ ہوسکتے ہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ میں علماء اسلام کے لئے جائز ہے کہ دوسری بہتر صورتیں بھی وضع کریں کیونکہ کسی نص کی رو سے ہم قدیم طریقہ ہی پر حصر کرنے کے لئے مجبور نہیں ہیں۔ بہرحال حریصانہ تطلب کو اسلام پسند نہیں کرتا چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ [illegible]

[illegible] ایسے شخص کے سپرد [illegible] جو اس کی خواہش کرے [illegible] امام یا امیر [illegible] حدیث [illegible]

خیار ائمتکم الذین تحبونہم ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم [illegible]

[illegible] تمہارے اچھے امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں [illegible] اور تمہارے برے امام وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔

[illegible]

اذا احب اللہ العبد قال لجبرئیل انی احب فلانا فاحبہ فیحبہ جبرئیل فینادی جبرئیل فی اہل السماء ان اللہ قد احب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض۔

یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو چاہتا ہے تو جبریل سے کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کو چاہتا ہوں تم بھی اسے چاہو [illegible]

استبداد و تغلب کی کٹ کھنی بادشاہت جسے اللہ کی زمین میں فساد برپا کرنے والے حریصان اقتدار ہمیشہ حاصل کرتے رہے ہیں۔ بدقسمتی سے بعض متمسکین بالکتاب والسنۃ (فی زعمہم) نے اصطلاح قرآنی تمکن فی الارض اور وراثت ارضیہ کے بھی دوسرے معنی سمجھ رکھے ہیں۔ مگر ایک چیز کا غیر شرعی ہونا اور چیز ہے اور ٹھیک ٹھیک منشائے شریعت کے مطابق ہونا اور چیز۔ استیلائی حکومت کا قیام بحیثیت ایک نظام کے شریعت کا منشا نہیں ہے اور نہ شریعت اسلامی ایسے طرز حکومت کو پسند کرتی ہے، لیکن اگر وہ قائم ہوجائے تو شریعت محض فتنہ سے بچنے اور نظام جماعت کو انتشار و پراگندگی سے محفوظ رکھنے اور مسلمانوں کو خونریزی و طوائف الملوکی سے روکنے کے لئے اس کی اطاعت کو ضروری قرار دیتی ہے، اور اس کے ماتحت تمام امور و معاملات کو انجام دینا جائز رکھتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیکم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس۔ قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک۔ قال تسمع وتطیع وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع۔

یعنی حضور نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے امام آئیں گے جو نہ میری ہدایت پر چلیں گے نہ میری سنت کو اختیار کرینگے۔ اور تم میں ایسے لوگ اٹھنے والے ہیں جن کے قلوب شیطانوں کے قلوب ہونگے اگرچہ وہ انسانوں کے بدن میں ہونگے۔ پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ان لوگوں کا عہد پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا کہ انکی سنو اور اطاعت کرو اگرچہ وہ تمہیں ماریں اور تمہارا مال چھین لیں۔

استیلائی حکومتوں کے متعلق فقہ کی ساری کتابیں احکام سے بھری پڑی ہیں۔ لیکن ہر جگہ ایسی حکومتوں کو اہل باطل، ارباب الضلال، غیر صالح، نااہل، غیر عادل وغیرہ ناموں سے یاد کیا گیا ہے اور ان کے ماتحت تقلید قضاء، اقامت حدود، تنفیذ احکام، خروج للجہاد وغیرہ ضروریات دینی کو انجام دینا صرف اسلئے جائز قرار دیا گیا ہے کہ مسلمانوں میں فساد نہ پھیلے، خونریزی نہ ہو، فتنہ نہ برپا ہو، جمعیت ملی رہے اور شیرازۂ ملت درہم برہم نہ ہونے پائے اس سے خود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت کا منشا ایسی حکومت کو قائم کرنا نہیں ہے اور نہ دنیا کی کوئی مہذب انسانی شریعت ایک نظام حکومت کو ارباب الضلال اور اہل باطل کی حکومت قرار دیکر اسے قائم کرنے کی دعوت دے سکتی ہے، البتہ وہ اختیار اہون البلیتین کے اصول پر اسے برداشت ضرور کرتی ہے اور یہ ہر اس شریعت کو کرنا چاہئے جو فتنہ و فساد کو جائز نہ رکھتی ہو۔ اسی سے یہ بات بھی نکل آتی ہے کہ اگر فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو، یا اس سے کم بنا سب طریقوں سے کسی ایسی حکومت غیر صالحہ کو مٹایا جاسکتا ہو اور اس کی جگہ ایک صحیح شرعی حکومت منہاج خلفائے راشدین پر قائم کی جاسکتی ہو تو یہ نہ صرف جائز بلکہ عین منشائے شریعت کے مطابق ہے۔ کیونکہ جب کسی بری چیز کا ازالہ بغیر کسی نقصان کے ممکن ہو یا اس میں نقصان بھی ہو تو وہ اس چیز کی برائی کے مقابلہ میں نسبتہً کم ہو، تو ایسی صورت میں کوئی بھی شریعت اس کو ناجائز قرار نہیں دے سکتی۔ اگر یہ اسلام میں ناجائز ہو جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس دین میں باطل کو مٹانے، حریت و استقلال کے لئے جہاد کرنے، مظلوم قوموں کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑانے، جور و استبداد کا استیصال کرنے اور اللہ کے بندوں کو ان کی کھوئی ہوئی آزادی واپس دلانے کی کوئی اصل نہیں ہے اور وہ لوگ سخت گنہگار رہیں جنہوں نے بگڑی ہوئی حکومتوں کی اصلاح، ظالم حکمرانوں کی بیخ کنی اور استبدادی سلطنتوں کے استیصال میں اپنی زندگیاں صرف کردی ہیں۔ جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں وہ دنیا میں اسلام کو حریت کے دشمن اور ظلم و جور کے مددگار کی حیثیت سے پیش کررہے ہیں حالانکہ اسلام اور اس کا خدا اس تہمت سے بالکل بری ہے۔

اسلام پر اس سے بڑا بہتان اور کوئی نہیں ہوسکتا کہ اسے ایک ایسے نظام حکومت کا داعی قرار دیا جائے جس میں قومیں اور جماعتیں اشخاص و افراد کی غلام ہوں، انہیں ایک جائداد کی طرح وراثتہً باپ سے بیٹے کو منتقل کیا جائے۔ انکو اپنے حکمرانوں کے انتخاب میں کوئی آواز حاصل نہ ہو۔ حکومت کے معاملات میں وہ کوئی اظہار رائے یا بازپرس نہ کرسکیں، بادشاہ ان کا خادم نہیں بلکہ آقا ہو، جس طرح چاہے ان کی دولت خرچ کرے، جیسے چاہے ان پر قوانین نافذ کرے اور اپنی ذاتی خواہشات اور نفسانی اغراض کو پورا کرنے کے لئے جس طرح چاہے ان سے خدمت لے۔ اسلام نے ایسے نظام حکومت کو اگر وہ جبر و قوت کی بنیاد پر قائم ہوجائے، برداشت ضرور کیا ہے مگر پسند ہرگز نہیں کیا اور نہ کبھی اسے بطور ایک صحیح نظام حکومت کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

ان ضروری مباحث تمہیدی کے بعد اب ہمیں حکومت حجاز کے قانون اساسی پر نظر ڈالنی چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ سلطان ابن سعود نے اس کی رو سے ارض مقدس پر جو حکومت قائم کی ہے وہ کس قسم کی ہے اور اس کا نظام کس حد تک صحیح یا غلط ہے۔

اس قانون میں جس طرح ادارات اور ان کے ماتحت شعبوں کی تقسیم کی گئی ہے، جس طرح کام کو تنظیم امور کے صحیح اصولوں کے مطابق بانٹ دیا گیا ہے اور جس طرح حجاز کی حکومت کو جدید اصول حکمرانی کے مطابق ایک باضابطہ حکومت بنانے کی ابتداء کی گئی ہے اس کی تعریف کرنا ہمارے لئے ناگزیر ہے۔ سلطان ابن سعود نجد میں ایک پرانے طرز کی بے ضابطہ اور غیر مرتب حکومت کے عادی تھے، لیکن حجاز کی ضروریات تمدن کو محسوس کرکے انہوں نے ایک ترقی یافتہ طرز حکومت اختیار کیا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان میں ضروریات احوال کو سمجھنے اور ان کے مطابق عملی تدابیر اختیار کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے حکومت کو چھ شعبوں میں تقسیم کیا ہے، امور شرعیہ، امور داخلیہ، امور خارجیہ، امور مالیہ، امور معارف اور امور عسکریہ۔ ان شعبوں کے لئے الگ الگ مدیر ہیں جو اپنے اپنے شعبوں کے ذمہ دار ہیں۔ پھر ان کو بھی مختلف ماتحت شعبوں میں تقسیم کرکے ان کے لئے بھی الگ الگ رؤساء یا افسران اعلیٰ مقرر کئے ہیں مثلاً امور شرعیہ کے ماتحت قضاء شرعی، اوقاف، مساجد، حرمین شریفین اور مؤسسات دینیہ وغیرہ مختلف شعبے ہیں۔ امور داخلیہ کے ماتحت امن عام، ڈاک، تار، صحت، بلدیات، پبلک ورکس، تجارت، زراعت، صنعت، معادن وغیرہ الگ الگ شعبے ہیں۔ اسی طرح امور خارجیہ کو بھی سیاسی، قنصلی، حقوقی اور اداری، چار شعبوں میں تقسیم کردیا گیا ہے، وعلیٰ ہذا۔ ان کے علاوہ ایک الگ محکمہ حسابات کا قائم کیا ہے جو حکومت کے تمام شعبوں کے حسابات کی جانچ کریگا، اور ایک اور محکمہ تفتیش عمومی کا مقرر کیا ہے جس کا کام تمام محکموں اور انکے افسروں اور ملازموں کی نگرانی کرنا ہوگا۔ یہ آخرالذکر محکمہ ایک الگ شعبے کی حیثیت سے آجکل کے طرز حکومت میں بالکل ایک نئی چیز ہے اور اگر اسے ان خرابیوں سے محفوظ رکھا جائے جو ایسے وسیع اختیارات کی صورت میں عموماً پیدا ہوجاتی ہیں تو یہ ایک نہایت مفید محکمہ ثابت ہوسکتا ہے۔ عام طور پر حکومتوں میں ہر شعبہ کے حسن کارگزاری کی دیکھ بھال خود اسی کا افسر اعلیٰ کرتا ہے اور اس افسر کی فروگذاشتوں پر وہ وزیر یا معتمد نگرانی کرتا ہے جس کے ماتحت وہ شعبہ ہو۔ لیکن سلطان ابن سعود نے اس اداری (یا عرف عام میں محکمانہ) ذمہ داری کو بحالہ قائم رکھتے ہوئے اس پر محکمہ تفتیش عمومی کی نگرانی کا اور اضافہ کردیا ہے جس کو حق ہوگا کہ تمام محکموں کے کاغذات کی جانچ پڑتال کرے، ملازموں اور افسروں کو دیکھے کہ اپنے فرائض ٹھیک انجام دیتے ہیں یا نہیں، جہاں کوئی مشکوک صورت دیکھے فوراً جواب طلب کرے، جس کسی کو خیانت یا غفلت کا مجرم پائے اس کی رپورٹ کرے اور جس محکمہ میں کوئی غلط کارروائی کی جارہی ہو اسے روک دے۔ اس بیرونی مداخلت سے محکموں کے کام میں بہت کچھ مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں لیکن اگر کسی طرح اس کے وسیع اختیارات پر قابو رکھا جاسکے اور ناجائز استعمال کو روکنا ممکن ہو تو یہ امور حکومت کے حسن اجراء کا بہترین ضامن ہوسکتا ہے۔

ان سب محکموں پر ایک محکمہ نیابت عمومی کا ہے جسے وزارت عظمیٰ کا قائم مقام سمجھنا چاہئے اور اس کا کام بھی تقریباً وہی ہے جو وزیر اعظم کا ہوتا ہے، لیکن اس کے اختیارات وزیر اعظم سے کچھ زیادہ ہیں۔ کیونکہ وہ نظام حکومت میں بادشاہ کے نائب کا درجہ رکھتا ہے۔ تاہم بعض محکموں کو سلطان نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور تمام محکموں کے افسر اعلیٰ کا تقرر بھی براہ راست سلطان سے تعلق رکھتا ہے۔

(باقی)

جمعیت العلماء پر جنبہ داری کا الزام

ہمارے مکرم دوست مولوی عبدالمجید صاحب نے "جمعیت علماء ہند کانفرنس کی صدارت" کے عنوان سے ہمارے پاس جو مراسلہ بھیجا ہے اسے ہم کسی دوسری جگہ شائع کرتے ہیں۔ جہاں تک ان کی اصل تحریک صدارت کا تعلق ہے ہمارے لئے ...... اس میں کچھ مجال کلام نہیں۔ کیونکہ ہم بھی مولانا [illegible] عبدالوالی کی اہلیت

و قابلیت کے اسی طرح معترف ہیں جس طرح ہمارے محترم دوست ہیں۔ اور اگر مجلس استقبالیہ پشاور میں ہماری آواز مسموع ہو تو ہم اس سے یہ دلی خواہش ظاہر کریں گے کہ وہ اس سال جمعیت کے اجلاس عام کی صدارت کے لئے مولانا موصوف کا نام پیش کرے۔ لیکن اس کے ضمن میں انہوں نے ازراہ لطف و کرم جمعیت العلماء اور الجمعیۃ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ہمارے نزدیک نہ صرف بے موقع اور غیر ضروری ہیں بلکہ غلط اور خلاف واقعہ بھی ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے جمعیۃ اور اپنے خادم جریدہ الجمعیۃ کے متعلق بلا وجہ سوء ظن قائم کرلیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ:-

"جمعیۃ علمائے ہند کی جلتی کانفرنسیں سالانہ ہوئیں انکی صدارتیں ایک مخصوص جماعت یا مختص الخیال حضرات سے نامزد ہوتی رہیں"

یہ ایک ایسی بے بنیاد بات ہے جس کی تردید خود جمعیت کے پچھلے رؤساء کی فہرست کرسکتی ہے۔ اگر مولانا اپنے حافظہ پر زور دیں تو انہیں یاد آجائیگا کہ جمعیت کا سب سے پہلا اجلاس جس میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی حضرت مولانا عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ اور پھر اجمیر کے اجلاس خصوصی میں مولانا دوبارہ صدر منتخب کئے گئے تھے۔ کلکتہ کے اجلاس خصوصی میں مولانا ابوالحسن تاج محمود صاحب نے فرائض صدارت انجام دئے تھے۔ جو سندھ کے مشائخ عظام میں سے ہیں۔ لاہور کا اجلاس مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں منعقد ہوا تھا جو کسی مخصوص عقیدہ و خیال کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ اجلاس مرادآباد کے صدر مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب تھے جو یقیناً اس خاص عقیدہ کی جماعت سے الگ ہیں جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے۔ اور کلکتہ کے اجلاس کی صدارت مولانا سید سلیمان ندوی نے فرمائی تھی جو ندوی جماعت سے ہیں۔ باقی تین اجلاسوں کی صدارت حضرت شیخ الہند علیہ الرحمہ۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی۔ اور مولانا حسین احمد صاحب نے فرمائی تھی۔ جس پر اس تمام الزام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان حضرات کو ان کی اہلیت و قابلیت اور ان کی اعلیٰ خدمات کے بجائے محض ایک "مخصوص" جماعت سے تعلق رکھنے کی بنا پر صدر منتخب کیا گیا تھا؟

اول تو ہمارے نزدیک یہ تنگ نظری ہی افسوسناک ہے کہ مسلمانوں کی جمعیت میں فرقوں اور پھر فرقوں کی بھی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کو اتنی اہمیت دیجائے اور ہر کام میں اس فرقہ بندی کا نہایت وقت نظر کیسا تھ لحاظ رکھا جائے لیکن اگر یہ کسی مصلحت سے قابل لحاظ ہو بھی تو ہمارے خیال میں تین کے مقابل چار اجلاسوں کی صدارت اپنی مخصوص جماعت کے لئے حاصل کرلینے کے بعد بھی ہمارے عزیز دوست کا مطمئن نہ ہونا غیر معمولی حرص پر دلالت کرتا ہے۔

الجمعیۃ کے متعلق مولانا نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان کا جواب ہم کچھ نہیں دینا چاہتے کیونکہ مخدوم کو پورا حق حاصل ہے کہ اپنے خادم کو جس طرح چاہے یاد کرے۔ تاہم اتنا عرض کردینا ضروری ہے کہ انہوں نے محض ان غلط بیانیوں سے متاثر ہوکر ایسی رائے قائم کرلی ہے جو الجمعیۃ کے متعلق ایک طبقہ نے ازراہ تعصب پھیلا رکھی ہیں۔ ورنہ الحمد للہ کہ مسلمانوں کا یہ مخلص خادم۔ جنبہ داری۔ فرقہ آرائی۔ اور تنگ نظری کے عیوب سے مبرا ہے اور ہر حال میں صرف دین و ملت کے مصالح عمومی کی خدمت کرتا رہا ہے اب اگر اس سے کوئی شخص جو خود فرقہ آرائی میں منہمک ہے مطمئن نہ ہو تو اس کے پاس اس بے اطمینانی کا کوئی علاج موجود نہیں ہے۔

وفد حجاز کی رپورٹ

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ تقریباً لکھی جاچکی تھی کہ دفعتاً حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند بیمار ہوگئے۔ اور مجبوراً اسے معرض التوا میں ڈالدینا پڑا۔ قوی امید ہے کہ حضرت مولانا کی علالت کا سلسلہ ختم ہوتے ہی رپورٹ بہت جلد تیار ہوجائے گی۔ اور ہم مجلس عاملہ کے جلسہ کے بعد اسے بغیر کسی توقف کے شائع کردینگے قارئین کرام انتظار کی تھوڑی تکلیف اور برداشت فرمائیں۔

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگرچہ مایوسی کی یہ درد انگیز صدا فطری ہے تاہم اس سے ہمارے مرض کی دوا نہیں ہوسکتی۔ ماضی کے لئے افسوس کرنا اور حال کی فکر نہ کرنا کسی طرح ہماری مدد نہیں کرسکتا۔ ہم اس لئے صدائے درد بلند کرتے ہیں کہ ہمارے جذبات ہمیں بے قابو کردیتے ہیں۔ لیکن ہم کو چاہئے کہ اپنی صدائے درد پر قابو حاصل کریں اور دوبارہ سرگرم کار ہوجائیں۔

تزکیہ نفس کا طریقہ

اپنے نفس کی اصلاح کا صحیح طریقہ صرف یہی ہے کہ اپنے اعمال کو خدائی فیصلوں کی روشنی میں دیکھا جائے۔ آپ حضرات ان حیرت انگیز الفاظ سے ضرور واقف ہیں جنمیں مختلف روایات قصص اور تواریخ کو قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ تمام زمین پر سفر کریں۔ ہم وقت اور جگہ دونوں پر سفر کرسکتے ہیں۔ جب ہم زمانۂ ماضی کے قصص پر غور کرتے ہیں تو ہم وقت کی مسافت کو طے کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کی داستانیں ہیں اور حضرت یحییٰ کی آواز کا بھی قصہ ہے جو صحرا میں بلند ہوئی تھی۔ اس میں تاریخ کی اہم باشان ہستیاں ملتی ہیں جنمیں برگزیدہ اور گنہگار دونوں شامل ہیں ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ ان دونوں سے سبق حاصل کریں۔ سوائے اس کے کہ ہم ان سے سبق حاصل کریں فرعون اور اصحاب فیل جیسے بڑے لوگوں کے ذکر کا اور کیا مقصد ہوسکتا ہے۔ صرف یہ کہنے سے کوئی فائدہ نہ تھا کہ یہ لوگ جو بد طینت تھے اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ ہمیں اپنی صورتیں ان کے آئینوں میں دیکھنی چاہئیں۔ کیا ہم بھی ایسے ہی بد طینت ہیں؟ کیا ہم میں بھی کوئی شخص ایسا ہے جو اپنے غرور و تکبر کے باعث خدا کی علامتوں کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا؟ کیا ہماری نسل اقوام عاد و ثمود سے کم سرکش ہے؟ کیا ہم غلط کار و خود دارائے اصحاب فیل کی مانند ہیں جن کو ایک لمحے کے اندر فنا کردیا گیا تھا۔ اگر آپ نے مجھے اجازت دی تو میں ان الفاظ کا حوالہ دوں گا جو غیر محدود قوت۔ عقل۔ دلفریبی اور تنبیہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ آپ سب حضرات کو وہ الفاظ معلوم ہیں مگر وہ کون ہی جو اس کے معنی سے کما حقہ واقف ہو۔

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل

کیا تو نے دیکھا کہ خدا نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا؟ یہ اصحاب فیل کون تھے۔ کیا وہ مر گئے اور فنا ہوگئے؟ ان کے اندر ہمارے لئے کیا سبق موجود ہے۔ ممکن ہے کہ عالم گوشت و پوست میں وہ فنا ہوچکے ہوں مگر عالم مثال میں وہ اب تک زندہ ہیں۔ ایسے لوگ موجود ہیں جن کے پاس بہت زیادہ دولت۔ طاقت اور شہرت ہے۔ وہ اصحاب الفیل کی مانند ہیں اور ہم میں سے ہر شخص سے بات چیت کرسکتے ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ خدا نے ان اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا؟ خود ہمارے تجربہ اور قوت تمیز کو حرکت میں لایا گیا ہے۔ ایسا ہوسکتا ہے کہ ہم ہاتھیوں کی طاقت و قوت سے مرعوب ہوجائیں مگر ہم کو یہ دکھایا گیا ہے کہ خدا نے ان کے ساتھ کیا کیا۔

الم یجعل کیدہم فی تضلیل

کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو ان ہی پر پلٹ کر ان کی تباہی کا موجب نہیں بنادیا۔ ان کا بڑا متکبر لیڈر اپنی دنیوی طاقت زبردست ہاتھیوں اور جری فوج پر بھروسہ کرکے یکے بعد دیگرے مسلسل غلطیاں کرتا رہا۔ مگر اس کی تمام فوج خود اپنے دام فریب میں آپ گرفتار ہوگئی۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ انہیں اپنی منزل مقصود معلوم ہے لیکن اس جگہ جانے کے بجائے جہاں کہ وہ جانا چاہتے تھے وہ دلدل میں پھنس گئے جہاں سے کہ ان کا نکلنا غیر ممکن ہوگیا۔ درحقیقت ان کی قوت خود اپنی ہی تباہی کا باعث ہوئی کہ یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ صرف ان ہی بدقسمتوں کے لئے ہے جو نظر نہیں آتے یہ ہمارے لئے بھی ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ ہم ہی اصحاب الفیل ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ ہم زمانۂ ماضی کے لوگوں کی طرح اپنی عزت و طاقت پر بھروسہ کرکے اپنی حماقت سے اخلاقی اور مذہبی ذلت کی دلدل میں پھنس جائیں۔ جہاں سے نکلنے کے پھر ہم بھی مستحق نہ ہوں۔ اس آدمی نے کیا کیا وہ دلدل میں پھنسا دیا گیا تھا۔ مگر یہی کافی نہ تھا۔

وارسل علیہم طیرا ابابیل

اس کے خلاف پرندوں کی ایک فوج بھیجی گئی۔ وہ ایسے چھوٹے اور نازک پرندے تھے جیسے کہ تم ہر شام کو شملہ کے مرغزاروں میں اڑتے ہوئے دیکھ سکتے ہو۔ انہیں ایک پانچ برس کا بچہ پکڑ کر اپنی انگلیوں سے مسل سکتا ہے۔ ہاتھیوں کی اس زبردست فوج کے خلاف جسے اپنے علم پر بہت بڑا غرور تھا چھوٹے چھوٹے پرندوں کی ایک مختصر فوج بھیجی گئی جو اپنے ہلکے اور نازک بازوؤں پر اڑ رہی تھی۔ گروہ پرندے آسمان کی پاک و صاف ہوا میں تھے، اور اصحاب الفیل تکبر اور حماقت کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔

ترمیہم بحجارۃ من سجیل

اور ان پرندوں کا سامان جنگ کیا تھا؟ ان کے پاس وہ کون سے حیرت انگیز اسلحے تھے جن سے کہ وہ اس زبردست فوج کو سزا دینا چاہتے تھے۔ نہ ان کے پاس بھک سے اڑ جانے والا مادہ تھا اور نہ بڑی بڑی توپیں تھیں۔ صرف چھوٹی چھوٹی کنکریاں ان کی چونچوں میں دبی ہوئی تھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک چھوٹی سی چڑیا اور اس کی چونچ کیا حقیقت رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنی چونچوں سے چھوٹے پتھروں کی بارش کی مگر دیکھئے کہ اس کا خوفناک انجام کس طرح مکمل تباہی کی صورت میں رونما ہوا۔

فجعلہم کعصف ماکول

اور خدا نے انہیں ایک ایسے فصل کٹے ہوئے کھیت کی طرح بنادیا جو تقریباً تمام چرا ہوا ہو۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے بعض حضرات زمیندار بھی ہونگے جنہوں نے پکے ہوئے کھیتوں کو ان کی تمام شان و شوکت کے ساتھ دیکھا ہے جن کے حصول پر مالک بہت زیادہ فخر کرتا ہے۔ پھر اگر دفعتہً اس کھیت میں صرف ٹھنٹھ باقی رہ جائیں اور غلہ کا ایک دانہ یا بھوسہ کا تنکا بھی باقی نہ رہے تو اس بڑے نظارے اس تفاخر و مباہات اور اس زبردست دولت کا کیا حشر ہوتا ہے۔

میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ یہ ایک حیرت انگیز تصویر ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے کوئی شخص الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ آپ کو چاہئے کہ اس تصویر کو محسوس کیجئے۔ میں صرف اس تصویر کو آپکے سامنے لے آیا ہوں تاکہ اگر ممکن ہو تو آپ بھی میرے جذبات میں شریک ہوسکیں۔ میں ان جذبات کو کماحقہ بیان نہیں کرسکتا مگر آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ تصویر کس طرح آہستہ آہستہ رخ بدلتی ہے۔ ایک بہت بڑا متکبر آدمی اپنے حیرت انگیز ہاتھیوں کو لئے ہوئے یہ سوچتا ہوا جا رہا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچائے مگر خود اپنی طاقت اور خود غرضی کو بڑھا رہا ہے۔ پھر اس کا تکبر دنیوی طاقت اور غلط کاری خود اسی کی تباہی کا باعث ہوتی ہے اور بظاہر ایک معمولی سبب جو ایسی بڑی اور منظم فوج پر کبھی اثر نہ کرسکتا تھا یعنی چھوٹی چھوٹی چڑیوں کی ایک مختصر فوج اپنی چونچوں میں کنکریاں لئے ہوئے ہواؤں میں اڑتی ہوئی آتی ہے اور کنکریاں برساتی ہے۔ اور ہاتھی اور ہر آدمی دلدل میں پھنس کر تباہ ہوجاتا ہے۔ وہ طاقت جس کی تعمیر میں سالہا سال صرف ہوئے تھے چند لمحوں میں نیست و نابود کردی جاتی ہے۔ اسی طرح فرعون کا قصہ بھی سبق آموز ہے کیا یہ ممکن ہے کہ فرعون صرف مصر کا بادشاہ ہی نہ تھا وہ صرف ایک ایسا انسان ہی نہ تھا جو آج سے سینکڑوں سال قبل زندہ تھا بلکہ اس وقت ہمارے درمیان بھی بہت سے چھوٹے فرعون موجود ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اس قوم کے افراد ہوں جو فرعون کو پسند کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمیں تمام روئے زمین کا علم حاصل ہے اور موسیٰ علیہ السلام جو بحر احمر کے دوسری جانب کسی مقدس زمین کا خواب دیکھ رہے ہیں محض ایک بیکار اور خیالی آدمی ہیں۔

(باقی آئندہ)

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

افغانستان کی روز افزوں ترقی

ایک نامور پارسی مبصر کے مشاہدات

پارسی مصنف اور اخبار نویس مسٹر جے کے نریمان نے جو حال ہی میں افغانستان کی سیاحت کر کے واپس آئے ہیں ایک ملاقات کے دوران میں ملک کی ترقی پر تحیر کا اظہار کیا۔ آپ پشاور سے کابل گئے وہاں سے آپ بدھ کے زمانہ کی بڑی بڑی مورتیوں کا معائنہ کرنے کے لئے بامیان وغیرہ کی طرف چلے گئے۔ اور معائنہ کرنے کے بعد واپس آ گئے۔ آپ غزنی قندھار اور چمن کی راہ ہندوستان واپس آئے۔

مسٹر نریمان کا بیان ہے کہ پادشاہ غازی افغانستان کی جان ہیں۔ وہی اس ملک کو زمانہ حاضرہ کے مطابق لا رہے ہیں۔ کابل شہر میں بجلی کی روشنی اور پانی کے نلوں کا نہایت اعلےٰ انتظام ہے۔ بجلی کابل سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر جبل السراج پغمان میں پیدا کی جاتی ہے۔ جو نہایت عمدہ پرفضا پہاڑی مقام ہے۔ اور جس کی آب و ہوا نہایت اعلےٰ ہے۔ ملک کے اندر موٹر کی نہایت اعلیٰ سڑکیں ہیں۔ سڑکوں کی حالت صرف اس علاقہ میں خراب ہے جہاں پر یہ ہندوستان کی سرزمین میں داخل ہوتی ہیں۔ دیہات کی حالت خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہاں کے دیہات یہاں کی ریاستوں کے دیہات سے زیادہ پیچھے نہیں۔ قندھار اور غزنی اس ترقی اور تمدن کی دعوت کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ جو پادشاہ افغان کی طرف سے دی جا رہی ہے۔

غزنی اور کابل کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ جب مسٹر نریمان وہاں تھے تو دو چار دن کے اندر تار برقی کا سلسلہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا تھا۔

مسٹر نریمان سے سیاسی حالت کے متعلق استفسار کیا گیا تو انہوں نے چنداں جوش کا اظہار نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ افغانستان میں امن اور تحفظ قائم ہے۔ تجارتی شاہراہیں ڈاکوؤں سے یکسر محفوظ ہیں۔ وہ خود کسی قسم کے بدرقہ یا محافظ کے بغیر سفر کرتے رہے ہیں۔ افغانستان کی تنہا راہوں پر ہر روز موٹریں نہایت حفاظت سے آمد و رفت رکھتی ہیں۔ اور ایسا امن اور راستہ کی ایسی حفاظت برطانوی ہندوستان کے بعض حصص میں بھی مفقود ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آیا افغانستان زیادہ دیر تک اپنے استقلال و آزادی کو قائم رکھ سکے گا جس پر وہ اسقدر نازاں ہے۔ وہاں بہت سے ہوا باز نظر آئے۔ انگریزوں کی تعداد کم تھی مگر پرواز میں تمام و کمال روسی بھرتی کئے گئے تھے۔ صرف ایک مرہٹہ ماہر پرواز اس سے مستثنیٰ تھا۔ بولشویک اپنے ان منصوبوں کو خفیہ نہیں رکھتے۔ کہ وہ ہندوستان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ وہ اس امر کو چھپاتے ہیں۔ کہ انہیں اہل برطانیہ سے خصومت ہے۔ سوویٹ کی دو نئی جمہوری سلطنتیں ازبکستان اور ترکمانستان افغانستان کی سرحد سے ملحق ہیں۔ اور اس سے پیٹرول، مٹی کے برتن، چھاپنے کے حروف اور دیگر مال کی درآمد جاری ہے۔ بولشوزم کا اصول نوع انسانی کے لئے مفید ہو یا نہ ہو لیکن روسی چاہتے ہیں کہ ہندوستان ضرور ایک دفعہ ان اصول کا مزا چکھ لے۔ برطانوی سفیر سر ہمفریز بہترین صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے اہل ہیں اور پادشاہ غازی ان کو شخصی حیثیت سے بہت پسند کرتے ہیں۔

مسٹر نریمان نے کہا کہ ان تمام باتوں کے باوجود میں اس خیال کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتا کہ بعض لوگ واقعات کو حد سے زیادہ امید سے بھری ہوئی نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ہرات کا محل وقوع ایسا ہے جو روس کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور روس کا وہاں تک پہنچ جانا بھی چنداں مشکل نہیں۔ اور یہ بات مجھے محض وہم خیال ہی پر مبنی معلوم نہیں ہوتی کہ کسی نہ کسی روز ترقی پسند اور وطن خواہ امیر اچانک سن لیگا کہ ہرات کے متعلق روسی سرزمین ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں نے تو ماسکو کی جدید سرگرمیوں کو نفی میں جواب دیدیا ہے لیکن افغانوں کی صورت یہ نہیں۔ آخر میں مسٹر نریمان نے اس گمنام مقرر کے خیالات سے اظہار اتفاق کیا جس نے گذشتہ ماہ مارچ میں سنٹرل ایشین سوسائٹی میں افغانستان کے متعلق تقریر کی تھی۔ اور پرنس راسنوڈسکی کے ان خیالات کی تائید کی جو انہوں نے ایشیاٹک ریویو میں ظاہر فرمائے تھے۔

آپ نے کہا کہ ظاہری علامات سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ جدید روس بھی وہی زار کے زمانہ کا روس ہے (اورنیس)

(سول اینڈ ملٹری گزٹ)

خریداران "الجمعیۃ" کا اخلاقی فرض

"الجمعیۃ" کو آج تک جس اعلیٰ اور بلند معیار پر چلایا گیا ہے اس کا یہ تقاضا تھا کہ ملک کے اندر کم سے کم دس ہزار خریدار بہم پہنچ جاتے مگر افسوس کے ساتھ اس امر کو ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ الجمعیۃ کی اشاعت ابھی تک دو ہزار سے متجاوز نہیں ہوئی ہے۔ اگرچہ جمعیۃ علماء ہند نے اپنے اس واحد ترجمان کو برابر و مسلسل زندہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے مگر خود الجمعیۃ کے خریداروں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی وسیع اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹا کر الجمعیۃ کو نہایت مستحکم بنیاد پر قائم کر دیں تاکہ ہر شعبہ کو مناسب ترقی دی جائے اس لئے ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ہر خریدار جلد سے جلد پانچ خریداروں کے نام دفتر میں بھیجدے۔ جو صاحب اس قسم کی امداد فرمائیں ان کے اسمائے گرامی ماہوار فہرستوں میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائینگے۔

منیجر الجمعیۃ

نقل معائنہ مدرسہ اسلامیہ موضع بھوپت پور ڈاکخانہ مذ ہولی ضلع ایٹہ

بسلسلہ معائنہ جامع مکاتب و مدارس جمعیۃ علماء ہند

یکم ربیع الاول ۱۳۴۵ھ کو مدرسہ ہذا کا معائنہ کیا گیا۔ منشی اشتاق حسین صاحب مدرس کو حاضر مدرسہ پایا۔ معائنہ کے ضروری نوٹ درج ذیل ہیں۔

قیام مدرسہ

مدرسہ ابتدائے تحریک تبلیغ سے قائم ہے اور اب تک جمعیۃ علماء ہند کی سرپرستی میں تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔

قابلیت مدرس و حیثیت مدرسہ

موجودہ مدرس اردو و دینیات کی تعلیم دینے کے اہل ہیں حساب بھی بقدر ضرورت جانتے ہیں۔ [illegible] ابتدا سے تحریک تبلیغ [illegible] سے انجام دیتے رہے ہیں۔ اس وقت ان کا مشاہرہ [illegible] ماہوار ہے۔ [illegible] ماہوار [illegible] دینیات [illegible] اسلام [illegible] وقت [illegible] کی تعداد [illegible] لڑکے ہیں۔

مدرسہ ہذا میں مندرجہ ذیل اقوام کے بچے تعلیم پاتے ہیں:-

اقوام	لڑکے	لڑکیاں	میزان
مسلم راجپوت	۱۳	۲	۱۵
قدیم مسلم اقوام	۵	۰	۵
ہندو نجار	۱	۰	۱
اچھوت	۱	۰	۱
میزان کل	۲۰	۲	۲۲

مندرجہ بالا تعداد میں سے بوقت معائنہ ۱۸ طلباء حاضر تھے۔ جن کا امتحان لیا گیا۔ نتیجہ امتحان حسب ذیل ہے:-

نام درجات	تعداد طلباء	کامیاب	ناکام
درجہ اوّل	۸	۶	۲
درجہ دوئم	۴	۳	۱
درجہ سوئم	۰	۰	۰
درجہ چہارم	۶	۵	۱
	۱۸	۱۴	۴

مدرسہ کا عام اثر

مدرسہ ہذا حلقہ ارتداد کے کامیاب مدرسوں میں شمار کیا جانے کا مستحق ہے۔ ۱۵ طلباء موضع بھوپت پور کے ہیں اور سات بچے قرب و جوار کے مواضعات سے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے مدرسہ کی مرکزی حیثیت ہے۔ جو اس کی بہتری اور ہر دلعزیزی کی دلیل ہے۔ یہ امر بھی موجب مسرت ہے کہ مدرسہ نے اچھوت اقوام کو بھی تعلیم دینے پر سبقت کی ہے۔

امراسلہ

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جمعیۃ علمائے ہند کانفرنس کی صدارت

بطور شکوہ و تعریض نہیں بلکہ بلحاظ واقعہ یہ امر ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اب تک جمعیۃ علمائے ہند کی جتنی کانفرنسیں سالانہ ہوئیں انکی صدارتیں ایک مخصوص جماعت یا مختص الخیال حضرات سے نامزد ہوتی رہی ہیں اگر جمعیۃ کی کانفرنس کی صدارت کیلئے بھی اُسکے ارباب حل و عقد نے یہی اُصول مغالطہ دہ طے کر رکھا ہے۔ جیسا الجمعیۃ اخبار کے لئے رہا ہے کہ کہنے اور لکھنے کو "جمعیۃ کا واحد ترجمان" عام مسلمانان ہند کا آرگن۔ مگر عملاً ایک مخصوص عقیدہ و جماعت کے خیالات کا ترجمان و آرگن" تو اس کو صاف اور واضح کر دینا چاہئے تاکہ ہر عقیدہ و خیال کا مسلمان اپنی رکنیت و شرکت کا حق یقین نکرے ورنہ عام مسالمانہ روش اختیار کرتے عملاً اس کا اظہار ہونا چاہئے کہ جمعیۃ مخصوص و جنبہ داری اور اندرون اسلام فرقہ وارانہ جماعت نہیں ہے۔ ورنہ لب گور جمعیۃ کا خاتمہ (خدا نخواستہ) بہت سی بدگمانیوں کے ساتھ ہوگا جس کی ذمہ داری اُس کے ارباب حل و عقد پر ہمیشہ رہیگی۔

اخبارات سے معلوم ہوا کہ اس سال جمعیۃ کی سالانہ کانفرنس پشاور میں ہوگی۔ ہمارے محترم دوست ناظم صاحب جمعیۃ اپنے اخلاص و مسلسل مساعی کے ساتھ وہاں سرگرم کار ہیں۔ جماعت استقبالیہ بن رہی ہے یا عنقریب بننے والی ہے۔ (واقعی ناظم صاحب جمعیۃ بڑی مستعدی و فلاح طلبی و پرزور مساعی سے جمعیۃ کے لئے اپنے آپکو وقف کیے ہوئے ہیں جزاہم اللہ) اس موقعہ پر خاص طور پر انتخاب صدر کی طرف توجہ لازمی ہے۔ ہمیں ضابطہ اور بے ضابطہ ایسے تمام انتخابات کے کوائف سے آگاہی ہے صوبوں سے رائے طلبی کی حالت بھی ظاہر و معلوم ہے اور صدر دفتر مرکزی اور جماعت ہائے استقبالیہ کی سفارشات کا وزن و طریقہ انتخابات بھی ہم جانتے ہیں۔ لہٰذا محض جمعیۃ کی فلاح و بحالی اقتدار و وسعت اثر کے لحاظ سے بحیثیت رکن مرکزی جمعیۃ یہ رائے دیتے ہیں کہ اس سال پشاور کے اجلاس میں "جناب مولانا مولوی قطب الدین عبدالولی صاحب لکھنوی" صدر منتخب کیے جائیں جو ذاتی علم و فضل اور خاندانی عظمت و عزت کے علاوہ جمعیۃ کے ساتھ دیرینہ ہمدردی و حمایت کا عملی جذبہ رکھتے ہیں۔ پشاور کی جماعت استقبالیہ اور مرکزی جمعیۃ

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

مشرقیات

عالم اسلامی

امیر فیصل ملک معظم کی بارگاہ میں

سی۔ ایم۔ جی کا برطانوی خطاب عطا کیا گیا

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ آج ہز میجسٹی ملک معظم نے قصر بکنگھم میں امیر فیصل ابن سعود ملک الحجاز کو شرف باریابی بخشا۔ شہزادہ موصوف کے ساتھ ان کے وزیر خارجہ سر جان جورڈان برطانوی قنصل متعینہ جدہ اور میجر نیگ متعلقہ دفتر مستعمرات بھی موجود تھے۔

ملک معظم نے امیر فیصل سے تقریباً نصف گھنٹہ نہایت پر خلوص ملاقات فرمائی۔ اور انکو کمانڈر آف دی آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج کا اعزاز عطا فرمایا۔ امیر فیصل نے ملک معظم اور حکومت برطانیہ کا زبان عربی میں شکریہ ادا کیا۔ کہ انہیں کی عنایت سے ارض حجاز کی جدید تنظیم عمل میں آئی۔ اپنے پرمسرت قیام انگلستان پر بھی اظہار خوشنودی کیا۔

سہ شنبہ کے روز امیر موصوف ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ جہاں وہ ملکہ ہالینڈ سے ملاقات کریں گے۔ بعد ازاں وہ پیرس پہنچکر پریذیڈنٹ فرانس سے ملیں گے۔

ہندوستان

مولانا احمد سعید صاحب کی صحت

[illegible] اکتوبر۔ مولانا کی حالت درست ہے۔ خون بالکل بند ہو چکا ہے۔ حکیم عبدالجلیل صاحب ندوی کا علاج نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض کا ازالہ ہو چکا ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ غالباً آج کل مولانا راولپنڈی تشریف لیجا سکیں گے۔

(نامہ نگار خصوصی)

بعد کی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا بخیریت تمام راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔ اور مولانا محمد اسحٰق صاحب صدر خلافت کمیٹی کے مکان پر مقیم ہیں۔ اس وقت تک آپ کے دو وعظ ہو چکے ہیں۔

دو مسلمان بچوں کا اغوا

گوردیال آریہ کو ایک سال قید سخت کی سزا

صوفی بشیر الدین صاحب ناظم اشاعت تبلیغ اسلام بریلی اطلاع دیتے ہیں کہ

۷ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو حاکم پرگنہ شاہ جہاں آباد کی عدالت سے پنڈت گوردیال ملزم کو جس نے دو مسلمان لڑکوں کو اغوا کر کے آریہ سماج یتیم خانہ میں پہنچایا اور تبدیل مذہب پر مجبور کیا تھا ایک سال قید سخت کی سزا ملی۔

لکھنؤ میں مجلس مرکزیہ خلافت کا آئندہ اجلاس

حجاز کے متعلق مسلمانوں کی ایک عام کانفرنس

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

مرکزی خلافت کمیٹی کے گذشتہ اجلاس منعقدہ دہلی مورخہ ۲۳ و ۲۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء کی قرارداد کے بموجب آئندہ اجلاس بمقام لکھنؤ بتاریخ ۳۰ و ۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۶ء دیوم شنبہ و یکشنبہ) ہونا قرار پایا ہے۔ رپورٹ وفد حجاز ایک ہفتہ میں طبع ہو کر ممبران مرکزی و اخبارات کو روانہ کر دی جائے گی۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے اجلاس کے بعد یکم نومبر کو لکھنؤ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی تاکہ موتمر اسلامی کی شاخ ہندوستان میں قائم کی جائے۔ اس کانفرنس میں تمام مسلمانان ہند جو مسئلہ حجاز سے دلچسپی رکھتے ہیں شریک ہو سکتے ہیں۔ ممبران مرکزی اپنی آمد کی اطلاع مولانا ظفر الملک علوی الناظر پریس سکریٹری ادارہ خلافت کمیٹی لکھنؤ کو بھیجیں۔

مرکزی خلافت کمیٹی کی میٹنگ کا اجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) رپورٹ وفد حجاز پر اظہار رائے۔

(۲) موتمر اسلامی کی شاخ کا ہندوستان میں قیام

(۳) دیگر امور جو جناب صدر کی اجازت سے پیش ہوں۔

جملہ ارکان مجلس مرکزیہ سے خاص طور پر استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اس اہم اجلاس اور کانفرنس میں ضرور بالضرور شرکت فرمائیں۔ اور تمام اپنے احباب کو جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہوں ہمراہ لائیں۔

تمام حضرات کو جو مجلس مرکزی کے ممبر نہیں ہیں اپنے طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا جو لکھنؤ میں بآسانی ممکن ہے۔

مجلس وضع قوانین پنجاب

آخری اجلاس میں بعض ضروری تجاویز

لاہور ۱۰ر اکتوبر۔ مجلس وضع قوانین کے آخری اجلاس کے زمانہ میں اول روز جو کارروائی ہوگی اس میں حسب ذیل غیر سرکاری اہم تجاویز پیش ہونگی۔

لالہ موہن لال پہلی تجویز پیش کریں گے کہ مجلس کی نامزدگی یا انتخاب کے لیے جلس کی جو قیود ہیں وہ منسوخ کر دی جائیں چودھری افضل حق تجویز پیش کریں گے کہ گداگری قانوناً ممنوع کی جائے اور ایسے نادار لوگوں کے لیے محتاج خانے کھولے جائیں۔ جو جسمانی یا دماغی حیثیت سے اپاہج ہوں۔ سردار جودھ سنگھ تجویز پیش کریں گے کہ صنعت پارچہ بافی کی موجودہ حالت کے متعلق تحقیقات کی جائے تاکہ اس صنعت کو جدید اصول کے ماتحت ترقی دی جا سکے پروفیسر رچی رام ساہنی تجویز پیش کریں گے کہ صوبہ میں تعلیم نسواں کی حالت کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ اور پختہ اصول و ضوابط کے ماتحت تعلیم کی فوری ترقی کے لیے ضروری کارروائی کی جائے۔

فساد کلکتہ کے مقدمات

کلکتہ ۱۰ر اکتوبر۔ کلکتہ میں ماہ اپریل جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ آج ان کے مقدمات کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۴ مسلمانوں پر بلوہ کا الزام عائد کیا گیا تھا جن میں سے ۳۰ کو تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور باقی چھوڑ دیئے گئے۔ ایڈیٹر و پرنٹر پیغام گزٹ پر بلوہ و فساد کو [illegible] والے مضامین شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ آج چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ

نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ اور مضامین کو بغاوت آمیز قرار دیکر ملزموں کو چھوڑ دیا۔ لیکن اسی الزام میں ایک اسلامی اخبار ترقی کے ایڈیٹر و پرنٹر پر تین سو روپیہ جرمانہ کیا۔

پنڈت نہرو اور پنڈت مالوی کا مقابلہ

مسٹر سی۔ ایس رنگا آئر کی دھمکیاں

لکھنؤ ۱۰ر اکتوبر۔ پنڈت موتی لال نہرو کے مقابلہ میں پنڈت مدن موہن مالویہ کے امیدوار ہونے کی خبر کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر سی ایس رنگا آئر نے فرمایا کہ سوراج پارٹی نے پنڈت مدن موہن مالوی کے مقابلہ میں قسمت ہائے الہ آباد و جھانسی کی طرف سے اسوجہ سے کوئی اپنا امیدوار کھڑا نہیں کیا تھا کہ اس کی رائے میں باوجود عقائد و خیالات کے اختلاف کے مالوی جی اپنی طویل پبلک خدمات کے لحاظ سے اسی عزت کے مستحق تھے۔ لیکن اگر یہ خبر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مالوی جی نے اس نیک سلوک کا اعتراف نہیں کیا چونکہ مالوی جی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ مشرقی روایات سے ان کا قلب مملو ہے اسوجہ سے یہ امر اور زیادہ تعجب خیز ہے کہ انھوں نے دوستی کا بدلہ دشمنی سے دیا ہے۔ کانگریس مدافعت کرے گی پنڈت مالوی جی کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اگر وہ پیشقدمی کریں گے تو کانگریس (مدمع سوراج پارٹی) جنگ کرنے سے تامل نکرے گی۔ کانگریس کی طرف سے جارحانہ کارروائی نہیں کی جارہی ہے لیکن وہ مدافعت کے متعلق اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرے گی۔ مالوی جی کے اعلان جنگ سے بھی ہمارے کارکنوں کے دلوں میں اور زیادہ جوش پیدا ہو جائیگا مجھے امید ہے کہ مالوی جی اس خبر کی تصدیق یا تردید کریں گے مسٹر ایکوتھ کے مقابلہ کرنے کا۔ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر میکڈانلڈ کے مقابلہ کرنے کا مسٹر بالڈون کبھی خیال بھی نہیں کریں گے لیکن مالوی جی ایک جدید ۔ ۔ ۔ ۔ تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی پبلک زندگی ذاتی عناد و بغض سے پُر ہے۔ اور اگر خبر صحیح ہے تو پنڈت مدن موہن مالوی کا رویہ اس کا ثبوت ہے کہ فرقہ پسند پنڈت نے اپنے چہرے نقاب اتار کے پھینکدی ہے۔ اور کانگریس ان کے مقابلہ کے لیے بخوبی تیار ہے۔

فسادات کلکتہ کے مقدمات

۳۰ مسلمانوں کو سزا

کلکتہ ۹ر اکتوبر۔ گذشتہ اپریل میں جو سب سے بڑا بلوہ کلکتہ میں ہوا تھا آج اڈیشنل پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اس کے مقدمات کا فیصلہ سنا دیا۔ بلوہ کے الزام میں ۴۰ مسلمان ماخوذ تھے ان میں سے ۳۰ کو تین ماہ قید سخت کی کس سزا ہوئی اور باقی رہا کر دیئے گئے۔

کوئلہ کی کان کا ایک [illegible]

نٹال میں ۱۵۴ آدمی [illegible]

ڈیونڈی (نٹال) ۹ر اکتوبر۔ [illegible] کی کان میں ایک غار کے اندر آگ لگ گئی [illegible] اور ۱۵۰ دیسی مزدور دب کر رہ گئے۔ [illegible] دیسیوں کی لاشیں برآمد کی جا سکی ہیں [illegible]

ریاست بھوپال کے خطابات

بھوپال کی ریاست کے سرکاری گزٹ [illegible] و عطایا کی فہرست شائع ہوئی ہے جو ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال نے جشن سالگرہ کے موقع پر افسران ریاست و دیگر کارپردازوں کو عنایت فرمایا تھا۔

اول درجہ کے خطابات یعنی معین الملک کا خطاب [illegible] خان

بہادر محمد حسین الزمان صاحب کو۔ راجہ کا رانے بہادر اودھ نرائن صاحب ڈسمبر مال کو، نصیر الملک کا چیف جسٹس سید لیاقت علی صاحب کو ملے ہیں۔

دربار دوم کے بیعتی والا قدر کا جسٹس سلام الدین کو ملا۔ لفٹننٹ کرنل امیر احمد کو کرنل کا عہدہ اور مسٹر سعید محمد خان صاحب ... کو آنریری میجر کا عہدہ دیا گیا۔ ... جاگیریں ... کو دی گئیں ... جسٹس سلام الدین اور میجر سعید محمد خاں صاحب کے مناصب میں ترقی کی گئی۔ ... کو دس ہزار۔ میجر سعید محمد خاں کو سات ہزار دئے گئے۔ انکے علاوہ بہتوں کو۔ خلعت۔ مراعات۔ اور مالگذاری میں تخفیف و دیگر انعامات دئے گئے۔

کیا مالوی جی امن چاہتے ہیں
حکومت صوبہ متحدہ کو مغالطہ دینے کی سعی

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ الہ آباد کے جلوس رام لیلا کے متعلق حکومت صوبہ متحدہ کی طرف سے جو تار موصول ہوا تھا پنڈت مدن موہن مالویہ نے حکومت صوبہ مذکورہ کے چیف سکرٹری کو اس تار کا جواب ارسال کر دیا ہے۔ پنڈت جی کہتے ہیں کہ "رام لیلا کمیٹی کے نمایندوں کی متفقہ رائے ہے کہ وہ حکام ضلع کی عائد کردہ شرائط میں سے کوئی شرط بھی منظور نہیں کر سکتے۔ اس قسم کی قیود و شرائط ہندو شہریوں کے حقوق میں ناجائز دست اندازی ہیں۔ حالانکہ ہندو اپنے مذہبی اور دوسرے جلوس عام شاہراہوں سے پرامن طریقہ سے لیجایا کرتے ہیں۔ ہندو ہمیشہ سے اسی طرح اپنے جلوس نکالتے رہتے ہیں اور یہ تو ایک بین دلیل ہے کہ الہ آباد میں یہ دستور نہیں ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجا بند کر دیا جائے۔ سالہا سال سے اور خصوصاً جب سے الہ آباد میں برطانیہ کی حکومت قائم ہوئی ہے اس حق کو شان و شوکت سے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے جس سے الہ آباد کے لاکھوں شہریوں اور الہ آباد سے باہر کروڑوں انسانوں کا گہرا تعلق ہے۔ اس حق پر گذشتہ عام دستور کے خلاف کسی طرح اثر نہ پڑنا چاہئے اور پھر ایسی حالت میں کہ نہ اس کے متعلق ہندوؤں سے کچھ دریافت کیا گیا اور نہ ان کو کوئی اطلاع دی گئی۔

مجھے اس امر سے اتفاق ہے کہ اس قسم کے حقوق کا فیصلہ کرنا دیوانی عدالتوں کا کام ہے لیکن ہندوؤں کی شکایت یہ ہے کہ ان کو لائسنس دینے سے دو مرتبہ انکار کیا گیا۔ اس سال تو خود مجسٹریٹ ہی نے جماعتوں کے قانونی حقوق کے متعلق فیصلہ سنا دیا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ خطرناک بلوہ کا ہو جانا یقینی تھا تو حکام ضلع ذرا جرأت سے کاروائی کرتے اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرتے تو کسی خطرناک بلوہ کا ہونا یقینی نہ تھا۔ میں ایک ہزار معزز اور سنجیدہ رضاکار دینے کو تیار ہوں کہ وہ پولیس کے ساتھ کام کریں۔ میں آخر میں منجملہ دیگر وجوہ کے ایک سب سے زیادہ زبردست وجہ بیان کر دینا چاہتا ہوں جس نے رام لیلا کمیٹی کے ممبروں کو زیر بحث اختیاری شرائط نامنظور کرنے پر آمادہ اور مجبور کر دیا وہ یہ ہے کہ ان کو یقین ہے کہ ان شرائط کی منظوری دونوں قوموں میں اختلاف و کشیدگی کو دور کرنے کی بجائے ان میں آئندہ کے لئے تازہ مناقشات اور تنازعات کا کامیاب ذریعہ بنجائے گی۔ اگر یہ کہکر جذبہ مشتعل کرنے کا موقع دیا گیا کہ مسجد کے پاس سے باجا بجاتے ہوئے گذرنا مسجد کی بے حرمتی کا باعث ہے تو ایسی حالت میں بلوؤں کا ہونا اور فضول مصیبت کا نازل ہونا یقینی ہے۔"

آزاد مسلم پارٹی صوبہ متحدہ کے انتخابی بورڈ کا جلسہ

کانپور ۱۱ اکتوبر۔ آزاد مسلم پارٹی کے انتخابی بورڈ کا ایک جلسہ کل منعقد ہوا۔ ۲۵ ارکان میں سے ۱۶ ارکان شریک جلسہ تھے۔ مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی۔ مسٹر شوکت علی بیرسٹر۔ سید ظہور احمد (لکھنؤ) ڈاکٹر عبد الکریم (بنارس) شیخ عبد اللہ (علیگڈھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مجلس وضع قوانین ہند و صوبہ متحدہ کے لئے امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مسٹر شاکر علی الہ آباد اور گورکھپور

پٹیالہ میں مذہبی مداخلت کی خبر غلط ہیں
وزیر خارجہ کا سرکاری بیان

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ وزیر خارجہ نے حسب ذیل اطلاع شائع کی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا اخبارات میں یہ بیان شائع ہوئے ہیں کہ ہز ہائینس کی حکومت نے ریاست پٹیالہ میں اسلامی حقوق و مراسم پر شرائط و قیود عائد کر دی ہیں۔ ہز ہائینس کی سکھ رعایا کے بہت سے افراد نے مذکورہ بیانات کی خود آزادی سے تردید کر دی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ اپنے گھر کا حال زیادہ اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ ہز ہائینس کی حکومت اب اعلان کرتی ہے کہ ریاست پٹیالہ کا ہمیشہ سے طغرائے امتیاز رہا ہے کہ بغیر قیود اور شرائط کے تمام مذہبوں سے عام رواداری کا اظہار کرے۔ حکومت کی اس قدیم حکمت عملی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

دار الحکومت

تیلی واڑہ کا امن خطرہ میں ہے
۳۳ ہندوؤں کیخلاف استغاثہ

تیلی واڑہ کے ۳۳ ہندوؤں کے خلاف عزیز الدین ولد قمر الدین ساکن تیلی واڑہ نے حسب ذیل استغاثہ دائر کیا ہے۔

(۱) یہ کہ علاوہ ان اہل ہنود کے جینسے تیلی واڑہ کے امن عامہ میں خلل کا اندیشہ ہے۔ ملزمان وہ لوگ ہیں کہ جو بانیان فساد میں سے ہیں۔ اور جن سے عدالت کے سامنے پیش ہوئے بغیر اس کا قائم رہنا سخت مشکل ہے۔ غریب مسلمان باشندگان کو ملزمان سے ہر وقت فساد اور سخت نقض امن کا اندیشہ رہتا ہے۔ پولیس نے اس معاملہ میں کافی تحقیقات نہیں کی ورنہ ان ملزمان کے نام بتلائے جاتے۔ اور ان کے خلاف کافی ثبوت بہم پہنچایا جاتا۔ لہذا استغاثہ ہذا داخل کر کے امیدوار ہوں کہ ملزمان سے مچلکہ حفظ امن لئے جائیں۔

دہلی کلاتھ ملز کے خلاف مقدمہ
ایک مزدور کی موت کی اطلاع

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ ۱۷ اگست کو دہلی کلاتھ ملز میں ایک حادثہ کی وجہ سے ایک مزدور مر گیا تھا۔ مسٹر مدن موہن لال پروپرائٹر اور ایچ۔ ایس مرچنٹ منیجر کے خلاف انڈین فیکٹری ایکٹ کے ماتحت استغاثہ دائر ہے۔ انپر الزام ہے کہ انہوں نے مزدور کی موت کی اطلاع ٹھیک وقت پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انڈسٹریل سرداینور کو نہ دی۔ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں کل مقدمہ پیش ہوا۔ مسٹر لنکن سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور محافظ دفتر موجود نہ تھے اس لئے ان کی شہادت نہ ہو سکی مسٹر مٹھن لال ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ایک کلرک نے شہادت دی کہ ۱۷ اگست کو حادثہ ہوا تھا اور ۱۸ اگست کو دفتر میں اطلاع موصول ہوئی۔

منجانب صفائی کہا گیا کہ انہوں نے ۱۷ اگست ہی کو اطلاع ارسال کر دی تھی وہ چار گھنٹہ کے اندر اندر حادثہ کی اطلاع دینے کے ذمہ دار تھے۔

منجانب استغاثہ کہا گیا کہ حادثہ کی اطلاع ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں چار گھنٹہ کے اندر پہونچنی چاہیے تھی۔

۱۲ اکتوبر کو اس مقدمہ کی پھر سماعت ہوگی۔

پہاڑ گنج میں دو ڈاکے

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج کے قریب ریلوے کوارٹروں میں پہاڑ گنج میں دو ڈاکے پڑے۔ بابو رگھبیر چند کے مکان میں چور گھس گئے اور ۱۵۰۰ روپے کے زیورات اور گھر کا سامان لے کر چلے گئے۔

بابو عظمت اللہ ڈرافٹسمین کے مکان میں بھی چور داخل ہوئے۔ لیکن وہ خوش قسمتی سے ہوشیار ہو گئے لیکن پھر بھی چور ۵۰ روپیہ اور ایک ریشمی دوپٹہ لے گئے۔ ابھی تک چوروں کا پتہ نہیں چلا۔

تیج کا تعصب اور غلط بیانی

۸ تاریخ کے تیج میں مولوی امام الدین کی چوری کے متعلق جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کو دیکھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دہلی کے آریہ اخبارات مسلمانوں کے متعلق خبریں شائع کرنے میں کسقدر تعصب اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ تحقیق حال کرنے پر ہمارے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص مسمی امام الدین نے جو پہلے بھی اکثر اسی قسم کے جرائم میں ماخوذ ہو چکا ہے۔ سنہری مسجد میں عبد الشکور صاحب کے جوتے چرالئے تھے ملزم کو فوراً پکڑ کر کوتوالی پہنچا دیا گیا۔ اس خبر کو تیج نے مولانا امام الدین صاحب کی چوری کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اور اسے ایک معزز مسلمان کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔

مقدمات الامان کی تاریخوں میں تبدیلی
۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی ہی

دہلی ۸ اکتوبر۔ آج دفتر الامان میں پھر تاریخوں کی تبدیلی کی اطلاع موصول ہوئی ۱۰۸ کے مقدمہ کی تاریخ ۱۱ اکتوبر سے آگے بڑھا کر ۱۶ اکتوبر کر دی گئی۔ اور دفعہ ۱۵۳ الف کے مقدمہ کی تاریخ ۲۲ اکتوبر سے پیچھے ہٹا کر ۱۶ اکتوبر کی گئی۔ لہذا دونوں مقدمات ۱۶ اکتوبر کو بوقت دس بجے دن پیش ہونگے۔

چرنجی پہلوان کا مقدمہ قتل

دہلی ۹ اکتوبر۔ چرنجی پہلوان کا مقدمہ قتل پیش ہوا دو اور ہندو پہلوانوں کی اسی سلسلہ میں گرفتاری عمل میں آئی ہے جو چرنجی کے معاون و مددگار بتائے جاتے ہیں۔ استغاثہ کی بعض شہادتیں پیش ہوئیں۔

اڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۹ اکتوبر۔ اڈیٹر مبلغ پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ پیش ہوا۔ اڈیٹر سے پانچسو کی ضمانت اور پانچسو کا مچلکہ لے لیا گیا۔ آئندہ پیشی ۲۹ اکتوبر کو ہوگی۔

لوٹن سنگھ کو تین ماہ قید سخت کی سزا
ایک سال تک امن قائم رکھنے کے مچلکے

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ دہلی کے مفسدوں کے مشہور سرغنہ چودھری لوٹن سنگھ کو تین ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ایک قضیہ کے سلسلہ میں بعض جاٹوں نے لوٹن سنگھ کو زد و کوب کیا تھا جنپر اس نے استغاثہ دائر کر دیا تھا۔ اس استغاثہ کے جواب میں ان جاٹوں نے بھی دعوی کیا تھا۔ دونوں مقدموں کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جاٹ تو بے قصور قرار دئے گئے اور چودھری صاحب کو سزا دی گئی۔

لوٹن سنگھ سے ایک سال تک کے لئے امن قائم رکھنے کی ضمانت بھی لی گئی ہے۔ کیونکہ گذشتہ دو سال میں چھ مقدمات اس پر چلائے گئے ہیں اور دو دفعہ اسپر چالان ہوئے ہیں۔ ان مقدمات میں سے ایک مقدمہ میں اسپر ۵۰ روپیہ جرمانہ بھی ہو چکا ہے۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وجود امن کے لئے مستقل خطرہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

کے ممبران کو خصوصی طور پر ہم اس انتخاب کے لئے متوجہ کرتے ہیں۔ والسلام

فقیر محمد عبد الماجد القادری البدایونی رکن جمعیۃ علماء ہند
۲۹ ربیع الاول شریف ۱۳۴۷ھ

مسئلہ حکومت حجاز

جناب من اگر آپ اجازت دیں تو اس انقلابی مسئلہ کی نسبت چند سطریں ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں پیش کروں۔ تمام اسلامی اخبارات میں صرف الجمعیۃ ہی ایک ایسا بہترین اخبار ہے جس نے اس مسئلہ پر نہایت متانت و تہذیب۔ اور معقول رائے کے اظہار سے مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے مگر اب اندیشہ پایا جاتا ہے کہ دہلی کے مجالس خلافت و جمعیت العلماء کی تجاویز کے مطابق الجمعیۃ بھی ایک ایسی پالیسی اختیار کرے۔ جو بے نتیجہ اور لغو بھی ہوئی ہے۔ خلافت کانفرنس اور لکھنؤ کی کانفرنس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ سلطان ابن سعود کو حکومت حجاز سے علیحدہ کئے جانے کی فکر کی جائے۔ امر اول کی نسبت میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ براہ کرم غور فرمائیں کہ سلطان ابن سعود کو نکالنے کی کیا تدبیر ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جس شخص نے بزور قوت حکومت حاصل کی ہے وہ محض تجاویز سنکر حکومت سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ دیگر اسلامی حکومتوں مثلاً افغانستان ایران۔ ترکی سے یہ توقع رکھنا کہ وہ بزور شمشیر و بابی حکومت کا استیصال کریں گے سراسر وہم پر مبنی ہے۔ موتمر حجاز میں نمایندگان افغانستان و ترکی کا جو رویہ حکومت حجاز کی نسبت رہا ہے۔ اور نمائندہ ترکی نے واپسی کے بعد جو خیال نسبت حکومت حجاز ظاہر کئے ہیں وہ پڑھکر کون شخص یہ امید قائم کر سکیگا کہ افغانستان و ترکی فوج کشی کریں گے۔ کیا تنہا حکومت ایران جنگ برپا کرے گی۔ یہ بھی قرین عقل نہیں ہے۔ کیا یمن کے امام یحیی فوجکشی کریں گے ممکن ہے مگر ان کا کامیاب ہونا غیر یقینی ہے۔ پس ایک تجویز ایسی مرتب کرنا جس کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو۔ کونسی دانشمندی کی بات ہے۔ نقصان سراسر ظاہر ہے کہ سلطان ابن سعود کو اصلاحات و انتظامات کی جانب راغب کرنا بھی مفقود ہو جائیگا۔ جب حکومت حجاز یہ معلوم کرے گی کہ مسلمانان ہند۔ ان کے استیصال کے درپے ہیں تو موتمر حجاز کا بھی خاتمہ ہے اور ساری توقعات اور اصلاحات کے نفاذ کی امید کا بھی خاتمہ ہے۔ بلکہ زعمائے خلافت و جمعیۃ العلماء و خدام الحرمین کا حجاز پہونچنا بھی دشوار ہو جائیگا صرف ایک تدبیر باقی رہتی ہے جو اختیار کی ہے۔ کہ مسلمانان ہند کو حج سے روک دیا جائے۔ اہم شرعی خرابی اس تجویز میں یہ ہے کہ یقیناً یہ ایک مسلہ فرض ہے عمداً بلا وجہ روکر دوائی ہے کیونکہ ایک سیاسی کامیابی کی تدبیر کے لئے ترک فرض پر اصرار کرنا جائز نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ راستہ خطرناک ہو امن و امان مفقود ہو۔ استطاعت نہ ہو۔ اور کوئی صورت حج سے امتناع کی نہیں ہے پس یہ سمجھ میں نہیں کہ اس کی جرأت کیونکر کی جاتی ہے۔ کہ باوجود حصول امن و امان راہ کے جس کا اقرار ہر ایک شخص کو ہے حج سے روکنے کی تجویز پاس کی جاتی ہے۔ کیا علمائے دین ایسا فتوی مرتب کریں گے۔ اور اس تجویز پر صاد کریں گے۔ اگر ایسا ہوگا تو وہ اپنی دقعت پر خود اپنے ہاتھ سے ضرب کاری لگائیں گے۔ کیونکہ کسی تاویل کی گنجایش باقی نہیں جاتی نیز دیگر اسلامی ممالک پر اس تجویز کا کیا اثر پڑے گا۔ کیا دیگر اسلامی ممالک بھی اس کی تقلید کریں گے۔ دیکھئے تک تو یہ خلاف شرع آواز فقط ہندوستان کے مسلمانوں کی ایجاد ہے۔

انسداد اور فائدہ بخش صورت فقط یہی ہے کہ سلطان حجاز کی تائید کے ساتھ ان کی حکومت کی خرابیوں کی رفع کرنے پر توجہ دلائی جائے۔ وہابی عقائد و خیالات کی بنا پر دیگر فرق اسلامیہ کے عقائد کی توہین کو روکا جائے مقابر و آثار کی از سر نو تعمیر پر زور دیا جائے۔ اور آئندہ تحفظ کا اطمینان کیا جائے اگر چہ اس وقت تک ایسی سعی کارگر نہیں ہوئی مگر امید رکھنا چاہیے کہ آگے چلکر حکومت حجاز اس مشورے پر کاربند ہو جائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ سالانہ حج اور کانفرنس حجاز میں شرکت کی جائے اور تمام نمایندگان موتمر حجاز بالاتفاق سعی کریں مگر افسوس ہے کہ اخراج سلطان کی تجویز پاس کرنے اور حج سے رک جانے کی صورت میں تو کامیابی کی کوئی سبیل ہی نظر نہیں آتی پس میں تمام سمجھدار ناظرین اخبار الجمعیۃ اور فاضل مدیر سے التجا کرتا ہوں کہ اس مسئلہ اخراج سلطان پر مکرر غور کریں کہ اس کا نتیجہ بجز خرابی اور بربادی کے کچھ بھی نہیں ہے۔

دوسرا مسئلہ جمہوریہ اسلامیہ کا قیام ہے۔ یہ ایک نہایت خوش آیند تجویز و خیال ہے مگر غور کرنا چاہئے کہ جمہوریہ اسلامیہ شرعیہ کا وجود عرب اور تمام ممالک اسلامیہ میں ہزاروں برس سے بھی باقی نہیں ہے بلکہ بقول مولانا محمد علی صاحب کے حکومت بنو امیہ کے قیام کے ہی زمانہ سے جمہوریہ اسلامیہ کا خاتمہ ہو چکا ہے پس اب سوال یہ ہے کہ ترکوں کے عہد حکومت حجاز میں یہ آواز کبھی بلند نہیں کی گئی جو سراسر شخصی سلطنت تھی۔ شریفی حکومت کے دور میں یہ مطالبہ نہیں کیا گیا اب دفعتاً اور فوری طور پر اس مطالبہ کی شدت اور قوت کی کیا وجہ ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ خلافت راشدہ کے نمونہ پر جمہوریہ اسلامیہ قائم نہ ہو یا قائم کرنے کی تجویز نہ کی جائے۔ ضرور کی جائے مگر ایسے طریقہ پر کہ اس کا یہ نتیجہ ہو کہ محض اس وجہ سے کہ سلطان ابن سعود شخصی حکمران ہیں ان کے خلاف مسلمانوں کو متحد کیا جائے اور دشمنی مول لی جائے۔ ایران و افغانستان کے حکمران کی نسبت کیا یہی خیال پیدا کیا گیا ہے کیا غازی کمال اتاکی حکومت جمہوریہ ترکیہ جمہوریہ اسلامیہ ہے۔ کیا جمہوریہ ترکیہ رائے عامہ کی پابند ہے۔ ان سب سوالات کا جواب یقیناً نفی میں ہے اس لئے قیام جمہوریہ اسلامیہ کی تجویز میں کوئی شدت نہ ہونا چاہیے ہزاروں برس سے اسلامی دنیا جمہوریہ اسلامیہ سے محروم چلی آتی ہے۔ پس دفعتاً اس کا نفاذ بظاہر دشوار ہے اس سے تو عملی طور پر قابل نفاذ یہ صورت معلوم ہوتی ہے کہ سلطان ابن سعود ایک دار الشوری قائم کریں جس کے ذریعے سے وہ حکومت کا انتظام کریں۔ خواہ سلطان موجودہ اور ان کا خاندان صدر کہلائے یا سلطان کہلائے دونوں صورتیں واحد ہیں۔ میں نے صاف اور مختصر طور پر بلا کسی تمہید اور طوالت کے اپنی ذاتی رائے عرض کی ہے۔ مقصود میرا یہ ہے کہ حج

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ جسے مولانا شبلی مرحوم کے خقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کے ساتھ کھینچا ہے صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کس قدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائٹل خوشنما کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت صرف دو روپے (عہ)

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اچھے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور ان کے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تعلیم الاسلام ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳۔ ۴۔ تعلیم الاسلام نمبر ۵۔ قیمت کل سٹ ۱۳ر

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

غلط ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کے ساتھ مصالحانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھے جس کے لئے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہئے۔ اس کی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں انکے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے اس عظیم کتاب میں ۸۵ اصحاب پر تفصیل کیساتھ بحث کیگئی ہے۔ ۲۰ صفحہ کاغذ نہایت اعلی چھپائی نہایت عمدہ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للعہ حضرات اہلسنت رعایتی قیمت ...

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گمنامی میں پڑے تھے بابا تفصیلی حالات کی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ... فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے گویا ... فارسی کی رباعیات اور ان کا اردو رباعیات میں ترجمہ ... قیمت عہ

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ اجل جناب شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف سے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ ہے۔ قیمت صرف ۸ر

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں ... سلاست بیان کے ساتھ ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرا دیا گیا ہے قیمت صرف ...

الصرف والنحو

عربی کے صرف و نحو میں یہ رسالہ بے نظیر ہے مؤلف نے عربی کی قواعد کو اسقدر اچھی طرح بیان کیا ہے کہ طالب علم بغیر کسی غور و فکر کے سمجھتا چلا جاتا ہے۔ عربی کے ہر طالب علم کو اسکا ایک نسخہ طلب کرنا ضروری ہے قیمت ...

ملنے کا پتا: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

حمایت اور بیجا مخالفت دونوں باتوں سے احتیاط لازم ہے۔ کام اور بات ایسی کرنی چاہئے جو نتیجہ خیز اور مفید ہو۔

ناچیز صدیق احمد سنگا ریڈی

انجمن اہلسنت والجماعت لائلپور کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز بدھ، جمعرات گول باغ میں انجمن اہل سنت والجماعت کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ طالبان حق و صداقت اور فدائیان توحید و سنت کے لیے اس سے بڑھکر اور کیا مژدہ روح پرور اور جانفزا ہوگا کہ انجمن ہذا کے اس سالانہ جلسہ میں حنفی المذہب کے علمبردار مشاہیر علمائے کرام و مشائخ عظام جناب حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب و علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و مولانا بدر عالم صاحب دیوبندی و علامہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ و حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند دہلی و مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری۔ و پیر سید احمد شاہ صاحب مشہور واعظ ہزاروی تشریف لاکر اپنے ارشادات فصیحانہ و مواعظ عالمانہ سے رہروان جادۂ شریعت و تشنگان بادۂ طریقت کو مستفیض فرماویں گے۔ لہذا جمیع اہل اسلام کی خدمت بابرکت میں گذارش ہے۔ کہ تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشیں اور کارکنان انجمن کو قدمے۔ درمے۔ سخنے ممنون فرماکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

نوٹ۔ پروگرام جلسہ بعد میں شائع کیا جائیگا۔

الداعی الی الخیر

خان بہادر مولوی غلام باری بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
ایم۔ ایل۔ اے۔ صدر انجمن اہلسنت والجماعت
لائل پور

جمعیۃ علمائے ہند و فد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

	سالانہ	ششماہی
چندہ	۶ روپے	۳ روپے

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

فتوائے سر تعزیت کی اشاعت پر ناجائز پابندی

ریزولیوشن پاس کردہ مجلس مؤید الاسلام فرنگی محل لکھنؤ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء۔

مولوی مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان دہلی پر طعام ہنود کا فتویٰ شائع کرنے پر جو مقدمہ چلایا گیا وہ مذہبی مداخلت ہے نیز علمائے فرنگی محل کی متفقہ جماعت یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ جب یہ فتویٰ ایک عرصے سے بریلی میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے اور آج تک کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ تو ایک اسلامی اخبار میں درج کرنے پر وہ کیوں قابل اعتراض قرار دیا گیا۔ برطانوی روایات اور متعدد اعلانات ہر گروہ و جماعت کی مذہبی آزادی کے حامی رہے ہیں۔ لیکن حکومت دہلی کی یہ کارروائی اس کے یکسر برخلاف ہے اور جس قدر جلد سے جلد یہ مقدمہ واپس لیا جائیگا اسی قدر بہتر و مناسب ہوگا۔ خاکسار محمد سلامت۔ سکرٹری

ضرورت ہے؟

بیکار ہیں ــــ : ــــ تو کام
آمدنی کم ہے ــــ : ــــ تو زیادہ آمدنی
تنگدست ہیں ــــ : ــــ تو فراغت
گمنام ہیں ــــ : ــــ تو شہرت
اشانت ہیں ــــ : ــــ تو شانتی
تاجر ہیں ــــ : ــــ تو کاروباری وقت

آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھکر ہماری بونس سکیم طلب کیجئے

المشتہر

منیجر اخبار سوداگر انہ کانگریس دہلی

لسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ شیروانی اچکن قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر۔ بھاگلپور
دوکان: سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

سبز چائے ملنے کا پتہ بشیر اسٹور پشاور

کیا آپ کی جیب میں نو آنے ہیں

اگر آپ نو آنے کی وہ گرانقدر رقم جسے صبح سے شام تک پان اور سگرٹ کی نذر کر دیتے ہیں کسی مفید اور کار آمد کام میں لگانا چاہتے ہیں تو ماہوار رسالہ

اسلامی دنیا

نو آنے بھیجکر ایک سال کیلئے جاری کرا لیجئے۔ یہ دلچسپ اور مفید مضامین پیش کرتا ہے۔ خیالات بلند ہوتے ہیں زبان شستہ اور عام فہم ہوتی ہے اس میں مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں کا علاج ہے نمونہ مفت چندہ سالانہ نو آنے۔

منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد۔ دہلی

ضرورت کتاب

میں ایک غریب عربی طالب علم ہوں اور مجھ کو سخت ایک نسائی شریف کی ضرورت ہے بسبب بے سرمائیگی کے میں کتاب مذکور کو خرید نہیں سکتا، لہذا کوئی صاحب کرم و الجود مجھے ایک نسائی شریف خرید کر اس کی قیمت پتہ ذیل سے بھیجدے اور اللہ سے صدقہ جاریہ کا ثواب پاکر جنت بے بہا کا حقدار بنے۔

عبید الرحمن طالب علم مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے دربھنگہ

تاریخہائے اشاعت

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں۔

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

[illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ بنگش دہلی

برسات کے بعد ملیریا شروع ہوتا ہے!

موذی بخار انسان کو بالکل ناکارہ کر دیتا ہے اکثر بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے اس سے تلی وغیرہ بڑھکر تمام شکل ہو جاتی ہے افسوس کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے؟ کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ہو کس طرح ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جا سکتا ہے اور علاج کیسے ہونا چاہیئے؟

ان تمام باتوں کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بقیمت ۵ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے اور رفاہ عام کیواسطے انہی باتوں کا ایک چھوٹا سا رسالہ ملیریا یا موسمی بخار خورد بھی لکھا ہے۔ جو کہ طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے!

عرق بخار

[illegible]

المشتہر منیجر امرت دھارا [illegible] امرت دھارا

SUGAR TEA

MILK MADE

میٹھی چاء

دودھ کی بنی ہوئی

خوش ذائقہ خوشبودار

خالص دودھ اور چینی کی بنی ہوئی اعلیٰ درجہ کی مقوی

خوش ذائقہ چاء جس کا ایک چمچہ ایک پیالی کے لئے کافی ہے نہ دودھ و چینی ڈالنے کی ضرورت نہ چاء کی۔ صرف گرم پانی میں اس کا ایک چمچہ ڈالنے سے خوش ذائقہ و خوشبودار چاء کی ایک پیالی تیار ہو جاتی ہے قیمت فی ٹکس جس میں ۲۵ پیالی چاء تیار ہو سکتی ہے ایک روپیہ علاوہ محصول

المشتہر: سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

غازی

کیا اشدھی کی ظلمت میں توحید کا نور چھپ جائیگا

یہ ناممکن ہے اس کا ثبوت آپ کو روزانہ اخبار

دیکھا رہے غریب مسلمانوں کی غریب بستی دہلی سے مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا جس میں موجودہ واقعات پر نہایت لطیف انداز میں بحث کیجائیگی۔ مذہبی صاحب کے مفید و عجیب لطیف مضامین۔ مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپ کیا اتحاد مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر بتائی جائینگی۔ پہلا پرچہ ۱۰ نومبر کو شائع ہوگا۔ چندہ سالانہ تین روپے اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن بہت معقول دیا جائیگا

منیجر اخبار غازی دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم ورم چوٹ جلے دکھتے زخم لقوہ فالج رعشہ گنٹھیا [illegible] اطفال جمو گا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں قیمت فی سیر [illegible]

تازہ ترین شہادت۔ از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب [illegible] حیدرآباد دکن [illegible]

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

خوبصورتی صباحت و ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے

جو لوگ اس بات کے مؤید ہیں اُن کے لئے دو نایاب چیزیں

پری جمال صابون!

یہ صابون بیگمات بھی استعمال کرتی ہیں اور مرد بھی، بچے بھی اسکے عاشق ہیں اور بچیاں بھی دیوانی ہیں، سرکار سے رجسٹری شدہ اور پبلک سے سند یافتہ اسکے استعمال سے تمام داغ دھبے جاتے ہیں۔ [illegible] قیمت ۳ ٹکیہ مع صابندانی [illegible]

زنانہ سنگھار بکس

یہ بکس رجسٹری شدہ ہے اور ہندو مسلم خواتین نے بیحد پسند کیا ہے۔ اس میں حسب ذیل پانچ چیزیں اور ایک انعام ہے (۱) پری جمال صابون ایک ٹکیہ (۲) پری بہار آئل ۲ تولہ۔ (۳) بال صفا صابون ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ٹکیہ (۵) خوشبودار سرمہ ایک تولہ [illegible] قیمت فی بکس ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور تن پری جمال منزل دہلی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

[illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

[illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

[illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

[illegible]

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

[illegible]

بموجب اعلان مفید نہوں تو اخلاقاً و قانوناً دوگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

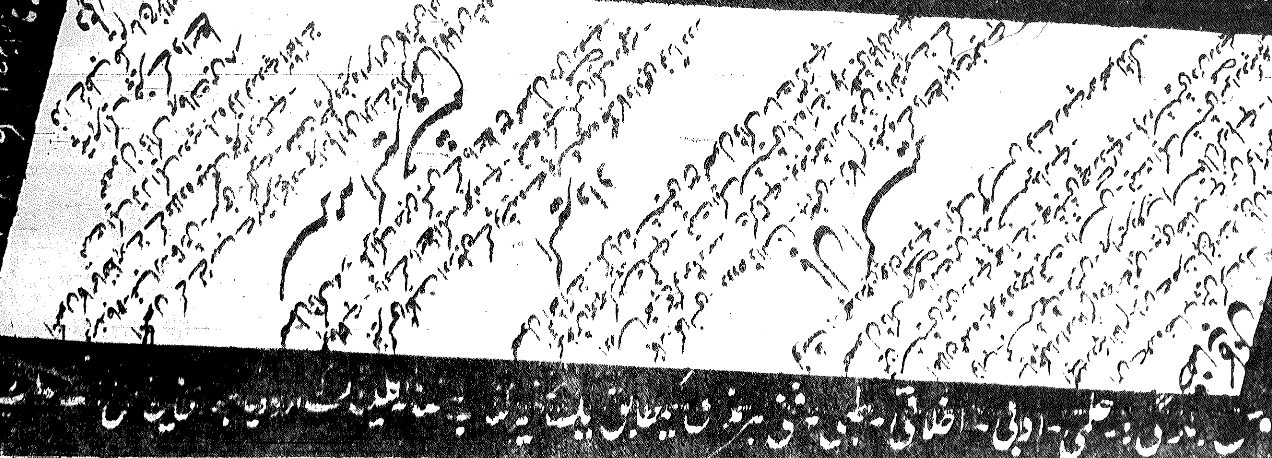

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۸

افغانستان کی حربی و جغرافی پوزیشن

ایک ترکی ماہر حربیات کا عمیق تبصرہ

استانبول کے اخبار ملیت نے اپنے فوجی نامہ نگار کا ایک نہایت اہم مراسلہ شائع کیا ہے جس میں وہ افغانستان کی جنگی پوزیشن پر مفید خیز روشنی ڈالتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے ایک جماعت ہمارے ملک میں اس غرض سے آئی ہے کہ وہ ہمارے لشکر میں داخل ہوکر فوجی قواعد کی تعلیم حاصل کرے۔ اس سے یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو افغانستان خلوص دل سے ہماری حکومت کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنا چاہتا ہے دوسرے وہ اپنی فوج کی تنظیم اور اسکو نئے جنگی فنون کے موافق ترقی دینے کا خیال رکھتا ہے۔

یہ سوال کو ماہرین فن کے غور و بحث کے لیے چھوڑتا ہوں کہ مشرق میں ترکی کے پہلو بہ پہلو ایک اور مضبوط و مستقل اسلامی حکومت کے وجود سے کس قدر فوائد جلیلہ مترتب ہوں گے۔ فی الحال میں صرف فوجی و جغرافی حیثیت سے افغانستان کی تاریخ تک اپنی بحث کو محدود رکھنا چاہتا ہوں۔ اور اس میں بھی حتی الامکان اختصار کو پیش نظر رکھوں گا۔

اس امر میں ہمارے بالکل درست ہوگی کہ ایشیا میں افغانستان کی وہی حیثیت ہے جو سوئٹزرلینڈ کو یورپ میں فوجی اور جغرافی اعتبارات نصیب ہے اور سچ تو یہ ہے کہ افغانستان کے استقلال کی حفاظت اور دوسروں کی دست اندازی کو روکنے میں سب سے زیادہ جن عوامل کو دخل ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ قوم افغان میں آزاد زندگی سے فائدہ اٹھانے کا طبعی میلان ہونا۔ اور اس آزادی کی بنا پر بوقت مدافعت رغبت صادقہ کا موجزن ہونا۔ جنگ و جدل کے موقعہ پر شجاعت و بسالت سے کام لینا۔

۲۔ ملک میں بہت سے ایسے عوارض طبعیہ کا ہونا جن سے حریفوں کی کوششیں ناکام رہتی ہیں اور جن کی بدولت اس پر تسلط محال تو نہیں مگر دشوار ضرور ہو جاتا ہے۔

۳۔ سرزمین افغانستان میں قدرتی خزانوں کی کمی ایک ایسا امر ہے جو آبادی کے طالبوں کو اس پر قبضہ کرنے سے روکتا ہے۔

بس اس مملکت کو جو حکومتیں محیط ہیں ان کی خواہش ہے کہ سوئٹزرلینڈ کی طرح ایک آزاد حکومت کا وجود ہوتا کہ ان کے درمیان فصل ہو جائے۔ اور حصول توازن کے لیے افغانستان کو اپنی جانب راغب کرنے کی معمولی کوشش سے کام لینا پڑے۔

گزشتہ ایام میں مملکت افغانستان کے بعض حصوں پر برطانیہ نے جو دست درازی کی تھی ان کی غرض ہم اس کے سوا کچھ نہیں بتا سکتے کہ وہ ہندوستان میں اپنا قدم جما تا اور ان ممالک بعیدہ میں اپنا اثر قائم کرنا چاہتا تھا اور افغانیوں کو دوسری جانب روس کے ساتھ اتحاد کرنے سے روکنا چاہتا تھا۔ ۱۸۳۸ء میں جب انگریزوں کو افغانستان پر روسی تسلط کا اندیشہ پیدا ہوا تو انہوں نے ہندوستان میں ایک فوج جو ۱۶ ہزار جنگ آزماؤں پر مشتمل تھی تیار کی۔ اور امیر دوست محمد خاں کے عہد میں انہیں لیکر افغانستان پر چڑھ آئے۔ اسی سنہ میں ۲۳ جون کو قندہار اور ساتویں اگست کو کابل پر قابض ہوگئے۔ امیر دوست محمد خاں نے ۵ ستمبر ۱۸۴۰ء کو اپنے تئیں انگریزی فوج کے حوالہ کردیا لیکن اس کے بڑے لڑکے اکبر خاں نے انگریزی فوج کے خلاف افغانی قوم کو برانگیختہ کیا۔ اور ایک بڑا لشکر لے کر کابل پر حملہ آور ہوا۔ تمام انگریزی فوج کو جو اس جگہ تھی چند دنوں کی معرکہ آرائی میں تباہ و برباد کردیا۔ بقیہ فوج کابل کے قریب کسی قلعہ میں اس خیال سے محصور ہوگئی کہ درہ خیبر کے راستہ سے ہندوستان پہنچ جائے۔ لیکن افغانی سرداروں [illegible] مورخہ ۱۸۴۲ء [illegible] ہندوستان کو قید کرلیا اس بنا پر انگریزوں نے دوسری فوج کابل کے زیر قیادت [illegible] افغانیوں سے [illegible] اس فوج نے کابل پر حملہ کیا اور اس پر قابض ہوگئی۔ راستہ میں جس قدر قصبے اور گاؤں ملے انہیں جلا کر خاک سیاہ کردیا۔ پھر امیر دوست محمد خاں کو کابل کا بادشاہ بنایا۔ [illegible] ۱۸۵۵ء [illegible] معاہدہ [illegible] ماہانہ تنخواہ [illegible] انگریزوں کا تسلط [illegible] امیر شیر علی خاں [illegible] کیا اور [illegible]

سابقہ [illegible] انگریزوں نے دوبارہ افغانستان پر [illegible] یعقوب خاں ولد محمد شیر علی خاں کو جو ترکستان [illegible] فرار ہوگیا تھا گرفتار کرکے ہندوستان کی جانب جلاوطن کردیا۔ انگریزوں نے امیر شیر علی خاں کے ساتھ جو معاہدہ کیا اس سے ان کی غرض [illegible] افغانستان کے جنوب اور سلسلہ جبال سلیمان [illegible] انگریزی افغانی سرحد [illegible] جو افغانستان پر قبضہ کرنا چاہیے [illegible] فوج کو کابل کی طرف روانہ کرے [illegible] ہے کہ انگریز ہمیشہ [illegible] قابض ہوجاتے تھے۔

جو فوج سلسلہ جبال سلیمان کے راستہ سے آئے وہ دو راستوں سے کابل پر قبضہ کرنے کے لیے جا سکتی ہے اور اس کی اولین دلیل یہ ہے کہ انگریز ۱۸۳۹ء میں جب درہ خیبر وغیرہ کے راستہ کو چھوڑ کر قندہار و غزنی کے راستے کابل پہنچے اور اس پر مسلط ہوگئے۔ اب انگریزوں نے درہ خیبر تک ریلوے لائن بچھادی ہے اور دوسری طرف ریلوے لائن کے ذریعہ درہ کو چاک سے مقام کوئٹہ ملا دیا ہے۔ اور منقولہ کوئٹہ کے راستہ کی خوب اچھی طرح قلعہ بندی کردی ہے۔ اور آمدہ وہ ان ضروری وسائل کو کام میں لانے کے لیے تیار ہوگئے ہیں جن سے تیسری ریلوے لائن کوئٹہ اور قندھار کے درمیان

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۵	۸
ششماہی	۳	۴
فی پرچہ	۱	

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نہیں سر پر سی پڑے گی ہل چل — چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنیٰ — جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مراد اقل

ملنے کا پتہ: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کیے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸؍) ڈاک محصول تین آنہ (۳؍) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ بچوں عورتوں اور پبلک بیماریاں ادر جنون وغیرہ مختلف بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر: راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیرو ٹی ہیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔
المشتہر: منیجر پیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنتی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۸ علاوہ محصول ڈاک۔
حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لیے دیانت دار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

قرآن شریف لقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کچھ بھی کی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ بیل بوٹیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں الحکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ۹-۰-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی نقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ ختائی چکنا ۴ جلدیں قیمت ۰-۸-۶ مع محصول بر بشری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ۔ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مع محصول بر بشری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی ختائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر ختائی کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۳

المشتہر: مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۲۔ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی حوالے صحیح مضامین درست۔ [illegible] ہر ایک مسلمان کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
حرمین شریفین کے حالات کا بیان متعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کی ہے تورات زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخی و جغرافی کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ر

(۲) الجمال و الکمال
تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار قصہ یوسفی کی تنقید اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۸ر

(۳) رحمۃ للعالمین
سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت علماء و اہل صفوت و مصنفین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی بہترین کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۶ر جلد دوم ۸ر محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ:
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین علاوہ دروازہ ریاست پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔
(منیجر)

[illegible] مطبوعہ [illegible] دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۳)

لیکن ان ادارات اور شعبوں کی تقسیم کو نظام حکومت میں کوئی بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے ۔ کسی عمارت میں دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہوتی کہ اس میں کمروں اور دالانوں کی ہیئت کس قسم کی ہے ؟ مکانیت ضروریات مکانی کے مطابق ہے یا نہیں ؟ رنگ و روغن اور شان و آرائش کا سامان کیسا ہے ؟ اور عمارت کو مختلف قطعات میں کس طرح تقسیم کیا گیا ہے ؟ ان سوالات کو مکینوں کے آرام و آسائش کے ساتھ ایک تعلق ضرور ہے ۔ لیکن صاحب نظر سب سے پہلے یہ سوال کرتا ہے کہ عمارت کی بنیاد کس حد تک مضبوط ہے ؟ اسکے قواعد کس حد تک صحیح ہیں ؟ اور اسکا مایہ تعمیر کیسا ہے ؟ اگر کوئی عمارت کمزور بنیادوں پر قائم ہو ۔ اس کے قواعد میں استوار نہ ہو اسکا سامان تعمیر خراب ہو تو اسکے نقشے کا درست ہونا یا اس کے نقش و نگار کا حسین ہونا اس کے لئے ذرہ برابر مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسی عمارت کا جلد یا بدیر پیوند خاک ہونا اور اپنے مکینوں کے لئے سامان کلفت و زیاں بننا مقدرات طبعیہ سے ہے ۔ ٹھیک یہی صورت ایک حکومت کی بھی ہے ۔ اگر کسی حکومت کے بنیادی اصول صحیح نہیں ہیں اور اس کا نظام غلط قواعد پر تعمیر کیا گیا ہے تو خواہ اس کی موجودہ انتظامی و اداری حالت کیسی ہی اچھی ہو ۔ ہمیں اس سے ہرگز دھوکا نہ کھانا چاہیئے ۔ کیونکہ اس کی یہ اچھائی ایک غیر طبعی کیفیت ہے جس کا اصولی خرابی کے بُرے نتائج سے زیادہ عرصہ تک محفوظ رہنا ناممکن ہے پس ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ اس قانون اساسی کی رو سے حکومت حجاز کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی ہے ۔ اور وہ کس حد تک صحیح یا غلط ہیں ۔

قانون اساسی کی دوسری دفعہ میں بیان کیا گیا ہے کہ "دولت عربیہ حجازیہ ایک دولت اسلامیہ ملکیہ و شوریہ ہے جو داخلی و خارجی حیثیت سے بالکل خودمختار ہے" اس سے معلوم ہوا کہ حکومت حجاز اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک ملکی یا شاہی حکومت ہے جو شوریٰ کی شرط سے مشروط کر دی گئی ہے ۔ ہمیں اس قانون میں کوئی ادنیٰ سا اشارہ بھی ایسا نہیں ملا جس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہوں کہ یہاں جو لفظ ملکی یا شاہی استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد وہ معروف معنی نہیں ہیں جو اس لفظ سے عموماً سمجھے جاتے ہیں بلکہ اس کے برخلاف وہ تمام قرائن موجود ہیں جن سے اس کے وہی معنی سمجھے جا سکتے ہیں جن میں وہ عموماً بولا جاتا ہے ۔ بادشاہ کے لئے انتخاب کی کوئی شرط نہیں ہے ۔ دفعہ پنجم میں عبد العزیز اول کا اشارہ صاف بتلاتا ہے کہ بادشاہت موروثی ہوگی ۔ اور آل فیصل کے شاہزادے اہل حجاز کی قسمتوں کی نگہبانی کے واحد اجارہ دار ہوں گے خواہ ان میں اسکی اہلیت ہو یا نہ ہو ۔ بادشاہ کے سامنے حکومت کے تمام شعبے جوابدہ ہوں گے ۔ مگر بادشاہ قوم کے سامنے جوابدہ نہ ہوگا ۔ نائب عام اور وزراء یا مدیروں کا تقرر خود بادشاہ کریگا ۔ اور قومی خواہش کو یہاں بھی کوئی دخل نہ ہوگا ۔ تمام قوانین کی تدوین اور ان کا نفاذ بادشاہ کی منظوری کے تابع ہوگا ۔ اور بادشاہ کو اختیار ہوگا کہ جن قوانین کو پسند نہ کرے یا اپنی مرضی کے مطابق نہ پائے انہیں منسوخ کر دے ۔ قومی دولت کی کنجی بھی بادشاہ کے ہاتھ میں ہوگی ۔ اور وہ مختار ہوگا کہ اسے جس طرح چاہے خرچ کرے ۔ قوم کو نہ اپنے روپے کا حساب مانگنے کا حق ہوگا ۔ نہ وہ آمد و خرچ کے متعلق کوئی محاسبہ کر سکے گی اور نہ اپنے اوپر ٹیکس عائد کرنے یا اپنی دولت کے مصارف تجویز کرنے میں اس کی آواز کو کوئی دخل ہوگا ۔ یہ تمام خصوصیات وہی ہیں جو ایک شخصی استبدادی بادشاہت میں ہوتی ہیں اور اس اعتبار سے حجاز کی حکومت ان غیر فطری استبدادی حکومتوں کے ذیل میں آتی ہے جن کے متعلق

ہم اپنے تمہیدی مباحث میں تصریح کر چکے ہیں ۔

اس ملکیت کے ساتھ شوریت کی قید لگائی گئی ہے جس سے حکومت مشروطہ کا گمان ہوتا ہے ۔ اور ایک شخص یہ امید قائم کر سکتا ہے کہ یہاں اگر انتخاب نہیں تو کم از کم شوریٰ ضرور موجود ہو جو ایک صحیح طرز حکومت کی دوسری لازمی شرط ہے ۔ لیکن قانون اساسی میں شوریٰ کی جو صورتیں پیش کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی قوم کی رائے کو کوئی دخل نہیں ہے ۔

ملک کی سب سے بڑی مجلس شوریٰ الاہلی ہے جو حکومت کے تمام اہم معاملات پر بحث کرتی ہے ۔ مگر اس کی حیثیت ایک سرکاری مجلس سے زیادہ نہیں ۔ کیونکہ نائب عام صاحب صدر ہیں اور [illegible] سرکاری ارکان خود بادشاہ کے نامزد کردہ حضرات ہیں جنکی اہلیت و لیاقت کو جانچنے کا معیار بادشاہ کی رضامندی کے سوا کچھ نہیں ہے ۔ [illegible]

[illegible]

ان کی انتہائی آزادی میں بھی کسی خطرہ کے پیدا ہونے کا [illegible]

[illegible]

اس پر کمال احتیاط یہ ہے کہ بادشاہ کو چونکہ انہیں نامزد کرنے کا حق ہے [illegible]

یہ اس شوریٰ کی حقیقت ہے جس سے ملوکی استبداد کو پابند کیا گیا ہے ۔ [illegible] اس سے بدرجہا بہتر [illegible] نہیں ہیں لیکن [illegible] عربی و اسلامی حکومت

سے اپنے عربی اور مسلم محکوموں پر اتنا بھی اعتبار نہ کیا جتنا ایک غیر مذہب غیر قومیت رکھنے والی حریص استعمار حکومت نے ہندوستانیوں پر کر لیا ہے ۔ ہمارے خیال میں اس شوریٰ کو لفظ شوریٰ سے تعبیر کرنا بھی اس لفظ کی توہین ہے ۔ کیونکہ یہ استبداد ہی کی دوسری صورت ہے جسے بطریق ایہام شوریٰ سے تعبیر کر دیا گیا ہے ۔ شوریٰ کی اصل یہ ہے کہ حکومت ایک شخص کی مرضی کی تابع نہ ہو بلکہ ملک و قوم کے جو بہترین دماغ ہوں ان سب کے مشورہ سے اس کے کام انجام دئیے جائیں ۔ اس کی جو صورتیں زمانہ قدیم میں اختیار کی گئی تھیں وہ ان زمانوں کے لئے موزوں ہوں گی ۔ لیکن موجودہ حالات اور زمانے کے تجربات اس کے مقتضی ہیں کہ شوریٰ کی بنیاد قومی انتخاب پر رکھی جائے ۔ اور حکومت کے معاملات میں صرف انہی اہل الرائے لوگوں سے مشورہ لیا جائے جنہیں قوم کی پسندیدگی و مقبولیت حاصل ہو ۔ مگر یہاں صورت اس کے بالکل برعکس ہے ۔ ایک شخص کی مرضی تمام قوم پر حاوی ہے وہ جس کو اہل سمجھتا ہے وہی اہل ہے جس کو نااہل سمجھتا ہے وہ نااہل ہے جس سے چاہتا ہے مشورہ کرتا ہے جس سے نہیں چاہتا اس سے نہیں کرتا ۔ جس کی رائے پسند کرتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے اور جس چیز کو ناپسند کرتا ہے اسے رد کر دیتا ہے ۔ پس ہر جگہ اسی کی مرضی اور اسی کی خواہش کارفرما ہے اور قوم یا قوم کے ارباب فکر و رائے کا مشورہ کوئی چیز نہیں ہے ۔

ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں "دولت اسلامیہ ملکیہ" کے ساتھ "شوریہ" کی قید بالکل بے معنی اور بے اثر ہے اور حقیقت کے اعتبار سے دولت اسلامیہ حجازیہ ایک خالص ملکی یا شاہی حکومت ہے ۔

(باقی)

دورخی چال

لارڈ برکن ہیڈ نے ہندوستانی طلبہ کے سامنے جو تقریر کی ہے اس میں وہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ جھگڑوں پر افسوس دکھلا کر بناوٹی افسوس کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

ہندوستان میں اس وقت تک حقیقی معنوں میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی جب تک ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں اچھی طرح اس بات کو محسوس نہ کر لیں کہ انہیں اسی ملک میں ساتھ ساتھ رہنا ہے ۔

یہ ایسے الفاظ ہیں جن کی صداقت میں ادنیٰ سے شک و شبہ کی بھی گنجائش نہیں ہے ۔ اور ہندوستان کا ایک سچا بہی خواہ بھی یہی کہہ سکتا ہے ۔ لیکن ان الفاظ کا حقیقی مفہوم خود ان کے ایک اور فقرہ میں موجود ہے جو ان کے اور تمام برطانی مدبرین کے دلی ارادوں کو ظاہر کرتا ہے ۔ فرماتے ہیں کہ :-

دو امور پر اس بات کے فیصلہ کا انحصار ہے کہ آیا ہندوستان کی موجودہ حالت میں کوئی تغیر ممکن ہے یا نہیں ۔ ایک یہ کہ تمام جماعتیں ملکر آئینی اصلاحات کو کامیاب بنائیں اور دوسرے یہ کہ تمام ذمہ دار ہندوستانی فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مٹانے کے لئے حکومت کے ساتھ مخلصانہ اشتراک عمل کریں ۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہندوستان ..... میں فرقہ وارانہ مناقشات کا سلسلہ جاری ہے اس ..... لئے جب تک یہ فرو نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کی اصلاحی ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ حکومت کی یہ پرانی چال ہے ۔ کہ وہ خود ہی وجوہ و اسباب پیدا کرتی ہے ۔ اور خود ہی ان کو علت قرار دیکر اپنے ناجائز اعمال کے لئے حیلہ بنا لیتی ہے اس نے پہلے ہندوستانیوں کو غیر مسلح کر کے ان کی فوجی روح کو کچل دیا اور پھر اسی کو علت قرار دیکر انہیں فوج کے اعلیٰ عہدوں سے محروم کر دیا ۔ اسی طرح اس نے ہندوستانیوں کو خود ہی زیور جہل سے آراستہ کیا اور پھر خود ہی ان کی نااہلی و ناقابلیت کا بہانہ بنا لیا ۔ یہی چال اب توسیع اصلاحات کے معاملہ میں کی جا رہی ہے ۔ موجودہ ہندو مسلم منافرت اور فرقہ وارانہ نزاع جس پر ہمارے ہمدرد لارڈ صاحب اس قدر افسوس فرماتے ہیں اپنی پیدائش کے لئے خود انہی کی حکومت کی رہین منت ہے اسی نے صدیوں سے دوستوں اور بھائیوں کی طرح رہنے والی قوموں کے درمیان نفرت پھیلائی ۔

اسی نے مدرسوں اور کالجوں میں تاریخی عداوت کی تعلیم دی ، اسی نے ہندوستان کے مختلف فرقوں اور طبقوں کو باہم لڑا کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور جب اسکا یہ بویا ہوا بیج درخت بنا اور پھل پھول لایا تو اب وہی کہتی ہے کہ جب تک یہ شجر خبیث کٹ نہ جائے اسوقت تک تمہاری نجات ممکن ہی نہیں ہے اور اس پر کمال یہ ہے کہ زبان سے یہ ارشاد ہو رہا ہے ۔ اور ہاتھ اس درخت کی آبیاری میں مشغول ہیں ۔

لارڈ برکن ہیڈ کی یہ تقریر درحقیقت نہایت معنیٰ خیز ہے ۔ ایک طرف کونسلوں کے انتخاب کی جدوجہد جاری ہے ۔ اس لئے انہوں نے ہندوستانیوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر تم نے کونسلوں میں حکومت کی ہاں میں ہاں ملانیوالوں کو نہ بھیجا تو ہم ہندوستان کو آئینی ترقی کے لئے نااہل قرار دیدینگے اور آئندہ اصلاحات میں کوئی توسیع نہ کریں گے ۔ اور دوسری طرف چونکہ سنہ ۱۹۲۹ء کا زمانہ قریب آ رہا ہے جس میں مزید آئینی اصلاحات کا سوال پیش ہوگا ۔ اس لئے پہلے سے یہ پیش بندی کر دی گئی ہے کہ اگر موجودہ فرقہ وارانہ مناقشات کا سلسلہ جاری رہا (اور بظاہر یقین ہے کہ ضرور جاری رہیگا) تو اس سوال پر ادنیٰ سا غور بھی نہیں کیا جائیگا ۔ یہ شاطرانہ سیاست ہے جس پر برطانی تدبر کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔

حیدرآباد کی خوشحالی

اگر یہ صحیح ہے کہ ایک حکومت کی خوشحالی اور حسن انتظام کا اندازہ اس کے بجٹ سے کیا جا سکتا ہے تو ہمیں کہنا چاہیئے کہ دولت آصفیہ اس وقت نہ صرف ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے لئے بلکہ خود حکومت ہند کے لئے بھی خوشحالی و خوش تدبیری کا بہترین نمونہ ہے بجٹ سنہ فصلی (یعنی اکتوبر سنہ ۲۶ء تا اکتوبر سنہ ۲۷ء) کے لئے اس کے قابل وزیر مال نواب حیدر نواز جنگ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کا مالیہ ہر سال نصف کروڑ سے زائد رقم عام ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اصلاح و ترقی کی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے اور وسائل تمدن و تہذیب کو وسعت دینے کے لئے بچا لیتا ہے ۔ گذشتہ تین سال کے اندر اس کے پاس ۲ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کی عظیم الشان رقم جمع ہو گئی ہے جس میں سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ریلوے اور مواصلات کی توسیع کے لئے ، ۱۵ لاکھ سڑکوں کی تعمیر کے لئے ، ۵ لاکھ محکمہ آب رسانی کے لئے ، ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار انسداد قحط کے لئے ، ۲ لاکھ روپیہ گھوڑوں اور مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے ، ۲ لاکھ اعلیٰ تعلیم کے لئے اور ۲ لاکھ عثمانیہ ہسپتال کے لئے وقف کر دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ اورنگ آباد ، جالنہ ، رائچور اور ورنگل کو ٹیلیفون کے سلسلہ میں منسلک کرنے کی منظوری دی گئی ہے اور ایک عظیم الشان رقم آبپاشی کے لئے مقرر کی گئی ہے جس سے نظام ساگر کی اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا ۔ سال آئندہ کے بجٹ میں آمدنی کا اندازہ ۷،۵ کروڑ ، ۴ لاکھ کیا گیا ہے اور خرچ کا ۷ کروڑ ، ۵ لاکھ ۔ اس حساب سے تقریباً ۹۱ لاکھ کی بچت ہونے کی امید ہے ۔ لیکن کئی سال سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ بجٹ کے تخمینہ سے آمدنی زائد ہوتی ہے اور خرچ کم ہوتا ہے اس لئے یہ امید کرنا بیجا نہ ہوگا کہ سال آئندہ کی بچت اس تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگی اور ضروری مدات کو نکالنے کے بعد کم از کم ۹۰ لاکھ روپیہ خالص بچت کی مد میں آ جائیگا ۔

ریاست کی یہی خوشحالی ہے جو بدخواہوں کو خار کی طرح کھٹک رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف برطانی منتظمین اسکے بیدار مغز حکمران کے خلاف طرح طرح کے حیلے تراش رہے ہیں ۔ اور دوسری طرف سنگھٹنی حاسدین اس کی مخالفت میں خفیہ و علانیہ ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں ، مگر انشاء اللہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ہندوستان میں اسلام کی عظمت رفتہ کا یہ نقش جس کو مٹانے کے لئے مدتوں سے بے سود کوششیں کی جا رہی ہیں ، اتنا کمزور نہیں ہے جتنا حاسدوں نے اسے سمجھ رکھا ہے بلکہ دراصل اس کی بنیادیں ، کروڑ مسلمانوں کے قلوب پر قائم ہیں جنہیں اکھاڑ پھینکنا انسانی قوت سے باہر ہے ۔

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبد اللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

صدائے خلق

ہمارے بنی نوع کا فیصلہ بعض اوقات مفید بھی ثابت ہوتا ہے ۔ اسی وجہ سے کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے کہ

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

اگرچہ یہ فیصلہ قطعی نہیں ہوتا مگر بہت مفید اور اہم ضرور ہوتا ہے ۔ ذرا باہر جا کر دیکھئے کہ یورپ کیا کہتا ہے ۔ امریکہ کیا کہتا ہے اور عیسائی اور ہندو کیا کہتے ہیں ۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان نہایت حیرت انگیز آدمی ہیں اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ؟ وہ قوم بھی جو صدیوں تک آپ کی محکوم رہ چکی ہے آج آپ پر ہنس رہی ہے ان میں سے بعض تو آپ کو نظر انداز کر دینا چاہتے ہیں اور دوسرے اسپر آمادہ ہیں کہ آپ کی آپ کے مذہب اور آپ کے مقامات مقدسہ کی توہین کریں ۔ آپکی حالت اسقدر خراب ہے کہ آپ کے دوستوں کو بھی آپ کی جانب سے معذرت کرنی پڑتی ہے اور وہ آپ کو ایک ایسا بار سمجھتے ہیں جو انہیں اپنی ترقی کی راہ میں گھسیٹنا پڑتا ہے ، تو کیا آپ خود پسندی کے ساتھ کہیں گے کہ ہم بہت اچھے ہیں ۔ ہم ایسے ہی ہیں جیسا کہ ہم کو ہونا چاہیئے ۔ یہ صرف ان لوگوں کی غلط دماغی اور تعصب کا تقاضہ ہے کہ وہ ہمیں ایسا کہتے ہیں ۔ اگر یہ ان کا تعصب ہی ہے تو ذرا سی دیر میں غلط ثابت ہو جائیگا ۔ صرف تاریخی واقعات باقی رہتے ہیں ۔ یہ دیکھیئے کہ خدا کا فیصلہ کیا ہوتا ہے ۔ اس نے ہم کو کس قدر عظیم الشان مواقع بخشے اور ہم نے ان کو کس طرح استعمال کیا ۔ آپ کو معلوم ہے ایک وقت مسلمان دنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت کرتے تھے ۔ میں کچھ عرصہ سے ابن بطوطہ کی سوانح عمری اور اس کے حالات سیاحت کا مطالعہ کر رہا ہوں ۔ اس کی سیاحت کسی ایک عرض البلد یا طول البلد تک ہی محدود نہ تھی اور نہ کسی ایک قسم کے ملک زبان یا نسل سے تعلق رکھتی تھی بلکہ ہر معلوم نسل کو اس نے اپنے سفر میں دیکھا تھا ۔ دنیا کے ہر گوشہ میں جہاں کہیں بھی وہ گیا ، اس کی عربی اور اس کے اسلام نے اس کی مدد کی ۔ ہسپانیہ میں ، مراکش میں ، افریقہ کے شمالی ساحل پر ، افریقہ کے مشرقی ساحل پر ، مغربی سوڈان میں ، شام میں ، عرب میں ، ایشیائے کوچک میں ، ایران میں ، جنوبی ایشیا میں ، وسط ایشیا میں ، چین میں اور ایشیا و افریقہ اور مشرقی یورپ کے تمام مشہور مقامات پر اس نے سفر کیا اور مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ ہر جگہ اپنے نفوذ و اثر کے اعتبار سے بلند مرتبہ ہیں ۔ اور اب ہمارا کیا حال ہے ! مگر ہمیں اس سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیئے ۔ یہ نہیں کہ ہماری قوم کوئی بہت بڑی اور حیرت انگیز قوم تھی اور محض اتفاق سے اس کو تنزل ہو گیا ۔ میں اتفاقات کا قائل نہیں ہوں ۔ اس سے جو سبق ہمیں حاصل کرنا چاہیئے وہ صرف آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ ظاہر کیا جا سکتا ہے ۔ خدا نے ہمیں اس وقت یہ مواقع عطا فرمائے تھے مگر ہم نے ان سے کیا حاصل کیا آج کیا آپ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا آپ کی عزت کرتی ہے یا لوگ آپ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے واسطے آتے ہیں ، جیسا کہ کسی زمانہ میں ہوا کرتا تھا ۔ اگر نہیں تو کیا آپ اس کو خدا کا فیصلہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ کیا آپ اس تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس پر ہم سب کا ایمان ہے ۔ یعنی کہ اگر ہم خدا کے سچے بندے بنے رہیں تو وہ ہم کو مایوس نہیں کریگا ۔ خدا ہم کو اپنی تمام نعمتیں عطا کرتا ہے ۔ اگر آپ سچے مسلمان ہیں تو اس کا فوری نتیجہ آپ کی زندگی میں نظر آنا چاہیئے ۔ آپ کو اچھا شہری ۔ اچھا تاجر ۔ اچھا مدبر ۔ اچھا مورخ ۔ اور اچھا ماہر تعلیم ہونا چاہیئے ۔ کیا ہم ایسے ہیں ۔ اگر ہم ایسے نہیں تو کیا ہم کو خدا کو مورد الزام بنانا چاہیئے ۔ کیا ہم کو چاہیئے کہ قسمت کا شکوہ کریں ۔ نہیں ہمیں الزام اسی پر رکھنا چاہیئے جو اس کا مستحق ہے ۔ ہم کو چاہیئے کہ خود اپنے دلوں ۔ ارادوں کو کنٹرول کر دیکھیں ۔ میں نے رسمی تقریر کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے سامنے ۵ ۔ ۶ نقرے بیان کئے تھے ۔ اب ہمیں ان پر ایک ایک کر کے غور کرنا چاہیئے ۔

بہترین برادری

اسلام بہترین برادری ہے آپ کو پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کے آخری الفاظ یاد ہوں گے جن میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں ۔ اب اپنی حقیقی زندگی کو دیکھئے ۔ اپنے چاروں طرف زید ، عمر ، بکر ، جس کو آپ جانتے ہیں نظر ڈالئے اور مجھے بتلایئے کہ آیا وہ ان اصولوں کی پیروی کرتے ہیں ۔ مجھے بتایئے کہ کیا آج ہماری اجتماعی زندگی میں دوسری اقوام سے زیادہ تفریق موجود نہیں ہے ۔ ہم اپنی سیاسی زندگی میں کبھی متفق ہی نہیں ہوئے ۔ حج کرنا اپنے سر رہا وہ آدمی بھی جب حج کو جاتے ہیں اور وہاں سے واپس آتے ہیں تو اس میں اختلاف و انشقاق کا بازار گرم ہو جاتا ہے اب اختلافات اور نزاعات ناگزیر ہیں لیکن جس چیز کو آپ دور کر سکتے ہیں وہ تلخی ہے ۔ دو بھائی ایک ہی چیز کو مختلف نگاہوں سے دیکھتے ہیں ۔ دوا سپر بھی ایک جگہ جمع ہو کر آزادی اور خوشی کے ساتھ کسی قسم کے تصادم کے بغیر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں ۔ وہ مختلف امور پر غور بھی کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ہی وقت میں اخوت کو بھی قائم رکھ سکتے ہیں اپنے اخبارات کی جنگ کو دیکھئے ۔ کیا وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیش آ رہے ہیں ۔ اپنی پبلک زندگی کو دیکھئے ۔ کیا آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی پاک و صاف ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو انہیں اپنی دوستی کا یقین ہوتا ہے ۔ اپنے چھوٹے سے صوبہ پنجاب ہی پر غور کیجئے ۔ میں صرف تھوڑے عرصہ سے یہاں اقامت گزیں ہو گیا ہوں جب تک میں یہاں نہ آیا تھا تو خیال کرتا تھا کہ دوسرے تمام صوبوں کے لئے تو مشکلات ہیں مگر پنجاب جس میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے ایک بہترین صوبہ ہوگا ۔ ایک ایسا صوبہ ہوگا جس میں اگر کوئی شخص کوئی معقول بات زبان سے نکالے گا تو سب ایک زبان ہو کر اس پر عمل پیرا ہونے کا تہیہ کر لیں گے ۔ مگر کیا وہ ایسا ہی ہے میں اس کا جواب آپ حضرات پر چھوڑتا ہوں یہ ہماری برادری ہے ۔

گھریلو زندگی کی نظافت

دوسری چیز جس پر کہ ہمیں غور کرنا ہے وہ گھریلو زندگی کی نظافت ہے رسول کریم نے فرمایا ہے کہ خدا ان لوگوں سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے جو اپنے خاندان کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں اور میں اپنے خاندان کے ساتھ تمام لوگوں سے بہتر سلوک کرتا ہوں ۔ کیا ہم اس مثال کی پیروی کرتے ہیں ۔ ہماری خواتین شریعت کے مطابق کسی دوسری قوم سے کم حقوق نہیں رکھتی ہیں ایک زنانہ رسالہ نے مجھے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ آپ مردوں میں تقریریں کرتے ہیں اور مردوں کے لئے لکھتے ہیں شریعت کے مطابق عورتوں کا حق مردوں سے نصف ہونا چاہیئے ۔ اس لئے ہمیں کم سے کم اپنی تصنیفات کا ۱/۲ حصہ ہی دیجئے ۔ میں نے اس کا یہ جواب لکھا کہ ہاں شریعت اور قانون میراث کے اعتبار سے عورت کو ۱/۲ حصہ ملنا چاہیئے ۔ مگر اجتماعی زندگی میں وہ نصف کی مستحق ہیں ۔ لیکن چونکہ بہت سی عورتوں میں ان کے حقوق دبا دئے گئے ہیں اس لئے اگر انہیں ۱/۲ حصہ بھی دیا جائے تو بھی ہم اس کمی کو بہت مشکل سے پورا کر سکتے ہیں ۔ اس مسئلے کے متعلق میرے جذبات بہت قوی ہیں ۔ آپ کو اپنے گھر اور باہر کی زندگی میں کمال انصاف اور صداقت سے کام لینا چاہیئے ۔ تمام دنیا کو یہ دکھایئے کہ آپ کے تعلقات اپنی بیویوں ، اپنی بہنوں ، اپنی بیٹیوں اپنے بیٹوں کے ساتھ کیسے ہیں اس کے بعد آپ پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کے احکام کی پیروی کریں گے زندگی کی نظافت کے معنی صرف حصص میراث دیدینے سے بہت زیادہ ہیں ۔ تو بہت آسان ہے ۔

اگر آپ دولتمند ہیں تو آپ ساتھی کیسا تھ رو پیہ دیتے ہیں لیکن زندگی کی نظافت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے گھر والے آپکے خیالات آپکی سوسائٹی اور آپ کی روحانی نعمتوں میں شریک ہوں ۔ میں آج ایچیسن کی رپورٹ میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے پرزور اپیل دیکھ کر بہت خوش ہوا یہ ایک ایسا قدم ہے جو صحیح سمت کو اٹھایا جا رہا ہے ۔ لیکن جب تک کہ گھریلو اور اجتماعی زندگی میں عملی جامہ نہ پہنایا جائے ....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۳)

لیکن ان ادارات اور شعبوں کی تقسیم کو نظام حکومت میں کوئی بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ کسی عمارت میں دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہوتی کہ اس میں کمروں اور دالانوں کی ہیئت کس قسم کی ہے؟ مکانیت ضروریات مکانی کے مطابق ہے یا نہیں؟ رنگ و روغن اور شان و آرائش کا سامان کیسا ہے؟ اور عمارت کو مختلف تعلقات میں کس طرح تقسیم کیا گیا ہے؟ ان سوالات کو مکینوں کے آرام و آسائش کے ساتھ ایک تعلق ضرور ہے۔ لیکن صاحب نظر سب سے پہلے یہ سوال کرتا ہے کہ عمارت کی بنیاد کس حد تک مضبوط ہے؟ اسکے قواعد کس حد تک صحیح ہیں؟ اور اسکا مایہ تعمیر کیسا ہے؟ اگر کوئی عمارت کمزور بنیادوں پر قائم ہوا اس کے قواعد میں استواری نہ ہو اسکا سامان تعمیر خراب ہو تو اسکے نقشے کا درست ہونا اس کے کوکار کا حسین ہونا اس کے لئے ذرہ برابر مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی عمارت کا جلد یا بدیر پیوند خاک ہونا اور اپنے مکینوں کے لئے سامان کلفت و زیاں بنجانا مقدرات طبعیہ سے ہے۔ ٹھیک یہی حال ایک حکومت کا بھی ہے۔ اگر کسی حکومت کے بنیادی اصول صحیح نہیں ہیں اور اس کا نظام غلط نوا عد پر تعمیر کیا گیا ہے تو خواہ اس کی موجودہ انتظامی و اداری حالت کیسی ہی اچھی ہو ہمیں اس سے ہرگز دھوکا نہ کھانا چاہیے۔ کیونکہ اس کی یہ اچھائی ایک غیر طبعی کیفیت ہے جس کا اصولی خرابی کے بُرے نتائج سے زیادہ عرصہ تک محفوظ رہنا ناممکن ہے پس ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اس قانون اساسی کی رو سے حکومت حجاز کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ اور وہ کس حد تک صحیح یا غلط ہیں۔

قانون اساسی کی دوسری دفعہ میں بیان کیا گیا ہے کہ "دولت عربیہ حجازیہ ایک دولت اسلامیہ ملکیہ و شوریہ ہے جو داخلی و خارجی حیثیت سے بالکل خود مختار ہے" اس سے معلوم ہوا کہ حکومت حجاز اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک ملکی یا شاہی حکومت ہے جو شوریٰ کی شرط سے مشروط کر دی گئی ہے۔ ہمیں اس قانون میں کوئی ادنیٰ سا اشارہ بھی ایسا نہیں ملا جس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہوں کہ یہاں جو لفظ ملکی یا شاہی استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد وہ معروف معنی نہیں ہیں جو اس لفظ سے عموماً سمجھے جاتے ہیں بلکہ اس کے برخلاف وہ تمام قرائن موجود ہیں جن سے اس کے وہی معنی سمجھے جا سکتے ہیں جن میں وہ عموماً بولا جاتا ہے۔ بادشاہ کے لئے انتخاب کی کوئی شرط نہیں ہے۔ دفعہ پنجم میں عبدالعزیز آل سعود کا اشارہ صاف بتلاتا ہے کہ بادشاہت موروثی ہو گی۔ اور آل فیصل کے خاندان سے اہل حجاز کی قسمتوں کی نگہبانی کے واحد اجارہ دار ہوں گے خواہ ان میں اس کی اہلیت ہو یا نہ ہو۔ بادشاہ کے سامنے حکومت کے تمام شعبے جوابدہ ہوں گے۔ مگر بادشاہ قوم کے سامنے جوابدہ نہ ہوگا۔ نائب عام اور وزراء یا مدیروں کا تقرر خود بادشاہ کریگا۔ اور قومی خواہش کو یہاں بھی کوئی دخل نہ ہوگا۔ تمام قوانین کی تدوین اور ان کا نفاذ بادشاہ کی منظوری کے تابع ہوگا۔ اور بادشاہ کو اختیار ہوگا کہ جن قوانین کو پسند نہ کرے یا اپنی مرضی کے مطابق نہ پائے انہیں مسترد کر دے۔ قومی دولت کی کنجی بھی بادشاہ کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور وہ مختار ہوگا کہ اسے جس طرح چاہے خرچ کرے۔ قوم کو نہ اپنے روپے کا حساب مانگنے کا حق ہوگا۔ نہ وہ آمد و خرچ کے متعلق کوئی محاسبہ کر سکے گی اور نہ اپنے اوپر ٹیکس عائد کرنے یا اپنی دولت کے مصارف تجویز کرنے میں اس کی آواز کو کوئی دخل ہوگا۔ یہ تمام خصوصیات وہی ہیں جو ایک شخصی استبدادی بادشاہت میں ہوتی ہیں اور اس اعتبار سے حجاز کی حکومت ان غیر فطری استیلائی حکومتوں کے ذیل میں آتی ہے جن کے متعلق

ہم اپنے تمہیدی مباحث میں تصریح کر چکے ہیں۔

اس ملکیت کے ساتھ شوریت کی قید لگائی گئی ہے جس سے حکومت مشروطہ کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایک شخص یہ امید قائم کر سکتا ہے کہ یہاں اگر انتخاب نہیں تو کم از کم شوریٰ ضرور موجود ہو گی جو ایک صحیح طرز حکومت کی دوسری لازمی شرط ہے لیکن قانون اساسی میں شوریٰ کی جو صورتیں پیش کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی قوم کی رائے کو کوئی دخل نہیں ہے۔

ملک کی سب سے بڑی مجلس شوریٰ الاہلی ہے جو حکومت کے تمام اہم معاملات پر بحث کرتی ہے۔ مگر اس کی حیثیت ایک سرکاری مجلس سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ نائب عام صاحب صدر ہیں ان کے سرکاری مشیر اس کے رکن ہیں اور غیر سرکاری ارکان خود بادشاہ کے نامزد کردہ حضرات ہیں جنکی اہلیت و لیاقت کو جانچنے کا معیار بادشاہ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی مجلس جس قسم کا منتخب کیا ہوا نمائندہ ایک بھی نہ ہو کسی طرح بھی نمائندہ مجلس نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ اس میں دشلہ کی خواہش کے خلاف ایک انچ بھی حرکت کرنے کی قدرت نہیں ہو

مجلس اہلی کے بعد جدہ و مدینہ کی مجالس ادارہ ہیں مگر ان کا بھی یہ حال ہے کہ صدارت گورنر صاحب کے لئے مخصوص ہے۔ رکنیت پر سرکاری محکموں کے افسران اعلیٰ فائز ہیں۔ اور ان کے علاوہ چار غیر سرکاری رکن ہیں۔ مگر انتخاب کا حق بادشاہ کے لئے محفوظ ہے اس لئے ان کی حیثیت بھی سرکاری ارکان سے مختلف نہیں ہے۔

اس کے بعد ناحیوں کی مجالس یعنی ڈسٹرکٹ بورڈوں کا درجہ آتا ہے۔ مگر ان کی صدارت پر رئیس ناحیہ یعنی حاکم ضلع صاحب فائز ہیں۔ رکنیت نائب حاکم ضلع اور محکموں کے افسران اعلیٰ کے لئے مخصوص ہے اور بقیہ غیر سرکاری ارکان بھی نامزد کردہ ہیں۔ جن کے انتخاب میں بہر حال قوم کی مرضی کو کوئی دخل نہیں یہاں بھی وہی ایک شخص کی مرضی کام کر رہی ہے۔

آخر میں قریوں اور قبیلوں کی مجالس کا درجہ آتا ہے جو ظاہر ہے کہ ملک کے انتظام میں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں یہاں اتنی سخاوت کی گئی ہے کہ صدارت خود شیوخ قری و قبائل کو عطا کر دی گئی۔ مگر ارکان صرف تین رکھے گئے ہیں جن میں سے ایک نائب شرعی (سرکاری ملازم) ہوگا۔ اور بقیہ دو کو قریہ یا قبیلے کے لوگوں میں سے نامزد کیا جائیگا۔ قومی انتخاب کا یہاں بھی گذر نہیں ہے۔

سب سے زیادہ کم اختیارات میونسپل کمیٹیوں کے ہونے ہیں۔ اور ان کی انتہائی آزادی سے بھی نظام حکومت کے لئے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوتا لیکن ان پر بھی حکومت کی گرفت پوری طرح مضبوط ہے۔ چنانچہ مکہ، مدینہ اور جدہ کی مجالس بلدیہ کے ارکان کو منتخب یا صحیح معنوں میں نامزد کرنے کا طریقہ یہ رکھا گیا ہے کہ اراضی کے مالکوں، اوقاف کے متولیوں، ممتاز پیشہ وروں اور صاحب حیثیت باشندوں کی ایک جماعت جو بادشاہ یا نائب عام کی طرف سے نامزد کیا جائیگا مجالس بلدیہ کے ارکان کو منتخب کرے گی اور ان ارکان کی رکنیت اس وقت تک معتبر نہ ہوگی جب تک بادشاہ اس کی تصدیق نہ کرے اس طرح یہاں بھی اصل دارو مدار بادشاہ ہی کی مرضی پر ہے۔ اور گویا شہر کی روشنی اور سڑکوں کی صفائی بھی شاہی رضامندی کے تابع رکھی گئی ہے۔

اس پر کمال احتیاط یہ ہے کہ بادشاہ پر خود اپنے نامزد کئے ہوئے ارکان کی وضع کردہ قرارداد کو بھی نافذ کرنے کی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔ اور مجلس شوریٰ الاہلی سے لیکر ناحیوں کی مجالس اور مجالس بلدیہ تک کی تجویزوں کے لئے یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ ان کی تنفیذ تصدیق عالی شاہانہ کے بغیر نہ ہو سکیگی۔ یعنی اگر ان میں بھی بادشاہ کی مرضی کے خلاف کوئی بات ہو تو وہ شرمندۂ تنفیذ نہ ہو سکیگی۔ اس پر مزید یہ کہ ان مجالس کے ارکان کو خود کوئی بل پیش کرنے یا سوال کرنے کا حق نہ ہوگا۔ بلکہ وہ صرف انہی امور پر غور و بحث کر سکیں گے جنہیں حکومت ان کے سامنے پیش کرے گی۔

یہ اس شوریٰ کی حقیقت ہے جس سے ملوکی استبداد کو پابند کیا گیا ہے۔ یا زیادہ صحیح الفاظ میں جسکو ملوکی استبداد سے پابند کیا گیا ہے۔ ہم کو ایک استعماری حکومت کے ماتحت ہندوستان میں اس سے بدرجہا بہتر شوروی حقوق حاصل ہیں۔ اور پھر بھی ہم مطمئن نہیں ہیں لیکن حیرت ہے کہ حجاز میں ایک عربی و اسلامی حکومت

نے اپنے عربی اور مسلم محکموں پر اتنا بھی اعتبار نہ کیا جتنا ایک غیر مذہب غیر قومیت رکھنے والی حریص استعمار حکومت نے ہندوستانیوں پر کر لیا ہے۔ ہمارے خیال میں اس شوریٰ کو لفظ شوریٰ سے تعبیر کرنا بھی اس لفظ کی توہین ہے۔ کیونکہ یہ استبداد ہی کی دوسری صورت ہے جسے بطریق ابہام شوریٰ سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ شوریٰ کی اصل یہ ہے کہ حکومت ایک شخص کی مرضی کی تابع نہ ہو بلکہ ملک و قوم کے جو بہترین دماغ ہوں ان سب کے مشورہ سے اس کے کام انجام دئے جائیں۔ اس کی جو صورتیں زمانہ قدیم میں اختیار کی گئی تھیں وہ ان زمانوں کے لئے موزوں ہوں گی۔ لیکن موجودہ حالات اور زمانہ کے تجربات اس کے مقتضی ہیں کہ شوریٰ کی بنیاد قومی انتخاب پر رکھی جائے۔ اور حکومت کے معاملات میں صرف انہی اہل الرائے لوگوں سے مشورہ لیا جائے جنہیں قوم کی پسندیدگی و مقبولیت حاصل ہو۔ مگر یہاں صورت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ایک شخص کی مرضی تمام قوم پر حاوی ہے وہ جس کو اہل سمجھتا ہے وہی اہل ہے جس کو نااہل سمجھتا ہے وہ نااہل ہے جس سے چاہتا ہے مشورہ کرتا ہے جس سے نہیں چاہتا اس سے نہیں کرتا۔ جس کی رائے پسند کرتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے اور جس تجویز کو ناپسند کرتا ہے اسے رد کر دیتا ہے۔ پس ہر جگہ اسی کی مرضی اور اسی کی خواہش کارفرما ہے اور قوم یا قوم کے ارباب حل و عقد کا مشورہ کوئی چیز نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں "دولت اسلامیہ ملکیہ" کے ساتھ "شوریہ" کی قید بالکل بے معنی اور بے اثر ہے اور حقیقت کے اعتبار سے دولت اسلامیہ حجازیہ ایک خالص ملکی یا شاہی حکومت ہے۔

(باقی)

دورخی چال

لارڈ برکن ہیڈ نے ہندوستانی طلبہ کے سامنے جو تقریر کی ہے اس میں وہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ جھگڑوں پر افسوس دغالباً بناوٹی افسوس) کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

> ہندوستان میں اس وقت تک حقیقی معنوں میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی جب تک ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں اچھی طرح اس بات کو محسوس نہ کریں کہ انہیں اسی ملک میں ساتھ ساتھ رہنا ہے۔

یہ ایسے الفاظ ہیں جن کی صداقت میں ادنیٰ سے شک و شبہ کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ اور ہندوستان کا ایک سچا بہی خواہ بھی یہی کہہ سکتا ہے۔ لیکن ان الفاظ کا حقیقی مفہوم خود ان کے ایک اور فقرہ میں موجود ہے جو ان کے اور تمام برطانی مدبرین کے دلی ارادوں کو ظاہر کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:-

> دو امور پر اس بات کے فیصلہ کا انحصار ہے کہ آیا ہندوستان کی موجودہ حالت میں کوئی تغیر ممکن ہے یا نہیں۔ ایک یہ کہ تمام جماعتیں ملکر آئینی اصلاحات کو کامیاب بنائیں اور دوسرے یہ کہ ذمہ دار ہندوستانی فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مٹانے کے لئے حکومت کے ساتھ مخلصانہ اشتراک عمل کریں۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہندوستان ..... میں فرقہ وارانہ مناقشات کا سلسلہ جاری ہے اس ..... لئے جب تک یہ فرو نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کی اصلاحی ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کی یہ پرانی چال ہے۔ کہ وہ خود ہی وجوہ و اسباب پیدا کرتی ہے۔ اور خود ہی ان کو علت قرار دیکر اپنے ناجائز اعمال کے لئے حیلہ بنا لیتی ہے اس نے پہلے ہندوستانیوں کو غیر مسلح کر کے ان کی فوجی روح کو کچل دیا اور پھر اسی کو علت قرار دیکر انہیں فوج کے اعلیٰ عہدوں سے محروم کر دیا۔ اسی طرح اس نے ہندوستانیوں کو خود ہی زیور جہل سے آراستہ کیا اور پھر خود ہی ان کی نااہلی و ناقابلیت کا بہانہ بنا لیا۔ یہی چال اب توسیع اصلاحات کے معاملہ میں کی جا رہی ہے۔ موجودہ ہندو مسلم منافرت اور فرقہ وارانہ نزاع جس پر ہمارے ہمدرد لارڈ صاحب اس قدر افسوس فرماتے ہیں اپنی پیدائش کے لئے خود انہی کی حکومت کی رہین منت ہے اسی نے صدیوں سے دوستوں اور بھائیوں کی طرح رہنے والی قوموں کے درمیان نفرت پھیلائی۔

اسی نے مدرسوں اور کالجوں میں تاریخی عداوت کی تعلیم دی۔ اسی نے ہندوستان کے مختلف فرقوں اور طبقوں کو باہم لڑا کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور جب اسکا یہ بدیا ہوا بیج درخت بنا اور پھل پھول لایا تو آپ وہی کہتی ہے کہ جب تک یہ شجر خبیث کٹ نہ جائے اس وقت تک تمہاری نجات ممکن ہی نہیں ہے اور اس پر کمال یہ ہے کہ زبان سے یہ ارشاد ہو رہا ہے۔ اور ہاتھ اس درخت کی آبیاری میں مشغول ہیں۔

لارڈ برکن ہیڈ کی یہ تقریر درحقیقت نہایت معنی خیز ہے۔ ایک طرف کونسلوں کے انتخاب کی جدوجہد جاری ہے۔ اس لئے انہوں نے ہندوستانیوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر تم نے کونسلوں میں حکومت کی ہاں میں ہاں ملانیوالوں کو نہ بھیجا تو ہم ہندوستان کو آئینی ترقی کے لئے نااہل قرار دیں گے اور آئندہ اصلاحات میں کوئی توسیع نہ کریں گے۔ اور دوسری طرف چونکہ ۱۹۲۹ء کا زمانہ قریب آ رہا ہے جس میں مزید آئینی اصلاحات کا سوال پیش ہوگا۔ اس لئے پہلے سے یہ پیش بندی کر دی گئی ہے کہ اگر موجودہ فرقہ وارانہ مناقشات کا سلسلہ جاری رہا اور بظاہر یقین ہے کہ ضرور جاری رہیگا) تو اس سوال پر ادنیٰ سا غور بھی نہیں کیا جائیگا۔ یہ شاطرانہ سیاست ہے جس پر برطانی تدبر کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

حیدرآباد کی خوشحالی

اگر یہ صحیح ہے کہ ایک حکومت کی خوشحالی اور حسن انتظام کا اندازہ اس کے بجٹ سے کیا جا سکتا ہے تو ہمیں کہنا چاہیے کہ دولت آصفیہ اس وقت نہ صرف ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے لئے بلکہ خود حکومت ہند کے لئے بھی خوشحالی و خوش تدبیری کا بہترین نمونہ ہے ۱۳۳۶ فصلی (یعنی اکتوبر ۱۹۲۶ء تا اکتوبر ۱۹۲۷ء) کے لئے اس کے قابل وزیر مال نواب حیدر نواز جنگ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کا مالیہ ہر سال نصف کروڑ سے زائد رقم عام ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اصلاح و ترقی کی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے اور وسائل تمدن و تہذیب کو وسعت دینے کے لئے بچا لیتا ہے۔ گذشتہ تین سال کے اندر اس کے پاس ۲ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کی عظیم الشان رقم جمع ہو گئی ہے جس میں سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ریلوے اور دیہاتی اصلاحات کی توسیع کے لئے، ۱۵ لاکھ سڑکوں کی تعمیر کے لئے، ۵ لاکھ محکمہ آب رسانی کے لئے، ۱۸ لاکھ ۵۰ ہزار انسداد قحط کے لئے، دو لاکھ روپیہ گھوڑوں اور مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے، ۳ لاکھ اعلیٰ تعلیم کے لئے اور ۲ لاکھ عثمانیہ ہسپتال کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اورنگ آباد، جالنہ، رائچور اور ورنگل کو ٹیلیفون کے سلسلہ میں منسلک کرنے کی منظوری دی گئی ہے اور ایک عظیم الشان رقم آبپاشی کے لئے مقرر کی گئی ہے جس سے "نظام ساگر" کی اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ سال آئندہ کے بجٹ میں آمدنی کا اندازہ ..... لاکھ کیا گیا ہے اور خرچ کا ۶ کروڑ ۹۵ لاکھ۔ اس حساب سے تقریباً ۱۹ لاکھ کی بچت ہونے کی امید ہے۔ لیکن کئی سال سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ بجٹ کے تخمینہ سے آمدنی زائد ہوتی ہے اور خرچ کم ہوتا ہے اس لئے یہ امید کرنا بیجا نہ ہوگا کہ سال آئندہ کی بچت اس تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگی اور ضروری مدات کو نکالنے کے بعد کم از کم ۶۰ لاکھ روپیہ خالص بچت کی مد میں نکل آئیگا۔

ریاست کی یہی خوشحالی ہے جو بدخواہوں کو خار کی طرح کھٹک رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف برطانی مستعمرین اسکے بیدار مغز حکمران کے خلاف طرح طرح کے حیلے تراش رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سنگھٹنی حاسدین اس کی مخالفت میں خفیہ و علانیہ ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں، مگر انشاء اللہ

> پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ہندوستان میں اسلام کی عظمت رفتہ کا یہ نقش جس کو مٹانے کے لئے مدتوں سے بے سود کوششیں کی جا رہی ہیں، اتنا کمزور نہیں ہے جتنا حاسدوں نے اسے سمجھ رکھا ہے بلکہ دراصل اس کی بنیادیں، کروڑ مسلمانوں کے قلوب پر قائم ہیں جنہیں اکھاڑ پھینکنا انسانی قوت سے باہر ہے۔

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

صدائے خلق

ہمارے بنی نوع کا فیصلہ بعض اوقات مفید بھی ثابت ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے کہ

> سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
> کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

اگرچہ یہ فیصلہ قطعی نہیں ہوتا مگر بہت مفید اور اہم ضرور ہوتا ہے۔ ذرا باہر جا کر دیکھئے کہ یورپ کیا کہتا ہے۔ امریکہ کیا کہتا ہے اور عیسائی اور ہندو کیا کہتے ہیں۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان نہایت حیرت انگیز آدمی ہیں اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ وہ قوم بھی جو صدیوں تک آپ کی محکوم رہ چکی ہے آج آپ پر ہنس رہی ہے ان میں سے بعض تو آپ کو نظر انداز کر دینا چاہتے ہیں اور دوسرے اس پر آمادہ ہیں کہ آپ کی آپ کے مذہب اور آپ کے مقامات مقدسہ کی توہین کریں۔ آپ کی حالت اس قدر خراب ہے کہ آپ کے دوستوں کو بھی آپ کی جانب سے معذرت کرنی پڑتی ہے اور وہ آپ کو ایک ایسا بار سمجھتے ہیں جو انہیں اپنی ترقی کی راہ میں گھسیٹنا پڑتا ہے۔ تو کیا آپ خود پسندی کے ساتھ کہیں گے کہ ہم بہت اچھے ہیں اور ہم ایسے ہی ہیں جیسا کہ ہم کو ہونا چاہیے۔ یہ صرف ان لوگوں کی غلط دماغی اور تعصب کا تقاضا ہے کہ وہ ہمیں ایسا کہتے ہیں۔ اگر یہ ان کا تعصب ہی ہے تو ذرا سی دیر میں غلط ثابت ہو جائے گا۔ صرف تاریخی واقعات باقی رہتے ہیں۔ یہ دیکھئے کہ خدا کا فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اس نے ہم کو کس قدر عظیم الشان مواقع بخشے اور ہم نے ان کو کس طرح استعمال کیا۔ آپ کو معلوم ہے ایک وقت مسلمان دنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت کرتے تھے۔ میں کچھ عرصہ سے ابن بطوطہ کی سوانح عمری اور اس کے حالات سیاحت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس کی سیاحت کسی ایک عرض البلد یا طول البلد تک ہی محدود نہ تھی اور نہ کسی ایک قسم کے ملک زبان یا نسل سے تعلق رکھتی تھی بلکہ ہر معلوم نسل کو اس نے اپنے سفر میں دیکھا تھا۔ دنیا کے ہر گوشہ میں جہاں کہیں بھی وہ گیا، اس کی عزت اور اس کے اسلام نے اس کی مدد کی۔ ہسپانیہ میں، مراکش میں، افریقہ کے شمالی ساحل پر، افریقہ کے مشرقی ساحل پر، مغربی سوڈان میں، شام میں، عرب میں، ایشیائے کوچک میں، ایران میں، جنوبی ایشیا میں، وسط ایشیا میں، چین میں اور ایشیا و افریقہ اور مشرقی یورپ کے تمام مشہور مقامات پر اس نے سفر کیا اور مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ ہر جگہ اپنے اثر و اقتدار کے اعتبار سے بلند مرتبہ ہیں۔ اور اب ہمارا کیا حال ہے! مگر ہمیں اس سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ ہماری قوم کوئی بہت بڑی اور حیرت انگیز قوم تھی اور محض اتفاق سے اس کو تنزل ہو گیا۔ میں اتفاقات کا قائل نہیں ہوں۔ اس سے جو سبق ہمیں حاصل کرنا چاہیے وہ صرف آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ خدا نے ہمیں اس وقت یہ مواقع عطا فرمائے تھے مگر ہم نے ان سے کیا حاصل کیا۔ آج کیا آپ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا آپ کی عزت کرتی ہے یا لوگ آپ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے واسطے آتے ہیں، جیسا کہ کسی زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ اگر نہیں تو کیا آپ اس کو خدا کا فیصلہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیا آپ اس تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس پر ہم سب کا ایمان ہے۔ یعنی کہ اگر ہم خدا کے سچے بندے رہیں تو وہ ہم کو مایوس نہیں کریگا۔ خدا ہم کو اپنی تمام نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اگر آپ سچے مسلمان ہیں تو اس کا ضروری نتیجہ آپ کی زندگی میں نظر آنا چاہیے۔

آپ کو اچھا شہری۔ اچھا تاجر۔ اچھا مدبر۔ اچھا مورخ۔ اور اچھا ماہر تعلیم ہونا چاہیے۔ کیا ہم ایسے ہیں اگر ہم ایسے نہیں تو کیا ہم کو خدا کو مورد الزام بنانا چاہیے۔ کیا ہم کو چاہیے کہ قسمت کا شکوہ کریں۔ نہیں ہمیں الزام اسی پر رکھنا چاہیے جو اس کا مستحق ہے۔ ہم کو چاہیے کہ خود اپنے دلوں۔ ارادوں کو ٹٹول کر دیکھیں۔ میں نے رسمی تقریر کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے سامنے ۵-۶ فقرے بیان کئے تھے۔ اب ہمیں ان پر ایک ایک کر کے غور کرنا چاہیے۔

بہترین برادری

اسلام بہترین برادری ہے آپ کو پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کے آخری الفاظ یاد ہوں گے جن میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اب اپنی حقیقی زندگی کو دیکھئے۔ اپنے چاروں طرف زید، عمر، بکر، پیر جن کو آپ جانتے ہیں نظر ڈالئے اور مجھے بتلائیے کہ آیا وہ ان اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔ مجھے بتائیے کہ کیا آج ہماری اجتماعی زندگی میں دوسری اقوام سے زیادہ تفریق موجود نہیں ہے۔ ہم اپنی سیاسی زندگی میں کبھی متفق ہی نہیں ہوئے۔ حج کہ ہمارے سربرآوردہ آدمی بھی جب حج کو جاتے ہیں اور وہاں سے واپس آتے ہیں تو اس میں اختلاف و انشقاق کا بازار گرم ہو جاتا ہے اب اختلافات اور نزاعات ناگزیر ہیں لیکن جس چیز کو آپ دور کر سکتے ہیں وہ تلخی ہے۔ دو بھائی ایک ہی چیز کو مختلف نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور پھر بھی ایک جگہ جمع ہو کر آزادی اور بے تکلفی کے ساتھ کسی قسم کے تصادم کے بغیر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ مختلف امور پر غور بھی کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ہی وقت میں اخوت کو بھی قائم رکھ سکتے ہیں اپنے اخبارات کی جنگ کو دیکھئے۔ کیا وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ اپنی پبلک زندگی کو دیکھئے۔ کیا آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی پاک و صاف ہے کہ جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو انہیں اپنی دوستی کا یقین ہوتا ہے اپنے چھوٹے سے صوبہ پنجاب ہی پر غور کیجئے۔ میں صرف تھوڑے عرصہ سے یہاں اقامت گزین ہو گیا ہوں جب تک میں یہاں نہ آیا تھا تو خیال کرتا تھا کہ دوسرے تمام صوبوں کے لئے تو مشکلات ہیں مگر پنجاب جس میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے ایک بہترین صوبہ ہوگا۔ ایک ایسا صوبہ ہوگا جس میں اگر کوئی شخص کوئی معقول بات زبان سے نکالے گا تو سب ایک زبان ہو کر اس پر عمل پیرا ہونیکا تہیہ کر لیں گے۔ مگر کیا وہ ایسا ہی ہے میں اس کا جواب آپ حضرات پر چھوڑتا ہوں یہ ہماری برادری ہے۔

گھریلو زندگی کی نظافت

دوسری چیز جس پر کہ ہمیں غور کرنا ہے وہ گھریلو زندگی کی نظافت ہے رسول کریم نے فرمایا ہے کہ خدا ان لوگوں سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے جو اپنے خاندان کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں اور میں اپنے خاندان کے ساتھ تمام لوگوں سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔ کیا ہم اس مثال کی پیروی کرتے ہیں۔ ہماری خواتین شریعت کے مطابق کسی دوسری قوم سے کم حقوق نہیں رکھتی ہیں ایک زنانہ رسالہ نے مجھے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ آپ مردوں میں تقریریں کرتے ہیں اور مردوں کے لئے لکھتے ہیں شریعت کے مطابق عورتوں کا حق مردوں سے نصف ہونا چاہیے۔ اس لئے ہمیں کم سے کم اپنی تصنیفات کا ½ حصہ ہی دیدیجئے۔ میں نے اس کا یہ جواب لکھا کہ ہاں شریعت اور قانون میراث کے اعتبار سے عورت کو ½ حصہ ملنا چاہیے۔ مگر اجتماعی زندگی میں وہ نصف کی مستحق ہیں۔ لیکن چونکہ بہت سی صورتوں میں ان کے حقوق دبا دئے گئے ہیں اس لئے اگر انہیں ½ حصہ بھی دیا جائے تو بھی ہم اس کمی کو بہت مشکل سے پورا کر سکتے ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق میرے جذبات بہت قوی ہیں۔ آپ کو اپنے گھر اور باہر کی زندگی میں مکمل انصاف اور صداقت سے کام لینا چاہیے۔ تمام دنیا کو یہ دکھائیے کہ آپ کے تعلقات (اپنی بیویوں، اپنی بہنوں، اپنی بیٹیوں) اپنے بیٹوں کے ساتھ کیسے ہیں اس کے بعد آپ پیغمبر (روحی فداہ) کے احکام کی پیروی کریں گے زندگی کی نظافت کے معنی صرف حصص میراث دیدینے سے بہت زیادہ ہیں وہ تو بہت آسان ہے۔

اگر آپ دولتمند ہیں تو آپ کے ساتھی کیسا تھ روپیہ خرچ کیجئے لیکن زندگی کی نظافت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے گھر والے آپکے خیالات آپکی سوسائٹی اور آپ کی روحانی نعمتوں میں شریک ہوں۔ میں آج ایکمن کی رپورٹ میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے پرزور اپیل دیکھکر بہت خوش ہوا یہ ایک ایسا قدم ہے جو صحیح سمت کو اٹھایا جا رہا ہے۔ لیکن جب تک کہ گھریلو۔ اجتماعی زندگی میں عملی جامہ نہ پہنایا جائے

حضرت مولانا احمد سعید راولپنڈی میں

جامع مسجد میں عظیم الشان اجتماع

۲۰ اکتوبر بروز جمعہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند راولپنڈی رونق افروز ہوئے۔ اسٹیشن پر معززین شہر نے استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی کے ہمراہ آپ موٹر میں تشریف لے گئے۔ مجلس خلافت کی جانب سے انعقاد جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ جامع مسجد راولپنڈی میں نماز جمعہ کے بعد تلاوت قرآن کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان موجود تھے۔ جناب حکیم امیر علی صاحب نے حضرت مولانا احمد سعید کا تعارف کرایا اور اس کے بعد حضرت مولانا نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔

ابتدائے تقریر میں مولانا نے اپنی علالت کا عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا [illegible]

[illegible]

نہ کرتے ہوں۔ تقریباً چار بجے جلسہ برخاست ہوا۔ دوسرے دن کیلئے مولانا کی تقریر کا صدر چھاؤنی کیلئے اعلان کیا گیا۔

(نامہ نگار خصوصی)

بقیہ صفحہ اول

کھینچی جا سکے۔ انہیں ہندوستان میں بالشویکی تحریک کے اثر سے بڑا خطرہ درپیش ہے۔ اس لیئے سب سے بڑی فوج پشاور اور راولپنڈی میں رکھی ہے۔ حدود شمالی میں اہم ترین راستہ وہ ہے جو ہرات کو جاتا ہے۔ اس مناسبت سے ہیں۔ اس طرف بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ روس نے بھی توشلق تک جو حدود افغانستان میں واقع ہے ریلوے لائن بچھانے کا ارادہ کیا ہے۔ اور تمام ان ضروری وسائل کو جو علی الفور ہرات تک پہنچنے میں مدد دے سکیں مہیا کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے مقام توشلق کو تمام جدید ترین آلات و وسائل سے مضبوط کر دیا ہے۔ جس کی بدولت یہ حدود مذکورہ میں قوی ترین مقام ہو گیا ہے اور اس کی پناہ گیر فوجیں ایک عرصہ تک حملہ آوروں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

مزید برآں وہ ان فوجوں کو بھی روک سکتی ہیں جو ہرات سے آنیوالی ہوں۔ ان افواج کے لیئے جو کابل پر حدود شمال سے حملہ کرنا چاہتی ہوں ان دو راستوں سے گذرنا ضروری ہے۔

(۱) ہرات سے بجانب وادی ہری روڈ۔ (۲) مقام مرغاب سے جانب وادی کوندور جائی، اور ان دو حالتوں میں کہ سلسلہ جبال سے جو درمیان کوہ بابا اور ہندوکش کے واقع ہے گذرنا ضروری ہوگا۔ ان پہاڑوں کی بلندی ۱۵، ۳ فٹ ہے اور ۹ مہینے برف سے چھپے رہتے ہیں۔ اس لیئے اس راستہ کو کم از کم تین ماہ کے عرصہ میں عبور کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بڑی فوجیں ان پہاڑوں سے جو اس سلسلہ کے شرق میں واقع ہیں نہیں گذر سکتیں۔ کیونکہ اس کی بلندی ۵ ہزار فٹ سے بھی زیادہ ہے۔

ایک شخص ان تفصیلات سے واقف ہونے کے بعد دریافت کر سکتا ہے کہ آیا مملکت افغانستان پر ہمسایہ حکومتوں کی طرف سے دست درازی کا کوئی اندیشہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس مملکت کو جنوبا و شرقا جو دو محیط ہیں ان کی تشریح پر ایک نظر ڈال لینا سائل کو اس بات کا یقین دلانے کیلئے کافی ہو سکتا ہے کہ سرزمین افغانستان پر دست درازی کا مسئلہ بہت دشوار ہے۔ اور اس میں اغراض استعماری کا حصول محال کے درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ ہز میجسٹی امیر امان اللہ خان نے کوئی وسیلہ نہیں چھوڑا ہے جسے انہوں نے جیوش کی تنظیم اور اس کی ترقی میں استعمال نہ کیا یا انہیں اسلحہ و ذخائر جدیدہ سے آراستہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی ہو۔

حلقہ دہلی کا انتخاب

انتخابی کارندہ کے تقرر کا اعلان

میں آصف علی بیرسٹر دہلی امیدوار برائے انتخاب بالا اس کا اعلان کرتا ہوں کہ میں نے دہلی کے بابو ڈپٹی لال جینتی کو اپنا انتخابی کارندہ مقرر کیا ہے اور یہ کہ ان کے دفتر کا پتہ جہاں تمام مطالبات نوٹس اور کاغذات پیش کئے جا سکتے ہیں میرے دفتر میں ہے جو کہ چاندنی چوک میں بالمقابل ٹاؤن ہال کے قریب واقع ہے۔ میں اس کا بھی اعلان کرتا ہوں کہ میرے انتخاب کے متعلق تمام معاہدے اور مطالبات کی ادائیگی کا فیصلہ مذکورہ بالا کارندہ ہی سے ہونا چاہیئے۔ اور کسی پبلک جلسہ کے انعقاد۔ اشتہارات خطوط یا دیگر مطبوعات کی اشاعت کا خرچ جو میرے انتخاب کو کامیاب بنانے کے لیئے کیا جائے بغیر میرے انتخابی کارندہ کی تحریری اجازت کے نہ ہونا چاہیئے میں نے اپنے کسی اور کو مندرجہ بالا اختیارات دیئے ہیں۔ اور نہ آئندہ دوں گا۔

مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔)

یدخلون فی دین اللہ افواجا

ویرم گاؤں میں اشاعت اسلام

انجمن تبلیغ الاسلام ویرم گاؤں گجرات کی طرف سے جناب حاجی محمد عبد المجید صاحب قدوسی تبلیغ کا کام نہایت خیر و خوبی کے انجام دے رہے ہیں۔ اور گجرات کاٹھیاواڑ میں برابر دورہ کرتے رہتے ہیں۔ نہایت جوش کے ساتھ کام کرتے ہیں اور قریب قریب ہر جگہ ان کی تقریر کے بعد کوئی نہ کوئی ہندو آریہ مسلمان ہو ہی جاتا ہے چنانچہ مسلمان ہونیوالوں کے نام ذیل میں درج ہیں۔

۱	انجم کا نام	سری کرشن۔ قوم چھتری ساکن آبود	مکرم کا نام عبد الرحمٰن
۲	"	لٹو رام۔ قوم کہار ساکن ریواڑی	" عبد الکریم
۳	"	رام چندر۔ قوم پنڈت ساکن ملتان	" کریم اللہ
۴	"	منوہر لال قوم جاٹ ساکن شاہدرہ پنجاب	" عبد اللہ
۵	"	شانتی سروپ قوم ویش ساکن آگرہ	" واجد علی
۶	"	راجہ رام قوم ٹھاکر ساکن گجرات	" عبد اللطیف
۷	"	گلاب سنگھ قوم بجانیہ " "	" دین محمد
۸	"	بھولا سنگھ " "	" عبد اللہ
۹	"	شنکر لال قوم ٹھاکر ساکن گجرات	" محمد نبی

اس شخص کے مسلمان ہونے کا ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب قدوسی ڈھوان کیمپ میں یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کو تقریر کر رہے تھے اور مسلمانوں کی ہر جماعت شریک تھی۔ مسلمانوں سے الگ ہندو۔ آریہ۔ جینی سب جلسہ میں شریک۔ قدوسی صاحب کی تقریر بڑی پر لطف تقریر ہوتی ہے اور کوئی جماعت برا نہیں مانتی یہ ایک خاص بات ہوتی ہے بڑی خوبی سے اپنے مذہب کو پیش کرتے ہیں اور ہر مذہب کا رد بڑی صفائی سے کر جاتے ہیں۔ دوران تقریر میں شنکر لعل اٹھا اور پر زور الفاظ میں کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں مجھکو تو آج معلوم ہوا ہے کہ ہندو دھرم اتنا گندہ ہے۔ حاجی محمد عبد المجید صاحب قدوسی نے فوراً تقریر کو ختم کیا اور اس کو مسلمان بنا لیا۔ تمام مسلمانوں کو عام طور پر اور خیمہ بھائیوں کو خاص طور پر خوشی ہوئی۔ اور آریہ سماجی منہ تکتے رہ گئے۔ حالانکہ قدوسی صاحب نے اسکو مسلمان کرنے سے پہلے اعلان بھی کیا کہ جس بھائی سے روکا جائے روک لے۔ احمد آباد کے قریب ہی ایک گاؤں ہے چیکلا۔ وہاں آریہ سماج نے تمام گاؤں کو آریہ بنا لیا تھا۔ مگر میں خود گیا اور پھر ان سب کو مسلمان کیا۔ کل گاؤں کا گاؤں مسلمان ہو گیا۔ ۶۔ آدمی باقی ہیں وہ بھی انشاء اللہ بہت جلد مسلمان ہو جائیں گے۔

سید غلام محی الدین۔ از ویرم گاؤں۔

پٹیالہ میں اسلام محفوظ ہے

مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ۔ سیدی مکرم السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۶ء میں اخبار زمیندار لاہور کے حوالے سے اقتباس کیا گیا ہے کہ پٹیالہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم اور مساجد میں وعظ و خطبہ بند کر دیا گیا ہے؟ آپ نے مسلمانان پٹیالہ سے اس خبر کی صحت دریافت کی ہے لہذا میں اطلاعاً گذارش کرتا ہوں کہ اخبار زمیندار کے نامہ نگار نے یہ مضمون سراپا کذب تحریر کیا۔ اور دروغ باطل کو فروغ دینا چاہا۔ اس کے بطلان میں صرف اسیقدر لکھ دینا کافی ہے کہ میں خود روزانہ محلہ کی مسجد میں قرآن مجید کا درس دیتا ہوں۔ آیات کی تفسیر کی جاتی ہے۔ احادیث متعلقہ کا بیان

سر قیادت

مرکزی اور دوسری حکومتوں اور ہندوستان کی تمام جماعتوں اور طبقوں سے دوش بدوش رہ کر [illegible] مسائل و کشش ہیں۔ ہم بخلوص قلب آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہندوستان اور ہندوستانیوں کے لیئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سر اقبال کی حمایت

لاہور میں عظیم الشان جلسہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ڈاکٹر سر اقبال کی تائید میں آج چوک نواب صاحب میں ایک عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ نواب محمد علی خان صاحب صدر تھے۔ شیخ عظیم احمد صاحب وکیل و میونسپل کمشنر خواجہ فیروز الدین احمد بیرسٹر۔ میونسپل کمشنر مسٹر ہری چند اختر بی۔ اے۔ مولانا عبد المجید صاحب سالک۔ مسٹر محمد بخش مسلم اور دیگر حضرات نے زبردست تقریریں کیں جن میں مسلمانوں کو ذات پات کے جھگڑوں اور برادریوں کی الجھنوں سے الگ رہنے کی تلقین کی گئی۔ اور بتلایا گیا کہ نیابت کے لیئے قابلیت۔ اور مذہبی و ملی خدمات کو ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ نہ کہ آرائیں کشمیری یا حنفی وہابی کا سوال۔ جناب حفیظ۔ مولانا سالک اور جناب قیصر نے بلند پایہ کی نظمیں پڑھیں۔ اخیر میں ڈاکٹر صاحب نے مختصر مگر جامع تقریر کی اور فرمایا کہ اگر قوم متفقہ طور پر مجھے دستبردار ہو جانے کا حکم دے تو میں اس حکم کی تعمیل کے لیئے بسر و چشم تیار ہوں۔ میں الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا بدترین گناہ سمجھتا ہوں۔ میں عنقریب نوجوانوں کی ایک فوج تیار کروں گا جو مسلمانوں کے درمیان فرقہ پرستی کی موجودہ لعنت کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دے گی۔ بھائی دروازہ کے مسلمانوں نے حاضرین پر واضح کیا کہ ہم نے عزم صمیم کر لیا ہے کہ ہم اپنے محلہ سے ڈاکٹر صاحب کے بالمقابل کسی شخص کو کھڑا نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ اہل لاہور کے لیئے یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے کہ ڈاکٹر اقبال جیسی فرزانہ روزگار ہستی کے بالمقابل ان کے شہر کے کسی شخص کو کھڑا ہونے کی جرات نہ ہو

گاندھی جی پھر ملک کا دورہ کریں گے

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ جناب منی لال کوٹھاری سے دریافت کیا گیا کہ گاندھی جی گوشہ سابرمتی سے نکلنے اور ملک کا دورہ کرنے کی خبر کے متعلق ان کا کیا خیال ہے منی لال صاحب نے فرمایا کہ:۔

توقع کی جاتی ہے کہ ۱۰ دسمبر کو گاندھی جی سابرمتی آشرم سے بمبئی روانہ ہوں گے۔ بمبئی سے آپ کانگریس کے سالانہ اجلاس کی شرکت کے لیئے گوہاٹی تشریف لیجائیں گے۔ گوہاٹی سے فرصت پانے کے بعد آپ پھر ایک مرتبہ تمام ملک کا دورہ کریں گے۔ اور ملک کو آزادی کا پیغام سنائیں گے۔ گاندھی جی کا وزن بھی اب بہت کچھ بڑھ گیا ہے۔ اور آپ کی صحت یقیناً اس قابل ہے کہ آپ طویل دورہ کر سکیں۔ ایک سال تک آپ آرام لینے کے بعد میدان میں آ رہے ہیں۔

الہ آباد میں ہندوؤں کی ہڑتال

حکام کے خلاف احتجاج

الہ آباد ۱۴ اکتوبر۔ دسہرہ قریب الختم ہے اگر رام لیلا منائی جاتی تو آج کٹرہ کے رام دل کا جلوس نکلتا۔ اس لیئے اس محلہ کے ہندوؤں نے ہڑتال کر رکھی ہے تاکہ حکام کے خلاف پر زور احتجاج کریں جنہوں نے مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر پابندیاں عائد کر کے رام لیلا کو روک دیا ہے۔

عالم اسلامی

ٹرکی کے خلاف اٹلی کے جارحانہ منصوبے

انگورہ میں فوجی نقل و حرکت

قسطنطنیہ ۱۱ اکتوبر۔ مقام لگہارن میں جو ملاقات حال ہی میں مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان ہوئی تھی اس سے ترکی جرائد بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

لندن سے ایک سنسنی پیدا کرنے والی رپورٹ آئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ دولت اطالیہ اس فکر میں ہے کہ جس ترکی علاقہ پر پہلے اس کا اثر تھا۔ وہاں وہ اب پھر اپنا اثر قائم کرے اس رپورٹ کو اخباروں میں خوب نمایاں حیثیت دی گئی۔ لیکن تبصرہ بہت کم جرائد نے کیا۔

لیکن اطالوی سفارتخانہ نے اس رپورٹ کو قطعی لغو بیان کیا ہے۔ اخباروں نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ موسم سرما کی فوجی نقل و حرکت اور جنگی مشق نواح انگورہ میں شروع ہو گئی ہے اور اس کی دیکھ بھال خود غازی مصطفٰے کمال پاشا کر رہے ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب سائنیور مسولینی طرابلس الغرب گئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں تقریر کی تھی۔ اس میں بھی مفصل بیان میں ترکوں کی جنگی مشق اور جنگی تیاریوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔

امیر فیصل کی لندن سے روانگی

لندن ۱۲ اکتوبر۔ امیر فیصل بن سلطان ابن سعود کی سیاحت لندن ختم ہو گئی۔ اور وہ ہالینڈ کو روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر آسٹن چیمبرلین کا نمائندہ موجود تھا۔ علاوہ ازیں بہت سے مسلمان رخصت کرنے آئے تھے۔

شہزادہ موصوف نے نمائندہ رائٹر سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا کہ جس شان کے ساتھ ہز میجسٹی ملک معظم نے میرا خیر مقدم کیا۔ میں اس کو مدت العمر نہ بھولوں گا۔ ہالینڈ میں اگر موقعہ ملا تو میں ان مسلمانوں کے متعلق گفتگو کروں گا جو مکہ معظمہ سے حج کرنے آتے۔ اور جزائر شرق الہند مقبوضہ ہالینڈ میں رہتے ہیں۔

امریکہ میں سابق قنصل جنرل ایران کی اچانک موت

ساتویں منزل سے گر کر جاں بحق تسلیم ہوئے

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ سابق قنصل جنرل ایران نوبیادت خاں (؟) گرانڈ سنٹرل اسٹیشن کے سامنے پیل کلب کی ساتویں منزل کی ایک ساتویں کھڑکی سے گر پڑے اور فوراً جاں بحق تسلیم ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ توازن قائم نہ رکھ سکے۔

ہندو سبھا کے نائب صدر کا استعفٰے

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر کے۔ سی۔ ودیارتھی نے پراونشل اور مقامی ہندو سبھا کی نائب صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔

ہندوستان

رائے بریلی کی ہندو سبھا مالوی جی کی مخالف ہے

انتخاب میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ

رائے بریلی ۱۲ اکتوبر۔ رائے بریلی ہندو سبھا کی مجلس عاملہ کا جلسہ کل شام کو لالہ سندر بہادر سنگھ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کمیٹی کا جلسہ اس خاص غرض سے طلب کیا گیا تھا کہ آیا مقامی ہندو سبھا کو انتخابات میں کوئی حصہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ بعد بحث و مباحثہ بالاتفاق رائے یہ قرار پایا کہ ہندو سبھا کو کسی امیدوار کی تائید نہ کرنی چاہیئے۔ ممبران بالعموم بعض ہندو سبھاؤں کی پالیسی کو ہندو مفاد کے لیئے مضر خیال کرتے ہیں۔ ان کی یہ خواہش ہے کہ ہندو سبھا کو سیاسیات سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہندو سبھا ہندوؤں کی تمدنی اور معاشرتی اصلاح کے لیئے قائم کی گئی ہے اور جو ہندو سبھائے بعض خطاب یافتگان اور وزراء کی امیدواری کی جو تائید کی ہے جو گورنمنٹ کے جزو ہیں اس پر ہندوؤں کی طرف سے سخت ناپسندی کا اظہار کیا گیا ہے امید ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی مقامی ہندو سبھا کے ریزولیوشن کی تعمیل میں مینی فسٹو سے اس جزو کو نکال دیں گے کہ ہندو سبھا (رائے بریلی) منشی ایشور سرن کی امیدواری کی تائید کرتی ہے۔

جنوبی افریقہ کا وفد

ہندوستان سے روانگی

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ تین ہفتہ سے زیادہ ہندوستان میں قیام کرنے کے بعد جنوبی افریقہ کی حکومت کا وفد کھنڈالا نامی جہاز پر آج دوپہر کے بعد افریقہ کو واپس گیا۔ ساحل سمندر پر بہت سے معزز ہندوستانی الوداع کہنے کے لیے موجود تھے حاضرین میں سر دوراب ٹاٹا۔ سروجنی نائیڈو۔ مسٹر کاؤس جی جہانگیر۔ مسٹر سروجنی نیڈو۔ اور مسٹر جوشی قابل ذکر ہیں بمبئی میں جنوبی افریقہ ۔۔۔ کے ہندوستانی جو تاجر ہیں ان میں سے تقریباً ۸۰ تاجر بھی الوداع کہنے والوں میں موجود تھے۔

ارکان وفد میں مسٹر جی۔ ریبرن افریقہ کی پارلیمنٹ میں مزدور رکن ہیں۔ آپ سے ہندوستانی مزدوروں کی حالت کے متعلق دریافت کیا گیا تو مسٹر مذکور نے جواب دیا کہ ہندوستان کے مزدوروں کی عام حالت نہایت ہی خراب ہے اور بمبئی میں مزدوروں کے مکانات کی حالت تو بدترین ہے۔ میں نے مزدوروں کے مکانات کی ایسی حالت کہیں اور کبھی نہیں دیکھی مسٹر ریبرن سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے ہندوستان میں ان لوگوں کی حالت کو بچشم خود دیکھ لیا ہے جو جنوبی افریقہ سے نکالے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں جنوبی افریقہ سے ہندوستانیوں کو نکالنے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ مسٹر موصوف نے جواب دیا کہ اس مسئلہ پر میں ابھی اپنی رائے ظاہر نہیں کروں گا۔

ارکان وفد نے ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت حسب ذیل کا وداعی پیغام ہندوستان کے نام ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو دیا ہے۔

ہندوستان میں ہمارا قیام نہایت مسرت بخش تھا

حضرت ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا تار

وائسرائے ہند کے نام

آپ ماہ اکتوبر میں پہلی مرتبہ صوبہ سرحد کے دورہ کے لئے جا رہے ہیں۔ میں آپ کی توجہ صوبہ سرحد کے ان مظلوم باشندوں کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جو بیگناہ تقریباً چار سال سے جلاوطنی کی مصیبت برداشت کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ دورہ صوبہ سرحد کے مظلوم اور بے گناہ جلاوطنوں کی آزادی کے لئے پیام عدل و انصاف ہوگا اور پر امن باشندوں کو اصلاحی اسکیم سے فائدہ حاصل کرنے میں دوسرے صوبجات کے ساتھ ہمقدم کر دے گا۔

صوبہ متحدہ کی کانگریس کمیٹی میں بدنظمی

مولانا شوکت علی کا اعلان

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے بحیثیت صدر پراونشل کانگریس کمیٹی صوبہ جات متحدہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ چونکہ پنڈت گوکرن ناتھ مشرا اور پنڈت جواہر لال نہرو کی جانب سے پراونشل کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ کا جو جلسہ طلب کیا گیا ہے وہ ناجائز ہے کیونکہ ان لوگوں کو جلسہ طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور ان کے استعفے منظور ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب تو پنڈت مدن موہن مالوی کی پارٹی کے لئے کام کر رہے ہیں اور دوسرے صاحب کانگریس کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ اور ان کا استعفے حال میں منظور کیا جا چکا ہے۔ میں تمام کانگریسیوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ کانگریس کی حمایت کریں اور کسی ایسے جلسے میں شرکت نہ کریں جو میرے دستخط یا میرے حکم سے طلب نہ کیا گیا ہو۔

ثابت کیا کہ صرف کانگریس کا پروگرام ایک عملی پروگرام ہے اور پنڈت مدن موہن مالوی اور ان کے حامیوں کو چیلنج دیا کہ کوئی ایک مثال پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ کانگریس نے ہندو مفاد کے ساتھ بے اعتنائی کی ہو۔

پنڈت مالوی ہندو موتی لال کا مقابلہ نہیں کرینگے

الہ آباد ۱۴ اکتوبر۔ آئندہ انتخابات کے لئے انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی نے اپنے امیدواروں کا فیصلہ نہیں کیا۔ مگر یہ امر طے کر لیا گیا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی پنڈت موتی لال جی کے خلاف کھڑے نہیں کئے جائیں گے اور یہ دونوں امیدوار اپنے اپنے حلقہ انتخاب سے بغیر کسی مخالفت کے منتخب ہوں گے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس

مسئلہ حجاز کے متعلق تجویزیں

الہ آباد ۱۴ اکتوبر۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل صاحب اٹرہ منعقد ہوا۔ ... حجاز کے خلاف اظہار نفرت اور مولانا سلامی پر عدم اعتماد کی تجویز منظور کی گئی ہے ... کے رکھ ملتوی کر دیا جائے۔

ریاست حیدر آباد کے لیئے صدر اعظم کی جستجو

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ صدر اعظم کے لئے حضور نظام کی جستجو ابھی تک جاری ہے۔ ... مہاراجہ سرکشن پرشاد ... حضور نظام اور ... کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائیگا ... نظام نے ... سرکاری عہدہ داروں کے ... تمام حکومت ہند سے ... ایک مقامی امیدوار کی تلاش ... قابل ... مہاراجہ سرکشن پرشاد ... معلوم ہوتا ہے ... دونوں ... میں لئے جاتے ہیں۔

صدر اعظم خواہ کوئی بھی کیوں نہ ہو حکومت ہند اس پر مصر ہے کہ نائب صدر ... انگریز ... مہاراجہ سرکشن پرشاد ... کا نام نائب صدر ... کے لئے لیا جا رہا ہے۔

مولانا شوکت علی کی مسلمانان ہند کو نصیحت

مدراس ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر یعقوب حسن اور دوسرے مسلمان لیڈروں کی جانب سے مدراس کے مسلم ووٹروں کے نام جو اپیل شائع کی گئی ہے اس کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی صاحب نے ... مولانا نے ... کے مسلمانوں ... ملک ... ہندو مسلم اتحاد ... کانگریس ... مسلمانوں ...

بریلی کی انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی ٹوٹ گئی

دہرہ دون ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر ... موتی لال اور بابو موہن لال سکسینہ بریلی ... دہرہ دون پہنچے ... بریلی کی انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی ٹوٹ گئی۔ ۱۴ ممبروں میں سے ۹ ممبروں نے استعفا دیکر سوراج پارٹی میں شامل ہو گئے۔

سوراج پارٹی کی سرگرمیاں

دہرہ دون ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر ... موتی لال اور بابو موہن لال سکسینہ ... علیگڈھ ... بریلی پہنچے ... امیدواروں کی تائید میں انہوں نے پبلک جلسوں میں تقریریں کیں ... انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی ... کانگریس ... دلائل پیش کرتے ہوئے ...

نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا اعلان

امارت شرعیہ کونسل کے انتخابات میں کوئی حصہ نہیں لیگی

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:—

بعض لوگوں کے خطوط سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس وضع قوانین کے آئندہ انتخاب میں امارت شرعیہ کی شرکت کے متعلق مختلف مقامات پر بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں یا لوگوں نے عمداً پیدا کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ۲۰ ربیع الاول کے "امارت" میں یہ صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ مجالس وضع قوانین کے انتخابات ابھی تک امارت شرعیہ کے اصول و حدود سے باہر ہیں۔ میں پھر اس کا اعلان کرتا ہوں کہ نہ امارت شرعیہ نے اب تک انتخاب میں کوئی حصہ لیا ہے اور نہ آئندہ اس کا ارادہ ہے۔ اس نے اپنے کام کرنے والوں کو انتخابات کے متعلق کسی قسم کی ہدایات نہیں دی ہیں۔ تمام عمال و مبلغین جب تک کہ وہ امارت شرعیہ کے ماتحت کام کرتے ہیں نہ انتخابات میں کوئی حصہ لے سکتے ہیں۔ اور نہ امارت شرعیہ کے احکام و اصول کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔ کونسل کے تمام امیدواروں اور ان کے کام کرنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی کامیابی کے لئے یہ ظاہر نہ کریں کہ انہیں امارت شرعیہ نے کھڑا کیا ہے انہیں امارت شرعیہ کے نام سے کوئی پمفلٹ یا اشتہار شائع نہ کرنا چاہئے اور اگر اس اعلان کے بعد بھی کوئی شخص کوئی اشتہار یا پمفلٹ امارت شرعیہ کے نام سے شائع کرے گا تو میں اس کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہوں گا۔

ریاست حیدر آباد میں عازمین حج کیلئے مراعات

جمیع عہدہ داران صاحبان کے نام بمتابعت فرمان خسروی صدر مجالس سرکار عالی سے گشتی جاری ہوئی ہے کہ حج و زیارت حرمین شریفین کے لئے اگر وظیفہ خوار، منصب دار و ماہوار یاب رعایتی جانا چاہیں۔ تو ان کو بھی یہ مماثل ملازمین سرکاری بشروط ذیل مجوزہ صیغہ امور مذہبی چھ ماہ کی پیشگی ماہوار ادا ہوا کرے گی۔

(۱) منظوری عطائے ماہوار اولاً محکمہ فینانس سے حاصل کی جائے گی۔

(۲) کسی گزیٹڈ افسر یا محکمہ امور مذہبی کی تصدیق پر نصف ماہوار پیشگی حوالہ ماہوار یاب ہو سکے گی۔

(۳) باقی نصف ماہوار بمبئی میں اس افسر امور مذہبی کے معرفت دی جائے گی۔ جو انتظام حجاج کے لئے بجانب سررشتہ امور مذہبی روانہ کیا جاتا ہے۔

(۴) خاص حالات اور قابل اطمینان کی صورتوں میں یہ منظوری صدر محاسب سرکار عالی کامل ماہوار بلدہ میں بھی حوالہ رخصت یاب ہو سکے گی۔

راولپنڈی میں بھی رام لیلا نہیں منائی جائیگی

راولپنڈی ۱۴ اکتوبر۔ مساجد کے سامنے باجہ بجانے متعلق بعض پابندیاں عائد کرنے کے باعث راولپنڈی کی ہندو سبھا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اس سال رام لیلا کے جلوس کو موقوف کر دے۔ دسہرہ کے دن شہر میں مکمل ہڑتال کی جائیگی اور ہندو برت بھی رکھیں گے۔

دار الحکومت

ہندوؤں کے خلاف مقدمہ فساد

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ آج مسٹر ای۔ ایس لوئس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ۱۳ ہندوؤں کے خلاف بلوے کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ تقریباً ۶ گواہان استغاثہ کے بیان لئے گئے۔ یہ مقدمہ دسہرہ کی تعطیل کے بعد پیش ہوگا۔ عدالت ۱۴ اکتوبر سے ۱۷ اکتوبر تک بند رہے گی۔

تماشا ختم ہو گیا

مولانا مظہر الدین صاحب اور دوسرے ایڈیٹروں کے مقدمات واپس لے لیئے گئے

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ آج مسٹر جانسن کی عدالت میں الامان ، پیشوا ، تیج اور شدھی سماچار کے مقدمات پیش ہوئے۔ وکیل سرکار نے ان تمام مقدمات کو واپس لے لیا۔ جن کا سلسلہ کم و بیش پانچ ماہ سے برابر جاری تھا۔

تیلی واڑہ کا قضیہ

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ تیلی واڑہ کے ۵۰ ہندو اور مسلمانوں پر اذان اور آرتی کے جھگڑے کے متعلق مقدمہ پیش تھا اس محلہ میں ایک مسجد اور مندر بالکل قریب بنے ہوئے ہیں۔ یہ مقدمہ مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب اور محمد صادق صاحب کی درخواست پر ۲۲ اکتوبر کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ صاحبان موصوف نے عدالت کو یقین دلایا ہے کہ یہ معاملہ باہمی مصالحت سے طے ہو جائے گا۔

روحانی ڈاکٹر کے مشورے

غازی

پیش کرے گا جو مسلمانوں کی مٹی ہوئی یادگار دہلی سے مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا اس میں موجودہ واقعات پر نہایت اچھے انداز میں بحث کی جائیگی۔ نیز صاحب کے مفید دلچسپ ایسے مضامین۔ مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپیاں کے ساتھ مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ۴ نومبر کو شائع ہو جائیگا۔ نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ تین روپے۔ اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا۔

منیجر اخبار غازی۔ دہلی

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ۔ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یاد دکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگا لیجے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور | دوکان: سندر باہی ... کلکتہ

خوبصورتی ، صباحت ، ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے جو لوگ اس بات کے خواہشمند ہیں ان کیلئے دو نایاب چیزیں

پری جمال صابون

یہ صابون بیگمات بھی استعمال کرتی ہیں اور مرد بھی، بچے بھی اسکے عاشق ہیں اور بچیاں بھی دیوانی ہیں، سرکار سے رجسٹری شدہ اور پبلک سے منظور یافتہ اسکے استعمال سے تمام داغ دھبے جاتے رہتے ہیں چہرہ کو چمکدار بناتا ہے اور رنگ گورا ہو جاتا ہے۔ نہایت نفیس خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے۔ قیمت ۳ ٹکیہ مع صابندانی عہ

زنانہ سنگھار بکس

یہ بکس رجسٹری شدہ ہے اور ہندو و مسلم قوم نے پسند کیا ہے اسمیں حسب ذیل پانچ چیزیں ہیں ۔ وہ ایک انعام ہے ۔ (۱) پری جمال صابون ایک ٹکیہ (۲) پری بہار ہیر آئل ایک تولہ (۳) ... صابون ایک ٹکیہ (۴) ... ایک ٹکیہ (۵) خوشبودار مسی ایک تولہ اور ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ قیمت فی بکس عہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دوا خانہ نور تن پری جمال منزل دہلی

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پھر سے روشنی ڈالنے والی ہزاروں کیمیاوی مضامین تحقیقی علمی ادبی اخلاقی تاریخی با تصویر ضخیم کتاب ظرافت کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت پتہ ذیل سے طلب فرمائیں اس کتاب کا ہندی ایڈیشن بھی تیار ہو گیا ہے

ندائے طب حکیم راج نراین دہلی

میٹھی چائے دودھ کی بنی ہوئی

شوگر ٹی

دودھ کی بنی ہوئی خوشبودار خوش ذائقہ چائے۔ دودھ، چائے، چینی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک چمچہ صرف ایک پیالی کے لئے کافی ہوتا ہے ایک بکس ۲۵ پیالی قیمت ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

المشتہر: سعید برادرس اینڈ کو کلاں دہلی نمبر ۱۱

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ جسے مولانا شبلی مرحوم کے حقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کے ساتھ کھینچا ہے۔ صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو یہ بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کس قدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائیٹل خوشنما کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت صرف دو روپے (۲/۸)

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا بواسطے طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے سلسلہ تعلیم الاسلام چار حصہ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ... تعلیم الاسلام نمبر ۲ ... تعلیم الاسلام نمبر ۳ ... تعلیم الاسلام نمبر ۴ ... قیمت کل سیٹ ۱۲

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

یہ غلط ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کے ساتھ مصالحانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھے جس کے لئے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہئے۔ اس کی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علما اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے بالخصوص واعظین اسلام اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں انکے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے یہ عظیم کتاب میں ۸۵ ابواب پر تفصیل کیساتھ بحث کی گئی ہے۔ ۶۲ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للعلوم حضرات واعظین کی رعایتی قیمت ...

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے بیاب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد فارسی رباعیات کے تحت میں اردو منظوم ترجمہ بطور رباعی درج ہے گویا ۱۰۰ فارسی رباعیات اور اسی قدر اردو رباعیات ہیں۔ شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے ضخامت ۱۵۰ صفحہ قیمت عہ

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ اجل جناب شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ ہے۔ قیمت صرف ۸/

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں سلاست بیان کے ساتھ ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرا دیا گیا ہے قیمت صرف ...

الصرف و النحو

عربی کے صرف و نحو میں یہ رسالہ بینظیر ہے۔ مولف نے عربی کی قواعد کو ایسی اچھی طرح بیان کیا ہے کہ طالب العلم بغیر کسی غور و فکر کے سمجھتا چلا جاتا ہے عربی کے ہر طالب العلم کو اسکا ایک نسخہ طلب کرنا ضروری ہے قیمت ۸/

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۵ للعہ — ششماہی ۳

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ بیس برس کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا، سرعت، رقت و احتلام کے واسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید رطوبت کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو خرابی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے، سستی کاہلی چہرے کی بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ۔

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور۔ دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی موجب اشتہار پایا۔ الحمد للہ مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی مولوی عبد الحمید۔ کوٹھی نمبر ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۴۳ کلکتہ

چار نکاح کیجئے

[illegible] طلائے [illegible] کی تعریف [illegible] غلط معلوم ہوگی [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء کے لگانے سے عضو مخصوص کی کجی، چھوٹاپن دور ہو کر ہمواری اور یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ [illegible] بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے۔ [illegible] جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے۔ [illegible] ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسی لئے اس کو صرف وہی اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ [illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ نمبر [illegible] دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم، ورم، چوٹ، جلد کے زخم، لقوہ، فالج، رعشہ، کمپ، تپ لرزہ، نزلہ، کھانسی، ذیابیطس وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظے سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر [illegible]

تازہ ترین شہادت: از جناب حکیم محمد اسحاق صاحب حیدر آباد دکن۔ [illegible] احمر قانی میں نے دو مریضوں میں (ایک تو میری ہمشیرہ کو درد [illegible] دوسرے کو [illegible]) استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپ کے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین۔

سروج احمر [illegible] سفوف حضرمیں رکھنے کے قابل ہے فی شیشی [illegible] مفصل اشتہار طلب کر کے ملاحظہ فرمائیں۔

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

اسلامی دنیا

نہیں آپ سے تو آنے قرض مانگتا ہوں [illegible] ادراق کی شکل میں [illegible] ایک رسالہ کے اوراق ہوں گے جس کا نام

یہ ہر ماہ دلچسپ مضامین پیش کرتا ہے، خیالات میں تہذیب پیدا کرتا ہے۔ اسکی زبان عام فہم اور شستہ ہوتی ہے۔ [illegible] نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ [illegible]

منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد دہلی

ضرورت ہے؟

بیکار ہیں	تو کام
آمدنی کم ہے	تو زیادہ آمدنی
تنگدست ہیں	تو فراغت
گمنام ہیں	تو شہرت
اشاعت ہیں	تو شائق
تاجر ہیں	تو کاروباری رونق

آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر ہماری بونس اسکیم طلب کیجئے

المشتہر

منیجر روزنامہ "کانگریس" دہلی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا ہی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی امنگیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور، مردانہ ہمت، وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت جوان کو میسر ہوتی ہے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت، جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کو سرخ، بارونق، تر و تازہ، ہشاش بشاش، رگ و پٹھے اور قوت اندرونی کو مضبوط، ہاضمہ درست، بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت مردانہ کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہیں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام، رقت منی وغیرہ کو فنا کر کے بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش، نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی امنگیں، نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت اکیس خوراک ۳ محصول ۸، بیس خوراک [illegible] محصول، چالیس خوراک [illegible] محصول [illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردانہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ بھی ڈاکٹر اور حکیم ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ہے محصول ۶، درجہ عام [illegible] بکس ایپارٹمنٹ لاثانی شیشی [illegible] محصول ۶، چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت [illegible] محصول ۱۰، چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام [illegible] محصول ۱۰

حبوب حیات [illegible] اسکے [illegible] کر گولیاں ہیں [illegible] کمزوری محسوس ہو [illegible] دوسو درجن [illegible] پانچ درجن للعہ محصول [illegible]

عرق بخار

[illegible] ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے [illegible] مریض صرف مفید دوائی کی دستیابی نہ ہونیکے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا بنایا ہوا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوا ہے۔ اکثر اوقات پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہو جاتا ہے اور دو تین روز میں مہینوں کا بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار، پھونکنے والا، نالنے والا، لرزہ اور جاڑہ دیکر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ اور یقینی طور پر دور کرتا ہے۔ تلی کی بیماری کیلئے فائدہ دکھاتا ہے۔ اسکے استعمال کو بعض درد دور ہوتا ہے۔ بھوک کھل کر لگتی ہے اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ تلی خواہ کتنی ہی بڑی اور پرانا ہو چند ہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible] محصول [illegible] درجن [illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف ایک منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ [illegible]

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجاد ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ [illegible] نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قرآن شریف لقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف تحقیق لکھی جا سکتی ہے۔ کاغذ کا رنگ [illegible] ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ سرورق [illegible] قیمت مع محصول [illegible]

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں۔ [illegible]

[illegible]

اخبار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۰۔ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت نہایت پاکیزہ، دلائل قوی، پر زور، مسائل کا بیان [illegible] درست [illegible] کتاب ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر ادبان [illegible] کے اسرار و حقائق یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۶

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت مقدسہ سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت عدا ادا ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۶۔ جلد دوم [illegible] محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر و دروازہ ریاست پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔

(منیجر)

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نمبر نئے سرے سے ٹریگی اب چل — چاند تارے کا کچھ اسطرح سے پڑا ہے غل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کہیں معنی ادنیٰ — جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مراد اول

نمبر [illegible] مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت!!! سفید داغ — مفت!!!

ہمارے دواخانہ میں آنے سے پہلے کا ایک بچہ سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے کے ٹکٹ بھیجئے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ پھلوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عمر) [illegible]

برص سفید بہتی سیاہ سفید داغ [illegible] آرام کر دیئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رخ ہو جاتا ہے۔ دوا لگا ہوا اسی وقت ہنسنے کھیلنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجئے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت [illegible] دو آنہ [illegible] پچوں، عورتوں اور پلیگ، قلبی، امراض [illegible] بیماریوں کے دیکھنے کیلئے ہماری تصویر وار فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بابا داس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیربوٹی بیرناتیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنتی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ بس عدد علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۰۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی — مدیر مسئول محمد رخصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۹

اقتباسات

حجاز کا دستور اساسی اور اسکے نقائص

ماہ گذشتہ میں حجاز کا دستور اساسی شائع کر دیا گیا۔ اور حکومت کے سرکاری اخبار "ام القریٰ" میں اس کے دفعات ہماری نظر سے گذرے۔ اس دستور کو موجودہ حکومت حجاز نے وضع کیا ہے اور جلالۃ الملک حجاز نے اس کی منظوری صادر کر دی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اسے اولاً حجازیوں کی ایک ہیئت منتخبہ کے سامنے پیش کیا جاتا اور اس کی رائے سے حجاز کا آئندہ نظام حکومت وضع کیا جاتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اور حکومت نے ایسے اہم معاملہ میں اپنی رائے کو مقدم رکھا۔ ہم ایک ایسی حکومت سے اس خود رائی کے صدور کو پسند نہیں کرتے جس کے ارکان ہمیشہ شریف حسین کے اسی عیب کی شکایت کرتے رہے ہیں۔ اور جنہوں نے ہمیشہ یہی الزام لگایا ہے کہ اس نے قوم کی رائے کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

ہم نے اس دستور اساسی میں بعض باتیں بالکل ناقص دیکھی ہیں۔ اور بعض الفاظ کو دیکھا کہ وہ اپنے اصلی مواقع کے خلاف استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً دفعہ دوم میں لکھا ہے کہ "دولت عربیہ حجازیہ ایک دولت ملکیہ شوریہ ہے"۔ حالانکہ دولت شوریہ ایسی حکومت کو کہتے ہیں جس میں دو نمائندہ مجالس ہوں۔ اور دستور حجازی میں ایسی کسی نمائندہ مجلس کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں صرف ایک مجلس کا ذکر کیا گیا ہے جو نائب عام اور اس کے مشیروں کے علاوہ بادشاہ کے نامزد کئے ہوئے ۸ ارکان سے مرکب ہوگی۔ مگر تنہا ایسی مجلس کی موجودگی سے تو کسی حکومت پر دولت شوریہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اس دستور کا ایک اور نقص یہ ہے کہ اس میں حدود حجاز کی کوئی تعیین نہیں کی گئی ہے اسی طرح اس میں جلالۃ الملک ابن سعود کو حجاز کا بادشاہ تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر ان کے بعد ان کی نسل میں بادشاہت کو جاری رکھنے کے متعلق بصراحت کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ یہ تصریح کی گئی ہے کہ توریث کی صورت کیا ہوگی۔ اس میں بعض ایسے مسائل بھی داخل کر لئے گئے ہیں جنکا کسی ملک کے دستور اساسی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان کے لیے الگ قوانین فرعیہ بنائے جاتے ہیں۔

ہم نے بارہا اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے کہ بلاد مقدسہ کا دستور کامل و مکمل ہو اور وہاں صحیح معنوں میں ایک شورائی حکومت قائم کی جائے جس میں قوم کی ایک نمائندہ مجلس ہو اور قوت آمرہ کے اختیارات محدود ہوں۔ مگر یہ وہ چیز ہے جس کی انسان تمنا کرتا ہے حاصل نہیں ہوتی۔ (الفجار)

فلسطین کے اعلیٰ افسروں کی قابلیت

اگر کوئی دل رکھنے والا آدمی فلسطین کے عربوں کی حالت پر نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ انگریزی قبضہ کے بعد ان پر ایسی مصیبتیں نازل ہوئی ہیں جو شاید ہی دنیا کی کسی اور قوم پر نازل ہوئی ہوں۔ مثال کے طور پر ایک ادنیٰ مصیبت یہ ہے کہ حکومت فلسطین کی باگ ایسے ناقابل آدمیوں کے ہاتھوں میں دیدی گئی ہے جو بالکل جاہل اور کندہ ناتراش ہیں انگریزی لکھنے پڑھنے سے زیادہ انہیں کچھ نہیں آتا۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ فلسطینیوں کو چھوڑ کر ان جاہل لوگوں کو قوم کے سرپر بڑے بڑے عہدوں پر بٹھا رہی ہے۔ ایک معتبر آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ اسے فلسطین کے اعلیٰ عہدہ داروں کی ایک مجلس میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں باتوں باتوں میں اندلس کا جو ذکر آیا تو ایک صاحب نے سوال کیا کہ اندلس کہاں واقع ہے کسی نے کہا کہ وہ امریکہ میں ہے۔ دوسرے صاحب بولے کہ نہیں ہندوستان میں ہے۔ ایک اور بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ وہ افریقہ میں واقع ہے۔ آخر ایک صاحب جو ان سب کی جہالت پر ہنس رہے تھے بول اٹھے کہ آپ سب لوگ ناواقف ہیں اندلس شہر لوزان کا قدیم نام ہے اور بڑی رد و کد کے بعد اسی فیصلہ پر اتفاق ہو گیا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جن لوگوں کا مبلغ علم یہ ہو انکے ہاتھوں فلسطین کا کیسا کچھ بھلا ہو رہا ہوگا۔ (الشوریٰ)

حجاز اور جمعیت اقوام

بعض حلقوں میں یہ خبر گرم ہے کہ حجاز عنقریب جمعیت اقوام میں شامل ہونے والا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سلطان عبدالعزیز کے صاحبزادے امیر فیصل صاحب کے سفر یورپ کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس بارہ میں کوشش کریں۔ مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سلطان عبدالعزیز جیسے بیدار مغز امیر کو اس طرف توجہ کرنے کی کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ ہر دوربین شخص سمجھ سکتا ہے کہ جمعیت اقوام کی شرکت سے حجاز کو جتنا فائدہ پہنچیگا اس سے بدرجہا زیادہ نقصان پہنچ جائیگا۔ اس مجلس کی لغت میں عدل کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اور وہ انصاف سے اتنی ہی دور ہے جتنی ظلم سے قریب ہے۔ دنیا کی مظلوم قوموں اور خصوصاً فلسطین و شام کے معاملہ میں اس نے اپنی حقیقت کا جو کچھ اظہار کیا ہے اس سے صرف مشرق کی ضعیف قوموں کو غلام بنانے اور ان کی دولت لوٹنے کیلئے عالم وجود میں آئی ہے وہ اس کے سوا اسکی پیدائش کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ پھر کیا حجاز ایسی استعماری جماعت کے پھندے میں پھنسنا چاہتا ہے۔ اگر کبھی اس نے حجاز کے حکمران کے خلاف کوئی حکم دیا جو بلاد عرب اور مسلمین حرمین کی حرمت پر اثر انداز ہو تو ایسی حالت میں حکومت حجاز کی کیا پوزیشن ہوگی۔؟ (الشوریٰ)

عمان کی وزارت پر سلیمان پاشا بارونی کا تقرر

خلیج فارس سے اطلاع آئی ہے کہ حضرۃ الامام ابو عبداللہ الخلیلی سلطان عمان نے طرابلس کے مشہور لیڈر سلیمان پاشا بارونی کو اپنا وزیر مقرر کیا ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ مملکت عمان کی جدید ترین طریقہ پر تنظیم کریں۔ اصل فرمان کے الفاظ یہ ہیں:-

"امام المسلمین محمد بن عبداللہ الخلیلی کی طرف سے جماعت مسلمین کے حاضر و غائب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہم نے شیخ سلیمان بارونی کو حکومت کی تنظیم و مصالح کی خدمت سپرد کی ہے۔ پس آج سے تمام ملکی (سوال) فوجی، مالی، سیاسی، داخلی اور خارجی شعبے ان کے ماتحت ہوں گے اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا یا ان کے اعمال میں مزاحمت کرے گا اسے سزا دی جائیگی"۔

اس عہد پیغفران سے مملکت عمان میں ایک جدید روح پیدا ہونے کی امید ہے۔ (الشوریٰ)

سید جمال الدین افغانی کی قبر

استانبول کے ایک طویل مراسلہ سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے مسٹر کرین ایک عرصہ سے مرحوم سید جمال الدین افغانی کی قبر تلاش کر رہے تھے چنانچہ اب وہ انہیں مل گئی ہے اور انہوں نے اس پر سنگ رخام کا ایک شاندار کتبہ لگا دیا ہے جس پر سید کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس امریکن نے وہ خدمت انجام دی ہے جو مسلمانوں کے کرنے کی تھی۔ (الشوریٰ)

محبت کا تیر — حل المشکلات دارین

معشوق کے دل پر لگانے کے لئے کتاب

میں ایسے ایسے مجرب اعمال اور اوراد و وظائف درج ہیں جو اب کبھی محروم تمنا اور ناکام دعا نہیں ہونے دے سکتے۔ ایسے ایسے تعویذ، نقوش و اعمال درج ہیں جن کے عامل نے آپ کو مشہور کر کے پانچ پانچ روپے فیس لے کر ایک ایک نقش طالبین اور عقیدتمندوں کو مرحمت فرمایا کرتے ہیں۔ کتاب کا ماخذ قرآن و حدیث اور اولیاء کرام و پیران عظام کے ایسے معمولات ہیں جو سہل العمل، زود اثر اور تیر بہدف ہیں۔ حصہ اول میں قمری مہینوں میں روزہ داری و عبادت گذاری کے فضائل کا ازروئے احادیث بیان ہے۔ حصہ دوم میں نفلی نمازوں کی تعلیم اور ان کے فوائد و برکات کا بیان ہے۔ حصہ سوم اعمال میں تاثیر کے وجوہات۔ عمل خوانی کے لوازمات۔ رجعت عمل سے حفاظت کی تدابیر۔ جلالی و جمالی کی تفصیل۔ مکروہات اعمال کے مکمل بیانات کے علاوہ اعمال و مجربات سورۂ فاتحہ۔ اعمال و خواص سورۂ اخلاص مع نقش۔ عمل ہو اللہ شریف۔ اعمال خواص سورۂ یٰسین مع نقش سورۂ یٰسین۔ تسخیر عام اور تسخیر مشکلات سورۂ یٰسین کے لئے سہل العمل طریقہ کی ہدایات۔ فوائد و منافع آیۃ الکرسی۔ اعمال مجربات سورۂ مزمل شریف (جس کا ایک عمل تسخیرات کے لئے سال میں ایک بار یعنی صرف ماہ ربیع الثانی

نوچندی جمعرات جو اس سنہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ہوگی پڑھا جاتا ہے تو خصوصیت سے کامیابی کی منزل پر پہنچاتا ہے)

اعمال و مجربات سورۂ واقعہ۔ کشائش رزق اور دست غیب کے نہایت موثر مگر آسان ۳۵ اعمال۔ قضائے حاجات کے بہترین اعمال۔ اسم اعظم کا بیان۔ بسم اللہ شریف کا عمل۔ بست و دست کا نقش۔ ۹۹ بلاؤں کا علاج۔ **تسخیر و محبت کیلئے تیر بہدف** مجرب اعمال۔ ایک ایسا نقش جس سے **بھیڑئے اور بکری میں بھی محبت پیدا ہو جائے** تسخیر کا ایک پراسرار عمل۔ پیغام نکاح کی قبولیت اور آسانی نکاح وغیرہ کے لئے۔ زوجہ کا محبوب بننے کے لئے۔ ظالم کی ہلاکت اور دشمن سے حفاظت و مخالف کی ہلاکی بربادی کے ۸۳ مجرب اعمال وغیرہ وغیرہ ایسے عملیات سے لبریز ہے جن کا عامل دین و دنیا میں فلاح پاتا اور راحت و مسرت شادمانی و کامیابی کے دریا میں غوطہ زن ہو کر اپنے دامن کو گلہائے مراد سے لبریز کر کے نہال ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ طالب پابند صوم و صلوٰۃ ہو۔ طلب صادق اور محبت جائز رکھتا ہو۔ حتیٰ کہ دشمن کے خلاف جو عمل کرنا چاہے وہ بھی حدود شرع کے اندر ہو۔ یعنی ناحق کے لئے ہرگز ہرگز نہ کرے۔ حجم نہایت خوبصورت۔ بڑے صفحات سائز ۲۰×۲۶ قیمت ڈیڑھ روپیہ رعایتی ایک روپیہ محصول ۴ر

ناظرین الجمعیۃ کیلئے رعایت

[illegible]

ترک ایک سمجھی

[illegible]

حیات حضرت عمر فاروق

[illegible]

اورنگزیب عالمگیر

[illegible]

سیرۃ النبی

[illegible]

مجاہدات فاروقیہ

[illegible]

سرایائے معشوق

[illegible]

سیرۃ الصدیق

سیرۃ علی

واجد علیشاہ

سیرۃ چاریار

سوانح عمری

محرمات سیرۃ

زندگی کی بہار

کوکب

سوانح بابا فرید الدین

سوانح خواجہ معین الدین چشتی

بہار دانش

انوار سہیلی

دیوان ذوق

تذکرۃ احوال اسلام

عورتوں کے لیے

تذکرۃ السلوک

سیرۃ فاطمۃ الزہرا

سیرۃ خدیجۃ الکبریٰ

اسماء حسنیٰ

فرشتوں کے

الصالحات

تذکرۃ الاولیاء

قصص الانبیاء

مسلمان

سوانح امام بخاری

شہید کربلا امداد

بیان الامام — تاریخ الخلفاء

تذکرہ شہداء اسلام

ترقی تعلیم

ترکان احرار

آزادی کا سہرا

بیداری

شاہی کتب خانہ بجنور، یوپی سے طلب فرمائیے

(مجبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۴)

اب یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ جب کسی حکومت کے تمام اختیارات ایک شخص کے ہاتھ میں دیدیے جائیں، وہ تمام سیاہ سپید کا مختار ہو، اپنے کسی فعل کے لیے کسی کے سامنے مسؤل نہ ہو

امید ہو گئی تھی کہ اللہ کا گھر اب کبھی فرعونوں اور نمرودوں کی تخت گاہ نہ بنے گا۔ اور وہاں منہاج خلافت راشدہ پر ایک شرعی جمہوریت قائم کر دی جائے گی۔ مگر افسوس کہ وہاں تو

ہم اسکو نکال سکتے ہیں لیکن باوجود اسکے ہم نے کبھی اس کی غلط کاریوں کے اعلان سے اس بنا پر سکوت نہیں کیا کہ ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ پھر سلطان عبدالعزیز میں کیا خصوصیت ہے کہ ہم ان کی غلطیوں پر پردہ ڈالیں؟

تمسک بالدین

الجمعیۃ پر ملیریا کا حملہ

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

خلوص و تقوی

اس کے بعد یعنی زہد و تقوی اور خلوص کے بلند ترین اصول

مسئلہ تعلیم

طاقت پر بھروسہ کرنا نہ سیکھیں گے تو آپ غلط راستے پر چلتے رہیں گے اور خدا نخواستہ اصحاب الفیل کی طرح دلدل میں پھنس جائیں گے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	للعہ ۸	للعہ
ششماہی	لعہ	۵
فی پرچہ	ار	

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جمعیۃ علمائے ہند کا آئندہ اجلاس

اور اس کی صدارت

جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ میں سنہ ۲۸ء کے لئے مسلمانان پشاور کی دعوت منظور ہو چکی ہے۔ امسال عید میلاد کے موقع پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کو اس ہی غرض سے مدعو کیا تھا کہ وہ اپنے مواعظ حسنہ کے ساتھ استقبالیہ کمیٹی کے قائم کرنے میں بھی یہاں کے ناتجربہ کار مسلمانوں کی اعانت فرمائیں۔ چنانچہ مولانا موصوف حسب وعدہ تشریف لائے اور بحمد اللہ استقبالیہ کمیٹی کے قیام کی ایک حد تک صورت قائم ہو گئی۔ مولانا نے چلتے وقت وعدہ فرمایا ہے کہ وہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں دوبارہ تشریف لا کر استقبالیہ کمیٹی قائم کریں گے۔

جمعیۃ علماء ہند کے آئندہ سالانہ اجلاس کی صدارت کے متعلق مولوی عبد المجید صاحب بدایونی کا مراسلہ لاہور کے ایک غیر معروف روزنامہ میں شائع ہوا ہے۔ اس مراسلہ میں مولانا قطب الدین صاحب عبد الوالی فرنگی محلی کے نام کی سفارش کی گئی ہے۔ اس اجلاس کی صدارت کے متعلق ...

...

بیں سے کسی پارٹی کی خصوصیت کے بغیر کانفرنس کی صدارت کو قبول کیا ہے میں تمام مسلمانان ہندوستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حالات کی نزاکت کا احساس کریں اور ذاتیات اور فرقہ بندی کے احساسات کو ترک کر کے کانفرنس میں جوق در جوق شامل ہوں۔ تاکہ متحدہ غور و فکر کے بعد کانفرنس اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔

شیخ صادق حسن
صدر استقبالیہ کمیٹی نظام کانفرنس

رویائے صادقہ

ایک مسلمان کو نبی کریمؐ کی زیارت

(محمد عاشق صاحب جن کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں ایک صالح اور متقی آدمی ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ چونکہ اس خواب میں مسلمانوں کے لئے بعض نصائح ہیں اس لئے ہم اسکو شائع کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا کرے۔)

محرم الحرام کی دسویں شب کو میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں کسی جنگل میں ہوں جس میں چند پہاڑیاں ہیں۔ ان میں سے یکایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور کچھ اشخاص مشعلیں لئے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ میرے نزدیک آ کر انہوں نے جگہ کو صاف کیا اور فرش بچھا کر بیٹھے ان کے بیٹھنے کے بعد کچھ اور اشخاص آنے شروع ہوئے۔ اور اسی فرش پر بیٹھے۔ یہ ماجرا میں دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک طرف سے اور روشنی نمایاں ہوئی جو کہ پہلی روشنی سے زیادہ تیز تھی۔ اس روشنی سے میری آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ جب وہ روشنی میرے ...

...

نظام کانفرنس لاہور

...

سبقیات

عالم اسلامی

سلطان مراکش اور اسکے بیٹے کی شادی

لاکھوں فرانک برباد کئے جائیں گے

پیرس ۱۵ر اکتوبر۔ ۲۵ر اکتوبر کو سلطان مراکش کے صاحبزادہ اور انعلادی پاشا کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے۔ بیشمار بڑھئی اور دوسرے کاریگر شاہی محل کو سجا رہے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ صرف روشنی پر ۳ لاکھ اور دعوتوں پر دس لاکھ فرانک خرچ آئیگا غرباء کو روٹی وغیرہ کھلانے کے لئے ۲ لاکھ فرانک منظور ہوئے ہیں۔ اور شادی کے تحائف کی قیمت ایک کروڑ فرانک بتائی جاتی ہے۔

افواہ ہے کہ سلطان اور انعلادی بھی از سر نو شادی کرنے والے ہیں۔ انعلادی کی جو بیگم تھوڑا عرصہ ہوا مری ہے وہ اسے نہایت عجیب و غریب حالات میں ہاتھ لگی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک ترک اور انعلادی جوا کھیل رہے تھے جب ترک کے پاس کچھ نہ رہا تو اس نے اپنی بیوی بھی داؤں پر لگا دی اور ہار گیا۔ مگر انعلادی نے ان میاں بیوی میں جدائی ڈالنے سے انکار کر دیا ...

...

فرانس و ہسپانیہ کی گفت و شنید

طنجہ کے حصے بخرے کرنیکی تجویز

...

امیر فیصل لندن میں

پہلی مرتبہ تھیٹر دیکھا

...

امیر فیصل ہالینڈ میں

اعزاز و تمغہ

ہیگ ۱۴ر اکتوبر۔ امیر فیصل بن ابن سعود نے ملکہ ہالینڈ کے دربار میں باریابی حاصل کر لی۔ اور ملکہ نے ان کو گرانڈ کراس آف آرینج اور ناسو کا اعزاز عطا فرمایا۔

امیر محمد بن عبد الکریم ریونین پہونچ گئے

پیرس ۱۵ر اکتوبر۔ غازی ریف امیر محمد بن عبد الکریم جزیرہ ریونین میں پہونچ گئے ہیں۔

ہندوستان

ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب صدر ہوں گے

...

مسٹر ہارنی مین کا نیا اخبار

...

لکھنؤ میں ایک قبرستان کی بے حرمتی

...

رو کہ دیں۔ بہت سی قبریں پہلے ہی مسمار کی جا چکی ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہم جناب گورنر سے مودبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ تحقیقات کی غرض سے ڈپٹی کمشنر یا کسی دوسرے یورپین افسر کو متعین کریں۔

لاہور میں رام لیلا

راون کیساتھ سات آدمی مر گئے اور ۳۳ زخمی ہوئے

لاہور ۱۶ر اکتوبر۔ اگرچہ دسہرہ کا تہوار امن و امان سے گذر گیا۔ مگر آخر میں ایک حادثہ ایسا پیش آیا جس نے سا مزا کرکرا کر دیا۔

ہفتہ کے روز جبکہ راون جل رہا تھا۔ ایک گولہ پھٹا جس سے تماشائیوں کے سخت زخم آئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک اس قسم کا بم تھا جو جنگ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس کا ایسے موقعہ پر پھٹنا ایک پر اسرار معاملہ ہے۔ بہر حال اب تک ۷ آدمیوں کے مرنے اور ۳۳ کے مجروح ہونے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

الہ آباد میں شورش پسندوں کی ناکامی

مکمل ہڑتال نہ ہو سکی

الہ آباد ۱۶ر اکتوبر۔ آج کے دن رام لیلا کا بڑا زور شور ہوتا ...

...

ایسٹ انڈین ریلوے کے کرایوں میں تخفیف

...

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی بعض اہم تجاویز

شیعہ کالج کیلئے ایک تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

...

وہ مفاد کالج کے لئے خطرناک خیال کرے اسے بورڈ سے نکال دے۔ ٹرسٹیوں کے اوصاف کے متعلق جو ترمیم منظور کی گئی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ٹرسٹیوں کے بورڈ کا دروازہ ایسے لوگوں کے لئے بند کردیا جائے جن کی شرکت بورڈ کے ترقی یافتہ عنصر کو بڑھائی ہے اور ایسے لوگوں کو بورڈ میں داخل کیا جائے جو کسی طرح بھی کالج کے لئے مفید نہیں ہوسکتے بلکہ ان کی وجہ سے صرف رایوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

دوسرے روز کانفرنس نے یہ تجویز منظور کی کہ موجودہ یونیورسٹی ایکٹ اور گذشتہ حالات کو دیکھتے ہوئے شیعہ کالج اپنے مقاصد کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ لہٰذا کالج کو کسی دوسرے مقام پر منتقل کردیا جائے۔ ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی بنائی گئی کہ وہ کالج کے موجودہ قواعد و ضوابط پر نظر کرکے تحقیقات کرے۔ اور پھر اپنی سفارشات پیش کرے۔ ٹرسٹیوں کے بورڈ کے قواعد و ضوابط کے متعلق اس قسم کی ترمیمیں کی جائیں جن سے کہ بورڈ ایک حقیقی نمائندہ جماعت بنجائے اور کالج کا کام صحیح طور پر ہوتا رہے۔

یہ کمیٹی ایک ٹیکنیکل اسکول کے قیام کی موزونیت کے متعلق بھی رپورٹ کریگی جس کا تذکرہ کالج کے قواعد و ضوابط میں ہے۔ مقتدر اور بااثر لوگوں کا ایک وفد ہز ایکسیلنسی گورنر اور وزیر تعلیم کی خدمت میں حاضر ہوگا اور کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز ان کے سامنے پیش کرے گا اور درخواست کرے گا کہ وہ اپنے اختیارات استعمال کریں۔

آغا حیدر بیرسٹر کو پنجاب ہائیکورٹ میں جج کے تقرر پر مبارکباد کی ایک تجویز منظور کی گئی اور آغا محمد الاسلام مدیر "حبل المتین" سے ہمدردی ظاہر کی گئی۔ آج شام کو کانفرنس کے اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوگئے۔

جنوبی افریقہ کی کانفرنس کیلئے ہندوستانی نمائندے

شملہ ۱۷ اکتوبر۔ حکومت جنوبی افریقہ نے منظور کرلیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں مسئلہ ایشیائیوں کے تمام ممکن ذرائع معلوم کرنے کے لئے اس کے نمائندوں اور حکومت ہند کے نمائندوں کی موتمر منعقد کی جائے۔ یہ موتمر ۲۰ دسمبر کو کیپ ٹاؤن میں منعقد ہوگی۔ حکومت ہند کے نمائندے حسب ذیل ہوں گے۔

آنریبل خان بہادر سر محمد حبیب اللہ صاحب بہادر کے سی آئی ای۔ جو تعلیم صحت اور اراضی کے شعبہ کے ناظم ہیں اس وفد ہند وہیں کے صدر ہوں گے۔ آنریبل مسٹر جی ایل کاربٹ سی آئی ای۔ سی ایس۔ جو حکومت کے شعبہ تجارت کے سکرٹری ہیں نائب صدر ہوں گے۔ ان کے علاوہ سائٹ آنریبل مسٹر وی ایس سرنیواس شاستری مسٹر ڈارسی لنڈسے آنریبل سر فیروز سیٹھنا سر جارج پیڈیسن مسٹر جی ایس۔ باجپائی آئی۔ سی۔ ایس اس وفد کے ارکان ہیں۔ آخرالذکر وفد کے سکرٹری ہوں گے۔

گاندھی جی کو وفد کے ارکان پر اعتماد ہے

احمد آباد ۱۷ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے گاندھی جی سے ملاقات کی اور حکومت ہند کی طرف سے جو وفد افریقہ کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کے لئے جانے والا ہے اس کے ارکان کے متعلق گاندھی جی کے خیالات دریافت کئے۔ گاندھی جی نے فرمایا کہ "میں خیال کرتا ہوں کہ ارکان وفد کا انتخاب احتیاط سے کیا گیا ہے۔ سر محمد حبیب اللہ وفد کے رئیس ہیں۔ میرے خیال میں یہ تجویز درست ہے۔ وفد کو جو پیچیدہ مسائل طے کرنا ہیں ان کے متعلق کاربٹ کو بہت کچھ تجربہ حاصل ہے۔ سر ڈارسی لنڈسے یورپین تاجروں کے نمائندہ ہیں۔ انہیں جنوبی افریقہ میں خاص وقعت حاصل ہے۔ اگر وفد میں سری نواس شاستری نہ ہوتے تو وفد غیر مکمل رہتا۔ شاستری صاحب نوآبادیات کے مسائل سے بخوبی واقف ہیں وہ جنوبی افریقہ کے مدبروں کو بھی جانتے ہیں۔ ان کی محنت و قابلیت پر کسی کو چون و چرا کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ سر فیروز سیٹھنا کی شرکت کا سمجھ لینا بھی کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ سر جارج پیڈیسن کے گذشتہ وفد میں ان کی قابلانہ کارگذاری کی وجہ سے وفد میں ان کی شرکت لازمی تھی۔ باجپائی کا سکرٹری بننا پہلے سے ہی معلوم تھا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض ضروری نام رہ گئے ہیں لیکن یہ کوئی

زیادہ اہم معاملہ نہیں ہے۔ یہ امر محسوس کرلینا کافی ہے کہ وفد میں جو حضرات شریک ہیں وہ سب معقول اور اچھے آدمی ہیں اور مختلف عقائد و مفاد کی نمائندگی کرتے ہیں اہم ہیں۔ جو لوگ اس وفد کو غیر نمائندہ اور غیر مکمل سمجھیں، میری خواہش ہے کہ ان کو بھی اور پبلک کو چاہیئے کہ وہ اخلاقاً وفد پر پسندیدگی اور اعتماد کا اظہار کریں۔ اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے، وہ سب اطمینان بخش ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ آئندہ کانفرنس جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں اور حکومت ہند کو کم از کم سانس لینے کا موقع تو ضرور دے گی۔ اگر کانفرنس اپنا فرض انجام دے اور نوآبادکاروں کی حیثیت میں ترقی ہوتی رہی تو ایک سال کی فرصت میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ عدل و انصاف کے ماتحت میں وہی حاصل ہوگا جس کے ہم مستحق ہیں"۔

حوادث کلکتہ

کلکتہ ۱۶ اکتوبر۔ کلکتہ کی پبلک کیلئے یہ امر موجب اطمینان و آرام ہے کہ آج کے درگا پوجا کے جلوس امن و امانیت سے گذر گئے۔ اور بغیر کسی غیر معمولی حادثہ کے شہر کے مختلف گھاٹوں میں بارہ سے زیادہ مورتیوں کو غرق کرنے کی رسم ادا کردی گئی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ امن و سکون ہز ایکسیلنسی لارڈ لٹن کی خاص دلچسپی اور سرگرمی کا نتیجہ ہے۔ رخصت سے واپسی کے بعد گورنر نے بذات خود قیام امن کے متعلق نمایاں حصہ لیا۔ جلوسوں کے نکلنے کے موقع پر آپ نے شمالی کلکتہ میں تزک و احتشام سے حالات کا معائنہ کیا۔ لیکن دو چھوٹے حادثوں کی وجہ سے امن و سکون کی یہ مسرت بخش فضا قائم نہ رہ سکی۔ کلکتہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر کنکنارہ چوبیس پرگنہ کے ضلع میں جلوس میں گڑبڑ ہی بھی اور خشت باری کی وجہ سے ایک ہندو زخمی ہوا۔ دوسرا حادثہ باوڑہ میں ہوا۔ یہاں جلوس پر مسلمانوں نے حملہ کردیا اور ایک پولیس کے افسر اور چند ہندوؤں کے خفیف سے زخم آئے۔

پھر فساد ہوگیا

پولیس کو گولیاں چلانی پڑیں

کلکتہ ۱۸ اکتوبر۔ آج صبح تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ کل واشگنج میں ایک جلوس ممنوعہ وقت میں باجا بجاتا ہوا مسجد کے قریب پہنچا۔ پولیس نے جلوس کو روکا اور بعض کے خاموشی سے گذرنے کو کہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت ہندوؤں نے شور مچانا شروع کردیا۔ اس پر مسجد کی چھت سے خشت باری اور سنگباری ہونے لگی۔ تو پولیس نے فائر کئے۔ اور حالت پر قابو حاصل کرلیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ۲۷ کارتوسوں کی چار پستیاں چلائیں اور بہت سے شخصوں کو گرفتار کیا۔

ہوڑہ کا فساد

چالیس مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۱۸ اکتوبر۔ درگا پوجا کی مورتی کے سلسلہ میں گذشتہ شب کو رام کرشن پور ہاوڑہ میں خطرناک فرقہ وارانہ فساد ہوگیا۔ فساد میں اکیس آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ہسپتال میں مرگیا۔ آج یہاں کی دکانیں بند ہیں۔ اور لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ گرد و نواح میں بھی جلوس پر حملے ہوئے۔ پولیس نے چالیس مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کردی ہے۔ اور پانچ یا پانچ سے زیادہ آدمیوں کے مجمع کو لاٹھیاں یا دوسرا ہتھیار رکھنا ممنوع قرار دیا ہے۔

پولیس کی مزید جمعیت کیلئے درخواست

رام کرشن پور کے ڈانگا کلب کے سکرٹری نے ہز ایکسیلنسی گورنر کو تار دیکر درخواست کی ہے کہ پولیس کی مزید جمعیت ارسال کی جائے۔

دو کشتیاں دریا میں الٹ گئیں

کلکتہ ۱۷ اکتوبر۔ ایک اور افسوسناک حادثہ بھی ہوا کہ گذشتہ شام کو مورتیوں کو غرق کرنے کی رسم ادا کرنے کے سلسلہ میں ساحل دریا سے کچھ فاصلہ پر دو کشتیاں الٹ گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین بنگالی اور پندرہ اور بالکل لاپتہ ہیں۔ کنارہ سے جب یہ واقعہ دیکھا گیا تو دوسری کشتیوں کے ذریعہ سے بعض لوگوں کو بچا لیا گیا۔

گوہاٹی کانگریس کی تیاریاں

شلانگ کی اطلاع مظہر ہے کہ گوہاٹی میں منعقد ہونے والی کانگریس میں شامل ہونے والے ڈیلیگیٹوں کے لئے ۵ ہزار جھونپڑے تیار کرائے جارہے ہیں۔ کانگریس کا خیمہ کلکتہ میں تیار ہورہا ہے جس کا خرچ دس ہزار روپیہ آئے گا۔ استقبالیہ کمیٹی ایک ہزار روپیہ ادا کرچکی ہے۔ اور آسام کی عورتوں نے ۴ ہزار روپیہ کا کھدر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

نظام کانفرنس کا اجلاس

وائسرائے ہند کے پاس وفد بھیجنے کی تجویز

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ کل آل انڈیا نظام کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جناب صدر نے حضور نظام اور حکومت برطانیہ کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسئلہ بہار پر تقریر فرمائی۔ مولانا نے اس پر زور دیا کہ حضور نظام کی حمایت کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہندوستان کی مختلف اقوام میں اتحاد ہو۔

یہ تجویز منظور کی گئی ہے کہ وائسرائے ہند کے پاس ایک وفد روانہ کیا جائے گا جو سر محمد شفیع۔ سر عبدالرحیم۔ سر فضل بھائی کریم بھائی۔ مسٹر حسن امام۔ ڈاکٹر کچلو۔ نواب محمود آباد وغیرہ پر مشتمل ہوگا۔

دارالحکومت

اسمبلی کے لئے دہلی کے امیدوار

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ مسٹر سیل سیشن جج نے آج ان کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال شروع کی جو مسٹر آصف علی نمائندہ کانگریس۔ اور مسٹر شونرائن۔ مسٹر رنگ بہاری لال اور مسٹر چھمن داس کی طرف سے پیش ہوئے تھے۔ سب حضرات حلقہ انتخاب دہلی کی طرف سے مجلس مرکزیہ وضع قوانین کی ایک ہی جگہ کے امیدوار ہیں۔ جو اعتراضات کئے گئے وہ غلط ثابت ہوئے۔ اور چاروں معترضات کے متعلق یہ اعلان ہوا کہ وہ باقاعدہ طریق پر نامزد ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چھمن داس رنگ بہاری لال کے حق میں دست بردار ہوجائیں گے۔

قصاب پورے میں ہندوؤں کا جھگڑا

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ قصاب پورہ کے کھٹیکوں میں سے کچھ تو آریہ ہوگئے ہیں اور کچھ نے سکھوں کا مذہب اختیار کرلیا ہے۔ اب ان میں ایک دھرمشالہ کے متعلق نزاع ہے اور معاملہ پولیس اور عدالت تک پہنچ گیا ہے۔ پولیس ۲۷ سکھوں اور ۱۴ آریہ سماجیوں کا چالان کردیا ہے جن سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ ان سے کیوں نہ ضمانت لے لی جائے۔ مقدمہ میں ۲۲ اکتوبر مقرر ہوئی ہے۔ اور دو ملزمین کے خلاف وارنٹ جاری کردئے گئے ہیں۔

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ۳۱ اکتوبر کو گوالیار میں منعقد ہوگا۔

بہار کونسل کیلئے ایک مسلمان عالم کی امیدواری

مکرمی جناب مدیر الجمعیۃ زاد لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب مولانا حاجی محمد اسحاق صاحب رحمانی شاگرد خاص حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی اکثر بہی خواہان قوم و مخلص احباب کے اصرار سے آئندہ انتخاب کونسل کے لیے بھاگلپور کمشنری سے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ علماء کے طبقہ میں مولانا ممدوح کے مقابلہ میں مسٹر ابوالحسن صاحب اور خان بہادر مسٹر عبدالوہاب خاں صاحب اور مولوی محمد رفیع صاحب وکیل امیدوار ہیں۔

آخرالذکر کے متعلق بہ افواہ گرم ہے کہ انہوں نے اپنا نام امیدواروں کی جماعت سے اٹھا لیا ہے۔ باقی دو صاحبان میں ایک مسٹر ابوالحسن صاحب ایک بیرسٹر ہیں اور بھاگلپور میں پریکٹس کرتے ہیں انہوں نے آج تک کوئی ایسا کارنمایاں اور قومی خدمت نہیں انجام نہیں دی ہے جو باعث ترجیح ہوسکے۔ اب رہے مسٹر عبدالوہاب خاں صاحب وہ گذشتہ تین سال تک بہار کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں ان کی قومی و ملکی و مذہبی خدمات میں سب سے قابل الذکر بات یہ ہے کہ ۱۹ فروری ۱۹۲۳ء میں جبکہ بہار کونسل میں ایک تجویز متعلق انسداد شراب ایک مسلمان ممبر نے پیش کی تھی۔ اس کے مخالفین میں خان بہادر بھی تھے۔ اسی سے آپ ان کی خدمات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اسی ریزولیوشن کے کچھ عرصہ بعد جناب سرکار خان بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا تھا۔

محمد ابو اصغر رحمانی۔ مونگھیر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء

ہندوستان کے

بڑے بڑے شہروں میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائیگا۔

(منیجر)

نو آنے سالانہ یعنی تین پیسے ماہوار میں اپنے رنگ کے مخصوص مضامین پیش کرنیوالا ماہوار رسالہ

اسلامی دنیا

ملاحظہ کیجئے جس میں مضامین دلچسپ۔ خیالات بلند۔ زبان شستہ اور عام فہم مسلمانوں کی اندرونی اور بیرونی پریشانیوں کا علاج اور مذہبی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔ نمونہ مفت سالانہ چندہ صرف نو آنے۔

منیجر رسالہ اسلامی دنیا۔ جامع مسجد دہلی

کاروبار کی رونق کا زمانہ آگیا

"الجمعیۃ" کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے

"الجمعیۃ" کی اشاعت میں جس غیر معمولی رفتار کے ساتھ اضافہ ہورہا ہے وہ اس کی عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی بین دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اشتہارات کی تعداد روزانہ ترقی کررہی ہے۔ اور صفحات میں اضافہ کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

موسم سرما شروع ہورہا ہے جو آپکے کاروبار کی رونق کو دو چند کردے گا۔ اس وقت کو غنیمت خیال کرکے الجمعیۃ کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے اور آج ہی نرخنامہ طلب کرکے اشتہار روانہ کردیجئے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ نرخنامہ پر جو شرائط موجود ہیں ان سے بڑھکر رعایت کی درخواست نہ فرمائیے۔

منیجر "الجمعیۃ"

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ مجدد مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم تمام ہندوستان میں پھیل رہی ہے اس کو روکنے اور مسلمانوں کا ان کے افسرادکو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جنمیں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذاب ہونے کے ثبوت ۱۲
شہادت آسمانی۔ مرزا صاحب کے دعوے نبوت کا بطلان
ابطال مرزائیت۔ مرزا صاحب کے الہامات کی کیفیت
حقیقت المسیح۔ مسیح موعود کی علامتیں مرزا صاحب میں نہیں ہیں
چشمہ ہدایت۔ مرزا صاحب کے فریبی ہونے کا ثبوت انہی کے اقراروں سے ۴
حقیقت رسائل اعجازیہ ۴
انوار ایمانی ۴
دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت ۳
جواب حقانی۔ مرزائی مبلغ کی غیر مہذب تحریر کا مدلل جواب ۴
کمالات ربانی۔ مولوی عبدالماجد صاحب مرزائی کی جدید تحقیقات
تائید ربانی۔ رسالہ القاسم دوالی کا دندان شکن جواب ۴
مسیح کاذب۔ مرزا صاحب کی درجن پیشگوئیوں کا جھوٹ ۴
اطلاع رحمانی۔ ان نو سوالوں کے جواب کا مجموعہ ہے جو شمالی امریکہ (جزیرہ ٹرینیڈاڈ) والوں نے ایک احمدی مبلغ کی تبلیغ سے متاثر ہوکر سوالات دریافت کئے تھے۔ ۸
صحائف رحمانی۔ ۲۰ کتابوں کا پورا سیٹ عہ

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نے صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کرچکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہورہے ہیں:۔

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر	المامون
سوانح مولانا روم	مقالات شبلی
سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی لائف	مجموعہ رسائل شبلی
واقعات کا ذخیرہ	مجموعہ نظم شبلی
سفرنامہ روم و مصر	حیات الامراء ترجمہ
الفاروق	تاریخ الخلفاء
الغزالی	قصہ معراج اور حضرت مولانا
	تاریخ القرآن

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو افسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپکی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہوچکی ہیں۔ موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی جنکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

صبح زندگی	تیغ کمال
شام زندگی	شمر کا چاند
شب زندگی	ماہ عجم
نوحہ زندگی	عروس کربلا
طوفان حیات	منازل السائرہ
جذبات آزادی	قطرات اشک
یاسمین شام	جوہر قدامت
آفتاب دمشق	ستارہ صبح

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:۔

اسلام کی حقانیت	دیانند کی لائف اور اس کا پھیر
پیغام محمدی	تحفہ آریہ
آئینہ اسلام	ستیارتھ پرکاش
عیسائیوں کے جواب	مبین الواصلین
مرآۃ الیقین	وید کا بھید
ترانہ حجازی	حقانیت اسلام
آریوں کے جواب	حدوث مادہ
اسلام اور آریہ سماج	حدوث روح
رد کفر	ابطال تناسخ
کفر توڑ	آریہ دھرم کا انصاف
سر توڑ	آریہ دھرم کا فوٹو
علم الکلام	اسلام کی تعلیم
ابدی نجات	قاعدہ تعلیم الاسلام
روح و مادہ	تعلیم الاسلام نمبر ۱
مسئلہ قربانی	نمبر ۲
آریوں کا پونی کرم	نمبر ۳
دیانندی ست کا خاتمہ	نمبر ۴
قصیدہ دیانند	مکمل سیٹ تعلیم الاسلام
مذکاتوں کی للکار	

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے بچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ بگاڑ میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سیٹ طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳۔ تعلیم الاسلام نمبر ۴۔ تعلیم الاسلام نمبر ۵۔ قیمت مکمل سیٹ ۱۳

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں کی ایسی جامع کتاب دیکھنا چاہتے ہیں جو دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے مفید ہو تو احسن الوظائف کا مطالعہ کیجئے جس میں مشہور اور مجرب اوراد و وظائف کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱

جملہ کتابیں ملنے کا پتہ:۔

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

دہلی کا مشہور و معروف ماہوار رسالہ
مولوی

مولوی کا رسول نمبر

جمعیۃ علمائے ہند کے اخبار الجمعیۃ کی رائے
مولوی کا رسول نمبر

حمیدیہ پریس۔ دہلی

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:۔ سالانہ ۔ ششماہی

مینیجر الجمعیۃ۔ بلیماران دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم درم چوٹ جلے و کٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گٹھیہ خنق تپ لرزہ نزلہ کھانسی ڈبہ اطفال جمو گا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جس کی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر

تازہ ترین شہادت: از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب از حیدرآباد دکن ... روغن احمر قانی میں نے دو مرضوں میں ... استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپ کے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین۔

مرہم احمر صدہا امراض میں فوری اثر دکھلاتا ہے سفر و حضر میں رکھنے کے قابل ہے ... مفصل اشتہار کلاں طلب کر کے ملاحظہ فرمایئے۔

مینیجر روغن احمر قانی پوسٹ تسلینی پارہ ضلع ہوگلی

خوبصورتی، صباحت، ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے

جو لوگ اس بات کے مؤید ہیں ان کیلئے دو نایاب چیزیں

پری جمال صابون

یہ صابون بیگمات بھی استعمال کرتی ہیں اور مرد بھی بچے بھی اس کے عاشق ہیں اور بچیاں بھی دیوانی ہیں، سرکار سے رجسٹری شدہ اور پبلک سے سند یافتہ اس کے استعمال سے تمام داغ دھبے جاتے ہیں۔ جلد نہایت ملائم صاف اور گلرنگ ہو جاتی ہے۔ نہایت نفیس خوشبو سے بنایا گیا ہے۔ قیمت

زنانہ سنگھار بکس

یہ بکس رجسٹری شدہ ہے اور ہندو مسلم خواتین نے بے حد پسند کیا ہے اس میں حسب ذیل پانچ چیزیں ہیں:۔ (۱) پری جمال صابون ایک ٹکیہ (۲) پری بہار پاؤڈر ... (۳) بال صفا صابون ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ٹکیہ (۵) خوشبودار مسی ایک تولہ اور سرمہ نور نظر مفت۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور تن ہمدم جمال منزل دہلی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ ... اس کے استعمال سے بالکل کمزور، نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت ... پیدا ہوتی ہے ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ڈھیلا ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضایع ہوتی ہیں۔ ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ ... قیمت فی عدد ایک روپیہ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

آسمانی حکومت سے تار آیا ہے

ایک سہ روزہ غازی فرشتہ اسے لایا ہے۔ اس فرشتہ کا نام اخبار سہ روزہ

غازی

ہے۔ یہ ہر دس یوم کے بعد مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شایع ہوگا۔ اس میں موجودہ واقعات پر نہایت دلچسپ اور البیلے انداز میں بحث کی جائیگی۔ مذہبی معلومات۔ ادبی دلچسپیوں کے علاوہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تدابیر اس میں بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ہم نومبر کو شایع ہو جائیگا۔ سالانہ چندہ تین روپے۔ نمونہ مفت۔ اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن بہت معقول دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار غازی دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... ایک بات ... کو دور کرنا چاہتا ہوں ... لعنۃ اللہ علی الکاذبین ... گو لعنت ... نہ کرینگے ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہموارگی اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ ... بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے۔ ...

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

میٹھی چا

دودھ کی بنی ہوئی نایاب

SUGAR TEA

شوگرٹی

دودھ کی بنی ہوئی خوشبودار خوش ذائقہ چا۔ دودھ، چا، چینی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک چمچہ صرف ایک پیالی کیلئے کافی ہوتا ہے۔ ایک ٹین ۲۵ پیالی قیمت ایک روپیہ محصول علاوہ

المشتہر: سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل گلی نمبر ۱

اخباری دنیا میں تہلکہ

روزانہ "کانگریس" اخبار کی آمد

شہر دہلی سے عنقریب روزانہ "کانگریس" اخبار جاری ہوگا۔ جو کہ ۲۲×۱۸ کی بڑی تقطیع کے ۱۲ سے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا۔

اس کی خصوصیتیں

اس میں دیس پردیس کی تازہ بتازہ خبریں۔ تجارتی منڈی کے حالات، سائنس، طب وغیرہ پر ماہرین کے قابل ترین مضامین، دل کو تڑپا دینے والی قومی نظمیں، پر لطف افسانے اور معنی خیز کہانیاں، غرضیکہ اخباری دنیا میں "کانگریس" اخبار اپنی نظیر آپ ہی ہوگا۔

اس کا مقصد

انڈین نیشنل کانگریس کے مقاصد کی اشاعت، موجودہ فرقہ وارانہ مشکل کا دور کرنا، اور سچی ہندوستانی قومیت کی بلا لحاظ مذہب و ملت کے بنیاد رکھنا۔

لہذا ہر قوم پرست کا فرض ہے کہ نہ صرف "کانگریس" کا خریدار بنے بلکہ دوسروں کو بھی خریدار بنائے۔

چندہ سالانہ ششماہی سہ ماہی ماہوار

المشتہر

مینیجر روزانہ "کانگریس" اخبار دہلی

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ شیروانی اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور ساڑی اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: سندر پٹی نمبر ۵۶ کلکتہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں۔

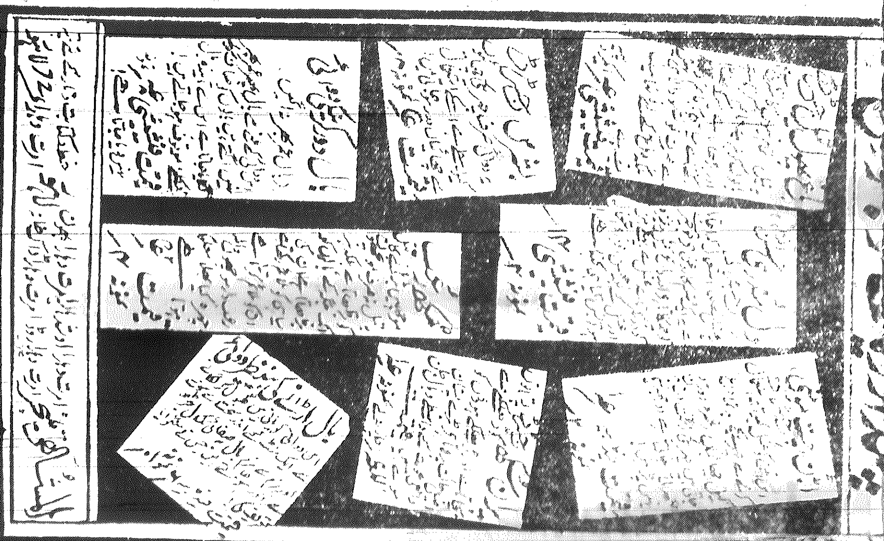

عجیب طرح مفید ہونے ... واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

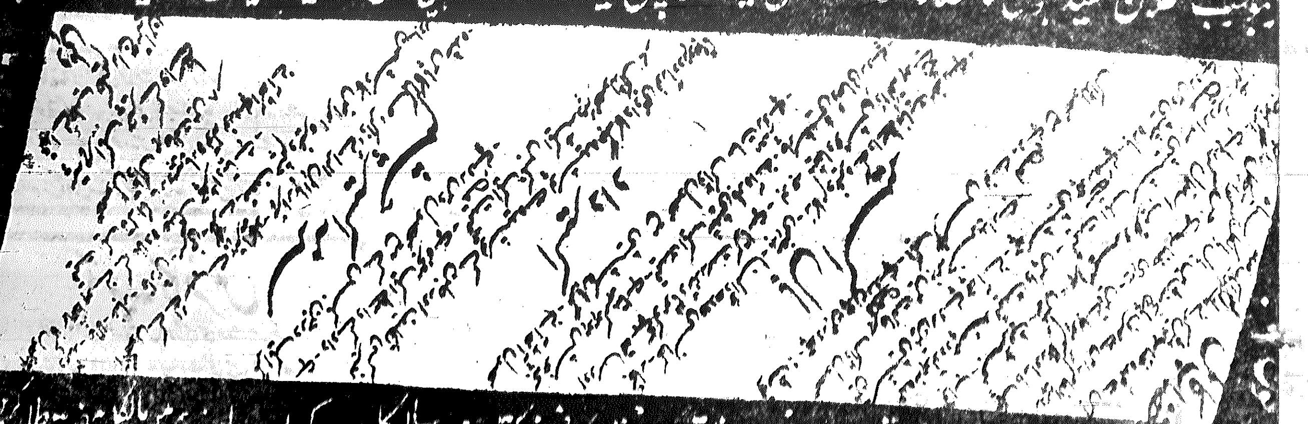

عروس ہند ... علمی ادبی اخلاقی ... ایک ضخیم کتاب ... سالہ کیلنڈر کے اردو ماہنامہ ... بالکل مفت طلب ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۰۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد رضوی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳

ہندوستان کے فسادات ترکوں کی نظر میں

دائمی امن قائم کرنے کیلئے ایک ترکی اخبار کی تجویز

۱۸ ستمبر کے جریدہ ... میں ایک ... مشہور ... مشرقی اقوام کے ... ایک مقالہ لکھا ہے جس میں ان فسادات کے حل کے متعلق بعض ایسی تجاویز پیش کی ہیں جن پر ہمارے لیڈروں کو کم از کم غور ضرور کرنا چاہیے۔

حکومت حجاز کے متعلق ترکی قوم کی رائے

ابن سعود کی حکومت بدترین استبدادی حکومت ہے

قیمت اخبار الجمعیۃ

ہندوستان ...

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب لو نہیں سر پر پڑیگی ابھی جل — چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہی عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کریں معنیٰ ادا — جسکی توصیف میں اکثر کا ہے اداقل

پتہ: محمد اشتیاق احمد نمبر ۲۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت!! — مفت!!! — مفت!!

سفید داغ

... معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

... قیمت ایک پیکٹ آٹھ آنہ (۸/) ڈاک ...

خضاب

راج وید خضاب

...

پتہ: راج وید پنڈت ... ہیراج نمبر ... ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

...

ضرورت

...

نمک سلیمانی

...

قرآن شریف مع مطالب مذہب ... سنہری

...

دلائل الخیرات سنہری ...

...

قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری

...

(۳) رحمۃ للعالمین

...

آپ کا فرض

...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳

ہندوستان کے فسادات ترکوں کی نظر میں

دائمی امن قائم کرنے کیلئے ایک ترکی اخبار کی تجویز

۸ ستمبر کے جریدہ "وقت" میں اسکے ایڈیٹوریل سٹاف کے ایک مشہور اہل قلم رضا بک نے جنکو مشرقی مسائل سے پوری واقفیت اور مشرقی اقوام سے گہری دلبستگی ہے، ایک مقالہ لکھا ہے جس میں ان فسادات کے حل کے متعلق بعض ایسی تجاویز پیش کی ہیں جنپر ہمارے لیڈروں کو کم سے کم غور ضرور کرنا چاہیئے۔

رضا بک لکھتے ہیں کہ ایک خبر سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مسلم فسادات میں سینکڑوں انسان قتل اور زخمی ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں بنی نوع انسان کا ایک بڑا حصہ آباد ہے، دین کو جو انسانوں کے درمیان دوستی اور محبت پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے باہمی فسادات کے لئے آلہ بنانا ایک ایسا ہی قابل افسوس واقعہ ہے جیسا ان جھگڑوں کا اس زمانہ میں جبکہ اس کی آزادی کے لئے پوری جد و جہد ہو رہی تھی اور ابھی ہونی چاہیئے تھی پیدا ہونا اور ایک خطرناک صورت اختیار کر لینا ایک المناک امر ہے۔

اس وقت ہمارا روئے سخن ان تدابیر کی طرف ہے جو اس قتل و غارت کو روکنے کے لئے اختیار کی جانی چاہئیں کیونکہ ہندوستانیوں میں دراصل صرف دو ہی بڑے فرقے ہیں یعنی ہندو اور مسلمان جنکے لئے ان کو آپس میں متحد کر دینا اور ان میں رشتہ اخوت کا پیدا ہونا ناممکن نہ ہونا چاہیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہاں کس طرح سے صلح و مصالحت ممکن ہے تاکہ ہندوستان کی تحریک آزادی کو مدد ملے۔

بلاشبہ وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ یہ اختلافات رفع نہ ہوں اور تحریک آزادی ترقی نہ کرے اور یہ ملک ہمیشہ دوسروں کے قبضہ میں رہے وہ ہرگز ایسی تجاویز پر غور کرنا پسند نہیں کرینگے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ ہندوستان ایک چھوٹا سا ملک نہیں ہے بلکہ ایک بر اعظم ہے، جس میں مختلف قومیں آباد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی ایک جداگانہ زبان ہے، جداگانہ طرز معاشرت ہے، جداگانہ دین ہے لہٰذا ہندوستان میں امن چین قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ اقوام ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم کریں اور ایک دوسرے کی سیاسی اور اقتصادی ضروریات کا خیال رکھیں، اور پھر اس قسم کا ایک باہمی سمجھوتہ کر لیں کہ اگر آپس میں کوئی تصادم ہوا تو کس طرح اس کا فیصلہ ہوا کریگا۔

آپس کے فرقہ وارانہ تصادم کا حل صرف اسی صورت سے ممکن ہے کہ ہندوستان کو ایسے ٹکڑوں میں منقسم کر دیا جائے جہاں ایک زبان بولی جاتی ہے اور جہاں کے رہنے والوں کی اقتصادی و معاشرتی حالت یکساں ہو۔ ہندوستان کو اس طرح تقسیم کرنے سے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ایک مذہب کے پیرو کسی نہ کسی حصۂ ملک میں اکثریت حاصل کر لیتے ہیں اور اس وجہ سے دینی جھگڑے خود بخود مٹ جاتے ہیں۔ اس تقسیم کے بعد ہندوستان باہمی جھگڑوں کا شکار ہونیکی بجائے معقول طور پر تنظیم شدہ اجزاء کا ایک "کل" بن سکتا ہے۔

قدرت نے ہندوستان کو تین حصوں میں جغرافی حیثیت سے تقسیم کیا ہے یعنی شمالی مغربی، شمالی مشرقی اور جنوبی۔ ان تینوں حصوں میں سے ہر ایک میں ایسی ایسی بہت سی قومیں آباد ہیں جن کی زبان ایک اور معاشرت یکساں مگر باقی دوسری قوموں سے علیحدہ ہے۔

مثال کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ شمالی مغربی حصہ میں دس مندرجہ ذیل زبانیں بولی جاتی ہیں اور لہٰذا دس ہی ایسی قومیں آباد ہیں جن کی معاشرت ایک دوسرے سے جدا ہے۔

سندھی، سندھ کی۔ بلوچی بلوچستان کی۔ پشتو، صوبہ سرحدی کی۔ کشمیری، کشمیر کی۔ پٹھواری پنجابی شمالی پنجاب یعنی راولپنڈی اور اس کے مضافات کی۔ ملتانی پنجابی، جنوبی مغربی پنجاب کی۔ مغربی پنجابی، جنوبی مشرقی پنجاب کی۔ مرکزی دہلی اور اس کے گرد و نواح کی۔ ہندی، راجپوتانہ کی۔ گجراتی، گجرات کی۔

ہندوستان کے دو باقی حصوں کی بھی تقسیم اسی طرح ہو سکتی ہے، کیونکہ وہاں بھی بہی زبانوں کا فرق موجود ہے۔ لہٰذا ان سب قوموں کو خوش کرنے اور باہمی طور پر دوست رکھنے کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ ان کی زبان اور ان کی جداگانہ ہستی کو تسلیم کر لیا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا بلکہ ایک دوسرے کو ان میں ترجیح دیکئی یا ایک دوسرے پر مسلط کیا گیا تو یہ جھگڑے باقی رہیں گے۔ کانگریس نے جو زبان کے لحاظ سے ہندوستان کی تقسیم کی ہے وہ کافی نہیں ہے، بلکہ صوبہ بنگال پنجاب جیسے بڑے بڑے اور ایک ہی زبان بولنے والے صوبوں کو معاشرت کی یکسانیت کے مطابق چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔

ہندوستان کو بچانے والی بہترین اور معقول ترین سیاسی تدبیر یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے لیکن اس تدبیر کو قوۃ سے فعل میں لانے والا کون ہے؟ کیا انگریز ہیں؟ وہ تو ہندوستان کی حالت کو صحیح معنوں میں سمجھنے والے اور مندرجہ بالا تدبیر کے مطابق ہندوستان کے اختلافات کو مٹانے والے ہندوستانی قوم پرستوں کے سیاسی پروگرام کو ضبط کر رہے ہیں۔ اسلئے ان سے ایسی توقع فضول ہے۔ ان کا تو مقصد یہی ہے کہ ایسی تجاویز جو ان اختلافات کو رفع کرنے میں مدد دیں، ملک کو معلوم نہ ہوں تاکہ ان کا قبضہ ہمیشہ ہندوستان پر قایم رہے۔

لیکن امید ہے کہ یہ ہندوستانی قوم پرست اس سے اور ہمت پکڑیں گے کیونکہ ان کے اہل وطن کی راحت اور آسائش فقدان کی کامیابی کے ساتھ اور ان کے پروگرام کے اجرا ہونے سے وابستہ ہے۔ ورنہ یہ جھگڑے یونہی جاری رہیں گے۔

حکومت حجاز کے متعلق ترکی قوم کی رائے

ابن سعود کی حکومت بدترین استبدادی حکومت ہے

استانبول۔ ۲۹ ستمبر۔ بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ سلطان ابن سعود۔ جس نے ملوکیت حجاز کا اعلان کیا ہے۔ ترکی قوم نے اس کی طرف سے اپنی ہمدردی ہٹا لی ہے کیونکہ اس دستور اساسی نے اس کی مطلق العنانی کو قانوناً جائز قرار دیدیا ہے۔ جو ابن سعود نے وہاں قائم کردی ہے اخبار وقت نے حجاز کے آئین کا خلاصہ شائع کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان کے نامزد کردہ لوگوں کی ایک کونسل ہوگی جس میں اہل حجاز کے نمایندوں کو داخلہ کا موقع نہیں دیا جائیگا۔ محکمہ جنگ۔ امور خارجی۔ اور مالیات پر سلطان کو پورا اختیار حاصل ہے۔ وہ اس کا وعدہ کرتے ہیں کہ قوانین شریعت کی پابندی کی جائے گی۔ لیکن وقت یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ظالم و سفاک سلاطین اور مطلق العنان خلفاء نے قوانین شریعت کی پابندی کا حلف نہیں لیا تھا۔ ابن سعود نے حجاز میں جو حکومت قائم کی ہے وہ بدترین مطلق العنانی ہے۔ اس کے عہد حکومت میں اسلامی قوانین کی علانیہ خلاف ورزی ہو رہی ہے اور اسلامی مفاد کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سیاسی ضروریات کی بنا پر حکومت ترکی سلطان ابن سعود کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم رکھے گی۔ مگر ترکی قوم جس نے ہر طرح کی خود مختار حکومت کی زنجیروں کو توڑ پھینکا ہے اسکو ملک حجاز سے کسی طرح کی ہمدردی نہیں ہو سکتی ہے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	للعہ	[illegible]
ششماہی	[illegible]	صہ
فی پرچہ	ا	

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۴ انچ عرض ۳ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ۸-۰-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ۲ جلد قیمت ۰-۸-۶ محصول بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۱ روپیہ۔ سابق میں ۴۰ روپیہ قیمت تھی۔ محصول بذمہ مشتری۔

انوار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۲۰ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر جلد قیمت ۰-۸-۲۲

اہتمام مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۲۰ بمبئی نمبر ۹

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئی سرکرے پڑیگی ہلچل

چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنےٰ

جسکی توصیف میں اکثر کا مرادا ہے اقل

پتہ: عبد الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت ! مفت !! مفت !!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)۔ برس بیس برس کے سفید داغ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸؍)۔ ڈاک محصول تین آنہ (۳؍) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰؍ بچوں عورتوں اور مردوں کی ہر قسم کی بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر ناتیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتبار نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

المشتہر

نیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنبی سمری ضلع دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ، مضامین دلکش، روایات صحیح، حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بیان۔ حکمت احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کی ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱؍

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر اور احادیث کے اسرار سے قصہ یوسفی کی تنقید اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱؍

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت مقدسہ سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت حد سے زیادہ ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو تمام سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور، نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱۲؍ جلد دوم للعہ بلا محصول۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہیئں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔

(منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۸ر ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

نکاح مُرتدہ

(از حضرت مولانا احمد سعید صاحب)

ہندوستان میں کچھ عرصہ سے مسلمان عورتوں نے فسخ نکاح کے لئے ایک عجیب خطرناک صورت اختیار کرلی ہے۔ بعض اپنے خاوندوں کی غربت و مالی افلاس کے باعث اور بعض اُن کی بدخوئی و بدمزاجی کے سبب اُن سے طلاق لینے کے لئے نہایت غیر شرعی طریقہ اختیار کرتی ہیں۔ اس

کی طرف سے جو لوگ ہندوستان کی نمائندگی کے لئے بھیجے جاتے ہیں وہ دراصل ہندوستان کی نہیں بلکہ اس کی غلامی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہاں تو ان کی خفیف الحرکتیاں خیر کچھ نبھ بھی جاتی ہیں، مگر دنیا کی دوسری آزاد و خود مختار قوموں کے سامنے جب وہ حکومت کی قصیدہ خوانی اور اپنی غلامانہ زندگی پر اظہار قناعت بلکہ تفاخر کرتے ہیں تو وہ وقت غریب ہندوستان کے لئے

...

چاہیے کہ وہ اب اسی ہندوستانی کو بین الاقوامی اجتماعات کی شرکت کا فخر عطا کرے اور اگر ہندوستانی نمائندگی کی کوئی شدید ضرورت ہو تو یہ جلیل القدر خدمت کسی صاحب بہادر ہی کے سپرد کردی جایا کرے۔

وائسرائے کا دورہ سرحد

ہز اکسلنسی وائسرائے ہند صوبہ سرحد میں پہلی مرتبہ تشریف لے جارہے ہیں۔ یقین ہے کہ حکومت کے وفاداروں کا طبقہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بڑے بڑے ایڈریس پیش کریگا جنمیں شاندار الفاظ کے ساتھ حکومت کی تعریف و توصیف کی جائیگی اور ان برکات کو ایک ایک کرکے گنایا جائیگا جو انگریزی حکومت کی بدولت

...

باشندوں پر حکومت نے برپا کیا ہے تو شاید نامناسب نہ ہوگا کیا عجب کہ ان مقبولان بارگاہ حکومت کی بدولت وائسرائے سے ایک ایسا کام بھی ہوجائے جو مبنی بر انصاف کہا جاسکتا ہو اور ان مظلوموں کو جو عرصہ سے غربت وطن کی تکلیفیں برداشت کررہے ہیں دوبارہ اپنے وطن کی سرزمین پر قدم رکھنے کا موقع مل جائے۔

امپیریل کانفرنس میں ہندوستانی نمائندگی

...

کانگریس کا انقراض

تمام ہندوستان میں صرف کانگریس ہی ایک ایسی جماعت رہ گئی تھی جسے ہندوستانیوں کی مشترکہ قومی جماعت کہا جاسکتا تھا مگر اب مالوی جی نے جدید انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی قائم کرکے اس میں بھی انتشار پیدا کردیا ہے اور اگرچہ ابھی تک انتخابات کی وجہ سے یہ محض دو سیاسی پارٹیوں کا سوال بنا ہوا ہے مگر آخر کار اس کا انجام یہی نظر آتا ہے کہ جب تمام ہندو ایک علیحدہ پارٹی میں منظم ہوجائیں گے تو کانگریس کے اندر یہی خود بخود ہندو مسلم سوال پیدا ہوجائے گا۔ ہندوستان کی اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوسکتی ہے کہ اس کی وہ انجمن بھی جو آج تک آزادی اور حریت کے مطالبات پیش کرتی رہی تھی اور ہمیشہ اتحاد و اتفاق کی تلقین اس کے پروگرام کا جزو لاینفک بنی رہی تھی آپس کی جنگ میں مصروف نظر آرہی ہے۔

...

قوم بھیڑ بکریوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے چل رہی ہے اس وقت تک کے لئے تمام ملک کی کانگریس کمیٹیوں کو بند کرکے ان کے دفاتر میں قفل ڈال دیئے جائیں تاکہ کم سے کم ملک کی یہ جماعت تو مناقشات کی وبا سے محفوظ رہے۔

اسمبلی میں مسلمانان دہلی کی نمائندگی

دہلی کے انتخابات اسمبلی کے متعلق پنڈت مالوی اور لاجپت رائے کے جس اعلان کا عرصہ سے انتظار کیا جارہا تھا وہ اب شائع ہوگیا ہے اور اس سے یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ دونوں اصحاب اسمبلی میں دہلی کی نشست کو ہندوؤں کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ سوامی شردھانند نے بھی اپنے ایک اعلان میں اس خیال کی تائید و توثیق کردی ہے۔ اب اس کے بعد یہ امید کرنا لاحاصل ہے کہ ہندو اکثریت کے مقابلہ میں مسلمان اقلیت کسی نمائندہ کو بھیجنے میں کامیاب ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ سنگھٹن کے یہ آقا تینوں ثلاثہ ہیں، جس طرف جائیں گے ہندو قوم بھی اسی طرف جائے گی، اور ان کا فتویٰ صادر ہونے کے بعد ...

...

اقتباسات

غازی عبدالکریم کی ناکامی کے اسباب

خود غازی کی زبان سے

حال کے واقعات میں جس واقعہ نے دنیا کو سب سے زیادہ حیران کیا ہے وہ ریف کے مجاہد اعظم غازی محمد بن عبدالکریم کی خلاف توقع شکست اور جلاوطنی ہے۔ ہر شخص اس غیر متوقع انقلاب کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے ...

...

(باقی اقتباسات صفحہ ... ملاحظہ ہو)

السابقون الاولون

حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب مدظلہ کا ایثار

علاقہ ارتداد کے مدارس کا تذکرہ کرتے ہوئے جناب مولانا احمد سعید صاحب نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ اگر وہ ان مدارس کا بقا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن میں ملکانہ نومسلموں کے بچے آج کل قرآن شریف حفظ کر رہے ہیں تو وہ جمعیۃ علماء کی مالی اعانت فرمائیں۔ ورنہ چند روز میں یہ مدارس بند ہو جائیں گے۔ اور جن بچوں کی تعلیم پر جمعیۃ علماء کا اسوقت تک ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکا ہے وہ سب ضائع ہو جائے گا۔

الحمد للہ اس صدا پر درد پر جس نے سب سے پیشتر لبیک کہا وہ حضرت سید پیر فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلالپور شریف کی ذات گرامی ہے۔ آپ نے یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء سے ان مدارس کے لیے مستقل ۲۵ روپیہ ماہوار کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت شاہ صاحب موصوف کی پر تبلیغی مساعی قابل شکریہ ہیں آپ نے زمانہ ارتداد میں بہ نفس نفیس علاقہ ارتداد کا دورہ فرمایا تھا۔ اور ایک عرصہ تک مبلغ یک صد روپیہ ماہوار سے جمعیۃ علماء کی امداد فرماتے رہے ہیں۔ مدارس کی موجودہ حالت سے حضرت قبلہ بے حد متاثر ہوئے۔ اور فوراً اپنی جیب خاص سے مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار کا دائمی وظیفہ مقرر فرما دیا۔ حضرت شاہ صاحب پنجاب کے ان روشن خیال بزرگوں میں سے ہیں جن کی تقلید ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ شاہ صاحب نے اخبار الجمعیۃ کی امداد کا بھی خاص طور سے وعدہ فرمایا ہے۔

محمد عرفان
ناظم مالیات جمعیۃ علماء ہند

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

ہر ترقی کرنے والی قوم کے ذہن میں ترقی کی ایک تعریف ہوتی ہے ـــ ایک مقصد اس کے سامنے ہوتا ہے۔ جس کے پیچھے وہ دوڑتی ہے اور کچھ اصول اور قاعدے مقرر کر کے دوڑتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا یہ حال نہیں ہے۔ . . . .

. . . .

. . . ترقی کے جو معنی ان کے مذہب نے بتائے تھے اس میں اور جو معنی آج کل کی دنیا کر رہی ہے اس میں کشمکش جاری ہے اور ابھی تک کسی ایک تعریف یا ایک مقصد پر اتفاق نہیں ہوا۔ پیچھے دوڑنا اور اصول اور قاعدے بنا کر دوڑنا تو بعد کی باتیں ہیں۔

کی طرح اُن کا نام صرف مسلمان ہو مسلمانی سے انہیں برائے نام بھی واسطہ نہ رہے اور یہ سمجھے تو پھر بھی اس میں شبہ ہی ہے کیونکہ آج کل جسے قوم کہتے ہیں وہ ایک ملک میں محدود ہوتی ہے اور مسلمان ملکوں ملکوں پھیلے ہوئے ہیں یہ کہاں کہاں مسلمان کہلائیں گے۔

میرے عزیز و اتم ہو گے تو یہی کہ اس شخص کی تان ہمیشہ نماز، روزہ پر جا کر ٹوٹتی ہے مگر کیا کروں کہ مسلمانوں کی ترقی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ نماز، روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی پابندی کی جائے اور ان ارکان کے ظاہر و باطن سے فائدہ اٹھایا جائے۔

آپ منکر ہیں۔ غلامی بھی نہیں مٹتی ہے
سلطنت کر گئے عقبیٰ سے ڈرانے والے

مسلمان مادیت کے راستے سے نہ کبھی دنیا پر قابض ہوئے نہ اب ہو سکتے ہیں جب وقت تک تم اسلام کو حقیقی طور پر اختیار نہ کرو گے تم سر ٹیک ڈالو تم ترقی نہیں کر سکتے۔ مسلمان کی قسمت میں تو دوہری کامیابی لکھی ہے۔ وہ اگر آخرت کے پیچھے پڑے گا تو دونوں سے جائے گا۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اسلام کو چمکائے۔ پھر اس کا چمکانا اسلام کا کام ہے اور اسلام نہ رہبانیت سکھاتا ہے نہ قارونیت۔

﴿لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون﴾
(جو کچھ ہو رہا ہے) تم (اس سے) مضمحل اور شکستہ نہ ہو اور (مطلق) غم نہ کھاؤ تم (سب مصائب سہا اور سب مصائب لانے والوں پر) غالب آؤ گے (مگر ایک شرط ہے)

ان کنتم مومنین
(کہ تم مسلمان ہو)

. . .

ساقیہ واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ و دوریش و نائب حضرت خواجہ حسن نظامی۔ دہلی

مسلمانوں کا نکاح و طلاق

اور اس کی جبریہ رجسٹری

. . .

تمام دینی معاملات تو آپ نے گورنمنٹ کے سپرد کر دئے اور اُن کے نقصانات کا رونا بھی آپکو رونا پڑ رہا ہے۔ اب نکاح و طلاق اور اُس کے اثر سے میراث کی باگ بھی غیر مسلم حکومت کے ہاتھ میں دینے کے لئے تیار ہیں۔

اگر کسی وقت آپ نے اپنی گورنمنٹ سے محکمہ قضاء کے لئے درخواست کی بھی تو کیا وہ معقول جواب نہیں دے سکتی۔ کہ تمام دینی معاملات کے لئے تو آپ نے قانون بنوا دئے اور اُن کے موافق ہماری عدالتوں میں اپنے تنازعات کے فیصلے ہو رہے ہیں۔ اب اور کونسا دینی معاملہ باقی ہے جس کے لئے محکمہ قضاء کے ساتھ ہم گورنمنٹ سے تمام دینی معاملات کی واپسی کی بھی توقع رکھتے ہیں تو ایں خیال است و محال است و جنوں۔ گورنمنٹ کیوں اپنے کورٹ فیس کا نقصان اور عدالتوں کی سرد بازاری گوارا کرنے لگی ہے۔ اور پھر وہ بھی ایسے امور کی واپسی جن کو آپ خود شرعی دلائل کے ساتھ آج خود گورنمنٹ کے تحت میں دے چکے ہیں اور اگر بالفرض کسی مصلحت وقتی کی بنا پر کسی نہ کسی صورت میں محکمہ قضاء گورنمنٹ آپکو عطا بھی کر دے تو از پیج و شرع نامہ نکاح و طلاق جب تمام معاملات دینی کا انفصال تو حکام انگریزی کے ہاتھ میں رہیگا۔ . . . .

. . . . پھر یہ آپ کا محکمہ قضاء کن سے امور مذہبی پر اپنی عمل آزمائی کیا کرے گا۔ آخر ایک روز گورنمنٹ کو اپنے عطا کردہ محکمہ قضاء کو ناکارہ دیکھکر اُس کو واپس لے لینے کا معقول بہانہ مل جائے گا۔ لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ آپ اس رہے سہے نکاح و طلاق کے معاملہ کو ہر گز اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اول تو نکاح و طلاق میں کوئی اہم اصلاح طلب امر ہے ہی نہیں . . .

. . .

صوبہ متحدہ کے قصبات میں انگریزی تعلیم کا انتظام

. . .

برقیات

کانگریس کمیٹی صوبہ متحدہ میں انتشار

دفتر بند کر دیا گیا

الہ آباد ۲۰ اکتوبر۔ پنڈت گوری شنکر مصر کے حسب الطلب آج بہت سے ممبران کانگریس دفتر کانگریس میں بغرض شرکت جلسہ تشریف لائے لیکن دفتر کے کمروں میں قفل پڑے ہوئے تھے۔ اور مولانا شوکت علی صدر پراونشل کانگریس کمیٹی کا یہ اعلان چسپاں کر دیا گیا تھا کہ ممبران کانگریس کسی جلسہ میں شرکت نہ کریں جو میرے دستخط سے طلب نہ کیا جائے۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سکرٹری کا یہ اعلان بھی صدر دروازہ پر چسپاں تھا کہ کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ کے دفاتر صدر کی حسب ہدایت آج بند ہیں کیونکہ انھوں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ پنڈت گوری شنکر مصر اور جگت نرائن ککشٹ کو جلسہ طلب کرنیکا کوئی حق نہیں ہے اسلئے میں یہ اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص قفل توڑ کر زبردستی دفتر میں داخل ہونیکی کوشش کریگا تو مداخلت بیجا کا مرتکب ہوگا۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کیجائے گی۔ مولانا حسرت موہانی نائب صدر بھی پہونچ گئے تھے بہت سے ممبروں نے قفل توڑنے پر اصرار کیا، لیکن بقیہ ممبروں نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ اس کے بعد پنڈت گوری شنکر مصر کے مکان پر ممبروں کا پرائیویٹ جلسہ منعقد ہوا جس کی . . .

غلط فہمی کا ازالہ

میر حسن شوکت صاحب سکرٹری سفارتخانہ افغان (بمبئی) نے بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ:-

ہز اکسیلنسی سفیر نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ اخبار "خلافت" مورخہ ۱۹ اکتوبر میں جو بیان شایع ہوا ہے اس میں کسی قدر غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ ہز اکسیلنسی نے نہ تو اس قسم کی کوئی بات کہی اور نہ ہز میجسٹی شاہ افغانستان نے اس قسم کا کوئی خیال ظاہر فرمایا ہے۔ حجاز کے متعلق حکومت افغانستان کے جو کچھ خیالات ہیں وہ اس کے اپنے ہیں جیسا کہ نمائندگان افغانستان نے حجاز سے واپسی کے بعد جو رپورٹ پیش کی ہے وہ ایک زیر غور ہے۔ علاوہ بریں میں برادران اسلام کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ دولت افغانستان اسلام کی ترقی اور اس کی قوت کے لیے ہر ممکن کوشش کے واسطے آمادہ ہے۔

عالم اسلامی

ترکی میں ہوائی جہازوں کا کارخانہ

آستانہ۔ ۱۵ اکتوبر۔ کل قیصریہ میں ہوائی جہازوں کے سب سے پہلے کارخانہ کا غازی عصمت پاشا کے سامنے افتتاح ہوگا۔ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے وعدہ کیا ہے کہ آپ بھی کارخانہ جاری ہو جانے کے بعد عنقریب اس کا معائنہ کریں گے۔

جمعیۃ علمائے ہند نے متفقہ فتویٰ واپس نہیں لیا

حضرت ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

بعض لوگ کونسل میں جانے کی غرض سے ترک موالات کے فتوی کی منسوخی کا اعلان کر کے مسلمانوں کو شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ میں تمام مسلمانوں کو مطلع کرتا ہوں کہ جمعیۃ علماء نے اپنا فتویٰ ہرگز واپس نہیں لیا ہے، نہ جمعیۃ علماء نے تعاون کی پالیسی اختیار کی ہے بلکہ محض متفقہ فتوے میں بعض تصریحات و تشریحات کا عارضی طور پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ میں کونسل میں جانے والے اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بجائے کسی غلط پروپگنڈے کے اپنی صحیح خدمات پیش کر کے جائز طریقہ پر رائے حاصل کریں۔ جمعیۃ علماء کی اصل تجویز اخبار الجمعیۃ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء میں شایع ہوئی ہے۔ جو صاحب اصل تجویز ملاحظہ کرنا چاہیں وہ اخبار الجمعیۃ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء دفتر سے بلاقیمت طلب کر سکتے ہیں۔

(مولانا) احمد سعید

ہندوستان

وائسرائے کی کونسل میں سر حبیب اللہ کا جانشین

سر عبدالرحیم کو وائسرائے کا جواب

. . .

بمبئی میں مولانا شوکت علی کی تقریر

حکومت افغانستان مولانا کے ساتھ ہے

. . .

ریاست پٹیالہ میں "مذہبی مداخلت"

خواجہ حسن نظامی کا بیان

. . .

لاہور میں خدام الحرمین کانفرنس کا اجلاس

صدارت مولانا حسرت موہانی نے کی اور بہت سی تجاویز پاس کی گئیں، ایک تجویز مسٹر رفیع الدین احمد قدوائی اور پنڈت . . .

. . .

۳۔ وفد حجاز اور اس کے صدر سید حبیب شاہ مالک جریدہ سیاست لاہور کا شکریہ۔

۴۔ اس یقین کا اظہار کہ ابن سعود انگلیز کے اثر میں ہے اور حجاز پر حکومت کرنے کے قابل نہیں۔

۵۔ پنجاب میں ایک دینی یونیورسٹی کا افتتاح۔

۶۔ وفد حجاز کی رپورٹ کی اشاعت معہ روزنامچہ سید حبیب شاہ۔

۷۔ حجاز کے مدد و معاون جرائد کی تائید و حمایت اور مسلم آؤٹ لک اور زمیندار کا مقاطعہ۔

۸۔ جزیرۃ العرب میں غیر مسلم مداخلت کے خلاف اظہار ناراضی۔

۹۔ وہابیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لیے علماء کا تقرر۔

۱۰۔ ایک وفد کابل بھیجا جو علمائے دین اور صاحب اثر لوگوں پر مشتمل ہو۔

۱۱۔ مسلمانان ہند چاہتے ہیں کہ تمام ممالک عرب اس طرح متحد ہو جائیں جیسے اتحاد ریاست ہائے امریکہ ہے یہ ریزولیوشن سید حبیب شاہ نے پیش کیا۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی کا اجلاس

مسلمانوں کو تعلیمی ترقی کی تلقین

پونہ ۲۰ر اکتوبر۔ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ بمبئی کا اجلاس دوازدہم منعقد ہوا۔ سر کریم بھائی ابراہیم جلسہ کے صدر تھے سر محمد حبیب اللہ نے مختلف صوبوں کے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کے شمار و اعداد پیش کئے۔ اور فرمایا کہ گذشتہ دو سال میں ہندوستان میں مسلمانوں کے تعلیمی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو سال پہلے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی نسبت ۸ر۳ تھی اب ۱ر۴ ہے صدر نے اپنی تقریر میں تعلیم کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کو ترقی کرنے کے لیے توجہ دلائی جلسہ میں گورنر بمبئی کا پیام ہمدردی پڑھکر سنایا گیا۔

آگرہ میں تبلیغی جلسہ

انجمن خدام الرسول آگرہ کا عظیم الشان تبلیغی جلسہ ۲۹-۳۰-۳۱ر اکتوبر بروز جمعہ، شنبہ، یکشنبہ کو مل ٹولہ آگرہ میں منعقد ہوگا۔

حوادث کلکتہ

دکانیں کھل رہی ہیں

رام کشور پور۔ ہاوڑہ کے فساد کے متعلق جو اطلاع حال میں موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۴۴ اشخاص زخمی ہوئے جن میں دو مر گئے۔ دس اشخاص اب تک ہسپتال میں برائے علاج روک لیے گئے ہیں۔ جن میں سے سات ہندو اور تین مسلمان ہیں۔ ایک مسلمان چار والے کی گمشدگی کی اطلاع ملی ہے۔ فساد کے دن پولیس نے ۶ آدمیوں کو گرفتار کیا اور اتوار کو ۳۰ آدمی گرفتار کیے گئے۔ دوشنبہ کو امن رہا اور بہت سی دکانیں جو اتوار کو بند کر دی گئی تھیں دوشنبہ کو کھلیں۔ فساد کے بعد وارنٹ جاری کر کے ۱۲ اشخاص گرفتار کئے گئے مسٹر ایس۔ ایم۔ ضیاء الحق وارنٹ کے فساد کے متعلق کہتے ہیں کہ ہمیشہ مسلمان قصور وار ظاہر کئے جاتے ہیں لیکن یہاں کے مسلمانوں کو کریڈٹ ملنا چاہیے کہ باوجود اشتعال کے تاہم امکان عنان صبر و ضبط کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ جلوس باجہ کے ساتھ مسجدوں کے سامنے گذرے اور کچھ نہ ہوا پہلے تو جلوس جب مسجد کے قریب گذرنے والا تھا کہ نماز کا وقت آ گیا۔ باجہ بند کر دیا گیا لیکن جونہی جلوس مسجد کے بالمقابل آیا ہندوؤں نے بڑے زور سے کالی مائی کی جے۔ اور دوسری قسم کے اشتعال انگیز نعرے لگانے شروع کر دیے۔ اور چھانے وغیرہ چھوڑے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اینٹ و پتھر سے مسلح تھے۔ اور انھوں نے مسجد پر اینٹیں بھی پھینکیں۔ جب جلوس واپس آ رہا تھا تو نماز کا وقت ختم ہو گیا۔ یہاں وہ جلوس آ کر رک گئے۔ اور مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر ہندوؤں نے باجا بجانا شروع کر دیا۔ اور اچھل کود کرتے بھی لگے۔ جیسے معلوم ہو کہ انھوں نے بہت بڑی فتح حاصل کر لی ہے۔ کمشنر پولیس نے اہل جلوس کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ بعض چھوکروں نے اینٹیں پھینکیں۔ مسجد کے اندر سے کوئی اینٹ نہیں پھینکی گئی۔ پولیس نے مسلمان راہگیروں پر ڈنڈے برسائے اور بعض بری طرح مجروح ہو گئے۔

کلکتہ میں پولیس کی ہندو نوازی

مسلمانوں کو مسجد سے نکال دیا گیا

کلکتہ ۱۱ر اکتوبر۔ ہندوؤں کی طرف سے لکھشمی پوجا کا تیوہار کل شام کو منایا گیا۔ پولیس کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مسلمانوں کو مسجدوں سے نکال دیا گیا تھا۔ سیکورٹی ایکٹ کے ماتحت ۹ مسلمانوں کو اخراج کا حکم دیا گیا۔ دو مسجدوں کے تین اماموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ چونکہ انھوں نے امن قائم رکھنے کے لئے ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا اسلئے انہیں حراست میں رکھا۔

ایک سوتیلی ماں کی سنگدلی

سوتیلے بچہ کو پکا کر باپ کو کھلا دیا

فیض آباد سے اس ہولناک واقعہ کی اطلاع ملی ہے کہ ایک عورت نے اپنی ایک سہیلی کے اغوا و امداد سے اپنے سوتیلے ننھے سے بچے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت پکا کر اس بچے کے باپ یعنی اپنے شوہر کو کھلا دیا۔ بچہ کے نہ ملنے پر تجسس و تفتیش سے یہ راز کھلا اور اس عورت نے اپنے قصور کا اقبال کر لیا تو شوہر جس کو اس کے بچہ کا گوشت کھلایا گیا تھا اس کے غیظ و غضب کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اور اگر اس کا بس چلتا تو وہ ایسی ظالم اور بے درد عورت کو کتوں سے پھڑوا ڈالتا۔ عدالت نے اس عورت اور اس کی مددگار کو قانون کی انتہائی سزائیں دیں۔

ایک سوراجی امیدوار نے خطاب واپس کر دیا

کلکتہ ۱۲ر اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انتخابی دورہ کے سلسلہ میں ۱۹ر اکتوبر کو مسٹر جے۔ ایم۔ سین گپتا کرشنا گڈھ تشریف لے گئے اور اسی شام کو ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں آپ نے بنگال کونسل کے کانگریسی امیدوار رائے بہادر اندو بھوشن بہادر کی حمایت میں تقریر کی رائے بہادر مذکور کے مقابلہ میں سر پی سی لہری جو بنگال کی جوابی تعاونی پارٹی کے لیڈر مسٹر بی چکرورتی کے داماد ہیں کھڑے ہوئے ہیں۔ مسٹر سین گپتا کی تقریر کے بعد جلسہ میں رائے بہادر اندو بھوشن نے اعلان کیا کہ انہوں نے رائے بہادری کا خطاب واپس کر دیا ہے اور وہ خط پڑھکر سنایا جو انہوں نے چیف سکرٹری گورنمنٹ بنگال کو سند واپس کرتے ہوئے تحریر کیا تھا۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے اجلاس و موتمر کا التوا

سکرٹری سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سنٹرل خلافت کمیٹی کا اجلاس اور موتمر۔۔۔ بجائے ۳۰ و ۳۱ر اکتوبر اور یکم نومبر کے ۲ و ۳ و ۴ر نومبر کو منعقد ہوں گے۔ اس التوا کی وجہ یہ ہے کہ انھیں تاریخوں میں بمقام کاشی پور صوبجات متحدہ کی سیاسی کانفرنس کا جلسہ ہوگا اور مجلس استقبالیہ کے سکرٹری نے ہم سے درخواست کی ہے کہ تاریخوں کو تبدیل کر دیں۔ تاکہ مسلمان ممبر بھی اس میں شرکت کر سکیں۔ ندوۃ العلماء کا اجلاس بمقام کانپور ۵ و ۶ر نومبر کو ہوگا۔ ہماری دوبارہ مقرر کردہ تاریخوں کے بعد ندوۃ العلماء کے جلسہ میں بھی شرکت کرنے والوں کو کوئی وقت پیش نہ آئے گی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی صرف حجاز ڈیپوٹیشن کی رپورٹ پر بحث نہیں کرے گی۔ بلکہ ہندوستان بھر کے مسلمانوں کے لیے ایک ایسا تعلیمی لائحہ عمل مرتب کرے گی جس سے بڑے آدمیوں کی تعلیم کا بندوبست ہو سکے گا۔ بمبئی میں چھ شبینہ اسکول جاری ہو چکے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ ان کی تعداد بیس تک بڑھ جائے گی۔ پروفیسر الف پاشا جو کہ عربی اور انگریزی میں ماہر ہیں اور سنٹرل خلافت کمیٹی نے آپ کو بطور نمائندہ برما بھیجا تھا۔ بخیریت وہاں پہونچ گئے ہیں۔ اور پانچ شبینہ اسکول رنگون میں جاری کرتے ہیں اور اس کی توسیع میں کوشش کی جا رہی ہے امید ہے کہ سنٹرل خلافت کمیٹی کے تمام ممبر اس امر کے لیے تیار ہو جائیں گے کہ اپنے اپنے صوبوں میں اس طریقہ کو رواج دیں۔

امیر فیصل کی پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات

پیرس ۲۱ر اکتوبر۔ آج موسیو دومرگیو پریسیڈنٹ جمہوریہ فرانس نے امیر فیصل بن سلطان ابن سعود کو شرف باریابی بخشا۔

دار الحکومت

دہلی خلافت کمیٹی کا جلسہ

مجلس انتظامیہ کا سالانہ انتخاب

۲۹ر اکتوبر کو جمعہ کے دن جامع مسجد میں ہوگا جو حضرات چار آنہ چندہ دیکر خلافت کمیٹی کے رکن بن چکے ہیں امید ہے کہ وہ اپنی رسید رکنیت لیکر اور جس کے پاس نہ ہو وہ دفتر خلافت کمیٹی سے اپنی رسید کا مثنیٰ حاصل کر کے جامع مسجد میں تشریف لائیں۔ اور انتخابات میں حصہ لیں وہ حضرات جو خلافت کمیٹی کے رکن نہیں ہیں انتخابات میں کوئی حصہ نہ لے سکیں گے۔ اس لیے جو لوگ اب تک رکن نہ بنے ہوں وہ فوراً دفتر خلافت میں تشریف لاکر ہم داخل کر کے خلافت کمیٹی کے ممبر بن جائیں تاکہ اپنی خواہش کے مطابق عہدہ داروں کو منتخب کر سکیں۔

اصغری بیگم کا مقدمہ

دہلی ۲۰ر اکتوبر۔ آج گیارہ بجے مسٹر لوئیس کی عدالت میں شانتی دیوی کا مقدمہ پیش ہوا۔ استغاثہ کی جانب سے مسٹر ذکر الرحمن۔ حافظ عبد العزیز۔ مسٹر عظمت اللہ اور چند دیگر وکلا موجود تھے۔ اور صفائی کی طرف سے پنڈت نثار داس بہار گو ایڈوکیٹ حصار۔ لالہ دھنی رام جی وکیل لدھیانہ لالہ شیو نراین۔ مسٹر ایس۔ این بوس اور مسٹر ہرشچندر بیرسٹر تھے۔ شروع ہی میں وکلا استغاثہ نے عدالت سے درخواست کی کہ وہ مقدمہ کو واپس لینا چاہتے ہیں۔ انہیں بچے واپس دلا دیے جائیں۔ اور فریقین کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ عدالت نے بخوشی مقدمہ آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی کر دیا۔ اور بچوں کو لانے کا کافی انتظام کیا گیا۔ اور بچے عدالت میں پہونچ گئے۔ مگر سب کو یہ دیکھکر حیرانی ہوئی کہ مستغیث کی طرف سے کوئی وکیل نہیں آیا۔ بلکہ عبد الحلیم مستغیث نے آکر بیان کیا کہ جملہ وکلا نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ دہلی کے ہونے کی وجہ سے ملزمان کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اور انھوں نے راضی نامہ کی جو درخواست پیش کی تھی۔ وہ میری رضامندی سے نہیں کی گئی۔ میں لاہور وغیرہ سے وکیل بلا کر مقدمہ کی پیروی کروں گا۔ وکلا صفائی نے اسپر اعتراض کیا۔ اس پر مستغیث کو آدھ گھنٹہ کی مہلت وکلا کا انتظام کرنے کے لیے دی گئی۔ مگر وہ آدھ گھنٹہ کے بعد بھی کوئی وکیل مستغیث کی طرف سے حاضر نہیں ہوا۔ عدالت نے گواہان استغاثہ کے بیان لینے شروع کئے۔ اور یہ دیکھکر اور بھی تعجب ہوا کہ گواہان کا بھی جو تھوڑی دیر پہلے موجود تھے کچھ پتہ نہ چلا ان میں شیخ سعید محمد صاحب شامل ہیں جن پر باقاعدہ سمن کی

بقیہ صفحہ ۴

مقامات میں بھی پورا نہیں ہوتا۔ جہاں مسلمان نسبتاً خوشحال ہیں۔ مثلاً ضلع بلند شہر میں مسلمان خوشحال سمجھے جاتے ہیں۔ مگر اب تک تمام ضلع میں مسلمانوں کا کوئی مڈل اسکول بھی نہیں ہے حالانکہ اسی ایک ضلع کے مختلف قصبات و دیہات میں برادران وطن کے سات ہائی اسکول ہیں۔

بہرحال مسلمانوں کے عام افلاس کی حالت دیکھکر یہ عرض ہے کہ جن قصبات میں سرکاری اردو اسکول ساتویں جماعت تک ہیں وہاں مسلمان کوشش کریں کہ سرکاری طور پر ایک انگریزی ماسٹر مقرر ہو جائے۔ جو پانچویں۔ چھٹی اور ساتویں جماعت کو انگریزی زبان بطور ایک اختیاری مضمون کے پڑھائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اہل قصبہ انسپکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کو درخواست دیں کہ تحصیلی اسکول میں ایک انگریزی ماسٹر مقرر کر دیا جائے۔ جسکی نصف تنخواہ کا خرچ اہل قصبہ برداشت کریں گے۔ اور نصف سررشتہ تعلیم سے لے۔ اہل قصبہ اگر کوشش کریں تو یہ نصف خرچ جو ان کے ذمہ ہے۔ وہ قصبہ کی پنچایت یا میونسپلٹی سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ ورنہ مقامی لوگ ۲۵-۳۰ روپیہ ماہوار کا چندہ اپنے طور پر کر لیں۔ یہ خرچ اس سے کہیں کم ہے جو قصبات کے لوگ جداگانہ انگریزی مدرسہ قائم کرنے میں برداشت کرتے ہیں۔ جو بچے تحصیلی مدارس میں اس طریقہ انگریزی بطور اختیاری زبان کے پڑھ لیتے ہیں وہ ساتویں جماعت پاس کر کے انگریزی مدارس میں داخل ہو سکتے ہیں صوبہ متحدہ کے اکثر قصبات میں اس قسم کا انگریزی تعلیم کا انتظام ہے۔ پس جن قصبات میں یہ انتظام نہیں ہے وہاں کے اصحاب جو تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ ضرور بالضرور اس کے لیے کوشش کریں۔

جن اصحاب کو اس بارہ میں مزید تفصیلات دریافت کرنی ہوں وہ سپرنٹنڈنٹ صاحب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ سے خط و کتابت کریں۔

اسمبلی کا انتخاب

اور

اہل دہلی کا فرض

مسٹر آصف علی کو رائے دیجیے

باشندگان دہلی کو معلوم ہے کہ دہلی والوں کو اسمبلی کے لیے صرف ایک نشست ملی ہے اور اس کا انتخاب بھی مشترک ہے یعنی ہندو مسلمان اور دیگر فرقے مل کر ایک نمائندہ ہر مرتبہ منتخب کرتے ہیں گذشتہ انتخاب میں کانگریس نے لالہ پیارے لال صاحب وکیل کو نامزد کیا تھا اور مسلمانوں کے اکثر ذمہ دار رہنماؤں نے لالہ پیارے لال صاحب کی کامیابی کی کوشش کی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لالہ پیارے لال صاحب مشترکہ ووٹوں سے کامیاب ہوئے۔

دہلی ایسی جگہ ہے جہاں قابل آدمیوں کی کمی نہیں ہے اور ہندو مسلمان دونوں فرقوں میں ایسے آدمی موجود ہیں جو اسمبلی کے کام کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مگر ایک مرتبہ ایک ہی شخص کی قابلیت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب نشست ایک ہی ہے تو ہر دو فرقوں کے آدمیوں کی اہلیت و صلاحیت سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اسی بنا پر لالہ پیارے لال صاحب کو نامزد کرتے ہوئے کانگریس کے جلسہ میں یہ تذکرہ آیا تھا کہ آئندہ ایک قابل مسلمان کی اہلیت اور صلاحیت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

چنانچہ اس دفعہ کانگریس نے منصفانہ طریقہ سے کام لیکر مسٹر آصف علی کو اسمبلی کی واحد نشست کے لئے نامزد کیا ہے کانگریس کا یہ فیصلہ معقول اور منصفانہ ہے کیونکہ مسٹر آصف علی پوری طرح اسمبلی کے کاموں کے اہل ہیں۔ اس لئے اہل دہلی کا فرض ہے کہ وہ کانگریس کے اس معقول و منصفانہ فیصلہ کا خیر مقدم کریں۔ اور اپنی متفقہ رائے سے مسٹر آصف علی کو کامیاب بنائیں۔

المشتہرین

(مولانا) محمد کفایت اللہ غفرلہٗ۔ سید احمد امام مسجد شاہی۔ (نواب) فیض احمد۔ (نواب) ضمیر مرزا۔ پیرزادہ محمد حسین۔ عزیز الدین میونسپل کمشنر۔ (حاجی) عبد الغفار۔ (نواب) ابو الحسن خاں میونسپل کمشنر۔ تمیز الدین خاں میونسپل کمشنر۔ (شیخ) عبد الرحمن ایڈوکیٹ (حاجی) عبد الرزاق میونسپل کمشنر۔ (حاجی) محمد صدیق ملتانی میونسپل کمشنر۔ (شیخ) عطاء الرحمن مالک فرم حاجی کرم الٰہی محمد شفیع۔ (شیخ) عبد الوہاب۔ مالک فرم عبد الوہاب محمد سعید۔ ایس۔ ایم۔ عبد اللہ میونسپل کمشنر۔ (حاجی) محمد اسحٰق صدر بازار۔ (شیخ) احمد اللہ ٹیلہ۔ (حافظ) وحید الدین مالک فرم وحید الدین شہاب الدین۔ (شیخ) رشید احمد سابق میونسپل کمشنر۔ (حاجی) عبد الحکیم چھت فروش (شیخ) ثناء اللہ۔ (حاجی) اخلاق احمد۔ (حافظ) عبد العزیز ایڈوکیٹ (سید) رؤف علی بیرسٹر۔ (شیخ) محمد فقیر میونسپل کمشنر۔ مرزا اعجاز حسین ایڈوکیٹ (شیخ) عطاء اللہ وکیل۔ (شیخ) محمد یحییٰ ایڈوکیٹ۔ (شیخ) امین الدین وکیل۔ (شیخ) رشید الدین وکیل عظمت اللہ وکیل۔ (سید) رضا مرزا وکیل۔ (شیخ) محمد صدیق۔ ایڈوکیٹ۔ (شیخ) ذکر الرحمن وکیل۔ (مرزا) یوسف بیگ وکیل۔ (خواجہ) عطاء اللہ بیرسٹر (حاجی) نور احمد بیرسٹر۔ مسٹر بدر الاسلام بیرسٹر۔ (مولانا) عبد اللہ آٹے والے۔ (مولانا) حفیظ الدین۔ (سید) محمد حسین میونسپل کمشنر ناصر الدین احمد (حکیم) میونسپل کمشنر۔ (شیخ) برکت اللہ بلیماران (حاجی) عبد الحق۔ (سید) محمد اسحٰق (کرنل)۔ (حکیم حافظ) محمد سعید کوچہ نواب مرزا۔ (شیخ) محمد صدیق مسجد تہور خاں۔ (مولانا) عبد الغفار الخیری۔ (حاجی) اصیل الدین قصاب پورہ۔ (قاری) محمد عباس حسین (ڈپٹی) قوم ... (میر) اللن سوئیوالان۔ (حافظ) رحیم الدین مسجد کلاں۔ (حافظ) عبد الحمید ترکمان دروازہ۔ (حاجی) محمد یونس۔ (شیخ) محمد یعقوب چھتہ لال میاں۔ محمد اسمٰعیل کیپ مرچنٹ۔ (بابو) امیر مرزا موری دروازہ۔ محمد اسمٰعیل جوہری ترکمان دروازہ۔ (خلیفہ) عبد الرحیم (منشی) حامد مرزا۔ کوچہ روح اللہ خاں (مولانا) عبد الماجد پہاڑ گنج۔ (نواب) امداد مرزا۔ دریا گنج۔ محمد عوض پہلوان۔ ممتاز علی۔ پہلوان۔ سوئیوالان۔ محمد عمر خان۔ سوئیوالان۔ الہ دیا نمبردار کوچہ تاراچند (شیخ) سردار علی۔ کوچہ چیلاں۔ (شیخ) نصیر علی۔ کوچہ چیلاں۔ علی رضا خاں (حکیم) (شیخ) رفیع الدین۔ عبد الستار بیگ (حافظ) (مولوی) امان الرحمن۔ نعیم بیگ (حکیم) محمد مرزا حویلی اعظم خاں۔ (ڈپٹی) عبد الوحید۔ (منشی) قربان علی (مولانا) عبد الحکیم (مولانا) عرفان۔ ملک شمس الدین سبزی منڈی۔ (حکیم) سراج الدین۔ (حاجی) کلو صدر بازار۔ (حاجی) منا موری دروازہ زین العابدین حافظ بسکٹ والے۔ محمد یعقوب سوداگر چرم محمد ابراہیم سوداگر چرم۔ ننھے میاں سوداگر چرم۔ ملک محمد یعقوب۔ سبزی منڈی۔ (حکیم) مبین۔ (میر) جمال الدین۔ (خلیفہ) ثناء اللہ (حاجی) نظیر الدین۔ (منشی) عبد الصمد۔ (حاجی) عبد الرشید۔ (مولوی) محمد احمد (حکیم) نذیر احمد (دارو غہ) سرفراز علی۔ (سید) ذو الفقار علی۔ (چودھری) نہال الدین۔ کوچہ استاد حامد۔ محمد یوسف۔ (حاجی) محمد یوسف پانی والے۔ (شیخ) ممتاز الدین۔

نوٹ مہربانی فرما کر جو تاریخ دن اور جائے رائے دہندگی آپ کے پرچہ رائے دہندگی میں درج ہے۔ اس کا خیال رکھیں۔ نیز اس کا لحاظ ہے کہ رائے صرف صبح ۸½ بجے سے شام کے ۴½ بجے تک لیجائے گی مگر پہلے وقت میں جو اصحاب پہنچ جائیں گے۔ وہ جلد فارغ ہو سکیں گے۔

مسلمانوں کی ترقی مطلوب ہے یا اسلام کی

کیا مسلمانوں کی ترقی کے معنی یہ ہیں جیسی بدھوں نے جاپان میں کی ہے۔ عیسائیوں نے انگلستان میں کی ہے اور آریہ ہندوستان میں کر رہے ہیں؟ جاپان صرف نام کا بدھ ہے اور انگلستان نام کا عیسائی ہے اور ہندوستان نام کا ہندو ہو جانے والا ہے۔ مذہب کی ان پر حکمرانی نہیں ہے یہ مذہب کے سرداں ہیں جب چاہتے ہیں اس سے کام لے لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں مذہب کو معطل کر دیتے ہیں۔ اگر ایسی ہی ترقی مسلمانوں کو بھی مطلوب ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی قومیت کی بنیاد ملک اور رنگ پر ڈالیں اور اسلام کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنی چھوڑ دیں۔ ورنہ اسلام کا خدا دباتے دباتے تم ہی زمین کے اندر پہنچا دے گا۔ اور اگر خواہش یہ ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو وہ مقصد حاصل ہو جس کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں سے پہلے کے تمام انبیا آئے تھے۔ تو اسلام کی پابندی کیجیے۔ اسلام کا نمونہ بنیے۔ اور نفسانیت کو للہیت سے بدلیے للہیت آپ کو دین میں بھی کامیاب کر دے گی اور دنیا میں بھی۔ اسلام کے ذریعہ سے ابھرئیے۔ الٹا راستہ نہ پکڑیے۔ مسلمان جو آج کسی طرح نہیں پنپتے اس کی وجہ میرے نزدیک تو یہی ہے کہ انہوں نے ابھی تک کوئی ایک راستہ اپنا مقصود نہیں قرار دیا۔ وہ ڈانواں ڈول ہیں کبھی یورپ کی تقلید کی طرف جاتے ہیں کبھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کی جانب کبھی مادیت کی طرف کھنچتے ہیں کبھی روحانیت کی طرف۔ یہ ہندوؤں عیسائیوں اور ہندوؤں کا بدھ مذہب۔ عیسائی مذہب اور یہاں دوسرے مذہبوں کے ساتھ مذاق چل گیا۔ کیونکہ یہ منسوخ مذاہب تھے لیکن اسلام اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ اسلام زندہ مذہب ہے جس طرح مضبوط چونا اگر اس کا استعمال صحیح طور سے نہ کیا جائے تو چھت کو مضبوط کرنے کے بجائے پھاڑ دیتا ہے اسی طرح اسلام کو اگر تم نے کھیل بنائے رکھا تو یہ تمہیں فائدہ پہنچانے کی بجائے برباد کر دیگا۔ اور اگر اسلام کے تابع ہو جاؤ۔ اسلام کی غلامی اختیار کر لو۔ تو اسلام کے بازار میں دین و دنیا دونوں دیتے ہیں۔

اہل فہم سوچیں کہ مسلمانوں کی ترقی اسلام کی ترقی کی سیڑھی ہو سکتی ہے یا اسلام کی ترقی مسلمانوں کی ترقی کی سیڑھی۔ محمد رسول اللہ اور ان کے پیرؤں نے تو ہمارے بزرگوں میں اسلام کے انجکشن سے جان پیدا کی تھی۔ اب ہم کو ٹھیوں اور بنگلوں، ججوں اور مجسٹریٹوں کا انجکشن دیکر اسلام کو جیسا زندہ کر رہے ہیں ظاہر ہے۔

راقم

واحدی۔ ایڈیٹر نظام المشائخ و درویش

و نائب حضرۃ خواجہ حسن نظامی دہلی

بقیہ اقتباسات

حجاز کے مظلوم جلاوطن

حکومت عربیہ اور حکومت اجنبیہ میں کیا فرق ہے

حال میں حجاز کے احرار کی ایک جماعت قاہرہ پہنچی ہے جسے حکومت سعودیہ نے جلاوطن کر دیا ہے۔ اس جماعت کے علاوہ ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی بھی ہے جو حکومت سعودیہ کے انتقام سے ڈر کر حجاز سے بھاگ نکلے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں حکومت مذکورہ نے جلاوطن کر دیا ہے۔ اور وہ مصر کے بجائے کسی دوسرے ملک کی طرف چلے گئے ہیں۔ ہم حجازیوں کی اس جلاوطنی کو ایک ایسا ظلم سمجھتے ہیں جس کا صدور ایک عربی ملک میں ایک عربی حکومت کی طرف سے حد درجہ افسوسناک ہے۔ اگر بلاد عربیہ پر کوئی اجنبی حکومت قبضہ کر لیتی تو وہ بھی یہی کرتی۔ پھر ایک اجنبی حکومت اور ایک عربی حکومت میں فرق ہی کیا باقی رہا؟ ہم جلالۃ الملک عبد العزیز سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کریں۔ یعنی یا تو حجازیوں کو بغیر کسی شرط اور قید کے حجاز میں واپس ہونے کی اجازت دیں یا پھر ان پر ایک کھلی عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلائیں اور جو جرم ان پر ثابت ہو اس کے مطابق انہیں قانونی سزا دیں۔ ان لوگوں کو اس طرح وطن سے دور نکال دینا اور در در کی ایسی حرکت ہے جس کی ہم ایک عربی ملک کی عربی

حکومت سے کبھی توقع نہیں کر سکتے (الشوریٰ)

اٹلی اور یمن کا معاہدہ

روما سے ۲ راکتوبر کی اطلاع ہے کہ حکومت یمن اور حکومت ایطالیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس کے بنیادی نقاط یہ ہیں

۱۔ اٹلی نے یمن کے استقلال تام اور اس کی حاکمیت ملیہ کو تسلیم کر لیا ہے۔

۲۔ دونوں حکومتوں نے اپنے اپنے علاقوں میں ایک دوسرے کے لئے تجارتی آسانیاں پیدا کرنے کا وعدہ کیا۔

۳۔ حکومت یمن نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ یمن اقتصادی و صنعتی ترقی کے لئے اٹلی سے ماہرین فن اور مایحتاج حاصل کرے گی اور اٹلی نے ان ضروریات کو پورا کرنے کی حتی الامکان سعی کا وعدہ کیا ہے۔

۴۔ جن اشیاء کے داخلہ کو دونوں حکومتیں اپنے ہاں ناجائز قرار دیں گی انہیں نکال دینے یا ضبط کر لینے کا انہیں حق ہوگا۔

۵۔ اس معاہدہ کی مدت عمل ۰ سال رکھی گئی ہے۔ (الشوریٰ)

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی …

لطف شباب کیا ہے

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار

رجسٹرڈ

شربت اکسیر

… شربت اکسیر جس کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ سے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں …

کوٹھی نمبر … کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس کلکتہ

کتابیں مفت ملسکتی ہیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اخبار الجمعیۃ کے نئے خریدار ہم پہنچائیں گے انہیں حسب تفصیل ذیل کتب مفت دی جائیں گی:۔

احسن الوظائف	ایک سالانہ یا ۲ ششماہی	رباعیات عمر خیام / تعلیم الاسلام مکمل سٹ	دو سالانہ یا ۴ ششماہی / ۲ سالانہ یا ۴ ششماہی	بستان العارفین / الفارق یا الکلام	۴ سالانہ یا ۸ ششماہی / ۴ سالانہ یا ۸ ششماہی

منیجر الجمعیۃ دہلی

آپ حلال خور کو کیا تنخواہ دیتے ہیں؟

وہ تین پیسے ماہوار پر کبھی رضامند نہیں ہوگا

لیکن آپ کے جسم کو اندرونی غلاظت سے پاک کرنے والا ماہوار رسالہ

اسلامی دنیا

تین پیسے ماہوار یا نو آنے سال میں ہر ماہ حاضری دیکر آپ کی خدمت میں دلچسپ مضامین پیش کریگا خیالات میں بلندی پیدا کریگا نہایت شستہ زبان …

منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد دہلی

رد مرزائیت

تاریخ

ادبیات

تبلیغ اسلام

تعلیم الاسلام

احسن الوظائف

جملہ کتابیں ملنے کا پتہ

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران

ہمیں انگریزوں سے جنگ کرنی چاہیئے

یا ہندوؤں سے دست بگریباں ہونا چاہیئے اسکا جواب آئندہ روزنامہ اخبار

غازی

دیگا۔ جو اسلامی حکومت کے مٹے ہوئے کھنڈروں سے جسے دلی کہتے ہیں مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا

اس میں موجودہ واقعات پر نہایت ایسے انداز میں بحث کی جائیگی۔ فہمی صاحب کے مفید دلچسپ ایسے مضامین مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپیوں کے ساتھ مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ۴ رنومبر کو شائع ہوگا

نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ تین روپے۔ (عہ)

اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا

مینیجر اخبار غازی دہلی

شوگرٹی نئی ایجاد

چائے سوغات

میں ضرور پیو! یہ خالص دودھ کی بنی ہوئی چائے خوشبودار و خوش ذائقہ ہے اس میں نہ دودھ چائے و چینی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ چھاننے کی۔ صرف پانی کو گرم کر کے ایک پیالی میں ایک چمچہ شوگرٹی کا ڈالدیجئے بس چائے تیار ہے۔ اس کی خاصیت بالکل خالص چائے کی ہے اور مضر چیزوں سے قطعی پاک ہے۔ ایک ڈبہ میں ۲۵ پیالی تیار ہوتی ہے قیمت ایک روپیہ ..

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

روغن احمر قانی

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

خضاب چاند تارا

پرمیننٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نہیں سے نئی پڑیگی اصلی چال

چاند تارے کا کچھ سطح سے بلا عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کریں معنی ادا

جسکی توصیف میں اکثر کا مرداق اول

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ الجمعیۃ کے مستقل خریدار بن جائینگے

سالانہ ششماہی

چندہ ۶ روپے ۳ روپے

منیجر الجمعیۃ بلیماران۔ دہلی

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

کشمیری ریشمی کپڑے

کوٹ، سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر، رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگائیے

میاں بجان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: نالہ نگر بھاگلپور

دوکان: سندر پاپٹی ۵۶ کلکتہ

نہ ہندو نہ مسلمان

قوم

روزنامہ کانگریس

منیجر روزنامہ اخبار کانگریس دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک مہینہ میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی ایکدن میں تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس … قیمت فی بکس تین روپے (سے)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ — ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوص — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۱

خطبۂ صدارت

شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر

صدر نو مسلم کانفرنس سندھ

السلام علیکم

معزز بھائیو! میں پہلے تو آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس مبارک کانفرنس کی صدارت کی عزت بخشی ہے۔

صاحبان! ان معزز بزرگوں کی موجودگی میں جن کو میں آج یہاں دیکھتا ہوں ہرگز اپنے کو اس عزت کے قابل نہیں سمجھتا۔ مگر چونکہ میں اسکو خدمت اسلام کا جس کے لئے میرے دل میں جوش ہے ایک موقع سمجھتا ہوں۔ میں بڑی خوشی سے اس کا استقبال کرتا ہوں۔

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

آپ میں سے بعض صاحبان شاید یہ جاننے کے خواہشمند ہوں کہ میں نے کیوں اسلام اختیار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب میں آپ صاحبان کے سامنے عرض کرتا ہوں۔

مجھے ہمیشہ مذہب سے نہایت دلچسپی رہی ہے۔ جس مذہب میں میں پیدا ہوا یعنی جین مذہب اس سے میری بالکل تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جین مذہب اللہ تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی یہ تعلیم ہے کہ دنیا ہمیشہ سے قائم چلی آتی ہے۔ اور انسانی روحیں ہمیشہ سے چاہ ضلالت میں پڑتی ہوئی ہیں اور وہ رہبانیت کی زندگی اختیار کرنے سے اس چاہ ضلالت کی حالت سے نکلکر ہر ایک جدا جدا خدا بنجاتی ہیں اس مذہب والوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں ہر جگہ زندہ جو نفر پھیلے ہوئے ہیں جو کہ ہمارے نہانے اور سانس لینے سے بھی فوت ہوجاتے ہیں پس نہانا اور سانس لینا بھی پاپ یعنی گناہ ہے۔ غرضیکہ اس مذہب پر عمل کرنے سے کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔

جب میری اس مذہب میں تسلی نہ ہوئی تو میں نے آریہ مذہب۔ ویدانت۔ بدھ مذہب۔ عیسائیت۔ اور اسلام کا مطالعہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے دیکھا کہ وہ تمام خوبیاں جو دوسرے مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ اسلام میں پوری پوری موجود ہیں لیکن وہ تمام نقص جو اور مذاہب میں پائے جاتے ہیں ان سے اسلام بری ہے۔

مثلاً آریہ مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ ان کا خدا خود ہی نیچر کے اٹل قانونوں میں جکڑا ہوا ہے اور ان قانون کے آگے اسکا کچھ بس نہیں چلسکتا۔ وہ ان قانونوں کا بنانیوالا نہیں بلکہ اس کی حیثیت ایک کمپنی کے ممبر سے بڑھکر نہیں جس کو کمپنی کے قواعد کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے۔ وہ کسی روح کو اس کے گناہوں سے نجات نہیں دے سکتا۔ بلکہ روحوں کو ہر حالت میں اپنی نیکی بدی کا خمیازہ نئی جونوں میں بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ کسی کے گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ اور نہ وہ نیستی سے کوئی چیز ہستی میں لا سکتا ہے۔ غرض اس کی طاقتوں کا اندازہ انسانی طاقتوں پر کیا گیا ہے۔ بلکہ آریہ ورت یعنی ہندوستان کو اس کا وطن قرار دے دیا گیا ہے پس وہ سوائے اس ملک کے اور کسی ملک میں کسی روحانی رہنما یا رشی کو پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ آریوں کے خیال کے مطابق تو دوسرے ملکوں میں جس قدر پیغمبر اور اولیا مانے جاتے ہیں وہ سب نعوذ باللہ جھوٹے اور مکار فریبی تھے۔

اسی طرح عیسائی مذہب کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا انصاف اس کی رحمت پر غالب ہے۔ وہ بغیر حضرت عیسیٰ کی مدد کے کسی کے گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ دنیا کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے اسکو اپنا بیٹا پیدا کرکے پھانسی پر لٹکانا پڑا۔ بھلا ایسے خدا کا ذرا اسلام کے ارحم الراحمین سے تو مقابلہ کرکے دیکھو جو کہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور شفیق ہے جو کہ واحد ہے۔ لاجواب ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ثانی ہے۔ فریادوں کا سننے والا۔ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور اپنے بندوں پر سو والدینوں سے زیادہ مہربان۔

سناتن دھرم مذہب کیا ہے۔ لاکھوں خداؤں۔ دیوتاؤں پریوں اور شیطانوں کی پرستش کا مجموعہ۔ گائے بھی خدا۔ اور چیچک بھی خدا۔ گنیش یعنی ہاتھی بھی خدا اور ہنومان یعنی بندر بھی خدا۔ سانپ بھی خدا اور آگ بھی خدا۔ ذات پات کی تفریق ایسی کہ ایک انسان کا سایہ پڑجانے سے دوسرا ناپاک ہوجاتا ہے۔ سمندر کا سفر کرنے سے انسان کا دھرم ہی ڈوب جاتا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ کوئی ہندو رام کو مانتا ہے۔ کوئی شیو کو کوئی آگ کو پوجتا ہے تو دوسرا بیل کا پیشاب پیتا ہے۔ کوئی بکروں کی قربانی کو اپنی نجات کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ تو دوسرا کہتا ہے کہ جانور کو مارنے سے انسان دوسری زندگی میں اسی جانور کے جسم میں جنم پاتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ ہندو مذہب کیا ہے ایک نہایت محال مسئلہ ہے۔ جو شخص ہندو کے گھر میں پیدا ہوا خواہ اس کا اعتقاد کچھ ہی ہو بشرطیکہ وہ گائے کو متبرک سمجھتا ہو وہ ہندو کہلا سکتا ہے۔ چنانچہ لاہور کے ہندو اخبار ٹربیون نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ ہندو سبھا کے جلسے میں صرف ایک ہی مسئلہ ایسا تھا جس پر سب ہندوؤں کا اتفاق تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ گائے مقدس جانور ہے۔ باقی ہر مسئلہ پر ہر ہندو کی رائے مختلف تھی۔

بدھ مذہب کے بارے میں یہ بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت گوتم بدھ کی تعلیم کیا تھی آج کے بدھ دھرمیوں کا تو یہ اعتقاد ہے کہ یہ زندگی مصیبت ہی مصیبت ہے۔ پس اس کا علاج یہی ہے کہ ہر قسم کی خواہش کو دل سے مٹا دینا چاہیئے۔ جب خواہش مٹ گئی تو یہ انسانی ہستی اس طرح ختم ہوجائے گی جس طرح وہ جلتی ہوئی موم بتی جسکو بجھا دیا جائے۔ پس تمام مصیبتوں کا خاتمہ ہوجائیگا ایسے مذہبی عقائد سے جب انسان کا دل ہی بجھ گیا تو بھلا وہ کیا ترقی کرنے کی کوشش کریگا۔ اور اپنی حالت کو سدھارنے اور مخالف حالات کے برخلاف جدوجہد کی طاقت اس میں کہاں سے آئیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسری قوموں کے مضبوط دل اور جدوجہد کرنیوالے افراد ان پر حکومت کرینگے اور ان سے غلاموں کی طرح کام لینگے۔

باقی رہا ویدانت۔ اس کی یہ تعلیم ہے کہ جو کچھ ہے خدا ہی ہے۔ یہ دنیا سب مایا یعنی دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ اصل میں اس دنیا کی کوئی ہستی نہیں ہے۔ خدا نے ہماری آنکھوں پر مایا کا پردہ ڈال رکھا ہے جس سے ہم اس دنیا کو اصل سمجھتے ہیں۔ پس ہمکو گیان یعنی روح کا علم حاصل کرکے اسی کے انتہائی لذت میں مگن یعنی محو ہو جانا چاہیئے۔ ایک بڑی حد تک یہ ویدانت تصوف کی تعلیم سے ملتا جلتا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں جو مسلمان ہمہ اوست کے فلسفہ میں یقین رکھتے ہیں ان میں اور ویدانتیوں میں کوئی زیادہ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ مگر یہ ایسی تعلیم ہے جس کو فلاسفر ہی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ عام آدمیوں کے لیے یہ تعلیم چنداں مفید نہیں۔ اسی لیے ویدک بزرگوں۔ مثلاً منو مہاراج وغیرہ نے یہ فتویٰ دیدیا تھا کہ شودروں وغیرہ کو اس تعلیم کا حاصل کرنا حرام ہے۔ اور اگر وہ کہیں سے اس کے بارہ میں کچھ سن پائیں تو ان کے کانوں میں پگھلتا ہوا رانگ ڈالدینا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سنکر کہ خود ہی خدا ہیں شرع یعنی قانون کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیں۔ اور ہر طرح کی طوائف الملوکی کو ملک میں پھیلا دیں۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

قرآن شریف مقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اپنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۴ بمبئی ۹

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین ... دروازہ ریاست پٹیالہ

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس

اگر بموجب اعلان دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہوسکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو یک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہوجاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جس کو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کررہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی عہ تین شیشی بڑی عـ٥ محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بچوں کا کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی۔ زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہوکر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ... بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دواء

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہوجاتا ہے داد کیواسطے مجرب ہے قیمت فی بکس ... محصول ... درجن معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد۔ ہزارہا اہل الرائے ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھند جالا غبار خارش سرخی۔ ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ عـ ۱۲ تولہ للعہ محصول ڈاک بحالت ...

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر ناتیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر ناتھ آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانت دار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک مدد خریدار ہم پہنچا دیں۔

(منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

کانگریس اور اسکے مخالفین

ہندوستان کیلئے کس کی سیاست مفید ہے؟

انڈین نیشنل کانگریس کی جماعت عاملہ کی جانب سے جو انتخابی اعلان شائع کیا گیا ہے وہ ان صادقانہ جرأت دبیباکی کی روایات میں قابل قدر اضافہ کرتا ہے جو ہمیشہ ہندوستان کی اس واحد وطنی جماعت کے ساتھ مخصوص رہی ہیں۔ کانگریس آج کل ایسے خطرات سے گذر رہی ہے کہ شاید ہی اس کی تاریخ میں کوئی ایسا پر خطر زمانہ آیا ہو۔ ایک طرف آزادی کی جنگ میں ناکام ہونے سے اس کا اثر ملک میں کم ہو گیا ہے، دوسری طرف کوئی مؤثر سیاسی پروگرام نہ ہونے کے باعث ملک میں ایک عام ذہنی طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے اور طبیعتیں کسی مرکزی جماعت کی قیادت و رہنمائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تیسری طرف مختلف فرقوں کی باہمی کشمکش اور تصادم اغراض نے ایک متحدہ وطنی جماعت اور متحدہ سیاسی جد وجہد کے تخیل کو دماغوں سے دور کر دیا ہے اور ہندوستان کی تمام قومیں اپنے اپنے ملی مفاد کی حفاظت میں اسقدر منہمک ہیں کہ انہیں کسی مشترکہ وطنی مفاد کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں کانگریس کا وہی طلب آزادی کی پرانی آواز کو بلند کرنا، ہندو مسلم کے لئے اسی متحدہ جد وجہد کی دعوت دینا، اجنبی اقتدار کے مقابلہ میں اسی طرح صف آرا ہونے کے لئے ملی قوتوں کو صلائے عام دینا، ایک غیر معمولی جرأت کے سوا اور کسی چیز پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ کانگریس کے ارکان میں ہندو، مسلمان، سکھ، پارسی، عیسائی، سب ہی قوموں کے لوگ شامل ہیں اور ان میں سے شاید کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے اپنے قومی و ملی مفاد کی بھی قدر کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے انہیں یہ احساس موجود ہے کہ ہندوستان کی تمام مشکلات اور مصائب کا واحد علاج ...

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ایک اعرابی جنکا نام موسیٰ تھا ایک مسجد میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ حسن اتفاق سے غسلخانہ میں کوئی صاحب اشرفیوں کی ایک تھیلی بھول گئے تھے۔ اعرابی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی سے تھیلی اٹھا کر آستین میں چھپائی۔ اور گھبراہٹ میں جلدی سے بغیر وضو کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ امام صاحب سورۂ طٰہٰ پڑھ رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے وما تلک بیمینک یا موسیٰ تو اعرابی صاحب جن کی دائیں آستین میں مال مسروقہ چھپا ہوا تھا بہت سٹ پٹائے۔ اور جلدی سے بولے۔ انت ساحر واللہ (خدا کی قسم تو امام نہیں بلکہ جادوگر ہے) اشرفیوں کی تھیلی آستین سے نکال کر امام صاحب کے سامنے پھینک دی۔ اور مایوس ہو کر چلے گئے۔

ایک اور سادہ لوح اعرابی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جماعت کی پہلی صف میں شریک ہوئے امام صاحب نے سورۂ والمرسلات شروع کی جب آیت الم نهلک الاولین پر پہنچے تو اعرابی پہلی صف سے پیچھے قدم ہٹ کر دوسری صف میں آگیا۔ امام نے پڑھا ثم نتبعهم الآخرین یہ اعرابی سب سے پچھلی صف میں جا کھڑا ہوا۔ امام نے تیسری آیت کذلک نفعل بالمجرمین پڑھی۔ چونکہ اعرابی کا نام بدقسمتی سے مجرم تھا اس لئے اب ان سے ضبط نہ ہو سکا۔ اور سمجھے کہ یہ سب کچھ میرے ہی تباہ کرنے کی تدابیر ہیں۔ چنانچہ نیت توڑ کے چلتے ہوئے۔ واپسی میں کسی صاحب نے دریافت کیا تو غصہ میں فرمانے لگے۔ آج مسجد میں خونی امام آگیا ہے اور پچھلوں کو ہلاک کر کے میرے پیچھے پڑا۔ میں تو اپنی جان بچا کر بھاگ نکلا۔

انتخاب کے زمانہ میں ہمارے کونسلر حضرات بھی عجیب وغریب حرکتیں کرتے ہیں۔ آج کل یہ بزرگ خدمات کے صلہ میں جہاں اور باتیں ذکر کر کے مسلمان پبلک کے ووٹوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں وہاں ابن سعود کے قضیہ سے بھی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش میں مشغول ہیں چنانچہ پنجاب کے ایک بزرگ فرماتے ہیں میں راسخ العقیدہ حنفی ہوں۔ اور میں نے بزرگان دین کے بڑے بڑے مزارات کی زیارت کی ہے۔ اس قسم کے سادہ لوح بزرگوں کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ گورنمنٹ آئین یا رفع بدین کے متعلق کوئی قانون بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی اور نہ اس کا منشا کونسلوں کو خانقاہ بنانے کا ہے جہاں آپ کی زیارت قبور سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ ...

وچتر جیون کا مقدمہ

آگرہ میں وچتر جیون کے مصنف پنڈت کالیچرن شرما پر دفعہ (۱۵۳) الف کے ماتحت جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں مجھے بطور گواہ استغاثہ کے طلب کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۹ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں میری شہادت ہوئی۔ بیان کافی طویل ہے اور خصوصاً ڈھائی تین گھنٹہ کی جرح نے اس کو اور بھی طویل کر دیا ہے اس لئے اس اشاعت میں اس کا درج کرنا مشکل ہے۔ البتہ مقدمہ کی عام کیفیت مسلمانوں کی توجہ اور دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

کالیچرن کی طرف سے مقدمہ میں تقریباً تیس پینتیس ہندو وکلاء پیروی کر رہے ہیں، جن کے متعلق آگرہ میں عام طور پر مشہور ہے کہ کسی نے بھی محنتانہ نہیں لیا ہے۔ ہندو پبلک بھی کافی دلچسپی لے رہی ہے اور مفلس و دولتمند، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہندو سب اس دلچسپی میں یکساں شریک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (اگر باہر کے نہیں تو) کم از کم آگرہ کے ہندو ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور ہمدردی رکھتے ہیں جو اپنے مذہب کو ادنیٰ فائدہ پہنچائے بغیر محض جذبۂ تعصب کی تسکین کے لئے دوسری قوموں کے مذہبی پیشواؤں پر ناپاک حملے کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ ...

اقتباسات

حجاز کا شاہزادہ آستانۂ فرنگ پر

پچھلے ہفتہ ولایتی اخبارات کی جو ڈاک موصول ہوئی وہ امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود کے حالات سے لبریز ہے جو سیاحت فرنگ کے لیے تشریف لے گئے تھے ٹائمس ڈیلی میل۔ ویسٹ منسٹر گزٹ، مانچسٹر گارڈین، ڈیلی ہیرلڈ سنڈے ٹائمز۔ مارننگ پوسٹ۔ ڈیلی نیوز۔ شاید ہی لندن اور مضافات لندن کا کوئی اخبار ایسا ہو جس میں شہزادہ موصوف کی تصویر نہ شائع ہوئی ہو۔ حالانکہ ابو الحیاج اسدی کی جس حدیث سے اہل نجد پختہ مزارات کے گرانے پر دلیل لاتے ہیں، ٹھیک اسی حدیث میں بالکل برابر درجہ کا حکم تصویر شکنی کا بھی موجود ہے۔ اس سے بھی قطع نظر کیجئے۔ شہزادہ کا سن ۲۰ سال سے زائد نہیں۔ اس عمر میں آپ کے مشاغل کی فہرست شائع ہوئی ہے وہ سنڈے ٹائمز کی روایت کے مطابق حسب ذیل ہے۔

انگریزی معاشرت کا مشاہدہ، عجائب خانوں کی سیر یونیورسٹیوں کا معائنہ۔ گھوڑ دوڑوں اور فٹ بال میچوں کی سیر۔ سرکاری لنچ اور ضیافتوں میں شرکت اور تھیٹروں کی سیر گویا "خدا کے گھر" کا نظارہ کرتے کرتے آنکھیں تھک چکی ہیں۔ اب خدا کی شان اور قدرت کے نمونے دیکھنا منظور ہیں۔ چنانچہ بعض تصویروں میں آپ کا فٹ بال میچ اور تھیٹر کے لئے تشریف لیجانا بھی دکھایا گیا ہے۔ گویا یہ مشاغل عین اتباع کتاب و سنت ہیں ولایتی اخبارات آپ کی آمد پر جن خیالات و جذبات کا اظہار کر رہے ہیں اسکا خلاصہ بھی خود انہیں کی زبان سے سننا بہتر ہوگا۔

مشرقی مہمان ہماری سرزمین پر بہت آچکے ہیں لیکن اس کمسن شاہزادہ کا سا حسین کوئی نہیں آیا۔ شاہزادہ کا بیان ہے۔ کہ میں پہلی ہی نظر میں لندن پر عاشق ہوگیا ہوں

(ا سٹار)

ہمارے نامندہ سے شہزادہ نے کہا کہ میں تو لندن کی زندگی دیکھ دیکھ کر عش عش کرتا جاتا ہوں مجھے آپ کے ملک کی سیر کی تمنا سالہا سال سے تھی اور میں شاہ انگلستان کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں کہ انھوں نے میرے والد کی حکومت حجاز کو تسلیم کر لیا

(سنڈے ٹائمس)

شہزادہ نے جسوقت پلیٹ فارم پر قدم رکھا ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ الف لیلہ کے کسی باب کا عملی نمونہ نظروں کے سامنے ہے۔ چہرہ پر تبسم، حسن و رعنائی میں ممتاز۔ لباس زرنار۔ صد ہا مغربی عورتیں اس حسن کی داد دے رہی تھیں۔

(ڈیلی نیوز)

ان کنواریوں کی مسرت کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے جنھیں مدتوں کی آرزو کے بعد اس حسین و جمیل جواہر پوش و خوش پوشاک نوجوان کا دیدار نصیب ہوا ہے۔

(دا ایسٹ انگلین ڈیلی ٹائمس)

یہ کس کا تذکرہ ہو رہا ہے؟ صحرائے عرب کے ایک سپاہی اور سپاہی زادہ کا یا اندر سبھا کے شہزادہ گلفام کا؟ ایک مجاہد فی سبیل اللہ کا یا فسانہ عجائب کے جان عالم کا؟ سب سے بڑھکر عبرت انگیز بیان برمنگھم پوسٹ کا ہے۔ جو ۲۴ ستمبر کے پرچہ میں بکمال مسرت و اطمینان لکھتا ہے کہ لیجئے اب عالم اسلامی کا سب سے بڑا سردار بھی اپنا ہو گیا ایک زمانہ تھا جب ہم کو سلطان نجد کی دوستی و ہمدردی کا سود ادا کرنے کے لیے۔ نو ہزار پونڈ (۹ لاکھ روپیہ سالانہ) کی قیمت دینا پڑتی تھی۔ لیکن ہمارے سیاسی شاطروں کے تدبر کا نتیجہ ہے کہ اب اس زر فلقدی کو غیر ضروری بنا دیا ہے۔ اب سلطان ہمارے ہیں اور ہم سلطان کے گو سلطان کے ان الفاظ سے نہیں۔ دوستوں۔ اور ہوا خواہوں کی خدمت میں بہ ادب عرض ہے کہ اس اتحاد اس ارتباط۔ اس خلوص و محبت اس ساز و باز پر آپ اپنے تئیں تہنیت و مبارکباد کا مستحق سمجھ رہے ہیں یا تعزیت و ہمدردی کا۔؟ وہ تو آپ کے جیسے کچھ ہو سکتے ہیں، آپ خوب جانتے ہیں۔ لیکن آپ اگر ان کے ہو گئے تو پھر اس دوستی کے بعد کسی اور کی دشمنی کا انتظار بھی باقی رہ جاتا ہے۔؟ مغربی تمدن۔ مغربی سیاست۔ مغربی حکومت۔ ان میں سے کسی کی دوستی کا مزید تجربہ کرنا ابھی باقی ہے؟

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

(سچ)

نجدیوں کے خلاف مصری حجاج کا احتجاج

ارباب حکومت و علمائے اسلام سے اپیل

استغاثہ بخدمت اعلیحضرت سلطان مصر مجلس نمائندگان ملت، علمائے دینی مصر، ارباب حکومت، علمائے اسلام، سلاطین اسلام، امرائے اسلام، شرق و غرب کے تمام فرق اسلام۔

از جانب حجاج مصری واضح ہو کہ

ہم مصری حجاج نے جو تکالیف اور مصائب فریضہ دینیہ کی ادائیگی میں اٹھائے نہایت سخت اور جانکاہ ہیں جو ہر ہر قدم پر ہمیں پہنچتی آتی تھیں۔ پہلے دن سے جبکہ ہم نے جدہ میں قدم رکھا، مکہ، منی، عرفات اور تمام مناسک حج میں ایک سے ایک تکلیف کا ہم کو سامنا کرنا پڑا۔ پریشان کن مناظر، حیرت انگیز واقعات دیکھے۔ ہم نے دیکھا کہ صحرائے نجد سے ظلم و ستم کا ایک تیرہ و تار ایک ابر اٹھا اور حجاز میں برس پڑا اور اب ہر ہر قدم پر کوئی نہ کوئی تکلیف اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہم تمام اوقات آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے اس کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔

ایک روز آدھی رات کو ہماری خوابگاہ پر نجدی ٹوٹ پڑے مرد و عورت کی جیب و بغل یعنی اسباب مفروشیکے، صندوقچہائے مقفل کھلوائے اور جو چیز ہاتھ میں پڑی اور پسند آئی اسے خورد برد کیا گیا۔ لیکن یہ جامہ تلاشی بھی نہایت ہی چالاکی اور مکر و فریب سے کی گئی۔ بہانہ یہ تھا کہ شاید تمباکو وغیرہ ان کے پاس ہو۔ حجاج کی ایک جماعت نے روکنا چاہا تو نجدیوں نے طمانچے لگائے اور اسلحوں کی دھمکی دی۔ ہم سب نے چاہا کہ اس تعدی کی ارباب حل و عقد اور حکام امن و نظم سے فریاد کریں لیکن تمام دروازے ہمارے لیے مسدود تھے۔ ہم نے پاسبانوں کو دیکھا کہ وہ اوروں سے زیادہ خونخوار اور ظالم ہیں۔

مطوفین اور خدام جو مناسک حج کی تعلیم دیتے ہیں اور سب کے سب کی ہیں انہوں نے ہم کو نصیحت کی اور سخت ممانعت کر دی کہ ہم ان امور کا اظہار نہ کریں اور نہ ان کی حرکات کا زبان پر ذکر لائیں اسلئے کہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم بھی تمہارے ساتھ نہ پس جائیں۔ یہ ادنی مصائب ہیں جو ہم کو پہنچیں۔

قبور شہداء و صالحین کے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا بیان سے باہر ہے۔ کوئی متبرک مقام نہیں ہے جس کی اہانت و تحقیر نہ کی ہو۔ مولد نبی اکرم کو خراب کیا۔ مقام سیدہ آمنہ و سیدہ خدیجہ رضو وغیرہ مکہ میں، قبر حوا جدہ میں، جنت البقیع کے مزارات کو منہدم کیا اور اس کے اسباب و اثاث لوٹ لیگئے اور اس آثار متبرکہ کو جسے انہوں نے ڈھا دیا اور اب اُس کو محل بنا رکھا ہے بغیر کسی شرم اور ندامت کے کہتے ہیں کہ یہ وہی آثار ہیں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ محمل مصری کا واقعہ جو پیش آیا سب واقف ہیں۔

اس لئے ہم شاکی ہیں اور احتجاج کرتے ہیں۔

اول۔ حکومت حجاز پر اس لئے کہ وہ ان ناز یبا حرکات کی درستگی اور اصلاح مفاسد سے قاصر ہے۔

دوم۔ حکومت مصر سے جس نے محمل اٹھانے اور حجاج کو جانے کی اجازت دی اور سلطان حجاز کے وعدوں پر اعتماد کرلیا اور اس حادثہ سے قبل اس نے اپنی رعایا کے لئے راحت و آسائش کے وسائل نہیں پیدا کئے۔

سوم۔ اُس وقت تک حجاز کے سفر کی سخت ممانعت کی جائے جب تک کہ دول اسلامیہ قطعی اطمینان حاصل نہ کرلیں کہ نجدی امور حج میں مداخلت نہ کرینگے یا ایک مجلس شوری عامۃ المسلمین کی مکہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر منعقد ہو اور حجاز کے تمام امور معین اور جمیع مراحل صاف کردے۔ اس لئے کہ نجدیوں کو شرافت حجاج کا پاس نہیں ہے اور وہ کبھی نہ چاہیں گے کہ دنیائے اسلام کے تمام ممالک، اور فرق اسلامیہ اپنے خیال کے مطابق عملدرآمد کریں۔ اور ہر فرقہ کو آزادی ہو۔ چنانچہ رئیس محکمہ شرعیات ابن سعود کے ساتھ گفتگو کرکے اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں اور اُن کی تمام گفتگو سے یہی مترشح ہوتا ہے۔

(خلافت)

حوادث و احکام

استفتاء

(۱) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بکر نے اگلے ہی روز نکاح پڑھوا لیا۔ اور عدت تین ماہ دس دن پوری نہیں کی۔ ایسی صورت میں نکاح جائز ہے کہ نہیں۔ زوجہ زید ایک سال سے اپنے باپ کے ہاں بیٹھی تھی۔ اور اپنے شوہر کے ہاں جانا نہیں چاہتی تھی۔ اس واسطے شوہر نے مجبوراً طلاق دی۔ اور طلاق نامہ لکھدیا۔ ایسی صورت میں جبکہ زید نے طلاق نامہ لکھدیا تو کیا پھر زبان سے بھی تین مرتبہ طلاق دینا واجب ہے کہ نہیں۔ یا طلاق نامہ لکھنے ہی سے طلاق پڑ سکتی ہے۔ اور جس شخص نے نکاح پڑھایا اور گواہان نکاح کے نکاح میں بھی کچھ فرق آیا کہ نہیں۔ اگر گواہان اور نکاح خواں کے نکاح میں فرق آگیا۔ یعنی نکاح ٹوٹ گیا تو پھر وہ کس طرح اپنے نکاح کو درست کر سکتے ہیں۔ اور بکر جو مطلقہ کا شوہر بنا ہے۔ اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے اور بکر کی پہلی عورت بھی موجود ہے۔

(۲) زید نے اپنی سالی سے نکاح کیا۔ زید کی بیوی پہلے فوت ہو چکی تھی۔ اور جس سے نکاح کیا وہ سالی بھی تھی اور رشتہ میں بھتیجی بھی تھی۔ یہ نکاح درست ہے یا نادرست۔

برادری نے نکاح خواں اور گواہان پر جتنی بھی تاوان برادری لگایا یہ تاوان جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) ایک پنچ نے یہ لفظ کہے کہ کس کسبی نے ایسی شرع بنائی ایسے لوگوں پر کیا سزا واجب ہے۔ براہ مہربانی ان کا مفصل جواب تحریر فرمادیں۔

الجواب

(۱) اگر زید کی بیوی مدخولہ تھی یا اس کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی تو اس پر عدت لازم تھی اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ وہ سال بھر سے ماں باپ کے یہاں بیٹھی تھی اس صورت میں دوسرا نکاح عدت کے اندر ہوا اور ناجائز اور حرام ہوا۔ مگر نکاح پڑھانے والے اور گواہوں کے نکاح نہیں ٹوٹے۔ ہاں اگر ان کو یہ معلوم تھا کہ عورت معتدہ ہے تو وہ سب گنہگار ہوئے۔ ان کو توبہ کرنی چاہئے۔ اور شوہر ثانی بکر کو لازم ہے کہ وہ اس عورت کو فوراً علیحدہ کردے اور جب عدت ختم ہو جائے تو پھر از سر نو نکاح پڑھائے۔ طلاق دینے لکھدینے سے بھی طلاق ہوتی ہے اگر خاوند اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے یا اس کے کہنے سے کوئی اور لکھے تو پھر زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) بیوی کے انتقال کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرنا درست ہے۔ رشتہ کی بھتیجی ہونا بھی نکاح کے جواز کا مانع نہیں۔

برادری کا تاوان لگانا اس صورت میں ناجائز ہے۔ تاوان واپس کرنا چاہئے۔

(۳) جس شخص نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ کس کسبی نے ایسی شرع بنائی۔ اس کا پورا واقعہ معلوم ہونا چاہئے کہ کس بات پر اور کس موقعہ پر اُس نے یہ کہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ آیا اس کے یہ الفاظ شریعت اور شارع کی توہین قرار دئے جاسکتے ہیں یا نہیں۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

بقیہ صفحہ اول

لیکن میرے بھائیو! اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ ہر طبقہ اور ہر عمر اور ہر نسل کے مرد اور عورت کے لیے اپنے اندر دنیاوی اور روحانی تعلیم رکھتا ہے اور ایک وحشی کو جو اس پر عمل کرے بتدریج ایک ولی کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ انسان کی فطرت کے موافق ہے انسان کو اس پر عمل کرنے سے لذت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے۔

اسلام کا عقیدہ کیا ہے کہ خدا ایک ہے۔ وہ ارحم الراحمین ہے ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔ ہر امر پر قدرت رکھتا ہے اس دنیا کو اس نے دار العمل بنایا ہوا ہے اور اس زندگی کے بعد انسان کے اعمال کے مطابق اس کی روحانی ترقی جاری رہتی ہے لیکن چونکہ ارحم الراحمین ہے بہت سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ چونکہ تمام فیاضوں میں زیادہ فیاض ہے اس لیے استحقاق سے بڑھکر انعام دیتا ہے۔ چونکہ اسکی قدرت اس ہی دنیا پر ختم نہیں۔ انسانی روحوں کو بدلہ اسی دنیا میں دکھیلنے کی بجائے، اور دوسرے عالموں میں ان کی روحانی ضرورت کے مطابق بھیجتا ہے۔ ان کی تعلیم اور رہنمائی کے لیے ہر ملک اور قوم میں پیغمبر اور رہنما بھیجے آخر تک ہے البتہ اسید چونکہ اس نے قرآن پاک میں انسان کے مذہب کو مکمل کر دیا ہے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا ہے

قرآن شریف کھولکر دیکھو اس کی تعلیم کس قدر فطرت کے مطابق ہے اس میں بار بار انسان کو کہا گیا ہے کہ سوچو۔ دیکھو غور کرو۔ فکر کو کام میں لاؤ۔ اپنی تمام روحانی اور جسمانی طاقتوں کا جائز استعمال کرو۔ خدا کی برکتوں کو اس دنیا میں بھی حاصل کرو اور آخرت میں بھی اس کی رحمتوں اور برکتوں کے امیدوار بنو۔ اور اس کے قانونوں کے خلاف جو کہ تمام فطرت کے مطابق ہیں چلکر اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یہ کیا ہی اچھی دعا ہے۔ اللہ تعالے بار بار فرماتا ہے کہ یہ دنیا میں نے کھیل اور مذاق کے طور پر پیدا نہیں کی۔ بلکہ میرے ہر کام میں ایک مقصد ہے۔ پس غلط فہمی میں پڑکر اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔ کبھی تم گھاٹے میں پڑجاؤ۔ بلکہ دوسری امتوں کی تاریخ پر غور کرو۔ اور اس سے نصیحت پکڑو

قرآن شریف میں دوسری امتوں کا ذکر ہے تاکہ ہم اس سے نصیحت پکڑیں۔ قدرتی مناظر کا ذکر ہے تاکہ ہم اس پر غور کرکے مفید نتائج اخذ کرلیں۔ اور صاف اور عقلی کھلی ہدایتیں ہیں۔ تاکہ ہم ان پر عمل کرکے اس دنیا میں اور آخرت میں فائدہ اٹھائیں۔ یورپ کے لوگوں نے قرآن شریف کی تعلیم کے اس حصہ پر عمل کرکے جو کہ ہماری دنیاوی زندگی سے تعلق رکھتا ہے بڑا بھاری فائدہ حاصل کیا ہے۔ ایک ہزار سال کے پہلے عربوں نے قرآن پاک کی دنیاوی اور روحانی دونوں تعلیموں پر عمل کرکے دنیا اور آخرت میں عزت اور بزرگی حاصل کی تھی لیکن افسوس کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے قرآن پاک کی نہ تو دنیاوی تعلیم پر عمل کیا اور نہ روحانی پر۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ہر جگہ ذلیل و خوار ہیں۔

دنیاوی تعلیم کیا ہے جو کہ قرآن پاک ہمیں سکھاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ بنی نوع انسان پر احسان کرو۔ ماں باپ رشتہ داروں کی خدمت کرو۔ انصاف سے کام لو۔ کسی پر ظلم مت کرو۔ تعلیم حاصل کرو۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم دو۔ تجارت کرو۔ اور حلال روزی کما کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالو۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ جب تولو تو جھکتا ہوا تولو۔ جس چیز کو اپنے لیے برا سمجھتے ہو۔ اپنے بھائیوں کے لیے بھی برا سمجھو۔ ایک دوسرے کو سلام کرو۔ اور سب کی خیر خواہی چاہو۔ امن کو قائم کرو۔ اور فساد سے بچو صفائی اختیار کرو۔ کیونکہ خدا صاف ہے اور صفائی رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ خدا کی نعمتوں کو ضائع مت کرو فضول خرچی سے بچو۔ کیونکہ اللہ تعالے فضول خرچوں کو دوست نہیں رکھتا بخل مت کرو۔ عورتوں کے ساتھ احسان سے پیش آؤ۔ جھوٹ مت بولو۔ اور حرام چیزوں سے پرہیز کرو۔ رشوت مت لو۔ جھوٹی گواہی دو۔ نہ ان لغو باتوں میں ملوث ہو۔ جب وعدہ کرو تو اس کا ایفا کرو۔ ۔۔۔ مت بنو۔ ۔۔۔

ہے۔ اگر غفلت میں زندگی گذار دی تو پھر یہاں لوٹنے کا موقعہ نہیں دیا جائیگا۔

روحانی تعلیم یہ ہے کہ عاقبت پر ایمان لاؤ۔ یہ مت خیال کرو کہ قبر میں پہونچنے پر ہماری زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے موت کے بعد جزا اور سزا کا وقت آنے والا ہے۔ تمہاری پیدائش کا مقصد اعلی اپنے رب کی پرستش ہے۔ پس اسی کا ذکر کیا کرو۔ تاکہ تمہارے دل آرام پکڑیں پنج وقت نماز میں حاضر ہوا کرو۔ اور اپنے گناہوں کی معافی چاہا کرو۔ اور صراط مستقیم پر چلنے کے لیے اللہ تعالےٰ کی مدد کی درخواست کیا کرو۔ اور دنیاوی اور روحانی برکتوں کے لیے استدعا کیا کرو۔ اور اپنے اندر یہ بہرٹ پیدا کرو کہ تمام مسلمان ایک ہی کنبہ ہیں۔ اور ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی کرو۔ اور ایک دوسرے کے غمگسار بنو۔ اور ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہو۔ اللہ تعالے کے سوا کسی کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل مت کرو۔ سلف ریسپکٹ یعنی خودداری کو سیکھو اور جو برکت تمہیں اسلام سے حاصل ہوئی ہے اس کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچانے کی کوشش کرو۔ اپنے نفسوں کو مارو۔ اور اپنی اعلیٰ روحانی قوتوں کو ابھارو۔

لیکن اپنے نفس کی جائز ضرورتوں کو بھی پورا کرو تاکہ تم افراط و تفریط کی تنبیہ سے نجات پاؤ۔ رہبانیت نہ اختیار کرو۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر چلو جو کہ اشرف انسان تھے۔ تاکہ تم بھی اللہ تعالے کے محبوب بنجاؤ۔ کسی شخص سے صرف اس وجہ سے بغض و عناد مت رکھو کہ وہ دوسری قوم کا ہی یا سیاہ فام ہے۔ یا پنچ ذات کا ہے۔ اللہ تعالے کے حضور میں تم سب اپنے اعمال سے جانچے جاؤ گے۔ دوسری قوموں میں تم سے پہلے جو پیغمبر بھیجے گئے ہیں ان کی بھی عزت کرو۔ اور جو لوگ تم سے مذہب میں نہیں جھگڑتے ان سے مت جھگڑو۔ ان کے اعمال ان کے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہاں اگر وہ تمہیں اسلام پر عمل کرنے سے جبراً روکیں تو انکے برخلاف جہاد کرو۔ کیونکہ اسلام کو کھو دینا اور کفر میں پڑجانا موت سے بدتر ہے۔

یہ ہے اسلام کا ایک مختصر سا خاکہ لیکن جس طرح کسی انسان کی صرف ہڈیوں کے ڈھانچے کو دیکھنے سے اس کی خوبصورتی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اسی طرح میرے اس ناچیز خلاصے سے آپ اسلام کی خوبصورتی۔ دلربائی، نورانیت کا ہرگز اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے آپ قرآن اور اس کی تفسیروں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابیوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تب آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام کس برکت کا نام ہے۔ اور کتنی قدر کرنے کے لائق ہے۔ اور کس طرح یہ وحشی انسان کو ذلت سے نکالکر ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ دراصل یہی وہ اصل اکسیر ہے جس کی تلاش میں تمام قدیم فلاسفر بھٹکتے مرگئے۔ لیکن جو اللہ کے فضل و کرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابیوں کی قربانیوں سے ہم کو وراثت میں مل گئی ہے۔ لیکن اگر ایک طرف اسلام برکت ہی برکت ہے تو دوسری طرف اسکی ناقدری اللہ تعالیٰ کے قہر کو ابھارتی ہے۔ اگر ہمارا بادشاہ ہمیں محبت سے اپنے دسترخوان پر کھانا کھانے کے لیے بلائے۔ اور ہم اسکی دعوت کو نفرت سے ٹھکرا دیں تو ضرور ہے کہ وہ ہمارے دماغوں کو ٹھیک کرنے کے لیے ہمیں سزا دیگا۔ مولانا روم نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ ایک شیر تھا جس نے ایک بھیڑیے۔ اور ایک لومڑی کو اپنی صحبت سے فیضیاب کر رکھا تھا۔ اگرچہ وہ بھیڑیا اور لومڑی اس لائق نہ تھے کہ شیر جیسا ذی شان جانور ان کو اپنی صحبت میں رکھے۔ مگر اسی طرح پیغمبر اور ولی ہم جیسے انسانوں کو جو ہرگز ان کی صحبت کے لائق نہیں صرف اپنے فضل و کرم سے اپنی صحبت میں رکھ لیا کرتے ہیں آگے مولانا بیان فرماتے ہیں۔ شیر کی صحبت میں رہنے سے بھیڑیے اور لومڑی کو خوب کباب نصیب ہوتے تھے۔ اسی طرح نبیوں اور پیغمبروں کی صحبت میں رہنے والوں کو ہر طرح کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک دن شیر بہت سا شکار کرکے لایا اور بھیڑیے سے کہا اس کو تینوں میں تقسیم کردو۔ بھیڑیے نے کہا۔ حضور یہ سو نے کا سر تو ہر جناب کے لیے ہے۔ اور یہ بکری میرے لیے۔ اور یہ خرگوش لومڑی کے واسطے۔ شیر نے جب بھیڑیئے کی نا شائستہ بات کو دیکھا تو پنجہ مار کر اس کی گردن اڑا دی۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک دن شیر نے لومڑی سے کہا کہ لے یہ شکار کا مال تقسیم کردے۔ لومڑی نے کہا کہ جو موٹی گائے ہے یہ تو جناب کے ناشتہ کے لئے ہے۔ اور یہ بکری جناب کے دوپہر کے کھانے کے لیے اور یہ خرگوش جناب کے رات کے کھانے کے لیے۔ شیر نے کہا اے لومڑی تو نے یہ عدل کہاں سے سیکھا ہے۔ دراصل عدل اسی کا نام ہے کہ جو چیز ہمیں ہمارے مالک نے سپرد کی ہے ہم اسکو اسی ہی کے لیے حفاظت سے امانت میں رکھیں اور امانت میں خیانت نہ کریں۔ مثلاً اللہ تعالے نے جو ایمان ہمیں دیا ہے ہم اس کو صحیح سلامت اپنے آقا کے سامنے عاقبت میں لیجاویں۔ لومڑی نے جواب دیا حضور یہ عدل میں نے بھیڑیئے کی ہڈیوں سے سیکھا جو نفس پرستی کرکے اپنی سزا بھگت چکا ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں کہ اسی طرح مبارک ہیں ہم جو کہ آخری امت ہیں کہ دوسری امتوں کی ہڈیوں سے جو ہمارے سامنے پڑی ہیں سبق حاصل کر سکتے ہیں اگر کسی پر پانی کے طوفان آگئے۔ اور کسی پر پتھر برسائے گئے۔ اور کتنے زمین میں دھنس گئے لیکن ہم اللہ کے حبیب حضرت رسول پاک کی برکت سے ایسی قسمت سے بچے ہوئے ہیں۔ جب شیر نے لومڑی کا یہ عدل دیکھا تو خوش ہوکر فرمایا اے لومڑی چونکہ تو نے اپنے آپ کو ہمارے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھا تو ہماری ہوگئی۔ اور ہم تمہارے۔ اب بیشک ساتویں آسمان پر قدم رکھ۔ اسی طرح اگر ہم بھی اللہ تعالے کو اپنا سب کچھ سونپ کر خدمت اسلام میں لگ جائیں گے تو ساتویں آسمان ترقی پر قدم رکھیں گے۔ لیکن اگر ہم نے اس شاہی نعمت کی بے قدری کی جس طرح بھیڑیئے نے شیر کی محبت کی بے قدری کی تو اس بھیڑیئے کی طرح رسوائی میں ہی مارے جائیں گے۔ پس اب ہم کیا کریں۔ اور اسلام کو کس طرح پھیلائیں۔ صاحبان! عرب کے لوگ جہاں کہیں گئے۔ انھوں نے تبلیغ کا فرض ایسا اچھی طرح ادا کیا کہ قوموں کی قومیں مسلمان ہوگئیں۔ مثلاً شمالی افریقہ جس میں مراکو۔ ٹرپولی۔ مصر بھی شامل ہے۔ ایران۔ افغانستان۔ ترکستان اور جنوبی روس۔ لیکن افسوس کہ اس ملک میں عرب بہت تھوڑے آئے اور دوسروں نے اپنا فرض اچھی طرح نہ نبھایا چنانچہ اس ملک میں اسلام کا کام ادھورا ہی رہ گیا۔ البتہ یہ سندھ وہ علاقہ ہے جہاں عرب کے لوگوں نے آکر اپنی بستیاں ڈالیں۔ سبحان اللہ اور مرحبا کہ آپ لوگوں نے یہ ارادہ دل میں ٹھانا کہ اس ملک کے رہنے والوں کو بھی سب کے سب کو اسلامی برکت سے بہرہ ور کردیا جائے۔ خدا تعالے آپ کے کاموں میں برکت ڈالے اور آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے میں چند ایک تجویزات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک تو جس طرح سندھ میں نومسلم کانفرنس منعقد کی گئی ہے ایک آل انڈیا نومسلم کانفرنس ہر سال کانگرس کی طرح منعقد کیجائے جہاں ہندوستان میں اسلام پھیلانے کی عملی تجاویز سوچی جائیں۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی کارروائیاں جاری کی جائیں۔ دویم اس کی شاخیں ہندوستان کے ہر ایک ضلع میں قائم کی جائیں۔ اور ان کے ذریعہ ہر ضلع میں یہ کام فوراً ہی جاری کر دیا جائے۔ ہر ضلع کی لوکل نومسلم انجمنوں کے ممبران مسلمانوں کو بنائے جائیں۔ جن کے دلوں میں اسلامی جوش پایا جاتا ہے۔ ہر ایک لوکل ڈسٹرکٹ انجمن کے ساتھ ایک ایسا فنڈ ہو جو کہ سرکاری سیونگ بینک میں رکھا جائے۔ جس میں لوگ اپنا کو ڑی کا پیسہ بچا کے ناحق بھیک منگوں پر ضائع کرنے کے اس میں دے دیا کریں اور جس میں ان نومسلموں کی مدد کی جایا کرے۔ جو کہ مالی قربانی کرکے اپنی ہندو و عیسائی سوسائٹی کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوں اگر وہ چھوٹی عمر کے ہوں تو ان کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے اگر وہ پڑھے لکھے ہوں تو ان کو کوئی دکان کھلوا دی جائے۔ یا کسی اور مفید کام میں لگا دیا جائے۔ اور انجمن کے لوکل فنڈ میں سے ان کو روپیہ ادھار دیا جائے۔ اور اس کی ادائیگی کے لیے ان سے کاغذ لکھوا لیا جائے تاکہ جب ان کا کام چل جائے تو وہ قسطوں کے ذریعہ ادھار لیا ہوا روپیہ بغیر سود کے ادا کردیں۔ جو نئے لوگ اسلام میں آئیں ان کو فوراً اسلامی برادری کا ممبر بنا لیا جائے۔ اور ان سے پوری پوری ہمدردی

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

سبز قیات

عالم اسلامی

حکومت حجاز کے قوانین اسلحہ
شکاری بندوق کیلئے لائسنس کی شرط

احکام شاہی مصدرہ ٢٩ محرم ١٣٤٥ھ جو ہتھیاروں کے متعلق شائع کئے گئے ہیں۔ اُس میں شکاری بندوقوں کے متعلق احکام نہیں بتائے گئے ہیں۔ اسلئے حکومت حجاز اعلان کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس اس قسم (شکار کھیلنے) کی بندوقیں ہوں اُس کو چاہیے کہ "محکمہ امن عام" کی طرف رجوع کرے اور اُسکے استعمال کرنے کی محکمہ مذکورہ سے اجازت حاصل کرے۔ اگر حکومت کو اطلاع ملی اور کسی کے پاس اس قسم کی بندوقیں نکلیں اور اس کے استعمال کرنے کیلئے سرکاری اجازت نامہ نہ لیا تو اُسکو (امن بدل نکلی اور نافرمانی) کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اسلئے اطلاع عام کیلئے یہ حکم شائع کیا جاتا ہے۔

عربوں پر انگریزی ہوائی جہازوں کے بم

بغداد شریف ٢٣ اکتوبر۔ بغداد اور ساحل بحیرہ روم کے درمیان نصف مسافت پر بغداد سے ٣٠٠ میل دور ایک دور افتادہ چوکی کے قریب جو ریگستان سے عبور کرنے والے مسافروں کو بھی بہت کم معلوم ہے مقام رطبہ میں انگریزی طیاروں اور مسلح گاڑیوں نے جنگی کاروائیاں کیں۔

علاوہ ازیں اُن شمالی عربوں کے خلاف بھی مزید انتقامی اور تادیبی کاروائیاں عمل میں لائی گئیں جنہوں نے جابرہ کے ایک کاؤں کویت نامی پر حملہ کرکے ایک ہزار اونٹ لوٹ لئے تھے معلوم ہوگیا تھا کہ یہ لٹیرے مال غنیمت لئے ہوئے براہ رطبہ اپنے ملک کو واپس ہونگے چنانچہ اُن کا راستہ روکنے کے لئے فوراً تیاریاں کرلی گئیں۔

بغداد میں خبر پہونچی کہ جمعہ کے روز انگریزی طیاروں اور انگریزی مسلح گاڑیوں نے رطبہ کے گرد و نواح میں لٹیروں کی دیکھ بھال کی۔ ایک گروہ نظر پڑا جس سے فوراً جنگ شروع کردی گئی۔

عرب لوگ فرار ہوگئے اور اُن میں سے بہت سے گرفتار کرلئے گئے۔ بیشمار اونٹ بھی ہاتھ لگے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دیگر پارٹیاں بھی رطبہ کے آس پاس پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ اسی خیال سے جنگی کارروائی کا سلسلہ جاری ہے۔ اُن موٹروں کی نسبت اب کوئی خطرہ نہیں رہا جو صحرا کو عبور کرکے شام سے بغداد آتی ہیں، کیونکہ مقام رطبہ میں انگریزی فوج کی موجودگی خیر و عافیت کی کافی گارنٹی ہے۔

اعلیٰ حضرت شاہ ایران کا دورہ

طہران ٢٤ اکتوبر۔ ایک مختصر دورہ کے لئے شاہ کجکلاہ ایران مازندران تشریف لے گئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ بدرقہ کی ایک موٹر کار میں جس میں اسلحہ سامان جنگ اور بم لدے ہوئے تھے دماوند سے ٢٠ میل اِدھر دفعتاً دھماکا ہوا جس کی وجہ سے کئی افسر ہلاک اور زخمی ہوئے ان کی لاشیں دماوند لائی گئی ہیں۔ شاہ دورہ پر آگے بڑھ گئے۔

روس و ایران کا تجارتی معاہدہ

طہران ٢٦ اکتوبر۔ اطلاع آئی ہے کہ دول روس و ایران کے درمیان بہت جلد ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں جس کی رو سے دونوں حکومتیں ساڑھے تین کروڑ تومان کی مالیت کے سامان کا تبادلہ ہر سال کیا کرینگی۔

روسی مال میں خاص کر مٹی کا تیل اور شکر ہوگی۔ اور ایرانی مال میں کپاس (ڈیڑھ کروڑ تومان) اون (ایک کروڑ) اور مختلف اجناس مثلاً چاول میوہ جات خشک وغیرہ (ایک کروڑ تومان) ہونگے۔

ایرانی تاجروں کو اس مال کے لئے جو وہ روس بھیجیں گے روسی حکام متعینہ ایران سے اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔ اور مال کی قیمت بھی دولت روس کی طرف سے مقرر ہوا کرے گی۔

ہندوستان

حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند کی سفر سے واپسی
اور
اجلاس ندوۃ العلماء کانپور کی شرکت کیلئے روانگی

حضرت مولانا الحاج مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند صوبہ سرحد و پنجاب کے دورہ سے فارغ ہوکر ٢٦ اکتوبر کو بخیر دہلی تشریف لائے۔ دو روز دہلی میں قیام فرماکر ٢٠ اکتوبر کو ڈیرہ دون تشریف لیگئے۔

ڈیرہ دون سے یکم نومبر کو روانہ ہوکر براہ مراد آباد ٢ نومبر سنبھل اور ٥ نومبر کو ہردوئی تشریف لے جائینگے۔ ٦ نومبر کی صبح کو لکھنؤ اور اسی روز شام کی گاڑی سے کانپور اجلاس ندوۃ العلماء میں شرکت کے لئے تشریف لے جائینگے۔ امید ہے کہ ١٠ نومبر تک مولانائے ممدوح دہلی مراجعت فرمائینگے۔

ساہوکارہ بل کا حشر
گورنر پنجاب کا اعلان

لاہور ٢٥ اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ گورنر پنجاب نے ایک گھنٹے تک اپنا خطبہ پڑھا جسمیں پنجاب صوبہ کی موجودہ تمام حالات پر تبصرہ کیا۔ خطبہ پڑھتے ہوئے آپنے ساہوکارہ بل کے متعلق اعلان کیا کہ اگرچہ حکومت کو بل مذکور کے تمام اصولوں سے اتفاق ہے لیکن یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اس مسودہ قانون کو وائسرائے کی تصدیق کیلئے بھیجا جائے اسلئے انہیں اصولوں کی بنا پر ایک گورنمنٹ بل کونسل کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اس غیر متوقع اعلان سے مسلمان ممبر مایوس ہوگئے۔

گورنر کے چلے جانے کے بعد صدر نے ہر ایک ممبر سے مصافحہ کیا اور اجلاس برخاست ہوگیا۔

زمینداروں کی حفاظت کا قانون نامنظور کردیا گیا۔

خلافت کمیٹی کے جلسہ کا التوا

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

جناب مولانا ابو الکلام آزاد صاحب صدر مجلس خلافت کی ہدایت کے بموجب مجلس مرکزی کا اجلاس جو ٢ و ٣ ر ٤ نومبر کو بمقام لکھنؤ منعقد ہونیوالا تھا۔ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کردیا گیا ہے کیونکہ بیشتر ممبران بوجہ مصروفیت انتخابات کونسل شریک نہ ہوسکتے۔

اطلاعاً گذارش ہے کہ اجلاس کی صحیح تاریخوں کی اطلاع بعد میں دیجائے گی۔

کوائف پشاور
آتش زدگی سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان

پشاور ٢٧ اکتوبر۔ آج رات کو تقریباً ۲ بجے بازار بل پختہ پشاور شہر میں ایک دوکان کی چھولداری سے آگ نکلی جو دفعتہً چاروں طرف پھیل گئی جس کی وجہ سے تمام دکانوں سے ایک پیسہ کا بھی مال نہ نکل سکا۔ نقصان کا اندازہ ٢٠ - ٢٥ لاکھ روپیہ کا بتایا جاتا ہے۔ آگ کے پھیلنے کی یہ وجہ ہوئی کہ فائر بریگیڈ ایک گھنٹہ کے بعد پہنچا اسوقت آگ بے قابو ہوچکی تھی۔ پھر انجن آتے ہی بگڑ گیا۔ انجن میں دیر ہونے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ جناب وائسرائے ہند کی آمد پر انجن شہر سے باہر چھڑکاؤ کی غرض سے گیا تھا۔

پولیس کے بعض سپاہیوں کی شرارت

پولیس کے چند سپاہیوں کی بے انتظامی سے لوگ سخت شکایت کررہے ہیں۔ چنانچہ ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے کہ شیخ غلام محمد بیچارہ ایک سبزی فروش ہے جسوقت یہ شخص اپنی دکان پر آیا تو ایک پولیس مین اس کی دکان کے اندر موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ دکان میں کیا کررہے ہو۔ پولیس کے آدمی ...... نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ پتھر اٹھاکر اس کے رسید کیا جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ گھبراہٹ اور اندھیرے کی وجہ سے پولیس والے کی شناخت نہ ہوسکی (نامہ نگار از پشاور)

رام لیلا کا بم
لاہور کی پولیس ملزمین کا پتہ نہ لگا سکی

لاہور ٢٦ اکتوبر۔ میو ہسپتال اور باہر کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ دسہرہ کے روز جو بم پھٹا تھا۔ اس سے ٥٩ آدمی زخمی ہوئے تھے ان میں سے اب تک ٩ مر چکے ہیں زخمیوں میں ٤ سکھ ١١ مسلمان اور ٤٤ ہندو تھے۔ ملزم کا پتہ چلانے میں پولیس پوری مستعدی اور سرگرمی سے مصروف تحقیقات ہے لیکن اب تک پولیس کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے تحقیقات کے سلسلہ میں۔ ان پانچ آدمیوں کے مکانوں کی بھی تلاشی لی تھی جو حادثہ مذکور کی وجہ سے مرچکے ہیں۔ یا سخت زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن ان تلاشیوں میں کوئی چیز ایسی برآمد نہیں ہوئی جس سے پولیس کو کچھ پتہ لگتا۔

صوبہ متحدہ کی آزاد مسلم پارٹی
امیدواروں کی فہرست

کانپور ٢٦ اکتوبر۔ آزاد مسلم پارٹی کے دوسرے جلسہ میں کل مسلمان امیدواروں کی مکمل فہرست منظور کرکے شائع کردی گئی ہے۔

جمعیۃ مقننہ۔ حاجی وجیہہ الدین۔ شاکر علی۔ اظہر علی۔

مجلس مقننہ۔ ظہور احمد۔ اسلم سیفی۔ امداد حسین خان۔ جمشید علی خان۔ شیخ عبد اللہ۔ سید حبیب اللہ۔ حامد حسن صدیقی۔ شفاعت احمد خان۔ فصیح الدین۔ محمد صدیق۔ راجہ احمد علی خان۔ فضل الرحمن۔ محبوب علی خان۔ چودھری نعمت اللہ۔ مولانا حسرت موہانی نے عام غلط فہمی دور ...

[illegible]

مالوی جی کی کانگریس پارٹی منتشر ہورہی ہے

لکھنؤ ٢٧ اکتوبر۔ بابو مکٹ بہاری لال بھارگو نے کل اپنی ممبری انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی سے استعفا دیدیا ہے اور اپنے خط میں پارٹی مذکور کے طرز عمل پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نامزدگیوں کی فہرست دیکھکر انہیں سخت حیرت ہوئی کہ بعض ایسے امیدوار قرار دیئے گئے ہیں جنہوں نے کانگریس کے نصب العین یا ہندو سبھا کے عہد پر دستخط نہیں کئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے پنڈت رمیش بہاری تیواری کو لکھا ہے کہ وہ اپنے بیان سے ان کا نام نکال دیں۔

کرنے کے لئے اعلان کیا ہے کہ آزاد کانگریس پارٹی پرانی تعاونی پارٹی یا انڈیپنڈنٹ پارٹی سے ان کی ہمدردی اور ممبری صرف کانگریس کے عام کام اور سرگرمیوں تک محدود ہے۔

کلکتہ میں مسجد کے قریب مسلمانوں پر بم گرا
مسلمانوں کے دشمنوں کی سرگرمیاں

کلکتہ ٢٠ اکتوبر۔ گذشتہ شب کو شہر کے شمالی علاقہ میں بڑی سنسنی پھیل گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ناخدا مسجد میں ٩ بجے شب کو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسلمان مسجد سے باہر نکلکر سامنے کی سڑک پر آئے تو اسی نواح میں ایک بم یا آتشباری کا گولہ پھٹا جس سے چھ آدمی زخمی ہوئے۔ یہ بم یا گولہ مجمع کے بیچ میں گرا تھا پولیس اطلاع پاتے ہی فوراً موقع واردات پر پہنچ گئی۔ تین زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کی مرہم پٹی کے بعد مکان کو پہنچادیا گیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ گولہ کس طرح اور کہاں سے پھینکا جاسکتا تھا پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

مولانا شوکت علی صاحب کا دورہ

مولانا شوکت علی صاحب "خلافت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

چونکہ مرکزی خلافت کمیٹی کا جلسہ جو لکھنؤ میں ہونے والا تھا، ملتوی ہوگیا اس لئے میرا یوپی کا دورہ بھی کم از کم دو ہفتہ کے لئے ملتوی رہیگا۔ میرا ذاتی کام بھی تھوڑا بمبئی میں تھا جس کے لئے میرا بمبئی میں رہنا کچھ دنوں کے لئے ضروری تھا اس لئے میں غالباً ١٥ نومبر کے بعد کانگریس کی تائید میں دورہ کرنے نکل سکوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکوں گا مگر اسکی تلافی جنوری میں مولانا مسعود علی صاحب کو دوبارہ بلاکر عمارت کے لئے اور روپیہ جمع کرکے کرسکوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ جو احباب مجھ سے اسٹیشن پر ملنے اور وفد کی رپورٹیں لینے آنے والے تھے ان کو زحمت ہوئی ہوگی۔ براہ مہربانی وہ دفتر سے بذریعہ خطوط رپورٹ دفتر خلافت کی جلدیں جلد منگالیں۔

حکام ضلع کی عدم توجہی اور زیادتی کو ظاہر کیا۔ وکیل نے کہا کہ لوگوں کو اندھا دھند گرفتار کیا گیا تھا ان میں سے ٤٥ بالکل ضعیف آدمی تھے اور ٥ اتنی عمر کے بچے تھے چلتے پھرتے لوگوں کو بغیر شناخت کے گرفتار کیا جاتا رہا۔ وکیل نے پھر شہادت استغاثہ کے نقائص اور خامیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ بعض گواہوں نے حکام کی خوشنودی کے لئے جھوٹی گواہیاں دی ہیں۔ اس موقع پر مقدمہ کی سماعت ملتوی کردی گئی۔

اور غیر متعلق سوالات کی جانب بار بار منعطف کرائی گئی۔ سیٹھ عبد الرحیم آف بمبئی اور ہمدم والاں کے اڈیٹروں کی شہادت دوشنبہ کو ہوگی۔ پیغام صلح اور زمیندار کے اڈیٹر انبالہ کے مہربان علی صاحب اور خواجہ حسن نظامی صاحب بابا خلیل داس چترویدی صاحب وغیرہم کو بعد میں پیش کیا جائے گا۔ آج عدالت نے اس حکم کا اعلان کیا کہ وچتر جیون کو ضبط کرلیا گیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مراد آباد سنبھل اور دوسرے اضلاع میں آریہ بک ڈپو اور آریہ سبھائیں سرگرمی کے ساتھ وچتر جیون کو تقسیم کررہی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ حکام پولیس فوری کارروائی عمل میں لائیں گے۔

سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام

شملہ ٢٩ اکتوبر۔ کیپ ٹاؤن کی روانگی کے سلسلہ میں سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام مرتب ہوگیا ہے سر موصوف ١٣ نومبر کو دہلی سے روانہ ہوں گے، اور ١٤ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے اسی روز آپ مدراس کو روانہ ہوں گے اور ١٦ نومبر کی صبح کو مدراس پہنچیں گے ١٧ سے ٢١ نومبر تک مدراس میں مقیم رہیں گے اور پھر بمبئی روانہ ہوکر ٢٢ کی صبح کو بمبئی پہنچیں گے ٢٤ نومبر کو بعد دوپہر "کراپارا" جہاز میں ہندوستانی وفد کے رئیس کی حیثیت سے آپ جنوبی افریقہ کو روانہ ہوجائیں گے۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار
گورنر صوبہ متحدہ کے نام
وچتر جیون کے مقدمہ میں فوری اصلاح کی ضرورت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں "وچتر جیون" کے مصنف پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس کی کیفیت اخبارات اور گواہان استغاثہ کی زبانی معلوم کرکے مجھے ضروری معلوم ہوا کہ میں آپ کی توجہ اس کی جانب منعطف کراؤں۔ مقدمہ مذکورہ کی کارروائی جس نوعیت سے جاری ہے وہ منشاء قانون کے صریح خلاف ہے۔ عدالت میں وکلائے صفائی کا طرز عمل اور اُن کے غیر متعلق سوالات جرح اس سے بدرجہا زیادہ نفرت اور توہین پھیلا رہے ہیں جس کی بناء پر وچتر جیون کے مصنف پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا عدالت میں پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ کے متعلق کوئی تاریخی تحقیقات کی جارہی ہے۔ وکلائے صفائی کے اس دل آزار طرز عمل سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے اور اُن میں اضطراری اشتعال پیدا ہوجانے کا قوی خطرہ ہے جس کے نتائج سخت مہلک ہوں گے۔ براہ مہربانی اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت کیجئے۔

(مولانا) محمد کفایت اللہ

صدر جمعیت علمائے ہند

وچتر جیون کے مقدمہ کی کارروائی
وکلائے صفائی کا افسوسناک طرز عمل
وچتر جیون کی ضبطی کا اعلان

آگرہ ٣١ اکتوبر۔ عبد القادر صاحب مقتدری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

٢٧ اکتوبر سے ٣٠ اکتوبر تک وچتر جیون کے مقدمہ میں علاوہ سات مقامی گواہوں کے الجمعیۃ اور مدینہ کے اڈیٹروں اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب کی شہادتیں ہوچکی ہیں۔ جرح کو بے کار طوالت دی جاتی ہے۔ عدالت کی توجہ دلائی۔ صفائی کے پریشان کن ...

پانی پت کا مقدمہ فساد

لاہور ٢٩ اکتوبر۔ فساد پانی پت کے سلسلہ میں عدالت ابتدائی نے ١٩ ہندوؤں کو زیر دفعہ ١٤٥ تعزیرات ہند ایک ماہ سے تین ماہ تک مختلف میعادوں اور بعض کو مختلف جرمانوں کی سزا دی تھی۔ سیشن جج کرنال نے عدالت ابتدائی کا فیصلہ بحال رکھا تھا اب سیشن جج کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ پنجاب کے فیصلہ میں نظرثانی کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ جسٹس مارٹینو نے اپیل کی سماعت کی ملزمین کے وکیل نے ملزمین کی بے گناہی اور پولیس کی ساعتی بے ضابطہ کارروائیوں کو ثابت کیا اور اپنی تقریر میں ...

دار الحکومت

انتخابات اسمبلی
دہلی میں مخلوط انتخابات کی ناکامی

دہلی ٢٩ اکتوبر۔ لالہ شیو نرائن حلقہ دہلی کی طرف سے اسمبلی کی رکنیت کے امیدوار تھے۔ کل رائے دہندگی کے وقت انہوں نے دیکھا کہ لوگ میرے حق میں بہت کم رائے دیتے ہیں۔ لہٰذا آج صبح انہوں نے امیدواری سے دست کش ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لالہ لاجپت رائے آج صبح یہاں آئے۔ اور لالہ شیو نرائن کو ترغیب دی کہ وہ آزاد پارٹی کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے امیدواری سے دست کش ہوجائیں۔ چنانچہ لالہ شیو نرائن اس مشورہ پر عامل ہوگئے۔ اب لالہ لاجپت رائے نے مسٹر رنگ بہاری لال کو حلقہ دہلی کی طرف سے آزاد کانگریس پارٹی کا امیدوار بنالیا ہے۔ (اور وہ جماعت مذکور کے مسلک پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔

دہلی ٢٩ اکتوبر۔ آج انتخاب آراء کا بڑا زور رہا خاص طور پر دوپہر کے بعد زور بہت بڑھ گیا۔ لالہ شیو نرائن کے بیٹھ جانے کے باعث ہندوؤں نے مسٹر رنگ بہاری لال کے حق میں رائے دی۔ مسلمانوں کے تمام ووٹ مسٹر آصف علی کے حق میں ... نے اس موقعہ پر سوراج پارٹی کے ساتھ محض مسلمان نمائندے کی وجہ سے بڑی تنگ نظری سے کام لیا۔

حاجی بخش الٰہی صاحب کا انتقال

دہلی ٢٨ اکتوبر۔ خان صاحب حاجی بخش الٰہی سگریٹ والے آج صبح انتقال کرگئے۔ مرحوم کی عمر ٧٠ سال کی تھی اور تقریباً ایک سال سے فالج میں مبتلا تھے۔ جنازہ کے ہمراہ خلقت کا ایک اژدحام تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نواب صاحب لوہارو کا انتقال

دہلی ٣١ اکتوبر۔ جناب نواب اعظم مرزا صاحب دربار آف لوہارو (موجودہ فرمانروائے ریاست) کا گذشتہ شب میں ٢ بجے کے قریب انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خبر و قیاسات

عالم اسلامی

حکومت حجاز کے قوانین اسلحہ
شکاری بندوق کیلئے لائینس کی شرط

احکام شاہی مصدرہ ۲۹ محرم ۱۳۴۵ھ جو ہتھیاروں کے متعلق شائع کئے گئے ہیں۔ اُس میں شکاری بندوقوں کے متعلق احکام نہیں بتائے گئے ہیں۔ اسلئے حکومت حجاز اعلان کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس اس قسم (شکار کھیلنے) کی بندوقیں ہوں اُس کو چاہئے کہ "محکمہ امن عام" کی طرف رجوع کرے اور اُسکے استعمال کرنے کی نظر بندوق مذکورہ سے اجازت حاصل کرے۔ اگر حکومت کو اطلاع ملی اور کسی کے پاس اس قسم کی بندوقیں نکلیں اور اُس کے استعمال کرنے کیلئے سرکاری اجازت نامہ نہ لیا تو اسکو (اس بدل عملی اور نافرمانی) کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اسلئے اطلاع عام کیلئے یہ حکم شائع کیا جاتا ہے۔

عربوں پر انگریزی ہوائی جہازوں سے بم

بغداد شریف ۲۳ اکتوبر۔ بغداد اور ساحل بحیرۂ روم کے درمیان نصف مسافت پر بغداد سے ۳۰۰ میل دور ایک دور افتادہ چوکی کے قریب جو ریگستان سے عبور کرنے والے مسافروں کو بھی بہت کم معلوم ہے مقام رطبہ میں انگریزی طیاروں اور مسلح گاڑیوں نے جنگی کارروائیاں کیں۔

علاوہ ازیں اُن شامی عربوں کے خلاف بھی مزید انتقامی اور تادیبی کارروائیاں عمل میں لائی گئیں۔ جنہوں نے جابرہ کے ایک کاتوں کو یت تاجی پر حملہ کرکے ایک ہزار اونٹ لوٹ لئے تھے۔ معلوم ہوگیا تھا کہ یہ لٹیرے مال غنیمت لئے ہوئے براہ رطبہ اپنے ملک کو واپس ہونگے۔ چنانچہ اُن کا راستہ روکنے کے لئے فوراً تیاریاں کرلی گئیں۔

بغداد میں خبر پہونچی کہ بدھ کے روز انگریزی طیاروں اور انگریزی مسلح گاڑیوں نے رطبہ کے گرد و نواح میں لٹیروں کی دیکھ بھال کی۔ ایک گروہ نظر پڑا جس سے فوراً جنگ شروع کردی گئی۔

عرب لوگ فرار ہوگئے اور اُن میں سے بہت سے گرفتار کرلئے گئے۔ بیشمار اونٹ بھی ہاتھ لگے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دیگر پارٹیاں بھی رطبہ کے آس پاس پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ اسی خیال سے جنگی کارروائی کا سلسلہ جاری ہے۔ اُن موٹروں کی نسبت اب کوئی خطرہ نہیں رہا جو صحرا کو عبور کرکے شام سے بغداد آتی ہیں، کیونکہ مقام رطبہ میں انگریزی فوج کی موجودگی خیر و عافیت کی کافی گارنٹی ہے۔

اعلیٰ حضرت شاہ ایران کا دورہ

طہران ۲۴ اکتوبر۔ ایک مختصر دورہ کے لئے شاہ کجکلاہ ایران مازندران تشریف لے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بدرقہ کی ایک موٹر کار میں جس میں اسلحہ سامان جنگ اور رقم لدے ہوئے تھے دماوند سے ۴۰ میل ادہر دفعتاً دھماکا ہوا جس کی وجہ سے کئی افسر ہلاک اور زخمی ہوئے ان کی لاشیں دماوند لائی گئی ہیں۔ شاہ دورہ پر آگے بڑھ گئے۔

روس و ایران کا تجارتی معاہدہ

طہران ۲۶ اکتوبر۔ اطلاع آئی ہے کہ دول روس و ایران کے درمیان بہت جلد ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں جس کی رو سے دونوں حکومتیں سالانہ تین کروڑ تومان کی مالیت کے سامان کا تبادلہ ہر سال کیا کرینگی۔

روسی مال میں خاص کر مٹی کا تیل اور شکر ہوگی۔ اور ایرانی مال میں کپاس (ڈیڑھ کروڑ تومان) اون (ایک کروڑ) اور مختلف اجناس مثلاً چاول میوہ جات خشک وغیرہ (ایک کروڑ تومان) ہونگے۔

ایرانی تاجروں کو اُس مال کے لئے جو وہ روس بھیجیں گے روسی حکام متعینہ ایران سے اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔ اور مال کی قیمت بھی دولت روس کی طرف سے مقرر ہوا کرے گی۔

ہندوستان

حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند کی سفر سے واپسی
اور
اجلاس ندوۃ العلماء کانپور کی شرکت کیلئے روانگی

حضرت مولانا الحاج مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند صوبہ سرحد و پنجاب کے دورہ سے فارغ ہوکر ۲۶ اکتوبر کو صبح الخیر دہلی تشریف لائے۔ دو روز دہلی میں قیام فرماکر ۲۸ اکتوبر کو دہرہ دون تشریف لیگئے۔

دہرہ دون سے یکم نومبر کو روانہ ہوکر براہ مرادآباد ۲ نومبر کو سنبھل اور ۵ نومبر کو ہردوئی تشریف لے جائیں گے۔ ۶ نومبر کی صبح کو لکھنؤ۔ دوپہراسی روز شام کی گاڑی سے کانپور اجلاس ندوۃ العلماء کی شرکت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ امید ہے کہ ۸ نومبر تک مولانائے ممدوح دہلی مراجعت فرمائیں گے۔

ساہوکارہ بل کا حشر
گورنر پنجاب کا اعلان

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ گورنر پنجاب نے ایک گھنٹے تک اپنا خطبہ پڑھا جس میں پنجاب صوبہ کی موجودہ تمام حالت پر تبصرہ کیا۔ خطبہ پڑھتے ہوئے آپ نے ساہوکارہ بل کے متعلق اعلان کیا کہ اگرچہ حکومت کو بل مذکور کے تمام اصولوں سے اتفاق ہے۔ لیکن یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اس سے مسودہ قانون کو وائسرائے کی تصدیق کیلئے بھیجا جائے اسلئے انہیں اصولوں کی بناء پر ایک گورنمنٹ بل کونسل کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اس غیر متوقع اعلان سے مسلمان ممبر مایوس ہوگئے۔

گورنر کے چلے جانے کے بعد صدر نے ہر ایک ممبر سے مصافحہ کیا اور اجلاس برخاست ہوگیا۔

زمینداروں کی حفاظت کا قانون نامنظور کردیا گیا۔

خلافت کمیٹی کے جلسہ کا التواء

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ۔

جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب صدر مجلس خلافت کی ہدایت کے بموجب مجلس مرکزی کا اجلاس جو ۲، ۳، ۴ نومبر کو بمقام لکھنؤ منعقد ہونیوالا تھا۔ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کردیا گیا ہے۔ کیونکہ بیشتر ممبران بوجہ مصروفیت انتخابات کونسل شریک نہ ہوسکتے۔

اطلاعاً گذارش ہے کہ اجلاس کی صحیح تاریخوں کی اطلاع بعد میں دیجائے گی۔

کوائف پشاور
آتش زدگی سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان

پشاور ۲۷ اکتوبر۔ آج رات کو تقریباً ۲½ بجے بازار بل بہتہ پشاور شہر میں ایک دوکان کی چھولداری سے آگ نکلی جو دفعتہ چاروں طرف پھیل گئی۔ جس کی وجہ سے تمام دکانوں سے ایک پیسہ کا بھی مال نہ نکل سکا۔ نقصان کا اندازہ ۲۰ - ۲۵ لاکھ روپیہ کا بتایا جاتا ہے۔ آگ کے پھیلنے کی یہ وجہ ہوئی کہ فائر بریگیڈ ایک گھنٹہ کے بعد پہنچا۔ اسوقت آگ بے قابو ہوچکی تھی۔ پھر انجن آتے ہی بگڑ گیا۔ انجن میں دیر ہونے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ جناب وائسرائے ہند کی آمد پر انجن شہر سے باہر چھڑکاؤ کی غرض سے گیا تھا۔

پولیس کے بعض سپاہیوں کی شرارت

پولیس کے چند سپاہیوں کی بے انتظامی سے لوگ سخت شکایت کررہے ہیں۔ چنانچہ ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے کہ شیخ غلام محمد بیچارہ ایک سبزی فروش ہے جو وقت یہ شخص اپنی دکان پر آیا تو ایک پولیس مین اس کی دکان کے اندر موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ دوکان میں کیا کرتے ہو پولیس کے آدمی۔۔۔۔ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ پتھر اٹھاکر اس کے رسید کیا جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ گھبراہٹ اور اندھیرے کی وجہ سے پولیس والے کی شناخت نہ ہوسکی (نامہ نگار از پشاور)

رام لیلا کا بم
لاہور کی پولیس ملزمین کا پتہ نہ لگا سکی

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ میو ہسپتال اور باہر کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ دسہرہ کے روز جو بم پھٹا تھا۔ اس سے ۵۹ آدمی زخمی ہوئے تھے ان میں سے اب تک ۹ مرچکے ہیں زخمیوں میں ۴ سکھ ۱۱ مسلمان اور ۴۴ ہندو تھے۔ ملزم کا پتہ چلانے میں پولیس پوری مستعدی اور سرگرمی سے مصروف تحقیقات ہے لیکن اب تک پولیس کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے تحقیقات کے سلسلہ میں ۱۰ ان پانچ آدمیوں کے مکانوں کی بھی تلاشی لی تھی جو حادثہ مذکورہ کی وجہ سے مرچکے ہیں۔ یا سخت زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن ان تلاشیوں میں کوئی چیز ایسی برآمد نہیں ہوئی جس سے پولیس کو کچھ پتہ لگتا۔

صوبہ متحدہ کی آزاد مسلم پارٹی
امیدواروں کی فہرست

کانپور ۲۶ اکتوبر۔ آزاد مسلم پارٹی کے دوسرے جلسہ میں کل مسلمان امیدواروں کی مکمل فہرست منظور کرکے شائع کردی گئی ہے۔

جمعیۃ مقننہ۔ حاجی وجیہہ الدین۔ شاکر علی۔ اظہر علی۔
مجلس مقننہ۔ ظہور احمد۔ اسلم سیفی۔ امداد حسین خان۔ جمشید علی خان۔ شیخ عبداللہ۔ سید حبیب اللہ۔ حامد حسن صدیقی۔ شفاعت احمد خاں۔ فصیح الدین۔ محمد صدیق۔ راجہ احمد علی خاں۔ فضل الرحمن۔ محبوب علی خاں۔ چودھری نعمت اللہ۔ مولانا حسرت موہانی نے نام غلط فہمی دو

کرنے کے لئے اعلان کیا ہے کہ آزاد کانگریس پارٹی۔ یعنی تعاونی پارٹی یا نیشنلسٹ پارٹی سے ان کی ہمدردی اور ممبری صرف کانگریس کے عام کام اور سرگرمیوں تک محدود ہے۔

مالوی جی کی کانگریس پارٹی منتشر ہورہی ہے

لکھنؤ ۲۶ اکتوبر۔ بابو گوکٹ بہاری لال بھارگو نے کل اپنی ممبری انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی سے استعفا دیدیا ہے اور اپنے خط میں پارٹی مذکور کے طرز عمل پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نامزدگیوں کی فہرست دیکھکر انہیں سخت حیرت ہوئی کہ بعض ایسے امیدوار قرار دئے گئے ہیں جنہوں نے کانگریس کے نصب العین یا ہندو سبھا کے عہد پر دستخط نہیں کئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے پنڈت ہیں بہاری تیواری کو لکھا ہے کہ وہ اپنے بیان سے ان کا نام نکال دیں۔

کلکتہ میں مسجد کے قریب مسلمانوں پر بم گرا
مسلمانوں کے دشمنوں کی سرگرمیاں

کلکتہ ۲۰ اکتوبر۔ گذشتہ شب کو شہر کے شمالی علاقہ میں بڑی سنسنی پھیل گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نا خدا مسجد میں ۹ بجے شب کو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسلمان مسجد سے باہر نکلکر سامنے کی سڑک پر آئے تو اسی نواح میں ایک بم یا آتشباری کا گولہ پھٹا جس سے چھ آدمی زخمی ہوئے۔ یہ بم یا گولہ مجمع کے وسط میں گرا تھا پولیس اطلاع پاتے ہی فوراً موقع واردات پر پہنچ گئی تین زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کی مرہم پٹی کے بعد مکان کو پہنچادیا گیا۔ ابھی تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ گولہ کس طرح اور کہاں سے پھینکا جاسکتا تھا پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

پانی پت کا مقدمہ فساد

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ فساد پانی پت کے سلسلہ میں عدالت ابتدائی نے ۱۹ ہندوؤں کو زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند ایک ماہ سے تین ماہ تک مختلف میعادوں اور بعض کو مختلف جرمانوں کی سزا دی تھی۔ سشن جج کرنال نے عدالت ابتدائی کا فیصلہ بحال رکھا تھا اب سشن جج کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ پنجاب سے فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ جسٹس مارٹینو نے اپیل کی سماعت کی ملزمین کے وکیل نے ملزمین کی بے گناہی اور پولیس کی بعض بے ضابطہ کارروائیوں کو ثابت کیا اور اپنی تقریر میں

حکام ضلع کی عدم توجہی اور زیادتی کو ظاہر کیا۔ وکیل نے کہا کہ لوگوں کو اندھا دھند گرفتار کیا گیا تھا ان میں سے ۴۵ بالکل ضعیف آدمی تھے اور ۵ انو عمر بچے تھے چلتے پھرتے لوگوں کو بغیر شناخت کے گرفتار کیا جاتا رہا۔ وکیل نے پھر شہادت استغاثہ کے نقائص اور خامیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ بعض گواہوں نے حکام کی خوشنودی کے لئے جھوٹی گواہیاں دی ہیں۔ اس موقع پر مقدمہ کی سماعت ملتوی کردی گئی۔

مولانا شوکت علی صاحب کا دورہ

مولانا شوکت علی صاحب "خلافت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

چونکہ مرکزی خلافت کمیٹی کا جلسہ جو لکھنؤ میں ہونے والا تھا، ملتوی ہوگیا اس لئے میرا یو پی کا دورہ بھی کم از کم دو ہفتہ کے لئے ملتوی رہیگا۔ میرا ذاتی کام بھی فوراً بمبئی میں تھا جس کے لئے میرا بمبئی میں رہنا چند دنوں کے لئے ضروری تھا اس لئے میں غالباً ۱۵ نومبر کے بعد کانگریس کی تائید میں دورہ کرنے نکل سکوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکوں گا مگر اسکی تلافی جنوری میں مولانا مسعود علی صاحب کو دوبارہ بلاکر عمارت کے لئے اور روپیہ جمع کرکے کرسکوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ جو احباب مجھ سے اسٹیشن پر ملنے اور وفد کی رپورٹیں لینے آنے والے تھے ان کو زحمت ہوئی ہوگی۔ براہ مہربانی وہ دفتر سے بذریعہ خصوصی رپورٹ دفد خلافت کی جلد ہی جلد منگالیں۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار
گورنر صوبہ متحدہ کے نام
ورتمان کے مقدمہ میں فوری اصلاح کی ضرورت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں "ورتمان" کے مصنف پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس کی کیفیت اخبارات اور گواہان استغاثہ کی زبانی معلوم کرکے مجھے ضروری معلوم ہوا کہ میں آپ کی توجہ اس کی جانب منعطف کراؤں۔ مقدمہ مذکورہ کی کارروائی جس نوعیت سے جاری ہے وہ منشاء قانون کے صریح خلاف ہے۔ عدالت میں وکلائے صفائی کا طرز عمل اور اُن کے غیر متعلق سوالات جرح اس سے بدرجہا زیادہ نفرت اور توہین پھیلا رہے ہیں جس کی بناء پر ورتمان کے مصنف پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا عدالت میں پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ کے متعلق کوئی تاریخی تحقیقات کی جارہی ہے۔ وکلائے صفائی کے اس دل آزار طرز عمل سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے اور اُن میں اضطراری اشتعال پیدا ہوجانے کا قوی خطرہ ہے جس کے نتائج سخت مہلک ہوں گے۔ براہ مہربانی اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت بھیجئے۔

(مولانا) محمد کفایت اللہ
صدر جمعیت علمائے ہند

ورتمان کے مقدمہ کی کارروائی
وکلائے صفائی کا افسوسناک طرز عمل
ورتمان کی ضبطی کا اعلان

آگرہ ۳۱ اکتوبر۔ سید القادر صاحب مقتدری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

۲۷ اکتوبر سے ۳۰ اکتوبر تک ورتمان کے مقدمہ میں علاوہ سات مقامی گواہوں کے الجمعیۃ اور مدینہ کے اڈیٹروں اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب کی شہادتیں ہوچکی ہیں۔ جرح کو بے کار طوالت دی جاتی ہے۔ عدالت کی توجہ وکلائے صفائی کے پریشان کن

اور غیر متعلق سوالات کی جانب بار بار منعطف کرائی گئی۔ سیٹھ عبدالرحیم آف بمبئی اور ہمدم والامان کے اڈیٹروں کی شہادت دوشنبہ کو ہوگی۔ پیغام صلح، زمیندار کے اڈیٹر انہالہ کے مہربان علی صاحب اور خواجہ حسن نظامی صاحب یا بابا خلیل داس چترویدی صاحب وغیرہم کو بعد میں پیش کیا جائے گا۔ آج عدالت نے اس حکم کا اعلان کیا کہ ورتمان کو ضبط کرلیا گیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مرادآباد، سنبھل اور دوسرے اضلاع میں آریہ بک ڈپو اور آریہ سبھائیں سرگرمی کے ساتھ ورتمان کو تقسیم کررہی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ حکام پولیس فوری کارروائی عمل میں لائیں گے۔

سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام

شملہ ۲۹ اکتوبر۔ کیپ ٹاؤن کی روانگی کے سلسلہ میں سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام مرتب ہوگیا ہے سر موصوف ۱۳ نومبر کو دہلی سے روانہ ہوں گے، اور ۱۴ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے اسی روز آپ مدراس کو روانہ ہوں گے اور ۱۶ نومبر کی صبح کو مدراس پہنچیں گے ۱۷ سے ۲۱ نومبر تک مدراس میں مقیم رہیں گے اور پھر بمبئی روانہ ہوکر ۲۲ کی صبح کو بمبئی پہنچیں گے۔ ۲۴ نومبر کو بعد دوپہر کراپارا جہاز میں ہندوستانی وفد کے رئیس کی حیثیت سے آپ جنوبی افریقہ کو روانہ ہوجائیں گے۔

دار الحکومت

انتخابات اسمبلی
دہلی میں مخلوط انتخابات کی ناکامی

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ لالہ شیو نرائن حلقہ دہلی کی طرف سے اسمبلی کی رکنیت کے امیدوار تھے۔ کل رائے دہندگی کے وقت انہوں نے دیکھا کہ لوگ میرے حق میں بہت کم رائے دیتے ہیں۔ لہذا آج صبح انہوں نے امیدواری سے دست کش ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لالہ لاجپت رائے آج صبح یہاں آئے۔ اور لالہ شیو نرائن کو ترغیب دی کہ وہ آزاد پارٹی کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے امیدواری سے دست کش ہوجائیں۔ چنانچہ لالہ شیو نرائن اس مشورہ پر عامل ہوگئے۔ اب لالہ لاجپت رائے نے مسٹر رنگ بہاری لال کو حلقہ دہلی کی طرف سے آزاد کانگریس پارٹی کا امیدوار بنالیا ہے۔ اور وہ جماعت مذکور کے مسلک پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ آج اندراج آرا کا بڑا زور رہا خاص طور پر دوپہر کے بعد زور بہت بڑھ گیا۔ لالہ شیو نرائن کے بیٹھ جانے کے باعث ہندوؤں نے مسٹر رنگ بہاری لال کے حق میں رائے دی۔ مسلمانوں کے تمام ووٹ مسٹر آصف علی کے حق میں۔۔۔ نے اس موقعہ پر سوراج پارٹی کے ساتھ محض مسلمان نمائندہ ہونے کی وجہ سے بڑی تنگ نظری سے کام لیا۔

حاجی بخش الٰہی صاحب کا انتقال

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ خان صاحب حاجی بخش الٰہی سگریٹ والے آج صبح انتقال کرگئے۔ مرحوم کی عمر ۷۲ سال کی تھی اور تقریباً ایک سال سے فالج میں مبتلا تھے۔ جنازہ کے ہمراہ خلقت کا ایک ہجوم تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نواب صاحب لوہارو کا انتقال

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ جناب نواب اعظم مرزا صاحب دربار آف لوہارو (موجودہ فرمانروائے ریاست) کا گذشتہ شب میں ۵ بجے کے قریب انتقال ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بقیہ صفحہ ۵

کا اظہار کیا جائے جس طرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کوئی نومسلم مکہ سے بھاگ کر مدینہ آتا تو انصار اس شفقت کا سلوک کرتے۔ اگر کسی انصار کے پاس دو بیویاں ہوتی تھیں تو وہ ایک کو طلاق دیدیتا کہ وہ اس نومسلم سے نکاح کرلے اور اپنی دولت وہ لوگ نومسلموں کے ساتھ بانٹ دیا کرتے۔ بلکہ جو مال جہادوں میں ہاتھ لگتا وہ زیادہ تر نومسلموں کو ان کی دلجمعی کے لئے دیدیا جایا جاتا تھا۔

ایسی ہر ایک لوکل نومسلم انجمن کے ساتھ ایک لائق اور ہمدرد معلم ہونا چاہیئے جو کہ ہر نومسلم کو اسلام کی تعلیم سے اچھی طرح آگاہ کرے اور جو شخص اسلام سے دلچسپی رکھتا ہو اس کو تبلیغ اسلام میں کھینچنے کی کوشش کرے۔ اور اس کو اپنے ضلع کے ایسے مسلمانوں سے انٹروڈیوس کرائے جو کہ اسلامی زندگی کا بہترین عملی نمونہ پیش کرتے ہوں اور لوکل یعنی مقامی شرکت انجمن کا ہر ایک ممبر اس بات کا ارادہ ٹھان لے کہ اپنے ہندو عیسائی دوستوں میں سے وہ کم از کم آدھی درجن لوگوں کو آہستہ آہستہ تبلیغ اور اعلیٰ مثال دکھا کر اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریگا۔ ہر ہفتہ تمام جامع مسجدوں میں ہندوستان کے ہندوؤں اور عیسائیوں کے مشرف با سلام ہونے کے لئے دعائیں کیجائیں۔ تاکہ اس بارے میں مسلمان اپنے فرائض کو پہچانیں

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اظہار حقیقت

یہ تحقیق ہو جانے کے بعد کہ مولوی سید مبارک علی صاحب اس حلقہ انتخاب سے امیدوار ہوئے ہیں جس سے مولانا مظہر الحق صاحب کو صوبہ کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے امیدواری کے لیے نامزد کیا ہے۔ میں بحیثیت صدر صوبہ کانگریس کمیٹی اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ اس نامزدگی کے متعلق جتنقدر واقفیت رکھتا ہوں پبلک کی آگاہی کے لیے شائع کردوں۔ تاکہ اصل حقیقت لوگوں پر منکشف ہو جائے۔ شاید یہ بات کسی سے بھی مخفی نہ ہوگی کہ مولانا مظہر الحق صاحب کونسل جانے کے لیے کسی طرح بھی راضی نہ ہوتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ اپنی کوششوں میں ناکام ہوکر بالکل ہی مایوس ہوچکے

[illegible]

شاہ محمد زبیر
صدر کانگریس کمیٹی صوبہ بہار

رانا فیروز الدین خاں صاحب کی قربانی و ایثار
اور
مسلمانان ضلع کرنال حصار رہتک لدھیانہ
وغیرہ کا فرض

جب قوم و ملک نے مطالبہ کیا کہ ترک موالات کے تحت میں اسلام کے لیے قربانی کی جائے تو ایمان کے بندوں نے اپنے ہر قسم کے اعزاز ہر قسم کے عہدہ و منصب چھوڑکر اور دنیوی منفعت پر لات مارکر صف مجاہدین میں شرکت کی اس صف میں ... بجائے رانا صاحب کا نام

[illegible]

... و مروت سے کام نہیں۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ کام کا آدمی کون ہے اور آواز قوم پر مالی و جانی قربانی کرنے کے لیے کون تیار ہے۔ تحریک خلافت محبان قوم و ملت کے لیے ایک کسوٹی تھی اس موقعہ پر بڑے بڑے دعوے کرنے والے ایسے چھپ گئے جیسے تھوتا چنا۔ ہوس کے بندے حکومت کے پجاری الگ جا کھڑے ہوئے۔ اتنے بڑے امتحان کے بعد بھی اگر مسلمان اپنی رائے دینے میں وہی رویہ اختیار کریں جو ایک ناتجربہ کاری پر اختیار کرلیا جاتا ہے تو پھر مسلمانوں کا اللہ ہی بیلی ہے میں نہایت ادب سے اپنے ان معززین کی خدمت میں جو رانا صاحب کے مقابلہ میں امیدواری کے لیے اپنا نام نامی پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں عرض کروں گا کہ آپ رانا صاحب کے حق میں دست بردار ہوکر مسلمانوں کو ممنون فرمادیں و نیز اپنے تمام حلقہ کے قابل تعظیم رائے دہندگان سے بھی دست بستہ عرض کروں گا کہ وہ بھی اپنی رائیں رانا صاحب کے لیے مخصوص فرمالیں۔ آپ کو رانا صاحب سے بہتر نمائندہ نہ ملیگا۔ اور نہ ہی کسی اور سے اپنے حقوق کی ...

مسلمانوں کا نقش بردار
صوفی پانی پتی

حضرات شائقین پتہ ذیل پر طلب فرماسکتے ہیں۔
خاکسار محمد اسمعیل سکریٹری جمعیۃ الطلبہ مدرسہ یوسفیہ
برہمن بریہ ضلع تپرہ۔ ملک بنگلہ

انجمن انصار المسلمین پانی پت کی درخواست
مسلمانان پانی پت کی خدمت میں

پنجاب کونسل کے انتخاب کا زمانہ قریب ہے جناب رانا فیروز الدین خاں صاحب اس انتخاب کے موقعہ پر پھر کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ کی خدمات ملی و قومی کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ کی یہ خدمتگار جماعت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ آپ سے التجا کی جائے کہ آپ اپنی قیمتی رائے رانا صاحب ہی کو دیکر ہمیں ممنون ہونیکا موقعہ مرحمت ...

[illegible]

الملتمسین

(حافظ خواجہ) فیاض احمد انصاری (خواجہ) ابو عامر اقبال احمد انصاری (قاری مولوی) محمد عبد الحلیم انصاری۔ (حافظ خدا داد خاں (نواب زادہ) حافظ محمد صدیق احمد خاں انصاری (نواب زادہ) محمد یوسف علی خاں۔

قادیانیوں کا مناظرہ سے فرار

امسال انجمن مرزائیہ برہمن بریہ کے سالانہ اجلاس میں قادیان سے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر اور مولوی غلام احمد مولوی فاضل صاحب رونق افروز ہوئے تھے جلوہ منجانب جمعیۃ الطلبہ مدرسہ یوسفیہ حنفیہ مناظرہ کی دعوت دی گئی تھی۔ اور ان کے مطبوعہ اشتہار و پروگرام پر چند اعتراض بغرض جواب بھی پیش کئے گئے تھے۔ مرزائی حضرات نے نہ ہماری دعوت مناظرہ کو قبول کیا۔ اور نہ ہمارے سوالات کے جوابات دیے۔ آخر کار جب ہماری طرف ...

... در ویش تبادلہ خیالات پر راضی ہوئے۔ چنانچہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۲۶ء ۱۱ بجے دن کو یہ مجلس تبادلہ خیالات منعقد ہوئی اور ان کی طرف سے مولوی غلام احمد مولوی فاضل اور ...

مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی مشکلات اور انکا حل
مسلم ایجوکیشنل کانفرنس دہلی کے اجلاس میں

گذشتہ پچاس سال سے مسلمان اپنی قومی پستی کا احساس کرکے مسلسل قومی بہبودی کی تدابیر سوچتے اور ان پر عمل پیرا ہوتے ...

... بہبود کے لیے بہت سی تدابیر اختیار کی گئیں تاہم یہ صاف عیاں ہے کہ مسلمان روز بروز پست اور مضمحل ہوتے جاتے

[illegible]

محمد حبیب الرحمن خاں شروانی
آنریری سکریٹری
آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی رونق اور ترقی کے خواہشمند ہیں تو اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	

شوگر کی ... ٹیکی

[illegible]

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

لٹھی ریشمی کپڑے

[illegible]

کتابیں مفت مل سکتی ہیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اخبار "الجمعیۃ" کے لئے خریدار بہم پہنچائیں گے انہیں حسب ذیل کتب مفت دی جائیں گی:۔

۵ سالانہ یا ۱۰ ششماہی	بستان العارفین	۳ سالانہ یا ۶ ششماہی	رباعیات عمر خیام	ایک سالانہ یا ۲ ششماہی	احسن الوظائف
۴ سالانہ یا ۸ ششماہی	الفاروق یا الکلام	۲ سالانہ یا ۴ ششماہی	تعلیم الاسلام مکمل سٹ		

منیجر "الجمعیۃ" دہلی

ہر قسم کی سبز چاء

ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

ایک عجیب چمتکار

میٹھا پھل (نعمت عظمےٰ)

ایک گولی کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے لڑکی پیدا ہو تو دام واپس قیمت دس روپے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کر دیجائیگی

سارٹیفکٹ بیسیوں میں سے ۲۔۴ بطور نمونہ

آپکی دوائی میٹھا پھل بالکل درست ثابت ہوئی ۲۵ روپیہ بطور انعام بھیجتا ہوں (نرائن داس سب اوورسیر بہیما) اس سے پہلے بھی ۴ بار میٹھا پھل منگوایا اس میں سنسنیہ نہیں کہ اس کی ہر بانی سے کامیابی ہوئی تھی میری عورت کو پھر حمل ہے میرا ارادہ ہے کہ اس بار استعمال کراؤں۔ جمنا داس عرضی نویس ملتان

آپ سے دوبار میٹھا پھل خرید کر استعمال کیا ہر بار خدا نے لڑکا دیا دونوں ایتک تندرست و خوش وخرم ہیں (محمد الدین ٹیلیگراف کوہاٹ)

آپکے کارخانہ سے میٹھا پھل منگوایا تھا گورو مہاراج کی کرپا سے میرے گھر لڑکا ہوا میں آپ کو آپ کی اکسیر دوائی کے لئے دہائی دیتا ہوں (بہتا سنگھ سب اوورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

خط وکتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا ادشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ لاہور

مژدۂ جانفزا

روزنامہ ”کانگریس“ کا دہلی سے اجرا

اردو اخباری دنیا کا بہترین اخبار، متحدہ قومیت کا علمبردار جو فرقوں میں اتحاد و اخوت پیدا کرنے کا دعویدار بہترین ادارت کی زیرنگرانی ۲۲×۱۸ کے بارہ صفحوں پر شائع ہونے والا ہے۔ اس میں رائٹر اور ایسوسی ایٹیڈ پریس کی تاریں براہ راست حاصل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ انگریزی اخبارات کی طرح ہر مذاق کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اس کا التزام کیا گیا ہے کہ ”کانگریس“ جس کے ہاتھوں میں پہنچے وہ دیگر اخباروں سے بے نیاز کردے۔

چندہ سالانہ ششماہی سہ ماہی ماہواری

منیجر روزنامہ ”کانگریس“ اخبار دہلی

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اپنے ماں باپ کے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا بواسطہ طلب فرمایئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقاء کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ... تعلیم الاسلام نمبر ۲ ... تعلیم الاسلام نمبر ۳ ... تعلیم الاسلام نمبر ۴ ... قیمت مکمل سٹ ۱۲

دینیات

دینیات کی مندرجہ ذیل کتابیں ہندوستان کے مسلم علماء کا برکات کی تصنیف ہیں جن کا ایک ایک نقطہ بے بہا اور نایاب ہے۔

تفسیر مظہری پارہ اول ... پارہ دوم ... اعجاز القرآن از مولانا شبیر احمد عثمانی ... مہر اسلامیات ... آئینہ کفر و اسلام ... احکام موتی ... نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب سوانح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (از مولانا اشرف علی صاحب) ... فیوض رحمانی ... غایۃ التنقیح ... احکام التراویح

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی

خطبۂ صدارت جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد جو لاہور میں پڑھا گیا ۴/

خطبۂ صدارت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند جو گیا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۱۲/

خطبۂ صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی جو کوکناڈا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

خطبۂ صدارت حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب جو مرادآباد کے اسپیشل اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

خطبۂ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

التکشف عن مہمات التصوف

یعنی حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام فیضہم کی نہایت ضروری اور عجیب کتاب۔ اس زمانہ میں کسی نے تو قوالی محفل بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا غرض سینکڑوں مشکلیں پیدا ہو گئیں ہیں مگر انشاء اللہ تعالیٰ اسکے مطالعہ سے تمام اشکالات حل ہو جائینگے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آوینگے جو نہایت کار آمد ہیں۔ صفحات ۵۲۰ تقطیع ۲۶×۲۲ کاغذ سفید قیمت صرف ۵ محصول ڈاک علاوہ

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں اور اشتہاری کتابوں نے آپکو بدظن کر دیا ہے تو صرف ایکبار ”احسن الوظائف“ طلب کرکے ملاحظہ کریں جس میں پیر مرشد کی عمر بھر کی اندوختہ ... اوراد و وظائف ... قیمت

تکمیل الیقین یعنی خلاصۂ سائنس اور اسلام

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کے ساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے یہ کتاب زمانہ حال کے تعلیم یافتہ کے واسطے تالیف کی گئی ہے جو علوم جدیدہ کے اثر سے متاثر ہو کر شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ باعتبار ضرورت زمانہ یہ کتاب ہر دیندار مسلمان کے لئے ازبس ضروری اور اس کا مطالعہ نہایت نافع ہے۔ ... اسلام پر وارد ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں قیمت ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

الصرف والنحو

عربی کے صرف و نحو میں یہ رسالہ بے نظیر ہے مؤلف نے عربی کی قواعد کو اسقدر اچھی طرح بیان کیا ہے کہ طالب علم بغیر کسی غور و فکر کے سمجھتا چلا جاتا ہے۔ عربی کے ہر طالب علم کو اس کا ایک نسخہ طلب کرنا ضروری ہے۔ قیمت ۸/

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کے لئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہیں ان کے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے۔ اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ۲۰ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للّٰہیت حضرات واعظین سے رعایتی قیمت ہے

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۳۴۶ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے۔ گویا ۳۴۶ فارسی رباعیاں ہیں اور اتنی ہی اردو رباعیاں ہیں۔ شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے صفحات ۲۷۵ قیمت

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ۔ جسے مولانا شبلی مرحوم نے تحقیقات کے ساتھ کھینچا ہے۔ صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو یہ بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کیسی قدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائپ کی خوش خط کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت صرف

متفرقات

دلائل الخیرات مترجم برایت شیخ علی بن ... مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ جو کہ مدینہ منورہ میں ... کاغذ سفید ... قیمت فی جلد

دلائل الخیرات زرد کاغذ اعلیٰ

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ۱۲/

حصہ دوم ۱۲/

حصہ سوم

مجموعہ ... مترجم ... محدث دہلوی ہدیہ فی جلد

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت

یہ معجون اسم بامسمّٰی قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے اگرچہ اسکے فوائد بہت ہیں لیکن قوت باہ و امساک کیلئے نہایت مفید و بےنظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے امساک اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ دودھ وغیرہ جسقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہو کر جزو بدن بنجاتا ہے جن اشخاص کو بوجہ سستی اعصاب یا ضعف باہ کے جماع پر قدرت نہیں ہے وہ بخوبی جماع پر قادر ہو سکتے ہیں۔ سن رسیدہ اشخاص اور ان لوگوں کیلئے جو سقدر بیویاں رکھتے ہوں یا سرعت انزال کی وجہ سے نادم و پشیمان رہتے ہوں یہ معجون ایک غیر مترقبہ نعمت ہے قیمت فی تولہ ۔۔ علاوہ محصول ڈاک خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

تحفہ مستورات

یہ ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ انکے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہیں جسکی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ہر وقت اعضا شکنی اور طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ اس رطوبت کیوجہ سے حمل بھی قرار نہیں پاتا یا ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شرطیہ رفع کرکے تنگی پیدا کر دیتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ آٹھ آنے (دیلی) علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ

حکیم حبیب الرحمن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یو۔پی)

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گزارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... تمام بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء کی بھی لاغری دور ہو کر ہمواری اور کیسانیت پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے ... قیمت ... محصول ... جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد سر، ورم، چوٹ، جلے، دکھے، زخم، لقوہ، فالج، رعشہ، گنٹھیا، نقرس، تپ، دلرزہ، نزلہ، کھانسی، ڈبہ اطفال جو گاؤ وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر صہ

تازہ ترین شہادت از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب ... آباد دکن

مکرمی ... بعد تبلیغ سنت خیر الانام واضح ہو کہ جناب کا تیار کردہ روغن احمر قانی میں نے دو مریضوں میں (ایک تو میری شیرخوار بچی کو ڈبہ ہو گیا تھا اسمیں دوسرے درد سر میں) استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپکے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین

سرمہ احمر ... صدہا امراض میں فوری اثر دکھلاتا ہے ... قابل ہے فی شیشی ... مفصل اشتہار کلاں طلب کرکے ملاحظہ فرمائیں

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخراجات آمد و رفت مع قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ وہی خضاب ہے جس کو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر وغریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس ایک شیشی سوا روپیہ تین شیشی ... بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا بدہضمی زکام وغیرہ کیواسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوشی سے پیتے ہیں قیمت ایک شیشی ۱۲/ چار شیشی ... بارہ شیشی معہ محصول

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت بکس محصول ... ایک درجن معہ محصول

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ہے ہزاروں اہل الرائے ڈاکٹر حکما کا پاس شدہ دھند جالا غبار خارش سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے قیمت ایک تولہ عہ سہ ماہ تولہ ... محصول ڈاک ہر حالت میں

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ کلینڈر کے اردو ہندی ٹکٹ طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن کھلے

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری نفیر ... بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجاتے ہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگاکر اقرارنامہ لکھوالیں قیمت فی شیشی تین روپے

دفتر معالج برص نمبر ۱۱ دربھنگہ (بہار)

عرق بخار

بہول لا علاج ... بخار سے بچاؤ ... مریض ... اسکے استعمال سے ... قیمت فی شیشی ... درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور صاف نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجادات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبہ میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط وکتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں اور دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں بخوبی پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی ... دل دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے ... کیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو سرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا قیمت ... خوراک ... محصول

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھاپن ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... درجہ عام ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار ”الجمعیۃ“ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہٰذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ سالانہ ششماہی

منیجر ”الجمعیۃ“ بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۰۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

نمبر ۳۲	دہلی یوم شنبہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۵ہجری ۔ مطابق ۶ نومبر ۱۹۲۶ء	جلد ۴

تکفیر بین المسلمین

اور

اس کے متعلق علما کی نکیر

(از قلم مولانا شاہ عزالدین صاحب پھلواروی)

حجاز کی موجودہ صورت حالات نے جہاں بہتیرے فتنے امت مسلمہ کے اندر پیدا کر رکھے ہیں وہاں سب سے بڑا فتنہ ان کے آپس کی تکفیر کا ہے۔ نجدی جو اپنی قدیم مذہبی روایتوں کی بنا پر تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں وہ تو ایک حد تک اس کے لئے معذور ہیں کیونکہ ان کے مذہب کا اصل اصول انہیں اسی کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ ادھر ہم میں بھی بعض ایسی ہستیاں موجود ہیں جو جہلا یا جہلا اہل نجد ہی کی نہیں۔ بلکہ اکثر علماء اور ان جماعتوں کی تکفیر کرتی ہیں جنہوں نے امت کے ایک کثیر حصہ کو الحاد سے بچا لیا ہے یقیناً یہ دونوں جماعتوں کی ایک کھلی غلطی ہے جس کا ارتکاب ان کے عوام اور خاص دونوں کی جانب سے ہو رہا ہے۔ میں اس موقع پر اعاظم صوفیا اور اکابر علماء کے چند اقوال نقل کرتا ہوں جن سے اس تکفیر مسلمین کا پردہ چاک ہو جائیگا اور عبرت بیں نگاہوں کے لئے عبرت ہوگی۔

کسی مسلم کی جو خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہو تکفیر کرنا عموماً اکابر علمار اسلام و متصوفین فقہا محدثین و متکلمین کے نزدیک غیر پسندیدہ اور ناجائز ہے

کشاف اصطلاحات الفنون جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۲ میں سید سند کی شرح مواقف سے منقول ہے والمعترف بنبوۃ محمد اما المخالف فی اصل من اصول الدین فقد اختلف فیہ فجمہور المتکلمین والفقہاء علی انہ لا یکفر احد من اہل القبلۃ انتہیٰ

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ماننے والا اگر اصل اصول دین محمدی میں غلطی کرے تو اس کے کفر میں اختلاف ہے ہاں جمہور متکلمین و فقہا فرماتے ہیں کہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنی چاہیئے۔ اسی طرح امام عبد الوہاب شعرانی الیواقیت والجواہر صفحہ میں فرماتے ہیں وکان ابو المحاسن الرویانی وغیرہ من علماء بغداد قاطبۃ

لا یکفر احدا من اہل الملۃ احب الاسلامیۃ لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فلہ مالنا وعلیہ ما علینا۔ یعنی ابوالمحاسن رویانی اور تمام علمار بغداد کہتے ہیں کہ مذہب اسلام کے کسی فرد کی تکفیر نہ کیجائے گی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری نماز ادا کرے اور میرے قبلہ کو قبلہ بنائے اور میرے ذبیحہ کو کھائے تو جو میرے لئے ہے وہ اس کے لئے ہے اور جو مجھ پر ہے [illegible] اس پر ہے۔ یعنی وہ بھی اتحاد اسلامی میں منسلک اور اسی کی تقویت کی دوسری جگہ شیخ شہاب الدین اوزعی کا ایک مکتوب ہے جو انھوں نے شیخ الاسلام تقی الدین سبکی کے پاس بغرض استفسار بھیجا تھا جو بہت بسیط ہے۔ طوالت کے خوف سے عربی عبارت نکالکر اور کا ترجمہ لکھتا ہوں صاحب کتاب لکھتے ہیں کہ میں نے ایک استفتا شیخ شہاب الدین اوزعی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا۔ جسے انھوں نے شیخ تقی کے پاس (بطور استفسار) بھیجا تھا جسکا مضمون یہ ہے کیا فرماتے ہیں ہمارے سیدنا و مولانا شیخ الاسلام اہل بدعت اور اہل ہوا کی تکفیر کے متعلق شیخ نے یوں جواب دیا جان تو اے برادر خدا تجھے اور مجھے توفیق دے کہ اہل اسلام کی تکفیر پر اقدام ایک بہت دشوار کام ہے۔ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ اہل ہوا کی تکفیر کو بوجدان کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے بڑا ہی امر عظیم سمجھے گا۔ کیونکہ کسی کی تکفیر کرنا ایک بڑا ہولناک اور عظیم الخطر امر ہے۔ جو شخص کسی انسان کی تکفیر کرتا ہے وہ درحقیقت اس بات کی خبر دیتا ہے کہ مکفر آخرت کی زندگی میں ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ اور دنیا میں اس کا قتل اور اس کا مال سب مباح ہے اور سٹرقادہ کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنے پر قادر نہیں۔ الغرض اہل اسلام کے جو ارکان ہیں وہ اس کی کسی زندگی میں جاری نہیں ہو سکتے۔ اور کسی مسلمان کا قتل ایک ہزار کافر کو چھوڑ دینے سے گناہ میں زیادہ ہے اور پھر جن مسائل میں اہل بدعت پر تکفیر کا حکم لگایا جاتا ہے وہ بہت دقیق اور غامض ہیں اپنے فروعات کی کثرت اور دقیق المدارک اور مختلف القرائن ہونے کے سبب اور بسبب اختلاف بواعث جو اہل بدعت کو پیش آتے ہیں۔

اور جو شخص ان مسائل میں امر حق کا احاطہ کرنا چاہے وہ اس بات کا محتاج ہے کہ تمام وجوہ خطاکے اقسام کا شناسا ہو اور تمام تاویلوں کی حقیقت اور ان کے شرائط سے جو لینے اپنے محلوں اور مواقع میں ہونی چاہئیں شناسا ہو اور جو الفاظ محتمل تاویل اور غیر محتمل ہیں ان سب کی معرفت اسے حاصل ہو اور یہ امر اس بات کو چاہتا ہے کہ تمام قبائل عرب کی زبان کے طریقے اس کو معلوم ہوں یعنی ان قبائل کے استعمال حقیقی اور مجازی اور استعارات جانتا ہو علم توحید کے دقائق سے بھی واقفیت

ہو وغیرہ وغیرہ ان تمام باتوں کا حصول تو علماء ہی پر دشوار ہے غیر علمار کا ذکر ہی کیا۔ اب اس سے معلوم ہوا کہ اہل بدعت کی تکفیر میں دو امر کا ہونا ضروری ہے اول تو کفر کے معتقد کو بلا کم زیادت کے محرور و محقق کرنا یہ امر بڑا دشوار ہے کیونکہ کسی کے مافی الضمیر پر پورے طور پر بلا کم و زیادت اطلاع پانا مشکل ہے ایسا تو بہت دشوار ہے کہ کوئی شخص حاکم کے پاس ایسی باتیں کہے جس کے نطق سے وہ اپنے قتل کو یقینی سمجھتا ہو۔ یہ بات کبریت احمر سے بھی زیادہ نایاب ہے۔ اور اسی طرح کسی کے مافی الضمیر پر بینہ قائم کرنا اور پورا ثبوت دینا بھی دشوار ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ کسی معتقد اہل اسلام پر کفر کا حکم جاری کرنا بہت مشکل ہے اس سبب سے کہ استنباط کے مقامات بہت دشوار ہیں۔ اور علم کلام ایک بڑا صعب علم ہے اور حق و ناحق میں تمیز کرنا بھی ایک بڑی دشواری ہے۔ کیونکہ یہ بات اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کا ذہن بھی صحیح و سالم ہو اور جس کا نفس بھی مرتاض ہو اور ہوا و ہوس سے بالکل پاک ہو علوم شرعیہ سے بھرا ہوا ہو اور اسرار علوم شریعت بھی اسے معلوم۔ ائمہ مجتہدین کے مواقع اختلاف سے بھی خبردار ہو یہ باتیں بہت ہی قلیل الوجود ہیں۔ اور انسان جب خود اپنے ہی اعتقاد کے بصورت تحریر لانے سے مجبور ہے تو پھر دوسروں کے اعتقاد کو بصورت تحریر بلا کم زیادت کیونکر پیش کر سکتا ہے اور اس پر کیونکر قدرت ہو سکتی ہے۔ پس ہر ایک مومن کو اہل ہوا و ہوس کی تکفیر سے نہایت ادب کے ساتھ اجتناب کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اکثر اہل ہوا و ہوس عوام ہوتے ہیں جنکو اپنے اعتقاد کی مخالفت دلیلیں معلوم ہی نہیں ہوتیں۔ لیکن ہاں جب نصوص صریحہ غیر محتمل التاویل کی مخالفت عناداً و انکاراً کی جاتی ہو تو اس میں البتہ علمار کو تفکر کرنی چاہیئے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھو)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	للعہ	للعہ
ششماہی	للعہ	عہ
فی پرچہ	ار	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری چھٹی، دسویں، چودہویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں۔

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کیجائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت [illegible] موتیوں کی لڑی کے جو ایک مسلمان کا دل دیکھکر [illegible] جاتا ہے صحت [illegible] سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ [illegible] ہے جلد منقش قیمت مع محصول ڈاک ۹۔۸۔۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت ۶ مع محصول ۳ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۶۔۸۔۰ محصول برمشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۰ روپیہ۔ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ محصول برمشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول حنائی کاغذ قیمت ۲۳۔۸۔۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۱۵۔۰۔۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع [illegible] کاغذ قیمت ۳۰ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۲۔۸۔۰

المشتہر مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴ ۔ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

آنحضرت فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ [illegible] ہے۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں [illegible] کا ہر مسلمان کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) الجمال الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

[illegible] کے حالات کا بیان مع تحقیق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کی [illegible] ہے ہاں تاریخ [illegible] کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت مع محصول عہ

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر [illegible] کے اسرار و [illegible] روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت مع محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible] مولانا کی تصنیف [illegible] جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ [illegible] اسلامیہ [illegible] جلد دوم [illegible] حصہ سوم [illegible]

ملنے کا پتہ — مطبعہ شیخ ہدایت اللہ بک سیلر رحمۃ للعالمین عطوالہ دروازہ ریاست پٹیالہ

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن ہیں

پھر خضاب و نمیں نئے سری پڑگی ہاں چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہی عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کہیں معنی ادنیٰ

جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مراد اقل

پتہ — شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ کلوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت ! مفت !! مفت !!!

سفید داغ

ہمارے دوا لگانے سے جسم کا کیک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت [illegible] روپیہ (سعہ) برس سفید بھی سفید و [illegible] کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت [illegible] مردوں عورتوں اور بچوں کی [illegible] بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ مختلف بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگاکر ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ — راج وید کلکتہ)

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ ہیری بیربوٹی ہیر ناتیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس بے علاقہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس بیکات [illegible] روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

المشتہر — منیجر ہیری بیرناتھ نمبر ۶ پوسٹ گنسی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنے علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیری ضلع سورت

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانت دار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ [illegible] تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو [illegible] ہے [illegible] کیا آپ کا فرض [illegible] اشاعت میں کوشش [illegible] خریدار بنا دیں۔

(منیجر)

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر الجمعیۃ سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ

مخلوط انتخاب کی ناکامی

یکم نومبر کو دہلی اسمبلی کے انتخاب کا نتیجہ شائع ہوگیا اور جیسی کہ امید تھی مسٹر آصف علی ناکام ہوئے۔ اور مسٹر رنگ بہاری لال کامیاب ہوگئے۔ یہ صرف دو شخصیتوں کی کامیابی و ناکامی کا فیصلہ نہیں ہے۔ بلکہ در اصل ایک اصول کی کامیابی اور دوسرے اصول کی ناکامی کا آخری اور قطعی فیصلہ ہے جس کے بعد ہندوستان میں اس کے متعلق کسی اختلاف رائے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مخلوط انتخاب جس کی بڑے زور شور سے دنیا میں وکالت کیا کرتے تھے۔ اور جس کی ظاہری چمک دمک پر ہمارے بعض مسلمان "قوم پرست" بھی فریفتہ تھے۔ اس انتخابی تجربہ نے اس کی صاف طور پر قلعی کھولدی۔ اور آفتاب کی روشنی میں یہ حقیقت نمایاں ہوگئی کہ مسلمانوں کا ہندو اکثریت پر اعتماد نہ کرنا اور جداگانہ نیابت و انتخاب پر زور دینا بالکل حق بجانب ہے مسلمانوں نے دہلی سے اپنا کوئی نمائندہ کھڑا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ ہندو اکثریت کے مقابلہ میں کامیابی کی کوئی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔ سوراج پارٹی نے محض قابلیت۔ ملکی خدمات اور سیاسی تجربہ کی بنا پر ایک مسلمان کو دہلی کا نمائندہ نامزد کیا جو مسلمانوں میں ہندوؤں کی حمایت کے لئے حد درجہ بدنام تھا جس نے ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے فرقہ وارانہ مفاد کی کبھی حمایت نہیں کی۔ جو ہمیشہ "ہندوستانی پہلے اور مسلمان بعد" کا نعرہ لگاتا رہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دہلی میں صرف وہی ایک مسلمان تھا جس پر ہندو اعتماد کرسکتے تھے۔ اس امیدوار کو ملک کی ایک متحدہ سیاسی جماعت نے نامزد کیا اور دہلی کے ہندو مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ اس کو اپنا نمائندہ منتخب کرکے اسمبلی میں بھیجیں۔ لیکن ہندوؤں نے صرف اس بنا پر کہ وہ ہندو نہیں بلکہ مسلمان ہے اسے منتخب کرنے سے انکار کردیا اس کے مقابلہ میں ایک ہندو امیدوار کی تائید کی۔ جو قابلیت۔ سیاسی تجربہ اور خصوصاً ملکی خدمات کے اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنی سنگھٹنی سرگرمیوں کے باعث مسلمانوں میں بہت بری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ۴۲۱۵ ہندو ووٹروں میں سے جنہوں نے انتخاب میں حصہ لیا تھا۔ چالیس پچاس سے زیادہ آدمیوں نے سوراجی مسلمان کو رائے نہیں دی۔ ہندوؤں کے اس طرز عمل کے صاف معنی ہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خواہ وہ کیسا ہی حامی وطن اور خادم ملک ہو کسی حال میں رائے دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ان کے دماغوں پر قومی تعصب اس حد تک مسلط ہے کہ ایک قابل تجربہ کار اور سچے وطن پرور کے مقابلہ میں ایک ایسے شخص کو محض ہندو ہونے کی وجہ سے ترجیح دیسکتے ہیں جس کو ابھی ابھی خود سوامی شردھانند "سیاست میں طفل مکتب" قرار دے چکے ہیں۔

ہندوؤں نے اس معاملہ میں جس فرقہ وارانہ تنگ نظری سے کام لیا ہے اس کی حیثیت ظاہر کرنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک اور واقعہ اس کو اور بھی تاریک بنا دیتا ہے دہلی سے ابتداءً دو ہندو نمائندے کھڑے ہوئے تھے۔ ایک لالہ رنگ بہاری لال اور دوسرے مسٹر شیو نرائن وکیل۔ ان دونوں میں سے پنڈت مالویہ لالہ لاجپت رائے اور سوامی شردھانند نے اپنے ایک مضمون میں یہاں تک لکھدیا کہ وہ ابھی بہت نو عمر ہیں اور ایک قانون سازی شاندار پوزیشن کے اہل نہیں ہیں لیکن باوجود اس کے وہ نہیں بیٹھے اور برابر انتخابی جد و جہد کرتے رہے۔ ان کے اس فعل پر پنچ میں اظہار افسوس تک کیا گیا۔ سناتن دھرم سبھا اور انڈی پنڈنٹ کانگریس پارٹی نے ان کی حمایت سے (جس کے حاصل ہونے کا انہوں نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا) علانیہ اظہار برأت بھی کیا اور الکشن کے پہلے دن تک لاجپت مالویہ پارٹی ان کے خلاف جدوجہد کرتی رہی۔ لیکن ۲۸ اکتوبر کی شام کو جب معلوم ہوا کہ ہندوؤں کے تقسیم آرا سے مسلمان امیدوار کامیاب ہوجائیگا تو انہوں نے محض اس مسلمان کو ناکام کرنے کے لئے مسٹر شیو نرائن کو بٹھادیا، لالہ لاجپت رائے فوراً موقع پر تشریف لائے، وہی رنگ بہاری جو طفل مکتب تھے، فرزانۂ روزگار ہوگئے کہ انہیں ہندو دنیا میں کا پورا اعتبار حاصل ہوگیا، اور فوراً ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں ان الفاظ کے ساتھ ہندوؤں کے فریقانہ جذبات سے اپیل کی گئی تھی کہ "ہندو دھرم کی لاج رکھو" گویا یہ ساری تگ و دو صرف ہندو دھرم کی لاج رکھنے ہی کے لئے تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو جاتی نے اپنے دھرم کی لاج رکھی، دوسرے دن طفل مکتب صاحب یعنی لالہ رنگ بہاری لال کو ۱۶۸۰ ووٹ حاصل ہوئے۔ اور وہ مسلمان جو کئی سال سے متحدہ قومیت، متحدہ سوراج اور اتحاد اتحاد کی رٹ لگا رہا تھا یک بینی و دو گوش نکال دیا گیا۔

ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ مخلوط انتخاب صرف ایک قومی بے انصافی کا آلہ رہجاتا ہے جس کا مقصد ایک پوری کی پوری قوم کو نمائندگی کے حق سے محروم کرتا ہے۔ مخلوط انتخاب صرف ایسی ہی صورت میں جائز ہوسکتا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی قومی تفریق، کسی قسم کا فریقانہ امتیاز اور کسی نوع کا اختلاف مفاد موجود نہ ہو۔ ایسی یگانگت و بے امتیازی کی حالت میں توقع کی جاسکتی ہے کہ ہندو ہندو ہونے کی حیثیت سے اور مسلمان مسلمان ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ دونوں ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ووٹ دینگے اور تقسیم آرا صرف قابلیت اور ملکی خدمات کے موازنہ پر مبنی ہوگا۔ لیکن اگر دونوں قوموں کے درمیان تفریقی روح موجود ہو، دونوں کے قومی مفاد مختلف ہوں اور وہ اپنی قوت انتخاب کو قومی امتیاز سے ملوث کیے بغیر رائے نہ دے سکیں تو پھر مخلوط انتخاب کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا کہ جس قوم کے ووٹر تعداد میں کم ہیں۔ اس کا کوئی نمائندہ کونسلوں میں نہ جاسکیگا اور نمائندگی کا اجارہ صرف اکثریت رکھنے والی قوم کو حاصل رہیگا۔ اس سے دونوں قوموں میں متحدہ قومیت کا جذبہ پیدا ہونا تو درکنار، ان کے درمیان مزید کشیدگی پیدا ہوگی، اقلیت کی بے اطمینانی و ناراضی اکثریت کے استبداد سے مکرر مزید منافرت پیدا کردیگی اور ایک قوم بننے کا کوئی امکان باقی نہ رہیگا۔ دہلی کے انتخاب میں یہ نتیجہ ہر شخص نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ مسلمانوں کے ۱۶۰۰ ووٹروں میں سے ۱۴۰۰ نے انتخاب میں حصہ لیا۔ گویا مسلمانوں نے اپنی پوری قوت صرف کردی۔ برخلاف اس کے ہندوؤں کے ساڑھے تین ہزار ووٹروں میں سے صرف ۲۱۰۰ میدان انتخاب میں آئے۔ گویا ان کی قوت کا نصف سے کچھ زائد حصہ مقابلہ میں صرف ہوا۔ لیکن اس کے باوجود مسلمان جس کو منتخب کرنا چاہتے تھے اسے منتخب نہ کرسکے اور خالص ہندو والوں سے مسٹر رنگ بہاری لال اسمبلی میں چلے گئے اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ ایسے مخلوط انتخاب میں جبکہ رائے دینے کا معیار ہندویت اور مسلمانیت ہو، مسلمان کبھی کسی مسلمان کو بھیجنے میں کامیاب نہ ہوسکیں گے اور اسمبلی میں صرف ہندوؤں کا نمائندہ جایا کرے گا۔

مخلوط انتخاب کا ایک فائدہ یہ بتایا جاتا ہے کہ ہر امیدوار کو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے ووٹروں کے پاس رائے حاصل کرنے کے لئے جانا پڑے گا اور اسلئے ہر شخص جو کونسلوں میں جانا چاہتا ہو اس امر پر مجبور ہوگا کہ فرقہ بندی سے علیحدہ رہکر متحدہ مفاد کی خدمت کرے تاکہ دونوں قوموں کو منہ دکھا سکے۔ لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے رائے دہندگان مساوی تعداد میں ہوں۔ ایک قوم کی اکثریت اور دوسری کی اقلیت کی حالت میں یہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ جس جگہ ہندوؤں کی کثرت ہوگی اور مسلمان کم ہونگے وہاں مسلمان امیدوار تو ضرور مجبور ہوگا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو ووٹروں کو خوش رکھے، مگر ہندو امیدوار کو ایسی کوئی مجبوری نہ ہوگی۔ بلکہ وہ ان میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی حمایت کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ دہلی میں ایسا ہی ہوا۔ مسٹر آصف علی نے ہمیشہ ہندوؤں کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو کبھی خوش نہ رکھ سکے۔ لیکن مسٹر رنگ بہاری کو مسلمان ووٹروں کی رضامندی حاصل کرنے کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ بلکہ دہلی کے فسادات میں انہوں نے سب سے زیادہ سنگھٹنی شورہ پشتوں کی پشتیبانی کی اور یہی خدمات آخر میں ان کے کام آئیں اب وہ مجبور نہیں ہیں کہ اسمبلی میں مسلمانوں کے مفاد کی بھی کوئی خدمت انجام دیں۔ پھر اس حیثیت سے بھی مسلمان ہی نقصان میں ہیں۔ اگر مخلوط انتخاب سے مسلمان امیدواروں کو کونسلوں میں جانا نصیب ہو بھی گیا تو وہ مسلمانوں کے مفاد کی نہیں بلکہ ہندوؤں ہی کے مفاد کی خدمت کرینگے اور ان کی حیثیت ان غدار سپاہیوں کی سی ہوگی جو دشمن کی فوج میں ملکر خود اپنی قوم کے مقابلہ میں لڑتے آتے ہوں۔

بہر حال اس انتخاب کا جو کچھ نتیجہ ہونا تھا وہ ہوچکا۔ اب ہمیں آئندہ کے لئے ایک رائے قائم کرنی چاہئے۔ یہ ظاہر ہے کہ آئندہ تین سال تک اسمبلی میں دہلی کے مسلمانوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہوگی، کیونکہ مسٹر رنگ بہاری شاید ایک مسلمان کے بھی نمائندے نہیں ہیں۔ مخلوط انتخاب کے ناجائز اصول نے دہلی کے ڈیڑھ لاکھ سے زائد مسلمانوں کو نمائندگی کے حق سے محروم کردیا۔ لیکن مسلمان ہمیشہ کے لئے اس محرومی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں ابھی سے دہلی کے لئے ایک مسلمان نشست کا مطالبہ شروع کردینا چاہئے تاکہ آئندہ انتخاب تک مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق مل جائے۔ اور اگر اس میں ناکامی ہو تو پھر قطعی طور پر یہ فیصلہ کرلینا چاہئے کہ جب تک ان کا حق تسلیم نہ کیا جائے وہ انتخاب میں کوئی حصہ نہ لینگے۔

اس کے ساتھ ہی ہم کو ان تمام ہندوستانی "قوم پرستوں" سے جو اب تک مخلوط انتخاب کی حمایت کرتے رہے ہیں، یہ پوچھنا چاہیے کہ کیا اب بھی آپ اس غلط اور ناجائز طریق انتخاب کی حمایت کرنے کی جرأت کرسکتے ہیں۔ اس تجربہ کے بعد اگر آپ میں انصاف کا تھوڑا سا بھی احساس موجود ہو تو آپ مجبور ہیں کہ جداگانہ انتخاب کے اصول کو تسلیم کرلیں اور مخلوط طریقہ کی حمایت کو ترک کردیں۔ لیکن اگر اب بھی آپ مسلمانوں کے مطالبہ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ "متحدہ قومیت کی تعمیر" کے بہانہ سے مسلمانوں پر ہندو اکثریت کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اندر در اصل آپ بھیڑیے ہیں جس نے دھوکا دینے کے لئے بکری کی کھال اوڑھلی ہے۔

حمیت جاہلیت کا ایک انمول نمونہ

ہم نے حجاز کے دستور اساسی پر جو مسلسل مقالات افتتاحیہ لکھے تھے ان کے متعلق ہمارے پاس ایک نہایت دلچسپ مضمون آیا ہے۔ اگر قارئین کرام کا وقت ضائع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو ہم پورا کا پورا مضمون شائع کردیتے۔ مگر وہ فلسکیپ سائز کے ۱۲ صفحات پر پھیلا ہے۔ اور ایسے ایسے مضامین عالیہ سے معمور ہے جنکو معمولی علم و عقل رکھنے والا آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے ہم محض اس کا خلاصہ ہی ذیل میں درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

ہمارے مضمون نگار صاحب نے سب سے پہلے اپنی تیغ قلم کا وار مدیر الجمعیت پر کیا ہے اور اسے محض اس بنا پر کہ اس غریب نے شامت اعمال سے حجاز کے موجودہ طرز حکومت کو خلاف منشاء شریعت قرار دیا۔ اسلام ہی سے خارج کردیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ "ان خیالات کے پڑھنے سے یہ ہرگز نہیں معلوم ہوتا کہ لکھنے والا کوئی مسلمان ہے۔ بلکہ ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی لامذہبی اس کے رگ و پے میں سرایت کرگئی ہے اور اس نے اس کے دماغ پر اسقدر تسلط کرلیا ہے کہ اس سے حق و باطل میں امتیاز کی قوت بالکل مسلوب ہوگئی ہے"۔ ان کے نزدیک مدیر الجمعیت کی ناکامی و لامذہبی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ حکومت استبدادیہ موروثیہ کو صحیح اور جائز طرز حکومت نہیں سمجھتا اور اصرار کرتا ہے کہ اسلام کا منشاء ایسی حکومت قائم کرنا ہے جس کا رئیس مسلمانوں کا منتخب کیا ہوا ہو اور ان کے مشورے سے امور حکومت کرے۔ مضمون نگار صاحب ایسی حکومت کو بالکل غلط اور خلاف اصول اسلام قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں صحیح اور اصول اسلام کے مطابق حکومت کا نقشہ پیش کرتے ہیں وہ ذرا دیکھنے کے قابل ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اسلام نے جس نظام حکومت کو پیش

کیا ہے وہ سراسر شخصی، قہری، استیلائی، اور استبدادی ہے اسلام کا اصلی فرمانروا اللہ خدا ہے جو شخصی حیثیت سے اپنے بندوں پر حکومت کرتا ہے اور قہر و استبداد سے انکو اپنے بنائے ہوئے قانون پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ پھر چونکہ رسول۔ خدا کا خلیفہ یعنی نائب ہے اس لئے اس کی حکومت کی نوعیت بھی یہی قہری و استبدادی ہے اور اسی طرح امیر المسلمین چونکہ رسول کا خلیفہ یعنی نائب ہوتا ہے اس لئے علی ہذا القیاس اس کو بھی قہر و استبداد کے ساتھ شخصی حکومت کرنی چاہیے۔ گویا جو حیثیت خدا کو اپنے بندوں پر حاصل ہے (نعوذ باللہ) وہی حیثیت رسول کو اپنی امت پر اور بادشاہوں کو اپنی رعیت پر حاصل ہے۔ اس ارشاد گرامی کو اگر اصول قرار دیکر فروعات پر وسیع کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ خدا چونکہ قادر، خالق، رازق وغیرہ ہے اس لئے بادشاہ بھی نعوذ باللہ ایسا ہی ہے۔ اور چونکہ خدا حی و قیوم ہے اس لئے بادشاہ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ کیونکہ جب بادشاہ خدا کا نائب علی الاطلاق ٹھیرا تو جو خدا کے اختیارات ہوں وہی چھوٹے پیمانہ پر بادشاہ کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ اس سے یہ باریک نکتہ بھی حل ہوگیا کہ خدا اپنے بندوں پر ان کے مشورہ سے حکومت کرنے پر مجبور ہے کیونکہ اس نے اپنے خلیفہ کو حکم دیا ہے کہ وہ شاورھم فی الامر یعنی مسلمانوں سے امور حکومت میں مشورہ کرلیا کرو۔ اور مذکورہ بالا اصول کے مطابق اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب خدا کے خلیفہ کو لوگوں سے مشورہ لیکر حکومت کرنے کا حکم ہے تو خود خدا بھی ضرور اپنے بندوں سے مشورہ کرلیا کرتا ہوگا (نعوذ باللہ)

اسلامی حکومت کا یہ نقشہ پیش کرنے کے بعد جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام دنیا سے آزادی و حریت کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اور اسلام سے بڑھکر آزادی کا کوئی دشمن نہیں ہے؟ ضرور ثابت ہوتا ہے؟ اگر عالم خدا کا ملک ہے اور مخلوق خدا کی رعایا تو کسی کو کوئی حق نہیں کہ خدا کے ملک میں رہکر اور خدا کا عبد ہوکر آزادی و حریت کا دعویٰ کرے۔ اور خدا کے احکام ماننے سے انکار کرے۔ اور خدا کے نائبوں کی اطاعت سے سرتابی کرکے خدا کے ملک میں علم بغاوت بلند کرے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ آسمانی بادشاہت کے مجرم ہیں۔ نہ ان لوگوں کو کوئی موتمر بنانے کا حق ہے۔ اور نہ کوئی انجمن، یا جمعیت یا کانفرنس بنانے کا حق۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خلیفۃ اللہ فی الارض مجاز ہوگا کہ وہ ان باغیانہ جتھوں کو منتشر کردے"۔ اس گفتگو سے یہ راز منکشف ہوا کہ زمین کے بادشاہوں کی حکومت بعینہ آسمانی بادشاہت ہے اور ان کا قانون بعینہ الٰہی قانون ہے۔ اور جس طرح انسان خدا کے بنائے ہوئے قانون کے مقابلہ میں آزادی کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح بادشاہوں یعنی خدا کے نائبوں کے قانون سے بھی سرتابی کا اسے حق نہیں ہے۔ اسلام کے دنیا میں آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو بادشاہوں کی غلامی سکھائے۔ اور آزادی و حریت کو مٹائے۔ کیونکہ اس کی شریعت میں بادشاہی قوانین قانون قدرت کے مرادف ہیں اور ان سے آزادی کا دعویٰ کرنا شدید جرم ہے۔ اسلام کی اس سے بہتر ترجمانی اور کیا ہوسکتی ہے؟

ایک اور حقیقت جس کے انکشاف کا شرف ہمارے ان ترجمان اسلام دوست کو حاصل ہوا ہے یہ ہے کہ حجاز سے مسلمانوں کا تعلق ویسا ہی ہے۔ جیسا امریکہ سے عیسائیوں کا تعلق ہے۔ فرماتے ہیں "اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ حجاز سے تمام مسلمانوں کے حقوق متعلق ہیں اس لئے اس میں مداخلت کا سب کو حق ہے تو اسی طرح امریکہ والوں کے مقابلہ میں تمام عیسائی سلطنتیں بھی یہی کہہ سکتی ہیں کہ امریکہ کی سلطنت سے عیسائیت کے مفاد وابستہ ہیں اس لئے ہم کو اس میں مداخلت کا حق حاصل ہے۔ لیکن یہ عذر ان کا امریکہ والے کب سن سکتے ہیں"۔

یہ ایسے لچر خیالات ہیں جنکی تردید میں دلائل پیش کرنا فضول اپنا وقت ضائع کرنا ہے۔ انہیں پیش کرنے سے ہمارا مقصد قارئین کرام کو صرف یہ بتانا ہے کہ جو طبقہ آج ابن سعود کی حمایت کررہا ہے۔ اس کی ذہنیت کس قسم کی ہے۔ ان لوگوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس شخص کی بہر حال حمایت کریں گے۔ خواہ اس کی خاطر اسلام کی تعلیمات ہی میں تحریف کیوں نہ کرنی پڑے۔ اس سے کوئی غلطی سرزد ہو تو وہ ویسی ہی غلطی کا الزام خلفائے راشدین پر منسوب کرنا اس سے بہتر سمجھیں گے کہ اسے غلط تسلیم کریں۔ وہ کوئی گناہ کرے تو اس گناہ کو حدیث و قرآن سے جائز ثابت کرنا اس سے بہتر سمجھیں گے کہ اسے گناہ مانیں۔ اس سے اگر نفسانیت خود غرضی اور شخصی اقتدار کی خواہش کا اظہار ہو تو وہ اسے برا سمجھنے کے بجائے اسلام میں اسکا جواز بلکہ وجوب ثابت کرنا زیادہ آسانی سے گوارا کرلیں گے۔ اور حد یہ ہے کہ اس کا دامن بچانے کی خاطر اسلام میں ان برائیوں کو بھی تسلیم کرلیں گے جو اس کے دشمن اس میں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ گویا اسلام ابن سعود کی خاطر بدل سکتا ہے۔ مگر اسلام کی خاطر ابن سعود کے متعلق ان کا عقیدہ نہیں بدل سکتا۔ یہ حمیت جاہلیت کا وہ درجہ ہے جس کی اصلاح میں انبیا کو بھی کامیابی نہیں ہوسکی۔

حضور نظام کے خلاف مفسدانہ کوششیں

مسلمانوں کے خلاف ہندو مفسدین کے جنگی پروگرام میں جہاں اور بہت سی دفعات ہیں، وہاں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدر آباد کو مشکلات میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جائے اور پروپیگنڈا، سازش، خفیہ ریشہ دوانی اور علانیہ شور و شغب سے اس کی بنیادوں کو کمزور کیا جائے۔ اس سے ان لوگوں کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی کوئی قوت ایسی نہ رہے جو کسی وقت ان کی پشت پناہ ہوسکے اور بحالت موجودہ جس سرچشمہ سے اسلامی ہند کے علوم و فنون اور تہذیب و آداب سیراب ہورہے ہیں اسکو سکھا کر اسلامی تہذیب پر موت طاری کردی جائے۔ اس مقصد کے لئے مہاراشٹر اور مدراس میں کئی سال سے ایک بردست تحریک جاری ہے جس کا جال خود ریاست میں بھی پھیلا ہوا ہے اور اس تحریک کے لیڈروں کی تمام تر کوشش یہ ہے کہ ریاست کو بدنام کرکے اور اس کی بدنامی کے اسباب پیدا کرکے حکومت ہند کو اس کے معاملات میں مداخلت پر آمادہ کیا جائے۔ گذشتہ ایام میں میسور کے نمونہ پر لیجسلیٹو اسمبلی قائم کرانے کی کوشش اور پھر فسادات گلبرگہ کے سلسلہ میں اس تحریک کا راز بہت کچھ افشا ہوچکا ہے۔ اور اب حکومت ہند سے دولت آصفیہ کے اختلافات کے سلسلہ میں مزید حقائق سامنے آرہے ہیں۔ ہمیں بمبئی کے ایک جلسہ کا حال معلوم ہوا ہے جس میں مرہٹے اور چند مدراسی ایک جگہ اکٹھے ہوگئے اور انھوں نے حضور نظام کی رعایا کے نام یہ شور بلند کیا کہ "ریاست میں ہندوؤں کی جان و مال اور عزت و ناموس کی کوئی حفاظت نہیں ہے اور ریاست کا نظم و نسق بدسے بدتر ہوتا جارہا ہے"۔ جلسہ کے صدر کوئی سنگر اسیں پرشاد صاحب تھے انھوں نے باشندگان ریاست کیلئے ذمہ دار حکومت (یعنی ہندو حکومت) کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ریاست کی ترقی (یعنی تباہی) اہل ریاست کے عزم صمیم (یعنی شورش و ہنگامہ) کے بغیر نہیں ہوسکتی ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس موقع کی مناسبت کو دیکھکر ایک عام کانفرنس منعقد کیجانیوالی ہے جس میں حضور نظام کیخلاف وسیع پیمانہ پر جد و جہد کرنیکے ذرائع سوچے جائینگے۔ اور حکومت ہند پر زور دیا جائیگا کہ وہ ریاست کے اندرونی معاملات کی تحقیق کیلئے ایک کمیشن مقرر کرے علاوہ ازیں ایک وفد بھی ولایت بھیجنے کی تجویزیں کیجارہی ہیں جو یہ بات انکے ذہن نشین کرنیکی کوشش کریگا کہ حیدر آباد کے معاملات میں مداخلت کی فوری ضرورت ہے ان تمام تدبیروں کا باعث حیدرآباد کو صرف اسلئے بنایا جارہا ہے کہ وہ ایک اسلامی ریاست ہے ورنہ نظم و نسق کے اعتبار سے وہ ہندوستان کی تمام ریاستوں سے بہتر ہے اور اسکے مقابلہ میں بہت سی ہندو ریاستوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کے خلاف اس سے بدرجہا زیادہ شور و شغب کی ضرورت ہے۔

صدر خلافت چوروں کی فہرست میں!

آج کل پانی پت میں مویشیوں کی بہت زیادہ چوری ہو رہی ہے۔ تمام ضلع کے باشندے پے در پے نقصانات سے بہت تنگ آگئے ہیں۔ ضلع کے ڈپٹی کمشنر مسٹر لطیفی نے اس کے انسداد کے لئے تمام ضلع کے چوروں اور بدمعاشوں کی ایک فہرست مرتب کرائی ہے۔ تاکہ اس قسم کے لوگوں کی نگرانی میں آسانی ہو اور ان پر ایک تعزیری ٹیکس بھی لگایا جاسکے۔ مگر ہمیں یہ معلوم کرکے حکام پولیس کی ستم ظریفی پر حیرت اور دماغی حالت پر افسوس ہوا کہ انھوں نے بدمعاشوں کی جو فہرست تیار کی ہے اس میں جناب محمد حسین صاحب صدر خلافت کمیٹی ارلانہ تحصیل پانی پت کا نام بھی شامل کرلیا گیا ہے اور صدر صاحب موصوف پر مبلغ [illegible] روپیہ تعزیری ٹیکس بھی لگا دیا ہے۔ محمد حسین صاحب ایک شریف باعزت راجپوت

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ہمارے ایشیائی شاعر بھی بقول اے اعذبه اکذبه ... اسقدر جھوٹ بولتے ہیں کہ خدا کی پناہ ایک ہی غزل میں متضاد مضامین کی بندش تو ان کے نزدیک عیب ہی نہیں ان کی سوجھ بوجھ۔ دماغی کاوش تو یقیناً قابل داد ہوتی ہے وصل کے لیے ان کی جد و جہد بھی بڑی مصیبت۔ یہ باتیں یقیناً پر لطف اور بعض دفعہ حیرت انگیز بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب کی تخیل پرواز ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں۔

پس مردن بنائے جا سکیں گے ساغر میری گل کے
لب جاں بخش کے بوسے ملیں گے خاک میں ملکے

لب معشوق کے بوسوں کے لیے بیچارے نے کس قدر محنت اٹھائی ہے خدا مغفرت کرے۔

خالص دہلی آزادی کی جد و جہد ملاحظہ کیجیے۔ ارشاد ہوتا ہے

غبار راہ گشتم سر منہ گشتم تو تیا گشتم
بچندیں رنگ گشتم با چشمت آشنا گشتم

محبوب کی آنکھوں تک پہنچنے کے لیے غلو ملزی کی چکیوں تک کے میر صاحب شرمندۂ احسان بنے۔ لیکن ہمارا دل جن باتوں گھٹا جاتا ہے وہ ان کے متضاد خیال ہوتے ہیں۔ وہ رند جانیے انہی میر صاحب کا ایک دوسرا شعر ہے۔ جس مصیبت سے ایک چینے کے حاصل کرنے کا اقرار کرچکے ہیں اس کے انکار میں بھی وہی دماغ سوزی تاریخ پرستی اور زور نظم موجود ہے۔ فرماتے ہیں۔

بہر صورت کہ گردیدم نہ بردم راہ در کویش
نوائے بلبل و بوئے گل و باد صبا گشتم

سبحان اللہ جب گلی تک پہنچنا بھی نصیب نہ ہوا تو چشم بد دور آنکھوں تک رسائی کیونکر ممکن ہوسکتی ہے۔ قربان جایئے اس اقرار و انکار کے۔

کبھی کبھی ہمارے شعرا جب ایک ہی تخیل کو مختلف بندشوں سے جکڑتے ہیں تو عجیب لطف ہوتا ہے۔ اور اگر ان مختلف شعراء کے زمانے بھی مختلف ہوں تو پھر زبان کی خوبی اور بھی مزہ دیتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبان کس طرح آہستہ آہستہ دوسری زبان کا پیوند قبول کرتی ہے۔ ایک تخیل اور مختلف بندشیں۔ اور یہی زبان کا فرق اہل ذوق کے لیے عجیب سماں پیدا کردیتا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو۔ میر تقی جو ایک پرانے استاد بلکہ اردو شاعری کے موجد ہیں فرماتے ہیں۔

[illegible]

سو برس پہلے کی اردو ہے۔ موت کی تعریف [illegible] پروپیگنڈا ہے۔ ہمارے مسیح و خضر پر چوٹ بھی کی تاکہ مرنے والوں کو اور بھی موت کا شوق ہوجائے۔ ذوق شاہان مغلیہ کی آخری یادگار ہیں۔ اسی تخیل کو ایک اور قالب میں ڈھالتے ہیں۔

مزے جو موت کے عاشق بیاں کبھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

نصف صدی کے بعد کی اردو ہے۔ ہمیں استادوں کے کلام کا مقابلہ مقصود نہیں ہے۔ بلکہ زبان کے اتار چڑھاؤ کو دکھانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال پنجاب کے مشہور شاعر ہیں۔ اسی تخیل کو ایک نئے انداز میں پیش کرتے ہیں۔

مجھے کیا بتائیں ہمنشیں ہیں موت میں جو مزہ ملا
نہ ملا مسیح و خضر کو بھی وہ نشاط عمر دراز میں

کم و بیش سو برس میں زبان کی پلٹیاں قابل استعجاب ہیں۔

۴ ہیں اور خلافت کمیٹی ارلانہ کے صدر ہونے کے علاوہ پنجاب خلافت کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کے رکن بھی ہیں پولیس نے ان کی عدم موجودگی میں ان پر یہ ناجائز تہمت قائم کی ہے

بقیہ صفحہ اول

انتہی۔ امام عبدالوہاب شعرانی کہتے ہیں کہ اس کلام کو میں نے شیخ کے لکھے ہوئے اپنے ہاتھ کے مسودہ سے نقل کیا ہے اور شیخ کا یہ کلام نہایت جید اور نفیس ہے۔ علامہ شیخ تقی الدین سبکیؒ کی اس جامع اور بے نظیر تحریر سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ کفر کے جتنے وجوہات کسی انسان کے متعلق قائم کئے جاتے ہیں اکثر غلط ہوتے ہیں اس لئے جب تک کہ کفر کے اندر نصوص صریحہ غیر محتمل التاویل کی کھلی مخالفت یا انکار کا جذبہ نہ ہو اسوقت تک کافر کا اطلاق نہ کیا جائیگا۔ اور اس بات کا پتہ لگانا کہ کونسی آیت محتمل التاویل ہے اور کونسی نہیں مذکورہ شرائط کا پورا جامع ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ نیز اکثر علماء نے بغایت احتیاط یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں ننانوے وجہ کفر ہو اور ایک وجہ عدم کفر کی تو بمقتضائے احتیاط عدم کفر کو ترجیح ہوگی۔ اور کفر کا فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر ص ۱۳۰ میں فرماتے ہیں۔ وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہ تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من الخطاء فی افناء مسلم واحد اور اسی مضمون کا خلاصہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد ۳ ص ۔ میں ہے علماء فرمودہ اند اگر نود و نہ وجہ کفر ظاہر شود و یک وجہ اسلام یافتہ شود صحیح این وجہ باید نمود و حکم بکفر نہ باید کرد انتہی۔ اسی طرح کسی کی مجمل یا مبہم عبارت سے جو ظاہر اصول شرع کے خلاف ہو تکفیر یا تضلیل و تفسیق نہ کرنے چاہیئے۔ بلکہ حتی المقدور اس کی تاویل کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی تاویل سمجھ میں نہ آئی تو قائل سے دریافت کرے یا دوسرے دیندار غیر متعصب علماء سے دریافت کرے اور قائل کے دوسرے اقوال و افعال پر بھی نظر کرے۔ علامہ شیخ تقی الدین سبکیؒ کی اسی مضمون کی تحریر کا ترجمہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ اب الیواقیت والجواہر سے دوسرے علماء کے عبارت نقل کی جاتی ہے۔ صاحب کتاب دوسری جگہ امام غزالی کا ایک ارشاد نامہ نقل فرماتے ہیں۔ وکان الامام الغزالیؒ یقول من اکبر کلا تام تخطئۃ العلماء من غیر اطلاع علی مرادھم وحمل کلامھم علی حال قلدالیھم نصوصا

یعنی امام غزالی فرماتے ہیں یہ بڑی ہی گناہ کی بات ہے کہ علماء کی خطا بغیر ان کی مراد پر مطلع ہونے پکڑی جائے۔ اور ان کے کلام کو ایسے محمل پر حمل کیا جائے جس پر وہ راضی نہیں اور دوسری جگہ پھر خود حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنی مکتوبات کی تیسری جلد ص ۲۳ میں فرماتے ہیں مخدوما این معنی خفا کہ مبنی از افشاء اسرار باشد دار ظاہر معرفت در ہر وقت از مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم بظہور آمدہ است و عادت مستمرہ این بزرگواران گشتہ است امر تازہ نیست کہ این فقیر انرا ابندہ کردہ باشد و اختراع نمودہ لیس ھذا اول قارورۃ کسرت فی الاسلام ہمیں این ہمہ شور و غوغا چیست اگر لفظ صادر شدہ است کہ ظاہر شش مطابق بعلوم شرعیہ نماید و اینا باندک توجہ از ظاہر صرف نمودہ مطابق باید ساخت و مسلمانے را متہم نباید کرد اشاعت فاحشہ و تفضیح فاسق ہر گاہ در شریعت حرام باشد تفضیح مسلمانے بمجرد اشتباہ چہ مناسب بود و شہر بشہر آن منادی کردن کدام مذہب باشد طریق مسلمانی و مہربانی ہمت کہ گفتہ کہ ظاہر ش مخالف علوم شرعیہ است اگر از شخصے صادر شود باید دید کہ قائل آن کیست اگر ملحد و زندیق بود در آن باید کرد در اصلاح آن نباید کوشید و اگر قائل آن کلمہ گو از مسلمان بود و ایمان بخدا و رسول داشتہ باشد در صلاح سخن او باید کوشید و محمل صحیح از برائے آن پیدا باید نمود یا از آں قائل حل آن باید طلبید اگر در حل آن عاجز آید نصیحتش باید کرد امر بمعروف و نہی عن المنکر برفق ادنی است کہ باجابت نزدیک است و اگر مقصود باجابت نہ باشد و تفضیح مطلوب بود امر دیگر است اللہ تعالیٰ توفیق دہاد انتہی۔ ان تمام ظواہر کے بعد بھی اگر ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو ہمارے لئے سوائے ذلت و رسوائی کے کیا رکھا ہے۔ یہ علماء و محدثین جنکا اوپر ذکر کیا جا چکا۔ صرف صوفیوں کے ہی معتقد ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے ان مرتاض گروہوں اور افرادوں کے سرخیل ہیں جو اپنے آپ کو محدثین اور اہل الحدیث والاثر کے نام سے یاد کرتے ہیں

لیکن ایک طرف ان علماء کے یہ اقوال ہیں اور دوسری طرف ہماری ممتاز روحانی جماعتیں ہیں جن کے دلی جذبات کا یہ حال ہے کہ معمولی سی معمولی باتوں پر کفر اور شرک کی سندیں تقسیم ہونے لگتی ہیں۔ انہیں اس کے غور کی ضرورت نہیں کہ کفر کی سند نہیں دیجا رہی ہے دراصل ان کے اقوال کیسے ہیں۔ یا ان کی جن تصنیفوں سے ان کے لئے کفر کا یہ نادر خزانہ جمع کیا گیا ہے وہ کہاں تک درست ہے بس کسی کے قول کو بغیر سمجھے بوجھے بہر کفر و الحاد کی بارش کی جارہی ہے۔ خدا بخشے علامہ تیمیہ کو جنکے بعض اقوال حد درجہ اہل اسلام کے لئے دل شکن ہیں جن کا نتیجہ یہ سمجھے ان کے بعض تلامذہ نے بھی کر لیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ان دیگر مقتداؤں کے لئے بھی خدا کی رحمت دیع ہو۔ جنہوں نے بعض تصنیفوں اور اقوالوں کی مراد نہ سمجھکر اپنی بے لگام زبان سے مصنفین کی تکفیر کردی ہے کفر و الحاد کوئی معمولی چیز نہیں کہ جیسا جی چاہا اس نے ایک دوسرے کی تکفیر کردی۔ ایک مسلمان کو کافر کہدینا زیادہ گناہ کا موجب ہے ہزار کافروں کو مسلمان نہ بنانے سے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارتوں میں گذر چکا ہے۔ پس خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے بچائے۔ والسلام۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں۔ کہ ایک شخص کے وارثوں میں دو بیٹے اور ایک بی بی ہے بمینوں مدت ۲۰ سال تک ایک ساتھ ہم طعام رہا۔ دونوں لڑکوں نے جدا جدا کمائی و کسب کیا اور روزی کے مال غیر مخلوط رکھکر جدا جدا جائداد و مکانات خرید کیا۔ اسوقت وہ تینوں تفریق ہوگئے۔ اب وہ جائداد و مکانات کس طرح تقسیم ہوگا۔ آیا جو جائداد جس نے کیا وہ پائیگا یا وارث سب برابر برابر تقسیم ہوگا۔ جواب مع حوالہ کتب عنایت فرماکر ثواب حاصل فرمائیں۔

الجواب

جبکہ لڑکوں نے جدا جدا کمایا اور جدا جدا جائداد بنائی تو ہر ایک اپنی کمائی اور جائداد کا جداگانہ مالک ہوگا۔ صرف ہم طعام ہونے سے جائداد مشترک نہیں ہو جاتی۔ ہاں باپ کا ترکہ سب وارثوں میں قاعدہ وراثت کے موافق تقسیم ہوگا۔ بی بی کو آٹھواں حصہ میراث دیکر باقی دونوں لڑکوں کو نصف نصف مساوی ملیگا

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

مسئلہ ذیل میں کیا حکم شرع شریف کا ہے۔

۱۔ ہندہ کی عورت نے انتقال کیا۔ عورت متوفی کے ایک بیٹی و شوہر و ماں و ایک بھائی حیات ہیں۔ عورت متوفیہ کے نام جائداد و زمینداری مالکہ کی یعنی اپنے والد کے ترکہ میں پایا تھا وہ ہے اب جائداد متوفیہ کے نام جو ہے اس بیٹی و شوہر و ماں و ایک بھائی جو حیات ہیں ان کو کس کس قدر پانا چاہیئے۔

۲۔ متوفیہ کا مہر پانے کا کون دعویدار ہو سکتا ہے اور کس کس کو کس قدر پانا چاہیئے تفصیل سے اطلاع دیجئے۔
سمت علی موضع اوڈیرہاد ڈاکخانہ حسین گنج ضلع فتحپور ہسوہ

الجواب

مسئلہ ۱۲ — ہندہ

زوج	بنت	ام	اخ
۳	۶	۲	۱

صورت مسئولہ میں بعد ادائے حقوق متقدمہ علی الورثہ ہندہ کا تمام ترکہ بارہ سہام پر تقسیم کیا جائے۔ مہر بھی ترکہ میں شامل ہوگا۔ اس میں سے تین سہام خاوند کو اور چھ سہام بیٹی کو اور دو سہام ماں کو اور ایک سہام بھائی کو دیا جائیگا۔
کتبہ۔ فقیر محمد عبدالتواب خاں (مولوی فاضل) مدرس ہلی دہلی۔ ساکن جلال پور دہلی ضلع رائے بریلی بتفصیل و لمحوا۔

الجواب صحیح

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

براہ مہربانی استفتاء ذیل کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔
ہندہ کا نکاح عمرو سے ہوا ہوا ہے۔ ہندہ کے ایک سوتیلی بہن ہے دیعنی نطفہ سے کو ہندہ کے والد سے بطن سے دوسری ماں کے) بقید حیات ہندہ عمرو۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔
یکے از ناظرین اخبار الجمعیۃ

الجواب

ہندہ کی موجودگی میں بمقتضائے آیت ان تجمعوا بین الاختین۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے (جو ہندہ کے والد کے نطفے سے ہے) عمرو کا نکاح نہیں ہو سکتا۔
محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی
کتبہ۔ محمد عبدالتواب عفی عنہ مدرس عربی۔

گلابی اردو

دہلی کے زعفرانی فسادات

(حضور ضیاء الملک ملا رموزی کے ذاتی قلم سے)

اے دہلی کے محترم تانگے والو!

شتابی کرو تم اور دوڑو تم طرف رائے سینا دہلی کے اور نماز پڑھو تم بیچ مسجدوں رائے سینا دہلی کے کیونکہ قسم ہے گھنٹہ گھر دہلی کی کہ کل بیچ خواب کے کہا ہم سے خضر علیہ السلام نے کہ ویران پڑی ہیں مسجدیں رائے سینا دہلی کی بسبب اس کے کہ ترک کر دیا ہے انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں نے عموماً اور مسلمانوں رائے سینا دہلی نے خصوصاً پڑھنا نماز جماعت کا بیچ مسجدوں کے، اور سبب سے "پوزیشن" کے نہیں پڑھتے اور البتہ تحقیق نہیں پڑھتے نماز ساتھ جماعت کے امیر اور رئیس، بھی تاجر پس خاک بیچ منہ ان کے کے گویا مسجدیں رہ گئی ہیں واسطے جلاہوں، کو نجڑوں اور قصائیوں کے، پس جنہوں نے کہ ترک کیا ہے نماز جماعت مسجدوں کو تو حشر اون کا ہمراہ گورنر جان کلکتہ والی کے ہوگا۔ اور رہ ڈالے جائیں گے وہ مانند قلیوں ریلوے کے درگاہ اللہ مہربان قدرت والے کے، اور اگر ہو تم شک کے کرنے والے بیچ اس بات کے تو مثال مارو تم ایسی کہ غلط ہو جائے یہ دعویٰ ہذا ہمارا۔

پس سنو تم اور سمجھو تم بھی سوچا سے رہنے والو دہلی کے کہ کیوں کر ہوتے رہتے ہیں فسادات درمیان بھائیوں تمہارے کے اور درمیان بیٹوں تمہارے کے بھی درمیان مواشی تمہارے کے۔ مگر اے شرم بہت ہو جیو واسطے اس کے کہ لڑتے ہو تم، اور مجروح ہوتے ہو تم، اور مقتول ہوتے ہو تم، اور پیٹا کرتے ہو تم، بھی مفقود الخبر ہوتے ہو تم، پھر طرف ہسپتالوں کے لوٹائے جاتے ہو تم مگر طرف خدا پیدا کرنے والے کے نہیں لوٹتے تم تاکہ محبت اور اتفاق کرادے وہ درمیان تمہارے، پس سمجھو تم اس بات کو اور دواؤں دواخانہ یونانی دہلی کو کہ اگر پوجا کی ہندو بھائیوں نے روزانہ اور نماز پڑھی مسلمان بھائیوں نے روزانہ تو قلوب اون کے ہو جائیں گے روشن اور ترک کر دینگے وہ مارنا انسانوں کا جان سے ساتھ لاٹھیوں بانس کے، اب اگر چاہتے ہو تم کہ واقع ہو جائے درمیان تمہارے اتفاق تو خریدو تم جوتے بنے ہوئے کارخانہ لیدر ورکس بھوپال کے کہ نہیں ہوتے مضبوط اور لازوال زیادہ جوتوں لیدر ورکس بھوپال سے جوتے دنیا جہان کے، پس جس نے کہ خریدے جوتے اس کارخانہ کے اور خرید اوس نے رسالہ "نور جہاں امرتسر" کہ ہوتے ہیں مضامین اس کے واسطے اصلاح عورتوں کے تو بیچ دنیا کے ہوگا وہ افسر اپنے افسر پر، اور بیچ عقبیٰ کے خوش رہیں گے وہ جو بیچ دنیا کے اتفاق اور محبت سے رہتے ہیں ساتھ ہندوؤں خدا کے۔ بھی دعا دیں گے ہم اور وائسرائے ہندوستان کے اُن دہلی والوں کو جو روکیں گے ہندو مسلمانوں کو لڑائی اور جھگڑے سے ورنہ سزا دینگے ہم بیچ آخرت کے حکم سے اللہ کے اُن کو اور وائسرائے صاحب بیچ دنیا کے حکم سے بادشاہ کے اُن لوگوں کو کہ کرتے ہیں وہ فساد بیچ بدلے اتفاق و محبت کے

برقیات

عالم اسلامی

طہران میں ایک اضطراب انگیز حادثہ

ایک رکن مجلس پر قاتلانہ حملہ

طہران ۳۰ اکتوبر۔ آج صبح مجلس کے ایک سربرآوردہ رکن پر جبکہ وہ اپنے گھر سے باہر جا رہے تھے حملہ کیا گیا۔ ابھی تک حملہ آور کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کی گئی۔ حملہ آور نے ریوالور کے پانچ فیر کئے۔ اور رکن موصوف کے دونوں بازوؤں کو زخمی کردیا پولیس کے ایک سپاہی نے حملہ آور کے گرفتار کرنے کی کوشش کی جسے حملہ آور نے گولی مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ بعد میں حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابھی تک حملہ کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ شہر کی آبادی میں ہراس پھیل رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ تین شخصوں نے حملہ کیا تھا ان میں سے دو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ رکن موصوف کو پہلے پولیس کے سپتال میں پہنچایا گیا۔ بعد ازاں انہیں سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ جہاں بڑی ڈاکٹروں نے ان کے زخموں کی مرہم پٹی کی ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے۔ ایک دکاندار کو بھی گولی لگی لیکن اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

وزارت اور مجلس کے تمام ارکان اور علماء رکن موصوف کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے۔ استفسار کرنے پر انہوں نے کہا کہ میں اپنے حملہ آور کو جانتا ہوں۔ اس حادثہ میں پولیس کا ایک سپاہی تو جان سے مارا گیا اور رکن موصوف کا ایک دوست اور ایک دکاندار مجروح ہو گئے۔

اخبارات کو خبر شائع نہ کرنیکا حکم

طہران ۲ نومبر۔ جس مدرس پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں ایک پولیس مین مارا گیا تھا۔ اس کی خبر کو اخباروں نے شائع کیا۔ حال ہی میں پولیس نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں اخباروں کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ مدرس کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں۔

شاہ ایران نے ماژندران سے بذریعہ تار مدرس کو پیغام ہمدردی بھیجا ہے۔ آج شاہ ایران کے طہران تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے۔

مدرس کا بیان ہے کہ اس کا ذاتی دشمن کوئی نہیں۔ یہ واقعہ محض سیاسی ہے۔

وزارت عراق مستعفی ہوگئی

بغداد۔ یکم نومبر۔ کابینۂ عراق نے اس شکست کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے استعفے دیدیا ہے۔ جو حکومت کے نامزدہ امیدوار کو ایوان نمایندگان کی صدارت میں ہوئی ہے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر سیاست کی گرفتاری

لاہور ۲ نومبر۔ پنڈت بدری ناتھ اسسٹنٹ ایڈیٹر سیاست کو ایک نامعلوم الزام کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہندوستان

وچتر جیون کے مقدمہ کا التواء

ملزم مقدمہ تبدیل کرانا چاہتا ہے

تازہ پرچہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ میں چونکہ پنڈت کالیچرن شرما ایڈیٹر اخبار آریہ مسافر آگرہ کی مولفہ کتاب وچتر جیون بزبان ہندی۔ نیز اس کے ترجمہ کی تمام کاپیاں زیر دفعہ ۹۹ (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداری بحق حضور شہنشاہ معظم ضبط کئے جانے کا اعلان شائع ہوا ہے اس لئے دو شنبہ واقعہ یکم نومبر کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کے اجلاس میں مقدمہ وچتر جیون کی کارروائی کے شروع ہونے پر وکلاء ملزمین کی طرف سے درخواست پیش کی گئی کہ چونکہ اس اعلان کی اشاعت سے لوکل گورنمنٹ نے اپنا یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ وچتر جیون میں اس قسم کا مضمون ہے جو زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) قابل سزا ہے اس لئے اب مقدمہ کی کارروائی

اخبار الجمعیۃ ایک سال کیلئے نصف قیمت پر

قارئین الجمعیۃ میں سے ایک صاحب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ بعض کم استطاعت طلباء کے نام اخبار الجمعیۃ نصف قیمت پر جاری کر دیا جائے اور نصف قیمت انہوں نے خود ادا فرمائی ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حضرات اپنے آپ کو اس رعایت کا مستحق خیال فرمائیں وہ معتبر اسناد کے ساتھ درخواست فرمائیں ان کے نام الجمعیۃ صرف ۳/ (تین روپے) میں ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ رعایت صرف علماء یا عربی کے طلباء کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

مینیجر الجمعیۃ

مزید اس عدالت میں جاری نہیں رکھی جا سکتی ہے اور وہ عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں درخواست دیں گے کہ مقدمہ عدالت سے اٹھا کر کسی دیگر صوبہ کی عدالت میں بھیجدیا جائے۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کے اس عذر کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ مگر ملزم کو ہائیکورٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست دینے کا موقع بہم پہنچانے کے لئے مقدمہ کی کارروائی ۳ ہفتہ کے لئے ملتوی کردی اور وکلاء ملزم کو اطلاع دیدی کہ اگر وہ اس اثنا میں ہائیکورٹ کو درخواست دیکر کوئی حکم حاصل نہ کریں گے تو ۲۲ نومبر کو مقدمہ کی کارروائی پھر عدالت ہذا میں اسی منزل سے شروع کی جائے گی۔ دو شنبہ کی کارروائی مقدمہ خلاف توقع ملتوی ہو جانے کے باعث ان ایڈیٹران اخبارات کو بلا شہادت لئے واپس کر دیا گیا جو مختلف مقامات سے بلائے گئے تھے دو شنبہ کو بمبئی کے مسٹر کے بعد سید جالب ایڈیٹر ہمدم اور مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان۔ دہلی کی شہادتیں ہونیوالی تھیں اور وہ تینوں اشخاص عدالت عالیہ کے باہر موجود تھے مگر التواء حکم صادر ہونے پر انکو اور دوسرے باہر کے گواہوں کو رخصت کر دیا گیا۔

حضور نظام پر حکومت ہند کا جبر

یوروپین عہدداروں کے تقرر کی افواہ

بمبئی یکم نومبر۔ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر پی بی کرافورڈ نواب لواز جنگ کی جگہ ڈائرکٹر جنرل پولیس مقرر کئے گئے ہیں حکومت ہند اور حکومت نظام کے درمیان جو شرائط طے ہوئی تھیں یہ کارروائی ان میں سے آخری شرط تھی۔

نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضور نظام اور برطانی ریذیڈنٹ کے درمیان چند ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک موقع پر حضور نظام اپنی رائے بدلنے لگے تھے اور انکار کرنے کو تھے کہ میں مسٹر کارکو اکزیکٹو کونسل کا نائب صدر نہیں بناؤں گا۔ حضور نظام کا یہ کہنا تھا کہ میں نے تحقیقات پر اپنے افسروں کو بالکل ٹھیک پایا اور ان کی جگہ یوروپین افسر مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ بعد میں حضور نظام نے یوروپین افسروں کے تقرر کو منظور کر لیا لیکن انہوں نے اس سے قطعی انکار کر دیا کہ یوروپین افسر باہر سے بلائے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضور نظام نے فرمایا کہ میں اس قسم کا برتاؤ برداشت کرنے پر حکومت سے دست بردار ہونے کو ترجیح دونگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کا جواب تین روز پہلے موصول ہو چکا ہے جس میں ان مطالبات کو پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ جو حکومت ہند کے پہلے مراسلہ میں پیش کئے گئے ہیں۔

نامہ نگار مذکور کا خیال ہے کہ حضور نظام کو مطالبات کی تکمیل کے لئے ۵ نومبر تک کی مہلت دی گئی ہے۔ بصورت دیگر کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام نے پہلی صورت منظور کرلی ہے اور تبدیلیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

افواہ ہے کہ آج کونسل کے صدر اور ارکان چارج دیں گے۔
نیز اعلان کیا گیا ہے کہ نواب رحیم یار جنگ وزارت داخلہ اور مسٹر مفتی وزیر عدلیہ سبکدوش کر دیئے گئے ہیں۔

کانگریس کے جلسہ میں جوتہ چل گیا

کلکتہ یکم نومبر۔ کل رات کو باغ بازار میں الکشن کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کی طرف سے طلب کیا گیا تھا۔ تاکہ اپنے پیش کردہ امیدوار مسٹر جیتندر ناتھ بوس کی تائید و حمایت کی جائے۔ اسی نشست کے لئے مسٹر سوباش چندر بوس جو مانڈلے جیل میں مقید ہیں سوراج پارٹی کی طرف سے امیدوار ہیں قبل جلسہ سوراجیوں کا ایک جلوس گیٹ گاتا ہوا اور مسٹر سوباش چندر بوس اور دیگر ہندو مہاسبھائی کی تصویریں ہاتھ میں لئے ہوئے جلسہ میں داخل ہوا جس پر جلسہ میں شور و غل مچا اور افسوسناک مناظر دیکھنے میں آئے۔ ایک سوراجی صدر کی میز پر لیٹ گیا۔ اس کے بعد میز پر کرسی رکھی گئی جس پر پروفیسر بند ہو داس کی تصویر رکھی گئی دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے صدر کا انتخاب کیا۔ لیکن شور و غل کی وجہ سے ایک گھنٹہ تک کارروائی رکی رہی۔ اسی اثنا میں مار پیٹ بھی ہوئی اور جوتے بھی چلے۔ بڑی دیر کے بعد سوراجی جلسہ سے اٹھکر چلے گئے اس کے بعد مسٹر جیتندر ناتھ بوس نے تقریر کی۔

اڈیٹر سنگت قانونی شکنجہ میں

لاہور ۲ نومبر۔ ایک مقامی اخبار "سنگت" کے خلاف دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اخبار مذکور نے فسادات راولپنڈی کے متعلق ایک اشتعال انگیز مضمون لکھا تھا۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ندوۃ العلماء کا جلسہ بجائے ۱۶ نومبر کے ۵ نومبر کو

مولوی فضل الرحمن صاحب کانپور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:-
ندوۃ العلماء کا آئندہ اجلاس بجائے ۱۶ نومبر کے ۵ نومبر کو شروع ہوگا۔

بقیہ صفحہ اول

... الشعرانی کہتے ہیں کہ اس کلام کو میں نے شیخ کے ... ہوئے اپنے ہاتھ کے مسودہ سے نقل کیا ہے اور شیخ کا یہ کلام نہایت بعید از تلبیس ہے۔ علامہ شیخ تقی الدین سبکیؒ کی اس جامع اور بے نظیر تحریر سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ کفر کے جتنے وجوہات کسی انسان کے متعلق قائم کئے جاتے ہیں اکثر غلط ہوتے ہیں اس لئے جب تک کہ کفر کے اندر نصوص صریحہ غیر محتمل التاویل کی کھلی مخالفت یا انکار کا جذبہ نہ ہو اس وقت تک کافر کا اطلاق نہ کیا جائیگا۔ اور اس بات کا پتہ لگانا کہ کونسی آیۃ محتمل التاویل ہے اور کونسی نہیں مذکورہ شرائط کا پورا جامع ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ نیز اکثر علماء نے بغایت احتیاط یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں ننانوے وجہ کفر ہو اور ایک وجہ عدم کفر کی تو بمقتضائے احتیاط عدم کفر کو ترجیح ہو گی۔ اور کفر کا فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر ص ۱۳۰ میں فرماتے ہیں۔ وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسعۃ وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من الخطاء فی افناء مسلم واحد اور اسی مضمون کا خلاصہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد ۳ ص ۔ میں ہے علماء فرمودہ اند اگر نود ونہ وجہ کفر ظاہر شود و یک وجہ اسلام یافتہ شود ترجیح ایں وجہ باید نمود و حکم بکفر نہ باید کرد انتہی۔ اسی طرح کسی کی مجمل یا مبہم عبارت سے جو ظاہر اصول شرع کے خلاف ہو تکفیر یا تضلیل و تفسیق نہ کرنی چاہئے بلکہ حتی المقدور اس کی تاویل کرنی چاہئے ...

لیکن ایک طرف ان علماء کے یہ اقوال ہیں اور دوسری طرف ہمارے ممتاز روحانی جماعتیں ہیں جن کے دلی جذبات کا یہ حال ہے کہ معمولی سی معمولی باتوں پر کفر اور شرک کی سندیں تقسیم ہونے لگتی ہیں۔ انہیں اس کے غور کی ضرورت نہیں کہ کفر کی سند جنہیں دیجا رہی ہے دراصل ان کے اقوال کیسے ہیں۔ یا ان کی جن تصنیفوں سے ان کے لئے کفر کا یہ نادر خزانہ جمع کیا گیا ہے وہ کہاں تک درست ہے بس کسی کے قول کو بغیر سمجھے بوجھے کفر و الحاد کی بارش کی جا رہی ہے۔ خدا بخشے علامہ تیمیہ کو جن کے بعض اقوال حد درجہ اہل اسلام کے لئے دل شکن ہیں جن کا نتیجہ بے سمجھے ان کے بعض تلامذہ نے بھی کر لیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ان دیگر مقتداؤں کے لئے بھی خدا کی رحمت وسیع ہو۔ جنہوں نے بعض تصنیفوں اور اقوالوں کی مراد نہ سمجھ کر اپنی بے لگام زبان سے مصنفین کی تکفیر کر دی ہے کفر و الحاد کوئی معمولی چیز نہیں کہ جسکا جی چاہا اس نے ایک دوسرے کی تکفیر کر دی۔ ایک مسلمان کو کافر کہہ دینا زیادہ گناہ کا موجب ہے ہزار کافروں کو مسلمان نہ بنانے سے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارت میں گذر چکا ہے۔ بس خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے بچائے۔ والسلام۔

حوادث و احکام

استفتاء

...

الجواب صحیح
محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

براہ مہربانی استفسار ذیل کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ ہندہ کا نکاح عمرو سے ہوا ہوا ہے۔ ہندہ کے ایک سوتیلی بہن ہے (یعنی نطفہ سے تو ہندہ کے والد کے بطن سے دوسری ماں کے) بقید حیات ہندہ عمرو۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

یکے از ناظرین اخبار الجمعیۃ

الجواب

ہندہ کی موجودگی میں بمقتضائے آیت ان تجمعوا بین الاختین۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے (جو ہندہ کے والد کے نطفہ سے ہے) عمرو کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی

کتبہ۔ محمد عبد التواب عفی عنہ مدرس عربی۔

گلابی اردو

دہلی کے زعفرانی فسادات

(حضور ضیاء الملک ملا رموزی کے ذاتی قلم سے)

...

حضور نظام پر حکومت ہند کا جبر

یوروپین عہدہ داروں کے تقرر کی افواہ

بمبئی یکم نومبر۔ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدر آباد کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر ... بی۔ کرافورڈ نواب ... جنگ کی جگہ ڈائرکٹر جنرل پولیس مقرر کئے گئے ہیں حکومت ہند اور حکومت نظام کے درمیان جو شرائط طے ہوئی تھیں یہ کارروائی ان میں سے آخری شرط تھی۔

نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضور نظام اور برطانوی ریذیڈنٹ کے درمیان چند ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک موقع پر حضور نظام اپنی رائے بدلنے لگے تھے اور انکار کرنے کو تھے کہ میں مسٹر ... کو ایگزیکٹو کونسل کا نائب صدر نہیں بناؤں گا۔ حضور نظام کا یہ کہنا تھا کہ میں نے تحقیقات پر اپنے افسروں کو بالکل ٹھیک پایا اور ان کی جگہ یوروپین افسر مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ بعد میں حضور نظام نے یوروپین افسروں کے تقرر کو منظور کر لیا لیکن انہوں نے اس سے قطعی انکار کر دیا کہ یوروپین افسر باہر سے بلائے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضور نظام نے فرمایا کہ میں اس قسم کا برتاؤ برداشت کرنے پر حکومت سے دست بردار ہونے کو ترجیح دونگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کا جواب تین روز پہلے موصول ہو چکا ہے جس میں ان مطالبات کو پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ جو حکومت ہند کے پہلے مراسلہ میں پیش کئے گئے ہیں۔

...

کانگریس کے جلسہ میں جوتہ چل گیا

...

اڈیٹر سنگت قانونی شکنجہ میں

...

ندوۃ العلماء کا جلسہ بجائے ۴ نومبر کے ۲۸ نومبر کو

...

سبز قیادت

ہندوستان

وچتر جیون کے مقدمہ کا التواء

ملزم مقدمہ تبدیل کرانا چاہتا ہے

تازہ پرچہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ میں چونکہ پنڈت کالیچرن شرما اڈیٹر اخبار آریا مسافر آگرہ کی مؤلفہ کتاب وچتر جیون زبان ہندی۔ نیز اس کے ترجمہ کی تمام کاپیاں زیر دفعہ ۹۹ (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداری بحق حضور شہنشاہ معظم ضبط کئے جانے کا اعلان شائع ہوا ہے اس لئے دو شنبہ واقعہ یکم نومبر کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کے اجلاس میں مقدمہ وچتر جیون کی کارروائی شروع ہونے پر وکلاء ملزمین کی طرف سے درخواست پیش کی گئی کہ چونکہ اس اعلان کی اشاعت سے لوکل گورنمنٹ نے اپنا یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ وچتر جیون میں اس قسم کا مضمون ہے جو زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) قابل سزا ہے اس لئے ایک مقدمہ کی کارروائی ...

اخبار الجمعیۃ ایک سال کیلئے نصف قیمت پر

قارئین الجمعیۃ میں سے ایک صاحب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ جن کم استطاعت طلباء کے نام اخبار الجمعیۃ نصف قیمت پر جاری کر دیا جائے اور نصف قیمت انہوں نے خود ادا فرمائی ہے ...

منیجر الجمعیۃ

اخبارات کو خبر شائع نہ کرنیکا حکم

...

عالم اسلامی

طہران میں ایک اضطراب انگیز حادثہ

ایک رکن مجلس پر قاتلانہ حملہ

طہران ۳۰ اکتوبر۔ آج صبح مجلس کے ایک سربرآوردہ رکن پر جبکہ وہ اپنے گھر سے باہر جا رہے تھے حملہ کیا گیا۔ ابھی تک حملہ آور کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کی گئی۔ حملہ آور نے ریوالور کے پانچ فیر کئے۔ اور رکن موصوف کے دونوں بازوؤں کو زخمی کر دیا۔ پولیس کے ایک سپاہی نے حملہ آور کے گرفتار کرنے کی کوشش کی جسے حملہ آور نے گولی مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ بعد میں حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابھی تک حملہ کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ شہر کی آبادی میں ہراس پھیل رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ تین شخصوں نے حملہ کیا تھا ان میں سے دو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ رکن موصوف کو پہلے پولیس کے ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ بعد ازاں انہیں سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ جہاں پر کئی ڈاکٹروں نے ان کے زخموں کی مرہم پٹی کی۔ ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے۔ ایک دکاندار کو بھی گولی لگی لیکن اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

وزارت اور مجلس کے تمام ارکان اور علماء رکن موصوف کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے۔ استفسار کرنے پر انہوں نے کہا کہ میں اپنے حملہ آور کو جانتا ہوں۔ اس حادثہ میں پولیس کا ...

...

وزارت عراق مستعفی ہو گئی

...

اسسٹنٹ اڈیٹر سیاست کی گرفتاری

...

مولانا محمد علی پر ایک غلط الزام کی تردید

ایڈیٹر زمیندار کے استفسار کا جواب

دہلی۔ کوچہ چیلاں۔
۲؍ نومبر ۱۹۲۶ء

مکرمی جناب مہر!

السلام علیکم۔ زمیندار مورخہ ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۲۶ء میں آپ نے مولانا محمد علی صاحب کے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ کہ انھوں نے غازی پاشا سے دوران ملاقات میں یہ کہا کہ تم (یعنی حکومت مصر) حجاز پر حملہ کرو ہم (مسلمانان ہندوستان) تمہاری مدد کریں گے۔ اور اس واقعہ کو مولانا محمد علی نے منیٰ میں ایک ایسی مجلس میں بیان کیا جس میں ہم تینوں موجود تھے۔ اور ہم کو مخاطب کرکے استفسار کیا ہے کہ اس واقعہ کی صحت و عدم صحت کے متعلق ہم اپنا بیان اخبار میں بھیجیں۔ ادر بصورت سکوت واقعہ کی ہماری طرف سے تصدیق سمجھی جائے گی۔

اگر یہ آخری جملہ نہ ہوتا تو ہم تو واقعی سکوت ہی اختیار کرتے۔ کیونکہ اس قسم کے مباحث میں سوائے تشویش اور افتراق کے اور کوئی فائدہ نہیں۔

"واقعہ مذکورہ مولانا محمد علی نے ہم سے نہ منیٰ میں بیان کیا اور نہ کسی اور مقام پر۔ اور نہ کسی اور شخص نے اس واقعہ کو مولانا محمد علی کی طرف منسوب کرکے ہمارے سامنے ذکر کیا۔"

براہ کرم اس بیان کو اخبار میں شائع کر دیجیے۔

جواب میں تاخیر کی وجہ خاکسار (کفایت اللہ) کی علالت اور مولانا عبدالحلیم صاحب کا سفر میں ہونا تھا ایک ماہ کے بعد کل مولانا دہلی واپس آئے ہیں۔ یہی بیان مولانا محمد عرفان صاحب و مولانا عبدالحلیم صاحب کا ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

محمد کفایت اللہ — محمد عرفان — عبدالحلیم الصدیقی

لاجپت رائے کے مقابلہ میں رائزادہ ہنسراج

لاہور یکم نومبر۔ جالندھر سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ رائزادہ ہنسراج لالہ لاجپت رائے کا مقابلہ کریں گے ۔ انھوں نے اپنی نامزدگی کے کاغذات داخل کر دئے۔ لالہ لاجپت رائے نے ابھی تک اپنے کاغذات داخل نہیں کئے ہیں۔ رائزادہ ہنسراج بیرسٹر جالندھر سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کو مجلس عاملہ پنجاب کانگریس کمیٹی نے اسی نشست کے لئے دوبارہ نامزد کیا ہے۔ مجلس عاملہ انڈین نیشنل کانگریس نے پنجاب کانگریس کمیٹی کی اس کارروائی کو منظور کر لیا ہے۔ رائزادہ ہنسراج کی کامیابی کے لئے ضروری تیاریاں کی جا رہی ہیں چونکہ وہ بہت با اثر آدمی ہیں اس لئے ان کی کامیابی کی بہت امید ہے۔ لالہ شیام رائے۔ مسٹر پیارے لال۔ گردھاری لال۔ پنڈت درگا داس۔ ڈاکٹر ستیاپال اور دیگر سربرآوردہ ارکان مختلف مقامات کے انچارج مقرر کئے گئے ہیں۔

کانپور کے ایک قبرستان کی توہین

حکومت صوبہ متحدہ توجہ کرے

ایڈیٹر صدائے مسلم کانپور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور کے مسلمان ڈاکٹر بنالال کے اس رویہ پر اظہار ناراضگی کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک مسلمان سے کلو شاہ کے تکیہ کے قبرستان کا حصہ خرید لیا۔ حالانکہ اس مسلمان کو کسی قسم کا حق نہیں تھا کہ وہ قبرستان کے کسی حصہ کو فروخت کرتا اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مقامی حکام کی توجہ کو اس طرف منعطف کرائے۔ کہ وہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۷ کے ماتحت کارروائی کرے اور چند یورپین اصحاب کا ایک کمیشن مقرر کرے جو اس معاملہ کی تحقیقات میں کوشاں ہو۔

لاہور کے ہندو اخبارات اور موتی لال جی کی توہین

بندے ماترم اور ملاپ کے خلاف دعویٰ دائر ہوگا

اخبار بندے ماترم اور ملاپ نے یہ لکھا تھا کہ پنڈت موتی لال نہرو

نے مہاراجہ صاحب نابھ نے دو لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم بیوعدہ کرکے وصول کی تھی کہ وہ کانگریس کے ذریعہ انہیں نابھ کی گدی پر بحال کرانیکی کوشش کریں گے۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو اس بیان کی بنا پر ان دونوں اخبارات پر ہرجانہ کا دیوانی مقدمہ دائر کرنیوالے ہیں اس سلسلہ میں سارے کاغذات ڈاکٹر سپرو کو دکھلائے گئے ہیں اور انھوں نے پنڈت جی کو دیوانی مقدمہ دائر کرنیکا مشورہ دیا ہے۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس مقدمہ میں لالہ لاجپت رائے بطور گواہ طلب کئے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت جی لالہ لاجپت رائے پر ایک ہفتہ تک عدالت میں جرح کریں گے۔

دار الحکومت

مجلس وضع قوانین ہند،

مخلوط انتخاب کی شکست

دہلی۔ یکم نومبر۔ دہلی کے حلقہ کی طرف سے مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے جو تین امیدوار کھڑے ہوئے تھے ان میں سے مسٹر رنگ بہاری لال اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے ہیں اس لئے کہ انھوں نے ۱۶۰۰ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ لالہ شیو نرائن جو آزاد پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے تھے پہلے دن ان کے صرف ۸۴ ووٹ تھے۔ اس لئے ۲۹؍ اکتوبر کو لالہ لاجپت رائے کے مشورہ سے لالہ شیو نرائن امیدواری سے دست بردار ہوگئے اس پر لالہ لاجپت رائے نے مسٹر رنگ بہاری لال کو آزاد پارٹی کا نمائندہ قرار دیکر ان کی مدد شروع کی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رنگ بہاری لال کانگریس کے رکن بنے ہیں مسٹر آصف علی کے کل ووٹ ۱۴۴۶ تھے۔ درج شدہ درست ووٹوں کی مجموعی تعداد ۶۵۰۰ تھی۔ یعنی صرف ۵۵ فی صدی رائے دہندوں نے رائے دی۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب مسلمانان دہلی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ انہیں علیحدہ نمایندگی کا حق عطا کرے۔ کیونکہ دہلی میں ۸۰۰ ہندو رائے دہندوں کے مقابلہ میں مسلمان رائے دہندوں کی تعداد صرف ۱۸ سو ہے۔ اس طرح مسلمانوں کو اسمبلی میں اپنا نمائندہ بھیجنے کا کبھی موقع نہ ملیگا انتخاب کے دوران

میں پنڈت موتی لال نہرو بھی دہلی گئے تھے۔ سابق رکن رائے صاحب لالہ پیارے لال تھے۔ اور ان سے پہلے اس حلقہ کی طرف سے دہلی کے مشہور سوداگر شیخ مشیر عبدالحمید منتخب ہوئے تھے۔

مسلمانان دہلی کا ایک "شاندار" اجتماع

مولانا اسمٰعیل غزنوی کا پروپیگنڈا

آج کل مولانا اسمٰعیل غزنوی صاحب دہلی میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مختلف محلوں میں جہاں کچھ ان کے ہمعقیدہ حضرات آباد ہیں بڑے "شاندار" جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں ان جلسوں میں سے ایک نمونہ کے جلسہ کا حال لکھتا ہوں جو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

کل دن میں بازاروں اور کوچوں میں ایک ۲۰×۳۰ سائز کا ایک اشتہار چسپاں پایا گیا جس کا عنوان "مسئلہ حجاز پر اجتماع ملت" یا کچھ اس سے ملتا جلتا تھا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ احاطہ کالے صاحب میں مولانا کا وعظ ہوگا۔ اور مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کی جائے گی۔ چنانچہ گذشتہ شب کو گلی قاسم جان کی سڑک کے ایک گوشہ میں جو احاطہ کالے صاحب کے سامنے واقع ہے یہ وعظ بعد نماز عشا شروع ہوا۔ سامعین ہر طرف سے ٹوٹے پڑتے تھے۔ جن کی مجموعی تعداد کا اندازہ ڈیڑھ دو سو لگایا جاتا ہے۔ تمام جگہ بھر گئی اور سڑک پر راہگیروں کے لئے مشکل سے راستہ نکل سکا۔ مولانا کے سارے وعظ کا خلاصہ یہ تھا کہ "سب مسلمان متفق و متحد ہو جائیں اور سلطان ابن سعود کو کوئی برا نہ کہے"۔ گویا مولانا کے نزدیک یہی ایک ایسی چیز ہے جس پر کامل اتحاد ہونا ممکن ہے۔

کچھ عجب نہیں کہ اسی جلسہ کی کارروائی پنجاب کے کسی اخبار میں "مسلمانان دہلی کا عظیم الشان اجتماع" اور "حضرت مولانا اسمٰعیل غزنوی کا نعرۂ حق" کے عنوانات سے شائع ہو۔ حالانکہ اس کی حقیقت صرف یہی ہے جو میں نے اوپر لکھی ہے۔

نامہ نگار خصوصی

الجمعیۃ کا انعامی مضمون

جمہوریت و ملوکیت

قارئین کرام کا اصرار ہے کہ مندرجہ بالا موضوع پر مضامین لکھنے کے لئے جو مدت مقرر کی گئی ہے اس میں توسیع کی جائے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب آخری تاریخ بجائے ۱۰؍ نومبر کے ۱۷؍ دسمبر قرار دی گئی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ ظاہر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ اب تک جسقدر مضامین موصول ہوئے ہیں ان میں ملوکیت کے حامیوں کی کثرت ہے۔ (ہلال احمد زبیری)

دہلی کے انتخابات

پنڈت موتی لال نہرو کے خیالات

بریلی یکم نومبر۔ بدایوں میں ایک عظیم الشان جلسہ کے دوران میں پنڈت موتی لال جی نے اس نقصان عظیم کی طرف اشارہ کیا جو مالوی جی نے دہلی میں کانگریس امیدوار کی مخالفت کرکے ملک کو پہنچایا ہے۔ دہلی میں مشترکہ نیابت اور مشترکہ حلقہ انتخاب کا طریقہ مروج ہے۔ گزشتہ اسمبلی میں دہلی کی طرف سے ایک ہندو نمائندہ تھا۔ اس مرتبہ کانگریس نے ارادتاً اپنی طرف سے ایک مسلمان امیدوار نامزد کیا تھا تاکہ ان لوگوں کو دندان شکن جواب دیدیا جائے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ مشترکہ حلقہ انتخاب میں مسلمانوں کی نمایندگی نہیں ہوسکے گی۔ پنڈت مالوی جی کہتے تھے کہ اگر آپ حکیم اجمل خاں یا ڈاکٹر انصاری کو کھڑا کیجئے تو ہم مخالفت نہ کریں گے۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر مذکورہ بالا ہر دو اصحاب کھڑے نہیں ہوسکے لیکن اس پر میں نے موتی لال جی (مالوی جی) سے کہدیا تھا کہ وہ جس مسلمان امیدوار کو چاہیں کھڑا کردیں اور کانگریس اپنے مسلمان امیدوار کو بٹھا لیگی

بقیہ صفحہ ۴

پس اگر سیکھو اور سکھاؤ صنعت و حرفت بھائیوں ہندو اور مسلمان کو تو دور ہو جائے موجودہ افلاس تمہارا کہ شلفتہ کر دیا ہے اُس نے دماغوں تمہارے کا اور بیوی بچوں تمہارے کا، اب اگر عقل کلائی اُردو سمجھنے کی رکھتے ہو تم تو چلو اوپر اُس راہ سیدھی کے کہ چلے تھے اوپر اُس کے آگے تمہارے، کہ کہا ہے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

"کھلی چھٹی"

بخدمت جناب مولانا ابو الفرح انوار الحق صاحب زید الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے عصر جدید مورخہ ۲۴؍ ستمبر ۲۶ء میں ایک مضمون بعنوان (مسلمانان جمشید پور کا عظیم الشان جلسہ) کے ذیل میں علاوہ اور امور کے یہ بھی دیکھا:۔

"صاحب صدر نے اتنے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دوسرے روز اکثر مقاموں میں لوگوں سے یہ کہا کہ مولانا موصوف غیر مقلدوں سے ملتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اُن کو غیر مقلدوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔ اور نہ ان لوگوں کو انجمن میں یا کسی مشورہ میں شریک کرنا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور خصوصیت سے مولانا محمد شکر اللہ صاحب و منشی محمد حبیب اللہ صاحب کا نام لیا گیا۔"

جس سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ اہلحدیثوں کو عام مفاد اسلامی میں شریک نہ کرنا چاہیے۔ جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ اہلحدیث دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب جناب کی یہ تحریک اصول شریعت کو مدنظر رکھکر ہوئی ہے یا تفریق و انتشار کے لئے۔ اگر جناب کی یہ تحریک اصول شریعت کو مدنظر رکھکر ہوئی ہے تو مجھے جناب سے چند سوالات کرکے اپنی تشفی کرنا ہے تاکہ میں راہ راست پر آجاؤں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہلسنت والجماعت کے مسلمہ اصولی عقائد کو سامنے رکھتے ہوئے میری تشفی فرماوینگے۔

"سوالات"

۱۔ مسلمانوں کے موجودہ مختلف فرقوں میں سے وہ کون فرقہ ہے جس پر اہلسنت والجماعت کا اطلاق ہوسکتا ہے۔

۲۔ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں جو اصحاب ظواہر تھے ان کا کیا مسلک تھا۔ اور وہ لوگ کس امام کے پیرو تھے۔ اگر وہ ائمہ اربعہ کے پیرو نہ تھے تو کیا وہ اہلسنت والجماعت سے خارج تھے۔

۳۔ کیا وہ فرقہ ہائے اسلامی جو عقائد اساسی میں بالکل متحد ہوں اور صرف فروعات میں مختلف ہوں تو کیا ان پر اصحاب باطل ہونیکا اطلاق ہوسکتا ہے۔

۴۔ کیا آپ اس کی تشریح کرسکتے ہیں کہ فرقہ اہلحدیث جو صرف تقلید شخصی کا مخالف ہے کن کن وجوہات کے بنا پر مسلمانوں کے جماعت سے خارج ہے۔

۵۔ کیا حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند و مولانا انور شاہ صاحب مدرس اول دار العلوم دیوبند و مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و مولانا حسین احمد صاحب قائمقام شیخ الہند و مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند و مولانا محمد علی صاحب مونگیر و مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر و مولانا احمد سعید صاحب ناظم وغیرہ اکابرین احناف و اراکین جمعیۃ علمائے ہند آپکے نزدیک اہل باطل اور غیر مقلد ہیں اسلئے کہ وہ حضرات حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب سردار، مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی و مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی وغیرہ اکابرین اہلحدیث و اراکین جمعیۃ علمائے ہند کے ساتھ ملکر کام قومی و مذہبی کاموں کو کرتے ہیں۔ کیا ان اکابرین احناف کا ایسا کرنا آپ کے نزدیک ناجائز ہے۔

۶۔ کیا آپ اس کو ثابت کر سکتے ہیں کہ آنحضرت روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر و رفع یدین نہ کیا ہے۔ اور کیا اصحاب کبار رضوان اللہ آمین بالجہر، رفع یدین و قرأۃ خلف الامام نہ کرتے تھے۔ اور کیا یہ چیزیں حدیث میں مروی نہیں ہیں۔ اگر مروی ہیں تو اسپر عمل کرنے والا صرف اسوجہ سے کہ آپ انکو ترجیح نہیں دیتے ہیں وہ لوگ باطل بلکہ جماعت مسلمین سے خارج شمار کئے جائینگے میں اس کو جناب کی خدمت میں پیش کرکے ملتجی ہوں کہ مفصل جواب بذریعہ اخبار جلد مرحمت فرما دیں تاکہ جناب کا جواب بھی مقامی مسلمانوں کے سامنے آجاوے۔ اور علمائے کرام بھی اس پر غور فرماویں۔ میں ان سوالات کو اخبار عصر جدید، الجمعیۃ اور اہلحدیث میں بھیج رہا ہوں اور جناب سے ملتجی ہوں کہ جواب بھی ان ہی اخباروں میں سے

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر وقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ:۔ سالانہ ۶ روپے، ششماہی ۳ روپے

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

بہیجی کمپنی شوگرٹی میٹھی چاء

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں سُرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اسکے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اسکی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگرٹی کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجئے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوش رنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے بھوک و پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے سہاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بند ہے۔ قیمت ۲۵ پیالی کا بکس ۸ آنہ، ۵۰ پیالی ۱۲ آنہ۔ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔ ایجنٹوں کیلئے معقول کمیشن مقرر ہے۔ المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

محبت کی بنسری

بجانے والا، فرقہ پرستی و رنگ آمیزی سے پاک رہنے والا

روزنامہ "کانگریس"

دہلی سے دیوالی کے قریب شائع ہونے والا ہے۔ جہانتک انسانی کوشش میں ہے اس کی کوشش کی گئی ہے کہ "کانگریس" اپنا آپ نظیر ہو۔ اس کی معنوی اور صوری خوبیاں اتنی جاذب توجہ ہونگی کہ آج تک کسی اردو اخبار میں نہیں۔ آزادی رائے، سلاست مضامین، تازہ بتازہ خبریں، پرلطف کہانیاں، دلچسپ فسانے، علمی، ادبی، معاشی، اقتصادی اور سماجی مضامین کا خزینہ، بہترین اہل قلم کی گلکاریوں کا چمن زار دیکھنا چاہو تو "کانگریس" کے فوراً خریدار بن جاؤ۔

چندہ سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... المشتہر

منیجر روزنامہ کانگریس دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ میں بے شمار لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس برس کے پرانے امراض کو بھی خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو بھی تبلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی، کاہلی، چہرہ پر بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجدیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخش اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر

کوٹھی نمبر ۶، کولوٹولا اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ، سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدئیے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: سندر باہٹی ۵۶ کلکتہ

سی کے ذریعہ دیں۔ فقط والسلام۔

خاکسار بندہ

محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ ٹائپسٹ

دہاکی ڈیہہ۔ جمشید پور

(الجمعیۃ۔ ہم نے ہمیشہ اس قسم کے اختلافی مضامین شایع کرنے سے احتراز کیا ہے۔ مگر ہمارے نامہ نگار کو سخت اصرار ہے کہ اس مضمون کو ضرور شایع کیا جائے۔ لہٰذا ہم اسے یہاں درج کرتے ہیں اور اگر اس کے جواب میں کوئی مختصر مضمون آئے گا تو اسے بھی ایک مرتبہ درج کر دینگے لیکن اس کے بعد اس مناظرہ کو آگے نہ بڑھایا جائیگا +)

الجمعیۃ پر بھی بخوبی روشن ہے کہ شرم و حیا کو بالائے طاق رکھکر الجمعیۃ کو مسجد کے دروازوں۔ بازاروں اور مدارس میں محض اشاعت حق کے لیئے فروخت کرتا پھرتا تھا لیکن جب تندرستی خراب ہونے لگی تو اس خدمت کو اور دیگر دینی خدمت کو انجام سے مجبور ہوگیا۔ اللہ واسطے سب صحت کے لیئے دعا فرمائیں۔

محمد احسان علی فیض آباد

گمشدہ کی تلاش

میرا چچازاد بھائی مسمی محمد اسحٰق ولد لعل محمد مرحوم ساکن اورنگ آباد ضلع گیا مفقود الخبر ہے۔ ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گذرا کہ وہ مکان سے جہریا جانے کیلئے روانہ ہوا۔ مگر نہ تو جہریا پہونچا اور نہ اس علاقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے۔ ہر چند تلاش کیگئی کوئی خبر نہیں ملی سخت تشویش ہے۔ عمر تقریباً ۱۴-۱۵ سال رنگ گورا صاف چھریرا بدن۔ کتابی چہرہ۔ ...

درخواست دعائے صحت

معزز ناظرین اخبار الجمعیۃ کی خدمت میں التماس ہے کہ میرے بھتیجے عزیزی محمد ضمیر الدین صدیقی ماسٹر اندبرمانی اسکول رنگون متوطن اکبرپور فیض آباد کے لیئے خدا واسطے دعائے صحت فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے قوی امید ہے کہ کسی مخلص بندے کی دعا ضرور مقبول ہو اور صحت کاملہ عطا ہو۔

ماسٹر مذکور چھ سات ماہ رنگون میں بیمار رہ کر سخت کھانسی و بخار بیمار رہ کر دو ماہ کی چھٹی لیکر وطن آگئے ہیں۔ اور بستر علالت پر پڑے ہیں۔ کمزوری اسقدر ہے کہ تمام ضروریات لیٹے لیٹے پوری ہوتی ہیں۔ پاؤں کے ورم کی وجہ سے بیٹھنا بیحد مشکل ہے ماسٹر مذکور نے رنگون میں اشاعت حق کی جو خدمت کی ہے وہ مدیران الہادی۔ النور۔ النجم۔ التبلیغ۔ القاسم۔ نیز اخبار ...

کتابیں مفت مل سکتی ہیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اخبار الجمعیۃ کے لئے خریدار ہم پہنچائیں گے انہیں حسب تفصیل ذیل کتب مفت دی جائیں گی:۔

۵ سالانہ یا ۱۰ ششماہی	بستان العارفین	۳ سالانہ یا ۶ ششماہی	رباعیات عمرخیام	ایک سالانہ یا ۲ ششماہی	احسن الوظائف
۴ سالانہ یا ۸ ششماہی	الفاروق یا الکلام	۲ سالانہ یا ۴ ششماہی	تعلیم الاسلام مکمل سٹ		

منیجر الجمعیۃ۔ دہلی

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کے لیئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں ان کے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے۔ اس عظیم کتاب میں ۱۰۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کاغذ نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت چار روپیہ (للعہ)۔ حضرات واعظین سے رعایتی قیمت تین روپیہ (سے ر) +

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور اچھے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا تصنیف سلسلہ تعلیم الاسلام کا بواسطہ ملاحظہ فرمایئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قاعدہ تعلیم الاسلام ۱- تعلیم الاسلام نمبر ا- تعلیم الاسلام نمبر ۲ تعلیم الاسلام نمبر ۴ تعلیم الاسلام نمبر ۵ قیمت کمل سٹ ۱۲ ر +

رباعیات عمرخیام

عمرخیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے۔ اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کیئے گئے ہیں۔ عمرخیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۱۴۶ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے۔ گویا ۱۴۶ فارسی کی رباعیاں ہیں اور اسی قدر اردو رباعیاں ہیں شروع میں عمرخیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے۔ صفحات ۱۵۰ قیمت دو روپیہ چار آنے (عہ) +

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی جلد ۶ +

الصرف والنحو

عربی کے صرف و نحو میں یہ رسالہ بےنظیر ہے۔ مؤلف نے عربی کی قواعد کو اسقدر اچھی طرح بیان کیا ہے کہ طالبعلم بغیر کسی غور و فکر کے سمجھتا چلا جاتا ہے۔ عربی کے ہر طالبعلم کا اسکا ایک نسخہ طلب کرنا ضروری ہے قیمت ...

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ۔ جسے مولانا شبلی مرحوم کے حقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کے ساتھ کھینچا ہے۔ صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو یہ بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کسقدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائیٹل خوشنما کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت ۶ +

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ اجل جناب شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ ہے۔ قیمت صرف ۸ ر +

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

یہ غلط ہے کہ اورنگزیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کیساتھ مصالحانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھے جس کیلئے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہیئے۔ اسکی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی "اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر" میں ملاحظہ فرمایئے قیمت صرف ...

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ قیمت عہ +

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں سلاست بیان کے ساتھ ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرادیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۶ ر +

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... جھوٹوں پر خدا کی لعنت ... کہ سوئی ہوئی قوت کو دیکھ لیں ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلا

اس طلا و سفوف کے استعمال سے ... اور اصلی قوت عود کر آتی ہے ... کثرت جماع ... زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے قیمت ... محصول ... جواب طلب ... کا ٹکٹ بھیجیے

المشتہر۔ مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

۸- آنے

سالانہ یا ۳ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہوجایئے۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شایع ہوتا ہے اسکی قیمت ۸ ر ہوتی ہے ... نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کرکے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اسکا بہت ضخیم اور بہت شاندار ... رسول نمبر شایع ہوگیا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہوجائیں اور پھیر نہ مل سکے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ مولوی دہلی

الرشید

دینی، مذہبی، علمی رسالہ ... قیمت سالانہ (۲ر)

اگر آپ دارالعلوم دیوبند کے ہزاروں فتاویٰ کا اقتباس اور ان کے فوائد ملاحظہ فرماکر اپنی جملہ ضروریات کو شریعت محمدی کے موافق پورا کرنا چاہتے ہیں نیز گھر بیٹھے علمی و مذہبی معتبر معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو الرشید کے خریدار ہوجایئے سائز و صفحات و کاغذ طباعت مثل القاسم سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر روانہ فرمایئے۔ یا ہم بذریعہ وی پی وصول کرنے کی اجازت دیجیئے۔ پچیس خریدار ہم پہنچانے والے معاونین کو ایک کلام اللہ قاسمی مفت بھیجا جائیگا محصول اس کا ذمہ ساعی ہوگا۔ اگر آپ الرشید کے ساتھ القاسم کے بھی خریدار مستقل ہوجاوینگے اور دونوں کی قیمت (عہ ر) بذریعہ منی آرڈر بھیجدینگے تو آپ کو ایک نسخہ سوانح قاسمیہ کا ہدیۃً ارسال ہوگا۔

طاہر بن احمد القاسمی دارالعلوم دیوبند

اگر بموجب اعلان کہا ہو سکتا ہے

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہوجاتے ہیں یہی خضاب ہے جس کو آج کل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کیواسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچے کو موٹا و تندرست کرتا ہے۔ یہ بہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچے خوش ہوکر پیتے ہیں قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ... بارہ شیشی ... معہ محصول ...

اکسیر دوام

بغیر کسی تکلیف اور مطب کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہوجاتا ہے ... قیمت ... معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ... ڈاکٹر و حکیم کا پاس شدہ دھند جالا غبار ناخونہ سرخی پڑبال ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے قیمت ایک تولہ عہ بارہ تولہ ... محصول ڈاک ہر حالت میں ...

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ ... کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں +

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ و دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد سر قسیم درم چوٹ جلے و کٹے زخم لقوہ فالج رعشہ ... وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر ...

تازہ ترین شہادت: ... حکیم محمد اسحٰق صاحب ... حیدرآباد دکن ... روغن احمر قانی ... استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپکے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین۔

مرہم احمر ... صدہا امراض میں فوری اثر دکھلاتا ہے ... مفصل اشتہار طلب کرکے ملاحظہ فرمایئے +

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت یہ معجون اسم با مسمی قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے اگرچہ اسکے فواید بہت ہیں لیکن قوت باہ و امساک کیلئے نہایت مفید و بےنظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے امساک اسقدر بڑھجاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ دودھ گھی جسقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہوکر جزو بدن بنجاتا ہے ... قیمت فی تولہ ... علاوہ محصول ڈاک۔ خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

تحفہ مستورات یہ ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ انکے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہے جسکی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں ... یہ سفوف اس مرض کو خیر طبیہ رفع کرکے حمل پیدا کردیتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ قیمت ڈیڑھ چھٹانک عہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ:۔

حکیم حبیب الرحمٰن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یوپی)

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم نہیں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجائے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہو تو ... قیمت فی بکس تین روپیہ (سے ر) +

دفتر معالج برص نمبر ۱ در بھنگہ (بہار)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھاکر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں ... کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت ۱۵۰ ... وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت ... پیدا ہوتی ہے ... نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کردینے ... تمام دواؤں سے بے نیاز ہوگیا قیمت ... خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجیے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... درجہ عام ...

جنوب جیت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

عرق بخار

بھالال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضایع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ... ہمارے ہاں کا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرتی ... ایک شیشی ... چار شیشی ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہوجاتی ہے۔ ... قیمت صرف ایک روپیہ +

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجادات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجیے +

خضاب چاند تارا | پیمنٹ ڈویژن میں

پھر خضابوں نے سر پہ پڑیگی ہل چل | چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنےٰ | جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مراد اقل

منیجر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قرآن شریف مقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر پر مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت بہ محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۲۰ انچ عرض ۱۴ انچ وزن تقریباً ۔۔۔ قیمت مع محصول ۹۔۔۸۔۔۰۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلد پر قیمت ۔۔۸۔۔۶ محصول بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۔۔۔ روپیہ سابق میں ۔۔۔ تھی۔ محصول بذمہ مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جزء طبع عثمانیہ استمبول حنائی کاغذ قیمت ۔۔۔۸۔۔۲۲

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میریہ مصر ۔۔۔۔۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میریہ مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر جلد قیمت ۔۔۔۸۔۔۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴۔ بمبئی نمبر ۹

مفت! سفید داغ مفت!!

ہمارے دوا خانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کردیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)
برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر)۔ ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب
راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱۲ر) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ر
بچوں عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں +

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی پیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیر نا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنئی سمری ضلع دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے عبارت شستہ
[illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
[illegible] قیمت بلا محصول ۱۲

(۲) الجمال والکمال
[illegible] قیمت بلا محصول ۶

(۳) رحمۃ للعالمین
[illegible] جامعہ ملیہ دہلی [illegible] ہندوستان کے اکثر اسلامیہ [illegible] جلد اول ۱۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ [illegible] ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ تاجر دفتر رحمۃ للعالمین عقب دروازہ ریاست پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچاویں۔

(منیجر)

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائے گا۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ — ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۳ رجمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۳

نکاح مرتدہ کے متعلق اسلامی قانون

(از مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور)

(حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے "نکاح مرتدہ" والے مضمون میں وعدہ فرمایا تھا کہ اس موضوع پر اورینٹل کالج لاہور کے فاضل پروفیسر مولانا نجم الدین صاحب کے دو مضامین الجمعیۃ میں شائع کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا مضمون آج ہم یہاں درج کرتے ہیں دوسرا مضمون اشاعت آئندہ میں درج کیا جائیگا۔)

عورت کی جانب سے قطع تعلق زوجیت کا صحیح طریقہ

قانون اسلامی نے تعلق زوجین کے منقطع کرنے کی دو صورتیں تجویز کی ہیں پہلی تو یہ ہے کہ مرد اپنی خوشی سے اسے چھوڑنا چاہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عورت اپنے آپ کو الگ کرنا چاہتی ہو۔ اس دوسری صورت میں عورت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کچھ دے دلا کر مرد کو طلاق دینے پر راضی کرلے۔ اس انقطاع کا نام شریعت اسلامی میں خلع ہے۔ لہذا اسکا حاصل یہ نکلا کہ اگر وہ چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتا تو عورت کچھ مال دیکر اپنی علیحدگی پر مرد کو راضی کرسکتی ہے۔

عورت کی جانب سے انقطاع زوجیت کا ناجائز طریقہ

عورتوں میں سے بعض نا عاقبت اندیش طبائع چھوٹے نفع کے لیے اپنا بڑا نقصان کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہیں وہ یہ کہ زوجیت کا تعلق منقطع کرنے کے لئے مذہب اسلام سے بیزاری کا اظہار کرتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ خاوند سے تعلق توڑنے کے بجائے پہلے اپنے خدا تعالے سے تعلق توڑتی ہیں۔ تاکہ بیچارا خاوند تو مالک کا وفادار (مسلم) کہلائے اور وہ باغی کہلائیں جس کو دوسرے الفاظ میں ارتداد کہا جاتا ہے۔ اس لیے ایک باغی اور وفادار کا رشتہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ قاعدہ مسلم ہے کہ دوست کا دشمن دشمن ہوا کرتا ہے۔ لہذا خدا تعالے کا ایک دوست اور دوسرا دشمن یہ آپس میں کبھی نہیں ملسکتے۔

انما الاعمال بالنیات

صورۃ مفروضہ العہد میں چونکہ عورت کو در اصل خاوند سے علیحدگی مقصود ہے ورنہ حقیقت میں اسے لیے مالک سے اظہار بغاوت مطلوب نہیں ہے۔ اس لیے اس مرتدہ کے نکاح کے متعلق فقہاء اسلام کا یہی فتوےٰ ہے کہ یہ دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اس کا نکاح سابق فسخ ہوگیا ہے یا باقی ہے بعض فقہاء عظام تو کہتے ہیں کہ اس مرتدہ کا نکاح فسخ ہی نہیں ہوا۔ بلکہ توبہ کرنے کے بعد پہلے کی طرح اس مرد کے گھر میں رہ سکتی ہے اور بعض کی رائے ہے کہ نکاح اول تو فسخ ہوگیا ہے لیکن قاضی توبہ کرانے کے بعد اپنی ولایت سے دوبارہ اسی مرد سابق سے نکاح پڑھادیگا۔ اور انہی فقہاء کی یہ رائے بھی ہے کہ عورت کو اس نکاح کی تردید کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ اس کی رضا کی ضرورت ہے۔ حاصل تو اس کا یہی نکلا کہ مرتدہ عورت پہلے مرد کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ نکاح نہیں کراسکتی۔

عبارات فقہاء عظام بمتعلقہ نکاح مرتدہ

مجتہدین بلخ اور سمرقند و ابو الیدوبوسی اور صفار و دیگر علماء کرام کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے ارتداد سے نکاح فسخ ہی نہیں ہوتا۔ اور مشائخ بخارا میں سے بھی بعض علماء کا اسی پر فتوی ہے۔

(۱) خلاصۃ الفتاوی جلد چہارم صفحہ ۳۸۲ میں ہے۔

واذا ارتدت المرءۃ قال مشائخ بلخ رحمہم اللہ منہم ابو حفص و ابو القاسم الصفار رحمہم اللہ تعالی لا تؤثر فی افساد النکاح و لا تؤثر فی الطلاق حسما لهذا الباب عليهن والقاضی یجبرھا [illegible] ما یری من حق ترجع و تسلم والیہ کان یمیل الحاکم الشہید و من مشائخ سمرقند رحمہم اللہ افتی ھکذا و اسمعیل الزاھد من مشائخ بخاری رحمہم کان یفتی ھکذا و عامۃ علماء بخاری یقولون کما ھو المذھب فی افساد النکاح لکنھا تجبر علی النکاح مع زوجھا

(۲) فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ بولاق میں ہے۔

وبعض مشائخ بلخ و سمرقند افتوا بعدم الفرقۃ حسما لاحتیالھا علی الخلاص بالکبیرۃ و عامۃ مشائخ بخاری افتوا بالفرقۃ و جبرھا علی الاسلام و علی النکاح مع زوجھا الاول لان الحسم بذلک یحصل و لکل قاض ان یجدد النکاح بینھما بمھر یسیر و لو بدینار رضیت ام لا و تعزر خمسۃ و سبعین

(۳) شامی صفحہ ۳۴۰ جلد ثالث مطبوعہ مصر باب المرتدین میں ہے۔

و قد افتی الدبوسی و الصفار و بعض اھل سمرقند بعدم وقوع الفرقۃ بالردۃ ردا علیھا و غیرھم مشوا علی الظاھر و لکن حکموا بجبرھا علی تجدید النکاح مع الزوج و ضرب خمسۃ و سبعین سوطا و اختارہ قاضی خان للفتوی۔

(۴) قاضی خان کتاب السیر جلد چہارم صفحہ ۸۷۴ مطبوعہ مصطفائی میں ہے۔

و ردۃ المرءۃ و اباءھا لا یکون طلاقا و تقع الفرقۃ عند عامۃ الفقہاء بردتھا و عند البعض لا تقع

ترجمان سب عبارتوں کا یہ ہے کہ:۔

(۱) خلاصۃ الفتاوی جلد چہارم صفحہ ۳۸۳ میں ہے

جب عورت مرتد ہوجائے تو مشائخ بلخ رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ بات اس کے نکاح کے فاسد کرنے پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔ اور اس عورت کو تجدید نکاح کا حکم دینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے تاکہ عورتوں پر یہ دروازہ کھلنے ہی نہ پاوے۔ ان مشائخ میں سے ابو حفص اور ابو القاسم الصفار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ قاضی اس مرتدہ کو اس وقت تک محبوس رکھے جب تک کہ وہ پھر دائرہ اسلام میں نہ آجائے۔ حاکم شہید کا میلان بھی اسی تحقیق کی طرف ہے مشائخ سمرقند اور بعض علماء کرام کا بھی فتوی ہے اور مشائخ بخارا میں سے اسمعیل زاہد بھی اسی پر فتوی دیا کرتے تھے۔ اور بخارا کے عام علماء کہتے ہیں کہ اس عورت کا کفر اسکے نکاح کو فاسد کردیتا ہے لیکن پھر اسی مرد کے ساتھ نکاح پر لے مجبور کیا جاویگا۔

(۲) فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ بولاق میں ہے۔

بلخ اور سمرقند کے بعض مشائخ نے یہی فتوی دیا کہ عورت کے مرتد ہوجانے سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوتا تاکہ ایک بہت بڑے گناہ کبیرہ کے ہونے سے اپنے نکاح کے باقی (صفحہ ۹ پر دیکھو)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	للعہ	للعہ
ششماہی	للعہ	صہ
فی پرچہ	ار	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مخلوط انتخاب کے اصلی دشمن

دہلی میں اسمبلی کے انتخاب کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ دراصل مخلوط انتخاب کے مسئلہ میں ایک فیصلہ کن نتیجہ تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ اس واضح تجربہ کے بعد مسئلہ انتخاب جداگانہ کے متعلق کوئی اختلاف رائے باقی نہ رہیگا اور تمام جماعتیں مسلمانوں کے اس مطالبہ کو کم از کم موجودہ حالات میں صحیح تسلیم کر لیں گی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج کچھ لوگ جن کی کوششوں سے مخلوط انتخاب کا تجربہ ناکام ہوا، اس کی وکالت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور باآواز بلند پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جداگانہ انتخاب کا اصول اب بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا اور مخلوط انتخاب بدستور قابل عمل ہے [illegible]

[illegible] کے احساسات پیدا ہو گئے تو پھر یہ مدعا حاصل نہ ہو سکیگا۔ لیکن ان سب باتوں کو سمجھنے کے باوجود ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس اپنے اس دعوے کے لئے کیا دلائل ہیں اور انہیں کس حد تک وزن حاصل ہے۔ شاید کہ اس سلسلہ میں مخلصین ذہنیت کے متعلق کوئی مزید انکشاف ہو۔

ہندوستان ٹائمز اپنی ۳ نومبر کی اشاعت میں مسٹر رنگ بہاری لال کو مبارکباد دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

"ہم جانتے ہیں کہ چند فرقہ پرور اخبارات اس فتح کو جو ایک پارٹی کے امیدوار نے دوسری پارٹی کے نامزد کردہ پر حاصل کی ہے، غلط طریقہ سے مخلوط انتخاب کے اصول کی ناکامی کا ہم معنی قرار دینگے۔ اسلئے ہم کو یہ بات صاف کر دینی چاہئے کہ اس انتخاب میں اگر فرقہ وارانہ اسپرٹ ظاہر کی گئی ہے تو وہ ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں نے کی ہے۔ رائے شماری کے ریکارڈ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دو سو سے زیادہ ہندوؤں نے مسلمان امیدوار کے لئے رائے دی۔ مگر ایک مسلمان نے بھی ہندو امیدوار کے لئے رائے نہ دی۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے مسٹر آصف علی کو ووٹ دئے ہیں ان میں سے ۸۰ فیصدی ایسے ہیں جو سوراجی پروگرام یا کانگریس کے عقیدہ کو قبول نہیں کرتے اور انہوں نے جس چیز کو ملحوظ رکھا وہ صرف سوراجی امیدوار کی قومیت تھی نہ کہ اس کا سیاسی مسلک۔ تاہم یہ واقعہ کہ دو سو سے زیادہ ہندوؤں نے مسٹر آصف علی کو رائے دی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ ہماری قوم کے بہت سے افراد کے لئے امیدواروں کے سیاسی خیالات ان کے فرقہ وارانہ رجحانات سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔"

تقریباً تمام ہندو پریس نے بلا اختلاف یہی دلائل پیش کئے ہیں اسلئے ہندوستان ٹائمز کے اس بیان کو پوری سنگھٹنی پارٹی کے بیان کا ہم معنی سمجھا جا سکتا ہے۔

ان لوگوں کی سب سے بڑی چالاکی یہ ہے کہ وہ دہلی کے انتخابی مقابلہ کو محض دو پارٹیوں کا مقابلہ قرار دے رہے ہیں حالانکہ اس نے ابتداہی سے دو قوموں کے مقابلہ کی صورت اختیار کر رکھی تھی۔ لالہ شیو نرائن اور مسٹر رنگ بہاری لال کے لئے مختلف ہندو حلقوں میں جس طریقہ سے پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا اگر اس کی یاد کچھ ہمارے ہندو دوستوں کے دماغوں میں محفوظ ہو اور ان میں اعتراف حقیقت کے لئے کافی اخلاقی جرأت بھی موجود ہو تو وہ تسلیم کرینگے کہ الکشن کی جدوجہد میں ہندو امیدواروں نے کلیۃً ہندوؤں کے فرقہ وارانہ جذبات سے اپیل کیا تھا اور ان کے مددگاروں پر بھی مذہبی خیالات حاوی تھے۔ امیدوار کھڑے کئے گئے تو وہ ایسے تھے جنہوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کی حمایت تو بہت کی تھی مگر ہندو مسلمانوں کے متحدہ مفاد کی خدمت کبھی برائے نام بھی نہیں کی۔ ان کو امیدواری کے لئے نامزد جنہوں نے کیا وہ ایسے لوگ تھے جو مسلمانوں کی مخالف ہندو تحریک کے روح رواں تھے، ان کی تائید کے لئے جن لوگوں نے رائے دہندوں میں دوڑ دھوپ کی وہ سب ہندوؤں کی فرقہ وارانہ انجمنوں کے کارکن تھے۔ ان کی حمایت میں جتنے جلسے کئے گئے وہ سب کے سب ہندوؤں کے جلسے تھے۔ جتنے پوسٹر نکالے گئے ان سب میں صرف ہندوؤں کو مخاطب کیا گیا تھا، ہندو اخباروں میں جتنے مضامین لکھے گئے سب میں صرف ہندوؤں کے نکتہ نظر سے بحث کی گئی تھی۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے ان سب امور میں نہ مسلمانوں کو خطاب کیا گیا نہ مسلمانوں کے سیاسی مصالح کی کوئی رعایت ملحوظ رکھی گئی اور نہ ہندو امیدواروں اور کارکنوں نے اپنی اکثریت کے بھروسہ پر اس کی کوئی ضرورت محسوس کی۔ بلکہ وہ جس مقصد کو پیش نظر رکھکر یہ سب کچھ کر رہے تھے اس کے لحاظ سے خود ان کو بھی یہ احساس تھا کہ وہ مسلمان رائے دہندوں سے اپیل کرنے کا منہ نہیں رکھتے۔

اول تو ہندوؤں کا یہ طرز عمل ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ انتخابی مقابلہ دو سیاسی جماعتوں کا نہ تھا جیسا کہ ہندوستان ٹائمز اور دوسرے ہندو اخبارات کا خیال ہے بلکہ دو مذہبی قوموں میں تھا۔ لیکن اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ مقابلہ دراصل دو پارٹیوں میں تھا تب بھی معاملہ کی نوعیت میں اصولاً کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ وہ سیاسی پارٹی جو انتخاب کے میدان میں سرگرم عمل تھی اور جس کی فتح کو ہمارے برادران وطن محض ایک سیاسی پارٹی کی فتح سے تعبیر کرتے ہیں درحقیقت ایک جعلی نقاب ہے جو ہندو مہاسبھا کے جمال جہانسوز پر ڈالی گئی ہے۔ اسے انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کا نام دیکر دنیا کو یہ دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ اس پارٹی کے قیام کا مقصد "جمالی تعاون کی پالیسی کو کامیاب ...... بنانا ہے۔" حالانکہ اس کا مقصد وحید ہندوؤں کے فرقہ وارانہ مفاد کی حمایت، ہندوؤں کے مصالح کی ترقی اور صرف ہندو اغراض کے حصول کی غرض سے حکومت کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ اس کے بانیوں نے جن اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھکر اسے قائم کیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ جن مسائل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہو ان میں مسلمانوں کی مخالفت اور ہندوؤں کی حمایت کی جائے اور ہندو اغراض کی تائید میں حکومت کی مدد حاصل کی جائے، چونکہ اس پالیسی کو وہ سوراج پارٹی یا کسی ہندو مسلمانوں کی متحدہ جماعت میں شامل رکھکر کامیابی کے ساتھ اختیار نہیں کر سکتے تھے اسلئے اور صرف اسی لئے انہیں اس سے علیحدہ ہوکر یہ جدید پارٹی قائم کرنے کی ضرورت ہوئی۔ لالہ لاجپت رائے نے سوراج پارٹی سے علیحدگی کے وقت صاف کہدیا تھا کہ اس پارٹی کے ہاتھ میں ہندوؤں کے مفاد محفوظ نہیں ہیں اسلئے میں اس سے علیحدگی پر مجبور ہوں۔ اپنی لاہور والی تقریر میں انہوں نے نہایت وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ:-

"سوراجیوں میں سینکڑوں ایسے ہیں جو شدھی سنگھٹن کے مخالف ہیں اور جس ایسا ہو وہ یقیناً ہندوؤں کا دشمن ہے میں ایسے لوگوں کو ہندو نہیں سمجھ سکتا، یہ واقعہ میرے دل پر خونی حروف سے لکھا ہوا ہے کہ ان میں بعض لوگ برطانی حکومت پر کابل کی حکومت کو ترجیح دیتے ہیں۔"

ایک اور موقع پر لالہ جی نے اس سے زیادہ واضح الفاظ میں کہا ہے کہ:-

"سوراج پارٹی کے ساتھ میرا حقیقی اختلاف اس بات پر ہے کہ سوراج پارٹی کے لیڈر صرف اس شرط کے ساتھ مسلمانوں کے جملہ مطالبات منظور کرنے کے لئے تیار ہیں کہ وہ مخلوط انتخاب کے اصول کو تسلیم کر لیں اور بعض سوراجی لیڈر مسلمانوں کے ساتھ ہر قیمت پر صلح کرنے کے لئے تیار ہیں یہ ایسی بات ہے جسے ہم منظور نہیں کرتے اور گذشتہ دو تین سال میں میرا اس سوال پر کئی دفعہ سوراجی لیڈروں سے بعض اوقات پبلک طور پر اور بعض دفعہ پرائیویٹ طور پر جھگڑا ہو چکا ہے۔"

ان کی سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تضاد مصالح کی صورت میں سوراج پارٹی غیر جانبداری کا طرز عمل اختیار کرتی ہے جس سے ہندو مفاد کو نقصان پہنچتا ہے، چنانچہ اسی شکایت کو رفع کرنے کے لئے انہوں نے جدید انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم کی۔ لاہور والی تقریر میں انہوں نے صاف الفاظ میں یہی شکایت کی ہے کہ:-

"مسٹر جناح، ایک مسلمان، بمبئی کے ساتھ بمبئی کے مسلمان ووٹروں سے کہتے ہیں کہ میں نے صوبہ سرحدی کی اصلاحات کا ریزولیوشن پاس کرایا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں پنڈت نہرو، ایک ہندو، فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم غیر جانبدار رہا اور حکومت کو یہ منظر دیکھنے کا میں نے موقع نہیں دیا کہ ہندو مسلمان الگ الگ تقسیم ہوگئے ہیں۔"

ظاہر ہے کہ جو جماعت ان اسباب اور ان وجوہ کے ماتحت مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہو وہ محض ایک سیاسی جماعت نہیں کہی جا سکتی بلکہ وہ دراصل ہندوؤں کی ایک فرقہ وارانہ جماعت ہے اور اس کی فتح صحیح معنوں میں ہندو جاتی کی فتح ہے، نہ کہ جمالی تعاون کی فتح جیسا کہ دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ انتخاب کے دوسرے دن دہلی کی سڑکوں پر جو اشتہار "ہندو دھرم کی لاج رکھ لو" کے عنوان سے نکلا تھا وہ اس مذہبی اسپرٹ کی یقین ترجمانی کرتا ہے جو اس "سیاسی" جدوجہد کی تہ میں کام کر رہی تھی۔

ایسی حالت میں یہ کہنا کہ چونکہ مسلمانوں نے مسٹر رنگ بہاری لال اور لالہ شیو نرائن کو ایک بھی رائے نہ دی اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں نے سوراجی امیدوار کو ۲ سو سے زائد رائیں دیں اسلئے فرقہ وارانہ تعصب کا الزام بہ نسبت ہندوؤں کے مسلمانوں پر زیادہ عائد ہوتا ہے، صحیح نہیں ہو سکتا۔ انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کی مخالف اسلام پالیسی کو دیکھتے ہوئے کون عقلمند آدمی یہ امید کر سکتا ہے کہ مسلمان اس کے امیدوار کو رائے دینگے۔ کیا کوئی ہندو مسلم لیگ یا خلافت کمیٹی کے نمایندوں کو رائے دینے کے لئے تیار ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی ہندو کسی ایسی جماعت کے نامزد کردہ امیدوار کی تائید کر سکتا ہے جو ہندوؤں کے مقابلہ میں اسلامی مفاد کی حفاظت کرنا چاہتی ہو؟ پھر اگر کوئی مسلمان ایسی ہی ایک ہندو جماعت کے امیدوار کو رائے دینے سے انکار کرتا ہو تو اس سے کیا شکایت ہو سکتی ہے؟ یہ تو بالکل ایسی ہی بات ہے کہ کوئی چڑیمار دام بچھائے بیٹھا ہو اور پرندوں سے شکایت کر رہا ہو کہ تم کیوں میرے دام میں نہیں پھنستے۔ شکایت تو دراصل مسلمانوں کو ہو سکتی ہے کہ ہندوؤں نے فرقہ وارانہ اسپرٹ سے مغلوب ہوکر اپنی ایک مخصوص جماعت کے امیدوار کو کھڑا کیا اور کثرت رائے سے اسے کامیاب کرا دیا، لیکن یہ عجیب کمال ہے کہ ہندو ان سے الٹی شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے فرقہ کی مخصوص جماعت کا جو نمایندہ تمہارے مصالح کے خلاف اپنے مصالح کی حمایت کے لئے کھڑا کیا تھا اسے تم نے رائے نہیں دی اس لئے فرقہ وارانہ ذہنیت کا سارا الزام تم ہی پر ہے!

یہ بالکل صحیح ہے کہ جن مسلمانوں نے مسٹر آصف علی کو رائے دی ان میں سے ۸۰ فیصدی بھی ایسے نہ تھے جو سوراج پارٹی کی پالیسی سے لفظاً بلفظاً متفق ہوں لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا صحیح نہیں ہے کہ ان سب نے مسٹر آصف علی کی حمایت صرف اس لئے کی کہ وہ مسلمان تھے۔ سب کو معلوم ہے کہ پیرزادہ محمد حسین اور خواجہ حسن نظامی صاحب وغیرہ بزرگوں کے خیالات مسٹر آصف علی سے بالکل مختلف تھے۔ وہ اور ان کے ہمخیال مسلمان جنکی دہلی میں اکثریت ہے۔ ان کے کانگریسی عقائد کو مسلمانوں کے مفاد کے لئے نہ صرف غیر مفید بلکہ مضر سمجھتے تھے۔ ان کے امکان میں تھا کہ دہلی کے حلقہ سے ایک ایسے مسلمان کو کھڑا کر دیتے جو اسلامی مفاد کا ویسا ہی حامی ہوتا جیسے مسٹر رنگ بہاری ہندو مفاد کے حامی ہیں اور اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً مسلمانوں کے اکثر ووٹ اسی کو ملتے۔ لیکن انہیں ہندوؤں کی اکثریت کے مقابلہ میں ایسے نمایندے کے کامیاب ہونے کی کوئی امید نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنا کوئی امیدوار نہیں کھڑا کیا۔ اور جب سوراج پارٹی نے مسٹر آصف علی کی نامزدگی کا اعلان کیا تو تمام مسلمانوں نے صرف اس بنا پر اس کی حمایت کی کہ پنڈت مالوی کی جماعت کے مقابلہ میں انہیں سوراج پارٹی سے انصاف کی زیادہ امید تھی۔ اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے مفاد ایک کانگریسی جماعت کے ہاتھ میں ہندو مہاسبھا کی پارٹی سے زیادہ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یہ کوئی انوکھی یا دور از عقل بات نہیں ہے۔ ہمارے ہندو دوست اسے آپ کو مسلمانوں کی پوزیشن میں رکھکر اسکو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ دہلی میں ہندو ووٹروں کی اقلیت ہوتی اور مسلمان اکثریت کے مقابلہ میں ہندو مہاسبھا یا انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کے کسی نمایندے کی کامیابی کا کوئی امکان نہ ہوتا۔ ایسی حالت میں اگر ایک امیدوار کو انجمن اسلامیہ کھڑا کرتی اور دوسرے کو سوراج پارٹی تو کیا تمام ہندو ووٹر عام اس سے کہ وہ سوراجی ہوں یا نہ ہوں سوراج پارٹی کے امیدوار کو رائے نہ دیتے؟ کیا ہندو انجمن اسلامیہ کے مقابلہ میں سوراج پارٹی کو قابل ترجیح نہ سمجھتے؟ کیا کوئی ہندو اتنا احمق ہو سکتا ہے کہ سوراج پارٹی کے بالمقابل انجمن اسلامیہ کے ہاتھ میں اپنے مفاد کو زیادہ محفوظ سمجھے؟ ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر نمایندہ کی قومیت کا کوئی سوال نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ سوال ہوگا کہ ایک مخالف فرقہ وارانہ جماعت اور ایک مشترکہ وطنی جماعت میں سے کون قابل ترجیح ہے۔

یہ معاملہ اسقدر صاف اور روشن ہے کہ ہندوستان ٹائمز اور دوسرے ہندو اخبارات خواہ کتنی ہی دھوکہ دہی کی کوشش کریں وہ اسے چھپانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابراہیم لنکن کے بقول تم چند آدمیوں کو ہمیشہ دھوکہ دے سکتے ہو۔ اور تمام قوم کو تھوڑے عرصہ کے لئے دھوکہ دے سکتے ہو۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ پوری کی پوری قوم کو ہمیشہ دھوکہ دیتے رہو اور وہ دھوکہ کھاتی رہے۔ دہلی کے انتخاب نے آفتاب کی طرح اس حقیقت کو روشن کر دیا ہے کہ جب تک ہندو قوم لاجپت رائے اور مالوی جیسے لیڈروں کے ہاتھ میں ہے مسلمان کبھی اس کی اکثریت پر اعتماد نہیں کر سکتے اور مخلوط انتخاب کا اصول تسلیم کرنے کے معنی مسلمانوں کی سیاسی خودکشی کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ اب تک تو مسلمانوں کے پاس اس کے لئے صرف منطقی دلائل اور نظری شواہد کے سوا کچھ نہ تھا۔ لیکن ہم لاجپت رائے۔ مالوی اور شردھانند صاحبان کے شکرگزار ہیں کہ اب انہوں نے ہمیں روشن واقعات، بین حقائق اور بدیہی شواہد بھی مہیا کر دئے ہیں۔ جن سے ہمارا دعوے قطعاً ناقابل تردید ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ۔ اگر مسلمان ہزار برس بھی کوشش کرتے تب بھی ایسے مضبوط دلائل ان کے ہاتھ نہ آ سکتے تھے جو ان ہندو لیڈروں کی ایک ادنی سی عنایت سے انہیں مل گئے ہیں۔ اب اگر مخلوط انتخاب کے ہمدردوں کو اس مرحوم کے خون کا بدلہ لینا ہے تو ہم انہیں اس کے اصلی دشمنوں کا پتہ بتا سکتے ہیں جو اس کے دل میں خنجر پیوست کرنے کے بعد اسی کی بالیں پر روتے ہوئے ملیں گے۔

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی ایکدفعہ سلطان ابن سعود سے مکالمہ فرما رہے تھے۔ آپ نے دوران ملاقات میں سلطان سے فرمایا کہ اگر آپکو مدینہ منورہ میں بھی وہی کرنا تھا جو مکہ معظمہ میں ہوا تو جناب نے دنیاء اسلام سے وعدہ کیوں کیا تھا، کہ ہم موتمر اسلامی کے فیصلہ تک مدینہ میں کوئی کارروائی نہ کرینگے۔ اول تو سلطان اسکے جواب میں کچھ متامل ہوئے پھر فرمانے لگے میرا خیال تھا کہ میں اس وعدہ کو پورا کر دونگا لیکن میری قوم کے پانچہزار آدمیوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں آثار کو منہدم نہ کرونگا تو وہ خود مدینہ پر چڑھ آئینگے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ خدا جانے وہ مدینہ پہنچکر کیا سخت کارروائی کرینگے۔ اسلئے میں نے اسی میں خیر دیکھی کہ ان کا مطالبہ پورا کر دوں اور میں نے تو صرف وعدہ کیا تھا اگر میں قسم بھی کھا لیتا تو بھی بخاری شریف کی حدیث فلیات بالذی ھو خیر سے مجھکو یہ حق پہنچتا تھا کہ میں خیر کو بجالاتا اور قسم کا کفارہ دیدیتا۔

اس تقریر کے بعد مفتی صاحب نے فرمایا۔ کیا جناب کو اپنی قوم کا حال معلوم نہ تھا۔ جب آپ ان کی وحشت بربریت اور غلو فی الدین کو جانتے تھے، نیز اعلان ملوکیت کے وقت تجربہ بھی کر چکے تھے تو پھر آپ نے ایسا وعدہ کیوں کیا۔ اس پر سلطان [illegible]

[illegible] یہ چیز ہر دی کی شریعت میں حرام ہونی چاہئے۔ شرک کسی بھی شریعت میں بھی جائز نہیں رکھا گیا۔ پھر اگر کوئی شخص تعظیماً سجدہ کرتا ہے تو وہ گنہگار ضرور ہے لیکن اس کا قتل حلال نہیں ہو سکتا۔ نہ اس کا مال غنیمت کا مال سمجھا جا سکتا ہے۔

اس تقریر کے بعد سلطان نے اپنی شکست کا اعتراف اسطرح فرمایا کہ:-

میں تو ایک بدوی سپاہی ہوں سوائے اونٹ کے اور کچھ نہیں جانتا یہ چیزیں علماء سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ ان مسائل میں ہمارے علماء سے گفتگو کر سکتے ہیں۔

[illegible] نے طبع آزمائی کی ہے) وعظ فرمایا۔ عصر کے بعد سے لیکر عشا تک تقریباً تین گھنٹہ وعظ کا سلسلہ رہا۔ درمیان میں صرف نماز مغرب کے لئے۔ وعظ ملتوی کیا گیا۔ اس وعظ میں سامعین پر عجیب کیفیت طاری تھی عشا کی نماز سے فارغ ہوکر مولانا ممدوح جناب سید عبدالرشید صاحب نائب تحصیلدار خلف جناب سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی کے مکان پر دعوت میں تشریف لے گئے۔ نائب صاحب نے مولانا کا تعیش روسار شہر سے تعارف کرایا۔ مولانا رات کو گیارہ بجے قیامگاہ پر تشریف لائے۔ اور ۲ نومبر کی شام کو ڈیرہ ایکسپرس سے مرادآباد تشریف لے گئے۔ رخصت کے وقت علاوہ معززین کے جناب نائب تحصیلدار صاحب بھی اسٹیشن پر تشریف رکھتے تھے۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اعجاز قدوسی گنگوہی

بزم رحمۃ للعالمین میں علماء امت کا شاندار اجتماع

دہرہ دون کے مسلمانوں میں عرصہ سے ایسا جمود طاری ہے کہ شاید ہی اس کی نظیر کسی دوسری جگہ کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہو۔ دہرہ دون ایک ایسے گوشہ میں واقع ہوا ہے کہ جب تک کوئی شخص قصداً ہی کرکے نہ آئے یہاں پہنچنا مشکل ہے۔ ہندوستان میں جب سے تحریک باجہ شروع ہوئی ہے یہاں کے ہندوؤں میں بھی اس نحوس تحریک نے مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے ایک نئی روح پیدا کر دی ہے چنانچہ اس دفعہ رام لیلا کے موقع پر مسجد کے سامنے ٹھیک مغرب کے وقت نہ صرف باجہ بجایا بلکہ آتشبازی بھی چھوڑی گئی مغرب کی نماز میں جو لوگ شریک تھے۔ ان کو سخت تکلیف ہوئی۔ قرأۃ کی آواز تو اس شور وغل میں سنائی کیا دیتی رکوع اور سجدے میں بھی مقتدی امام کی صحیح متابعت نہ کر سکے۔ امام صاحب نے مسلمانوں کو قابو میں رکھا ورنہ سخت فساد کا اندیشہ تھا مجسٹریٹ ضلع اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بہادر دورے میں تھے۔ ڈپٹی صاحب ہندو تھے۔ انسپکٹر پولیس ایک شریف سکھ ہیں [illegible]

[illegible] براداران وطن کی اس برادرانہ رواداری نے یہاں کے مغرور مسلمانوں کو بھی کچھ ہشیار کیا اور اس سال بزم رحمۃ للعالمین کا ایک جلسہ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو مقرر کیا گیا۔ حضرات علماء کرام اور مختلف تبلیغی انجمنوں کے نام خطوط لکھے گئے دہرہ دون میں شاید ہی کوئی جلسہ ایسا ہوتا ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی ہندو واعظ لیکچرار نہ آتا ہو آج کوئی سوامی جی کل کوئی سیاسی غرض ہندو لیکچراروں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ الغرض بڑی جدوجہد کے بعد الحمد للہ مسلمانوں کی آبرو رہی۔ مولانا محمد زکریا اور مولانا اخلاق احمد صاحبان مظاہر العلوم سہارنپور سے اور مولوی سید انعام اللہ شاہ صاحب انبالہ سے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی سے تشریف لے آئے۔ تین دن تک بہت شاندار جلسہ ہوا۔ دہرہ دون کے مسلمان بہت محظوظ ہوئے۔ یکم نومبر کی رات کو ۲ بجے حضرت ناظم الجمعیۃ کی تقریر پر جلسہ ختم ہوا۔

یکم نومبر کی صبح کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب سید طفیل احمد صاحب جائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی کوٹھی پر چار نوشی کے لئے تشریف لے گئے۔ سید طفیل احمد صاحب آج کل کونسل کی ممبری کے سلسلہ میں دہرہ دون ہی میں مقیم ہیں۔ سید طفیل احمد صاحب سے بہت دیر تک اقتصادی مسائل پر مولانا کی گفتگو ہوتی رہی اثنائے گفتگو میں مولانا نے فرمایا۔ میں تو سیونگ بینک سے پانچ روپیہ کا نفع وصول کر لیتا ہوں۔ لیکن اس نفع کو کام میں نہیں لاتا بلکہ اس روپیہ سے میونسپلٹی کا ہاؤس ٹیکس ادا کر دیتا ہوں۔

یکم نومبر کی شام کو مسلمانان دہرہ دون کے بے حد اصرار پر مولانا نے جامع مسجد میں [illegible]

سیر آفاقات

عالم اسلامی

ترکی عراقی سرحد کا تصفیہ

جنیوا ۳ر نومبر۔ ترکی اور عراق کی سرحد کا مسئلہ بہت دنوں سے معرض التوا میں تھا۔ اس کے لئے تصفیہ کے لئے ۱۴ر نومبر کو ابتدائی کمیشن کا اجلاس ہوگا اور مجلس اقوام نے کردوں کو مقامی حکومت دینے کے متعلق جو سفارش کی ہے اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے برطانوی تدابیر پر غور کیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے سر ہمفری ڈابس گئے ہیں جنہوں نے ایک یادداشت پیش کردی ہے۔

حکومت عراق

انقلاب وزارت کے حالات

بغداد ۵ر نومبر۔ عراق میں حکومت کے نامزد کردہ ممبر کے صدر مجلس منتخب نہ ہونے کی بدولت وزارت کو استعفا دینا پڑا۔ اب معلوم ہوا کہ انتخاب صدارت میں ۱۵ کرد ممبروں نے سرکاری امیدوار کی مخالفت کی تھی۔ ان ممبروں نے سابق وزیر اعظم سے یہ کہا کہ انہوں نے تو محض ذاتی خیال سے استعفا دیدیا تھا۔ انہیں اس کا یقین تک نہ تھا کہ اس کا اثر وزارت پر پڑیگا اور وہ مستعفی ہو جائے گی۔ وزیر اعظم نے اس عذر کو مان تو لیا۔ مگر وزارت ترتیب دینے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ مجلس کو برخاست کرکے از سر نو انتخاب کا حکم دیں۔ اسی اثنا میں جعفر پاشا نمائندہ عراق متعینہ لندن کو تار گیا ہے کہ وہ بغداد آکر وزارت ترتیب دیں۔ اطلاع یہ ہے کہ جعفر اس تجویز کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھتا۔

ممالک غیر

انقراض دولت برطانیہ کا آغاز

خارجی استقلال کی راہ میں آئرلینڈ کا پہلا قدم

پیرس ۵ر نومبر۔ جرنل ڈس ڈیباٹس کا نامہ نگار مقیم جنیوا اطلاع دیتا ہے کہ آئرش فری سٹیٹ کے اس فعل پر برطانوی حلقوں میں استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس نے ڈاک کے تبادلے کے متعلق حال ہی میں کینیڈا۔ ہندوستان۔ امریکہ۔ اور جرمنی کے ساتھ جتنے معاہدے طے کئے ہیں ان سب کو جمعیۃ الاقوام کے دفتر میں رجسٹر کرا دیا ہے۔ آج سے دو سال پیشتر حکومت برطانیہ نے اس بات پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ مستعمرات کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے معاہدے و مواثیق کی رجسٹری جمعیۃ الاقوام کے پاس کرائے کیونکہ مستعمرات کے معاملات داخلی سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ فری سٹیٹ نے اسوقت بھی حکومت برطانیہ کے نقطۂ نگاہ کو تسلیم نہ کیا تھا۔

مذکورہ بالا جرنل کا خیال ہے کہ برطانیہ کی طرف سے پھر اعتراض اٹھایا جائیگا۔ کیونکہ فری سٹیٹ نے امپیریل کانفرنس کے اجلاس کے وقت اس امر کا اقدام کیا ہے۔

فرانسیسیوں اور اطالویوں کے درمیان تصادم

لندن ۳ر نومبر۔ حال میں پیش آنیوالے واقعات کے باعث فرانس اور اٹلی کے درمیان پھر تصادم رونما ہوگیا ہے۔ فرانس و اطالیہ کے سرحدی مقام ونٹی مگلیا میں اطالوی ملیشیا نے فرانس کے ریلوے ملازمین کو زدوکوب کیا اور ان کی ٹوپیاں اتارلیں۔ کیونکہ بینڈ پر فسیسٹی بینڈ گایا جا رہا تھا۔ اس کے بعد ہی ایک فیسسٹی فرانسیسی قونصل خانہ میں داخل ہوگیا جس نے چھجے پر کھڑے ہوکر تقریر کرنے کی کوشش کی لیکن اسے فوراً گرفتار کرلیا گیا۔ بیوسولیل کے مقام پر اطالوی فیسسٹیوں اور فرانس کے کرائے کے فوجیوں کے درمیان دست بدست جنگ ہوئی۔

فرانسیسی جرائد بہت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ اخبارات جو حکومت کے حامی ہیں اور فرانس و اطالیہ کے تعلقات کے سلجھاؤ کے لئے سائینور مسولینی اور موسیو بریاں کی ملاقات پر زور دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ یہ واقعات اس ملاقات کے اقتضا کو اور بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔

جمعیت اقوام ایشیا کا سنگ بنیاد

انگورہ میں سفرائے ممالک مشرق کا اجتماع

لندن ۳ر نومبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ راوی ہے کہ انگورہ میں سفیر چین متعینہ واشنگٹن الفریڈ سزے کی آمد اور روسی۔ ایرانی اور افغانی سفیروں کی موجودگی کو بہت اہمیت دیجا رہی ہے۔ اگرچہ ایران نے ترکی و ایران و روس کے سہ گانہ معاہدہ کی تردید شائع کردی ہے تاہم بہت ممکن ہے کہ ایک قسم کی جمعیت الاقوام بنانے پر غور کیا جائے۔ جس میں چین اور افغانستان بھی شامل ہوں۔ اس تحریک کا رہنما روس ہے جو ایشیا کی مظلوم اقوام کی ہمدردی کا دعویدار ہے اور مشرقی اقوام کی اس بداعتقادی سے فائدہ اٹھانے کا متمنی ہے۔ جو اس میں جینوا کی جمعیۃ الاقوام کے متعلق پائی جاتی ہے اس بداعتقادی کی وجہ یہ ہے کہ جاپان کے سوا کسی کو جمعیۃ الاقوام کی مستقل کرسی نہیں دی گئی۔

ہندوستان

حضور نظام کے خلاف مفسدانہ مساعی

پونا میں ہندوؤں کا جلسہ عام

پونا ۲ر نومبر۔ ۴ر نومبر کو پونہ میں ریاست حیدرآباد کی رعایا کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ جمعرات کی رات کو کاشی پورہ بازار روڈ بمبئی پر واقعہ تیلگو ہال میں بمبئی شہر کے تیلگو بولنے والے باشندوں کا ایک ابتدائی جلسہ منعقد ہوا جو اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد کی رعایا ہیں۔ یا جن کے ریاست حیدرآباد کے باشندوں کے ساتھ نزدیکی خانگی تعلقات و رشتہ داریاں ہیں۔

اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ ریاست حیدرآباد کے باشندوں کی شکایات پر غور و خوض کیا جائے۔ اور ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن سے باشندگان ریاست حیدرآباد کی موجودہ سیاسی و دیگر قیود جن کے وہ گذشتہ چند سالوں سے شاکی ہیں دور ہو جائیں۔

رعایائے حضور نظام اور ان کے ہمدردوں کی ایک کثیر تعداد اس جلسہ میں شریک تھی۔ اس جلسہ کے صدر مسٹر شنکر ایس پرشاد تھے۔ جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے صاحب صدر نے مظالم حضور نظام کے من گھڑت افسانے بیان کئے اور کہا کہ منتہائے مقصود کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ رعایا عزم صمیم کے ساتھ منظم کوشش کرے تاکہ ان کی بیتی برحق شکایات کا ازالہ ہو اور ان کی جائز خواہشات برآئیں مگر یہ سعی بالکل آئینی طریقہ پر ہونی چاہیئے۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد کھلم کھلا تبادلہ خیالات ہوا۔ اور پھر یہ قرار پایا کہ اعلیٰ حضرت نظام کی رعایا کے تمام فرقوں اور ان کے ہمدردوں کی ایک کانفرنس بمبئی میں منعقد کی جائے۔ آئندہ انتخابات کونسل اسمبلی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قرار پایا کہ کانفرنس ۲۱ر نومبر کو منعقد ہو اور اس کانفرنس کا انتظام کرنے کے لئے مسٹر پرشاد۔ مسٹر ایس ایل سلیم اور مسٹر ایس۔ کے کوبالا سکرٹری بنائے گئے۔ کمیٹی ہذا کی ممبری کے لئے ایک روپیہ فی کس فیس مقرر کی گئی ہے۔ ڈیلیگیٹ اصحاب سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

اس کانفرنس میں جو اہم سوال زیر بحث آئیں گے ان میں حضور نظام عالی مقام سے مطالبہ کیا جائے گا کہ آزادی تقریر و تحریر اور آزادی مجالس عطا کریں اور کسی نہ کسی قسم کی ذمہ دار حکومت بھی قائم فرمادیں۔

حکومت ہند سے بھی استدعا کی جائے گی کہ وہ ریاست حیدرآباد کی کروڑہا زبان بند رعایا کی مصیبتوں کے تصفیہ میں زیادہ دلچسپی کا اظہار کرے۔ اور نظام کی شدید اور دیرینہ بدنظمی کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔ اغلب ہے کہ یہ بھی طے ہو کہ سرکردہ چیدہ اصحاب کا ایک وفد حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں حاضر ہو۔ کیونکہ وہ فارن پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ ہیں۔ یہ وفد وائسرائے بہادر کی خدمت میں عرض کریگا کہ وہ ریاست ہذا کے اندرونی امور میں فوری مداخلت کی بڑی ضرورت ہے۔ ریاست ہذا کی بہبودی سے جن لوگوں کو دلچسپی ہے۔ ان میں سے اکثروں نے کانفرنس ہذا کے مقصد سے ہمدردی کا داعیان کانفرنس کو یقین دلایا ہے۔

بہار میں کانگریسی امیدواروں کی کامیابی

پٹنہ ۳ر نومبر۔ مجلس مقننہ صوبہ بہار اڑیسہ اور اسمبلی کے امیدواروں کی نامزدگی تھی۔ مندرجہ ذیل کانگریسی امیدوار بلا مقابلہ اسمبلی اور کونسل صوبہ بہار کے رکن تسلیم کر لئے گئے:۔

اسمبلی کے لئے (پٹنہ بشمول شاہ آباد) مسٹر ردپ بہاری کشور (سوراجی) بابو امبیکا پرشاد سنگھ (قسمت ترہت مسلم حلقہ) مولوی محمد شفیع داؤدی (کانگریس) مولوی محمد جلیل (پٹنہ و چھوٹا ناگپور بشمول اڑیسہ) خان بہادر سرفراز حسین خان (کانگریس) بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

بہار کونسل کے لئے مظفر پور مسلم دیہی حلقہ سے مولوی محمد اسحاق (کانگریسی) اور راجہ یعقوب حسن خاں و مولوی سید مہدی حسن۔ قسمت ترہت مسلم شہری حلقہ سے مولوی عبد الغنی (کانگریسی) اور مولوی مطیع الرحمن مستقل پرگنہ مسلم دیہی حلقہ سے مولوی عبد الباری (کانگریسی) اور مولوی امید علی۔ شاہ آباد مسلم دیہی حلقہ سے مسٹر سید اطہر حسین مشرقی پٹنہ غیر مسلم حلقہ سے بابو راجیکشوری پرشاد شرما پٹنہ غیر مسلم شہری حلقہ سے بابو شام نرائن سنگھ شرما۔

مندرجہ ذیل امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ مشرقی گیا غیر مسلم حلقہ سے مسٹر گنیش دت سنگھ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ پالامو غیر مسلم دیہی حلقہ سے بابو نیلکنٹھ چٹرجی (کانگریسی) شمالی بھاگلپور غیر مسلم دیہی حلقہ سے بابو بجلی جگدم پرشاد لال (کانگریسی) مغربی گیا غیر مسلم دیہی حلقہ سے مسٹر آر ایل نہنو کیولیا (کانگریسی) قسمت بھاگلپور حلقہ زمینداران سے رائے بہادر ڈیپ نرائن سنگھ اور قسمت پٹنہ حلقہ زمینداران سے راجہ بہادر امادان۔

عیدگاہ اور مسجد کی تعمیر کیلئے حکومت میسور کی حاشیہ برائیاں

بنگلورہ ۵ر نومبر۔ شیموگہ کونسل نے سفارش کی تھی کہ اس مقام کے مسلمان باشندوں کی آسائش کے لئے مسجد اور عیدگاہ کی تعمیر کے واسطے جگہ مفت دیجائے۔ حکومت میسور نے دو شرطوں پر یہ سفارش منظور کی ہے۔ اول یہ کہ اس احاطہ میں قبرستان نہ بنایا جائے گا۔ اور دوم یہ کہ مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اعتراض نہ کیا جائے۔ یہ درخواست گذشتہ جولائی میں دیگئی تھی لیکن ہندوؤں نے شورش بپا کر رکھی تھی کہ یہ درخواست مذکورہ شرائط کے ساتھ بھی منظور نہ ہو۔ حکومت نے فرقہ وارانہ کشیدگی اور اس شورش کے خطرہ کو دیکھکر احکام کے اجراء سے قبل بہت کچھ تحقیقات کی ہے۔

کلکتہ میں دن دہاڑے لوٹ

ایک کارخانہ کے ہڑتالی مزدوروں کی شوریدہ سری

کلکتہ۔ ۵ر نومبر۔ بڑا نگر جیوٹ فیکٹری کے مزدوروں کو آج صبح اجرت ادا کی جا رہی تھی۔ کل سے ان مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ تقریباً دو سو مزدور بازار میں گئے۔ اور کئی دکانیں لوٹ لیں۔ دکان والوں نے ہڑتالیوں کو روکا اور اینٹیں بھی ماریں۔ ان میں سے دس زخمی ہوئے۔ باہر کے سات مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں جس علاقہ میں دس ہزار ہڑتالی مزدوروں کی آبادی ہے۔ وہاں مسلح پولیس گشت کر رہی ہے۔ مسلح پولیس کی جمعیتیں بڑے بازاروں۔ ناکوں اور چوراہوں پر متعین کر دی گئی ہیں۔ کلکتہ کے شمالی حصہ میں مسلح گاڑیاں گشت کر رہی ہیں۔ یہ گشت دیوالی کے تہوار کی وجہ سے ہے دیوالی کے سلسلہ میں اب تک کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

الہ آباد میں علوم مشرقیہ کی کانفرنس

صحیح مہابھارت کی اشاعت کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ

الہ آباد ۵ر نومبر۔ علوم مشرقیہ کی کانفرنس کا چوتھا سالانہ اجلاس آج الہ آباد یونیورسٹی کے سینیٹ ہال میں شروع ہوا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے نمائندے آئے تھے۔ ڈاکٹر جے مودی جلسہ کے صدر تھے۔ ہندوستان اور یورپ کے ماہرین علوم مشرقیہ کے بیانات پڑھکر سنائے گئے۔ ڈاکٹر مودی صدر جلسہ نے بیان کیا کہ مہابھارت کا صحیح نسخہ شائع کرنے کیلئے پوری مستعدی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ پونہ کے دار التحقیق بھنڈارکر نے ۱۹۱۹ء میں یہ کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ یہ ایسا یادگار کام ہے کہ اس کے لئے ہندوستان اور دنیا کے ہر حصہ سے امداد کی ضرورت ہے اور اعلان کیا کہ وہ کے ایک سردار نے مہابھارت کی تحریک کے سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ ڈاکٹر مودی نے کہا کہ اصول مطالعہ۔ وسیع الخیالی۔ اور رواداری شامل ہونی چاہیئے۔ اور معاشری مسائل کا بھی بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ مثلاً ستی۔ شادی بیوگان وغیرہ۔

ہندوستان پر ایرانیوں اور وحشیوں نے جو حملے کئے ہیں ان کے متعلق بھی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ صدر کے خیال میں ان حملہ آور قوموں کی نسل مردن کے نام سے آج بھی راجپوتانہ میں موجود ہے ان کے بزرگوں نے پانچویں صدی میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ خطبہ ختم ہونے پر صدر کی شان میں۔ فارسی۔ عربی اور سنسکرت زبانوں میں قصیدے پڑھے گئے۔

اسمبلی کیلئے حلقہ ہائے پنجاب کے امیدوار

لاہور۔ ۵ر نومبر۔ آج کونسل اور اسمبلی کے امیدواروں کے لئے کاغذات نامزدگی پیش کرنے کا آخری دن تھا۔ جو لوگ پنجاب کے چار حلقوں کی طرف سے اسمبلی کی رکنیت کے امیدوار ہیں۔ اب ان کے اسماء معلوم ہوگئے۔

قسمت جالندھر مسلم حلقہ میں عوام کو سخت دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ اس حلقہ کی طرف سے پانچ امیدوار ہیں۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ رائے زادہ ہنسراج سوراجیہ جماعت کے امیدوار ہیں۔ لالہ لاجپت رائے نے بھی اپنے کاغذات نامزدگی پیش کردئے ہیں۔ تیسرے امیدوار لالہ پرشوتم داس چوتھے امیدوار لالہ پرشوتم داس سوندھی مدیر روزنامہ بندے ماترم لاہور۔ اور پانچویں امیدوار مسٹر ہرکشن چند ہیں۔ لالہ لاجپت رائے مغربی پنجاب کے غیر مسلم حلقہ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس حلقہ کے دوسرے امیدوار دیوان چمن لال۔ ڈاکٹر نند لال۔ گوپی چند۔ اور لالہ بھیو رام ہیں۔

مغربی پنجاب کے سکھ حلقے کی طرف سے دو امیدوار ہیں۔ سردار گلاب سنگھ۔ و سردار ہربنس سنگھ۔

حلقہ زمینداران پنجاب کی طرف سے پانچ امیدوار ہیں بخشی سوہن لال۔ سردار نونہال سنگھ۔ راجہ محمد اکرام اللہ خان بے دیو سنگھ۔ اور محمد نواز خاں۔

مشرقی وسطی پنجاب کے مسلم حلقہ کی طرف سے صرف تین امیدوار ہیں۔ پیر تاج الدین۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں۔ اور شیخ صادق حسن کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ۸ر نومبر کو ہوگی۔

رائے زادہ ہنسراج کے مقابلہ لالہ لاجپت رائے کی کنارہ کشی

لاہور ۸ر نومبر۔ معاصر سوراجیہ اپنی ۸ر نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ۸ر نومبر کو صبح کے ساڑھے دس بجے سوامی شردھانند نے لالہ لاجپت رائے کو اس مضمون کا برقی پیغام بھیجا ہے کہ ملک کی بہتری اسی میں ہے کہ آپ حلقہ جالندھر سے مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہی اطلاع مالوی جی کو بھی دی گئی ہے۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں خطابت کا مقابلہ

علیگڈھ ۱۰ر نومبر۔ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے یونین کلب میں ۱۵ر نومبر کو اس موضوع پر مباحثہ ہوگا کہ ہندوستان سوراج کے قابل نہیں۔ اس مباحثہ میں تمام ہندوستانی یونیورسٹیاں اور کالج حصہ لے سکتے ہیں۔ ہر کالج سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دو نمائندے بھیجے۔ جس کالج کے مقرر بہترین ہوں گے انہیں ایک نقرئی کاسہ دیا جائے گا نیز اول درجہ اور دوم درجہ کے مقرروں کو طلائی تمغے عطا کئے جائیں گے۔

بنگال کی مسموم فضا

شیمکور میں فساد ہوگیا

کلکتہ ۱۰ر نومبر۔ شیمکور کے سوا کلکتہ اور اس کے گرد و نواح میں دیوالی کے جلوس امن و خیریت سے گذر گئے۔ کالی کی مورتی کو ڈبونے کے بعد جلوس واپس آرہے تھے کہ اس مقام کے مسلمانوں نے نکاسی پارہ کے قریب جلوسوں پر حملہ کردیا اور اینٹیں ماریں۔ تین شخص جن میں دو گورے بھی شامل ہیں خفیف زخمی ہوئے۔ پولیس نے فساد روکا اور اس مقام پر حملہ کرکے کئی شخصوں کو گرفتار کیا مزید فساد کے انسداد کے لئے وسیع احتیاطی کارروائیاں کی گئی ہیں۔ مسلح پولیس بڑے بڑے راستوں پر متعین کر دی گئی ہے اور جس علاقہ میں فساد کا خطرہ ہے وہاں بڑے بڑے بازاروں اور گلیوں میں مسلح گاڑیاں گشت کر رہی ہیں۔ پولیس کمشنر سر چارلس ٹیگرٹ حال ہی میں رخصت سے واپس آئے ہیں۔ آپ نے بھی اپنے ماتحت افسروں کی معیت میں تمام شہر کا گشت کیا۔ ہوڑہ میں دیوالی بخیریت گذر گئی۔

مسلم یونیورسٹی کو ۲۰ ہزار روپیہ کا عطیہ

علیگڈھ۔ مسلم یونیورسٹی کو ۲۰ ہزار روپیہ پروفیسر معین الدین احمد ولسن کالج بمبئی نے آرٹ گیلری بنانے کے لئے دیا ہے۔

جریدہ امارت کا مقدمہ

مولوی عبد السبحان صاحب پھلواری سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی عثمان غنی صاحب ایڈیٹر جریدہ امارت کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ الف آج ۱۴ر نومبر کو پھر خان بہادر مولوی عبد الحمید صاحب سینئر ڈپٹی مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا۔ مدعا علیہ کے پیروکار مسٹر محمد یونس بیرسٹر اور ان کے معاون مولوی مجیب الرحمن صاحب نے سب سے پہلے مقدمہ میں قانونی خامیوں کو بتایا اس کے بعد پھر جریدہ کے مضمون پر بحث کی۔ بحث آج ختم ہوگئی ہے ۱۲ر نومبر کو فیصلہ سنایا جائیگا۔

دار الحکومت

مقدس چترجیون کے متعلق مسلمانان دہلی کا مطالبہ

دہلی ۸ر نومبر۔ ۵ر نومبر کو جمعہ کے روز مسلمانان دہلی کا جلسہ جامع مسجد میں ہوا اور ذیل کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی یہ جلسہ صوبہ متحدہ کی حکومت کی اس کارروائی کی قدر کرتا ہے کہ اس نے کالیچرن شرما پر مقدمہ دائر کردیا اور اس کی کتاب چترجیون کو ضبط کرلیا۔ یہ جلسہ حکومت کی توجہ اس ضرورت پر منعطف کراتا ہے کہ وہ مقدمہ کی پیروی کے لئے ایسا سرکاری وکیل مقرر کرے جو قانون اور عربی سے بخوبی واقف ہو اور اسلامی روایات کو بھی جانتا ہو۔ تاکہ وہ دانشمندی اور مضبوطی سے وکلا صفائی کے غیر متعلقہ سوالات کو روک سکے جلسہ نے فیصلہ کیا کہ یہ تجویز حکومت صوبہ متحدہ اور اخبارات کے نام بھیجدی جائے۔

حکام دہلی کا معقول طرز عمل

ایک اشتعال انگیز ڈراما کو روک دیا گیا

دہلی ۸ر نومبر۔ کل دہلی کے غیور مسلمانوں کی ایک جماعت نے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کو اطلاع دی کہ ایک ڈرامہ "ید بیضا" انفنٹن پکچر پیلیس میں دکھایا جا رہا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویریں بھی دکھائی جاتی ہیں اس لئے اس کو بند کرا دینا مناسب ہے۔ حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کے حکم سے مولانا ابو المحاسن محمد عرفان صاحب ناظم الیات جمعیۃ علماء ہند نے ٹیلیفون پر چیف کمشنر دہلی کو اطلاع دی کہ چونکہ اس کھیل سے مسلمانان دہلی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اس لئے اسے روک دیا جائے۔

چیف کمشنر نے مولانا کی ملاقات کے لئے ڈھائی بجے کا وقت مقرر کیا۔ اور جب مولانا نے ملاقات میں ان واقعات و حقائق پر روشنی ڈالی جو مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے والے ہوسکتے ہیں تو چیف کمشنر نے چند دیگر حکام اور منیجر کمپنی کو بلاکر اس معاملہ میں مشورہ کیا۔ اور کئی گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد آخرکار اس کھیل کو بند کرنے کا حکم جاری کردیا۔

اصغری بیگم کا مقدمہ

انتقال مقدمہ کیلئے ہائی کورٹ میں اپیل

اصغری بیگم کے مقدمہ کے متعلق انتقال مقدمہ کی جو درخواست دہلی میں دی گئی تھی وہ نامنظور ہوگئی۔ اب پنجاب ہائیکورٹ میں اس کی اپیل کی جائے گی۔ لاہور کے بعض نامور وکلا نے بلا معاوضہ پیروی کرنی منظور کی ہے جن میں جناب پیر تاج الدین صاحب لاہور کے مشہور و نامور بیرسٹر بھی ہیں۔

نکاح مرتد کے متعلق اسلامی قانون

بسلسلہ صفحہ اول

فسخ کرنیکا دروازہ ہی بند ہے اور عام مشائخ بخارا نے اس عورت کی علیحدگی کا فتویٰ دیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ اسکو اسلام لانے اور پہلے مرد کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔ کیونکہ یہ بندش اسی طریقہ سے ہو سکتی ہے اور ہر قاضی کو اختیار ہے کہ تھوڑے مہر پر ان کے نکاح کی تجدید کردے۔ اگرچہ وہ ایک دینار ہی ہو۔ خواہ وہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ اور اس عورت کو پچھتر درے کی سزا دیجائے گی۔

(۳) شامی صفحہ ۳۰۴ جلد ثالث مطبوعہ باب المرتدین میں ہے دبوسی، صفار اور بعض اہل سمرقند نے فتویٰ دیا ہے کہ ارتداد عورت سے نکاح میں فرقت واقع نہیں ہوتی اور دوسرے علماء ظاہر پر گئے ہیں لیکن ان لوگوں نے بھی اس عورت کو پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کرنیکا حکم دیا ہے اور اس کو پچھتر کوڑے مارے جائیں۔ اور قاضی خان نے بھی فتویٰ کے لیے اس کو اختیار کیا ہے۔

(۴) قاضی خان کتاب السیر جلد چہارم صفحہ ۲۷۴ مطبوعہ مصطفائی میں ہے۔

کہ عورت کا مرتد ہونا اور اسلام سے انکار کرنا اس سے طلاق نہیں ہوگی اور عام علماء کے ہاں ردت سے فرقت واقع ہوجاتی ہے اور بعض کے ہاں واقع نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا عبارات فقہا سے ظاہر ہے کہ اکثر مجتہدین امت مرحومہ تو اسی طرف گئے ہیں کہ ارتداد عورت کا اثر نکاح پر کچھ نہیں پڑتا۔ اور نکاح بالکل درست اور بحال رہتا ہے البتہ بخاری کے بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ مرتدہ عورت سے فرقت تو واقع ہوجاتی ہے لیکن اس عورت کو نہ تو مطلقہ سمجھا جائیگا اور نہ وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے بلکہ بعد استتابت اسے پہلے زوج سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔ اور جبر کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر زور دیا جائے۔ اور اس کے منہ سے کلمہ ایجاب نکلوایا جائے۔ بلکہ جبر کے یہ معنی ہیں کہ قاضی اپنے اختیار سے اس عورت کا نکاح پہلے مرد سے کردے۔ عورت خواہ منظور کرے یا نہ کرے۔ اس سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں۔ تو ان حالات اختلاف میں زیادہ احتیاط کا پہلو [illegible] ... پہلی صورت اول میں ہے اور صورت ثانیہ کا ... ہے۔ کہ ارتداد سے نکاح ہو تو اس پر اتفاق ہے ... دوسرے کے ساتھ اس کا تعلق نکاح قائم کرنا شرع محمدی کی رو سے خلاف ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل ... امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ... اسلام کے دائرہ میں واپس نہ آئے اسے قید رکھا جائے۔ ... فقہائے کرام ... کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ ... اور مسلمان ہو کر پہلے ہی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے ... موجودہ زمانہ میں بعض عقلمند ... عدالتیں ... شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ... قانون شرع محمدی ... امید ہے کہ ... مسلمانوں کو ... اسلامی قانون ... دعا کا ...

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس پشاور

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کو صدر بنایا جائے

جناب ایڈیٹر الجمعیۃ۔ السلام علیکم

اخبارات میں مولوی عبدالصمد صاحب کی یہ تجویز دیکھکر کہ جمعیۃ علمائے ہند کے سالانہ اجلاس پشاور کا صدر مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محلی کو بنایا جائے مجھے سخت حیرت ہوئی۔ اول تو مولانا موصوف کے نام سے صوبہ سرحد کا کوئی شخص واقف ہی نہیں ہے اور جو مخصوص لوگ انہیں جانتے ہیں وہ بھی موجودہ حالات میں یہ پسند نہیں کرسکتے کہ صوبہ سرحد کے اجلاس کا صدر ایک ایسے غیر معروف مولانا کو بنائیں۔ میں اس سلسلہ میں رئیس المدرسین حضرت مولانا انور شاہ صاحب کا نام نامی پیش کرتا ہوں جن کی ذات گرامی سے سرحد کا سواد اعظم کامل واقفیت رکھتا ہے۔ اور جن کا بچہ بچہ معتقد ہے۔ علاوہ علمی تبحر اور ذاتی تقدس کے مولانا کی ذات ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لیے ایک کشش رکھتی ہے۔ اس لیے اگر صوبہ سرحد میں سالانہ اجلاس کو کامیاب بنانا ہے تو میں اس صوبہ کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے مجلس استقبالیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مولانا ممدوح ہی کو صدر منتخب کرے۔

علماء کا ایک خادم

انجمن رفاہ المسلمین کی فریاد

حامیان اسلام سے میری ایک قابل توجہ گذارش ہے کہ ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ یہاں میرا قیام ہوا ... یہاں کے مسلمانوں کی ... بجز ... بہت ہی کم ... جماعت ... حالت ... مسلمانوں کی منتشر شدہ جماعت کو متحد بنانے کی کوشش کریں۔ امید قوی ہے کہ آپ حضرات کی بے ریا کوششوں سے یہاں کی حالت اصلاح پذیر ہو جائے گی۔ آپ حضرات کے فیض سے ہر گوشہ بہرہ اندوز ہو رہا ہے۔ لیکن صرف ایک یہ گوشہ ہے جو آج تک محروم ہے۔ لہٰذا ذیل میں پورا پتہ دیا جاتا ہے کہ تشریف آوری میں کوئی دقت درپیش نہ ہو۔

ملتمس۔ شیخ عبدالحی صدر انجمن رفاہ المسلمین

بھیریا۔ متعلقہ موضع گوبجی۔ ڈاک خانہ کسریا۔ اسٹیشن یارا چکیاب۔ ضلع چمپارن۔

آریوں کی ایک اور شرارت

وچتر جیون نئے روپ میں

کابھرن مصنف وچتر جیون پر متجانب حکومت آگرہ میں زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چل رہا ہے۔ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے ۲۷ اکتوبر کے گزٹ میں اسکو بحق مالک معظم ضبط کیے جانے کا اعلان بھی کردیا ہے۔ سماجی حامیان فساد اس پہلے ہی واقف ہوچکے تھے اور یہ یقینی ہوگیا تھا کہ اب وچتر جیون مصنفہ کابھرن شرما کو مسلم قوم سے منافرت پھیلانے اور اس کی دل آزاری کرنے کے لیے ہندوؤں کے سامنے پیش نہ کیا جاسکے گا۔ لہٰذا اس کتاب کو ذریعہ منافرت بنانیکا یہ نیا طریقہ اختیار کیا کہ اسی کتاب کو نہایت معمولی تبدیلی الفاظ و ترتیب کے ساتھ دوران مقدمہ میں پریم سرن نامی آریہ کی تصنیف ظاہر کرکے آگرہ میں شائع کرنا شروع کردیا جس کے بڑے بڑے اشتہارات بھی نکل رہے ہیں اور مثل وچتر جیون مصنفہ کابھرن شرما اس وچتر جیون کا طریق اشاعت بھی نفرت انگیز اور دل آزار ہے۔ ہم گورنمنٹ صوبہ متحدہ سے بہ زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وچتر جیون مصنفہ پریم سرن کو بھی جلد از جلد ضبط کرلے۔ اور پریم سرن مصنف پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چلائے۔ تاکہ آئندہ کے لیے ان مفسدہ پردازوں شر انگیزوں کا سد باب ہو جائے۔ اور ہندو و مسلم قوموں کے درمیان منافرت کی خلیج وسیع نہ ہوسکے۔

محمد عبدالصمد مقتدری بدایونی
سکرٹری خدام الرسول آگرہ

دعائے مغفرت کی درخواست

ناظرین اخبار الجمعیۃ سے التماس ہے کہ جناب ماسٹر ... صاحب صدیقی ... کا تعلق ... اسکول رنگون سے ... مرحوم حضرت مولانا حکیم الامت مدظلہم کے خادموں میں سے ایک خادم تھے اور ذاکر شاغل متبع سنت تھے۔ ... اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ... رنگون میں اشاعت حق میں دل و جان سے ...

اوقات ... [illegible]

۸ - آنے

سالانہ یا سہ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ رہتی ہے تو گویا رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کرکے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کرسکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجدیجیے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے۔ ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ مولوی دہلی

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ہماری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن خبر ایک بات آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کردینا چاہتا ہے ... اشتہار بازوں کی طرح ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری ... اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ ... قیمت ... محصول ... جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجیے۔

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

شوگر مٹی بچوں کی

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چارہ جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ و زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لیے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگر مٹی کا ایک پیالی پانی میں ڈالئے ... نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چارہ تیار ہے۔ پی لیجیے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجیے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بند ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا کیس ... ۲۰ پیالی ۱۲ / نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجیے۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن مقرر ہے۔

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان کیا ہو سکتا ہے

فائدہ نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل
اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو ایک سو روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ وہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳ چھ شیشی چھ روپیہ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر
بچوں کا کھانسی، دودھ ڈالنا، بدہضمی، زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے۔ یہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ / چار شیشی چار روپیہ ... محصول ...

اکسیر دوا
بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے۔ قیمت ... محصول ...

سرمہ اکسیر چشم
آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ... دھندلا ... خارش سرخی ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ ... قیمت ... محصول ڈاک ...

عروس زندگی
علمی، ادبی، اخلاقی، طبی، ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ بیری بیر بوٹی بیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دو نے دام واپس ... بکس سات روپیہ ... چھوٹا بکس ...

منیجر بیر پیرا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنٹی سمری ضلع دربھنگہ

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت یہ معجون اسم بامسمیٰ قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ اگرچہ اسکے فوائد بہت ہیں لیکن قوت باہ و امساک کیلئے نہایت مفید و بے نظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے امساک اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ معدہ کچھ بھی بقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہو کر جزو بدن بنجاتا ہے جن اشخاص کو بوجہ سستی اعصاب یا ضعف باہ کے جماع پر قدرت نہیں ہے وہ بخوبی جماع پر قادر ہو سکتے ہیں۔ مسن رسیدہ اشخاص اور ان لوگوں کیلئے جو متعدد بیویاں رکھتے ہوں یا کثرت انزال کی وجہ سے نادم و پشیمان رہتے ہوں یہ معجون ایک بے نظیر نعمت ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ / علاوہ محصول ڈاک خوراک ایک ماشہ ...

تحفہ مستورات یہ ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ ان کے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ہر وقت اعضا شکنی اور طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ اس رطوبت کیوجہ سے حمل بھی نہیں ہوتا یا ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شرطیہ رفع کرکے حمل پیدا کر دیتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ قیمت ڈیڑھ چھٹانک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ

حکیم حبیب الرحمن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یوپی)

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

مفت! سفید داغ مفت!!

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے بڑی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)

برص سفید بہتی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ...

بچوں، عورتوں اور مردوں کے ... بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا ... ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ و دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً دہر قسم درد چوٹ جلے وکٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گٹھیا تپ لرزہ نزلہ کھانسی ڈبہ اطفال جوگا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر ...

تازہ ترین شہادت از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب از حیدرآباد دکن۔ مکرمی بعد تبلیغ سنت خیر الانام ... روغن احمر قانی میں نے دو مریضوں میں (ایک تو میری شیرخوار بچی کو ڈبہ ہوگیا تھا، دوسرے درد میں) استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپکے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین۔

... ملنے کا پتہ ... منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد رخصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۴

نکاح مرتدہ

پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ پر نظر

(از مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور)

گذشتہ اشاعت میں نکاح مرتدہ کے فسخ یا عدم فسخ کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ سے ایک مضمون لکھا گیا جس میں کافی طور پر فقہا کی عبارات سے استشہاد پیش کئے گئے کہ عورت کے مرتد ہونے سے اسکا نکاح اپنے شوہر سے فسخ نہیں ہوتا۔

بعد ازاں فیصلہ جات دیوانی کے سلسلے میں چیف کورٹ پنجاب کا ایک فیصلہ جو ۱۹۱۵ء میں جسٹس ریڈ صاحب اور جسٹس چیٹرجی نے صادر کیا نظر سے گذرا۔ اس فیصلہ میں ہمارے سابقہ مضمون کے خلاف ڈگری دی گئی ہے۔

فیصلہ مذکور کی بنا مندرجہ ذیل امور پر ہے۔

(۱) مرتدہ کے نکاح کے فسخ یا عدم فسخ کے بارے میں خود فقہاء مختلف ہیں۔ بعض فسخ کے قائل ہیں اور بعض عدم فسخ کے۔ ہم مختلف فیہ صورتوں میں کسی ایک جانب کو قطعی قرار نہیں دے سکتے۔ اور دوسری جانب کو بین البطلان نہیں ٹھہرا سکتے۔

(۲) ہندوستان کی عام سنی آبادی آیا عدم فسخ کو ترجیح دیتی ہے یا نہیں اس میں ہم کو تامل ہے۔

(۳) ہندوستان میں فتاویٰ عالمگیری کو ہندوستان کے لوگ اپنے لیئے دستورالعمل اور مفتی بہ قرار دیتے رہے۔ وہ سراسر ہماری تائید میں ہے

(۴) ہملٹن صاحب کا ترجمہ ہدایہ بھی ہماری تائید کرتا ہے۔

(۵) عدم فسخ صرف صفار اور دبوسی اور بعض علماء سمرقند کا خیال ہے۔

ذیل میں ہم ان مذکورہ بالا وجوہ کا ترتیب وار جواب ذکر کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ احکام شرعیہ علل اور مصالح پر مبنی ہوا کرتے ہیں انہی علل و مصالح کو مدنظر رکھتے ہوئے اجرائے احکام یا فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔ زمانے کے تغیر مکان کے تبدل اور عادات و حوادث کے انقلاب سے بہت سے فتاوے اور احکام میں تغیر واقع ہوجاتا ہے۔ ہر مفتی کے لیئے اس قاعدے کا سمجھنا اشد ضروری ہے۔ اس کے جہل کے باعث شریعت اسلامیہ بہت سی غلط فہمیوں اور تکالیف کا راستہ کھل گیا۔ شریعت اسلامیہ اس سے بالاتر ہے کہ وہ مصالح معادی اور معاشی کو نظرانداز کرے بلکہ اس کے تمام احکام رحمت اور عدالت اور حکمت پر مبنی ہیں۔ اگر کوئی مسئلہ جادۂ عدل اور رحمت۔ طریق مصلحت اور حکمت سے خالی ہوگا تو شریعت اسلامی اس سے بری۔ اور دراءالورا ہوگی اس مسئلے کی وجوہ ظاہر ہیں تو منفی کی چنداں ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ اظہر من الشمس۔ اور ابین من الامس ہے بطور مثال ہم دو ایک واقعہ کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

(الف) شریعت اسلامی میں امت محمدیہ پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر مؤکد ترین فرض عائد کیا گیا ہے جس کے بغیر بقاء اسلام ہی ناممکن ہے۔ اس کی جس قدر قرآن و حدیث میں تاکید آئی ہے وہ کسی عقلمند پر مخفی نہیں۔ بایں ہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے اجازت چاہی کہ جو امراء نماز کو اپنے وقت سے موخر کریں کیا ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا لا ما اقاموا الصلوٰۃ اور فرمایا کہ جو کوئی اپنے امیر سے کسی قسم کی ناشائستہ بات دیکھے اس پر سکوت و صبر کرے۔ اور اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی فرضیت میں کسی کو کلام نہیں مگر حضور نے صحابہ کو ایسے امراء کے ساتھ تنازع مول لینے کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے کہ ایسے موقع پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک شدید ترین منکر کی طرف منجر ہو جایا کرتا ہے جس کا ازالہ یا سر کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔

خود آنحضرت کی کل زندگی کو ملاحظہ کیا جائے کہ آپ کے روبرو کفار سے بڑے بڑے منکرات رونما ہوئے۔ مگر مصلحت کی بناء پر آپ نے اس وقت انکار نہیں فرمایا۔

فتح مکہ کے بعد بنا ابراہیمی پر تعمیر بیت اللہ کو اسی لیئے ملتوی کیا کہ نومسلم لوگ کہیں اس سے بڑے جرم کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ اور یہ نہ کہنے لگیں کہ اچھے نبی آئے کہ بیت اللہ ہی گرا دیا۔

(ب) چور کا ہاتھ کاٹنے کے لیئے نص قرآنی اور کثیر التعداد احادیث نبویہ موجود ہیں۔ مگر آنحضرت نے جہاد کے موقع پر چور کا ہاتھ کاٹنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ کیونکہ اس جرم کی کسی دوسرے وقت میں بھی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ اگر عین جنگ کے وقت کسی مسلمان کا ہاتھ کاٹا جائے تو بہت ممکن ہے کہ کوئی ضعیف الاسلام اسلام ہی سے دست بردار ہو کر کفار سے جا ملے۔

اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں جن کی تفصیل یہاں غیر ضروری ہے کہ مصالح اور حکم کے باعث احکام میں تبدیلی ہوا کرتی ہے۔ اس کے بعد عرض ہے کہ فقہ میں بظاہر نکاح مرتدہ کے فسخ و عدم فسخ کے متعلق دو قول منقول ہوتے چلے آتے ہیں۔ جیسے ریڈ صاحب نے اپنے فیصلہ میں حوالہ دیا ہے۔ مگر فسخ کا قول ایک علت سے وابستہ تھا کہ مرتدہ کو قید میں رکھا جائے۔ اور جبراً اسے اسلام میں واپس لایا جائے۔ پھر پہلے ہی شوہر سے اسکا نکاح دوبارہ کیا جائے۔ اس کی رضا اور عدم رضا کا کوئی اعتبار نہیں جیسے فتاویٰ عالمگیری کی عبارت ذیل اس پر شاہد ہے۔

ولو تکلمت بکلمۃ الکفر علی لسانہا مغایظۃ لزوجہا او اخراجا لنفسہا عن حبالتہ فلا یستحب المہر علیہ بنکاح مستانف تحرم علی زوجہا فتجبر علی الاسلام ولکل قاض ان یجدد النکاح بادنی شئ ولو بدینار سخطت او رضیت ولیس لہا ان تتزوج الا بزوجہا قال الہندوانی اخذ بہذا قال ابو اللیث وبہ ناخذ کذا فی التمرتاشی ۱۲ عالمگیریہ ص ۱۲۰

دوسری جگہ اسی کتاب میں ہے ولکن لا یجوز نکاح ہا مع احد۔ مبسوط سرخسی۔ ہدایہ۔ فتح القدیر۔ بدائع صنائع میں بھی یہی لکھا ہے۔

جب تک حکومت اسلامی قائم تھی اور حکام وقت شریعت اسلامیہ کے مطابق احکام نکاح و طلاق وغیرہ کو حسب منشا جاری کرسکتے تھے تو مرتدہ کے بارے میں بھی مذکورہ بالا فتوے دیتے تھے۔

لیکن زمانہ کے تبدل سے جب سلطنت اسلامی میں ضعف پیدا کردیا اور اجانب کا تسلط روبہ ترقی ہوا تو مسلم حکام اور فقہاء جن بنا پر مرتدہ کے نکاح کو فسخ کہتے اور اسے جبراً اسلام میں واپس لاتے تھے وہ بات ان کے بس کی نہ رہی تو انہوں نے عدم فرقت کو اپنا مسلک قرار دیا اور اسی کو مفتی بہ بنایا۔ تاہم اس میں اصلی حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی فقہا کا پہلا گروہ عورت کو بمنزلہ میت کے تصور کرکے اور ردت کو حکم موت دیکر بوجہ قوت حکومت ہر قسم کے اختیارات اس پر نافذ کرسکتا تھا۔ ومنہا ردۃ احد الزوجین لان الردۃ بمنزلۃ الموت لانہا سبب مفض الیہ والمیت لا یکون محلا للنکاح ولہذا لا یجوز نکاح المرتد فی الابتداء فکذا فی حال البقاء ولانہ لا عصمۃ مع الردۃ وملک النکاح لا یبقی مع زوال العصمۃ الا انہ لا یمکن ان یجعل الردۃ طلاقا لانہا منزلۃ الموت و فرقۃ الموت لا یکون طلاقا لان الطلاق تصرف یختص بما یستفاد بالنکاح والفرقۃ الحاصلۃ بالردۃ فرقۃ واقعۃ بطریق التنافی لان الردۃ تنافی عصمۃ الملک وما کان طریقۃ التنافی لا یستفاد بملک النکاح فلا یکون طلاقا ۱۲ بدائع صنائع ص ۳۳۷ (ج ۲)

(باقی آئندہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابتہ جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ عہ

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بےمثال تفسیر۔ صحف اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقوات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۶ عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۲ جلد دوم للعہ مجلد علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دنمیں جڑ سے آرام

اگر ہماری نیری جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانیسے بدن کے سفید داغ بالکل مٹ نہ جائیں تو حلفیہ جان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (سے) +

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ شامی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ بعض میں مکہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک لفظ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۴ انچ عرض ۱۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلد میں قیمت ۰-۸-۶ مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۴۰ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۰ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰ +

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی ۹

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے تباہ ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملسکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی نہ ملنے کے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار بلحاظ ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہوجاتا ہے۔ اور دو تین روز میں مہینوں کا بخار دور ہوکر مریض تندرست ہوجاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ باری کا بخار۔ تپ لرزہ اور جاڑہ دیکر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو تپ دق اور تپ محرقہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ جگر و تلی پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ اسکے استعمال سے قبض دور ہوتا ہے۔ بھوک کھلتی ہے اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہوجاتی ہیں۔ بلحاظ خواص اتنا بڑا اور بہتر دوا چند ہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پاچکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱ عہ ۔ درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہوجاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجران نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگاکر فروخت کرسکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں۔ جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت جوان ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ترچھی ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص سے محصول ۲ درجہ عام ...

محبوب حیرت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نہیں سر پڑیگی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کو ہیں معنی ادنیٰ

جسکی توصیف میں اکثر کا مراد ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ — کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک +

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ رجمادی الاولی ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۱)

نکاح مرتدہ کے مسئلہ پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے الجمعیۃ کی ایک گذشتہ اشاعت میں جو مضمون لکھا تھا اس نے مسلمانوں کے اہل علم و اہل فکر حضرات کو پھر ایک مرتبہ اس نازک اور اہم مسئلہ کی طرف متوجہ کردیا ہے۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے قیام کے وقت سے یہ فتنہ برپا ہے۔ اسلامی حکومت کے مٹنے اور اسلامی قوانین کی صحیح تنفیذ کے موقوف ہوجانے سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی میں جو انقلاب پیدا ہوجاتا ہے اس کے بیشمار افسوسناک نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اور اس کا سلسلہ اس وقت سے جاری ہے جب سے مسلمانوں پر غیر مسلم حکومت کی غلامی مسلط ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے تبلیغی مشن آج سے نہیں بلکہ مدتوں سے اپنے کام میں مصروف ہیں اور آریوں کے مذہبی پرچار کو شروع ہوئے بھی آدھ صدی ہوچکی ہے، اور اس مدت میں ہزارہا مواقع ایسے پیش آئے ہیں جبکہ کسی اسلامی خاندان پر ان غارتگران دین و ایمان نے چھاپا مارا ہے اور مسلمانوں میں اس سے ایک عام بےچینی پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں یہ پرانی بیماری ہے کہ جب کبھی ان پر کوئی شدید مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے تو دفعتہً غفلت سے چونک پڑتے ہیں اور ان کے ہیجان و اضطراب کو دیکھ کر زندگی کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ مگر جہاں سیلاب حوادث گذرا اور پھر ایسے سوتے ہیں کہ کسی کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ ان پر کوئی مصیبت آئی تھی۔ چنانچہ اس معاملہ میں بھی یہی ہوتا رہا کہ جب کبھی کسی خاندان کی ہو بیٹی عیسائیوں یا آریوں کے دام میں گرفتار ہوکر دائرۂ اسلام سے نکلی تو تمام مسلمانوں میں اس پر شور برپا ہوا، انعقاد جلسے ہوئے، مضمون لکھے گئے، عدالتوں کے ناموافق اور غیر شرعی فیصلوں پر ناراضی کے اظہار کئے گئے، مگر اس کے بعد کبھی یہ تدبیر نہیں کی گئی کہ اس فتنہ کے اسباب پر غور کیا جاتا، اس کے اصلی منبع کو تلاش کیا جاتا اور اس کے سدباب کی کوئی عملی کوشش کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ سالہا سال سے یہ فتنہ بار بار ابھر رہا ہے اور بجائے کم ہونے کے روز بروز اس کا حلقۂ اثر وسیع ہوتا جارہا ہے۔ آریوں نے گذشتہ تین چار ہی سال کے عرصہ میں مسلمان عورتوں کی جہالت اور مسلمانوں کی غفلت اور نزاعات سے فائدہ اٹھاکر جس قدر کثرت سے عورتیں مرتد کی ہیں ان کا حال کسی اخبار بین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح عیسائی مشنریوں نے جیسی چالاکی کے ساتھ مسلمان عورتوں میں اس خیال کی اشاعت کی ہے کہ وہ عیسائیت قبول کرکے اپنے ظالم شوہروں سے نجات حاصل کرسکتی ہیں، اور اس سے جسقدر بُرے نتائج ظاہر ہوتے ہیں، وہ بھی تمام واقف کار لوگوں کو معلوم ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب ان واقعات سے مزید چشم پوشی نہ برتی جائے اور بجائے دفع الوقتی کے اس مسئلہ پر تمام اہل علم اور معاملہ فہم مسلمانوں کو توجہ دلاکر ایسی عملی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے اس فتنہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوجائے۔

یہ ایک نہایت تشریح طلب مسئلہ ہے کہ عورتوں میں ارتداد کا فتنہ پھیلنے کے اصلی اسباب کیا ہیں اور ان کی اصلاح کی کیا کیا صورتیں ہیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنی قوم کی خانگی زندگی اور عورتوں کی تعلیمی و معاشرتی حالت کے نقائص کے متعلق تفصیلات بیں جانا پڑے گا جن کا یہاں موقع نہیں ہے۔ سردست ہم اپنی بحث کو صرف ان خرابیوں تک محدود رکھتے ہیں جو موجودہ قوانین حکومت کے نقائص سے پیدا ہوتی ہیں، اور یہاں ہماری کوشش صرف انہی خرابیوں کے انسداد کی صورتیں دریافت کرنے تک محدود رہیگی۔

انگریزی حکومت کے قیام کی ابتدا میں جبکہ ملک نیا نیا فتح ہوا تھا، مسلمان اپنے قوانین کے کلی سے پابند تھے، اور حکمرانوں کو سیاسی جوڑ توڑ اور لڑائیوں سے اتنی فرصت بھی نہیں ملی کہ وسیع پیمانہ پر عدالتی انتظامات کرسکیں، مسلمانوں کے تمام مذہبی معاملات انہی عدالتوں میں طے ہوتے رہے جو پہلے اسلامی حکومت کے عہد میں قائم تھیں۔ ۱۷۷۲ء میں وارن ہیسٹنگز نے اعلان کیا تھا کہ مسلمانوں کے تمام دیوانی معاملات میں ان پر قرآن اور اسلامی شرع کی حکومت رہیگی چنانچہ اسی اعلان کے مطابق اس نے پرانے اسلامی طریقہ پر مسلمان علماء کو بطور قاضی مقرر کیا اور انہیں پورے پورے تنفیذی اختیارات عطا کئے۔ اول اول یہ نظام بنگال میں قائم ہوا، اور اس کے بعد ان علاقوں میں بھی اسے وسیع کیا گیا جو دفتاً فوقتاً انگریزی حکومت کے زیر اثر آتے رہے۔ مگر غالباً اسی وقت سے انگریزوں کو یہ احساس تھا کہ مسلمانوں کا اس طرح اپنے عدالتی امور میں خودمختار رہنا اور اپنے قاضیوں کے سوا کسی کے فیصلوں کو قبول نہ کرنا انہیں غلامی کا عادی نہ بننے دیگا۔ چنانچہ انہوں نے وارن ہیسٹنگز ہی کے زمانہ سے یہ کوشش شروع کردی تھی کہ شرع اسلامی کو انگریزی زبان میں منتقل کرکے اس سے انگریزجوں کو واقف کیا جائے اور رفتہ رفتہ "شریعت کی حکمرانی" کا وعدہ بحال رکھکر تنفیذ کا اختیار مسلمان قاضیوں سے چھین لیا جائے۔

اس خیال کے ماتحت ہدایہ، شریفیہ اور سراجیہ کے ترجمے اٹھارویں صدی کے ختم ہونے سے پہلے انگریزی زبان میں کرلئے گئے، اسکے بعد غالباً انیسویں صدی کی ابتدا میں مسٹر نیل بیلی نے "ڈائی جسٹ آف محمڈن لا" کے نام سے فتاوائے عالمگیری کا ایک ملخص تیار کیا اور اسکے بعد انہی ماخذ سے چند اور کتابیں بھی لکھی گئیں۔

۱۸۳۳ء میں جب انگریزی حکومت کی بنیادیں بڑی حد تک مضبوط ہوچکی تھیں اور ہندوستان کے باشندوں میں غلامی کا مادہ خوب راسخ ہوگیا تھا، پہلی مرتبہ یہ ارادہ کیا گیا کہ فصل قضایا کے پرانے طریقہ کو موقوف کرکے جدید طریقہ اختیار کیا جائے جس کے ماتحت عدل و انصاف کے تمام اختیارات انگریزی عدالتوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ لارڈ میکالے کے زیر صدارت انڈین لا کمیشن مقرر کیا گیا جس نے محاکم عدلیہ کی تنظیم جدید اور ان کے ضابطۂ عمل کے متعلق نہایت وسیع سفارشات کیں۔ ۱۸۵۳ء میں لارڈ ڈلہوزی کے رائل کمیشن نے ان سفارشات پر مزید غور و خوض کیا اور اس کے بعد ۱۸۶۲ء میں ہائی کورٹس ایکٹ نے پرانی عدالتوں کو ہمیشہ کے لئے موقوف کردیا جس کے ساتھ وہ ہمارے قاضی بھی رخصت ہوئے جو شرعی طریق پر قوانین شرعیہ کے اجرا و تنفیذ کی خدمت انجام دیتے تھے۔ چنانچہ ۱۸۶۴ء کے بعد ہندوستان میں اس قسم کا کوئی قاضی یا منصف باقی نہیں رہا۔

اب انگریزی حکومت کا وہ وعدہ تو بدستور باقی رہا کہ دیوانی عدالتوں میں ہم پر قرآن کی حکومت رہے گی، مگر اس حکومت کی باگیں ان لوگوں کے ہاتھ میں دیدی گئیں جو نہ قرآن کو سمجھتے ہیں، نہ اس کی زبان سے واقف ہیں، نہ ان قوانین کا صحیح علم رکھتے ہیں جو اس سے ماخوذ ہیں، اور نہ ان علوم سے آگاہ ہیں جن کے بغیر قرآنی شریعت کی روح کو کوئی شخص سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے دیوانی معاملات پر قرآن کی حکومت ہے مگر عمل یہ ہے کہ قرآن عربی کا قرآن نہیں بلکہ انگریزی کا قرآن ہے۔ شریعت کا ایک دھندلا سا غیر مکمل خاکہ انگریزی زبان میں کھینچ لیا گیا ہے، اس پر انگریزی تعبیرات کے رنگ روغن چڑھائے گئے ہیں، اس میں رومن لا کی اسپرٹ داخل کی گئی ہے، اسکو انگریزی حکومت کے سیاسی مصالح کے مطابق ڈھالا گیا ہے اور اس کا نام اسلامی شریعت کا قانون رکھ لیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں، انگریزی زبان میں شرع اسلامی کے اصلی ماخذ بہت کم منتقل ہوئے ہیں، صرف چند مشہور اور بڑی بڑی کتابیں ترجمہ یا تلخیص کرلی گئی ہیں اور انہی کی بنیاد پر محمڈن لا کی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بعض لوگوں نے قرآن مجید، احادیث اور فقہ کی مستند کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے، لیکن اصلی دقت یہ ہے کہ ہر شخص جو ہدایہ اور شامی کو پڑھ لے یا بخاری و مسلم کا مطالعہ کرلے، اسلامی قانون کا ماہر نہیں ہوسکتا۔ اسلامی قانون کی اسپرٹ کو سمجھنے اور اس کی جزئیات پر عبور حاصل کرنے کے لئے عربی زبان کی مہارت، ادب و لغت کی واقفیت اور تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و متعلقات حدیث، فقہ و اصول فقہ کی باقاعدہ تحصیل ضروری ہے۔ بغیر اس کے چند کتابوں کا مطالعہ کرکے ایک کتاب لکھ دینے سے شرع اسلامی کی صحیح ترجمانی نہیں ہوسکتی۔ پھر جو لوگ ان غیر مکمل کتابوں کو انگریزی زبان میں، انگریز معلموں سے پڑھکر جج کی کرسی پر زینت افروز ہوں، وہ جیسے کچھ شرع اسلامی کے رمز شناس ہوسکتے ہیں اس کی حقیقت ظاہر ہے۔

اس حقیقت کا خود ایک ممتاز انگریز مصنف نے اعتراف کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:-

"ہم نے اس امر کی ضمانت لی تھی کہ نکاح، وراثت، ولایت اور دیگر مذہبی رسوم و معاملات میں جن کا تعلق مسلمانوں سے ہے، خود مسلمانوں ہی کا قانون و رواج بحال رکھا جائیگا۔ پس بحیثیت ایک قوم کے اس امر کا لحاظ رکھنا ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کے ان معاملات کا تصفیہ کرتے ہیں آیا وہ پوری طرح ان کے قوانین کو سمجھتے بھی ہیں یا نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری حکومت کے ابتدائی عہد میں اس ضروری فرض کو انجام دینے کی کچھ کوشش کی گئی، اگر سچ یہ ہے کہ ابھی یہ کہنے کے لئے کہ ہم نے اپنا فرض انجام دیدیا ہے ہمیں بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اسلامی شریعت کی بہت سی اہم کتابیں ابھی تک ہماری عدالتوں کی دسترس سے باہر ہیں، کیونکہ وہ ایسی زبان میں ہیں جس سے یورپین افسر ناواقف ہوتے ہیں۔"

انگریزی حکومت نے یہ احتیاط تو ضرور ملحوظ رکھی کہ اپنے قانون سازی کے اختیارات کو محمڈن لا تک وسیع نہیں کیا اور لارڈ ڈلہوزی کی سفارش کے مطابق اس اصول کی پابند رہی کہ "کوئی برطانی مقنن اسلامی قانون نہیں بنا سکتا"۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے کبھی اس طرف بھی توجہ نہیں کی کہ مسلمانوں کے مستند علماء کو جمع کرکے ایک مکمل مجموعۂ قوانین اسلامی مرتب کرالیتی۔ مصر میں اب سے تقریباً ۵۰ سال پہلے مسلمانوں کی مذہبی ضروریات کو محسوس کرکے حکومت نے اسلامی قوانین کا ایک نہایت مبسوط اور مکمل مجموعہ مرتب کرالیا تھا جسے قدری پاشا کے زیر صدارت علمائے ازہر کی ایک مجلس نے مہینوں کی محنت سے ترتیب دیا۔ لیکن ہماری حکومت کو اپنے فرائض عدل کی صحیح انجام دہی اور مسلمانوں کی ضروریات و مشکلات کے احساس کی کیا ضرورت ہے۔ وہ آج تک انہی چند ٹوٹے پھوٹے غلط سلط ترجموں اور چند ناقص محمڈن لا کی کتابوں کے بل پر اپنی عدالتوں میں انصاف کررہی ہے اور پھر بھی اس کا یہ دعوی ناقابل انکار ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات پر قرآن کی حکومت ہے۔"

(باقی)

مولانا حسرت اور لالہ لاجپت رائے

مولانا حسرت موہانی کی سیاسی زندگی میں جو جدید انقلاب ہوا ہے، وہ ان کے ہر قدیم عقیدتمند کے لئے موجب حیرت و افسوس ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں ان کا کٹر انتہا پسند سے اعتدال پسند اور انقلابی سے موالاتی ہوجانا ایک ایسا عجیب تغیر ہے جس کی امید کسی شخص کو بھی نہیں ہوسکتی تھی۔ ہم نے اول اول جب سنا تھا کہ وہ سوراج پارٹی کے مخالف ہیں تو ہمیں چنداں حیرت نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ ایک انقلابی آدمی کبھی سوراجی پالیسی سے مطمئن نہیں ہوسکتا۔ لیکن جب ہمیں معلوم ہوا کہ وہ سوراج پارٹی کے مقابلہ میں جوابی تعاون کی پالیسی کو صحیح سمجھتے ہیں بلکہ لبرل حضرات تک کی تائید کے لئے تیار ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ تاہم یہ انقلاب بھی کسی نہ کسی طرح تاویل کرکے قابل برداشت بنایا جاسکتا تھا، مگر کچھ عرصہ سے انہوں نے ایک اور پلٹا کھایا ہے جس میں کسی تاویل و توجیہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ اب ہمارے مولانا، پنڈت موتی لال نہرو کے خلاف پنڈت مالوی اور لالہ لاجپت رائے سے ہاتھ ملا رہے ہیں اور ان کی انڈی پنڈنٹ کانگریس پارٹی کے ساتھ ملکر اس کے لئے پروپیگنڈا میں مشغول ہیں۔

انڈی پنڈنٹ پارٹی جن ارادوں کو لیکر قائم ہوئی ہے، جن اسباب و وجوہ کی بناء پر لالہ لاجپت رائے سوراج پارٹی سے علیحدہ ہوئے ہیں اور جس اصول پر ان کی یہ جدید جماعت کام کررہی ہے وہ کسی واقف کار آدمی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کونسلوں میں جاکر یہ لوگ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اس سے بھی ہر شخص واقف ہے۔ ان سب باتوں کو جان بوجھ کر مولانا کا ان سے اتحاد کرنا اور ان کی کامیابی کے لئے کوشش کرتے پھرنا اس کے سوا اور کچھ معنی نہیں رکھتا کہ وہ اپنی دوستی کے لئے مسلمانوں کے دشمنوں کو زیادہ موزوں سمجھتے ہیں۔

نومبر کی ابتدا میں کانپور کے سنگھٹنی ہندوؤں نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا جس کا مقصد سوراج پارٹی کی اس حرکت کے خلاف اظہار ناراضی کرنا تھا کہ اس نے ہندو جاتی کے مایۂ ناز لالہ لاجپت رائے کے مقابلہ پر رائے زادہ ہنسراج کو کھڑا کیا ہے۔ اس جلسہ میں مولانا حسرت موہانی صاحب شریک ہوئے اور اظہار ناراضی کے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے لالہ لاجپت رائے صاحب کی شان میں جو الفاظ فرمائے وہ ذرا سننے کے قابل ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:-

"لوکمانیہ تلک کے بعد اگر کوئی شخص سیاسیات میں سب سے مقدم ہے، تو وہ لالہ لاجپت رائے ہیں۔ حتی کہ بین الاقوامی سیاست میں بھی وہ مہاتما گاندھی کے بعد دوسرا درجہ رکھتے ہیں۔ لالہ جی سالہا سال سے ہندوستان کے اندر اور باہر قضیۂ ہندیہ کی حمایت کررہے ہیں اور جب کبھی وہ گھڑی آئے گی کہ مادر ہند کی غلامی کی زنجیریں توڑی جائیں تو وہ لالہ لاجپت رائے ہی ہونگے جو آزادی کی طرف ہماری رہنمائی کرینگے۔"

یہ قصیدہ اس شخص کی شان میں کہا گیا ہے جس نے شدھی سنگھٹن جیسی زہریلی فرقہ وارانہ تحریکات کی علمبرداری کرکے ہندوستان کو آزادی کی منزل مقصود سے کوسوں دور ہٹا دیا ہے، اور جو ابھی ابھی لارڈ برکنہیڈ سے ہندوستان کی آزادی کا سودا کرکے آیا ہے تاکہ مسلمانوں کی سیاسی زندگی کو کچلنے کے لئے حکومت کی اعانت حاصل کرسکے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا حسرت کے اس انقلاب ذہنیت کی کیا توجیہ کی جاسکتی ہے۔

الوداع!

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کی جدائی کی اطلاع آج ہم دلی رنج کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ دفتر جمعیۃ العلماء کے ساتھ مولانا کے تعلقات اسقدر دیرینہ ہیں کہ آپ کو اس کا جزو لاینفک کہنا بیجا نہ ہوگا۔ آپ نے اس دور ابتلا میں جبکہ صدائے حق بلند کرنے والوں کے لئے جیل کے دروازہ کھلے ہوئے تھے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب اپنی حق گوئی کی سزا پاچکے تھے، جمعیۃ علمائے ہند کی نظامت کے حوصلہ آزما منصب کو سنبھالا اور اسی کی خدمات انجام دیتے ہوئے جیل تشریف لے گئے۔ اس کے بعد جمعیۃ کے نائب ناظم منتخب ہوئے اور ایک مدت تک اس منصب خاص پر رہے۔ پھر جب ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں یادگار رہنے والا فتنۂ ارتداد اٹھا اور جمعیۃ العلماء نے شعبۂ تبلیغ قائم کیا تو مولانا کو اس کی عارضی نظامت تفویض کی گئی اور شعبہ کی باقاعدہ تنظیم کے بعد آپ کو مستقل ناظم مالیات منتخب کیا گیا۔ ان مختلف حیثیات سے پانچ سال کی طویل مدت میں ممدوح نے جمعیت اور مسلمانوں کی جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں ان کے تذکرہ کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ ہماری دلی تمنا تھی کہ مولانا جیسے دردمند اور مخلص بزرگ کی ذات سے دفتر جمعیت کا تعلق بدستور قائم رہے مگر انسان ہر اس چیز کے حصول پر قادر نہیں ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہو۔ مولانا نے اپنی علمی خدمات کے لئے اب دارالعلوم ندوۃ العلماء کو منتخب فرمایا ہے، اور اگرچہ جمعیت بدستور ان کے مشوروں سے مستفید ہوتی رہے گی، لیکن دفتر جمعیت ان کی علمی و دماغی قابلیتوں کے فیض سے محروم ہوجائے گا۔ جدائی کے اس صبر آزما موقع پر جو ہر رابطہ اور تعلق کا یقینی انجام ہے، ہم دلی رنج و ملال کے ساتھ مولانا کی خدمت میں الوداع کہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ کم از کم الجمعیۃ ان کے الطاف و عنایات سے کبھی محروم نہ ہوگا۔

نکات ولطائف

(بیرنکات و لطائف کے قلم سے)

ترک موالات کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

حکومت دہلی کا فرض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۱)

نکاح مرتدہ کے مسئلہ پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے الجمعیۃ کی ایک گذشتہ اشاعت میں جو مضمون لکھا تھا، اس نے مسلمانوں کے اہل علم و اہل قلم حضرات کو پھر ایک مرتبہ اس نازک اور اہم مسئلہ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے قیام کے وقت سے یہ فتنہ برپا ہے۔ اسلامی حکومت کے مٹنے اور اسلامی قوانین کی صحیح تنفیذ کے موقوف ہو جانے سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی میں جو اختلال پیدا ہو جاتا ہے اس کے بیشمار افسوسناک نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اور اس کا سلسلہ اسی وقت سے جاری ہے جب سے مسلمانوں پر غیر مسلم حکومت کی غلامی مسلط ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے تبلیغی مشن آج سے نہیں بلکہ مدتوں سے اپنے کام میں معروف ہیں، آریوں کے مذہبی پرچار کو شروع ہوئے آج نصف صدی ہو چکی ہے، اور اس مدت میں ہزار ہا مواقع ایسے پیش آئے ہیں جبکہ کسی اسلامی خاندان پر ان غارتگران دین و ایمان نے چھاپا مارا ہے اور مسلمانوں میں اس سے ایک عام بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں یہ پرانی بیماری ہے کہ جب کبھی ان پر کوئی شدید مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے تو دفعتاً غفلت سے چونک پڑتے ہیں اور ان کے ہیجان و اضطراب کو دیکھ کر زندگی کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ مگر جہاں سیلاب سر سے گذرا اور پھر ایسے سوتے ہیں کہ کسی کو یہ گمان ...

[illegible]

... کے مذہبی معاملات پر قرآن کی حکومت ہے" *

(باقی)

مولانا حسرت اور لالہ لاجپت رائے

مولانا حسرت موہانی کی سیاسی زندگی میں جو جدید انقلاب ہوا ہے وہ ان کے ہر قدیم عقیدتمند کے لئے موجب حیرت و افسوس ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں ان کا "انتہا پسند" سے اعتدال پسند اور انقلابی سے موالاتی ہو جانا ایک ایسا عجیب تغیر ہے جس کی امید کسی شخص کو بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہم نے اول اول جب سنا تھا کہ وہ سوراج پارٹی کے مخالف ہیں تو ہمیں چنداں ...

[illegible]

انڈی پنڈنٹ پارٹی جن ارادوں کو لیکر قائم ہوئی ہے، جن اسباب و وجوہ کی بنا پر لالہ لاجپت رائے سوراج پارٹی سے علیحدہ ہوئے ہیں اور جن اصول پر ان کی یہ جدید جماعت کام کر رہی ہے وہ کسی واقف کار آدمی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کونسلوں میں جا کر یہ لوگ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اس سے بھی ہر شخص واقف ہے۔ ان سب باتوں کو جان بوجھ کر مولانا کا ان سے اتحاد کرنا اور ان کی کامیابی کے لئے کوشش کرتے پھرنا اس کے سوا اور کچھ معنی نہیں رکھتا کہ وہ اپنی دوستی کے لئے مسلمانوں کے دشمنوں کو زیادہ موزوں سمجھتے ہیں ...

[illegible]

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

یورپ کے سرمایہ داروں کی تقریباً تمام جماعتیں کتوں سے زیادہ محبت رکھتی ہیں۔ اور چونکہ یہ جانور چوکیداری میں ضرب المثل ہے اس لئے مالدار لوگ اس قدر جی چوکیداری کی خوب دل سے آؤ بھگت کرتے ہیں۔ یورپین سرمایہ داروں کی ...

[illegible]

الوداع!

[illegible]

ترک موالات کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

عام طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ کونسلوں کے لئے کھڑے ہونے والے امیدوار جمعیۃ علمائے ہند کے فیصلہ کو نہایت غلط طریقہ پر پیش کر کے انتخابی جد و جہد میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اسلئے ہم ایک مرتبہ پھر اس فیصلہ کے اصل الفاظ شائع کئے دیتے ہیں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو سکے:۔

[illegible]

حکومت دہلی کا فرض

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

بیان مسماۃ گلاب بانو دختر عبد اللہ ذات بلوچ عمر تیس سالہ سکنہ حال موگا ضلع فیروزپور باقرار صالح مورخہ ۲۰ راگست ۱۹۲۶ء

بیان کیا کہ میرا نکاح ہمراہ خان بیگ ولد شیر خاں ذات بلوچ سکنہ جایا ضلع میانوالی حال آباد کالا باغ ضلع میانوالی عرصہ ۹-۱۰ سال کا ہوئے ہوا تھا۔ اور حق مہر معجل وغیر موجل یکصد روپیہ مقرر ہوا۔ اس کے گھر تقریباً ۷ سال آباد رہی۔ اس کے نطفہ اور میرے بطن سے ایک لڑکی بعمر ۴ سالہ موجود ہے۔ تین سال کا عرصہ ہوا کہ اس نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور آج تک میرے نان و نفقہ کا کوئی انتظام نہیں کیا اور میرے حقوق کا کوئی انتظام نہیں کیا میں محنت کرکے اپنا گذارہ کرتی ہوں۔ نہ معلوم وہ مر گیا یا زندہ ہے مجھے آنکھوں سے کم نظر آتا ہے میں چاہتی ہوں کہ نکاح اگر شرع اجازت دے تو کسی دیگر شخص سے کر لوں اور اب اسوقت کو ہسپتال میں بغرض علاج آئی ہوں۔ مگر علاج درست نہیں ہوا ہے۔ اور آنکھوں کی بیماری بدستور ہے اس لئے محنت کرنے سے بھی معذور ہو گئی ہوں۔ فقط

نشان انگوٹھا مسماۃ گلاب بانو دختر عبد اللہ از موگا

گواہ شد۔ قمر الدین احمد بقلم خود۔ گواہ شد حلیم امام الدین احمد بقلم خود

الجواب

اگر شوہر کی زندگی معلوم یا مظنون ہو۔ تو اس سے طلاق لینے اور فیصلہ کرانے کے بغیر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر اس کا مر جانا یقینی ہو۔ تو عدت وفات گذار کر دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے اور موت اور حیات دونوں میں سے کسی کا یقین نہ ہو۔ تو اس صورت میں وہ مفقود الخبر کہلائیگا۔ اور اس کی زوجہ کو خاوند کے مفقود الخبر ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال کا انتظار کرنا پڑیگا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ۔ دہلی

استفتاء

مکرمی۔ السلام علیکم۔

چند امور کی بابت مستفسر ہوں براہ عنایت جواب مرحمت ہو یہ معلوم ہوا اور تحقیق ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کو کبھی کسی طرح قطع نہیں کرایا۔ پھر یہ یک مشت اور دو انگشت کی تعداد کہاں سے مقرر ہوئی۔ اور اس سے زائد قطع کرانا کیسے جواز میں آیا۔ دوسرے وہ لوگ جو یک مشت دو انگشت سے کم داڑھی رکھتے ہیں اس کے رکھنے اور منڈانے میں کیا فرق ہے۔ اگر واقعی یک مشت دو انگشت کی حد مقرر ہے تو جب وہ لوگ اس حد سے کم ہیں تو خواہ کسی درجہ کی ہو اسی حکم میں آنے چاہئیں۔ امید کہ جواب سے ممتاز فرمایا جاوے۔

خاکسار احمد حسن نواب پورہ۔ مراد آباد

الجواب

ترمذی شریف میں ایک روایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کو طول و عرض میں سے کسیقدر کترواتے تھے۔

اگرچہ اس روایت کی سند میں کلام ہے تاہم بالکل بے اصل یا موضوع نہیں ہے اور صحابہ کرام مثلاً حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ ایک مٹھی بھر رکھکر زیادہ لٹکتے ہوئے بالوں کو کتروا دیتے تھے۔ اس لئے حنفیہ اور بہت سے تابعین نے اسے پسند کیا ہے کہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کتروا دیجائے۔ ہاں ایک مشت سے کم رکھنے کو کوئی جائز نہیں کہتا تاہم منڈانے۔ اور ایک مشت سے کم رکھنے میں حکم متفاوت ہوگا۔ یعنی منڈانے والا زیادہ مواخذہ دار ہے اور کترنے والا اس سے کم۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرسہ امینیہ۔ دہلی

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

بنک میں روپیہ جمع کرنے
اور
اس کے سود سے بچنے کا مسئلہ

حضرت مولانا مفتی نثار احمد صاحب سے سوال کیا گیا تھا کہ بنک میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور اس پر بنک اپنے قواعد کے مطابق رقم زائد دیتا ہے اگر وہ رقم بنک میں چھوڑ دی جائے تو تبلیغ عیسائیت میں صرف ہوتی ہے پس اگر اس رقم کو لیکر تبلیغ امداد غربا پر صرف کر دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

مولانا مفتی نثار احمد صاحب نے اس استفتاء کا جواب دیتے ہوئے اصل مجیب کے جواب کی توضیح بھی کر دی اور صاف لکھدیا کہ سود لینے اور سود سے ذاتی نفع حاصل کرنے کا خیال بھی نہ کیا جائے بلکہ یہ صورت سودی تمتع سے محفوظ رہنے کی ہے اور دو بلاؤں میں سے ایک اہون و کم خطر ہے جو بتائی گئی۔

اس سوال و جواب سے ہر شخص بادنیٰ بصیرت و توجہ معلوم کر سکتا ہے کہ سوال و جواب کو تمتع و نفع بمال سودی کچھ بھی تعلق نہ تھا۔ سوال فقط اتنا ہے کہ اگر بنک میں کسی نے روپیہ بضرورت و مجبوری رکھدیا تو بقواعد بنک جو مال زائد جمع کرنے والے کے لئے ہوتا ہے اور نہ لینے کی صورت میں بنک اوس میں تصرف نہیں کر سکتا بلکہ وہ تبلیغ عیسائیت میں صرف کیا جاتا ہے۔ اگر بنک سے لیکر تبلیغ اسلام و امداد فقراء پر صرف کر دیا جائے اور اپنی ملک تصرف میں نہ رکھا جائے تو کیا حکم ہے؟ جواب واضح تھا کہ اخذ سود سے محفوظ رہنے کے لئے مال حرام کے تصدق کے جواز کی طرح اور بحکم اہل اہون البلیتین اکہر الکبائر تبلیغ و اشاعت عیسائیت سے نکال کر امداد فقراء پر صرف کر دینا جائز ہے۔ اس توضیح و تشریح کے بعد وہم و خدشہ کی گنجائش نہ تھی اور خیال بھی نہ کیا جا سکتا تھا کہ ایسی وضاحت کے بعد سوال و جواب کو دیکھنے اور سمجھنے والا ادنیٰ عقل و منصف مزاج انسان کسی قسم کا کوئی توہم بھی کر سکتا ہے۔ مگر برا ہو نفسانیت کا اور خاص کر ان تام نہاد علماء ذاتی اغراض کے بندوں کا جن سے علم و تدین کی نسبت کو بھی عار آتی ہے کہ آنکھوں پر پٹی باندھکر مخلوق کی آنکھوں میں خاک جھونکنا چاہتے ہیں اور توجیہ القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ کر کے دین و دیانت لباس علمی کی لاج سب کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ اور پھر مسئلہ اختلافیہ فقہیہ سے گذر کر ابحاث و ذاتیات غیر متعلق کو الف و حالات سے استدلال کرتے ہیں کہ یا ارد و خوال بھی ان کی تحریرات کو پڑھکر متحیر و متاسف ہو جاتا ہیں۔ مولانا نثار احمد صاحب کے جواب کا رد بمبئی سے لکھا گیا اور اس کتاب الرد میں کاسہ لیسان اہل موالات و خوشامدیان نصاریٰ نے صفحوں کے صفحے یہ بتانے میں سیاہ کر دیے کہ مولانا نثار احمد صاحب خلافت کے عمائد۔ جمعیۃ علماء کے نائب صدر گذشتہ تحریک ترک موالات کے حامی و سزا یافتہ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ ایسے مفتیان کرام سے کوئی صحیح العقل بندۂ خدا سوال کرے کہ حضرت من! یہ کونسا طرز استدلال در جواب فقہی ہے اور کیا اس جماعت سے تنخواہ اور ٹکے لینے کے لئے یہ سب کچھ تحریر نہیں ہو رہا ہے جو ابتدا تحریکات سے سرکاری و خوشامدی جماعت اور مخالف اہل صداقت و جرأت رہی ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مفتی نثار احمد صاحب کا اثر و اقتدار بمبئی میں روز افزوں دیکھکر اور اُن کی شان تواضع و انکسار بحسب ارشاد مخبر صادق عالم اسرار حقائق من تواضع للہ رفعہ اللہ انکو عزت و رفعت پاتے ہوئے پاکر بہت سے دل دو ماغ برافروختہ ہو گئے اور یہ واقعہ ہے کہ مسلمانان کوکنہ محلہ نے جس احترام و محبت کے ساتھ مولانا نثار احمد صاحب کو مجالس دینیہ و تقاریب مذہبیہ میں بلایا اور دہابیہ سے مناظرہ پر جیسا اظہار مسرت و جشن مولانا نثار احمد صاحب کی فتح پر فرمایا وہ اہل کوکنہ محلہ کی محبت و دینی حمیت مذہبی کا اقتضا تھا۔ مولانا نثار احمد صاحب کو جس نے دیکھا وہ واقف ہے کہ اُن کی طبیعت و عادت ہنگامہ و نمائش سے بہت دور اور نفور ہے اس لئے اہل عناد کو انتقام لینا تھا تو اہالیان کوکنہ محلہ سے لیتے کہ آج تک کسی دوسرے عالم و واعظ کا ایسا احترام و اعزاز کیوں نہیں کیا مگر یہ علمی لباس والے عوام سے کیا اوچھے موقع کے منتظر تھے کہ مولانا پر حملہ کریں اور جس کو حسام اہل السنہ کا خطاب دے چکے ہیں۔ جس کی مدحت و منقبت میں عربی اردو قصائد لکھ چکے ہیں اسی کو کافر مجوز سود (العیاذ باللہ) بتائیں۔ لہٰذا اس مسئلہ اجتناب تمتع بالربوا اور سود سے بچنے کا شائع ہونا تھا کہ اردو گجراتی میں مختلف المضامین رسالہ اور درد شائع ہونے لگے۔ تماشہ یہ تھا کہ ایک ہی رسالہ اردو میں کچھ تھا۔ گجراتی میں کچھ۔ پہلا ایڈیشن اور دوسرے ایڈیشن میں دوسری تحریف۔ عوام کو یہ بتایا جاتا تھا کہ مولانا نثار احمد صاحب نے سود جائز کر دیا۔ حالانکہ مسئلہ اور سوال و جواب کی حقیقت فقط اتنی تھی کہ بنک سے زائد روپیہ تبلیغ عیسائیت سے محفوظ رہنے کے لئے اور اپنے صرف و ملک میں لانے کے گناہ سے علیحدہ رہنے کے واسطے اُس مال کا صدقہ کر دینا جائز ہے۔ ہم نے جہاں تک غور کیا ایسی وضاحت و تصریح کے بعد اسقدر شور و شغب کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ مولانا نثار احمد صاحب بنک کے سود کو بھی مسلمانوں کو تصرف میں لانے سے روکتے تھے اور اُس کو مثل مال حرام واجب التصدق بتاتے تھے۔ لہٰذا وہ لوگ جن کی تنخواہیں درس و افتاء و امامت کے معاوضہ بنک کے روپیہ سے جاتے تھے پریشان ہوئے کہ اگر یہ سب روپیہ صدقہ و امداد فقراء در کار ہائے تبلیغ میں چلا گیا اور مسلمانوں کو مولانا نے اس کے صرف ذاتی سے روک دیا تو ہنڈیا کیسے گرم ہوگی اور بڑی بڑی تنخواہیں کیسے ملیں گی۔

دوسرے یہ لوگ نہ فقط تحریکات قومیہ بلکہ تحریک تبلیغ اسلام کے بھی مخالف معلوم ہوتے ہیں جس کی اعانت ان کو پسند نہ آئی۔ تیسرے اپنے قدیمی رنگ اعانت نصاریٰ کو بھی نباہنا تھا تاکہ کسی وقت کہہ سکیں کہ سرکار ہم نے تو تبلیغ اسلام پر تبلیغ عیسائیت کا نفع مقدم رکھا بھی اپنا خاص الخاص کہنا چاہئے۔ چوتھے انہیں میں وہ لوگ بھی تھے جو متعدد بار سودی معاملات کر چکے تھے بلکہ اب تک کر رہے ہیں آج مفتی بنکر بمبئی میں احقاق حق فرماتے تھے لہٰذا ان کو اپنے اعمال پر پردہ ڈالنے کی ضرورت بھی اور اپنا تقویٰ و دیانت جتانے کی حاجت تھی مگر برا ہو نفسانیت و عناد کا جس کے سبب دین۔ دیانت سب کو چھوڑنا پڑا اور مولانا نثار احمد صاحب پر فرضی جھوٹے اعتراضات کے شوق میں اپنی زبان و قلم سے تحریف احکام شرعیہ پر آمادہ ہو گئے۔ خدارا انصاف! یہ کہاں گئی دیانت و شان علم ہے کہ سائل خود سود کو حرام تسلیم کرتے ہوئے صرف بنک میں روپیہ جمع ہو گیا ہے اور اوس پر رقم زائد ملتی ہے اُس کے صرف و خرچ کا سوال کرتا ہے اور اُس کے نہ لینے کی صورت اس کا اشاعت کفر میں خرچ ہونا بتا کر بغرض صدقہ کر دینے کے لئے لینا دریافت کرتا ہے۔ جواب میں تصریح سے لکھدیا جاتا ہے کہ حتی الوسع بنک میں روپیہ نہ رکھیے اور مسلمانوں کو مال ربا اور سود سے نفع حاصل کرنے سے روکنے کے لئے تصدق و خیرات کا پہلو جائز بتایا جاتا ہے، جبکہ بنک میں مجبوراً رکھا گیا۔ مگر مفتیان ذی قدر فرماتے ہیں سود جائز کر دیا۔

ایک صاحبزادہ تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا نثار احمد صاحب کے نزدیک سود جائز بلکہ واجب ہے۔ بنک میں روپیہ جمع کرنا جائز ہے اور اس روپیہ پر جو سودی رقم بنک سے ملے اُس کا لینا جائز بلکہ واجب ہے۔ اس تحریر کے متعلق بس اتنا کہنا کافی جو ہمارے رب تعالیٰ کا ارشاد ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ہم سو روپیہ کا نذرانہ اس شخص کے لئے پیش کرتے ہیں جو مولانا نثار احمد صاحب مدظلہ کی کسی تحریر یا تقریر سے سود کا جواز و جوب بتا سکے ورنہ ایسے جھوٹے مفتی کو چاہئے کہ مرنے سے پہلے توبہ کرے اور مخلوق کو دھوکہ دینے سے سامنے خالق علام الغیوب مطلع علی نواطر القلوب کو دھوکہ دینے کا اور کذب صریح کی لعنت میں گرفتار ہونے کا مرتکب نہ ہو۔ بمبئی کے چند سادہ لوح نیک دل مسلمان تو چند ورق کی کتابوں رسالوں سے مولوی سمجھے لگیں گے اور یہ تو مشہور ہو جائے گا کہ ہمارے مولوی نے کوکنہ محلہ کے

برقیات

عالم اسلامی

ترکی پر مغربی تہذیب کے مضر اثرات
قماربازی کے تباہ کن نتائج

قسطنطنیہ ۸ نومبر۔ جب سے قسطنطنیہ میں کاسینو کی طرز کا قمار خانہ قائم ہوا ہے اسوقت سے چار ہارے ہوئے جواری خودکشی کر چکے ہیں۔ بہت سے حکومت کو درخواستیں دے رہے ہیں۔ اب حکام اس امر پر اصرار کر رہے ہیں کہ جو لوگ اس قمار خانہ کی سرپرستی کریں وہ پہلے اوان تجارت کی طرف سے ایک سارٹیفکیٹ اس امر کا پیش کریں کہ وہ متمول ہیں اور ان کی عمر بھی ۲۴ سال سے زیادہ ہے۔

انگریز اور امریکن سیاح اس قمار خانے سے خاص طور پر پرہیز کرتے ہیں۔ (دلیر)

ملک فیصل کی واپسی پر بغداد میں استقبال

بغداد۔ ملک فیصل شاہ عراق کی واپسی وطن پر یہاں تقریباً ۵۰ ہزار آدمیوں نے شاہ کا استقبال کیا۔ سڑکوں کو خوب سجایا گیا تھا۔ شہر کے باہر سرکاری استقبال کے لیے متعدد خیمے نصب کیے گئے تھے۔ سر ہنری ڈابس کمانڈر افواج ہوائی اور وزراء سلطنت و ارکان پارلیمنٹ سب جمع تھے۔ ملک فیصل چونکہ اپنی ذاتی موٹر میں آئے تھے۔ اس لیے راستہ میں کافی آرام نہیں ملا صرف چار رجمنٹ سے چھ برطانوی مسلح موٹریں ساتھ ہو گئیں۔ اس استقبال کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ تقریباً چھ ہزار پولیس اسکاؤٹس موجود تھے جو دو میل سے سڑکوں کے کنارے محل تک کھڑے تھے۔ ملک فیصل کی صحت اب بہت اچھی ہو گئی ہے۔

عراق کا جدید وزیر اعظم

لندن ۹ نومبر۔ جعفر پاشا العسکری سیاسی ٹائنڈ۔ عراق متعینہ لندن کو بغرض ترتیب وزارت عراق طلب کیا گیا ہے وہ فوراً قریب ترین راستے سے بغداد روانہ ہو رہے ہیں۔ اور اب ان کی جگہ عراق ایجنسی کے سکرٹری عطا بے امین عارضی طور پر لندن میں کام کریں گے۔

جعفر پاشا نے آج براہ قسطنطنیہ روانگی کا انتظام کیا ہے اور پھر وہاں سے ۲۰ نومبر بذریعہ طیارہ بغداد کو روانہ ہو کر ۱۵ نومبر تک پہونچ جائیں گے۔ امپیریل گورنمنٹ نے اس فضائی سفر کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچا دی ہیں۔ ریوٹر کے نمائندہ نے جعفر پاشا سے مصافحہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کی پالیسی تو یہ ہوگی امپیریل گورنمنٹ سے دوستی و موالات کے مسلسل تعلقات قائم رکھے جائیں۔ اپنے طویل قیام لندن میں بحالت جنگ و صلح انہوں نے بہت کچھ سبق حاصل کر لیا۔ اور وہ جانتے ہیں کہ صرف ایک ہی پالیسی اختیار کی جا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام باتیں عملی ہونی ہوں۔ فرمانے لگے کہ میں بغداد کو پورے اطمینان قلب کے ساتھ جا رہا ہوں۔ اور آپ حکومت برطانیہ عظمیٰ و مجلس اقوام کی عنایت سے مستقبل عراق کا مطلع صاف ہو گیا ہے۔

جمعیۃ اقوام اور عراق
برطانوی ہائی کمشنر کی سہ سالہ رپورٹ

لندن ۱۰ نومبر۔ جمعیۃ اقوام کے مستقل انتدابی کمیشن کے اجلاس میں بمقام جنیوا وہ پہلی رپورٹ پیش کی گئی جو حکومت برطانیہ نے نظم و نسق عراق کے متعلق پیش کی تھی۔ سر ہنری ڈابس ہائی کمشنر عراق نے اختتام جنگ سے ابتداء ۱۹۲۶ء تک عراق کے تمام حالات بالتفصیل بیان کئے گویا یہ رپورٹ تین سال کی ہے۔ آپ نے ان مشکلات کا ذکر کیا جو تاتوقتاً عراق میں رونما ہوتی رہیں۔ ہا جو ہمسایہ ممالک میں واقع ہوئیں اور ان کا عراق پر اثر ہوا وہ تمام بیان کیں جو حکومت برطانیہ نے عراق میں امن و امان قائم کرتے ہوئے عراق کے متعلق کیں۔ یعنی وہاں ایک پارلیمنٹری حکومت قائم کر کے اسکو بتدریج آزاد و خود مختار بنایا اور اب وہاں کا انتظام خود اہل عراق برطانوی مشیروں کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ ان برطانوی مشیروں کا مجلس ملیہ عراق پر براہ راست کوئی اثر نہیں ہے۔

۱۹۲۰ء میں محکمہ جات عراق کے اندر ۲۷۴ بڑے انگریز عہدہ دار تھے لیکن اب ان کی تعداد گھٹ کر صرف ۱۴۰ رہ گئی ہے ۱۹۲۰ء میں چھوٹے عہدیدار ۲۳۰۰ انگریز ۲۰۰۰ ہندوستانی تھے لیکن اب وہ صرف علی الترتیب ۱۰۰ اور ۶۰۰ رہ گئے ہیں۔ انتظام سہولت اور عمدگی سے جاری ہے اور ہمسایہ تعلقات نہایت اچھے ہیں۔

ہندوستان

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ

کانپور۔ ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ حلیم مسلم ہائی اسکول ہال میں زیر صدارت مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب منعقد ہوا۔ جو حاضرین سے پر تھا۔ ممتاز شرکاء میں مولانا مفتی انوار الحق، نواب علی حسن خاں، منشی احتشام علی۔ سید ظہور احمد سکرٹری مسلم لیگ مولانا عبد الماجد دریابادی۔ حافظ ہدایت حسین بیرسٹر۔ سید حبیب احمد۔ قاضی محمد سلیمان۔ غلام بھیک نیرنگ شمس العلماء حافظ حبیب الحق۔ مولانا حفیظ اللہ۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا مسعود علی ندوی۔ مولانا محمد علی۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خان۔ قاضی خلیل احمد۔ مولانا حاجی علی صاحب اور خان بہادر نظام الدین وغیرہ تھے۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ خان بہادر حافظ محمد حلیم آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم کانپور نے استقبالیہ خطبہ پڑھا اور پھر اسکے بعد حکیم صاحب نے اپنا خطبہ صدارت پڑھکر سنایا۔

تجاویز

مندرجہ ذیل تجاویز جلسہ میں منظور ہوئی ہیں۔

نمبر ۱۔ ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس مولانا قیام الدین عبد الباری صاحب فرنگی محلی۔ نواب شمس الملک بہادر۔ مولانا عبد الرحمن نگرامی خان بہادر قاضی عزیز احمد۔ سید ظفر نواب صاحب کے انتقال پر ملال پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور ان کے پسماندگان سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

نمبر ۲۔ یہ اجلاس اپنے گذشتہ اجلاس انبالہ کی تجویز کی دوبارہ تجدید کرتا ہے۔

چونکہ صوبہ پنجاب اور ہندوستان کے بعض دیگر صوبوں میں معاملات وراثت اور بعض دیگر تنازعات کا فیصلہ عدالتہا حکومت وقت میں شریعت حقہ اسلامیہ کے خلاف رواج کے موافق صادر کیا جاتا ہے۔ ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس تمام مسلمانوں کو نہایت زور کے ساتھ متوجہ کرتا ہے کہ اس طریق کو بدلوانے اور شریعت شریف کے موافق فیصلہ کرانے کی جانب تدابیر عمل میں لائیں۔

نمبر ۳۔ ندوۃ العلماء کا ہمیشہ سے یہ مسلک رہا ہے کہ وہ فرقہ بندی اور اس کے تعصبات سے علیحدہ رہے اور آج بھی یہی اسکا مسلک ہے۔

اس لیے جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر و مشرک کہے ندوۃ العلماء ہرگز اس کی اس روش کو پسند نہیں کرتا۔ اور ایسی شورش انگیز باتوں سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور اس پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس ریاست حیدر آباد کی ان تعلیمی فیاضیوں کے لیے شکر گزار ہے جو ان کی طرف سے اسلامی درسگاہوں کی امداد اور علمی عطیوں کی صورت میں کثرت کے ساتھ ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جن سے مسلمانان ہندوستان مستفید ہو رہے ہیں جنہیں مسلمان نہایت احسانمندی منت پذیری کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اس لیے اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی موجودہ مشکلات میں یہ اجلاس اپنی پر خلوص ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ وہ بالآخر موجودہ دشواریوں کو دور کرنے میں کامیاب ہوں۔

ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس عالیجناب ہز ہائنس نواب حمید اللہ خان بہادر فرمانروائے بھوپال (جن کی علمی فیاضیوں سے ہماری بہت سی اور غیر مذہبی تعلیمی درسگاہیں فیضیاب ہیں) کی مسند نشینی پر صدق دل کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ان کی اعلیٰ قابلیت اور اخلاقی خوبیوں کی وجہ سے ان کا دور حکومت کامیاب ہوگا۔

دار العلوم ندوہ کی درسگاہ ہوسٹل مسجد کتب خانہ کی عمارتوں کی تعمیر اور تکمیل کے لیے فی الحال ۲ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے جس کے فراہم کرنے کے لیے ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس حسب ذیل وفود کو بتعداد اضافہ ممبران اس غرض سے منتخب کرتا ہے کہ وہ مختلف صوبوں میں جا کر اس رقم کی فراہمی کے لیے کوشش کرے۔ اور اس کے ساتھ ہی اصحاب خیر سے اپیل کرتا ہے کہ ندوۃ العلماء کے وفود کی امداد فرماکر اس قومی درسگاہ کی تعمیری ضرورتوں کو پورا کریں۔

ممالک متحدہ:۔ مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب منشی احتشام علی صاحب رئیس وحید الحسن صاحب مولوی کرم علی صاحب۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب خان بہادر حافظ حلیم صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب منشی محمد اظہر علی مولانا مسعود علی۔

پنجاب:۔ مولوی ظفر علی خاں۔ سید غلام بھیک نیرنگ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔

مدراس:۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ سید سلیمان ندوی۔ سید غلام بھیک۔

بمبئی:۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا مسعود علی۔

بہار:۔ مولوی محمد شفیع داؤدی شمس العلماء حافظ عبد الحق سید محمد لطیف اللہ۔

تیج کی دروغ بیانی
موضع لال پور ضلع اجمیر میں ایک مسلمان مرتد نہیں ہوا

سید فراست حسین صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ اخبار تیج دہلی سے نقل کر کے اخبار ہمدم اور سیاست نے یہ خبر شائع کی ہے کہ ایک صاحب لالہ رام سروپ گوئل نے موضع لال پور ضلع اجمیر میں لیکچر دیا۔ موضع کے کسی مولوی صاحب سے مباحثہ کیا اور اس گاؤں کے تمام مسلمان باشندوں کو جو تقریباً ۱۵۵ مرد اور عورت اور بچوں پر مشتمل تھی شدھ کر ڈالا ہم نے اس خبر کو تعجب اور تشویش کے ساتھ پڑھا اور نہایت احتیاط کے ساتھ دریے تحقیقات ہوئے۔

واجب ہوئی کیا تمسکات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

آخری التجا

جو عالم صاحب ان سوالات کا جواب دیں وہ عبارات کتب فقہیہ نفی و اثبات جواب میں بالفاظ مع حوالہ کتاب تحریر فرمائیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانکر ان کو تحریفات و افترا ئیات سے مذکریں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح سے خوف نہ کریں کہ علماء اور سچے علماء کا یہ طریقہ ہے کہ فقط صلاح و حق کو قبول کرنے سے شرم نہیں کرتے اور دنیا کی رسوائی سے آخرت کی رسوائی کو بڑا اور پر خطر جانتے ہیں۔

خادم الطلبہ محمد عبدالصمد مقتدری بدایونی
مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ

نکاح مرتدہ

محترم جناب مدیر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ
تحریر: حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا ایک مضمون "نکاح مرتدہ" ۱۰ ربیع الثانی کے الجمعیۃ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مولانا نے مسلمہ عورتوں کے ارتداد پر بحث کرتے ہوئے دو تجویزیں بھی پیش کی ہیں۔ پہلی تجویز یہ ہے کہ ارتداد فسخ نکاح ...

[illegible]

کی تعداد بھی کافی ہو تقریری مناظرہ کریں۔ ورنہ تحریری تحریفات اور بہتانوں کا دروازہ تو کسی طرح بند نہیں ہو سکتا۔ خاص کر جبکہ اس کی غرض ہی یہ ہو کہ بمبئی کے کسی مخلص مجلس پر قبضہ کر کے اپنا سود ہی حق ثابت کیا جائے۔ ہم بکمال ادب تمام علماء و منصف مزاج اور سمجھدار لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حسبۃً للہ غور کر کے فیصلہ فرمائیں کہ ایک عالم تحریر و تقریر میں پکار پکار کے بالاعلان کہہ رہا ہے کہ سود حرام قطعی ہے اور اس کے لئے حیلہ بھی ناجائز ہے۔ اس مال کا جو حصہ ملک میں آ جائے اس کا تصرف میں لانا بھی ناروا ہے بلکہ فوراً اس کو ملک سے نکال کر فقراء و غرباء پر صدقہ کر دینا چاہئے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو شخص یہاں تک سود کا دروازہ بند کر رہا ہو اس کو سود کا جائز کرنے والا بتانا کیسا غلیظ جھوٹ اور گندہ افترا ہے۔ باقی رہے وہ فقہی مسائل و ابحاث جو اس مسئلہ و بیان کے سلسلہ میں آ گئے ہیں ان کے متعلق مخالف علماء سے ہم چند سوالات کرنا چاہتے ہیں اگر ان سوالات کے جوابات صحیح دے سکیں گے تو تمام بحث کا خاتمہ ہو جائے گا۔

مخالفین حضرت مولانا نثار احمد صاحب سے چند سوالات

۱۔ قدر و جنس کے بدل جانے کی صورت میں کمی بیشی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا بیع میں لفظ بعت اشتریت زبانی کہنا لازمی ہو ...

[illegible]

۱۵۔ جب نوٹ وثیقہ اور تمسک ہے تو زکوٰۃ کیوں

بنک میں روپیہ جمع کرنے اور اسکے سود سے بچنے کا مسئلہ

(بسلسلہ مضمون صفحہ ۴)

ممتاز و مہر العزیز ہند کے مشہور و معروف عالم سے مناظرہ کر لیا ان کا رد لکھدیا مگر خدا کے یہاں کذب پر کذب بہتان پر بہتان افترا پر افترا اٹھانے کی سزا بڑی ہے۔ صاف صاف سنو! حضرت مولانا نثار احمد صاحب ہر تحریر و تقریر میں سود خواروں کو ملامت کرتے رہتے ہیں اور جس جگہ بہ یالی و چادر کے تار اور دیار پر بڑے بڑے دانت ناک والے غٹ غٹ لپ لپ کرتے نظر آتے ہیں وہاں مولانا ان کے مال سے بیزار اور نفور اور ان کو نصیحت فرمانے والے ہوتے ہیں۔ بمبئی صوبہ کی [illegible] علماء کی صدارت کرتے ہوئے مولانا نے صاف صاف اعلان کیا کہ سود حرام قطعی ہے اس کو حلال کہنے والا کافر اس کے لینے کے لئے حیلہ بھی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہاں سود سے بچنے کا حیلہ یا شرعی طریقہ اور صورت ہو سکتی ہے۔ مجیب اول کی بتائی ہوئی یہ صورت ہے کہ وہ رقم زائد اپنی ملک و تصرف سے نکال دی جائے امداد فقراء کار ہائے خیر میں دیدی جائے یہی وہ دکھتی رگ ہے ...

[illegible]

... فرضی ہے۔ جب ہی تو گندہ سے گندہ جھوٹ بولنے میں بھی عار نہیں اور بڑے سے بڑے افترا پر بھی شرم نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ہمارے خیال میں اگر مولانا نثار احمد صاحب کے مخالفین اس سلسلہ بحث کو اپنے مفاد و مصالح کیلئے بڑھانا پھیلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مولانا کی تصریحات فتاوی علماء حرمین متقدمین کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور اپنے استدلال و رد کو مضبوط اور قوی گمان کرتے ہیں تو پھر ایک بار مجمع عام میں جس میں علماء ...

۸ آنے

سالانہ یا ۸ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔
مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے
لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ ہوتی ہے ... رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہو گا ... آج ہی ایک روپیہ کا آرڈر بھیجدیجئے ...

منیجر رسالہ مولوی دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۷	۹
ششماہی	۴	۵
فی پرچہ	۱	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

ضرورت نکاح

میرے ایک شریف دوست سنی حافظ مولوی حکیم جو برسر روزگار ہیں طالب نکاح ہیں۔ اہل حاجت دفتر الجمعیۃ کی معرفت خط و کتابت کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہمراہ سلامت ملفوف ہو۔

(مولانا) احمد سعید

اینگلو انڈین جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے نامزد کئے گئے۔ مسٹر ابیٹ کہتے ہیں کہ وہ ریلوے کے ہندوؤں کے ہمدرد اور دوست ہیں۔ اور پبلک کے تمام معاملات میں وہ ہمیشہ سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ مسٹر جکیسن گذشتہ مجلسوں میں یوروپین جماعت کی نمائندگی کر چکے ہیں اور یوروپین ایسوسی ایشن کی شاخ صوبہ متحدہ بھی موخر الذکر کی حمایت کر رہی ہے۔

دار الحکومت

دفتر جمعیۃ علماء ہند سے حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کی جدائی

دہلی: افسوس کے ساتھ جملہ احباب و مخلصین کرام کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں پورے پانچ سال کی مدت گزار کر بعض ناگزیر حالات کے ماتحت جمعیۃ علماء ہند کی دفتری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو رہا ہوں۔
میری حقیر خدمات اواخر ستمبر ۱۹۳۸ء میں جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء دارالعلوم کے لئے حاصل فرما چکے تھے۔
چند اہم امور کی انجام دہی کی غرض سے میں نے اپنی موجودگی کو ڈیڑھ مہینے کے لئے موخر کیا تھا۔ وہ میعاد بھی منقضی ہو رہی ہے۔ اس لئے متوکلاً علی اللہ تہیہ کر چکا ہوں کہ ...

[illegible]

... لکھنؤ کا عنوان کافی ہوگا۔ والسلام مع الاکرام
عاجز ابو عاصم محمد عبدالحلیم الصدیقی

صوبہ دہلی کیلئے قانون سمیات

[illegible]

ایک شریف خاندان کے افلاس کا نتیجہ

۲ مسلمان آریوں کے پنجہ میں پھنس گئے

[illegible]

تحریک شدھی اور ہندو سنگھٹن

[illegible]

سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت الاسلام دہلی

خیال ہے کہ مسٹر کے ایف نریمان کی کامیابی یقینی ہے کیونکہ اول تو ان کو عوام میں ہر دلعزیزی حاصل ہے دوم حال ہی میں حکومت نے ان کے خلاف فوجداری مقدمہ چلانے کا خیال ظاہر کیا ہے۔ اس سے ان کی ہر دلعزیزی اور زیادہ ہو گئی ہے۔ مسٹر ڈیسائی ایک کانگریسی امیدوار ہیں۔ آپ پر حال ہی میں عمل جراحی ہوا ہے اور آپ زیادہ کمزور نظر آتے ہیں۔ آپ کی آمد پر لوگوں میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہو گئے۔ مسٹر ایف جی جنوالا بھی کانگریسی امیدوار ہیں بمبئی کے مدراسی رائے دہندگان کی جماعت خصوصاً آپ کی حامی ہے

چند گوروں کی شرمناک حرکات

ایک ضعیف عورت پر حملہ

شملہ ۹ نومبر۔ سیاحتوں سے اطلاع ملی ہے کہ گورے سپاہیوں پر مسٹر ایلیٹر مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا ان سپاہیوں نے ۲۲ اگست کی شب کو ساٹھ سال کی ایک ضعیف ہندوستانی فقیرنی پر مجرمانہ حملہ کیا تھا۔ یہ ضعیفہ بازار میں ایک دکان کے برآمدے کے نیچے سو رہی تھی۔ ملزموں نے عورت کو ضرب شدید پہنچائی۔ مجسٹریٹ نے طامس اور سپورے کو شبہ کا فائدہ دیکر رہا کر دیا لیکن بلیک کو دو جرموں کا مجرم قرار دیا۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ:-
اس عورت کی عمر ساٹھ سال کی ہے اور اس کے جھریاں پڑی ہوئی ہیں اس عورت کی عصمت پر بیرحمی سے حملہ کرنے ...

[illegible]

پنجاب میں مسٹر سوامی آئنگر کا دورہ

[illegible]

دینانگر کے ایک وکالا لاجپت رائے کو خراج تحسین

[illegible]

مجلس وضع قوانین صوبہ متحدہ

یوروپین امیدوار اور انکا مقابلہ

[illegible]

اسوقت ہمارے روبرو معتقد و مستند رپورٹیں اور ... لال پور کے تمام حنفی اور بیرونی باشندوں کی دستخطی تحریریں موجود ہیں اور تمام رپورٹوں اور تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ موضع لال پور میں کل مسلمان مرد عورت اور بچوں کی کل تعداد ۷ ہے ان میں سے خدا کے فضل سے ایک بھی شدھ نہیں ہوا۔ اس گاؤں میں دس سال سے کسی آریہ اپدیشک کا گذر بھی نہیں ہوا۔ البتہ دو سال قبل وہاں کچھ ریشہ دوانی کی گئی تھی لیکن باشندگان کے عجیب غریب سلوک کا یہ اثر ہوا کہ پھر کسی شدھی پرچارک اور شکشتی سورماؤں نے ادھر کا رخ بھی نہیں کیا۔ اس موضع کے تمام باشندے اسلام پر نہایت مضبوط اور بالخصوص آریہ دھرم سے سخت بیزار ہیں۔ نیز شہر والوں سے انکے تعلقات اور قرابتیں قائم ہیں۔ تعجب ہے کہ آریہ اپدیشک ایسی بے بنیاد اطلاعات شائع کر دیتے ہیں۔ غالباً ایسی فرضی اطلاعات سے ان کا مقصد اپنی قوم کو ہمت دلانا اور روپیہ حاصل کرنا ہوگا۔

انجمن اہلسنت والجماعت لائلپور کا سالانہ جلسہ

سکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت لائلپور مطلع فرماتے ہیں کہ:-
ماہ گذشتہ میں جلسہ کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ مگر بعض عوائق کی وجہ سے علماء کرام کے نہ تشریف لا سکنے پر جلسہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب مورخہ ۱۹ / ۲۰ / ۲۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو جلسہ ہوگا جس میں علامہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء دہلی و مولانا عبدالسمیع و مولانا بدر عالم۔ و مولانا القاری محمد طیب ... و دیگر حضرات تشریف لاویں گے۔

مسیح الملک کی خدمت میں سپاسنامہ

ندوہ کو مالی امداد

[illegible]

بمبئی میں انتخابات کی ہنگامہ آرائی

چھ نشستوں کے لئے بائیس امیدوار

[illegible]

محافظ الصبیان

کتاب کے شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی صد ہا ترکیبیں بتائی ہیں کہ اگر ماں باپ کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو۔ اس کے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تصریح کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اور ماں کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے۔ پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے۔ پھر دانت نکلنا اسکی احتیاط۔ دانتوں کا تکلیف سے نکلنا۔ مریض بچہ کی احتیاط۔ مریض خانہ۔ امراض جو بچوں میں اکثر پائے جاتے ہیں۔ پیدائشی تشنج۔ اور تمام امراض کا مفصل بیان۔ قیمت رعایتی عہ

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا مثلاً تفریح۔ غسل۔ چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری علاج بھی ہیں۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں۔ مثلاً حیض اور ان کی تمام تشریح۔ رحم کی خرابی۔ جس حیض۔ علامات حیض۔ علامات حمل اور ان کی ہدایات اور حمل کے نو مہینہ کی تمام کیفیات اور ہر بات کا الگ الگ خارجی اور باطنی علاج۔ ... زچہ کی دیوانگی۔ امراض رحم۔ حیض کی کمی بیشی کی زیادتی۔ سوزش رحم۔ رحم کا زخم۔ سرطان پستان وغیرہ وغیرہ۔ رعایتی قیمت صرف ۱۲ +

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا آنجہانی تعلیمات کیا جو فتنہ ہندستان میں پھیلا رہا ہے اسکو روکنے اور اسکا کلی انسداد کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جن میں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذاب ہونے کے ثبوت ۱۲
دوسری شہادت آسمانی ۔۔ ۸
ہدیہ عثمانیہ ۔۔ ۴
حقیقۃ المسیح ۔۔
چشمہ ہدایت۔ مرزا صاحب کے فریبی ہونے کا ثبوت اُن ہی کے اقراروں سے ۴
حقیقت رسائل اعجازیہ ۴
انوار ایمانی ۴
دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت ۳
جواب حقانی۔ مرزائی مبلغ کی غیر مہذب تحریر کا مہذب جواب ۴
تحکمات ربانی۔ مولوی عبدالماجد صاحب مرزائی کی بد دیانتیاں ۲
تائید ربانی ۔۔ شکن جواب ۴
مسیح کاذب۔ مرزا صاحب کی کئی درجن پیشین گوئیوں کا جھوٹ ۴
اطلاع رحمانی ۔۔ ۸
صحائف رحمانی ۔۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:-

اسلام کی حقانیت	دیانند کا پونی کرم اور اس کا پھیر ۲
پیغام محمدی ۸	تحفہ آریہ ۲
آئینہ اسلام ۸	مسلم کریا کانڈ ۲
عیسائیوں کے جوابات	معین الواعظین ۲
مراۃ الیقین ۲	وید کا بھید ۲
ترانۂ حجازی ۲	قدامت اسلام ۲
آریوں کے جوابات	حدوث مادہ ۱
اسلام اور آریہ سماج ۸	حدوث روح ۱
رد کفر ۸	ابطال تناسخ ۳
کفر توڑ ۸	آریہ دھرم کا انصاف ۲
سر توڑ ۸	آریہ دھرم کا فوٹو ۱
علم الکلام ۴	اسلام کی تعلیم
ابدی نجات ۴	قاعدہ تعلیم الاسلام ۱
روح و مادہ ۱	تعلیم الاسلام نمبر ۱
مسئلہ قربانی ۲	نمبر ۲
آریوں کا یوتی کرم ۱	نمبر ۳
دیانندی مت کا خاتمہ ۲	نمبر ۴، ۵
قصیدۂ دیانند ۱	تعلیم الاسلام کا مکمل ست ۱۳
ملکانوں کی للکار ۲	

اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

اس میں حسب ذیل کاموں کے لئے امداد۔ وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو انکے عمل کی اجازت ہے۔ محبت الٰہی۔ محبت رسول۔ ایمان کی حفاظت۔ گناہوں کی معافی۔ عذاب قبر سے رستگاری۔ شیطان کو مغلوب کرنا ... رزق کی کشائش۔ اولاد پیدا ہونے کے لئے۔ بچوں کی حفاظت و تندرستی۔ بچوں کی بیماری دور کرنے کیلئے ... قضاء عمری کے وظیفے ... نے ان اوراد مندرجہ کو عام کر دیا ... صفحہ کی کتاب ہے۔ بہت عمدہ اور صحیح کتابت ہے اور قیمت صرف دس آنے ہے (۱۰) +

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں:-

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر ۸	المامون ۱۲
سوانح مولانا روم ۸	مقالات شبلی ۱۲
سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے	مجموعہ رسائل شبلی ۱۲
تاریخی واقعات کا ذخیرہ ۱۲	مجموعہ نظم شبلی ۸
سفرنامہ روم و مصر ۱۲	بیان الامراء ترجمہ
الفاروق ۲	تاریخ الخلفاء ۲
الغزالی ۱۲	قصۂ معراج ۲
	تاریخ القرآن ۱۲

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

یہ ایسے صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں۔ حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اسلئے نہیں گذرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانح عمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو۔ ... ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑہا تک کی تعداد کیونکر ہو گئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ... یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانح عمری ہے آج تک اس نوع کی سوانح عمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ۔ عمدہ چھپائی ۸۰ صفحات کی ضخامت۔ بہت جلد منگا لیجئے ورنہ ختم ہو جائے گی قیمت صرف آٹھ آنے (۸) +

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں۔ موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی نہایت دلچسپ ہیں۔

صبح زندگی ۱۲	تیغ کمال ۱۲
شام زندگی ۱۲	نصرا کا چاند ۱۲
شب زندگی ہر حصہ ۱۲	ماہ عجم ۱۲
نوحۂ زندگی ۱۲	عروس کربلا ۱۲
طوفان حیات ۱۲	منازل السائرہ ہر حصہ ۱۲
جذبات آزادی ۲	قطرات اشک ۱۲
یاسمین شام ۱۲	جوہر قدامت ۱۲
آفتاب دمشق ۱۲	ستارہ روں کے اعمالنامے ۸

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تین برس کے مرعم کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ... پرانے سے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ ... ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:- جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی موجب اشتہار پایا لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے +

ملنے کا پتہ:- ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی جدید شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۸ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس ۱۲۷ کلکتہ

بہار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء ...

المشتہر:- حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

شوگرنی (بھی بچار)

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگرنی کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجئے نہایت عمدہ گلابی رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے بس پی لیجئے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بنتی ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا بکس ۔۔ ۲۰ پیالی ۱۲ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے +

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان کیا ہو سکتا ہے

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً کل قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو کیصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ ... ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ... ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا ... بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ ... محصول معاف

اکسیر دوا

... قیمت ... محصول ۵ عہ

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن ... قیمت ایک تولہ ... محصول ۔۔

عروس زندگی

ملکی، ملی، اخلاقی، ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب ... مفت طلب کریں +

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر رہا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ، چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۸ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت

یہ معجون گویا کہ قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ ... قیمت فی تولہ ... علاوہ محصول ڈاک

تحفۂ مستورات

ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو ... قیمت ...

ملنے کا پتہ:- حکیم حبیب الرحمٰن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یو پی)

مفت!!! سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳) ... مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ... چھوٹی شیشی کی قیمت ... ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

محافظ الصبیان

کتاب کے شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی عمدہ ترکیبیں بتائی ہیں کہ اگر ان پر کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو اس کے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تصریح کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اور ماں کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے۔ پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے۔ پھر دانت نکلنا اسکی احتیاط۔ دانتوں کا تکلیف سے نکلنا۔ مریض بچہ کی احتیاط۔ مریض خانہ۔ امراض جو بچوں میں اکثر پائے جاتے ہیں۔ پیدائشی تشنج ...

... قیمت رعایتی عہ

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا۔ ... چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری علاج بھی ہیں۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں۔ ...

... وغیرہ وغیرہ۔ رعایتی قیمت صرف عہ

رد مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا آنجہانی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیلا ہے اس کو روکنے اور اس کا ... انسداد کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جنمیں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذاب ہونیکے ثبوت	۱۲
دوسری شہادت آسمانی	۸
حقیقۃ المسیح	
چشمہ ہدایت۔ مرزا صاحب کے فریبی ہونے کا ثبوت انہی کے اقراروں سے	۴
حقیقت رسائل اعجازیہ	۴
انوار ایمانی	۴
دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت	۲
جواب خفائی	
...	
صحائف رحمانی ۲۰ کتابوں کا پورا سٹ	

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:۔

اسلام کی حقانیت		دیانند کی یونی کرم اور اس کا پھیر	۲
پیغام محمدی		تحفہ آریہ	۲
آئینہ اسلام		مسلم کریا کانڈ	۲
عیسائیوں کے جوابات		معین الواعظین	۲
مرآۃ الیقین	۲	وید کا بھید	۲
ترانہ حجازی		قدامت اسلام	۲
آریوں کے جوابات		حدوث و مادہ	۱
اسلام اور آریہ سماج		حدوث روح	۱
رد کفر	۸	ابطال تناسخ	۳
کفر توڑ	۸	آریہ دھرم کا انصاف	۲
سرتوڑ	۸		
...		تعلیم الاسلام کا مکمل سٹ	۱۳

اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

اس میں حسب ذیل کاموں کے لئے اوراد و وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے۔ محبت الٰہی۔ محبت رسول۔ ایمان کی حفاظت۔ گناہوں کی معافی۔ عذاب قبر سے رستگاری۔ شیطان کو مغلوب کرنا ... ہر حاجت پوری۔ دشمن کو مغلوب کرنا۔ ... رزق کی کشائش۔ اولاد پیدا ہونے کے لئے۔ بچوں کی حفاظت و تندرستی۔ ... اور قیمت صرف دس آنے ہے (۱۰ر)۔

تاریخ

المامون	۱۲
مقالات شبلی	۸
مجموعہ رسائل شبلی	
سیرۃ النعمان	
بیان الامراء	
تاریخ الخلفاء	
الفاروق	
الغزالی	

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

... قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

ادبیات

صبح زندگی		...	
شام زندگی			
ماہ عجم			
طوفان حیات			
...			

مِلنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ... سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا ... اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ ... ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

تازہ شہادت۔ ...

ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ اے۔ بی بخش اینڈ کمپنی ... کوٹھی نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس ۱۴۵ کلکتہ

بہار نکاح دیکھئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

...

المشتہر:۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

شوگر ٹی (بیچئے ہی)

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں سُرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے ... معقول کمیشن مقرر ہے۔

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً کل قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

بال اکسیر

سرمہ اکسیر چشم

عروس زندگی

اکسیر دواء

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ:۔

بشیر اسٹور پشاور

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ... تیل سے کالا نہ نکلے تو دوگنے دام واپس ...

منیجر ... پوسٹ ... سمری ضلع دربھنگہ

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت

... قیمت فی تولہ ... علاوہ محصول ڈاک ...

تحفہ مستورات

...

ملنے کا پتہ:۔ حکیم حبیب الرحمٰن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یوپی)

مفت!!! سفید داغ مفت!!!

ہمارے دوا خانہ میں آنے سے ہر قسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجکر نمونہ کی دوا بھی منگا سکتے ہیں۔ ...

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ ...

خضاب

راج وید خضاب

...

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ "راج وید کلکتہ")

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

الجمعیۃ

سہ روزہ

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۵

نکاح مرتدہ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

جب ان کے اختیارات سلب ہوگئے تو انہوں نے قول بالتفریق کی تاویل کردی اور کہدیا کہ ارتداد سے نکاح اول فسخ نہیں ہوتا۔ عورت کو اختیار نہیں کہ کسی دوسرے سے نکاح کرے چنانچہ عبارت ذیل اسپر شاہد ہے۔

قال علیہ المصنف فی مسئلہ ومن تصفح احوال نساء زماننا وما یقع منہن من موجبات الردۃ مکررا فی کل یوم لم یتوقف فی الافتاء بہذہ الروایۃ اھ وفی النہر ولا یخفی ان الافتاء بما اختارہ بعض ائمۃ بلخ اولی من الافتاء بما فی النوادر ولقد شاہدنا من المشاق فی تجدیدہا فضلا عن جبرہا بالضرب ونحوہ مالا یعد ولا یحد وقد کان بعض مشائخنا من علماء العجم ابتلی بامرأۃ تقع فیما یوجب الکفر کثیرا ثم تنکر وعن الجدید تأبی ومن القواعد ان المشقۃ تجلب التیسیر
(منحۃ الخالق حاشیہ بحر ج ۳ ص ۲۱)

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہوسکتا ہے کہ جن فقہائے مرتدہ کے نکاح کے فسخ اور حبس اور جبر علی الاسلام اور تجدید نکاح بالزوج الاول کا فیصلہ کیا ہے ان کا عدم قائلین بالفرقت کے ساتھ کوئی خلاف اور تنازع نہیں پہلی جماعت کے ساتھ زور بازو ہے جس کی بناپر انہوں نے فرقت مانتے ہوئے اور حرمت کا حکم نافذ کرتے ہوئے زوج اول ہی کے ساتھ اس کا دوبارہ نکاح کردیا۔ اور دوسری جماعت نے جب دیکھا کہ حکومت کے ہاتھ سے نکل جانے کی بدولت ارتداد اب حکم موت میں نہیں رہا۔ مرتدہ چلتی پھرتی آزادی سے حیات بسر کررہی ہے کسی سے اسے کھٹکا نہیں۔ کسی کی پرواہ نہیں تو انہوں نے عدم وقوع فرقت کو اپنا مسلک قرار دیا۔ مگر مآل دونوں کا ایک ہی ہے

(جواب حصہ اول) ترجیح عدم ترجیح کا سوال وہاں پیدا ہوسکتا ہے جہاں دو قول باہم مختلف اور متضاد ہوں۔ یہاں درحقیقت اقوال میں کوئی اختلاف ہی نہیں۔ تاکہ کسی قول کے وجوہ ترجیح تلاش کئے جائیں۔

(وجہ ثالث کا جواب) فتاوی عالمگیری میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ مرتدہ کو آزادی دیجائے۔ اسکا جو جی چاہے کرے اگر جج صاحبان کو فتاوی عالمگیری ہی سے فتوی درکار ہے تو اس کے مطابق ہم بھی عمل کرنے کو تیار ہیں۔ مرتدہ کو قید کیا جائے۔ مرتدہ کو کوڑے لگائے جائیں۔ اور اسے کسی دوسرے مرد

سے نکاح کی اجازت نہ دی جائے۔ جیسے کہ فتاوی عالمگیری کی مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

فتاوی عالمگیری کو محض مقصد برآری کے لئے اور لفظ تحرم سے فائدہ اٹھانے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کی اصلی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ عورت مذکورہ کی رضا عدم رضا کا کوئی اعتبار نہیں۔ بلکہ اسے جبرًا اسلام میں واپس لاکر پہلے ہی شوہر سے اسکا نکاح کیا جائے۔

ریڈ صاحب کا یہ جملہ کہ "فتاوی عالمگیری ہندوستان کی عام سنی آبادی کے مذاق کے مطابق تصنیف ہوئی ہے" اصلاح طلب ہے۔ اس لیے کہ اسلامی حکومت کے ہوتے ہوئے اگر فسخ اور حرمت کا حکم کہیں دیا گیا بھی ہو تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ برٹش انڈیا کی عام سنی محکوم آبادی بھی اسے اپنے مذاق کے مطابق جانتی ہے۔ حاشا وکلا کوئی غیرت مند اپنے حلقہ اثر میں اسے جائز نہیں رکھ سکتا۔ چہ جائیکہ اسلام۔

(وجہ ثانی کا جواب) یہاں سے وجہ ثانی کا جواب بھی واضح ہوگیا۔ ہندوستان یا غیر ہندوستان کے سنی مسلمانوں کا سوال یہاں نہیں کہ ان کے ہاں فسخ رائج ہے یا عدم فسخ بلکہ ہر سلیم الفطرت خواہ ہندو ہو یا مسلم۔ عیسائی ہو یا یہودی سنی ہو یا غیر سنی۔ اس کی غیرت کسی طرح بھی گوارا نہیں کرسکتی کہ اس کی عورت بغیر اس کی مرضی کے اور وہ بھی مذہب کو داغ لگاکر اس سے جدا ہو۔ البتہ فسخ کا حکم عیسائی مشنوں کے مذاق کے مطابق اور ان کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہو تو ہو۔

(وجہ رابع کا جواب) ہدایہ کی عبارت کو اپنے مفاد کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

ہکذا المرتدۃ لا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتامل وخدمۃ الزوج تشغلہا. ولانہ لا ینتظم بینہما المصالح والنکاح ما شرع لعینہ بل لمصالحہ اھ ص ۳۱۱ ج ۲

دوسری جگہ ہے۔ واما المرتدۃ فلا تقتل لکن تحبس حتی تسلم لانہا امتنعت عن ایفاء حق اللہ تعالی بعد الاقرار وتجبر علی ایفائہ بالحبس کما فی حقوق العباد اھ ص ۵۸۹ ج ۲

ولا ینکح مرتد ولا مرتدۃ احدا لان النکاح یعتمد الملۃ ولا ملۃ لہ وما انتقل الیہ لا یقر علیہ ولان النکاح شرع للبقاء والمرتد یقتل فلا یحصل بہ ما شرع لاجلہ فلا یشرع والتاخیر ضرورۃ التامل وفیہا ورائہ ما کان لاحیاتہ منہ واشتغالہ بالنکاح یشغلہ عن ذوق حیاتہ لاجلہ وکذا المرتدۃ لانہا تحبس للتامل وخدمۃ الزوج تشغلہا عنہ ولان النکاح شرع لمصالحہ وہی السکن والازدواج والتوالد والتناسل لا لعینہ فاذا فات ما شرع لہ لم یشرع اصلا الا تری ان النبی اسا کانت شرعہا للاقامۃ

الملک لم یشرع فی محل لا یقبلہ حکمہ وکذا النکاح۔
(زیلعی شرح کنز الدقائق ص ۱۷۹ ج ۲)

معلوم نہیں کہ جج صاحبان نے ہدایہ کی کونسی عبارت سے یہ استنباط کیا ہے کہ عورت شوہر اول کو نہ دیجائے۔ ہدایہ کی مذکورہ عبارات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو جبرًا مسلمان کیا جائے۔ اور اسے کسی دوسرے کے حوالہ نہ کیا جائے بلکہ اسکو قید رکھا جائے۔ تا وقتیکہ اسلام لائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جج صاحبان کو اس مخمصے میں ہملٹن صاحب نے پھنسایا ہے۔ انہوں نے ترجمہ ہدایہ میں اپنی سمجھ کے مطابق دانستہ یا نادانستہ کسی قسم کا تصرف کردیا ہوگا۔ جب سے غلط فہمی پھیلی

(وجہ خامس کا جواب) عدم فسخ کا قول صرف دبوسی اور صفار کا نہیں۔ بلکہ علماء سمرقند اور بلخ وغیرہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ عموما اسلامی آبادی میں اسوقت اسی قانون کو دستور العمل بنایا جاتا ہے کہ مرتدہ کے ارتداد کے بعد اسکا نکاح اپنے شوہر سے فسخ نہیں ہوتا۔

(نوٹ) مذکورہ بالا صورت میں حکام وقت جو فیصلہ صادر کیا کرتے ہیں وہ کسی روایت کے بھی مطابق نہیں نہ فسخ والوں کی رائے کے مطابق ہے اور نہ ہی عدم فسخ والوں کی منشا کے مطابق ہے۔ اور کہا یہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات نکاح طلاق وغیرہ میں حکومت کسی قسم کی دست اندازی نہیں کرتی۔ بلکہ شریعت اسلامی کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل شریعت اسلامیہ کے خلاف فیصلہ ہے۔ جس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	للعہ	عہ
ششماہی	؎	صہ
فی پرچہ	۱ر	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی - جریان - سرعت - رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضاء نے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ …

قیمت ۱ خوراک … محصول … چالیس خوراک … محصول …

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ …

حبوب حیرت …

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ …

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر …

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ … فوراً خط وکتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ وزبور وانجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ وجغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر … یوسف کی تنقید۔ اسلامی واسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریبا ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ … جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ … درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری نیوری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جائیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (عہ) ۔

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ …

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ … قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل …

انا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۶۶ بمبئی نمبر ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ۔ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان: سندریا پٹی نمبر ۵ کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعدی منگواکر استعمال کیجئے۔ … قیمت فی تولہ … علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر وپبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۲)

اس بحث سے معلوم ہوا کہ انگریزی حکومت کے ماتحت مسلمانوں کے لئے دو قسم کی مشکلات ہیں ایک یہ کہ شرع اسلامی کا جو قانون "محمڈن لا" کے نام سے جاری ہے وہ نہایت ناقص ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی صورت تنفیذ غلط اور شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ ان دونوں قسم کے نقائص سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں انہیں ایک حد تک تفصیل سے بیان کرنا اس صورت حال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے جس کا مسلمان عورتوں کے ارتداد کے مسئلہ میں ہمکو مقابلہ کرنا ہے۔ اس سے ہمیں ان دقتوں کو دور کرنے کی تدابیر دریافت کرنے میں بھی آسانی ہوگی جو اسوقت ہمیں درپیش ہیں۔

موجودہ "محمڈن لا" جو ہندوستان کی عدالتوں میں رائج ہے، اسکے اصلی آخذ صرف پانچ ہیں:-

۱- ہیملٹن کا ترجمہ ہدایہ جو ۱۷۹۱ء میں شائع ہوا۔ یہ اصل عربی کا نہیں بلکہ خود ہیملٹن کے بقول ایک نہایت پھس پھسے فارسی ترجمہ کا ترجمہ ہے۔

۲- سر ولیم جونز کا ترجمہ سراجیہ جو ۱۷۹۲ء میں شائع ہوا۔ اس پر مترجم نے شریفیہ کی مدد سے شرح لکھی۔

۳- بیلیوز کا ترجمہ مشکوٰۃ جو ۱۸۱۰ء میں شائع ہوا۔

۴- میکناٹن کی اصول و نظائر شرع محمدی (Principles and Precedents of Mohammadan Law) جو ۱۸۲۵ء میں شائع ہوئی۔ یہ ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی عدالتوں میں پیش آمدہ مسائل پر مسلمان علماء نے دئے تھے۔

۵- بیلی کی تلخیص فتاوائے عالمگیری جو ۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔

ان کے علاوہ قرآن مجید سے بھی مسائل اخذ کئے گئے ہیں مگر ان میں عموماً سیل اور پامر کے محرف ترجمے اور ریورینڈ وہیری کی مخالفانہ تفسیر قرآن (Commentary on the Koran) ہمارے مصنفین "شرع محمدی" کے پیش نظر رہی ہے۔ کیونکہ اصل وحی کی زبان سے عموماً وہ نابلد ہوتے ہیں اور اسلئے عربی کی تمام تفاسیر سے بھی وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

انگریز مصنفین نے جو کچھ لکھا ہے وہ کلیۃً انہی کتابوں سے ماخوذ ہے اور فقہ اسلامی کے متعلق یہی مختصر و محدود معلومات "محمڈن لا" کی کل کائنات ہے۔ بعض لوگوں نے وسیع پیمانہ پر فقہ اور حدیث کی مستند کتابوں سے بھی مدد لیکر کتابیں لکھی ہیں، مثلاً امیر علی، جسٹس ملا اور مسٹر طیب جی۔ مگر علاوہ ان نقائص کے جو ان کی مجتہدانہ آزاد خیالی سے پیدا ہوئے ہیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی کتابوں سے ان یورپین ججوں اور یورپین تعلیم یافتہ منصفوں کی دماغی حالت کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا جو شرع اسلامی کی حقیقت اور اسکے علوم سے قطعی نابلد ہوتے ہیں اور جو اپنی عقلی موشگافیوں سے اس کے خط و خال کو بالکل مسخ کر دیتے ہیں۔ ان یورپین ججوں کے ہاتھوں میں اسلامی قانون کی بالکل ایسی ہی کیفیت ہوگی جیسے ایک اناڑی آدمی کو مشین چلانے کا کام سپرد کر دیا جائے اور وہ اس کے کل پرزوں سے ناواقف ہونے کے باوجود اسے چلاکر اپنی جودت و ذکاوت کا ثبوت دینا چاہتا ہو۔ مجموعی آمد

جزئیات سے جب وہ اصولی احکام کو تطبیق دیتے ہیں اور خصوصاً مختلف فیہ مسائل میں جب وہ اپنی عقل و اجتہاد سے ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں تو وہ اسلامی شرع سے بالکل الگ ایک اور ہی چیز بن جاتی ہے۔ اسپر مزید مصیبت یہ ہے کہ انگریزی قانون کی رو سے جب ایک مسئلہ عدالت میں کسی خاص صورت سے طے ہوجاتا ہے تو پھر وہ قانون کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور انگریزی اصول کے مطابق ہر عدالت کو اس نظیر کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ سر نیوٹ ولسن نے اپنی اینگلو محمڈن لا میں صاف لکھا ہے کہ:-

"اس طرح ایک فیصلہ یا چند مسلسل فیصلوں سے جو قانون بن جائے وہ بہت ممکن ہے کہ اکثر حالات میں قدیم مستند کتابوں کی اسپرٹ یا موجودہ مسلمانوں کے تعامل اور مسلمہ توقعات یا دونوں کے خلاف ہو، مگر ایسی حالت میں عدالتیں اس خرابی کے علاج سے بالکل قاصر ہیں۔ ہمارے روایتی انگریزی اصول پابندی نظیر کے مطابق ایک زیادہ قابل جج ایک کم قابل جج کے فیصلہ کی پابندی پر مجبور رہے"

ظاہر ہے کہ یہ پابندی نظیر اصول شرع اسلامی کی اسپرٹ کے بالکل خلاف ہے۔

ان بنیادی نقائص پر مستزاد وہ نقائص ہیں جو انگریزی حکومت نے قصداً اپنے مصالح کی بنا پر پیدا کئے ہیں۔ اس نے اسلامی قانون شہادت کو موقوف کرکے انگریزی قانون شہادت رائج کیا جس سے اسلامی شریعت کے مطابق فصل قضایا کی بنیاد ہی کھوکھلی ہوگئی۔ اس نے ارتداد کے متعلق تمام قیود کو جو شریعت نے عائد کی تھیں بالکل اڑادیا حتی کہ وراثت کے متعلق بھی کوئی قید نہیں رکھی جس سے ایک شخص مرتد ہوکر بھی اپنے مسلمان باپ کی وراثت کا حقدار ہو سکتا ہے۔ اس نے بلوغ کے متعلق اسلامی قانون میں ترمیم کردی ہے اور شرعی بلوغ کو صرف نکاح و طلاق ہی تک محدود رکھا ہے۔ اس نے اسلامی قانون تعزیرات کو بالکل موقوف کردیا ہے جس سے مسلمانوں کی مذہبی زندگی بالکل تباہ ہوگئی ہے اور ہو رہی ہے۔ مسلمان انگریزی حکومت کی بخشی ہوئی قانونی آزادی کے ماتحت کھلے بندوں شراب پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، شدید ترین کبائر کے مرتکب ہوتے ہیں، اور کوئی قوت نہیں ہے جو انہیں اس سے روکے اور مذہب کی پابندی پر مجبور کرے۔ اس نے شرع اسلامی کے بالکل خلاف زنا کی دو قسمیں زنا بالجبر اور زنا بالرضا کرکے آخری قسم کو قانون کے ماتحت جائز قرار دیا ہے اور یہ قانون مسلمانوں پر بھی غیر مسلموں کی طرح حاوی ہے۔ وہ اپنے آپ کو خود غلطی و صحت کا معیار سمجھتی ہے اور جن چیزوں کو وہ اپنے خیال میں غلط سمجھتی ہے انہیں موقوف کر دینا بھی اپنا حق سمجھتی ہے۔ اس کے نزدیک ساری اسلامی شریعت غلط ہے مگر اس نے اس کا ایک حصہ حذف کرکے دوسرا حصہ جو باقی رکھا ہے اس کی وجہ بھی یہ نہیں ہے کہ وہ اس دوسرے حصہ کو پہلے سے نسبتہً بہتر سمجھتی ہے بلکہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ لاتظلمی منطق (Volenti non fit injuria) یعنی "رضامندی کی صورت میں کوئی غلطی غلطی نہیں ہے" کے مطابق محض اس خیال سے اسے جائز رکھتی ہے کہ مسلمان اس کو جاری رکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم نے خود ہی یہ خیال انگریزی حکومت کی طرف منسوب کر دیا ہو، بلکہ ٹھیک یہی الفاظ ہیں جو محمڈن لا کے ایک ممتاز انگریز مصنف نے استعمال کئے ہیں۔

یہ تو وہ نقائص ہیں جو ولسن کے بقول (judge made) ججوں کے بنائے ہوئے انگریزی اسلامی قانون (Anglo Mohammadan Law) میں محض نظری حیثیت سے موجود ہیں۔ اب ذرا اسکی صورت تنفیذ پر ایک نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ اس کے ماتحت مسلمانوں کی مذہبی زندگی میں کسقدر مشکلات ہیں۔

اسلامی شریعت میں قاضی کا تقرر فرض ہے۔ فقہ کی تمام کتابوں میں نہایت تاکید کے ساتھ نصب قاضی پر زور دیا گیا ہے بلکہ اس کی فرضیت کو فرضیت محکمہ قرار دیا گیا ہے جس میں نسخ و انتساخ کا کوئی احتمال ہی نہیں ہے۔ کان نصب القاضی لاقامۃ الفرض فکان فرضا ضرورۃ وقد سماہ محمد فریضۃ محکمۃ لانہ لا یحتمل النسخ لکونہ من الاحکام التی عرف وجوبہا بالعقل والحکم العقلی لا یحتمل الانتساخ (کذا فی بدائع الصنائع) مسلمانوں کے سینکڑوں معاملے جو روزمرہ پیش آتے ہیں قضائے قاضی کی شرط سے مشروط ہیں اور بغیر اسکے وہ شرعاً جائز طریقہ سے طے نہیں ہو سکتے۔ بہت سے اہم اور نازک مذہبی معاملات ایسے ہیں جنمیں قضائے قاضی کے بغیر مسلمانوں کو ناقابل برداشت مشکلات پیش آتی ہیں اور اگر وہ شرعی قاضی کے سوا کسی اور طریقہ پر انکو طے کریں تو وہ معاملات فاسد ہوجاتے ہیں۔ مثلاً شوہر عنین ہو اور عورت اس سے الگ ہونا چاہے تو قاضی کے سوا کوئی اور تفریق نہیں کرا سکتا۔ عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو تو یہ صرف قاضی ہی کا منصب ہے کہ اسے میت قرار دیکر عورت کو نکاح ثانی کی اجازت دے۔ اگر کوئی شخص محرمات میں سے کسی کے ساتھ نکاح کرلے اور عورت کو نہ چھوڑنا چاہے تو قاضی کے بغیر عورت اس سے الگ نہیں کی جاسکتی۔ کسی نابالغہ لڑکی کا نکاح ولی غیر جا بہنے کیا ہو اور وہ سن بلوغ کو پہنچ کر اسے قبول نہ کرے تو قاضی شرعی کے سوا اس نکاح کو کوئی فسخ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر ظلم و ستم کرتا ہو اور وہ اسکے پاس نہ رہنا چاہتی ہو تو قضائے قاضی کے بغیر وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی شخص پر حرمت مصاہرت یا اور کسی صورت سے اس کی بیوی حرام ہوگئی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دیتا ہو تو صرف قاضی ہی اس کے نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔ یہ اور ایسی ہی بہت سی صورتیں ہیں جن میں قاضی کے بغیر یا تو ہزاروں خاندانوں میں زنا ہو رہی ہے اور ناجائز بچے پیدا ہو رہے ہیں، یا مسلمانوں کے گھر کشمکش کدے بنے ہوئے ہیں اور ہزارہا بے گناہ زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں۔ مسائل نکاح و طلاق کے علاوہ وقف، میراث، نسب وغیرہ کے بیشمار مسائل ایسے ہیں جنمیں قضائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی کے سوا ان میں کوئی اور حاکم فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ ناجائز اور ناقابل اعتبار ہے۔

قاضی کے لئے کتب فقہ میں چند شرائط مقرر ہیں جنکے بغیر اس کی ولایت صحیح نہیں ہوتی۔ فتاوائے عالمگیریہ میں ہے کہ لا تصح ولایۃ القاضی حتی یجتمع فی المولی شرائط الشہادۃ کذا فی الہدایۃ من الاسلام والتکلیف والحریۃ وکونہ غیر اعمیٰ ولا محدود فی القذف ولا اصم ولا اخرس۔ یعنی قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو، مکلف یعنی عاقل و بالغ ہو، آزاد ہو، اندھا نہ ہو، قذف میں سزا نہ پاچکا ہو اور بہرا گونگا نہ ہو۔ اور جامع الرموز میں ہے کہ اہلہ اہل للشہادۃ ای المستحق للشہادۃ بالاسلام والحریۃ والعقل والبلوغ مستحق للقضاء یعنی اس کا اہل وہ ہے جو مسلمان آزاد عاقل اور بالغ ہو۔ جو شہادت کا اہل ہے وہی قضا کا بھی اہل ہے۔ اس میں سب سے پہلی شرط مسلمان ہونے کو قرار دیا گیا ہے اور یہ ایسی شرط ہے جس کے بغیر قاضی ہو ہی نہیں سکتا۔ امام طحاوی کو تو یہاں تک اصرار ہے کہ قاضی کو مسلمان ہونے کے ساتھ عادل و مجتہد بھی ہونا چاہئے لیکن عامۂ فقہا عدل و اجتہاد کو شرط اولویت قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمان قاضی اگر فاسق بھی ہو تو قابل برداشت ہے، مگر غیر مسلم کسی قابلیت و اہلیت کا بھی ہو منصب قضا کا اہل نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کہ واہلہ اہل الشہادۃ والفاسق اہلہا فیکون اہلہ لکنہ لا یقلد وجوبا و یاثم مقلدہ کقابل شہادتہ۔ اس اولین اور سب سے زیادہ ضروری شرط کے لحاظ سے کوئی یورپین، کوئی عیسائی، کوئی ہندو جج قاضی نہیں ہو سکتا اور نکاح، طلاق، میراث، وقف وغیرہ اسلامی مسائل میں اس کو فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مگر انگریزی حکومت کے ماتحت نہ تو کوئی محکمہ قضا ہے جس میں مسلمانوں کے شرعی معاملات طے کئے جاتے ہوں اور نہ اس قسم کی کوئی قید ہے کہ مسلمانوں کے شرعی معاملات صرف مسلمان ججوں یا منصفوں کی عدالتوں میں طے ہوں۔ عموماً نکاح، طلاق، وقف، میراث وغیرہ کے مقدمات انگریز، ہندو، عیسائی ججوں کی عدالتوں میں جاتے ہیں، وہی فسخ کراتے ہیں، وہی وارث مقرر کرتے ہیں، وہی نابالغوں کے ولی بنتے ہیں، وہی تعیین نسب کرتے ہیں اور وہی وہ سب کچھ کرتے ہیں جو اسلامی قاضی کا کام ہے۔ حالانکہ ان معاملات میں ان کے فیصلے اسلامی شرع کی رو سے بالکل بے اثر اور کالعدم ہیں اور ان کی تعمیل غیر صحیح ہے۔ پس آج تک انگریزی عدالتوں میں غیر مسلم ججوں نے جتنے نکاح فسخ کئے ہیں اور جتنی تفریقیں کرائی ہیں وہ سب ناجائز تھیں، انکے فیصلہ پر جو عمل کیا گیا وہ شریعت کے مطابق نہ تھا، ان کے فیصلہ سے فائدہ اٹھاکر جتنے جدید نکاح ہوئے سب غیر معتبر ہوئے۔ اور ان نکاحوں سے جتنی اولاد ہوئی اس کے صحیح النسب ہونے پر بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ غور کیجئے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت ہے جس میں محض منصب قضا نہ ہونے کے باعث ہندوستان کے مسلمان مبتلا ہیں۔

اگر مسلمان خود اپنے انتخاب سے کسی کو قاضی بناتے ہیں تو وہ قاضی نہ ہوگا صرف حکم ہوگا، اور حکم بغیر تراضی طرفین کے فیصلہ

صادر نہیں کرسکتا۔ عالمگیریہ میں ہے کہ اذا اجتمع اہل بلد علی رجل وجعلوہ قاضیا یقضی فیما بینہم لا یصیر قاضیا یعنی اگر کسی جگہ کے باشندے ایک شخص پر اتفاق کرکے اسے فصل قضایا کے لئے مقرر کریں تو وہ قاضی نہ ہوگا۔ قاضی کے لئے ولایت عامہ شرط ہے اگرچہ وہ زمان و مکان و حوادث سے مقید ہی کیوں نہ ہو چنانچہ عالمگیریہ میں آتا ہے کہ القضاء فی الشرع قول ملزم یصدر عن ولایۃ عامۃ۔ مگر حال یہ ہے کہ حکومت کی طاقت اور قوت تنفیذ کے بغیر ولایت عامہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ صحیح ہے کہ تراضی مسلمین سے بھی ولایت عامہ ثابت ہوسکتی ہے لیکن اس دور حریت و آزادی اور اس دور بے قیدی و بے دینی میں جبکہ مسلمان اغراض پرستی اور ہوائے نفسانی کے مرض میں مبتلا ہیں یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اپنے ہی بنائے ہوئے قاضی کے مخالف فیصلوں کو بھی اسی طرح قبول کرلیں جس طرح وہ موافق فیصلوں کو قبول کرلیتے ہیں۔ پھر جہاں قاضی کی عدالت سے کسی نے بے اطمینانی و بے اعتمادی کا اظہار کیا تو تراضی مسلمین ختم ہوئی اور ولایت عامہ رخصت۔ لیکن اگر مسلمانوں نے رد المختار کے اس فتوے پر کہ اما بلاد علیہا ولاۃ کفار فیجوز للمسلمین اقامۃ الجمع والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین، عمل بھی کیا اور اس کو صحیح معنوں میں تراضی مسلمین حاصل ہو بھی گئی تو حکومت قضائے مبرم کی طرح سر پر بیٹھی ہے، اس کی عدالتیں نہ صرف یہ کہ اپنی بالاتر حکومت کے بل پر اسکے فیصلوں کو توڑ دینگی بلکہ قاضی اور اس کے ساتھ وہ مسلمان بھی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے جو اس کے فیصلوں پر عمل کریں۔ (باقی)

غلط بیانیوں کی ناکافی تردید

ریاست حیدرآباد کے معاملات کے متعلق حکومت ہند نے جو پریس کمیونک شائع کیا ہے اس سے یہ تو ضرور ظاہر ہوجاتا ہے کہ ڈیلی میل جن افواہوں کو معتبر خبروں کی صورت میں شائع کرکے دنیا کو دھوکے میں ڈال رہا ہے وہ بالکل غلط ہیں مگر اس سے مسلمانان ہند کو کامل اطمینان حاصل نہیں ہوتا اور حضور نظام کے خلاف حکومت کی کارروائیوں کے متعلق جو مکدر فضا پیدا ہوگئی ہے وہ بدستور قائم رہتی ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ بمبئی کے ایک اخبار کی خبریں غلط ہیں تو بھی اس کا فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ صحیح خبریں کیا ہیں۔ اگر حکومت نے اپنا سرکاری اعلان شائع کرنا ہی مناسب سمجھا تھا تو بہتر ہوتا کہ وہ شروع سے اب تک کے تمام تفصیلی واقعات کو روشنی میں لاکر ایک ایسا صحیح اور مکمل بیان دیتی جس سے تمام معاملات صاف طور پر ظاہر ہوجاتے اور یہ کشمکش جو مسلمانان ہند کے دلوں کو مضطرب کررہی ہے باقی نہ رہتی۔ غلط افواہوں کی پوری طرح تردید نہ کرنا اور ان کی مدد سے مخالفین ریاست کو اپنا پروپیگنڈا کرنے کا موقع دینا حکومت کی مجرمانہ غفلت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے جس کی تلافی جلد سے جلد کرنی چاہئے۔

بالڈون کی مسرت

لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مالویہ ...... جوابی تعاون کی حمایت کے نام سے انگریزی حکومت کے قیام و بقا کیلئے جو شاندار کوششیں کررہے ہیں اسکے لئے وہ یقیناً تمام برطانی مدبرین کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اور بڑی احسان فراموشی ہوگی اگر وائٹ ہال میں انکی خدمات کا اعتراف نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ لارڈ برکن ہیڈ ہمیشہ وضع احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان حضرات کی ہمت افزائی کرتے رہتے ہیں اور اب مسٹر بالڈون نے گلڈ ہال میں تقریر کرتے ہوئے علانیہ اس صورت حال پر اظہار مسرت کیا ہے جو محض انہی بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے پیدا ہوئی ہے۔ سر لارڈ میور کی شاندار ضیافت میں جہاں انگریزی پبلک لائف کا سارا عطر کھینچ کر آگیا تھا اور مستعمرات کے بڑے بڑے مدبرین مجتمع تھے، برطانی وزیراعظم نے جس طرح دل بڑھانے والے الفاظ کیساتھ ان گھر پھونک کر تماشا دکھانے والے لیڈروں کی خدمات پر تحسین و آفرین کے پھول برسائے ہیں وہ انگریزوں کی روایات قدر شناسی اور ہمارے ہندو لیڈروں کی غدارانہ مساعی دونوں کے شایان شان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:-

"آج میں ہندوستان کے متعلق اس سے بدرجہا زیادہ پرامید باتیں کرسکتا ہوں جو گذشتہ کئی سال سے میرے یا میرے پیش روؤں کیلئے ممکن تھیں۔ یہاں ہندوستان کے ..."

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

اس سال بادشاہ افغانستان کے صاحبزادے بلند اقبال یورپ کی سیر کو تشریف لے گئے۔ یورپین اخبارات کو تو میل کا بیل بنانے کی عادت ہے ہی انہوں نے اس بدوی شہزادے کا مذاق ہی اڑانا شروع کردیا۔ الف لیلہ اور گل بکاؤلی کی خوب پھبتیاں کسی گئیں۔

جب یہ جھوٹی سچی خبریں ہندوستان پہونچیں تو یہاں کے اخبارات نے بھی غیبت کے طوفان اور بہتان کے پل باندھے حالانکہ ان واقعات پر اظہار رائے سے پیشتر مناسب یہ تھا کہ ہندوستان کے بہترین ثقہ لیکن خوش عقیدہ افراد کا ایک وفد کسی رئیس یا نواب و تعلقہ دار کی سرپرستی میں سید ہالندن جاتا اس معاملہ کی تحقیق کرتا۔ ...... تھیٹر، بائیسکوپ کے پھیروں سے بیانات لئے جاتے، تصویر اور فلموں کی بابت حضور جارج پنجم جو اصل واقعہ کے گواہ ہیں ان کی شہادت قلمبند ہوتی۔ اخبارات کے ایڈیٹروں کا حلفیہ اقرار لیا جاتا فٹ بول اور ہاکی کھیلنے والوں کے ہاتھ پر انجیل رکھکر شہادت لیجاتی الغرض جب تک اس کمیشن کی رپورٹ ملک میں شائع نہ ہوتی ہر قسم کے اظہار خیال سے اجتناب کیا جاتا۔

ایک ادنیٰ مسلمان کی جانب بھی سوء ظن کرنا گناہ ہے پھر جائیکہ ایک پختہ مسلمان، کتاب و سنت کا پیرو، سلف صالح کا مقلد، ملک الحجاز کا بیٹا، محمد بن عبدالوہاب نجدی کا متبع، مطلع قرن الشیطان کا باشندہ، جوان صالح پر اس قسم کے الزامات۔ یہ مذہبی تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو خدا جانے کیا ہوگیا ہے۔ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے۔ امیر فیصل نے یہ تبلیغ اسلام ہی کی نیت سے کیا ہو۔ اور یہ جو کچھ کیا ہے اس سے محض تالیف قلوب مقصود ہو۔ تاکہ لندن کے لوگ اسلامی اخلاق سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیں۔

آخر حضرت خلیفۃ المسیح بھی تو یورپ گئے تھے پھر ان پر بھی اعتراض کردو۔ خواجہ کمال الدین روز آتے جاتے رہتے ہیں۔ کوئی لندن جانا گناہ تو نہیں ہے۔ لالہ لاجپت رائے کئی دفعہ جاچکے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری ابھی پچھلے ہی برس ہوکر آئے ہیں اسی طرح یہ حجازی پرنس بھی کسی تبلیغی اسلامی مصلحت کیلئے لندن گیا ہوگا۔

خیر صاحب تھیٹر دیکھنا۔ بائسکوپ میں جانا۔ فٹ بال یا ہاکی دیکھنا۔ تصویروں کو گلے لگانا یا تمغہ لٹکانا۔ یہ کام سب ہی بیچنے میں کیا کرتے ہیں۔ آخر وہ کونسی کشش ہے جس میں تسکا نہیں ہوتا۔ عنفوان شباب میں سب سب کچھ کیا کرتے ہیں خدانخواستہ شاہزادہ کے متعلق اور کوئی ایسی ویسی خبر تو نہیں آئی۔ جو موجب اعتراض ہوتی۔ یا کتاب و سنت کے معیار سے گری ہوئی ہوتی۔

سچ تو یہ ہے کہ اس نوجوان شاہزادے کو لندن میں بھی حجاج کے آرام و آسائش بلکہ سیر و تفریح کی فکر ہی دامنگیر رہی جوں ہی اس نے فٹ بال کا کھیل دیکھا فوراً حجاز کیلئے دعوت دیدی تاکہ مختلف مقامات سے آنے والے حجاج جو سفر کی تکالیف

برداشت کرکے حجاز آئیں۔ ان کو فٹ بال کا میچ دکھاکر خوش کیا جائے۔

بعض عیاش مزاج کہا کرتے ہیں کہ تھیٹر کے ذریعہ بھی ہزاروں کو ہدایت ہوتی ہے۔ جو لوگ کبھی وعظ یا قرآن نہیں سنتے وہ تھیٹر ہی کے ذریعہ کچھ نیک باتیں سن لیتے ہیں اور تماشہ ہی کے بہانہ ان کے کان پند و نصائح سے مستفید ہوجاتے ہیں۔ عین اسی طرح امیر فیصل نے بھی ترویج حج کیلئے فٹ بال کی ٹیم کو دعوت دی ہے ہمارا خیال ہے اگر حجاز میں یہ میچ جم گیا تو علیگڈھ کالج کے اولڈ بوائز میں سے کوئی بھی بدوں حج کے نہ رہے گا۔

اور ایک بوڑھے بابا کا لگایا ہوا میلہ جب واقعی میلہ ہوجائیگا تو سرسید کی روح اپنی تفسیر القرآن پر فرشتوں کے جھرمٹ میں فخر کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ اور علیگڈھ کی برکتوں سے حجاز بھی مالا مال ہوجائے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ فٹ بال کی ٹیم کے لئے میدان کونسا مقرر ہوگا اس چیز کو اب کے خاص طور پر موتمر میں طے کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کے لئے ایک وفد توفیق شریف کی وساطت سے بھیجا جائے تاکہ ہندوستان کی ٹیموں کے متعلق عالم اسلامی کے نمائندوں سے مشورہ کرکے کوئی امر طے کرے۔

گذشتہ موتمر میں مسعیٰ کی (صفا اور مروہ کا درمیانی راستہ) توسیع کے متعلق مفصل بحث ہوچکی ہے۔ لیکن اگر لندن کی ٹیم کو یہ جگہ دی گئی تو حجاج کو بہت تکلیف ہوگی۔ اگرچہ ہندوستان سے اس دفعہ حجاز کانفرنس کی تجویز کے موافق کوئی نہ جائے گا۔ اور جب یہ خبر عالم اسلام میں پہنچے گی تو وہاں سے بھی کوئی نہ آئے گا لیکن نجدی تو ضرور آئیں گے۔ اس لئے صفا اور مروہ کے درمیان فٹ بال سے حاجیوں کو ضرور تکلیف ہوگی۔

ہاں اگر رابغ سے لیکر مستورہ تک کا میدان لندن کے کھلاڑیوں کو دیدیا جائے تو پھر فٹ بال کا مزہ آئے۔ ہندوستان میں تو آدمیوں کی طرح زمین کا بھی کال ہے۔ لیکن حجاز میں سینکڑوں میل کے میدان پڑے ہیں۔ رابغ کے میدان میں تو ریت ہے اور نہ پہاڑ ہیں۔ ہم سے پوچھو تو یہ زمین ہاکی اور فٹ بال کی جان ہے۔ بشرطیکہ موتمر اس کو تسلیم کرلے اور ملک الحجاز نفاذ کی اجازت دیدیں۔

کیا فرماتے ہیں ہندوستان کے علما، حنابلہ اس مسئلہ میں کہ کسی بہتر ہے۔ یا رابغ و مستورہ۔ بینوا توجروا۔

بالذی اقام اللہ علی امامہ لمن الطائف مع انکم اجتمعتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط ملوکہ علی من یشاء واللہ علی شیء الظالمین قدیر۔

کم استطاعت طلبا کیلئے رعایتی اعلان ختم ہو گیا

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمیں کم استطاعت طلبا کو نصف قیمت پر اخبار دینے کا جو اعلان کیا گیا تھا اس کے جواب میں اس قدر درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ ہم ہر درخواست کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہیں۔ ان درخواستوں میں سے تین کا انتخاب ہوچکا ہے اور ان کے نام اخبار جاری کردئے گئے ہیں۔ اب کوئی صاحب تکلیف نہ فرمائیں۔ البتہ ہم ان اہل خیر حضرات کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو ایثار و پیہ بہترین مصرف میں صرف کرنا چاہتے ہیں کہ نادار اور کم استطاعت طلبا کو جو مذہبی و سیاسی معلومات حاصل کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ مگر کسی موقر اخبار کی خریداری سے معذور رہیں۔ امداد دینا اور ان کے لئے زندگی و ہدایت کے صحیح طریقوں کا علم بہم پہنچانا ایک بہت بڑی دینی و ملی خدمت ہے۔ اگر جمعیۃ علما خود اخبار کی مالی مشکلات کے باعث کثیر نقصان برداشت کر رہی ہوتی تو وہ خود ہی اس قسم کی رعایت کا اعلان کردیتی۔ مگر اس وقت سوائے اس کے کہ اہل ثروت حضرات اپنا دست اعانت دراز فرمائیں اور کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ — منیجر الجمعیۃ دہلی

خواص و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ:۔ زید نے زینب بنت حمیدہ سے عقد کیا جس کو کئی برس گذر گئے۔ اور اس درمیان میں ایک لڑکا بھی ہوا۔ مگر زید اور حمیدہ نے ایک ہی عورت آمنہ کا دودھ پیا ہے جس کا کہ ان لوگوں کو علم شادی کے قبل ایک دوسرے کے پینے کا نہ تھا۔ حمیدہ نے آمنہ کا دودھ اسوقت پیا جب اس کے ایک لڑکی بتول پیدا ہوئی اور زید نے دودھ اسوقت پیا جب آمنہ کے ابوالنعیم پیدا ہوا بعد دو لڑکی پیدا ہوئے آمنہ کے بعد بتول کے۔ اس کی گواہی اس صورت سے ہے کہ ابوالنعیم یعنی آمنہ کا لڑکا جو مذہب اسلام کا صحیح معنوں میں پیرو ہے اور تعلیم یافتہ شخص ہے۔ اور جس کا چوتھا دودھ زید نے پیا ہے کہتا ہے کہ میری والدہ مجھ سے اکثر تذکرہ کرتی تھی کہ زید اور حمیدہ نے میرا دودھ پیا ہے اور وہ لوگ ہمارے رضاعی بھائی بہن ہیں۔ زید کی دادی جو ابھی زندہ ہے اور حمیدہ کی بھی نانی ہوتی ہے اور برابر رمضان شریف وغیرہ کا روزہ رکھتی ہے کہتی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے آمنہ کو زید اور حمیدہ کو دودھ پلاتے دیکھا ہے جب حمیدہ چار مہینہ کی تھی اور زید دو یا پونے دو برس کا۔ ایک اور عورت ہے جو برابر پنجگانہ نماز ادا کرتی ہے اور زید اور حمیدہ کی عزیز بھی ہوتی ہے کہتی ہے کہ میرے سامنے آمنہ نے مرتے وقت زید اور حمیدہ کا دودھ بخشا ہے۔ زید کی پھوپھو کہتی ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے زید کو آمنہ کا دودھ پیتے ہوئے دیکھا تھا دو برس کی عمر کے اندر میں۔ حمیدہ کی چھوٹی خالہ کہتی ہے کہ ایک مرتبہ آمنہ میں باتوں بات پر یہ تذکرہ کیا کہ جب حمیدہ کو دودھ پلایا ہے۔ زید جو خود ایک عالم وقت ہے اسکو کچھ بھی طرح علم ہے کہ میں نے دو برس کی عمر میں دودھ پیا ہے۔ حمیدہ جو ایک پڑھی لکھی عورت ہے اور تہجد گذار اور مذہب اسلام کے ضروری مسئلوں سے واقف ہے کہتی ہے کہ برابر میری پھوپیاں مجھے رنگریزن رنگریزن چڑھایا کرتی تھیں۔ آخرکار میں ایک دن عاجز آکر اپنی ماں سے شکایت کی۔ یہ لوگ کیوں مجھے رنگریزن کہا کرتے ہیں میری ماں نے جواب دیا کہ چونکہ مسماۃ آمنہ مرحومہ کی رنگریزن ہے۔ اور اس کے ایک لڑکی بتول پیدا ہوئی تھی۔ اسکا جو تھا دودھ تم نے پیا ہے جب چار مہینے کی تھی۔ اس صورت میں زید کا زینب سے عقد جائز ہوا یا نہیں؟ اگر عقد نہ جائز ہوا تو دونوں میں بریت ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

رضاعت ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتی ہے۔ اور بصورت ثبوت رضاعت زید اور زینب کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ان دونوں میں علم رضاعت ہوتے ہی تفریق لازم ہے۔ بچے ثابت النسب ہوں گے۔ اور زید سے ان کا نسب ثابت ہوگا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ۔ دہلی۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل کے متعلق یعنی زید نے بالغہ ہندہ کا نکاح اس کی رضامندی کے خلاف ایک مجلس میں کر دیا۔ بعد خبر ہونے کے ہندہ نے اسیوقت اپنا نکاح دوسری مجلس میں کر لیا۔

الجواب

بالغہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے نہیں ہو سکتا۔ ہندہ نے اگر پہلے نکاح کی خبر سنکر فوراً اپنی ناراضگی کا اظہار کر دیا ہو۔ اور بعد دوسرا کر لیا۔ تو دوسرا نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرسہ امینیہ۔ دہلی
کتبہ فقیر محمد عبدالتواب

خلط مبحث!

ملتزمہ حج کی تحریک جس بے محل عجلت کے ساتھ پیش کر دی گئی۔ اس غلطی کا اظہار اور اس پر افسوس ان صفحات میں اس سے پیشتر کیا جا چکا ہے۔ لیکن بعض معاصرین نے اس تحریک سے اختلاف کا جو شیوہ اختیار کیا ہے وہ اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ [illegible]

ابتدائی تعلیم کی مشکلات کا حل

(نوشتہ جناب ... جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ)

[illegible]

ماہران تعلیم سے مشورہ کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایسی تدابیر معلوم کرنی چاہتے ہیں کہ تھوڑے وقت میں بہت سی چیزیں حاصل ہو جائیں۔ انہیں مشکلات میں بچوں کی تعلیم کا بہترین زمانہ گذر جاتا ہے۔ اور جو کچھ وہ پڑھتے ہیں ان میں یکسانیت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں اسکولوں کے داخلہ میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں مسلمانوں کی اس اہم پریشانی کو دیکھکر پڑھنا شروع کرنے کے چند طریقے ذیل میں عرض کئے جاتے ہیں۔

(۱) جو مسلمان غریب ہیں اور فیس نہیں دے سکتے اور ان میونسپلیٹیوں میں رہتے ہیں جہاں جبریہ تعلیم کا قانون جاری ہے وہاں وہ اپنے بچوں کو میونسپل مکاتب و مدارس میں بھیجدیں۔ ان مکاتب میں بالعموم قرآن شریف کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور اگر نہ بھی ہو تو چند روز میں اردو پڑھنے سے بچے آسانی سے قرآن شریف پڑھنے لگتے ہیں۔

(۲) دیہات میں جہاں اسلامی مکاتب جاری ہیں وہاں غریب مسلمان اپنے بچوں کو داخل کرا دیں۔ جہاں اسلامی مکاتب نہیں وہ انہیں تحصیلی مدارس میں داخل کرا دیں۔ جب اپنی زبان کو پڑھنے لگیں گے تو آسانی سے دینیات کے رسالے اور قرآن شریف پڑھنے کی ان میں قابلیت پیدا ہو جائے گی۔

(۳) جن مقامات میں عربی مدارس قائم ہیں اور والدین کو عربی پڑھانے کا شوق ہے وہ اپنے بچوں کو ان عربی مدارس میں داخل کرائیں۔ مگر اس کے ساتھ حساب کتاب ضرور سکھائیں تاکہ بعد عربی سند حاصل کرنے کے اگر وہ چاہیں تو دوسرے امتحانات آسانی سے پاس کر سکیں۔ عربی مدارس کے تعلیم یافتوں میں انگریزی تعلیم جلد حاصل کرنے کی قابلیت ہو جانی چاہیے۔

(۴) جن مقامات میں مسلمانوں کا کسی قسم کا مدرسہ نہیں ہے اور دیگر اقوام کے ہندو وغیرہ کے مدارس ہیں وہاں مسلمان اپنے بچوں کو ضرور پڑھوائیں۔ اس سے ان کے بچے ہرگز بدمذہب نہ ہو جائیں گے۔ بلکہ حساب کتاب سیکھ کر زیادہ کارآمد بنجائیں گے اور جب موقعہ ہوگا آسانی سے اردو اور اپنی دینیات کی کتابیں پڑھ سکیں گے۔

(۵) جو لوگ اپنے بچوں کو انگریزی پڑھانا چاہتے ہیں۔ اور ان میں اسقدر استطاعت نہیں ہے کہ وہ باہر بھیجکر انہیں تعلیم دلائیں۔ وہ خوب اطمینان کے ساتھ سرکاری دیسی زبان کے مدرسہ میں اپنے بچوں کو مڈل تک پڑھائیں۔ اس سے وہ حساب اور دوسرے مضامین میں خوب ہوشیار ہو جائیں گے اور انگریزی مدارس کے پڑھے ہوئے لڑکوں سے پیچھے نہ رہیں گے۔ ساتویں جماعت کے بعد والدین کا شوق انگریزی تعلیم کا باقی ہو تو اپنے بچوں کو کسی سرکاری انگریزی اسکول یا قومی اسکول میں بھیجنے کی کوشش کریں۔ اس طریقے سے ان کا چھ سات سال کا ابتدائی تعلیم کا زیادہ خرچ جو شہر کے اسکولوں میں پڑتا بچ جائیگا۔ اور تعلیم بھی زیادہ خراب نہ ہوگی۔ بلکہ بعض صورتوں میں دیسی مدارس کی تعلیم انگریزی اسکولوں کے مقابلہ میں بہتر ہوتی ہے۔

(۶) جو اصحاب شروع سے بچوں کو انگریزی مدارس میں پڑھانا چاہتے ہیں۔ اور کچھ خرچ بھی کر سکتے ہیں وہ انہیں کم خرچ قومی اسکولوں میں بھیجیں۔ اس کے لئے صوبہ متحدہ میں اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ اور پنجاب میں انجمن حمایت الاسلام لاہور۔ اسلامیہ اسکول انبالہ اور دوسرے مدارس ہیں جہاں پندرہ بیس روپے ماہوار میں عمدہ تعلیم و تربیت ہو سکتی ہے۔

(۷) ان اصحاب کے لئے جو ۳۵ ۔ ۴۰ روپیہ ماہوار صرف کر سکتے ہیں بہترین اسکول علیگڈھ مسلم یونیورسٹی ہے جہاں سال گذشتہ انٹروری کلاسیں قائم ہو گئی ہیں اور جنمیں نہایت چھوٹے بچوں کو کھیلوں کے ذریعے سے تعلیم دیجاتی ہے۔ اور ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن سے بہت تھوڑے وقت میں زبان اردو اور حساب خیز آ جائے۔ ان جدید طریقوں سے بچوں کے دماغ پر تشدد بار نہیں پڑتا۔ بلکہ ہر مضمون کو کھیل کود میں سیکھ لینے سے انکا دماغی اور جسمانی نشوونما نہایت عمدگی سے ہوتا ہے۔

(۸) اب رہے وہ اصحاب جو بہت دولتمند ہیں اور انگریزوں کے مدرسوں میں اپنے بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں انہیں اختیار ہے کہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے خواہ ہندوستان میں جو انگریزی بچوں کے مدارس ہیں ان میں داخل کرا دیں۔ مگر چونکہ وہاں کا نصاب تعلیم اور طرز تعلیم ہندوستانیوں کے اسکولوں سے مختلف ہوتا ہے اس لئے یہ سمجھ کر وہاں داخل کرائیں کہ آخر تک انگریزوں کے مدارس میں تعلیم دلائی جائے گی ورنہ تعلیم میں حرج واقع ہوگا۔

خبر شرقیات

عالم اسلامی

حجاز میں کشت و خون
نجدیوں اور اخوان کی لڑائی

بغداد میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حال ہی میں مکہ معظمہ میں مکہ و مدینہ کی سڑک پر نجدیوں کی ایک جماعت اور وہابی اصول کے متعصب پیرو اخوان کے مابین ایک جھڑپ ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ پیغمبر صلعم کے مزار مبارک کو فاتحہ خوانی کی غرض سے جا رہے تھے۔ اخوان نے انہیں مدینہ منورہ جانے سے روکنے کی کوشش کی۔ اور انہیں پیر پرست اور بت پرست بنایا۔ تو تو میں میں سے لڑائی ہو گئی۔ جس کے باعث طرفین کے کئی ایک اشخاص نے عدم کی راہ لی۔ سلطان نے اعلان کیا ہے کہ حجاز کے لئے قومیت قائم کرنے کا قانون عنقریب شائع کیا جائیگا۔ اس اثنا میں ایسے سارے اشخاص سے جن کی یہ خواہش ہے کہ وہ حجازی تسلیم کئے جائیں یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں مکہ کے متعلقہ حلقوں کو بھیجدیں۔ (رہبر دکن)

انگلستان اور مصر کے درمیان مفاہمت کی توقع

قاہرہ۔ ۱۱ر نومبر۔ اٹھارہ نومبر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہونے والا ہے۔ آئینی لبرل جماعت کا اخبار السیاسہ اسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہوا۔ یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ ملک کے اندر جو سکون پایا جاتا ہے وہ پارلیمنٹ کے کام میں مدد دیگا اور انگلستان اور مصر کے درمیان مفاہمت ہو جانے کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اخبار مذکور لارڈ لائڈ کی تعریف کرتا ہے کہ انھوں نے مصر کے انتظام میں مداخلت نہیں کی اور ان رجعت پسندانہ مساعی کا مقابلہ کیا۔ جو مطلق العنانی کو برسر اقتدار لانے کے خواہاں تھیں۔

امیر عبداللہ کا شرق اردن سے فرار
باپ کے پاس قبرص پہنچ گئے

القدس ۱۱ر نومبر۔ شرق اردن کے فرزند امیر عبداللہ جزیرہ قبرص کو فرار ہو گئے ہیں۔ وجہ فرار یہ ہے کہ ایک طاقتور قبیلہ بنی سقار گذشتہ تین سال سے بددل ہو گیا تھا۔ اور اب اس کی شورش روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ (پاینیر)

ٹرکی کے جمعیۃ اقوام میں داخلہ کا مسئلہ
اٹلی سے جنگ کا خطرہ

لندن ۱۱ر نومبر۔ مستند حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اب اس امر کا غالب امکان ہو گیا ہے کہ دولت ترکیہ مستقبل قریب میں داخلہ مجلس اقوام کے لئے درخواست کرے۔ اس کا لوگوں کو پورے طور پر یقین ہے۔ باوجودیکہ دولت شورائیہ روس آج کل اس امر کی سخت کوشش کر رہی ہے کہ وہ چین۔ روس۔ ترکی ایران اور افغانستان کو شامل کر کے جنیوا والی مجلس اقوام کے مقابلہ میں ایک مشرقی مجلس اقوام کی طرح ڈالے۔ اس کی بھی کوئی پرواہ نہیں کہ ان سلطنتوں نے حال ہی میں بمقام انگورہ بعض عارضی معاہدہ جات پر دستخط کر دئے ہیں۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ داخلہ مجلس اقوام سے اب تک ٹرکی کو جس بات نے روک رکھا تھا وہ جرمنی تھا۔ اگر ماہ ستمبر میں جرمنی کو مجلس اقوام میں داخل نہ کر لیا جاتا تو ممکن تھا کہ ٹرکی مجلس مذکور میں داخل نہ ہوتی۔ لیکن اب جرمنی کے داخلہ کے بعد وہ ضرور غالباً اس کے نقش قدم پر چلیگی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آج کل ترک اس خیال سے بہت پریشان ہو رہے ہیں کہ دولت اطالیہ ترکی علاقوں پر دندان حرص دراز کر رہی ہے۔ اور سائنیور مسولینی کسی خفیف سے بہانہ سے بھی ٹرکی سے اعلان جنگ کر دیگا۔ تاکہ اپنے مقبوضات کو ترکی عملداری میں وسعت دے۔ ان خیالات سے یقین ہوتا ہے کہ دولت ترکیہ بجائے مجلس اقوام جنیوا کے کسی دوسرے ایشیائی مجلس اقوام میں داخل نہ ہوگی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ فوجی و جنگی لحاظ سے دول ایران و افغانستان چنداں قوی نہیں ہیں اور چونکہ ملک چین میں بھی آجکل بدنظمی کا دور دورہ ہے اسلئے امید نہیں کہ دولت چین بھی کسی قسم کی موثر مدد دے سکے۔ دولت روس کی بھی حالت مذبذب ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ جس طرح روس نے جرمنی کو داخلہ مجلس اقوام سے روکنے کی بیجا کوشش کی تھی اسی طرح وہ ٹرکی کو بھی روکیگا۔

جاوا میں جہاد حریت
پولیس کی سرگرمیاں

بٹاویہ ۱۳ر نومبر۔ مغربی جاوا میں ایک وسیع پیمانہ پر بغاوت رونما ہوئی جس میں دور افتادہ مقامات کے متعدد سرکاری عہدیدار قتل کر ڈالے گئے۔ لیکن بہت جلد امن و امان قائم کر دیا گیا۔ ریلوے لائنوں کو بھی متعدد مقامات پر نقصان پہنچایا گیا۔ بعض جگہ پٹڑا اکھاڑ کر پھینکدی گئی۔ اور تار توڑ ڈالے گئے۔ جب مجمع نے بٹاویہ کے قید خانہ پر ہجوم کیا تو چار آدمی زخمی ہوئے۔ قید خانہ توڑنے میں وہ لوگ ناکامیاب ہوئے۔ اس کے بعد وہ لوگ منتشر ہو گئے بعض کو پولیس نے گرفتار بھی کر لیا۔

پولیس کی بارکوں پر بھی باغیوں نے ہجوم کیا جس میں ایک پولیس مین مارا گیا۔ دو زخمی ہوئے۔ سینکڑوں آدمی رات کے وقت ہاتھوں میں مشعلیں لئے ہوئے ضلع کے سردار کے محل میں بمقام مغربی بنتام گھس گئے۔ اور سردار اور دیگر دیسیوں کو قتل کر ڈالا سردار کی بیوی اور بچہ کو بھی ضرر شدید پہنچا۔

جزیرہ کے مختلف مقامات پر پولیس کی طاقتور جماعتیں تیزی کے ساتھ پہنچا دی گئی ہیں۔ مقام بنیس میں ایک دیسی نے ٹیلیفون کے ذریعہ سے جان بچائی۔ جو وقت اس نے دیکھا کہ مجمع نے سردار کے محل کو آگھیرا ہے تو اس نے فوراً بذریعہ ٹیلیفون پولیس کو طلب کر لیا۔

یمن اور اٹلی کا تجارتی معاہدہ
برطانوی مفاد کیخلاف نہیں ہے

لندن ۱۴ر نومبر۔ دار العوام میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے سر آسٹن چیمبرلین نے فرمایا کہ اٹلی اور یمن کے مابین ایک دوستانہ و تجارتی معاہدہ ۲ر ستمبر کو صنعا میں دستخط کئے گئے ہیں اور اس کے متن النظے سے برطانیہ کو اطلاع دیدی گئی ہے معاہدہ لازمی طور پر مصالحانہ اور تجارتی ہے جس میں کوئی چیز برطانوی مفاد کے خلاف موجود نہیں ہے۔ مجھے یہ خبر نہیں ہے کہ جمعیۃ اقوام کو بھی اس معاہدہ کی اطلاع دی گئی ہے یا نہیں۔

عراق میں شدید بارش
بغداد بصرہ لائن ٹوٹ گئی

بصرہ ۱۳ر نومبر۔ شدید بارش کی وجہ سے بغداد و بصرہ ریلوے لائن نو (۹) مقامات پر ٹوٹ گئی تھی جن میں سے آٹھ کی مرمت ہو گئی ہے۔ لیکن ایک جگہ جس کی وسعت دو سو فٹ ہے اب تک ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ یہاں پر مسافر ریل سے اترکر دوسری طرف جاتے ہیں۔

معاہدہ افغانستان و روس
دار العوام میں مسٹر چیمبرلین کا بیان

لندن ۱۴ر نومبر۔ دار العوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے سر آسٹن چیمبرلین نے فرمایا کہ انہیں افغانی روسی معاہدہ کا ایک ترجمہ موصول ہوا ہے۔ اور ان کے پاس اس کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ وہ اس معاہدہ کو برطانوی اور ہندوستانی مفاد پر خراب اثر ڈالنے والا خیال کریں۔ معاہدہ پر ابھی تک جمعیۃ اقوام میں رجسٹری نہیں کرائی گئی۔ اور نہ اس کی کوئی وجہ ہے کہ اس پر رجسٹری کرائی جائے کیونکہ فریقین میں سے کوئی بھی جمعیۃ الاقوام کا رکن نہیں ہے۔

ہندوستان

ریاست حیدرآباد کے معاملات
حکومت ہند کی تردید

اخبار انگلشمین کے خاص نامہ نگار مقیم دہلی کا پیام مظہر ہے کہ اخبارات میں ریاست حیدرآباد اور خصوصاً حضور نظام کے معاملات کے سلسلہ میں حکومت ہند کی تدابیر کے متعلق بہت سی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ان تمام خبروں کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ حکومت ہند نے کسی خاص فرد کو کوئی بڑی جگہ دے جانے کے متعلق کوئی شرط پیش نہیں کی ہے۔ مثلاً اخبارات میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے مسٹر رامن کیٹر کا نام کونسل کی نائب صدارت کے لئے پیش کیا تھا۔ جو بالکل غلط ہے۔ مسٹر رافرٹی بھی جو محکمہ پولیس میں مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ان کی ریاست کی طویل اور قدیم خدمات کی وجہ سے ہوا ہے کسی قسم کا بیرونی اثر نہیں ڈالا گیا ہے۔ بلکہ انہیں تو ملازمت کئے ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ وہ ایک ہی سال کے عرصہ میں ریاست کی خدمت سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

قدرت کے کرشمے
بھیڑیے کے غار سے انسان کے دو بچے برآمد ہوئے

کلکتہ ۱۷ر نومبر۔ ایک جنگل سے ایک نہایت حیرت انگیز قصہ کی اطلاع ملی ہے یہ قصہ بشپ کالج کلکتہ کے ڈاکٹر والش نے بیان کیا ہے جو لندن کے اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر والش لکھتے ہیں کہ جب وہ مفصلات میں گئے تو دیہاتیوں نے ریورنڈ جال سنگھ سے کہا کہ فلاں راستہ سے نہ چلنا چاہئے۔ کیونکہ وہاں بھوت رہتے ہیں۔ اور اس راستہ کو کوئی استعمال نہیں کرتا۔ ہم نے ان بھوتوں کو دیکھا ہے اور بہت بڑے سوراخ میں داخل ہوتے ہیں ریورنڈ جال سنگھ نے کہا کہ ہمیں وہ مقام دکھاؤ۔ ان لوگوں نے اس سوراخ کو دکھایا مگر ان لوگوں نے کچھ نہ دیکھا۔ اس کے بعد کھدائی شروع

مدراس میں سوراجیوں کی کامیابی

مدراس ۱۲ر نومبر۔ مسٹر کے۔ وی رنگا سوامی آئنگر کانگریسی امیدوار لیجسلیٹو اسمبلی میں کامیاب ہوگئے انکو ۲۶۵ ووٹ ملے اور سرسنکرن نائر کے صاحبزادہ مسٹر آر۔ ایم کونسل میں دو کانگریسی امیدوار کامیاب ہوئے ہیں ایک حاجی جو اپنی تعاون اور ایک سابق ڈپٹی پریسیڈنٹ کونسل کو ان کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔

سوراجیوں پر افغانستان سے سازش کا الزام

لالہ لاجپت رائے کا گمراہ کن پروپیگنڈا

لالہ لاجپت رائے نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے سوراجیوں پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ انھوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر کرنے کی غرض سے افغانستان سے سازش کی تھی۔ اور جب تک مجھے چیلنج نہ دیا جائے گا اس سازش کا افشا نہ کروں گا پنڈت موتی لال نہرو نے بنارس میں تقریر کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے کو چیلنج دیا ہے کہ سوراجیوں کے خلاف انہوں نے جو الزام لگایا ہے اسکو ثابت کریں۔

زراعتی کمیشن کا جنوبی ہند میں دورہ

کوئمبتور۔ ۱۲ر نومبر زراعتی کمیشن آج اسپیشل ٹرین کے ذریعہ یہاں پہنچا۔ کمیشن نے آج کچھ کام نہیں کیا۔ البتہ سہ پہر میں زراعتی کالج کا معائنہ کیا۔

گواہوں کی شہادت کا کام کل دس بجے شروع ہوگا جن لوگوں کا بیان لیا جائیگا۔ ان میں ڈاکٹر انسٹیٹیوٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت مدراس ... کولنگوڈے ہیں کمیشن ۱۶ر نومبر تک یہاں کا کام ختم کر دے گا۔ اور اسی دن شام کو مدراس روانہ ہو جائیگا۔

پنڈت مالوی کا کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا

رانچی میں بابو راجندر پرشاد کی تردیدی تقریر

رانچی ۱۳ر نومبر۔ بابو راجندر پرشاد نے کانگریس کے پروگرام کی تائید میں تقریر کی اور ان تمام الزامات کی پرزور تردید کی۔ جو کانگریسیوں اور سوراجیوں کے خلاف لگائے جارہے ہیں آپ نے فرمایا کہ:

کانگریس کے قواعد و ضوابط ہی ایسے ہیں کہ کانگریس نہ مسلمانوں کی مخالفت کر سکتی ہے اور نہ ہندوؤں کی مخالفت کر سکتی ہے۔ صرف کانگریس ایسی مجلس ہے جس کے پروگرام کی تکمیل ہندوستانیوں کو ان کی آخری منزل مقصود یعنی سوراج تک پہنچا سکتی ہے۔ دشمن کانگریس اور کانگریسیوں پر عجیب عجیب الزامات لگاتے ہیں۔ اگر کہیں ہندو مسلمان دست و گریباں ہو جائیں تو کانگریس ملزم بنائی جاتی ہے اگر کہیں مسجد یا مندر کی توہین ہو یا عورتوں کا اغوا ہو تو فوراً کانگریسی گردن زدنی سمجھے جاتے ہیں۔ ان احمقانہ الزامات کا جواب دینا خود حماقت ہے کانگریسیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حامی اور ہندوؤں کے مخالف ہیں۔ کانگریس اب تک میثاق لکھنؤ کی پابندی کر رہی ہے ...

ریاست خیرپور میں انتظامی کونسل کا قیام

معلوم ہوا ہے کہ میر صاحب خیرپور نے انتظامی کونسل قائم کردی ہے جس کے ممبران مسٹر ہلبلکس، مسٹر ... اور مسٹر کالی ہیں۔ چوتھا ممبر عنقریب مقرر کیا جائے گا۔

دار الحکومت

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کی روانگی لکھنؤ

دفتر الجمعیۃ میں وداعی دعوت

کل شام کو ۵ بجے عملہ "الجمعیۃ" و جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی وداعی دعوت دی گئی تھی شہر کے معززین و عمائدین مدعو کئے گئے تھے جن میں مولانا محمد علی صاحب مولانا لقاء اللہ صاحب۔ مولانا مظہر الدین صاحب مولانا صوفی اقبال صاحب پانی پتی حکیم محمد اسحاق صاحب حکیم ظہیر الدین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ چائے نوشی کی صحبت کے بعد مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے اپنی تقریر میں مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی خدمات کا اعتراف ...

جمعیۃ خلافت صوبہ دہلی کا سالانہ انتخاب

حاجی بخش الٰہی صاحب کی وفات

تعزیت کرنے والوں کا شکریہ

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

کھلا خط بنام اصغری بیگم

(شانتی دیوی) صاحبہ

قابل عزت بہن۔ آپ کے نام سے مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کے اخبار "تیج" میں اسلام اور مسلمانوں پر بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل کسی قدر قابل لحاظ خیال کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے کہ

۱۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں عورت کو لونڈی اور کنیز سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں دی گئی۔

...

جلال آباد سے ایک خط

جمہوریت اور ملوکیت

گرامی ہے وہ قدم پر سے ترکیب میں جمہوریت کی نمائش بدعت کو کونسا شریف مسلمان برداشت کرسکتا ہے ۔ بلکہ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو ملوکیت بجائے اگر فرعی اختلاف ہے تو مسلمانان دنیا کو جمہوریت ترکیبہ ہے ۔ اصولی اختلاف (اسلام وکفر کا) اختلاف ہے ۔ اگرچہ وہ اسکو مجاتے ہوں یا جان بوجھ کر خود کو انجان بناتے ہوں ۔

آپ اسلام کے برگزیدہ مدارج نظم آپ کو ضرور علم ہے کہ یورپ سے اسلام پر عام ہجوم ہے اور یورپ اسلامی حکومتوں کے مٹانے کو کہیں جگہ تو توپ و تفنگ ۔ اور کسی جگہ مشروطہ وجمہوریت (بلکہ اشتراکیت) کا اسلحہ استعمال کرتا ہے ۔ مشروطہ جمہوریت اشتراکیت کی یورپ سے شائع ہونیوالی تعلیم کا مقصد وجہ یہ ہے کہ کہیں مسلمان پھرسے نہ ایں خدائی حکومت قائم نکرلیں اور موجودہ دور طلب میں اس کا امکان ضرور ہے ۔ اس لیے ان عالمگیر در باتبلیغات کے ذریعے مسلمانوں کی آنکھوں پر موٹی پٹی باندھ کر

جاتی ہے کہ وہ اسلامی ادارہ کی حس پیدا نکر سکیں ۔ اس یورپی ہی کا دور کرنا الجمعیۃ کا وظیفہ ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کی مدد فرمائے ۔

آپ بالکل امین رہیں کہ ملوکیت کی حمایت یورپ نکرے گا اور اس لیے یہ انشاء اللہ تعالیٰ اب زیادہ سرسبز نہ ہوگی ۔ مگر یورپ کی تبلیغ جمہوریت سے مشروطہ جمہوریت اشتراکیت کے پھیلنے کا احتمال قوی ہے ۔ اس لیے علمائے اسلام کی حق طلبانہ مساعی بھی زیادہ تر اسی کی طرف ہوں تاکہ اس فتنہ سے عالم اسلام کی حفاظت ہوسکے ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ فقط والسلام والاکرام

آوارہ ہند منصور عفا عنہ ۔ از جلال آباد ۔ افغانستان

(الجمعیۃ) جمہوریت سے ہماری مراد جس قسم کا نظام حکومت ہے اس کا اظہار اس سے پہلے ایک طویل سلسلہ مضمون میں کیا جاچکا ہے ۔ ہم نے جمہوریت کا لفظ صرف اس لیے اختیار کیا ہے کہ وہ اس شوروی و انتخابی حکومت شرعیہ کے مفہوم سے زیادہ اقرب ہے ورنہ یورپین جمہوریت کی کیفیت تو بحمد اللہ ہم کو بھی خوب معلوم ہے ۔ اور اس کے فتنہ سے مسلمانوں کو بچانا یقیناً ہمارا فرض ہے ۔

گمشدہ کی تلاش

محمد اسحاق اولد محمد الیاس قوم شیخ ساکن پھاٹک حبش خاں دہلی ۱۸ ربیع الثانی ۳۴۶ ھ روز سہ شنبہ صبح کو آٹھ بجے مکان سے باہر گیا پھر واپس نہیں آیا ۔ اس کی عمر تقریباً پندرہ سال ہے رنگ گندمی ۔ لاغر اندام ۔ ٹوپی ترکی ۔ اچکن دہا ۔ پاجامہ ریشمی قمیض دو دیا سفید لٹھہ کا پاجامہ اور سیاہ بوٹ پہنے ہوئے ہے ۔

اگر کوئی صاحب ازراہ ہمدردی مجھے اس کے پہنچنے سے مطلع فرمائیں گے تو نہایت مرہون منت ہوں گا ۔ اور ان کی مکافی خدمت سے بھی دریغ نہ کرونگا ۔

شیخ محمد الیاس پھاٹک حبش خاں ۔ گلی رنگ والی دہلی

محافظ الصبیان

کتاب کے شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی صدہا ترکیبیں بتائی ہیں کہ اگر ان پر کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو ۔ اس کے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تفصیل کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اور اس کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے ۔ پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے ۔ پھر دانت نکلنا اس کی احتیاط ۔ دانتوں کا تکلیف سے نکلنا ۔ مریض بچہ کی احتیاط ۔ مریض خانہ ۔ امراض جو بچوں میں اکثر پائے جاتے ہیں ۔ پیدائشی تشنج ۔ قے ۔ امراض دہن ۔ اقسام سوزش ۔ ہچکیوں کا بڑھنا ۔ بچے کا قبض ۔ نفخ شکم ۔ ہچکی ۔ ہیضہ کے دست ۔ سوزشی اسہال ۔ تشنج ۔ کزاز ۔ بچے کی صحت قائم رکھنے کے قواعد ۔ نمونیا ۔ نزلی بخار ۔ ذات الجنب ۔ چیچک ۔ کالی کھانسی ۔ ... کاکڑا ۔ کوریا ۔ پھنسیاں ۔ میعادی بخار ۔ کان کے امراض ۔ کان کی سوزش ۔ آشوب چشم ... وغیرہ ... رعایتی صرف ایک روپیہ (عہ) ✦

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

ہیں اور یہی صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں ۔ حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے ایسے نہیں گزرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانحعمری نہیں ہے جو ان کے ان کا روحانی کا صحیح مظہر ہو اور جس سے معلوم ہو کر ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑ ہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی ۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جن کا مزار مطہر پرانی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلیٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سوانحعمری بہ نفس نفیس مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کیے ۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین میں بھی نہیں ہے قلمی کتابوں میں مل گیا اور اب ان کو اردو زبان میں یکجا ملا دیا گیا ہے ۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانحعمری ہے ۔ آج تک اس نوع کی سوانحعمری شائع نہیں ہوئی ۔ عمدہ کاغذ ۔ عمدہ چھپائی ۸۰ صفحات کی ضخامت اور قیمت صرف ۸؍ ۔ بہت جلد منگائیے ورنہ ختم ہوجائے گی ✦

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا مثلاً تفریح ۔ غسل ۔ چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا ۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری ملاج بھی ہیں ۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں ۔ مثلاً حیض اور ان کی تمام تشریح ۔ رحم کی خرابی ۔ حبس حیض ۔ سیلان حیض ۔ علامات حمل اور ان کی ہدایات اور حمل کے نو مہینہ کی تمام کیفیات اور ہدایات کا الگ الگ خارجی اور باطنی علاج ۔ اور ایسی تدابیر جن سے بغیر دوا کے حمل میں بچہ آرام سے نشوونما پائے ۔ اسقاط حمل ۔ دردزہ کاذب ۔ حمل کی مدت ۔ حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی ۔ سردائی ۔ وضع حمل کی تیاری اور اسکی تمام احتیاط ۔ نال باندھنے کی ترکیب ۔ بچہ کے پیٹ پر پٹی باندھنا ۔ دو بچوں کا ساتھ پیدا ہونا ۔ زچہ کے قبض شکم کا علاج ۔ غذا بعد وضع حمل ۔ دودھ پلانا ۔ دودھ پلانے کی غذا ۔ مزاج کا اثر دودھ پر ۔ چھاتی کا زخم اور خراش ۔ دودھ پلائی کے امراض ۔ پستانوں کا ایک خانہ پستانوں کا چھوڑا ۔ دودھ پلائی کے لیے مفید کشادہ دودھ چھڑانا ۔ پستانوں سے دودھ خشک کرنے کی تدبیر ۔ قبل یا بعد ولادت خون جاری ہونا ۔ دودھ کا بخار ۔ زچہ کا خطرناک بخار ۔ زچہ کی ٹانگوں کا درد ۔ زچہ کی دیوانگی ۔ امراض رحم ۔ حیض کی کمی ۔ حیض کی زیادتی ۔ سوزش رحم ۔ رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا ۔ رحم کا زخم ۔ سرطان پستان وغیرہ وغیرہ ۔ رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) ✦

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اور بچے مسلمان پیدا ہوتے ۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے جس کی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور ان کے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱؍ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ... تعلیم الاسلام نمبر ۲ ... تعلیم الاسلام نمبر ۳ ... تعلیم الاسلام نمبر ۴ ... تعلیم الاسلام نمبر ۵ ... قیمت مکمل سٹ ...

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہوگئے ہیں اور اشتہاری کتابوں نے آپکو بدظن کردیا ہے تو صرف ایک مرتبہ احسن الوظائف طلب کرکے ملاحظہ کریں جس میں پیر و مرشد کی عرصہ دراز تک خدمتگذاری کے بعد اوراد و وظائف حاصل کرکے درج کیے گئے ہیں قیمت ۱۰؍ ✦

اوراد وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

اس میں عجیب و غریب کاموں کے لئے اوراد و وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے ۔ محبت الٰہی ۔ محبت رسول ۔ ایمان کی حفاظت ۔ گناہوں کی معافی ۔ عذاب قبر سے رستگاری ۔ شیطان کو مغلوب کرنا ۔ صلوٰۃ التسبیح ۔ تہجد ۔ استخارہ ۔ ہر حاجت پوری ۔ دشمن کو مغلوب کرنا ۔ نصیبہ کی یاوری ۔ قرض ادا ہونے کے لیے ۔ رزق کی کشائش ۔ اولاد پیدا ہونے کے لئے ۔ بچوں کی حفاظت و تندرستی ۔ بچوں کی بیماری دور کرنے کے لئے ۔ عورتوں کے مخصوص امراض کے فائدہ کے لیے ۔ سرسام ۔ درد سر ۔ بخار ۔ لرزہ ۔ ہر قسم کا درد ۔ چیچک ۔ آشوب چشم ۔ طاعون ۔ مرگی ۔ زہر کا اثر ۔ چوہے گیدڑ کی حفاظت کے نقش اور وظیفے اسکے علاوہ سورہ مزمل کے وظیفے ۔ بچے پیدا ہونے کے ۔ دشمن مقہور کرنے کے ۔ لڑکا پیدا ہونے ۔ تنگی رزق دور ہونے ۔ ذہن کی ترقی ۔ مفلسی دور ہونے ۔ قید سے آزاد ہونے ۔ بدنصیبی دور ہونے ۔ کشائش رزق ۔ کھیتی کی حفاظت ۔ جن بھوت سے حفاظت ۔ مصیبتوں سے آزادی ۔ دشمن کو برباد کرنا ۔ گم شدہ کو حاضر کرنا ۔ محبت و تسخیر ۔ پانچوں وقت نماز کے وظیفے ۔ نماز قضا عمری کے وظیفے پھر ختم خواجگان نقشبند ۔ دعائے حیدری ۔ اسم اعظم کا وظیفہ ۔ الغرض دنیا کے ہر اس کام کا وظیفہ جو انسانی کوششوں سے بالا تر ہو ۔ اس کتاب میں موجود ہے ۔ یہیں مولانا عرشی کے لئے دعائے خیر مانگنی چاہیے کہ انہوں نے ان اوراد کو عام کردیا ۔ ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے بہت عمدہ اور صحیح کتابت ہے اور قیمت صرف دس آنے (۱۰؍) ✦

ملنے کا پتہ :- مینیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات ۔ حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدبیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو الجمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہٰذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جب آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے ۔

سالانہ ششماہی
چندہ ۵؍ ۳؍

دفتر مینیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

شوگرٹی بمبئی کی بہار

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں شرخ زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے ۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہورہے ہیں ۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگرٹی کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجئے نہایت عمدہ کاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے تب پی لیجئے ۔ پیاس کو بجھاتی ہے ۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے ۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے ۔ دو قسم کے ڈبوں میں بند ہے ۔ قیمت ۵ پیالی کا ٹین ۱۲؍ ۔ ۲۰ پیالی ۷؍ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے ۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے ✦ المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

چار نکاح کیجئے

... لطف شباب کیا ہے ؟ سفوف وطلاء

... حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں ۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہوسکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو ... روپیہ انعام ۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہوجاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر وغریب استعمال کررہا ہے ۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دہ چند واپس ایک شیشی سوا روپیہ ۔ تین شیشی ... چھ شیشی ... بارہ شیشی دس روپیہ ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا ... واسطے نہایت ہی مفید ہے ... قیمت ایک شیشی ۱۲؍ چار شیشی ... بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دوا ۔

بغیر کسی تکلیف اور ملہم کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا ... قیمت ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ...

عروس زندگی

... مفت طلب کریں ✦

ملنے کا پتہ :- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے ۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بیوٹی ہیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس ۔ ... دام بڑا بکس سات روپیہ ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ✦

مینیجر ہیر آفس نمبر ۶ پوسٹ کمتی سمری ضلع دربھنگہ

مفت ! مفت !! مفت !!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کیا جاتا ہے ۔ چار آنے (۴؍) بھیجئے ... شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲؍) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳؍) ...

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے ... قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸؍) ڈاک محصول تین آنہ (۳؍) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا ۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے ۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ ... چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں عورتوں اور پلیگ وغیرہ ... بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری ... فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں ۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

۸ آنے

سالانہ یا آٹھ آنے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہتے ہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہوجائیں ۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸؍ رہتی ہے گویا رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کرکے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کرسکتے ہیں ۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا ۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجدیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہوجائیں اور پھر نہ مل سکے ۔ ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ مولوی دہلی

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ :-
بشیر اسٹور پشاور

بجنتی پاکٹ جنتری ۱۹۲۸ء

لاجواب چھپائی ۔ انمول لکھائی ۔ بیش قیمت کاغذ اور نادر معلومات مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہوگئی ہے ۔ قیمت آدھ آنہ ۔ محصول آدھ آنہ ۔ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے ۔ نرخ تاجرانہ دریافت فرمایئے ۔ المشتہر

منیجر بجنتی جنتری ۔ پوسٹ بکس ۱۱۶ کلکتہ

... مطبوعہ ... دہلی ... باہتمام ... پرنٹر و پبلشر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۵ ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ ہجری۔ مطابق ۲۲ ر نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۶

اسلامی جمہوریت

(از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی)

اسلامی حکومت کی بنیاد بترتیب یہ چار چیزیں ہیں۔ (۱) قرآن مجید (۲) احادیث نبوی۔ (۳) ملک اور قوم کے اہل الرائے اور ارباب حل و عقد (۴) بصورت اختلاف آراء اس جانب کی ترجیح جو احکام قرآن و احادیث ...

لا خلافۃ الا عن المشورۃ خلافت صرف باہمی مشورے سے ہو سکتی ہے۔

حضرت عمرؓ کو جب ایک شخص نے مشورہ دیا کہ اپنے بعد وہ اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمرؓ کو خلیفہ بنائیں تو آپ نے اسکو خاموش کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے مرتے وقت خلافت کے لیے جب اشخاص ستہ کا نام لیا تو اس کے ساتھ اس کی بھی تصریح کر دی کہ میرے بیٹے کا خلافت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسلمانوں کی پسندیدگی سے ہوا۔ حضرت عثمانؓ کا انتخاب اہل مدینہ کی رائے سے ہوا۔ واقعہ تحکیم میں حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کی معزولی بھی قوم ہی کی رائے سے ہوئی تھی۔

گو خلفاء راشدین کے بعد یہ زرین اصول مسلمانوں سے بالکل چھوٹ گیا لیکن اس کا ایک حصہ ہمیشہ باقی رہا یعنی بیعت۔ بیعت کے معنی یہ ہیں کہ تمام ملک کے لوگ بجبر یا برضا اپنے اپنے شہر کے گورنروں کے سامنے خلیفہ کو خلیفہ تسلیم کرنے کا اقرار کریں۔ اور اسکی اطاعت کا وعدہ کریں۔ سلطنت کے بڑے عہدہ دار علماء وزراء قاضی شیخ الاسلام ...

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ "الجمعیۃ دہلی" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہوتا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرم جوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

لوگوں کے انتخاب سے دوسرے یہ کہ خلیفہ کسی کو بنا جائے۔

علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں۔

ورانت کا ذکر چھوڑ دو۔ خلافت کے لیے آقا اور غلام کی بھی قید نہ تھی۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ اگر ابو حذیفہ کا غلام سالم زندہ ہوتا تو میں خلافت کے لیے اس کا انتخاب کرتا۔

انتخاب

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چیست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال و الکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں جڑ سے آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

حبوب حیرت

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آیا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۰ بمبئی ۹

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۵ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اس کے روکنے کی تدابیر

(۳)

ہندوستان میں منصب قاضی نہ ہونے کے باعث مسلمانوں کو جو نقصانات پہنچ رہے ہیں انہی کا ایک جزو عورتوں کی وہ مشکلات بھی ہیں جو انہیں اپنے دین و ایمان تک کو خیرباد کہہ دینے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ عورتوں اور مردوں کے ازدواجی تعلقات میں کشیدگی و رنجش کے ایسے بہت سے مدارج آتے ہیں جنہیں انکا زن و شو کی حیثیت سے یکجا زندگی بسر کرنا محال ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں مرد کو تو شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی عقل و بصیرت کے مطابق جب دیکھے کہ عورت کے ساتھ نباہ نہیں ہو سکتا تو اسے طلاق دیکر آزاد کر دے۔ لیکن عورت کی زود رنجی، ناعاقبت اندیشی اور جذبات سے جلد مغلوب ہو جانے کی جبلی خصلت کو پیش نظر رکھکر شریعت نے اسے طلاق کا حق نہیں دیا بلکہ اس کے بجائے قاضی کو یہ اختیار عطا کیا کہ اگر وہ اس کی شکایات کو جائز دیکھے تو اسے مرد سے جدا کر دے۔ شریعت کی یہ مصلحت طلاق کی ان بیشمار نالشوں کو دیکھکر آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے جو مغربی عدالتوں میں عورتوں کی طرف سے آئے دن پیش ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ اسلامی حکومت مٹ جانے کے باعث عورتوں کی اختیار طلاق سے محرومی تو بدستور قائم رہی اور اس کے عوض شریعت نے جو علاج تجویز کیا تھا وہ مفقود ہو گیا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ مرد اپنے اختیارات سے ہمیشہ نہایت ناجائز فائدے اٹھاتے ہیں۔ بیویوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں، ان کے ساتھ لونڈیوں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ انہیں قصداً اذیت پہنچانے کے لئے معلق رکھ چھوڑتے ہیں اور بعض اوقات خاندانی یا ذاتی عداوتوں کے بدلے نکالنے کے لئے انہیں تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ مگر عورتوں کے پاس کوئی قوت نہیں ہے جس سے وہ اپنے تئیں آزاد کرا سکیں۔ سینکڑوں خاندان ہیں جنہیں یہ مظالم ہو رہے ہیں، ہزارہا شریف عورتیں جیتے جی دوزخ کے عذاب بھگت رہی ہیں، علماء کے پاس ایسی ستم رسیدہ خاتونوں کی بیشمار شکایتیں آتی رہتی ہیں۔ لیکن ملک میں کوئی با اختیار قاضی نہیں ہے جو انکے مرض کا علاج کر سکے۔ عموماً مفتیان شرع ان کو یہی فتویٰ دینے پر مجبور ہوتے ہیں کہ صبر کرو اور آخرت کے اجر پر امید رکھو۔ مگر تنہا صبر اور اجر آخرت کی امید میں تو یہ قوت نہیں ہے کہ انسانی مجبوریوں کا مداوا اور تکلیفوں کی تلافی کر سکے۔ آخر ناقصات العقل عورتیں جب اپنے آپ کو سب طرف سے مجبور و بےبس دیکھتی ہیں تو بشری فطرت کی کمزوری انہیں دنیوی عیش و مسرت کے عوض ایمان کی عزیز ترین متاع بھی کھو دینے پر آمادہ کر دیتی ہے اور وہ موجودہ قانون حکومت کے ماتحت آزادی حاصل کرنے کے لئے عیسائیت یا آریہ دھرم کو قبول کر لیتی ہیں۔

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر آئے ہیں اول تو شریعت کی رو سے موجودہ انگریزی عدالتوں کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا کہ وہ نکاح و طلاق کے مسائل میں فیصلہ صادر کریں، لیکن اگر اس مشکل کو مسلمان منصفوں کے تقرر سے حل کر بھی دیا جائے تو موجودہ اینگلو محمڈن لا کی رو سے فسخ و تفریق کے معاملات میں دیوانی عدالتوں کے اختیارات بے انتہا محدود ہیں۔ اس میں تفریق کی صرف تین صورتیں رکھی گئی ہیں:

۱۔ عورت کا نکاح نابالغی کی حالت میں ولی غیر جابر نے کیا ہو اور وہ بالغ ہو کر مرد سے علیٰحدگی چاہتی ہو۔

۲۔ مرد مفقود الخبر ہو اور عورت کو نکاح کے بعد اس کا علم ہوا ہو۔

۳۔ مرد عورت پر زنا کی تہمت لگائے۔

[illegible]

دینے میں حق بجانب ہوگی اور یہ عذر اس کے لئے مرد کے دعوائے حقوق زوجیت کے جواب میں ایک معقول عذر ہوگا۔ بدسلوکی کی بعض اور صورتوں میں بھی جو واقعی ایذا رسانی کی حد تک نہ پہنچی ہوں غالباً یہی حکم ہوگا۔ تاہم ہم بستری کی خدمت سے آزاد ہونے کے ماسوا وہ اور تمام حیثیات سے اس کی بیوی رہیگی اور جب تک وہ اسے خود طلاق دینا پسند نہ کرے، اسے نہ تو دوسرا خاوند کرنے کا حق ہوگا اور نہ اپنا مہر مؤجل (اگر کوئی ہو تو) مانگ سکیگی۔"

قانون کی یہی مشکلات ہیں جو مسلمان عورتوں کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سرچشمہ ہیں اور زیادہ تر انہی مشکلات کے باعث کچھ فطرت (نہ کہ سلیم الطبع) عورتیں ارتداد پر مجبور ہوتی ہیں، یا آمادہ کی جا سکتی ہیں۔ اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے موجودہ حالات میں کون کونسی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔ یہ بدیہی امر ہے کہ ان تمام خرابیوں کا واحد علاج محکمۂ قضا کا قیام ہے۔ اگر انگریزی حکومت مسلمانوں کی دینی ضروریات کو پیش نظر رکھکر ہندوستان میں قضا کا محکمہ قائم کر دے، جو ۱۷۶۵ء کے فرمان شاہی کی اسپرٹ کے عین مطابق ہوگا، تو یہ تمام خرابیاں خود بخود دور ہو جائیں گی اور نہ صرف فصل خصومات کا موجودہ ناجائز اور غیر شرعی طریقہ ایک جائز اور شرعی صورت اختیار کر لیگا بلکہ مسلمانوں کی اور بہت سی دینی ضروریات بھی پوری ہو سکیں گی جن کی کفیل موجودہ انگریزی عدالتیں نہ ہیں، نہ ہو سکتی ہیں۔ لیکن محکمۂ قضا کے قیام پر اس حیثیت سے کہ وہ مسلمانوں کا ایک اصولی مطالبہ ہے پورے زور کے ساتھ اصرار کرنے کے باوجود ہم اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ اسے منظور کرانے اور اس کی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے برسوں کے ایجی ٹیشن کی ضرورت ہے، اور ہماری ضروریات اس قدر طویل مدت تک انتظار کرنے کی ہمیں اجازت نہیں دیتیں۔ اس لئے ہم کو اس کے علاوہ دوسری ایسی تدبیریں دریافت کرنی چاہییں جو یا تو موجودہ قانون کے اندر ہماری مشکلات کو حل کر سکتی ہوں، یا اگر موجودہ قانون اور ضابطۂ عمل کی ترمیم چاہتی ہوں تو وہ ایسی ترمیم ہو جس پر حکومت کو آسانی سے آمادہ کیا جا سکتا ہو۔

یہ تدابیر ہمارے نزدیک حسب ذیل ہیں:—

(۱) حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ہندوستان کے مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کرے جو ماہرین قانون کے مشورہ سے اسلامی قوانین کا ایک مکمل مجموعہ مرتب کر دے۔ اور جب وہ مرتب ہو جائے تو اسی کو عدالتوں میں رائج کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ اینگلو محمڈن لا کے نقائص پر تفصیل کے ساتھ تنقید کی جائے اور فقہ اسلامی کی معتبر کتابوں سے اس کا مقابلہ کر کے حکومت پر واضح کر دیا جائے کہ موجودہ "شرع محمدی" فقہ اسلامی کی صحیح جانشین نہیں ہے۔ اور اس کے اجراء کو مسلمان اطمینان کی نظر سے نہیں دیکھتے۔

اس سلسلہ میں ان نظائر کی اصلاح کا سوال بھی حل ہو جائیگا جو نکاح مرتدہ کے متعلق عدالتوں کے غلط فیصلوں سے قائم ہو گئی ہیں اور جن کی بدولت ایک مرتد عورت نہ صرف یہ کہ اپنے مسلمان خاوند کے حبالۂ عقد سے بالکل آزاد ہو جاتی ہے، بلکہ احکام اسلامی کے بالکل خلاف اسے اجازت دیدی جاتی ہے کہ جس شخص سے چاہے نکاح کرے۔ حالانکہ جن مفتیان شرع نے ارتداد سے فسخ کا حکم نکالا ہے، انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر اول کے سوا کسی اور سے نکاح نہیں کر سکتی۔

(۲) حکومت سے ایک ایسا قانون منظور کرایا جائے جس کی رو سے مسلمانوں کے تمام مذہبی معاملات لازمی طور پر صرف مسلمان ججوں اور منصفوں کی عدالتوں میں پیش ہوں اور ان کو غیر مسلم ججوں کے حدود سماعت سے خارج قرار دیا جائے۔ اس کے لئے ہمارے سیاسی و قانونی ماہرین کو علماء کے مشورہ سے ایک مفصل مسودہ مرتب کرنا چاہیے جس میں اس مسئلہ کی شرعی حیثیت نہایت وضاحت کے ساتھ ظاہر کی جائے اور ان تمام مسائل کو جمع کیا جائے جن کے لئے کتب معتبرۂ فقہیہ کی رو سے قضائے شرعی ضروری ہے۔ یہ مسودہ تمام مسلمانوں کی متحدہ تائید کے ساتھ باضابطہ صورت میں حکومت کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

اس میں یہ مطالبہ بھی شامل ہو کہ ہر ضلع یا کم از کم ہر کمشنری میں ایک مسلمان سب جج یا منصف کا ہونا لازمی قرار دیا جائے، تاکہ مسلمانوں کو مقدمات دائر کرنے اور ان کی پیروی کرنے میں مشکلات نہ پیش آئیں۔

(۳) حکومت پر زور دیا جائے کہ وہ ہر ہائیکورٹ یا صوبہ کی اعلیٰ قانونی عدالت کے ساتھ ایک مسلمان عالم کو بطور مفتی کے مقرر کرے جس طرح کہ ریاست حیدرآباد کی عدالت عالیہ کے ساتھ اس قسم کا ایک عہدہ قائم ہے، اور اسی مفتی کو قاضی القضاۃ کی حیثیت بھی حاصل ہو۔ اس مفتی کا یہ کام ہو کہ عدالتہائے ماتحت کو شرعی مسائل میں جو مشکلات پیش آئیں ان میں صحیح شرعی احکام بتلائے، اور ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے اپیل ہائی کورٹ کے غیر مسلم ججوں کے بجائے اس کی عدالت میں پیش ہوں۔

(۴) شرع اسلامی کی تنفیذ کے لئے مخصوص طور پر عدالتوں کے اختیارات اور ضوابط عمل میں ایسی ترمیم کی جائے جس سے انہیں مذہبی اصولوں کے مطابق صحیح فیصلے کرنے اور انہیں جاری و نافذ کرنے میں آسانی ہو۔ چونکہ ان ترمیم شدہ اختیارات اور ضوابط کا اثر تنہا مسلمانوں پر پڑیگا اور ان کا نفاذ بھی صرف انہی مقدمات میں کیا جائے گا جن کے فریقین مسلمان ہوں، اس لئے حکومت کو ایسی ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

(باقی)

وفد خلافت کی رپورٹ

خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی رپورٹ شائع ہوئے کافی مدت گذر چکی ہے ہم اس پر تبصرہ کرنے کے لئے منتظر تھے کہ جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ بھی شائع ہو جائے۔ تاکہ مجموعی حیثیت سے دونوں پر اظہار رائے کیا جا سکے۔ مگر بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث وفد جمعیت کی رپورٹ میں تاخیر ہو گئی ہے۔ اور اُدھر خلافت کمیٹی کے جلسۂ لکھنو کا وقت قریب آ رہا ہے اس لئے ہم تنہا اسی رپورٹ پر مختصراً اپنے خیالات ظاہر کرتے ہیں۔

اس رپورٹ کی سب سے پہلی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مسئلہ حجاز کے اس دور کی پوری تاریخ آ گئی ہے جو سلطان نجد کے حملہ کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ یہ تاریخ صرف واقعات ہی پر مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں وہ تمام مکاتبت و مراسلت جو ابتدا سے اب تک سلطان ابن سعود اور مجلس خلافت کے درمیان ہوئی ہے۔ اور وہ تمام کاغذات جن سے مسئلہ حجاز کے متعلق خلافت کمیٹی کا مسلک صاف اور واضح طریق پر ظاہر ہوتا ہے درج کرنے گئے ہیں۔ اور یہ ایسے بین و غیر مشتبہ حقائق ہیں جن کی موجودگی میں ایک صاحب عقل و بصیرت انسان

وقت کے آراء و افکار سے بے نیاز ہو کر خود رائے قائم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ فتح حجاز کی تکمیل سے پہلے سلطان ابن سعود نے مسلمانوں سے جو وعدے کئے تھے اور ان کا جو مفہوم مسلمانوں نے سمجھا تھا، حجاز کے نظام حکومت اور مقابر و آثار کی حفاظت کے متعلق حامیان خلافت نے جو مطالبات سلطان سے کئے تھے اور سلطان نے انکو جس ناقابل اشتباہ صورت سے تسلیم کیا تھا۔ جنگ نجد و حجاز کی ابتدا میں مجلس خلافت نے متنقبل حجاز کے متعلق جو قطعی و حتمی پالیسی اختیار کی تھی۔ اور سے جس طرح سال بھر سے زائد عرصہ تک تمام حامی خلافت حلقوں میں تسلیم کیا جاتا رہا تھا۔ اس کی پوری کیفیت سلطان اور خلافت کمیٹی کے تاروں سے، بالکلام خلافت کانفرنس اور مجلس عاملہ و مجلس مرکزیہ خلافت کی مختلف تجویزوں سے، پہلے دوسرے اور تیسرے وفدوں کی رپورٹوں سے اور ان ہدایات سے جو مجلس کی طرف سے ان وفدوں کو دی گئی تھیں۔ صاف معلوم ہو جاتی ہے۔ پھر تکمیل فتح حجاز کے بعد ہی جس طرح سلطان نے ان تمام وعدوں کو نسیاً منسیاً کر دیا۔ جس طرح خود اپنی پیش کردہ و تسلیم کردہ پالیسی کو مسترد کر دیا۔ اور جس طرح مسلمانوں کے متحدہ مطالبات کو جنہیں وہ خود بارہا تسلیم کر چکے تھے ٹھکرا دیا۔ اس کی حقیقت بھی اعلان ملوکیت اور ہدم آثار مدینہ کے واقعات اور ان اعلانات و بیانات سے جو ان کی تاویل و توجیہ کے لئے سلطان یا ان کی جانب سے پیش کئے گئے، صاف صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ ان چیزوں کو دیکھنے کے بعد ایک سلیم الفطرت اور حق پسند انسان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ آج جو ہنگامہ قضیۂ حجاز کے نام سے خلافت کمیٹی کی دو جماعتوں کے درمیان برپا ہے اس میں حق کس کی طرف ہے اور جو جماعت مرغ باد نما کی طرح اعلان ملوکیت کے بعد ہی رخ بدل کر اپنے وضع اور تسلیم کردہ مسلک کی جزئی و کلی مخالفت اور سلطان ابن سعود کے غلط اور ناجائز اعمال کی حمایت توجیہ، تاویل اور تطبیق بالکتاب والسنت پر اتر آئی ہے وہ کس حد تک حق بجانب ہے؟

گذشتہ وفود کے مشاہدات اور اعمال پر تبصرہ کرتے ہوئے۔ اس رپورٹ کے مصنفین نے اپنے مشاہدات اور حاصل کردہ معلومات کا جو کچھ تذکرہ کیا ہے۔ اس سے بہت سے اہم۔ اور نتیجہ خیز واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ حجازیوں کے ساتھ نجدیوں کا سلوک، غیر نجدی مسلمانوں کے متعلق نجدیوں کے خیالات مذہبی مراسم و اعمال میں نجدیوں کی مداخلت، آثار و مقابر مدینہ کا ہدم۔ اور اس کے فتوے پر علمائے مدینہ سے جبراً دستخط حاصل کرنا حجاز میں ان غیر شرعی اور گرانبار ٹیکسوں کا وجود جنہیں شاید کو سلطان نجد نے اپنے حملہ حجاز کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد ظاہر کیا تھا۔ اور اسی قسم کے دوسرے اہم امور و احوال کے متعلق اس رپورٹ میں ایسی معلومات موجود ہیں جن سے حجاز کی موجودہ نجدی حکومت کی نوعیت اور اس کے نتائج کچھ زیادہ تاریکی میں نہیں رہتے۔ ظاہر ہے کہ یہ رپورٹ جن لوگوں نے لکھی ہے وہ مسلمانان ہند کے بہترین دماغ ہیں نہ ہیں ان سے زیادہ معتبر شاہد میسر آ سکتے ہیں۔ اور نہ ان سے بہتر مبصر ہم میں موجود ہیں۔ اگر ان کے بیانات پر بھی کسی کو اعتبار نہ ہو تو اسے انتظار کرنا چاہیے کہ آسمان پر سے کوئی فرشتہ اتر کر آئے اور اسے اصل حقیقت سے باخبر کرے۔

وفد کا سب سے بڑا کارنامہ وہ ہے جو اس نے موتمر میں انجام دیا۔ اس نے وفد جمعیۃ العلماء کی معیت میں ایک ایسی موتمر کو جو ایک حریص اقتدار فرمانروا کی شاہی اغراض کا آلہ کار بننے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ ایک کارآمد اسلامی موتمر بنانے کی کوشش کی۔ اور اسے ایک ضابطہ و نظام کے ماتحت لا کر ایک ایسی باضابطہ جمعیت اقوام اسلامیہ بنا دیا جس سے بڑے بڑے فوائد و برکات کی امید کی جا سکتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر یہ دونوں وفد نہ ہوتے تو حجاز کی موتمر اسلامی دنیا کے لئے سامان مضحکہ اور مسلمانوں کے لئے سرمایۂ شرم و ندامت بنکر رہ جاتی۔ رپورٹ میں تفصیل کے ساتھ ان مساعی کا حال درج کیا گیا ہے جو اس سلسلہ میں وفد نے انجام دیں اور اس کے مطالعہ سے ان مزاحمتوں کی بھی کچھ کیفیت معلوم ہوتی ہے جن سے سلطان کے آوردوں نے قدم قدم پر وفود خلافت و جمعیت العلماء کی سعی اصلاح کا مقابلہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں وفود کی پیش کردہ تجویزوں کی بھی ایک فہرست دی گئی ہے جس کے مطالعہ سے ان کی خدمات کا بہت کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

رپورٹ کا سب سے زیادہ دلچسپ سبق آموز اور عبرتناک حصہ وہ ہے۔ جو دوران قیام حجاز میں مسٹر شعیب قریشی اور مولوی ظفر علی خاں صاحب کی خط و کتابت اور تیسرے وفد حجاز کی اخلاقی

رپورٹوں پر مشتمل ہے۔ اس حصہ پر کسی قسم کی تنقید کرنے کے بجائے ہم قارئین کرام سے صرف یہی سفارش کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ وہ اس کا غور سے مطالعہ کریں ہمیں یقین ہے کہ اس کو دیکھکر ہر عقلمند آدمی وہی رائے قائم کریگا جو خود ہم نے کی ہے اور غالباً ابھی اوراق میں سلسلہ ارتقا کی اس کھوئی ہوئی کڑی کا بھی پتہ لگ جائے گا جو مولوی ظفر علیخاں صاحب کے مسلک خلافت کی حرفاً حرفاً تائید کرتے ہوئے حجاز تشریف لیجانے۔ اور اس کی اصولاً و فروعاً مخالفت کرتے ہوئے تشریف لانے کے درمیان واقع تھی تاہم پیدا از اس گمشدہ کڑی کے دستیاب ہونے کے بعد بھی سربستہ ہی رہا کہ وہ کون سے خاص اسباب تھے جن کی بنا پر جناب موصوف کو ساحل بمبئی سے روانہ ہونے کے بعد اور ساحل رابغ پر اترنے سے پہلے کسی وقت اس مسلک خلافت کی صحت میں شکوک پیدا ہو گئے جس پر انہوں نے روانگی حجاز سے قبل کبھی کسی قسم کا شک ظاہر نہیں کیا اور جس کی تائید و حمایت کے لئے وہ کم از کم ستمبر ۲۵ء میں اس حد تک آمادہ تھے کہ انہوں نے مجلس خلافت کے نمائندہ کی حیثیت سے حجاز تشریف لیجانے کی ذمہ داری بخوشی منظور کر لی تھی۔

آخر میں ان نتائج کا سوال سامنے آتا ہے جو وفد نے اپنے مشاہدات و معلومات سے اخذ کئے ہیں۔ وفد جمعیت العلماء کی رپورٹ شائع ہونے سے پہلے اس حصہ کے متعلق ہم اپنی رائے ظاہر کرنا۔ غیر مناسب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصولاً صحیح نہیں ہوگا لیکن ایک بات بالکل صاف ہے جس کا اظہار نہ قبل از وقت ہے اور نہ غیر مناسب ہو سکتا ہے۔ سلطان ابن سعود نے حجاز میں جو طرز حکومت اختیار کیا ہے وہ نہ تو اس قابل ہے کہ مسلمانوں کے مشترکہ قبلہ پر اس کا قیام ہمیں مطمئن کر سکے۔ اور نہ حرمین شریفین کے لئے ہماری ہفت سالہ جد و جہد کا مقصد اس سے پورا ہو سکتا ہے۔ حجاز کا دستور اساسی بتلاتا ہے کہ سعودی حکومت ایک استبدادی و موروثی اور غیر شوریٰ حکومت ہے۔ جس کے خمیر میں وہ تمام عناصر موجود ہیں جو شریف حسین کی حکومت میں تھے۔ حجاز کا قانون اسلحہ اس حقیقت کی صاف پردہ دری کرتا ہے کہ ابن سعود کی حکومت کوئی قومی حکومت نہیں ہے۔ بلکہ ایک قوم کی حکومت دوسری قوم پر ہے۔ غیر نجدی مسلمانوں کے ساتھ نجدیوں کی ناروا داری اور ان کا مسلمانوں کی متحدہ خواہش اور خود اپنے سلطان کے وعدوں کو ٹھکرا کر آثار و مقابر کو مسمار کر دینا اس امر کی وضاحت کے ساتھ ترجمانی کرتا ہے کہ حجاز میں نجدی حکومت مسلمانوں کے مختلف العقائد فرقوں کو مطمئن نہیں کر سکتی یہ حقائق روز روشن کی طرح ثابت ہیں اور کوئی صاحب عقل و خرد انسان ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ پھر جب صورت حال یہ ہے تو ہمیں یہ کہنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے کہ حکومت حجاز کی یہ شکل و کیفیت غلط ہے۔ ایسی حکومت کے ماتحت حجاز دور شریفی کی سی ہوس رانیوں، ستم کاریوں، بد اعمالیوں، ملت فروشیوں، اور بدامنیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور ہم سات سال سے جس چیز کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں اس کا مقصد ایسی حکومت قائم کرنا ہرگز نہیں تھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے مسئلہ حجاز سے دلچسپی رکھنے والے تمام صاحب الرائے و صحیح الفکر مسلمان اس امر پر متفق ہیں۔ اور کم از کم اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے کہ اس طرز حکومت کو ایک صحیح اور قابل اطمینان نظام حکومت سے بدلنے کی ضرورت ہے۔ پس اب اگر کوئی سوال باقی رہ جاتا ہے جس میں اختلاف کی گنجائش ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ اسکو بدلنے کی صورت کیا ہے؟ کیا موتمر اسلامی کو اسکا ذریعہ بنایا جائے یا نجدی حکومت کے اقتصادی بائیکاٹ کی کوئی تدابیر اختیار کی جائے۔ یا کوئی زیادہ سخت کارروائی کی جائے۔ جو قتل و خون کی حد تک پہنچی ہوئی ہو یہ اور بہت سی مختلف تجویزیں مسلمانوں میں زیر بحث ہیں۔ اور انہی میں سے کسی صحیح اور موثر تدبیر کو اختیار کرنا ارباب حل و عقد کا کام ہے۔

پردہ

حال میں مرزا محمد اسمٰعیل صاحب دیوان ریاست میسور کی بیگم صاحبہ کے زیر صدارت جو لیڈیز کانفرنس منعقد ہوئی ہے اس کی تجاویز میں سے ایک تجویز پردہ کے متعلق بھی ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ ہندوستان کا رائج الوقت پردہ مسلمان عورتوں کی مادی و اخلاقی ترقی میں حارج ہے اور انہیں پبلک سرگرمیوں سے روکتا ہے۔ نیز ان کی جسمانی صحت کے لئے بھی مہلک ہے لہٰذا مذہبی رہنماؤں سے درخواست کی جائے کہ وہ پردہ کے

متعلق شرعی احکام واضح طور پر بیان کریں۔" یہ مطالبہ مسلمان عورتوں میں جدید تعلیم کی اشاعت اور ان میں بیرونی حالات کی واقفیت بڑھنے کا قدرتی نتیجہ ہے اور چونکہ عورتوں میں جدید روشنی نہایت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اس لئے اس سے غفلت کرنا یقیناً ایک شدید غلطی ہوگی۔ ضرورت ہے کہ واقفان امرار شریعت جلد سے جلد اس مسئلہ کی طرف توجہ کریں اور جدید تمدنی احوال و ضروریات کو پیش نظر رکھکر اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالیں اس مقصد کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہ ہوگا کہ پردہ کے متعلق شریعت کے احکام بیان کر دئے جائیں بلکہ ہمیں صاف طور پر یہ بھی بتا دینا چاہیے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے عورتوں کی اخلاقی مادی اور تمدنی ترقی کا حقیقی معیار کیا ہے۔ عورتوں کے لئے ترقی کا اصلی میدان کونسا ہے اجتماعی زندگی کے مختلف شعبوں میں عورت اور مرد کے لئے وظائف کی تقسیم کس اصول پر کی گئی ہے۔ اس کے مطابق عورتوں کو اپنے وظائف کی صحیح بجاآوری کے لئے کس قسم کی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے۔ اور اس تعلیم و تربیت کے حصول اور اسے صحیح اسلامی طریق پر استعمال کرنے کے لئے انہیں کس قسم کی آزادی عمل درکار ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ عورت کی زندگی کے متعلق اسلام کی تعلیمات فطرت کے عین مطابق واقع ہوئی ہیں اور ان کی خلاف ورزی سے پوری اجتماعی زندگی میں اختلال برپا ہو جاتا ہے اس مسئلہ پر ہماری زبان میں صالح لٹریچر مہیا کرنے کی بہت کم کوشش کی گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عورتیں نئی روشنی میں آنکھیں کھولتی ہیں اور اپنے مذہبی احکام اور ان کی علت سے ناواقف ہوتی ہیں۔ انہیں فطری میلانات ایک غلط راہ پر چل پڑنے کے لئے آمادہ کر دیتے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنا مسلمانوں کی موجودہ قومی ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت ہے کیونکہ اگر صحیح رہنمائی کی طلب کا اطمینان بخش جواب نہ دیا گیا اور اس کے باعث ہماری عورتیں بھی مغربی آزادی کے اس سیلاب میں بہ نکلیں جس میں ہمارے مرد بہ چکے ہیں تو یہ طوفان ہماری مذہبی زندگی کو بالکل درہم و برہم کر دیگا۔

باجہ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال باجہ کے مسئلہ پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ تمام مساجد کے سامنے ہر وقت باجہ کو ممنوع قرار دیدیا جائے۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو ہمیں کہنا چاہیے کہ حکومت بنگال کے مدبرین کم از کم اس معاملہ میں قابل تعریف معاملہ فہمی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کی ضد سے قطع نظر کر کے اس مسئلہ کو اس کی حقیقی حیثیت میں دیکھا جائے تو رواداری مسالمت اور انسانی اخلاق کا یہ طبعی اقتضا معلوم ہوگا کہ تمام معابد شفاخانوں اور مقدس مقامات کو وہ سکون بہم پہنچایا جائے جس کی انہیں ضرورت ہو۔ عام اس سے کہ ان کا تعلق مسلمانوں سے ہو یا ہندوؤں سے یا دوسری قوموں سے اس میں کوئی شک نہیں کہ سڑکوں سے استفادہ کرنا ہر قوم کا حق ہے۔ لیکن اس حق کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہر شخص اس کے استعمال میں اخلاق و انسانیت کی تمام بندشوں سے آزاد ہو۔ اگر کوئی شخص سڑک پر بول و براز کرنے لگے اور کہے کہ میں اس کے استعمال کا حق رکھتا ہوں تو کون اسے قبول کریگا؟ اگر کوئی سڑک پر بے تکلف لاٹھی گھماتا ہوا چلے اور کچھ پروا نہ کرے کہ اس سے کسی کی آنکھ پھوٹتی ہے یا ناک تو اسکے آزادانہ حق کو کون تسلیم کریگا؟ اسی طرح اگر کوئی جماعت اصرار کرے کہ وہ ایک عبادت گاہ کے سامنے ضرور باجہ بجائیگی خواہ اس سے دوسری جماعت کی عبادت میں کتنا ہی خلل برپا ہو۔ یا ایک ہسپتال کے سامنے باجہ نوازی کے حق کو ضرور استعمال کرے گی خواہ اس سے غریب بیماروں کا سکون و آرام غارت ہی کیوں نہ ہو جائے۔ تو یہ ایک بہیمیت اور حیوانیت کے سوا کچھ نہ ہوگا اس لئے ایک سنجیدہ اور معقول انسان اس خیال سے بالکل مجبور ہو کر کہ اس معاملہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے جذبات کیا ہیں سوائے اس کے اور کوئی فیصلہ کر ہی نہیں سکتا کہ باجہ ہر مسجد، مندر، گرجا اور ہسپتال کے سامنے بند ہونا چاہیے۔ خواہ اس سے تعلق رکھنے والے اس کا مطالبہ کریں یا نہ کریں۔

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

کچھ دنوں سے ہمارے برادران وطن کی ذہنیت کچھ ایسی تبدیل ہوئی ہے کہ ان کو انگریزوں کی غلامی مسلمانوں کی دوستی سے زیادہ عزیز اور محبوب ہوگئی ہے۔ پہلے سنتے تھے کہ بعض دقیانوسی ہندو پہروں تک مسلمانوں کی صورت نہیں دیکھتے تھے ....

.... لیکن آج تعلیم یافتہ ہندوؤں کی بھی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو کسی محکمہ اور کسی دفتر میں دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

یہ بلا آہستہ آہستہ ہندو دیویوں کو بھی چمٹ رہی ہے چنانچہ ۱۵-۱۶-۱۷ نومبر کے ہمدرد سے معلوم ہوا کہ ہندو عورتیں بعض مسلمان خواتین سے ریل کے ڈبوں میں ہاتھا پائی کرنے کو تیار ہوگئیں۔ اگر مسلمان عورتیں اپنی شرافت کا ثبوت نہ دیتیں تو مہابیر دل کی بچیاں ریل ہی میں طوفان برپا کر دیتیں۔

اگر یہی لیل و نہار ہے اور مالوی جی کی کوششیں اسی طرح بار آور ہوتی رہیں۔ تو ریل کے ڈبوں میں بھی ایک نئی تقسیم ہوتی نظر آتی ہے یعنی ڈبوں پر اس طرح لکھا جائیگا۔ صرف مسلمان مردوں کے لئے۔ فقط ہندو مردوں کے واسطے۔ ہندو عورتوں کے واسطے مسلمان عورتوں کے لئے۔ جب یہ تقسیم عمل میں آجائے گی تو کونسل میں حامیان تعاون یوں لب کشائی فرمائیں گے۔

"کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ کلکتہ میل جو پشاور سے مغل سرائے تک جاتا ہے اس میں صرف چھ ڈبے مسلمانوں کے لئے لگائے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ ایسے دو صوبوں سے گذرتا ہے جہاں مسلمانوں کی آبادی ۹۵ اور ۹۶ فی صدی ہے۔ کیا گورنمنٹ مہربانی فرماکر مسلمانوں کی اس حق تلفی پر غور کرے گی؟" ایک دوسرے صاحب کے سوال کا طریقہ یہ ہوگا۔

"کیا اس امر سے گورنمنٹ آگاہ ہے کہ بمبئی میل جو پشاور سے بمبئی تک جاتا ہے اس میں صرف چار ڈبے ہندوؤں کے لئے مقرر کئے گئے ہیں حالانکہ وہ بعض ایسے صوبوں سے گذرتا ہے۔ جہاں ہندوؤں کی تعداد نوے اور ننانوے فیصدی ہے۔ کیا گورنمنٹ مہربانی فرماکر اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنیوالی ہے؟"

اگر یہ جہاد مالوی جی اور لالہ لاجپت رائے جیسا لنگرلنگوٹ کر کے میں کامیاب ہوگئے تو امید ہے کہ ۱۹۲۹ء میں آنیوالا کمیشن صوبوں کی آزادی کے لئے گورنمنٹ عالیہ سے ضرور سفارش کرے گا۔

شہزادہ نجد نے کہیں سفر یورپ میں تین چار نابالغ لڑکیوں کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ بس پھر کیا تھا قبہ پرستوں نے غل مچانا شروع کر دیا کہ شہزادہ کا یہ فعل خلاف کتاب و سنت ہے۔ بھلا جو لوگ ساری عمر شرک و بدعت میں مبتلا رہیں وہ کتاب و سنت کو کیا جانیں۔ کتاب و سنت اگر دیکھتی تو اہل حدیث کی خدمت کرو تم کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ حدیث کی کتابیں کتنی ہیں۔

دیکھو حدیث میں آتا ہے تخلقوا باخلاق اللہ جب ہم نے کتاب میں غور کیا تو اللہ کے اخلاق و عادات میں تصویر بنانا بھی ہے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء اب انصاف کرو کہ امام کے صاحبزادے کا یہ فعل کتاب و سنت کے موافق ہوا یا مخالف رہا نابالغ لڑکیوں کا معاملہ تو صحاح کی روایتوں میں موجود ہے کہ عید کے دن نابالغ لڑکیاں دربار رسالت میں دف بجا کر گا رہی تھیں۔

مسٹر شعیب قریشی نے جب عبد العزیز ابن سعود کی تصویر پیسے کے ارادہ سے کمرہ سامنے رکھا تو یہ حجاز و نجد کا قاضی القضاۃ اپنی ڈاڑھی اور چہرہ درست کرنے لگا۔ تاکہ تصویر خراب نہ ہو جائے۔

ارکان موتمر کو جب امام ابن سعود نے دعوت دی تو میز پر مٹھائی کے مجسمے بنے ہوئے رکھے تھے۔ ارکان میں سے ایک بزرگ نے توفیق شریف سے دریافت کیا۔ کیوں صاحب یہ کتاب و سنت کے موافق ہے۔ تو توفیق صاحب نے فرمایا۔ یہ تو توڑنے اور کھانے کے لئے ہیں۔ تو ان بزرگ نے فرمایا کیا یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ پہلے بت بناؤ اور پھر اسکو توڑو۔ یہاں توفیق یہ سنکر ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان واقعات کی موجودگی میں کسی مشرک یا بدعتی کی کیا مجال جو تصویر بنانے یا کھلونے کو حرام کہہ سکے۔

بسلسلہ صفحہ اول

اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ اسلام میں خلیفہ کا انتخاب بالکل قوم کی رائے پر موقوف ہے۔

مشاورت فی الامر

جمہوریت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ امور سلطنت ملک کے اہل الرائے اصحاب کے مشورہ سے انجام پائیں۔ اس نقطہ بحث میں ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن مجید نے خود اس کا فیصلہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اسلام کے احکام سے بالکل معصوم ہیں ان کو بھی خدا نے باہمی مشورہ کا حکم دیا ہے۔

وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ (آل عمران)

اور کام میں ان لوگوں سے مشورہ لے اور جب عزم کر لے پھر خدا پر بھروسہ کر۔

خدا نے پاک مسلمانوں کی تعریف ان اوصاف کے ساتھ کی ہے۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوری بینھم ومما رزقناھم ینفقون

اور جو لوگ خدا کا حکم قبول کرتے ہیں۔ نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور جو کام آپس میں مشورہ کرتے ہیں اور جو ہم نے دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں۔

ان دو آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے تمام کام باہمی مشورہ سے طے ہونے چاہئیں۔ [illegible] یہ بات قابل [illegible] ہے کہ اسلام نے مشورہ و شوری کو کس قدر اہمیت دی ہے کہ [illegible] نے سورہ شوری قرار دیا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کا شوری کے متعلق کیا طرز عمل تھا۔ اس کے متعلق دو احادیث ذیل سے معلوم ہوگا۔

عن عبد اللہ بن عمر کتب ابو بکر الصدیق الی عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاورنا فی الحرب فعلیک بہ (کنز العمال ج ۳ ص ۱۹۳)

عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں ہم لوگوں سے مشورہ کرتے تھے تم بھی ایسا کرو۔

اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں کا طرز عمل معلوم ہوتا ہے۔

عن ابن شہاب کان عمر بن الخطاب اذا نزل الامر المعضل دعا الفتیان فاستشارھم یبتغی حدۃ عقولھم (کنز العمال ج ۳ ص ۱۹۳)

ابن شہاب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر کو کوئی امر مشکل پیش آتا تو نوجوانوں کو بلا کر ان سے مشورہ لیتے تھے تاکہ ان کی ذکاوت کی پیروی کریں۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] بڑے اہم امر میں لوگوں سے مشورہ [illegible]۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ خلفائے راشدین کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تھی۔ [illegible] تو منادی الصلوۃ جامعۃ کا اعلان کرتا تھا تمام مسلمان مسجد نبوی میں آ کر جمع ہوتے تھے۔ خلیفہ منبر پر [illegible] مختصر تقریر میں [illegible] بیان کرتا۔ اہل الرائے لوگ باری باری [illegible] تقریریں کرتے تھے [illegible]

عہد رسالت [illegible] جنگ بدر [illegible] فدیہ اسیران [illegible] غزوہ خندق [illegible]

عہد خلافت راشدہ [illegible] ترتیب قرآن مجید [illegible] جنگ اہل ردۃ

جنگ شام۔ مجوسیوں سے جزیہ لینے کی بحث، عراق و شام کے ملک کو فوج کی جاگیر دینے کی بحث بعض اعمال اور گورنروں کا تقرر سپہ سالاروں کا انتخاب تقسیم غنیمت۔ فوج کی تنخواہ سنہ ہجری کا تعین غسل جنابت بغیر خروج کی بحث دفاتر کی ترتیب، وبائی ملک میں داخل ہونے کی بحث۔ غیر قومی تجارت پر محصول۔ جنگ افریقیہ۔

عدم ترجیح

جمہوریت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ بادشاہوں یا پریسیڈنٹ کو عام افراد قوم پر ترجیح اور امتیاز نہ ہو۔ یہ خصوصیت جسقدر اسلام میں نمایاں ہے حقیقت یہ ہے کہ آج امریکہ اور فرانس کی جمہوری حکومتوں میں بھی پیدا نہیں ہے۔ واقعات کی ضرورت نہیں خلفاء راشدین کے مجامع عامہ کی تقریریں ان کی زبان کے نکلے ہوئے فقرے۔ غیر قوموں کی بادشاہ پرستی کے سلسلہ میں سفرائے اسلام کی گفتگوئیں۔ یہ تمام تصریحات ہمارے دعوے کی دلیلیں ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی خلافت کے وقت جو سب سے پہلی تقریر کی اس کے بعض فقرے یہ ہیں۔

یا ایھا الناس قد ولیت امرکم ولست بخیرکم ایھا الناس انا متبع ولست بمبتدع فان احسنت فاعینونی وان زغت فقومونی (ابن سعد قسم اول جزو ثالث ص ۱۲۹)

لوگو! میں تمہارا خلیفہ ہوا ہوں۔ اور تم سے بہتر نہیں۔ لوگو! میں پیرو ہوں کوئی نئی بات کرنیوالا نہیں ہوں۔ اگر میں ٹھیک کام کروں تو مجھے مدد دو اور اگر میں کج ہوں تو مجھے سیدھا کرو۔

فتح شام کے بعد ایک مجلس شوری میں ایک مسئلہ میں جب اختلاف آرا ہوا تو حضرت عمر فاروق نے ایک طویل خطبہ دیا جس کے چند الفاظ یہ ہیں۔

فانی واحد کاحدکم ولست ارید ان تتبعوا ھذا الذی ھوی (کتاب الخراج قاضی ابو یوسف ص ۱۵)

کیونکہ میں تم میں سے ایک کے برابر ہوں۔ میرا منشا یہ نہیں ہے کہ میں جو چاہتا ہوں اسکو آپ بھی مان لیں۔

حضرت عمر نے ایک موقعہ پر لوگوں سے کہا۔

اخبرکم بما یستحل لی حلتان حلۃ فی الشتاء وحلۃ فی القیظ وما احج علیہ واعتمر من الظہر وقوتی وقوۃ اھلی کقوت رجل من قریش لیس باغناھم ولا بافقرھم ثم انا بعد رجل من المسلمین یصیبنی ما اصابھم (ابن سعد جزو ثالث قسم اول ص ۱۹۸)

میں خود بتاتا ہوں کہ بیت المال سے مجھے کتنا لینا جائز ہے دو جوڑے کپڑے۔ ایک جاڑے اور ایک گرمی کا۔ اور ایک سواری جس پر حج اور عمرہ ادا کروں اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اہل و عیال کے لئے اخراجات طعام اس کے بعد میں معمولی مسلمان کے برابر رکھتا ہوں جو ان کا حال ہوگا وہی میرا حال ہوگا۔

حضرت معاذ بن جبل ایک بڑے پایہ کے صحابی ہیں روم کے دربار میں وہ سفیر بنکر گئے تھے۔ رومی سرداروں نے قیصر کے جاہ و جلال اعزاز و اختیارات سے ان کو مرعوب کرنا چاہا۔ یہاں مسلمانوں پر دوسرا رنگ چھایا ہوا تھا۔ حضرت معاذ نے ان کے مقابلہ میں امیر عرب کے اختیارات کی جن الفاظ میں تصویر کھینچی وہ حسب ذیل ہیں۔

امیرنا رجل منا ان عمل فینا بکتاب دیننا وسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اقررناہ علینا وان عمل بغیر ذلک عزلناہ عنا وان ھو سرق قطعنا یدہ وان زنی جلدناہ وان شتم رجلا منا شتمہ کما شتمہ وان جرحہ اقادہ من نفسہ ولا یحتجب منا ولا یتکبر علینا ولا یستاثر علینا فی فیئنا الذی افاء اللہ علینا وھو کرجل منا (فتوحات ازدی ص ۱۵۰ کلکتہ)

ہمارا سردار ہم میں کا ایک فرد ہے۔ اگر ہمارے مذہب کی کتاب اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کرے تو ہم اسکو اپنا سردار باقی رکھیں گے۔ اور اگر ان کے سوا وہ کسی اور چیز پر عمل کرے تو ہم اسکو معزول کر دینگے۔ اگر وہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹیں اور اگر زنا کرے تو سنگسار کریں۔ اور اگر وہ کسی کو گالی دے تو وہ بھی اسکو اسی طرح گالی دے اگر وہ کسی کو زخمی کرے تو اسکا بدلہ دینا پڑے۔ وہ ہم سے چھپ کر پردہ میں نہیں بیٹھتا وہ ہم سے غرور نہیں کرتا۔ مال غنیمت میں اپنے کو ہم پر ترجیح نہیں دیتا وہ ہم میں ایک معمولی آدمی کا رتبہ رکھتا ہے۔

ان الفاظ کو غور سے پڑھو اور پھر پڑھو اس سے واضح تر الفاظ میں جمہوریت کی حقیقت ظاہر کی جا سکتی ہے۔ کیا حکومت عام کی اس سے بہتر توضیح ہو سکتی ہے؟ (الندوہ بحوالہ پیام)

سبز قبا [illegible]

عالم اسلامی

ترکی اور روس کے تعلقات

سرمایہ داروں کیخلاف بالشویکی پروپیگنڈا

۱۱ نومبر کو ایک ضیافت ہوئی جس میں توفیق رشدی بک بھی مدعو تھے اس میں ایم چیچرن نے جو نعرے لگائے وہ حسب ذیل تھے۔

زندہ باد نوجوان ترکی! تباہ باد شہنشاہیت!

آپ نے فرمایا کہ ترکی و روسی مفاد اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ مغربی امپیریلزم کے خلاف یکساں طرز عمل رکھا جائے۔ اول ترکیہ و روس دونوں نے اپنی آزادی بزور شمشیر حاصل کی ہے لہذا دونوں کو لازم ہے کہ وہ متفق ہوکر سرمایہ داروں کی ان کوششوں کا مقابلہ کریں جو ان کے غلام بنانے کی غرض سے کی جاتی ہیں۔

روسی اخبار ازفستیہ کا دعویٰ ہے کہ حکومت سوویٹ نے جو پالیسی اپنے معاہدہ جات کے متعلق قائم کر رکھی ہے اس سے مشرق ادنیٰ میں انگریزی امپیریلزم کا ناطقہ بند ہو جائیگا جو معاہدہ جات دولت روسیہ نے دول ترکیہ۔ جرمنی۔ افغانستان اور لتھونیہ سے کئے ہیں۔ وہ گویا امسال کی بہترین یادگار اور فصل ہیں اخبارات یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگرچہ کوئلہ کے متعلق ہڑتال کا خاتمہ ہو چکا ہے لیکن اس نے برطانیہ عظمیٰ پر ایک کاری ضرب لگا دی ہے جس سے اس کو عرصہ کے بعد افاقہ ہوگا۔ اور ایک فائدہ اس ہڑتال سے یہ بھی ہوا ہے کہ اس نے قصر سرمایہ داری کی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں اور آئندہ حملہ جو عمال کریں گے وہ کامیاب ہوگا۔ اور اس میں دغاباز لیڈر لوگ خرابی نہ ڈال سکیں گے۔

ترکی کی سیاست خارجیہ بدستور رہے گی

اوڈیسہ ۱۴ نومبر۔ توفیق رشدی بک سے ملاقات کے بات چیت کی گئی تو فرمانے لگے کہ ترکی اور روس کے تعلقات باہمی دوستانہ نہیں بلکہ برادرانہ ہیں۔ حال کی ملاقات سے ان دوستانہ تعلقات میں اور بھی زیادہ استحکام ہوگا۔ لیکن اپنی سیاست خارجیہ کے متعلق ترکی کا اصول غیر مبدل رہے گا۔

آئرلینڈ میں بدامنی

جمہوریت پسندوں کی تحریک

لندن ۱۷ نومبر۔ کارک کی بدامنی کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ایک منظم جماعت کی کارروائی ہے گو اس کے مقصد سے اب تک آگاہی نہیں ہوئی۔ آزاد حکومت آئرلینڈ کی فوج کی ۸ بارکوں پر پولیس نے چھاپہ مارا اور چند کاغذات ضبط کئے مگر کوئی اہم کاغذ برآمد نہ ہوا۔

ڈبلن میں ۸ بڑے بڑے آدمی گرفتار ہوئے ہیں جو جمہوریت پسندوں کے صدر دفتر کے اراکین ہیں۔ کارک میں بھی ۱۰ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

بالی فورڈ کی بارک پر مسلح حملہ آوروں نے گولی چلائی اور ایک آدمی کو مہلک طریقہ پر زخمی کر دیا۔ ڈبلن کے قریب لشکری چھاؤنی پر حملہ کیا گیا۔ تمام اسلحہ جات لے لئے گئے اور سپاہی بہت سخت مجروح ہوگیا۔

کیا ایشیائی اقوام کی لیگ نہیں بنائی جائیگی؟

لندن ۱۸ نومبر۔ برلن کے اخبار بیان کرتے ہیں کہ خواہ ایم چیچرن کچھ کہیں لیکن دولت ترکیہ کا اعتماد حاصل کرنے میں بمقابلہ روس کے برطانیہ کو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ یقیناً ترک خود کو دولت روسیہ کا آلہ کار نہیں بننے دیں گے یہی خیال جریدہ ڈیلی نیوز کا بھی ہے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جمعیۃ اقوام ایشیا بنانے کی جو تجویز درپیش تھی وہ اب ترک کر دی گئی۔ اور دولت ترکیہ برطانوی تعلقات بحال رکھنا چاہتی ہے۔

جاوا میں جہاد آزادی

بغاوت کا باعث جدید گورنر کی بدانتظامی ہے

ایمسٹرڈم ۔ ۱۵ نومبر۔ مقام ٹمبویہ سے جو تازہ ترین خبریں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے ہر جگہ صورت حال پر قابو پا لیا ہے اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

ہالینڈ کی رہنے والی ایک مختصر اور بے اثر جماعت نے وزیر مستعمرات اور جزائر شرق الہند کے جدید گورنر کے نام تار بھیجا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ بغاوت کی وجہ جزیرہ جاوا کے جدید گورنر ڈاکٹر فاک کی بدانتظامی ہے۔

پانچسو مجاہدین کا حملہ

بٹیویہ ۱۶ نومبر۔ پانچسو حامیان آزادی نے جو رائفلوں سے مسلح تھے لابویکت کی فوج پر حملہ کیا۔ لیکن ان کو شدید انتشاری سے ہٹا دیا گیا۔ صرف ایک سپاہی خفیف طور پر زخمی ہوا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حملہ آوروں کو شدید نقصان پہونچا ہے مگر چونکہ سلسلہ مواصلات منقطع ہے اس لئے صحیح تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ امدادی فوجیں علاقہ زیر بغاوت میں عجلت کے ساتھ بھیجی جا رہی ہیں۔ لیکن سڑکیں شکستہ ہیں۔ اور پل توڑ دئے گئے ہیں۔

مصر اور برطانیہ کا اتحاد عمل

رگبی ۱۸ نومبر۔ دار العوام کے اجلاس میں سر آسٹن چیمبرلین وزیر خارجہ سے جب سوال کیا گیا کہ وہ مصری اور برطانوی تعلقات کے متعلق کچھ بیان کریں گے اور بتلائیں گے کہ حال میں مصری وزیر خارجہ کے قیام لندن کے زمانہ میں کیا گفتگو ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں کسی قسم کا فیصلہ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تاہم انہوں نے ہز اکسلنسی ثروت پاشا کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت مصر کے ساتھ ہر طرح سے اتحاد عمل کرنے کے لئے تیار ہے۔ مصر کی طرف سے بھی انہیں اس بات کا اطمینان دلایا گیا ہے کہ وہ بھی اس کے لئے ہر طرح آمادہ ہے۔

ہندوستان

دار العوام میں ہندوستان کا ذکر خیر

لندن ۱۸ نومبر۔ دار العوام میں مسٹر وارڈ کو جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے بیان کیا کہ ہندوستان میں ناپسندیدہ فلموں کے ممنوع کئے جانے کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور لارڈ برکن ہیڈ اس سلسلہ میں گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔

مسٹر ہور بیلیشا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے فرمایا کہ شاہی ہندوستانی بیڑے کے افتتاح کے لئے ہندوستان و انگلستان دونو جگہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا۔ اس اثنا میں گورنمنٹ ہند کمیٹی کی سفارشات کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کا فیصلہ عنقریب سنایا جائیگا۔

حضور نظام کے متعلق سوال و جواب

لندن ۱۵ نومبر۔ ایک سوال کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے فرمایا کہ گورنمنٹ اور حکومت نظام کے درمیان جو مسئلہ انتظامی اصلاحات کی نسبت چھڑا ہوا ہے وہ ہنوز زیر بحث ہے۔ لہذا ابھی وہ نتائج کی نسبت کچھ بیان نہیں کر سکتے۔ آپ نے مسٹر ٹیلے کے اس الزام کی تردید کی کہ گورنمنٹ ہند نے نظام کے نام الٹی میٹم بھیجا تھا۔

اخبار بمبئی کرانیکل کا خاتمہ

کاروبار بند کرنے کی تجویز منظور ہوگئی

بمبئی ۱۶ نومبر۔ انڈین نیوز پیپر کمپنی لمیٹڈ جس کی ملکیت میں اخبار بمبئی کرانیکل چل رہا ہے۔ اس کا جلسہ آج منعقد ہوا۔ جس میں کاروبار بند کرنے کی تجویز پاس کر دی گئی۔ کارروائی شروع ہونے سے قبل مسٹر ای۔ اے دیسائی نے دریافت کیا کہ آج کے جلسہ میں حسابات کیوں نہیں پیش کئے گئے؟ مسٹر بلگام والا نے کہا کہ حساب ابھی تیار نہیں ہیں۔ روزانہ نقصان ہو رہا ہے اور کاروبار بند کرنے میں اگر تاخیر کی گئی تو حالت اور بھی خراب ہو جائے گی۔ مسٹر ڈیسائی نے تحریک کی کہ بند کرنے کی تجویز ملتوی کی جائے اس پر گرما گرم بحث ہوئی مسٹر ہارنیمن نے کہا کہ ہمارے سامنے حسابات پیش ہونے چاہئیں تاکہ ہم کوئی صحیح رائے قائم کر سکیں۔ اور یہ دیکھ سکیں کہ انتظام کی خرابی کہاں تک نقصان کی ذمہ دار ہے۔ لیکن رائے کے لئے جب یہ تجویز پیش کی گئی تو نامنظور ہوئی۔ اور کاروبار بند کرنے کی تجویز بکثرت رائے سے پاس ہوگئی۔

اسمبلی کیلئے ۴۳ ارکان منتخب ہوچکے ہیں

۴۳ میں ۱۲ سوراجی ہیں

دہلی ۱۶ نومبر۔ اسمبلی کی ۱۰۲ نشستوں میں سے ۴۳ نشستوں کا انتخاب مکمل ہو چکا۔ ان میں سے تقریباً کل کا انتخاب بلامقابلہ ہوا ہے۔ بالخصوص یورپین اور تجارتی حلقوں کا۔ اب تک جن ممبروں کے نام آچکے ہیں۔ ان میں تقریباً تمام وہی ہیں۔ جو گذشتہ اسمبلی کے ممبر تھے۔ دو تین حضرات البتہ ایسے ہیں جن کا اب کی مرتبہ انتخاب ہوا۔ مثلاً مسٹر محمد شاہ جو موپلا فرقہ کی گاہے بگاہے وکالت کرتے رہے۔

۴۳ منتخب شدہ ممبران میں سے ۱۲ سوراجی ہیں۔ ۲ یورپین، ۱ غیر سرکاری ممبر ہیں۔ ۵ انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ہیں۔ ایک جماعتی تعاون کا حامی ہے۔ اور بقیہ کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ آنریبل مسٹر وی جے پٹیل کے دوبارہ منتخب ہو جانے سے ان کی کرسی صدارت یقیناً محفوظ رہ گئی۔

کامیاب امیدواروں کے نام حسب ذیل ہیں

سوراجی۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ مسٹر اے رنگاسوامی آئینگر۔ مسٹر آر کے شنموکم چیٹی۔ مسٹر سی ڈورا سوامی آئینگر۔ مسٹر ایم۔ کے آچاریہ۔ سید مرتضیٰ صاحب۔ مسٹر کے، وی، رنگاسوامی آئینگر۔ مسٹر امرناتھ دت۔ مسٹر ایس، سی، مترا۔ مسٹر سرفراز حسین خاں۔ راجہ رگھونندن پرشاد سنگھ اور مسٹر پھوکم۔

یورپین غیر سرکاری۔ سر ڈارسی لنڈے۔ کرنیل کرافورڈ۔ مسٹر آرتھر مور۔ مسٹر سانگس۔ مسٹر کوک۔ مسٹر جونس۔

انڈیپنڈنٹ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ لالہ رنگ بہاری لال۔

حامیان جماعتی تعاون۔ مسٹر اننی۔

نمائندگان ایوان تجارت ۔ سر ڈی سیسون ۔ مسٹر ... بانڈو رسٹرا پی بخش جھنجنو ۔ مسٹر برت بھوشن رائے ۔ لالہ ... مسٹر حاجی صاحب ۔ ڈاکٹر جیسد رمہ مولانا اے ... کا تعلق کسی جماعت سے نہیں ہے ۔

خیال ہے کہ اسمبلی کا نیا اجلاس جناب وائسرائے ۱۸ جنوری کو افتتاح کریں گے ۔

مدراس میں سوراجیوں کی فتح

۷۰ میں ۳۸ سوراجی

مدراس ۱۶ نومبر ۔ مفصلات کے انتخابات کے نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔ مالابار ۔ مدورا ۔ کوئمبٹور ۔ ویزگاپٹم وغیرہ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ منجملہ ۱۳ نشستوں کے ۵ سوراجی منتخب ہوئے ۔ ۵ انڈیپنڈنٹ اور ۳ جسٹس پارٹی کے ۔ جنوبی کنارا حلقہ سے جو خاتون امیدوار کھڑی ہوئی تھی وہ انڈیپنڈنٹ پارٹی میں شامل ہو گئی تھی ... تین سوراجی امیدوار تھا جو کامیاب ہو گیا ۔ اب تک کا مجموعی ... ۹۸ نشستوں میں ۷۰ کا انتخاب ہو چکا ۔ جن میں ۳۸ سوراجی ہیں ۔ جسٹس پارٹی کے بہت کم امیدوار منتخب ہوئے ۔

ہندوؤں سے سوامی ستیہ دیو کا پرجوش خطاب

لاجپت رائے اور مالوی جی کی پالیسی صریح غداری ہے

گورکھپور ۱۷ نومبر ۔ سوامی ستیہ دیو نے ایک بیان میں فرمایا کہ شمالی ہند میں انتخابات کے متعلق مختلف جماعتیں پوری طاقت سے کوشش کر رہی ہیں ۔ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ موجودہ مسائل اور پیچیدگیوں پر سنجیدگی ، خاموشی اور ٹھنڈے دل سے غور کرے ۔ "ہندو مفاد" کا ایک نعرہ ہے جو محض خود غرضوں نے انتخاب میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایجاد کر لیا ہے ۔

حقیقی اور اصولی سوال یہ ہے کہ آیا ہماری کوئی ... (پارلیمنٹ) بھی ہونی چاہئے یا نہیں ، جو مہذب دنیا میں ... اور رائے کو ظاہر کر سکے ۔ ہندو سبھا یا انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کا انتخابات میں حصہ لینے کا اس کے سوا اور کوئی مطلب نہیں کہ کانگریس کے مرکزی اور قومی نظام کو تہ و بالا کرنے کی کوشش کی جائے ۔ اس وقت تمام جماعتی اختلافات اور تعصبات کو بالائے طاق رکھ کر ہمیں اس مسئلہ پر پوری توجہ سے غور کرنا چاہئے ۔ کیا کسی سیاسی جماعت ... سبھا کو یہ حق ہے کہ وہ کانگریس کو ختم کر کے بغیر ایک اجنبی حکومت سے براہ راست علیحدہ سمجھوتہ کرلے ؟ ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا کوئی طالب علم ... ہے کہ لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مالویہ کی پالیسی صریح غداری نہیں ہے ؟ کیا انگلستان کی کسی سیاسی جماعت اور کسی طبقہ نے اس طرح جاپان یا افریقہ سے کوئی علیحدہ سمجھوتہ کبھی کیا ہے ؟

برادران وطن ! میں آپ کے ملک اور آپ کے مذہب کے واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ ان بڑے لیڈروں کی حرکتوں کو ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے جانچو ... ہر ایک ملک میں اپنا ... کیا جا سکتا ہے ... قومی عزت کی حفاظت کا سوال ہے ۔ ہمارے بدنصیب ملک کی تاریخ اس قسم کے غداروں سے بھری پڑی ہے ۔

افسوس آج لالہ لاجپت رائے نے گزشتہ تاریخ کے تمام اسباق کو فراموش کر دیا ... پنجابی ہندوؤں کی ... اور پر جوش اطلاقات ... جذبات کو ... ہندو ... کی طاقت ... ملک کی ...

ہندو مہا سبھا کی کارروائیوں پر اظہار نفرت

سناتن دھرمیوں سے مسٹر آچاریہ کی اپیل

دہلی ۱۷ نومبر ۔ مسٹر ایم کے آچاریہ نے جنوب کو تشریف لے جاتے ہوئے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو حسب ذیل بیان دیا :

"میں شمالی ہند میں مخصوص اپنے ہندو بھائیوں سے اپیل کرنے آیا ہوں ... کانگریس کے ساتھ ... امیدواروں کی تائید کریں ... ہندو مہا سبھا کی مخالفانہ کارروائیوں پر نہایت سختی سے اظہار نفرت ... سناتن دھرمی ... کانگریس ...

لکھنؤ ہندو مہا سبھا کے صدر نائب صدر کا استعفا

لکھنؤ ۱۷ نومبر ۔ ... ہندو مہا سبھا ... لال ... کی ...

خلاف ہونے کی وجہ سے نیز اس بنا پر کہ ہندو مہا سبھا کی مجلس انتظامیہ کوئی کام نہیں کر رہی ہے ، بابو ہری کشن ... اور بابو کرشن بہاری لال ... نائب صدر لکھنؤ ہندو مہا سبھا نے اپنے عہدوں سے استعفا دے دیا ہے ۔

ریاست حیدرآباد اور مخالفین کا جھوٹا پروپیگنڈا

"انڈین ڈیلی میل" کے بائیکاٹ کی تجویز

انجمن اسلامیہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور کا غیر معمولی جلسہ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوا ۔ حکیم عبد اللطیف شادانی ... آنریری جنرل سکریٹری انجمن مسلم ہائی سکول نے بمبئی کے اخبار "انڈین ڈیلی میل" کے اس جھوٹے پروپیگنڈے کا بیان کیا جو سلطنت نظام ... کے خلاف ... بالاتفاق ...

"انجمن اسلامیہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور و علاقہ کے مسلمانوں کی نمائندہ انجمن ہے بمبئی کے اخبار انڈین ڈیلی میل کے اس بے بنیاد پروپیگنڈا پر جو کہ وہ سلطنت نظام کے خلاف محض شرارۃً کر رہا ہے سخت رنج ... اور تمام مسلمانوں سے درخواست کرتی ہے کہ اس اخبار کا فوراً بائیکاٹ کر دیں ... اور تمام ... اس کی ... سے ... آگاہ کر دیں ۔"

دار الحکومت

گورونانک کی سالگرہ کے موقعہ پر سکھوں کا جلوس

مسجد فتحپوری کے سامنے سے جلوس نکالنے پر اصرار

دہلی ۲۰ نومبر ۔ ایک عرصے سے یہ قاعدہ تھا کہ گورونانک کی سالگرہ کے سلسلے میں سکھوں کا ایک جلوس نکلتا ہے ... مسجد فتحپوری کے سامنے باجا بجانے کا ... اس سال بھی یہ جلوس نکالا گیا ۔ پولیس نے ... امن کا خطرہ ... جلوس کا راستہ متعین کر دیا ... چاندنی چوک ... لیکن سکھوں نے گھنٹہ گھر کے قریب اس بات پر ضد کی کہ ... مسجد ... باجا بجاتے ہوئے ... پولیس نے ... سکھوں کو ... آگے جانے سے روک دیا ... تفصیلات بعد میں شائع کی جائیں گی ۔ (الجمعیۃ)

دہلی میونسپلٹی کی غریب پروری

ہر سال کی طرح امسال بھی غرباء کے لئے میونسپل کمیٹی دہلی کی طرف سے کمبلوں کا تقسیم کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ اس کے لئے کمیٹی نے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے ۔

استفتاء

مسئلہ فسخ نکاح کے سلسلہ میں مولانا مودودی ابو الاعلیٰ ... مولانا ... صدیقی نے بمبئی سے بغرض اشاعت ... الجمعیۃ ایک استفتاء بھیجا ہے جو درج ذیل ہے ۔ امید کہ علمائے کرام اس پر توجہ فرمائیں گے ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی مسلمان کی منکوحہ عورت ... مرتد ہو جائے ... نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں ... بینوا توجروا ...

المستفتی ... مدرسۃ الاسلام ... بمبئی

حریت کلام

(اڈیٹر کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

نکاح مرتدہ

ایک خاتون کا خط

ناظم الجمعیۃ کے نام

مکرم و محترم مولانا صاحب السلام علیکم ۔

آپ کو معلوم ہے کہ آج کل مسلمان عورتوں کے خاوند کس قدر ظلم کرتے ہیں ... عورت ... ہندوستان میں مسلمان عورتوں پر ... اسلام ... شریعت ...

... راقمہ حقیرہ ۔ ف ۔ ن ۔ بنت سید بشیر حسین ۔

عورت کی بے جا بے بسی ہوئی آزادی عورت کی عصمت ... کو نقصان پہنچانے والی ہے ۔ ...

مجھے اپنی بہنوں پر افسوس ہے کہ وہ سوسائٹی کے حقوق کو مذہبی حقوق پر ترجیح دیتی ہیں ۔ اسلام نے ہر مستحق ان کو دیئے ہیں ...

... اہل حدیث ... ۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	...	...
ششماہی	...	...
فی پرچہ	...	...

مدرسہ عالیہ اسلامیہ محلہ چلہ امروہہ یوپی کے مبلغ کی قیمتی کوشش اور نتیجہ خیز کامیابی

مولانا سید کاظم علی صاحب سیف اللہ مبلغ مدرسہ ایک خاص ضرورت سے اپنے وطن میرٹھ تشریف لے گئے تھے، دوران قیام وطن آخر اکتوبر میں حضرت لال کرتی میرٹھ کی تحریک پر چھ سات بیانات ہوئے۔ خداوند عالم جل مجدہ کے فضل سے مولانا کے بیانات نہایت موثر اور کامیاب و نتیجہ خیز ہوتے ہی ہیں۔ اس اختصار کی تفصیل یہ ہے کہ اہل جلسہ پر اور بالخصوص مخالفان اسلام پر ایسا اثر ہوا کہ ایک شخص تو اسیوقت جلسہ وعظ میں مشرف باسلام ہوا اور دو شخص دوسرے روز مولانا کے مکان پر حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ اول الذکر کا پہلا نام کلن ولد بنسی قوم راؤ پیشہ خانساماں ساکن لال کرتی میرٹھ تھا جس کا اسلامی نام مقبول الرحمن رکھا گیا۔ موخر الذکر مسمیان بنواری ولد شبا مالی ساکن سہراب دروازہ میرٹھ و بنو رام ولد نرائن داس۔ قوم کھتری ساکن ریاست نابھہ پہلے کا اسلامی نام تفضل حسین اور دوسرے کا عبد السلام رکھا گیا۔ خدائے پاک ان ہر سہ مسلمانوں کا اسلام قبول فرما کر دین اسلام پر قائم و ثابت قدم رکھے۔ اور مبلغ صاحب اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

زاہد حسین غفر لہ

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت اور رعایت کا مسئلہ

الجمعیۃ کی سالانہ قیمت میں رعایت کے لیے روزانہ کی ڈاک سے کم استطاعت طلبا اور قومی انجمنوں کی جو درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں ان کی کثرت کو دیکھ کر میں ایک عرصہ سے اس مسئلہ پر غور کر رہا تھا کہ اگر الجمعیۃ کی اشاعت کافی ہو جائے۔ اور وہ کم از کم اپنا بار خود برداشت کرنے لگے تو میں ایسے مستحق طلبا اور عام مسلمانوں کے لیے ایک خاص رعایت کا اعلان کر دوں۔ لیکن خریداروں کی لاپرواہی اور اہل ثروت مسلمانوں کی عدم توجہی سے یہ شرط اب تک پوری نہیں ہونے پائی۔ اسی اشاعت میں حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی ایک اپیل شائع ہو رہی ہے۔ اگر اس اپیل کے مطابق الجمعیۃ کی توسیع اشاعت میں ہر خریدار نے اپنی امداد کا حصہ پورا کر دیا اور کم سے کم پانچ ہزار خریدار بہم پہنچ گئے تو میں ایک نہایت اہم رعایتی اعلان کا وعدہ کرتا ہوں جس سے بہت سے ایسے مضطرب دل مطمئن ہو جائیں گے جو باوجود الجمعیۃ کے مطالعہ کی انتہائی آرزو رکھنے کے عدم استطاعت کے باعث تڑپ رہے ہیں۔

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی

دعاء صحت

ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں عاجزانہ التماس

میرے چھوٹے بھائی مولوی حافظ محمد حسین صاحب ایک عرصہ

...بے علیل ہیں اور آج کل تو صاحب فراش ہو گئے ہیں۔ مولوی حافظ محمد حسین صاحب علوم دینیہ کے ایک زبردست فاضل ہیں آپ کی مخلصانہ مساعی کی بدولت گجراتی مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے لیے مدرسہ محمدیہ راندیر جس کو آپ نے تقریباً دس سال پیشتر قائم فرمایا تھا ابر رحمت ثابت ہوا۔ اور اسوقت تک صدہا گجراتی مسلمان اس مدرسہ سے مستفید ہو چکے ہیں۔ فتنۂ ارتداد کے زمانہ میں مولانا نے شعبۂ تبلیغ قائم کیا اور گجرات کے تمام علاقہ میں مبلغین روانہ کر کے اس مستعدی سے تبلیغی فرائض انجام دئے کہ بانیان ارتداد کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اس کے علاوہ گجراتی زبان میں چھوٹے چھوٹے مذہبی رسالے بھی کثیر تعداد میں طبع کرا کے تقسیم کر چکے ہیں۔ غرض موصوف کو مذہبی خدمت کا شوق ہی نہیں بلکہ جنون ہے۔ بیماری میں بھی ہر وقت ان کو یہی فکر دامنگیر ہے۔ ان کی طویل علالت سے ہم سب لوگ سخت پریشان ہیں۔ میں ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی کی صحت کے لیے خاص طور پر دعا کریں کہ حق تعالے ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کی مذہبی مخلصانہ مساعی کو تا دیر قائم رکھے۔ اور ان کے فیض سے مسلمانان گجرات ہمیشہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہوتے رہیں۔

(مولوی حکیم محمد ابراہیم راندیری)

مسلمانان ضلع مونگیر سے شاہ محمد زبیر کی اپیل

مولوی حاجی سید عبد الحلیم صاحب کو ووٹ دیجئے

اس ضلع کے مسلم حلقہ سے تین امیدوار کھڑے ہوئے ہیں جن میں حاجی مولوی سید عبد الحلیم صاحب ایک مخلص مسلمان اور بہترین کام کرنے والے ہیں۔ مذہب اور ملک کے لیے انھوں نے جس ایثار اور قربانی کا ثبوت دیا ہے اس لحاظ سے وہ یقینی مسلمانان مونگیر کی قدردانی کے مستحق ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان ضلع مونگیر کسی دھوکہ میں نہ آئیں گے اور صرف قومی و ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں کو ووٹ دیکر اپنا نمائندہ چنیں گے۔

شاہ محمد زبیر عفی عنہ۔ قلعہ مونگیر

تعلیم اسلام | ادبیات | تاریخ | ردمرزائیت | تعلیم الاسلام | احسن الوظائف

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علماء ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف "الجمعیۃ" میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ: سالانہ ؏ ششماہی ؏

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

۸ آنے

سالانہ یا ۸ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ رہتی ہے کوئی رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار بیوپاری ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ مولوی دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے مرض کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید قطرہ کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی چہرے سے دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:- جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی حسب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:- ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر
کوٹھی نمبر ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

حیرت انگیز ایجاد شوگرٹی

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

اگر بموجب اعلان فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

خضاب کامل | بال اکسیر | سرمہ اکسیر چشم | عروس زندگی

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ:- بشیر اسٹور پشاور

پھر نکاح کیجئے

المشتہر:- حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کوچہ بخش دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

منیجر سپیریل فارمیسی ضلع دربھنگہ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی

مدیر مسئول محرر خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ ہجری - مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء سنہ ۶ | نمبر ۴۷

حکومت شوریٰ

(از مولانا عبد الماجد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر سچ)

قرآن مجید کسی کلام پریشان و پراگندہ کا نام نہیں، ہر سورۃ دوسری سے مربوط۔ اور ایک مستقل نظم کے ماتحت ہے۔ اس قانون نظم کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ ہر سورۃ اپنا ایک مستقل و مرکزی موضوع رکھتی ہے۔ اور اس سورۃ میں باقی جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی مرکزی نقطہ کے محیط کا کام دیتا ہے۔ اس مرکزی نقطہ کو ظاہر کرنے والا عموماً وہ نام ہوتا ہے جس سے وہ سورۃ موسوم ہوتی ہے۔ کہیں کہیں نام اور موضوع کا یہ تعلق بالکل واضح ہوتا ہے مثلاً سورۃ کافرون۔ سورۃ فتح۔ سورۃ جمعہ۔ سورۃ طلاق۔ سورۃ منافقون۔ وغیرہ۔ اور کہیں یہ تعلق زیادہ غور کے بعد سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن ہوتا بہرحال یہی ہے کہ ہر سورۃ کے موضوع کی کنجی خود اس کا نام ہوتا ہے۔ اس لئے نام کی اہمیت کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پچیسویں پارہ میں ایک سورۃ آتی ہے جس کا نام شوریٰ ہے، بالاتفاق مکی ہے۔ یعنی مکہ ہی میں اس زمانہ میں نازل ہوئی جب مسلمان ضعف و مغلوبیت کی حالت میں تھے۔ اور بظاہر ان کا مستقبل بالکل تاریک تھا۔ اس وقت غیب سے یہ بشارت پہنچی کہ ایک زمانہ میں اسی پست و مغلوب قوم کو بادشاہت ملے گی۔ اور اس وقت اس کا نظام حکومت باہمی مشورہ سے ہوگا۔ اسی مشورت باہمی کی تعلیم کو اہمیت دینے اور نمایاں کرنے کے لئے خود سورۃ کا نام ہی سورۂ شوریٰ رکھا گیا۔ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ حکومت شوریٰ کا تذکرہ محض ضمناً آگیا ہے۔ بلکہ اس پر خاص توجہ دلانی منظور ہے۔

سورۃ کے پہلے رکوع کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی تحریک (اوحینا الیک قرآنا عربیا لتنذر ام القری ومن حولہا) ام القریٰ (مکہ معظمہ) اور اس کے گرد و پیش (ملک حجاز) سے شروع ہوگی اور یہی تحریک اک مردہ قوم میں جان ڈالدیگی اس لئے کہ اس پروردگار کی (واللہ ہو الولی وہو یحیی الموتیٰ وہو علی کل شئ قدیر) جانب سے ہے جو کارساز ہے اور مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ دوسرے رکوع میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اسلام کا پیام وہی ہے جو ہمیشہ سارے انبیا لاتے رہے ہیں۔ اور اسلام ہی ہے جو تمام اختلافات کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ اس پیام کے پھیلانے کا حکم دے رہا ہے تیسرے رکوع میں اسلام کے کامیاب و غالب ہونے کی بشارت تھی ہے اس لئے کہ وہ اسی خدا کی جانب سے ہے جو یاس و ناامیدی کے بعد بارش کو اتارتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو (وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ وھو الولی الحمید) پھیلاتا ہے۔ اور وہی کارساز اور مستحق ستائش ہے۔

فتح و نصرت و کامیابی و غلبہ کی اسی صاف و قطعی بشارت کے بعد چوتھے رکوع میں اصل موضوع سورہ کو بیان کیا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے (فما اوتیتم من شئ فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ خیر وابقیٰ) کہ اس دنیوی کامیابی پر نازاں و مغرور نہ ہو جانا اور اسکو مقصد حیات نہ سمجھ بیٹھنا یہ مادی کامیابی تو ایک عارضی و فانی شے ہے پائیدار و بلند تر کامیابی تو وہ ہے جو اللہ کے پاس ہے۔

اس عام ہدایت اور ضروری نصیحت کے بعد اس خوش قسمت و کامیاب قوم کے تفصیلی نظام عمل کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اور جو قوم ہدایت عالم کے شرف سے مشرف کی گئی ہے۔ جس پر سب سے بڑی رحمت نازل ہوئی ہے۔ اس کے انفرادی و اجتماعی، شخصی و ملی دستور العمل کی ایک ایک دفعہ کی تشریح ہو جاتی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دولت ایمان (للذین امنوا وعلی ربہم یتوکلون) سے مالا مال ہیں۔ اور جنکا بھروسہ اور اعتماد اپنے قوائے ظاہری پر نہیں، اپنے آلات مادی پر نہیں، اپنے خزانہ پر نہیں اپنے اسلحہ اور اپنے قلعہ پر نہیں۔ بلکہ سارے اسباب کے مسبب اول، قوت مطلق، اور اپنے رب کے اوپر ہے یہ ایک عقیدہ کی تشریح ہوئی۔ عمل کی توضیح یہ ہے۔ (والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش) کہ دولت و امارت۔ وجاہت و حکومت مل جانے کے بعد یہ ایمان والی قوم عیش و عشرت پر حریص ہو کر نہ رہے گی۔ شراب خواری۔ سود خواری میں مبتلا نہ ہوگی زناکاری و بدمستی میں نہ پڑ جائے گی۔ بلکہ بڑے بڑے گناہوں سخت بد اخلاقیوں، بیحیائیوں اور بے حجابیوں سے احتراز کرتی رہے گی۔ اپنے قوائے شہویہ پر باوجود دولت و امارت قابو رکھے گی۔ اور پھر دوسری طرف حکومت کے نشہ اور قوت کے زعم میں آکر بیکسوں کی حق تلفی نہ کرے گی۔ (واذا ما غضبوا ہم یغفرون)۔ ضعیفوں کو پامال کرنا شروع نہ کرے گی۔ بلکہ جب کبھی یہ لوگ کوئی ناگواری کی بات دیکھیں گے اور غصہ ہوں گے تو بھی عفو و درگذر کے قانون کو بھول نہ جائیں گے۔ بلکہ صبر و تحمل سے کام لیکر قصور واروں کی خطائیں معاف کرتے رہیں گے۔!

آج دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی مہذب، شائستہ، متمدن و آئین پرست قوم عمل و کردار میں نہ سہی محض زبان و الفاظ ہی میں اپنے ہاں کا کوئی دستور العمل عرب کے ایک امی (روحی فداہ) کے لائے ہوئے اور سنائے ہوئے اس دستور العمل کے مقابلہ میں پیش کر سکتی ہے۔؟

لیکن ابھی اس مقبول و برگزیدہ قوم کے سارے اوصاف حسنہ ختم نہیں ہوگئے۔ ابھی اس کے دستور العمل کی کچھ دفعات باقی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں۔ جو پروردگار کے حضور میں اپنی قبولیت چاہتے ہیں (والذین استجابوا لربہم) جو اس سب سے بڑی قوت کے احکام کے آگے سر جھکائے رہتے ہیں۔ جو اس کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں (واقاموا الصلوۃ) پھر یہ نہیں ہوتا کہ فتح و غلبہ کے بعد مشاغل انتظامی یا عیش و عشرت میں پڑکر نماز کی طرف سے غافل ہو جائیں۔ اور اسے ترک کر بیٹھیں۔ بلکہ نماز کو التزام کے ساتھ اسے پوری پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرتے رہتے ہیں کہ ان کی انفرادی و اجتماعی ساری فلاح اسی نماز ہی سے وابستہ ہے۔ اور حکومت پاجانے کے بعد ان میں شخصیت و استبداد و ملکیت کا زہر سرایت نہیں کر جاتا۔ ملک کو قومی امانت سمجھتے (وامرہم شوریٰ بینہم) رہتے ہیں۔ اور اس لئے انتظامات باہمی صلاح و مشورہ سے کرتے رہتے ہیں۔ نیز روپیہ کو امانت الٰہی سمجھکر اسے اس کی راہ میں۔ قومی و ملی مصالح کے لئے خرچ کرتے ہیں اس سے (ومما رزقنہم ینفقون) بیکسوں اور بیچاروں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بنکوں میں لمبے لمبے چوڑے بہی کھاتے کھولیں۔ اور روپیہ جمع کرنے کی دھن میں لگے رہیں

اس تصریح کے بعد اسلامی حکومت کا کوئی اور شبہ بجز حکومت شوریٰ کے ممکن رہ جاتا ہے؟ شوریٰ کا ذکر محض ضمناً نہیں آتا۔ اس کی اہمیت اور مرکزیت بتانے کو اسی کو سورہ کا عنوان قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا نام بڑے گناہوں سے بچنے اور بڑی عبادتوں کے ادا کرنے کے ساتھ لیا جاتا ہے اور پھر اس سے بھی بڑھکر یہ کہ شوریٰ کا ذکر ان دو عبادتوں کے بیچ وسط میں کیا جاتا ہے۔ جو اہم ترین ارکان اسلام میں سے ہیں یعنی نماز اور زکوۃ! کیا شوریٰ کی اہمیت کا اظہار اس کے علاوہ بھی کسی طریقہ سے ممکن تھا؟ کیا جو مسائل مسلمہ طور پر داخل فرائض ہیں۔ ان کے بیان میں اس سے کچھ زائد اہتمام ہے؟

(باقی آئندہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین مستحکم۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابتہ جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶/۔

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ہے اور تفسیر و احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۶/۔

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت غضب کی ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱۲/ جلد دوم للعہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں جڑ سے آرام

اگر ہماری خفیہ جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل مٹا نہ دیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اشتہار نہ ہوتو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھائیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (عہ) ۔

دفتر معالج برص نمبر ۱ در بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مطلا استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ جلد میں نقش سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک لفظ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۴ انچ عرض ۲½ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۔/۸/۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ ختائی چکنا ہے ۲ جلد میں قیمت ۔/۸/۔ مع مصارف بذریعہ رجسٹری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۴۰ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف رجسٹری۔

رد المحتار شرح در المختار مع تکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی ختائی کاغذ قیمت ۔/۸/۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۔/۔/۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔/۸/۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰ بمبئی نمبر ۹

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ملیریا ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی نہایت مجرب دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار رفع ہو جاتا ہے۔ اور دو تین روز میں مہینوں کا بیمار دوہرے بخار کا مریض تندرست ہو جاتا ہے ملیریا بخار ہر روز آنیوالا۔ انتڑیوں کا آنیوالا لرزہ اور جاڑہ دیکر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ کونین کی طرح گرانی نہ دکھائے۔ اسکے استعمال سے قبض دور ہوتا ہے۔ بھوک کھلتی ہے اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ طحال تو اکثر بڑا اور سخت ہو جاتا ہو۔ چند ہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۔/۱ شیشی ۔/۔ درجن ۔/۔

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ان ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت دے کر دوائیاں فروخت کرسکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت پچیس سالہ نوجوان ... تمام اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات و جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کرنے میں ... دوائی ہے۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت۔ نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کا سرور و نشاط دوبالا کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۳ محصول ۔/۔ بیس خوراک ۔/۔ محصول ۔/۔ چالیس خوراک ۔/۔ محصول ۔/۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہو گئے ہوں۔ ٹیڑھا پن ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۔/۔ محصول ۔/۔ درجہ عام ۔/۔ تیز ہے لیکن آبلہ نہیں لاتا۔ فی شیشی عام محصول ۔/۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۔/۔ محصول ۔/۔ چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ۔/۔ محصول ۔/۔

حبوب حیرت: امساک پیدا کرنے کی شرطیہ دوا ... گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھایئے۔ ... قیمت ... محصول ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہی	چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہی
مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہی	رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھسے نجات

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ (۴) علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور عمامے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: سندریاپٹی کلکتہ

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۹ ربیع جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۴)

یہ تو وہ تدابیر تھیں جو ہمارے نزدیک ان قانونی و عدالتی نقائص کو دور کرنے کے لیے ضروری ہیں جن کے باعث مسلمان عورتیں ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور ان سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ پاکر بعض اوقات اپنے دین و ایمان تک کو خیرباد کہہ دیتی ہیں۔ لیکن ایک شرعی تدبیر اور بھی ہے جس کے لیے ہم قانون کے محتاج نہیں ہیں اور گو وہ ان عورتوں کے لیے تو کارگر نہیں ہوسکتی جو ورطۂ مصائب میں گھر چکی ہیں۔ لیکن کم ازکم آئندہ کی پیش بندی کے لیے بہت کچھ مفید و موثر ہوسکتی ہے۔ ہم اسے علمائے اعلام اور قوم کے ارباب فکر کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر غور کریں۔ اور اگر اس سے مقاصد کے پورا ہونے کی کوئی اُمید ہو تو اسے اختیار کرنے کا عام مسلمانوں کو مشورہ دیں۔

کتب فقہ میں طلاق کی جہاں اور صورتیں لکھی ہیں، وہاں ایک صورت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مرد اپنے اختیار طلاق کو عورت کے سپرد کرے۔ اور وہ اس کے عطا کئے ہوئے اختیار کو استعمال کرکے اپنے تئیں خود طلاق دے لے۔ اس طریقہ کو اصطلاح فقہ میں تفویض الطلاق للمرأۃ کہتے ہیں۔ اس کے احکام یہ ہیں کہ جب مرد عورت کو طلاق تفویض کرے تو اس کو خود یہ اختیار ہو جاتا ہے کہ رشتۂ نکاح کو منقطع کرے۔ بغیر اس کے کہ بعد میں مرد راضی ہو یا نہ ہو۔ اگر مرد نے اسے ایسے الفاظ میں یہ اختیار دیا ہو کہ وہ ایک ہی مجلس میں تعلق نکاح باقی رکھنے یا طلاق دے لینے کا فیصلہ کرے۔ تو اس کو طلاق کا اختیار اسی مجلس خاص تک حاصل رہیگا۔ خواہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو۔ لیکن اگر وہ ایسے وسیع الفاظ میں اسکو یہ اختیار دے کہ وہ جب چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے تو پھر عورت اس مجلس خاص کی پابند نہیں ہوتی۔ اسلئے ساری عمر یہ حق حاصل رہتا ہے کہ خواہ طلاق دے خواہ نہ دے۔

بحرالرائق میں ہے۔ التفویض الیہا یکون بلفظ التخییر والامر بالید والمشیئۃ (جلد ثالث کتاب الطلاق) یعنی تخییر امر بالید اور مشیت تینوں طریقوں سے تفویض ہو جاتی ہے ردالمحتار میں ہے۔ قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق ... فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ ای فی المحاضرۃ او اخبارًا فی الغائبۃ (جلد ثانی کتاب الطلاق) یعنی مرد نے کہا تجھ کو اختیار ہے کہ اپنے تئیں طلاق دے۔ یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ تفویض طلاق کا ہم معنی ہوگا۔ اور عورت کے لیے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اسی مجلس میں جب کہ اسکو تفویض کا علم ہوا۔ یا تو بالمشافہ طلاق دے یا اگر غائب ہو تو اس کی خبر دے دے۔

عالمگیری میں ہے۔ وان قال ... لم یوقت ... مالم تقم ... او ... تعمل ما یقطعہ مما یدل علی الاعراض ... لا تطلق بعد ہا ای المجلس الا اذا زاد ... متی شئت او متی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت (جلد ثانی کتاب الطلاق)

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل ذیل میں۔

(۱) تجارتی سود کالین دین کن صورتوں میں جائز یا ناجائز ہے مثلاً ایک شخص نے پانچسو روپیہ کا مال ہندو تاجر سے خریدا لیکن خریدار کے پاس روپیہ کم ہے اسواسطے ہندو تاجر کے ساتھ ادھار کرنا پڑا۔ اور ہندو تاجر سود حاصل کئے بغیر ادھار رکھنا منظور نہیں کرتا۔ تو کیا یہ سود ادا کرنا شرعاً جائز ہے کہ نہیں۔ اس کے برعکس مسلمان تاجر سے کوئی ہندو یا مسلمان سودا خرید کرتا ہے اور خریدار کے پاس روپیہ کم ہے تو اس صورت میں خریدار سے باقی روپیہ کے متعلق سود لینا جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) آج کل بعض علماء فتوے دیتے ہیں کہ غیر مسلم اشخاص سے ... [illegible]

[illegible]

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ایک مولوی صاحب ریاضی کے بڑے ماہر تھے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو خاتمہ بالخیر کی دعا ان الفاظ سے مانگی۔ اللھم یا من یعلم قطر الدائرۃ وغایۃ العدد والجذر الاصم اقبض الیک علی زاویۃ قائمۃ واحشرنی علی خط مستقیم۔

ایک بادشاہ جو جنگ میں مشغول تھا۔ جب دشمن پر کامیاب ہوا تو فتح کی اطلاع اپنے وزیر کو دینی چاہی۔ کوئی کلرک پاس نہ تھا اپنے طبیب خاص کو اشارہ کیا کہ وزیر کو فتح کی خبر کا ایک خط لکھ دیجئے حکیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اما بعد فانا کنا ... [illegible]

[illegible]

لالہ لاجپت رائے کا بھوت

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۴)

یہ تو وہ تدابیر تھیں جو ہمارے نزدیک ان قانونی و عدالتی نقائص کو دور کرنے کے لئے ضروری ہیں جن کے باعث مسلمان عورتیں ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور ان سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ پاکر بعض اوقات اپنے دین و ایمان تک کو خیرباد کہہ دیتی ہیں۔ لیکن ایک شرعی تدبیر اور بھی ہے جس کے لئے ہم قانون کے محتاج نہیں ہیں اور گو وہ ان عورتوں کے لئے تو کارگر نہیں ہو سکتی جو ورطۂ مصائب میں گھر چکی ہیں۔ لیکن کم از کم آئندہ کی پیش بندی کے لئے بہت کچھ مفید و موثر ہو سکتی ہے۔ ہم اسے علمائے اعلام اور قوم کے ارباب فکر کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر غور کریں۔ اور اگر اس سے مفاسد کے بند ہونے کی کوئی امید ہو تو اسے اختیار کرنے کا عام مسلمانوں کو مشورہ دیں۔

کتب فقہ میں طلاق کی جہاں اور صورتیں لکھی ہیں وہاں ایک صورت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مرد اپنے اختیار طلاق کو عورت کے سپرد کر دے۔ اور وہ اس کے عطا کئے ہوئے اختیار کو استعمال کر کے اپنے تئیں خود طلاق دے لے۔ اس طریقہ کو اصطلاح فقہ میں "تفویض الطلاق للمرأۃ" کہتے ہیں۔ اس کے احکام یہ ہیں کہ جب مرد عورت کو طلاق تفویض کر دے تو اس کو خود یہ اختیار ہو جاتا ہے کہ رشتۂ نکاح کو منقطع کر دے۔ بغیر اس کے کہ بعد میں مرد راضی ہو یا نہ ہو۔ اگر مرد نے اسے ایسے الفاظ میں یہ اختیار دیا ہو کہ وہ ایک ہی مجلس میں تعلق نکاح باقی رکھنے یا طلاق دے لینے کا فیصلہ کرے۔ تو اس کو طلاق کا اختیار اسی مجلس خاص تک حاصل رہیگا۔ خواہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو۔ لیکن اگر وہ ایسے وسیع الفاظ میں اسکو یہ اختیار دے کہ وہ جب چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے تو پھر عورت اس مجلس خاص کی پابند نہیں ہوتی۔ اسلئے ساری عمر یہ حق حاصل رہتا ہے کہ خواہ طلاق جب چاہے دے۔

بحر الرائق میں ہے۔ التفویض الیہا یکون بلفظ التخییر والامر بالید والمشیئۃ (جلد ثالث کتاب الطلاق) یعنی تخییر امر بالید اور مشیت تینوں طریقوں سے تفویض ہو جاتی ہے۔

رد المحتار میں ہے۔ قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق ... فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ ای فی الحاضرۃ او اخبارا ای فی الغائبۃ (جلد ثانی کتاب الطلاق) یعنی مرد نے کہا تجھے اختیار ہے کہ اپنے تئیں طلاق دے۔ یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ تفویض طلاق کا ہم معنی ہوگا۔ اور عورت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اسی مجلس میں جب کہ اسکو تفویض کا علم ہوا۔ یا تو بالمشافہ طلاق دے یا اگر غائب ہو تو اس کی خبر دے۔

عالمگیری میں ہے۔ وان قال ... لمشیتک ... مالم تقم ... اہ ... فعل ما یقطعہ مما یدل علی الاعراض ... لا تطلق بعد الاای المجلس الا اذا زاد ... متی شئت او متی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت (جلد ثانی کتاب الطلاق)

نکات و لطائف

حوادث و احکام

استفتاء

لالہ لاجپت رائے کا بھوت

ویدک چیستاں

(ایک نومسلم کی قلم سے)

وید دنیا کی ان عجیب وغریب کتابوں میں سے ہے جس کے مصنف کا آج تک باوجود تلاش بسیار کے پتہ ہی نہیں چلا۔ وید خود تو اس بارے میں بالکل خاموش اور ساکت محض ہیں البتہ وید کے حامی اس کتاب کے متعلق مختلف طریقہ سے طبع آزمائی کیا کرتے ہیں۔ ایک عرصہ تک تو اس کتاب کے متعلق یہی مشہور تھا کہ مختلف لوگوں نے وقتاً فوقتاً مظاہر قدرت سے متاثر ہو کر نظم یا نثر میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ بعد کے لوگوں نے یادگار کے طور پر قلمبند کر لیا۔ جمع کرنے والوں نے یہ احتیاط کی کہ ہر منتر کے شروع میں اس کے مصنف کا نام بھی لکھ دیا تاکہ کلام مخلوط نہ ہو جائے۔ تھوڑے دن بعد یہ بتایا گیا کہ نہیں یہ چاروں کتابیں برہما کے منہ سے نکلی ہیں یا انکی تصنیف ہیں۔

انگریزوں کی حکومت میں ایک اور انکشاف ہوا کہ یہ چاروں کتابیں خدا کا الہام ہیں جو شروع دنیا میں چار بزرگوں پر الہام کی گئی تھیں۔ اس کتاب کے متعلق ہندوؤں کے مختلف طبقوں میں مختلف خیال ہیں۔ اگرچہ باوجود اس شدید اختلاف کے یہ سب فرقے ہندو ہی کہلاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج تک ہندو کی صحیح تعریف کوئی بھی نہیں کر سکا۔ جب کتاب خود ساکت وصامت ہو تو اس کے ماننے والے کہاں تک اسکی حمایت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ایک یہی مصیبت نہیں کہ اس مقدس کتاب کے مصنف کے متعلق آج تک کوئی صحیح فیصلہ نہیں ہو سکا۔ بلکہ اس کے تمام نسخے بھی آپس میں متفق نہیں۔ باہمی الفاظ میں تو فرق ہے ہی۔ لیکن بعض نسخوں میں تو منتر کے منتر غائب ہیں پھر لطف یہ ہے کہ چاروں متن میں بھی اختلافات ہے۔

چونکہ مختلف بزرگوں نے مختلف مواقع اور مختلف مناظر سے متاثر ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس لیے یہ کتاب ایسی چیستاں بن گئی ہے کہ صحیح مطالب کا حاصل کرنا دشوار ہے چونکہ وید اپنے صحیح مطالب کے اظہار میں بالکل ناکام ہیں اسلئے پڑھے پنڈتوں نے اپنی توجہ زیادہ تر بھاگوت پران یا سنکرت گیتا وغیرہ کتابوں کی ترویج میں خرچ کی۔ اور وید کو اپنی رہنمائی کے لیے ناکافی سمجھا۔ آج اس روشنی کے زمانہ میں بھی وید اس ہی کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں جس میں آج سے ہزاروں برس پہلے پڑے ہوئے تھے۔

سوامی دیانند نے بہت کوشش کی کہ اس کتاب کو زمانہ حال کے سانچے میں ڈھال کر اس بیکار چیستاں کو کارآمد بنایا جائے لیکن افسوس وہ بھی ناکام رہے۔ جو کچھ کیا وہ بھی نہ کرنے کے برابر ہے پہلے بزرگوں نے جو کچھ کیا تھا افسوس سوامی جی نے ساری عمر اس کے غلط ثابت کرنے ہی میں خرچ کر دی اور خود نہ بتا پائے کہ آخر اس پہیلی کی بوجھ ہے اور اس معمہ کا حل کیا ہے۔ سوامی جی نے جو کچھ تھوڑا بہت کھینچ تان کر حل کیا بھی وہ خود ایک مستقل مضحکہ خیز چیز بنکر رہ گئی ہے۔

یہ بھی تسلیم ہے کہ بعض بعض منتروں کو ایسے معنے پہنائے ہیں کہ جس سے سوامی جی کی سوجھ بوجھ پر آفرین کہنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن وید کے معنی بیان کرنا اول تو مردہ میں جان ڈالنا۔ یا گونگے کے اشاروں کا مطلب سمجھانے کے مرادف ہے۔ پھر اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس مردہ زبان کو ایسے قالب میں ڈھالے جو نئی روشنی کے زمانہ میں قابل توجہ ہو سکے اور پہلے بزرگوں کی تمام تفسیروں سے اچھوتی ہو تو یہ کام یقیناً سخت مشکل ہے۔

سوامی جی نے جس محنت سے کام کیا وہ یقیناً داد کے قابل ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں اس کا افسوس ہے کہ یہ جنس یورپ کے بازاروں میں فروخت ہونے کے قابل نہ ہو سکی۔ اگرچہ بعض جگہ سوامی جی کو بکری کا خمیر اور شہد کی بکری بھی بنانی پڑی۔ نمک کا گھوڑا اور گھوڑے کا ساچھ اگنی کا پرمیشور مصنف کا مقصد فرض سا تھے جتن کرتے اور دور از عقل تاویلات کے باوجود وید بھگوان جہاں تھے وہیں ہیں اور یہ مال مہذب دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل نہ ہو سکا۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ الجمعیۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف وکرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم ازکم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی ومذہبی خادم کو موت وحیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

اس مذاقیہ قلم اور مضحکہ خیز ارتقا کا نتیجہ یہ ضرور ہوا کہ ہندوؤں میں ہر چند فرقوں کا اضافہ ہو گیا۔ اور ہندو دھرم میں چند جدید اصول وفروع کی زیادتی ہو گئی۔ سناتن دھرم پر ایک کاری ضرب لگی۔ اور وہ کھیل کھیل ہو کر رہ گیا۔ انگریزی حکومت میں اس پرانے دھرم کا پنپنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن اور محال ہو گیا ہے۔ اس مضمون میں ہم صرف ایک منتر پیش کرکے اس کی چند تفسیریں نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ وید بھگوان کی اس گونگی چپ نے ہندو دھرم کو کیسا زبردست نقصان پہنچایا ہے اور وید مقدس کے متعلق ایک صحیح خیال انسان کو اپنے قائم کرنا کس قدر دشوارتر کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر رگوید کے سترہویں ادھیائے کا نواں منتر ملاحظہ ہو۔ اس منتر کے مصنف رام دیو رشی ہیں واقعہ یہ ہے کہ انھوں نے زمانہ سبقا میں کوئی عجیب الخلقت جانور دیکھا۔ جو غالباً اس سے پہلے انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اول تو انھوں نے اس پر بہت غور کیا اور جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو انھوں نے اپنے شاگردوں کے سامنے۔ اسی عجیب الخلقت جانور کا ذکر کر دیا جس سے رام دیو جی نے یا تو اپنے چیلوں کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا ہے یا زیادہ سے زیادہ یہ بتانا تھا کہ شکتی اور اس کے قادر مطلق ہونے کے سلسلہ میں اس امر کا اظہار کیا ہوگا کہ وہ ایسے ایسے عجیب الخلقت جانور پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اس سے زائد اس منتر کا اور کوئی مطلب نہیں معلوم ہوتا۔ ہم ناظرین کے سامنے اول اس منتر کا لفظی ترجمہ ذکر کردیں۔ تاکہ آئندہ جو کچھ ہم عرض کرتا ہے وہ آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکے۔

رام دیوجی ارشاد فرماتے ہیں۔

اس کے چار سینگ ہیں۔ تین پاؤں ہیں۔ دو سر ہیں۔ سات ہاتھ ہیں۔ اور تین طرح پر بندھا ہوا وہ بیل چلاتا ہے۔ (وہ) بڑا دیوتا مرنے والوں میں آداخل ہوا۔

چونکہ ان الفاظ میں کوئی خاص چیز نہیں ہے بلکہ محض ایک عجیب الخلقت جانور جو بیل کے مشابہ ہے۔ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن پھر وید کے ارتھ کرنے والوں نے اس منتر کے ترجمہ میں جو زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں وہ عجیب حیرت انگیز ہیں۔ بعد کے آنے والوں نے اس پہیلی کی بوجھ میں جو ملمع سازی کی ہے وہ قابل رحم ہے۔

نروکت کے مصنف اسکے ذیل میں فرماتے ہیں

یہ شرتی یگیہ کا اظہار کرتی ہے۔ چار وید اس کے چار سینگ ہیں یعنی۔ اونچی وسماتی آوازوں کا چھاپس کے پیر ہیں پراتہ اور اودرنتیہ اس کے دو سر ہیں اور سات گائتری وغیرہ چھند اس کے ہاتھ ہیں۔ اور کلپ۔ براہمن۔ منتر تین طریقہ بندھا ہوا ہے۔ وہ یگیہ بیل کی مثال آگ کا دیوتا انسانوں کی بھلائی کے لیے ان میں داخل ہو رہا ہے۔

مہابھاشیہ کے مصنف رقمطراز ہیں

یہ شرتی کلام اور کلمہ کی بحث میں ہے۔ اسم۔ فعل۔ لفظوں کا بڑھانا اور حذف کرنا یہ چار سینگ ہیں۔ زمانہ ماضی۔ حال۔ استقبال۔ یہ پیر ہیں۔ دل۔ گلا۔ سر۔ جہاں سے آوازیں نکلتی ہیں اس میں بندھا ہوا ہے۔ نتیجہ۔ کاریہ۔ یہ دو سر ہیں۔ مصدر کی گردانیں سات ہاتھ ہیں۔ پس یہ آواز کرنے والا دیوتا (مشابہ بیل) مرنے والے انسانوں میں داخل ہو گیا ہے۔

راماچ اچاریہ مہاراج کا ارشاد ہے

یہ شرتی پرمیشور کے بیان میں ہے۔ چار دروہ چار سینگ ہیں تین پیر سے مراد تین قسم کے جیو ہیں۔ (ہمیشہ سے والا جسم کی قید میں مبتلا۔ مکتی پانے والے) شدہ ستو گنا تمک ستو۔ یہ دو سر ہیں۔ پرکرتی کی مختلف سات حالتیں اس کے ہاتھ ہیں کرشن جی کے لڑکے اور پوتوں کی صورتوں میں بندھکر انسانوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ سب کو شکل والا اور نام والا بناتا ہوا آخری روح اور جزوی روح میں داخل ہوتا ہے۔

مدیا رنتیہ مہاراج ترجمہ کرتے ہیں

یہ شرتی اوم پر ہے۔ الف۔ واو۔ میم۔ نون غنہ یہ چاروں سینگ ہیں۔ روحانی۔ دنیاوی۔ جاہ وجلال۔ یہ تین پیر ہیں چیت۔ اچیت۔ دو سر ہیں۔ سات قسم کے کرے اس کے ہاتھ ہیں۔ کرہ شمسی وقمری چمکیلی اشیاء سے بندھا ہوا بیل کی بیل کی مثال آدم برہما کے جاہ وجلال کو ظاہر کرتا ہے۔

شری بلبھ اچاریہ جی نے بھی اس ہی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن ایک اور مزہ دار ترجمہ ملاحظہ ہو۔

یہ شرتی بین باجہ کا اظہار کرتی ہے۔ گانے میں جو چار قسم کی آواز ہے وہ چار سینگ ہیں۔ کومل وغیرہ تین سر اس کے تین پیر ہیں۔ لے اور سر دو سر ہیں۔ سات رندھر اس کے سات ہاتھ ہیں۔ ہونٹھ اور دو ہاتھ اس کا بندھن ہے۔ اس طرح وہ بیل انسانوں میں راگ بنکر داخل ہوا۔

اس پہیلی کی ایک اور بوجھ ملاحظہ کیجیے۔

یہ شرتی علم موسیقی کا اظہار کرتی ہے۔ تعت تیت گھن۔ وہن یہ چار سینگ ہیں تین گرام تین پاؤں ہیں۔ لے اور شر دو سر ہیں۔ بانسری چھینا وغیرہ سات ہاتھ ہیں۔ گلا۔ تالو۔ منہ ان تینوں

باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو

برقیات

عالم اسلامی

حکومت عراق

جعفر پاشا وزارت بنا رہے ہیں

بغداد ۱۸ نومبر۔ جعفر پاشا سابق عراقی نمائندہ مقیم لندن آج بغداد واپس آگئے۔ ان کو ہوائی جہاز پر براہ تاہیرہ ارگستان پر سے گذرنے میں مشکلات کا سامنا ہوا تھا۔ عمان پہونچتے پہونچتے طیارہ کو مجبوراً زمین پر اترنا پڑا کیونکہ انجن خراب ہو چلا تھا۔ لیکن شاہی طیارہ منتظر عمارہ سے دو ہوائی جہاز دیدئے گئے جس سے ان کو سفر ملتوی نہیں کرنا پڑا البتہ جو سفر دس گھنٹوں میں طے ہوتا وہ ۱۸ گھنٹوں میں طے ہوا۔ اگرچہ جعفر پاشا اس سفر کی تکان زیادہ محسوس کر رہے تھے لیکن پہونچنے کے ساتھ ہی وزارت مرتب کرنے کے کام میں مصروف ہو گئے۔ بہت ممکن ہے کہ دونوں پارٹیوں کی مخلوط وزارت مرتب ہو جائے۔

ترکی اور اٹلی کی جنگ کا خطرہ

ترکی میں اجتماع افواج کا حکم

لندن ۱۸ نومبر۔ جریدہ ڈیلی نیوز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ حکومت ترکیہ نے فوج کے ۲۰ طبقات کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ جریدہ مذکور کا بیان ہے کہ آج کل دولت ترکیہ پر اطالوی عزائم سے بہت کچھ خوف وہراس طاری ہو رہا ہے۔ اجتماع افواج کے متعلق جو حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ غالباً سینور مسولینی کی تازہ تقریریں ہیں۔ خصوصاً یوم التوائے جنگ کی تقریر کے اس حصہ کی نسبت زیادہ خیال گذرتا ہے جس میں مسولینی نے ایک قدیم رومی سفاک سلا کا ذکر کیا تھا جو اپنی عزت وآبرو قائم کرنے کے لیے ممالک مشرقی کی طرف ایک جنگی مہم لے گیا تھا۔ ترکی کو کھٹکا پیدا ہو گیا ہے اور وہ خیال کرتی ہے کہ آج کل طبقہ فسطائی کو کسی طرف جنگی مشغلہ کی خواہش ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے سینور مسولینی کی تقریر کو سیاسی معنی پہنائے ہیں۔

ترکی قنصل کی حجاز میں آمد

بولاق جہاز میں جس میں امیر سعود مصر سے حجاز واپس آئے ہیں ترکی قنصل سلیمان شوکت بک تشریف لائے ساحل پر آپکا زبردست استقبال کیا گیا۔ آپ ساحل سے روانہ ہو کر سلطان ابن سعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سرکاری طور پر ملاقات کی۔

برطانی ہائی کمشنر انگورہ میں

رنگیں ۲۲ نومبر۔ برطانی ہائی کمشنر عراق سر ہنری ڈابس ترکی حکومت کی دعوت پر جیسا کہ سنا تھا کہ وہ جنیوا سے براہ قسطنطنیہ واپس جا رہے ہیں۔ انگورہ گئے ہیں۔ چند ماہ ہوئے عراق اور ترکی کے درمیان ایک معاہدہ کی تکمیل ہوئی ہے اس دورہ میں ڈابس اُن مسائل پر گفتگو کر سکیں گے جو ابھی دونوں ممالک کے درمیان تصفیہ طلب ہیں اور ترکی حکومت کو عراقی ارباب بست وکشاد کے حقیقی دوستانہ رویہ کا یقین دلا سکیں گے۔ عین اسی وقت انگورہ میں سر جارج کلرک ترکی کے جدید برطانوی سفیر کی موجودگی بھی محض ایک حسن اتفاق ہے جو رسمی ملاقات کا فرض ادا کر رہے ہیں۔

ہندوستان

ہندو مسلمانوں سے مولانا شوکت علی کی اپیل

انتخابات میں کانگریس کی حمایت کرو

مولانا شوکت علی پریزیڈنٹ پراونشل کانگریس کمیٹی ۲۲ نومبر کو گونڈہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

میں اضلاع گونڈہ۔ رائے بریلی۔ بہرائچ۔ ہردوئی۔ اناؤ کا دورہ کر چکا ہوں۔ مجھکو کامل امید ہے کہ ان اضلاع سے کانگریس کے امیدوار بمقابلہ کثرت آراء منتخب ہوں گے۔ میں گونڈہ اور بہرائچ جیسے دور افتادہ اضلاع میں عمدہ تنظیم اور بڑھا ہوا جوش دیکھکر بہت خوش ہوا۔ ہر طرح امید ہے کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ موہن لال سکسینہ اور ٹھاکر حکم سنگھ صاحبان اسمبلی کے لیے ضرور منتخب ہوں گے۔ چودھری خلیق الزماں کی بھی راجہ صاحب سلیم پور کے مقابلہ میں خوب تائید ہو رہی ہے مسٹر محمد حبیب خلیل شاہ اور مہاشہ رجی لال کی بھی کامیابی کی توقع ہے۔

میں تمام ہندو مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ کانگریس کی حمایت کریں اور جس قدر ووٹ دیں کانگریسی امیدواروں کو دیں۔ ہندوستان کا پرچم کھلانے کے لئے طاقتور۔ شجاع اور سچے آدمیوں کی ضرورت ہے اب میں بہار جا رہا ہوں اور وہاں بھی آٹھ دن تک کام کروں گا اور مجھے امید ہے کہ وہاں بھی کانگریسی امیدواروں کی پوری تائید وحمایت ہوگی۔

انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس کی تیاریاں

کلکتہ ۱۹ نومبر۔ اسسٹنٹ سکرٹری مجلس استقبالیہ انڈین نیشنل کانگریس بیان کرتے ہیں کہ مختلف سب کمیٹیوں کے کام بڑی تیزی سے انجام پا رہے ہیں اور قریب تکمیل پہونچ گئے ہیں۔ صدر کی قیام گاہ کے لئے ۲۵ بڑے جھونپڑے تعمیر کئے گئے ہیں کانگریس پنڈال کے قریب ہی چند فیملی کاٹیج بھی بنائے جائیں گے۔ پورے موسم کا کرایہ ۵۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ وزیٹروں سے استدعا ہے کہ وہ اپنے نام پہلے ہی سے درج رجسٹر کرالیں۔ کیونکہ محدود نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب کمیٹی نمائش نے کھدر کے لئے مفت اسٹال ایک کثیر تعداد میں محفوظ کرالیا ہے جو لوگ تشریف لائیں وہ گرم کپڑے اپنے ساتھ ضرور ضرور لائیں۔ کیونکہ سردی بہت شدت سے پڑتی ہے۔

راولپنڈی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۱۹ نومبر۔ راولپنڈی شہر میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت احکام نافذ کئے گئے ہیں جن میں چار سے زیادہ آدمیوں کے اجتماع اور لاٹھیاں وغیرہ لیکر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے اس علاقہ میں جامع مسجد بھی شامل ہے۔ شہر میں کامل امن ہے۔

راولپنڈی میں فساد ہو گیا

۳۵ گرفتاریاں

راولپنڈی ۱۹ نومبر۔ شہر میں عرصہ سے یہ افواہیں گشت کر رہی تھیں کہ اگر سکھوں کا جلوس گرو نانک کی یوم پیدائش کے اعزاز میں باجے کے ساتھ نکلا تو فساد ہو جائیگا۔ ان افواہوں کے خیال سے پولیس نے جلوس کے سلسلہ میں کافی انتظامات کئے تھے۔ ذمہ دار لیڈروں نے اس طرح جلوس کا انتظام کیا تھا کہ سخت اشتعال کے باوجود بھی اہل جلوس عنان صبر وتحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ سکھ خواتین کو جو اس قسم کے جلوس میں شریک ہوتی ہیں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ۳۰ ہزار آدمی جلوس کے ساتھ تھے۔ اکالی سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب جلوس جامع مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے گذر رہا تھا تو اہل جلوس پر آس پاس کے محلوں سے خشت باری ہوئی جس سے چند پولیس افسران کو چوٹ آئی۔ اور تین چار تماشائی زخمی ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً ایک مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور وہاں ۳۵ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ عین ارتکاب جرم کی حالت میں گرفتار کئے گئے۔

مظفر پور میں مولانا شفیع داؤدی کی تقریر

صرف کانگریسی امیدواروں کی حمایت کیجیے

مظفرپور ۲۰ نومبر۔ مسلم کلب میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب نے اپنی تقریر میں ملک کے موجودہ حالات اور مسلمانوں کے فرائض سمجھائے۔ آپ نے فرمایا۔

صرف کانگریس ایک ایسی مجلس ہے کہ اس کے جھنڈے کے نیچے رہکر ہندو اور مسلمان دونوں مادر وطن کی آزادی کے لئے جدوجہد کر سکتے ہیں۔ آج کل بعض رجعت پسند ہندو اور مسلمان کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور کانگریس کے حقیقی وقار واقتدار کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ کانگریس ایک خالص قومی مجلس ہے اور ہندوستان کی نجات کانگریس کی طاقت اور مضبوطی میں مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس وضع قوانین کے لئے کانگریس کے ٹکٹ پر مسلمانوں کو امیدوار بنایا جائے۔ میں تمام مسلم رائے دہندگان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ صرف کانگریسی مسلمان امیدواروں کو رائیں دیں۔ جو آزادی کی جنگ کے لئے شریک ہیں۔ اور جو اب تک اس آزادی کے لئے عظیم قربانیاں کر چکے ہیں۔

رائے زادہ ہنسراج کی دستبرداری

لالہ اچنت رائے بلا مقابلہ منتخب ہو جائینگے

لاہور ۲۰ نومبر۔ جالندھر سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ رائے زادہ ہنسراج اسمبلی کی امیدواری سے لالہ اچنت رائے کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ پنڈت موتی لال نہرو کی حسب ہدایت ہوا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ لالہ اچنت رائے بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں۔ غالباً لالہ اچنت رائے مغربی پنجاب سے۔ دیوان چمن لال کے حق میں دستبردار ہو جائیں گے۔

مدراس کے انتخابات

کانگریسیوں کی بے نظیر کامیابیاں

مدراس ۲۰ نومبر۔ مسٹر پی۔ پیرومال۔ بینڈا وارڈ مسٹر وی۔ وی توگیہ کانگریسی امیدوار نیلور وزیگاپٹم کے حلقوں سے اسمبلی کے لیے منتخب ہو گئے ہیں۔ ان امیدواروں کو اپنے حریفوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ رائیں ملیں اسمبلی میں صوبہ مدراس کے لیے ۱۶ منتخب نشستیں مقرر ہیں۔

پندرہ کے لئے امیدوار منتخب ہو چکے ہیں ان پندرہ میں سے گیارہ کانگریسی ارکان ہیں تین انڈیپینڈنٹ اور ایک یورپین ہے مجلس مقننہ (صوبہ مدراس کونسل) میں اب تک ، کانگریسی امیدوار منتخب ہو چکے ہیں۔

مدراس ۱۲ر نومبر۔ کانگریس کمیٹی اور سوراج پارٹی کی نگرانی میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا یہ مقصد تھا کہ جن رائے دہندگان نے کانگریسی امیدواروں کو رائیں دی ہیں اور ان کی رائے کی وجہ سے کانگریسی امیدواروں کو زبردست اکثریت حاصل ہوئی ہے اس پہلو کا دلی شکریہ ادا کیا جائے۔ اور ان کو تہنیت و مبارکباد دی جائے۔ مسٹر سری نواس آئنگر نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ کانگریسی امیدواروں کی فتح حقیقتاً ان لوگوں کی شکست ہے جو ایک اجنبی حکومت کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں حکومت کے وسائل و ذرائع وسیع ہیں۔ لیکن کانگریس کی کامیابی نے حکومت پر ملک کی اصلی حالت ظاہر کر دی۔ اس صوبہ میں ایک عرصہ سے فرقہ بندی کا طوفان آیا ہوا تھا۔ لیکن رائے دہندگان نے کانگریسی امیدواروں کو رائیں دیکر اس طوفان کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ مصالحت کے لئے کانگریس کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے۔ اگر حکومت معززانہ اور فیاضانہ شرائط پیش کرے تو مصالحت میں کوئی دقت نہیں ہے

صوبہ بنگال کے انتخابات

کانگریسیوں کی فتح

کلکتہ ۱۲ر نومبر۔ مجلس وضع قوانین بنگال کے لیے کلکتہ کے دو باقی حلقوں کی رائے شماری کی گئی۔ دونوں حلقوں سے کانگریسی امیدوار زبردست اکثریت سے منتخب ہوئے۔ شمالی کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ سے سبھاش چندر بوس کانگریسی امیدوار کو ۱۱۰۲ رائیں ملیں اور آپ کے حریف امیدوار مسٹر جے این باسو انڈیپینڈنٹ امیدوار کو صرف ۵۸۸ رائیں ملیں۔

جنوبی کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ سے رائے کرشن بوس کانگریسی امیدوار کو ۱۰۴۳ رائیں ملیں اور آپ کے حریف انڈیپینڈنٹ امیدوار مسٹر جے چندر گھوش کو صرف ۳۰۹۲ رائیں ملیں۔ رائے بہادر جے سی گھوش کو ۱۰۰ رائیں ملیں۔ بوس کے باقاعدہ منتخب ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ اور مسٹر گھوش کی ضمانت بھی ضبط ہو گئی۔

سبھاش بابو کی کامیابی پر پرجوش مظاہرے

کلکتہ ۱۲ر نومبر۔ شمالی کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ سے مجلس مقننہ کے لئے دلچسپ مقابلہ تھا مسٹر سبھاش چندر بوس سابق چیف اگزیکیٹو آفیسر کارپوریشن کلکتہ و حال اسیر فرنگ (جو بنگال آرڈیننس کے ماتحت مانڈلے جیل میں اسیر ہیں) اور مسٹر جے این بوس اعتدال پسند جماعت کے لیڈر اس جگہ کے امیدوار تھے۔ رائے شماری کے بعد معلوم ہوا کہ سبھاش بابو کو اپنے حریف پر فتح عظیم حاصل ہوئی ہے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کو ۱۵۰۰ سے زیادہ رائیں اپنے حریف کے مقابلہ میں ملیں۔ ۵۰۰۰ رائے دہندگان میں سے ۲۷۰۰ سے زیادہ رائے دہندگان نے رائیں دیں۔ نتیجہ کا اعلان ہوتے ہی اخبار فارورڈ غیر معمولی طور پر شائع ہوا۔ اس میں سبھاش بوس کی تصویر ان کی زندگی کے مختصر حالات اور نتیجہ کی اطلاعات درج تھیں۔

صوبہ بمبئی کے انتخابات

کامیاب امیدواروں کے نام

بمبئی ۱۲ر نومبر۔ مجلس مقننہ کے انتخابات کے مزید نتائج کا اعلان ہوا ہے۔ تھانہ کے ضلع سے زنجیرو ایک غیر برہمن اور جی۔ بی پردھان جوابی تعاون کامیاب ہوئے۔ پونہ کے ضلع سے مسٹر جواز غیر برہمن اور مسٹر این آر گنجال جوابی تعاونی منتخب ہوئے۔ دھارواڑ کے ضلع سے مسٹر کامبلی غیر برہمن اور مسٹر جوگ کانگریسی امیدوار کامیاب ہوئے۔ ندیاد کے ضلع سے مسٹر چھوا بھائی پٹیل کانگریسی اور دادا بھائی انڈیپینڈنٹ منتخب ہوئے۔ بلگام کے ضلع سے مسٹر بگوری اور [illegible] منتخب ہوئے۔

مسلمان امیدواروں کا انتخاب

بمبئی ۱۲ر نومبر۔ بمبئی کونسل کے لیے مسلم حلقوں کے نتائج کا اعلان ہو گیا ہے۔ جنوبی حلقہ سے حاجی ابراہیم سناگری سردار محبوب علی خاں آف [illegible]، مولوی عباس صاحب بیجاپوری کامیاب ہوئے ہیں۔ وسطی حلقہ سے شیخ عبدالعزیز عبداللطیف، مولوی برہان الدین احمد اور غلام احمد اکوفیا منتخب ہوئے۔ یہ سب انڈیپینڈنٹ ہیں۔

مہاراجہ الور کی خدمت میں مسلمانوں کا وفد

تعمیر عیدگاہ اور اعانت مسلم یونیورسٹی پر اظہار امتنان

بمبئی ۲۲ر نومبر۔ حسب مہاراجہ الور جہاز سے ساحل بمبئی پر اترے تو آپ کی خدمت میں بمبئی کے مسلمانوں کا ایک وفد مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مہاراجہ کو انجمن الاسلام کی طرف سے مبارکباد دی گئی اور انہوں نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کو جو امداد دی ہے اور اپنی مسلمان رعایا کے لئے جو عیدگاہ تعمیر کرائی ہے۔ اس کے متعلق شکریہ ادا کیا گیا۔

مہاراجہ الور کا جواب

بمبئی ۲۲ر نومبر۔ مسلمانوں کا جو وفد مہاراجہ الور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس میں مسٹر ابراہیم [illegible] صدر میونسپل کارپوریشن اور [illegible] کے بڑودہ والا [illegible] بمبئی بھی تشریف [illegible] مہاراجہ نے فرمایا [illegible] ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی ہندوؤں اور مسلمانوں کے حقیقی اتحاد پر منحصر ہے۔ [illegible] ملک میں پیدا کیا [illegible] ہندوؤں اور مسلمان دونوں [illegible] زندگی بسر کریں۔

مجلس وضع قوانین صوبہ متوسط

مختلف جماعتوں کے نمائندوں کا تناسب

ناگپور ۲۲ر نومبر۔ صوبہ متوسط کی مجلس وضع قوانین کے لئے [illegible] جبلپور [illegible] انتخابات [illegible] کانگریسی ارکان ۱۸، جوابی تعاونی ارکان [illegible] انڈیپینڈنٹ ارکان [illegible] مسلمان ارکان ۷، اعتدال پسند [illegible] میزان ۵۵۔ اس صوبہ کے تمام حلقوں سے کل [illegible] رائیں دی گئیں۔ ان میں سے مختلف جماعتوں کے امیدواروں نے اس طرح رائیں حاصل کیں۔

کانگریسی امیدواروں نے	۲۸۲۶۶ رائیں حاصل کیں
جوابی تعاونی	۲۱۶۲۸
انڈیپینڈنٹ کانگریس پارٹی کے امیدواروں نے	۱۰۱۹۶
ایک اعتدال پسند [illegible] انڈیپینڈنٹ	۱۹۱۳۱
غیر برہمن امیدواروں نے	۴۸۶۷
مسلمان	۵۹۱۳

وزارت کی ترتیب کے متعلق [illegible] ہوگا [illegible] میں سے [illegible]

رائیں حاصل کرنے کا ایک عجیب طریقہ

کلکتہ ۱۶ر نومبر۔ بڑے بازار میں [illegible] گاڑی میں [illegible]

یہ تھے کہ للت بابو کو رائے دو۔ لوگوں کو معلوم ہونے پر کہ یہ پجاری پول کی گائیں ہیں۔ بڑی بے چینی ہوئی۔ اس سے للت بابو اور ان کے حمایتیوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

پنڈت موتی لال نہرو کا "بندے ماترم" کو جواب

"اپنی دروغ بیانیوں کا سلسلہ بند کر دو"

لکھنؤ ۲۲ر نومبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے "بندے ماترم" کے اڈیٹر کے نام ذیل کا تار ارسال کیا ہے:۔

"میری توجہ منعطف کرائی گئی ہے کہ آپ نے "بندے ماترم" کی ۱۸ر نومبر کی اشاعت میں دو بیانات مجھ سے منسوب کئے ہیں کہ (۱) میں لالہ لاجپت رائے کو کچل ڈالوں گا۔ (۲) میں لالہ لاجپت رائے کو تباہ کر دوں گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے احباب کے حلقہ میں پرائیویٹ حیثیت سے لالہ جی کے متعلق یہ باتیں کہی ہیں یہ متعصبانہ دروغ بیانی ہے۔ اور یہ بھی ان دروغ بیانیوں کے سلسلہ میں ہے جو آپ پہلے سے میرے خلاف شائع کر رہے ہیں۔ ان دروغ بیانیوں کا مطلب یہ ہے کہ پنجاب کے رائے دہندگان کو کانگریسی امیدواروں کے خلاف متاثر کیا جائے۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میرا یہ تار اپنے اخبار کی پہلی اشاعت میں درج کیجئے۔ آپ کے ان توہین آمیز مضامین کے لحاظ سے جو آپ ایک عرصہ سے میرے خلاف لکھ رہے ہیں۔ یہ ایک بالکل غیر متعصبانہ کارروائی ہے۔ آپ کے ہتک آمیز اور غلط مضامین کی بناء پر مجھے جن کارروائیوں کا مشورہ دیا جا سکتا ہے اسکے اعتبار سے یہ کارروائی غیر مضرت رساں ہے۔ انتخابات کے اختتام تک اور کارروائی ملتوی کر دی ہے اس التوا کی وجہ یہ ہے کہ میری ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ انتخابات کے زمانہ میں اپنے ذاتی معاملات کی وجہ سے لوگوں کے دماغوں کو منتشر کروں بہرحال آپ پنجاب کے رائے دہندگان سے اس اصول پر اپیلیں کر رہے ہیں کہ مذکورہ غلط بیانات ان کے سامنے پیش کریں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ آپ کی غلط بیانیوں کی فوراً تردید کر دینی چاہیئے تاکہ پنجاب کے رائے دہندگان اور کانگریسی امیدواروں کے لئے پیچیدگی نہ رہے"

خدام الحرمین کی مجلس انتظامیہ کا اجلاس

جمعیۃ خدام الحرمین کی مجلس انتظامی کا ایک جلسہ گذشتہ یکشنبہ کی دوپہر کو بمقام دفتر جمعیۃ واقع گلی یار چہ میں زیر صدارت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب صدر جمعیۃ منعقد ہوا اور اندرین مسلم حجاز کانفرنس لکھنؤ کی استدعا کے بموجب اس کی تجاویز پر عملدرآمد کرنے کا جو کام جمعیۃ خدام الحرمین نے اپنے ذمہ لیا ہے اس کی بابت سکرٹری صاحب نے اس وقت تک کی کارروائی کے حالات بیان کئے۔ اور کانفرنس کی تجاویز کا مضمون بھیجنے پر مصر، جاوا، ایران اور یمن والوں کے جوابات موصول ہوئے ہیں اور جن میں ان تجاویز سے موافقت ظاہر کی گئی ہے، وہ ارکان کے روبرو پیش کئے۔ اس کے بعد مدراس و بنگال و بمبئی کے لئے وفود منتخب کئے گئے جو اول ہفتہ دسمبر میں انشاء اللہ روانہ ہو جائیں گے۔ ممالک اسلامی کے وفود کے لئے بھی حصول بیرونجات راہداری کی کوشش ہونے کی اطلاع دی گئی۔ آخر میں بعض سربرآوردہ حضرات کی طرف سے جو اس امر کی ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ لکھنؤ کے مسلمانوں کو مسئلہ الحوار حج کے تمام پہلوؤں سے آگاہ کرنے کے لئے ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس سے ارکان جمعیۃ نے بھی اتفاق کیا اور قرار پایا کہ تمام فرقوں کے اور جماعتوں کے سربرآوردہ و باثر اصحاب کی طرف سے یہ جلسہ آئندہ یکشنبہ واقع ۲۸ر نومبر کو دو بجے سہ پہر کے رفاہ عام میں طلب کیا جائے اور جمعیۃ خدام الحرمین کے ارکان بھی اپنی انفرادی حیثیت سے اس میں اتحاد عمل کریں۔ شکریہ صدر پر ایک بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ "ہمدم"

جلسہ تقسیم اسناد پٹنہ یونیورسٹی

پٹنہ ۲۰ر نومبر آج سنیٹ ہال میں پٹنہ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ سر ہنری وہیلر گورنر بہار نے بحیثیت چانسلر طلباء کو خطاب فرمایا اپنے ایڈریس میں ہز ایکسلنسی نے ان تعلیمی ترقیوں کا ذکر کیا جو ان کے عہد حکومت میں ہوئیں۔ آپ نے بتایا کہ اس پانچ سال کے عرصہ میں ایک میڈیکل کالج ایک انجینئرنگ کالج اور ایک ویٹرنری کالج قائم ہوا۔

بسلسلہ صفحہ ۴

مقاموں سے بنا ہوا وہ علم موسیقی بیل کی مثال انسانوں کو خوش کرتا ہے۔

بعض بزرگوں نے اس کی تفسیر علم ادب سے کی ہے۔ گویا ایک امدھوں کا گروہ ہے جو ہاتھی کو ٹٹول کر طبع آزمائی میں مصروف ہے اب سوامی جی کی اچھوتی اور معنی خیز تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

لے انسانو! تیس کے صبح، دوپہر، شام ملنے کے اسباب چار وید سینگ اور نکلنا چھپنا دو سر۔ سات کانٹری وغیرہ چھند سات یا ہتھ۔ منتر۔ براہمن۔ کلپ۔ ان تینوں ترکیبوں سے بندھا ہوا قابل حصول آرام دہ۔ صبح دوپہر شام کے استعمال سے شور کرتا۔ انسان سے اچھی طرح ملتا ہے۔ اس کا برتاؤ کرو تم لوگ آرام پاؤ۔ مطلب۔ جو کہ انسان دو یا متعلقہ ہوم وغیرہ اور شبدہ دو یا (صرف و نحو) وغیرہ کو جانتے ہیں وہ مہاتے (صاحب فضیلت) اور وہ دان ہونے ہیں۔

ناظرین نے دیکھا کہ سوامی جی نے اس معمہ کے حل کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ اصل منتر میں کچھ گھٹا یا بڑھایا بھی۔ ترجمہ سے کام دیا تو مطلب بیان کرنے بیٹھے لیکن باوجود تمام جد و جہد کے ہاتھ کچھ بھی نہ لگا۔ یہ اس کتاب کی حقیقت ہے جس کے ماننے والے اوم کا جھنڈا نصب کرنے کے لئے کعبہ کی تلاش کر رہے ہیں۔ جو کتاب کم و بیش ڈیڑھ کروڑ برس میں اپنا صحیح مطلب بھی دنیا کو نہ سمجھا سکی۔ وہ اس روشنی کے زمانہ میں عالمگیر رہنمائی کیا خاک کر سکتی ہے۔

ہماری رائے میں تو اس مقدس کتاب کو کسی عجائب خانہ کے آثار قدیمہ کی فہرست میں شامل کر دینا چاہیے۔

مراسلات

کتب خانہ نذیریہ

نقل معائنہ

جناب مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند

کتب خانہ نذیریہ جسکی نسبت حضرت شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب (میاں صاحب) دہلوی کی طرف ہے۔ حال ہی میں مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب نے بطور یادگار مولانا مرحوم کے پھاٹک حبش خاں میں قائم کیا ہے۔ اس کتب خانہ میں اسوقت تک تقریباً ڈیڑھ ہزار کتابیں عربی و فارسی و اردو کی جمع ہو چکی ہیں۔ ساتھ ہی ایک دارالمطالعہ ہے جس میں متعدد اخبار و رسائل مسلمانوں کے لئے موجود رہتے ہیں اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آجکل اس قسم کی لائبریری کے لئے مسلمان کسقدر محتاج ہیں اگر کسی مقام پر مسلمانوں کے دس گھر بھی ہوں تو وہاں ایک اسلامی لائبریری لازمی طور پر ہونی چاہیئے۔ اسلام نے نہ تو کسی تصویر کی اجازت دی ہے نہ مجسمہ کی۔ بزرگوں کی یادگار کا صرف یہی طریقہ ہے کہ انکے اعمال صالحہ کی اتباع کی جائے اُن کے ملفوظات اور اُن کی تصانیف کو محفوظ رکھا جائے ایصال ثواب کے لئے مدارس و مساجد اور کتب خانہ قائم کئے جائیں۔ حضرت مولانا مرحوم اپنی اُن یادگاروں کی بدولت آج تک زندہ ہیں۔ ہزارہا شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد اسوقت بھی مولانا کے درس حدیث میں مشغول ہیں اور آتائے دو جہان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال کی اشاعت کر رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ مدرسہ بھی ہے مولانا کی تصانیف بھی ہیں، کتب خانہ کا فرض مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب نے پورا کر دیا ہے۔ یہ ایسی زندہ یادگار ہے کہ جس نے میاں صاحب کے ساتھ ساتھ مولانا سید عبدالرؤف صاحب کی بھی عمر دراز کر دی ہے۔ اگرچہ یہ امر قابل افسوس ہے کہ جس بزرگ نے پھاٹک حبش خاں کی ایک مسجد میں بیٹھکر ستر سال تک حدیث کی خدمت تن دہی کے ساتھ انجام دی ہو اُس کی یادگار (کتب خانہ نذیریہ) کے پاس ذاتی مکان بھی نہیں ہے۔ دہلی میں اگرچہ کرایہ کا مکان کچھ زیادہ قابل عیب نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ دیکھکر تو سخت افسوس ہوتا ہے کہ جو مسلمان اپنی کتابیں وقف کرتے ہیں اُن کی جلدیں تک درست کرنے کیلئے بھی مسلمانوں نے ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا۔ بعض دفعہ کئی کئی مہینہ تک کتابیں پڑی رہتی ہیں لیکن جلد سازی کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا۔ جماعت اہلحدیث کے لئے تو یہ امر بیحد قابل افسوس اور لائق شرم ہے کہ اُن کے مذہبی پیشوا بلکہ دہلی کے ابن تیمیہ کی ایک علمی یادگار اب تک اس فرقہ کی توجہ کو جذب کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہندوستان کے قابل فخر شہر دہلی میں سب سے پہلے جس نے اہل حدیث کے مذہب کو زندہ کیا بلکہ از سر نو ایجاد کیا وہ مولانا ہی کی ذات گرامی تھی یہ امر یقینی ہے کہ اس جماعت میں بھی تشتت و تفرق کے باعث کوئی قابل تعریف تنظیم نہیں ہے۔ ایک اللہ اور ایک رسول کے ماننے والے بھی فرقہ وارانہ لعنت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ہر ایک مولوی صاحب نے اپنی پارٹی بنالی ہے اور زور شور کے ساتھ مقلدین سے بھی زیادہ باہمی تکفیر و تفسیق میں مشغول ہیں۔ لیکن حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی تو وہ ذات گرامی ہے کہ اُس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں یہ کسقدر تعجب ہے کہ اُن کی یادگار بھی آج کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ میں نے بھی بعض کتابیں وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے لیکن اس امر کا عہد کر لیا ہے کہ جو کتابیں اس کتب خانہ میں بھیجوں گا تو اُن کی جلدیں درست کرا کے وقف کرونگا یا جلدوں کے نقد روپیہ سید محمد عبدالرؤف صاحب کو پیش کر دونگا۔ میں جملہ مسلمان سے عموماً اور اہل دہلی سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس علمی کتب خانہ کو اپنی مذہبی روایات کی بناء پر ایک علمی درجہ کی حیثیت دینے میں پوری کوشش کرینگے۔ اگرچہ بعض حضرات مالی امداد کر رہے ہیں اور بیشک یہ قلیل جماعت قابل شکریہ ہے۔ لیکن اس امداد کا وجود عدم کے برابر ہے۔ جب تک خاص طور پر توجہ نہ کی جائے گی ایک ہندی نژاد ابن قیم کی اس مبارک یادگار کا بقا مشکل ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

مسلمانان کمشنری بھاگلپور سے مولانا عبدالوہاب (صاحب) رحمانی کی

اپیل

مولانا سید محمد اسحٰق صاحب رحمانی کو ووٹ دو

اضلاع مونگیر۔ بھاگلپور، پورنیہ۔ سنتال پرگنہ کو مسلمانوں کی طرف سے بہار کی کونسل میں جناب مولانا مولوی سید محمد اسحٰق صاحب رحمانی ساکن پروری کھڑے ہوئے ہیں۔ مولانا ممدوح کا کھڑا ہونا جس حد تک موزوں و مناسب ہوا ہے اس کا صحیح اندازہ تو وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہوں نے قومی خدمات میں حصہ لیکر قومی کارکنوں کی قلت کا مشاہدہ کیا ہے۔ عام مسلمانوں کی اطلاع کی غرض سے میں صرف اتنا ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ مولانا ممدوح ایک عالم باعمل اور عالی ہمت پرجوش مذہبی و قومی درد رکھنے والے شخص ہیں جنہوں نے اپنے جذبات عالیہ کا ثبوت قومی خدمات انجام دیکر دکھا دیا ہے۔ مسلمانان ضلع مونگیر کے سامنے ان کی قومی خدمات پوشیدہ نہیں مسلمانوں میں ان کی ہر دلعزیزی نمایاں خصوصیت رکھتی ہے۔ ان کی خدمات و عملی ثبوت کو دیکھتے ہوئے ایک حد تک یقین ہے کہ کونسل میں اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت بہترین طور پر کر سکتے ہیں۔ ان اوصاف کو دیکھتے ہوئے میں بھاگلپور کمشنری کی مسلمان پبلک سے اپیل کرونگا کہ مولانا ممدوح کی ہمت افزائی میں بیش از بیش عملی حصہ لیکر قوم پر احسان فرمائیں۔ مولانا ممدوح ایک بہترین ایثار اور سچا درد رکھنے والے خدا ترس عالم ہیں اور مذہبی جماعت میں ایک قابل قدر ہستی رکھتے ہیں۔ ایسے بے ہمدرد اسلام عالم کا کونسل کے لئے کھڑا ہونا قوم کی انتہائی خوش نصیبی کا باعث ہے۔ والسلام

راقم عبدالوہاب رحمانی۔ مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

کونسل کا کفارہ کیا ہے

مسلمان امیدواران کونسل کو ایک مفید مشورہ

انتخابات کونسل کے سلسلہ میں جو خانہ جنگیاں اور فرقہ وارانہ کشمکش پیش آتی ہیں۔ جو عہد خلاف تعلیم خدا و رسول کونسل کے داخلہ کے وقت لیا جاتا ہے امیدواران کونسل سے یہ چیزیں مخفی نہیں۔

امیدواران کونسل کی خیر خواہ سوسائٹیاں جس شغف و انہماک کے ساتھ گاؤں در گاؤں ضلع در ضلع گھومتی ہیں اور مختلف طریقوں سے جس طرح اپنے مقاصد کی تبلیغ و اشاعت کرتی ہیں میرے خیال میں خواص سے لیکر عوام تک اس سے کوئی ناواقف نہیں۔

اس سعی و جہد سے جسقدر فائدہ اور نقصان مسلمانوں کو پہونچتا ہے اس کا اندازہ بھی اہل الرائے کو پورا ہو چکا۔

مسلمانوں کا اس عمومی حالت افلاس میں لاکھوں روپیہ کا نقصان یقیناً قابل خیال ہے اس کے ساتھ یہ خیال اور بھی دل میں ٹیس پیدا کرتا ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے واسطے تو امراء کے پاس کوئی فنڈ نہیں اور فنڈ ہے بھی تو اس میں گنجائش نہیں اور خداوندان حکومت کے گورنر اور ان کی خوشنودی نظر کے لئے ان کے پاس ریاست کا روپیہ ہی نہیں بلکہ اس کی تمام آراضی وغیرہ بھی نذر ہیں۔

سچ بتاؤ اور تھوڑی دیر کیلئے کونسل کے خیال کو بالائے طاق رکھکر سوچو کہ اللہ کے دین و مذہب کے لئے کیا ہم لوگ اسی انہماک کے ساتھ گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ ضلع در ضلع پھرتے ہیں اور اسی طرح بے دریغ روپیہ بہاتے ہیں۔

ہماری تبلیغ و اشاعت کا ملاحظہ امراء کی بے توجہی کی بدولت یہ کہ بہت سی بستیوں میں مسلمان اللہ اور اسکے رسول کا نام تک نہیں جانتے پھر کیا خوشی کی بات ہے کہ اللہ نام لینے والا تو بہت سی بستیوں میں نہ ملے اور ممبران کونسل کے لئے ووٹ دینے والے ملجائیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں خدا کے لئے اسپر دھیان کر دو اور اپنے دل سے فتویٰ لو اسکے بعد اگر سمجھ میں آوے تو جو کفارہ اس کا بتلایا جاوے اسکو تسلیم کرو میری رائے یہ ہے کہ جملہ ہندوستان کے مسلمان امیدواران کونسل بطور کفارہ ہر فی روپیہ کے حساب سے جسقدر مصارف بھی کونسل کے سلسلہ میں ہوں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ادا کریں امیدواران کونسل کا یہ خاص نوعیت کا چندہ علیحدہ جمع ہونا چاہئے اور یہ خصوصی چندہ تبلیغ و اشاعت کے اس خاص اور ضروری جز میں صرف ہونا چاہئے جس کی ملک اور قوم کو بیحد ضرورت ہے۔ اس خاص چندہ سے جو خدمت دین اسلام کی انجام پائے بطور یادگار وہ اس طبقہ کی طرف منسوب ہونی چاہئے۔

سولہ آنہ اگر انہوں نے اللہ کے عطا کئے ہوئے مال سے اپنے خیال کے مطابق صرف کئے تو پھر کم از کم اس کے لئے ایک آنہ بھی صرف کرنا ضرور چاہئے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ امیدواران کونسل کو جلیل القدر خدمات قومی و ملکی کا موقع دے اور اس تجویز پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ والعلم عند اللہ۔

"نوٹ۔ جو امیدوار کامیاب ہو چکے ہوں ان کے ذمہ کفارہ کے ساتھ شکرانہ بھی ضروری ہے کیونکہ جس منعم حقیقی نے انہیں کامیاب فرمایا اس کا شکریہ ہر صورت لازمی ہے"

خادم الملۃ والدین طاہر بن احمد القاسمی کان اللہ لہ

شعبہ تبلیغ سنبھل کا غیر معمولی جلسہ

مسلمانان سنبھل کی خوش قسمتی سے مولانا سید کاظم علی صاحب سیوہاروی مبلغ مدرسہ اسلامیہ محلہ جلہ تبلیغ کی غرض سے یہاں تشریف لائے اور ارکان شعبہ تبلیغ کی تحریک پر مولانا کی نہایت پر زور اور موثر تقریر انجمن معاون الاسلام کے احاطہ میں زیر عنوان اسلام اور آریہ مذہب کا مقابلہ ہوئی۔ وید اور منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش سے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ آریہ مذہب نہایت کمزور مذہب ہے اور اسلام جیسے سچے مذہب کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ کسی آریہ کو ہمت نہ ہوئی کہ ان کا جواب دیتا۔ اس کے بعد اور مجلسوں میں بھی پر اثر بیانات مولانا کے ہوئے۔ سرائے ترین میں مولانا موصوف کے ہاتھ پر صداقت اسلام کی وجہ سے مسمی اندر سنگھ ولد موہن سنگھ قوم چوہان ساکن اعظم پور تحصیل و داتا گنج مشرف باسلام ہوا محمد مسلم اسلامی نام رکھا گیا۔ خدا ان کو ثابت قدم رکھے۔

داؤد علی خاں ناظم شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام سنبھل ضلع مرادآباد

پہلے انگریزوں سے لڑائی تھی

اور ہندو مسلمان ایک جان ہو کر انگریزوں سے مقابلہ کر رہے تھے۔
پھر ہندو مسلمانوں میں تفرقہ پڑا اور یہ ایک دوسرے سے الجھنے لگے۔ ابھی ہندو مسلمانوں کی جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا ہے کہ ہندو دوں
ہندو دوں اور مسلمانوں مسلمانوں میں چھڑ گئی۔
ہندو دوں اور آریوں میں اگر اختلاف ہے تو زیادہ عجیب نہیں کہ دونوں کے عقائد مختلف ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ

بالکل بھائی بھائی ہو کر اختلاف نہیں مخالفت پر اُتر آئے ہیں ایک گروہ ابن سعود کا طرفدار بن گیا ہے اور ایک مخالف۔ اور تبلیغ اسلام اور تنظیم مسلمین سب کو بھلا کر مسلمانان ہند نے ابن سعود کی مدح و مذمت کو فرض قرار دے لیا ہے۔ کاش ان لوگوں کے کانوں تک کعبۃ اللہ اور مدینۃ الرسول کی یہ آواز بھی پہنچتی کہ

تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

راقم واحدی ایڈیٹر درویش و نظام المشائخ و نائب حضرت خواجہ حسن نظامی ۔ دہلی

۸ - آنے

سالانہ ۸ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔
مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے
لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ رہتی ہے ... رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہو گیا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے۔ ملنے کا پتہ
منیجر رسالہ مولوی دہلی

حیرت انگیز ایجاد
شوگرٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ، چاء، چینی ڈالنے اور چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوشرنگ چاء۔ ایک پونڈ کا ٹین ۱۲/ نصف پونڈ کا ٹین ۷/
کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمائیے
المشتہر
سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھ ... آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... تمام ... کو دور کر دینا چاہتا ہوں ... لطف شباب ... المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کی ... [illegible]

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹
تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں ان کے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے۔ اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ۷۰۰ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت چار روپیہ (للعہ) حضرات واعظین سے رعایتی قیمت ۳/ +

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قاعدہ تعلیم الاسلام ۱/ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۔/ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۔/ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۔/ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵/ قیمت مکمل سٹ ۱۳/ +

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے۔ اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۱۴۴ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے۔ گویا ۱۴۷ فارسی کی رباعیاں ہیں اور اسی قدر اردو رباعیاں ہیں۔ شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے۔ صفحات ۲۷۵ قیمت ۱۲/ +

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ جسے مولانا شبلی مرحوم کے حقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کیساتھ کھینچا ہے۔ صرف یہی ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو یہ بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کس قدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائیٹل خوشنما کاغذ کتابت عمدہ ہر طرح دیدہ زیب قیمت صرف دو روپے (۲/) +

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

یہ غلط ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کیساتھ مصالحانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھے جس کیلئے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہئے اسکی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی ... اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف ۸/ +

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ اجل جناب شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ رکھتی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/) +

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں اور اشتہاری کتابوں نے آپکو بدظن کر دیا ہے تو صرف ایکمرتبہ "احسن الوظائف" طلب کر کے ملاحظہ کریں جسمیں پیر مرشد کی عرصہ دراز تک خدمتگذاری کے بعد اوراد و وظائف حاصل کر کے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰/

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں سلاست بیان کے ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرا دیا گیا ہے۔ قیمت صرف چھ آنے (۶/) +

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

[illegible] ... مطبوعہ ... بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے

چندہ:- سالانہ ۶/ ششماہی ۳/

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

کاروبار کی رونق کا زمانہ آگیا

"الجمعیۃ" کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے

"الجمعیۃ" کی اشاعت میں جس غیر معمولی رفتار کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے وہ اس کی عام مقبولیت اور دلعزیزی کی بین دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اشتہارات کی تعداد روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ اور صفحات میں اضافہ کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

موسم سرما شروع ہو رہا ہے جو آپکے کاروبار کی رونق کو دوچند کر دے گا۔ اس وقت کو غنیمت خیال کر کے الجمعیۃ کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے اور آج ہی نرخنامہ طلب کر کے اشتہار روانہ کر دیجئے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ نرخنامہ پر جو شرائط موجود ہیں ان سے بڑھ کر رعایت کی درخواست نہ فرمائیے +

منیجر الجمعیۃ دہلی

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو کیصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دوچند واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳ ... چھ شیشی چھ روپیہ بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دود دہ ڈالنا ... کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے یہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہو نیکے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت فی ایک شیشی ۱۲/ چار شیشی ... بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ الگ ... فوراً دور ہو جاتا ہے ... قیمت ... معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ... قیمت ... ہر حالت میں ۸/

عروس زندگی

... ایک ضخیم کتاب ... مفت طلب کریں +

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میرے پیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجیے۔ اعتبار نہ ہو تو شرط لکھائیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ...
منیجر پیر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنی سمری ضلع دربھنگہ

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات و ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دار و مدار کس قدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیمار دار دونوں کو عمدہ دوا کی کس قدر ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات مطلوب ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں علاوہ اسکے دو غنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنساری ہٹہ تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بہت پارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ
محمد حسین احمد حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ محصول آدھ آنہ۔ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے نرخ تاجرانہ دریافت فرمائیے۔ المشتہر
منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۰۲ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ دہلی یوم دوشنبہ ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء نمبر ۳۸

حکومت شوریٰ

(از مولوی عبدالطیف صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر ...)

(۲)

لیکن حکومت شوریٰ کی تاکید یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ جنگ احد کے موقع پر جب سرور کائنات صلعم کی رائے شکست کے بعد ... کے مقابلہ کیا جائے ... لیکن جن ... اس کی اکثریت اسی جانب ... اور ... ہو ... [illegible]

... اور حالت جنگ میں مسلمانوں کی ایک جماعت حضور کے ... جنگ کے برخلاف عمل ... اور نتیجہ ... اسلام کو ... شکست کا سامنا ... پر اس حالت میں موجود ... کیا ... ان کی ... قانون کے مجرم ہوئے ... [illegible]

... مشورہ ... دیکھا ... خلاف ... کے قانون کے ... بالا ... حکم ... جو ... سے ... دو ... رسول ... ان سے انتقام لینے ... رہا

فاعف عنہم تو در گذر سے کام لے۔ اور انہیں معاف ہی کر دے۔ صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ ان کے حق میں دعائے مغفرت بھی کر۔

واستغفر لھم کہ یہ سزائے آسمانی سے اور آئندہ خطاؤں سے محفوظ رہیں۔ اور اس سے بھی بڑھکر یہ کہ جنگ میں نقصان اگرچہ انہیں کی غلط رائی سے ہوا لیکن شوریٰ کا اصول اتنا بلند و مستحکم ہے کہ ان کی غلطی سے اکثریت کے غلط شورے سے اس اصول پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ تو انکو (disenfranchise) کر کے ان سے ان کا حق شوریٰ

وشاورھم فی الامر نہ سلب کر۔ انہیں بدستور مجلس شوریٰ میں شریک رکھ اور ان سے معاملات میں مشورہ کرتا رہ[۵]

یہ حکم رسول اکرم کو ملتا ہے۔ جو وحی الٰہی کی تائید و نصرت ...

کے بعد وہ سرے ... لیکن اصول شوریٰ کی تقدیس و احترام کی خاطر رسول اقدس ... اور خلفائے ... کو ... حکم ... وحی کی ... ہو سکتی ہے؟ ... مشورہ ... الگ تھا ... یوم احد۔ یوم بدر۔ یوم ... ایک ... موقع ... واقعات ... صدیقہ

کے اس قول میں شبہ کیا جا سکتا کہ

عن عائشۃ انہا قالت ما رایت رجلا استشارۃ للرجال من رسول اللہ صلعم (معالم بغوی)	میں نے رسول اللہ صلعم سے بڑھکر کسی کو لوگوں سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا

یہ اصحاب رسول کے اس متفقہ اسوۂ عمل سے کس دلیل کی بنا پر روگردانی کی جا سکتی ہے۔ کہ

عن ابی ہریرۃ ما رأیت احدا اکثر مشاورۃ من اصحاب الرسول صلعم (کشاف۔ زمخشری)	حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول سے بڑھکر میں نے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا!

لفظ جمہوریت، شریعت اسلامی کی اصطلاح نہیں۔ بلکہ سیاسیات مغرب کی اصطلاح ہے۔ یہ لفظ سنتے ہی دماغ ان خرابیوں اور ابتریوں کی جانب منتقل ہو جاتا ہے جن سے مغرب کی موجودہ جمہوری حکومتیں لبریز ہیں۔ قرآن کریم نے جس شے کا فرمان امت اسلامیہ کو دیا ہے وہ جمہوریت نہیں مشورت ہے اور اسلام کا نظام شوریٰ موجودہ جمہوریتوں کے نقائص و عیوب سے یکسر پاک ہے۔

[۵] قال الحسن قد علم اللہ ان ما بہ الی مشاورتہم حاجۃ ولکن اراد ان یستن بہ من بعدہ من امتہ (فتح البیان جلد ۲)
[۵] کان رسول اللہ صلعم کثیر المشاورۃ (تفسیر جلالین)
سلطان شاہ عبدالقادر اس آیت پر اپنے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: شاید حضرت کا دل مسلمانوں سے خفا ہوا ہوگا۔ اور چاہا ہوگا کہ اب سے ان کی مشاورت نہ پوچھے۔ سو حق تعالیٰ نے سفارش کی اور فرمایا کہ اول مشورت بہتر ہے جب ایک بات ٹھہر چکے پھر نہیں وسوسہ نہ کیجئے۔

جو امور عین فطرت بشری کے موافق ہیں۔ ان کے بجالانے کے لیے کسی طویل و عریض مصنوعی نظام و ضابطہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ قرآن حکیم (جو تکلف و تصنع سے یکسر خالی ہے) ایسے موقع پر صرف اجمالی رہنمائی کر کے چھوڑ دیتا ہے تفصیل ہر شخص کی عقل سلیم خود کر لیتی ہے۔ والدین کی تعظیم کا اجمالی حکم قرآن نے دیدیا۔ اس کے سارے تفصیلی طریقے نہیں بیان فرمائے۔ زن و شوہر کو ایک دوسرے کی رفاقت و محبت کی ہدایت فرما دی۔ اس کے جزئیات فطرت سلیم پر چھوڑ دیئے۔ خاندان کی معاشرت کی طرح خاندان امت کی معاشرت بھی ہے جس طرح افسر خاندان اپنے خانگی انتظامات میں ہر فرد خاندان کے مزاج۔ طبیعت اور مصلحت کا لحاظ رکھ لیتا ہے ٹھیک اسی طرح خاندان امت کے افسر جماعت ملت کے امیر کو بھی صرف اسی قدر ارشاد فرما دیا گیا کہ معاملات و انتظامات میں مشورت باہمی سے کام لیتا رہے۔ اس سے زیادہ تفصیلات بیان کرنا بالکل ایسا ہی تھا۔ کہ تعظیم و آداب والدین اور محبت و رفاقت زوجین کے ایک ایک جزئیہ کو ضابطہ کے تحت میں لایا جائے۔

لفظ شوریٰ کے معنی ہیں۔ وہ امر جس میں مشورہ کیا جائے (الامر الذی یتشاور فیہ) اور مشورہ و مشاورہ کے معنی ہیں۔

والمشورۃ استخراج الرأی بمراجعۃ البعض الی البعض (راغب)	ایک دوسرے کی طرف رائے کو پھیر کر رائے کو نکالنا یا حاصل کرنا۔

(باقی آئندہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	[illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ... [illegible]

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین محکم۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ ... کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
حرمین شریفین کے حالات کا بیان جن سے متعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶/

(۲) الجمال والکمال
تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اور تفسیر احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب یعنی ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۶/

(۳) رحمۃ اللعالمین
یہ حضور سید المرسلین کی سوانح ... مؤرخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی لقب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... صرف ... درخواستیں جلد آنی چاہئیں ... ملنے کا پتہ:-
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ اللعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اعلیٰ طاقت تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں ... کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے بالکل کمزور۔ نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت وہ طاقت وہ امنگیں زندہ ہو جاتی ہیں ... چہرہ کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ... قیمت ... خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد احتیاطیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ترقی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ... بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ... چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا ... محصول ...

حبوب حیرت کی ... امساک پیدا کرنے ... قیمت ... محصول ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں ... ڈاکٹر ... عرق بخار ... ہر قسم کے بخار ... قیمت ... بیشی ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

... تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول ... فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آیا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی مجھ کو نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر:- شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں جڑ سے آرام

اگر ہماری مجرب جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جائیں تو ... قیمت واپس ... قیمت فی بکس تین روپیہ ...

دفتر معالج برص نمبر ۷ در بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ... ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت ... ہر ایک مسلمان کا دل ... قیمت مع مصارف ... ۹

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے ... قیمت مع مصارف ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین ... ۲ جلد ...
حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد ...
رد المحتار شرح در المختار ...
تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد ... ۱۵
تفسیر ابن جریر الطبری ... حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد ...
تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود ... ۸ جلد قیمت ... ۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰ بمبئی ۹

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور عمامے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدئیے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان: سندریا پٹی ۶۵ کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگا کر استعمال کیجئے ... قیمت فی بوتل ...

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۲ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

نکاح مرتدہ

گذشتہ چار اشاعتوں میں مسلمان عورتوں کے ارتداد کے وجوہ و اسباب اور انہیں دور کرنے کی تدابیر پر مختصراً بحث کی جاچکی ہے۔ مسئلہ ارتداد مسلمات کا یہ صرف ایک پہلو تھا یعنی اس کا تعلق صرف قبل ردۃ کی حالت سے تھا۔ اب ہم اس کے دوسرے پہلو کی طرف توجہ کرتے ہیں جو بعد ردۃ کے سوال سے تعلق رکھتا ہے۔

فقہ کی مستند کتابوں میں مرتدہ کے متعلق جو احکام مذکور ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ ردۃ سے فرقت واقع ہوتی ہے یا نہیں ایک جماعت کہتی ہے کہ ردۃ موجب فسخ نکاح ہے اور دوسری جماعت کا قول ہے کہ وہ موجب فسخ نکاح نہیں ہے لیکن آگے چلکر دونوں جماعتیں ایک نقطہ پر متفق ہوجاتی ہیں یعنی دونوں کا فتویٰ یہی ہے کہ وہ عورت بہرحال اپنے شوہر اول ہی کے نکاح میں رہے گی۔ قائلین عدم فرقت کا منشا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اسے مسلمان شوہر کے حبالۂ عقد میں بدستور رہنے دیتے ہیں۔ مگر قائلین فرقت بھی فسخ نکاح کا فتویٰ دینے کے باوجود اس پر زور دیتے ہیں کہ اسے کسی اور سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے اور وہ مجبور کیجائیگی کہ اپنے پہلے شوہر ہی سے نکاح کرے۔

ہمارا منصب اس سے بہت فروتر ہے کہ ان دونوں جماعتوں کے درمیان کوئی محاکمہ کریں۔ اور ایک کے قول کو دوسرے پر ترجیح دیں۔ لیکن جو فقہائے امت اس منصب کے اہل ہیں ان کے غور و خوض کے لئے ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بحالت موجودہ قائلین عدم فرقت کا طریق اختیار کرنے میں مسلمانوں کے لئے کتنی دقتیں ہیں۔

اس موخر الذکر گروہ نے مرتدہ کے متعلق فسخ نکاح کا حکم دینے کے ساتھ۔ جو دوسرے احکام بیان کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

۱- وہ کوئی جدید نکاح نہیں کرسکتی۔ (لا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتأمل۔ ھدایہ)

۲- اس کو قید کیا جائیگا اور جب تک مسلمان نہ ہو برابر مقید رہے گی۔ (لا تقتل لکن تحبس حتی تسلم۔ ھدایہ)

۳- وہ اپنے زوج اول کے سوا کسی سے نکاح نہ کرسکے گی (لیس لہا ان تتزوج الا بزوجہا۔ عالمگیریہ)

۴- اسکو زوج اول کے ساتھ نکاح پر مجبور کیا جائے گا خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو۔ (ولکل قاض ان یجدد النکاح بینہما ولو بالمہر بسیر ولو بدینار رضیت ام لا۔ فتح القدیر)

۵- اس کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائیگا۔ (تجبر علی الاسلام۔ عالمگیریہ)

۶- اسکو پچہتر کوڑے مارے جائیں گے (یضربوا بجبرہا علی تجدید النکاح مع الزوج وضرب خمسۃ و سبعین سوطا شامی۔)

پہلی نظر ہی میں معلوم ہوجاتا ہے کہ ان احکام کو جاری کرنے کے لئے قوت تنفیذیہ کی ضرورت ہے جس سے ہندوستان کے مسلمان محروم ہیں اور جس حکومت کے ہاتھ میں یہ قوت ہے اسکے قوانین ان احکام کے اجراء کی اجازت نہیں دیتے۔ انگریزی حکومت کے ماتحت ہر شخص آزاد ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے، اس کو اس پر کوئی سزا نہیں دی جاسکتی اس کو قید کرنے والا حبس بیجا کا مجرم قرار دیا جائے گا۔ اسے کوڑے مارنے والے کو ضرب شدید کے الزام میں قید سخت کی سزا دی جائے گی، اسے جبراً مسلمان کرنے والے کو تخویف مجرمانہ کا مجرم گردانا جائیگا اور اگر اس کا بجبر نکاح پڑھایا جائے تو عدالت میں نکاح باطل قرار دیا جائے گا اور قاضی صاحب مع گواہوں اور دولہا صاحب کے عدالتوں میں کھنچے پھریں گے۔ یہ سب صورتیں مجبوری کے بعد لے دے کے ہمارے پاس صرف ایک صورت باقی رہ جاتی ہے جس کو ہم موجودہ حکومت کی حالت میں اختیار کرسکتے ہیں اور وہ یہ کہ مرتدہ کے نکاح کو فسخ شدہ تسلیم کرنے کے ساتھ ہی شریعت کے اس حکم کا بھی مطالبہ کریں کہ وہ اپنے زوج اول کے سوا کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی جہاں تک ہمارا خیال ہے حکومت اس کو ماننے کے لئے بھی تیار نہ ہوگی کیونکہ جب ہم یہ تسلیم کرینگے کہ زن مرتدہ کا نکاح ارتداد کے باعث فسخ ہوچکا ہے تو حکومت کا قانون اسے نکاح کے معاملہ میں آزاد کردیگا اور ایک ایسی عورت پر جو اسلام سے خارج ہوچکی ہے اسلامی شریعت کے احکام کو جاری کرنے کی اجازت نہ دیگی جب تک تنفیذ کی قوت انگریزی حکومت کے ہاتھ میں ہے، ہم اس کی منطقی دلیل سے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک عورت اسلام سے خارج ہونے کے بعد اسلامی قانون کی پابندی پر کیونکر مجبور کی جاسکتی ہے۔

پس اگر ہم مسلمانوں کی موجودہ محکومانہ حیثیت کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ علمائے مشائخ بخارا کے بجائے علمائے بلخ و سمرقند کے فتوے پر عمل کرنا مقتضائے حال کے زیادہ مطابق ہے جنہوں نے [illegible] کو پیش نظر رکھا ہے، اس فتوے کی تنفیذ کے لئے ہمیں اسلامی حکومت کے قیام کا انتظار کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور انگریزی حکومت کو آسانی کے ساتھ اس اصول کے تسلیم کرنے پر مجبور کیا جاسکیگا۔ اگر علمائے اسلام مسئلہ شرعیہ کی کامل تنقیح و تحقیق کے بعد اس پر متفق ہوجائیں تو اس پر عمل [illegible] صورت یہ ہوسکتی ہے کہ تمام مستند و معتمد علماء اور ممتاز علمائے ہند کے دستخطوں سے ایک مفصل و مدلل فتویٰ شائع کیا جائے اور ان کا باضابطہ [illegible] حکومت کے سامنے پیش کرکے اس کی تنفیذ کا مطالبہ کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک اور مشکل ہے جس پر ارباب حل و عقد کو غور کرنا ضروری ہے۔ ہندو عورتیں جو مسلمان ہوتی ہیں ان کے متعلق ابتک انگریزی عدالتوں کا یہ طرز عمل رہا ہے کہ وہ اپنے ہندو شوہر کے حبالۂ عقد میں بدستور رہتی ہیں اور اس نکاح کو بدستور قائم رکھا جاتا ہے جو ہندو ہونے کی حالت میں ہوا تھا، حالانکہ اسلام قبول کرنے کے بعد انپر اپنے قدیم مذہب کی پابندی نہیں رہی اور جدید مذہب کی رو سے ان پر فرض عائد ہوگیا کہ کسی مشرک یا کافر سے ازدواجی تعلق نہ رکھیں۔

ہندو مذہب میں زن و شو کے تعلقات کے متعلق یہ قانون ہے کہ:-

"یہ رشتہ ناقابل انفصال ہے، اور عورت کے زناکاری کرنے یا باقاعدہ رنڈی کی طرح پیشہ کمانے اور برادری سے خارج ہوجانے کے باوجود وہ نہیں ٹوٹ سکتا، یہاں تک کہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرلینے کا بھی کوئی اثر اس رشتہ پر نہیں پڑتا" (ہندو کوڈ مصنفہ ڈاکٹر گور دفعہ ۵۱۵)

انگریزی حکومت نے اس قانون کو بجنسہ تسلیم کرلیا ہے اور آج انگریزی عدالتوں میں اسی کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں، لیکن اس بات پر کبھی غور نہیں کیا گیا کہ جس طرح ہندو مذہب میں زن و شو کے تعلقات [illegible] نہیں ٹوٹ سکتے اسی طرح اسلامی شریعت کے مطابق بھی کوئی مسلمان عورت کسی غیر مسلم کی بیوی بنکر نہیں رہ سکتی خواہ وہ مشرک ہو یا اہل کتاب، جس طرح ہندو مرد کے لئے دھرم شاستر کا احترام کرنا ہے اسی طرح مسلمان عورت کے لئے شرع اسلامی کا احترام کرنا بھی اس کا فرض ہے۔ [illegible] مذہبی احکام کے خلاف غیر مسلم مرد کی بیوی بنکر رہے اور اسے جبراً ایسے فعل کا پابند بنایا جائے جو اس کے مذہب میں حرام ہے تو کیا اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ ہندو دھرم کا احترام کرتی ہے اور اسلامی شریعت کے احکام کو اس کے سامنے ٹھکرا دیتی ہے؟ یقیناً یہ ایسی بے انصافی ہے جس پر ہم مزید صبر نہیں کرسکتے۔ ہمارے لئے نو مسلمہ کے نکاح کا مسئلہ نکاح مرتدہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ مرتدہ اگر ہمارے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو ہمیں اتنا رنج نہیں ہوتا جتنا ایک مسلمہ کو ایک غیر مسلم کے قبضہ میں دیکھ کر ہوتا ہے۔ کیونکہ مرتدہ کا نکاح اگر فسخ نہ بھی ہو، تو یہ امر یقینی نہیں ہے کہ اپنے جدید اختیار کردہ مذہب کی رو سے جو نکاح وہ کریگی وہ جائز ہوگا یا نہیں اور وہ زنا کی مرتکب سمجھی جائیگی یا نہیں، لیکن نو مسلمہ کے متعلق تو یہ بالکل یقینی ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اس پر کسی ایسے ازدواجی رشتہ کی پابندی باقی نہیں رہی جو عہد جاہلیت میں اس نے قائم کیا تھا، بلکہ اس پر ایسے رشتہ کی پابندی حرام ہوگئی اور اگر اس سے اسکے غیر مسلم شوہر نے تمتع کیا تو وہ ہمارے نقطۂ نظر سے حرام ہوا، اور یہ ایک مسلمان خاتون کی صریح بے حرمتی ہوئی ہم نہیں سمجھتے کہ حکومت، ہمارے مذہبی جذبات کو کس نظر سے دیکھتی ہے، لیکن ہمارے لئے یہ گوارا کرنا کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ ایک مسلمان عورت حکومت کے غلط قانون کے باعث زنا کرنے پر مجبور کی جائے اور اسے مسلمہ خدا پرست ہونے کے باوجود مشرک بت پرست مرد کی ہوس رانی کا آلہ بنا رہنے دیا جائے۔

ان عورتوں کی آزادی کا صرف یہی ایک ذریعہ ہوسکتا ہے کہ ہم سختی کے ساتھ ایسے ضابطہ کی ترمیم کا مطالبہ کریں جس سے ایک نو مسلمہ پر اس کے غیر مسلم شوہر کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہمیں پورے زور کے ساتھ یہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک عورت جب مسلمان ہوتی ہے تو اس پر شرع اسلامی کے سوا کسی اور شریعت کی حکومت باقی نہیں رہتی، اور شرع اسلامی کی رو سے مسلمان عورت کے لئے کسی مشرک یا کافر (اہل کتاب) مرد کے ساتھ نکاح کرنا قطعاً حرام ہے۔ پس ایک مسلمان عورت کو اس کے مذہب کے خلاف اس مذہب کے احکام کی پابندی پر مجبور کرنا جسے وہ چھوڑ چکی ہے، صریح ظلم اور کھلی مذہبی مداخلت ہے یہ مسئلہ کسی طرح اس بے توجہی کا مستحق نہیں ہے جو اب تک اس کے ساتھ برتی گئی ہے۔ امید ہے کہ علما و اعیان ملت اس پر بھی غور کرینگے اور نو مسلمہ عورتوں کی راہ سے ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے جو حکومت کی ایک ناانصافی کی بدولت انکی اخلاقی و مذہبی زندگی کو تباہ کرتی ہیں۔

خواجہ حسن نظامی

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ وہ حیرت انگیز اور افسوسناک واقعات درج کئے گئے ہیں جو خواجہ حسن نظامی صاحب کے متعلق مولانا محمد علی صاحب نے اخبار ہمدرد میں ظاہر کئے ہیں۔ اگرچہ ان انکشافات کی اشاعت کا سلسلہ آج ۱۰ روز سے جاری ہے اور ہم اب سے بہت پہلے قارئین کرام تک انہیں پہنچا سکتے تھے لیکن چونکہ ان کا تعلق خواجہ صاحب جیسی شخصیت سے تھا اسلئے ہم نے مناسب سمجھا کہ جب تک تمام پہلو سامنے نہ آجائیں ہم انکی تشہیر نہ کریں۔ خواجہ صاحب سے ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں، ہمارے دل میں ان کی بہت محبت و وقعت موجود ہے، اور وہ ہم پر جس طرح لطف فرماتے رہے ہیں اسکے ہم شکر گذار بھی ہیں، ان سب باتوں کی بنا پر ہماری یہ دلی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح اپنے اوپر سے ان الزامات کو رفع کرنے میں کامیاب ہوجائیں جو ان پر عائد کئے گئے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ وہ صرف یہی نہیں کہ اس میں ناکام ہوتے بلکہ ان الزامات کی تردید کے انہوں نے ایسے طریقے اختیار کئے جن سے ان پر جرم اور بھی زیادہ ثابت ہوجاتا ہے اسلئے ہم الزامات کی صداقت کا اطمینان کرنے کے بعد اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر ان کو چھپانا بددیانتی سمجھتے ہیں اور مجبور ہیں کہ صاف صاف حق کا اظہار کردیں۔ اگر یہ صرف خواجہ صاحب کی ذات کا معاملہ ہوتا تو ہم اس میں یقیناً غض بصر سے کام لیتے، لیکن جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے اس کا تعلق اس اسلامی سلطنت سے ہے جو ہندوستان میں اسلامی عزت کی سب سے بڑی محافظ ہے، اور دوسری طرف خود خواجہ صاحب کی بھی ذاتی حیثیت سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ انکی قومی زندگی سے متعلق ہے جس پر احتساب کرنے کا فرض سب سے زیادہ ان کے دوستوں اور قریبی رابطہ رکھنے والے

لوگوں پر عائد ہوتا ہے۔

یہاں ہم ان الزامات کو دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے جو خواجہ صاحب پر لگائے گئے ہیں، کیونکہ وہ اس اطلاع میں مختصراً بیان کردیئے گئے ہیں جو مقامی خبروں میں مندرج ہے۔ اس جگہ ہم صرف ان جوابات پر تبصرہ کرنا چاہتے ہیں جو خواجہ صاحب نے اپنی صفائی میں دیئے ہیں تاکہ اصل معاملہ بالکل منقح ہوجائے۔

خواجہ صاحب کی ذکاوت و معاملہ فہمی کے متعلق ہمیں جو کچھ واقفیت تھی اس کی بنا پر ہم امید کرتے تھے کہ وہ اس معاملہ میں "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" والی مثل پر عمل کرکے اس طریق صفائی و استدلال کو اختیار نہ کریں گے جو ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت کا مصداق ہے۔ بلکہ نہایت سچائی کے ساتھ صحیح صحیح واقعات کا اعتراف کرلیں گے، اگر دانستہ یہ فعل کیا تھا تو اس سے تمام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرینگے اور اگر نادانستہ کیا تھا تو اسے غلط تسلیم کرکے آئندہ ایسی غلطیوں کا ارتکاب نہ کرنے کا عہد کرینگے بخصوصیت کے ساتھ اس بنا پر ہمیں اور بھی ان سے اس صادقانہ طرز عمل کی امید تھی کہ ان کے مشیروں میں بھیا احسان الحق صاحب اور ملا محمد الواحدی صاحب جیسے سمجھدار اور دور بین حضرات موجود ہیں، اور یہ حضرت کبھی اس حقیقت سے غافل نہیں رہ سکتے کہ غلطی کا اعتراف کرنا انسان کی عزت کے لئے لیپ پوت کرنے سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ مگر پہلی مرتبہ جب دہلی کے بازاروں میں "غریبوں کا اخبار" نمودار ہوا اور ہم نے اس میں "چندہ ماموں" "ہرورے والا لیڈر" "مسلم لیگ و مسلم ایجوکیشنل کانفرنس" وغیرہ عنوانات کے ماتحت وہ نوٹ دیکھے جنمیں مولانا محمد علی کی ذات پر نہایت رکیک حملے کئے گئے تھے، تو ہماری تمام امیدوں کا خاتمہ ہوگیا اور یہ دیکھکر سخت افسوس ہوا کہ خواجہ صاحب پر شورش پسند اور نادان مشیروں کا غلبہ ہوگیا جن کے کرتوت انہیں قوم کی نظروں میں اور بھی زیادہ گرادیں گے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ خواجہ صاحب نے ان لوگوں کو کس مصلحت سے اس ذلیل پروپیگنڈا کی اجازت دی ہے مگر اس کے معنی ایک عقلمند آدمی صرف یہی سمجھ سکتا ہے کہ وہ احتساب کی آواز کو پروپیگنڈا کے زور سے دبانا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ خواہ وہ کیسے ہی قومی جرائم کا ارتکاب کریں، کوئی ان سے بازپرس کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔ اس کا نتیجہ خواہ یہ نہ ہو، کیونکہ ابھی بعد ولا بعدی، لیکن کم از کم اس سے لوگوں کو یہ سمجھنے کا ضرور موقع ملیگا کہ خواجہ صاحب کا حساب "بیباق" نہیں ہے جبھی کا سب سے "باک" ہے۔

۲۷ر نومبر کے "غریبوں کے اخبار" میں خواجہ صاحب کا طویل بیان شائع ہوا ہے جو تقریباً ۲ کالم پر محیط ہے۔ ہم نے اس کا لفظ لفظ غور سے پڑھا اور بیتابی کے ساتھ منتظر رہے کہ کہیں کوئی بات ایسی آجائے جو خواجہ صاحب پر سے اس قومی غداری کے الزام کو دھوسکے، لیکن خواجہ صاحب ہمیں معاف فرمائیں، ہم کو اس میں کوئی بھی ایسی دلیل نہ مل سکی۔ بیان کا ایک حصہ مولانا محمد علی صاحب کے خلاف حضور نظام، مولانا ابو الکلام، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری، مولانا احمد سعید صاحب، مولانا ظفر علی خاں اور مولانا مظہر الدین وغیرہ حضرات کو بھڑکانے کی کوشش میں صرف کیا گیا ہے، لیکن اگر یہ سب حضرات ان کے خلاف بھڑک بھی جائیں تب بھی ان کا بھڑکنا خواجہ صاحب پر سے ان الزامات کو دھونے میں ذرہ برابر مفید نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح آپ نے دلی والوں کو یہ کہکر مولانا محمد علی سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے کہ مولانا رامپور کے ہیں دلی میں آکر یہاں کے بارسوخ آدمیوں کو گرانا چاہتے ہیں تاکہ اپنا اثر جمائیں اور روٹیاں کمائیں، لیکن اگر ان بے بنیاد الزامات کا خواجہ صاحب کے پاس کوئی ثبوت موجود بھی ہو تو وہ خود ان کے داغ کو نہیں مٹا سکتا، بلکہ اس کے برخلاف ایسی حالت میں جبکہ وہ خود مجرم کی حیثیت سے قوم کے سامنے پیش ہیں، ان باتوں کو پیش کرنا طفلانہ چالوں سے تعبیر کیا جائیگا اور لوگ سمجھیں گے کہ وہ توڑ جوڑ کرکے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانا چاہتے ہیں۔

خواجہ صاحب نے مولانا محمد علی صاحب پر جواب میں بہت سے الزامات لگائے ہیں، مثلاً کہا ہے کہ وہ ہندو دوست ہیں، مسلمانوں سے دشمنی رکھتے ہیں، مذہب کو سیاسیات پر قربان کرتے ہیں، تبلیغ اسلام کے مخالف ہیں، لالچی ہیں، زرپرست ہیں، حاسد ہیں کسی کو بڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے وغیر ذالک مگر ہم عرض کرینگے کہ یہ سب باتیں بالکل غیر ضروری ہیں، اگر آپ نے فی الحقیقت غلطی کی ہے تو مولانا محمد علی کا آپ کے بقول لالچی، زرپرست، حاسد یا ہندو دوست ہونا اس غلطی کو صحت سے بدل نہیں سکتا، اور اگر آپ نے غلطی نہیں کی ہے، تو آپ پہلے اپنی صفائی پیش کیجئے اور جب آپ کا حساب صاف ہوجائے تو پھر قومی احتساب کے شکنجہ میں مولانا محمد علی کو بھی کھینچ لیجئے گا۔ قومی معاملات میں کسی کی محبت یا دوستی کا سوال نہیں ہے، اگر مولانا محمد علی نے بھی کوئی قومی خیانت کی ہے تو خواہ ہمارے دلوں میں ان کی کتنی ہی عزت ہو، ہم ان کے نامۂ اعمال کا بھی پوری سختی کے ساتھ جائزہ لینگے۔

(خواجہ صاحب کے جواب پر مفصل تبصرہ ہم اشاعت آئندہ میں کرینگے)

حوادث و احکام

استفتاء

ایک وقفی قبرستان ہے۔ اس میں قبرستان ہی کی زمین پر ایک مسجد بنائی گئی ہے۔ اور اس مسجد کو بنے ہوئے بھی عرصہ ہو گذر چکا اور لوگ کثرت سے وہاں پر نماز بھی پڑھتے رہے۔ اور اب بھی پڑھ رہے ہیں۔ اور جس نے قبرستان کو وقف کیا تھا۔ وہ مسجد کے بننے سے پہلے ہی فوت ہوچکا تھا۔ اور یہ مسجد دیگر مسلمانوں کی امداد سے تیار ہوئی ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ وقفی قبرستان میں مسجد بنانا ناجائز اور وہاں پر نماز جائز ہے۔ مگر اعلیٰ درجے کا ثواب نہ ہوگا۔ اور جمعہ کی نماز تو بالکل ہی نہ ہوگی۔ آیا اس قائل کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط مہربانی کرکے جواب عنایت فرمادیں کیونکہ یہ مسجد بے خبری میں بنی۔ اب ایسی پکی عمارت کو توڑنا بھی خراب معلوم ہوتا ہے۔ اگر پہلے ہی سے خبر ہوتی تو قبرستان کے متصل کہیں زمین خرید کر وہاں بنالی جاتی۔ مگر اب اس کی اصلاح کیونکر ہوگی۔ شرع اقدس کی رو سے جواب باصواب عنایت فرمادیں۔

الجواب

جو زمین کہ قبرستان کے لئے واقف نے وقف کی ہے اسکو دفن کے کام میں ہی لانا چاہئے۔ اسپر نماز پڑھ لینی (خالی زمین میں) تو جائز ہے مگر مسجد بنانی جائز نہیں۔ جو مسجد کہ بنالی گئی ہے اس میں نماز تو ہوجاتی ہے مگر مسجد کا ثواب نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ باقاعدہ شرعیہ مسجد نہیں ہوئی۔ فرائض پنجگانہ اور جمعہ کا حکم ایک ہے۔ ان میں کوئی تفریق نہیں۔ اگر مسجد کی پختہ عمارت کو توڑنے میں بہت نقصان ہوتا ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ جتنی جس قدر زمین لگی ہے اسقدر زمین اسی قبرستان کے متصل حاصل کرکے مسجد والی زمین کے بدلے میں وقف کردی جائے۔ جس وقت بدلہ کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہوجائے گی اس وقت سے یہ مسجد صحیح مسجد کا حکم حاصل کریگی۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہ

مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشارعان متین بیچ اس مسئلہ کے کہ رشیدہ زوجہ ہے خسرو کی۔ بماہ دسمبر ایک شب کو خسرو رشیدہ سے خواہشمند مواصلت کا ہوتا ہے۔ رشیدہ یہ کہکر انکاری ہوتی ہے کہ تم تو مجھکو روزانہ کے روز ستاتے ہو۔ میں آج ہی تو نہائی ہوں۔ میری صبح کی نماز قضا ہوجائے گی۔ سردی میں مجھ سے سویرے نہیں نہایا جاتا۔ جاؤ تم آوارہ عورتوں کے ساتھ جاکر خراب ہو میں تمہارے قابل نہیں ہوں۔ چنانچہ خسرو عاجز ہوکر اپنے بستر پر سو رہتا ہے۔ کیا از روئے شریعت شریف کے یہ رشیدہ کا انکار اور الفاظ احسن ہیں یا گنہگار ہوتی ہے؟

نیز دیگر یہ کہ اگر خسرو رشیدہ کے اس فعل سے ناراض ہوکر مرتکب حرام ہو تو کیا عائد ہوتی ہے اس کی ذمہ داری رشیدہ پر یا نہیں؟

الجواب

اگرچہ خاوند کے لئے بھی مناسب ہے کہ زوجہ کی صحت اور موسم کی شدت اور غسل کی دقت کا لحاظ رکھے۔ تاہم زوجہ کا انکار بغیر کسی سخت مجبوری کے جائز نہیں۔ اگر فی الحقیقت نماز فجر سے پہلے غسل کرنے میں کوئی شرعی عذر ہو تو وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتی تھی۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو عورت خاوند کی ناراضی میں رات گذارے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور رشیدہ کے یہ الفاظ کہ جاؤ تم آوارہ عورتوں کے ساتھ خراب ہو۔ سخت گناہ کے الفاظ ہیں۔ رشیدہ کو توبہ کرنی چاہئے۔

لیکن اگر ان الفاظ سے متاثر ہوکر خاوند حرام کاری کا مرتکب ہو تو اس کی ذمہ داری رشیدہ پر نہ ہوگی بلکہ خاوند اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہوگا۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ

مدرسہ امینیہ دہلی

نااتفاقی کا سبب

لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم و لٰکن اللہ الف بینھم انہ عزیز حکیم۔

آج کل ابنائے وطن نے اپنی فرقہ بندیوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کے مٹانے کے لئے بیڑا اٹھا لیا ہے۔ اور دوسری قومیں بھی جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کی مثال سکر ساتھ ہو لیں اگرچہ یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ ہمیں تیرہ سو برس کے واقعات بتا رہے ہیں کہ اس قسم کے اجتماع اسلام کے خلاف ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مسلمان اپنی بدکرداریاں کو محسوس کرکے تائب نہیں ہوتے اور دعا قبول نہیں ہوتی۔

تائب ہونے کے بعد تو ایسے اجتماع پہلی ہی ٹکر میں پاش پاش ہوگئے ہیں۔ میں اس کے لئے کلام مجید کی ایک آیت کی طرف اپنے علمائے کرام اور مشائخ عظام کو توجہ دلاتا ہوں۔ قولہ تعالےٰ

قل ھو القادر علیٰ ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم بأس بعض انظر کیف نصرف الایت لعلھم یفقھون۔

ترجمہ۔ تو کہہ اے محمد اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا بھڑا دے تم کو کئی فرقے کرکے اور چکھا دے ہر ایک کو ایک کی برائی کا پھر دیکھ کس طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتیں تاکہ وہ سمجھیں۔

اس آیۂ شریفہ کے تحت میں ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے اللہ پاک سے یہ دعا کی کہ میری امت سے یہ سب طرح کے عذاب جنکا ذکر اس آیت شریف میں ہے وہ اٹھ جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے ارضی و سماوی عذاب تو اٹھا لئے گر باہمی خانہ جنگی باقی رکھی جو میرے خیال میں امت محمدیہ کیلئے مرنا میں انتہائی عذاب ہے۔ موجودہ زمانے میں اس سے شاید ہی کوئی [illegible] ہوگا کیونکہ آج کل تمام روئے زمین پر عموماً اور سرزمین ہند میں خصوصاً نہ صرف فرقہ وارانہ فساد ہو رہے ہیں بلکہ ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں ہر گھر ہر کنبہ و قبیلہ میں بلکہ دو بھائیوں دو بہنوں ماں بیٹی باپ بیٹا چچا بھتیجا ماموں بھانجا۔ نانا نواسہ۔ دادا پوتا۔ یار دوست میں امام مقتدی۔ استاد شاگرد۔ مفتی مستفتی۔ طبیب مریض میں غرض جسکو دیکھو اختلاف و مخالفت اور ایک دوسرے پر لے دے اور لڑنے کی نہ صرف تیاریاں ہوتی ہیں بلکہ ہر روز جب تک ایک دو جھڑپ نہ ہولے کھانا ہی ہضم نہیں ہوتا۔ اسلئے میں اپنے علمائے کرام و مشائخ عظام کی خدمت بابرکت میں عارض ہوں کہ اگر اس آیۂ کریمہ کو دیکھتے ہوئے آپ بھی اس موجودہ کشمکش کو عذاب الہٰی تصور کرتے ہوں تو بہت جلد سب کاموں کو چھوڑ کر خدا کے لئے سب سے پہلے اس طرف متوجہ ہوں اور تمام رہنمایان قوم کو بھی اسطرف توجہ دلا کر جو علاج اس کی مدافعت کا آپ کی سمجھ میں آئے قوم کو اس پر دعوت عمل دیں تاکہ ہمارے نفاق دور ہوکر تمام امور روبہ اصلاح ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اگر میرا یہ خیال قابل عمل سمجھا گیا تو انشاء اللہ تعالےٰ جو راہ عمل

سبحر قیامت

عالم اسلامی

جمعیۃ اقوام میں ترکی کا داخلہ
بالشویکوں کی پریشانی

لندن ۱۰ نومبر - اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا قمطراز ہے کہ ترکی کا جمعیت الاقوام کی طرف میلان دیکھکر ماسکو میں سخت انتشار پیدا ہو گیا ہے اور سوویٹ اخبارات لکھتے ہیں کہ انگورہ ایک دوراہے پر کھڑا ہوا ہے اور آئندہ چند مہینوں میں اسے قطعی طور پر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ایک راستہ اختیار کرے۔ سوویٹ ماہرین سیاست بیان کرتے ہیں کہ اگر انگورہ نے برطانیہ عظمیٰ کی دوستی اور لیگ اقوام کی امداد منظور کر لی تو اپنی سیاسی خود مختاری سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور اس کے بعد مشرقی اور عربی اقوام کی قیادت کا کوئی سوال باقی نہ رہیگا۔

انگلستان اور ترکی کے دوستانہ تعلقات
مصطفےٰ کمال پاشا کا وعدہ

قسطنطنیہ ۲۴ نومبر - مصطفےٰ کمال پاشا نے سر جارج کلارک کو شرف باریابی بخشنے کے بعد اپنی شخصی حیثیت میں اسکا وعدہ کیا کہ وہ انگریزی ترکی دوستانہ تعلقات کو وسیع تر بنانے ...

مصر کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی
برطانی وزیر خارجہ کا اظہار مسرت

انہدام مآثر و مقابر کی مزید خبریں
گنبد خضرا کے چاروں طرف احاطہ بنانیکی تجویز

ہندوستان

رزیڈنٹ حیدرآباد کو مزید اختیارات
جس شخص کو چاہیں ریاست سے نکلوا دے

ایران اور مسئلہ حجاز
نجدی مظالم کی تحقیقات کیلئے ایک مجلس کا تقرر

فتح العرب اطلاع دیتا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۲ منتخب نمایندگان کی ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ نجدیوں کے مظالم کی تحقیق کرے۔ اور ایک دوسری کمیٹی علما اور مجتہدین کی بھی بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ ایران کے تمام اطراف و اکناف میں نجدیوں کے خلاف احتجاجی جلسے کئے جائیں۔ اور زعمائے اسلام اور مجتہدین کو تار بھیجا جائے کہ وہ بلاد مقدسہ کی ناگفتہ بہ حالت پر غور کر کے اس کی اصلاح پر توجہ کریں۔

فرانس اور حجاز کے دوستانہ تعلقات
معاہدہ ہو گیا

تازہ اطلاع مظہر ہے کہ امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود نے فرانس میں اپنا اچھا اثر قائم کر لیا ہے دونوں کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار تو تھے ہی اور اب اور زیادہ مستحکم ہو گئے ہیں۔ پیرس کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ امیر فیصل نے حکومت فرانس سے حاجیوں کے متعلق ایک معاہدہ کر لیا ہے (خلافت)

ترکی و افغانستان میں جنگی معاہدہ

کوائف سرحد
شاہ افغانستان کا قندھار میں ورود

ریاست حیدرآباد کی وزارت عظمیٰ
ہز اکسلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر کی سرکاری تصدیق

پشاور کے قریب ایک فوجی دستہ اور ڈاکوؤں کی جنگ

آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس
سیٹھ یعقوب حسن کا صدارت سے انکار

افریقہ کے ہندوستانیوں کے لئے یوم الدعا
۱۹ دسمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے

حاجی وجیہ الدین کی دستبرداری

مدراس کے انتخابات
کونسل میں کانگریسیوں کی اکثریت

مدراس کونسل کی وزارت بنانے کا مسئلہ
کانگریسیوں نے حکومت کی درخواست رد کردی

سر نواس آئنگر کا بیان

بنگال کے انتخابات
کانگریسیوں کی اکثریت

کانگریسی ہندو ووٹر	۱۸
جوابی تعاون	۳
انڈیپنڈنٹ	۶
مسلمان	۱۸

سوراج پارٹی کے بنگالی لیڈر کی شاندار کامیابی
مسٹر سین گپتا کا انتخاب

ایک اور سوراجی کی کامیابی

مسٹر ڈی سی گوسوامی کی شاندار کامیابی

بمبئی کے مسلمان مزدوروں کا مطالبہ
کونسل میں ایک جگہ مسلم مزدوروں کے نمائندہ کو دیجائے

دار الحکومت

خواجہ حسن نظامی اور حضور نظام
حیرت انگیز واقعات کا انکشاف

امر اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب کی تشریف آوری

برہمن بریہ و سرائیل میں دو زبردست جلسوں کا انعقاد

۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء کی صبح کو ۴ ½ بجے حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب سید پور ضلع رنگپور کے جلسے سے فارغ ہو کر برہمن بریہ تشریف لائے اور مدرسہ یونسیہ اسلامیہ میں تین گھنٹہ قیام فرما کر پھر سرائیل کے جلسہ میں تقریر فرمانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ سرائیل سے ایک میل کے فاصلہ پر آکر مشتاقان زیارت کی کثیر تعداد نے حضرت مولانا مدظلہم کا پرتپاک استقبال کیا۔ مرحبا مرحبا اور اللہ اکبر کی آوازوں سے تمام شہر گونج رہی تھی۔ حضرت مولانا مدظلہم ۹ ½ بجے جلسہ گاہ پر پہونچے۔ ہندو مسلمانوں سے جلسہ کا تمام میدان بھرا ہوا تھا۔ حضرت مولانا نے دو گھنٹہ اپنی دلفریب اور بینظیر تقریر سے حضار جلسہ کو مستفید کیا۔ مولانا کی تقریر کا ترجمہ بنگلہ زبان میں مولانا محمد صفی اللہ صاحب مدرس مدرسہ یونسیہ نے کیا۔ تین بجے حضرت العلام سرائیل سے برہمن بریہ رونق افروز ہوئے۔ طلبہ مدرسہ یونسیہ دو تین گھنٹہ پہلے ہی سے تقریباً ۱ ½ میل کے فاصلہ پر آکر حضرت مولانا کی شوق زیارت میں منتظر تھے۔ [illegible]

[illegible] ایک اینٹ رکھیں گے مسلمانان بنگالہ اس جلسہ کی شرکت کے لئے تیار رہیں۔ والسلام

سکرٹری جمعیۃ الطلبہ مدرسہ یونسیہ۔ برہمن بریہ ٹپرہ

برادران اہلحدیث سے التجاء

کانگریس (سوراج) پارٹی کو ووٹ دیجئے

ملک کی موجودہ سیاسی فضا اس کی مقتضی ہے کہ آپ کونسل و اسمبلی میں بہت سوچ سمجھ کر اپنا نمائندہ بھیجیں بعض میٹھی میٹھی باتوں سے دھوکہ میں نہ آجائیں اس وقت مسلمانوں کی تمام پارٹیوں میں مجھ صرف کانگریس (سوراج) پارٹی پر اعتماد ہے اور یہی ایک واحد جماعت ہے جس سے قوی امید ہے کہ وہ ملک اور مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کونسلوں میں کریگی۔ اسکے پچھلے کارنامے اور ایثار اس پارٹی کی دیانتداری اور خلوص پر شاہد ہیں۔ آپ ووٹ دینے کے وقت صرف یہ دیکھیں کہ آپ کا نمائندہ کونسلوں میں جاکر ہندو ولی سے خوب مقابلہ کرے گا بلکہ ہمیشہ اس کو مدنظر رکھیں کہ آپ کا نمائندہ

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ الجمعیۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ اندوز ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب۔ اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کسقدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوادیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

[illegible] عوام کو ووٹ نہ دینا چاہیے۔ یہ بھی قطعی ارادہ کر لینا ہے کہ اپنے ووٹ صرف کانگریس کے نامزد کردہ امیدواروں کو دونگا۔ اور میں ان لوگوں سے بھی پر زور التماس کرتا ہوں جو [illegible] کو وہ کانگریس (سوراج) پارٹی کو ووٹ دینے کا فیصلہ کر لیں۔ والسلام۔

(شاہ) احمد حبیب ندوی۔ [illegible]

مسئلہ التوائے حج

مولانا قطب الدین عبد الوالی کی تصریحات

[illegible]

مسلمان کو یہ جسارت نہیں ہو سکتی کہ بلا اہم شرعی وجوہ کے دوسرے مسلمانوں کی عدم ادائیگی حج کی ذمہ داری اپنے سر لے۔ لیکن التوائے حج اور اس کے سقوط میں بڑا فرق ہے التوا کے یہ معنی ہیں کہ باوجود فرضیت شرع نے تیسیراً علی الناس وقت کو وسیع کیا ہے اگر مفاد عالم اسلامی و دفع سیطرۃ و غلبہ مبتدعین و ظالمین و حفاظت آثار متبرکہ و تطہیر اماکن مقدسہ کی غرض سے ایک سال یا چند سال کیلئے حج نہ ادا کیا جائے تو ہو سکتا ہے۔ ان تمام دلائل کے پیش نظر ہوتے باوجود جواز التوائے حج کو جائز بتاتے ہیں صرف ہم نے یا ہماری جماعت میں دیگر علماء نے فتویٰ دینا خلاف احتیاط سمجھا بلکہ مختلف الخیال علماء کی خدمت میں بشمول جمعیۃ العلماء و حزب الاحناف علمائے بریلی و دیوبند استفتے بھیجے ہیں جوابات موصول ہونے کے بعد جمعیۃ خدام الحرمین و دیگر اہل الرائے حضرات کے روبرو یہ مسئلہ لایا جائیگا اور مختتم طریقہ کار سے مسلمانوں کو مطلع کیا جائے گا۔ ہم مذہب کو کھیل بنانا نہیں چاہتے نہ احکام خداوندی سے معاذ اللہ استہزا کرتے ہیں بلکہ حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم الدین یسر سے استفادہ کرتے ہیں۔ فقط

فقیر محمد قطب الدین عبد الوالی عفا اللہ عنہ

خادم الخدام جمعیۃ خدام الحرمین

کتب خانہ نذیریہ

نقل معائنہ جناب مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب

ناظم تبلیغ جمعیۃ العلماء ہند دہلی

آج مجھے کتب خانہ نذیریہ اسلامیہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے مخلص دوست مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب نے اس کتب خانہ کو قائم کیا ہے۔ یہ کتب خانہ شمس العلماء حضرت میاں نذیر حسین صاحب محدث مرحوم کے نام نامی کے ساتھ منسوب ہے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم کی علمی شخصیت انکا زہد تقویٰ اور انکی دینی علوم کی نشر و اشاعت کی خدمت سے ہندوستان کا کون پڑھا لکھا مسلمان ہے جو ناواقف ہے میاں صاحب مرحوم نے اپنی ساری عمر قرآن و حدیث کی اشاعت میں صرف کی اور اس عظیم الشان اسلامی خدمت سے ہزار ہا علماء پیدا کئے جنہوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیائے اسلام کے تمام اقطاع میں خداوند قدوس کے اس مقدس پیغام کو پہونچا کر ساری دنیائے اسلام پر زبردست احسان کیا ہے۔ لیکن سخت افسوس ہے کہ اتنی بلند پایہ شخصیت کی اس علمی یادگار کی طرف مسلمانوں نے اب تک قابل ذکر توجہ نہیں کی جس کی وجہ سے کتابوں کا کوئی معتد بہ ذخیرہ جمع نہ ہو سکا۔ دہلی کے مسلمانوں کی بے توجہی کا یہ عالم ہے کہ اس کتب خانہ نذیریہ کا مکان بھی کرایہ کا ہے جس کی ماہ بماہ ادا کرنے کے لئے مولانا سید عبد الرؤف صاحب کو بے انتہا تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ چونکہ یہ عام کتب خانہ ہے اور ہر مسلک اور ہر مشرب کے مسلمانوں کے استفاع کے لئے اس کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں اسلئے تمام مسلمانوں کا یہ دینی اور قومی فرض ہے کہ وہ اس کی امداد و اعانت فرما کر اس کی ترقی کی سعی و کوشش کریں۔ اس کے ممبر اور رکن بنیں اور ماہ بماہ چندے ادا کر کے میاں صاحب مرحوم کی اس بہترین علمی یادگار کو ان کے نام کی طرح صفحہ ارضی پر ہمیشہ کے لئے زندہ رکھیں۔ میاں صاحب مرحوم کے ان ہزار ہا تلامذہ فرزندوں تک اگر میری آواز پہونچ سکتی ہے جن کا سلسلہ سارے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے تو میں ان سے گذارش کروں گا

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحدہ متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:۔ سالانہ ۵ ششماہی ۳

مینیجر الجمعیۃ، بلیماران دہلی

بھار نکاح کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

[illegible]

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرشنل دہلی

۸ آنے

سالانہ یا سہ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے لیکن ہر سال جو رسول نمبر شایع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ رہتی ہے تو گویا رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شایع ہوگا۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے۔ ملنے کا پتہ:

مینیجر رسالہ مولوی دہلی

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات و ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دارومدار کس قدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ کفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اس کے روغن یات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ۔ مشک عنبر زعفران وغیرہ اور پنسار ہٹہ تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔

خط و کتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

حیرت انگیز ایجاد شوگرٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ۔ چاء و چینی ڈالنے و چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوشبودار ذائقہ و شیریں اور خوشرنگ چاء۔ ایک پونڈ کا ٹین ۱۲ اور نصف پونڈ کا ٹین ۷ ہے۔

کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمائیے

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ [illegible] کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت [illegible] آنہ محصول [illegible] آنہ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نرخ تاجرانہ دریافت فرمائیے۔ المشتہر

مینیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ۔

بشیر اسٹور پشاور

اگر صحت ہی نہیں ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ سے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس بے بدل دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید قطرے کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی۔ کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی موجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی جنرل شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۸ کولوٹولا اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

اگر بموجب اعلان

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً ہم قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی تین روپیہ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ۲ بارہ شیشی معہ محصول ۶

اکسیر دواء

بغیر کسی تکلیف اور بدن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا بال بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ دوا کیواسطے عجز ہے قیمت کیمیکل، مرا یکدرجن معہ محصول ۱۲

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزاروں ڈاکٹروں و حکماء کا پاس شدہ دھند جالا خارش ناخونہ کمزوری ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ، تولہ للعہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ لیکنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیربوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ ہو تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔ پتہ:

مینیجر بیربہیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کہنہی سمری ضلع دربھنگہ

[illegible]

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

ابو الاعلیٰ مودودی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲ دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۹

حکومت شوریٰ

(از مولوی عبد الماجد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر سچ)

(۳)

لفظ شوریٰ مفہوم کے لحاظ سے بالکل مطلق ہے ایک مشورہ کی صورت میں کسی طرح کی قید یا شرط نہیں۔ پھر کلام پاک میں جہاں لفظ شوریٰ آیا ہے۔ وہاں بھی سیاق عبارت کسی قسم کی قید یا شرط کا متقاضی نہیں۔ گویا رائے جس سے۔۔۔ گفت کرتی رہے۔ جن لوگوں کی رائے حاصل کی جاتی ہے۔ وہ کوئی ایک محدود جماعت نہیں بلکہ اس کا حق ساری ملت اسلامیہ سارے گروہ مسلمین کو ہے۔ اس وسعت حقوق کی نظیر تیرہ سو برس اور ہر نہیں تیرہ سو برس ادھر بھی تیرہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی۔ آج دنیا کے کسی گوشہ میں مل سکتی ہے؟

آج مہذب و شائستہ۔ حریت و وسعت و جمہوریت نواز دنیا کی حالت ہے؟ انگلستان۔ فرانس۔ امریکہ ان سب ملکوں میں ووٹ دینے کا حق کسکو حاصل ہے؟ ...

[illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

... ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ ...

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ سنز تکیہ لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ ...

دفتر معالج برص نیلا اور سنگھ (دہلی)

قرآن شریف بقطع حمائل مع ترجمہ

دلائل الخیرات سنہری

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب ہے | جس سے دنیا کے خنداں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غزہ پیری کہ ملی جمی ۔۔۔ | ۔۔۔ شوق جوانی کہیں ۔۔۔ ہے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

کشمیری ریشمی کپڑے

نمک سلیمانی

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۵ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ ہجری مطابق ۲ر دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۹

حکومت شوریٰ

(از مولوی عبدالماجد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر سچ)

(۳)

لفظ اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل مطلق ہے ایک دوسرے کی طرف میں کسی طرح کی قید یا شرط نہیں۔ پھر کلام پاک میں جہاں لفظ شوریٰ آیا ہے۔ وہاں بھی سیاق عبارت کسی قسم کی قید یا شرط کا متقاضی نہیں۔ گویا رائے جن کے درمیان گشت کرتی رہے جن لوگوں کی رائے حاصل کی جاتی رہے وہ کوئی ایک محدود جماعت نہیں بلکہ اس کا حق ساری امت اسلامیہ سارے گروہ مسلمین کو ہے۔ اس وسعت حقوق کی نظیر تیرہ سو برس ادھر نہیں تیرہ سو برس ادھر بھی تیرہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی۔ آج دنیا کے کسی گوشہ میں مل سکتی ہے؟

آج مہذب و شائستہ۔ حریت دوست و جمہوریت نواز دنیا کا کیا حال ہے؟ انگلستان، فرانس، امریکہ ان سب ملکوں میں ووٹ دینے کا حق کسکو حاصل ہے؟ انکو جو یا تو فلاں درجہ تک تعلیم رکھتے ہیں یا فلاں مقدار میں ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ یا فلاں مدت تک اس مقام میں قیام کر چکے ہیں۔ یا شہریت کے اور فلاں فلاں حقوق رکھتے ہیں۔ اور پھر سب سے بڑھکر یہ کہ عام خلقت کسی ایک معاملہ میں بھی براہ راست رائے نہیں دے سکتی، بلکہ محض اپنے نمائندے منتخب کر سکتی ہے۔ اور ان نمائندوں کی مختصر و محدود جماعت ہی۔ امور سلطنت کے معاملات ملک کے بحث و مباحثہ میں براہ راست حصہ لے سکتے ہیں۔ باقی ملک کی وسیع و کثیر آبادی کو محض انہی کی اصابت رائے۔ و دیانت پر قانع ہونے پر مجبور ہونا پڑتا ہے پھر انسانی آبادی کا ایک بڑا طبقہ محض جرم جنسیت میں یعنی بجائے مرد کے عورت ہونے کے جرم میں بعض آزاد و جمہوری حکومتوں میں آج تک ووٹ کے حق سے محروم ہے اور بعض میں ابھی کل کی بات ہے کہ اسے اس کی اجازت ملی ہے۔

پھر الیکشن (انتخاب) کے موقع پر ان شائستہ ملکوں میں ناشائستگی کا جو طوفان برپا ہوتا رہتا ہے اس کی ایک ادنیٰ جھلک اب ہندوستان میں نظر آنے لگی ہے اور اس کا پورا نمونہ مغرب ہی کی مہذب دنیا میں نظر آتا رہتا ہے امیدواروں کے درمیان رشک و حسد۔ ایک دوسرے کے خلاف بد زبانی اور بہتان طرازی۔ خود نمائی و خود ستائی اپنے دہندوں پر نا جائز دباؤ ڈالنا طرح طرح کی رشوتیں دے دے کر انکے ضمیر کو خرید تا انہیں طرح طرح کے فریب دینا۔ ان کے سامنے ایسے وعدے کرنا جن کے پورا کرنے کی ذرا بھی نیت انہیں کا مذاق میں جمل ہوتا۔ انتخابی جلسوں میں بد زبانی سے بڑھکر فوجداری کی نوبت آجاتا قوم کا مختلف پارٹیوں اور جتھوں میں تقسیم ہو جاتا۔ یہ ساری برکتیں اسی موجودہ جمہوریت کی ہیں۔

خدائے اسلام کی فرمائی ہوئی شوریت۔ رسول اسلام کی قائم کی ہوئی شوریت۔ جمہوریت کی ان ساری نحوستوں سے یکسر پاک و مبرا ہے۔ اسلامی نظام حکومت میں ووٹ دینے کے لیے کسی تعلیم کی کسی تعداد آمدنی کی کسی خاص اہلیت کی حاجت نہ مرد و عورت کی کوئی تفریق۔ نہ نمایندوں کے انتخاب کا کوئی جھگڑا۔ نہ انتخابات کی مہم پر لاکھوں کا خرچ نہ کونسل ہال کی تعمیر کے لیے اینٹ اور چونہ پر لٹانے کے لیے دولت قارون کی احتیاج نہ عمر کی قید نہ رنگ کی۔ نہ وطن کا امتیاز نہ نسل و قوم کا۔ ہر قسم کے تکلف و تصنع سے قطعاً بے نیازی۔ شرط اور صرف ایک ہی شرط کلمہ گو ہونے کی! جس انسانی ہستی نے جہاں اور جس وقت بھی کلمہ شہادت کی تصدیق کی معاً بس وہ مجلس شوریٰ کا ممبر بغیر کسی ضابطہ پری کے۔ بغیر کسی فیس کے۔ بغیر کسی دردسر کے ہو گیا اور اسی وقت سے اسے امیر و خلیفہ کی رائے کے مقابلہ میں اپنی آزادانہ رائے پیش کرنے کا حق حاصل ہو گیا۔ نہ اسے اس کی حاجت کہ کوئی اس کا انتخاب کرے۔ نہ اسے اسکا انتظار کہ پارلیمنٹ یا کونسل کے اجلاس کا وقت آئے۔ نہ اس کے لیے یہ مرحلہ کہ وہ حکومت کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھائے۔ اس کا مسلم ہونا مترادف ہے اس کے رکن مجلس شوریٰ ہوسکنے کے!

فرانس کی حریت نوازی کا غلغلہ آج ساری دنیا میں بلند ہے۔ دنیائے تہذیب میں فرانس اور آزادی کے ایک ہی معنے سمجھے جاتے ہیں، لیکن خود دختران فرانس آج حق ووٹ کے لیے چلا رہی ہیں اور ایوان حکومت سے یہ کہکر اپنا سر ٹکرا رہی ہیں کہ آخر ہم بیچاریوں کو محض عورت ہونے کے جرم میں کیوں ممبری سے محروم کر دیا گیا ہے؟ (یا ذنب قتلت) یہ منظر ہے مغرب کی جمہوریت کا۔ اس کے مقابلہ میں خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کوان کے جلال فاروقی سے مرعوب و متاثر نہ ہوکر جو آواز سر منبر ٹوکتی ہے اور بغیر امیر المومنین۔ خلیفہ رسول اللہ (بلکہ پورا کہنا تو درکنار) یور لارڈشپ وغیرہ کے مصنوعی القاب تعظیم استعمال کئے ہوئے۔ بغیر پورا نام مبارک بھی لئے ہوئے۔ بلکہ محض این خطاب (اے خطاب کے لڑکے) کہکر پکارتی ہے۔ وہ ایک معمولی بوڑھی عورت کے گلے سے نکلی ہوئی آواز ہوتی ہے! اور وہ آواز ایسی موثر ثابت ہوتی ہے کہ رسول خدا کا جلیل القدر رفیق صحبت۔ عراق و شام کا فاتح۔ قیصر و کسریٰ کے سر پر ضرب کاری لگانے والا معاً اعتراض کو تسلیم کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا ہے۔ یا ایسا رہا اسلام کی شوریت کا۔

اسلامی مجلس شوریٰ کے لیے کسی عالیشان عمارت کی ضرورت نہیں مسجد کا صحن اور والان دار الشوریٰ ہے نمایندوں۔ اور انتخاب کی ضرورت نہیں۔ ہر کلمہ گو ووٹر ہے۔ اجلاس شوریٰ کے لیے ہفتوں اور مہینوں کے انتظار کی حاجت نہیں۔ بلا ناغہ ہر روز پانچ مرتبہ اس کے اجلاس ہو سکتے ہیں۔ اور ضرورت ہو تو امیر مجلس کے وقت کا ہر لمحہ اس کے لیے وقف ہو سکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص اپنا ووٹ دے ہی۔ بڑی آبادیوں میں ایسا ہونا شاید ممکن بھی نہیں۔ لیکن یہاں سوال عملاً ووٹ دے سکنے کا نہیں۔ بلکہ ووٹ کے حق کا ہے۔ اور یہ حق، ہر کلمہ گو کو اسی لمحہ سے حاصل ہو جاتا ہے جب سے وہ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے۔

حضرت صدیق اور حضرت فاروق کی تقریریں اور خطبات جن میں بار بار اس قسم کے اعلانات ملتے ہیں کہ۔

اطیعونی ما اطعت اللہ و رسولہ فاذا عصیت اللہ و رسولہ فلا طاعۃ لی علیکم	جب تک میں خدا و رسول خدا کی اطاعت کروں تم بھی میری اطاعت کرو۔ اور جب میں ان کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت نہ کرو۔

یا یہ کہ۔

انا و مالکم کولی الیتیم	مجھے تمہارے مال میں (یعنی سرکاری خزانہ میں) بس اسی قدر حق حاصل ہے۔ جتنا یتیم کے ولی کو یتیم کے مال میں ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ ہو)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	سے۔ر	۱۲
ششماہی	۳	صہ ر
۳ ماہ	۲	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

برص یعنی بدن کے سفید داغ

دفتر معالج برص نمبر ۱ اور بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵ بمبئی نمبر ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آیا ہے	جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھسے نجات	مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۸ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کا جواب

(۱)

خواجہ صاحب کے جواب پر تبصرہ کرنے سے پہلے ان الزامات کو مختصراً بیان کر دینا ضروری ہے جو ان پر عائد کئے گئے ہیں۔ ان کے جس خط پر اس تمام قضیہ کی ابتدا ہوئی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"کیا عجب ہے کہ گورنمنٹ نے لکھا ہو۔ میں نے چیف کمشنر صاحب دہلی سے مفصل حالات بیان کر دئے تھے۔ اور نظام کو پان اسلامزم کے جو سبق دئے جاتے تھے ان کی باضابطہ اطلاع دیدی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ انھوں نے پنجاب گورنمنٹ کو اس خطرہ سے آگاہ بھی کیا تھا"

اس خط کی تشریح و توضیح خواجہ صاحب نے اپنے اخبار منادی میں جن الفاظ سے کی ہے وہ یہ ہیں۔

اسی زمانہ میں مولانا ظفر علی خاں صاحب حیدر آباد میں بلائے گئے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت نظام کی ان پر بہت مہربانیاں ہو رہی تھیں۔ ان میں ... ڈاکو صاحب نے مجھے لکھا کہ مولانا ظفر علی خاں صاحب اعلیٰ حضرت کو پان اسلامزم کے سبق پڑھا رہے ہیں اور اندیشہ ہے کہ اعلیٰ حضرت اس کی وجہ سے کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں جب مجھے یہ خط ملا تو سلطنت اسلامیہ آصفیہ کی حمایت اور مولانا ظفر علی خاں صاحب کے اثر کے نقصانات سے اعلیٰ حضرت کو بچانے کے لئے میں نے دہلی کے چیف کمشنر صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں پنجاب گورنمنٹ کو اس کی اطلاع دونگا۔

اس خط اور اس تشریح اور ان واقعات سے جو بعد میں پیش آئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ:-

۱- خواجہ صاحب نے حضور نظام کے متعلق حکومت کو ایک ایسے معاملہ کی اطلاع دی جو خود ان کے اعتراف کے مطابق سخت خطرناک تھا۔

۲- ان کی یہ اطلاع تھوڑے ہی عرصہ بعد حیدر آباد سے مولانا ظفر علی خاں کے اخراج کا باعث ہوئی۔

۳- [illegible]

[illegible]

"ناجائز" یا عزت خطرہ نہیں کہا جا سکتا۔ بس خواجہ صاحب سے ان کے اس فعل کا محاسبہ کرنا بالکل ایک جائز اور ضروری امر ہے اور اس کا اطمینان بخش جواب دینا، یا اگر کوئی جواب نہ ہو تو اپنی غلطی کا اعتراف کر کے قوم کے سامنے اظہار ندامت کرنا خواجہ صاحب کا فرض ہے۔ [illegible] ذاتی عداوت اور دشمنی پر محمول کرنے کی ضرورت ہے۔

خواجہ صاحب نے اس محاسبہ کے جواب میں اعتراف کی راہ کو اختیار نہیں کیا ہے اور صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی صفائی کس حد تک انہیں اس خطرناک الزام سے بری کرتی ہے۔ [illegible]

خواجہ صاحب نے اپنے بیان کی ابتدا اقدام سے کی ہے۔ یعنی اپنا بچاؤ کرنے کے بجائے پہلے مولانا محمد علی پر حملہ کر دیا ہے اور ان پر بہت سے الزامات عائد کئے ہیں۔ [illegible]

[illegible] مولانا ظفر علی خاں۔ ڈاکٹر انصاری حکیم اجمل خاں حتی کہ خود اپنے پیر و مرشد مولانا عبد الباری صاحب سے بھی وہ حسد کرتے تھے۔

تیسرا الزام جس کو خواجہ صاحب نے بصورت افواہ بیان کرنا زیادہ مناسب سمجھا، یہ ہے کہ وہ یا تو مہاراجہ پٹیالہ سے روپیہ کھا گئے ہیں یا آریوں سے کچھ وصول کیا ہے یا حضور نظام سے کچھ ملنے کی توقع ہے۔ اور اس لالچ سے انہوں نے خواجہ صاحب کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ چوتھا الزام یہ ہے کہ مولانا نماز با جماعت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور خواجہ صاحب کی جماعت کے جو لوگ نماز پڑھنے کے لئے جگاتے پھرتے ہیں اسکو انہوں نے برا قرار دیا۔ پانچواں الزام یہ ہے کہ مولانا نے استرداد برار کی مخالفت کی اور اس لئے کی کہ حضور نظام نے انکو روپیہ نہیں دیا۔ اور یہ کہ انہوں نے خود اس بات کی شکایت کی کہ حضور نظام اوروں کو سب کو روپیہ دیتے ہیں، مگر نہیں دیتے تو انہی کو۔ چھٹا الزام یہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں خواہ مخواہ تفرقہ اور خانہ جنگی کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ اور ہر ایک کو اعلان جنگ دیتے پھرتے ہیں۔ یہ تمام الزامات غلط بے بنیاد اور ظن سو پر مبنی ہیں۔ اور بعض تو ایسے رکیک ہیں جنکے متعلق ہمیں اب بھی یقین نہیں آتا کہ ان کے مصنف خواجہ صاحب خود ہیں یا کسی پیشہ ور مفسد نے ان کے بیان میں اضافہ کر دیا ہو لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے ان سب الزامات کو مان بھی لیا جائے اور تسلیم کر لیا جائے کہ مولانا محمد علی خود خواجہ صاحب کے بقول "اپنی تمام زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں بسر کرنے" اور "مسلمانوں کے لئے چکیاں پیسنے" اور "ناقابل فراموش ایثار و قربانی کرنے کے باوجود۔ (آج شاید خواجہ صاحب پر مخبری کا الزام لگانے کے باعث) اس سے بدرجہا زیادہ برے کیرکٹر اور برے اعمال کے آدمی ہیں۔ تب بھی ان کے ایسے ہونے کا اثر اس الزام پر نہیں پڑتا جو خواجہ صاحب پر عائد کیا گیا ہے جس طرح ایک چور کسی شخص پر چوری کا الزام لگائے اور مال پکڑ کر دکھا دے تو ملزم کا یہ صفائی پیش کرنا قطعی بیکار ہوگا کہ یہ تو جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح مولانا محمد علی صاحب کا گنہگار ہونا بھی اس امر کا ثبوت نہیں ہو سکتا کہ خواجہ صاحب بیگناہ ہیں۔

بیان کے دوسرے حصہ میں خواجہ صاحب نے کچھ جوڑ توڑ سے کام لیا ہے اور مختلف قوتوں کو مولانا محمد علی کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے تاکہ اگر وہ بصورت جنگ خواجہ صاحب کا ساتھ نہ دیں تو اپنا بوجھ مولانا محمد علی کے پلڑے میں بھی نہ ڈالیں۔ مثال کے طور پر مولانا محمد علی کے "اعلان جنگ" کی ایک وجہ انہوں

نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اس بات پر بہت ناراض ہیں کہ "میں نے ان کے موجودہ حریف مولانا ظفر علی خاں سے اتنے جلدی کیوں صلح کر لی"۔ ظاہر ہے کہ یہ اتنی بڑی کارروائی کی معقول وجہ نہیں ہو سکتی، البتہ اسکو وجہ قرار دینے کا منشا یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں اس "جنگ" میں (جو درحقیقت جنگ نہیں بلکہ محاسبہ ہے) "غیر جانبدار" رہیں۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ مولانا محمد علی کو مولوی مظہر الدین صاحب کی ہردلعزیزی بھی گوارا نہیں ہے، انہوں نے سوامی شردھانند کے سامنے انہیں برا کہا اور جب ان پر مقدمہ چلا تو مولانا نے کہا کہ "میں ان کی مدد نہیں کرونگا"۔ اس کا منشا بھی ظاہر ہے، ورنہ آفتاب کے متعلق کون یقین کریگا کہ وہ دیئے کی روشنی پر رشک کرتا ہے۔ معمولی شخصیتوں سے گذر کر انہوں نے حضور نظام کو بھی مولانا محمد علی سے بدظن کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ مراد آباد کے جلسہ جمعیۃ علمائے ہند میں مولانا نے استرداد برار کے ریزولیوشن کی مخالفت اس زور شور سے کی کہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ مولانا محمد علی بول رہے ہیں یا لالہ لاجپت رائے۔ اس کا منشا بھی ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کی "اطلاع" کے مطابق مولانا کو دربار آصفیہ سے جس فائدہ کی امید ہے، اس کا سد باب ہو جائے۔ ورنہ درحقیقت یہ واقعہ غلط ہے اور مولانا نے جلسہ مراد آباد میں صرف اس بنا پر تجویز استرداد برار کی مخالفت کی تھی کہ اس ریزولیوشن کا ہندوستان کی ایک ایسی جماعت کے اسٹیج سے پاس ہونا جس سے حکومت کی علانیہ مخالفت ہے مالیحضرت کے لئے مفید ہونے کے بجائے مضر ہوگا۔

اشخاص و افراد سے گذر کر خواجہ صاحب نے جماعتوں کو بھی مولانا سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اہل دہلی کو یقین دلاتے ہیں کہ "مولانا محمد علی کو دہلی والوں کی تباہی سے کیا سروکار وہ تو یہاں پردیسی اور اجنبی ہیں، رام پور سے آکر بس گئے ہیں، انہیں دہلی والوں سے ہمدردی ہو ہی نہیں سکتی"۔ اور فرماتے ہیں کہ مولانا نے جب دیکھا کہ "میں دہلی میں آکر آباد ہوا ہوں، رامپور میں اب واپس جانا نہیں ہے۔ اس واسطے دہلی کے ایک بارسوخ مسلمان (یعنی امام صاحب جامع مسجد) کی پگڑی اتار کر اپنے سر پر کہہ لوں تاکہ مجھے دہلی میں پاؤں جمانے کا موقع ملجائے"۔ یہ ایسی پوچ اور سخیف باتیں ہیں جنپر خواجہ صاحب ذرا جوش انتقام ٹھنڈا ہونے کے بعد غور فرمائیں تو انہیں خود ندامت ہوگی۔ دہلی والوں سے یہ امید کرنا کہ وہ محمد علی جیسے شخص سے صرف اس بنا پر نفرت کرینگے کہ وہ باہر سے آکر بس گئے ہیں، ان کی شرافت و آدمیت پر حملہ کرنا ہے۔ دہلی والوں نے کبھی دہلوی اور غیر دہلوی کا امتیاز نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اہل کمال کی قدر کی ہے خواہ وہ کہیں سے آئے ہوں۔ غالب آگرہ سے آئے اور دلی والوں نے انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا، نذیر احمد بجنور سے آئے اور دہلی والوں کی آنکھ کا تارا بنگئے۔ خود حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور دہلی نے ان کو اپنا پیشوا و مقتدا مانا۔ پھر آج محمد علی کو پردیسی ہونے کے باعث کیونکر رد کیا جا سکتا ہے۔ خواجہ صاحب جیسے وسیع الظرف بزرگ سے یہ امید نہ تھی کہ وہ جذبہ انتقام سے اتنے مغلوب ہو جائیںگے۔

ہم نے خواجہ صاحب کے بیان میں جس چیز کو سب سے زیادہ تعجب سے پڑھا وہ "اگر میں لڑنا چاہتا" والا باب ہے۔ فرماتے ہیں کہ "اگر میں لڑنا چاہتا تو مولانا محمد علی سے اسوقت لڑ سکتا تھا جب انہوں نے دہلی کی ملاپ کانفرنس میں ہندو لیڈروں کے سامنے ان الفاظ سے اسلام کے دل و جگر پر چھریاں چلائی تھیں کہ "اگر ہندو کعبہ کی بے حرمتی کریں، اور اگر ہندو قرآن شریف کے ٹھوکر ماریں اور اگر ہندو (مولانا) محمد علی کی اہلیہ کی بے حرمتی کریں تب بھی محمد علی ہندوؤں پر ہاتھ نہ اٹھائیگا"۔ اگر میں لڑنا چاہتا تو مولانا محمد علی سے اس وقت لڑ سکتا تھا جب انہوں نے میرے رسالہ داعی اسلام کے خلاف اور میرے تبلیغی کام کے خلاف ہندو اخبارات میں بیان شایع کرایا تھا، اگر میں لڑنا چاہتا تو مولانا محمد علی سے سخت لڑائی لڑ سکتا تھا جب انہوں نے سوامی شردھانند سے یہ کہکر اسلام کے ایک بڑے دشمن کے سامنے مسلمانوں کو ذلیل کرنے کی حرکت کی تھی کہ آپ آریہ قوم کے ایک بڑے پیشوا ہیں ... تعجب ہے کہ آپ حسن نظامی جیسے بے حقیقت اور ذلیل آدمی سے مقابلہ کرتے ہیں"۔ ممکن ہے کہ خواجہ صاحب اس سے اپنے تحمل اور مولانا محمد علی صاحب کے پے در پے قصوروں پر روشنی ڈالنی چاہتے ہوں، مگر اس سے ایک اور پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب اسلام کے دل و جگر پر چھریاں چلائی گئیں، اور جب ایک بڑے دشمن اسلام کے سامنے مسلمانوں کو ذلیل کیا گیا

اور جب تبلیغی کام کی عملاً مخالفت کی گئی اس وقت تو خواجہ صاحب نے لڑائی نہ کی، مگر جب ان کی ذاتی عزت و وجاہت پر حملہ کیا گیا تو وہ غضبناک ہوگئے اور تمام تبلیغی رفیقوں کو الارم دیدیا کہ لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خواجہ صاحب ہمیں معاف کریں، اس تحمل اور اس بے تحملی سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انہیں اسلام کے دل و جگر، اور مسلمانوں کی عزت اور تبلیغی کام سے زیادہ خود اپنی ذات سے محبت ہے۔

دولت آصفیہ پر سنگھٹنی حملہ

ہم آج سے قبل بھی اس حقیقت کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہندوؤں کی فرقہ وارانہ تحریکات نے جہاں اور سینکڑوں قسم کے نت نئے جھگڑے پیدا کر دئے ہیں وہاں ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدر آباد کے خلاف شدید پروپیگنڈا کرنا بھی خاص طور پر ان کے قومی پروگرام میں داخل کر لیا گیا ہے۔ یوں تو اس پروپیگنڈا کا اثر تمام ملک میں عام ہے اور ہندوؤں کا ہر متعصب اخبار اس کو اپنے فرائض صحافت میں شمار کرتا ہے کہ ہر ہفتہ حضور نظام کے خلاف کچھ نہ کچھ ضرور لکھ مارے۔ مگر دکن کے ہندو مرہٹے اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے سب سے زیادہ سرگرمی کا اظہار کرتے ہیں۔ تاکہ اس پردے میں وہ اپنی اس دیرینہ دشمنی اور کینہ پروری کا اظہار کریں جو انہیں ہمیشہ سے اسلام اور شاہان اسلام کے ساتھ رہی ہے۔ پہلے تو اس تحریک کا مرکز پونا کو (جو مرہٹوں کا خاص شہر ہے) بنایا گیا تھا۔ لیکن اب یہ شورش خاص طور پر بمبئی میں پھیلائی جا رہی ہے۔ جہاں گذشتہ ہفتہ میں نام نہاد "حیدر آبادیوں اور ریاست حیدر آباد کے ہمدردوں" کا ایک جلسہ منعقد ہوا ہے جس کی تجویزوں اور تقریروں سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام کارروائی حضور نظام کے خلاف ایک شدید گمراہ کن پروپیگنڈا کرنے کی غرض سے کی گئی ہے۔ دکن کے بعض نہایت غیر ذمہ دار اور شورش پسند اشخاص اس لئے کھڑے ہوگئے ہیں کہ حضور نظام کے خلاف افترا پردازیوں اور دروغ بیانیوں کا ایک سلسلہ نامتناہی شروع کر کے جہاں تک ہو سکے ان کی مشکلات میں اضافہ کریں۔ ان لوگوں کو نہ ریاست حیدر آباد کی ہندو رعایا کے ساتھ کوئی ... ہمدردی ہے اور نہ ان کے سامنے ریاست کی اندرونی و بیرونی اصلاح کا کوئی سوال پیش ہے وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے عہد رفتہ کی جو ایک مٹی ہوئی یادگار ریاست حیدر آباد کی صورت میں باقی رہ گئی ہے اسے بھی وہ کسی طرح اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں حضور نظام کا "عدل" "ظلم" کی شکل میں اور ان کی "رواداری" "تعصب" کی صورت میں نظر آتی ہے اور وہ دنیا کو یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں کہ حضور نظام کی ہندو رعایا ان کی حکومت سے مطمئن نہیں ہے۔ حالانکہ خود ریاست حیدر آباد میں سوائے اخبار بین طبقہ کے جسے یہ اطلاعات باہر سے پہنچتی ہیں ایک شخص بھی نہ ان کے مفسدانہ پروپیگنڈا سے واقف ہے اور نہ اس سے ہمدردی رکھتا ہے۔ ہم ان معاندین اسلام کو جنہوں نے اس شورش کو اپنا شعار بنا لیا ہے یقین دلاتے ہیں کہ ان کے یہ اوچھے ہتھیار ان کی مقصد برآری میں کامیاب نہ ہوں گے۔ اور انہوں نے حکومت سے تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کی درخواست کرنے کے بعد جو توقعات قائم کی ہیں وہ کبھی پوری نہ ہوں گی۔ انہیں اطمینان رکھنا چاہئے کہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

---

۴ و عدم جواز سے بحث نہیں۔ لیکن صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یا علی مدد کو نعرہ پنجتن کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ پنجتن تو پانچ حضرات کی طرف سے منسوب ہوتا ہے۔ لیکن نام صرف ایک ہی کا لیا جاتا ہے۔

اسی طرح نعرہ رسالت میں حرف ندا استعمال کرنا بھی موجد کی جہالت پر دال ہے۔ پھر سینکڑوں آدمیوں کا یہ یک وقت کسی کو ندا کرنا اور منادی کو متوجہ کر کے آگے کچھ نہ کہنا اس سے زیادہ منادی کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے۔

انہی نعروں کی بحث میں ہمیں ایک اور قصہ یاد آیا گذشتہ دنوں لاہور میں حزب الاحناف کا جلسہ ہو رہا تھا نعرہ رسالت اور نعرہ پنجتن کے دہوان دہار منظاہرے ہو رہے تھے۔ کیا یک ایک گوشہ میں سے کسی گستاخ وہابی نے چلا کر کہا۔ نعرہ خرد سی*

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

تحریک خلافت کے زمانہ میں مجالس کے گرمانے کے لئے لوگ نعرہ تکبیر لگایا کرتے تھے۔ مولانا شوکت علی صاحب نے شاہجہانپور کے ایک جلسہ میں ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے حاضرین کو چار قسم کے نعروں کی تلقین فرمائی تھی۔ مولانا کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

میرے بھائیو! چار طرح کے نعرے لگایا کرو تاکہ تمہارے دشمن جلکر خاک ہو جائیں۔ اول نعرہ تکبیر اللہ اکبر دوسرا نعرہ بندے ماترم۔ تیسرا نعرہ۔ جو بولے سو نہال ست سری اکال چوتھا نعرہ میرے سردار کے لئے لگایا کرو۔ مہاتما گاندھی کی جے۔ ہمیں یہ بھی طرح یاد ہے کہ مولانا نے اس جلسہ میں چاروں نعروں کی مشق بھی کرادی۔

جب تک تحریک زوروں پر رہی یہ چوکھٹا بھی خوب بجتا رہا۔ بلا امتیاز ہندو و مسلمان یہ چاروں نعرے لگاتے رہے۔ لیکن جب جداگانہ انتخاب اور مخلوط ووٹ کی بحث شروع ہوئی اور مالوی تحریک نے زور پکڑا تو یہ چوکھٹا بھی سالم نہ رہا۔ نعرے بھی تقسیم ہوگئے، نعرے لگانے والے بھی تقسیم ہو گئے۔ فرقہ وارانہ مجالس میں تو اس تقسیم کا کوئی اثر نہیں ہوا لیکن مشترکہ جلسوں میں اس تقسیم کی بڑی مٹی پلید ہوتی تھی مثلاً ایک رضا کار نے کہا نعرہ تکبیر تو ایک طرف سے اللہ اکبر کی آواز آرہی ہے اور دوسری طرف سے بندے ماترم کی تیسری طرف سے گاندھی جی کی جے، پھر کسی نے کہا قومی نعرہ تب بھی ایسی ہی بے ڈھنگی اور بےسری آوازیں نکلیں۔

غرض مالوی اور لاجپت رائے جیسے قومی وفاداروں سے خدا سمجھے انہوں نے نعروں کا مزہ بھی کرکرا کر دیا۔

نجد و حجاز کے جھگڑے نے دو آل انڈیا انجمنوں کا اور اضافہ کر دیا۔ انجمن خدام الحرمین۔ اور حزب الاحناف۔ یہ دونوں انجمنیں اول اول تو ایک ہی باپ کی دو بیٹیاں معلوم ہوتی تھیں۔ لیکن جب سے یہ دونوں لاہور کے دو بزرگوں سے منسوب ہوئی ہیں کچھ آپس میں اختلاف ہو گیا ہے۔ ایک بہن (حزب الاحناف) تو ایک شخص کے گھر میں ہے جو اچھا کھاتا پیتا ہے۔ لیکن ذرا سرکار پرست ہے۔ چھوٹی بہن ایک اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ منسوب ہے۔ جو بہت ہی مفلوک الحال ہے لیکن بظاہر سرکار کا خوشامدی نہیں ہے۔ اب سنا جاتا ہے کہ یہ دونوں ہم زلف ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ چنانچہ ان دونوں کے اختلاف نے سگی بہنوں کے تعلقات پر بھی بہت برا اثر ڈالا ہے۔ گذشتہ دنوں ایڈیٹر صاحب کی محفل میں بڑے بھائی صاحب تشریف نہیں لائے۔ اب سنا ہے کہ بڑے کے ہاں کوئی تقریب تھی وہاں ایڈیٹر صاحب کا داخلہ بند تھا۔ لاہور کے بعض تجربہ کار آدمی جو صلح صفائی کے خواہشمند ہیں ان کا بیان ہے کہ ان دونوں کا ملاپ اگر کرا سکتے ہیں تو مولانا دیدار علی صاحب مدظلہ و حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ ہی کرا سکتے ہیں

ہم ان بزرگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی روحانیت اور علم ظاہری کی اعانت و امداد سے دونوں کی صفائی کرا دیجئے اگر آپ بزرگوں نے ان کی صفائی نہ کرائی تو صبح شام میں بھیاں کے مولوی صاحب ان دونوں پر دعوی کرنے والے ہیں۔ وہ کھلی عدالت میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ انجمن خدام الحرمین۔ اور حزب الاحناف میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ نیز دونوں کے جہیز۔ اور چڑھاوے کا حساب بھی طلب کرنا چاہتے ہیں۔

خیر یہ تو ان دونوں انجمنوں کے خانگی جھگڑے ہیں لیکن سنئے ان انجمنوں نے بھی اپنی مجالس کے لئے دو نعرے ایجاد کئے ہیں۔ خلافت کمیٹی کے چاروں نعرے انہوں نے منسوخ کر دئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں انجمنیں خلافت کمیٹی کی مخالف ہیں اس لئے انہوں نے چار نعروں کی بجائے نعرہ رسالت اور نعرہ پنجتن ایجاد کیا ہے۔ چونکہ یہ جماعتیں اہل علم سے معرا ہیں۔ اس لئے سرے سے نعروں ہی کا استعمال غلط کیا ہے۔ جب کوئی مقرر کہتا ہے نعرہ رسالت تو اہل مجلس کہتے ہیں یا رسول اللہ پھر کہا جاتا ہے نعرہ پنجتن سب کہتے ہیں یا علی مدد۔ ہمیں ان نعروں کے جواز

حوادث و احکام

استفتا

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں بموجب حکم خدا و رسول۔

شیخ نظام الدین جی مرحوم کے دو لڑکے ہوئے (۱) بڑے لڑکے وجیہ الدین مرحوم (۲) اور دوسرے چھوٹے لڑکے معین الدین جی مرحوم۔

(الف) بڑے لڑکے وجیہ الدین جی کی شادی ہونے کے بعد ایک لڑکا کریم الدین جی نامی پیدا ہوئے۔ چند روز کا چھوڑ کر کریم الدین جی کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا اسلئے پھر وجیہ الدین جی نے دوسری شادی مسماۃ مہر النساء کی جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ایک کا نام کریم النساء اور دوسری کا نام کبیر النساء ہے۔

(ب) شیخ نظام الدین جی کے چھوٹے لڑکے معین الدین جی نے ایک شادی کی جس سے چھ لڑکے پیدا ہوئے۔ اور دو لڑکیاں ہوئیں۔

شیخ نظام الدین جی مرحوم کے بڑے لڑکے وجیہ الدین جی کا بعد شادی دوسری انتقال ہو گیا۔ انتقال ہونے کے بعد شیخ نظام الدین جی مرحوم نے اپنی حیات میں ایک مکان سہ منزلہ جو موروثی تھا، دو حصے میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ بڑے لڑکے وجیہ الدین جی مرحوم کے لڑکے کریم الدین جی کو جو وجیہ الدین جی کی پہلی بیوی سے تھا بطیبعہ پرورش دیدیا۔ اور دوسرا حصہ اپنے چھوٹے لڑکے معین الدین جی کو دیدیا۔ مہر النساء بیوہ وجیہ الدین جی اپنے لڑکے کریم الدین جی کے پاس رہنے لگی مگر حصہ ہونے کے کچھ دنوں بعد کریم الدین جی نے اپنی والدہ صاحبہ مسماۃ مہر النساء بیوہ وجیہ الدین جی کو مکان سے نکال دیا۔ اور کھانے کو بھی نہیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا میرے ذمہ کوئی حق نہیں ہے۔ اور نہ مکان سے حصہ پا سکتی ہو۔ اسلئے دست بستہ نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ مسماۃ مہر النساء بیوہ وجیہ الدین جی مرحوم اپنے لڑکے کریم الدین جی سے شرع شریف کی رو سے مکان کا حصہ پا سکتی ہے یا نہیں فقط

الجواب

جبکہ وجیہ الدین جی کا انتقال اپنے والد کے سامنے ہو گیا تھا تو ان کا لڑکا کریم الدین محجوب الارث ہو گیا۔ دادا نے جب مکان کا نصف حصہ اسکو دیا تو یہ ہبہ ہوا اور اس کا مالک صرف کریم الدین ہوا۔ اسلئے مہر النساء کو اس مکان میں سے حصہ نہیں مل سکتا۔

محمد کفایت اللہ غفر لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

ایک لڑکی نابالغہ کا عقد حالت نابالغی میں اگر ہوا ہو اور بعد بالغ ہونے کے اس لڑکی کو یہ ظاہر ہووے کہ مرا شوہر دوسری عورت رکھے ہوئے ہے اس وجہ سے میری گذر ہونا اور زندگی اسکے ساتھ بسر کرنا موجب احتمال خلفشار ہے ایسے موقعہ پر وہ خیار بلوغ اور عقد ثانی کی بابتہ کیا تجویز کر سکتی ہے؟

الجواب

اگر نابالغہ لڑکی کے باپ یا دادا نے اس کا نکاح کیا ہو تو نابالغہ کو بلوغ کے وقت خیار بلوغ حاصل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر لڑکی کے کسی دوسرے ولی نے (مثلاً بھائی۔ چچا۔ تایا وغیرہ) نے نکاح کیا ہو تو لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے جسے وہ بالغ ہوتے ہی فوراً استعمال کر سکتی ہے۔ اور اگر فوراً استعمال نہ کرے تو وہ اختیار بھی قطع ہو جاتا ہے فقط

محمد کفایت اللہ غفر لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

گکڑوں کوں۔ یہ بدمعاش آوازہ جس کے ریا نعرہ ہوا کہ کہیں پتہ نہ چلا۔ باوجود تلاش کے۔ جب ناکامی ہوئی تو اس بے ادب کی غائبانہ لعنت سے تواضع کی گئی۔

خبر قیات

عالم اسلامی

وزیر اعظم عراق کی "طوطی صفت" تقریر
انگریزوں کے پڑھائے ہوئے سبق کا دور

بغداد ۲۸ر نومبر۔ ترقی پسند جماعت کے ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے عراق کے جدید وزیر اعظم جعفر پاشا نے ایک نہایت اہم تقریر فرمائی جس میں آپ نے برطانیہ کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کی پالیسی کو صاف صاف بیان کر دیا۔ "برطانیہ کے ساتھ ہمارے تعلقات کی بنیادی باہمی تعاون پر ہونی چاہئے۔ ہمیں اس کا حق حاصل ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے ساتھ معاہدہ کر کے ہم نے جو کارِ نمایاں کیا ہے اس پر فخر کریں۔ یہ وہ طاقت ہے جس کی نظر التفات کے لئے بہت سی دوسری قومیں تمنا کرتی ہیں۔

میں ناممکن الحصول مطالبات کی خواہش نہیں کرتا ہوں۔ ہمیں ایسے مفاد اور منافع تلاش کرنے چاہئیں جو ارتقا کی اس منزل کے مطابق ہوں جس پر ہم پہنچ چکے ہیں۔

عراق میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ناممکن مطالبات کی خواہش کرتے ہیں"۔

جاوا کا جہاد حریت

بٹاویہ ۲۵ر نومبر۔ مجاہدین کے سردار مسی سورلو سویاریو گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ اجتماعیین منتشر ہو گئی ہے اور اس کے تمام لیڈر گرفتار ہو گئے ہیں۔

حکام نے اہل جاوا کو نمائش کی ہے کہ یا تو دیہات کو واپس آ جائیں ورنہ بصورت دیگر ان کو باغی سمجھا جائیگا۔

ممالک غیر

جنوبی افریقہ میں مشترکہ کانفرنس
کانفرنس کے فیصلہ تک خاموش رہنے کی درخواست

جوہانسبرگ ۲۸ر نومبر۔ وزیر داخلہ نے مسٹر سی۔ ایف۔ اینڈریوز سے یہ درخواست کی تھی کہ تمام جماعتوں کی مشترکہ کانفرنس کے خاتمہ تک جو کیپ ٹاؤن میں ہو رہی ہے پر سکون فضا پیدا کرنے کے لئے تمام اختلافی مباحث کو چھوڑ دیا جائے۔ اس درخواست کے جواب میں ٹرانسوال برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں نہایت سختی کے ساتھ غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا جائے اور تمام ارکان پر زور دیا جائے کہ وہ اس فیصلہ پر وفاداری کے ساتھ لبیک کہیں۔

ایسوسی ایشن کے ایک سربر آوردہ رکن نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ ہندوستانی عام طور پر حکومت ہند کے وفد پر کامل اعتماد رکھتے ہیں اور اس امر کی تعریف فرمائی کہ وفد مذکور جنوبی افریقہ میں یونین گورنمنٹ کا مہمان ہو کر رہے۔

کینیا میں ایشیائیوں پر جبر و تعدی
شخصی حیثیت پر محصول لگایا گیا ہے

بمبئی ۲۷ر نومبر۔ مسٹر جے بی۔ پیٹی معتمد اعزازی امپیریل انڈین سٹی زنشپ ایسوسی ایشن نے حکومت ہند کے محکمہ تعلیم کے نام حسب ذیل برقی پیغام روانہ کیا ہے۔

کینیا سے یہ وحشت ناک خبر موصول ہوئی ہے کہ محصول حیثیت شخصی۔ صرف ایشیائیوں سے وصول کیا جائے گا لہذا اس انجمن کی کونسل حکومت ہند سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں جلد مداخلت کرے۔

حکومت آئرلینڈ کے خلاف سازش
جمہوریت پسندوں کی پوشیدہ فوج

لندن ۲۲ر نومبر۔ حال میں جو مسلح حملے کئے گئے تھے ان کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئرلینڈ میں ایک پوشیدہ زبردست جمہوریت پسند فوج موجود ہے جو ہر طرح سامان ضرب و حرب سے مسلح ہے۔ یہ فوج کسی خاص پارٹی سے متعلق نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے ممبروں کی پہچان نہایت عالمگیر ہے۔ پھر بھی ایک ممبر کا کوئی پڑوسی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کس خفیہ فوج کا ممبر ہے۔

حال ہی میں ڈبلن کی ایک خوش پوشاک لڑکی اس الزام پر گرفتار ہوئی ہے کہ وہ فوج میں شامل ہے۔ اور اسی روز دو آدمی اس الزام پر گرفتار ہوئے ہیں کہ انھوں نے فوج کے احکام کے ماتحت چند ملاحوں پر حملہ کیا۔ اس وقت تک جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں اس انجمن کی کارک کونٹی کی شاخ کے چیئرمین بھی شامل ہیں۔ پھر بھی فوج کی سرگرمیاں گورنمنٹ پر پبلک اعتماد زائل کرنے سے قاصر رہی ہیں۔ جنرل اوڈیوفی اعلان کیا ہے کہ اس جماعت کا سراغ لگانے کے لئے پولیس کو غیر مسلح طور پر رکھا گیا ہے۔

اٹلی و فرانس میں اہم گفت و شنید

روما ۱۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتے اطالوی سفیر مقیم پیرس اور موسیو بریاں کے مابین اہم معاملات پر بحث و تمحیص ہوئی۔ جن کا ماحصل یہ تھا کہ دونوں ملکوں کے مابین دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے فرانس کس قدر مراعات پیش کرے۔ یہ یقینی طور پر معلوم نہیں ہوا کہ اطالیہ ایشیائے کوچک میں توسیع مستعمرات کا متمنی ہے یا نہیں۔ کل رات کو جو سائینور کے خاص معتمد علیہ ہیں جنیوا سے پیرس روانہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے مزید اہم گفت و شنید کی توقع ہے۔

(ڈیلی ٹیلیگراف)

برطانوی وزیر خارجہ کا عزم پیرس

رگبی ۲۶ر نومبر۔ سر آسٹن چیمبرلین جنیوا کے اس اجلاس میں جو آیندہ ہفتے کے اختتام پر منعقد ہوگا شریک ہونے کے لئے جاتے ہوئے دو دن پیرس میں ٹھیرینگے۔ وہ موسیو پائنکاریے اور موسیو بریاں سے ملاقات کرینگے۔ بعض اخبارات کا یہ بیان کہ برطانی وزیر خارجہ اپنے یا دیگر ممالک کے مدبرین کے لئے دیگر جلسے منعقد کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں بے بنیاد ہے۔

ہندوستان

حضور نظام کے دشمنوں کا پروپیگنڈا
بے بنیاد الزامات کی تشہیر

بمبئی ۲۸ر نومبر۔ ریاست حیدر آباد کے ہندوؤں اور ان کے ہمدردوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ مسٹر دانی، ایم کیلے سابق پریزیڈنٹ کونسل صوبہ متوسط جلسہ کے صدر تھے۔ صدر نے اپنے خطبۂ صدارت میں حکومت نظام کے مختلف پہلو ظاہر کئے اور کہا کہ ... ریاست میں مذہبی رواداری نہیں ہے۔ اور تعصب کی ترقی ہے۔ حقوق کی حفاظت کی ضمانت نہ ہونے کی وجہ سے مجلسی تحریری اور تقریری آزادی ظاہرا نہیں ہے۔ یہ جلسہ آج حیدر آباد سے باہر بمبئی میں اس وجہ سے کیا جا رہا ہے کہ نظام کے علاقہ میں اس قسم کا احتجاج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس جلسہ کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ چارہ کار سوچا جائے۔ اس طرز حکومت کی قدیم خرابی کا ایک ہی علاج ہو سکتا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی تجویز پر انتخاب کے اصول کے ماتحت عملدر آمد کیا جائے۔ مختلف اقوام کی تعداد کے تناسب کے مطابق انتخابات ہوں۔ اور قلیل التعداد اقوام کے حقوق و مفاد کی حفاظت کے لئے مناسب اور کافی ضمانت ہو۔ اعلیٰ عہدوں کیلئے آزاد ہندوؤں کی کافی تعداد حاصل کرنے تک ترپست یوروپین عنصر ریاست کے اعلیٰ عہدوں کیلئے ضروری ہے۔

ریاست کے مقتدر اور ممتاز حضرات کا ایک وفد وائسرائے کے پاس جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو برطانی علاقہ سے ان کے ہمدردوں کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو اور ہزایکسلنسی وائسرائے سے درخواست کرے کہ وہ ایک تحقیقاتی وفد فوراً مقرر کریں، جو نظام کے خلاف شکایات الزامات کی تحقیقات کرے۔

افسوس ہے کہ مسلمان لیڈر حیدر آباد کے مصیبت زدہ انسانوں سے ہمدردی کرنے میں قاصر رہے۔ جلسہ میں متعدد تجاویز منظور ہوئیں۔

ایک تجویز میں وائسرائے کے خط مورخہ ۲۶ر مارچ گذشتہ بنام نظام میں دیسی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں حکومت کی مداخلت کا جو حوالہ دیا گیا تھا اسکی تائید کی گئی۔

اسی پالیسی کے اصول کے مطابق تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا۔

جب تک کمیشن کی رپورٹ تیار ہو اسوقت تک نظام کو دوستانہ لیکن حکیمانہ مشورہ دیا جائے کہ وہ تحریر و تقریر کی آزادی کے متعلق قیود ہٹا دیں۔ اور نذرانہ لینا بالکل بند کر دیں۔

ایک اور تجویز منظور ہوئی کہ حکومت برطانیہ سے درخواست کی جائے کہ وہ دیسی ریاستوں کا مسئلہ ایک شاہی کمیشن کے سپرد کر دے جس میں تمام جماعتوں کی واجبی نمائندگی ہو کہ آئندہ کے خود مختار ہندوستان اور دیسی ریاستوں کی حیثیت و تعلق کا فیصلہ کیا جا سکے۔

وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے ایک وفد مقرر کیا گیا جو موجودہ حالات کو وضاحت سے سمجھائے گا۔

صوبہ متحدہ کے انتخابات
کانگریسی امیدواروں کی کامیابی

الہ آباد ۲۸ر نومبر۔ صوبہ متحدہ کی مجلس وضع قوانین کے لئے انتخابات ذیل کے نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔

حلقہ شہر کانپور سے بابو گنیش شنکر ودیارتھی سوراجی امیدوار ۸۰۶۴ رایوں سے منتخب ہوئے۔ آپ نے اپنے حریف امیدوار کو شکست دی۔ تقریباً ۵۰ فیصدی رائے دہندگان نے رائیں دیں۔

ضلع گورکھپور کے مغربی حلقے سے رائے بہادر بابو نندن پرشاد اعتدال پسند امیدوار ۵۵ ۴ ۴ رایوں سے منتخب ہو کر اپنے حریف امیدوار پنڈت رام بلی رائے انڈپنڈنٹ کانگریس پارٹی کے امیدوار کو شکست دی۔ موخر الذکر امیدوار کو ۲۴۵۲ رائیں ملیں۔

رائیں ملیں۔

اناؤ کے دیہاتی حلقہ سے رائے بہادر چودھری جگنا تھ پرشاد غیر جماعتی امیدوار منتخب ہو گئے۔ اور اپنے حریف لچھمی پال سوراجی امیدوار، اور مہریش چندر باجپائی انڈپنڈنٹ امیدوار کو شکست دی۔

معلوم ہوا ہے کہ راجہ سر رامپال سنگھ شاہی زرعی کمیشن کے اضافی ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

حلقہ دہرہ دون کا نتیجہ
مولوی طفیل احمد صاحب منتخب ہو گئے

۳۰ر نومبر۔ مولوی طفیل احمد صاحب ۲۷۷۲ آراء کی کثرت سے صوبہ کی کونسل کے لئے منتخب ہو گئے۔

آسام کے انتخابات
مسلم حلقہ کے انتخاب کا نتیجہ

مولوی بازار ۲۷ر نومبر۔ جنوبی سلہٹ کے مسلم حلقہ کا نتیجہ آج معلوم ہو گیا۔ اس حلقہ سے دو امیدوار تھے۔ مولوی علی حیدر خاں اور خان بہادر علاؤ الدین احمد چودھری۔ مولوی علی حیدر خاں منتخب ہو گئے۔

احمد آباد میں گاندھی جی کی تقریر
میں دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک خاموش رہونگا

احمد آباد ۲۷ر نومبر۔ گذشتہ ہفتہ راج چند پرچینی بزرگ کی برسی کے موقعہ پر گاندھی جی نے فرمایا کہ میں دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک اپنے مذہبی عہد خاموشی پر سختی سے قائم رہوں گا۔ یہ اعلان ہو گیا ہے کہ میں اس زمانہ سے کچھ پہلے ہی آشرم سے نکلنے والا ہوں لیکن حتی الامکان کوشش کرونگا کہ یہ عہد پورا ہو۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا سالانہ اجلاس
کلکتہ خلافت کمیٹی کی دعوت

کلکتہ ۲۷ر نومبر۔ خلافت کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ جناب مولانا ابو الکلام آزاد کی صدارت میں طلب کیا گیا۔ جس میں علاوہ جناب مولانا صاحب اور جناب حسین شہید سہروردی صاحب کے مجلس انتظامیہ کے نو ممبر شریک جلسہ ہوئے۔ حسب معمول ایجنڈا پڑھا گیا۔ اور آل انڈیا خلافت کانفرنس کے آئندہ سالانہ اجلاس کو کلکتہ میں دعوت دئے جانے کی ضرورت پر جناب مولانا صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور طے پایا کہ:۔

(۱) ۲۸ر نومبر کو کلکتہ کے عام مسلمانوں کا جلسہ طلب کیا جائے۔ اور مرکزی کمیٹی بمبئی کو دعوت دینے کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

(۲) ریلیف خلافت کمیٹی کا حساب پیش کیا گیا۔ اور قرار پایا کہ جناب محسن علی صاحب دس روز میں اس حساب کو شائع کرنے کے واسطے ریلیف کمیٹی کی مجلس عام میں پیش کر دیں۔

(۳) کلکتہ خلافت کمیٹی کے سالانہ انتخاب کے بارہ میں قرار پایا کہ جدید ممبر بنانے کی تاریخ ۱۰ر دسمبر تک بڑھا دی جائے۔

جامع مسجد راولپنڈی میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ
تاروں پر سنسر

۲۶ر نومبر کو جامع مسجد راولپنڈی میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ مقامی سکھوں اور ہندوؤں کے جابرانہ اشتعال انگیز رویہ اور لالہ بوٹا رام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی جانبدارانہ جبر و تشدد سکھوں کے خلاف اظہار بیزاری کی قرار دادیں منظور ہوئیں

قرار دادیں بذریعہ تار اخبارات اور گورنر پنجاب کے نام بھیجی گئیں مگر محکمہ تار نے روک لیں۔

تجاویز

جن تجویزوں کو روک لیا گیا تھا وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مسلمانان راولپنڈی کا یہ عظیم الشان مجمع ۱۸ر نومبر ۱۹۲۶ء کو سکھوں کے جلوس کے اس رویہ کے خلاف جو کہ مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر اور خاص طور پر مسجد کی طرف منہ کر کے اشتعال انگیز طریقہ سے ننگی کرپانیں گھماتے مارے مارے کرتے سیٹیاں اور چھینے اور تالیاں بجاتے ہوتے نعرے لگا کر مسجد کی جو بے حرمتی کی ہے۔ پر زور احتجاج کرتے ہیں۔

(۲) مسلمانان راولپنڈی لالہ بوٹا رام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اس رویہ کے متعلق جو انہوں نے بیگناہ مسلم گرفتار شدگان کو گالیاں دیتے ہنٹر مارنے کے علاوہ یہ کہکر خاص طور پر جو مذہبی توہین کی کہ ...... اگر ہم تمہارا مکہ گرا دیں تو تم ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہو نہایت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ اس معاملہ کے متعلق خاص طور پر نوٹس لیا جاوے۔ کیونکہ لالہ بوٹا رام جیسے متعصب افسر کی موجودگی میں مسلمانان راولپنڈی کے مذہبی اور دنیوی معاملات نہایت خطرہ میں ہیں۔

(۳) ان قرار دادوں کی نقول جناب گورنر پنجاب کمشنر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور اخبارات کو بھیجی جاویں۔

مولانا عثمان غنی صاحب ایڈیٹر امارت کے مقدمہ کا فیصلہ
ایک سال قید محض کی سزا

پٹنہ ۲۷ر نومبر۔ خان بہادر حمید سینئر ڈپٹی مجسٹریٹ نے مولوی عثمان غنی۔ اڈیٹر امارت کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا اڈیٹر موصوف پر بغاوت کا الزام تھا۔ جرم ثابت ہو گیا اور انہیں ایک سال قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ملزم کو ۶ ماہ مزید قید کی سزا اور بھگتنا پڑے گی۔

دار الحکومت

مسجد فتحپوری کے سامنے باجا بجانے پر اصرار
سکھوں اور بعض ہندوؤں کیخلاف مقدمہ

گرو نانک صاحب کے یوم ولادت کو سکھوں کا جو جلوس نکلا تھا اس کے بعض قائدین پر زیر دفعہ ۳۰ و ۳۲ پولیس ایکٹ مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ملزمین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ سردار صورت سنگھ وائس پریذیڈنٹ خالصہ دیوان و سکرٹری گرو پرب کمیٹی۔

۲۔ سردار گوربخش سنگھ ممبر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی و ممبر گورپرب کمیٹی سابق ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی۔

۳۔ سردار بے انت سنگھ سکرٹری اکالی جتھہ و ممبر گورپرب کمیٹی۔

۴۔ سردار بلونت سنگھ جی ممبر گورپرب کمیٹی و اکالی جتھہ۔

۵۔ ماسٹر لابھ سنگھ گورنمنٹ ہائی سکول دہلی۔

۶۔ سردار سندر سنگھ۔

۷۔ سردار مہر سنگھ۔

۸۔ سردار مان سنگھ۔

۹۔ سردار جودھ سنگھ۔

۱۰۔ سردار شیر سنگھ۔

۱۱۔ لالہ شنکر لال سکرٹری صوبہ کانگریس کمیٹی

مقدمہ تقریباً ایک بجے ۲۶ر نومبر کو مسٹر بھونٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ کورٹ انسپکٹر نے سردار بے انت کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا۔ پہلے ملزمین کو بٹھانے کے متعلق کچھ رد و قدح ہوئی۔ عدالت ایک خاص ترتیب میں بٹھانا چاہتی تھی۔ سردار گوربخش سنگھ نے کہا کہ چونکہ ہم کو مقدمہ کی پیروی کرنی ہے۔ اس لئے پہلے ہمارے ساتھیوں کو بٹھایا جائے۔ لیکن عدالت نے یہ عذر منظور کر دیا۔ اس کے بعد ملزمین نے کہا کہ چونکہ عدالت بھی اس روز موجود تھی۔ اس لئے ہم عدالت کو بطور گواہ طلب کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا مقدمہ منتقل کرنے کی مہلت دیجائے۔

عدالت نے ۳۰ر نومبر تک کی مہلت دیدی۔ ۲۹ر نومبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست پیش ہوگی۔ عدالت نے پانچ پانچ سو کی ضمانتیں اور پانچ پانچ سو کے مچلکے طلب کئے جو داخل کر دئے گئے۔ مقدمہ کے دوران میں کسی وزیٹر کو عدالت میں گھسنے کی اجازت نہ ملی۔

ایسی دہشت کی فضا میں ایک قدیم راستہ کو ترک کر کے ایک نیا راستہ اختیار کرنے پر اصرار کرنا واقعی خطرناک تھا۔ اور تعجب ہے کہ کانگریس کمیٹی کے افراد بھی اس میں شریک ہوئے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ مضبوطی کے ساتھ کام لے۔ "الامان"

خواجہ حسن نظامی پر جاسوسی کا الزام
خواجہ صاحب کا جواب شائع ہو گیا

میں نے اپنی گذشتہ رپورٹ میں اس کا وعدہ کیا تھا کہ خواجہ صاحب پر ہمدم میں بعض خطوط کی اشاعت سے جو الزامات عائد ہوتے ہیں۔ ان کا جواب شائع ہونے کے بعد قارئین الجمعیۃ کو اس کی اطلاع ضرور دوں گا۔ چنانچہ جواب شائع ہو چکا ہے اور اس پر مفصل بحث بھی اڈیٹر صاحب الجمعیۃ فرمائینگے اس لئے میں کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔ صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دہلی کی پبلک خواجہ صاحب کے طول طویل بیان کو پڑھنے کے بعد (جس میں اصل الزام کی تردید سے زیادہ مولانا محمد علی پر جنت نے الزامات عائد کرنے اور ان کے خلاف مختلف قوتوں کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے) اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ وہ اس الزام کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں جو ان کے ذمہ عائد کیا گیا تھا۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ خواجہ صاحب نے جواب دینے کی جو صورت اختیار کی ہے اس کا یہی سبب ہے کہ ان کے پاس کوئی معقول عذر یا تاویل موجود نہیں ہے۔ میں نے دہلی کی پبلک میں (جس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پہلے خواجہ صاحب کی تعریف کرتے تھے) یہ تذکرہ سنا ہے کہ اس اہم راز کے افشا کے بعد خواجہ صاحب اب پبلک کے کام کے نہیں رہے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ خواجہ صاحب اس موقعہ پر خود اپنے جرائم کا اقبال کر لیتے۔

(نامہ نگار خصوصی)

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

دسمبر کے آخری ہفتہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس دہلی

ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکیگا۔

میں ہندوستان کے تمام علم دوست احباب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کیلئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار مہیا کر سکتے ہوں کیجئے۔

مجھے آپ کے جذبۂ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ر دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھینگے۔

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علماء ہند

بسلسلہ صفحہ اول

سوان تمام موقعوں پر خطاب اپنے جسم رفیقوں کی جانب نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ عامہ مسلمین کی ساری اسلامی آبادی کیجانب ہوتا تھا۔ اور بعض خطبات میں تو اس سے بھی تجاوز کر کے ایہا الناس کا لفظ موجود ہے۔ یہ اگر اسلامی شوریت کا احساس نہیں تھا تو پھر آخر کیا تھا؟

احساس شوریت جب تک زندہ رہا۔ ہر قدم مشورت کے سایہ میں اٹھتا رہا۔ اور علماء تصریح کرتے رہے کہ

قال ابن خواز منداد واجب علی الولاۃ مشاورۃ العلماء فی مالا یعلمون وفی ما اشکل علیہم من امور الدین وجوہ الجیش فی ما یتعلق بالحرب وجوہ الناس فیما یتعلق بالمصالح وجوہ الکتاب والعمال والوزراء فیما یتعلق بمصالح البلاد وعمارتہا (فتح البیان جلد ۲)	حاکموں پر عالموں سے اس چیز میں مشورہ کرنا جوان کے علم میں نہ ہو۔ یا جو امر انہیں مشکل معلوم ہو اور دین اور سرداران فوج سے امور جنگ میں مشورہ کرنا۔ اور سرداران قوم سے مصالح ملکی میں مشورہ کرنا۔ اور افسروں عہدہ داروں اور وزیروں سے شہروں کی آبادی کے معاملہ میں مشورہ کرنے کا ہمیشہ واجب ہے۔

اسی قدر بس نہیں بلکہ یہ اعلان حق بھی ہوتا رہا کہ

حکی قرطبی عن ابن عطیہ انہ لا اختلاف فی وجوب عزل من لا یستشیر اہل العلم والدین (ایضاً)	جیسا قرطبی نے ابن عطیہ سے روایت کی ہے کہ جو امیر اہل علم و دین سے مشورہ نہ کرتا ہے اس کی معزولی کے واجب ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

گویا دوسرے الفاظ میں وہ شخص بذات خود کتنا ہی صاحب علم صاحب عقل۔ صاحب تقوی۔ لیکن اگر قانون شوریت کا پابند نہیں تو اسے مرتبہ حکومت سے معزول کر دینا جائز ہی نہیں واجب ہے۔

دنیا کی وہ سب سے بڑی ہستی جس کی نظیر خالق السموات والارض نے نہ آج تک پیدا کی۔ اور نہ آئندہ پیدا ہونے کو ممکن بتایا ہے یہی نہیں کہ شوریت کی سب سے بڑی مبلغ رہی ہے!

اما ان اللہ ورسولہ لغنیان عنہا ولکن اللہ جعلہا رحمۃ لامتی فمن استشار من امتی لم یعدم رشداً ومن ترکہا لم یعدم غیاً (فتح البیان جلد ۲)	اللہ اور اس کا رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں۔ لیکن اللہ نے اسے بطور رحمت میری امت کے لیے کر دیا ہے۔ میری امت والے جب تک مشورہ پر قائم رہیں گے راہ راست پر رہیں گے۔ اور جب مشورہ چھوڑ دیں گے بھٹک کر رہیں گے۔

ما تشاور قوم قط الا ہدوا لارشد امورہم (ابن جریر جلد ۴)	ہر قوم جب تک مشورت پر قائم رہی ہدایت کے بہترین راستہ پر قائم رہی۔

بلکہ وہ ذات اقدس۔ باوجود ہر انسانی سہارے و مشورے سے بے نیاز ہونے کے خود ہی سب سے زیادہ کثیر المشاورۃ۔ سب سے زیادہ قانون شوریت پر عمل کرنے والی گذری ہے۔

عن عائشہ انہا قالت ما رایت رجلاً اکثر استشارۃ للرجال من رسول اللہ صلعم	حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے بڑھکر کسی کو لوگوں سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

رسول اللہ صلعم (معالم التنزیل بغوی تفسیر آیہ شاورہم فی الامر)

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ ادر نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علماء و صلحاء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کران کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کیواسطے
رزولیوشن

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا انتالیسواں اجلاس آخر ہفتہ دسمبر میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ چونکہ مسلمان نہ صرف اعلی تعلیم میں بلکہ ابتدائی تعلیم میں بھی نہایت پست اور اس میں صرف ۳ فیصدی کے قریب خواندہ ہیں۔ نیز اقتصادی اعتبار سے اور بھی زیادہ کمزور ہیں۔ ضرورت ہے کہ کثرت کے ساتھ اس موقعہ پر جمع ہو کر قومی مشوروں میں شریک ہوں۔ قومی زندگی کے اہم مسائل پر جن اصحاب کے ذہن میں کچھ تجاویز ہوں امید کہ وہ رزولیوشنوں کی شکل میں جلد سے جلد دفتر کانفرنس میں ارسال فرمائیں گے۔ رزولیوشنوں کے لئے چند عنوانات ذیل میں بطور نمونہ کے درج کیے جاتے ہیں۔

تعلیمی
یعنی ابتدا سے لیکر یونیورسٹی کی تعلیم تک جو موانع اور مشکلات مسلمانوں کی راہ میں ہوں انہیں دور کرنے اور مسلمانوں میں علوم کی اشاعت کرنے کے متعلق تجاویز

صنعتی
صنعتی اسکولوں سے فائدہ اٹھانے کے متعلق تجاویز۔ نیز مسلمان کاریگروں کو پست حالت سے نکالنے کے طریقے۔

اقتصادی اور معاشرتی
مسلمانوں کو عام روز افزوں افلاس سے نکالنے کے متعلق تجاویز

متعلق بہ گورنمنٹ
ایسی تجاویز جن کی رو سے گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ بورڈ، میونسپل بورڈ کو مسلمانوں کی مخصوص ضروریات کے متعلق توجہ دلانے کی ضرورت ہو۔

طفیل احمد آنریری جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ

[illegible]

شواس کاس (دمہ و کھانسی) خشک و تر

یہ موذی امراض جو برسوں انسان کو گھن کی طرح کھاتے رہتی ہیں۔ اور اگر چہ جب جاویں مگر جڑ سے نہیں چھوڑتیں۔ ان کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے واسطے کوئی دوا مفید ہو پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدنے بہت تجربوں کے بعد مندرجہ ذیل ادویات کو تیار کیا ہے۔ جو ہزاروں کو صحت یاب کر چکی ہیں!

اکسیر بدن — بعض دفعہ بلغمی یا دمہ کو بیخ و بن سے آرام آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ طاقت جسم کیساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ تپ دق تک اس سے دور ہو جاتا ہے۔ ... تک کو دیجاتی ہے۔

جیا گٹکا — موسم میں موافق آجاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ... پرانی کھانسی کے واسطے ... قیمت ۲۴ گولی ...

گولی کھانسی — تر کھانسی کے واسطے ... قیمت ... **گولی کھانسی رشنی** — تر کھانسی کے واسطے ... **راحت** کھانسی دمہ بلغمی ...

مستو — دوائی بڑے بڑے تجربوں کے بعد تیار ... قیمت ... کھانسی خشک ...

کف کیتو رس — ناک سے ... کھانسی بلغمی ... قیمت ایک ... **چون پرکاش لیہہ** ...

امرت دھارا — میرا بنایا ہے جسم ... طاقت ... قیمت ...

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
خط و کتابت ... تار کا پتہ امرت دھارا (رجسٹرڈ) لاہور

۸ آنے

سالانہ یا چھ ماہوار میں اگر آپ دین و دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہتے ہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خرید ہو جائیں۔
مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے
لیکن جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ ہے مگر رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا ... آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیج دیجئے یقین ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں گے
ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ مولوی دہلی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ	سالانہ	ششماہی
	۵	۳

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک دائمی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض صحت و زندگی کا دوا پر کسقدر انحصار ہے، اور بیمار تیمار دار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنسارہ ہمہ قسم کی خورد و کلاں بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ۔ محصول آدھ آنہ۔ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نرخ تاجرانہ دریافت فرمایئے۔ المشتہر
منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

حیرت انگیز ایجاد
شوگرنی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ۔ چاء و چینی ڈالنے و چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوشبودار ٹکیہ چار۔ ایک پونڈ کا ٹین ۱۲ — نصف پونڈ کا ٹین ۷
کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمایئے۔
المشتہر
سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

بھار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ... مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... تمام بدکاریوں کو دور کرنا چاہتا ہے ... لطف شباب کے متعلق ... تصور کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس کے استعمال سے لاغری دور ہو کر ... اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ ... قیمت ... محصول ... جواب طلب امور کیلئے ... ٹکٹ بھیجو۔
المشتہر — حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر بموجب اعلان

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً ہم قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل — اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ... چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر — بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ ... کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے ... قیمت ایک شیشی ... محصول ...

اکسیر دوا — بغیر کسی تکلیف اور ... کے پوشیدہ جگہ کا ... دور ہو جاتا ہے۔ ... قیمت ... محصول ...

سرمہ اکسیر چشم — آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن ... قیمت ...

عروس زندگی — علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق ... ایک ضخیم کتاب ... مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیوٹی ہیر آئل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ ... دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ
منیجر ہیر نا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنی سمری ضلع دربھنگہ

مفت!!!

سفید داغ

سفید داغ ... آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ ... چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ
برص سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب
راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں عورتوں اور پیٹ وغیرہ ... سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔
المشتہر
راج وید مسری با منداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
تار کا پتہ "راج وید" کلکتہ

[illegible] دہلی سے چھپ کر ... شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

نمبر ۴۰	دہلی یوم دوشنبہ ۲۹ر جمادی الاول ۱۳۴۵ہجری ـ مطابق ۶ر دسمبر ۱۹۲۶ء	جلد ۴

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی)

(پچھلے دنوں آل انڈیا نظام کانفرنس کا جو اجلاس لاہور میں منعقد ہوا تھا اس کا خطبہ صدارت ہمیں اسی وقت موصول ہو چکا تھا ـ مگر چونکہ ہمیں دوسرے اہم مضامین بھی شائع کرنے تھے اس لیے اس کی اشاعت اب تک معرض التوا میں پڑی رہی خطبہ کی اہمیت اور دلچسپی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اسکے ضروری اقتباسات ہدیہ ناظرین کرتے ہیں)

حضرات! علمائے کرام و صوفیائے عظام و دیگر معزز حاضرین!

مسلمانان ہند کا مجرمانہ سکوت

سچ تو یہ ہے کہ مسلمانان ہند نے اس اہم مسئلہ میں جس مجرمانہ سکوت سے کام لیا ہے ـ وہ کسی طرح قابل معافی نہیں ـ وہ ریاست حیدرآباد فرخندہ بنیاد جس کے وجود سے ہندوستان کی عظیم الشان سلطنت کی یاد تازہ ہوتی ہو ـ وہ ریاست جو بلا امتیاز مذہب اور بلا تفریق نسل و قوم تقریباً دو برس سے تمام اہل ہند کی سرپرستی کر رہی ہو اور جس کے خزانہ سے ہر ماہ ایک بہت بڑی رقم نکل کر تمام ہندوستان کے طول و عرض میں فیض کے دریا بہاتی ہو ـ اس کے نہ ہونے کے متعلق عام طور پر متوحش افواہیں گرم تھیں ـ اخبارات کے بڑے بڑے کالم طرح طرح کی چہ میگوئیوں سے پر نظر آتے تھے ـ نامہ نگار سخت سے سخت اطلاع روانہ کر رہے تھے ـ مگر افسوس ہے کہ اب سے پیشتر کوئی ایسی منتظم کوشش نہیں کی گئی جو ان عظیم الشان خطرات کا سد باب کر سکے جن کا ہر ابتدائی ساعت میں امکان تھا ـ

بعض لیڈران قومی یا حضرات علماء و صوفیا کے بعض افراد نے بلا شبہ فرمایا یا بعض مسلم اخبارات نے چند مقالات لکھے وہ اگرچہ بجائے خود ایک معقول تعداد میں لکھے جا سکتے ہیں

کہ مسئلہ ریاست و سلطنت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ ان کا وجود عدم کے مساوی ہے ـ

چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمان متفقہ طور پر ثابت کر دیتے کہ اعلیٰحضرت شہریار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے ساتھ ان کو وہ عقیدت ہے کہ اگر ان کے لیے ہماری جان و مال کی ضرورت ہوئی تو ہم اپنے خون کے آخری قطرہ سے بھی دریغ نہ کریں گے ـ

شہریار دکن کے احسانات

کون کہہ سکتا ہے کہ حضور ممدوح کے احسانات اس کے متقاضی نہیں ہیں ـ آج مسلم یونیورسٹی کا گلزار کس کے فیض و کرم کی آبیاری سے سرسبز ہے ـ جامعہ عثمانیہ اور دارالترجمہ نے آج یورپ کے علوم و فنون کو ہزاروں کے لیے آسان کر دیا ہے ـ بلکہ یوں کہیے کہ اردو زبان کو جو نہ صرف ہندوستان کے اکثر مسلمانوں کی زبان ہے ـ بلکہ اکثر ہندوستانیوں کی عام زبان ہے اس مرتبہ پر پہنچا دیا ہے کہ وہ بحیثیت علم و فن مغربی زبانوں سے مقابلہ کر سکے ـ اسکے علاوہ ان مساجد، مدارس، خانقاہوں کا شمار کرنا ہی دشوار ہے جو محض حضور پرنور کی نظر کیمیا اثر کی بدولت عالم کے لیے فیض رساں ہیں ـ

بلکہ اس بحر مواج کی لہریں ہندوستان کے طول و عرض سے متجاوز ہو کر حجاز و عراق کو عبور کر کے یورپ و افریقہ میں بھی فیض پہنچا رہی ہیں ـ

سابق خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان عبدالمجید خان کو ترکوں کے آزاد طبقہ نے جب تخت و تاج چھوڑنے پر مجبور کیا اور جب وہ سوئزرلینڈ میں نان شبینہ کے لیے محتاج تھے تو یہ فخر حضرت ظل سبحانی ہی کو حاصل ہوا کہ بروقت ان کی امداد فرمائی ـ بہرحال اس سلسلہ میں زائد سے زائد لکھا جا سکتا ہے ـ اور وہ بھی واقعات کے مقابلہ میں کم از کم ثابت ہوگا ـ

پس کیا ایسی صورت میں مسلمانوں کا یہ جمود و سکوت ایک بدترین جرم نہیں ـ اور کیا ایک زبردست منتظم و مرتب مدافعتی کوشش کی ضرورت نہیں ہے ـ ؟ ہے اور ضرور ہے ـ !!

افسوس ہے کہ ہندوستان میں مشترکہ قومیت کی روح ابھی تک نہیں پیدا ہوئی ہے ـ اور گزشتہ چند سالوں میں جو وطنیت کی ایک خفیف سی شعاع افق ہند پر نمودار ہوئی تھی وہ بھی بعض خود غرض حضرات کی بدولت صبح کاذب کی روشنی ثابت ہوئی ـ اور اس کے بعد بجائے اس کے کہ آفتاب تاباں نمودار ہو ـ پھر شب تار ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر دل ملک کی سیاہ بختی کی پوری طرح شریک حال ہے ـ بلکہ مستقبل قریب میں کوئی امید کی جھلک بھی نظر نہیں آتی ـ ورنہ میں کہتا کہ کس طرح مسلمانان ہند کو موجودہ صورت حال کا مقابلہ متفقہ

کوشش سے کرنا ہے ـ یوں ہی اس کے دوش بدوش برادران وطن کو بھی مصروف کار رہنا چاہیے ـ ان کا اخلاقی فرض تھا اس لئے سرکار عالی نے اگر ایک طرف مسلم مدارس اور اسلامی خانقاہوں کو مناصب اور ماہوارات سے اعانت فرمائی ہے اسی طرح ہندوؤں کے مناور اور پاٹ شالوں کو بھی بڑی بڑی امدادیں عطا فرمائی ہیں ـ یہ ایسا اظہر من الشمس واقعہ ہے کہ جسکا انکار سے متعصب ہندو جو فرقہ وارانہ اختلاف کا کیسا ہی حامی ہو کبھی نہ کر سکے گا ـ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض برادران وطن نے حمایت محسن کش روش اختیار کر رکھی ہے جو ہر طرح قابل افسوس ہے ـ

کل کی بات ہے کہ جب مہاراجہ اندور پر کیس مقرر ہوا تھا تو ہندو اور مسلمان حضرات نے بحسن تحمل سے کام لیا تھا حالانکہ ایک ہونہار نوجوان مسٹر باولا کے قتل کے سبب بہت ممکن تھا کہ ہندو مسلم سوال پیدا ہو جاتا جس کی وجہ سے شاید مہاراجہ اندور کو موجودہ حالت سے اور بھی زائد تکلیف کا مقابلہ کرنا پڑتا ـ

سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ برادران وطن کو خود تعصب نے خود ان کے انجام پر نظر کرنے کا موقع نہ دیا ـ

حیدرآباد کا مسئلہ تمام ریاستوں کا مسئلہ ہے

بفرض محال اگر ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کو کبھی چشم زخم پہنچا تو بقیہ ریاستوں کا رفتہ رفتہ کیا حشر ہوگا ـ اس کا اندازہ ایک ذکی برہمن سے لیکر ایک غبی بقال تک کر سکتا ہے ـ غالباً بلکہ یقیناً اسوقت ہندوؤں کو مسلمانوں سے زائد پریشانی و پشیمانی کا سامنا ہوگا ـ

کیا ہندو حضرات مسلمانوں کو اجازت دیں گے کہ کشمیر اور پٹیالہ کے فرقہ وارانہ معاملات کی داد خواہی گورنمنٹ آف انڈیا سے کریں اور اگر ہندوؤں کے طرز عمل سے مجبور ہو کر مسلمانوں نے ایسا کر دیا تو کیا مسلمان اس میں بجانب ہوں گے اور کیا اسوقت ہندوؤں کے پاس کوئی جواب ہوگا ـ اب رہ گئی صرف پشیمانی تو وہ بعد از وقت کارآمد ثابت نہ ہو سکے گی ـ گو ہم بحیثیت ایک محب وطن کے مسلمانوں کو یہ مشورہ نہ دے سکیں گے ـ

(باقی آئندہ)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ ـ ۶ ـ ۱۰ ـ ۱۴ ـ ۱۸ ـ ۲۲ ـ ۲۶ ـ ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے ـ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چسپت ـ روایات صحیح، حوالجات درست ـ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے ـ

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بیان مع تحقیق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے ـ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں ـ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات ـ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں ـ قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر ـ نقد اور تفسیر احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید ـ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انقلاب ـ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل ـ قیمت بلا محصول ۱۲ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خدادا ہے ـ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے ـ جامعہ ملیہ دہلی ـ جامعہ عثمانیہ دکن ـ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے ـ جلد اول ۱ ـ جلد دوم ۱ ـ محصول علاوہ ـ حصہ سوم تیار ہے ـ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ـ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں جڑ سے آرام

اگر ہماری نیپری جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس ـ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں ـ قیمت فی بکس تین روپے (سے ر)

دفتر معالج برص نمبر ۱ اور بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے ـ کاغذ کا رنگ ہلکا رنگین ہے ـ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ـ اوراق کے کنارے سنہری ہیں ـ خط بہت ہی خوبصورت سطور مثل موتیوں کی لڑی کے ہے ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پھڑکنے کو چاہتا ہے ـ یمنت میں محکمہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ـ ایک لفظ کی بھی غلطی نہیں ـ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے ـ طول ۶ انچ عرض ۴ ـ وزن تقریباً ۴ تولہ ـ نقش قیمت مع مصارف ۶ ـ ۰ ـ ۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۸ روپیہ تھی ـ

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے ـ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ـ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ ہلکا رنگین ہے ـ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں ـ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ ـ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کا غذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۰ ـ ۰ ـ ۶ مصارف ذمہ مشتری طبع استنبول ـ

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی ـ مصارف ذمہ مشتری ـ

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول حنائی کاغذ قیمت ۰ ـ ۰ ـ ۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۰ ـ ۰ ـ ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰ ـ ۰ ـ ۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵ ـ بمبئی ۹

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں ـ دیہات میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض بیماری کی دستیابی نہ ہونے کے باعث مر جاتے ہیں ـ ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرتا ہے ـ اکثر دفعات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہو جاتا ہے ـ اور صرف تین روز میں مریض بالکل تندرست ہو جاتا ہے ـ ملیریا بخار ہو یا باری کا بخار ہو اور ہر قسم کے موسمی بخار کو بھی فائدہ نہ دکھائے اسکے استعمال سے بھوک لگتی ہے اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں ـ قیمت فی شیشی ۱۲ ـ محصول علاوہ ـ

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے ـ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ ـ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسیاں قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ـ کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے ـ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی ـ جریان ـ سرعت ـ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے ـ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے ـ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے ـ چہرے کو سرخ ـ بارونق ـ تروتازہ ـ ہشاش بشاش ـ رگ و پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط ـ معدہ درست ـ بھوک تیز ـ خون پیدا کرتا ہے ـ

قیمت ۱ خوراک ۱ر ـ محصول ـ بیس خوراک ۵ر ـ چالیس خوراک ۱۰ر محصول ۱۲ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو ـ رگ و پٹھے بیکار ہوں ـ ٹیڑھا ہو ـ کوتاہی ہو ـ باریکی ہو ـ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے ـ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ـ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ـ آبلہ نہیں ڈالتا ـ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے ـ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۲ر ـ محصول ۶ر ـ درجہ عام ۱ر

محبوب حیات

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے	جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزۂ پیری کہ بلی تجھ سے نجات	مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۲۱ ـ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت کام ہضم ہونے میں استعمال کیا جاتا ہے ـ قیمت فی بوتل ۱ر

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ ـ شیروانی ـ اچکن ـ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ تھان ـ اور عمامے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے ـ نمونہ مفت منگا لیجئے ـ

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان سندریا پٹی کلکتہ

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۹ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کا خواب

(۲)

خواجہ صاحب نے اپنے طویل خط کے ایک بڑے حصہ میں جو کچھ فرمایا اس کا نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور ان کے تمام بیانات کو جوں کا توں تسلیم کرلینے کے بعد بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ان پر جو مخبری کا الزام ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں خواجہ صاحب نے چند دلائل پیش کئے ہیں جن کی صحت و عدم صحت پر اس تمام معاملہ کا انحصار ہے۔

خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے چیف کمشنر دہلی کو جو اطلاع دی تھی وہ حضور نظام کے خلاف نہیں تھی۔ بلکہ ظفر علی خاں کے خلاف تھی اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ظفر علی خاں سے سلطنت آصفیہ کو جو خطرہ لاحق تھا اس کو دور کیا جائے لیکن یہ ایک مغالطہ ہے۔ مولوی ظفر علی خاں کے خلاف جس "خطرناک فعل" کی جسے خود خواجہ صاحب نے "خطرہ" سے تعبیر کیا ہے۔ حکومت کو اطلاع دی گئی تھی اس میں حضور نظام کا ملوث ہونا یقینی تھا۔ اگر کسی بچے کے متعلق کہا جائے کہ اسے سبق دیا جا رہا ہے تو اس کے معنی تو یہ سمجھے جا سکتے ہیں کہ سبق لینے میں اس کی مرضی اور خواہش شامل نہیں ہے۔ لیکن اگر ایک عاقل بالغ فرزانہ اور راسخ العلم شخص کے متعلق جو جاننا ہے کہ کیا سبق دیا جا رہا ہے اور کس چیز کا سبق دیا جا رہا ہے۔ اور اس کا مضر یا مفید اثر کیا ہو سکتا ہے یہ کہا جائے گا کہ اسے سبق دئے جا رہے ہیں۔ تو اس کے معنی ہر شخص یہی سمجھے گا کہ وہ خود سبق لے رہا ہے۔ اور اس طرح تدریس میں "معلم" کی طرح "متعلم" کی مرضی بھی برابر کی شریک ہے۔ اگر خواجہ صاحب اس موٹی سی بات سے بے خبر بھی تھے تو حکومت یقیناً ان کی طرح دھوکے میں نہ رہتی کہ اس سے غافل رہتی۔ ہیچ نقل مکانی چاہتا کہ یہ اطلاع مولوی ظفر علی خاں اور حضور نظام دونوں پر اثر ڈالنے والی تھی۔ خواہ خواجہ صاحب کی نیت مولوی ظفر علی خاں ہی پر اثر ڈالنے کی ہو۔

اس میں دوسرا مغالطہ یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے اسے حضور نظام کی سلطنت کو ظفر علی خاں کے خطرہ سے بچانے کی واحد تدبیر بتلایا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل الٹی تدبیر ہے اور بچانے کی نہیں بلکہ پھانسنے کی تدبیر ہے۔ اگر حضور نظام کی سلطنت میں کوئی خطرناک فعل ہو رہا تھا۔ اور اس کا تعلق خاص اعلیٰ حضرت کی ذات سے تھا تو ایک سچے بہی خواہ کی کوشش یہ ہونی چاہئے تھی کہ وہ اس کے نتائج سے اعلیحضرت کو آگاہ کرنے کی کوشش کرتا اور جب تک وہ اس سے آگاہ نہ ہوتے اسوقت تک اس حکومت سے اسے پوشیدہ رکھنے کی انتہائی کوشش کرتا جس کے لئے وہ "فعل" ہوا اسے کسی طرح کم نہ تھا "تاوقتیکہ اعلیٰ حضرت کو دیکھی پیدا ہو جانے کا شک بھی انگریزوں کے دل میں پیدا ہونے سے خطرہ تھا کہ خود خواجہ صاحب کے بقول "انگریز ان کو چھینے نہ دیتے"! مگر حیرت ہے کہ ایسے خطرناک فعل کے مضر اثرات سے حضور نظام کی سلطنت کو بچانے کی صرف یہی تدبیر خواجہ صاحب کو نظر آئی کہ سب سے پہلے چیف کمشنر کو اس خطرہ سے آگاہ کر دیں! اور اگر اسوقت جوش ہمدردی میں یہ غلطی ہو گئی تھی۔ تو آج تک اس کی خود ...

وہ خوف کریں کے بعد بھی وہ اس کو حمایت دولت آصفیہ کی ایک ہی تدبیر قرار دیتے ہیں۔ فرض کر لیجئے کہ خواجہ صاحب کے پاس حضور نظام کو آگاہ کرنے کے ذرائع موجود نہ تھے۔ اور انہیں اطلاع دینے کا اثر کسی صاف گو کے بقول اتنا ہی ہوتا جتنا "نیاز فتح پوری۔ یا راشد الخیری کے مہاراجہ بیسور کو خط لکھنے کا اثر ہو سکتا ہے"! تب بھی کوئی وجہ نہیں تھی کہ ایک صحیح تدبیر کے ذرائع مفقود ہونے کے باعث خواجہ صاحب جیسے صاحب فہم و فراست بزرگ ایک غلط اور بالکل الٹی تدبیر اختیار کرتے۔ اگر کوئی شخص بینائی کی کمی کے باعث خندق کی طرف چلا جا رہا ہو اور آپ اسے کسی طرح اس سے باز نہ رکھ سکتے ہوں تو اسے بچانے کی یہ کونسی تدبیر ہوئی۔ کہ آپ خود ہی اسے دھکا دیدیں ایسی حالت میں دھکا دینے سے تو یہ رہا بہتر یہ ہو کہ اسے اس کی تقدیر پر چھوڑ دیا جائے۔

سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے صرف ایک شخص اور وہ بھی ایسے شخص کے بیان پر جسے آج وہ مہذب ڈاکو کے لقب کا اہل سمجھتے ہیں۔ اتنے بڑے فرمانروا کے متعلق ایسی اہم اور نتیجہ خیز خبر کو چیف کمشنر کے سامنے "تفریحی گفتگو کے طور پر نہیں" بلکہ "نہایت سنجیدگی کے ساتھ پوری اہمیت دیکر" بیان کر دیا۔ اور اس کی کوشش بھی نہ کی کہ اس کی کسی اور ذریعے سے تصدیق کر لیتے۔ اگر اسوقت "عجلت" یا دولت آصفیہ کی حمایت کے جوش یا مہذب ڈاکو کی شرارت سے ناواقف ہونے کے باعث ایسا کر بھی دیا تھا تو اب جبکہ خود آپ کے بقول نہ مولانا ظفر علی خاں ...

شخص کو سند دیتے ہیں کے متعلق انہیں معلوم ہے کہ اس کے بھائی (غالباً مولوی عبدالحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اردو کی طرف اشارہ ہے جو اسوقت اورنگ آباد کے مہتمم تعلیمات تھے) حضور نظام کے ہاں ایک اعلیٰ عہدہ دار ہیں۔ یہ دلیل اس صورت میں صحیح ہو سکتی تھی کہ یہ خط ہی ایسے شخص کو لکھا گیا ہوتا جو اس معاملہ سے بے خبر ہوتا۔ مگر جیسا کہ خود خواجہ صاحب تسلیم فرماتے ہیں یہ خط "مہذب ڈاکو" صاحب کو لکھا گیا تھا اور ان کو ظفر علی خاں کے متعلق یہ اطلاع بھی "مہذب ڈاکو" ہی نے دی تھی۔ پھر ایسے شخص کو جو گویا ایک طرح اس معاملہ میں شریک تھا، اس کی اطلاع دینے میں کیا اندیشہ ہو سکتا تھا؟ اس سے چھپانے کی تو اس وقت ضرورت ہوتی جب یہ "خفیہ" کام کسی اور کی اطلاع پر آپ کرتے، مگر آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ "مہذب ڈاکو" ہی نے آپ کو یہ اطلاع دی تھی، اسی کی اطلاع پر آپ نے چیف کمشنر صاحب سے جا کر "تفریحی طور پر" نہیں بلکہ "نہایت سنجیدگی" کے ساتھ سے بیان کیا اور پھر جب اس خبر رسانی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مولانا ظفر علی خاں چوبیس گھنٹہ کے نوٹس پر حیدر آباد سے نکالے گئے (جس کی وجہ جہاں تک ہم نے سنا ہے اسوقت خود حضور نظام کو بھی معلوم نہیں تھی) تو اس نے آپ سے (خود آپ کے بیان کے مطابق) اس واقعہ کی وجہ دریافت کی اور آپ نے اسے لکھ دیا کہ یہ میری ہی کارروائی کا نتیجہ تھا۔ اس کا آپ سے یہ پوچھنا خود بتلاتا ہے کہ ظفر علی خاں کے اخراج سے آپ کی ذات کا تعلق اسے کسی حد تک پہلے سے معلوم تھا اور نہ وہ ایک بالکل "غیر متعلق" آدمی سے ایسی "خفیہ" بات بلا وجہ کیسے پوچھ سکتا تھا؟

...

مفاد ہی کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ دہلی کے اعلیٰ افسر کا پنجاب کے اعلیٰ افسر کو یہ اطلاع دینا کہ حیدر آباد میں فلاں قسم کا "خطرہ" رونما ہو رہا ہے، یہ معنی نہیں رکھتا کہ ریاست حیدر آباد کو اس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے، کیونکہ اس کے فرائض منصبی کو حیدر آباد کے مفاد کی حفاظت یا نگرانی سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے بخلاف ازیں اس کے معنی یہ ہونگے کہ انگریزی حکومت کے لئے حیدر آباد میں ایک "خطرہ" پیدا ہو رہا ہے، اور جبکہ اس معاملہ کا تعلق بلاواسطہ حضور نظام کی ذات سے ہو تو پھر اس کا مطلب اسکے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ خود حضور نظام سلطنت انگریزی کے لئے ایک "خطرہ" بن رہے ہیں یا بننے کا اندیشہ ہے۔ پس خواجہ صاحب کے علم میں یہ بات ۱۲ر اگست ۱۹۱۶ء ہی کو آچکی تھی کہ دہلی گورنمنٹ نے ان کی پہنچائی ہوئی خبر کو انگریزی مفاد کے لئے "خطرہ" سمجھا اور اس سے پنجاب گورنمنٹ کو آگاہ کر دیا تاکہ وہ اپنے صوبہ کے اس شخص کو حیدر آباد سے بلالے جو حضور نظام کو خطرناک بنا رہا تھا۔ پھر "مہذب ڈاکو" کے اس سوال پر کہ ظفر علی خاں کے حیدر آباد سے علیحدہ کئے جانے کی وجہ کیا ہوئی؟ خواجہ صاحب کا یہ جواب دینا کہ کیا عجب ہے گورنمنٹ نے لکھا ہو، میں نے چیف کمشنر صاحب دہلی سے مفصل حالات بیان کر دئے تھے ۔ ۔ ۔ اور مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے پنجاب گورنمنٹ کو اس خطرہ سے آگاہ بھی کیا تھا"، صاف طور پر یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ خواجہ صاحب اس حقیقت سے بے خبر نہ تھے کہ حکومت پنجاب نے ان کے بیان کردہ خطرہ کو "خطرہ" تسلیم کر لیا اور اسی پر یہ عملی قدم اٹھایا کہ ظفر علی خاں کو حیدر آباد سے نکلوا دیا۔ کہاں ان سب باتوں کے بعد خواجہ صاحب اس غلط فہمی میں مبتلا رہ سکتے تھے کہ ان کی یہ خبر رسانی حضور نظام سے حکومت کو خوش کرنے والی تھی؟

...

نہیں بلکہ تمام ان مسلمانوں کی طرف سے جو برطانی رعایا ہیں یہ التجا پیش کی ہے، اور اس لئے ہم نہایت صفائی کے ساتھ اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ ان چند پرستاران حکومت کے سوا جو اپنی تمام دعاؤں اور التجاؤں کے لئے ہمیشہ سے اسی معبود فرنگ کی فریاد رسی پر بھروسہ رکھتے ہیں، اور کسی مسلمان کی یہ خواہش نہیں ہے کہ حکومت برطانیہ حجاز میں مداخلت کرے خواہ اس مداخلت کا منشا کعبہ کی حفاظت ہو، وہ یا گنبد خضرا کی یا مقابر و مآثر مقدسہ کی ہم جس رسول کے مقدس مدفن کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اسی رسول نے ہم کو اپنی زندگی کی آخری ساعتوں میں یہ وصیت فرمائی تھی کہ جس سرزمین کو میں ایک خدا کی پرستش کے لئے پاک کر کے جا رہا ہوں اسے کبھی کافروں کے اثر سے ناپاک نہ ہونے دینا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم مدفن رسول کی حفاظت اس طریق سے کریں جو تعلیم رسول کے خلاف ہے؟ صرف یہی نہیں کہ ہم حکومت سے اس کی خواہش نہ کریں گے، بلکہ اگر وہ اس کا ارادہ بھی کریگی تو ہم اسے ہر قسم کی مداخلت سے باز رکھنے کی انتہائی کوشش کریں گے۔

جمعیۃ خدام الحرمین کو صاف طور پر اعلان کرنا چاہیے کہ سر مہاراجہ صاحب محمود آباد کے اس فعل سے اس کو اتفاق ہے یا نہیں؟

آریوں کی تازہ کارروائی

اس سے پہلے "الجمعیۃ" کے ناظرین کو ایک مسلمان خاندان کے مرتد ہو جانے کی خبر دی جا چکی ہے ...

...

گنبد خضرا کی حفاظت!

...

نکات و لطائف

(مدیر نکات لطائف کے قلم سے)

مسئلہ تکفیر کے متعلق ہندوستان میں بریلی کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ اگرچہ اب بریلی بھی وہ بریلی نہیں رہی۔ خدا کی شان ہے۔ ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ جہاں سے ہر روز خدا جھوٹ نہ بلواتے سو سوا سو فتوے کفر کے نکلتے ہوں۔ آج کل وہاں سے اٹھویں دسویں روز میں ایک دو فتوی نکلیا تو بہت نکلا۔ بریلی کی یہ دولت کچھ دنوں سے پنجاب کے پیروں نے غصب کر رکھی ہے۔ مگر پنجاب کی ہر بات بے ڈھنگی ہے پنجابی تکفیر میں دلائل اور براہین نہیں ہیں۔ بلکہ صرف پیر کا قول کافی ہے۔ پنجاب کے ایک بہت بڑے پیر اپنے مریدوں کے تمام منازل اس ہی راستہ سے طے کرتے ہیں اور صرف کفر کے تصوف سے تمام لطائف جاری کر دیتے ہیں۔ کوئی خاص توجہ اور مراقبہ نہیں فرماتے۔ بلکہ سر پر ایک کپڑا ڈال کر منہ کے آگے گھونگھٹ نکال لیتے ہیں۔ چاروں طرف مریدوں کا حلقہ ہوتا ہے۔ بیچ میں حضرت سر جھکا کر دو زانو بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر دو منٹ کے بعد سر اٹھا کر ارشاد ہوتا ہے۔ بخاری کافر ہیں۔ پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ دو منٹ کے بعد دیوبندی کافر ہیں۔ پھر دو ...

...

مسلمان عورتوں کے ارتداد کا مسئلہ

(ارتداد مسلمات کے مسئلہ پر ہم ہر قسم کی آراء و افکار کو علماء کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ کوئی فیصلہ کرتے وقت تمام پہلو ان کے پیش نظر رہیں۔ ذیل میں ہمعصر ہمدم کا افتتاحیہ درج کیا جاتا ہے جو اس نے ۲۰ نومبر کی اشاعت میں سپرد قلم کیا تھا۔)

ہمدم کی ایک قریبی اشاعت ماسبق کے سب لیڈر میں ہم نے جناب مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند کی ان تجویزوں پر اظہار خیالات کیا ہے جو مولانائے ممدوح نے اپنے ایک مضمون مندرجہ اخبار الجمعیۃ میں مسلمان عورتوں کے خطرۂ ارتداد کی روک تھام کے لئے عامۂ مسلمین اور خصوصاً طبقۂ علماء کے روبرو پیش کی ہیں۔ مولانا احمد سعید صاحب کے اس مضمون کی اشاعت کے بعد بعض دیگر اصحاب کی تحریریں اسی مسئلہ پر الجمعیۃ میں نکلی ہیں اور ہمعصر موصوف نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں بھی اس پر بحث شروع کی ہے۔ مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کے مضمون کے دو ٹکڑے جو "الجمعیۃ" کی حال کی دو اشاعتوں میں درج ہوئے ہیں اس میں بعض فقہی حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے اس کا نکاح اپنے شوہر سے فسخ نہیں ہوتا ہمیں علوم دین میں اپنی ناواقفیت کا اقرار ہے اور ہم فقہ یا اصول فقہ کے پہلوؤں سے مولانا نجم الدین صاحب کی اس رائے پر بحث کرنے کی اپنے میں اہلیت نہیں پاتے۔ لیکن ہم ان کی اور جناب مولانا احمد سعید صاحب کی خدمت میں باادب اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ان کا یہ استشہاد ہندوستان میں حنفی مسلمانوں کے لئے کم از کم نیا ضرور ہے اور صدیوں سے اسلامی ہند میں یہ رواج چلا آتا ہے اور فتاوائے عالمگیری بھی اس خیال کی تصدیق کرتا ہے کہ ارتداد کے بعد خواہ وہ کسی مرد سے سرزد ہو یا عورت سے نکاح دیگر معاہدات کی طرح جن کی بناء مذہب پر ہو ٹوٹ جاتا ہے اور مرتد ہونے والے کو فریق ثانی پر کوئی دعوے یا اختیار باقی نہیں رہتا۔

مولانا نجم الدین صاحب نے اپنے مضمون کے دوسرے ٹکڑے میں پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کا حوالہ دیا ہے جو ۱۹۱۰ء میں جسٹس ریڈ اور جسٹس چٹرجی کے اجلاس سے صادر ہوا تھا اس مقدمہ کا اپیل جس وقت چیف کورٹ میں داخل ہوا تھا اس وقت خاکسار ایڈیٹر ہمدم پیسہ اخبار کے تعلق ادارت کی وجہ سے لاہور میں مقیم تھا اور چونکہ عدالت ماتحت کے فیصلہ سے مسلمانوں میں ایک جوش پیدا ہوا تھا اس لئے اس کو اپنے ادارتی فرائض کے سلسلہ میں علماء و مسلمان قانون پیشہ اصحاب سے اس مسئلہ پر کافی تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ ملا تھا اور اس نے پیسہ اخبار میں اس پر کئی بار لکھا تھا لیکن کوئی بڑے سے بڑا عالم یا وکیل بھی عدالت کے روبرو یہ دعوے کرنے کو تیار نہ تھا کہ احکام شرع اسلام کی رو سے ارتداد کے بعد بھی نکاح قائم رہتا ہے یا مسلمان شوہر کو اپنی مرتد بیوی پر حق زوجیت باقی رہتا ہے بلکہ مسلمان شوہر کے وکلاء دو باتوں پر زور دیتے تھے اول یہ کہ عورت نے حقیقی طور پر اپنا مذہب نہیں بدلا ہے بلکہ محض شوہر کے حق کو باطل کرنے کے لئے اس کی طرف سے بطور نمائش ...

[illegible]

سرِ وقت

عالم اسلامی

اٹلی کی البانیہ کو دھمکی

انگلستان کی مداخلت سے جنگ رک گئی

برلن ۲۸ نومبر۔ برلن میں ایک عجیب غریب حیرت انگیز مضمون کی گشت لگا رہی ہے کہ اٹلی نے البانیہ پر حملہ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا لیکن سر آسٹن چیمبرلین (وزیر خارجیہ انگلستان) کی مخالفت نے مجبور کر دیا۔

ایک سربرآوردہ سیاسی ہستی کی طرف سے جس کا نام معلوم نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سائنر مسولینی نے ۱۹۲۱ء کے معاہدہ سے فائدہ اٹھا کر جس میں اٹلی کے مخصوص مفاد کو تسلیم کیا گیا ہے البانیہ کو دھمکی دی کہ اگر البانوی وزیر اعظم ...

[illegible]

ممالک غیر

اٹلی اور فرانس میں جنگ کی تیاریاں

لندن ۲۹ نومبر۔ اخبار ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ لندن میں خوفناک اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے فرانسیسی اور اطالوی سرحد کے تازہ حالات و واقعات کے رازہائے سربستہ کی گہرائی کا پتہ چلتا ہے۔

سان ریمو اور ونتمگلا کے درمیان اٹلی نے ۵۰ اتوپیں چڑھا دی ہیں۔ سرکوں راستوں کو دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے اور پہاڑوں میں سڑکیں نکالی گئی ہیں تاکہ توپوں کے لانے اور لیجانے میں دقت نہ ہو۔ اسی قسم کی احتیاطی کارروائیاں فرانس بھی کر رہا ہے۔ مارسیلز میں جن پیدل ... کو دوبارہ مسلح کیا گیا تھا۔ انہیں اب سنٹ مارٹن میں رکھا گیا ہے۔

ہندوستان

دولت آصفیہ پر سنگھٹنی حملہ کا جواب

مسلمانان بمبئی کا عظیم الشان جلسہ

۲۰ نومبر کو مہاراشٹر کی مرہٹہ پارٹی نے ریاست حیدرآباد دکن کی رعایا کی کانفرنس کے نام سے جو جلسہ کماٹی پورہ بازار روڈ بمبئی میں منعقد کیا تھا اس کی اطلاع ہم گذشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ اب اس جلسہ کے بعد مسلمانان بمبئی کا جلسہ منعقد ہوا ہے۔ اس کی مفصل کارروائی شائع کرتے ہیں۔

مولوی حمید احمد صاحب کی تحریک اور مولوی عبدالرؤف خاں صاحب سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کی تائید سے جلسہ کے صدر مولانا حکیم عبدالغنی صاحب منتخب کئے گئے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب متوطن حیدرآباد دکن نے فرمایا کہ میں متواتر تین دن سے کوشش کر رہا ہوں کہ داخلہ کانفرنس ...

[illegible]

آپ کو ۲۰۷۰ مسٹر ہر موہن پرشاد سہائک کو ۱۹۰۹ اور مسٹر کالو رام سوراجی کو ۱۲۶۳ ووٹ ملے۔

بریلی کے دیہاتی حلقے سے راجہ کالیچرن مسرا کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۹۲ ۱۰۴ ووٹ ملے۔ اور جھندر پال سنگھ کو ۵۵۱۹ ووٹ ملے۔

غازی پور کے دیہاتی حلقے سے ٹھاکر شنکر سنگھ کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۴۲۲۹ اور بابو جگوت پرشاد (سوراجی) کو ۱۴۱۴ ووٹ ملے۔

کھیری کے دیہاتی حلقے سے پنڈت سنکنی پرشاد راجپائی کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۵۲۴۲ اور بابو سیتارام سوراجی کو ۱۸۶۱ ووٹ ملے۔

مرزاپور کے دیہاتی حلقے سے پنڈت سدا یاسانڈے کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۳۶۲۹ مسٹر پی۔ این داس کو ۲۳۵۴ اور مسٹر سنجم لال (سوراجی) کو ۱۳۸۱ ووٹ ملے۔

ضلع شاہجہان پور کے دیہاتی حلقے سے مسٹر فضل الرحمن کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۱۲۷۷ اور مولوی عنایت اللہ سوراجی کو ۳۲۷ ووٹ ملے۔

اسمبلی کے لئے نتائج انتخابات حسب ذیل ہیں:۔

آگرہ کے حلقے سے پنڈت ہردیا ناتھ کنزرو (لبرل) کامیاب ہوئے۔ ان کو ۹۸۹۰ اور ڈاکٹر کے این کاٹجو (سوراجی) کو ۵۱۳ ووٹ ملے۔

فیض آباد کے حلقے سے کنور راجہ سنگھ انڈی پنڈنٹ کانگریس کامیاب ہوئے مسٹر حکم سنگھ سوراجی کو ۱۳۰۲ اور مسٹر شام لال نہرو کو ۵۲ ووٹ ملے۔

گورکھپور و بنارس سے سٹر جی پی برلا (انڈی پنڈنٹ کانگریس) کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۳۳۰۷ ووٹ ملے مسٹر سری پرکاش سوراجی ...

[illegible]

صوبجات متحدہ سے اب تک اسمبلی کے لئے صرف تین سوراجی منتخب ہوئے ایک پنڈت موتی لال نہرو۔ دوسرے مسٹر شروانی اور تیسرے مسٹر یوسف امام۔

مجلس وضع قوانین مدراس

انڈیپنڈنٹ پارٹی وزارت بنائے گی

مدراس ۲ دسمبر۔ جسٹس اور آزاد پارٹی کا اتحاد غیر ممکن پایا گیا۔ اور اب یہ بات قطعی طور پر معلوم ہوگئی ہے کہ جدید وزارت آزاد پارٹی میں سے قائم کی جائے گی۔ کل سہ پہر کو جماعت مذکور کے رہنما نے جناب گورنر سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد پارٹی نے آج کے جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر سبراین آج شام کو گورنر سے دوبارہ ملیں اور وزیروں کے نام پیش کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ وزراء نے استعفے روانہ کر دئے ہیں۔

مدراس ۲ دسمبر۔ ڈاکٹر سبراین نے جناب گورنر سے جو ملاقات کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے نتیجہ میں حسب ذیل آزاد خیال ارکان وزارت قائم کرینگے:۔

(۱) ڈاکٹر سبراین زمیندار۔ کمارا منگلم۔

(۲) اے۔ رنگا ناتھ۔ مدلیار۔

(۳) دیوان بہادر آر۔ این اروکیا سوامی مدلیار۔

صوبہ بہار کے انتخابات

حلقہ پٹنہ کا نتیجہ

پٹنہ ۲ دسمبر۔ بہار و اڑیسہ کونسل کے بعض نتائج انتخاب کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

[illegible]

ہو اور مخالف قوت کو قوی سے قوی تر بنایا جائے۔

اس کے بعد باتفاق آراء طے پایا کہ صدر جلسہ کو اختیار دیا جائے کہ مذکورہ بالا منظور شدہ تجاویز کی ایک نقل وائسرائے ہند اور ایک حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی خدمت میں نیز بغرض اشاعت اخبارات میں بھیجدیں۔

صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

گنبد خضراء کی حفاظت کے لئے

مسلمان فرمانرواؤں سے استمداد

یکشنبہ گذشتہ کے عظیم الشان اسلامی جلسہ منعقدہ رفاہ عام میں جناب سر مہاراجہ صاحب محمود آباد کو بحیثیت صدر جلسہ گنبد خضراء کے خطرہ پر اندرون و بیرون ہند کی اسلامی ریاستوں اور حکومتوں کو توجہ دلانے کا جو اختیار دیا گیا تھا اس کے بموجب سر مہاراجہ صاحب ممدوح نے مندرجۂ ذیل مضمون کے برقی پیام ہز ایکسلنسی غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکی۔ صدر مسلم کونسل یروشلم۔ ہز رائل ہائینس امیر عبداللہ حکمران شرق اردن۔ ہز میجسٹی شاہ جلالۃ رضا شاہ پہلوی فرمانروائے مملکت ایران۔ ہز میجسٹی شاہ امان اللہ خاں فرمانروائے مملکت آزاد افغانستان۔ ہز میجسٹی شاہ فواد فرمانروائے مصر۔ ہز میجسٹی شاہ فیصل حکمران عراق اور سکرٹری مجلس العلماء جاوا و سکرٹری شرکت الاسلام ساگرو جاوا کی خدمت میں ارسال کئے ہیں اور یہی تار ہندوستان کی بڑی بڑی اسلامی ریاستوں حیدرآباد دکن۔ بھوپال۔ ٹونک ...

[illegible]

تمام مسلمانوں کی مذہبی جہات کو سخت مجروح کرنے والی ہیں۔ وہ آپ (یور میجسٹی یا ایکسلنسی یا ہائینس) سے ملتجی ہیں کہ اس بے حرمتی کو روکنے کے لئے تمام تدابیر عمل میں لائیں۔"

منجانب

(سر) مہاراجہ محمود آباد

صدر مظاہرۂ عام لکھنؤ

مہاراجہ محمود آباد کی بے حمیتی

کنگ جارج سے روضۂ نبوی کی حفاظت کا مطالبہ

حسب ذیل مضمون کا تار اعلیحضرت شہنشاہ معظم جارج پنجم کی خدمت میں بمقام لندن ارسال کیا گیا ہے:۔

"ارض حجاز سے جو تازہ اندوہناک خبریں روضۃ الرسول (کو خدا نخواستہ) انہدام کا خطرہ درپیش ہونے کی بابتہ موصول ہوئی ہیں یور میجسٹی کی تمام مسلم رعایا کے مذہبی احساسات کو سخت مجروح کر رہی ہیں۔ یہ مسلم رعایا یور امپیریل میجسٹی سے بطور شاہ مسلمانان ہند ملتجی ہے کہ یور میجسٹی اپنی گورنمنٹ کو ہدایت فرمائیں کہ جس انہدام کا خطرہ درپیش ہے۔ اسکو روکنے کے لئے وہ (گورنمنٹ) ضروری قدم اٹھائے تاکہ سات کروڑ مسلمانان ہند کو جو تشویش اس وقت لاحق حال ہے وہ رفع ہو۔"

(سر) مہاراجہ محمود آباد

صدر مظاہرۂ عام لکھنؤ

صوبہ متحدہ کے انتخابات

مختلف حلقوں کے نتائج

الہ آباد ۲ دسمبر۔ صوبجات متحدہ کے مزید نتائج انتخابات حسب ذیل ہیں:۔

[illegible]

حلقۂ زمینداران قسمت ترہٹ۔
بابو چندریشور پرشاد نرائن سنگھ (غیر سوراجی) بابو شام نندن سہائے (غیر سوراجی) ۲۰۔ رائے بہادر کرشن دیو نرائن مہتہ (غیر سوراجی) ۶۔

کانگریس کا نصب العین مکمل آزادی قرار دیا جائے
اندھرا پراونشل کانفرنس کی تجویز

مدراس یکم دسمبر۔ کل اندھرا پراونشل کانفرنس کا آٹھواں اجلاس ایلور میں منعقد ہوا جس کے ایک ریزولیوشن میں اس امر کی سفارش کی گئی ہے کہ کانگریس کا نصب العین مکمل آزادی قرار دیا جائے۔ یہ ریزولیوشن ۵۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۰۰ ووٹوں سے پاس ہو گیا۔

بمبئی کونسل میں حکومت کی مخالفت
ایک متحدہ پارٹی کے قیام کا امکان

بمبئی یکم دسمبر۔ بمبئی کونسل میں انڈیپنڈنٹ اور سوراج پارٹیوں میں اتحاد ہمیشہ ممکن ہے۔ لیکن یہ اتحاد خطرناک نہ ہوگا۔ بقول خیشل ہیرلڈ اب سے پیشتر ہی یہ تحریک شروع ہو گئی ہے۔ کہ ایک متحدہ مخالف پارٹی بنائی جائے جس میں انڈی پنڈنٹ ممبر بھی شامل ہوں اس کی غرض یہ ہو کہ حکومت کا کامیاب مقابلہ کریں۔ شہر بمبئی کے سوراجی ممبروں نے رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ ایسی متحدہ پارٹی کے ساتھ ملکر کام کریں گے۔ اور انہوں نے اپنی پارٹی کے اصولوں کے تابع ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اور اس قسم کی مشروط امداد کو مجوزہ پارٹی کے دوسرے ممبروں نے قبول کر لیا ہے۔

صوبہ متحدہ کی کونسل میں سوراجیوں کی طاقت

الٰہ آباد یکم دسمبر۔ صوبہ متحدہ کی کونسل میں ۱۲۱ نشستیں ہیں۔ ان میں سے متعدد نشستیں ... ۴ نشستوں کے انتخابات کے نتائج معلوم ہو چکے ہیں ... ہیں جو بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ اب تک سوراجی کل ... نشستوں پر قابض ہو سکے ہیں۔

کوائف حیدرآباد
کیا ریاست میں خواجہ حسن نظامی کا داخلہ بند ہو جائیگا

یوں تو بہت سی افواہیں شہر میں اڑتی رہتی ہیں اور ملک بھی ایک پبلک بھی ... والی خبروں کے اشتہار بازی اپنی کارگذاری کر رہی ہیں۔ مگر حقیقت اب تک یہ ظاہر ہوئی ہے کہ مہاراجہ سرکشن پرشاد صدر کونسل انتظامیہ مقرر ہو گئے۔ باقی تبدیلیاں ولی ملک کے یوم ولادت کے روز یکم رجب (۲۰ جنوری ۱۹۲۷ء) تک عمل میں آئیں گی۔ خیال ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی ... سے ان تبدیلیوں میں مقامی حیثیت کا لحاظ کرتے ہوئے بہت کچھ کامیابی حاصل کر لی ہے۔

خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی کی خبروں نے جو خلافت اور ہمدرد سے ظاہر ہوئیں یہاں کے ہندو اور مسلمان دونوں میں ایک ہلچل پیدا کر دی ہے۔ اور جمہور کا خیال ہے۔ کہ اب خواجہ صاحب کو حدود ریاست کے اندر داخلہ کی اجازت نہ دی جائے گی۔ اگرچہ خاص حلقوں میں اس کی امید ہے کہ حکومت ہند اور ریزیڈنٹ کی وساطت سے خواجہ صاحب پھر حضور نظام سے صفائی کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس طرح ان وطن پرست جرائد کو شکست دیدی جائیگی۔
"خلافت"

التوائے حج پر صدائے احتجاج

سنبھل ضلع مراد آباد سے ہمارے نامہ نگار خصوصی مطلع فرماتے ہیں کہ :۔
سراج المساجد میں بتاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ ایک ...

جلسہ زیر صدارت مخدومنا حضرت مولانا مولوی حکیم سعید احمد صاحب اسرائیلی صدر شعبہ تبلیغ سنبھل و صدر مدرس مدرسہ عالیہ سراج العلوم منعقد ہوا جس میں مولانا حبیب احمد صاحب اسرائیلی کی تحریک اور مولوی نجم الحسن صاحب کی تائید۔ اور حاضرین کی اتفاق رائے سے حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

یہ جلسہ حجاز کانفرنس لکھنؤ کے ریزولیوشن التوائے حج پر اپنے دلی رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور اسکو نہایت حقارت و نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ان وجوہات کو جو التوا کے لئے بیان کی گئی ہیں نا کافی اور التوا کو ان مقاصد کے لئے جو اس سے ملحوظ ہیں غیر مفید اور غیر منتج خیال کرتا ہے اور مسلمانان عالم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس خلاف شرع ریزولیوشن کو سختی کے ساتھ ٹھکرا دیں۔ کیونکہ انہیں بلاکسی عذر شرعی کے صرف ایک مقصد کے حصول کے لئے حج جیسے فریضۂ اسلامی کو لازمی طور پر چھوڑ دینے کا مشورہ دیا گیا ہے جو دین خداوندی میں جرأت و سنگدلانہ مداخلت اور اسلام کے ساتھ انتہا درجہ کی بے حمیتی ہے جس کو کسی حال میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ نیز علمائے کرام کو حفاظت حج کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

محرک موصوف نے تجویز ہذا جلسہ عام میں پیش کرنے سے پہلے ایک پر زور تقریر کی۔ (تقریر بطوالت کے باعث شائع نہیں کیجا سکتی۔ الجمعیۃ)

آخر میں صاحب صدر نے ایک تقریر فرمائی کہ ذروتہما المعیون ودجلت منہا القلوب۔ حاضرین نے تمنا کی کہ کاش جو لوگ یہاں موجود نہیں ہیں وہ بھی موجود ہوتے اور کاش حامیان التوائے حج بھی یہاں موجود ہوتے۔
دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

۳۱ دسمبر کو یاد رکھو
ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہو جائے، تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکیگا۔
میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایکدن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کیلئے وقف کریں جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کیلئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایکدن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار مہیا کر سکتے ہوں کیجئے۔
مجھے آپ کے جذبۂ دلی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

دار الحکومت
اصغری بیگم کا مقدمہ
۳۰ نومبر کی کارروائی

دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ آج اصغری بیگم کا مقدمہ مسٹر لوئس کی عدالت میں پیش ہوا۔ استغاثہ کی جانب سے مہتا تاج الدین وکیل لاہور اور ملزمین کی جانب سے پنڈت ٹھاکر داس بھارگو و لالہ شیونرائن ...

لالہ رنگ بہاری لال۔ اور لالہ بہریشٹھ ریہیرو کارستے۔ سکرٹری انجمن معین الاسلام دہلی۔ سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام بریلی کی شہادتیں ہوئیں۔ جنہوں نے آریوں کے اغوا کے واقعات بیان کئے اس کے بعد سوامی شردھانند۔ لالہ دیش بندھو گپتا پروفیسر اندر۔ ڈاکٹر سکھدیو۔ اور ماسٹر گنپت رائے ملزمین نے جرم سے انکار کیا۔ اصغری بیگم نے کہا کہ میں اپنی خوشی سے آریہ ہوئی ہوں۔ اور زمین پچھے میرے ہمراہ تھے جس وقت میں شاہدی ہوئی تھی۔ اس کے بعد فریقین کے وکلا میں بحث ہوئی اور ۴ دسمبر کے لئے مقدمہ ملتوی کر دیا۔

دہلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا انتخاب

دہلی ۔ ۳۰ نومبر ۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی میں آئندہ سال کے لئے ذیل کے عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔

صدر۔	ڈاکٹر انصاری
نائب صدر	مسٹر آصف علی۔ پروفیسر اندر۔ لالہ شنکر لال۔
سکرٹری	مولانا عارف ہسوی
جوائنٹ سکرٹری۔	ڈپٹی مل۔ لالہ شیردیال۔ لالہ گلزاری مل
خزانچی۔	لالہ بلاقی داس۔

دہلی میں ایک جدید مقدمہ
مولانا محمد علی اور مولانا مظہر الدین کے خلاف استغاثہ

دہلی ۴ دسمبر۔ چودھری صورت سنگھ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں یکم دسمبر کو ایک شخص مسمی کرم پیر سنگھ کی بیوی دھرما دتی (جو مسلمان تھی اور اب مرتد ہو گئی ہے) کی جانب سے حبس بیجا کا ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ مستغیثوں کے بیانات کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ مولانا مظہر الدین اور حافظ ادریس صاحب نے مسماۃ مذکورہ کو ایک کوٹھری میں بند رکھا اور اسے روپیہ پیسے کا لالچ اور قتل کی دھمکی دیکر تبدیل مذہب پر اصرار کیا۔ نیز ایک ملاقات میں مولانا محمد علی صاحب بھی ان حضرات کے ساتھ اس عورت کے پاس گئے۔
عدالت نے حکم دیا ہے کہ پولیس تفتیش کر کے ملزمان کا چالان کرے۔ اس مقدمہ کے متعلق مزید واقعات پر آئندہ روشنی ڈالی جائیگی۔

اسلامی پریس اور خواجہ حسن نظامی

دہلی ۴ دسمبر۔ دو تین روز سے دہلی میں یہ افواہ گرم ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب اور ان کے بعض دوست اخبارات کو اپنا پروپیگنڈا کرنے کے لئے رقوم پیش کر رہے ہیں۔ اور بعض مشہور اخبارات کی خاموشی کے یہی معنی لئے جا رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں مزید واقعات بہت جلد روشنی میں آنیوالے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

اسمبلی میں جماعتی تناسب

دہلی۔ یکم دسمبر۔ جمعیت منتخبہ کے لئے مسٹر تصدق احمد خان شروانی۔ (سوراجی) نواب اسمعیل خان صوبہ متحدہ سے سر ذوالفقار علی خاں پنجاب۔ مسٹر سرس چندر دتہ (سوراجی) اور مسٹر ڈبلیو ایس لیمپ آسام سے منتخب ہوئے ہیں اب تک اسمبلی کی نشستوں میں ۴ ۔ کے لئے انتخاب ہو چکا ہے۔ ان میں تقریباً ۴۲ سوراجی ہیں انڈیپنڈنٹ جوابی تعاونی اور بعض مسلمان ملکر ۳۰ ہیں۔ یوروپین ۱۰ ہیں اور غیر جماعتی ارکان ۷ ہیں۔

۸ جنوری کو افتتاح ہوگا

دہلی۔ یکم دسمبر۔ اسمبلی کے جدید ایوان کا افتتاح ۸ جنوری کو ہوگا۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کی جدید عمارت کا افتتاح کرنیکے بعد ایک مختصر جوابی خطبہ بھی پڑھیں گے۔ سر ہربرٹ لارڈ اور ان کو ایوان کے دروازہ کی کنجیاں پیش کریں گے۔
وائسرائے اپنی کونسل کے ارکان اور بعض عالیجاہ ہستیاں ... کی معیت میں دروازہ کھولیں گے اور عمارت کا ملاحظہ فرمائیں گے۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپنے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان۔ معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

مراسلات
(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اصغری بیگم کے ارتداد پر
سوامی شردھانند جی سے میری گفتگو

کیونکہ ہندو مسلم تعلقات دن بدن بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اصغری بیگم کا مقدمہ اغوا بھی ہر دو قوموں کے اندر نفرت اور حقارت کے جذبات کو ترقی دے رہا ہے۔ جس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ فریقین مقدمہ اصغری بیگم کے متعلق جداگانہ رائے رکھتے ہیں۔ مثلاً حکیم مولوی تاج محمد صاحب (والد اصغری بیگم) کے تازہ بیان میں جو اخبار "مبلغ" مورخہ ۹ نومبر اور اخبار "الامان" مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۶ء میں شایع ہوا ہے۔ بڑے زور سے دعوے کیا گیا ہے کہ مسماۃ مذکور ایک پکی اور سچی مسلم خاتون ہے اور تبدیل مذہب کا جو راز ہے۔ وہ عنقریب ظاہر ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ جس کی تردید کرانے کی آریہ سماج نے اصغری بیگم سے کوشش کی۔ لیکن اب تک کامیابی نہیں ہوئی۔ ازیں قبل گذشتہ اور موجودہ واقعات کے ماتحت مجبوراً میں نے بحیثیت واعظ اسلام اصل حالات کے معلوم کرنے کے لئے کئی دفعہ کوشش کی کہ سوامی جی مجھکو مسماۃ مذکور سے گفتگو کرنے کا موقع عطا فرمائیں۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ سوامی جی نے میری مخلصانہ درخواست کو بدیں عذر مسترد کر دیا کہ وہ پہلے ہی سے ڈاکٹر انصاری صاحب کی کوٹھی پر بعض مسلمانوں کو گفتگو کا موقع دے چکے ہیں۔ اور کئی دفعہ مسٹر آصف علی صاحب بھی مسماۃ مذکور کو سمجھا چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ کسی صورت میں مجھے دوران مقدمہ میں اصغری بیگم صاحبہ کے ساتھ گفتگو کا موقع نہیں دے سکتے۔

ظاہر ہے کہ یہ جواب جہاں اصغری بیگم (معروف شانتی دیوی) کی امانت اور دیانت پر بے جا حملہ تھا۔ وہاں ساتھ ہی یہ طرز کلام اصول رواداری کے بھی خلاف ہے۔ اور نہ ہی یہ جواب کسی صاحب

عقل کو مطمئن کر سکتا ہے۔ کیونکہ اگر فی الواقع اصغری بیگم صاحبہ نے اسلام اور آریہ سماج کی خوب چھان بین کرنے کے بعد تبدیل مذہب کیا ہے۔ اور بقول سوامی جی ڈاکٹر انصاری صاحب کی کوٹھی پر بعض مسلمان بھی اس سچی اور پکی آریہ سماجن کو دوبارہ اسلام کی طرف لانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اور نیز مسٹر آصف علی صاحب کی پولیٹیکل گفتگو بھی مسماۃ مذکور کے بے تسلی کا موجب نہ ہوئی۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری ہاد و جری القلب۔ قومیت کے ارادہ سوامی جی مجھے دوران مقدمہ میں مسماۃ مذکور کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے وقت دینے سے اتنے خائف کیوں ہیں؟ علاوہ ازیں یہ امر بھی ابھی تک سربستہ راز ہے کہ میرا "کھلا خط بنام اصغری بیگم" جو دہلی کے قریباً ہر مسلم اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا بھی مسماۃ مذکورہ سے کوئی جواب الٹا سیدھا نہیں لکھوایا گیا۔ اور میرا چیلنج بغرض دوستانہ گفتگو جس کا تذکرہ میرے ہر خط کے اندر موجود ہے۔ جو اصغری بیگم صاحبہ کو بھیجے گئے۔ اس کا تو نام تک نہیں لیتے۔ بقول شخصے
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مجھے اس امر کا بھی سخت افسوس ہے کہ میرے خطوط جو اصغری بیگم کے نام ہوتے ہیں۔ اور جو اصغری بیگم صاحبہ کے چیلنج مندرجہ اخبار ارجن مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو منظور کر لینے کے بعد لکھے گئے۔ وہ خطوط بھی بیچاری اصغری بیگم کو نہیں پہونچائے گئے۔ کیا میں یہاں پر اپنی مرتد بہن سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہی وہ آزادی ہے۔ جس کے سہانے گیت اپنے قیدخانہ سے کبھی کبھی تیج اور ارجن میں گایا کرتی تھی۔ العجب ثم العجب۔

بنا بریں میں جملہ اسلامی اخباروں اور انجمنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سوامی شردھانند جی کے اس اصول عدم رواداری کے خلاف اظہار ناراضگی کریں۔ کیونکہ مذہبی معاملات میں ایسا تشدد اور تنگ دلی شرعاً، اخلاقاً اور قانوناً بھی جرم ہے۔ اور دستانتی دھرمی بھائیوں کی طرح ہمیں بھی اعلان کر دینا چاہیے کہ آریہ سماج کی اس تشدد آمیز پالیسی سے ہندو مسلم تعلقات میں جتنی بھی کشیدگی، نفرت اور حقارت پیدا ہوگی۔ اس کی تمام تر ذمہ داری آریہ سماج پر عاید ہوگی۔
گفتگو کے تفصیلی واقعات کسی آئندہ وقت پر چھوڑتا ہوں بالفعل یہ مختصر سا اعلان ہی کافی ہے۔

شیخ عبد الحق مناظر اسلام
واعظ انجمن اشاعت الاسلام دہلی

۸ آنے

سالانہ یا ماہواری پیسہ ماہوار ہیں اگر آپ رسالہ ... دونوں کی منافع سے محروم رہنا نہیں چاہتے تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔
مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے
لیکن ہر سال چار رسول نمبر شائع ہوتا ہے ... رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف ... حکیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سالانہ ... پورے ہو جائیں اور ... لیکے ...
منیجر رسالہ مولوی دہلی

ہندوستان بھر کے حکما اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکما اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دار و مدار کسقدر انحصار ہے، اور بیمار تیمار دار دونوں کو عمدہ دوا کی جستجو ہوتی ہے لہٰذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خرید یں۔ علاوہ اس کے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنسار ہٹہ تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری بھلائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ پر وارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ
محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول کھائی۔ بیش قیمت ... مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت ... آدھ آنہ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے نرخ تاجرانہ دریافت فرمایئے۔ المشتہر
منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ ۔ کلکتہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	...	...
ششماہی	...	...
فی پرچہ	...	

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ
لشمیر اسٹور پشاور

بستان العارفین

(مؤلفہ مولانا صوفی سید محمد عابد میاں صاحب عثمانی حنفی نقشبندی مجددی)

تصوف و معرفت کا ایک گنجینہ ہے جو ہم ہندوستان کے مسلمانوں کے واسطے نہایت رعایت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیات ظاہر کرنے کیلئے الفاظ ملنا دشوار ہیں اسلئے ہم چند اکابر ملت کی رائیں ظاہر کرنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں:۔

تقریظ بے نظیر و رائے دلپذیر چکیدہ خامہ علامہ ادب نکتہ پرور جامع علوم و ہنر صدر آرائے بزم خوش کلامی عزت افزائی اریکہ بلند مقامی واقف فنون عقلی و نقلی فخر الہند والدہلی عالیجناب مولانا مولوی الحافظ الحاج احمد سعید صاحب واعظ دہلوی ناظم جمعیۃ العلماء ہند

"صوفی صاحب اس دہریت کے زمانہ میں جس علم کی اشاعت کر رہے ہیں وہ ہر طریقے سے قابل شکر و امتنان ہے۔ آج امت میں جبکہ نہ امام رازی ہیں نہ غزالی پھر یورپ کی دہریت بھی یونان سے کہیں زیادہ ہے۔ اس زمانہ میں اگر ایک طرف فلسفہ الحاد یونان کی سرزمین عقل افزا سے جنم لے رہا تھا تو دوسری طرف علمائے راشدین اس سے مقابلہ کے لئے بالکل تیار و آمادہ تھے۔ پھر علماء کی امداد و اعانت کے لئے اسلامی حکومتیں موجود تھیں اسباب و فاع کافی تھے۔ علماء نے نہ صرف دفاع کا ہی کام کیا بلکہ جارحانہ حملہ کرکے اس فلسفہ الحاد کا بیخ و بن سے بالکل قلع و قمع کر دیا تھا لیکن یہ وہ دور ہے جس میں سے ہم بدنصیب گذر رہے ہیں نہ تو آج کوئی اپنی آزاد حکومت ہے اور نہ وہ سامان مہیا ہیں۔ اور غم تو اس کا ہے کہ وہ علماء بھی نہیں پھر اس بے سر و سامانی کی حالت میں اگر کوئی خدا کا بندہ فلسفہ الٰہیات کی نشر و اشاعت کرے تو اس کی سعی اور جد و جہد ہزار تحسین و

آفرین کی مستحق ہے۔ علم تصوف جس کی مولوی محمد عابد میاں صاحب اشاعت فرما رہے ہیں وہ تو ہر قسم کی تعریف و توصیف سے مستغنی و بالاتر ہے۔ البتہ میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ وہ جس خدمت کو انجام دے رہے ہیں اس کی مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے خدائے تعالےٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ صوفی صاحب موصوف کی مساعی جمیلہ کی قدر کریں اور اللہ تعالےٰ صوفی صاحب کو بھی عمل خالص کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں میں اس قدر عرض کروں گا کہ صوفی صاحب نے اس ادق مضمون کو جس عام فہم اور سلیس اردو میں منتقل فرمایا ہے وہ یقیناً آئندہ نسلوں میں صوفی صاحب کی کرامت سے تعبیر کیا جائے گا۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ۵

احمد سعید واعظ

رائے عالی قدوۃ الکملاء اسوۃ الفضلاء العلامۃ الالمعی الفہامۃ اللبیب الشہم اللوذعی ذوالباع الالمعی حضرت مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی و صدر جمعیۃ علماء ہند

"مولوی محمد عابد میاں صاحب نے اسے تالیف و منتخب فرمایا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس سے پہلے بھی کئی مفید تالیفات شائع فرمائی ہیں۔ اس کتاب میں بھی احکام اسلام کی حکمتیں اور اتباع شریعت کی فضیلتیں خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ حق تعالےٰ اسے مسلمانوں کے لئے موجب ہدایت اور مؤلف کے لئے باعث برکت فرمائے گا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ
(دہلی)

رائے سراپا تنویر سالک مسالک طریقت ہادیٔ مراحل شریعت عمدۃ علمائے دوران و خلاصۃ فضلائے زمان مرکز دائرہ بے مثالی ذوالمفاخر والمعالی حضرت مولانا مولوی محمد قیام الدین عبد الباری صاحب لکھنوی انصاری

"فقیر مسکین محمد قیام الدین عبد الباری لکھنوی انصاری عفا اللہ عنہ التماس کرتا ہے کہ کتاب مستطاب بستان العارفین جا بجا میں نے مطالعہ کی مسائل شرعیہ اور اخلاق مرضیہ کا مجموعہ ہے اور فرمان والا شان النصح لکل مسلم کا امتثال ہے۔ مؤلف علام دام فیضہ کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے محنت شاقہ کرکے ایک عمدہ مجموعہ اردو میں جمع کیا ہے جس کی نظیر کم نظر سے گذری ہے۔ جزاہ اللہ عنا و عن المسلمین خیر الجزاء وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۵

اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کیگئی ہے۔ ۷۰۰ صفحات کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للعہ حضرات اعظمین رعایتی قیمت عہ

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اور بچیاں مسلمان پیدا ہوتے ہیں اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے۔ جس کی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور ان کے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱؍ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۱۰؍ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲؍ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴؍ ۔ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵؍

قیمت مکمل سٹ ۱۳؍

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

یوں اور بھی صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اس لئے نہیں گزرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانحعمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو اور جس سے معلوم ہو کر ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑ ہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جن کا مزار مطہر مہرولی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلےٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی سوانحعمری نفیس تفصیل سے مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کئے۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین میں جو نہیں ہے قلمی کتابوں میں مل گیا اور اب ان کو اردو زبان میں یک جا ملا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانحعمری ہے۔ آج تک اس نوع کی سوانحعمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ۔ عمدہ چھپائی ۷۰ صفحات کی ضخامت اور قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍) بہت جلد منگا لیجئے ورنہ ختم ہو جائے گی۔

دلائل الخیرات مترجم و محشی

اس نسخہ دلائل الخیرات کے امتیازات

(۱) سواد خط بہت پاکیزہ۔ چھاپہ صاف اور روشن اور کاغذ سفید اور عمدہ۔ (۲) بین السطور اردو ترجمہ ہے تاکہ پڑھنے والے الفاظ اور معانی دونوں کا ذوق اور دونوں کی خیر و برکت حاصل کر سکیں۔ (۳) حواشی بڑی بڑی معتبر کتب احادیث و فقہ و تصوف وغیرہ کے ہیں۔ مثلاً احیاء العلوم اور شفا قاضی عیاض وغیرہ وغیرہ۔ (۴) عشاق کی تسکین راحت قلب کیلئے شروع میں ایک ایک نقشہ بیت اللہ اور مسجد نبوی کا دیا گیا ہے۔ (۵) شروع میں دلائل الخیرات کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ (۶) یہ دلائل الخیرات بروایت شیخ علی حریری مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہے جو ممالک اسلامیہ کہ معظمہ و مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی ہے۔ قیمت سفید کاغذ عہ حنائی کاغذ عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجازی کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ:۔ سالانہ ۶؍ ششماہی ۳؍

مینیجر الجمعیۃ "بلیماران" دہلی

چار کاج کیجئے

نقد شباب کیا ہے؟ سنوف و طلاء

المشتہر:۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ گوکل شاہ دہلی

حیرت انگیز ایجاد

شو گرٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ ووڈ چار و پینی ونگ چھپانے کی دقتوں سے بیزار تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوش رنگ چار ایک پونڈ کا ٹین ۱۲؍ نصف پونڈ کا ٹین ۶؍

کارخانہ کی فہرست مع جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر

سعید برادرس لینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان ... کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

بال الاسیر

سر سبز

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

منیجر بیبرینا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنسی سری ضلع دربھنگہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ کئی برس کے مرض کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید مادہ کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو نیتجہ ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرماکر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ اے۔ بی۔ کمپنی۔ اینڈ کمپنی مالک شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۱۱ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱ کلکتہ

مفت!! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ ... قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴؍) بھیجکر سفید داغ کی دوا ... چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (للعہ)

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸؍) ڈاک محصول تین آنہ (۳؍) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ...

المشتہر

راج وید سری یامنداس جی کیمراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — مودودی

نمبر ۴۱	دہلی یوم جمعہ ۴ر جمادی الاخر ۱۳۴۵ہجری ۔ مطابق ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۶ء	جلد ۴

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہندوؤں کا تعصب

آج ہندو اصحاب حضرت عالمگیر کی فرضی سختی سے اس قدر برافروختہ ہیں کہ وہ اکبر و جہانگیر کے واقعی روایات کو بالکل بھول گئے ہیں۔ مگر زمانہ عالمگیر کے فرضی فسانہ کو بھلا دیگا۔ اور ہندوؤں کو اکبر و جہانگیر کے ...

میں اور بالخصوص ریاست ہائے ہند کی بابتہ تغیرات کے باعث ہوتے آئے ہیں۔ وہ اور بھی کچھ ہیں۔ یورپ کی پالیسی کے تغیر و تبدل کا راز جس میں مضمر ہے ...

سرکار نظام اور انگریزوں کے تعلقات کی مختصر تاریخ

بہر حال ۱۷۶۵ء میں آصفجاہ ثانی نواب میر نظام علی خاں صاحب بادشاہ دکن نے صوبہ کرناٹک پر حملہ کر دیا لیکن سوء اتفاق سے اس حملے میں کامیابی نہیں ہوئی ...

حکومت اور دولت آصفیہ

(باقی آئندہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہی عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، پیرایہ دلچسپ، روایت صحیح، حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بیان، تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں آپکی بابتہ جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی سودے، جوبن، نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ...

حبوب حیرت ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ کا ایکدم مجرب آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱ اور بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب — بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰ بمبئی ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا ڈپیٹنٹ خضاب آیا ہے	جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آیا ہے
رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات	مژدۂ شوق جوانی کہ شباب آیا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ — کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان سندریا پٹی ۵۵ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے ...

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(مجبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کا جواب

(۳)

افسوس ہے کہ یہ بحث بہت طول پکڑ گئی، اگر ہم اس میں الجمعیۃ کے اتنے کالم صرف کرنے پر محض اس لئے مجبور ہوتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے بات کو حد سے زیادہ بڑھا دیا ہے اور اصل الزام کی صفائی کرنے کے بجائے دجل و تلبیس کا ایک طوفان برپا کر رہے ہیں جس سے ہمیں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کی عام رائے دھوکہ نہ کھا جائے۔ اگر اس طریقے سے خواجہ صاحب کامیاب ہو گئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پروپیگنڈا کی قوت سے حق کو دبانے اور باطل کو سربلند کرنے کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھل جائے گا۔ ہر وہ شخص جو پروپیگنڈا کر کے رائے عامہ کو دھوکہ دے سکتا ہو خدا و ملک و ملت کے خلاف بڑے سے بڑے جرائم کا ارتکاب کرنے اور پھر اس کے باوجود قوم کا امین بننے پر دلیر ہو جائے گا اور مسلمانوں میں احتساب کی آواز کبھی بلند نہ ہو سکے گی۔ مسلمانوں کو ایسے خطرے سے محفوظ رکھنا ہر اسلامی جریدے کے مقاصد زندگی میں شامل ہے، اس لئے اگر ہم قارئین کرام کے وقت پر تھوڑا سا اور تصرف کریں تو امید ہے کہ وہ بے صبر نہ ہوں گے۔

خواجہ صاحب نے اپنے ۱۲ اگست ۱۹۱۹ء والے خط کے آخر میں یہ الفاظ بھی لکھے تھے کہ:—

"یہ خط بالکل ذاتی ہے اس کو چاک کر دیجئے اور اس کی اطلاع کسی کو نہ دیجئے یعنی میرے اس کام کی خبر سوائے آپ کے کسی کو نہ ہو"

ان الفاظ کا بادی النظر میں صرف یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ چونکہ خواجہ صاحب خود بھی اس فعل کو برا سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے مکتوب الیہ سے خواہش کی کہ یہ معاملہ ڈھکا چھپا رہے۔ مگر خواجہ صاحب اس کی یہ توجیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مدعا محض مولانا ظفر علی خاں اور ان کے ہم خیال لوگوں سے اس کو مخفی رکھنا تھا کیونکہ اس زمانہ میں اخبارات نے حضور نظام اور سر علی امام کے خلاف بہت شور برپا کر رکھا تھا اور عوام سے [illegible]

غازی ریف جزیرہ ری یونین میں

چشم دید حالات کا مختصر خاکہ

سینٹ پیری
جزیرہ لاری یونین
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء

حضرت اقدس جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
میرے عزیز اخبار مدینہ کے ناظرین یا تمکین غازی مراقش کی موجودہ مقید زندگی کے کارناموں کے لئے ضرور مضطرب ہونگے لیکن دست قضا و قدر نے اب اس مجاہد ملت کے لئے دنیا میں کوئی کام باقی نہ رکھا۔ اپنی قوم متنفر کو آزادی و حریت کی بیداری عطا کر کے ۱۰ اکتوبر کو ریفیوں کے پیارے عبد الکریم نے "از دست خویشتن فریاد" کا مظہر المناک بنکر ایک عم نامدار ایک برادر، دو بیگموں اور تین لڑکیوں اور چار لڑکوں کے ساتھ دو جہازوں سے ری یونین کو شرف قیام بخشا۔ ان دو جہازوں میں سے ایک تو مارسیلز سے اور دوسرا اسی جزیرہ کے دوسرے بندرگاہ آئو پوائنٹ سے آیا تھا۔

ابھی غازی مجبور اس جزیرے سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر تھے کہ بذریعہ لاسلکی گورنر جزیرہ سے یہ استفسار کیا گیا کہ اس آبادی میں مسلم آبادی بھی ہے یا نہیں اور کوئی مسجد بھی ہے یا نہیں؟ [illegible]

جائے اور بعد کو توپ دم کر دیا جائے جس طرح غازی صاحب نے ایک نمک حرام وزیر کو مروا ڈالا تھا۔ لیکن گورنر نے اس بدعنوانی کو ابتدا ہی میں روک دیا اور اس پیشل کو بہت تنبیہ کی اور اندیشہ بدامنی سے اس کے مچلکے لے لئے۔

ورود شریف

غازی مراقش کے دیدار کے لئے مسلمانان جزیرہ کے قلوب مضطرب تھے اسلئے ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو صبح ہی مسلمان آپ کی زیارت کی تیاری میں مشغول ہو گئے آپ ۱۰ بجے دن کے جہاز سے اترے اور مع اپنے عم بزرگوار اور گورنر کے مورانو محل (Chateau morany) کے نام سے مشہور ہے جو اس شہر سینٹ ڈینی کا مالدار آدمی تھا کو چلے گئے۔ آپ کے اہل و عیال اور بقیہ عملے کی گاڑیاں بعد کو روانہ ہوئیں۔

ایک حادثہ

پہلے ہی اسٹیشن پر غازی صاحب کی ایک اہلیہ محترمہ کے درد زہ شروع ہو گیا۔ جب تک حکام ریل اور ارباب حکومت کو خبر ہو خاتون محترم کو سخت تکلیف رہی لیکن بعد کو تمام راحت و آرام کا سامان کر دیا گیا (آپ کی دوسری اہلیہ محترمہ جہاز میں ہی فارغ ہو چکی تھیں) سرکاری حکام ریلوے قلیوں کی طرح دوڑتے پھرتے تھے اور یہی حالت شہر میں اترنے کے وقت حکام کی تھی ہر ایک قسم کی دلجوئی اور آرام کی فکر میں تھا نام (gendarme) گھوڑوں پر سوار انتظام پر مصروف تھے دور دور تک لوگوں کو [illegible]

محل مورانو (Chateau morany)

مؤتمر اسلامی کی شاخ

خواجہ صاحب کی شرعی قسم

خبر قیادت

عالم اسلامی

ترکی و عراق

سر ہنری ڈابس کا بیان

بغداد ۵ دسمبر۔ شاہ فیصل کے ساتھ اپنے دورہ ... انگورہ اور شام کے حالات بیان کرتے ہوئے سر ہنری ڈابس نے کہا کہ ... [illegible] ... عراق اور ترکی کے درمیان ... تجارتی تعلقات کے قیام ... [illegible]

ممالک غیر

فرانس و برطانیہ کا اتحاد

برطانوی وزیر خارجہ پیرس میں

لندن ۸ دسمبر ... [illegible] ... نے ایم بریاں کے ساتھ لنچ تناول کیا۔ ایم پائنکیرے، ایم ہیربٹ اور لارڈ کریو برطانوی سفیر بھی شریک دعوت تھے۔ بعد کو برطانوی سفارت خانہ میں نمایندگان پریس سے ملاقات کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا آج مجھے ایم پائنکیرے سے ایک مختصر گفتگو کی مسرت حاصل ہوئی اس کے بعد میں نے ایم بریاں سے بہت دیر تک بات چیت کی یہ گفتگو خصوصیت کے ساتھ اُن مسائل کے متعلق تھی جو جنیوا کانفرنس کے ایجنڈا میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ہم نے مفاد عامہ کے متعلق بھی بعض مسائل پر گفتگو کی جن پر نظر کرنا ہر دو اقوام کے وزرائے خارجہ کے لئے ضروری تھا جو مسلک امن کو رواج دینے کے لئے متحد ہوئی ہیں۔ دو سال کے سابقہ میں مسائل متنازعہ پر میں نے ایم بریاں کو اپنی رائے سے بالکل متفق پایا ہے اور خاصکر ان مسائل میں جو جنیوا کی آیندہ کانفرنس میں پیش ہونے والے ہیں۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں ہے کہ میں نے اپنی پچھلی ملاقات میں ان لوگوں سے کیا کہا تھا کہ ہم نے مسلک امن کے متعلق ایک بڑا کام کیا ہے۔ اور آپ سے درخواست کی تھی کہ لوکارنو سے بہت بڑے یا بہت قریبی نتائج کی توقعات قائم نہ کیجئے۔

ہندوستان

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

سکرٹری کا اعلان

مدراس ۸ دسمبر۔ مسٹر رنگا سوامی آئینگر جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکرٹری ہیں انہوں نے حسب ذیل اعلان شایع کیا ہے:۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس گوہاٹی میں ۲۴ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اجلاس کے شروع ہونے کا وقت بعد میں شایع کیا جائے گا۔ ایجنڈا پر جو کارروائی درج ہوگی اس کو ختم کرنے کے بعد سبجکٹ کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ایک اور اجلاس ۲۴ دسمبر کو صبح کے وقت بھی منعقد ہوگا۔ اور یہ اجلاس صدر کانگریس کے کیمپ میں ہوگا صحیح وقت کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

صوبہ بہار کے انتخابات

سوراجیوں کی کامیابیاں

پٹنہ ۵ دسمبر۔ انتخابات کے مزید نتائج معلوم ہوتے ہیں:۔

شمالی مظفر پور کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ سے ٹھاکر رام نرائن سنہا (کانگریسی) منتخب ہوئے۔

حاجی پور کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ سے بابو دیپ نرائن سنہا (کانگریسی) منتخب ہوئے۔

مغربی مظفر پور کے غیر مسلم حلقہ سے مہنت بدری نرائن داس بلامقابلہ منتخب ہوئے۔

جنوبی شاہ آباد کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ سے بابو راجی و انجن پرشاد سنہا سابق ممبر منتخب ہوئے۔

جماعتی تناسب

تازہ اعداد و شمار کے مطابق ۴۹ منتخب نشستوں میں سے جماعتوں کا تناسب اس طرح ہے:۔

سوراجی ۲۷۔ انڈی پنڈنٹ کانگریسی ۳۔ غیر سوراجی ۱۹

اب تک سوراجیوں کو گذشتہ انتخابات کے مقابلہ میں ۸ نشستوں کا نقصان رہا۔

صوبہ پنجاب کے انتخابات

لاہور ۴ دسمبر۔ اب پنجاب کے انتخابات کے نتائج معلوم ہونے لگے ہیں۔ مختلف مقامات سے تار اور ٹیلیفون کے ذریعہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

سلطان ابن سعود کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

گنبد خضراء کی حفاظت کا مطالبہ

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے سلطان ابن سعود کو حسب ذیل بحری تار جناب ابراہیم افضل بیگ کی معرفت بھیجا ہے:۔

"اخبارات میں یہ خبر شایع ہو رہی ہے کہ حکومت حجاز حرم ... [illegible] ... میں نہایت زور کے ساتھ یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر مدینہ منورہ اور گنبد خضراء کے متعلق عہد شکنی کر کے کسی قسم کا تغیر بھی کیا گیا تو اس کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے اور حکومت حجاز کے خلاف تمام عالم اسلامی میں انتہائی نفرت و غصہ کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔"

مسلمان اور مرہٹی انسائیکلو پیڈیا

قابل اعتراض جملے حذف کئے گئے

مسٹر شریدھر کیتکر ایڈیٹر انچیف مرہٹی انسائیکلو پیڈیا نے اخبار بمبئی کرانیکل میں حسب ذیل مراسلہ شائع کرایا ہے۔

جناب من ہم نے یہ طے کیا ہے کہ مسلمانوں کی پوری تشفی کر دیجائے پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول عربی کے چال چلن کے متعلق پروفیسر مارگولیتھ نے ابن اسحاق کے حوالہ سے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ تعصب سے خالی نہیں اور اس لئے ناقابل اعتبار ہیں اور ایسی صورت میں مناسب اور موزوں یہی ہے کہ اس بیان کو جس پر ہمیں اعتبار نہیں حذف کر دیا جائے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ وہ ایک ایسے نبی کے خلاف شان ہے جس کے کروڑوں ماننے والے ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں موجود ہیں۔ ایسی حالت میں ہم نے یہ طے کیا ہے کہ اب جو کتابیں فروخت کی جائیں ان میں سے یہ صفحے حذف کر دئے جائیں اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے ان صفحات کو حذف کر دیا اور ہمیں اسپر افسوس ہے کہ ہمارے ہم وطنوں کو ہماری وجہ سے صدمہ ہوا۔

جو کتب نکل چکی ہیں اُن کے متعلق جن خریداروں کے پتے معلوم ہیں ہم نے انہیں اطلاع دیدی ہے کہ یہ صفحات نکال دئے جائیں کیونکہ جو شایع ہوا ہے اسپر خود ہمیں اعتبار نہیں۔

ہماری اُن اخبارات سے بھی درخواست ہے جن کے پاس ہمارا خط پہونچا ہو کہ وہ اس بیان کو شایع کر دیں اور مسلمان لیڈروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو ادھر توجہ دلائیں۔

شریدھر کیتکر ایڈیٹر مرہٹی انسائیکلو پیڈیا

پنجاب کونسل کے لئے میانوالی کے مسلم حلقہ سے خان صاحب محمد سید اللہ خان کامیاب ہوگئے اور ان کے حریف لفٹنٹ ملک مظفر خان کو شکست ہوئی۔

مظفر گڑھ کے مسلم حلقہ سے سید محمد حسین شیر گڑھی تیسری مرتبہ منتخب ہوئے۔

ڈیرہ غازی خاں کے حلقہ سے شیخ فیض محمد منتخب ہوئے۔ اور ان کے حریف سردار محمد اعظم جان خان مجلس خلافت کے نامزد کردہ امیدوار کو شکست ہوئی۔

کرنال کے غیر مسلم حلقہ سے چودھری دکی چند سابق ممبر منتخب ہوئے ان کے حریف بھارت سنگھ پلیڈر انبالہ کو شکست ہوئی۔

جہلم کے مسلم حلقہ سے نواب میجر طالب مہدی خاں منتخب ہوئے۔

راولپنڈی کے مسلم حلقہ سے رسالدار بہادر نور خان منتخب ہوئے اور ان کے حریف صوبیدار میجر فرمان علی خان سابق ممبر کو شکست ہوئی۔

گوجرانوالہ کے غیر مسلم حلقہ سے راؤ بہادر لفٹنٹ بلبیر سنگھ جاگیردار ریواڑی منتخب ہوئے۔ ان کے حریف راؤ مہپ سنگھ پلیڈر گوجرانوالہ سابق ممبر کو شکست ہوئی۔

امیدواران مذکورین کوئی امیدوار کسی جماعت یا مجلس سے تعلق نہیں رکھتا۔ البتہ سردار اعظم جان ناکام امیدوار مجلس خلافت کے نامزد کردہ تھے۔

خلافت کمیٹی کے امیدواروں کی کامیابی

لاہور ۹ دسمبر۔ پنجاب خلافت الیکشن بورڈ نے پنجاب کونسل کے لئے حسب ذیل امیدوار نامزد کئے تھے:۔

ڈاکٹر محمد عالم (شہری حلقہ قسمت راولپنڈی ملتان) چودھری افضل حق (دیہاتی حلقہ لدھیانہ و ہوشیار پور) رانا فیروز الدین (شہری حلقہ قسمت لدھیانہ و انبالہ) شیخ محمد صادق (شہری حلقہ امرتسر) مولوی مظہر علی اظہر (شہری حلقہ وسطی لاہور و جالندھر) اعظم جان مزاری (حلقہ ضلع ڈیرہ غازی خان)۔

ان امیدواروں میں سے ڈاکٹر محمد عالم۔ چودھری افضل حق رانا فیروز الدین اور شیخ محمد صادق کامیاب ہوگئے۔ اور مولوی مظہر علی اظہر اور اعظم جان مزاری ناکام رہے۔

ڈاکٹر اقبال کی کامیابی

لاہور ۹ دسمبر۔ کل انتخابات کونسل کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ مسلم حلقہ شہر لاہور کی طرف سے علامہ سر محمد اقبال کے مقابلہ میں ملک محمد دین بیرسٹر لاہور کھڑے ہوئے تھے۔ حسب توقع علامہ ممدوح دو ووٹوں کی زبردست اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوگئے ہیں۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے جلسہ کی کارروائی

مولانا شوکت علی صاحب کا تار

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ جناب سکرٹری صاحب مرکزی خلافت کمیٹی بذریعہ تار "الجمعیۃ" کو اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

وفد حجاز کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے مرکزی خلافت کمیٹی کا جو اجلاس ماہ نومبر میں ہونے والا تھا اور جس کو پنجابی ارکان کی آسانی کے مطابق ملتوی کر دیا گیا تھا ۳ دسمبر کو منعقد ہوا۔ بنا بلکھنؤ صوبہ متوسط صوبہ متحدہ۔ دہلی۔ پنجاب۔ بنگال۔ بہار۔ بمبئی۔ اودھ کے پچاس ارکان شریک جلسہ تھے۔ پنجاب کے ممبروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جو سلطان ابن سعود کے مسلمہ حامیوں پر مشتمل تھی۔ یہ وہی ارکان تھے جو اپنی مزاحمت کی چالوں کے لئے نمایاں ہو چکے ہیں اور جو دہلی میں جلسہ سے باہر چلے گئے تھے۔ ان حرکات سے وہ یہی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام ملک اور مرکزی خلافت کمیٹی میں ان کی جو کمزور حیثیت ہے اس کی تلافی کریں۔ اس مرتبہ ان کی کمک کے لئے ایک اور مخصوص رسالہ بنگال سے بھی آیا تھا۔ یہ دونوں جماعتیں اگرچہ مشترکہ طور پر بھی اقلیت میں تھیں مگر جب رائے کا وقت آتا تھا تو ساتھ ساتھ رائے دیتی تھیں۔ جناب صدر مولانا ابوالکلام آزاد (جو تشریف نہیں لائے تھے) کی غیر موجودگی میں نائب صدر مولانا عبدالقادر قصوری لیڈر پنجاب پارٹی نے صدارت فرمائی۔ کارروائی رپورٹ یہاں ایک خاص رنجش کے ازالہ سے شروع ہوئی کسی رکن وفد کے اسپر باقاعدہ دستخط نہیں ہوئے تھے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے اس موقع پر اپنے دستخط کے ساتھ اس نوٹ کا اضافہ بھی کیا کہ وفد کی تمام سفارشوں سے اتفاق رکھنے کے باوجود وہ طرز تحریر۔ زبان اور بعض واقعات کی صداقت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ جن کے متعلق انہوں نے بعد میں فرمایا کہ ان کا علم انہیں براہ راست نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ان کا کوئی اثر ان نتائج اور سفارشوں پر پڑتا ہے، جن کے متعلق تمام ارکان متفق ہیں۔ اس پر جناب صدر نے کمیٹی کے ان تمام فیصلوں کو کالعدم قرار دیدیا جو دہلی کے جلسہ میں رپورٹ کے متعلق کئے گئے تھے حالانکہ ان مسائل کے متعلق جو تجویز تھی اس میں صاف طور پر یہ ظاہر کر دیا گیا تھا کہ یہ فیصلے قطعی ہیں اور ان پر مزید مباحثہ یا نظر ثانی نہیں کی جا سکتی۔ جناب صدر کے اس فیصلہ کے بعد ایک لاطائل اور طویل بحث چھڑ گئی جس کا سلسلہ آدھی رات کے بعد تک جاری رہا۔

دوسرا جلسہ دوسرے دن صبح کو ۸ بجے شروع ہوا اور کھانے اور نماز کے وقفوں کے علاوہ مسلسل ۲ بجے تک جاری رہا دوسرے دن صبح کو جب تحریک کی گئی کہ جلسہ کو سہ پہر کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ ارکان اس کانفرنس میں شریک ہو سکیں جو خلافت کمیٹی کی تجویز کے مطابق مؤتمر اسلامی کی شاخ ہندوستان میں قائم کرنے کے لئے ۱۱ بجے منعقد ہونے والی تھی تو پنجاب کے ممبروں نے اس تحریک کی سخت مخالفت کی کہ وہ شام تک نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ یا تو اس جلسہ کو سالانہ اجلاس تک ملتوی کر دیا جائے یا آج ساڑھے آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک یہ جلسہ ہو۔ ان کے اس اصرار پر جلسہ کا وقت ۸ بجے مقرر کیا گیا اور جلسہ شروع ہوا۔ اس تجویز پر کہ رپورٹ کو منظور کر لیا جائے۔ ساڑھے دس بجے تک مباحثہ ہوتا رہا مولانا شوکت علی صاحب نے بحث کو ختم کرنے کی تحریک پیش کی کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا تھا اور ایجنڈا کے متعدد مسائل پر غور کرنا باقی تھا۔ پنجاب پارٹی کی مخالفت پر جناب صدر نے باوجود مسلسل و متواتر مطالبات کے رائے لینے سے انکار کر دیا اور جلسہ کو اس حکم کے ساتھ ملتوی کر دیا کہ دفتر کو آیندہ نشست کے وقت کا اعلان کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ ابن سعود کے حامی پنجابی اور ان کے ساتھی بنگالی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ دفتر نے ان ارکان کا ایما پا جو باقی رہ گئے تھے اور جن کی اکثریت اس اعلان التواء کے قبل بھی تھی۔ اور ان کی خواہش کے مطابق اسی وقت اور وہیں جلسہ کا اعلان کر دیا گیا۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی صدر اودھ خلافت کانفرنس صدر جلسہ منتخب کئے گئے اور جو ارکان جلسہ سے نکل گئے تھے گو اسی مکان میں قیام پذیر تھے ان سے شرکت کی درخواست کی گئی جس کے جواب میں انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر مجلس نے یہ تجویز منظور کی کہ

پہلی تجویز

حکومت حجاز کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے تاریخی فیصلہ مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء (جس کی تصدیق بلگام کانفرنس میں کیجا چکی ہے) کا مکرر اعادہ کرتے ہوئے یہ جلسہ دفتر کو اختیار دیتا ہے کہ ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں اس فیصلہ کی عام مقبولیت حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں اور اس میں جن اصولوں کو بیان کیا گیا ہے ان کو عملی جامہ پہنانے کے ذرائع و طرق معلوم کرنے کی غرض سے ممالک اسلامی سے خط و کتابت کریں۔

تیسری تجویز

تیسری تجویز کا مضمون یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمان تمام دنیائے اسلام کے ساتھ حجاز میں کوئی غیر مسلم مداخلت گوارا نہیں کر سکتے اور اس کی مدافعت کریں گے خواہ وہ کسی شکل و صورت میں کیوں نہ ہو اور خواہ اس کے لئے کوئی بہانہ کیوں نہ تراشا جائے۔

چوتھی تجویز

چوتھی تجویز میں حجازیوں کے اسلحہ ضبط کرنے کے متعلق سلطان ...

۳۱ دسمبر کو یاد رکھو

ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہو جائے، تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکیگا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پُر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار پیدا کر سکتے ہوں کیجئے۔

مجھے آپ کے جذبہ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھینگے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ابن سعود کے حکم پر اظہار نفرت کیا گیا۔

ہندوستان میں مؤتمر اسلامی کی شاخ کا قیام

مسلمانان ہند کی مؤتمر جس میں ہر طبقہ اور ہر نقطۂ خیال کے علاوہ اکابر مسلمین شریک تھے، ۵ دسمبر کو رفاہ عام لکھنؤ میں ہندوستان میں مؤتمر اسلامیہ کی شاخ قایم کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی جس کا مقصد مسلمانوں کے مختلف طبقات میں تعارف باہمی اور توحید کلمہ پیدا کرنا تھا تاکہ وہ اپنے دینی، اجتماعی، ادبی، تعلیمی اور اقتصادی تجدید و ترقی کے لئے ہم آہنگی کے ساتھ کام کر سکیں، حجاج کی آسائش و راحت کا بندوبست کرنا، حجاز میں تحفظ صحت اور عام راحت رسانی کا انتظام کرنا اور ارض حجاز کے مفاد و مصالح کی حفاظت و نگرانی کرنا ہوگا۔ اس کانفرنس کے صدر مولانا شفیع داؤدی تھے۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ سے ہندوستان میں مؤتمر کی شاخ قایم کی گئی جس کا دروازہ ہر مسلمان کے لئے کھلا ہوگا جو ایک روپیہ سالانہ چندہ ادا کرے۔ اور ایک کمیٹی حسب ذیل حضرات کی قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے مقرر کیگئی۔

حکیم اجمل خاں صاحب صدر۔ ڈاکٹر انصاری، مولانا ابوالکلام آزاد، ثقۃ الاسلام، علامہ مہدی، مولانا شبیر حسین، مولانا عبدالقادر قصوری، ڈاکٹر کچلو، مولانا عبدالماجد، مولانا مفتی محمد کفایت اللہ، چودھری خلیق الزماں، مولانا شفیع فرنگی محلی، سیٹھ عبداللہ ہارون۔ مولانا شوکت علی مولانا محمد علی، مولانا محمد شفیع داؤدی و دیگر حضرات ممبران مسٹر شعیب قریشی سکرٹری و مؤسس۔

جمعیۃ مرکزیہ خلافت نے اس استدعا کو منظور کر لیا ہے کہ جب تک شاخ مؤتمر اپنا دفتر قائم کرے اور عہدہ داروں کا تقرر ہو مؤتمر کے ابتدائی کام جمعیۃ مرکزیہ کریگی۔

دار الحکومت

مولانا مظہر الدین صاحب اور حافظ محمد ادریس صاحب کے خلاف استغاثہ

مولانا محمد علی صاحب کی تردید

دہلی ۸ دسمبر ایک شخص مسمی کرم دیو سنگھ (جو پہلے مسلمان تھا مگر اب مع اپنی بیوی کے مرتد ہو گیا ہے) کی جانب سے مولانا مظہر الدین صاحب اور حافظ محمد ادریس صاحب کے خلاف مسماۃ دھرم وتی (کرم دیو سنگھ کی بیوی) کو ایک کمرہ میں بند رکھنے اور اسے قتل کی دھمکیاں دے کر تبدیل مذہب پر مجبور کرنے کے متعلق جو استغاثہ دائر کیا گیا ہے اس کے متعلق میں ایک اطلاع گذشتہ اشاعت میں دے چکا ہوں، آج مولانا محمد علی صاحب نے اپنے اخبار "ہمدرد" میں اس مقدمہ کے متعلق مزید واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تعلق اس معاملہ سے سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ جب انہیں اس کی اطلاع دی گئی کہ ایک مسلمان عورت کو جس کا خاوند مرتد ہو گیا ہے بجبر آریہ بنایا جا رہا ہے تو انہوں نے اس واقعہ کی اطلاع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دیدی۔ انہوں نے خود نہ اس عورت کو دیکھا اور نہ کبھی اس مکان میں گئے جہاں ان کا جانا بیان کیا جاتا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس مقدمہ کے متعلق بعض نہایت حیرت انگیز واقعات ہیں جو عنقریب ظاہر کئے جائیں گے اور جن کو جاننے کے بعد یہ معلوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں کے خلاف آریہ سماج کی جو کوششیں ایک عرصے سے جاری ہیں ان کا تعلق اس مقدمہ سے کس حد تک ہے۔ چونکہ پولیس ابھی تفتیش کر رہی ہے۔ اور مقدمہ عدالت میں نہیں آیا اسلئے ہم خود اس وقت کے منتظر ہیں جب مفصل حالات کا انکشاف ہو جائیگا اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی نظر آنے لگے گا۔

مگر اس سلسلہ میں یہ بات اور بھی زیادہ تعجب کی نظر سے دیکھی گئی کہ وہ ہندوؤں کے اخبار نے ... خواجہ حسن نظامی صاحب کی جماعت ...

نے نکالا ہے) ایک مرتد کی جانب سے معزز مسلمانوں کے خلاف اغوا کے استغاثہ کی خبر کو خوب نمک مرچ لگا کر شائع کیا ہے۔ یہ خبر اس طرز تحریر کے ساتھ اگر کسی آریہ اخبار میں شائع ہوتی تو زیادہ موزوں تھا۔

(نامہ نگار خصوصی)

خواجہ حسن نظامی اور مولانا ظفر علی خاں کا مباہلہ تین گھنٹے تک فریقین ایک کمرے میں بند رہے

دہلی ۸ دسمبر۔ کل مولانا ظفر علی خاں صاحب لکھنؤ سے واپسی میں دہلی بھی تشریف لائے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسجد کابینجا کے عقب میں ایک مکان کے اندر خواجہ حسن نظامی اور مولانا موصوف سے تین گھنٹے تک نہایت مفصل ملاقات ہوئی جس کے دوران میں وہ مباہلہ بھی ہوا جس کے چیلنج ان حضرات کی طرف سے ایک دوسرے کو دئے گئے تھے۔ خدا کے فضل وکرم سے مولانا ظفر علی خاں صاحب ہی کو کامیابی ہوئی ہے۔ چونکہ تازہ واقعات کی روشنی میں اس طویل ملاقات کے دور رس نتائج پر انواع واقسام کی پیشگوئیاں ہو رہی ہیں اس لئے مزید حالات کا انتظار کئے بغیر میں کسی اظہار رائے سے گریز کرتا ہوں۔

(نامہ نگار خصوصی)

خواجہ حسن نظامی کا جواب

خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے جاسوسی کے الزام کا جواب دینے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ اس اپیل سے ظاہر ہوتا ہے جو انہوں نے اپنے "ساتھیوں اور رفیقوں" کے نام اخبار منادی میں شائع کی ہے اور جس کا عنوان "کیا مسلمانوں کے مٹنے کا وقت آگیا؟" ہے۔ خواجہ صاحب نے شروع میں "مسلمانوں کی خانہ جنگیوں" اور "اسلام پر آریہ سماج کی یورش" کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ "یقیناً" "ہندوستان میں مسلمانوں کے مٹنے کا وقت آگیا"۔ پھر حضرت مولانا محمد علی صاحب سے ادب کے ساتھ "درخواست کی ہے کہ انہوں نے ان کے خلاف جو اعلان جنگ کیا ہے" اس پر غور کریں اور ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ آریوں سے مل گئے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے "رفیقوں اور ساتھیوں" کو اشتعال دلانے کے بعد ان سے مولانا محمد علی کے متعلق تحقیر آمیز الفاظ میں یہ بھی کہا ہے کہ "کیا تم ایسے شخص کو مغلوب کر کے مسرور ہو گے جس نے اپنی تمام زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں بسر کی ہے۔" "جس نے مسلمانوں کے لئے جیل خانے میں چکیاں پیسی ہیں؟" آخر میں خواجہ صاحب نے افشائے راز کو اعلان جنگ قرار دیکر فرمایا ہے کہ:-

"پس اگر لڑائی شروع ہو جائے تو تم سب پہلے کر لو کہ دسمبر ۱۹۲۶ء ختم ہونے سے پہلے پہلے ہم کو اپنے حریف کی مفسدہ پردازی کا قلع قمع کر دینا ہے۔ جنوری ۱۹۲۷ء سے ہم دوسرا کام کریں گے۔ اور اس کام کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ اس واسطے ہم میں سے ہر ایک اپنے مقام پر اس کا خیال رکھے چاہے وہ افریقہ میں ہو یا برما میں، گجرات میں ہو یا کاٹھیاواڑ میں، بنگال میں ہو یا بہار میں، یوپی میں ہو یا سی پی میں، سندھ میں ہو یا پنجاب میں، سرحد میں ہو یا دیسی ریاستوں میں سب ہی کو کام کرنا پڑے گا۔ اور اگر لڑائی شروع ہوئی تو ہر شخص کا فرض ہوگا کہ جو ہدایات اس جنگ کے متعلق مرکز سے اس کے پاس پہنچیں وہ ان کی پوری طرح تعمیل کرے۔ مجھکو اور تم سب کو مولانا محمد علی حقیر اور ناقابل التفات سمجھ رہے ہیں۔ اور اپنے مضامین میں بار بار ہم سب کی کمزوری پر آوازہ کشی کرتے ہیں۔ اس واسطے اگر ان سے لڑنا پڑا تو ان کو یہ دکھانا ہوگا کہ اللہ کے بندوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا اچھا نہیں تھا اور شیخ سعدی پہلے ہی فرما گئے ہیں کہ دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔"

یہ لڑائی مسلمانوں کی تباہی اور ان کے مٹنے کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا نظر آتا ہے کہ تاریخوں میں مولانا محمد علی اور حسن نظامی کا نام لکھا جائے گا کہ ان دونوں کی لڑائی نے یا ان کے پیچھے دوسرے حضرات کی لڑائی نے ہندوستان سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دیا۔ اور خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

یا اللہ

تو ہر مسلمان کے دل میں صلاحیت اور صبر اور انصاف اور دوراندیشی عقل کے ذریعہ پیدا کر۔ آمین۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف وکرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کیلئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی ومذہبی خادم کو موت وحیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

...ملہ پیش کرتا ہے۔ بہت سے بزرگوں نے ہماری درخواست کے بغیر یہ علمی اعزاز حاصل کیا۔ اور اب ہم اس قسم کے پانچ سو بزرگوں کو اور اس زمرہ میں شامل کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ علم دوست اصحاب اس کو قبول فرما کر ایک خاموش کام کرنے والی علمی مجلس کی اس اہم علمی ضرورت کی تکمیل میں شوق کے ساتھ شریک ہو کر آخر دسمبر تک زر رکنیت روانہ فرمائیں گے تاکہ جنوری ۱۹۲۷ء سے ان کا نام ارکان کے رجسٹر میں درج کر لیا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات معتبر واقعات، حجاز کی دینی وسیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متعلق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان "اخبار الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

	سالانہ	ششماہی
چندہ:-	۶	۳

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دار المصنفین کی خدمت آپ کیونکر کر سکتے ہیں

دار المصنفین گیارہ سال سے قائم ہے، اور اس زمانہ میں اس نے اپنی خاموش علمی خدمات کی بدولت عام اعتماد اور خاص امتیاز کے حاصل کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، اس عرصہ میں سیرت نبوی کی اہم ضخیم تین جلدوں کے علاوہ اس نے مختلف علوم وفنون پر ۲۰ کتابیں شائع کی ہیں، اور رسالہ معارف کے ذریعہ ماہوار علمی خدمات ادا کرتا رہا ہے، تصنیف وتالیف کے لئے جس سروسامان کی ضرورت ہے، ان میں اس کا ایک خاص پریس ہے، کتبخانہ ہے، اور رفقا وفیلو کے رہنے کے مکانات ہیں، اور ان کے علاوہ ہر سال وہ بسلسلۂ تعمیر کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہتا ہے۔ لیکن کبھی قوم نے اس پہلو پر بھی غور کیا ہے کہ آخر وہ عام قومی چندے کے بغیر جس پر اس وقت ہندوستان کی عام تعلیمی (علمی) اور مذہبی درسگاہوں کی بنیاد ہے، کیونکر اپنی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

ہم نے اب تک خود یہ کوشش کی ہے کہ قوم کے دماغ کو اس قسم کی زحمت سے محفوظ رکھیں، لیکن اب اس کو کتب خانہ کے لئے ایک عمارت کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ اب تک اس کے کتب خانہ کے لئے کوئی مستقل عمارت موجود نہ تھی، بلکہ مولانا شبلی مرحوم کا خاص سکونتی بنگلہ کتب خانہ کا کام دیتا رہا ہے۔ لیکن اب وہ اس ضرورت کے لئے نا کافی اور قابل اصلاح ہے، اس لئے اس میں معتدبہ اضافہ اور مرمت کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے، بایں ہمہ سردست ہم تمام قوم سے اس کے لئے عام چندے کی درخواست کرنا مناسب نہیں سمجھتے، البتہ قوم کے برگزیدہ اصحاب جو علوم وفنون سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں، اس کے رکن اول بنکر اپنی علمی دلچسپی کے اظہار کے ساتھ اس کی اعانت بھی کر سکتے ہیں، اس قسم کے بزرگوں کو صرف ۵ روپیہ سالانہ کی رقم ادا کرنی پڑتی ہے، اور اس رقم کے ادا کرنیکے بعد دار المصنفین اپنی سال بھر کی تمام تصانیف اور رسالہ معارف ہدیۃً ان کی خدمت

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ اعتول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ محصول آدھ آنہ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نرخ تاجرانہ دریافت فرمائیے۔ المشتہر

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ:- بشیر اسٹور پشاور

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کے دیسوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ استفادہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر تیر نا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنئی سمری ضلع دربھنگہ

مفت! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲/) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳/) ہر قسم سفید بھی سفید وسیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاسکتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱/۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں عورتوں اور بیکسوں وغیرہ ہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے کوئی چار نکاح کرنے کا ارادہ کرے تو غلط معلوم ہوگی ... آیۂ قرآنی ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء ... المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی مرغ بخش دہلی

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات دستیاب نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک خاص شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت وزندگی کا دوا پر کس قدر انحصار رہتا ہے۔ اور بیمار وتیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کس قدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اس کے روغنیات مربہ جات ورق طلائی ونقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنسار ہٹہ تھوک وخوردہ ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور دیانتداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط وکتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

لسٹری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدئیے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور | دوکان: سندریا پٹی روڈ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۶	۸
ششماہی	۳	۴
فی پرچہ	۱	

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۲

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

نمبر ۴۲	۱۹۲۶ء دہلی یوم سہ شنبہ ۸ جمادی الآخر ۱۳۴۵ہجری مطابق ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء	جلد ۴

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب مولانا عبد القدیر صاحب قادری بدایونی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سرکار نظام اور انگریزوں کے تعلقات کی مختصر تاریخ

اس زمانہ میں چونکہ گورنمنٹ دیگر قضیوں میں مبتلا رہی اور بالخصوص حیدر علی اور سلطان ٹیپو کی لڑائیاں رہیں لہٰذا کوئی مزید خاص عنایت سرکار نظام پر مبذول نہ ہوگی۔

گرچہ جب ۱۷۸۴ء میں سلطان ٹیپو سے صلح ہوگئی تو کچھ دنوں ...

شروع کردیا تو انگریزوں نے ایک نہایت اہم معاہدہ نظام سے کیا اور اس میں مادھوراؤ نرائن کو بھی شریک کیا گیا۔

یہ معاہدہ چار جولائی ۱۷۹۰ء میں ہوا۔ گویا انگریز اور سرکار نظام اور مادھوراؤ نرائن متفقہ طور پر سلطان کے خلاف متحد ہوگئے ...

معارضہ کے عوض نظام کو ان تمام حقوق سے دست بردار ہونا پڑا جو سلطان کو فتح کرنے کے بعد بطور فتح سرکار عالی کو ملنا چاہئے تھے اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے بدلہ میں وہ قولاً ہر سالانہ بھی بند ہوگئے جو شمالی سرکار کا معاوضہ تھا۔

[illegible]

مسئلہ برار

[illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء — ۸

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اعلا فاقا نونا دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل — اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو کمیدہ رو پیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳ روپے۔ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر — بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تازہ تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ۲ بارہ شیشی مع محصول ۶ ...

اکسیر دواء — بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ ...

سرمہ اکسیر چشم — آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ... دھندلا فارش سرخی ککرے ... وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ... بارہ تولہ ... ہر حالت میں ...

عروس زندگی — علمی۔ ادبی۔ اخلاقی ... ضخیم کتاب مع صد سالہ کیلنڈر ... مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

اخبار الجمعیۃ دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں، تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت با محصول ...

(۲) الجمال والکمال
تفسیر سورہ یوسف کی بیمثال تفسیر ... اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت با محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین
سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے ... جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے ...

منیجر رحمۃ للعالمین ... ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں آرام
اگر ہماری نیقری جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس ... قیمت فی بکس تین روپے ...

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

عرق بخار

سفوف (رجسٹرڈ) مراد

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اخبار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار ... بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

٨ر جمادی الاخر ١٣٤٥ھ

کونسلوں میں مسلمانوں کا طرز عمل

کونسلوں کے انتخابات تقریباً تمام ملک میں ختم ہو چکے ہیں۔ وہ دور جو تین سال کے بعد آتا تھا اور اب تین سال بعد آئیگا بخیر تمام گذر گیا۔ جن کی امیدیں ٹوٹنی تھیں ٹوٹ چکیں اور جنہیں آغوش کامرانی میں پہنچنا تھا پہنچ گئے۔ اب سکون کی حالت میں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کے نمائندے بنکر کونسلوں میں گئے ہیں ان کی پالیسی کیا ہونی چاہیے؟ ظاہر ہے کہ مسلمان مرکزی مجلس اور تمام صوبوں کی کونسلوں میں قلیل التعداد ہیں۔ ان کی اقلیت مستقل بالذات ہو کر کوئی موثر کارروائی نہیں کر سکتی اور اسلامی مفاد کی حفاظت جو ان کے داخلہ کونسل کا اہم ترین مقصد ہے بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ کسی دوسری جماعت کے ساتھ ملکر ایک موثر اکثریت پیدا کر لیں پس مسلمان نمائندوں کو غور کرنا چاہیے کہ اسلامی مفاد کے لیے غیر مسلم جماعتوں کے ساتھ اتحاد کی کونسی صورت بہتر ہو سکتی ہے؟

ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ مسلمان ایک جداگانہ اقلیت کی حیثیت سے اپنی پارٹی بالکل الگ بنائیں اور اس پارٹی کی پالیسی یہ ہو کہ ہر مسئلہ میں جس میں جماعت کے مسلک کو وہ اپنے مسلک کے مطابق دیکھے اس کے پلڑے میں اپنا وزن شامل کر دے۔ اس خیال کے حامی بہت کافی ہیں۔ اور کونسلوں میں جانے والے بعض اعلیٰ قابلیت کے لوگوں کو بھی ہم نے یہی خیال ظاہر کرتے دیکھا ہے۔ مگر ہماری رائے میں یہ نہایت غلط طریقہ ہے اس کا سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ کونسلوں میں سیاست کے بجائے مذہب کو جماعت بندی کی بنیاد قرار دینا اصولاً غلط ہے ایک ایسے مسئلہ میں جس کا تعلق مسلمانوں کے مذہب سے ہو یا جس کا مسلمانوں کے حقوق پر بحیثیت ایک قوم کے اثر پڑتا ہو تمام مسلمان نمائندوں کا متحد الرائے ہو جانا ایک قدرتی بات ہے لیکن تمام سیاسی اقتصادی، صنعتی، تجارتی اور دوسرے ملکی مسائل میں اس قسم کا اتحاد بیجا مذہبی عصبیت پر دلالت کرتا ہے اور بالکل غیر طبعی بات ہے۔ صرف یہی نہیں کہ ایسے غیر مذہبی اور غیر قومی مسائل میں تمام مسلمان متحد الرائے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اگر وہ ایسا کریں تو عملاً یہ ان کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ کیونکہ ایسی جماعت جو چمگادڑ کی طرح نہ چرندوں میں ہو نہ پرندوں میں کبھی اس پارٹی کے ساتھ جا ملے اور کبھی اس پارٹی کے ساتھ۔ اس پر کوئی پارٹی بھی اعتماد نہیں کر سکتی۔ اور اسکو ہرگز یہ امید نہ کرنی چاہیے کہ جب خاص اس کا کوئی جماعتی مسئلہ کونسل میں پیش ہوگا تو کوئی پارٹی اس کی حمایت کرے گی۔

ایک دوسری صورت یہ ہے کہ مسلمان نمائندے اپنے اپنے سیاسی خیالات کی بنا پر مختلف سیاسی پارٹیوں میں شامل ہو جائیں۔ اور عام ملکی مسائل میں اپنی اپنی پارٹی کے ساتھ ملکر رائے دیں۔ مگر جب خاص مسلمانوں کے مفاد پر اثر ڈالنے والا کوئی مسئلہ پیش ہو تو سب مسلمان متفق ہو جائیں۔ اور ہر مسلمان ممبر بلا اس خیال کے اسلامی مفاد کی حفاظت کرے کہ اس کی پارٹی اس سے اتفاق رکھتی ہے یا نہیں یہ طریقہ ممکن ہے اصولاً صحیح ہو۔ مگر عملاً کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی پارٹی بھی خواہ وہ کتنی ہی معتدل خیال اور وسیع المشرب کیوں نہ ہو گوارا نہیں کر سکتی کہ اس کا کوئی رکن اس کی پالیسی کے خلاف رائے دے۔ اول تو اس شرط پر شاید کسی مسلمان ممبر کو کسی پارٹی میں شرکت کا موقع ہی نہیں مل سکتا۔ اور اگر ابتداءً اس شرط کا اظہار کے بغیر رکنیت کا شرف حاصل ہو بھی گیا تو پارٹی ڈسپلن کیخلاف پہلی یا زیادہ سے زیادہ دوسری حرکت سرزد ہوتے ہی رکن صاحب کو اس شرف سے دست بردار ہونا پڑیگا۔ اور اگر اس پارٹی کے ٹکٹ پر کونسل میں گئے ہوں تو اخلاق کا اقتضا یہ ہوگا کہ وہ پارٹی کے ساتھ ہی کونسل کی رکنیت سے بھی استعفے دیدیں۔

ایک اور صورت جس کی "مسلم آؤٹ لک" بڑے زور شور سے حمایت کر رہا ہے اور جس سے ہر صوبہ کے حامی سرکار نمائندے طبعاً اتفاق رکھتے ہیں، یہ ہے کہ مسلمان، کونسلوں میں اپنی الگ مسلم پارٹیاں بنائیں اور وہ سرکاری اور نامزد کردہ غیر سرکاری ارکان کے ساتھ ملکر کام کریں۔ اگر آج سے دو تین برس پہلے کا زمانہ ہوتا تو شاید آزادی کے ساتھ یہ رائے پیش کرنے کی جرأت نہ کی جاتی اور اس کے حامی بھی صرف وہی لوگ ہوتے جن کی زندگی کا مقصد ہی حکومت کی حمایت کرنا ہے۔ لیکن پنڈت مالوی اور لالہ لاجپت رائے کی موجودہ روش نے مسلمانوں میں اس خیال کو بہت فروغ دیدیا ہے اور عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بنگال اور بعض دوسرے صوبوں کے مسلمان اسی طریقہ کو اختیار کریں گے۔ اس طریقہ میں بظاہر بہت سے فائدے نظر آتے ہیں اور ایک حد تک یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ ہندو۔ انگریزی اتحاد کے مفاسد سے بچنے کی یہ ایک مفید صورت ہے، مگر ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ یہ پالیسی ملک کے ساتھ صریح غداری ہوگی اور جو لوگ اسے اختیار کریں گے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان، وہ ہندوستان کے سخت دشمن ہوں گے۔ حکومت کی ہمیشہ سے یہ آرزو رہی ہے، اور اس کی تمام چالوں کا مقصد اسی آرزو کا حصول ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفاق پیدا کر کے دونوں کو اپنے ہاتھ میں آلہ کار بنالے وہ چاہتی ہے کہ ہندو اور مسلمان دونوں ایک دوسرے سے الگ اور اس کے دامن سے وابستہ رہیں، دونوں باہم لڑیں اور اس کی آغوش میں پناہ لیں۔ دونوں کو صرف اسی کا در دولت ملجا و ماویٰ نظر آئے اور صرف اسی کی قوت کو وہ اپنے قومی وجود اور اپنے قومی مفاد کا ضامن سمجھیں۔ پس یہ سرکار پرست پالیسی اختیار کر کے ہندو اور مسلمان حکومت کی اس دیرینہ تمنا کو پورا کریں گے، اور بجائے ہندوستانی، یا ہندو اور اسلامی مفاد کی خدمت کرنے کے دونوں انگریزی مفاد کی خدمت کرتے رہیں گے۔

اس طریقہ کے خواہ کتنے ہی فائدے گنائے جائیں، مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ طریقہ ہندوستان کو سوراج دلانے میں کبھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس ملک کی دو قومیں ایک دوسرے سے خوف اور ایک غیر ملکی حکومت پر اعتماد رکھتی ہوں، اور دونوں اس حکومت کی دست و بازو بنکر ایک دوسرے کو نیچا دکھانا چاہتی ہوں، اس کا سوراج حاصل کرنا ایک امر محال اور ایک مجنونانہ خیال ہے۔ ایسا ملک ہمیشہ غلام رہیگا، اس کے باشندوں پر ہمیشہ غلامی کا دیوتا مسلط رہیگا اور اس کی یہ دونوں قومیں کبھی حقیقی ترقی نہ کر سکیں گی۔ اپنے وطن کے ساتھ اس قسم کی غداری کرنا لالہ لاجپت رائے اور ان کے حامیوں کو مبارک رہے، مسلمانوں کیلئے یہ طریقہ کسی طرح درست نہیں ہے۔

ایک اور جماعت جو جوابی تعاون کی حامی ہے، اپنے سیاسی اصول کی بنا پر ہندوؤں کی اس جماعت کے ساتھ اتحاد کرنا چاہتی ہے جو اسکی ہم خیال ہے۔ اس جماعت پر اصولاً کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہر شخص طبعاً اپنے ہم خیال آدمی کے ساتھ اتحاد کرتا ہے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ہندوؤں میں جو جماعت جوابی تعاون کی علمبردار ہے وہ وہی جماعت ہے جو مسلمانوں کی مخالفت میں سب سے زیادہ پیش پیش ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کی اعانت حاصل کر کے ایسی مراعات حاصل کریں جو مسلمانوں کیلئے نقصان دہ ہوں پس یہ امر یقینی ہے کہ اس جماعت کے ساتھ اتحاد کر کے مسلمان اپنے قومی مفاد کی کوئی حفاظت نہیں کر سکتے۔ جو لوگ ان خیالات کو لیکر کونسلوں میں گئے ہیں انہیں بہت جلدی معلوم ہو جائے گا کہ جوابی تعاون کی حامی جماعت اپنی تعداد بڑھانے کے لئے تو ان سے ضرور فائدہ اٹھائیگی لیکن جب کسی مسئلہ میں مسلمانوں کے قومی مفاد کا سوال درپیش ہوگا تو وہ سب سے پہلے مخالفت پر آمادہ ہونگے۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہمارا خیال یہ ہے کہ کونسلوں میں مسلمانوں کے لئے بہترین پالیسی یہی ہو سکتی ہے کہ وہ سوراج پارٹی کے ساتھ اتحاد کریں۔ ہندوستان میں صرف یہی ایک سوراج پارٹی ہے جس سے مسلمان انصاف کی توقع کر سکتے ہیں۔ جس کا نصب العین فرقہ بندی سے بالاتر ہے، جو کسی خاص فرقہ کے مفاد کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے وطنی مفاد کی حفاظت کیلئے جنگ کر رہی ہے، اور جس کا مقصد ہندوستان میں ایک آزاد اور متحدہ حکومت قائم کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس جماعت میں اکثریت ہندوؤں کی ہے اور قدرتی طور پر ہونی چاہیے، لیکن اگر مسلمان ہندوؤں کے کسی طبقہ سے مل کر کام کر سکتے ہیں تو وہ صرف وہی ہے جو سوراج پارٹی میں شامل ہے کیونکہ تمام ہندوؤں میں وہی سب سے کم متعصب ہے۔ اسی پارٹی کے ساتھ اتحاد کرنے میں ہم اپنے قومی مفاد کے ساتھ اپنے وطن کی بھی خدمت کر سکتے ہیں اور ہر ذی فہم اور سچا خواہ وطن مسلمان ہماری اس رائے سے اتفاق کرے گا کہ جب مسلمانوں کے لئے کونسلوں کی کسی نہ کسی پارٹی سے اتحاد کرنا ناگذیر ہے تو اس کے لئے سوراج پارٹی کے سوا اور کوئی پارٹی موزوں نہیں ہو سکتی۔

اہل علم حضرات توجہ فرمائیں

اس سے پہلے متعدد اشاعتوں میں ہم مسلمان عورتوں کے ارتداد۔ مرتد عورتوں کے نکاح اور جدید الاسلام عورتوں کی آزادی کے مسئلہ پر بحث کر چکے ہیں اور اس سلسلہ میں بار بار ہم نے حضرات اہل علم و رائے سے درخواست کی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی طرف توجہ فرمائیں۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہر طرف سے خاموشی ہی خاموشی ہے۔ بعض معاصرین کرام نے نفس مسئلہ کی اہمیت کا احساس ضرور کیا ہے اور جمعیۃ العلماء کے فرض کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ مگر صرف اتنے احساس کا اظہار کافی نہیں ہے۔ اس بحث کو چھیڑنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ جمعیت علمائے ہند کے آئندہ اجلاس پشاور سے پہلے مختلف ارباب علم کی آراء اس قدر کثرت سے جمع ہو جائیں کہ ان کی روشنی میں ایک بہتر مسلک اور ایک صحیح طریق کار اختیار کیا جا سکے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ ہر شخص جو علوم دینی پر نظر رکھتا ہو۔ یا قانونی حیثیت سے اس مسئلہ پر روشنی ڈال سکتا ہو۔ اپنی رائے۔ خواہ الجمعیت کے کالموں میں۔ خواہ دوسرے اخبارات کے کالموں میں ظاہر کر دے۔ ہم معاصرین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ان مقالات کو جو اس مسئلہ پر پچھلی چند اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں تمام وکمال یا ان کا ملخص اپنے کالموں میں شائع فرمائیں اور حضرات اہل علم کو اس کی طرف توجہ دلائیں۔

سکھوں کا جلوس

دہلی میں ہمارے سکھ بھائیوں کے جلوس پر ١٩ر نومبر کو جو قضیہ پیدا ہوا تھا، اس کا ٩ر دسمبر کو پھر اعادہ ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ بھی حکومت اور خالصہ برادری کے درمیان اسپر جھگڑا ہونے والا ہے۔ بنائے مخاصمت یہ ہے کہ سکھ اپنے جلوس کو لیکر چاندنی چوک کو عبور کرتے ہوئے مسجد فتحپوری پر سے گذرنا چاہتے ہیں اور حکومت کہتی ہے کہ یہ تمہارا پرانا راستہ نہیں ہے بلکہ ہمیشہ تمہیں جس راستے سے گذرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ گھنٹہ گھر سے نئی سڑک کی طرف مڑ جاتا ہے، اور ادھر سے [?] باؤلی کی طرف مڑنے کے بجائے برن بسٹن روڈ کی طرف مڑتا ہے جہاں تک قدیم رواج کا تعلق ہے ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں، حکومت اور سکھ دونوں اپنے اپنے قضیہ کی حمایت کیلئے کافی ہیں۔ مگر چونکہ یہ معاملہ مسجد فتحپوری سے ایک گونہ تعلق رکھتا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے جذبات بھی اس سے وابستہ ہیں اس لئے ہم صفائی کے ساتھ یہ کہدینا چاہتے ہیں کہ اگر سکھوں نے وہ طرز عمل اختیار نہ کیا جو نابھہ ڈے کے جلوس میں آریہ مفسدوں کے بہکانے سے انہوں نے اختیار کیا تھا، تو نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو کسی مسجد کے سامنے سے بھی ان کا جلوس گذرنے پر اعتراض نہ ہوگا، بلکہ ان کی ہمدردیاں بھی اپنے سکھ بھائیوں کے ساتھ شامل ہونگی۔ مسلمانوں کو کسی قوم کے مذہبی یا رسمی جلوسوں پر اعتراض نہیں ہے۔ وہ تمام قوموں کی خوشی میں خوش اور غم میں شریک ہیں۔ لیکن انہیں جو چیز تکلیف دیتی ہے وہ صرف مذہبی شعائر کی توہین اور مذہبی جذبات پر تطاول ہے، اور اس تکلیف کا اندازہ ہر قوم خود اپنے مذہبی جذبات کی نزاکت سے کر سکتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ سکھ بھائی مسجد

فتحپوری کے آگے باجہ بجانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ وہ مسجد کے سامنے باجہ روکنے کی شرط قبول کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر عام مسلمانوں کو ان کے ارادہ کی کوئی اطلاع نہیں ہے اور وہ اب تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ جو اشتعال انگیز رویہ آریہ مفسدوں کی شرکت سے نابھہ ڈے کے جلوس میں اختیار کیا گیا تھا وہی اب بھی اختیار کیا جائیگا۔ لہٰذا بہتر ہو کہ سکھ بھائی اپنے حسن ارادہ کا باقاعدہ اعلان کر دیں تاکہ تمام مسلمانوں کی غلط فہمی رفع ہو جائے اور اگر وہ اپنے حق کے لئے لڑیں تو تمام مسلمانوں کی ہمدردی ان کے ساتھ ہو۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

دہلی میں عنقریب مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہونے والا ہے۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پرانی تعلیمی انجمن ہے، اور جب سے نواب صدر یار جنگ بہادر نے اس کی قیادت سنبھالی ہے، اس میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ تک پرجوش سیاسی کام کرنے کے باعث خالص تعمیری کاموں کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ ہٹ گئی ہے، اور آج کل شدھی و سنگھٹن کے ہنگاموں نے انہیں اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے، مگر گذشتہ جنگ آزادی کی شکست اور موجودہ مصائب نے ہم کو یہ سبق دیدیا ہے کہ ہم جس بنیادی کمزوری کے باعث بار بار ابھرنے میں ناکام ہو رہے ہیں وہ ہماری تعلیمی اور اقتصادی کمزوری ہے۔ اسلئے اب ضرورت ہے کہ ہم اپنے وقت کا ایک حصہ ہنگاموں سے بچا کر اپنی قومی تعمیر کے کاموں میں صرف کریں اور اس بنیاد کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں جس پر ہمیں اپنی قومی عظمت کی عمارت تیار کرنی ہے۔ یہ کام اگرچہ خشک اور بے مزہ ہے، مگر اصلی کام یہی ہے اور اسی کی تکمیل کر کے ہم مضبوط اور پائیدار عمارت تیار کر سکیں گے۔ امید ہے کہ باہر کے مسلمانوں سے زیادہ دہلی کے مسلمان اس تعلیمی انجمن کی طرف توجہ کریں گے اور بالخصوصیت کے ساتھ خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانے کے جس پروگرام کو یہ انجمن شروع کر رہی ہے اس کو عملی جامہ پہنانے میں سب سے زیادہ حصہ لیں گے، تاکہ ١٩٣١ء کی مردم شماری تک دہلی کے صوبہ میں کوئی مسلمان ایسا نہ رہے جو کم از کم حرف شناسی پر قادر نہ ہو۔

ایک نئی لائبریری کا افتتاح

ہمیں مسرت ہے کہ اب مسلمانوں کو بھی اپنی قوم کی دماغی پستی اور علمی بے مایگی کا احساس ہوتا جا رہا ہے اور ان میں کچھ اللہ کے بندے اس مرض کا علاج کرنے کے لئے اٹھ رہے ہیں۔ اس سے پہلے ہم مولانا عبد الرؤف صاحب کی ان کوششوں کا تذکرہ کر چکے ہیں جو انہوں نے علامہ نذیر حسین محدث مرحوم کی یادگار میں کتبخانہ نذیریہ قائم کرنے میں صرف فرمائی ہیں۔ اور آج ہم ایک دوسرے مخلص کارکن جناب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے فراشخانہ میں فری ریڈنگ روم اور پبلک لائبریری کا افتتاح فرمایا ہے حکیم صاحب موصوف اپنے ایک عنایت نامہ میں فرماتے ہیں کہ دہلی میں اتنی کافی آبادی کے باوجود فری ریڈنگ روم اور پبلک لائبریریوں کی تعداد اسقدر محدود ہے کہ الشاذ کالمعدوم کی مثل صادق آئے۔ نہایت افسوسناک ہے۔ اس امر واقعہ سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان علمی حیثیت سے تمام ممالک متمدنہ کے مقابلہ میں پسماندہ ہے۔ اور اس لیے یہاں علم کو پھیلانے اور دماغی تربیت کے مواقع پیدا کرنے کی جس قدر کوشش کی جائے کم ہے۔ دماغی تربیت اخبارات و رسائل کے مطالعہ اور کتب بینی کے بغیر ناممکن ہے۔ کتب بینی ہر شخص کے لیے آسان نہیں کیونکہ دلی شوق رکھنے کے باوجود ہزارہا اشخاص ایسے ہیں جو قلت آمدنی کی وجہ سے روپیہ صرف کر کے متعدد اخبارات و کتب حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اس کم مایگی کی بنا پر اپنی معلومات نہیں بڑھا سکتے۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے حکیم صاحب نے "محمود فری ریڈنگ روم اینڈ پبلک لائبریری" کے نام سے ایک کتب خانہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ جس میں لوگ کسی قسم کی فیس یا چندہ ادا کئے بغیر ہر قسم کے مفید اخبارات و رسائل اور علمی، اخلاقی، مذہبی اور حرفتی و تجارتی فوائد رکھنے والی کتابوں کا مطالعہ کر سکیں گے۔ امید ہے کہ فراشخانہ اور اطراف و نواح کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

انتقادات

مفتاح العلوم مثنوی مولانا روم کی مختصر اردو شرح ہے مثنوی شریف کی متعدد شرحیں ہماری نظر سے گذری ہیں جن میں اہل علم کی دلچسپی کے لئے بہت کچھ سامان ہے مگر ابھی تک کوئی ایسی مختصر، عام فہم اور سیدھی سادی شرح ہم نے نہیں دیکھی جس کی عام مطالعہ کرنے والوں کے لئے سفارش کی جا سکے اردو خواں پبلک کو جناب مرزا احمد نذیر صاحب عرشی کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے اس کمی کو خوبی کے ساتھ پورا کر دیا۔ اس شرح میں انہوں نے صرف عام مطالعہ کرنے والوں ہی کے لئے آسانی نہیں پیدا کی بلکہ طالب علموں کے لئے بھی زبان فارسی سے واقفیت بہم پہنچانے کا سامان فراہم کر دیا ہے۔ شرح کا انداز یہ ہے کہ ہر بیت کے نیچے سب سے پہلے لغات مشکلہ کو حل کیا گیا ہے اس کے بعد ترکیب نحوی لکھدی گئی ہے جو طلبہ کے لئے مفید ہے، پھر شعر میں کوئی صنعت ہو تو اس کی وضاحت کر دی گئی ہے، اسکے بعد سلیس اردو میں ترجمہ لکھا گیا ہے اور آخر میں شعر کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ جگہ جگہ مشہور شرحوں کے حوالہ بھی دیدئے گئے ہیں جن سے مصنف نے اخذ مطالب کیا ہے مثلاً شرح بحر العلوم، مکاشفات رضویہ، اور کلید مثنوی۔ اور کہیں کہیں ان نکات تصوف کی بھی تشریح کر دی گئی ہے جو مولانا نے مثنوی میں بیان فرمائے ہیں فی الجملہ یہ اردو میں مثنوی شریف کی ایک اچھی شرح ہے اور ان ارباب ذوق کے لئے مفید ہے جو مثنوی کے عالم نہیں بننا چاہتے بلکہ صرف اسے سمجھنا چاہتے ہیں۔

فی الحال صرف پہلا دفتر طبع ہوا ہے جس کی قیمت ہے مجلد اور عہ غیر مجلد ہے۔ قریشی بک ایجنسی لاہور سے طلب کیجئے۔

خطبات مدراس مولانا سید سلیمان ندوی کے ان خطبات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے سیرۃ نبوی کے مختلف پہلوؤں پر مدراس میں دئے تھے۔ یہ تعداد میں آٹھ خطبے ہیں اور ہر خطبہ میں ایسے بیش قیمت حقائق و معارف بیان کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے انسان کے دل پر رسول عربی کی عظمت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے اور حیاۃ طیبہ کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ پہلے خطبہ میں بتلایا گیا ہے کہ انسانیت جس چیز کا نام ہے اس کی تکمیل صرف انبیاء علیہم السلام ہی کی سیرتوں سے ہو سکتی ہے کیونکہ دنیا کے دوسرے اکابر رجال نے تو ہماری ان ضرورتوں کی تکمیل کی ہے جو انسان بننے کے بعد ہمیں پیش آتی ہیں، مگر انبیاء علیہم السلام نے وہ سامان جمع کیا ہے جو انسان بننے کے لئے ہمیں درکار ہے دوسرے خطبہ میں دعوے کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء میں عالمگیر اور دائمی نمونہ عمل صرف محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والسلام کی سیرت ہے۔ اس کے ثبوت میں مولانا نے ۴ اصول پیش کئے ہیں۔ ایک یہ کہ جس نبی کی زندگی کو ہم اپنا نمونہ بنائیں اس کے حالات نہایت صحیح اور مستند تاریخی ذرائع سے ہم تک پہنچے ہوں تاکہ کسی واقعہ کے متعلق شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے سامنے ہو۔ اور کوئی پہلو بھی پردہ خفا میں نہ ہو تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ وہ ہمارے لئے کس حد تک قابل اتباع ہے اور اس میں انسانی سوسائٹی کے لیے نمونہ بننے کی کس حد تک صلاحیت موجود ہے۔ تیسرے یہ کہ اس کی زندگی اس قدر جامع ہو کہ انسانیت کا کوئی شعبہ اس کی عملی ہدایات سے محروم نہ ہو اور مختلف طبقات انسانی کو اپنی ہدایت کے لئے جن نمونوں کی ضرورت ہو وہ سب اس میں موجود ہوں۔ چوتھے یہ کہ اس نے صرف اقوال ہی نہ پیش کئے ہوں بلکہ جو کچھ کہا ہو وہ کر کے بھی دکھلایا ہو اور اپنی تعلیمات کا عملی نمونہ ہو جسے دیکھکر دنیا معلوم کر سکے کہ جو تعلیم یہ نبی دیتا ہے وہ انسان کو کیا بنانا چاہتی ہے۔ تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے خطبہ میں مولانا نے ان میں سے ایک ایک معیار پر نبی عربی کی سیرت کو پرکھ کر ثابت کیا ہے کہ دنیا میں کسی نبی کی زندگی اگر ان چاروں معیاروں پر پوری اترتی ہے تو وہ صرف آپ ہی کی زندگی ہے۔ ساتواں خطبہ اس موضوع پر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کیا پیغام لیکر آئے تھے اور آپ نے تمام پچھلے پیغمبروں کے لائے ہوئے پیغام کی تکمیل کر کے اسے عالمگیر اور دائمی پیغام دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آٹھویں خطبہ میں مولانا نے ان سب بحثوں کا عطر پیش کیا ہے اور بتلایا ہے کہ پیغام محمدی نے عمل کی دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا اور عالم انسانی پر اس کے کیا کیا احسانات ہیں۔

مختصر یہ کہ آٹھ خطبوں کا یہ مجموعہ ایک سرمہ ہے جس کے لگانے سے انسان کی آنکھ میں جمال محمدی کو دیکھنے کی بہترین صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے اور ضرورت ہے کہ یہ سرمہ صرف مسلمانوں ہی کی آنکھوں میں نہ لگے بلکہ غیر مسلموں کی آنکھوں میں بھی لگایا جائے تاکہ وہ بھی اس جمال جہاں آرا کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کریں۔ کتاب میں اگر کوئی نقص ہے تو وہ صرف یہ کہ ہر خطبہ اپنی جگہ تشنہ ہے اور ایک دریائے وسیع کو کوزہ میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ مولانا ان لکچروں کی "لکچریت" کو دور کر کے "کتابیت" کی صورت بخشیں گے۔

قیمت عہ۔ دار المصنفین اعظم گڈھ سے طلب کیجئے۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال، متانت، صداقت کیساتھ ادا کر رہا ہے نہ اس میں انتہائی گرم جوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان، معتدل، مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ٢٦ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

سرخیات

عالمِ اسلامی

روس اور دول اسلامی

اگر ایران میں بغاوت ہوئی تو انگریز کیا کریں گے

برلن ۹ر دسمبر۔ موسیو چیچرین نے اخبار نویسوں کے سامنے ایک بیان دیتے ہوئے نہایت خوشی سے کہا کہ الحمد للہ افغانستان اور ٹرکی سے ہمارے معاہدے ہو چکے ہیں اور ایران وروس کے درمیان جو اقتصادی مشکلات حائل ہیں اب اُن کا بھی خاتمہ ہوا جاتا ہے۔ کسی انگریزی اخبار کے ایک مضمون کا حوالہ دیکر جس میں لکھا گیا تھا کہ ممکن ہے ایران میں اہل قبائل علم بغاوت بلند کر بیٹھیں۔ موسیو چیچرین نے فرمایا کہ اگر خدا نخواستہ اس قسم کی بغاوت رونما ہو گئی تو تمام انگریزی جرائد اور تمام انگریزی ایجنٹ بدولت روس کے خلاف الزامات کا طوفان بے تمیزی برپا کر دیں گے اور اس کی کوشش کریں گے کہ جس طرح ہو حکومت ایران کو یہ یقین ہو جائے کہ بغاوت روس نے کرائی ہے"۔

ترکوں کا بہادرانہ عزم

اٹلی کے حملہ کا جواب کیا ہوگا؟

جرائد یوگوسلاویہ نے اس سے قبل ایک خبر شائع کی تھی جس میں بتایا تھا کہ آئندہ موسم ربیع میں اٹلی ترکوں پر حملہ کر دے گا۔ اس جنگ میں صرف وہی اکیلا نہیں ہوگا۔ بلکہ یونان اور بلغاریا بھی شریک ہوں گے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری کی جا رہی ہے۔ ترکی جرائد اور خصوصاً جریدہ "جمہوریت" نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ

"ہم اناطولیہ بہت محفوظ اور مستحکم ہے اُس کو کچھ نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ چاہے دنیا کی تمام طاقتیں اس پر حملہ کر بیٹھیں۔ ہم اطالیوں کا سر کچل ڈالیں گے۔ ہم ایک مضبوط اور سخت چٹان کی طرح ہیں جو بھی ٹکرائے گا اُس کا سر پاش پاش ہو جائے گا"۔

جزائر شرق الہند میں بیداری کی لہر

سماٹرا میں ہالینڈ کے خلاف بغاوت

امسٹرڈم ۶ر دسمبر (برطانوی وائرلیس) تین ہفتہ قبل جاوا میں اشترا کیوں نے جو بغاوت کی تھی اور جس کے متعلق حکومت نے یہ اعلان کیا تھا کہ بغاوت فرو ہو چکی وہ اب سماٹرا میں رونما ہوئی ہے پڈنگ کے ایک پیام سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند اشتراکیوں نے مل کر ایک مذہبی پیشوا کو مار ڈالا۔ فوجیں سوک کو روانہ ہو چکی ہیں پڈنگ میں بغاوت کے فرو کرنے کا پورا سامان موجود ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے جتنے دروازے ہیں سب پر فوج کا پہرہ ہے۔

ایران وروس کے درمیان تجارتی معاہدہ

طہران ۷ر دسمبر۔ (ریوٹر) خارجی (وزیر جنگ) جو روس کی سیاحت سے واپس آ گئے۔ ۱۹۰۵ء اس غرض سے روس گئے تھے کہ ایران اور روس کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پا جائے اور ایران کی تجارت کو آئندہ جو پابندیاں عائد ہیں ۱۹۰۵ء دور ہو جائیں۔

ہندوستان

صوبہ متحدہ کی سیاسی کانفرنس

کاشی پور ۶ر دسمبر۔ یکشنبہ کو پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا سالانہ اجلاس مسٹر شیوپرشاد گپتا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پنڈت گوند بلبھ پنت نے صدر مجلس استقبالیہ کی طرف سے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ بابو سوہن لال سکسینہ نے صدر کا تعارف کرایا اور ان کے ایثار، فیاضی اور حب الوطنی کا ذکر کیا۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت مدن موہن مالوی۔ ڈاکٹر انصاری۔ مسٹر پوتھن جوزف۔ مسز نائیڈو اور مسٹر چنتامنی کے پیغام ہمدردی پڑھ کر سنائے گئے۔ دوشنبہ کو منجانب صدارت مہاتما گاندھی کے سیاسی میدان میں داخلہ کو خوش آمدید کہنے کی بابت ایک تحریک پاس کی گئی۔ ... بعد مسٹر ہانیوال نے اس مطلب کی ایک تحریک پیش کی کہ گوہاٹی کانگریس سے ایک ایسا قاعدہ بنانے کی تحریک کی جائے جس کی رو سے وہ اشخاص جو کانگریس کی تجاویز سے متفق نہ ہوں ان کو کانگریس کی کسی مجلس انتظامیہ کا ممبر نہ رہنے دیا جائے اور وہ استعفاء دینے پر مجبور ہو جائیں۔ مسٹر گوری شنکر نے رزولیوشن میں ترمیم پیش کی لیکن کسی نے اس کی تائید نہیں کی بالآخر اصل تحریک پاس ہو گئی۔

مولانا مظہر الحق کیونکر ہارے

پٹنہ ۶ر دسمبر۔ چھپرہ سے یہ دلچسپ خبر ملی ہے کہ مولانا مبارک علی اور مولانا مظہر الحق کے برابر برابر ووٹ آئے تو فیصلہ قرعہ اندازی سے کیا گیا۔ قرعہ مسٹر مبارک علی کے حق میں نکلا۔ اور ان کی کامیابی کا اعلان ہوا۔

نائب وزیر ہند کا ہندوستان میں دورہ

ہوائی جہاز میں سفر کریں گے

لندن ۶ر دسمبر۔ ارل ونٹرٹن اپنے دورۂ ہند کے دوران میں سر سیموئیل کے ساتھ ۱۰ر جنوری ۱۹۲۷ء کو ہوائی جہاز میں سوار ہو کر دہلی سے لاہور جائیں گے۔ اور وہاں سے ہوائی جہاز میں راولپنڈی، پشاور اور علاقہ وزیرستان کا سفر کریں گے۔

گوہاٹی کانگریس

انتظامات کے متعلق اعلان

کلکتہ ۷ر دسمبر۔ مجلس استقبالیہ انڈین نیشنل کانگریس نے ایک طویل اعلان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس اجلاس گوہاٹی میں ۲۶ر دسمبر سے اور مجلس انتخاب مضامین کا اجلاس ۲۴ر دسمبر سے شروع ہوگا۔ منجملہ دوسری باتوں کے اعلان مذکور میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کانگریس کی کارروائی نوٹ کرنے کے لئے ۵۰ اخباری نمائندوں کو شرکت اجلاس کی اجازت دی جائے گی۔ علاج کا انتظام عمر بھر کارکنوں کی زیر نگرانی رہے گا۔ بعض صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں نے اپنے نمائندوں کی فہرستیں روانہ نہیں کی ہیں لہذا ان کے لئے مجلس استقبالیہ کو ان کے کھانے کا انتظام عام باورچی خانہ میں کرنا پڑے گا۔

اخبار اسٹیٹسمین کے خلاف ایک لاکھ روپیہ کا دعوےٰ

گورنر بنگال کے پرائیویٹ سکریٹری کی شہادت

کلکتہ ۹ر دسمبر۔ گورنر بنگال کے پرائیویٹ سکریٹری مسٹر ... نے اخبار اسٹیٹسمین کے مقدمہ کی شہادت دی ... [illegible]

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

شیخ عبدالقادر صدر منتخب کئے گئے ہیں

لکھنؤ ۹ر دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ لیگ کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ر دسمبر کو دہلی میں منعقد کیا جائے۔ اور شیخ عبدالقادر بیرسٹر لاہور کو صدارت کے لئے منتخب کیا ہے۔

آل انڈیا خواتین کانفرنس

مہارانی بڑودہ کی صدارت

بڑودہ ۸ر دسمبر۔ مہارانی چمنا بائی گائیکواڑ آف بڑودہ نے آل انڈیا خواتین کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے جو ۵ر جنوری ۱۹۲۷ء ... [illegible]

آل انڈیا صنعتی و تجارتی کانفرنس

کلکتہ ۹ر دسمبر۔ آل انڈیا صنعتی و تجارتی کانفرنس ... [illegible]

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی فوری کانفرنس

ہندوستانی وفد کی امداد کا فیصلہ

[illegible]

اسمبلی میں مسلم پارٹی کے قیام کی تجویز

لاہور ۸ر دسمبر۔ ... [illegible]

پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس

لاہور ۹ر دسمبر۔ ... ۱۹۲۷ء کو ایوان کونسل لاہور میں منعقد ہوگا ... [illegible]

دار الحکومت

پھاٹک حبش خاں میں جلسہ

انگریز معاملات حجاز میں مداخلت نہ کریں

دہلی ۹ر دسمبر۔ گذشتہ شب ایک جلسہ پھاٹک حبش خاں میں منعقد ہوا جس کے صدر مولانا ظفر علی خاں صاحب تھے اور جس میں مولوی اسمٰعیل غزنوی اور بعض دوسرے حامیان ابن سعود کی تقریریں ہوئیں۔ ایک تجویز منظور کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ انگریز معاملات حجاز میں دخل اندازی نہ کریں۔

کیا جاسوسی کا الزام ذاتی جھگڑا ہے؟

ایک مقرر نے اپنی تقریر میں خواجہ حسن نظامی اور مولانا محمد علی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس پر دوسری قومیں خندہ زن ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ کونسی لڑائی ہے جو مولانا محمد علی اور خواجہ حسن نظامی میں چھڑی ہوئی ہے۔ پبلک کو جہاں تک معلوم ہے وہ تو یہی ہے کہ مولانا محمد علی اور خواجہ صاحب کے درمیان کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے۔ رہا خواجہ صاحب پر جاسوسی کے الزام کا معاملہ سو وہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر مولانا محمد علی اپنے اخبار میں لکھنا بھی چھوڑ دیں تو کیا ہوتا ہے خواجہ صاحب کا راز تو سب پر ظاہر ہو گیا اب تو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ ہیں اور خواجہ صاحب کا دامن!

غیر مسلموں کے اخبار میں بھی اس تقریر کا خلاصہ درج کیا گیا ہے سب پڑھ کر ہنس رہے ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

صوبہ کانگریس کمیٹی دہلی کے عہدداروں کا انتخاب

دہلی ۹ر دسمبر۔ صوبہ کانگریس کمیٹی دہلی کے حسب ذیل اشخاص عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔

صدر ڈاکٹر انصاری۔ نائب صدر سردار نانک سنگھ۔ لالہ ... اور پنڈت اندر سکریٹری۔ لالہ شنکر لال اور چودھری رگھو بیر نرائن سنگھ ممبران مجلس عاملہ۔ مسٹر آصف علی۔ پنڈت پیارے لال شرما۔ ڈاکٹر بابو رام گرگ۔ لالہ جیتر بہاری لال اور رام کیول سنگھ۔

پنڈت گوپی ناتھ سنگھ۔ حکیم برج لال۔ چودھری دیبی پال سنگھ۔ ڈاکٹر انصاری۔ لالہ شنکر لال۔ مسٹر آصف علی۔ پنڈت پیارے لال شرما۔ ڈاکٹر بابو رام۔ لالہ نرائن داس اور پنڈت اندر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔

پنجاب دہلی اور صوبہ متحدہ پر آریوں کا حملہ

مسلمان ہوشیار ہو جائیں

دہلی ۱۰ر دسمبر۔ چونکہ ہندو قائدین اب شدھی کو مزید قوت پہنچانے کے لئے تمام ہندوؤں میں از سر نو شورش بپا کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں اس لئے دہلی کی ہندو لیت ادھار سبھا "کو جو سوامی شردھانند کی انجمن ہے حرکت میں لایا گیا ہے اور صوبہ متحدہ، پنجاب اور دہلی میں متعدد کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کانفرنسوں کا مقصد صرف پنچ ذاتوں کو بیدار کرنا اور ان کے اندر اجتماعی روح پھونکنا بتایا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ آریوں کے طرز عمل کو دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اجتماعات اندرونی علاقوں میں جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ پہلے سے باخبر ہو جائیں۔

ان کانفرنسوں میں سب سے پہلی کانفرنس ۱۱ر اور ۱۲ر دسمبر کو سوامی شردھانند کی صدارت میں رہتک میں منعقد ہوگی اور بہت سے "سوامی" اور "نند" اس میں شریک ہوں گے۔

۳۱ر دسمبر کو یاد رکھو

ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس جامد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار مہیا کر سکتے ہوں کیجئے۔

مجھے آپ کے جذبہ دینی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ر دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

۲۰ر اور ۲۱ر جنوری ۱۹۲۷ء کو دوسری کانفرنس بھی رہتک ہی میں دہلی، گوڑ گانواں، حصار، جھنڈ اور رہتک کے دیہاتوں کی ہوگی۔ بھائی پرمانند کو صدارت کی دعوت دی گئی ہے۔ ۲۱ر فروری ۱۹۲۷ء ضلع گوڑ گانواں کی دلت ادھار کانفرنس کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس بلبھ گڑھ میں ہوگی۔ اس کی صدارت "شیر پنجاب" لالہ لاجپت رائے فرمائیں گے۔ متھرا۔ بلند شہر۔ علی گڑھ میرٹھ اور دہلی میں بھی ان کانفرنسوں کے انعقاد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاریخوں کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سوامی شردھانند اب پھر اپنے پورے زور کے ساتھ فتنہ ارتداد کو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

سکھوں کا جلوس

مسجد فتحپوری کے سامنے سے گذرنے کا سوال

دہلی ۱۰ر دسمبر۔ کل شام کو اس خبر سے عام طور پر جوش پھیل گیا تھا کہ سکھوں نے من حیث القوم یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر اس جلوس کو جسے وہ گورو تیغ بہادر کی سالگرہ کے موقع پر نکال رہے ہیں بازار فتحپوری کی طرف سے نکالنے کی اجازت نہ دی گئی تو وہ پولیس کے خلاف پر امن ستیہ آگرہ کریں گے۔ شام کو گوردوارہ سیس گنج (متصل فوارہ) کے قریب سکھوں کا بہت بڑا اجتماع تھا حتیٰ کہ راستہ رک جانے کے باعث جامع مسجد سے آنے والی ٹریمیں بھی الٹی واپس ہو رہی تھیں۔ یہ مجمع مغرب کے بعد تک بڑھتا رہا۔ یہ اندیشہ کیا جاتا تھا کہ کہیں سکھوں کے اصرار سے حکومت کے علاوہ مسلمانوں سے بھی کوئی جھگڑا نہ ہو جائے۔ سردار سردول سنگھ صاحب نے جو سکھوں کے ایک بہت بڑے لیڈر ہیں مولانا محمد علی صاحب کے ہاں جا کر ان کو یقین دلایا تھا کہ سکھ مسجد فتحپوری کے سامنے باجے نہیں بجائیں گے۔ اور اس پر انہوں نے مسلمانوں سے یہ اپیل بھی کی تھی کہ اگر ستیہ آگرہ شروع ہو جائے تو مسلمان بالکل غیر جانبدار رہیں اور حکومت کا ساتھ نہ دیں۔

گوردوارہ کے اندر جو مشورہ ہو رہا تھا اس کے متعلق کسی قطعی فیصلہ کی اطلاع ہنوز نہیں ملی البتہ یہ ضرور دیکھا گیا کہ بعض معزز سکھ موٹروں اور گاڑیوں میں چلے گئے۔ جلوس بغیر کسی قسم کے اصرار کے گھنٹہ گھر سے ہی سڑک ہوتا ہوا چاوڑی کو چلا گیا اور سنا گیا ہے کہ وہاں سے راستے سینا کے سکھوں کی درخواست پر راستہ سینا گیا۔ چاندنی چوک میں تماشائیوں کا اجتماع بہت تھا۔

(نامہ نگار خصوصی)

اصغری بیگم کے مقدمہ کا فیصلہ

سوامی شردھانند وغیرہ ملزمین بری کر دئے گئے

دہلی ۱۰ر دسمبر۔ اصغری بیگم (حال شانتی دیوی) کا جو مقدمہ عدالت فوجداری میں کئی ماہ سے چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ عدالت نے تمام ملزمین کو چھوڑ دیا ہے اور نابالغ بچوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے اغوا کا جرم اصغری بیگم پر بھی عائد ہوتا ہے جو کہ اپنی محبت کے باعث ان کو ساتھ لانے پر مجبور تھی۔ البتہ مستغیث ان کے حصول کے لئے عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

مسجد خانم کے مقدمہ کا فیصلہ

مجرموں کو سزا

مسجد خانم کو منہدم کرنے اور توہین کرنے کا مقدمہ ایک عرصہ سے چل رہا تھا۔ مسٹر ولیس اسپیشل مجسٹریٹ نے کشن سروپ و دتو جو دہلی کے معزز دولت مند خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اس جرم کے مجرم ثابت ہوئے اور دونوں کو چھ چھ ماہ قید اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

دہلی میں قومی جلسے

مفصل پروگرام

مولوی طفیل احمد صاحب آنریری جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مطلع فرماتے ہیں "امسال آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یعنی مسلمانوں کی سب سے بڑی تعلیمی مجلس کا سالانہ اجلاس دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ سالہا سال کی مسلسل کوششوں کے بعد ہندوستان میں مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام سے اب بھی نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے جس میں اضافہ کرنا اشد ضروری ہے۔ امید کہ اس موقعہ پر برادران اسلام کثیر تعداد میں شریک ہو کر اپنی قوم کی فلاح و ترقی کی تجاویز پر غور کریں گے۔ تعلیمی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے ممبری کی فیس پانچ روپیہ اور وزیٹری کی فیس دو روپیہ ہے۔ ممبروں کو تجاویز پیش کرنے اور ان پر تقریر کرنے کا اختیار رہتا ہے اور ان کی خدمت میں جلسہ کی مکمل رپورٹ بھیجی جاتی ہے۔ وزیٹر صرف اجلاس میں شریک ہو سکیں گے۔ ممبر اور وزیٹروں سب کے قیام کا انتظام کانفرنس کیمپ میں ہوگا جو اجمیری دروازہ کے قریب عربک ہائی اسکول میں قائم کیا جائے گا۔ تنظیم اور سودیشی کانفرنس کی شرکت کے لئے جو اجلاس زنانہ میں منعقد ہوں گی کوئی فیس نہ ہوگی۔ جملہ مہمانوں کے لئے کھانے کی فیس ۸ر اور ۶ر فی وقت ہوگی۔ دہلی کے بڑے ریلوے جنکشن پر مہمانوں کے استقبال کا انتظام ہوگا۔ جن اصحاب کو کانفرنس میں تجاویز پیش کرنی ہوں وہ نیاز مند کے پتہ سے علی گڑھ ارسال فرمائیں۔ اس موقعہ پر حسب تفصیل ذیل قومی جلسے دہلی میں منعقد ہوں گے۔

تاریخ	وقت	جلسہ
۲۶ر دسمبر		تنظیم کانفرنس
۲۷ر 〃	دن میں	ایجوکیشنل کانفرنس
〃	شب میں	اُردو کانفرنس
۲۸ر 〃	دن میں	ایجوکیشنل کانفرنس
〃	شب میں	مشاعرہ اُردو کانفرنس
۲۹ر 〃	صبح	ایجوکیشنل کانفرنس
〃	سہ پہر و شب	سودیشی کانفرنس
۳۰ر و ۳۱ر 〃		مسلم لیگ

دہلی ۱۰ر دسمبر۔ شیخ محمد صدیق صاحب وکیل و سکریٹری مجلس استقبالیہ مسلم لیگ اطلاع دیتے ہیں کہ پنڈال تیار ہو رہا ہے اور اپیل کرتے ہیں کہ مجلس استقبالیہ کے لوگ ممبر بنیں۔

امر ستلا

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

میراثی قوم کی حقیقت

کرمی اڈیٹر صاحب "الجمعیۃ" السلام علیکم

میراثی قوم میں گو ابتدا سے یہ خبر چلی آرہی ہے کہ یہ قوم عربی النسل اور خاندان قریش سے ہے۔ مگر عرصہ دو سال سے میراثی قوم کے اس دعوے نے دنیا میں ایک عجیب کھلبلی مچادی ہے ہندوستانی مسلمان جو اس تفرقہ کے باعث بحر ضلالت میں مستغرق ہوگئے ہیں پیں بجبیں ہو رہے ہیں۔ وہ میراثی قوم کے اس دعوے کی زبردست مخالفت کرتے ہیں۔ انجمن قریشیان ہند امرتسر نے ایک نوٹس بذریعہ وکیل میراثی قوم کی انجمن جمعیت القریش پنجاب امرتسر کو اس امر کا دیا تھا۔ کہ یا تو قریشیت کا دعوے واپس لیلو۔ یا ثبوت دو۔ ورنہ تم پر دعوے دائر کیا جائیگا۔ ایسے طبقہ کے لئے جو تاریخ دانی سے بے بہرہ اور محروم ہیں۔ بندہ اختصاراً کچھ عرض کرتا ہے جو امید ہے کہ معترضوں کے اطمینان کے لئے مجرب نسخہ ثابت ہوگا۔

(۱) لفظ میراثی عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں میراث والا۔ یا میراث کا تقسیم کرنیوالا۔ ان ہر دو معنوں پر بندہ نہایت مختصر الفاظ میں روشنی ڈال دیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ عربی اقوام کے سوائے دوسری قوموں پر نہیں عائد ہو سکتا۔ ہندوستانی اقوام کے تمام نام ہندی سنسکرت۔ یا پنجابی وغیرہ زبانوں میں ہیں۔ اگر میراثی قوم بھی ہندوستانی ہوتی۔ تو لازمی تھا کہ اس قوم کا نام بھی ہندوستانی زبان میں ہوتا۔ اس قوم کا نام عربی زبان میں ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ قوم عربی النسل ہے۔

(۲) ہندوستان کی تمام وہ اقوام جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمان دونوں میں ملتی ہیں مثلاً جاٹ۔ دھوبی۔ کہار۔ چھوہر۔ حجام۔ ترکھان موچی وغیرہ مگر اگر آپ گہری تحقیق اور انصاف سے کام لیں گے تو آپ کو میراثی قوم تمام کی تمام مسلمان ملے گی۔ ہندو ہرگز نہیں ملیگی اگر یہ بھی ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہوتی تو لازمی طور پر ہندو میراثی ہندوستان میں موجود ہوتی۔

(۳) ہندوستانی اقوام کی تمام گوتیں۔ جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہیں۔ بدستور ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں ملتی ہیں مثلاً کھمن۔ ڈھڈے۔ سندھو۔ بھنجرا۔ ورک۔ چیمے۔ گل۔ باجوے۔ اروڑے۔ ہانڈے وغیرہ تمام اقوام ہندوؤں اور مسلمانوں میں بدستور ملتی ہے۔ مگر میراثی قوم کی کوئی گوت ہندوؤں میں نہیں ملتی۔ مثلاً بوسلہ۔ جومیر۔ غوریہ (دگوریہ) موگھٹ۔ کٹو۔ کلیڈ۔ بھیٹ۔ ونگی۔ وغیرہ گوتیں ہندوؤں میں بالکل نہیں پائی جاتیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ قوم ہندوستانی نہیں ہے۔

(۴) بعض مورخین کا خیال ہے کہ میراثی برہمنوں میں سے ہیں۔ اور بعض کا خیال ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹ ہے کہ میراثی تمام کے تمام عربی النسل نہیں جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے بلکہ ان میں سانسی بھی مخلوط ہیں۔ جو ان کے ہم پیشہ ہونے کے باعث مسلمان ہوکر ان میں مخلوط ہوگئے ہیں

خیال اپنا اپنا پسند اپنی اپنی

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مورخین برائے نام ہی مورخ ہیں اگر کوئی میراثی مورخ ہوتا تو ایسے بے بنیاد خیالات کا خاکہ ہرگز نہ کھینچتا۔ بندہ اختصاراً اس کی تردید کئے دیتا ہے۔

بموجب ثبوت نمبر ۳ اگر میراثی برہمنوں میں سے ہوتے تو لازمی تھا کہ ان کی گوتیں برہمنوں سے ملتی جلتی ہوتیں۔ مگر برہمنوں اور میراثیوں کی گوتیں بالکل مختلف ہیں۔ برہمنوں کی گوتیں مندرجہ ذیل ہیں۔ بھانگا۔ بھاردواج۔ گوڑ۔ سارست۔ بھرجاکر۔ مدن وغیرہ۔ اور ہر میراثیوں کی گوتیں مندرجہ بالا ہیں جو ثبوت نمبر ۳ میں عرض کی جاچکی ہیں۔ جو آپس میں بالکل لگا نہیں کھاتیں۔

(ب) اسی طرح سانسیوں کی گوتیں صرف دو ہیں سنگھا اور بہرٹ۔ جو بدستور زمینداروں میں دونوں گوتیں پائی جاتی ہیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو زمیندار سانسی ہیں یا سانسی زمیندار ہیں۔ مگر یہ سانسیوں کی دونوں گوتیں میراثی قوم میں بالکل نہیں پائی جاتیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ میراثی قوم میں سانسی بالکل مخلوط نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ عربی النسل ہیں۔

ہر چہار مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ میراثی قوم عربی النسل ہے۔

آپکا خادم شہزادہ آزاد سیمڑیالی۔ حال لائلپور

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء میں

امسال دہلی کے معزز مسلمانوں نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کو اپنے سالانہ اجلاس کے لئے دہلی مدعو کیا ہے اور امید ہے کہ کانفرنس کمیٹی کے ممبر شکریہ کے ساتھ اس دعوت کو قبول کریں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کانفرنس کا سالانہ اجلاس حسب معمول کرسمس کی تعطیل یعنی دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ دہلی ہر لحاظ سے اجلاس کانفرنس کے لئے مناسب موزوں مقام ہے اسکو ایک خاص تاریخی عظمت اور مرکزی اہمیت حاصل ہے اور ایسے موقع پر واقع ہے کہ قریباً ہر حصہ ملک کے مسلمان وہاں بآسانی پہونچ سکتے ہیں۔ نیز ہندوستان کا قدیم و جدید پایہ تخت ہونے کی وجہ سے اکثر مسلمانان ہندوستان کی مختلف ضرورتیں دہلی سے متعلق ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ موسم سرما میں بہت سے وجوہ سے وہاں بیرونی سیاحوں اور مختلف طبقات کے مسلمانوں کا کافی مجمع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زندہ دلان پنجاب کے بھی دہلی سے خاص تعلقات ہیں۔ ان وجوہ سے قوی امید ہے کہ برادران اسلام کا شاندار اجتماع کانفرنس کے اجلاس میں ہوگا۔ جو اخوت اسلامی کا مظہر ہوگا۔

بدقسمتی سے دہلی اور اطراف دہلی میں تعلیمی حیثیت سے مسلمان اب تک پستی کی حالت میں ہیں۔ نو مسلم اقوام بھی جو زیادہ تر دہلی کے قرب و جوار کے اضلاع و قصبات میں آباد ہیں عام طور پر اسلامی تعلیم اور جدید تعلیم سے بیگانہ ہیں اور ان کی اس کمزوری و جہالت سے فائدہ اٹھا کر ارتداد ہی کی کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہ دہلی کے چاروں طرف فتنہ ارتداد کی دبا پھیلی ہوئی ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ ان نو مسلم اقوام کے نمائندوں کو کافی تعداد میں اجلاس میں مدعو کیا جائے۔ اور مسلمانان دہلی کے مشورہ و اعانت سے ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے مناسب تدابیر سوچی جائیں۔ اسی سلسلہ میں خاص دہلی اور اطراف دہلی کے عام مسلمانوں کی تعلیم میں آسانی بہم پہونچانے کے خیال سے اینگلو عربک اسکول دہلی کو جو حال میں انٹرمیڈیٹ کالج بنا یا گیا ہے ترقی دینے اور مکمل کالج بنانے کی سعی کی جائے گی۔ ابھی تک اس کالج میں سائنس کی تعلیم کا مطلق انتظام نہیں ہے۔ جس کی شدید ضرورت ہے لیکن ان تمام توقعات میں اسی وقت کامیابی ہو سکتی ہے جب برادران اسلام کثرت سے آئندہ اجلاس میں ممبر و وزیٹر کی حیثیت سے شریک ہوکر اپنی قوم کی تعلیمی ضرورتوں پر غور کریں اور عملی حصہ لیں اور ہم کو امید ہے کہ وہ ایسا ہی کرینگے۔

محمد حبیب الرحمن خان شروانی
آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس
علیگڈھ

ضرورت

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانت دار اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا

درخواستیں بنام منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی آنی چاہئیں

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑہانے پر صرف کر سکتے ہوں تو اسی وقت سے دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ

مولوی

کے خریدار ہو جایئے۔ یہ رسالہ ۲۰×۲۲ سائز پر شائع ہوتا ہے ۴۸ صفحے ضخامت ہر مہینے ۴ صفحہ کا ایک ہی خطبہ ہوتا ہے۔ ۸ صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے ۴ صفحے تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ہے ۴ صفحے میں تاریخی قصہ ہوتا ہے اور باقی صفحات میں مذہبی علمی سیاسی اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں

ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شائع ہوتا ہے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ مولوی دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام و صوفیائے عظام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

بخشی پاکٹ جنتری سنہ ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات مع کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحدہ متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ سالانہ ششماہی

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی گھنٹہ گھر دہلی

ہندوستان بھر کے حکما اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکما اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک دائمی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دار و مدار کسقدر دوا پر انحصار ہے اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنسار ہٹہ تھوک و خوردہ بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کرکے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بہ پابندی لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

تسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ و نفیس تھان۔ یادوکان سے خرید کیجئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر نا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی ضلع دربھنگہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے مرصہ سے لاکھوں مریض اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا۔ سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر تریاق اکسیر کا کام کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۱۴۰ کولوٹولا اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے سفید داغ کی قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔

خضاب

راج وید خضاب

المشتہر راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء	نمبر ۴۳

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب عبد القدیر صاحب قادری بدایونی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضور نظام اور وائسرائے کی خط و کتابت

مولانا نے حضور نظام کا خط اور لارڈ ریڈنگ کا جواب نقل کرنے کے بعد فرمایا۔

بجائے اس کے کہ وائسرائے بہادر سرکار عالی کے تحریر فرمائے ہوئے معاملات پر نظر ڈالتے اور اس کے جواب کی طرف توجہ فرماتے ... معاملات میں بھی حق مداخلت ہے اور وراثت دکن کا مسئلہ بھی ...

اور کیا وہ سب جملہ کا یہ مطلب ہے کہ معاہدہ ہو یا نہو حکومت کا طرز عمل جو ہے وہ سب سے بڑھکر معاہدہ ہے ... تو کیا لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند مسٹر لارڈ ہارڈنگ کے ...

یاد رکھنا چاہیے کہ ہم عنقریب صفحۂ ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹنے والے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ واقعات کی روشنی میں ایسا ثابت نہیں ہوگا۔ ہمکو قومی روایات دیکھتے ہوئے یقین کرنے ...

نظام عمل

[illegible]

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا رجسٹرڈ خضاب آتا ہے — جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی مجھکو نجات — مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۱) سبیل الرشاد ... (۲) الجمال والکمال ... (۳) رحمۃ للعالمین ...

اگر بموجب اعلان ... کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل — بال اکسیر — سرمہ اکسیر چشم — عروس زندگی — اکسیر دوام

ملنے کا پتہ: خدائے طب حکیم راج نراین دہلے

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ در بھنگہ (بہار)

سفوف (رجسٹرڈ) مراد

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

طلائے نادر

اکسیر جریان

منیجر دار التجربات نسبت روڈ لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵ بمبئی ۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
یداللہ علی الجماعۃ
سہ روزہ
الجمعیۃ
دہلی
مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی
جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۴۳

آل انڈیا نظام کانفرنس
کا
خطبۂ صدارت
(از جناب عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی)
(گذشتہ سے پیوستہ)

حضور نظام اور وائسرائے کی خط و کتابت

مولانا نے حضور نظام کا خط اور لارڈ ریڈنگ کا جواب نقل کرنے کے بعد فرمایا۔

بجائے اس کے کہ وائسرائے بہادر سرکار عالی کے تحریر فرمائے ہوئے معاہدات پر نظر ڈالتے اور اس کے جواب کی طرف توجہ فرماتے ... سرکار برطانیہ کو اندرونی معاملات میں بھی حق مداخلت ہے اور ... ملک معظم کی منظوری کا محتاج ہے۔ اگر زمانہ ... اور بعید سے بعید احتمال کو پیش نظر رکھیے تو اس جواب کا اس خط سے ... تعلق ہو جاتا ہے کہ اگر سرکار نظام نے مطالبہ برار کو ترک نہ کیا تو ہمارے پاس ... ہیں۔ وائسرائے بہادر احسان جتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ریاستوں کے بیرونی خطرات سے حفاظت اور اندرونی فسا[د] ...

اور کیا وہ سب جملہ کا یہ مطلب ہے کہ معاہدہ ہوا ہو حکومت کا طرز عمل جو ہے وہ سب سے بڑھ کر معاہدہ ہے ... لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند مسٹر لارڈ ہارڈنگ ... اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں کی وفات ... نواب میر عثمان علی خاں خلد اللہ ملکہ ...

[باقی متن ناخواندہ]

نظام عمل

حضرات! سوال یہ ہے کہ وہ کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے ...

[باقی متن ناخواندہ]

... بالآخر ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے ... لیکن شکر ہے کہ ...

[باقی متن ناخواندہ]

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری
ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین بین۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست ... ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔
(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز ... قیمت بلا محصول ...
(۲) الجمال والکمال — تفسیر سورہ یوسف ... قیمت بلا محصول ...
(۳) رحمۃ للعالمین ... جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور ... ملنے کا پتہ:
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹
چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے
المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے
خضاب کامل
بال اکسیر
سرمہ اکسیر چشم
عروس زندگی
اکسیر دوا
ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام
... دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استنبولی
...
دلائل الخیرات سنہری استنبولی
...
اپنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰ بمبئی نمبر ۹

سفوف مراد (رجسٹرڈ)
نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج
...
طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)
...
قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی
اگر آپ کو لائق لڑکا یا لڑکی کی ضرورت ہے ... دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ
طلائے نادر
اکسیر جریان
... منیجر دار المجربات متصل ... لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۲ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کے چند سوالات اور الزامات

خواجہ حسن نظامی صاحب اپنی تحریر میں مسلسل کہہ رہے ہیں جو کچھ لکھنا تھا وہ لکھ چکے۔ ان غیر متعلق معاملات سے جو محض اصل معاملہ کو الجھانے اور عام مسلمانوں کو غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے کے لیے چھیڑے جا رہے ہیں [illegible] ہم کو کوئی بحث نہیں۔ کیونکہ ہم خواہ مخواہ بات کو بڑھانا نہیں چاہتے۔ اگرچہ اس دوران میں خواجہ صاحب نے مولانا محمد علی پر خیانت، بے دینی، ملت فروشی، غداری، اور دشمنی دین و ملت کے ہزار الزامات عائد کر دیے ہیں۔ ہم ان سے صرف اتنا پوچھ سکتے ہیں کہ اگر مولانا محمد علی پہلے بھی ایسے ہی تھے اور یہ جانتے ہوئے آپ ان کی دیانت، صداقت، جرأت ایمانی اور ایثار کی تعریفیں فرمایا کرتے تھے تو یقیناً آپ نے مداہنت کی اور مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔ اور اگر مولانا ۱۷ نومبر سے پہلے تک ایسے نہ تھے۔ لیکن ۱۷ نومبر کو آپ کے خلاف الزام لگاتے ہی وہ سب کچھ ہو گئے جو آپ اب بیان فرماتے ہیں تو مہربانی فرما کر ہمیں بھی تلاب ناہیت کے اس زبردست عمل کا کچھ حال بتایئے کہ ایک شخص جو ۱۷ نومبر کا آفتاب طلوع ہونے سے قبل تک دیانتدار، سچا مسلمان، دین و ملت کا بے غرض خادم اور زبردست ایمانی جرأت رکھنے والا انسان تھا وہ دفعۃً خواجہ حسن نظامی اور ایک حیرت انگیز حقیقت کا انکشاف والا مضمون لکھتے ہی کیونکر خائن، بے دین، ملت فروش، غدار، دشمن دین و ملت اور کوڑی کوڑی پر ایمان بیچنے والا ہو گیا؟ یہ آیا کوئی عذاب الٰہی آسمان پر سے نازل ہوا تھا یا فقیر کی بددعا نے اس غریب کا یہ حال کر دیا۔ یا یہ فقط اس نفسانیت کا ایک شعبدہ تھا جسے مولانا نے روی نے "خشم" مریضی سے تعبیر کیا ہے؟ یہ سوال خواجہ صاحب سے کیا جا سکتا تھا اور یقیناً وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔ مگر ہم نے واقعات کی اس بحث سے کوئی تعلق نہ رکھا۔ کیونکہ ہمارے سامنے خواجہ صاحب اور مولانا محمد علی صاحب کی ذات کا کوئی سوال ہی نہیں تھا لیکن افسوس ہے کہ خواجہ صاحب اب ہمیں اس غیر متعلق بحث میں بھی زبردستی گھسیٹ رہے ہیں انہوں نے خصوصیت کے ساتھ ہمیں مخاطب کر کے اور ہمارے ایمان کا واسطہ دیکر [illegible] سوالات کئے ہیں جن کا جواب دینا [illegible] سمجھتے ہیں۔ [illegible]

خواجہ صاحب اپنے غریبوں کے اخبار مورخہ ۸ دسمبر [illegible]

مسٹر محمد علی نے ملاپ کانفرنس دہلی میں کعبہ شریف اور قرآن مجید کی جو بے حرمتی کی تھی اور ہندوستان کے سب سے نامور ہندو مسلمان لیڈروں کے سامنے علی الاعلان جو الفاظ کہے [illegible]

اس کی نسبت مسٹر محمد علی اور ان کے حامی اخبارات الامان اور الجمعیۃ اور اخبار مدینہ و خلافت نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔ نہ اپنے اخبار میں میرے سوال کا ذکر کیا۔

آگے چلکر خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

اب میں اور یہ سوال کرتا ہوں اور بار بار سوال کرتا ہوں کہ [illegible]

[illegible]

تھا کہ فتنہ سے بچنے کے لیے مسلمانوں کو بے حرمتی قرآن کی صورت میں بھی صبر کرنے کی تلقین کریں تو اس کو محض موقع و محل کے لحاظ سے ایک بے احتیاطی کہہ سکتے ہیں ورنہ یہ خیال فی الاصل درست ہے۔ شریعت کا فتویٰ اس بارہ میں یہ ہے کہ جب کسی مسلمان کے سامنے قرآن مجید کی توہین کی جائے اور وہ جوش غیرت میں از خود رفتہ نہ ہو گیا ہو تو اسے دیکھنا چاہیئے کہ عزت قرآن کی حفاظت کے لیے جو کوشش وہ کریگا اس کے نتائج کیا ہونگے اگر وہ نتائج خود اس کی ذات تک محدود ہوں تو قرآن کی عزت پر اپنی جان مال۔ عزت سب کچھ قربان کر دینا اس کا فرض ہے لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ ایک جماعت مسلمانوں پر عام تباہی نازل کرنے اور ایک فتنہ کھڑا کرنے کے لیے اس فعل کو بہانہ بنانا چاہتی ہے تو ایسی حالت میں اسے صبر کرنا چاہیئے۔

تقریباً اسی مضمون کو جمعیۃ علمائے ہند اپنی ایک تجویز میں ادا کر چکی ہے۔ جو اجمیر کے اجلاس خصوصی میں پاس کی گئی تھی اور خواجہ صاحب کے اطمینان مزید کے لیے ہم عرض کرتے ہیں کہ اجلاس مذکور یونیٹی کانفرنس سے ڈھائی برس پہلے یعنی ۱۹۲۴ء میں منعقد ہوا تھا۔ جبکہ مولانا محمد علی کے ان الفاظ کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔

اسی پرچہ میں خواجہ صاحب نے مولانا محمد علی اور انکے ساتھ چند اسلامی اخبارات پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے پہلے سے باہم سازش کر لی تھی۔ اور یہ سمجھوتہ ہوا تھا کہ پہلے مولانا محمد علی ہاتھ چھوڑیں۔ اور اس کے بعد یکبارگی سب کے سب حملہ کر دیں۔ اس کے خواجہ صاحب نے متعدد دلائل بیان کئے ہیں جن میں سے تیسری دلیل یہ ہے کہ:-

مسٹر محمد علی کا اعلان شائع ہوتے ہی الامان۔ الجمعیۃ مدینہ۔ خلافت وغیرہ اخبارات نے ایکدم ایک ہی وقت میں باقاعدہ اور بہت سخت مخالفت شروع کر دی جس سے ثابت ہوا کہ وہ سازش میں شریک تھے اور پہلے سے طے ہو گیا تھا کہ آپ "خط والی بات" شروع کیجئے، ہم سب مختلف سمتوں سے حسن نظامی پر ٹوٹ پڑیں گے اور اسکی تبلیغ کو پاش پاش کر دیں گے۔

اس الزام کا جہاں تک دوسرے اخبارات سے تعلق ہے وہ اس کا جواب خود بہتر دے سکتے ہیں۔ مگر خود اپنے متعلق ہم صفائی کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ حاشا و کلا ہمارے اور مولانا محمد علی کے درمیان اس قسم کی سازش کا ہونا تو درکنار اسکا خیال "تک نہیں ہے" ہمیں "خط والی بات" کا علم سب سے پہلے خواجہ صاحب کے مہذب ڈاکو والے نوٹ سے ہوا جو منادی میں شائع ہوا تھا اس کے بعد ہی ہمدرد کے مضامین نے ہمیں اس کی تفصیلات سے مطلع کیا۔ اسکے علاوہ اس معاملہ کے متعلق نہ ہم سے مولانا محمد علی نے کوئی گفتگو کی نہ کسی سے اشارۃً یا کنایۃً کہلوایا اور نہ کوئی خط لکھا۔ یہ صرف خواجہ صاحب کا وہم و گمان ہے اور ان کی متخیلہ نے جو توبہ و ندامت کے سوا اپنی برأت کے لیے تمام غلط اور ناجائز ذرائع کی تلاش میں بے حد سرگرم ہو اس سازش کے تخیل کو وضع کر لیا ہے۔ وما یتبع اکثرھم الا ظنا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ان اللہ علیم بما یفعلون۔

عارف رومی نے خوب فرمایا ہے کہ

خشم و شہوت مرد را احول کند

ز استقامت روح را مبدل کند

جن باتوں کے کرنے کی خواجہ صاحب کے نیازمندوں کو کبھی وہم و گمان میں بھی ان سے امید نہ ہوتی تھی، وہ آج عالم شہود میں ہو رہی ہیں اور ایک گناہ کو لپیٹنے کے لیے وہ روزانہ بیسیوں نئے اور افسوسناک گناہ کر رہے ہیں۔ غریبوں کے اخبار میں ہر روز جھوٹ، افترا، بہتان، اور نو ایجاد اکاذیب کا ایک طومار نکل رہا ہے۔ جس کو دیکھ کر تمام پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمیوں کی رائے خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے جس اختلاف یا طوفان مخالفت کو خواجہ صاحب یہ کہکر ختم کر سکتے تھے کہ فی الحقیقت مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں مسلمانوں کو بکلف یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسی غلطی ہرگز نہیں کرونگا۔ اسے انہوں نے اتنا بڑھا دیا ہے کہ اب خود ان کے بقول انکے تبلیغی کام کی قسمت کا فیصلہ درپیش ہے اس کا نتیجہ ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جو موقع انہیں حاصل ہوا اور جو اب تک حاصل ہے اسے وہ ہاتھ سے کھو دیں گے۔

[illegible] المشاہد [illegible]

تو گر خود مرد صوفی نیستی

نقد را از نسیہ خیز دیستی

اب تک ہماری اور عام طور پر سمجھدار مسلمانوں کی یہ رائے ہے کہ اگر خواجہ صاحب غلطی کا اعتراف کر کے یقین دلائیں کہ اس قسم کی غلطیوں کا ارتکاب آئندہ نہ کریں گے تو ان کی پوزیشن بالکل صاف ہو جائے گی۔ مگر اس غلطی کے ساتھ جو جدید مفتریات اور اکاذیبات کا طومار لگتا چلا جا رہا ہے۔ اس کے ایک حد سے گذر جانے کے بعد ہمیں اندیشہ ہے کہ عام رائے ان کے متعلق بے انتہا خراب ہو جائیگی۔ اور پھر اگر حتیٰ اذا ادرکہ الغرق کی نوبت آ جانے کے بعد انہوں نے امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کہکر توبہ بھی کر لی تو شاید نقارۂ خدا پکار اٹھے کہ الئٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین۔ اور خلق خدا کہنے لگے کہ جو شخص اپنی برأت کے لیے افترا پردازی بہتان تراشی اور حیلہ جوئی میں بھی دریغ نہیں کرتا اسکے بحالت غرق قسمیں کھانے پر ہم یقین نہیں کر سکتے۔ خواجہ صاحب کے ایک مخلص نیازمند کی حیثیت سے ہم عرض کرتے ہیں کہ ایسا وقت آنے سے پہلے ہی وہ اس دوا کی طرف رجوع کریں جو ان کے مرض کی صحیح اور واحد دوا ہے۔ ورنہ مرض لاعلاج ہو جائیگا۔ (س)

وقت سرکار نگہ دار کہ نافع بود

نوش دارو کہ پس از مرگ بہ بیمار دہند

خواجہ حسن نظامی اور مولانا احمد سعید صاحب

خواجہ صاحب اپنے مضمون "حلیف اور حریف" مندرجہ غریبوں کے اخبار مورخہ ۱۱ دسمبر میں تحریر فرماتے ہیں:-

لیکن مجھ سے مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اور مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء نے بیان کیا کہ الجمعیۃ اخبار کی مخالفت ان کے علم اور ان کی اجازت سے نہیں ہے۔ بلکہ ابو الاعلیٰ صاحب ایڈیٹر اخبار نے اپنی ذاتی رائے سے مخالفت شروع کی ہے۔

پھر آگے چلکر لکھتے ہیں:-

مولانا احمد سعید صاحب نے میرے سامنے ایک فقرہ لکھکر دکھایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ یہ فقرہ اخبار الجمعیۃ میں چھپ جائیگا۔ کہ "الجمعیۃ میں جو کچھ حسن نظامی کے خلاف شائع ہوا وہ ایڈیٹر صاحب کی ذاتی رائے ہے جمعیۃ علماء کے ممبرون کو اس سے تعلق نہیں ہے"۔ اور مولانا احمد سعید نے یہ بھی کہا تھا کہ آئندہ ایڈیٹر صاحب کو مخالفت سے روک دیا جائیگا۔ مگر مولانا نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا نہ وہ لکھا ہوا فقرہ شائع کیا اور نہ الجمعیۃ کے ایڈیٹر صاحب مخالفت سے باز رہے۔

آپ کے اس بیان کی صحت اور عدم صحت سے میں قطع نظر کرتے ہوئے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مولانا احمد سعید صاحب نے آپ کا تحکمانہ پیام جو آپ نے مولانا کے مکان پر جا کر ان کو دیا تھا مجھ تک پہنچا دیا تھا۔ مگر وہ پیام ایسے وقت پہنچا تھا کہ میں اپنے شائع شدہ مضمون میں آپ کے جواب پر تنقید لکھنے کا اخبار میں تحریری وعدہ کر چکا تھا میرے لیے ناممکن تھا کہ میں مولانا کے مرسلہ پیام کے موافق اس سلسلہ کو ادھورا چھوڑ دیتا۔ رہا یہ نوٹ کہ الجمعیۃ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی رائے ہے۔ ممبران جمعیۃ کو اس سے تعلق نہیں ہے۔ اول تو خواجہ صاحب جیسے اخباری تجربہ رکھنے والے شخص کی طرف سے اس قسم کا مطالبہ کرنا ہی حیرت انگیز ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ جمعیۃ علماء کے ۲۶۴ ممبر ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ایڈیٹر ہر مضمون میں ارکان سے استصواب کر کے لکھا کرے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ ۲۶۴ ممبر ایڈیٹر کی رائے سے جو اخبار میں شائع ہو اتفاق کریں۔ خواجہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اخبار الجمعیۃ کی تمام تر صحافتی ذمہ داری ایڈیٹر پر ہے۔ ارکان و عہدہ داران جمعیۃ صرف اسقدر پابندی عائد کر سکتے ہیں کہ ایڈیٹر اخبار میں کوئی ایسی بات نہ لکھے جو جمعیۃ علماء کے اصول اور مسلمہ پالیسی کے خلاف ہو۔ باقی تمام واقعات اور اپنی رائے زنی کرنے میں ایڈیٹر بالکل آزاد ہے۔

چونکہ واقعہ یہی تھا کہ میں نے خواجہ صاحب کی جاسوسی کے واقعہ پر بغیر اطلاع عہدہ داران جمعیۃ قلم اٹھایا تھا اور صحافتی آئین کی رو سے اس کی ذمہ داری کلیۃً میری ذات تک محدود رہتا بھی روز روشن کی طرح عیاں تھا تاہم اس نوٹ کے شائع کر دینے میں بھی مضائقہ نہ تھا مگر میں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب نے از راہ جلد بازی ۱۱ دسمبر کے غریبوں کے اخبار میں خود ہی اسکو شائع کر دیا۔ اس لیے اب ضرورت نہ رہی کہ میں اس فقرہ کو شائع کروں۔

آخر میں میں خواجہ صاحب کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر خود مولانا احمد سعید صاحب سے بھی (خدانخواستہ) یہ حرکت (جاسوسی) سرزد ہوئی ہوتی اور ان کی طرف سے ایسا پوچ اور پھر بیان شائع ہوتا جیسا آپ نے شائع کیا ہے۔ تو مولانا کے خلاف بھی اسی شان کے ساتھ اخبار الجمعیۃ میں تنقید کی جاتی۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب ایڈیٹر کو اس کی خدمات سے سبکدوش تو کر سکتے ہیں لیکن حق کی آواز کو دبانا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ اور میں تو اس قسم کے خطرہ کا بھی ان بزرگوں کے دل میں پیدا ہونے کو باور نہیں کر سکتا۔

ابو الاعلیٰ

بقیہ صفحہ اول

نے اپنے تام لکھائے۔ یوں ہی رئیس الاحرار مسٹر محمد علی صاحب اور فضلائے ملت سید حبیب شاہ صاحب نے بھی اس کی پاس گزاری اپنا فرض سمجھا۔ انہیں ایام میں جب بزم صوفیہ کا ایک غیر معمولی جلسہ حضرت سید شاہ نثار احمد صاحب قبلہ متولی اجمیر شریف کی فرودگاہ پر حضرت موصوف کی صدارت میں منعقد ہوا تو حسب تحریک حضرت مولانا عبد الوالی صاحب یہی ریزولیوشن پیش ہوا جس کی تائید فقیر نے اور تائید مزید حضرت شاہ سلیمان صاحب نے فرمائی۔

بالجملہ اس امر کے یقین کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں کہ خواہ انتہا پسند طبقہ ہو یا سرکاری اعزاز یافتہ حضرات کا گروہ مذہبی حضرات ہوں یا سیاسی سب حضور پرنور شہریار دکن کا کمال احترام اپنے دل میں رکھتے ہیں اور ریاست . . . . . کی ہر خدمت کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ نظر بر آن کم از کم اس بات کا تو قطعی یقین ہے کہ ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں میں معدودے چند بھی ایسے نہ نکلیں گے جو اس تحریک میں ہمارے شریک کار نہ ہوں۔ اور ہم یقیناً اتفاق و اتحاد سے ایک اسلامی ملک کی ویسی ہی خدمت کر سکیں گے۔ جس کی وہ مستحق ہے۔

البتہ تقسیم کار کے اصول پر اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے متفرق طریقہ کار اختیار کرنا ہوں گے۔ اور ہر جماعت کو وہ طریقہ سپرد کیا جائیگا جس کی وہ اہل ہو۔ مثلاً انتہا پسند طبقہ جس نے ملک و قوم کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں وہ اپنے حوصلہ کے مطابق ایک زبردست احتجاجی پروگرام بنائے میں نہیں کہتا کہ اس جماعت کے پیش نظر اکابیوں کا پروگرام اور ان کی سرفروشانہ جد و جہد ہونا چاہیئے لیکن اس ناکامی سے مایوس ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے جو سکھوں کو ہوئی یہ بات یقینی ہے کہ سکھوں کی محدود جماعت کو جو چند لاکھ ہے جسقدر جزوی کامیابی ہوئی ہے اس کے مقابل مسلم گروہ کو جن کی تعداد چند کروڑ ہے جو کامیابی ہوگی وہ تخمیناً ایک سو گنا زیادہ ہوگی۔ لیکن میری ذاتی رائے ہے کہ اگر ایسا کوئی پروگرام بنایا جائے تو اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے مستعد تو رہنا چاہیئے۔ مگر اس پر کامزن ہونے میں عجلت نہیں چاہیئے ہمکو یہ اندیشہ نہیں ہے کہ اگر خدانخواستہ ناکامی ہوئی تو ہمکو ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا۔ بلکہ ہمکو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ آسان سے آسان طریقہ پہلے عمل میں لائیں جو ریاست کے لیے انفع ہو۔

یہ تو ظاہر ہے کہ انتہا پسند طبقہ ایجی ٹیشن کے نتائج سے کبھی نہیں ڈرتا مگر ایجی ٹیشن خود ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ جو کسی انسان کا مقصد ہو سکے۔ جنگ کے سوا جب چارہ ہی نہ ہو تو زبردست سے زبردست دشمن سے لڑنا ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تک صلح کا امکان ہو تو کمزور سے کمزور مخالف کو بھی دعوت جنگ دینا سخت جرم ہے۔ ماسوا اس کے انتہا پسندوں کے علاوہ ملک میں اور بھی دو گروہ ہیں۔ ایک معتدل۔ ایک سرکاری اعزاز یافتہ۔ اگر انتہا پسند طبقہ عجلت کے ساتھ سرگرم عمل ہو گیا تو شاید ان دونوں جماعتوں کو کام کرنے کے لیے موقع نہ رہیگا۔ اور ضرورت اس وقت اس کی ہے کہ ہر جماعت مصروف کار ہو سکے۔ اور اپنے اصول کے ماتحت جد و جہد میں حصہ لے سکے۔ ہم کو اس وقت گذشتہ نان کوآپریشن کی طرح ملک میں کوئی خاص پارٹی پیدا کرنا نہیں ہے۔ اور نہ ہندوستان کو سابق کی طرح کوآپریٹر و نان کوآپریٹر کی تفریق میں مبتلا کرنا ہے۔ بلکہ جس مقصد میں سب ہمدردی رکھتے ہیں تو سب کو حق عمل ہے۔

معتدل جماعت کا یہ کام ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ کونسلوں میں سوال اٹھا کر پہلے اس مراسلت کو میز پر رکھوائے جو سرکار عالی اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ہو رہی ہے اور پھر ریزولیوشن کے ذریعہ اس کے نامواجبی ہونے کو ثابت کرے۔ اور کونسل کے ذریعہ وائسرائے کو مجبور کرے کہ وہ اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کریں۔

سرکاری اعزاز یافتہ حضرات کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ایک زبردست وفد وائسرائے بہادر کی خدمت میں لیجائیں اور اپنے طریقہ کے مطابق داد خواہی کریں۔ اگر گورنمنٹ آف انڈیا میں کچھ شنوائی نہ ہو تو ایک ڈیپوٹیشن انگلستان جائے اگرچہ اس میں طوالت ہے مگر کیا کیجئے کہ مسئلہ کی اہمیت ہر مشکل کام کو اختیار کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔

یہ پیشین گوئی کرنا تو بہت ہی دشوار ہے اور میرے لیے تو ناممکن ہے کہ آیا ان وفود سے اور کونسلوں کے احتجاج سے مقصد براری ہو جائے گی یا نہیں۔ لیکن کسی ایسے سوال کے اٹھانے کی اسوقت ضرورت نہیں جس میں تفریق جماعت کا اندیشہ ہو۔ بالفرض اگر کامیابی ہو جائے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر خدانخواستہ ناکامی ہو تو ہمیں امید کرنے کی کافی وجہ ہے کہ سرکاری طبقہ اور معتدل جماعت کم از کم اس مقصد میں انتہا پسندوں کے دل سے شریک رہے گی۔ اور گویا ہندوستان میں حقیقی طور سے ایک پارٹی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسا ہو گیا تو نہ صرف یہ کہ احرار کو اس مخصوص معاملہ میں کامیابی یقینی ہے۔ بلکہ آئندہ بھی ہر مقصد میں مسلمان کامیابی کے بہت ہی قریب ہو جائیں گے۔

یہ ایک بہت ہی طویل اسکیم ہے جو نہایت مختصر طور پر آپ حضرات کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ نیز اس موضوع پر مزید بحث و مباحثہ ریزولیوشنوں کے سلسلہ میں آئے گا اور مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس ضرور کسی نتیجہ تک پہونچیں گی جس میں بہتر بہتر دماغ موجود ہیں۔

ایک نہایت ہی اہم بات جو اس تقریر میں شروع سے میرے خیال میں تھی۔ اب آخر میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ ایک مخلصانہ گذارش ہے۔ جسکا مخاطب ہر طبقہ اور ہر جماعت ہے۔ یعنی خواہ ہم وفد لیجاتے ہوں یا کونسلوں میں سرگرم مباحث ہوں۔ یا کسی اور زبردست پروگرام کی تیاریوں میں مشغول ہوں ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارے کسی فعل سے ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ سرکار عالی کو مزید پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑے۔ اور جملہ جو حضرات کہ موقعہ لیجائے۔ ہمکو سرکاری نیازمندی میں اور سرکاری مقابلہ میں ہر وقت اس نازک پہلو کا خیال ہے اور اپنے اپنے اصول سے زیادہ خدمت ریاست کے خیال کو مقدم رکھنا چاہیئے۔

آخر میں میں پھر آپ حضرات کے سامنے اپنی کم مائیگی کی معذرت کرتے ہوئے۔ اور انعقاد کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس تحریر کو ختم کرتا ہوں۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

فقیر محمد عبد القدیر القادری غفرلہ

خواجہ حسن نظامی صاحب کی خدمت میں

اڈیٹر الجمعیۃ کا خط

(خواجہ حسن نظامی صاحب اوران کے بیان پر الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعتوں میں جو کچھ لکھا گیا تھا اس پر خواجہ صاحب نے غریبوں کے اخبار میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

"ابوالاعلیٰ صاحب

ایک نو عمر صاحبزادے ہیں۔ مودودی خاندان میں ہونے کے سبب میرے لئے واجب التعظیم ہیں۔ میں ان کو اور ان کے بڑے بھائی مولوی ابوالخیر صاحب کو سالہا سال سے جانتا ہوں اور اپنے حقیقی عزیزوں کی طرح سمجھتا ہوں اور اگر میں یہ کہوں کہ میں ان کے اور ان کے بڑے بھائی کے بہت کام آیا ہوں۔ اور انکے بھائی کی ڈاتی سو روپے ماہوار کی نوکری حیدرآباد میں میری ہی کوششوں سے ہوئی ہے تو یہ ایک بہت بچھوری بات ہوگی۔ لیکن اس جھگڑے کی تاریخ آئندہ نسلوں کی معلومات کو پیاسا رکھے گی۔ اگر میں یہ جزئیات کی تفصیل قلمبند نہ کردوں۔ خاصکر میری اولاد ناواقف رہیگی اگر میں اپنی زندگی کے عجیب و غریب تجربے اس کے لئے نہ لکھ جاؤں کہ ابوالاعلیٰ صاحب جو آج کل اخبار ...

[illegible]

برقیات

عالم اسلامی

صدر جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں

سلطان ابن سعود کا جواب

جناب ابراہیم الفضل حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اعلیحضرت ملک الحجاز نے مولانا کے بحری تار کا حسب ذیل جواب دیا ہے:۔

"آپ کے پیغام برقی مورخہ ۸ دسمبر متعلقہ حرم نبوی۔ گنبد خضرا اور روضہ مبارک کے جواب میں ہم جواب دیتے ہیں کہ خدانخواستہ اس قسم کے ارادہ کا نہ کوئی اظہار کیا گیا ہے اور نہ آئندہ کبھی کیا جائیگا۔ اور کسی قسم کی تبدیلی کا خیال بھی نہیں ہے۔ اور کوئی شخص گزند پہنچانے کے ارادہ سے اس کے پاس پھٹک نہیں سکتا۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم اپنے مال اور اپنی جان سے اس کی محافظت کریں گے لوگ بالکل مطمئن رہیں۔ اس کے خلاف تمام اطلاعات حقیقت سے بعید اور ناقابل یقین ہیں۔ ایسے کوتاہ بیں اور نامعقول اشخاص کی باتوں پر یقین نہ کیجئے جو مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سب ناقابل اعتنا خیالات اپنے بداخلاق مالکوں ہی پر پلٹ جائیں گے۔ مہربانی سے ان امور کو پیش نظر رکھیے"۔

"الفضل"

روضہ نبوی کے متعلق حجاز سے تردیدی پیغامات

مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا تار

مولانا محمد کفایت اللہ۔ دہلی

مولانا خلیل احمد ناظر مظاہر العلوم سہارنپور، احمد علی خاں سکرٹری خلافت کمیٹی بیارکپور، مولانا محمد جلیل، اور دوسرے مسلمان مدینہ سے تار دیتے ہیں کہ:۔

"ہندوستان سے جو استفسارات یہ دریافت کرنے کیلئے آ رہے ہیں کہ آیا حکومت حجاز نے حرم نبوی یا قبہ خضرا، یا روضہ میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کا فیصلہ یا ارادہ کیا ہے، اور یہ کہ آیا اس مطلب کا کوئی اعلان شائع کیا گیا ہے، اس کے متعلق ہم لوگ جو اسوقت مدینہ میں ہیں اور حکومت حجاز کی تمام کارروائیوں کو غور سے دیکھ رہے ہیں، ایمانداری کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا متبرک مقامات بدستور محفوظ ہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی کیونکہ حکومت حجاز ہرگز ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور وہ ان مقامات کی سختی کے ساتھ حفاظت کر رہی ہے۔ مہربانی فرما کر آپ ہمارے تمام مسلمان بھائیوں سے کہہ دیجئے کہ انہیں ان مقامات متبرکہ کے لئے جو بالکل محفوظ ہیں کسی قسم کے اضطراب کی ضرورت نہیں ہے"۔

ابراہیم عبداللہ الفضل۔ ایجنٹ ملک حجاز

شیخ عبداللہ بن بلیہد کا تار

مولانا محمد کفایت اللہ صدر علماء الہند بلیماران۔ دہلی

شیخ عبداللہ ابن بلیہد قاضی القضاۃ حجاز و نجد مدینہ سے تار دیتے ہیں کہ:۔

"چند ہندوستانی مسلمانوں اور ہندوستانی انجمنوں نے حکومت حجاز کو تار دیکر دریافت کیا ہے کہ آیا مسجد نبوی یا گنبد خضرا، اور روضہ میں کوئی ترمیم کی گئی ہے یا اس کا ارادہ ہے؟ ہم کو ان استفسارات پر بہت حیرت ہوئی کیونکہ عبدالعزیز ملک الحجاز ہمیشہ اعلان کرتے رہے ہیں کہ وہ ان محترم ترین مقامات کے ساتھ کچھ نہ کرینگے، اور نہ کہ گنبد خضرا کے ساتھ ہرگز وہ سلوک نہیں کیا جائے گا جو دوسرے قبوں کے ساتھ کیا گیا۔ یقین رکھیے کہ حکومت حجاز نے کسی ایسے فعل کا نہ ارتکاب کیا، نہ کرتی ہے اور نہ آئندہ کبھی کرنے کا خیال کریگی جو رسول اللہ کی مسجد یا قبر یا روضہ کی بے حرمتی کرنے یا ضرر پہنچانے والا ہو۔ ان کی حفاظت کے لئے تو ہم نہیا یا بند ہیں۔ مطمئن رہیئے اسقدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب لوگوں کو جو ایسے اوچھے اور بے سروپا خیالات کی دوسروں میں اشاعت کر رہے ہیں، یہ اطلاع دیجئے کہ جب تک ہم خدا سے قدیر سے ڈرتے ہیں ہم سے اس قسم کے کسی فعل کی توقع نہیں کی جا سکتی"۔

ابراہیم عبداللہ الفضل۔ ایجنٹ ملک حجاز

افغانستان میں جبریہ تعلیم

ہمعصر ملاپ نیر کا نامہ نگار خصوصی ۱۳ دسمبر کو اطلاع دیتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر امان اللہ خان غازی بادشاہ افغانستان غیر متوقع طور پر ۲ نومبر کو قندہار سے کابل واپس تشریف لائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضور بہت جلد جلال آباد تشریف لیجانے والے ہیں۔

جسقدر شاہ غازی تعلیمات میں دلچسپی لیتے ہیں وہ سب کو معلوم ہے، لیکن اس شعبہ میں جو مساعی جمیلہ ہز میجسٹی کر رہے ہیں ان سے رعایائے افغانستان خوش نہیں ہیں۔

کابل کے بازاروں اور گلی کوچوں میں حال میں نوٹس چسپاں کئے گئے ہیں جنمیں عوام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۶ سال سے زائد عمر کے لڑکوں کو مدرسہ میں پڑھنے بھیجیں۔

سرکاری ملازموں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو مدرسہ نسواں میں بھیجیں۔ بصورت عدم تعمیل اُن پر جرمانہ ہوگا یا وہ ملازمت سے برطرف کر دئے جائیں گے۔

ہندوستان

عام انتخابات میں قوم پروری اور فرقہ بندی کی جنگ

پنڈت موتی لال نہرو کا مفصل بیان

الہ آباد ۱۰ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے پنڈت موتی لال نہرو سے ملاقات کی اور عام انتخابات میں سوراجیوں کی کامیابی ناکامی اور سوراج پارٹی کے آئندہ نظام عمل کے متعلق سوالات کئے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ:۔

"صوبہ متحدہ میں سوراجیوں کو واقعی شکست ہوئی ہے۔ اس شکست کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ سوراجی تھے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ احرار اور قوم پرور تھے مختلف جماعتوں کے سیاسی پروگرام کو انتخاب سے کچھ تعلق نہ تھا۔ حقیقتاً یہ جنگ دو طاقتوں کے درمیان تھی ایک طرف قوم پروری کی طاقت تھی اور دوسری طرف ادنیٰ درجہ کی فرقہ بندی کی طاقت تھی جس کی اعانت کے لئے ناجائز کارروائیاں خوف و دہشت کے مظاہرے اور دروغ بافیاں موجود تھیں۔

مخالفین کانگریس کا جھوٹا پروپیگنڈا

"مذہب خطرہ میں ہے" یہ مخالفین کانگریس کا نعرہ تھا۔ مجھ کو کھلم کھلا کہا جاتا تھا کہ میں ہندوؤں کا اور ان کے مذہب کا دشمن ہوں گائے کا گوشت کھاتا ہوں۔ گو ہتیا کراتا ہوں مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی مخالفت کا حامی ہوں اور صرف میں نے الہ آباد میں رام لیلا کا جلوس رکوا دیا۔ میں ان لغو بیانیوں کی تردید عام جلسوں میں کر سکتا تھا لیکن یہ شر انگیز افواہیں دور دراز مواضع میں بھی پہنچا دی گئیں تھیں جہاں میری رسائی نہ ہوسکتی تھی آراستہ بنگلوں اور کوٹھیوں میں قیام اور یورپین طرز کی اعلیٰ اور لذیذ غذائیں جھوٹے پروپیگنڈے کو بیچ کرنے کے لئے حاصل کی جاتی تھیں۔ انتخابات کے سلسلہ میں جماعتوں کے لوگ جو تقریریں کرتے تھے ان میں دروغ بافیاں کی جاتی تھیں اور غلط فہمیاں پھیلانے کی اب بھی کوئی حد اور انتہا نہیں معلوم ہوتی۔ رائیں حاصل کرنے کے لئے صرف دولت تھی۔ بنارس اور گورکھپور کے حلقہ سے تو صرف روپیہ سے رائیں خریدی گئیں۔ اور سونے کے بوجھ سے کانگریسی امیدواروں کو کچل ڈالا۔ سوراجیوں کے مخالف اخبارات شور مچاتے رہے کہ کانگریس نے اپنے خزانہ کا منہ کھول دیا ہے اور غیر سوراجی امیدوار پنڈت مالویہ اور لالہ لاجپت رائے کے پروپیگنڈا کی قابلیت کی وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس سے بڑھکر شاید ہی کبھی جھوٹ بولا گیا ہو۔

کانگریسی اور غیر کانگریسی امیدواروں کے مصارف

اس بات سے بچہ بچہ واقف ہے کہ کانگریس نے تمام ملک کے انتخابات کے مصارف کے لئے پچیس ہزار روپیہ منظور کئے تھے ... سوراج پارٹی کے سرمایہ میں سے روپیہ خرچ ... کے متعلق ہر مصارف کی ایک ایک پائی بتا دی ہے اور میں ان مصارف کے متعلق اپنی معلومات کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ سوراج پارٹی نے جو کل رقم تمام ملک کے انتخابات میں صرف کی ہے وہ اس رقم سے کم ...

[illegible]

... اجلاس منعقدہ کانپور کی منظور کردہ تجویز کے مطابق عمل پیرا ہیں اور اس میں اگر کانگریس نے کوئی ترمیم کی تو ہم اس پر عمل کریں گے بہرحال ہم صرف کانگریس کے احکام پر عمل کرتے رہینگے"۔

دارالعوام میں حضور نظام کا ذکر

تحقیقاتی کمیشن کی کوئی ضرورت نہ تھی

لندن ۱۳ دسمبر۔ مسٹر جارج لینزبری کے ایک سوال کے جواب میں سر سیموئل ہور نے بتایا کہ حکومت حیدرآباد کے انتظامات میں بعض یوروپینوں کو مقرر کرنے کی تجویز سے پہلے حکومت ہند کی طرف سے کسی تحقیقاتی کمیشن کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی تھی۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کی انتظامی تبدیلی سے پہلے اس قسم کے کسی کمیشن کی کیوں ضرورت ہے۔

ہندوستان کے انتخابات اور لندن

رائل کمیشن کے تقرر کی امید

کلکتہ ۱۳ دسمبر۔ انگلشمین کا سیاسی نامہ نگار ۱۱ دسمبر کو تار بھیجتا ہے کہ ویسٹ منسٹر کے سیاسی حلقوں میں ہندوستان کے انتخابات کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگرچہ بنگال میں انتہا پسندوں کا زور نہیں ٹوٹا تاہم سوراجیہ تحریک کو زبردست ہزیمت کا سامنا ہوا۔

ٹالسرا س کا یہ اندازہ ہو گا کہ ۱۹۲۹ء سے بہت پہلے رائل کمیشن آجائے گا۔ کیونکہ لارڈ برکن ہیڈ [illegible] کہہ چکے ہیں کہ اگر باہمی تعاون کا بر سر دست مظاہرہ ہوا تو حکومت کے [illegible] لکھے ہیں۔ چنانچہ انتخابات کونسل کا مظاہرہ خیال کیا جاتا ہے۔ تاہم رائل کمیشن کے تقرر کا انحصار زیادہ تر [illegible] کی خفیہ اطلاعات پر ہے جو وہ یہاں سے بھیجیں گے۔

جنوبی افریقہ میں وفد ہند کا خیر مقدم

لارنسو مارکیس ۱۴ر دسمبر ہندوستانی وفد یہاں وارد ہو گیا جس سے حکومت کے وزیر داخلہ نے ملاقات کی۔ جو یورپ سے سفر کر کے آئے تھے علاوہ ازیں برطانوی قنصل جنرل اور جنوبی افریقہ کے وکیل تجارت نے بھی خیر مقدم کیا۔ مقامی ہندوستانیوں نے وفد کی خدمت میں خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا اور اسکو اطمینان دلایا کہ پرتگیزی حکومت کے ماتحت جس قدر ہندوستانی رہتے ہیں انکو بلالحاظ قومیت ذات رنگ یا مذہب مساوی حقوق حاصل ہیں خدا کرے ایسے ہی حقوق اُن کے بھائیوں کو سلطنت انگلشیہ میں حاصل ہو جائیں۔ مسٹر سی۔ آر۔ نائیڈو نے ایک نقشہ اُن قوانین کا پیش کیا۔ جو جنوبی افریقہ کی حکومت نے ہندوستانیوں کے خلاف وضع کئے ہیں۔

سر محمد حبیب اللہ سے نمایندہ رپوٹر نے ملاقات کی آپ نے فرمایا کہ اگرچہ کانفرنس کا اولین مقصد تو یہ ہے کہ ہندیان جنوبی افریقہ کی پوزیشن کی نسبت گفتگو کی جائے لیکن ممکن ہے کہ دیگر مسائل مثلاً تجارتی وغیرہ کا بھی بخوبی تصفیہ ہو جائے ہم لوگ کھلے دل سے آئے ہیں اور گفت و شنید کی حالت اس بنیاد پر مبنی ہے جو کانفرنس سے پیشتر قائم کی جائے گی، اب چونکہ جنوبی افریقہ کا غیر سرکاری وفد ہندوستان کا دورہ کر آیا ہے اس لئے امید ہے کہ انہوں نے ہندوستانی مطمح نظر کو بخوبی سمجھ لیا ہوگا اور اب دونوں قوموں کے خیالات کسی قدر معدہ ہیں ہم لوگ صاف دل ہو کر گفتگو کرتے ہیں، گفت و شنید کا خاتمہ ۱۶ر جنوری سے پہلے نہ ہوسکیگا اور یہ بھی ابھی تصفیہ نہیں ہوا کہ ہمارا وفد نیٹال بھی جائے گا یا نہیں۔

ہندو مہاسبھا کا خاص اجلاس

دہلی ۱۴ر دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کا خاص اجلاس بزمانہ تعطیل کرسمس گوہاٹی میں منعقد ہوگا، اس اجلاس میں صرف پروپیگنڈا اور تنظیم پر غور کیا جائے گا۔

۳۱ر دسمبر کو یاد رکھو
ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب وملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچادی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام ہمدردان اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام ومشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں، وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار بنا سکتے ہوں بنایئے۔

مجھے آپ کے جذبۂ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ر دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

دار الحکومت

خواجہ حسن نظامی اور مولانا ظفر علی خاں کا معاملہ
باہمی سمجھوتے کے نتائج

خواجہ حسن نظامی صاحب اور مولانا ظفر علی خاں کے درمیان جو مباہلہ یا معاملہ دہلی میں ہوا تھا اس کے مفید نتائج ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۱۵ دسمبر کے زمیندار میں مولانا محمد علی کے موعودہ اسماء الرجال کی پہلی قسط کے عنوان سے مولانا ظفر علی خاں نے خود اپنے نام سے ایک سلسلہ مقالات شروع کیا ہے جس میں وہ خواجہ حسن نظامی اور مولانا محمد علی کے معاملہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت مولانا جب اپنی بہرو ہیلہ فطرت کی تمام ان فونوں کو جو آپ ہی کا حصہ ہیں بجھ خرہ بیعقدر کے انتہا بر صرف فرما رہے تھے تو یکایک ان کے قدموں کے پیچھے ہی ایک ازغیبی دھماکا ہوا جس نے آپ کی توجہ دوسری طرف منتقل کر دی اور آپ اپنے نئے حریف حسن نظامی سے دست وگریباں ہو گئے۔ اور دونوں میں ایسی خوفناک جنگ ٹھنی کہ تھوڑی دیر کے لیے سارا ہندوستان اس کی جھنکار سے گونج اٹھا۔ ہمدرد کے کالموں میں جواب صرف بازاری گالیوں۔ سفیہانہ پھبتیوں اور لنگڑے عذروں کے لا متناہی پھیلاؤ کے لیے وقف ہیں۔ حضرت مولانا نے پچھلے دنوں یہ دھمکی دی تھی کہ آپ کے پیش نظر ایک نئے اسماء الرجال کی تصنیف ہے جس میں تمام بنام تمام عالموں اور لیڈروں کے اعمال کا جائزہ لیا جائیگا اور ان سب کی قلعی کھولی جائے گی۔

اس اتحاد کے جن خوشگوار نتائج کی توقع کی جا رہی تھی اس کی پیشین گوئیاں کی جا رہی ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

علاج المثل بالمثل
دہلی سے "درہ عمر" کا اجراء

۱۴ر دسمبر کو ایک جدید اخبار "درہ عمر" کے نام سے نکلا ہے جو ہر حیثیت سے عربیوں کے اخبار کا جواب ہے اگر خواجہ حسن نظامی صاحب کا جھوٹا پروپیگنڈا اسی طرح جاری رہا تو اندیشہ ہے کہ کہیں دہلی سے اسی قسم کے اور دوسرے اخبارات نکلنے شروع ہو جائیں۔ کیونکہ دہلی کی پبلک خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کی تہمت تراشیوں اور کذب وافتراء سے تنگ آگئی ہے اور اس صورت حال میں صبر وضبط کی تلقین بھی کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ (نامہ نگار خصوصی)

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس
سکرٹری مجلس استقبالیہ کی اطلاع

شیخ محمد صدیق بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈوکیٹ مطلع فرماتے ہیں:۔

یہ امر اب قطعی طور پہلے پا چکا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۳۰ و ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ ممکن کوشش اس امر کی جا رہی ہے کہ یہ اجلاس نہایت ہی شاندار اور کامیاب ہو۔ باوجود کئی وجوہات ہیں کہ ہندوستان کے اس اہم کے ہر گوشے سے [illegible]

نمایندگان بہت بڑی تعداد میں شرکت کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ ایک شاندار پنڈال کا انتظام شہر دہلی کے مشہور تجارت پسند بزرگ مولانا عبداللہ صاحب کے زیر اہتمام عربک کالج کے میدان میں کیا جا رہا ہے۔ پنڈال کے قریب کچھ دکانیں بھی تیار کی جائیں گی۔ جن اصحاب کو دکانوں کی اپنے مال کی نمائش اور فروخت کے لیے ضرورت ہو وہ راقم الحروف سے بہت جلد خط وکتابت کریں۔ ڈیلیگیٹ صاحبان کی رہائش کا انتظام کمیٹی استقبالیہ اپنے خرچ سے کرے گی۔

اہل دہلی سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کمیٹی استقبالیہ کے بکثرت ممبر بنیں گے۔ اور ہر ممکن طریقے سے اس تاریخی انجمن کے اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے اسوقت تک شہر دہلی کے معزز پنجابی جماعت کے مشہور تاجران وغیرہ دیگر معززین وہمدردان قوم ایک معقول تعداد میں کمیٹی استقبالیہ کے ممبر بن چکے ہیں۔ باقیماندہ اکابرین قوم سے امید ہے کہ وہ بھی بہت جلد کمیٹی مذکور کے ممبران کی فہرست میں اپنا اسم گرامی درج فرمائیں گے۔

والنٹیر برائے اجلاس قومی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ومسلم لیگ کے اجلاس ۲۵ر دسمبر ۱۹۲۶ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء تک عربک کالج کے میدان میں ہوں گے۔ جو طالب اصحاب دونوں اجلاسوں میں کسی ایک اجلاس کے لیے اپنی خدمت پیش کرنا چاہیں تو وہ فوراً اپنا نام معہ مفصل پتہ دفتر محمد امین الدین وکیل فتحپوری دہلی میں روانہ کر دیں۔

تین مہاجنوں کا قبول اسلام

محمد عبدالحفیظ صاحب مفتی مدرسہ نعمانیہ دہلی اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

حضرت مولوی عبدالمجید صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی کے ہاتھ پر مندرجہ ذیل اصحاب نے بتاریخ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو دین اسلام قبول کیا خدا نے تعالےٰ استقامت مرحمت کرے

۱۔ عبدالرحمٰن سابق نانک چند ولد ہری رام ساکن ریاست جیند قوم مہاجن عمر ۳۰ سال۔

۲۔ عبدالعزیز سابق دریا سنگھ ولد رام سنگھ ساکن ریاست جیند قوم ٹھاکر عمر ۲۰ سال

۳۔ نور محمد سابق پیارے لال ولد پنال ساکن اجمیر قوم مہاجن عمر ۵۴ سال

قرول باغ میں سنسنی خیز ڈاکہ

دہلی ۱۵ر دسمبر۔ پیر کی رات کو قرول باغ میں ایک بنئے کے یہاں ڈاکہ پڑا جس کا تمام روپیہ اور زیور وغیرہ لوٹ لیا گیا۔ واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ رات کے وقت جبکہ بنیا کہیں گیا ہوا تھا ڈاکو دکان کا دروازہ توڑکر اندر داخل ہو گئے، اور اس کی بیوی کو جان کا خوف دلاکر خاموش کر دیا۔ جب ڈاکو تقریباً دو ہزار روپیہ کا زیور اور نقد لے گئے تو وہ عورت چلائی مگر کوئی مدد نہیں پہنچ سکی ڈاکو لاپتہ ہیں۔

ضلع کانگریس کمیٹی دہلی کی تجاویز
باغیوں کو کانگریس سے نکال دیا جائے

دہلی ۱۵ر دسمبر۔ کل ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ منعقد ہوا۔ تجاویز کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ۱۹ر دسمبر کو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے لئے یوم الدعا منایا جائے۔

(۲) انڈین نیشنل کانگریس گوہاٹی سے درخواست کی جائے کہ وہ ان لوگوں کو کانگریس کی مجلس عاملہ سے استعفا دینے پر مجبور کرے جنہوں نے کانگریس کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔

(۳) کانگریس کونسلوں کے اندر کام کرنے کے لئے ایک تعمیری پروگرام مرتب کرے۔

رپورٹ وفد حجاز
پر
میرا نوٹ اور دستخط

مطبوعہ رپورٹ وفد حجاز پر ۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو لکھنؤ کے جلسہ میں دستخط کرتے ہوئے میں نے جو دو سطریں لکھیں اسپر فریقین میں نہایت غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ رپورٹ کے اصل مسودہ پر ارکان کے دستخط نہیں ہوئے تھے اور یہ کم ازکم مجھ سے اس کی اجازت لی گئی تھی لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں نے اپنا اختلاف بھی ظاہر نہیں کیا تھا رپورٹ اسی دن دیکھنے اور سننے کو ملی جس دن دہلی میں جلسہ تھا۔ اور بعض چیزیں تو محض الٹ پلٹ کر دیکھ لی تھیں کہ اس سے زیادہ کا موقع نہ تھا۔ دہلی کے جلسہ میں دو الفاظ جلد جو بانہ اور نازیبا طریقوں پر اختلاف ہوا اور کثرت ان الفاظ کے رکھنے کی موئد ہوئی۔ اور میں ناطرفدار رہا۔ حجاز جانے سے پہلے اور واپسی کے بعد مقابر میں سے بعض شکستہ مقبروں کی موجودہ حالت اور سگرٹ نوشی پر ایک بنگالی کا مارا جانا اور پانچ کے سات دن تک بند رہنے کے اسباب کے متعلق میں نے اپنے مضامین۔ شذرات۔ تقریروں اور پرائیویٹ صحبتوں میں بعض ایسے بیانات دیے تھے جو رپورٹ سے مطابق نہ تھے۔ اسی طرح رپورٹ میں مقابرہ ڈھانے کے عدم کا سبب نجدیوں کی وحشت بتائی گئی ہے۔ اور میرے نزدیک اس کا سبب ان کا مذہبی غلو ہے۔ لیکن چونکہ رپورٹ پر دستخط نہیں ہوئے تھے۔ اس لیے میں نے اپنی ذاتی ذمہ داری محسوس نہیں کی۔ اور نہیں چاہا کہ اپنے رفقاء کے رشتۂ اتحاد کو توڑ دوں۔ رپورٹ چھپکر جب غالباً ۱۳ر نومبر کو میرے پاس پہنچی تو میری نظر بمجدلے عظیم پنچ کے صفحہ میں جو دستخط چھپے ہوئے تھے ان پر نہیں پڑی تھی۔ اسی دن مجکو اس کا حال معلوم ہوا جس دن لکھنؤ میں جلسہ تھا یعنی ۴ر دسمبر کو ۳ بجے دن کے وقت میں یہ سمجھا کہ میرے ذاتی اعتماد پر بھروسہ کرکے اور میرے عدم اختلاف کے باعث رپورٹ کی اشاعت کی جلدی میں ایسا کر دیا ہوگا۔ جلسہ میں لوگوں نے ان دستخطوں کا معاملہ پیش کر دیا اور دوسرے رفقاء نے معاملہ کو ختم کر دینے کے لیے اسی وقت دستخط کر دیے۔ میں چونکہ رپورٹ کے دو الفاظ سے ناطرفداری ظاہر کرچکا تھا اور واقعات محولہ بالا اور بعض مساجد کے اسباب انہدام کے متعلق اپنی ایک دو مختصر تقریروں مضامین، شذرات اور نجد کی ملاقاتوں میں اپنے علم کے مطابق رپورٹ کے مندرجہ واقعات سے مختلف بیان دے چکا تھا اور دیتا رہا تھا۔ اس لیے میرے لیے صرف دستخط کر دینا ممکن نہ تھا۔ ایک طرف سے رپورٹ مسترد کرنے اور دوسری طرف سے رپورٹ کے بعینہٖ قبول کرنے کے لیے ہر ایک ممکن کوشش ہو رہی تھی۔ اس لیے صرف اپنی وجہ سے رپورٹ کے مسترد کر دینے کا موقع دینا پسند نہ کیا۔ ان دو جذبات کی کشمکش میں میں نے احتیاطاً اسی میں دیکھی کہ میں یہ الفاظ لکھکر دستخط کر دوں کہ الفاظ، طرز تحریر اور بعض واقعات کی ذمہ داری لیے بغیر میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اب خواہ اس کو اختلافی نوٹ سمجھیے یا محض اپنے ذاتی بچاؤ کی احتیاط کے لیے، نہ اس کے لیے کوئی سازش ہوئی جس میں میں گرفتار ہوا اور نہ یہ صحیح ہے کہ میرے دستخط اس لیے نہیں کرائے گئے کہ اس سے خدانخواستہ کوئی بات مدنظر تھی اپنے رفقاء کے متعلق اس قسم کا خطرہ بھی میرے حاشیۂ خیال میں نہیں آسکتا۔ برخلاف اس کے میں اپنی اس غلطی کا معترف ہوں کہ میں نے قبل از وقت اپنی ان دقتوں کا ان پر اظہار کیوں نہ کر دیا تاکہ وہ کوئی راہ نکالتے اور رپورٹ حرف بحرف متفقہ ہو سکتی۔

سید سلیمان
۷ر دسمبر ۱۹۲۶ء

علماء کا اخبار

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اپنے اخبار "سچ" میں "الجمعیۃ" کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ "علماء کا اخبار" کے عنوان سے لکھا ہے۔ ہم اس قدرشناسی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بعد اسے بجنسہ نقل کرتے ہیں:۔

"انگریزی خواں جماعت، اور گروہ علماء کے درمیان جو باہمی بدگمانیاں ہیں، اُن کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ہر گروہ، دوسرے گروہ کے خیالات وجذبات سے پوری خبر واطلاع نہیں رکھتا وہ یہ سمجھ رہے ہیں، کہ ہر انگریزی خواں مسلمان "نیچریت" "لامذہبی و الحاد کی لعنت میں گرفتار ہے۔ ہم اس خیال میں ہیں، کہ ہر نیچی ڈاڑھی والا مولوی، تعصب جمود وبے عقلی کا مجسمہ ہے۔ یہ باہمی اجنبیت و بیگانگی دوریوں ہی ہو سکتی ہے کہ ایک دوسرے کی تحریروں کا مطالعہ رکھا جائے۔ انگریزی خواں جماعت کے ہاتھ میں اس وقت ماشاء اللہ متعدد اخبارات ہیں جو یقیناً علماء کرام کی نظر سے گذرتے رہتے ہیں۔ علماء کے ہاتھ میں اب تک کوئی اخبار نہ تھا۔ دو ایک جو اخبار کہے جاتے تھے، اُن کی حیثیت اخبار کی نہیں، بلکہ مذہبی رسائل کی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ ادھر ڈیڑھ دو سال سے علمائے کرام کو بھی اپنے فرض کا احساس ہوا، اور ان کی جمعیت العلماء نے اپنا سہ روزہ اخبار الجمعیۃ کے نام سے دہلی سے جاری کر دیا۔ میں نے اس اخبار کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا، لیکن بمسرت تمام کہتا ہوں کہ طویل تجربہ نے نکتہ چینی کو مداح میں تبدیل کر دیا۔ ظاہر ہے کہ کسی اخبار کی ہر رائے اور ہر تحریر کی پوری تائید نہیں کی جا سکتی، لیکن اس میں ذرا شبہ نہیں کہ جس متانت جس اسلوب پسندیدہ کے ساتھ "الجمعیۃ" حق وصداقت، ملک وقوم کی خدمات انجام دے رہا ہے، اُس نے گروہ علماء کی جانب سے بہت ہی بدگمانیوں کو دور کر کے اُن کی جگہ بہت سی خوشگوار امیدیں پیدا کر دی ہیں۔ مضامین، خبریں سب ذہبی، ہر اعتبار سے "الجمعیۃ" اس کا حق رکھتا ہے کہ قدیم وجدید دونوں گروہوں کے مطالعہ میں رہے۔ مولانا کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ جو اس کی توسیع واشاعت کے لئے اپیل شایع کر رہے ہیں، اُس کا جواب صرف منظوری ہی سے دیا جا سکتا ہے۔ ہفتہ میں دو بار شایع ہونے والے اخبار کے لئے چھ روپیہ سالانہ چندہ کی رقم کچھ بھی زیادہ نہیں۔ البتہ اتنی گذارش جناب مولانا کی خدمت میں یہ بھی کرنی ہے کہ اشتہارات کا حصہ بھی اخبار ہی میں شامل ہوتا ہے اور جو متانت وشرافت، اخبار کے اصل صفحات میں ہوتی ہے اُس سے صیغۂ اشتہارات کو محروم نہ رکھنا چاہیے۔"

حلقۂ ارتداد میں مدارس جمعیۃ علماء ہند
کی
نمایاں کامیابی

شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے علاقہ ارتداد میں جو مدارس قائم کئے گئے تھے بحمد اللہ ان کا اثر نہایت اچھا ہوا۔ اور نومسلموں نے برسوں کا بھولا ہوا سبق اسلام۔ از سر نو مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ اب تک بہت سے بچے ان مدارس کے ماتحت قرآن پاک کی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور اب دینوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے نصاب تعلیم کے بموجب دینی اور دنیاوی تعلیم لازمی ہے۔ قارئین کرام کو یہ خبر سنکر مسرت ہوگی کہ جس علاقہ کے مسلمان خداوندی احکام کو چھوڑکر بالکل اسلام سے بیگانہ ہو گئے تھے اب ان میں شریعت کی پابندی کے ساتھ علم وعرفان کی روشنی بڑھ رہی ہے۔ مدرسہ بھوبت پور ضلع ایٹہ کے مدرس صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ کو ایک لڑکی نے جس کا نام بلقیس بنت احمد ولد خاں نومسلم راجپوت ہے۔ قرآن پاک ختم کیا۔ لڑکوں کے ساتھ ہی لڑکیوں میں بھی دینی تعلیم حاصل کرنیکا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ صوم وصلوۃ کی پوری پابندی کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہیں۔

ویران مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ اور اذان کی گونج اسلامی آبادی کا اعلان کرتی ہے۔ نمازیوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور مشرکانہ رسموں کی اپنے اصولوں سے بیخ کنی کی جا رہی ہے۔ جن کے برسوں کے ملنے والے ان کے ترک کرنے پر خوشی سے آمادہ ہو گئے ہیں۔ ہم معاونین جمعیۃ سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ مالی اعانت سے شعبہ تبلیغ کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور اپنے نومسلم بھائیوں کی تعلیم وتبلیغ کے راستوں کو کشادہ کرکے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علماء ہند

دار الاستدلال

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس
آنریری سکرٹری کا اعلان

جناب من۔ السلام علیکم

جیسا کہ اخبارات میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے طے کیا ہے کہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ر دسمبر کو لیگ کا اٹھارہواں سالانہ اجلاس بمقام دہلی منعقد کیا جائے۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا (لاہور) صدر منتخب کئے گئے ہیں۔

ملک کی سیاسی فضا میں اچھے برے دونوں طرح کے نتائج پیدا کرنے کے طاقتور امکانات موجود ہیں۔ اور جو لوگ ملک کی فلاح اور بہبودی کا خیال رکھتے ہیں ان کے لیے چین سے بیٹھنے کا موقع نہیں ہے۔ اگر ہندوستانی مسلمانوں کی آئندہ فلاح عزت۔ خودداری کے ساتھ محفوظ رکھنا ہے۔ تو اسلامی ہند کو ہوشیار ہو جانا چاہیے۔ آئندہ اجلاس دہلی میں ہوگا۔ اگر ہم نے اپنے نظام مسلم لیگ کا پورا فائدہ نہ اٹھایا تو ہم قومی خودکشی کے مرتکب ہوں گے۔ اسی اجلاس میں ہمکو جدید عہدہ داران لیگ کا انتخاب بھی کرنا ہے۔

آج کل کی حالت کچھ ۱۹۱۶ء کی حالت کے مشابہ ہے جس کا نتیجہ اس سال کانگریس اور لیگ کا سمجھوتہ تھا ہو کہ پھر پہلے ملک میں اہم سیاسی تغیرات پیش نظر ہیں جن پر نگاہ رکھنے اور مناسب قالب میں ڈھالنے کی مسلمانان ہند کے اغراض کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ یہ صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ مسلمان اپنے نظام مسلم لیگ کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ آپس کے فروعی اختلافات آراء کو نظرانداز کرکے دہلی کے اجلاس لیگ میں بتعداد کثیر شریک ہوں۔ تاکہ وہاں متانت کے ساتھ آپس میں صلاح ومشورہ کریں۔ اور اشتراک اور اتحاد عمل سے اس اجلاس میں ایسی تدابیر اختیار کریں جو زمانہ کے مناسب حال ہوں اور جن سے ہمارے ملک کی سیاسی حیثیت میں ایسی ترقی ہو کہ اس سے خود ہماری قوم کی حیثیت بھی بڑھے اور اس امر کا اطمینان کر لیا جائے کہ جو ترقیاں عمل پذیر ہوں گی ان کے فوائد میں مسلمان اپنے جائز اور مناسب حق سے محروم نہ رہنگے اور ہماری قوم کے لوگ ایسی ترقی کے لیے دیگر اقوام ہند کے ساتھ اتحاد عمل کرنے پر اسوقت سے زیادہ تیار اور مستعد ہو جائیں۔ اگر اس میں ہمیں ناکامی ہوئی تو اس کا سخت اندیشہ ہے کہ ہم زمانہ حال کے پرتشویش مسائل کا اپنے اطمینان کے موافق معقول حل کرنے سے قاصر رہیں گے اور یہ بھی اندیشہ ہے کہ ہم ان فوائد اور منافع کو بھی کم

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال، متانت، صداقت کیساتھ ادا کر رہا ہے نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

سے ہم ایک حد تک نہ کھو بیٹھیں۔ جو ہندوستانی مسلمانوں ... گذشتہ اصلاحی اسکیم میں سخت جد و جہد کے بعد حاصل کی تھیں۔ اس سے کہ ہمارے بعض مخالفین یہاں تک کوشش کر رہے ہیں کہ بنیادوں پر ان منافعتوں کو کھڑا کیا گیا تھا ان کو بھی متزلزل کر دیں۔

میں آپ سے بحیثیت ایک رکن مسلم لیگ کے اور نیز عام مسلمانوں سے جن کے لیے مسلم لیگ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اپیل کرتا ہوں کہ آپ آئندہ اجلاس دہلی کی اہمیت کو محسوس کریں اور ملک کے ہر حصہ سے اتنی کثیر تعداد میں شریک ہوں کہ اس اجلاس میں پورا نیابتی مجمع ہو جائے اور جو اہم معاملات اس موقع پر ہمارے سامنے پیش ہوں گے ان پر پورا نیابتانہ فیصلہ ہو۔ کاش کہ اس امر کو اچھی طرح محسوس کیا جائے کہ اس میں کمی کرنا اس فرض سے غفلت کرنا ہے۔ جو ایک نہایت ہی نازک وقت میں قوم کی طرف سے ہمارے اوپر عائد ہوتا ہے۔

حسب معمول پہلے دن کا اجلاس دہلی میں ۲۹ دسمبر کو خاصکر خطبات صدارت پڑھنے اور سکریٹری کی سالانہ رپورٹ اور حسابات پیش کرنے میں اور سبجکٹس کمیٹی بنانے میں صرف ہوگا۔ باقی دو دن اہم تجاویز پر بحث ہوگی۔ اس اثناء میں مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ ۲۸ دسمبر کو دہلی کی مجلس استقبالیہ کمیٹی کے دفتر میں بوقت ۵½ بجے شام یا کسی ایسے وقت مابعد یا دوسرے مقام پر جس کا بعد میں اسی دفتر میں اعلان کیا جائیگا۔ منعقد ہوگا۔ جس میں جدید ممبران داخل کئے جائیں گے۔ اور سالانہ اجلاس کے ضروری مبادیات کا انتظام اور تعیین کیا جائیگا جس میں اجلاس لیگ کا تفصیلی پروگرام اور ایجنڈا تیار کرنا بھی شامل ہے۔ اور نیز مسودہ تجاویز کا بنانا جو سبجکٹس کمیٹی کے روبرو پیش ہوگا۔ سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس ۲۹ دسمبر کو بوقت دو بجے سہ پہر منعقد ہوگا۔ اور ضروری کاموں کے لیے مسلم لیگ کی کونسل کے جلسے اختتام اجلاس مسلم لیگ تک وقتاً فوقتاً روزانہ ہوتے رہیں گے۔

مجھے امید ہے کہ آپ دہلی میں اجلاس مسلم لیگ کی شرکت کا وقت ضرور نکالیں گے۔ اور میری استدعا ہے کہ آپ براہ کرم اپنی آمد کی تاریخ اور وقت سے جلد تر مجلس استقبالیہ کو مطلع فرمائیں گے۔ اگر کسی ناگزیر سبب سے آپ شریک اجلاس نہ ہو سکیں تو مجھے امید ہے کہ براہ عنایت اپنی رائے سے مجھے اطلاع دیں گے۔ تاکہ میں اسے لیگ کے سامنے یا کونسل کے روبرو غور و خوض کے لیے پیش کر سکوں۔

مہربانی فرما کر جو تجاویز آپ آئندہ اجلاس لیگ میں پاس کرانا چاہتے ہوں ان کے متعلق مشورہ یا تجاویز مجھے بھیجدیں تاکہ سبجکٹس کمیٹی میں پیش کرنے کے لیے اس کے مسودہ تجاویز کے ترتیب دینے میں مدد ملے۔ فقط والسلام

آپ کا نیاز مند۔
سید ظہور احمد
آنریری سکریٹری

مومن کانفرنس کلکتہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جمعیۃ المومنین کلکتہ کے دوسرے سالانہ اجلاس کے موقع پر کلکتہ میں مومن کانفرنس ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء یوم شنبہ یکشنبہ کو بڑے دن (کرسمس) کی تعطیل میں ہونیوالی ہے گذشتہ سال سے زیادہ اس مرتبہ بیرونجات کے افراد قوم کے شرکت کی توقع ہے یہ جلسہ ہندوستان کی قوم مومن کا مرکز اور عظیم الشان اجتماع کا موقع ہوگا۔ تمام ہندوستان کے افراد قوم کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ اپنے اس سالانہ قومی کانفرنس میں شریک ہوکر اراکین جمعیۃ کو ممنون فرمائیں۔

بیرونجات کے اصحاب تاریخ کانفرنس سے ایک ہفتہ پیشتر اپنی روانگی وغیرہ سے اطلاع دیں تاکہ ان کے استقبال اور طعام و قیام کا انتظام مجلس استقبالیہ درست رکھے۔

نوٹ:۔ جو صاحب جمعیۃ المومنین کلکتہ کے ممبر ہونا چاہیں وہ صرف ۴ر آنہ سالانہ چندہ ادا کرکے ہو سکتے ہیں

جو صاحب استقبالیہ کمیٹی کے رکن بننا چاہتے ہیں وہ ۱۰ روپیہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک داخل کرکے بن سکتے ہیں۔
تجاویز جو کانفرنس میں پیش کرنی ہوں۔ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک سکریٹری کے پاس پہونچ جانی چاہیے۔
خادم القوم علی احمد بلند اختر۔ بھاگلپوری سکریٹری
۱۱ ذکریا اسٹریٹ کلکتہ

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑھانے پر صرف کر سکتے ہوں تو اسی وقت سے دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ

مولوی کے خریدار ہو جائیے جو ۲۲×۲۲ سائز پر شایع ہوتا ہے ۴۸ صفحے ضخامت ہے۔ ہر مہینے ۴ صفحہ کا ایک ہی خطبہ ہوتا ہے ۸ صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے ۴ صفحہ میں تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ۔۔ ۴ صفحوں میں تاریخی قصہ ہوتا ہے اور باقی صفحات میں مذہبی علمی سیاسی اعلےٰ مضامین ہوتے ہیں اور

ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شایع ہوتا ہے جسکی لاگت ۸ سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت شامل کرکے کل ۸ مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے جسکے سال بھر کے پرچوں کے کاغذ کی قیمت بھی ۸ سے زیادہ ہوتی ہے بالکل بے ... کا نام لیکر آج ہی ۸ بھیجدیجیے اور جب تک ہمارا مال واپس دیکر ۸ واپس لے لیجیے۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر رسالہ مولوی دہلی

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ۔
بشیر اسٹور پشاور

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شایع ہوتا ہے

خریداران الجمعیۃ دھوکے سے بچیں

ہمیں مختلف مقامات سے یہ شکایتیں موصول ہو رہی ہیں کہ دہلی کے ایک صاحب ہمارے حوالہ سے کتابوں کا وی پی کر دیتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نے تحقیقات کی تو ان کا مندرجہ ذیل خط ہمیں ملا جو انہوں نے ہمارے ہوبہ کے ایک خریدار کے نام بھیجا تھا۔

"محترم مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔
شعبہ تبلیغ کی طرف سے چند معرکۃ الآراء لاجواب کتابیں تیار کیگئی ہیں خصوصاً سیرۃ مقدسہ قابل دید تصنیف ہے۔ آپ کے جذبہ اسلامی اور ذوق علمی کو پیش نظر رکھکر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے ارشاد سے آپ کی خدمت میں چند کتابیں ارسال کی جاتی ہیں غالباً دو روپے کا وی۔ پی پارسل ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم وصول فرما کر ممنون کیجیے "الجمعیۃ" کی قریبی اشاعت میں آپ کا شکریہ ادا کیا جائے گا خاکسار

سید محمود (مولوی فاضل) غفرلہ
دریا گنج دہلی۔ ۲ر نومبر ۲۶ء

میں اس خط پر قانونی چارہ جوئی کرنے کے لئے وکلاء سے مشورہ کر رہا ہوں اور تمام خریداروں کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ اس شخص کے دھوکے میں نہ آئیں۔

"منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی"

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی ہیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجیے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر ہیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ لنگی سمری ضلع دربھنگہ

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دوا پر کسقدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر زعفران وغیرہ اور نیپال ہٹھ ... و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کرکے دیکھیے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجیے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو یہ گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن خیر ایک دیکھ لیجیے کہ تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت لیجیے کہ اس آیۃ قرآنی کو زبان پر لانیکے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح خود غرض تصور کیجئےگا اور میں ایک حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے حرف بحرف صحیح تصور فرمائیے۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہوکر ہموارگی اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے جو بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہوکر رنگ نکھرتا ہے اخلاط کا ردی مادہ بکثرت جماع کیوجہ سے طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آجاتی ہے وہ تمام عوارض جو شرمناک حرکات سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعصاب میں نئی فرحت پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک ہی بار ... دفعتاً جواب اسلئے اس نسخہ کو صرف انہی اشخاص کو بتلائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت رعایتی للعہ محصول ۸ر جواب طلب امور کیلئے ۱ر کا ٹکٹ بھیجیے۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام و صوفیائے عظام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے زیادہ مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر علی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں تھے وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شرح میں ایک مبسوط دیباچہ اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کے لئے جس محنت سے کام لیا ہے۔ اسکا اندازہ کتاب دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحات قیمت حصہ اول کیلئے جو تیار ہے ہر جلد عام اور مجلد کیلئے جسپر سنہری حروف سے کتاب کا نام درج ہے ہے علاوہ محصولڈاک۔ وعدہ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائینگے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ۔ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر۔ رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان سنڈریا پٹی کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفید داغ

مفت! مفت!! مفت!!!

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجیے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر)
برص سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ر
بچوں عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جوڑوں اور مرگی وغیرہ وقت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر
راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

ولایت کی عورتوں نے

ایک اخبار میں لکھا ہے کہ مردوں میں بہادری اور جوانمردی کم ہو رہی ہے۔ اسواسطے اب عورتیں ان پر حکومت کرینگی ... اسلئے ہر مرد کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے ... خوراک اور دوائیں استعمال کرنی ضروری ہیں ... نادر دوائیں تیار رہتی ہیں ... مفصل حالات کیواسطے رسالہ مخصوص ... شادی شدہ اصحاب مفت منگا سکتے ہیں ...

طلاء نمبر ۱

طلاء نمبر ۲

اکسیر نمبر ۳

اکسیر نمبر ۵

نوٹ:۔ جو اصحاب اپنے مفصل حالات لکھ کر ... ایک روپیہ فیس کے بھیجدیں ... علاج مفت منگوا دیں!

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۷۲ لاہور

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۶ر	۸ر
ششماہی	۳ر	۵ر

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

ٹیلیفون نمبر ایل ۱۰۹۲

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہارشنبہ ۱۶ر جمادی الآخر ۱۳۴۵ہجری مطابق ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۸۴

نکاح مرتدہ

(حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے قلم سے)

نکاح مرتدہ اور فسخ نکاح کے متعلق میں نے ایک مضمون لاہور سے لکھ بھیجا تھا جو الجمعیۃ مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بعض اخبارات اس پر رائے بھی ظاہر فرما چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آج کی صحبت میں اپنے خیالات کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کر دوں۔ تاکہ علماء کو اس مسئلہ پر اچھی طرح روشنی ڈالنے کا موقع مل سکے۔ اور آسانی کے ساتھ حضرات علماء میری اس مصیبت میں شریک ہو سکیں جس کے باعث میں سخت بے چین ہو رہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اس دفعہ اس مسئلہ کو ادھورا نہ چھوڑا جائے۔ بلکہ اس کے تمام گوشے منظر عام پر آجائیں اور پھر ایک اجتماعی کوشش کی جائے تو امید ہے کہ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔ لیکن جب تک مقصود متعین نہ ہوگا کوئی سعی بھی منزل کے بے خضر راہ نہیں ہو سکتی۔

مجھے اس مسئلہ کا احساس کب ہوا

خلافت کی تحریک کے دور میں باہمی پنچایت کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تھا۔ چنانچہ صوبہ دہلی کی خلافت کمیٹی کی طرف سے بھی اعلان ہوا تھا کہ مقدمات انگریزی عدالت میں نہ بھیجے جائیں۔ بلکہ خلافت کمیٹی میں ان کا فیصلہ کیا جائے۔ شیخ محمد تقی صاحب وکیل کا انتخاب عمل میں آیا اور شیخ صاحب نے بحیثیت ثالث مقدمات کا فیصلہ کرنا شروع کر دیا۔

اس ہی سلسلہ میں شیخ صاحب کی عدم موجودگی میں بعض مقدمات کا فیصلہ میں نے بھی کیا۔ مقدمات کی کثرت کے باعث پنچایت کا دفتر بازار لال کنوئیں کی ایک گلی میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ جن دنوں میرے سامنے مقدمات پیش ہوتے تھے انہی دنوں ایک نومسلمہ کا مقدمہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ لڑکی ہندو کہاری کی تھی جو اپنی ماں کے ساتھ مسلمان ہوئی تھی۔ لڑکی کی عمر تقریباً بیس سال تھی۔ اسکو قرآن شریف کی بعض سورتیں حفظ یاد تھیں۔ کلمہ وغیرہ بھی خوب پڑھتی تھی۔ کہار اس کا دعویٰ تھا کہ یہ لڑکی ہمکو واپس ملنی چاہیئے۔ مدعی اس کا غیر مسلم خاوند تھا۔ میں نے مدعی سے کہا کہ جب یہ لڑکی مسلمان ہو گئی ہے تو تم اس کو کس طرح لیجا سکتے ہو۔ لڑکی بھی جانے پر رضامند نہیں ہے لیکن اس کا خاوند کہتا تھا کہ آپ اسکو ساتھ کر دیجئے ہم شدھ کر لیں گے۔ اگر یہ شدھ نہ ہوگی تو ہم اسکو اسی طرح رکھیں گے۔ میرے لیے یہ بالکل نئی بات تھی اگرچہ اس سے پیشتر میں نے بعض لڑکیوں کے عیسائی ہونے کے واقعات سن رکھے تھے۔ لیکن صرف اتنا جانتا تھا کہ بعض کمسن اور نابالغ لڑکیوں کو بھی عیسائی ہونے کے بعد بلوغ کا سارٹیفکٹ لیجاتا ہے لیکن اگر کوئی عیسائی عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا بلوغ ثابت کرنا بہت دشوار ہوتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں سنا تھا کہ ہندو عورت پر تبدیل مذہب کے بعد بھی پہلے خاوند کو حق زوجیت باقی رہتا ہے۔ چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اس مقدمہ میں علاوہ دیگر تنقیحات کے ایک تنقیح یہ بھی قائم کی تھی کہ کیا ہندو دھرم میں عورت کے مذہب تبدیل کر لینے سے عورت کا نکاح باقی رہتا ہے (جواب بذمہ مدعی) مدعی کی جانب سے اس تنقیح کے جواب میں ایک گواہ پیش کیا گیا جس کے بیان کا خلاصہ۔ اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہندو دھرم کا اصل منشا یہ ہے کہ مذہب تبدیل کرنے سے پھیرے نہیں ٹوٹتے پرانے ہندو غلطی اور جہالت سے اپنی عورت کو تبدیل مذہب کے بعد واپس نہیں کرتے تھے لیکن اصل دھرم یہی ہے۔ مدعی آریہ مذہب کا پیرو ہے۔ اس لیے اس کی عورت اسکو واپس ملنی چاہیئے۔ میں نے اس گواہ سے یہ سوال دریافت کیا کیوں صاحب اگر خاوند مسلمان ہو جائے تو آپ کا دھرم کیا ہے۔ گواہ نے جواب دیا پھیرے جب بھی نہیں ٹوٹیں گے۔ اگر اسلامی مذہب اجازت دیتا ہو تو وہ نومسلم مرد اس ہندو عورت کو پہلے نکاح کی بنا پر رکھ سکتا ہے۔ ہندو دھرم میں صرف دونوں میں سے ایک کی موت ہی نکاح توڑ سکتی ہے۔ باقی کوئی صورت نہیں ہے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ میرا خیال اس مسئلہ کی اہمیت پر متوجہ ہوا۔

دوسرا موقع

جب سوامی شردھانند نے جیل سے نکلکر شدھی کا اعلان کیا۔ اور چار لاکھ ملکانوں کے شدھ کرنے کی تحریک شروع کی تو ۲۳ر فروری ۱۹۲۳ء کو جمعیۃ علماء کی مجلس منتظمہ نے ایک شعبہ تبلیغ کے قیام کا اعلان کیا۔ میں ۱۳ر فروری کو دہلی سے آگرہ پہنچا۔ مدرسہ امینیہ کا ایک طالب علم میرے ہمراہ تھا۔ شیخ الطاف الرحمن مرحوم نے میری اعانت کی اور میں نے نہایت خاموشی کے ساتھ متھرا۔ اور آگرہ کے بعض دیہات کا دورہ کیا۔ میں نے اور میرے ہمراہی نے تقریباً چودہ یا پندرہ مواضعات کا معائنہ کیا۔ ہمارا یہ دورہ تھا اس لیے ہمکو بعض خاص پنچایتوں میں شریک ہونے کا موقع بھی ملا۔ میں نے اس دورہ کی مختصر رپورٹ بھی مرتب کی تھی جو کلکتہ کے سفر میں غالباً شیخ فضل الٰہی کے مکان میں رہ گئی اور باوجود خط و کتابت کے دستیاب نہیں ہوئی۔ اس دورہ کے سلسلہ میں موضع اسیار کی ایک خفیہ پنچایت میں میرے ملکانوں نے در بارہ اس انجمن کو سنا۔ میں بہادر سنگھ نمبردار کا آج تک شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اس پنچایت کی شرکت کا خفیہ موقع دیا۔ اس پنچایت میں ایک صاحب لاٹ صاحب ملکانوں کو عجیب غریب تعلیم دے رہے تھے اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی تو ان کے الفاظ یہ تھے۔

مسلمانوں میں تیتر تو ہیں ہیں۔ یہ ساری پنچ ذاتیں ہیں اصل مسلمان بہت تھوڑے ہیں۔ آج راجپوتوں کی لڑکیاں سقوں اور تیلیوں کے گھر میں ہیں۔ راجپوت ایسے بے غیرت ہوگئے۔ ہمکو اپنی عورتیں مسلمانوں سے واپس لینی چاہئیں۔ ہم نے بڑے لاٹ صاحب سے کہہ دیا ہے انہوں نے کہا ہے جو راجپوت ہماری سرکار میں دعوے کریگا ہم اس کی بیوی اسکو دلوا دیں گے۔ ہم نے متھرا میں اس کام کے لیے وکیل مقرر کر دیے ہیں۔ تم سب ہمارے بھائی ہو۔ تمہاری عورتیں ہماری مائیں بہنیں ہیں۔ مذہب بدلنے سے جاتی نہیں بدلتی۔ تم کو زبردستی مسلمان بنا لیا تھا۔ تم سب راجپوت ہو جب تمہاری گنگی ہو تو تم اپنے کو ہندو بتانا۔ کوئی مسلمان اگر تمہاری عورت کو لیجائے تو اس پر اغوا کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔ بڑے لاٹ صاحب ہندوؤں پر سے لگان معاف کرنے والے ہیں۔ جو اپنے کو ہندو بتائے گا اس کی زمین پر لگان نہیں ہوگا۔ میں صحیح طریقہ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے ٹھیک ٹھیک یاد رکھے لیکن مطلب یہی تھا۔

تیسرا موقع

گلی کونڈے والان کی ایک چماری مسلمان ہوئی۔ اور ایک مسلمان سے نکاح کر لیا۔ آریوں نے دونوں کو گرفتار کرا دیا۔ لڑکی کو ضمانت دیکر چھڑا لیا گیا۔ انجمن محافظ المسلمین پہاڑ گنج کے سکرٹری نے اس مقدمہ میں پوری امداد کی۔ شیخ ذکر الرحمن صاحب وکیل تھے۔ عرصہ تک مقدمہ جاری رہا اور بالآخر مسلمان خاوند پر سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور نومسلمہ ایک فرضی خاوند کے حوالہ کر دی گئی۔

(باقی آئندہ)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲۔ ۶۔ ۱۰۔ ۱۴۔ ۱۸۔ ۲۲۔ ۲۶۔ ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہی | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہی
رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھسے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہی

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو کچھ صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ... چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک۔ ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲؍ چار شیشی ۲ بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت ... محصول، ... معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد بنزلہ اہل اطباء ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھندھلاپن، خارش، سرخی، ککرے، ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ... بارہ تولہ ... محصول ڈاک ہر حالت ...

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ ... کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد ہا ایلڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ ہے۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین مثبت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کا ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بینظیر تفسیر ہے۔ لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ منشی شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو صلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں۔ قیمت فی کیس تین روپے (ے ۳ر)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں بھی بھرپور کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں، زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نہایت صاحب صحت جوان ... میں بھی نہ ہو۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ جسم گوشت۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط ... تیز ... بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو کہ بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم ہو کر زندہ در گور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے والی ... اس کے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ... نیا ولولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایکدفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لیے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ذرا تیز ہے۔ لیکن آبلہ نہیں ڈالتا۔ فی شیشی ... محصول ... چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ... چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ... محصول ...

سفوف مراد جنتری ... جسمیں بیشمار علمی ادبی اور انقلابی مضامین کے علاوہ ہندوستان کی ہر ایک چھوٹی بڑی لائینوں کے ... کارڈ آنے پر ... ہر ایک صاحب کی طلب پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

اگر آپ کو لائق لڑکا یا لڑکی کی ضرورت ہے تو اسکا ٹمپ بھیجکر ... پوشیدہ رہیگی۔ کامیابی یقینی اور لازمی ہے۔

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

امساک پیدا کرنیکی بہترین دوائی جتنی دیر چاہیں ... انزال ممکن نہیں۔ علاوہ ... ہزاروں فوائد رکھتی ہے۔ قیمت فی گولی ... محصول ...

طلائے نادر

مجلوق اور کمزور مریضوں کی رگوں میں جس قدر نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ہی ہفتہ میں بلا تکلیف دور کرکے اصلی اور قدرتی حالت پر لے آتا ہے۔ ... اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے۔ ہر عمر ہر موسم میں مفید ہے۔ فی ڈبیہ تین روپے (ے ۳ر)

اکسیر جریان

جریان نیا ہو یا پرانا اس دوائی کے چند روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے (ے ۵ر)

منیجر دار المجربات متصل پل نخاس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ جمادی الاخر ۱۳۴۵ھ

مسلمانوں کے قومی مسائل اور لارڈ اروِن

لارڈ اروِن نے ہندوستان آنے کے بعد پہلی مرتبہ کلکتہ میں مسلمانوں کے سیاسی مسائل پر اظہار خیال کیا ہے اور اسلئے پہلی مرتبہ ہمیں یہ معلوم کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے کہ کشور ہند کے حاکم اعلیٰ صاحب مسلمانوں اور ان کے سیاسی معاملات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے جو تقریر فرمائی ہے، وہ متعدد حیثیات سے قابل غور ہے۔ اس میں بنگال کی وسیع اسلامی آبادی کی خستہ حالی و درماندگی کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ اس میں مسلمانان بنگال کی تعلیمی اور زراعتی حالت پر عنایت مبذول فرمائی گئی ہے، اس میں مسلمانان ہند کی نیابت کے اہم اور بنیادی مسئلہ پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس میں سرکاری ملازمتوں سے مسلمانوں کی عام محرومی پر بحث کی گئی ہے، اور ان سب باتوں کے ساتھ اس میں مسلمانوں کو کچھ نصیحتیں بھی کی گئی ہیں، جو ذرا توجہ سے سننے کے قابل ہیں۔ اس عہد آفریں موقع پر جبکہ ہندوستان کی قسمت ترازو میں ہے اور مسلمان بھی اپنا وزن معلوم کرنے کے منتظر ہیں، وائسرائے صاحب کے اس خطاب میں بہت کچھ معنی پوشیدہ ہیں اور ان معنوں کو ہمیں ضرور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگرچہ ہم کبھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوئے کہ ہماری یا کسی قوم کی قسمت کو وائسرائے صاحب یا وزیر ہند صاحب بناتے اور بگاڑتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ خدا نے قسمتوں کی باگ خود اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور وہی ہر قوم کو بناتا اور بگاڑتا ہے۔ لیکن بدنصیبی سے اقوام ہند کے مقدرات کی ایجنسی لارڈ اروِن کی قوم کو ملی ہوئی ہے۔ اسلئے اصلی مدبر احوال و امور پر آنکھیں لگائے رہنے کے باوجود ہم کو ایک نظر ان ایجنٹوں کی طرف بھی رکھنی پڑتی ہے، اور یہ ہماری بشریت کا تقاضا ہے۔

سب سے پہلی چیز جس نے وائسرائے بہادر کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کیا وہ مسلمانان بنگال کی درماندگی ہے۔ انہوں نے اسکی وجہ یہ قرار دی ہے کہ مسلمانوں نے جدید ضروریات اور جدید تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی۔ انگریزی علوم حاصل کرنے کے بجائے قدیم فارسی و عربی ہی کی طرف متوجہ رہے اور انگریزی حکومت کے ماتحت ترقی کی دوڑ میں ہندوؤں سے پیچھے رہ گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانان بنگال کی موجودہ بدحالی کی سب سے زیادہ ذمہ داری انگریزی حکومت کی اس بے انصافی پر عائد ہوتی ہے کہ اس نے قدیم ادارت کو دفعۃً مٹا دیا اور ان کی جگہ جدید نظام حکومت میں مسلمانوں اور ان کی زبان کو کوئی جگہ نہیں دی۔ جب وقت ایسٹ انڈیا کمپنی نے بنگالہ کی دیوانی پر قبضہ کیا ہے تو بنگالی مسلمانوں میں حکومت کی تمام قابلیتیں موجود تھیں۔ وہ ایک پورے نظام حکومت کو بہترین طریقہ پر چلا رہے تھے۔ ان کے تمام کام دیسی زبان میں ہوتے تھے اور قدیم تعلیمی نظام ان کے لئے کام کے آدمی مہیا کر رہا تھا۔ انگریزی حکومت اپنی جدید ضروریات کے مطابق اسی پرانے نظام میں کچھ ترمیم و اصلاح کر کے اسے قائم رکھ سکتی تھی، مگر وہ ہندوستان کی تہذیب کو بالکل پامال کر دینا چاہتی تھی اور ہندوستانیوں کو غلامی کا عادی بنانے کے لئے وہ ان کے علوم و آداب، انکے تمدن، اور ان کے قدیم نظام سیاست کا قلع قمع کر دینا ضروری سمجھتی تھی، اسلئے اس نے صورت حالات پر قابو پاتے ہی سب سے

پہلا کام یہ کیا کہ پرانے نظام کو یک قلم موقوف کر دیا، جدید عدالتیں قائم کیں، جدید محکمے کھولے، جدید دفاتر قائم کئے، اور ان سب کی زبان انگریزی کر دی۔ ہندو غلامی کے عادی تھے، ان میں غلام بننے کی پوری صلاحیت موجود تھی، اسلئے انہیں اپنے آقاؤں کی خدمت کے قابل اپنے تئیں ڈھال لینے میں کچھ زیادہ دقت پیش نہیں آئی لیکن مسلمان اپنی قومی تہذیب، قومی خصائص اور قومی شعائر کی حفاظت میں سب سے زیادہ حریص واقع ہوئے ہیں اور ایک خوددار قوم کی طرح وہ دوسروں کی تہذیب، زبان اور شعائر کو اختیار کرنے پر اس وقت تک آمادہ نہیں ہوتے جب تک زمانہ انہیں موت کی دھمکی دیکر اس پر مجبور نہیں کرتا، اس لئے وہ یقیناً اس دوڑ میں ہندوؤں سے پیچھے رہ گئے اور اپنے تئیں بدل کر انگریزوں کی پیدا کردہ ضروریات کے مطابق ڈھالنے میں یقیناً انہوں نے بہت دیر کی۔ مگر اس پسماندگی اور تاخر کی علت ان کی غفلت و نادانی نہیں بلکہ خود اس حکومت کی بے انصافی و خود غرضی ہے جس کی صدارت کا فخر لارڈ اروِن صاحب کو حاصل ہے۔

گر تو منکر شوی اے دوست بدانند ہمہ کس
کیں بلائے دلم از نرگس جادوئے کسے است

وائسرائے صاحب نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اور انہیں بتلایا ہے کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس نے ان کے لئے اسباب و وسائل مہیا کرنے میں کمی نہیں کی۔ کلکتہ میں خاص مسلمانوں کیلئے ایک اول درجہ کے آرٹس کالج کا قیام، خاص وظائف کی ایک مدکا اجراء، ڈھاکہ میں علوم اسلامیہ کے لئے ایک جداگانہ شعبہ کا قیام اور دوسری عنایتیں جو نشتر زنی کے بعد مرہم ہی کے احسان عظیم کی ہم معنی ہیں، اس سرکاری امداد کی روشن مثالیں ہیں جنہیں حکومت کی طرف سے بار ہا پیش کیا جا چکا ہے اور وائسرائے بہادر نے بھی پیش فرمایا ہے۔ مگر اس حقیقت کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے کہ مسلمانان بنگال میں ان تعلیمگاہوں سے مستفید ہونے کی قوت ہی نہیں ہے۔ بنگال کے معدودے چند خاندانوں کے سوا جن کی مالی حالت بہتر ہے اور کسی بنگالی مسلمان کے پاس اتنا روپیہ ہی نہیں کہ وہ اپنی اولاد کو یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم دلوا سکے، اور جن لوگوں نے مصیبتیں برداشت کر کے کچھ تعلیم حاصل کر لی ہے، ان کے لئے ترقی کا کوئی میدان نہیں۔ تمام سرکاری ملازمتوں پر بنگالی بابوؤں کا اجارہ ہے۔ سرکاری محکمے از اول تا آخر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہیں اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو جو دقتیں ملازمتیں حاصل کرنے میں پیش آتی ہیں ان کا اندازہ لارڈ صاحب اپنی عالی شان لاٹ میں بیٹھ کر نہیں لگا سکتے۔ اس سے صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں میں جو لوگ تعلیم پا چکے ہیں ان کی کھپت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا تمام قوم کی خوشحالی پر اثر پڑتا ہے، کیونکہ زراعت، تجارت، صنعت اور کسب معاش کے تمام شعبوں میں حکومت کے جتنے اثرات ہیں سب کے سب ہندوؤں کی تائید میں صرف ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے ہر شعبہ میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ان بندشوں میں مسلمانوں کو خود گورنمنٹ نے جکڑا ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک گورنمنٹ ہی ان کو نہ کاٹے، تنہا مسلمانوں کا اپنی قوت سے انہیں کاٹ دینا مشکل ہے۔ اس کے لئے کوئی آرٹس کالج قائم کر دینا یا ایک شعبہ علوم اسلامیہ کھول دینا کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا، ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اس عدم توازن کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش کرے اور جس طرح اس نے پہلے ان کو پامال کرنے کی کوشش کی تھی، اس طرح اب ان کو بحال کرنے میں بھی غیر معمولی مدد دے۔

مسلمانان بنگال کی زراعتی و اقتصادی حالت پر بحث کرتے ہوئے لارڈ صاحب نے ان اسباب کا تجسس فرمایا ہے جن کی بدولت زراعت پیشہ مسلمانوں کا افلاس بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک ماہر زرعیات کی حیثیت سے ہم امید کر سکتے تھے کہ وہ کچھ زیادہ گہری نظر سے ان اسباب کی تحقیق کریں گے اور مرض کی صحیح تشخیص میں انہیں کچھ زیادہ دقت پیش نہ آئیگی گر ہمیں یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ انہوں نے نہایت سطحی نظر سے زراعت پیشہ مسلمانوں کو دیکھا ہے اور ان کے افلاس کی ایسی توجیہ کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کو سمجھا ہی نہیں۔ فرماتے ہیں کہ:۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ اسلام کا قانون توریث جس سے حصہ دار اضعافاً مضاعفاً بڑھتے جاتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ ہی مسلمان مالکان جائداد کا اپنی جائدادوں سے غفلت و بے پروائی برتنا بڑے بڑے مسلمان خاندانوں کے زوال کا باعث ہوا ہے۔

اگر لارڈ اروِن نے ان شرعی و اقتصادی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہوتی جو تقسیم وراثت کے باب میں اسلام نے ملحوظ رکھی ہیں تو شاید وہ بھی اسلام کے قانون توریث پر طعن نہ کرتے اس سطحی نگاہ سے دیکھا کہ ایک بڑی جائداد بہت سے حصہ داروں میں تقسیم ہو کر چھوٹی چھوٹی جائدادوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ اسلام جائدادوں کو تباہ کرتا ہے۔ مگر اقتصادیات کا ایک معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ایک روپے کا سولہ آدمیوں میں تقسیم ہو کر ایک ایک آنہ کی پونجیوں میں منتقل ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ ایک روپیہ ایک آدمی کے پاس رہے۔ اور باقی پندرہ آدمیوں کے پاس کچھ نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ دولت کی تقسیم سے دولت کی قوت اور منفعت بخشی ضرور کم ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا صحیح علاج یہ نہیں ہے کہ اس کی تقسیم روک دیجائے۔ بلکہ اس کا صحیح اور حکیمانہ علاج یہ ہے کہ ان افراد کے لئے جن میں دولت تقسیم ہو، افزونی دولت کے وسائل مہیا کئے جائیں اور ان میں چھوٹی پونجی کو بڑھانے کی قابلیت پیدا کی جائے۔ لارڈ اروِن کی قوم کے ہندوستان میں آنے سے پہلے بھی بنگال اور تمام ہندوستان میں یہی اسلامی قانون وراثت جاری تھا۔ اسی طرح جائدادیں تقسیم ہوتی تھیں۔ اسی طرح وارثوں کی تعداد دوگنی چوگنی ہوتی چلی جاتی تھی، مگر کبھی اس طرح بڑے بڑے مسلمان خاندانوں کو زوال نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ مسلمانوں کے خاندان بڑے اور زیادہ بڑے بنتے رہے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ پہلے تقسیم دولت کے ساتھ افزائش دولت کے وسائل بھی کثرت سے موجود تھے، مگر اب نسلوں کی ترقی کے ساتھ تقسیم دولت کا سلسلہ تو برابر جاری ہے، لیکن انگریزی حکومت کی برکت سے افزائش دولت کے وسائل کم اور کم تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کو تو ان کی سود خواری و زر پرستی نے کسی حد تک بچا لیا، مگر مسلمان جو ہمیشہ سے صنعت، سپہ گری اور حکمرانی کا پیشہ کرتے چلے آتے تھے، انگریزی صناعوں، انگریزی سپاہیوں اور انگریزی حکمرانوں پر بھینٹ چڑھ گئے۔ کاش لارڈ صاحب کی نظر اس حقیقت تک پہنچتی اور وہ اسلام کے قانون وراثت پر طعن کرنے کے بجائے مسلمان زمینداروں اور مزارعوں کے لئے افزائش دولت کے وسائل مہیا کرنے کی طرف توجہ کرتے۔

ایک لارڈ اروِن ہی پر کیا موقوف ہے، انگریزی حکومت کے جتنے چھوٹے بڑے ارکان ہیں سب کی یہی ذہنیت ہے کہ وہ اپنے الطاف و عنایات کے گنوانے میں تو بہت مستعد ہوتے ہیں، مگر جب ان کے سامنے رعایا کی مفلسی، بدحالی، خستگی اور درماندگی کا حال بیان کیا جاتا ہے تو وہ اپنی حکومت کی طامعانہ و خودغرضانہ پالیسی کو بالکل بھول جاتے ہیں اور ذالک بما کسبت ایدیکم کی صدا بلند کرنے لگتے ہیں۔ وہ ہندوستانیوں کی تمام مصیبتوں کو خود انکی اور انکے تمدن اور انکے مذہب کی پیداوار ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر کبھی انہیں بھولے سے بھی یہ یاد نہیں آتا کہ یہ سب انکی حکومت ہی کی برکات ہیں۔

تا کے ملامت مژہ اشک بار من
یک بار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش

مولانا حسرت موہانی کے خیالات

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے ہم نے ایک نوٹ میں ان خیالات پر اظہار افسوس کیا تھا جو مولانا حسرت موہانی کی جانب منسوب ہو کر پریس میں شائع ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ مولانا کی پالیسی کے متعلق جو دوسری باتیں اخبارات میں آئی تھیں وہ بھی بڑی حد تک باعث حیرت و افسوس تھیں، ہم عرصہ سے چاہتے تھے کہ ان امور کے متعلق خود مولانا سے ان کے خیالات معلوم کریں چنانچہ خوش قسمتی سے یہ موقع مل گیا اور جناب مولانا نے اپنے قیام دہلی کے زمانہ میں خود دفتر الجمعیۃ میں تشریف لا کر اپنے خیالات کی توضیح فرما دی، جن سے ایک جزوی اختلاف کے سوا، ہمیں پورا اتفاق ہے۔

مولانا نے اپنی اس تقریر کے متعلق جو انہوں نے لالہ لاجپت رائے کی حمایت میں کی تھی، فرمایا کہ ہندوؤں نے اس کے صرف ایک ٹکڑے کو جو خاص ان کے مطلب کا تھا نکال کر شائع کر دیا ورنہ اس میں لالہ جی کی مخالف اسلام پالیسی کی صاف الفاظ میں مذمت کی گئی تھی اور اس سے زیادہ ان کی تعریف میں کچھ نہ کہا گیا تھا کہ وہ تحریک آزادی ہند کے پرانے اور سب سے زیادہ سرگرم علمبرداروں میں سے ہیں۔ اگرچہ اس توضیح کے بعد بھی ہمارے لئے مولانا سے اتفاق کرنا مشکل ہے، کیونکہ لالہ لاجپت رائے زمانہ ماضی میں آزادی ہند کے خواہ کتنے ہی بڑے حامی رہے ہوں، مگر موجودہ زمانہ میں وہ اس کے سب سے بڑے مخالف ہیں اور اسلامی حکومت کا خوف ان پر اتنا چھا گیا ہے کہ وہ اپنی تمام قوتیں انگریزی حکومت کے قیام و دوام کی حمایت میں صرف کر رہے ہیں۔ لیکن مولانا سے تبادلہ خیال کر کے کم از کم اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ وہ ہندو سنگھٹن تحریک کے خطرہ سے بے پروا نہیں ہیں اور انھوں نے لالہ جی کی جگنی چپڑی

باتوں سے دھوکہ نہیں کھایا ہے۔

سوراج پارٹی کے خلاف انہوں نے صوبہ متحدہ میں جو کوششیں کیں ان کی وجہ مولانا نے یہ بیان کی کہ وہ اصولاً سوراج پارٹی یا کسی دوسری ایسی پارٹی کے ٹکٹ پر مسلمانوں کے کونسلوں میں جانے کو درست نہیں سمجھتے جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہو۔ ان کا خیال یہ ہے کہ سوراج پارٹی یا کسی اور ہندو اکثریت رکھنے والی پارٹی کے عہد نامہ پر دستخط کر کے کونسلوں میں جانے والے مسلمان نمائندہ کی بالکل وہی حیثیت ہے جو ایک مشترکہ حلقۂ انتخاب سے منتخب ہونے والے کی ہو سکتی ہے۔ جس طرح مؤخر الذکر اپنے حلقۂ انتخاب کی ہندو اکثریت کا پابند رہنے پر مجبور رہیگا، اسی طرح اول الذکر بھی اپنی جماعت کے عہد پر دستخط کر کے اس کی ہندو اکثریت کا پابند ہو جاتا ہے۔ پس اگر ہم اس جماعتی پابندی کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو جائیں تو ہمارا جداگانہ نیابت اور جداگانہ انتخاب کے لئے شور مچانا قطعاً بیکار ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اسی لئے میں نے مسلمانوں کو سوراج پارٹی سے الگ ہو کر کونسلوں میں جانے کا مشورہ دیا، اور اسی لئے میری رائے یہ ہے کہ کونسلوں میں جانے کے بعد بھی مسلمان کسی ایسی جماعت کے عہد نامہ پر دستخط نہ کریں جس میں ہندو اکثریت ہو اور جس کے پابند ہو کر وہ اسلامی مفاد کی حفاظت کے لئے آزاد نہ رہ سکتے ہوں۔

کونسلوں میں مسلمانوں کی پالیسی کیا ہونی چاہئے؟ اس سوال کا جواب اب مولانا یہ دیتے ہیں کہ اگر ہمارا نصب العین ہندوستان کی کامل آزادی ہو تب تو کونسلوں میں جانا اور اصلاحات پر عملدرآمد کرنا ہی بیکار ہے، لیکن اگر اس نصب العین سے ہم ہٹ چکے ہیں اور ہندو مسلم مناقشات نے ہمیں زیر سایہ حکومت برطانیہ رہکر صرف ہوم رول حاصل کر لینے ہی پر قانع کر دیا ہے، تو ایسی حالت میں ہم خالص نیشنلسٹ پالیسی اختیار نہیں کر سکتے، بلکہ لازمی طور پر ہمیں وہی پالیسی اختیار کرنی پڑے گی جو پنڈت مالوی اور لالہ لاجپت رائے کی جماعت نے اختیار کی ہے، یعنی "پہلے اپنا قومی مفاد پھر ملکی مفاد"۔ جہاں خالص ملکی مفاد کا سوال درپیش ہو تو تمام جماعتیں ایک ہو جائیں اور جب کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو فرقہ وارانہ مفاد سے تعلق رکھتا ہو تو ہر جماعت اپنی قوم کے مفاد کی حفاظت کرے۔

ایک ایسی متحدہ جماعت کے وجود کو ہماری طرح مولانا بھی بہت مفید سمجھتے ہیں جو ہندو اور مسلمان دونوں سے مرکب ہو اور دونوں قوموں کے مفاد کی یکساں حفاظت کرے۔ لیکن ان کی رائے یہ ہے کہ سوراج پارٹی میں ایسی متحدہ جماعت بننے کی صلاحیت موجود نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنے آئین عمل سے اس مسلّم اصول کو خارج کر دیا ہے جس کا منشاء یہ تھا کہ "کوئی تجویز جس کا تعلق کسی خاص فرقہ سے ہو اس وقت تک منظور نہیں کی جا سکتی جب تک خود اس فرقہ کے دو تہائی نمائندے اس کی تائید نہ کریں"۔ مولانا کہتے ہیں کہ اس اصول کو جو قلیل التعداد جماعتوں کے حقوق کی حفاظت کا واحد ضامن تھا، منسوخ کر کے سوراج پارٹی نے ایک مشترکہ وطنی جماعت بننے کی صلاحیت کو کھو دیا ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ اس کے باوجود یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس اصول کو مسترد کرنا ایک شدید غلطی تھی، اور ہم حیران ہیں کہ مولانا ابوالکلام نے اس غلطی کی کس بناء پر حمایت کی، مگر پھر بھی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بحالت موجودہ جتنی ہندو جماعتیں کونسلوں میں گئی ہیں، ان سب میں سوراج پارٹی کے ہندو زیادہ فراخ دل اور کم تر متعصب ہیں، اور مسلمانوں کو صرف انہیں سے انصاف کی تھوڑی بہت توقع ہو سکتی ہے۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمان اپنی اقلیت کے باعث کسی ایک غیر مسلم جماعت کے ساتھ اتحاد عمل کرنے پر مجبور ہوں تو ان کے لئے سوراجیوں سے زیادہ موزوں جماعت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ سرکاری حلقوں میں بیشک ان کا خیر مقدم کیا جائے گا، مگر کوئی سچا محب وطن اس حلقہ میں شامل ہونا پسند نہ کرے گا۔

معذرت

ہم نے نکاح مرتدہ کے متعلق مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورنیٹل کالج لاہور کے جو مضامین ۱۰، ۱۴ اور ۱۸ نومبر کے "الجمعیۃ" میں شائع کئے تھے ان میں غلطی سے "اورنیٹل کالج میگزین" کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ "الجمعیۃ" میں صحافتی آئین کے خلاف یہ فروگذاشت کیوں ہوئی۔ امید ہے کہ ہمعصر موصوف اس معذرت کو قبول کرے گا۔

نکات ولطائف

(مدیر نکات ولطائف کے قلم سے)

ایک حکیم نے اپنے دوست کو نہایت مختصر الفاظ میں ناصحانہ خط لکھا۔ اما بعد۔ فقط الناس بفعلك ولا تعظهم بقولك واستحى من الله بقدر قربه منك وخفه بقدر قدرته عليك والسلام۔

لوگوں کو بجائے قول کے اپنے فعل سے نصیحت کر۔ اور خدا کے قرب اور اس کی نزدیکی کا لحاظ کر کے اس سے حیا کر اور اس کی قدرۃ و قوت کو ملحوظ رکھکر اس سے خوف کر۔

فیثا غورس سے کسی نے دریافت کیا کہ کوئی شخص لوگوں کی دشمنی سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ فیثاغورس نے جواب دیا وہ ہی انسان محفوظ رہ سکتا ہے جس کی نہ بھلائی ظاہر ہو نہ برائی۔ سائل نے اس جواب پر تعجب کیا تو حکیم نے لکھا ان ظهر منه خير عاداه الاشرار وان ظهر منه شر عاداه الاخيار

اگر بھلائی ظاہر ہوگی تو برے اور اشرار لوگ دشمن ہو جائیں گے۔ اور اگر برائی ظاہر ہوگی تو نیک انسان دشمنی کریں گے۔

ایک حکیم کا قول ہے ما رأيت واحدا الاظننته خيرا منى لانى من نفسى على يقين ومنه على شك

مجھے جس شخص سے ملاقات کا موقع ہوا میں نے اس کو اپنے سے اچھا ہی خیال کیا کیونکہ مجھے اپنی برائی کا تو ہر وقت یقین حاصل ہے لیکن دوسرے کی برائی پر صرف شک ہی ہے یقین نہیں ہے۔

ایک مدیون کو اس کے قرضخواہوں نے قاضی کی عدالت میں پیش کیا۔ ایک ہزار دینار کا مطالبہ تھا۔ قاضی نے مدیون سے کہا یہ روپیہ ان لوگوں کا ادا کر دے۔ مدیون نے کہا مجھے موقع دیجئے۔ کہ میں اپنی زمین اور باغ فروخت کر کے روپیہ ادا کر دوں۔ قرضخواہوں نے یہ سنکر عدالت ہی کے کمرہ میں غل مچانا شروع کر دیا کہ یہ بالکل جھوٹا ہے نہ اسکے پاس زمین ہے نہ باغ۔ یہ تو بالکل مفلس ہے۔ مدیون نے قاضی کو کہا ان کی شہادتیں قلمبند کر لیجئے۔ کیا مفلس پر بھی دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ مدعیان کو خود میرے افلاس کا اعتراف ہے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش آیا۔ اس ظالم نے ایک بیگناہ کو قتل کے ارادے سے گرفتار کر کے دربار میں طلب کیا۔ یہ صاحب کوئی بڑے چلتے ہوئے بزرگ تھے۔ آتے ہی کہا میں امیر المومنین سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب دیدیا جائے۔ اس کے بعد اختیار ہے جو مناسب ہو میرے ساتھ سلوک کیا جائے۔ حجاج نے سوال کی اجازت دیدی اس نے کہا امیر المومنین السلام علیکم کا جواب کیا ہے۔ حجاج کے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ وعلیکم السلام۔ جواب دیدینے کے بعد حجاج کو اس امر کا احساس ہوا کہ سلامتی کی دعا کے بعد اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔

ظالم حجاج کے نام سے تو امت کا بچہ بچہ واقف ہے لیکن اس ظلم و جور کے عہد میں ایک نیک بندے کا صبر و استقلال ملاحظہ ہو۔

حجاج ایک دن خطبہ میں اہل بیت کی مذمت کر رہا تھا یہاں تک کہ جمعہ کی نماز کا استحبابی وقت نکلگیا۔ ایک خدا کا بندہ مسلمانوں کی جماعت میں سے بیساختہ بول اٹھا۔ ظالم کب تک یہ مذمت جاری رہے گی کچھ نماز کا بھی خیال ہے! حجاج کے سامنے اتنے الفاظ کہنا گورنمنٹ برطانیہ کو الٹی میٹم دینا تھا۔ خطبہ ہی میں حکم دیا اور اس افضل الجہاد کو جیل خانہ بھیجدیا گیا۔

نماز کے بعد بعض وہ بزرگ جو با ضابطہ جاسوس تو نہیں ہوتے لیکن حکام سے صرف اس لئے ملا کرتے ہیں کہ کسی کا کام کر دیا دیں۔ کچھ سزا میں تخفیف کرا دیں یا کسی امیدوار کو اچھی پوسٹ پر نامزد کرنے کی سفارش کر دیں۔ اس ٹائپ کے چند ملت فروشوں نے حجاج سے سفارش کی اور معذرت کی عرض کیا کہ حضور وہ تو دیوانہ ہے۔ جنون کا دورہ بھی اسکو ہوا کرتا ہے۔ آپ نے کس پاگل کو جیل خانہ بھیجدیا۔ حجاج نے وعدہ کر لیا کہ اگر وہ دیوانہ معافی مانگ لے اور اپنے الفاظ واپس لے لے تو ہم اسکو رہا کر دیں گے۔ یہ سرکاری طبقہ اپنی نیک نامی کے لئے جیل خانہ پر بھی حاضر ہوا تاکہ اس دیوانہ کو بھی سمجھائیں۔ مرد دیوانہ نے ان کی نصیحت کو سنکر ایک تحقیر آمیز تبسم فرمایا اور جواب میں کہا۔ تمام عمر میں میں نے ایک ہی تو کام کیا ہے اسی کی معافی مانگ لوں چہ خوب۔ یہ سبق کسی اور ہی کو پڑھایئے۔ خوشامدی طبقہ مایوس ہو کر چلا آیا اور چند دن بعد یہ مجاہد اعظم بھی رہا ہو گئے۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ "الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی، حسن ادا، اعتدال، متانت، صداقت کیساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کسقدر ضروری اور لازمی ہے مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دسوہہ ضلع ہوشیارپور میں

انجمن اصلاح المسلمین کی شاندار کامیابی

یہ انجمن اپریل ۱۹۲۵ء میں مسلمانان علاقہ دسوہہ کی مذہبی حالت۔ شرک و بدعت۔ گمراہی و جہالت۔ رسومات قبیحہ۔ عناد و فساد اور ہر فرقہ کی اجماعی ضد و مخالفت کی وجہ سے عالم وجود میں آئی۔ اس کی غرض و غایت اور مدعا و مطلب۔ اختلافات فروعی کو مٹا کر صحیح مسلمان بنانا۔ اور ایک پلیٹ فارم پر لانا ہے مسلمانان علاقہ دسوہہ میں مذکورہ صفات و عادات گھر کر چکی تھیں۔ اور ان کے مٹنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کہ چند افراد ملت کے دلوں میں اس ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر قومی خدمت کا جوش پیدا ہوا۔ اور انھوں نے ڈاکٹر سید ظفر حسین صاحب کی قیادت میں انجمن اصلاح المسلمین کی بنیاد ڈالدی۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انجمن کی ڈیڑھ سالہ ہمت و کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ بلکہ تاریک گھٹاؤں میں سے لامع انوار برسنے لگے اور باد بہر فضا چلنے لگی۔ اتحاد و اتفاق اور اخوت کی ندیاں جاری ہوگئیں۔ صدائے اللہ اکبر بلند ہونے لگی اور مسجدیں نمازیوں سے معمور ہونے لگیں بمردوزن اور بچے بوڑھے تک عربی و دینی تعلیم کے شائق ہوگئے جو مرالناس نفرت و حقارت اور گمراہی و جہالت چھوڑ بیٹے ہیں انجمن کے کارنامے اگرچہ طوالت مضمون کا موجب ہیں۔ لیکن تاہم آگاہی پبلک کے لیے مختصراً بیان کر دینا مناسب ہے۔

اس غریب اور مختصر جماعت کا اس نہایت مختصر عرصہ میں اتنا بڑا کام کر لینا خالی از دلچسپی نہیں جس پر اراکین انجمن اصلاح المسلمین عموماً اور ڈاکٹر سید ظفر حسین صاحب جو مجلس کے رکن رکین اور روح رواں ہیں خصوصاً شکریہ کے مستحق ہیں۔

انجمن نے انجمن کا بنیادی پتھر رکھتے ہی دینی تعلیم کا شوق دلانے کے لیے مدرسہ عربیہ کا سنگ بنیاد بھی رکھدیا اور ساتھ ہی زنانہ پرائمری سکول کھولکر لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لیے جد و جہد شروع کردی۔ اور ان ہر دو مدارس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضرت مولانا مولوی غلام مصطفٰے صاحب فاضل دیوبند اور ان کی تعلیم یافتہ اہلیہ محترمہ کی خدمات حاصل کی گئیں جنکا نام نامی محتاج تعریف و توصیف نہیں آپ بڑے فصیح و بلیغ واعظ ہیں۔ نیز عالم باعمل اور شیریں زبان ہونے کے باعث دور دراز سے لوگ آپکی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں اور دیہات کے لوگ وعظ کہنے کے لیے مدعو کرتے ہیں۔ دسوہہ جیسی جگہ صرف چند گنتی کے نمازی ہوتے تھے۔ مولوی صاحب کے وعظ سے متاثر ہوکر نمازی بن گیا ہے مسجد ارائیاں میں نماز جمعہ بڑی شان و شوکت سے ہوتی ہے۔ جہاں جمعہ میں چند آدمی ہوتے تھے۔ وہاں تین تین چار چار سو سے زیادہ آدمی فریضۂ جمعہ ادا کرنے کے لیے آتے ہیں پنجوقتہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔ مدرسہ عربیہ میں اسوقت چالیس بچے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں اور اکثر ختم کرکے صرف و نحو اور فارسی کی کتابیں پڑھنے میں مصروف ہیں مولانا کے درس و تدریس کا حال سنکر گجرات تک سے فقہ اور حدیث و تفسیر پڑھنے کے لیے دو طالب علم آئے۔ اور مولانا سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

طلبہ کے علاوہ علاقہ کے بزرگ و سن رسیدہ آدمی بھی حضرت مولانا کی صحبت سے فیض اٹھاتے ہیں سلسلہ مسائل و مواعظ جاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور انجمن کی کوشش سے بیچے تک باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ قرب و جوار کے دیہات میں بھی جاہل لوگ شریف نمازیوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے نمازیوں کی تعداد میں معتد بہ ترقی ہوئی ہے۔ اور پانچوں وقت اللہ اکبر کی آواز گونجتی ہے۔ یہ انجمن اگرچہ غریب انجمن ہے لیکن اس کے ارادے بلند ہیں۔ اس کا خیال ہے کہ اگر سرمایہ اجازت دے یا کوئی مخیر اسلامی امداد پر کمربستہ ہوجاویں تو دیہات میں بھی کچھ ایسا انتظام کر دیا جاوے جس سے لوگ پابند صوم و صلوۃ ہوسکیں۔ اور بوڑھے اور بچے دینی تعلیم سے بہرہ اندوز ہوسکیں۔ دو دو یا چار چار گاؤں میں ایک ایک الحاقی عربی درسگاہ قائم کر دی جائے۔ خداوند کریم انجمن کے اس نیک ارادے کو پورا کرے اور ہر نوع امداد غیبی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

انجمن اصلاح المسلمین کے زیر تحت ایک اور کمیٹی دعوت عمل کے نام سے قائم کی گئی ہے جو انجمن کے نوجوان ممبروں پر مشتمل ہے۔ اس کے مفصل حالات سکرٹری انجمن ظفریہ بلڈنگ دسوہہ سے دستیاب ہوسکتے ہیں جو پھر کبھی آئندہ شیوع میں ہدیہ ناظرین کیے جاویں گے۔

انجمن کو پابندی صوم و صلوۃ کا بڑا خیال ہے۔ اور تحریک دعوت عمل اس کی خاص کر مدعا ہے۔ نہایت خوشی سے اطلاع دیجاتی ہے کہ انجمن اسلامیہ ہائی اسکول دسوہہ نے ہر مسلمان طالب علم پر پابندی نماز فرض کر دی ہے۔ اور انکے بیدار مغز ہیڈ ماسٹر مرزا محمد بیگ صاحب بی۔ اے اس بات پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

انجمن نے واقعی مذہبی تفرقات مٹانے میں نمایاں کام کیا ہے۔ دسوہہ جیسی سرزمین میں جہاں مذہبی تعلیم بہت پیچھے تھی ان مدارس کے اجرا اور انجمنوں کے انعقاد سے نہایت اچھے نتیجہ کی امید ہے۔ خدائے لایزال کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس کے فضل و کرم سے انجمن اصلاح المسلمین قائم ہوئی جس نے باہمی اختلافات کو دور کرکے مختلف خیالات کے افراد کو ایک ہی مسجد میں ایک ہی امام کا مقتدی بنا دیا حنفی۔ اہلحدیث۔ شیعہ ایک ہی نظر آنے لگے ایک دوسرے کو اپنا وشفیق خیال کرنے لگا۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں اور ایک ہی خدا کو ماننے والوں نے عداوت چھوڑ کر اتحاد و اتفاق کا عہد واثق کر لیا۔ خداوند کریم اس طریق آشتی کو مستحکم و استوار بنائے۔ اور انجمن کے ارادوں میں تقویت بخشے اور ہمت بلند کرے۔

آخر میں ڈاکٹر سید ظفر حسین صاحب سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین کا مکرر شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور دعا کیجاتی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر انکو بیش از بیش اس نیک کام کی توفیق بخشے اور اعانت و امداد فرمائے۔

نیز میں غافل سمجھا جاؤں گا اگر اس موقعہ پر حضرت مولانا مولوی غلام مصطفٰے صاحب کی خدمات کا تذکرہ دلی شکریہ کے ساتھ اعتراف نہ کروں۔ ان کی خدمات سے جو نیوض اس علاقہ کو پہنچے ہیں اس پردہ ہر طرح سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ لہٰذا قوم کی طرف سے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم اس مہر منقود کو مسلمانان علاقہ دسوہہ کی تبلیغ و تلقین کے لیے بیش از بیش ہمت عطا فرمائے۔ اور دیر تک اس جگہ قائم رکھے آمین ثم آمین۔

غازی

پریزیڈنٹ سب کمیٹی تعلیم انجمن اصلاح المسلمین دسوہہ

جریدۂ امارت کی اشاعت میں التوا

مکرمی زاد لطفکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

جناب کو معلوم ہے کہ ایڈیٹر جریدۂ امارت پر گورنمنٹ صوبہ بہار و اڑیسہ کی طرف سے "حکومت اور مسلمان" کے عنوان سے ایک مضمون کے تحریر پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) چلایا گیا تھا اور بعد چند ماہ یہ مقدمہ مختلف تاریخ پر پیش ہوکر ۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو فیصل پایا۔ جناب مولانا محمد عثمان غنی صاحب ایڈیٹر جریدۂ امارت کو ایک سال قید محض اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کا حکم سنایا گیا ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کو اپیل دائر ہوگئی اور اسی وقت ضمانت بھی ہوگئی۔

مذکورہ بالا وجوہ سے ۲۰ جمادی الاولی ۱۳۴۵ھ کا جریدہ شائع نہ ہوسکا۔ اور ۵ جمادی الثانی کا جریدہ بھی وقت پر شائع نہ ہوسکیگا۔ مگر اللہ پاک کی ذات سے امید کی جاتی ہے کہ ہفتہ عشرہ میں ضرور شائع ہوجائیگا اور جریدہ حسب دستور برابر جاری رہیگا۔ السعی منی والاتمام من اللہ

امید کہ آپ حضرات کو اس ناگہانی واقعہ سے پوری ہمدردی ہوگی۔ اور اس ناگزیر التوا کو معاف فرمائیں گے

فقط والسلام

محمد عبدالسبحان غفرلہ

منیجر جریدۂ امارت

دلّی والے خواجہ حسن نظامی اہل دہلی کی نظر میں

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم

واضح ہو کہ حسن نظامی نے اپنے آپ کو دلّی والا لکھکر اور جناب مولانا محمد علی کو رامپور والا لکھکر اس بات کی کوشش کی ہے کہ جاسوسی اور غداری کے قضیہ کو دلّی اور رامپور کا سوال بنا دے لیکن حسن نظامی گیسو دراز کو معلوم ہو کہ وہ دلّی والوں کو جیسا بیوقوف سمجھتے ہیں ویسے وہ نہیں ہیں۔ دلّی والے بہت ہوشیار اور نقاد ہیں، کھوٹے کھرے کو پہچانتے ہیں، دلّی والوں نے کبھی مکاروں کی قدر نہیں کی اور نہ آئندہ کریں گے، وہ تو آدمی کو پہچان کر اس کی قدر کرتے ہیں، جو آدمی قابل قدر ہوتا ہے خواہ وہ دلّی کا ہو یا باہر کا اس کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں، اور جو مکار اور دھوکہ باز ہوتا ہے۔ خواہ دلّی کا ہو یا باہر کا، اس کو منہ نہیں لگاتے دلّی والوں نے اوّل خوب ٹھوک بجا کر مولانا محمد علی کو پرکھا جب وہ قابل قدر ثابت ہوئے تو ان کی قدر کی ان کی تعظیم کی ان کے جلوس نکالے، ان کو پیشوا بنایا اور انکو محبوب سمجھتے ہیں یہ سلوک دلّی والوں کا کچھ مولانا محمد علی کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ سب قابل قدر آدمیوں کے ساتھ رہا ہے۔ شاہ ولی اللہ، مولانا عبدالحق محدث، خواجہ نظام الدین اولیا ان بزرگوں میں کوئی بھی دلّی کا متوطن نہیں تھا، لیکن دلّی والوں نے ان کی قدر کی اسی طرح آجکل بھی ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی، مولانا محمد کفایت اللہ اور دیگر بزرگوں کو دلّی والے اپنا محترم سمجھتے ہیں۔ دلّی والوں میں جناب حکیم اجمل خاں صاحب نامور شخص ہیں وہ درحقیقت قابل قدر ہیں چنانچہ دلّی والے ان کی قدر کرتے ہیں، اب ہمارے گیسو دراز خواجہ حسن نظامی دلّی والے (حالانکہ وہ غیاث پور کے رہنے والے ہیں) دلّی والوں نے آج تک نہ کبھی ان پر بھروسہ کیا نہ آئندہ کریں گے۔ سب دلّی والے ان کی حرکتوں اور ان کے کرتوتوں سے خوب واقف ہیں، بچہ بچہ ان کے شرمناک حالات جانتا ہے۔ پچھلی قبر کے پاس نواب بڑھن کے کوٹھے پر جو بے حیائی کی باتیں انھوں نے کی ہیں۔ اور عبدالغنی کا جو واقعہ ہوا ہے، ان سب کارناموں سے دلّی والے خوب واقف ہیں، اسی لیے جب دلّی والے حسن نظامی نیچا کرتا پہن کر اور گیسوؤں کو پریشان کرکے دلّی کے بازاروں میں گزرتے ہیں تو سب کہتے ہیں وقار یا بہروپیا وہ آیا حسن بن صباح اور سچی بات یہ ہے کہ گیسو دراز حسن نظامی خواہ تبلیغ کی ٹٹی کھڑی کرکے تجارتی اشتہار بازی کریں یا غریبوں کا اخبار نکالیں (جس کو ہم دلّی والے رذیلوں کا اخبار کہتے ہیں) دلّی والے تو اس کو بہروپیا ہی کہیں گے اور سمجھیں گے، یہ تو بیچارے باہر کے ہی سادہ لوح اور بیوقوف سیدھے سادے لوگ ہیں جو اس بہروپیے کے سانگ کو دیکھکر جال میں پھنس جاتے ہیں اور اس کو اچھا آدمی سمجھتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ جب حسن نظامی کا تبلیغی کام قابل اعتبار ہے اور وہ اس کو قابل اعتبار سمجھتے ہیں، تو دلّی کے لاکھوں مسلمانوں کو چھوڑ کر حسن نظامی باہر والوں سے چندہ مانگنے کیوں جاتے ہیں، اس سوال سے ساری حقیقت ظاہر ہوسکتی ہے۔

(باقی مضمون صفحہ پر لاحظہ ہو)

خبریات

عالم اسلامی

فرانس اور افغانستان کے تعلقات

جدید سفیر افغانستان کی تقریر

پیرس ۱۵ / جدید افغانی سفیر غلام نبی خاں کو دفتر خارجہ فرانس میں سرکاری طور پر قومی اعزاز سے خوش آمدید کہا گیا سفیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ فرانس کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ وہ آزاد اور خود مختار اقوام کا مہربان دانشمند محافظ ہے۔ آپ نے موسیو ڈیومرگ کو یقین دلایا کہ میں فرانس اور افغانستان کے درمیان مخلصانہ دوستی کے قیام و استحکام کی کوشش کرونگا۔

ہندوستان

مسلمانان گیا کا عظیم الشان جلسہ

خواجہ حسن نظامی کے خلاف اظہار نفرت

نواب محمد تفضل حسین صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

مسلمانان گیا کا ایک عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں ہر طبقہ کے حضرات بتعداد کثیر موجود تھے۔ جناب مولانا عبدالحکیم صاحب کی تجویز اور مولانا ضمیر الدین حیدر صاحب رئیس مخدوم پور گیا کی تائید سے جناب مولانا ابو یوسف صاحب قاضی امارت شرعیہ گیا "صدر" بنائے۔ بعدازاں جناب حافظ رفیق صاحب پیش امام جامع مسجد گیا۔ و مولانا عبدالحکیم صاحب مدرس اول مدرسہ انوار العلوم گیا و ولی الحق صاحب شاہو بیگوی نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا دردناک مرقع کھینچی اور حضور نظام کو جس مصیبت میں گرفتار کیے جانے کی کوشش کی جارہی ہے اس سے عوام کو اچھی طرح واقف کیا اور حضور نظام کے موجودہ مشکلات کا باعث خواجہ حسن نظامی کو ٹھیرایا۔ اور یہ اچھی طرح ثابت کیا کہ خواجہ حسن نظامی کے موجودہ خط سے اس بات کا صاف پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے اس کے علاوہ اور بہت کچھ جاسوسی و مخبری حضور نظام کے برخلاف کی ہوں گی جو ابھی پردہ میں ہیں۔ بعدازاں حسب ذیل تجویزیں باتفاق آرا منظور کی گئیں۔

تجاویز

(۱) مسلمانان گیا کا یہ عظیم الشان جلسہ خواجہ حسن نظامی بوریہ نشین کی غداری اور مخبری و جاسوسی جو حضور نظام کی سلطنت کو خطرہ میں ڈالنے کے لیے کی ہے اس پر دلی اظہار رنج کے بعد سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

محرک۔ مولانا عبدالحکیم صاحب مدرس اول مدرسہ انوار العلوم گیا۔
موید۔ حافظ محمد رفیق صاحب پیش امام جامع مسجد گیا۔

(۲) مولانا محمد علی صاحب نے خواجہ حسن نظامی کی جس جاسوسی و مخبری کا انکشاف کیا ہے۔ اس پر مسلمانان گیا کا یہ عظیم الشان جلسہ مولانا محمد علی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور خواجہ حسن نظامی کی ان کل کارروائیوں کو جو مولانا محمد علی کے برخلاف شائع کرتے ہیں لغو و مہمل تصور کرتا ہے۔ اور مولانا محمد علی صاحب پر اعتماد کا ووٹ پاس کرتا ہے۔

محرک۔ سید ولی الحق صاحب شاہو بیگوی
موید۔ مولوی ضمیر الدین حیدر عرف پیارے صاحب رئیس مخدوم پور گیا
مزید تائید۔ نعمت احمد صاحب پنجابی۔

(۳) خواجہ حسن نظامی کے "غریبوں کا اخبار" مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ کالم ۴ پر یہ عبارت کہ بالجھور و پیہ ماہوار ریاست بھوپال سے مولانا محمد علی کو ملتے ہیں" خواجہ صاحب کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نظام کی طرح وہ ریاست بھوپال کو بھی مصائب و آلام میں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کی اس روش سے مسلمانان گیا دلی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

محرک۔ جناب صدر۔

(۴) مذکورہ بالا تجویزیں خاص کر غریبوں کا اخبار اور دوسرے مشہور جرائد کو روانہ کر دی جائیں۔ کہ خواجہ حسن نظامی کو اپنی لغو کارروائیوں پر ندامت ہو۔

محرک۔ حکیم سید شاہ عبدالحمید صاحب۔ بہار شریف۔
موید۔ حکیم قطب الدین صاحب بہاری۔

مدیر جریدۂ امارت کی ضمانت پر رہائی

مولانا عثمان غنی صاحب مدیر جریدۂ امارت پر دفعہ ۱۲۴ الف کے سلسلہ میں مقدمہ چل رہا تھا ۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو خان بہادر عبدالحمید صاحب کے اجلاس میں ایک سال قید محض اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ مہینہ مزید قید کا حکم سنایا گیا۔ تاریخ مذکور پر ضمانت نہ ہوسکی۔ ۷ دسمبر کو ضمانت منظور ہوئی اور مولانا ممدوح رہا ہوئے۔

کوائف پشاور

ایک قافلہ پر ڈاکہ

بھی گڑھ کے نزدیک قافلہ کے آخری حصہ پر ڈاکہ پڑا۔ فی الحال جہانتک معلوم ہوا تین اونٹ مع سامان کے گم ہیں اور چند آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ یہ آدمی قافلہ سے بہت دیر کے بعد روانہ ہوئے تھے۔ اور ان کی تعداد بھی کم تھی۔ اس لیے ڈاکوؤں کو موقعہ ملا اور انھوں نے اپنا کام کیا اکے دکے پر حملہ اور لوٹ مار کی وارداتوں کا آغاز از سرنو ہوگیا ہے۔ کل صبح سات بجے کے قریب نہر اور شاہی باغ کے درمیان لالہ کرپارام کا کمبل کسی نے اتار لیا۔ آج صبح دس بجے دن کو مر پر چند کابلی اسقدر درزی کو چارباغ نماز پارت اخوند صاحب کے پاس دو بدمعاشوں نے سخت زخمی کیا۔

ظہور احمد کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا

پانی پت ۱۳ دسمبر۔ گذشتہ بلوۂ محرم پانی پت کے ایام میں چودھری سلطان احمد تحصیلدار کے فرزند ظہور احمد نے بھی بلا اختیار بہت سے ہندوؤں کے مکانات کی تلاشی لی تھی۔ اور بیا بندیوں کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے خلاف لالہ نیادر مل بی مہاجن پانی پت نے زیر دفعہ ۵۸ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کر دیا تھا جس میں ظہور احمد نے کرنال کے ایڈیشنل سشن جج کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں نظرثانی کی درخواست دی تھی۔ ۱۰ دسمبر کو یہ معاملہ ہائی کورٹ میں پیش ہوا۔ سماعت کے بعد جج نے درخواست نامنظور کردی۔

ایک مسیحی خاتون کا قبول اسلام

مورخہ ۱۲ دسمبر دن کو ایک بجے موٹر کار پر کلکتہ سے لیڈی مس میسز ا بارکیو تشریف لائیں۔ اور حضرت مولانا مولوی غلام فرید صاحب قریشی فاروقی ساکن گجرات پنجاب کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوئیں۔ اسلامی نام عائشہ رکھا گیا۔

لیڈی صاحبہ ایک ہونہار اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں انگریزی میں قرآن شریف کا ترجمہ ان کے پاس رکھا گیا ہے اسلامی تاریخ سے واقف اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی معترف خاتون ہیں۔

ایک ہندو عورت کا قبول اسلام

مسلمانوں کو پھانسنے کی ناکام کوشش

چاٹگام ۱۶ دسمبر۔ پانچ مسلمانوں پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا کہ انھوں نے ایک ہندو عورت کو بجبر مسلمان بنایا لیکن سشن جج نے پانچوں مسلمانوں کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ عورت ہندوؤں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ اور اپنی خوشی سے مسلمان ہوئی ہے۔

عورت نے عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دی ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندی وفد کا خیر مقدم

پریٹوریا ۱۴ دسمبر ہیئت ہندیہ اسپیشل ٹرین پر پریٹوریا پہنچی۔ وزارت کے ایک رکن نے سرکاری طور پر اس کا استقبال کیا۔ وفد نے گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر جنرل کے ساتھ لنچ کھایا۔

وفد آج شام کیپ ٹاؤن کی طرف روانہ ہوجائے گا۔ اور راستہ میں کمبرلے ٹھہر کر ہیرے کی کانوں کا معائنہ کریگا۔

ریوٹر کے نمائندہ نے سر محمد حبیب اللہ سے ملاقات کی۔ آپ نے خیر مقدم پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا پیدائشی حق

مسز نائیڈو کا تار صدر اعظم کیپ ٹاؤن کے نام

بمبئی ۱۸ دسمبر۔ مسز نائیڈو پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس نے صدر اعظم کیپ ٹاؤن کو ایک تار بدیں مضمون ارسال کیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستان اپنے بچوں کے لیے آپ کے ہاتھوں اپنے معمولی پیدائشی حقوق انصاف اور حق شہریت کا طلبگار رہے" مسز نائیڈو نے ایک تار سر حبیب اللہ کو بھی دیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "خدا کرے آپ کا مشن امن و صلح کے لیے کامیاب ثابت ہو"۔

پٹواکھالی کی "ستیہ گرہ"

ہٹ دھرمی اور ضد کا مظاہرہ

باریسال ۵ / دسمبر ڈھول اور باجوں کے ساتھ جلوس نکالنے کا حق قائم کرنے کی خاطر پٹواکھالی میں ستیہ گرہ کی تحریک جاری ہے۔ ہر طرف سے رضا کار آرہے ہیں چنانچہ الہ آباد سلہٹ مدنا پور مداری پور۔ جیسور وغیرہ کے مقامات سے بھی رضا کار آگئے ہیں۔ اب کہ سکولوں کے سالانہ امتحان ختم ہوگئے ہیں۔ زیادہ رضا کاروں کی توقع کی جاتی ہے۔ ستیہ گرہ کے ۳۶ قیدی باریسال کے جیل میں ہیں۔ جن میں ۳ نے مقاطعہ جوعی کر رکھا ہے کل مسٹر

گھوش نے اس مقاطعہ جوئی کے سلسلہ میں مجسٹریٹ سے ملاقات کی اور قیدیوں کی شکایات بیان کیں۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ جیل خانوں کے انسپکٹر جنرل سے مل کر ان شکایات پر غور کیا جائے گا۔

کلکتہ کے ہندوؤں کا جلسہ

پٹواکھالی کی ستیہ گرہ کے لئے اپیل

کلکتہ ۱۶ر دسمبر۔ مرزاپور پارک میں شریمتی سرلا دیوی کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر ستیندر ناتھ سین نے تقریر کی۔ جو پٹواکھالی ضلع باریسال کی تحریک ستیہ گرہ کے رہنما تھے۔ اس مذہبی جنگ کے خاتمہ کے لئے آدمیوں اور روپے کی اپیلیں کی گئیں۔ مسٹر سین نے کہا کہ میں اس امداد و معاونت کا معترف ہوں۔ اور مجھے اور میرے رفقا کو بمبئی اور پنجاب سے دی گئی۔ آپ نے ہندؤں کے تمام طبقوں میں اتحاد خیال و اتحاد الفاظ پیدا کرنے پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو میں آزادی کی اس جنگ کو چھوڑنے کی بہ نسبت موت کو ترجیح دونگا۔

سوامی چھتند رائے نے کہا کہ حکومت کو ایسے معاملات میں غیر جانبدار رہنا چاہئیے۔ مسٹر شیام سندر چکرورتی نے کہا کہ لارڈ ارون کا یہ کہنا کہ اہل ہند خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ پٹواکھالی پر بہت صادق آتا ہے۔

کلکتہ میں وائسرائے کا دربار

کلکتہ ۱۷ر دسمبر۔ آج صبح وائسرائے نے دربار منعقد کیا ۹ سو سے زیادہ ہندوستانی اور یورپین معززین موجود تھے۔

آج وائسرائے۔ لیڈی ارون۔ شاہزادہ۔ اور شاہزادی نے بوس انسٹیٹیوٹ کا بھی معائنہ کیا۔

پنجاب کونسل کے افتتاح کی تاریخیں

صدر و نائب صدر کا انتخاب

مجلس وضع قوانین پنجاب کا اجلاس ۳ر جنوری ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوگا۔ اور ارکان حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

۴ر جنوری کو صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ ۵ر جنوری کو کونسل کی مجالس منتقدہ اور مجلس حسابات عامہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور نائب صدر منتخب کیا جائے گا۔

نائب صدر کے انتخاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ محرک کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ محرک کو مجوزہ نام کے ساتھ اپنے ایک مؤید کا نام بھی پیش کرنا پڑیگا نائب صدر کے انتخاب کے لئے گورنر کی منظوری ضروری ہے۔

بمبئی کونسل میں حکومت کی مخالفت

تین مختلف جماعتوں کی ترتیب

بمبئی ۱۷ر دسمبر۔ بمبئی کونسل کے منتخب شدہ ارکان کی تین معینہ جماعتیں بن گئی ہیں جن کے دستورہائے اساسی اور اصول اگرچہ مختلف ہیں لیکن سب جماعتیں اس امر پر متحد ہیں کہ جہاں ضرورت پیش آئے گی یہ لوگ حکومت کی مخالفت کریں گے۔

پہلی جماعت قومیت پسند کہلاتی ہے۔ جو کل مسٹر دادابھائی ڈیسائی کے ایما پر بنائی گئی۔

دوسری سوراجیہ جماعت ہے جو کانگریسی ارکان پر مشتمل ہے۔ اس جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے اصول پر قائم رہے گی۔ اور اپنی متحدہ ہستی قائم رکھے گی۔ لیکن حکومت کی مخالفت کرنے اور اس مخالفت کو موثر بنانے کے لئے وہ قومیت پسند جماعت کے ساتھ اتحاد عمل کرے گی۔

تیسری جماعت مسٹر لال جی نرائن جی نے قائم کی ہے۔ جو دو ارکان نے اس جماعت میں شمولیت کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جلسہ پر صرف سات آئے یہ جماعت یونائیٹڈ نیشنلسٹ پارٹی کہلائے گی۔ اور مفاد عامہ کو پیش نظر رکھنا اس کا اصول ہوگا۔ یہ جماعت اصلاحات پر کاربند ہوگی اور انہیں ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔ اور فرقہ وار۔ جماعتی۔ صوبجاتی تقسیم اور اختلاف کو اہمیت نہ دے گی۔ اور ہر اس ذریعہ کی مخالفت کرے گی۔ جو مفاد عامہ کے خلاف ہوگا۔ اس جماعت کے ارکان جماعتی فیصلہ کے مطابق رائے لیا کریں گے۔ اور جب ایسا موقع نہ ہوگا۔ تو رہنما کی ہدایت پر عمل پیرا ہوں گے۔

مسلم آؤٹ لک سے مسٹر ڈاؤ داپسن کا استعفا

لاہور ۱۸ر دسمبر۔ مسلم آؤٹ لک مورخہ ۱۷ر دسمبر میں جو مضمون شائع ہوئے اور جس کی اشاعت کی وجہ سے مسٹر داؤد آپسن اڈیٹر مسلم آؤٹ لک نے استعفا دیدیا ہے۔ اس سے عام طور پر دلچسپی لی جا رہی ہے۔ اور ایک سنسنی سی پھیلی ہوئی ہے۔ مسٹر اپسن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اپنا مفصل بیان ارسال کیا ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

مسلم آؤٹ لک مورخہ ۱۷ر دسمبر میں جو مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے اس میں جن عقائد و جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مجھے ان سے قطعاً کوئی تعلق نہیں نہ میں اس کی اشاعت کا ذمہ وار ہی ہوں۔

یہ مضمون سر فضل حسین کے ایک معتقد حامی نے اخبار کے مالک کو شائع کرنے کے لئے دیا تھا۔ اور میری عدم موجودگی میں اخبار کے مالک نے یہ مضمون دفتر میں اشاعت کے لئے دیا۔ مجھے ہدایت کی گئی کہ یہ مضمون اسی روز بطور مقالہ افتتاحیہ ضرور شائع ہونا چاہئیے۔ چونکہ اخبار کے مالک صاحب اس روز تمام دن دفتر سے غائب تھے۔ اس لئے میں اس سے زیادہ اور کچھ نہ کرسکا کہ مضمون کی انگریزی صحیح کی۔ اور اس میں ترمیم و اصلاح کی تاکہ میرے نقطہ نظر اور عقیدہ سے تصادم نہ ہو۔ لیکن اس مضمون کی اس طرح اشاعت کہ گویا وہ میرے قلم سے شائع ہوا ہے۔ مالک اخبار کی عہد شکنی ہے مالک اخبار کا مجھ سے یہ معاہدہ تھا کہ میں مسلمانوں کے بہترین مفاد کی حفاظت کے لئے کام کروں گا۔ اس مضمون میں جن خیالات و توقعات کا اظہار کیا گیا تھا وہ مسلمانوں کے بہترین مفاد کے خلاف تھے۔ اس مضمون کی اشاعت کو میں نے صریح عہد شکنی اور وعدہ خلافی خیال کرکے اخبار سے اپنے تعلقات منقطع کرلئے۔ میرے خیال میں جماعتی سیاسیات میں سر فضل حسین کی مداخلت ناجائز ہے۔ کیونکہ حکومت کے متعلقہ شعبہ جات میں ان کا مرتبہ اعلیٰ ہے۔ اگر کوئی یورپین بھی جماعتی سیاسیات میں اس طرح مداخلت کرتا تو ہندو اور مسلمان اخبارات اس کی بھی شدید مخالفت کرتے۔

مسٹر اپسن نے ہفتہ وار انگریزی مسلم اخبار آبزرور کی عنان ادارت سنبھال لی ہے۔ اور چند جوشیلے اور سرگرم کام کرنے والے مسلمانوں کی امداد سے سال نو کے آغاز سے پہلے ہی وہ ایک مشترکہ پبلک کمپنی کی ملکیت ۔ ۔ ۔ ۔ میں آبزرور کو روزانہ نکال سکیں گے۔

۳۱ر دسمبر کو یاد رکھو

ایکدن خدا کے لئے وقف کردو

"الجمعیۃ" نے اپنی دس سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں آن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہوجائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کردیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار بہم پہنچا سکتے ہوں پہنچائیے۔

مجھے آپ کے جذبہ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ر دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھینگے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

پنجاب کونسل کی وزارت

مسٹر اپسن ڈاکٹر اقبال کی تائید کریں گے

لاہور ۱۸ر دسمبر۔ مجلس مقننہ پنجاب میں جدید منتخب مسلم ارکان کی جو جدید جماعت ہے، وہ تیسری وزارت ڈاکٹر اقبال کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ اس جماعت کے مقتدر حضرات نے ڈاکٹر اقبال سے درخواست کی ہے کہ اگر ان کو وزارت پیش کی جائے، تو وہ قبول کرلیں۔ مسٹر اپسن ڈاکٹر اقبال کے وزیر بننے کے حامی ہیں، اور گذشتہ کونسل کی اس جماعت کے مخالف ہیں جو سر فضل حسین کی وزارت تعلیم کے زمانہ میں ان کی حمایت کرتی رہی تھی۔

دارالحکومت

کمینہ پن کی لڑائی

دہلی [illegible] شہر میں مرزا حیرت صاحب (سابق مالک و ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی) پر ایک کمینہ حملہ کی خبر سے سنسنی پیدا ہوگئی ہے۔ حملہ کی نوعیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اخبار "درہ" میں شاید مرزا حیرت صاحب مضامین لکھکر دیتے ہیں۔ جس میں خواجہ حسن نظامی صاحب کی بچپن اور جوانی کی زندگی کے جیا سوز حالات پبلک میں روزانہ پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی خانگی و پبلک زندگی کے شرمناک واقعات دنیا پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اس اخبار کے اجراء کے بعد ہی سے ایک جماعت ان کے خلاف سخت غضبناک ہو رہی تھی۔ بالآخر سنا جاتا ہے کہ اس جماعت نے مرزا صاحب پر ایک غیر شریفانہ حملہ کردیا۔ اس جماعت کا خواجہ صاحب کو کوئی تعلق ہو یا نہو اس کا علم تو خدا کو ہے مگر پبلک میں یہ عام بدگمانی ہے کہ یہ حملہ انہی کی ہدایت سے ہوا ہے، اور اس لئے خواجہ صاحب کے خلاف اور بھی زیادہ ناراضی کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر اس جماعت نے خواجہ صاحب کی خیر خواہی کی بنا پر یہ حرکت کی ہے تو یقیناً اس سے زیادہ ان کی بدخواہی اور کوئی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس سے تو لوگوں کو یقین ہوجائے گا کہ ان کے پاس کمینہ ذرائع کے سوا اپنی صفائی کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہا۔ (نامہ نگار خصوصی)

انجمن تحفظ اوقاف کا جلسہ

علیگڈھ کا ایک تار مظہر ہے کہ بڑے دن کے ایام میں دہلی میں ایجوکیشنل کانفرنس اور مسلم لیگ کے جلسوں کے ساتھ ساتھ انجمن تحفظ اوقاف کا بھی ایک جلسہ ہوگا۔

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام

خواجہ حسن نظامی کا خط

بخدمت جناب ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند دہلی

سلام علیکم۔

مہربانی کرکے میرا نام اپنی جمعیت کے اس عہدے سے علیحدہ کر دیجئے۔ جو آپ کی جمعیت نے ازراہ حسن ظن مجھے عطا فرمایا تھا۔ کیونکہ مجھے آپ کی جمعیت کے ساتھ اب کوئی حسن ظن باقی نہیں ہے۔ میں یہ خط اخبارات کو بھی بھیج رہا ہوں۔

راقم حسن نظامی

ناظم جمعیۃ کا جواب

جناب خواجہ صاحب

السلام علیکم۔ آپ کا استعفا پہونچا۔ آپ جمعیۃ مرکزیہ کے رکن ہیں۔ رکنیت سے استعفا دینے اور جمعیت کی جانب حسن ظن باقی نہ رہنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

مہربانی فرماکر اپنے استعفے پر نظر ثانی فرمائیں اور مجھے نتیجے سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں جمعیۃ کے جلسہ میں معاملہ کو پیش کرسکوں۔

احمد سعید

بقیہ مضمون صفحہ ۴

اگر گیسو دراز حسن نظامی کو اپنی مردودیت اور مولانا محمد علی کی مقبولیت کا اندازہ کرنا ہے، تو اس کو جامع مسجد کے جلسے میں آکر مسلمانوں سے پوچھنا چاہئیے کہ دلی والو تم دلی والے حسن نظامی کے ساتھ ہو یا رامپور والے محمد علی کے۔ بس اس وقت معمہ حل ہوجائیگا اور خواجہ گیسو دراز کو اپنے بہروپیہ پن کا حال معلوم ہوجائے گا۔ اگر کسی اور نے ساتھ نہ دیا، تو جمالی اور غزالی تو آغوش میں لے کر کلیجہ ٹھنڈا کر ہی دینگے۔ دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر صاحبان سے بھی التماس ہے کہ وہ بھی ہمارے اس مضمون کو اپنے اخباروں میں چھاپ کر مشکور کریں۔

حاجی شہاب الدین، لطیف احمد بیڈانے، سراج الدین محمد عثمان بقلم خود ساکنان صدر بازار دہلی

فسخ بیعت کی تردید

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیت زاد عنایتکم۔ السلام علیکم

اخبار زمیندار نے ہمارے قبلہ و کعبہ پیر و مرشد حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری دام افضالہ کے خلاف ایک جھوٹا مضمون لکھا جس کے جواب میں میں نے ایک مضمون لکھکر شائع کرنے کے لئے رسید نمبر ۲۷ رجسٹر کیا ہے معلوم نہیں کہ یہ مضمون شائع ہوگا یا نہ ہوگا۔ آپ ازراہ مہربانی اس مضمون کو درج اخبار گرامی فرماکے ممنون فرمائیگا

آپ کا نیاز مند۔ عبدالصمد

جناب ایڈیٹر صاحب زمیندار زاد عنایتکم

السلام علیکم۔ آپ کے اخبار زمیندار جلد ۱۳ یوم سہ شنبہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ مطابق ۲ نومبر ۱۹۲۶ء نمبر ۲۳۹ کے پہلے صفحہ کے چوتھے کالم کے شروع میں ایک مضمون مندرج ہے جس کا عنوان "پیر جماعت علی شاہ سے فسخ بیعت" ہے کسی بیدین نے بسوہ کے چار مختلف محلوں کے چار مسلمانوں کے نام سے کہ جن میں میرا نام اور محلہ بھی داخل ہے ایک جھوٹی کھلی چٹھی میں سفید جھوٹ لکھکر اپنا منہ کالا کرلیا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

جناب میں نے اس جھوٹے مضمون کے جواب میں یہ چند سطریں لکھی ہیں میرا نام عبدالصمد ہے اور میں امیر نگر محلہ بسوہ میں رہتا ہوں اس محلہ میں اس نام کا کوئی دوسرا شخص نہیں۔ میں شاہ صاحب قبلہ کے غلاموں کا غلام اور مرید معتقد ہوں۔ جب میں نے یہ جھوٹی چٹھی آپ کے اخبار میں دیکھی تو مجھے سخت تعجب اور رنج ہوا۔ میں خود دوسرے تین شخصوں کی تلاش میں نکلا۔ بشیر احمد پارچہ فروش نامی کوئی شخص عیدگاہ محلہ میں تو کیا بلکہ بسوہ شہر میں ہی نہیں۔ بدستور غلام رسول گورنمنٹ کنٹراکٹر کنزاج

محلہ بسوہ اور غلام احمد منڈی محلہ ان تینوں اشخاص کا بھی پتہ نہ دار۔ کسی مفتری نے یہ جھوٹی چٹھی لکھکر ایک نیک بزرگ کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ مجھے امید ہے کہ آپ ایسی غلط خبروں کو درج اخبار نفرمائیگا۔

شور بختاں بآرزو خواہند　مقبلاں را زوال نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　چشمہ آفتاب را چہ گناہ

آپ کا نیاز مند۔ عبدالصمد امیر نگر محلہ بسوہ

تجاویز برائے سود مند کانفرنس

(جو عربک اسکول دہلی میں ۸ ۲ر دسمبر کی سہ پہر ادر شب میں منعقد ہوگی)

(۱) چونکہ مسلمان صنعت و حرفت زراعت و تجارت غرضکہ ہر شعبہ زندگی میں اس لئے پسماندہ ہیں کہ ان کی مالی حالت کمزور ہے اسوجہ سے اس کانفرنس کی رائے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی ترقی اور انہیں دیگر اقوام کے سودخواروں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے حسب ذیل طریقے اختیار کئے جائیں۔

(الف) مسلمانوں کو انجمہائے امداد باہمی میں شریک ہونے کی ترغیب دینا۔

(ب) مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنے تجارتی اور صنعتی بنک قائم کریں۔ اور ملک کے موجودہ بنکوں میں شریک ہوں۔

(ج) جن مقامات میں انجمہائے امداد باہمی اور بنکوں کے قیام کے مواقع نہوں وہاں مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنی قوم کے کاریگروں کاشتکاروں اور دوکانداروں کو کاروبار کے لئے معین منافع پر روپیہ دیں۔

(د) مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنا روپیہ بنکوں اور ڈاکخانوں میں جمع کریں۔ کیش سرٹیفکیٹ خریدیں اور اپنے بچوں کے حسابات ڈاکخانوں میں کھلوائیں اور اگر روپیہ کا منافع اپنے صرف میں لانے میں پس و پیش ہو تو اُسے وصول کرکے مسلمانوں کے کسی بھلائی کے کام یا تبلیغ و اشاعت مذہب میں دیدیں۔

(ہ) مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی زندگی کا بیمہ کرائیں اور اپنے بچوں کا تعلیمی بیمہ کرائیں۔

(۲) چونکہ ملک و قوم کی عام فلاح و بہبود کے تمام کام سرمایہ کی قلت سے رکے ہوتے ہیں۔ روپیہ کو زیور کی شکل میں منتقل کرکے اُسے کم قیمت و بیکار کرنا ملک و قوم کی ترقی کے لئے نہایت مضر ہے اسلئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ مسلمان زیور بنوانے اور آرائش و زیبائش کے جملہ سامانوں کو ترک کرکے اپنا زیادہ سے زیادہ روپیہ بالواسطہ اور بلاواسطہ تجارت صنعت و حرفت اور ملک کے دوسرے نفع آور کاموں میں لگائیں۔

(۳) مسلمانوں کے اوقاف اور مدارس و مساجد کا روپیہ یا تو لوگوں کے پاس بیکار پڑا رہتا ہے اور اس کے تلف ہونے کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے یا بنکوں میں بلا سود رکھا جاتا ہے جس کی نسبت بعض علمائے کرام نے انفرادی طور پر فتویٰ دیدیا ہے کہ اس کے منافع کو اس وجہ سے کہ وہ دیگر مذاہب کے تبلیغی کاموں میں دیدیا جاتا ہے ہرگز بنکوں میں نہ چھوڑا جائے بلکہ اسے وصول کرکے اپنے صرف میں لایا جائے یا کسی کار خیر میں دیدیا جائے ان حالات میں یہ کانفرنس جمعیۃ العلماء، ندوۃ العلماء، دارالعلوم دیوبند اور علمائے کرام کی دیگر جماعتوں سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بنک کے سود کے جواز کے متعلق ایک اجتماعی فتویٰ دیں تاکہ مسلمانوں کا جسقدر روپیہ مختلف بنکوں میں جمع ہے اور آئندہ ہو اُسکا منافع مسلمانوں کی تبلیغی جماعت کے کام آسکے۔ جنہیں حفاظت دین کے لئے اسوقت سرمایہ کی اشد ضرورت ہے۔

(۴) اس کانفرنس کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں جہاں ممکن ہو انجمن سود مند قائم کی جائے جس کا مقصد مسلمانوں کی مالی اصلاح ہو۔ اور جس کے ممبر صرف وہ لوگ مقرر ہوسکیں جن کا حساب کسی بنک یا ڈاکخانہ میں کھلا ہو، یا انہوں نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہو یا وہ کسی کوآپریٹو سوسائیٹی کے ممبر ہوں۔

ان کے علاوہ جن اصحاب کو کوئی تجویز پیش کرنی ہو تو نیازمند کے پاس ارسال فرمائیں۔

خاکسار
طفیل احمد منگلوری۔ عربک اسکول دہلی

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ

یہ امر قطعی طور پر طے پاچکا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بتاریخہائے ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ ہر ممکن کوشش اس امر کی جارہی ہے کہ لیگ کا سالانہ اجلاس نہایت ہی شاندار اور کامیاب ہو یہ باور کرنیکی وجوہات ہیں کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے نمایندگان بہت بڑی تعداد میں شرکت کے لئے تشریف لارہے ہیں۔

ایک شاندار پنڈال کا انتظام شہر کے مشہور جدت پسند بزرگ مولانا عبداللہ صاحب کے زیر اہتمام عربک کالج کے میدان میں کیا جارہا ہے پنڈال کے قریب کچھ دکانیں بھی تیار کی جائیں گی جن اصحاب کو دکانیں کی ضرورت ہو ۔ ۔ ۔ مال کی نمائش

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑھانے پر صرف کرسکتے ہیں تو اسی وقت سے دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ **مولوی** کے خریدار ہوجائیے۔ یہ ۹ برس سے ۲۲ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ ۴۸ صفحے ضخامت ہر مہینے ۸ صفحہ کا ایک دینی خطبہ ہوتا ہے ۸ صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے ۴ صفحہ میں تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ہے ۴ صفحہ میں تاریخی قصہ ہوتا ہے اور باقی صفحات میں مذہبی سیاسی اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شائع ہوتا ہے جسکی لاگت ۸ سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت شامل کرکے کل ۸ مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے [illegible] اللہ کا نام لیکر آج ہی ۸ بھیج دیجئے۔ اور جب [illegible] واپس بھیجئے

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ مولوی دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام و صوفیائے عظام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شروح سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ مثنوی کے شعر علی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ [illegible] ۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے [illegible] یہاں اسکا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ [illegible] سائز کے سوا تین سو صفحات قیمت حصہ اول [illegible] سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے [illegible] وعدہ۔ کتاب اگر مذاق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئیے جائینگے۔ فہرست کتب [illegible]

ملنے کا پتہ:- جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۸ روپے	۱۰ روپے
ششماہی	۴ روپے ۴ آنے	۵ روپے ۸ آنے

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

ا - جس قدر محترم ڈیلیگیٹس بیرون دہلی سے کانفرنس کی شرکت کے لئے دہلی تشریف لائیں۔ انکو دہلی جنکشن کا ٹکٹ لینا چاہئے۔ دہلی میں اور دوسرے اسٹیشن بھی ہیں لیکن اس اسٹیشن پر اترنے میں آسانی اور راحت ہے۔ اسٹیشن مذکور پر موٹر اور تانگے سواری کے واسطے ہمہ وقت موجود رہتے ہیں کیمپ کانفرنس سے بھی اسٹیشن کا فاصلہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔

۲ - ۲۵ دسمبر سے دہلی جنکشن پر والنٹیروں کا اجتماع رہیگا۔ جو ہر سمت کی ٹرین سے مہمانوں کو اتاریں گے۔ اور ان کی سواری کا بندوبست کر کے کیمپ کانفرنس کو روانہ کریں گے۔ سواری کا کرایہ مہمانوں کے ذمہ ہوگا۔

۳ - ڈیس سے قریب پریس گیلری رکھی گئی ہے اخبارات کے نمایندگان کو نمایندگی کا فارم دکھانے پر رپورٹنگ کے لئے فری ٹکٹ دیا جائے گا۔ براہ کرم وہ اخبارات جو اپنے نمایندے بھیجنا چاہیں ان کی آمد سے اور ان کے نام سے اطلاع دیں۔

۴ - جو اڈیٹر صاحبان بذات خود شریک ہوں وہ بھی اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے اطلاع بخشیں۔

خاکسار - عظمت اللہ وکیل
آنریری چیف سکرٹری ریسپشن کمیٹی - دہلی

محافظ الصبیان

ہندوستان کے مبلغ اعظم
حضرت خواجہ معین الدین چشتی

صحت النساء

تعلیم الاسلام

احسن الوظائف

اوراد و ظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

... ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے محبت الٰہی محبت رسول، ایمان کی حفاظت، گناہوں کی معافی، عذاب قبر سے رستگاری، شیطان کو مغلوب کرنا ... رزق کی کشائش - اولاد پیدا ہونے کے لئے، بچوں کی حفاظت و تندرستی، بچوں کی بیماری دور ... آشوب چشم، طاعون، مرگی، زہر کا اثر ... حفاظت کے نقش اور وظیفے اس کے علاوہ ... نماز قضا عمری کے وظیفے پھر ختم خواجگان نقشبند - دعائے حیدری - اسم اعظم کا وظیفہ ... اس کتاب میں موجود ہے ... قیمت صرف دس آنے (۱۰/) ہے

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے

چندہ: سالانہ ... ششماہی ...

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

لٹھے ریشمی کپڑے

چار نکاح کیجیے

خریداران الجمعیۃ سے ضروری گذارش

منیجر "الجمعیۃ"
بازار بلیماران - دہلی

نمک سعیدی

... بوتل کے نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک ...

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو
مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دوا پر کس قدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کس قدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مرار ید وغیرہ اور پنساریٹہ تھوک خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھیے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجیے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:-

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی - دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے
شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۰۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

ایڈیٹر ابوالاعلیٰ مودودی — مدیر مسئول محمد مرغوب صاحب

نمبر ۴۵	۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء	دہلی یوم یکشنبہ ۲۰ جمادی الاخر سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق	جلد ۴

نکاح مرتدہ

(مولانا احمد سعید صاحب کے قلم سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چوتھا موقع

کلاں محل کی ایک بیچاری مسلمان ہوئی اس کا بھی فرضی خاوند تجویز کیا گیا۔ بابو حشمت اللہ صاحب وکیل تھے جنہوں نے معمولی معاوضہ پر نہایت محنت سے مقدمہ کی پیروی کی۔ عورت کا بیان نہایت صاف تھا لیکن پھر بھی ایک مسلمان کو شبہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور لالہ روپ نرائن کی عدالت سے اس بیگناہ کو چار سال کی قید کا حکم سنادیا گیا۔ جو آخر کوشش سے بری ہوا۔ میں نے یہ چند واقعات ذکر کئے ہیں ورنہ اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں جو آج کل پیش آرہے ہیں گو یا کسی نومسلمہ سے نکاح کرنا ہی دفعہ ۴۹۸ کے جرم کا ارتکاب کرنا ہے۔ اگر عورت کا خاوند نہ بھی ہو تو فوراً ایک فرضی خاوند پیش کر دیا جاتا ہے۔ عدالتوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔ مذہبی تعصب یا قومی نقطۂ نظر سے کل پیٹ بھرجاتا ہی ہر قسم کے ظلم کو حلال کر دیتا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ

لڑکیاں تپ دق میں مبتلا نہیں ہو چکی ہیں۔ کیا ہزاروں لڑکیوں کے ماں باپ ۱۰۰۰ روپ کے ہاتھوں دکھ نہیں پا رہے ہیں۔ اگر کسی کو اس ناقابل تردید حقیقت کے بعد بھی اشتباہ ہو تو میں اس کے لیے تیار ہوں کہ خود لڑکیوں اور ان کے ماں باپوں کے بیانات شائع کروں۔

جب وہ فسخ نکاح سے مایوس ہو جائیں گی تو مرتد ہونا ترک کریں گی اس ہی کے ساتھ ساتھ ظالم خاوندوں سے ان کی مخلصی کے لیے بھی کوئی راہ نکالدو۔ اس سے زیادہ میری کوئی غرض نہیں۔ الحمد للہ میں مسلمان ہوں۔ حنفی ہوں۔ نہ غیر مقلد ہوں نہ غیر مقلدی

یہی نقاص معاملہ میں کس کس کی شکایت ہے

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ		
ششماہی		

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے — جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات — مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہوسکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو ایک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ساڑھے تین۔ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچے کو موٹا تازہ تندرست کرتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ۲ بارہ شیشی مع محصول

اکسیر دوام

سرمہ اکسیر چشم

عروس زندگی

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک مہینہ میں آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱۵ دربھنگہ (بہار)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

طلائے نادر

اکسیر جریان

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ڈاک نمبر ۵ بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۰ جمادی الاخر ۱۳۴۵ھ

لارڈ ارون کا تاریخی وعدہ

لارڈ ارون کی تقریر کلکتہ کے جس حصہ پر ہم نے اشاعت گذشتہ میں اظہار خیال کیا تھا وہ خاص طور پر مسلمانان بنگال کی تعلیمی و اقتصادی احوال سے متعلق تھا جس سے اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ضرور معلوم ہو گیا کہ ہمارے جدید وائسرائے صاحب مسلمانوں کے قومی مسائل سے دلچسپی و ہمدردی ظاہر کرنے میں اپنے قدیم پیش روؤں سے کم نہیں ہیں۔ ان کا مسلمانوں کو تعلیم کی طرف توجہ دلانا، حکومت کی تعلیمی عنایات سے مستفید ہونے کی تلقین کرنا، زراعت پیشہ مسلمانوں کو تعلیم میں ترقی کرنے کا مشورہ دینا اور انجمہائے امداد باہمی کی برکات سے استفادہ کرنے کا شوق دلانا، یہ سب وہ باتیں ہیں جو ابتدا سے ہمارے حکمرانوں کی معمول بہ رہی ہیں اور لارڈ ارون نے پوری مہارت و قابلیت کے ساتھ انہی قدیم روایات کو بحال رکھنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس حصہ سے گذرنے کے بعد اب ہمارے سامنے ان کی تقریر کا دوسرا حصہ آتا ہے جس میں انہوں نے جداگانہ نیابت اور سرکاری ملازمتوں کی متناسب تقسیم کے متعلق عام مسلمانان ہند کے بڑھتے ہوئے اضطراب کے لئے سامان تسکین بہم پہنچانے کی سعی کی ہے، اور حکومت کی طرف سے ایک ایسا وعدہ پیش کیا ہے جو اگر خدانخواستہ اس کے روایتی وعدوں کے معرفت "بے معنی" کی زینت نہ بنا اور "غرق مے ناب" ہو بھی گیا، تب بھی وہ آئندہ ہمارے مطالبات کے لئے ایک مضبوط بنیاد ضرور بن سکتا ہے۔ اس عہد آفریں موقع پر جبکہ مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارم اسکیم کی مدت حیات ختم کے قریب آ گئی ہے اور موجودہ نظام حکومت پر نظر ثانی کرنے اور مزید تغیرات پر غور کرنے کے لئے عنقریب ایک تاسیسی کمیشن آنے والا ہے، تمام مسلمانان ہند بے چینی کے ساتھ منتظر تھے کہ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت میں ان کی پوزیشن کیا ہو گی؟ ہندوؤں کے ایک طبقہ نے جو "ہند برائے اہل ہند" کے بجائے "ہند برائے ہنود" کے عقیدہ پر ایمان رکھتی ہے، جداگانہ نیابت اور جداگانہ انتخاب کے خلاف اپنی سرگرمیوں سے ان کے لئے خطرہ پیدا کر دیا تھا کہ کہیں وہ انگریزی حکومت کو پرچانے، دھوکہ دینے اور مرعوب کرنے کی کوششوں میں کامیاب نہ ہو جائیں اور آئندہ اصلاحات میں جداگانہ نیابت کے اصول کو از اکثر مشترکہ نیابت اور مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج نہ کر دیا جائے۔ ایسی حالت میں وائسرائے کا یہ اعلان یقیناً برمحل اور مسلمانوں کے لئے بہت کچھ موجب اطمینان ہے کہ:

"جداگانہ نیابت کے متعلق آپ لوگوں نے جس تشویش و اضطراب کا اظہار کیا ہے اس سے میں غافل نہیں ہوں اگرچہ یہ پیشین گوئی کرنا تو بہت قبل از وقت ہو گا کہ آئندہ تاسیسی کمیشن کن خطوط پر کار بند ہو گا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ ان مسائل میں سے ایک ہے جن کی طرف وہ پوری احتیاط کے ساتھ توجہ کرے گا اس کے ساتھ ہی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ موجودہ سسٹم میں کوئی تغیر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور مزید برآں میں آپ کو بلا تامل یہ اطمینان بھی دلا سکتا ہوں کہ آئندہ بھی اس قسم کا کوئی قدم ان قوموں کی رائے طلب کرنے اور اس پر پوری توجہ کے ساتھ غور کرنے کے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا جن پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔"

یہ ایک نہایت صاف اور صریح وعدہ ہے جس کو چاہے لارڈ ارون آگے چل کر بھول جائیں، مگر ہم اسے کبھی نہیں بھول سکتے۔ نیابت اور انتخاب کے سوال کو حل کرنے کی جب کبھی کوشش ...

ایک نومسلمہ کی عزت کا سوال

پٹوا کھالی ستیاگرہ اور کانگریس

اکثریت کا اجارہ

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

التصوف فی التجسس

خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی پر تبصرہ

محترم ایڈیٹر صاحب! مجھے آپ کے ادعائے صداقت و دیانت سے پوری توقع ہے کہ آپ ذیل کا مضمون اپنے اخبار الجمعیۃ میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے اگرچہ آپ کو ان سطور پر بھی تنقید کا حق باقی رہے گا لیکن میرے مضمون ...

خواجہ کی جنگجو طبیعت

خواجہ اور کعبہ کی حمایت

خواجہ کا طریقہ جنگ

(امانت کرا جاتے ہیں۔ لیکن خواجہ نے اس نا مناسب طریقہ جنگ سے ان کی مرضی توڑ دی۔ ان کو آج تک (ابھی کا افسوس) ہے کہ خواجہ نے ان دوستوں کو جو واقعی شریف اور مخلص تھے ذلیل سمجھا اور ان سے مشورہ کرنے سے پیشتر ہی پیشقدمی شروع کردی۔ اور ایسا غلط طریقہ اختیار کیا کہ ان کے سنجیدہ دوستوں کے لئے کوئی طریقہ اعانت باقی نہ رہا۔ میں خواجہ بدایونی کے ان دوستوں سے خوب واقف ہوں کہ جو ۲۶ گھنٹے خواجہ کی برات کے لئے اسکیمیں بنایا کرتے ہیں۔ اور آخر میں افسوس کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے غلط طریقہ کار میں بجز ان چند نوجوانوں کے جو خواجہ کے تنخواہ دار ہیں یا جنکو خواجہ کی تشخیص سے اپنی تصانیف فروخت کرانی ہیں کون خواجہ کا ہمنوا ہو سکتا ہے۔

خواجہ کی تبلیغ

اگرچہ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں بحث سے علیحدہ ہو کر غیر ضروری امور کا ذکر کروں۔ کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ جن لوگوں نے خطا کو بہانہ بنا کر بے سر و پا الزامات خواجہ بدایونی پر لگانے شروع کرتے ہیں جس میں اخبار الجمعیۃ بھی شریک ہے۔ ان الزامات کو ایک صاف اور صحیح روشنی میں رکھ دوں تاکہ واقعی الزام کی نوعیت سامنے آجائے اور لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا موقع نہ رہے یہ خواجہ کی حمایت نہیں ہے۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار اور حق و صداقت کی دعوت ہے۔ کسی شخص کی چھوٹی باتوں یا غلطی پر بدگمانی اور خواہ مخواہ فرضی الزامات کی بوچھاڑ اور ان قیاس احتمالات اور اعلوطات کیا تنک قرین انصاف اور ان صداقت و امانت کو زیبا ہو سکتے ہیں۔ لیکن خواجہ بدایونی نے چونکہ عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی غرض سے جو طریقہ ایسا خطرناک اختیار کیا ہے کہ مجبوراً ان چیزوں پر تھوڑی بہت بحث کرنی ضروری ہو گئی ہے خواجہ صاحب نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بار بار اپنی تبلیغ کو سراہا ہے۔ گویا جناب خواجہ کیا ہیں مجسم تبلیغ ہیں۔ [illegible]

[illegible]

بعض بے حقیقت اخباروں سے خواجہ کی حمایت کر کے اپنی ناسمجھی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ (باقی آئندہ)

خواجہ بدایونی کے متعلق اسلامی پریس کی رائے

[illegible]

خریداران الجمعیۃ
سے
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی اپیل

آپ کا خادم "جریدۂ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت۔ کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کسقدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

محترم بانی جناب مسیح الملک کی طرف سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کا تعارف اسکے

ہندوستانی دواخانہ دہلی کی تاریخ

(۱) ۱۹۰۳ء میں میرے مشورے مطابق یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی (مشترکہ سرمایہ سے قائم ہوئی اور اس دواخانہ کا افتتاح ہوا۔ تاکہ یونانی اور ویدک ادویہ کے کاروبار کو مضبوط بنیاد پر قائم کیا جائے۔ اور یونانی طب اور آیورویدک کی عام نفع رسانی میں دواؤں کی خرابی کے سبب جو رکاوٹ ان طبوں کی ترقی اور نئی تعمیر کے راستہ میں حائل ہتی اسے ہٹا دیا جائے۔

اچھی دوائیں نہ ملنے کے تلخ تجربے

اچھی دوائیں نہ ملنے کا تلخ تجربہ نہ تنہا مجھے بلکہ قریب قریب ان تمام اطبا کو تھا جن کے پاس اپنے ذاتی دواخانے نہ تھے اور وہ تجارت ادویہ کو اپنے پیشہ کے وقار اور فن شریف طب کی تاریخی روایات کے مناسب حال نہ سمجھ کر مجبور رہتے کہ بازار سے جیسی ادویہ بھی مل سکتی ہیں لیکر بیماروں کے لئے ان پر قناعت اور اعتماد کریں۔

انتہائی کوشش ادویہ کو طماعی اور اغراض شخصی سے بچانے کیلئے

(۲) اس کمپنی کا کام اچھا تھا۔ مگر میں نے بہتر سمجھا کہ اپنی طب کی ادویہ کے معاملہ کو زیادہ محفوظ کرنے کے لئے ایک دوسرا قدم اٹھایا جائے۔ اور ملک میں جو ایک نمونہ کا دواخانہ قائم ہوا تھا اسے آخری حد تک شخصی اور ذاتی مفاد سے علیحدہ رکھا جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء میں انجمن طبیہ نے (اب بورڈ آف ٹرسٹیز ویدک اینڈ یونانی طبی کے نام سے ایک جماعت دہلی اور باہر کے معززین کی ہے) اس کمپنی کے دواخانہ کو اپنے روپیہ سے خرید لیا۔ اور اس طرح اس کے کاروبار کے تمام گوشے محفوظ ہو گئے۔ اس وقت سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے نام سے یہ دواخانہ بیماروں کی اور ہماری طب کی برابر خدمت انجام دے رہا ہے۔

اس دواخانہ کے مقاصد

(۳) اس دواخانہ کے قیام سے یہ مقاصد میرے پیش نظر تھے (الف) یونانی اور ویدک طب شعبہ ادویہ کی اصلاح و ترقی (ب) بیماروں کے لئے بھروسہ کے لائق ادویہ کی بہم رسانی (ج) جو تھوڑا بہت نفع حاصل ہو وہ سب کا سب طبی مدرسہ (اب طبی کالج) پر صرف ہو۔

ان مقاصد میں کامیابی

(۴) رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے۔ ہندوستانی دواخانہ دہلی اب وہ درجہ حاصل کر لیا ہے کہ اب ان مقاصد میں اسکی کامیابی کا درست طریقے سے اندازہ آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے (الف) شعبہ ادویہ کی تہذیب و اصلاح میں اس دواخانہ کی کوشش برابر جاری ہے۔ قدیم فن دواسازی کے صحیح اصول کے مطابق جو دوائیں اس میں تیار کی جاتی ہیں۔ اس عرصہ میں ان کی نفع رسانی کا اچھی طرح مظاہرہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوائیں ہیں۔ جن کی تیاری

(باقی مضمون صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

سبر قیات

عالم اسلامی

ترکی میں ہوائی طاقت کی ترقی

ہوائی جہاز والوں کی ایسوسی ایشن کا جلسہ زیر صدارت عصمت پاشا ہوا جس میں ہوابازوں کے افسر۔ عمائدین اور نوابان شامل تھے۔ اس جلسے سے یہ ظاہر ہوا کہ متعدد ضروری مقامات پر ہوائی جہاز کے اسٹیشن تیار ہو چکے ہیں اور جن ہوائی طاقتوں کے مدارس کا افتتاح گذشتہ اپریل میں ہوا تھا آج ان کی حالت ترقی پر ہے۔ ہوائی جہاز رانی کے لئے ۱۱ اشخاص اور انجینئرنگ سیکھنے کے لئے پانچ اشخاص یورپ روانہ ہو چکے ہیں۔ ترکی تیس ولایت پر منقسم ہے۔ ان ولایتوں سے چندہ جمع کر کے تیس عدد ہوائی جہاز خرید کئے گئے ہیں اور ہر ہوائی جہاز کو اس ولایت کے نام پر منسوب کیا گیا ہے۔ جس کے چندے سے وہ خریدا گیا تھا اور ہوائی خطوط کے لئے انتظامات داخلیہ سال آئندہ میں شروع ہو جائیں گے۔

عصمت پاشا کی تقریر سے جمعیت کی روح کا پتہ چلتا تھا جو حسب ذیل ہے۔

فی زمانہ سخت ضروری امر خطہ ہوا ہو کی محافظت ہے۔ اس ہوائے لطیف کو جس میں اہل ترکی سانس لیکر زندہ رہتے ہیں۔ دشمنان قوم قبضہ کر کے چھین لینا چاہتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہمیں دشمن کے اس ہاتھ کو کاٹ کر پھینک دینا چاہیے۔ جو اس بے خیال سے بڑھایا جائے۔

اس کے بعد عصمت پاشا نے جمعیت کا شکریہ ادا کیا جیسا کہ غازی مصطفی کمال پاشا نے ادا کیا تھا۔

آئندہ سال کے لئے اس نظارت پر کاظم کا تقرر ہوا مگر یہ قرہ کاظم بکر پاشا نہیں ہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے۔

حمال الغیر

عورت کی عریانی کے خلاف جہاد
پاپائے اعظم کی اپیل

لندن ۱۹ دسمبر۔ روما کی ڈاک میں زبردست اپیل موصول ہوئی ہے جس میں کیتھولک ایسوسی ایشن کے مردوں سے التماس کی گئی ہے کہ وہ انسانیت اور آدمیت کی خاطر عورتوں کے مخرب اخلاق فیشنوں اور ان کے طور طریقوں کے خلاف جہاد کریں۔

پاپا روم نے یہ اپیل مردوں کے ایک مجمع کے سامنے کی۔ آپ نے کہا کہ انسان کا جسم خدا کا بنایا ہوا ہے اسلئے مقدس ہے اور ہر شخص پر اس کا احترام واجب ہے موجودہ فیشن اس کی بے حرمتی کرتے ہیں۔

بورڈو (فرانس) کے لاٹ پادری نے حکم دے دیا ہے کہ بچیاں ایسا لباس نہ پہنیں جس میں ان کے گھٹنے کھلے رہیں۔

ہندوستان

موپلوں کی جلاوطنی پر مدراس کے ہندو مسلمانوں کا احتجاج

مدراس ۱۹ دسمبر۔ مدراس پریذیڈنسی مسلم لیگ۔ اور مہاجن سبھا کے زیر سرپرستی ایک بڑا جلسہ انڈیمان کالونائزیشن کے برخلاف گوکھلے ہال میں ہوا۔ پریذیڈنٹ وینکٹا چٹی نے دوران تقریر میں گورنمنٹ کی رپورٹ کا حوالہ دیا اور گورنمنٹ کے اس فعل کی مذمت کی کہ موپلا لوگوں کی عورتوں۔ اور بچوں کو وہاں بھیجا جا رہا ہے۔ اور رپورٹ کی کثرت کی طرف گورنمنٹ نے کوئی توجہ نہیں دی۔

سیاسی نظر بندوں کے رہا ہونیکی افواہ

کلکتہ ۲۰ دسمبر۔ گذشتہ تین دن سے کلکتہ میں یہ افواہ بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے کہ جو لوگ آرڈیننس کی رو سے نظر بند کئے جا چکے ہیں وہ رہا کر دئے جائیں گے۔ اس افواہ میں مسٹر سوبھاش چندر بوس کا نام بھی خاص طور لیا جاتا ہے۔ اس افواہ کے پھیلنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حال ہی میں مسٹر بوس ایکس رے کے طبی معائنہ کے لئے رنگون لائے گئے تھے۔ ان کا ایک تار مظہر ہے کہ وہ بہت جلد مانڈلے چلے جائیں گے۔ سرکاری حلقوں سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت بنگال کو ان وجوہ کا کوئی علم نہیں جن کے باعث حکومت برما مسٹر بوس کو رنگون لیجانے پر مجبور ہوگئی اس غیر سرکاری اطلاع کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ نئے قواعد کی رو سے کسی مقامی حکومت کو یہ حق حاصل نہیں کہ نظر بند کو ایک جیل سے دوسرے جیل میں منتقل کر سکے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس نقل مکان میں رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ ہاں تمام نظر بندوں کے کاغذات پر از سر نو نظر ثانی کی گئی تھی۔

گوہاٹی کانگریس
ڈاک بنگلہ میں قیام کرنے کی اجازت

گوہاٹی ۲۰ دسمبر۔ مجلس استقبالیہ کانگریس کے صدر نے کمشنر آسام سے درخواست کی تھی کہ امسال کانگریس کے اجلاس میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر بھی شرکت کریں گے۔ لہذا ان معزز مہمانوں کے قیام کے لئے ڈاک بنگلہ کے دو کمرے دیدئے جائیں۔ لیکن کمشنر نے یہ درخواست منظور نہ کی۔

اب صدر کانگریس کے توجہ دلانے پر چیف سکرٹری نے مسٹر بھوکن صدر مجلس استقبالیہ کو مطلع کیا ہے کہ ڈاک بنگلہ سرکاری حکام کے قیام کے لئے مخصوص ہے لیکن یہ ایک خاص صورت ہے۔ اس لئے آپ ڈاک بنگلہ کا ایک کمرہ مسٹر پیتھک لارنس اور ان کی بیگم صاحبہ کے قیام کے لئے لے سکتے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے ایک رکن کی شرکت

گوہاٹی ۲۰ دسمبر۔ مسٹر پیتھک لارنس برطانوی پارلیمنٹ کے مزدور ممبر اور ان کی بیگم صاحبہ کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے لئے ۲۵ دسمبر کو گوہاٹی پہنچ جائیں گے۔ چھ یا سات یورپین اور امریکی وزیٹروں کی شرکت کی بھی توقع ہے۔ مسٹر سوائے ایک مقتدر امریکی اخبار نویس بھی شریک ہوں گے۔ اور مسٹر اسپنیلے ہائی بھی شرکت کریں گے۔

اعتدال پسند شریک نہ ہونگے

مدراس ۱۹ دسمبر۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے منتخب صدر نے اعتدال پسندوں کے لیڈروں کو بھی گوہاٹی کانگریس میں شرکت کے لئے مدعو کیا ہے۔ لیکن اعتدال پسندوں کی انجمن کا بھی سالانہ جلسہ انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا اس لئے غالباً کوئی اعتدال پسند لیڈر کانگریس کے جلسوں میں شریک نہ ہو سکیگا۔

گوہاٹی ۲۰ دسمبر۔ آسام و بنگال ریلوے کے حکام نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کے اجلاس کے زمانہ میں گوہاٹی اور پانڈو کے درمیان روزانہ ۱۵ ٹرینوں کی آمد و رفت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ آسام کے تمام حصوں سے رضاکار جوق جوق چلے آ رہے ہیں۔

سنگھٹنی پارٹی کا تذبذب

کلکتہ ۲۱ دسمبر۔ ڈاکٹر مونجے مسٹر اے۔ اور مسٹر اوگلے کلکتہ روانہ ہونے والے ہیں۔ کلکتہ سے یہ لوگ اغلباً گوہاٹی جائیں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مالوی پارٹی کانگریس میں شرکت یا عدم شرکت کا فیصلہ کل برلا پارک میں ایک کانفرنس منعقد کر کے کرے گی۔

مولانا شوکت علی اور مسٹر شعیب قریشی کی روانگی

بمبئی ۲۱ دسمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب پروگرام کے مطابق گوہاٹی کیلئے روانہ ہوگئے۔ مسٹر شعیب قریشی صاحب آج روانہ ہوئے ہیں۔

مولانا محمد علی گوہاٹی گئے

دہلی ۲۲ دسمبر۔ مولانا محمد علی صاحب گذشتہ شب میں پنجاب میل سے کلکتہ روانہ ہوگئے۔ کلکتہ سے آپ بھی غالباً اسی کاڑی سے گوہاٹی روانہ ہوں گے جس سے مولانا شوکت علی صاحب وغیرہ گوہاٹی جائیں گے

قومی جھنڈا بلند کرنیکی رسم

قومی جھنڈے کو بلند کرنے کی کارروائی اغلباً ۲۴ دسمبر کو انجام دی جائے گی جبکہ رضاکار جنہیں ڈاکٹر ہارڈیکر تیار کر رہے ہیں جھنڈے کو سلامی دیں گے اور لیڈر صاحبان جھنڈے کی اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔ جھنڈا تین رنگوں کا ہے۔

صدر کانگریس کا کلکتہ میں ورود

مسٹر سری نواس آئینگر منتخب شدہ صدر کانگریس آج صبح کو مدراس میل سے کلکتہ پہونچے۔ ٹرین ۴۰ منٹ لیٹ تھی۔ اسٹیشن پر ایک اجتماع کثیر نے ان کا استقبال کیا۔ گوہاٹی نے صدر کے استقبال کے لئے والنٹیروں کا ایک دستہ بھیجا گیا تھا۔

اجلاس کی تاریخیں

مجلس انتخاب مضامین (سبجیکٹس کمیٹی) کا جلسہ ۲۴ دسمبر کو ہوگا۔ کانگریس کا پہلا اجلاس ۲۶ دسمبر کو ہوگا اور دو روز متواتر ہوتا رہیگا۔ انتشار منعقد ہوگا [illegible] سودیشی نمائش کے انتظامات بھی تقریباً تمام ہو چکے ہیں۔

کلکتہ میں ہندو مسلم فساد کا خطرہ

کلکتہ ۲۲ دسمبر۔ رکابی بازار کی حالت نہایت خطرناک اور نازک ہے۔ فساد کا اندیشہ ہے۔ مہاتب کی سالانہ رسم سنکیرتن اور جلوس کے ساتھ کل ادا کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کے عذرات نہیں سنے گئے۔ سب ڈویژنل افسر نے ہندوؤں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ گذشتہ برسوں کی طرح اس مرتبہ بھی اپنا جلوس باجہ بجاتے ہوئے مسجدوں کے سامنے سے لیجائیں۔ البتہ نماز کے اوقات میں مداخلت نہ کریں۔ فساد کے خطرہ کی وجہ سے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس منشی گنج۔ ایک سو کنسٹبلوں کی جمعیت اور ایک فوجی جمعیت کے ساتھ ایک یورپین افسر کی سرکردگی میں آج رکابی بازار گئے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ بھی کل پہنچ جائیں گے۔

سید حبیب شاہ اور سید عنایت شاہ صاحبان کا مقدمہ

لاہور ۲۲ دسمبر۔ سید حبیب مالک اخبار سیاست اور ان کے برادر عزیز سید عنایت شاہ صاحب کے خلاف مقدمہ کی آج پھر سماعت ہوئی۔ ایک پولیس افسر پر حملہ کرنے کا ان پر الزام ہے وکیل ملزمین نے درخواست کی ہے کہ استغاثہ کے تمام گواہوں کو جرح کے لئے طلب کیا جائے۔ ۸ جنوری کو مقدمہ کی سماعت ہوگی۔

حضور نظام کی حمایت میں مسلمانان بریلی کا جلسہ

نعیم الدین نوری صاحب بریلی سے ۲۲ دسمبر کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

مسلمانان بریلی کا ایک عام جلسہ حسب الطلب مولوی عبدالودود صاحب آنریری سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ۲۲ دسمبر کی سہ پہر کو جامع مسجد نومحلہ میں منعقد ہوا۔ صدر جلسہ مولانا محمد یسین صاحب تھے۔ ایک ریزولیوشن باتفاق آرا پاس ہوا جس میں ان پریشان کن رپورٹوں کو دیکھتے ہوئے جو کچھ عرصہ سے اخباروں میں شائع ہو رہی ہیں ہز اگزالٹڈ ہائنس حضور نظام شہریار دکن سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے عمل کی طرف پھر غور کرے اور باب تصفیہ مسائل کے لئے معاہدات اور گورنمنٹ کی روایتی پالیسی کے مطابق رویہ اختیار کرے تاکہ دونوں حکومتوں کے درمیان تعلقات دوستانہ اور خوشگوار رہو جائیں۔ رضا کاروں سے ملکر مولانا عبدالودود صاحب کی ایک موثر نظم پڑھی۔ ہز اگزالٹڈ ہائنس حضور نظام حیدرآباد کے لئے عام دعا مانگنے کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

دار الحکومت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے مہمانوں کو اطلاع

عظمت اللہ صاحب وکیل آنریری جوائنٹ سکرٹری انجمن استقبالیہ اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

۱۔ تمام محترم ممبران کانفرنس کو جو کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر میں شریک ہونے کے واسطے دہلی تشریف لا رہے ہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر مجلس استقبالیہ جواب تک فتح پوری میں قائم تھا ۲۳ دسمبر کو کیمپ کانفرنس بیرون اجمیری دروازہ احاطہ عربک اسکول میں منتقل ہو جائے گا لہذا شہر دہلی کے اصحاب جس قسم کی واقفیت حاصل کرنی چاہیں وہ پتہ مذکور پر دفتر میں تشریف لائیں نیز بیرون جات کے اصحاب بھی پتہ بالا سے مراسلت کریں۔

۲۔ جو ڈیلیگیٹس کیمپ کانفرنس میں کسی وجہ سے قیام نہ کرسکیں اور اپنے دوست احباب کے ہاں یا کسی ہوٹل میں قیام فرمائیں ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنی تشریف آوری سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ اس امر کا صحیح اندازہ ہو کہ قوم کے کسقدر افراد نے اس مفید غرض میں دلچسپی لیکر زحمت سفر گوارا فرمائی۔

اردو کانفرنس کی صدارت

مسٹر منیر احمد علوی صاحب علیگڈھ سے ۲۲ تاریخ کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ساتھ ۲۶ تاریخ کی شب کو جو جلسہ اردو کانفرنس کا زیر اہتمام انجمن اردو معلی علیگڈھ منعقد ہونیوالا ہے۔ اس کی صدارت جناب مولانا نورالحسن صاحب نیر کاکوروی خلف الرشید جناب مولانا محسن کاکوروی جو ہندوستان کے مشہور و معروف شاعر تھے منظور فرمالی ہے۔ آپ ۲۶ تاریخ کی صبح کو دہلی وارد ہونگے۔

سوامی شردہانند پر قاتلانہ حملہ

سوامی جی جانبر نہو سکے

دہلی ۲۴ دسمبر۔ کل چار بجے تمام شہر میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی کہ سوامی شردہانند پر کسی شخص نے ریوالور سے فائر کیا جس کے باعث وہ جانبر نہ ہوسکے۔ شام کے وقت صدر بازار۔ کھاری باولی سنے بازار اور چاندنی چوک کی دکانیں بند ہوگئیں۔ چاوڑی بازار کا بھی ایک بڑا حصہ بند ہوگیا۔ اور ایک سنسنی پھیل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قاتل کوئی مسلمان تھا لیکن ابھی تک اس کا نام۔ اور تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

سنا جاتا ہے کہ جسوقت اس خبر کو سن کر ہندو آبادی میں ہیجان پیدا ہوا اور وہ جمع ہونے شروع ہوئے تو بعض ہندوؤں نے مشتعل ہوکر انتقاماً چند مسلمانوں کو زدوکوب کردیا۔ اور ان میں سے بعض مسلمان سول ہسپتال میں بھی داخل ہوئے ہیں۔ اس کو سمعصر تیج یوں لکھتا ہے

"اسوقت شہر میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہندوؤں کے ہجوم سے بازار میں کچھا کچھ بھیڑ ہوگئی۔ اور سب لوگ شری سوامی جی کے لیے بیتاب نظر آنے لگے مشکل سے لوگوں کو روکا جارہا تھا۔ اتنے میں مسلمانوں کا ایک جتھا بھیڑ میں گھسنے لگا۔ شاید اس کا مطلب ملزم کو چھڑانیکا ہوا سی کوشش میں کچھ ہندوؤں کے ساتھ ان کی دھکم دھکا ہوگئی جس سے کچھ آدمیوں کے چوٹیں بھی آئیں"

اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اپنے جوش میں اس واقعہ کو قومی سوال بنانا چاہتے تھے۔ اسکی بھی کوشش کی جارہی ہے کہ اس کارروائی کو کسی سازش کے ماتحت ثابت کیا جائے۔ جیسا کہ تیج کے ضمیمہ میں ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے "ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ اس سازش کی تہ میں کون کون سی طاقتیں کام کر رہی تھیں۔ لیکن واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فعل محض ایک آدمی کے خیال کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک زبردست سازش کا نتیجہ ہے"۔

آج بھی شہر میں اس خبر سے ہیجان برپا ہے۔ آج دس بجے سوامی جی کا پوسٹ مارٹم ہوگا۔ اور کل دوپہر کے ۱۱ بجے ارتھی نکالی جائے گی۔ دوسرے مقامات پر بھی یہ خبر تاروں۔ اور ٹیلیفونوں کے ذریعہ پہنچادی گئی ہے۔ جہاں سے لوگوں کے پہنچنے کی امید کی جاتی ہے۔

اصل واقعہ کے متعلق تیج کا بیان

سوامی جی قریب ایک ماہ سے نمونیہ کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ابھی دو روز ہوئے انکا بخار دور ہوا تھا ۲۳ دسمبر کی صبح کو ہلکی یا تھوڑا سا اشنان گرم پانی کیا تھا۔ بیماری کے دنوں میں روزانہ یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ کہیں سطری سوامی جی پر اگ مگن نہ کر جائیں لیکن دھرم کے سپاہی کا انت بیماری سے کیسے ہوتا۔ بیماری دور ہوگئی اور سوامی جی اٹھنے بیٹھنے لگے۔

کل بعد دوپہر پونے چار بجے کے قریب شری سوامی جی نے اپنے وفادار سیوک دھرم سنگھ سے کہا کہ پاخانہ جانا ہے سیوک نے چارپائی کے پاس کموڈ رکھ دیا۔ سوامی جی نے رفع حاجت کے بعد ہاتھ منہ دھویا۔ اتنے میں سیڑھیوں پر ایک مسلمان دکھائی دیا جو کمبل اوڑھے ہوئے تھا۔ بیماری کی وجہ سے سوامی جی کے پاس ڈاکٹروں نے لوگوں کا آنا جانا بند کر رکھا تھا۔ اس لئے سیوک نے اس کو روک دیا۔ وہ کہنے لگا کہ سوامی جی کے درشن کروں گا۔ نوکر تو روکتا رہا لیکن سوامی نے آواز دی اور سیوک سے کہا کہ اسے آجانے دو۔ سیوک نے مسلمان کو اندر بلالیا۔ اندر آکر اس نے سوامی جی سے کہا کہ سوامی جی میں آپ سے اسلام کے متعلق کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ سوامی جی نے کہا کہ بھائی میں بیمار ہوں۔ تمہاری دعا سے راضی ہو جاؤں گا تو بات چیت کروں گا۔ اس پر اس نے پانی مانگا۔ سوامی نے سیوک سے کہا کہ ان کو پانی پلادو۔ دھرم سنگھ اس مسلمان کے ساتھ کمرہ سے باہر آگیا اور اس کو پانی پلایا۔ پانی پیکر وہ نابکار ظالم پھر کمرہ میں گھس گیا اور اندر گھستے ہی ریوالور نکال کر سوامی جی پر گولی چلادی۔ سوامی جی تکیہ کے سہارے بستر علالت پر بیٹھے ہوئے تھے پہلی گولی سوامی کے سینے میں ہوتی ہوئی پھیپھڑے میں جاکر لگی۔ اسی وقت سوامی جی کی آنکھیں بند ہوگئیں۔ حملہ آور نے دوسری گولی پھر چھوڑی دونوں گولیاں آنکھ جھپکنے میں چلائی گئیں۔ اتنے میں دھرم سنگھ سیوک نے لپک کر پیچھے سے خونی ظالم کو پکڑ لیا بدکیش نے پھر سوامی جی پر تیسرا فائر کیا۔ یہ دیکھکر دھرم سنگھ نے اسے پیچھے سے چھوڑ آگے سے آکر قاتل کے ہاتھ سے ریوالور چھیننے کی کوشش کی جس نے موقعہ پاکر ایک فائر دھرم سنگھ پر بھی کیا۔ جو اس کی ران میں لگا۔ وہ بیچارہ گولی کھاکر لڑکھڑا گیا۔ اور قاتل بھاگنے کو تھا کہ اسیوقت سوامی جی کے پرائیویٹ سکرٹری مہاشہ دھرم پال جی سے جو گروکل کے سناتک ہیں اور ساتھ کے کمرے میں تھے جھپٹ کر قاتل کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔ اور اسکو گرادیا۔ مہاشہ دھرم پال نے بڑی ہمت و حوصلہ و مردانگی کا ثبوت دیا۔ اور قاتل کو معہ ریوالور کے جس میں کئی گولیاں باقی تھیں تقریباً آدھ گھنٹے تک قابو رکھا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور تک نہیں چھوٹنے دیا۔

ملزم کا نام اور بیان

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم کا نام عبدالرشید ہے اور وہ بلند شہر کا رہنے والا ہے۔ مگر آج کل دہلی میں جامع مسجد کے قریب رہتا ہے اور کاتب ہے اس نے پولیس کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں اپنے جرم کا اقبال کیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جسوقت حکام پولیس پہنچے ہیں اور ملزم کی تلاشی لی گئی ہے تو ایک چھہ کارتوس کا ریوالور ایک چاقو۔ چند کارتوس۔ تھوڑی سی ریزگاری۔ اور دو خط اردو میں لکھے ہوئے اس کے پاس سے برآمد ہوئے ملزم نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اس کا مطالبہ کیا کہ نماز ادا کرنے کے لیے کمرہ خالی کر دیا جائے۔ اور کسی جواب کے نہ ملنے پر اپنا ہاتھ چھڑا کر نیت باندھلی اور باطمینان نماز ادا کرتا رہا۔ پولیس کے سپاہی اس کے چاروں طرف نگران رہے۔

مقدمہ کب شروع ہوگا

امید کی جاتی ہے کہ مقدمہ جلد ہی شروع ہو جائیگا کیونکہ ملزم کا اقبال صاف اور صریح ہے اور پولیس کے لیے زیادہ تفتیش کی ضرورت نہیں زیادہ سے زیادہ دس یا بارہ دن میں قانونی کارروائی شروع ہوگی۔

چار گولیاں ماری گئیں

پوسٹ مارٹم کے نتیجہ میں سوامی جی کے سینہ سے چار گولیاں برآمد ہوئی ہیں۔

۳۱ دسمبر جمعہ کا دن آگیا

مخلص اور دیندار مسلمان اپنا فرض ادا کریں

الجمعیۃ نے اپنی دوسالہ زندگی میں مذہب وملت کی جو خدمات انجام دی ہیں ان سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچادی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہوجائے۔ تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لیے وقف کردیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لیے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور الجمعیۃ کے جس قدر خریدار مہیا کرسکتے ہوں کیجئے مجھے آپ کے جذبۂ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید

(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

بقیہ صفحہ ۴

میں نئے علم دواسازی سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور دوا آلات کے ذریعہ سے تیار کی جاتی ہیں۔

ادویات کا ریسرچ

اس سلسلے میں ایک سکیم پیش نظر ہے۔ حال میں ہمارے کالج کے اندر ایک ریسرچ ڈیپارٹمنٹ (تحقیقات ادویہ کا شعبہ) قائم ہوا ہے۔ تاکہ ہماری مفرد اور مرکب ادویہ کی تحقیق نئے سائنٹفک اصول پر کیجائے۔ اس شعبہ نے اس سال کام بھی شروع کردیا ہے۔ اور علم الادویہ کی تعلیم کے لیے ایک تعلیم یافتہ شخص کو جرمنی میں کالج کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ جرمنی سے آکر وہ اس محکمہ ریسرچ کی خدمت کریں گے۔ تاکہ ہمارے علم الادویہ کی تہذیب و ترقی جدید سائنٹفک بنیاد پر شروع ہوجائے۔ قدیم مرکبات تو اپنے اصلی اور قدیمی بہتر طریقہ پر ہی رہیں گے۔ مگر اس سائنٹفک ریسرچ سے جو دوا میں نکلیں گی۔ عام نفع رسانی کے لیے پھر ان کی بہم رسانی اور نئے آلات و ساز و سامان کے ساتھ ان کی تیاری۔ ہندوستانی دواخانہ دہلی کے سپرد ہوگی۔ اور نہ صرف طبیبوں اور ویدوں کو بلکہ پبلک کو ان سے باسانی نفع حاصل کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

بہترین مرکبات اور خاص مجربات

(ب) یونانی طب اور ویدک کے بہترین مرکبات جو معقول حد تک ان طبوں کا فارما کوپیا ہیں۔ اس دواخانہ میں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے تمام ہندوستان میں اس کے سوا کوئی دوسرا دواخانہ نہیں ہے۔ جہاں بیماریوں کی مستند اور بہترین دوائیں اس قدر کثیر مقدار میں موجود ہوں اس دواخانہ کا ایک خاص امتیاز یہ بھی ہے کہ میں نے اپنے خاندان کے مجربات اس دواخانہ کو دیئے ہیں۔ جو ابتک کسی کو بھی نہیں دیئے گئے تھے۔ اور اپنے تجربات کے سلسلے میں جو دوا بھی مفید ہوتی ہے۔ میں صرف اس دواخانہ کے حوالے کردیتا ہوں۔ تاکہ ان سے بیمار بھی فائدہ اٹھائیں اور ان کی فروخت سے جو نفع حاصل ہو وہ کالج پر صرف ہو۔ ان تمام خاص ادویہ کے نسخے کالج کے لیے وقف ہیں جس طرح کہ اس دواخانہ کا پورا نفع کالج کے لیے وقف ہے۔ اور یہ خاص نسخے اس طرح ہمیشہ کے لیے محفوظ کرد‌یے گئے ہیں کہ اب اور آئندہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکیں۔ اور کالج کی آمدنی کا یہ ذریعہ میری زندگی میں اور میرے بعد بھی بدستور قائم و برقرار رہ سکے۔

خاص مجربات کے نسخے کسی کو بھی معلوم نہیں ہیں

مجھے بعض کتابوں کی اطلاع ملتی رہتی ہے جن میں اس دواخانہ کی خاص ادویہ کے نسخے ان کتابوں میں کشش اور دلاویزی پیدا کرنے کے لیے لکھدیئے جاتے ہیں۔ مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہ نسخے اصلی نسخوں کے مطابق نہیں ہیں دواخانہ کے ان نسخوں کی حفاظت کا بندوبست تو آخری حد تک ہے۔ یہ خاص نسخے نہ اب تک باہر گئے ہیں نہ امید ہے کہ آئندہ باہر جائیں گے۔ ہمارے کالج کے پروفیسر ہوں یا دواخانہ کے ملازمین یہاں تک کہ خود دواخانہ کے مینجر صاحب۔ یہ نسخے سب کی دسترس سے باہر ہیں اور یہ اس لیے تاکہ ہمارے کالج کی آمدنی کا یہ ذریعہ ہمیشہ مستقل و محفوظ رہے۔ (ج) جو نفع اس دواخانہ سے حاصل ہوا وہ تمام وکمال کالج پر صرف ہوتا رہا۔ اور اب تو کالج کے مصارف کا قریب قریب انحصار ہی اس دواخانہ پر ہے۔

سالانہ ایک لاکھ روپیہ کالج کیلئے

چنانچہ اس سال ایک لاکھ روپیہ ہمارے کالج کو اس دواخانہ سے ملا۔ جس سے ایک طرف اس کی نمایاں خدمات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ دوسری طرف اس بات کا کہ اب اس کا کاروبار کیسے اعلیٰ پیمانہ پر پہنچ گیا ہے۔ یقین ہے یہ دواخانہ برابر ترقی کرتا رہیگا۔ اور کیا عجب ہے کہ ہمارے طبی دارالعلوم کو اپنے بھاری مصارف سے (جو برابر بڑھتے جاتے ہیں) کسی زمانہ میں بے نیاز کردے۔

ہماری طبوں کا تمام ہندوستان میں سب سے بڑا کالج

ہمارا کالج تمام ہندوستان میں ایک تنہا درسگاہ ہے جہاں ہم اپنے قدیم فن طب کی تعلیم کتابوں۔ مجسموں۔ آلات۔ اور دو زنانہ و مردانہ ہاسپٹلوں کے ذریعہ سے علمی وعملی طور پر دیتے ہیں جہاں ہم نے حال ہی میں (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا) ریسرچ کا کام بھی شروع کردیا ہے۔ آئندہ اگر یونانی طب اور ویدک زندہ رہ سکتی ہیں تو اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم ان کو دنیا کی ترقی یافتہ طبوں کے دوش بدوش چلاسکیں۔ نیز یونانی طب اور ویدک میں جو مخصوص خوبیاں ہیں۔ ان کی قرار واقعی حفاظت ہم صرف اسی طریقہ سے کرسکیں گے۔ یہ ہی ہمارے کالج کا مقصد ہے جسے پورا کرنے کے لیے وہ خاموشی کے ساتھ لیکن اعلیٰ پیمانہ پر برابر مصروف خدمت ہے۔ اور یہ ہی وہ دواخانہ ہے۔ جو یونانی طب اور ویدک کی اعلیٰ سے اعلیٰ دوائیں تیار کرتا ہے۔ لاکھوں بیماروں کو نفع پہنچاتا ہے۔ اور اپنا پورا نفع کالج کے حوالے کردیتا ہے جس سے کالج کے گرانقدر مصارف بھی پورے کیے جاتے ہیں۔ اور دو ہسپتالوں کا خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے۔ جہاں بیمار عورتوں اور مردوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ اور فن طب کے طلباء اور طالبات کو ان شفاخانوں کے ذریعہ سے عملی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نام یاد رکھیے

(۵) میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستانی دواخانہ کا تعارف جو میری اس تحریر کا مدعا ہے کافی حد تک واضح اور مشرح ہوگیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ نہ صرف طبیب اور وید صاحبان بلکہ تمام برادران وطن جو اپنے ملک کی مایہ فخر طب کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ اس دواخانہ کو یاد رکھیں گے۔ اور اس طرح ہماری اس خدمت کی مدد و اعانت کرتے رہیں گے۔ جس کا مقصود محض یونانی طب اور ویدک کی بقا اور ترقی اور ان کے ذریعہ سے اپنے غریب ملک کے لاکھوں بیماروں کی دائمی نفع رسانی ہے۔

(۶) کوئی انسانی کاروبار بھی خواہ وہ کیسے ہی بہتر نظام کے ساتھ ہو۔ بہرحال انسانی کاروبار ہی ہوگا۔ اور جہاں یہ دواخانہ ہزاروں فرمایشوں کی تعمیل پوری صحت و درستی کے ساتھ اپنے نظام کے بہتر ہونے کی وجہ سے کرتا رہتا ہے وہاں یہ ممکن نہیں ہے کہ اتفاقی سہو و فرو گذاشت نہ ہونے پائے۔ مگر ان شاذ حالتوں کو اگر وہ کبھی پیش آئیں۔ فوراً مینجر کو فوری تدارک اور تلافی کے لیے لکھدینا چاہیئے۔

دواخانہ کی قیمتیں معتدل اور کم از کم ہیں

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا اس دواخانہ کا نفع تمام وکمال کالج پر صرف ہوتا ہے۔ اور اس دواخانہ کا نرخ یورپ اور ہندوستان کے کارو بار ادویہ کے لحاظ سے کم از کم ہے پھر بھی چونکہ خدا کے فضل سے اس کی شہرت و نیکنامی۔ اس کی بہترین ادویہ کی وجہ سے ہمارے وسیع ملک میں پھیل گئی ہے اسلئے ممکن ہے کہ کاروبار کی ترقی اور پھیلاؤ اور کثرت فروخت کی وجہ سے وہ چند سال ہی میں اس قابل ہوگیا ہے کہ اب وہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ ہمارے کالج کو دے رہا ہے۔ باوجودیکہ اس کا کاروبار بااصول اور معتدل نرخوں کے ساتھ ہے

دواخانہ کے متعلق براہ راست مینجر کے پتے پر

جو اصحاب مجھے اس دواخانہ کے متعلق روپیہ بھیجتے ہیں یا خط لکھتے ہیں وہ تاخیر کو اپنے لیے گوارا کرتے ہیں۔ تاخیر سے بچنے اور میرے ذاتی اسٹاف کو غیر متعلق کام کے بارے بچانے کے لیے یہ بہتر اور ضروری ہے کہ براہ راست مینجر صاحب دواخانہ کے پتے پر ہر قسم کی ترسیل زر کیجائے۔ اور اسی طرح خطوط بھی۔

محمد اجمل

دسمبر ۱۹۲۶ء

خواجہ حسن نظامی صاحب سے خطاب

مسلمانوں کی دلآزاری سے باز آیئے

خواجہ صاحب ایسی روش اختیار کرنا جس سے سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو صدمہ پہنچے باعتبار اس کے کہ آپ

کھلی چٹھی

خواجہ حسن نظامی کے نام

جناب خواجہ صاحب تسلیم

جناب مولانا محمد علی صاحب نے آپ کا وہ خط جس کو آپ نے درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ سے یکم اگست ۱۹۱۸ء کو اپنے ایک دوست کے نام لکھا تھا اخبار ہمدرد میں شائع کر کے حضور شہر یار دکن کے خلاف آپ کی سازشی کارروائیوں کا پردہ چاک کر کے بے نقاب کر دیا ہے۔ اگر جناب فوراً اپنی راست گوئی سے کام لیتے تو اس معاملہ میں اسقدر طوالت نہ ہوتی اور آپ کا دامن زہد و تقویٰ ایسی ناپاک آلودگیوں سے پاک ہو جاتا مگر جواب کی جو روش آپ نے اختیار کی اُس کا ایک صوفی باصفا کے قلم سے نکلنا کسی طرح پسند نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ اس سازش سے اقبال کر کے توبہ کر ڈالتے …

کیا چاہا ہے۔ آپ کا یہ جواب کہ یہ کل کی کارروائی محض ظفر علی خاں صاحب کے نکلوانے کی غرض سے کی گئی تھی بالکل ناکافی ہے۔ جناب کا اثر شہر یار دکن اور اُن کے محلات تک پھیلا ہوا تھا … ظفر علی خاں کا اخراج آپ کی ایک جنبش سے ہو سکتا تھا … یہ کل کارروائی ظفر علی خاں کے ریاست سے نکلوانے کی غرض سے کی تھی جب بھی آپ جیسے بزرگ زادوں سے ایسے منافقانہ جذبات کا وقوع کسی طرح … صوفیائے کرام کو بدنام نہ کیجئے … تو بہ کیجئے۔ ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ جناب نے مولانا محمد علی صاحب کے خلاف الزامات کا تانتا باندھ کر اردو لٹریچر کی ایک دنیا آباد کر دی ہے۔ مگر مولانا محمد علی صاحب کے خلاف ایسے الزامات سنتے سنتے ہمارے کان عادی ہو گئے اس لئے آپ کے الزامات کا اب دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن آپ کے خلاف جو مضامین اخبار میں نکل رہے ہیں اُن کا اثر خانقاہوں میں خاص طور پر لیا جاتا ہے۔ اگر مولانا محمد علی صاحب کی کلیم لیڈری کو آپ اپنے تراشیدہ الزاموں سے آلودہ کر رہے تو اُن کا کیا نقصان ہوگا۔ اُن سے نہ معلوم کتنے گناہ دفعہ ہوتے ہیں اور وہ توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اگر کہیں آپ کا …

معلوم ہو جائے گا۔ والسلام

آپ کا خیر اندیش

محمد شفیع آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف

… آپ کی شان سے بعید ہے۔ آپ نے جو طریقہ عزیزوں کا اخبار میں اختیار کیا ہے وہ قابل نفرت ہے آپ نے ایسے مسلمان کو جس نے اپنا مال، دولت اور اپنی پیاری زندگی مسلمانوں کی اصلاح میں خرچ کر دی ہے اور جس کے احسانات کو ہندوستان کا بچہ بچہ بھی نہ بھولے گا … خطاب دیا ہے۔ آپ نے طرح طرح کے طریقے اپنے اوپر سے الزام دور کرنے کے لئے اختیار کئے ہیں۔ لیکن ابھی تک ایسا جواب نہیں دیا جس سے اس الزام کو دور کر سکتے۔ اگر آپ کوئی ایسا جواب دیتے تو بھی ہم مان لیتے کہ آپ حق پر ہیں۔ لیکن یہ تو آپ ظلم کر رہے ہیں جو ایک قوم کے لیڈر اور قوم کے خادم کو ایسے بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ یہ تو آپ کی تہذیب ہے جس پر آپ کو فخر ہے۔

آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک آپ جواب دینے میں کامیاب نہیں ہوں گے تب تک کوئی آدمی نہ آپ کی بات … نہ آپ کو اپنا لیڈر سمجھے گا۔ اپنے دل سے یہ خیال نکال دیجئے کہ میں سید ہوں اور آدمیوں کو اخباروں میں لکھ کر یہ بتاؤں گا کہ دیکھو سید کو محمد علی کیسی کیسی گالیاں دیتا ہے جس سے آدمی محمد علی کو برا سمجھیں یا جھوٹا سمجھیں۔ سب سمجھتے ہیں کہ آپ کی کیا حیثیت ہے اور محمد علی کی کیا حیثیت ہے۔ آخر میں آپ سے یہ درخواست ہے کہ ایسے بُرے الفاظ جناب مولانا محمد علی صاحب کے حق میں نہ بولا کریں جس سے مسلمانوں کے دل کو صدمہ پہنچے اور جناب محمد علی صاحب کی خدمت میں بھی یہی درخواست ہے کہ وہ صاحب بھی رحم فرمائیں۔ والسلام۔

سید صدر الدین شاہ مراد پوری … حال مقیم کراچی

ردِ مرزائیت

قادیان کے مرحوم … مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم آج … ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی سدباب کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں …

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں …

المامون، مقالات شبلی، مجموعہ رسائل شبلی، مجموعہ نظم شبلی، سوانح مولانا روم، سیرۃ النعمان، بیان الاسرار، تاریخ الخلفاء، واقعات کا ذخیرہ، سفرنامہ روم و مصر، الفاروق، الغزالی، تاریخ القرآن

ادبیات

علامہ راشد الخیری کی افسانہ نگاری میں جو پایہ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں …

صبح زندگی، شام زندگی، شب زندگی، نوحہ زندگی، طوفان حیات، جذبات آزادی، نصیبن شام، آفتاب دمشق، منازل السائرہ، فطرت الشک، جوہر قدامت، ماہ عجم، سات روحوں کا اعمال نامہ

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

اسلام کی حقانیت، پیغام محمدی، آئینہ اسلام، عیسائیوں کے جواب، سراج الیقین، ترانہ حجازی، آریوں کے جواب، اسلام اور آریہ سماج، کفر توڑ، دیانند یونیورسٹی کا پول، ادراس کا بھید، تحفہ آریہ، مسلم کربلا کانڈ، معین الواعظین، اول ودوئیم، قدامت اسلام، حدوث مادہ، حدوث روح، ابطال تناسخ، آریہ دھرم کا انصاف، خاتمہ، تعلیم الاسلام کی مکمل سٹ

تعلیم الاسلام

احسن الوظائف

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

خریداران الجمعیۃ کو اطلاع

آج ہم اُن حضرات کو وی۔پی کر رہے ہیں جن کا چندہ آئندہ مدت کے لئے وصول نہیں ہوا ہے اور جن کی اطلاع کے لئے ہم نے ایک عریضہ پہلے بھیجدیا تھا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ چندہ پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔ مندرجہ ذیل نمبر خریداری ان حضرات کے ہیں جنہوں نے نہ اب تک پیشگی چندہ روانہ فرمایا ہے اور نہ یہ اطلاع دی ہے کہ انہیں وی پی نہ بھیجا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام الجمعیۃ کی بقا کو ایک اہم مذہبی اور قومی خدمت تصور فرما کر اس وقت میں جبکہ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی اپیل شائع ہو رہی ہے کم سے کم اتنا ضرور کریں گے کہ وی۔پی واپس فرما کر مزید نقصان نہ پہنچائیں گے۔

۲۶ دسمبر

۱۹۶۰-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۶-۱۹۶۸-۱۹۶۱-۱۹۶۳
۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۸۱-۱۹۸۲
۲۱۳۸-۱۹۸۴-۲۳۶۷-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۳-۲۳۷۲
۲۳۷۷-۱۹۷۰-۱۹۶۵

۲۹ دسمبر

۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۹
۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۴-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲
۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲

۲۱۲۳-۲۲۷۱-۲۰۰۷-۲۳۸۴-۲۳۸۳-۲۰۴۴-۱۹۹۶
۱۲۸۶-۲۰۱۸

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ۔
بشیر اسٹور پشاور

لُٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خرید کیجئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ — ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان — سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دارومدار کسقدر انحصار ہے اور بیمار تیمار دار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات، مربہ جات، ورق طلائی و نقرہ، مشک، عنبر، مروارید وغیرہ اور پنسار ہٹہ تھوک خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر ہیرنا آفس نمبر ۵۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن فقیر ایک ناظر کی تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو شخص پہلے ہی لعنت اپنے لئے کہہ اس کو یقین کرنا ہوگا۔ آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح لغو گو تصور کریں گے اور میں ایسی حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا آپ بلا تصحیح تصور کرینگے۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء کی مالش دم ہو کر ہموارگی اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے جو بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر تمام نقائص دور ہو جاتے ہیں … جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے وہ تمام عوارض … دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا ہوتی ہے اور … ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اس لئے اس کو صرف وہی اشخاص منگائیں جن کے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت … محصول … جواب طلب امور کیلئے ارکا ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم کے متعلق

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ کی رائے

یہ ہے کہ مفتاح العلوم مثنوی مولانا روم کی اردو شرح ہے۔ مثنوی شریف کی متعدد شرحیں ہماری نظر سے گذری ہیں مگر کوئی ایسی عام فہم اور سیدھی سادی شرح ہمیں نہیں ملی جس کی عام مطالعہ کرنے والوں کیلئے سفارش کی جا سکے لہٰذا پبلک کو جناب مرزا احمد نذیر صاحب عرشی کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ انہوں نے اس کمی کو خوبی کیساتھ پورا کر دیا۔ شرح کا انداز یہ ہے کہ ہر بیت کے نیچے سب سے پہلے لغات مشکلہ کو حل کیا گیا ہے۔ اسکے بعد ترکیب نحوی لکھدی گئی ہے جو طلباء کیلئے مفید ہے۔ پھر شعر میں کوئی صنعت ہو تو اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اسکے بعد سلیس اردو میں ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور آخر میں شعر کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ جگہ بہ جگہ اُن نکات تصوف کی بھی تشریح کر دی گئی ہے۔ جو مولانا نے مثنوی میں بیان فرمائے ہیں۔ فی الجملہ یہ اردو میں مثنوی شریف کی ایک اچھی شرح ہے۔ اور اُن ارباب ذوق کیلئے جو مثنوی کے مطالب پر عبور رکھنا چاہیں نہایت مفید ہے۔ فی الحال حصہ اول تیار ہے۔ جس کی قیمت بلا مجلد … اور مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے … علاوہ محصولڈاک۔ فہرست کتب مفت ملنے کا پتہ: جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑھانے پر صرف کر سکتے ہوں تو اسی وقت … رسالہ

مولوی

کے خریدار ہو جائیے۔ یہ … سائز پر شائع ہوتا ہے … صفحے ضخامت ہر مہینے … صفحہ کا ایک خطبہ ہوتا ہے۔ … صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے۔ … صفحہ میں تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ہے۔ … صفحے میں تاریخی مضمون ہوتا ہے اور باقی صفحات میں بھی علمی سیاسی اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں اور ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شائع ہوتا ہے جسکی لاگت … سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت شامل کر کے کل … مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے … اللہ کا نام لیکر آج ہی … بھیج دیجئے …

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ مولوی دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کہ تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار دانہ … محصولڈاک علاوہ۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ — دہلی یوم چہارشنبہ ۲۳ جمادی الاخر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء — نمبر ۴۶

نکاح مرتدہ

(مولانا احمد سعید صاحب کے قلم سے)

(گزشتہ سے پیوستہ)

۲۴ء میں دہلی کے صدر بازار میں فساد ہوا اور ہندوؤں نے پولیس کی امداد کے بہانہ سے مسلمانوں پر حملہ کردیا اس فساد کے سلسلہ میں بہت سے بیگناہ مسلمان گرفتار کئے گئے۔ ہندوؤں نے حکام میں غلط فہمی پھیلانے کی غرض سے دہٹرا وہٹر وفود چیف کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیجنے شروع کئے اور یہی معلوم ہوا کہ ہندوؤں کا ایک وفد شملہ بھی جارہا ہے۔ انہی دنوں میں یہ خبر بھی مشہور ہوئی کہ مجھ پر اور میرے رفقا مولانا عبدالحلیم مولانا عرفان مولانا عبداللہ پر بھی مقدمہ چلنے والا ہے۔ چنانچہ صدر بازار کے تھانہ میں ہم چاروں کو پولیس کے ذریعہ طلب بھی کیا گیا جہاں ہم نے حاضری دی۔ ایک روز پیشتر ڈپٹی اکرام الحق صاحب سے جو تفتیش کے انچارج تھے اور لالہ روپ نرائن کے سامنے لگائے گئے تھے۔ ٹیلیفون پر اپنی طلبی کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا۔ آپ لوگوں کی طلبی محض واقعات دریافت کرنے کے لئے ہے۔ چونکہ صدر بازار کے لوگ معاملہ کو الجھا رہے ہیں۔ اس لئے پولیس صحیح واقعات معلوم کرنا چاہتی ہے تاکہ کوئی بے گناہ نہ پھنس جائے۔ دوسرے روز مولانا عبداللہ کا بے ضابطہ بیان ہوا۔ اور مولانا ہی کے بیان سے غالباً یہ اندازہ لگالیا گیا کہ ہم لوگوں کے بیان پولیس کے لئے مفید نہ ہوں گے۔ اس لئے باقی لوگوں میں سے کسی کو طلب کیا گیا۔ نہ بیان لیا گیا۔

جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ ہندوؤں کا ایک وفد شملہ جارہا ہے تو میں نے خواجہ حسن نظامی صاحب سے یہ تمام واقعات ذکر کئے اور ان کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ شملہ جاکر حکام کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے سے بچائیں۔ اور صحیح واقعات سے حکام بالا کو مطلع کردیں۔ دہلی کے حکام کی غلطیاں اور ہندوؤں کے حملہ کا تذکرہ وغیرہ بھی صاف طور سے کردیں۔ تاکہ بیگناہ مسلمان حکام دہلی کی پالیسی کے شکار نہ ہوجائیں۔ خواجہ صاحب نے شملہ جانے کا وعدہ کرلیا لیکن فرمایا۔ آپ لوگ بھی میرے ہمراہ چلیں لیکن میں نے خواجہ صاحب کو بتایا کہ آپ کو ہمارا مسلک معلوم ہے۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں لیکن اس سلسلہ میں ہم کسی سے ملاقات نہیں کرسکتے۔ ملاقات صرف آپ کریں ہم کامیابی کی دعا کرتے رہیں گے۔

چنانچہ خواجہ صاحب اور بھیا احسان۔ مولانا عرفان حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب اور میں۔ یہ سب لوگ شملہ پہنچے مسلم ہوٹل میں قیام کیا۔ دوسرے روز معلوم ہوا کہ شیخ فضل حسین صاحب آج کل شملہ میں ہیں اور شیخ صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ چنانچہ میں اور مفتی صاحب خواجہ صاحب کے ہمراہ شیخ صاحب کی کوٹھی پر پہنچے تقریباً تین گھنٹے تک ملاقات رہی۔ خواجہ صاحب اثنائے گفتگو میں غالباً وائسرائے کے سکرٹری یا کسی اور صاحب سے ملنے تشریف لے گئے۔ اور ہم اسی مسئلہ کے متعلق شیخ صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ شیخ صاحب نے دوران گفتگو میں اس جانب توجہ دلائی کہ آپ لوگوں کو اس طرح کامیابی مشکل ہوگی۔ اگر آپ عورتوں کے لئے ایسی صورت نکالدیں کہ وہ بلا دین مرتد ہوئے خاوندوں سے طلاق حاصل کرسکیں۔ تو پھر ان کو مرتد ہونے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ جب ہم ہوٹل میں واپس آئے تو خواجہ صاحب تشریف لے آئے تھے۔ تیسرے روز ہم سب لوگ دہلی چلے آئے۔ شیخ صاحب کی گفتگو سے مجھے یہ احساس ہوا کہ اس مصیبت کا حل کسی دوسری طرح کرنا چاہیے۔

مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد

سے بھی میں نے مفصل گفتگو کی۔ محکمہ قضا کا بھی ذکر آیا۔ اور وکیل صاحب ممدوح یہاں تک راضی ہوگئے کہ فی الحال ہائی کورٹ کے لئے گورنمنٹ سے ایک قاضی طلب کیا جاوے یہ صورت کوئی نئی نہیں ہے۔ بلکہ ۱۸۶۴ء سے پہلے تک ہندوستان میں یہ دستور تھا کہ ہر ہائیکورٹ میں ایک قاضی القضاۃ ہوتا تھا۔ اور مسلمانوں کے شرعی فیصلہ اس کے مشورہ سے ہوتے تھے۔ ہر ضلع میں ایک قاضی کا ہونا مشکل ہے اس قسم کے مقدمات کی تمام مسل قاضی القضاۃ کے پاس بھیجی جایا کرے۔ اور اس ہی کا فیصلہ ناطق ہوا کرے۔ وکیل صاحب کا یہ مشورہ ایک حد تک قابل اطمینان تھا۔ لیکن میں جو کچھ چاہتا تھا وہ اس صورت میں بھی ناقص رہا جاتا تھا۔ میں نے اور بھی مختلف حضرات سے مختلف اوقات میں مشورہ کیا۔ اور مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی معرفت۔ جب مولانا نجم الدین صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تو میں نے ان سے درخواست کی کہ آپ اسکو قلمبند کردیجئے۔ مولانا نے فرمایا کہ میرے دو مضمون اورنٹیل کالج کے میگزین میں شائع

۳۱ر دسمبر جمعہ کا دن آگیا

مخلص اور دیندار مسلمان اپنا فرض ادا کریں

الجمعیۃ نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں ان سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچہزار کی تعداد تک پہنچادی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہوجائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا دن الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کردیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں۔ وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی یہ وقف کردیجئے۔ اور الجمعیۃ کے جسقدر خریدار مہیا کرسکتے ہوں کیجئے۔

مجھے آپ کے جذبۂ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ر دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید

ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

پیٹنٹ نمبر ۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے — جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات — شرمائے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

١٩

اگر حسب اعلان

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں یا اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہوسکتا ہے

خضاب کامل

اس عمدہ خضاب میں کمی ثابت کرنے والے کو کچھ روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہوجاتے ہیں یہی خضاب ہے جس کو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کررہا ہے۔ اگر حسب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دوچند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ تین شیشی ساڑھے تین روپیہ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا پسلی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہوکر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ۳ روپیہ بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہوجاتا ہے داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت فی بکس معہ محصول، ... ایک درجن معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزار ہا اہل الرائے ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھند جالا خارش سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ... بارہ تولہ معہ محصولڈاک ہر حالت میں ...

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

آپ فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے۔ عبارت شستہ بیان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اسرار اور فقہی مسائل سب اسمیں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بینظیر تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقوال ... کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

١٩

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری نفیری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپے ...

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اپنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۳ بمبئی ۹

سفوف (رجسٹرڈ) مراد

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

سفوف مراد ... فی بکس ... محصول ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

طلائے نادر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

اکسیر جریان

نیشنل ایجنسی ... متصل ... لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۳ جمادی الاخری ۱۳۴۵ھ

سوامی شردھانند کا دردناک قتل

اشاعت گذشتہ میں سوامی شردھانند کے قتل کی خبر دیکھا چکی ہے۔ یہ واقعہ جس صورت سے پیش آیا وہ بحد دردناک ہے اور تمام ہی خواہان ملک و ملت ہندو ہوں یا مسلمان اس پر انتہائی درد و افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

محقق صاحب کے ارشادات

انسداد ذبیحہ گاؤ کا اقتصادی پہلو

اخبار الجمعیۃ کا تیسرا سال

آئندہ جنوری سے اخبار کا تیسرا سال شروع ہو جائے گا میرا ارادہ ہے کہ نئے سال کی تقریب اور زمانہ حاضرہ کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اخبار کی ترتیب میں بعض امکانی تبدیلیاں کر دی جائیں۔ خاص خاص علمی مضامین کا اضافہ کیا جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سال رواں میں اخبار کی نگرانی بالکل نہ کر سکا۔ حج کی واپسی سے اسوقت تک تقریباً سفر ہی میں رہا۔ یہ چند سطریں بھی ایسی حالت میں لکھ رہا ہوں کہ پشاور کے لیے اسباب بندھا رکھا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جنوری کے آخر تک سفر کا سلسلہ ختم کر دوں بشرطیکہ کوئی خاص ضرورت پیش نہ آجائے جسکے لیے سفر ناگزیر ہو۔

میری خواہش ہے کہ اخبار الجمعیۃ کو ایک علمی پرچہ بنا دیا جائے

...

ہوں کہ وہ اخبار کی ترتیب کے متعلق مجھے صحیح مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ اور اپنی رائے وسط جنوری تک مجھے بھیجدیں تاکہ آئندہ اخبار کی ترتیب میں ان کی رائے کا احترام کیا جائے۔

جمعیۃ علما کو پریس کی ضرورت

بندہ احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند

تبلیغ کی شرارت

...

سے کہہ سکتے ہیں کہ سنگھٹنی حضرات خواہ کتنی ہی کوشش کریں انہیں ہرگز کامیابی نہیں ہو سکیگی۔ حکومت سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اچھی طرح تحقیقات کر کے ان لوگوں کا اطمینان کر دے۔

خریداران الجمعیۃ سے

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی اپیل

آپ کا خادم جریدہ "الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی، حسن ادا، اعتدال، متانت، صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کسقدر ضروری اور لازمی ہے مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

اعلان تعطیل

الجمعیۃ کا دوسرا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اسلیے حسب معمول سالگرہ کی تقریب کے سلسلہ میں ۲ جنوری ۲۷ء کا الجمعیۃ شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام انتظار نہ فرمائیں۔ منیجر

بشریات

ہندوستان

اسمبلی کے ارکان کی مکمل فہرست

سوراج پارٹی کی اکثریت ہے

اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد ۱۴۵ ہے ان میں سے ۱۰۵ ارکان منتخب کئے جاتے ہیں اور ۴۰ نامزد کئے جاتے ہیں ۱۰۵ منتخب ارکان میں سے ۱۰۴ ارکان منتخب ہو چکے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے چونکہ دو حلقوں سے منتخب ہوئے ہیں اسلئے ایک حلقہ سے دوبارہ انتخاب ہوگا۔ ۱۰۴ منتخب ارکان میں سے ۴۰ سوراجی ارکان ہیں۔

اسمبلی کے کل منتخب ارکان کی فہرست صوبہ وار ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

صوبہ متحدہ - (۱) پنڈت مدن موہن مالویہ (۲) پنڈت موتی لال نہرو۔ (۳) منشی ایشور سرن۔ (۴) پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ (۵) مسٹر گھنشام داس برلا (۶) مسٹر سی۔ ایس رنگا آئر۔ (۷) چودہری مختار سنگھ (۸) کنور نرائن سے سنگھ (۹) مسٹر تصدق احمد شروانی۔ (۱۰) مسٹر یوسف امام (۱۱) نواب محمد اسمٰعیل خان (۱۲) مولوی محمد یعقوب (۱۳) ڈاکٹر ایل کے حیدر (۱۴) مسٹر رفیع احمد قدوائی (۱۵) لالہ ترلوکی ناتھ (۱۶) مسٹر پی گیون جونسن۔

صوبہ مدراس۔ (۱۷) مسٹر ایس سری نواس آئینگر (۱۸) مسٹر اے رنگا سوامی آئینگر (۱۹) مسٹر کے وی رنگا سوامی آئینگر (۲۰) مسٹر اے سوامی آئینگر (۲۱) مسٹر شانمو کھم چیٹی (۲۲) مسٹر ایس سیتا رامینگا (۲۳) مسٹر پی پر کاشم (۲۴) مسٹر ایم کے آچاریہ (۲۵) مسٹر وی وی جوگیا۔ (۲۶) مسٹر پیرول نیڈو (۲۷) سید مرتضیٰ صاحب (۲۸) مسٹر سروتما راؤ (۲۹) و ساکر بانڈیا (۳۰) خان بہادر حاجی عبداللہ صاحب (۳۱) مسٹر عبد اللطیف فاروقی۔ (۳۲) ڈاکٹر نیکفیل۔

صوبہ بمبئی (۳۳) مسٹر ایم اے جینا (۳۴) مسٹر وی جے پٹیل (۳۵) مسٹر ایم آر جیکر (۳۶) مسٹر این سی کیلکر (۳۷) سر پرشوتم داس ٹھاکر داس (۳۸) مسٹر جمنا داس مہتہ (۳۹) مسٹر ڈلکی وی بیلوی (۴۰) سروکز سالون (۴۱) مسٹر چند رائے وشنداس (۴۲) مسٹر ایس این حاجی (۴۳) مسٹر فضل ابراہیم رحمت اللہ (۴۴) حاجی عبداللہ ہارون (۴۵) خان صاحب محمد شاہ نواز خان۔ (۴۶) سیٹھ کستور بھائی لال بھائی۔ (۴۷) مسٹر ایچ بی کوک (۴۸) مسٹر جارج ایف سائمنس۔

صوبہ متوسط۔ (۴۹) ڈاکٹر سر ہری سنگھ گور (۵۰) ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے (۵۱) مسٹر ایم۔ ایس اینے (۵۲) پنڈت دوارکا پرشاد مصرا (۵۳) سیٹھ جمنا داس (۵۴) مولانا لے۔ ایچ ناطق۔

صوبہ بنگال۔ (۵۵) مسٹر کے سی نیوگی (۵۶) مسٹر جیا بند رچندر رائے۔ (۵۷) مسٹر ترت بھوشن رائے (۵۸) مسٹر دھرندر کنڈ لاہری چودھری۔ (۵۹) مسٹر ٹی سی گوسوامی (۶۰) مسٹر نرمل چندر چندا (۶۱) مسٹر امرناتھ دت (۶۲) مسٹر ستیندر چندر بوس (۶۳) ڈاکٹر اے سہروردی (۶۴) مسٹر کبیر الدین احمد (۶۵) حاجی اسمٰعیل خاں چودہری۔ (۶۶) مسٹر اے۔ ایچ غزنوی۔ (۶۷) مسٹر غلام حسین صاحب (۶۸) مسٹر اے عظیم (۶۹) مسٹر ڈی ایری لنڈسے (۷۰) کرنل کرافورڈ (۷۱) مسٹر آر تھر مور

صوبہ آسام - (۷۲) مسٹر آر بھوکن (۷۳) مسٹر سرش

چندر دت (۷۴) مولوی عبدالمتین چودہری۔ (۷۵) مسٹر ایف۔ اے ٹوگوڈ۔

صوبہ بہار و اڑیسہ (۷۶) راجہ رگھو نندن پرشاد سنگھ (۷۷) بابو سدھیشور پرشاد سنہا۔ (۷۸) بابو امبکا پرشاد سنگھ شرما۔ (۷۹) بابو گنگا نند سنہا۔ (۸۰) بابو گیا پرشاد بہادر (۸۱) بابو نرائن پرشاد سنگھ (۸۲) مسٹر رام نرائن سنگھ (۸۳) مسٹر بھو بانند داس (۸۴) ڈاکٹر نیل کنٹھ داس۔ (۸۵) مسٹر سرفراز حسین خاں۔ مولوی محمد شفیع داودی (۸۷) مسٹر بدیع الزماں

صوبہ پنجاب۔ (۸۸) لالہ لاجپت (۸۹) لالہ لاجپت رائے (۹۰) مسٹر ٹھاکر داس (۹۱) سردار گلاب سنگھ (۹۲) سردار کرتار سنگھ (۹۳) سردار محمد نواز خان (۹۴) سردار ذوالفقار علی خان (۹۵) مسٹر عبدالحی (۹۶) میاں محمد شاہ نواز (۹۷) راجہ غضنفر علی خاں (۹۸) سید حسین شاہ (۹۹) خان بہادر سید راجن بخش شاہ

صوبہ دہلی۔ (۱۰۰) لالہ رنگ بہاری لال۔

صوبہ اجمیر میواڑ (۱۰۱) لکے صاحب ہربلاس سارڈا

صوبہ برہما۔ (۱۰۲) یو ٹوک کیی (۱۰۳) یو پلا تن (۱۰۴) یو کھین مانگ (۱۰۵) مسٹر ڈبلیو۔ ایس۔ لیمب۔

رہنمایان ملک گوہاٹی پہونچ گئے

لالہ لاجپت رائے اور مسٹر جیکر شریک نہونگے

گوہاٹی کانگریس کیمپ۔ ۲۴ ر دسمبر۔ مسٹر سری نواس آئینگر منتخب شدہ صدر۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ، مولانا شوکت علی۔ مولانا محمد علی۔ اور آنریبل مسٹر وی۔ جے پٹیل کے علاوہ اور بہت سے رہنمایان ملک اور نمائندگان آج سہ پہر میں یہاں پہنچ گئے۔

لالہ لاجپت رائے اور مسٹر جیکر ناسازی مزاج کے باعث کانگریس میں شریک نہوں گے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب شرر کی وفات

لکھنو ۲۴ ر دسمبر۔ جمعہ کے روز دس بجے جناب مولانا عبدالحلیم صاحب شرر مدیر رسالہ دلگداز اور مشہور و معروف مصنف و مورخ نے صرف تین روز فالج میں مبتلا رہنے کے بعد آج صبح کو ٹھیک نماز فجر کے وقت انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولانا کے صاحبزادے محمد صدیق صاحب کو جو انجمن ترقی اردو کے صیغہ تالیف اشاعت کے انچارج ہیں بذریعہ تار طلب کیا گیا ہے۔ اور ان کے آنے کے بعد مولانا مرحوم کی نعش سپرد زمین کی جائے گی اور نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

جوابی تعاونیوں کا گاندھی جی سے مشورہ

کلکتہ ۲۳ ر دسمبر۔ شب گذشتہ کے فیصلہ کے مطابق آزاد کانگریسی جماعت اور جوابی تعاونی جماعت کے رہنماؤں نے آج صبح برلا پارک میں مہاتما گاندھی سے نیاز حاصل کیا اس کانفرنس میں لالہ لاجپت رائے اور ڈاکٹر مونجے۔ مسٹر اے۔ اے۔ مسٹر جیکر ورتی۔ ہارنمین۔ جیکار اور گیند راراؤ شامل ہوئے۔ اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ کانگریس کے دونوں فریقوں کے درمیان مفاہمت کی کوئی صورت پیدا کی جائے۔ کانفرنس چار گھنٹے منعقد رہی جس میں دونوں جماعتوں کے نظام ہائے عمل پر بحث کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جوابی تعاونی اشخاص نے کانگریس کے اجلاس میں شامل ہونیکا فیصلہ کرلیا ہے تاکہ مزید تلخ احساسات پیدا نہوں اور ایسے پروگرام پر قائم رہتے ہوئے گوہاٹی کے فیصلوں کا انتظار کریں۔ گاندھی جی دونوں فریقوں میں مفاہمت کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ گوہاٹی سے واپسی کے بعد گاندھی جی صوبہ بہار کا دورہ کریں گے۔

دارالحکومت

سوامی شردہانند کی ارتھی کا جلوس

دہلی ۲۵ ر دسمبر۔ آج حسب اعلان سوامی شردہانند کی ارتھی کا جلوس ساڑھے گیارہ بجے برن بیسٹن روڈ سے اٹھا اور کھاری باؤلی۔ نیا بانس۔ لال کنواں۔ حوض قاضی۔ چاوڑی بازار۔ نئی سڑک۔ گھنٹہ گھر۔ چاندنی چوک ہوتا ہوا قلعہ کی طرف سے جمنا کے کنارے پہنچا۔ اگرچہ مقامی ہندو اخبارات کا تخمینہ بہت زیادہ ہے مگر میرے نزدیک ان لوگوں کی تعداد جو جلوس کے ساتھ تھے کسی طرح پندرہ یا بیس ہزار سے زائد نہ تھی۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو باہر سے آئے ہوئے تھے۔ پنجابی ٹولیاں گاتی بجاتی ہوئی ساتھ تھیں، ہندو والنٹیروں کی جماعت بھی تھی۔ اور متعدد آریہ اسکولوں اور مدرسوں کے طالب علم بھی اپنی جھنڈیاں لئے ہوئے ساتھ تھے اشتعال انگیز نظمیں، نہایت جوش کے ساتھ گائی جا رہی تھیں عموماً ان گانے والوں کے سر ننگے تھے۔ آخر میں پنجاب کے لیڈروں کی ایک جماعت ننگے سر ارتھی کے آگے آگے جا رہی تھی۔

ارتھی

ارتھی اس طرح بنائی گئی تھی کہ ایک بانسوں کی ٹٹی پر کرسیاں رکھکر اوپر کی آرام کرسی پر سوامی جی کی لاش کو لٹا دیا گیا تھا۔ اور اسپر ایک دوشالہ ڈالکر منہ کھول دیا گیا تھا۔ باقی حصہ پھولوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ صورت غالباً اس لئے اختیار کی گئی تھی کہ چھتوں کے اوپر اور نیچے پٹریوں پر جو لوگ کھڑے تھے اور عورتیں دیکھ رہی تھیں وہ اچھی طرح درشن کریں۔

اشتعال انگیز کارروائیاں

یہ طریقہ اول تو خود انتہائی اشتعال کا باعث تھا اور اس پر مستزاد وہ نظمیں تھیں جن میں "ہمیں بچہ بچہ کٹانا پڑے گا" اور "یہ شدھی کا ڈنکا بجانا پڑیگا" جیسے مصرع موجود تھے۔ بعض نظمیں گانے والے نوجوان اس قدر بے موقع اور خطرناک مصنوعی جوش کا اظہار کر رہے تھے کہ ہر وقت فساد کا اندیشہ کیا جاتا تھا پنڈت کے کوچے کے قریب چند ہندوؤں نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے بھی نہایت گندے اور لغو خیالات کا اظہار کیا مگر میں ان دوربین اور مصلحت اندیش مسلمانوں کی تعریف کے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے محض مفاد عامہ کی خاطر اپنے جذبات کو روکا۔ اور بدامنی کے خوف سے سب کچھ پی گئے۔ سنا جاتا ہی کہ یہی رویہ راستہ بھر جاری رہا۔

کسی قسم کا فساد نہیں ہوا

ہمدرد دواخانہ کے قریب اور اس سے دور پر بعض لڑکوں کے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا کہ وہ کنکر یا پتھر پھینک رہے تھے۔ مگر جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے یہ بیانات صداقت سے خالی تھے۔ اور ان کے اندر فساد کا حیلہ تلاش کرنے والا جذبہ کام کر رہا تھا۔ خدا خدا کرکے یہ سراپا اشتعال جلوس جمنا تک پہنچا اور فساد کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ (نامہ نگار خصوصی)

سوامی شردہانند کی وفات پر جلسہ

اشتعال انگیز تقریریں

دہلی ۲۶ ر دسمبر۔ کل تین بجے شام سے کمپنی گارڈن میں سوامی شردہانند کی وفات پر اظہار افسوس کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مقررین میں ہندوؤں اور خصوصاً آریوں کے بعض بڑے بڑے لیڈر بھی تھے۔ جن میں لالہ لاجپت رائے

مسٹر جیکر۔ پنڈت دینا دیال شرما۔ پنڈت نیکی رام شرما وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد دیگر اور مقامی مقررین نے تقریریں کیں۔ تمام تقریروں میں اگرچہ شانتی کی تلقین کی گئی۔ مگر سب کا لہجہ سخت اور اشتعال انگیز تھا۔ تین مسلمان لیڈروں نے اپنی ہمدردی اور اظہار افسوس کے پیغامات بھیجے ہیں ان کے متعلق کہا گیا کہ وہ اس وقت کہاں چلے گئے تھے جبکہ سوامی جی کو مسلمانوں کی جانب سے قتل کی دھمکیاں دیجا رہی تھیں۔ مسجدوں پر اوم کے جھنڈوں کا ذکر بھی ہوا۔ "کسی سازش" کو بھی بار بار زبانوں پر لایا گیا۔ اور ہر مسلمان کو شدھ کر لینے" کے عزائم کا بھی اعلان کیا گیا۔ اور اسپر بھی شانتی کی تعلیم کا دعویٰ نہیں چھوڑا۔ اس قدر ذمہ دار لیڈروں کی اس قدر غیر ذمہ دارانہ تقریروں کا اثر اشتعال کی صورت میں ظاہر ہو رہا تھا۔ اس جلسہ سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کے اندر دوسرے مقامات پر بھی ایک شخص واحد کے فعل کو کس طرح پوری قوم کے سر تھوپنے کی کوشش کی جا رہی ہوگی۔ چنانچہ پنڈت دین دیال شرما نے کہہ ہی دیا کہ

جواز قوم یکے ناد انسی کرد
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را

الغرض مختلف حیثیتوں سے اس جلسہ نے افسوسناک ذہنیت کا اظہار کیا۔ (نامہ نگار خصوصی)

عبدالرشید ملزم کون ہیں؟

ملزم کے متعلق مختلف لوگوں سے دریافت حال کرنے کے بعد ہمیں جو کچھ معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ منشی عبدالرشید جن کو سوامی شردہانند کا قاتل بیان کیا جاتا ہے۔ بجنور ضلع بلند شہر کے رہنے والے ہیں۔ سادات کے خاندان سے ہیں۔ اور ایک عرصہ سے دہلی میں کتابت کا کام کرتے ہیں عمر ۳۵ سال ہے۔ ان کے والد۔ بھائی۔ بیوی۔ اور ایک بیٹا بھی دہلی میں ہیں۔ مزاج کے تند ہیں اور مذہب کے اعتبار سے ایک سخت قسم کے مسلمان کہے جا سکتے ہیں۔ تحریک ہجرت کے زمانہ میں افغانستان بھی گئے تھے۔ پھر وہاں سے واپسی پر اب تک دہلی ہی میں رہتے تھے یہ بھی سنا گیا ہے کہ اکثر اپنے عزیز و اقارب سے ناراض رہتے ہیں اور کئی مرتبہ دوست و احباب سے لڑ بھی چکے ہیں۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں اور اچھے خوشنویسوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اپنے مزاج کے باعث کام کم کرتے ہیں۔ اور بے کار رہا کرتے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

ملزم کو تکالیف پہنچانے کے متعلق افواہ

دہلی ۲۷ ر دسمبر۔ شہر میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ کہ عبدالرشید کو جن پر سوامی شردہانند کے قتل کا الزام لگایا جاتا ہے پولیس طرح طرح کی وحشیانہ تکالیف پہنچا رہی ہے جس کے باعث ملزم کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے پولیس کے حکام بالا دست کو چاہیے کہ جلد از جلد اس خبر کی تردید کردیں۔ کیونکہ لوگ اب یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ یہ سب کچھ کسی مفروضہ سازش کا جبراً اقبال کرانے کے لئے کیا جا رہا ہے ہمیں یقین ہے کہ یہ خبریں ضرور غلط ہیں۔ اور کوئی وجہ ان کے باور کرنے کی موجود نہیں ہے۔ مگر جب تک ایک مستند سرکاری بیان سے ان کی معقول تردید نہ کردی جائے گی۔ لوگوں کو افواہیں اڑانے کا موقع ملتا رہے گا۔ جو موجودہ حالت کے اعتبار سے یقیناً نقصان رساں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سے پولیس کا استفسار

۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء روز دوشنبہ کو ایک بجے دن کے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کو کوتوالی میں بلایا گیا ہے۔ ہم فوراً کوتوالی گئے لیکن مفتی صاحب وہاں سے جا چکے تھے۔ ہم مکان پر جاکر مفتی صاحب سے ملے اور طلبی کی کیفیت دریافت کی۔ مفتی صاحب نے مفصل ذیل حالات بیان فرمائے۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے یا پونے بارہ بجے پولیس کے دو اہلکار میرے مکان پر آئے اور کہا کہ ہم مدرسہ امینیہ گئے تھے۔ وہاں معلوم ہوا کہ آپ مدرسہ میں تشریف نہیں لائے (چونکہ دو ڈھائی مہینہ سے میری علالت کا سلسلہ جاری ہے اس لئے جس روز تخفیف ہوتی ہے تو مدرسہ جاتا ہوں ورنہ مکان پر رہتا ہوں) اس لئے ہم یہاں آئے۔ آپ کو پولیس کپتان صاحب نے کوتوالی میں بلایا ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ آپ کے خرچ ہوں گے۔ تانگہ حاضر ہے۔ میں ان کے ساتھ کوتوالی گیا۔ میں پہنچا تو کپتان صاحب نہیں تھے بلکہ دیوی دیال صاحب اور ڈپٹی اکرام الحق صاحب اور شیخ نذیر الحق صاحب موجود تھے۔ ڈپٹی اکرام الحق صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ سوامی شردہانند کے واقعہ میں ایک شخص عبدالرشید نامی ماخوذ ہے۔ یہ شخص خوشنویسی کرتا تھا آپ اسے جانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں ایک کاتب عبدالرشید کو جو کسیقدر کشیدہ قامت کہا جاتا ہے عبدالرشید بلند شہری کے نام سے مشہور ہے۔ اور میں نے اس سے مدرسہ امینیہ کی روداد کی کاپیاں لکھوائی تھیں۔ اس سلسلہ میں وہ کاپیاں دینے اور مسودات لینے کیلئے میرے پاس مدرسہ میں آتے گئے روداد کی کاپیاں جب پریس میں پہنچیں تو کسی نقصان کے باعث وہ چھپنے کے قابل نہ نکلیں۔ ہر چند کوشش کی گئی کہ کاپیاں چھپ جائیں لیکن ناکامی ہوئی۔ بالآخر ان کاپیوں کو ردی کر دیا گیا اور دوسرے کاتب سے دوبارہ لکھواکر روداد طبع کرائی گئی۔ اسکے بعد ڈپٹی صاحب نے دریافت کیا کہ ہجرت کے متعلق آپ کو کچھ معلوم ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں یہ مجھے معلوم ہے کہ عبدالرشید ہجرت کے زمانہ میں افغانستان چلے گئے تھے۔ اور وہاں کچھ عرصہ قیام کرکے واپس آ گئے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کب واپس آئے تھے۔ پھر ڈپٹی صاحب نے پوچھا کہ ملزم نے آپ سے کبھی شدھی سنگھٹن کے بارے میں گفتگو کی تھی۔ میں نے کہا کہ مجھے اس بارے میں ملزم کی کوئی گفتگو قطعاً یاد نہیں ہے۔ ڈپٹی صاحب نے دریافت کیا کہ اور کوئی گفتگو آپ سے ملزم نے کبھی کی ہے میں نے کہا کہ ہاں ایک بار انہوں نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا تھا جو طلاق کے متعلق تھا۔ ڈپٹی صاحب نے پوچھا کہ آپ نے کیا بتایا تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے صرف اس قدر یاد ہے کہ طلاق کا مسئلہ تھا لیکن اس کی پوری تفصیل یاد نہیں۔ صورت سوال جو بیان کی گئی تھی اس کا شرعی حکم میں نے بتا دیا تھا۔ ڈپٹی صاحب نے پوچھا یہ واقعہ کب کا ہے۔ میں نے کہا تقریباً دو مہینے ہوئے ہوں گے۔ اس کے بعد ملزم کو بلایا گیا تو اس سے ڈپٹی صاحب نے کہا کہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب موجود ہیں تم نے اپنے بیان میں جو ذکر کیا ہے کہ مولانا سے شدھی کے متعلق تم نے کوئی گفتگو کی ہے وہ واقعہ مولانا کے سامنے ذکر کرو کہ کب کا ہے۔ ملزم نے کہا کہ تقریباً تین سال ہوئے کہ ایک مرتبہ مولوی صاحب مدرسہ سے صدر جانے کے لئے تانگہ میں سوار ہو رہے تھے راستہ میں گفتگو ہوئی تھی مگر وہ گفتگو سرسری اور دوسری معمولی باتوں کے ساتھ تھی مولانا کو کیا یاد رہی ہوگی۔ ڈپٹی صاحب نے پھر مجھ سے دریافت کیا کہ یہ واقعہ آپ کو یاد ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے قطعاً یہ واقعہ یاد نہیں۔ اسکے بعد ملزم کو واپس کر دیا گیا۔ اور ملک دیوی دیال صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آپکو تکلیف ہوئی۔ بس اسی لئے آپ کو زحمت دیگئی تھی اب آپ تشریف لیجا سکتے ہیں۔ میں واپس چلا آیا۔

آل انڈیا اردو کانفرنس کا اجلاس

دہلی ۲۷ ر دسمبر۔ گذشتہ شب ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک آل انڈیا اردو کانفرنس کا اجلاس مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے پنڈال میں منعقد ہوا۔ مولوی نور الحسین صاحب کوری وکیل صدر جلسہ تھے۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں اردو زبان کی گذشتہ تاریخ اور اس کی آئندہ ترقی کے امکانات عالمانہ تبصرہ فرمایا۔ آپ کے بعد منشی حسین صاحب علوی سکرٹری انجمن اردو سے معلے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے اپنی رپورٹ پڑھی جس میں اردو کی ترویج و اشاعت کے لئے لاتعداد تجاویز تھیں۔ سامعین نے بار بار یہی کہا کہ کاش ان میں سے بعض ہی پر عمل ہو سکے۔ چند تجاویز پیش ہونے کے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔ (نامہ نگار خصوصی)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

دہلی ۲۶ ر دسمبر۔ آج عربک کالج کے قریب ایک نہایت آراستہ و پیراستہ پنڈال میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا مسٹر عبدالرحمن صاحب وکیل دہلی صدر مجلس استقبالیہ اور سر عبدالرحیم صاحب صدر کانفرنس نے اپنے خطبات صدارت پڑھکر سنائے۔

تجاویز

دہلی ۲۷ ر دسمبر۔ آج صبح کے اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

مولانا عبدالحلیم صاحب شرر کی وفات پر اظہار افسوس

(۱) یہ کانفرنس مولانا عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی کی وفات کی خبر پر اظہار افسوس کرتی ہے اور اس حادثہ کو ایک ناقابل تلافی قومی نقصان تصور کرتی ہے بجانب صاحب صدر

صوبہ دہلی میں مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر کا تقرر

(۲) آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مولوی محمد یعقوب صاحب کے سوال مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۶ء کے جواب میں کہ مسلمان اساتذہ کا مطالبہ ہے اور صوبہ دہلی میں کوئی مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر نہیں ہوتا۔ جو اقرار کیا تھا۔ اس کے پورا کرنے کے واسطے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلاتی ہے کہ حتی المقدور جلد ایفائے وعدہ کریں۔

عربک کالج میں ٹریننگ کلاس کا قیام

(۳) آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ایک دفعہ اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ جونیر ورنیکولر استادوں کو فن تعلیم سکھانے کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ اینگلو عربک کالج دہلی کے متعلق ایک ٹریننگ کلاس قائم کی جائے۔ کیونکہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ اسکولوں میں فن تعلیم جاننے والے مسلمان استادوں کی کمی کو دور کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

یہ کانفرنس سپرنٹنڈنٹ صاحب تعلیمات صوبجات دہلی اجمیر اور مارواڑ کو توجہ دلاتی ہے کہ صاحب موصوف اس درخواست کو جلد منظور فرمادیں۔

عربک کالج کی ترقی و امداد کا مسئلہ

(۵) یہ کانفرنس دہلی کے تمام متعلقین اوقاف سے عموماً اور اوقاف مسجد جامع و وقف مسماۃ زیب النساء بیگم و مسجد فتحپوری سے خصوصاً درخواست کرتی ہے کہ وہ اینگلو عربک کالج کی تکمیل کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور اوقاف کی آمدنی سے مستقل طور پر معقول امداد مقرر کرمائیں۔ تاکہ کالج کی روز افزوں ضروریات پوری ہوسکیں۔

حکومت کی تعلیمی جماعتوں میں مسلم نیابت

(۶) کیونکہ جملہ صوبجات میں خاص مشکلات کی وجہ سے جو مختلف اسباب سے پیدا ہو رہی ہیں مسلمان اعلیٰ اور ثانوی تعلیم میں ترقی نہیں کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں بالخصوص۔ دہلی الہ آباد۔ لکھنؤ۔ پٹنہ اور لاہور یونیورسٹی کی تعلیمی اور انتظامی جماعتوں اور انٹرمیڈیٹ وہائی سکول ایجوکیشن بورڈوں کی انتظامی جماعتوں میں مسلمانوں کی مناسب نیابت کا معقول بندوبست کیا جائے۔ (نامہ نگار خصوصی)

ایک مسلمان جاں بحق تسلیم ہوگیا

دہلی ۲۶ ر دسمبر۔ آج شام کو برن بسٹن روڈ کھاری باؤلی کے قریب ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہوگیا۔ پانچ مسلمان زخمی ہوکر اسپتال میں داخل کئے گئے۔ ایک ہندو بھی خفیف مجروح ہوا۔ ۲۶ کو اسپتال میں ایک مسلمان کا انتقال ہوگیا اور لاش کا طبی امتحان ہو چکا ہے۔ انجمن اسلامیہ کو اطلاع کر دی گئی ہے کہ وہ اس مسلمان کی تجہیز و تکفین کرے۔ (نامہ نگار خصوصی)

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

التصوف فی التجسس

خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی پر تبصرہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

حضرات ظفر الملت والدین کی خاموشی

لطف یہ ہے کہ حضرت ظفر الملت والدین خاموش ہیں ہاں انکو خاموش ہی رہنا بھی چاہیے تھا۔ کیونکہ اخبار زمیندار جو کبھی حق و صداقت کا ترجمان تھا۔ عرصہ سے غاصب اور ظالموں کا طرفدار بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ ہر غدار جھوٹے اور عہد شکن کی حمایت کرے گا جب وہ حجاز مقدس پر حملہ کرنے والوں کی حمایت کرتا ہے تو دکن پر چھاپہ مارنے والوں کی امداد یوں نہ کرے۔ اس نے عرصہ تک مکہ کے سید دل کو غدار ابن غدار کے لقب سے یاد کیا ہے تو اسکی تلافی یہی ہو سکتی ہے کہ دہلی کے ایک فاطمی غدار کے ساتھ چشم پوشی کی جائے۔ تاکہ ایک طرف ان گناہوں کی تلافی ہو جائے۔ جو شرفاء مکہ کو برا کہنے سے نامہ اعمال میں لکھے گئے تھے۔ اور دوسری طرف حضرت ظفر الملت کے اس مالی نقصان کی بھی تھوڑی بہت تلافی ہو جائے جو خواجہ صاحب کی معرفت پہنچا ہے۔ پھر جس محمد علی کو وہ ختم کرنا چاہتے ہیں اگر وہ خواجہ کے دست جور سے ہلاک ہو جائے تو ظفر الملت کا مقصود بھی پورا ہو جائے اور گناہ بھی نہ کہا جائے۔ غالباً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب سالک جن کا کام محض جھوٹے پیروں کی اصلاح تھا آجکل رخصت پر ہیں۔ اور شاید جناب مہر جو ہمیشہ اپنی صداقت وحقانیت کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور جن کا قدم آٹھوں پہر صداقت کی چٹان پر جما رہتا ہے آجکل زمیندار اخبار سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ رہے میاں "سیاست" تو ان کی خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید۔

اللہ اللہ سچ تو یہ ہے کہ خواجہ بدایونی نے نہ معلوم اپنے ساتھ کتنے ایسا غداروں اور حق و صداقت کے تیلوں کو بے نقاب کر دیا۔ خدا خواجہ کی عمر دراز کرے اور ان کو اپنی زندگی ہی میں بمبئی سے روپیہ وصول کرنا نصیب ہو۔

الجمعیۃ کی تنقید پر تنقید

ان تمام اخبارات میں سے جنہوں نے خواجہ صاحب کو جاسوس کے لقب سے ملقب کیا ہے اخبار الجمعیۃ نے نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ خواجہ صاحب کے جواب پر تنقید کی ہے۔ اگر مولانا محمد علی صاحب جو اصل اس کیس (مقدمہ) میں مدعی ہیں تنقید کرنا چاہیں تو اس سے بہتر تنقید نہیں کر سکتے۔ اخبار الجمعیۃ کا اگر کمال ہے تو یہی کہ اس میں سب کچھ ہوتا ہے اور اگر نہیں ہوتا تو جمعیۃ علماء کی خدمات کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا۔ امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر کے متعلق بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس میں سب کچھ ہوتا ہے مگر قرآن کی تفسیر نہیں ہوتی۔ یہی حالت علماء کے اخبار کی ہے۔ خلافت کمیٹی کی تائید کرتا ہے تو ایسی کہ خلافت اخبار کو بھی کبھی نصیب نہ ہوتی ہوگی سمجھدار اخبار بین طبقہ کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ اخبار الجمعیۃ علماء کا نہیں ہے بلکہ خلافت کمیٹی کا آرگن ہے۔

مولانا محمد علی تو معذور ہیں وہ جب کسی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑتے ہیں جب کوئی کام شروع کرتے ہیں تو اس میں اس قدر انہماک ہوتا ہے کہ پھر کسی دوسری چیز کا خیال باقی نہیں رہتا۔ مولانا کی نظر ...

اصل واقعہ کی حقیقت

خواجہ کے غیر ذمہ دار رفقاء

قومی و مذہبی تحریکات پر خواجہ کا حملہ

اصل الزام پر تبصرہ

ایک تیر سے دو زخمی ہو گئے

تحریک ظفر علی خاں کے خلاف تھی

خواجہ کا قصور

چاہ نکاح کیجیے

نطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

المشتہر حکیم مولوی ... دہلی

۸ آنے سالانہ

مولوی

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم ... سورت

اگر صحت میں فرق آ تو زندگی بیکار

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

تازہ شہادت

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے [illegible] تورات و انجیل [illegible] بابتہ موجود پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ وجغرافیہ [illegible] حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۱۲؍

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی۔ بمثال تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تطبیق۔ اسلامی و اسرائیلی۔ روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲؍

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ✦ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ۔ مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین عطار سرہند دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم نیست (رجسٹرڈ) آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھا لیجئے۔ قیمت فی بکس تین روپے (للعہ) ✦

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ [illegible] ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت [illegible] موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے [illegible] استنبولی کی ہو آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں [illegible] تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ۔ عرض ۴ انچ [illegible] قیمت مع مصارف [illegible] سابق میں اس حمائل کی قیمت [illegible] روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ [illegible] ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔

قیمت مع مصارف ۳ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ صفائی چکنا ہے ۲ جلد قیمت [illegible] مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۴ روپیہ [illegible] روپیہ قیمت تھی مصارف بذمہ مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جلد طبع عثمانیہ استنبول صفائی کاغذ قیمت [illegible]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵۔۰۔۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میمنیہ مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳۔۸۔۰ ✦

اشتہار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹ ط

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے	جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات	مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۷ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ یہ ہی خضاب ہے جس کو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر موجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ساڑھے تین چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲؍ چار شیشی ۳؍ مگر بارہ شیشی معہ محصول ۸؍

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت بکس [illegible] معہ محصول [illegible]

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزارہا اہل الرائے ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھند جالا غبار سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍ بارہ تولہ ۴؍ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸؍

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں ✦

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن بدھلے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی جریان سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاانتہا طاقت تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عالم نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں انہیں پھر بخوبی پوری کرتی ہے اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت طاقت وہ امنگیں زندہ دلی وہ شہ زوری وہ مردانہ جوش [illegible] اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نہایت صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے دل دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ بارونق [illegible] زندہ دلی کو مضبوط [illegible] بیمار سے بیمار ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور احباب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت مردانہ کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کے لئے لذات دنیوی سے محروم و ناامید ہوں اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی جریان ضعف سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتا ہے۔ [illegible] والی قوتیں ابھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش نیا ولولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مست و مخمور کر دیتا ہے [illegible] سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت [illegible] خوراک محصول [illegible] بیس خوراک [illegible] محصول [illegible] چالیس خوراک [illegible] محصول ۱۰؍

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ دیٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی قوت اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کے لئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ہے محصول ۶؍ درجہ عام ذرا تیز ہے۔ لیکن آبلہ نہیں لاتا فی شیشی [illegible] محصول ۶؍ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت [illegible] محصول ۱۰؍ چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام [illegible] محصول ۱۰؍

سفوف مراد جنتری ۱۹۲۷ء جس میں بیشمار علمی ادبی اور اخلاقی مضامین کے علاوہ ہندوستان کی ایک چھوٹی بڑی لائنوں کے ہر ایک اسٹیشن کا ریلوے کرایہ و فاصلہ بتفصیل کیا گیا ہے ہر ایک صاحب طلب پر مفت بھیجی جاتی ہے ✦

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

اگر آپکو لائق لڑکا یا لڑکی کی ضرورت ہے تو ۲ کا ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل پر خط لکھیے خط و کتابت پوشیدہ رہیگی۔ کامیابی یقینی اور لازمی ہے۔

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

امساک پیدا کرنیکی بہترین دوائی جتنی دیر منہ میں رہیگی انزال ممکن نہیں۔ علاوہ ممسک ہونے کے ہزاروں فوائد رکھتی ہے۔ قیمت فی گولی [illegible] محصول ۸؍

طلائے نادر

مجلوق اور کمزور مریضوں کی رگوں میں جسقدر نقائص پیدا ہو جاتے ہیں ایک ہی ہفتہ میں بلا تکلیف دور کر کے اصلی اور قدرتی حالت پر لے آتا ہے۔ درازی اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے ہر عمر ہر موسم میں بے ضرر ہے فی ڈبیہ تین روپے (للعہ)

اکسیر جریان

جریان کیسا ہی پرانا ہو اس دوائی کے چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۵؍ (پانچ روپے) ✦

منیجر دار المجربات متصل پل نخاس لکھنؤ